شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی

یعنی

ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع

حال تک کی ترمیمات و اصلاحات کے ساتھ

مؤلفہ

شیخ غلام نبی صاحب ایل ایل پلیڈر

جسپر

شیخ غلام رسول انچارج آفیسر ایجنسی و اڈیٹر ترجمہ انڈین لا رپورٹ و مؤلف شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری و تعزیرات ہند شرح قانون شہادت و میعاد۔ و اسٹامپ و رسوم وغیرہ نے باضافہ فیصلجات تا حال کے نظر ثانی کی

در سنہ ۱۹۰۲ع

باستعداد قانونی مطبع راستگفتار امرتسر

جنرل لا بکس ایجنسی

مین

باہتمام کارپردازان مطبع چھپکر شایع ہوئی

تمہید

جیساکہ یہہ مجموعہ اہم اور ضروری ہے جملہ شائقین قانون اور حکام عدالت و صاحبان قانون پیشہ بخوبی آگاہ ہین اس سے ہر وقت کام پڑتا ہے ۔ یہ شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی بار چہارم قلیل عرصہ کے اندر بعد صحت و اضافہ فیصلجات بنعایت جون سنہ ۱۹۰۲ء انگریزی شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی مولفہ او کینیلی صاحب جج کلکتہ ہائیکورٹ سے ترجمہ کیگئی اور شرح لکھتے وقت دیگر شروح برو ڈن صاحب و بابو کرتین براصاحب و ڈروگن صاحب وغیرہ سے مفید مطلب اخذ کیا گیا ہے ۔ علاوہ ازین جملہ فیصلجات اعلیٰ عدالتہائے انگلستان و ہندوستان (کلکتہ ۔ الہ آباد ۔ بمبئی ۔ مدراس) و فیصلجات صدر دیوانی آگرہ و آگرہ ہائیکورٹ و بنگال لا رپورٹ و ویکلی نوٹس ۔ مورز انڈین اپیل ۔ مارشل رپورٹ ۔ وارن رپورٹ ۔ ٹیلر رپورٹ ۔ انڈین جورسٹ و فیصلجات چیفکورٹ پنجاب از ابتدا لغائت سنہ ۱۹۰۲ء کو حسب موقعہ نہایت کافی طور پر مندرج کر دیا گیا ہے جس سے یہہ مثال کہ دریا کو کوزہ مین بند کر دیا صادق آسکتی ہے ۔ دفعات اور شرح کے مضامین کو علیحدہ علیحدہ عنوان جا کر درج کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والا بجائے اسکے کہ مضمون کل دفعہ کو پڑھے عنوان کو دیکھکر اپنے مطلب پر پہونچ جاتا ہے بیشک فاضل مؤلف نے اپنی لیاقت کو ثابت کر دکھایا ہے اس مجموعہ کے مقابل مین کوئی اردو شرح ضابطہ دیوانی موجود نہین ہے اپنی آپ ہی مثال ہے بلکہ بموجودگی اس شرح کے اردو والے انگریزی والون پر ترجیح رکھینگے ۔

ہم اس شرح کی نسبت اپنے مونہہ زیادہ کہنا مناسب نہین سمجھتے صرف اسقدر کہنا چاہتے ہین کہ بوجہ اپنی خوبی اور عمدگی کے قلیل عرصہ کے اندر بار چہارم طبع ہوکر فروخت ہوئی ہے ۔ جہان کہین طبع اول و دوم و سوم مین غلطی رہگئی تھی اُسکی اس اڈیشن مین اصلاح کر دیگئی ہے اور انگریزی کتاب سے متن کا مقابلہ کر دیا گیا ہے اور جو دفعات عدالت مطالبہ خفیفہ سے متعلق ہین انکے متعلق فٹ نوٹ مین حوالہ دیا گیا ہے ۔

شائقین قانون و صاحبان قانون پیشہ و حکام عدالتہائے کی قدردانی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہون نے ہمارے ناچیز تحائف کی قدردانی کر کے ہمکو مشکور بنا دیا ہے اور جنکی صدہا تحریرین ہمکو موصول ہوکر ہمارا باعث فخر و اعزاز ہوئی ہین ۔

اخیر پر التماس ہے کہ اگر کہین سہو یا غلطی کتابت یا دیگر نہج کی نظر پڑے تو اُس سے خاکسار کو مطلع فرمایا جاوے تاکہ اڈیشن پنجم مین اسکی اصلاح کر دیجائے ۔

خاکسار

غلام رسول

۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

تنسیخات و ترمیمات کا بیان

(۱) عام تنسیخات و ترمیمات

دفعہ ۴ (الف) داخل ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۶ (الف) منسوخ ہوئی	ایکٹ ۱۳ مصدرہ ۱۸۸۹ء کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۶ (ب) منسوخ ہوئی	ایکٹ ۸ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۲۔ اور ضمیمہ کے ذریعہ سے۔
دفعہ (د) ترمیم ہوئی	ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۸۹۱ء کے ذریعہ سے
دفعہ ۸ ترمیم ہوئی۔	ایکٹ ۱۸ مصدرہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۸ کا فقرہ دوم منسوخ ہوا	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۴ میں الحاق ہوا	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۵ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۶ (الف) داخل ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۶ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۷ میں تشریح ۳ داخل ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۷ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۷ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۸ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۳۹ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۹۵ء کی دفعہ ۱ (۱) کے ذریعہ سے
دفعہ ۳۹ میں تشریح الحاق ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۹۵ء کی دفعہ ۱ (۲) کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۲۵ سابق دفعہ کے عوض قائم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۹ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۲۷ سابق دفعہ کی عوض قائم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱۰ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۲۸ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱۱ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۲۹ سابق دفعہ کی عوض قائم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱۲ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۴۱ و ۱۴۱-الف و ۱۴۲ و ۱۴۲-الف سابق دفعات کے عوض قائم ہوئی ہیں	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱۳ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۴۳ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱۴ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۵۹ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۹ء کی دفعہ ۱۵ کے ذریعہ سے

دفعہ ۱۰۸ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۲ سنہ [illegible] کی دفعہ ۱۶ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۱۸ میں اوّل دو سابق فقرات کے عوض قائم ہوئے	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۸۵ (الف) داخل ہوئی	ایکٹ ۳ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۱۷ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۹ سابق دفعہ کے عوض قائم ہوئی	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۱۸ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۹۳ میں الحاق ہوا	" " " " ۱۹ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۰۹ ترمیم ہوئی	" " " ۲۰ (۱) کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۰۹ میں الحاق ہوا	" " " " (۲) کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۱۴ جزواً منسوخ ہوئی	ایکٹ ۴ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۱۶ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۲ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۱ (۱) کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۲۱۶ میں الحاق ہوا	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۱ (۲) کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۲۳ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۲۹ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۳ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۲۹ (الف) داخل ہوئی	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۴ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۲۹ (ب) سابق دفعہ ۴۴۳ کو منتقل کر کے قائم ہوئی	ایکٹ ۲ سنہ [illegible] کی دفعہ ۳۹ (۱) کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۲۲۹ (ب) ترمیم ہوئی	ایکٹ ۲ سنہ [illegible] کی دفعہ ۳۹ (۲) کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۲۳۰ جزواً منسوخ ہوئی	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۵ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۲۴۴ کا ضمن (ج) سابق ضمن کے عوض قائم ہوا	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۶ (۱) کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۴۴ میں الحاق ہوا	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۶ (۲) کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۴۵ (الف) و ۲۴۵ (ب) داخل ہوئیں	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۵۰ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۵۸ میں اخیر فقرہ بدلا گیا	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۷ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۶۶ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۲ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲ (۱) لغایت ۵ کے ذریعہ سے
دفعہ ۲۸۹ جزواً منسوخ ہوئی	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ [illegible] کی دفعہ ۲۹ کے ذریعہ سے۔

دفعہ ۳۴۳ جزوًا منسوخ ہوئی	ایکٹ ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۴۴۳ میں الحاق ہوا	〃 〃 دفعہ ۵۳ (ب) کے ذریعہ سے
دفعہ ۴۴۶ میں الحاق ہوا	〃 〃 دفعہ ۵۳ (ج) کے ذریعہ سے
دفعہ ۴۶۱ سابق دفعہ کے عوض قائم ہوئی	〃 〃 دفعہ ۵۳ (د) کے ذریعہ سے
دفعہ ۴۶۴ - اُس دفعہ کے عوض قائم ہوئی جو ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۱ کے رو سے ترمیم ہوئی تھی۔	〃 〃 دفعہ ۵۳ کے ضمن ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۴۶۰ جزوًا منسوخ ہوئی	ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۹۵ء کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۴۸۴ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۱۲ مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ء کے ضمیمہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۰۳ (د) ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۰۴ ترمیم ہوئی	〃 〃 〃 دفعہ ۴۳ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۳۹ ترمیم ہوئی	〃 〃 دفعہ ۴۴ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۳۹ جزوًا منسوخ ہوئی	ایکٹ ۱۲ مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ء کے ضمیمہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۴۰ میں الحاق ہوا	ایکٹ ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۵ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۴۹ میں الحاق ہوا	〃 〃 دفعہ ۴۶ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۵۱ سابق دفعہ کے عوض قائم ہوئی	〃 〃 دفعہ ۴۷ (۱) کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۵۲ کا فقرہ اول سابق فقرہ کے عوض قائم ہوا	〃 〃 دفعہ ۴۷ (۲) کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۵۸ ترمیم ہوئی	〃 〃 دفعہ ۴۷ (۳) کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۶۱ ترمیم اور سابق دفعہ کے عوض قائم ہوئی اور اسمیں الحاق ہوا	〃 〃 دفعہ ۴۸ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۶۲ جزوًا منسوخ ہوئی اور ترمیم کیگئی	〃 〃 دفعہ ۴۹ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۶۳ منسوخ ہوئی	〃 〃 دفعہ ۵۰ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۶۵ ترمیم ہوئی	〃 〃 دفعہ ۵۱ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۶۶ جزوًا منسوخ ہوئی اور ترمیم کیگئی	〃 〃 دفعہ ۵۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۹۰ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۱۲ مصدرہ سنہ ۱۸۹۱ء کے ضمیمہ ۲ کے ذریعہ سے

دفعہ ۵۷۸ بعض صورتوں میں ترمیم کیگئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۱ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۲ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۳ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۲ (الف) داخل ہوئی	ایکٹ ۶ مصدرہ ۱۹۲۲ء کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے۔
دفعہ ۵۸۴ میں الحاق ہوا	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۴ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۸ ترمیم ہوئی	" " دفعہ ۵۵ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۹ جزواً منسوخ ہوئی	" " دفعہ ۵۶ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۹ میں الحاق ہوا	ایکٹ ۱۰ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۹۹ منسوخ ہوئی دفعہ ۶۰۱ جزواً منسوخ ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۷ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۱۰ میں الحاق ہوا۔	" " دفعہ ۵۸ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۲۶ میں الحاق ہوا	" " دفعہ ۵۹ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۳۲ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۱۳ مصدرہ ۱۸۹۵ء کی دفعہ ۱ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۴۰ ترمیم ہوئی	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۶۰ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۴۲ ترمیم ہوئی	" " دفعہ ۷۰ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۴۶ (الف) و ۶۴۶ (ب) داخل ہوئیں	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۶۰ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۴۷ کی تشریح الحاق کی گئی	ایکٹ ۶ مصدرہ ۱۹۲۲ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۴۸ کا فقرہ سوم سابق فقرہ کے عوض	
قائم کیا گیا	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۶۱ (۱) کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۴۸ کا فقرہ اخیر الحاق کیا گیا	" " دفعہ ۶۱ (۲) کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۵۰ (الف) ترمیم کیگئی	" " دفعہ ۶۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۵۱ منسوخ ہوئی	ایکٹ ۱۰ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۲۴ (۲) کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۵۲ کا فقرہ دوم الحاق کیا گیا	ایکٹ ۱۳ مصدرہ ۱۸۹۵ء کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۵۳ داخل ہوئی	ایکٹ ۶ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے
ضمیمہ دوم سابق ضمیمہ کے عوض قائم کیا گیا	ایکٹ ۱۰ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱ کے ذریعہ سے
ضمیمہ ۴ کا نمونہ ۱۲۹ ترمیم ہوا	ایکٹ ۱۴ مصدرہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۷۰ کے ذریعہ سے
ضمیمہ ۴ کا نمونہ ۱۳۷ ترمیم ہوا	ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۶۴ کے ذریعہ سے

(۲) مقامی تنسیخات و ترمیمات

کل مجموعہ ممالک متوسط سے متعلق کیا گیا	ایکٹ ۱۸ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱۹ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۵ منسوخ ہوئی (اجمیر و میرواڑہ)	ریگولیشن ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲ اور ضمیمہ کے ذریعہ سے
دفعہ ۳۷ و ۳۸ سابق دفعات کے عوض قائم کی گئیں (اودھ)	ایکٹ ۱۸ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۱۸ کے ذریعہ سے
دفعات ۱۸۱ لغایت ۱۹۰ سابق دفعات کے عوض قائم کی گئیں (اودھ)	" " دفعہ ۱۹ کے ذریعہ سے
دفعہ ۱۸۲ سابق دفعہ کے عوض قائم کی گئی (ممالک متوسط)	ایکٹ ۲ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے
دفعات ۱۸۴ و ۱۸۵ منسوخ کی گئیں (ممالک متوسط)	
دفعہ ۱۸۹ منسوخ ہوئی (ممالک متوسط)	" " دفعہ ۴ کے ذریعہ سے
دفعات ۱۹۰ و ۱۹۱ سابق دفعات کے عوض قائم کی گئیں (ممالک متوسط)	" دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعات ۳۴۴ لغایت ۳۴۹ ترمیم ہوئیں (بمبئی دکن)	ایکٹ ۱۷ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ء کے باب ۷ کے ذریعہ سے
باب ۴۲ منسوخ ہوا (اجمیر و میرواڑہ)	ریگولیشن ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۶۸ میں الحاق ہوا (پنجاب)	ایکٹ ۲۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۹ء کی دفعہ ۵ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۴ سابق دفعہ کے عوض قائم کی گئی (جزائر انڈمن و نکوبار)	ریگولیشن ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۵ میں الحاق ہوا (کورگ)	ریگولیشن ۲ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱۲ (الف) کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۶ ترمیم ہوئی اور اسمیں الحاق ہوا (کورگ)	" " دفعہ ۱۲ (ب) کے ذریعہ سے
دفعہ ۵۸۷ منسوخ ہوئی (جزائر انڈمن و نکوبار)	ریگولیشن ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے
دفعات ۶۱۸ لغایت ۶۲۰ منسوخ ہوئیں (اجمیر و میرواڑہ)	" " سنہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۲۲ سابق دفعہ کے عوض قائم کی گئی (جزائر انڈمان و نکوبار)	ریگولیشن ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے
دفعہ ۶۲۳ منسوخ ہوئی (پنجاب)	ایکٹ ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۹ء کی دفعہ ۱ کے ذریعہ سے

بیان اُن اضلاع مندرہ فہرست کا جنسے یہ مجموعہ متعلق کیا گیا ہے

ا۔ کل مجموعہ ضابطہ (باستثنا دفعات ا و ۳ ؎) اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ معدرہ ۱۸۷۴ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۸۷۴ء) جیسا ایکٹ ہائے عام کی جلد میں چھپا ہے کی دفعہ ۵ کی رو سے مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں نفاذ پذیر کیا گیا ہے۔

سندھ	ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۸۰ء حصہ ا صفحہ ۲۱۷
اضلاع دارجیلنگ و جلپائی گوڑی (جو ایکٹ ۱۴ بابت ۱۸۷۴ء میں غلطی سے دارجیلنگ و جلپائی گوڑی کے نام لکھے گئے ہیں)	” ” ” صفحہ ۲۱۸
اضلاع ہزاری باغ و لوہارڈگا (جس میں اسوقت ضلع پلامو داخل ہے جو ۱۸۹۲ء میں علیحدہ ہو گیا تھا) و مانبھوم و پرگنہ دالبھوم واقع ضلع سنگبھوم و محال انگول	” ” ” صفحہ ۲۱۸
پرگنہ جونسار باور واقع ضلع ڈیرہ دون اور ضلع مرزاپور کا جزو مندرجہ فہرست	” ” صفحہ ۲۱۷
اضلاع مندرجہ فہرست واقعہ پنجاب	” ” صفحہ ۲۱۹
کورگ	” ” صفحہ ۲۱۷
اضلاع صوبہ آسام (بجز ضلع گوالپاڑہ (باستثنائے دوار شرقی) و سلہٹ و کچھاڑ (باستثنائے کوہ ہائے شمالی کچھاڑ))	” ” صفحہ ۲۱۸
وہ ملک جو اپر برما کے لوئر برما میں منتقل کیا گیا بذریعہ اشتہار نمبر ۱۱ مورخہ ۲ فروری ۱۸۸۶ء اور نمبر ۳۴۱ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۸۶ء کے	۱۸۸۶ء حصہ ا صفحات ۱۲۳ و ۴۹۹
اجمیر و میرواڑہ	حصہ ا صفحہ ۳۸۹

ممالک متوسط کے اضلاع مندرجہ فہرست (باستثنائے دفعات ا و ۳ ؎ اور مجموعہ کے اوس حصہ کے جسکی رو سے کسی ایسی ڈگری کی تعمیل میں جو وہ ڈگری نہو جسکی رو سے نیلام جائداد غیر منقولہ

؎ دفعات ا و ۳ کل برٹش انڈیا میں اور نیز بوجہ اُن تمام اضلاع مندرجہ فہرست سے جن میں نفاذ پذیر کیگئی ہے جو غیر تابع قوانین ہنیں ہیں۔

ملاحظہ طلب آف انڈیا سنہ ۱۸۸۲ء حصہ ۱ صفحہ ۲۱۷
کا حکم کیا جائے۔ نیلام جائداد مذکور کا اختیار دیا جائے
کل مجموعہ چائباسا کی میونسپلٹی واقعہ ضلع سنگبھوم میں وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۲ء حصہ ۱ صفحہ ۴۴۔

کل مجموعہ کا اوس قدر جو منسوخ نہیں ہوا ہے۔ ضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کی دفعہ ۳ (الف) کے ذریعہ سے پراہاٹ ہٹیہ واقعہ ضلع سنگبھوم میں وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۷ء حصہ ۱ صفحہ ۱۰۵۹

کل مجموعہ ضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء کی دفعات ۵ و ۵ (الف) کے ذریعے سے قسمت کمارن (کمارن دگڑھوال و پرگنہ جات ترائی کے اضلاع مندرجہ فہرست کے موافق) میں وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۵ء حصہ ۱ صفحہ ۵۷۳

۲ مجموعہ ہذا کی اثر پذیری قطعہ سرحدی ڈیرہ گڑھ واقعہ لکھیم پور میں اور قطعات کوہی میکیر واقعہ نوگاؤں میں موقوف کر دیگئی تہی۔ ملاحظہ طلب اشتہارات مندرجہ حصہ ۲ سنہ ۱۸۸۴ء صفحات ۲۱۲ و ۷۰۵ بالتناسب۔ مگر دفعات ۲۲۳ لغایت ۲۲۸۔ ان قطعوں میں ثانیاً وسعت پذیر کی گئی ہیں۔ ملاحظہ طلب نیچے کا نوٹ ۳۔

۳۔ مجموعہ ہذا کی دفعات ۲۲۳ لغایت ۲۲۸۔ ضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء (نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء (چھپا ایکٹہائے عام کی جلد ۲ میں) کی دفعہ ۵ کی رو سے مرقوم الذیل ضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کی گئی ہیں:۔ یعنی:-

کولہان واقعہ ضلع سنگبھوم .. .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۱ء حصہ ۱ صفحہ ۱۵۱

کل اپر برہما (شمالی برہما) باستثنائے شہر مانڈلے (جہاں وہ پہلے سے جاری ہیں) اور ریاست ہائے شان ״ ״ ״ صفحہ ۱۳۲

اقطاع کوہی اراکان .. .. ״ ״ صفحہ ۴۵

اضلاع گارو (دو خاصی) و جینتیا و کوہ ہائے ناگا و دوار شرقی واقعہ گوالپاڑہ و کوہ ہائے شمالی کچھاڑ واقعہ کچھاڑ و قطعہ کوہی میکیر واقعہ نوگاؤں و قطعہ سرحدی ڈبرو گڑھ واقعہ لکھیم پور ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۸ء حصہ ۱ صفحہ ۵۴۶

ضلع کوہی انگامی قسمت ماتحت مکوچنگ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۱ء حصہ ۱ صفحہ ۲۵۲

دفعات ۲۲۳ لغایت ۲۲۹ جیسی کہ ایکٹ ۶ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی رو سے ترمیم ہوئی ہیں اسی ایکٹ کی دفعہ ۵ کی رو سے

مدراس کے تمام اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر گئی ہیں۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۹ء حصہ ۱ صفحہ ۱۵۱

۴۔ قرضدارون کا ایکٹ سنہ ۱۸۷۹ء (نمبر ۶ مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء) اضلاع مندرجہ فہرست واقعہ گنجام و وزیگاپٹام میں جو اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء (نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء) کی دفعہ ۳ الف کے ذریعہ سے وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۹ء حصہ ۱ صفحہ ۸۶۹۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۹۸ء (نمبر ۵ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء) (چھپا ہوا بجھائے عام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۸ء کی جلد ۵ کے صفحہ ۲۳ میں) کا اس قدر حصہ جس کے رو سے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم ہوئی ہے اسی دفعہ کی رو سے مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کیا گیا ہے یعنی:۔

سندھ .. .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۸ء حصہ ۱ صفحہ ۸۷۰۔

اضلاع دارجلینگ و جلپائی گوڑی .. .. " " صفحہ ۵۲۴

اضلاع ہزاری باغ لوہارڈگا (جس میں قسمت پلاماؤ داخل ہے جو سنہ ۱۸۹۳ء میں علیحدہ ہو گیا تھا) و مانبھوم و پرگنہ دہال بھوم واقع ضلع سنگبھوم و محال انگول .. .. " " " "

گورگ .. .. " " صفحہ ۲۰۹

ممالک متوسط کے اضلاع مندرجہ فہرست .. " " صفحہ ۲۰۸

جزائر انڈمن و نکوبار .. .. " " " " ۲۱۷

شہر مانڈلے .. .. " " " " ۳۷۱

پرگنہ جولسار باور واقعہ ضلع ڈیرہ دون و ضلع مرزاپور کا حصہ مندرجہ فہرست .. .. " " " " ۱۴۸۵

اضلاع کامروپ لوأدن و قلعہ کوہی میکیر کو چھوڑ کر) دورنگ و سیب سگر و لکھیم پور (قطعہ سرحدی ڈبروگڑہ کو چھوڑ کر) و گوالپاڑہ (دھار سرتی کو چھوڑ کر) و سلہٹ و کچار (کوہ ہائے شمالی کچار کو چھوڑ کر) .. .. " " " " ۴۷۸

پنجاب کے اضلاع مندرجہ فہرست .. .. " " سنہ ۱۸۹۹ء حصہ ۲ صفحہ ۲۹۹

اجمیر و میرواڑہ .. .. " " صفحہ ۲۸۲

درخصوص وسعت پذیر ہونے جزو ایکٹ (مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء) کے (چھپا ہوا بجھائے عام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء) کی

جلد ۵ کے صفحہ ۲۳۲ میں) مدراس کے اضلاع مندرجہ فہرست میں ملاحظہ طلب ماقبل کا نوٹ ۳

(۵)- پریزیڈنسی شہروں کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ قانون کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۸۸ء (چھپا ایکٹہائے عام مطبوعہ ۱۸۹۸ء کی جلد ۵ کے صفحہ ۲۵۱ میں) کی دفعات ۱ و ۳ اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ ۱۸۷۴ء نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۸۷۴ء (چھپا ایکٹہائے عام کی جلد ۲ میں) کی دفعہ ۵ کی رو سے مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کی گئی ہیں (یعنی:-

اضلاع دارجیلنگ و جلپائی گوڑی و ہزاری باغ و لوہاردگا۔ (جس میں اس وقت ضلع پلامانو داخل ہے جو ۱۸۹۲ء میں علیحدہ ہو گیا تھا) و مانبھوم و پرگنہ ڈھالبھوم واقع ضلع سنگبھوم و محال انگول (ملاحظہ طلب نیز مابعد کا نوٹ ۶ در باب انگول)۔ ... ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۹ء حصہ ۱ صفحہ ۵۳۸

اضلاع مندرجہ فہرست واقعہ پنجاب	ایضاً	۱۸۹۹ء	حصہ ۱ صفحہ ۲۹۹
کورگ	ایضاً	ایضاً	حصہ ۱ صفحہ ۲۸۶
اجمیر و میرواڑہ	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۴۴۰
اضلاع مندرجہ فہرست واقعہ ممالک متوسط	ایضاً	ایضاً	حصہ ۱ صفحہ ۲۹۳
جزائر انڈمن و نکوبار	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۴۰۲
شہر مانڈلے (ملاحظہ طلب نیز مابعد کا نوٹ ۷)	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۲۹۴
پرگنہ جونسار باور واقعہ ضلع ڈیرہ دون و ضلع مرزا پور کا حصہ مندرجہ فہرست	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۱۲۹۴
اضلاع کامروپ و نوگانو (قطعہ کوہی میکیر کو چھوڑ کر) و درنگ و سیب ساگر و لکھیم پور (قطعہ سرحدی ڈبروگڑھ کو چھوڑ کر) و گوالپاڑہ (دوار شرقی کو چھوڑ کر) و سلہٹ و کچار (کوہ ہائے شمالی کچار کو چھوڑ کر)	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۲۹۲
سندھ	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۸۹

مجموعہ کی دفعہ ۵ اور ایکٹ ۱۱ مصدرہ ۱۸۹۹ء (چھپا ایکٹہائے عام مطبوعہ ۱۸۹۸ء کی جلد ۵ کے صفحہ ۲۵۱ میں) کی دفعات ۱ و ۳ اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ ۱۸۷۴ء نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۸۷۴ء کی دفعہ ۵ کی رو سے قطعہ کولہان واقعہ ضلع سنگبھوم میں وسعت پذیر کی گئیں (ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۹ء حصہ ۱ صفحہ ۹۱۱)

ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴ اضلاع دارجیلنگ جلپائی گوڑی و ہزاری باغ و لوہار ڈگا جس میں اسوقت ضلع پلاماؤ داخل ہے جو سنہ ۱۸۹۴ء میں علیحدہ ہوگیا تھا و مانبھوم و پرگنہ ڈہالبھوم واقعہ ضلع سنگبھوم میں وسعت پذیر کی گئی ہے۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۵ء حصہ ۱ صفحہ ۵۳۸۔

۱۴ علاوہ ان سب وسعت پذیریوں کے جو اضلاع مندرجہ فہرست کی ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء کی رو سے عمل میں آئی ہیں مجموعہ ہذا خاص استثناؤں اور مجموعہ کی دفعہ ۳ کی رو سے مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں نافذ العمل قرار دیا گیا ہے۔

سنہ عدن و پیریم (احاطہ عدن کے ساتھ) دیوانی اور فوجداری عدالت گستری کے ایکٹ متعلق عدن نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۸۶۴ء کی دفعہ ۱۶ کی رو سے۔ ملاحظہ طلب مجموعہ قوانین بمبئی کی جلد ۱ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء۔

جزایر انڈمن و نکوبار معہ بعض اصطلاحات کے جو قبل مرقوم ہیں (جزایر انڈمن و نکوبار کو ریگولیشن سنہ ۱۸۷۶ء نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۷۶ء) (چھپا گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۷۶ء حصہ ۱ صفحہ ۳۰۶) (جیسی ریگولیشن سنہ ۱۸۸۴ء کی دفعہ کی رو سے اس کی ترمیم ہوئی ہے) کہ دفعہ ۱۴ کی رو سے ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۴ء حصہ ۱ صفحہ ۱۵۔

کل مجموعہ ہذا جیسی کہ اوس کی ایناکٹمنٹہای مابعد کے ذریعہ سے ترمیم ہوئی ہے اپر برہما کی حد التہائی دیوانی کو ریگولیشن سنہ ۱۸۹۶ء نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۹۶ء کے احکام کی پابندی کے ساتھ اپر برہما میں بجز ریاستہائے شان کے وسعت کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب ریگولیشن مذکور کی دفعہ ۶۔ اور قوانین برہما کے ایکٹ سنہ ۱۸۹۸ء نمبر ۱۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء کا ضمیمہ اول۔

کل مجموعہ کا اسقدر جو مجموعہ یکم فروری سنہ ۱۸۹۴ء کو برٹش انڈیا میں نافذ تھا ضلع انگول کو ریگولیشن سنہ ۱۸۹۴ء نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے نافذ العمل قرار دیا گیا۔

مجموعہ ہذا کی دفعات ۲۳ و لغایت ۲۲۸ پرگنہ جات سونتال میں وسعت پذیر کی گئیں ملاحظہ طلب پرگنہ جات سونتال کی عدالت اور قوانین کے ریگولیشن سنہ ۱۸۹۹ء نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۹ء کی دفعہ ۳ اور ضمیمہ ۷ مجموعہ ہذا کی بعض دفعات اور ایسے اجزا جنکا قرضہ اراضی کو ایکٹ سنہ ۱۸۸۳ء نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۸۸۳ء (چھپا ایکٹہائے عام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء کی جلد ۵ کے صفحہ ۲۲۹ میں) میں حوالہ ہے اور جنپر اسکا اثر پہونچتا ہے اور جو کارروائیہائے تحت ریگولیشن عدالت دیوانی برٹش بلوچستان سے متعلق ہو سکتی ہیں برٹش بلوچستان سے متعلق کئے گئے ہیں ملاحظہ طلب قوانین برٹش بلوچستان کو ریگولیشن سنہ ۱۸۹۰ء (چھپا مجموعہ قوانین بلوچستان مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء کے صفحہ ۶۹ میں) کا ضمیمہ ملحقہ۔

۱۵ مجموعہ ہذا جس طرح پر کہ اوسکی مجموعہ ضابطہ دیوانی کو ترمیم کرنیوالا ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۴ء کے ذریعہ سے ترمیم ہوئی ہے ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کی دفعہ ۵ کے ذریعہ سے ضلع کورگ میں وسعت پذیر کیا گیا ہے ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۴ء حصہ ۱ صفحہ ۱۳۱۷

ان ایکٹ نمبر ۔۔۔ سنہ ۱۸۹۳ء ۔۔۔ اضلاع مندرجہ فہرست کی ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کی دفعہ ۵ ۔۔۔

فہرست ابواب و دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی یعنی ایکٹ نمبر (۱۴) بابت ۱۸۸۲ء

دربابِ منسوخ کرنے ڈگریات یکطرفہ کے

آٹھواں باب

بیانات تحریری اور مجرا ہونے کا ذکر

نواں باب

فریقین کی زبانبندی عدالت کی معرفت

مضامین	دفعات
بحضور ہائی کورٹ نہوں	۶۲۲
آٹھواں حصہ	
سینتالیسواں باب	
تجویز ثانی	
درخواست تجویز ثانی	۶۲۳
کس کے پاس درخواستہائے تجویز ثانی کیجا سکتی ہیں۔	۶۲۴
درخواستہائے تجویز ثانی کا طریقہ	۶۲۵
کب درخواست نامنظور ہوگی۔ کب درخواست منظور کیجائے گی۔ شرط	۶۲۶
درخواست تجویز ثانی دو یا زیادہ ججوں کے اجلاس میں	۶۲۷
درخواست کب نامنظور ہوگی	۶۲۸
حکم نامنظوری قطعی ہوگا۔ منظوری کے عذرات	۶۲۹
درخواست منظور شدہ کا درج رجسٹر ہونا۔ اور سماعت کر کا حکم	۶۳۰
نواں حصہ	
اڑتالیسواں باب	
قواعد خاص جو ہائی کورٹ ہائے مقررہ حسب سند شاہی سے متعلق ہیں	
یہ باب صرف بعض عدالتہائے ہائی کورٹ سے متعلق ہوگا	۶۳۱
اس مجموعہ ضوابط کا عدالتہائے ہائی کورٹ سے متعلق ہونا	۶۳۲
ہائی کورٹ اپنے قواعد کے مطابق تجویزات قلمبند کریگی	۶۳۳
اجرائے ڈگری کی حکم کرنیکا اختیار قبل تحقیق ہونے خرچہ کے اور بعد ازاں خرچہ کے لئے اجرائے ڈگری کے حکم کرنیکا اختیار۔	
اشخاص غیر مجاز عدالت کے حضور تقریر نہیں کریں گے	۶۳۵
حکمنامہ ہائی کورٹ کون جاری کر سکتا ہے	۶۳۶
غیر عدالتی افعال بذریعہ رجسٹرار کی عمل میں آئینگے	۶۳۷
وہ دفعات جو ہائی کورٹ کے اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی سے متعلق نہیں ہونگی یہ مجموعہ ضوابط ہائی کورٹ کے اختیار صیغہ مفلسی کی تعمیل کا مخل نہیں ہوگا	۶۳۸
نمونوں کے مرتب کرنیکا اختیار	۶۳۹
دسواں حصہ	
انچاسواں باب	
متفرقات	
بعض عورتوں کی اصالتاً حاضری سے	۶۴۰
لوکل گورنمنٹ بعض اشخاص کو اصالتاً حاضر ہونے سے معاف کر سکتی ہے معافی پائے ہوئے اشخاص کے ناموں کی فہرستیں عدالتوں میں رکھی رہیں گی کمیشن کا خرچہ جبکہ استحقاق پیش کرنے کے باعث اس کی ضرورت ہو	۶۴۱
وہ اشخاص جو حکمنامہ دیوانی کے مطابق گرفتاری سے بری ہیں	۶۴۲
طریقہ کارروائی بعض جرائم کی صورت میں	۶۴۳
استعمال نمونہ جات کا جو چوتھے ضمیمہ میں مندرج ہیں	۶۴۴
عدالتہائے ماتحت کی زبان	۶۴۵
اسیران ان مقدمات میں جو بابت حق واسطے بچانے مال جہاز غرق شدہ وغیرہ کے ہوں	۶۴۶ الف
[illegible]	


راست گفتار
مطبوعہ
امرتسر

مجموعہ ضابطہ دیوانی کا نالشات و دیگر کارروائیات زیر ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء قانون لگان مغربی و شمالی سے متعلق ہونا

مجموعہ ضابطہ دیوانی کا متعلق کیا جانا۔

دفعہ ۱۹۳[1] مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام کل نالشات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا کے ضابطہ کارروائی سے اُس حد تک جہانتک کہ احکام مذکور ایکٹ ہذا کے خلاف نہیں ہیں اور بپابندی تبدیلات اور اضافہ جات ذیل کے متعلق ہونگی۔

(الف) دفعہ ۲۶۶ کی شرط دوم کا فقرہ (الف) اور دفعات ۳۲۰ لغایت ۳۲۶ (بشمول ہر دو) اور باب ۲۰ اور دفعہ ۳۷۰۔ اور باب ہائے ۲۶ و ۳۳ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۳ و ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کسی ایسی نالش یا کارروائی سے متعلق نہ ہونگے اور دفعہ ۵ مجموعہ مذکور کی صرف اُس حد تک متعلق ہوگی جسکی تصریح ایکٹ ہذا کی دفعہ ۱۸۶ میں ہے۔

(ب) جائز ہے کہ درخواستہائے حسب دفعات ۸۵ و ۱۰۵ و ۱۱۱ و ۱۱۷ و ۱۲۶ کا یکطرفہ فیصلہ کیا جائے۔

(ج) مجموعہ مذکور کے فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۳۷ میں بجائے الفاظ "سکونت رکھتی ہوں" کے یہہ الفاظ قائم کئے جاوینگے "خواہ سکونت رکھتی ہوں یا نہ رکھتے ہوں"

(د) علاوہ اُن تفصیلات (امراتب) کے جنکا حکم مجموعہ مذکور کی دفعہ ۵۰ میں ہے عرضیدعوے میں نام اُس موضع یا محال کا اور اُس پرگنہ یا اور حصہ اراضی کا جسمیں وہ اراضی واقع ہو جس سے نالش یا اور کارروائی مذکور تعلق رکھتی ہو درج ہونا لازم ہے اور سوائے اُس صورت کے کہ اراضی متعلقہ کی اور طرح کافی تفصیل ظاہر کیجاسکے، ہر کھیت کا نمبر مطابق پیمائش گورنمنٹ کے درج ہونا لازم ہے۔

اور اگر نالش بقایائے لگان کے واسطے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضیدعوے میں ایک تفصیل حساب کی درج ہو جس سے سالانہ مطالبہ بابت ہر ایسی مدت کے جس سے نالش متعلق ہو اور تعداد وصول شدہ (اگر کچھہ ہو) اور وہ تعداد جس کے واجب الوصول ہونیکا دعوے کیا جائے ظاہر ہو۔

اور اگر نالش واسطے بیدخلی اسامی کے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضیدعوے میں وہ وجہ یا وجوہ درج کیجائیں جنکی بنا پر بیدخلی کی نالش کیجائے۔

(ہ) کل نالشات حسب ایکٹ ہذا میں سمن بنام مدعاعلیہ واسطے اخیر تصفیہ نالش کے ہوگا سوائے اُس صورت کے کہ عدالت کی یہ رائے ہو کہ سمن صرف واسطے قرار پانے امور تنقیح طلب کے ہونا چاہئے۔

(د) جائز ہے کہ کسی سمن یا اطلاعنامہ کی تعمیل، اگر لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے خواہ عموماً یا کسی رقبہ مقامی کے واسطے خصوصاً ایسی ہدایت کرے۔ علاوہ یا بجائے کسی اور طریقہ تعمیل کے اسطرح کیجائے کہ وہ سمن یا اطلاعنامہ بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ میں جسکی رجسٹری ہند کے صیغہ ڈاکخانہ کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۹۸ء کی موجب کیگئی ہو روانہ کردیا جائے

[1] ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۳ء

اور جب کوئی سمن یا اطلاعنامہ اسطرح روانہ کیا گیا ہو اور یہ ثابت کیا جائے کہ لفافہ حسب ضابطہ رجسٹری کرا کر بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا تھا تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جائز ہے کہ اُس سمن یا اطلاعنامہ کی حسب ضابطہ تعمیل کر دی گئی۔

(ز) کسی نالش حسب ایکٹ ہذا میں کوئی رقم مجرا نہیں دلائی جائیگی سوا ایسی رقم کے جو مدعا علیہ کو بابت ایسی ڈگری کے واجب الوصول ہو جسکا ایفا نہوا ہو اور جو اس ایکٹ کے بموجب یا کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب جو اس ایکٹ کی رو سے منسوخ کیا گیا صادر ہوئی ہو۔

(ح) بعد جملہ ۲ دفعہ ۲۰۶ مجموعہ مذکور کے الفاظ ذیل داخل کئے جائینگے "اگر ڈگری بقایائے لگان کی بابت ہو تو لازم ہوگا کہ اسمیں وہ تعداد زر بھی (شمول سود کے) درج کیجائے جو بابت ہر ایسے سال زراعتی کے واجب الوصول ہو جس کی نسبت دادرسی کی گئی ہو"

(ط) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲۳۲ مجموعہ مذکور کے لازم ہے کہ درخواست اجرائے ڈگری اُس ڈگری کا کوئی منتقل الیہ نکرے سوا اُس صورت کے کہ انتقال کنندہ کا استحقاق اُس اراضی میں جس سے وہ متعلق ہو منتقل الیہ مذکور کو حاصل ہو گیا ہو اور (اسوقت) حاصل ہو۔

(ی) اُن اشیاء میں جو بموجب دفعہ ۲۶۶ مجموعہ مذکور قابل قرقی یا نیلام نہیں ہیں یہ اضافہ کیا جائیگا۔ "کھاد (پانس) جو کسی شخص زراعت پیشہ نے اکٹھی کر رکھی ہو"

(ک) ایسے اشجار استادہ جنکی لکڑی عمارت اور اُس قسم کے دیگر کاموں میں استعمال ہوتی ہے۔ یا فصل روئیدہ یا اور پیداوار زمین کی اُسطرح بعلت اجرائے ڈگری قرق اور نیلام کیجا سکتی ہے جسطرح کہ جائیداد منقولہ اور اگر جائیداد مقروقہ فصل روئیدہ یا اور پیداوار زمین کی ہو تو مدیون ڈگری اور ڈگریدار کو وہی حقوق نسبت اُسکی محافظت کرنے اور اُسکو جمع کرنے اور ذخیرہ کرنیکے حاصل ہونگے جو فرداً فرداً کاشتکار اور قارق کو حسب دفعہ ۱۲۴ اُس حالت میں ہوتے کہ وہ فصل یا پیداوار بابت بقایائے لگان کے قرق کیجاتی۔

(ل) اگر وہ جائیداد جسپر ڈگری کے جاری کئے جانیکی درخواست کیجائے کوئی محال یا محال کا حصہ ہو یا کسی حقدار قبضہ مستقل کی جوت ہو تو ڈگری کلکٹر کے پاس بھیجی جائیگی اور کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اُسکا اسطرح اجرا کرے کہ گویا وہ خود اُسی کی عدالت کی ڈگری تھی۔

(م) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۳۴۱ مجموعہ مذکور کے اگر مدیون ڈگری جیلخانہ سے چھوڑ دیا گیا ہو اور وہ رقم جو بموجب ڈگری کے واجب الادا ہو ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ اُسکو اُس ڈگری کے متعلق ذمہ واری سے آئندہ سبکدوش قرار دے۔ اور بعد اس حکم کے وہ ذمہ واری ساقط ہو جائیگی +

شرح مجموعۂ ضابطۂ دیوانی

یعنی

ایکٹ نمبر ۱۴[1] سنہ ۱۸۸۲ء

حال تک کی ترمیمات و اصلاحات کے ساتھ

جو

۱۷ مارچ سنہ ۱۸۸۲ء کو جناب نواب گورنر جنرل ہند باجلاس

کونسل کی پیشگاہ سے منظور ہوا

ایکٹ بغرض جمع و ترمیم کرنے اُن قوانین کے جو ضابطہ عدالتہائے دیوانی سے

متعلق ہین

تمہید | ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ قوانین جو ضابطہ عدالتہائے دیوانی سے متعلق ہیں جمع و ترمیم کیئے جائیں۔ لہٰذا بذریعہ اسکے حسب ذیل حکم ہوتا ہے :-

---

[1] بیان اغراض و وجوہات کے لئے ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۸۲ء حصہ ۵ صفحہ ۵۹ - اور کونسل کے مباحثات کے لئے ملاحظہ طلب گزٹ مذکور ۱۸۸۲ء مستزاد صفحات ۶۶ و ۹۰ و ۳۳۰ و ایکسٹرا مستزاد صفحہ ۳۹

اضلاع مندرجہ فہرست میں ایکٹ ھذا یا اُس کے حصّوں کی تعلق پذیری کی نسبت ملاحظہ طلب فہرست منسلکہ اول۔

مراتب ابتدائی

مختصر نام — **دفعہ ۱** - جائز ہے کہ یہ ایکٹ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۸۸۲ع کہلائے -

آغاز — اور یہ ایکٹ یکم جون سنہ ۱۸۸۲ع سے نافذ ہوگا ۔

وسعت مقامی — یہ دفعہ اور دفعہ ۳ تمام برٹش انڈیا سے متعلق ہیں - دیگر دفعات کل برٹش انڈیا سے بجز اضلاع مندرجہ فہرست کے جنکی تصریح ایکٹ نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ع میں ہے - متعلق ہیں ۔

لفظ "برٹش انڈیا" سے جناب ملکہ معظمہ کی قلمرو (ول) کے اندر کے کل ایسے ممالک اور مقامات مراد ہونگے جن پر بوقت موجودہ جناب ملکہ معظمہ بذریعہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا بذریعہ کسی گورنر یا اور عہدہ دار ماتحت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ملک ہند کے فرمانروا ہوں (۱)

اضلاع مندرجہ فہرست ضمیمہ اول ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ع

حصہ اول ۔

اضلاع مندرجہ فہرست احاطہ مدراس

(۱) گنجام میں

(۱) گمسر ملیہس مشمولہ چوگا پد	(۲) سرودد ملیہس	(۳) چینا کمدی ملیہس
(۴) بدا کمدی ملیہس	(۵) بادوگودا ملیہس	(۶) سرنگی ملیہس
(۷) پارلا کمدی ملیہس	(۸) متو آگن گردادر و نا باد سر بکریا)	(۹) چکاہٹی ملیہس
(۱۰) جرودا ملیہ	(۱۱) جنتر ا ملیہ	(۱۲) مندا سا ملیہ
(۱۳) بہادر سنگھی ملیہ	(۱۴) کنٹ گیا ملیہ	

سنہ ۵ دفعات ا و ۲ و ۳ مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں جو ایکٹ ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع کی رو سے ترکیب پائی ہیں وسعت پذیر ہیں - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ - اور ضمیمہ دوم ایکٹ ۹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع)

سنہ ۲ مجموعہ ہذا کے کوئی احکام - ممالک متوسط کی مالگذاری اراضی کے ایکٹ سنہ ۱۸۸۱ع (نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ع) کی دفعہ ۱۹ کے بموجب وضع کیئے ہوئے قاعدہ کے ذریعہ سے جملہ یا بعض اقسام مقامات سے جو ممالک متوسط کے عہدہ داران مال کے روبرو ہوں تعلق پذیر کیئے جاسکتے ہیں پنجاب میں اسی طرح کے اختیار کے لیئے ملاحظہ طلب پنجاب کی اراضی رعیتی کے ایکٹ سنہ ۱۸۸۷ع (نمبر ۱۶ مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ع) کی دفعہ ۹۸۔

مجموعہ ہذا کو ان بالشات سے جو مابین زمینداران و اسامیان کے بنگالہ کے بعض مقامات میں ہوں جہاں بنگالہ کی اراضی رعیتی کا ایکٹ نافذ ہے یا آئندہ نافذ کیا جائے تعلق پذیر کرتے وقت ترمیم کرنیکی اختیار کیلئے ملاحظہ طلب ایکٹ ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۸۵ع کی دفعہ ۱۴۳ ۔

(۱) ضمن (۷) دفعہ ۳ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۸ع

(۲) ذرگاپٹم میں

(۱) جے پور زمینداری | (۲) پہاڑی گول گنڈہ جانب مغرب دریائے بودرد
(۳) مادوگل ملیہ | (۴) کانسٹی پور زمینداری
(۵) پنچے پوتا ملیہس | (۶) مودم کولہا واقع زمینداری میرانگی
(۷) کنو یدا تیا آف بلگام | (۸) گما دگوندا تیا آف گریم

(۹) کوتم رام دکوندا متاس آف پلکوندا ؎

(۳) ضلع گوداوری میں

(۱) بہادر چلام تلوک | (۲) راکاپلائی تلوک ؎ | (۳) دسے رامپا کنٹری

(۴) بحرالہند میں

(۱) جزائر لکادیپ مشمولہ مینگوئی ؎

حصہ دوم ؎

اضلاع مندرجہ فہرست احاطہ بمبئی

(۱) صوبہ سندھ

(۲) پنچ محل

(۳) عدن

(۴) مواضع مملوکہ سرداران مہواسی حسب ذیل ہیں:-

(۱) پردی کوٹھی والا | (۲) پردی نال والا | (۳) پردی سنگھ پور والا
(۴) دلوی گوہانی والا | (۵) وسو آپنچلی والا | (۶) پردی ہنڈل پور والا

حصہ سوم

اضلاع مندرجہ فہرست احاطہ بنگال

(۱) جلپیگوری و دارجیلنگ | (۲) کوہی قطعات چٹاگنگ | (۳) پرگنہ سنتھال
(۴) قسمت چھوٹا ناگپور | (۵) محال انگول وبانکے

حصہ چہارم

اضلاع مندرجہ فہرست ممالک مغربی و شمالی-

(۱) قسمت جہانسی مشمولہ جہانسی جالون سلت پور ؎

(۲) اضلاع کماؤں وگڑھوال۔

(۳) پرگنہ ہائے ترائی جسمیں حسب ذیل مواضع شامل ہیں :-

بازپور - کاشی پور - جس پور - روڑپور - گدرپور - کلپوری - نانک - مہتیا - بلہیری ؛

(۴) بہ ضلع مرزاپور :-

(۱) ٹپیس - اگوری ناضلکا اور سوتھ کون واقعہ پرگنہ اگوری۔

(۲) ٹپیس برٹش سنگرولی واقع پرگنہ سنگرولی۔

(۳) ٹپیس پہول مار - ڈڈھی اور بورنا واقع پرگنہ بیجی پور

(۴) حصہ جو سلسلہ کوہی کیمور کی جانب جنوب واقع ہے۔

(۵) ریاست خاندان مہاراجہ بنارس جسمیں حسب ذیل پرگنہ جات شامل ہیں :-

بھدوہی وکہیڑیا - سنگرور ضلع مرزاپور میں

کوسار اجہ ضلع بنارس میں۔

(۶) قطعہ جنگسر لواری ضلع ڈیرہ دون میں ؛

حصہ پنجم

اضلاع مندرجہ فہرست صوبہ پنجاب ؛

اضلاع ہزارہ	پشاور	کوہاٹ
بنوں	ڈیرہ اسمعیلخان	ڈیرہ غازیخان
لاہول	اسپٹی	

حصہ ششم

اضلاع مندرجہ فہرست صوبہ متوسط ہند

زمینداری چھتیس گڑھ

(۱) کھیریر	(۲) بندرا نواگڈھ	(۳) شاہ ہسیند پور
(۴) گنڈائی	(۵) سلہٹ	(۶) برباس پور
(۷) ٹھاکر تولا	(۸) لوہارا	(۹) گوندروہی
(۱۰) فنج سوہ	(۱۱) بنداریا	(۱۲) بہندرا
(۱۳) ماتیں	(۱۴) ابردرا	(۱۵) کندا

(۱۶) لابھا	(۱۷) چھوری	(۱۸) کوریا
(۱۹) چھاپا	(۲۰) بارہ سمبھر	(۲۱) پھول جھر
(۲۲) کولاہیر	(۲۳) رام پور	

چیند زمینداریاں

(۱) آہیسری	(۲) امبا گڈھ چوکی	(۳) اوندھے
(۴) دھنورا	(۵) دھدمالا	(۶) گیوداروا
(۷) چھارا یارا	(۸) خنگانوں	(۹) گوراپچے
(۱۰) کوٹ گال	(۱۱) مودم گانوں	(۱۲) پالا بارس
(۱۳) بلاس گڈھ	(۱۴) رانگی	(۱۵) سرسندہی
(۱۶) سوساری	(۱۷) چیندلا	(۱۸) گلگانوں
(۱۹) پادی ستاندا	(۲۰) پٹی گانوں	

چیند معار جاگیرداریاں ؛

(۱) ہرائی	(۲) چھتر	(۳) گورکھ سنگھاٹ
(۴) گورسپنے	(۵) بجتا گڈھ	(۶) پیرداگڈھ
(۷) پچھمی	(۸) پیرتلب گڈھ	(۹) الموڈ
(۱۰) سون پور	(۱۱) بلسر یام یار گاڑا	

حصہ ہفتم چیف کمشنر کورگ

حصہ ہشتم چیف کمشنر جزائر انڈیمان و نکوبار

حصہ نہم چیف کمشنر اجمیر و مارواڑ

حصہ دہم چیف کمشنر آسام

حصہ یازدہم پہاڑی اضلاع اراکان

حصہ دوازدہم پرگنہ مان پور

حصہ سیزدہم

چھاؤنی مرورڑ

ضمن تعریف تعبیر — **دفعہ ۲** - اس ایکٹ میں اگر مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر خلاف اسکے نہ ہو تو -

باب — "باب" کے لفظ سے اسی مجموعہ کا باب مراد ہے

ضلع و عدالت ضلع — "ضلع" کے لفظ سے عدالت دیوانی درجہ اعلیٰ مجاز سماعت ابتدائی کے علاقہ اختیار کی

حدود اراضی مراد ہیں۔ دکہ وہ عدالت اس مجموعہ میں بعد ازیں عدالت ضلع کے نام سے موسوم ہے)۔ اور لفظ مذکور میں عدالت ہائی کورٹ کی معمولی اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی حدود اراضی بھی شامل ہیں۔ اور ہر عدالت جو عدالت ضلع سے کم درجہ رکھتی ہے اور بھی ہر عدالت مطالبات خفیفہ اس مجموعہ کی اغراض کے لئے عدالت ہائی کورٹ اور عدالت ضلع کے ماتحت سمجھی جائیگی۔

ضلع | عدالت جوڈیشل کمشنر اور نہ عدالت ڈپٹی کمشنر چھوٹا ناگپور عدالت ضلع ہے (۱)

لفظ معہ ہائی کورٹ" سے جب وہ بتعلق کارروائی ہائے دیوانی کے مستعمل ہو سب سے اعلےٰ عدالت دیوانی صیغہ اپیل برٹش انڈیا کے اُس حصّہ کی مراد ہوگی جسمیں ایکٹ یا ریگولیشن جسمیں لفظ مذکور درج ہو نفاذ پذیر ہو (۲)

پلیڈر | پلیڈر کے لفظ سے ہر وہ شخص مراد ہے جو کسی دوسرے شخص کیطرف سے کسی عدالت میں حاضر ہونے اور سوال وجواب کرنے کا مستحق ہو اور اس لفظ میں ہر اڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی ہائیکورٹ کا شامل ہے۔

پلیڈر | میں اڈووکیٹ ووکیل و اٹرنی ہائیکورٹ کا شامل ہے اور بلحاظ ان کے اختیارات کے کہ کن کن عدالتہائے میں اپنا پیشہ اختیار کر سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں دفعات ۴ و ۵۔ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء

اڈووکیٹ | کے معنے حامی ہیں جو کہ اپنے موکل کو بذریعہ دینے مشورہ قانونی کے اور بذریعہ کرنے سوال وجواب مقدمہ میں اسکو امداد دے۔ الپین صاحب نے لفظ مذکور کی تعریف اسطرح کی ہے۔ یعنے وہ شخص جو کسی دوسرے شخص کو کسی نالش یا کارروائی فوجداری میں امداد دیتا ہے

وکیل | جو دوسرے شخص کی وکالت کرے اور اختیار وکالت بذریعہ ایک دستاویز باضابطہ اسٹامپ یافتہ موسوم بہ وکالت نامہ کے دیا جانا ضروری ہے۔ وکالت سے مراد نالش یا استغاثہ یا دیگر کارروائی عدالتانہ میں کسی عدالت انصاف میں دوسرے کی طرف سے سوال وجواب وپیروی کرنا ہے

اٹرنی یا ہائیکورٹ | جو کسی اور شخص نے اپنی غیر حاضری میں کسی کام کے کرنے کے لئے مقرر کیا ہو اور جسکو اسکی بجائے جس نے مقرر کر کے اپنے اختیارات نیابتاً دیئے ہیں اختیار کارروائی کرنے کا حاصل ہوتا ہے اٹرنی دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) اٹرنی ایٹ لا جو کہ سرکاری عہدہ دار ہوتا ہے اور اپنے موکلوں کیطرف سے قانونی کارروائیات کرتا ہے اسکو سالسٹر بھی کہتے ہیں (۲) اٹرنی ان فکٹ۔ لفظ مذکور میں جملہ ایجنٹان شامل ہیں جو کسی معاملہ میں یا کسی فعل کے کرنے کے لئے بجائے دوسرے کے متعین کئے گئے ہوں نیز وہ شخص بھی شامل ہے جو کسی خاص ایجنٹی کے رو سے کارروائی کرتا ہے اور اختیار مذکور بذریعہ ایک دستاویز

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳ ❖ (۲) ضمن ۲۴ - دفعہ ۳ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۹۷ء ❖

موسوم بہ پاور آف اٹرنی (مختارنامہ) کے ظاہر کیا جانا ضروری ہے (۱)
اڈووکیٹ پلیڈر پر سبقت رکھتے ہیں اور اپیلانٹ کی طرف سے عدالت ہائیکورٹ میں حاضر ہوکر جوابدہی کر سکتے ہیں لیکن کوئی عدالتانہ کام نہیں کر سکتے (۲) کوئی بیرسٹر جو نیز اڈووکیٹ ہائیکورٹ ہو ناقابل اسکے ہے کہ آپ پر یا اسکی جانب سے نالش بابت فیس یا دیگر معاملات متعلقہ معاہدہ کے کیجاوے اسوجہہ پر کہ وہ کوئی معاہدہ متعلق پیروی امر متنازعہ کے نہیں کر سکتا لیکن اگر بدنیتی سے کوئی خلاف ورزی فرض کی اسکی جانب سے ہو یا کوئی قصور بلا واسطہ معاہدہ کے اسکی جانب سے ہو تو موکل کی نالش پر وہ مستوجب ہرجانہ ہو سکتا ہے (۳) اگر روپیہ اس شرط پر امانت دیا جاے کہ اگر مدعی کامیاب ہوگا تو وہ روپیہ حق بیرسٹر کا ہوگا ورنہ واپس کیا جاویگا - اس صورت میں اگر مدعی کامیاب ہو تو وہ روپیہ امانت (زر مشتہ) واپس (نہیں) ہو سکتا ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - ایسے بیرسٹر جو اڈووکیٹ ہوں انکی حالت علیحدہ ہے (۵)

ذاتی حاضری | جن مقدمات میں کوئی بیرسٹر یا وکیل روبرو عدالت کے بطور فریق کے بذات خاص حاضر ہو اسکو نہ چاہیئے کہ عدالت سے اڈووکیٹ کی حیثیت یا لباس میں گفتگو کرے بلکہ اسی جگہہ اور ایسے طور سے گفتگو کرنا چاہیئے کہ جیسے ایک معمولی شخص کرتا ہے (۶)

پابندی | (۷) انگلستان میں کونسلوں کے اختیارات نسبت مقدمات کے کامل ہیں لیکن ہندوستان میں موکل پر پابندی لازمی نہیں ہے چنانچہ اگر باوجود صریح مخالفت موکل کے صلح مقدمہ میں کرے تو موکل پر اسکی پابندی لازم نہیں (۸) اور نہ کسی امر قانونی کی نسبت وکیل کا اقبال قابل پابندی موکل ہے (۹) اگر وکیل یہ اقرار کرے کہ اگر فیصلہ کسی خاص امر پر صادر ہوگا تو اپیل نہ کیا جاویگا موکل پر قابل پابندی ہے (۱۰) ہر فریق اپنے وکیل کی ان کارروائیوں کا پابند ہے جو اسنے نیک نیتی سے اپنی حیطہ اختیار کے اندر کیئے ہوں صرف وکیل کی غلط رائے باعث ناجوازی اسکے فعل کے نہیں ہو سکتی (۱۱) وکیل کے کسی اقبال کی تحریر صحت کے واسطے لیجا سکتی ہے بشرطیکہ فریق مخالف اسپر اعتراض کرے یا جج اسکی غلطی کو تسلیم نہ کرے (۱۲) لیکن عدالت کو وکلاء کے ایسے بیان پر جو معمولی ان کے اختیار میں نہیں ہیں عمل کرنے میں بہت احتیاط کرنی لازم ہے (۱۳)
اگر وکیل کسی مقدمہ میں روپیہ کے ادا ہو جانے کا اور حساب مابین فریقین کی نسبت کوئی اقرار کرے تو اسکی پابندی موکل پر ہوگی (۱۴)

(۱) وارٹن لا لیکسیکن طبع نہم (۲) انگلشمین مورخہ ۲۱ مئی ۱۸۷۶ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۵ لغایت صفحہ ۵۹۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰ (۳) ہائیکورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۸۹ سنہ ۱۸۶۵ء (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۹۴ سنہ ۱۸۶۳ء - (۵) ہائیکورٹ رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۴۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۲ (۶) ہائیکورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۰ (۷) لا جرنل ایکسچیکر جلد ۲۹ صفحہ ۳۹۷ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۵ (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۹ء (۱۰) مورز انڈین اپیل ہند جلد ۴ صفحہ ۲۰۳ (۱۱) آگرہ رپورٹ بابت ۱۸۵۵ء صفحہ ۶۶ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۶ ✦
(۱۳) مدراس رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ (۱۴) الہ آباد رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲ و مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳ ✦

اگر وکالتنامہ میں عام طور پر اختیارات وکیل کو دیئے گئے ہوں تو وہ مقدمہ سے دست بردار ہو سکتا ہے (۱) لیکن معمولی اختیارات وکیل میں نہیں ہیں کہ جس مقدمہ میں وہ وکیل ہو اسکا تصفیہ کرلے۔ (۲) یا یہ اقرار کرے کہ وہ فریق ثانی کے حلف کا پابند ہوگا اور مقدمہ بیان حلفی پر فیصلہ ہو (۳) یا اپنے موکل کو فریق ثانی کے حلف کا پابند ہونے (۴) یا جزو جائداد متدعویہ چھوڑ دینے (۵) یا کسی اٹرنی یا کونسل کو اندازہ سے زیادہ فیس ادا کرنے (۶) یا کسی اور جائیداد پر ڈگری ہو جانے کی اجازت دینے (۷) یا ڈگری کو منتقل کرنے (۸) پر مجبور کرے۔

پلیڈر اور وکیل | پلیڈر ہائیکورٹ کلکتہ عدالت مطالبہ خفیفہ میں کارروائی کر سکتا ہے (۹) نہ پلیڈر ہائیکورٹ بمبئی (۱۰) اور نہ وکیل عدالتہائے مفصل کا بنگال میں (۱۱) لیکن عدالتہائے فوجداری میں منجانب مستغیث یا ملزم پیروی و جوابدہی کر سکتا ہے۔ (۱۲) نسبت اس امر کے کہ وکیل کن عدالتوں میں پیروی کرنے کے مجاز ہیں جو کہ اُن کی سرٹیفکیٹ کے مناصب پر منحصر ہے ملاحظہ ہوں دفعات ۷ و ۸ و ۱۰۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء و ضمیمہ ۲

مختنانہ | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۳ و جلد ۶ صفحہ ۲۷۸ و نمبر ۱۶۰ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۷۵ و نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ زیر دفعہ ۲۸۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء و نیز دفعہ ۲۹ معہ شرح مندرجہ زیر دفعہ مذکور شرح مولف و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی مندرجہ زیر دفعہ ۷۔ ایکٹ مذکور و نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۹۷ء

معاوضہ اٹرنی و سالسٹر | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۲۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ اول و جلد ۶ صفحہ ۷۹۔

ذمہ داری وکیل بوجہ غفلت | اگر بعد مقرر کئے جانے اور یادداشت اپیل پر دستخط کرنے یا وکالتنامہ شامل مسل کرنے کے وکیل بوجہ عدم تیاری پیروی مقدمہ سے انکار کرے تو اُسکا موکل اُسپر نالش کر سکتا ہے یا عدالت اُسکے برخلاف بابت غفلت بانجام دہی فرائض کارروائی کر سکتی ہے ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۴ و نیز نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

معطلی و موقوفی | ملاحظہ ہوں دفعات ۱۲ و ۱۳۔ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء معہ شرح مولف و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۷۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۹۳ و نمبر ۱۱۱ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۹۸۔ مندرجہ زیر دفعات مذکور۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۰ (۲) آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ و الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ (۳) آگرہ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۶۱۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۵۵ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۴۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۹ و بنگال لا رپورٹ جلد ۳ ضمیمہ صفحہ ۱۵۔ (۶) ابو لنوز رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۳۹ (۷) مدراس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ (۸) ہائیکورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۵ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۲۸ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۸۲ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۔

حقوق ذمہ داریان باہمی موکل و وکیل | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۵ -

گورنمنٹ پلیڈر "وکیل سرکار" | گورنمنٹ پلیڈر یعنے وکیل سرکار اُس عہدہ دار کو بھی حاوی ہے جسے لوکل گورنمنٹ نے اُن تمام خدمات یا اُن میں سے کسی کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا ہو جو صراحتاً اس مجموعہ کی روسے گورنمنٹ پلیڈر سے متعلق کی گئی ہیں [1]

کلکٹر | لفظ "کلکٹر" سے ہر وہ عہدہ دار مراد ہے جو کلکٹر مالگذاری اراضی کی خدمتونکو انجام دے۔ اضلاع نن رگولیشن (غیر آئینی) میں ڈپٹی کمشنران کلکٹران متصور کیئے جاتے ہیں -

ڈگری | لفظ "ڈگری" سے مراد ہے باضابطہ ظاہر کرنا فیصلہ کا نسبت کسی دعوے یا جوابدہی کی جو کسی عدالت دیوانی میں رجوع یا پیش کیجائے حسب ویسے فیصلہ سے جہانتک اسکو تعلق عدالت صادر کنندہ سے ہو کوئی نالش یا اپیل منفصل ہو جائے - پس حکم جسکی رو سے عرضی نالش نامنظور کیجائے یا جسمیں تنقیح حساب کی ہدایت ہو یا جسکی رو سے کوئی امر متذکرہ یا محولہ دفعہ ۲۴۴ - باستثناء امر مصرحہ دفعہ ۵۸۸ کے طے کیا جائے اس تعریف میں داخل ہے - مگر حکم مصدرہ دفعہ ۵۸۸ - اُسمیں داخل نہیں ہے -

ڈگری | دیکھو نوٹ زیر دفعہ ۲۰۶ - ایکٹ ہذا ❖

مقدمہ | کارروائی صیغہ اجرا ایسی کارروائی ہے کہ جسکے اخیر میں ڈگری حسب تعریف دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ہذا ہے اور اس وجہ سے حسب مراد مجموعہ مذکور کے مقدمہ ہے - (۱) فیصلہ ایسی کارروائی کا بطور کسی مقدمہ کے حکم ڈگری مابین فریقین قطعی ہوتا ہے (۲)

حکم متضمن ہدایت عمل میں لانے حساب کے | ایک حکم اسمضمون کا کہ مدعا علیہ مستوجب ادائے اُس رقم کا ہے جسکی نسبت گورنمنٹ سرویر یہ تصدیق کرے کہ بابت لاگت جزو دیوار متنازعہ کے واجب ہے ایک ڈگری نہیں ہے (۳)

حکم | لفظ "حکم" سے باضابطہ ظاہر کرنا کسی فیصلہ عدالت دیوانی کا مراد ہے جو اس قسم کی ڈگری نہ ہو جسکی تعریف اوپر کی گئی ہے -

حکم ڈگری نہیں | منظوری عرضی دعویٰ (۴) حکم یا فیصلہ عدالت مشعر ڈسمسی ایک نالش یا اپیل بوجہ عدم حاضری (۵) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۳) - حکم زیر دفعہ ۹۷ مجموعہ ہذا (۶) ایسا فیصلہ جو بروقت قرار دیئے جانے امور تنقیح طلب کے نسبت اس امر کے ہو کہ ہنا بر مسئلہ اسٹاپل ناجائز ہے (۷)

[1] واسطے اُس حکم کے جسکے ذریعہ سے بعض عہدہ داران برہما میں گورنمنٹ پلیڈر و کے لوازم خدمت انجام دہی کیلئے مقرر کیئے جاتے ہوں ملاحظہ طلب برہما کے قواعد کا مینول مطبوعہ ۱۸۹۷ء صفحات ۱۰۹ و ۱۱۰ - اور برہما گزٹ ۱۸۹۷ء حصہ اول صفحہ ۳۰۱ ❖

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۱ و نمبر ۲۵ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۱۵ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۳ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۶ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۰ و ۱۱۵ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۱

حکم التوائے مقدمہ بغرض اسکے کہ سارٹیفیکٹ گورنمنٹ سرور حاصل کیا جاوے (۱) حکم جسمیں کہ صرف ہدایت ہو کہ فیصلہ ثالثی
داخل کیا جائے (۲) یا داخل کرنے سے انکار کیا جائے (۳) حکم مشعر اجازت دست برداری اپیل (۴) حکم مشعر اجازت
باز دعوے زیر دفعہ ۳۷۳ باجازت تجدید ارجاع نالش (۵) حکم جو کسی عدالت اپیل نے حسب دفعہ ۳۷۳ مشعر عطائے
اجازت دست برداری کسی نالش سے باجازت دائر کرنے نالش جدید کے صادر کیا ہو (۶) بخلاف دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد
جلد ۸ صفحہ ۸۲) یا جبکہ حکم مذکور کے رو سے بنسبت ادائے خرچہ کے بھی حکم دیا گیا ہو (۷)

حکم صاحب جج ضلع مشعر واپسی یادداشت اپیل واسطے پیش کئے جانے کے عدالت مناسب میں اس بنا پر کہ مالیت نالش
اُس تعداد سے زیادہ ہی جو اُسکے اختیار سماعت کے اندر ہے (۸) حکم مشعر انکار حصول اپیل جو بوجہ ناکافی اسٹامپ شدہ
ہونیکے واپس دیا گیا اور بعد میعاد کے کافی اسٹامپ لگا کر پیش کیا گیا ہو (۹)

حکم منصف مشعر واپسی عرضیدعوے بغرض پیش کرنے در عدالت مناسب ہی (۱۰) حکم عدالت اپیل مشعر اس امر کے کہ عرضیدعوی عدالت مناسب
میں رجوع کئے جانیکے لئے واپس دیا جاوے (۱۱)

حکم جس کے رو سے محض تجویز ایک امر قانونی کی گئی ہو کہ جو اتفاقاً یا اور طرح پر دوران ائے کارروائی تجویز حقوق
اشخاص مستدعی اجارہ کار میں پیدا ہوا ہو (۱۲) حکم مشعر ادائے خرچہ زیر دفعہ ۲۱۸ مجموعہ ہذا (۱۳)
حکم زیر دفعہ ۲۹۳ مجموعہ ہذا (۱۴) حکم زیر دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ہذا (۱۵) حکم مصدرہ زیر دفعہ ۳۱۰ (الف)
مجموعہ ہذا مشعر نامنظوری پذیرائی زر امانت اس وجہ پر کہ وہ بعد از وقت داخل کیا گیا ہے (۱۶) ایک حکم ڈسمسی فیصلہ
تجویز ثانی جو سینیئر جج نے جونیئر جج سے بوجہ نااتفاقی کے صادر کیا ہو (۱۷) حکم جو واسطے ملاحظہ دستاویز کے دیا گیا ہے (۱۸)
حکم عطائے سرٹیفیکٹ کہ مقدمہ قابل اپیل ولایت ہے (۱۹) یا حکم نامنظوری ایسی درخواست کا (۲۰) حکم نامنظوری درخواست بابت
حسب دفعہ ۹۳ ایکٹ مزارعان بنگال ۱۸۸۵ء (۲۱) حکم مشعر ڈسمسی درخواست معزولی امین (۲۲) حکم زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ ۲۳ ۱۸۶۳ء (۲۳)

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۸۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۸۶ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۴۳ و جلد ۳ صفحہ ۲۷۴ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۷۰ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۹ و ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۴ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۷ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۲ (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۱ (۷) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۴ (۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰ (۹) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۲ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۱۵ (۱۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۵ و نمبر ۵۹ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۱۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۹ (۱۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۰ (۱۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۱۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۱ (۱۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ (۱۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴ (۱۷) بنگال لاء رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰ (۱۸) بمبئی لاء رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹ (۱۹) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲ (۲۰) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد صفحہ ۳۳۱ (۲۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۲ (۲۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۱ (۲۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ +

حکم مصدرہ زیر فقرہ اول دفعہ ۳۰۶ سقوط نالش بوجہ وفات مدعی (۱) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۰)
حکم زیر دفعہ ۵۵۰ مجموعہ ہذا (۲) حکم زیر دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء (۳)

حکم ایک ڈگری ہے — دیکھو نوٹ زیر دفعہ ۲۰۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۵ زیر دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۷ زیر دفعہ ۱۳۶ نالش تقسیم میں ایک حکم درمیانی مشعر استقرار حقوق فریقین تقسیم بعض خاص حصص میں درحالیکہ تعین حصص کا ابھی کیا جانا معرفت امین کے باقی ہو - ایک ڈگری ہے - (۴) حکم مشعر استقرار حقوق فریقین در جائداد قابل التقسیم ایک نالش تقسیم میں گو کہ ابھی تقسیم واقعی عمل میں نہ آئی ہو ایک ڈگری ہے (۵) احکام زیر دفعہ ۲۴۴ ڈگریات ہیں (دیکھو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ہذا)

حکم عدالت اجراء کنندہ ڈگری جسمیں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہو کہ آیا ایک مبینہ منتقل الیہ از طرف ڈگریدار یا از طرف قائم مقام قانونی ڈگریدار اُس کا قائم مقام حسب منشاء دفعہ ۲۴۴ ضمن (ج) ہے بوجہ ہونے ایک حکم زیر دفعہ مذکور کے ایک ڈگری ہے (۶) حکم مشعر اخراج درخواست اس امر کے کہ نیلام کی بابت کارروائی نہ کی جاوے کیونکہ جائداد کی قیمت اشتہار نیلام میں کم لگائی گئی ہے یا بغرض منسوخی نیلام بربنائے فریب یا اس امر کے کہ نیلام کے مشتہر کرنے اور عمل میں لانے میں بے ضابطگی کی گئی ہے بوجہ ہونے ایک حکم زیر دفعہ ۲۴۴ کے ڈگری ہے - دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۶۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۱

حکم نامنظوری درخواست زیر دفعہ ۳۷۲ مجموعہ ہذا دربارہ شامل مسل کیے جانے لبطور قائم مقام ایک فریق متوفی کے ایک ڈگری ہے (۷) حکم عدالت اپیل مشعر منسوخی حکم عدالت اول دربارہ اس امر کے کہ نالش کو زیر دفعہ ۳۷۳ باختیار مجدد ارجاع نالش کے واپس لیلیا جاوے اور جسکے رُو سے نالش خارج کیجاوے ایک ڈگری ہے (۸) حکم مشعر تصفیہ جو حسب دفعہ ۵۱۵ مجموعہ ہذا صادر ہوتا ہے ڈگری ہے - (۹)

تجویز — لفظ "تجویز" سے وہ بیان حاکم عدالت کا مراد ہے جس میں کسی ڈگری یا حکم کی وجوہ دکھلائی جائیں

وہ حکم جو ایک جج ہائیکورٹ نے باستعمال اختیار سماعت ابتدائی دیوانی مشعر انکار منسوخی ایک فیصلہ ثالثی کو صادر کیا ہو ایک "تجویز" ہے (۱۰) نیز دیکھو دفعہ ۲۰۳ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۵۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۸۲

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۵ و ۷۳۸
(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۸ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۴۴
(۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۷۰ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۸۴ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۲ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۶۲ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۱ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۱

جج — لفظ "جج" (حاکم عدالت) سے عدالت کا عہدہ دار اجلاس کنندہ مراد ہے۔

اس تعریف کو دفعہ ۱۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیئے

مدیون ڈگری — لفظ "مدیون ڈگری" سے ہر وہ شخص مراد ہے جس پر ڈگری یا حکم صادر ہوا ہو

ڈگریدار — لفظ "ڈگریدار" سے ہر ایسا شخص مراد ہے جس کے حق میں ڈگری یا کوئی حکم لایق اجرا صادر ہوا ہو۔ اور وہ شخص جس کے حق میں ویسی ڈگری یا ویسا حکم منتقل کیا جائے اس تعریف میں داخل ہے۔

منتقل الیہ ڈگری کو بذریعہ انتقال کے حقوق انتقال کنندہ کے حاصل ہوتے ہیں (۱)

نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲۳۲ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰ و ۳۲۴ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۷۰ مندرجہ زیر شرح دفعہ ۲۳۴ مجموعہ ہذا

تحریری — لفظ "تحریری" میں سیسہ اور پتھر کا چھپا ہوا شامل ہے اور لفظ "تحریر" میں سیسہ اور پتھر کا چھاپہ داخل ہے۔

ملاحظہ ہو ضمن (۵۸) دفعہ ۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ع

دستخطی — لفظ "دستخطی" میں علامت کیا ہوا داخل ہے جبکہ علامت کرنے والا شخص اپنا نام نہ لکھ سکتا ہو اس لفظ میں منقش کیا ہوا نام شخص مشار الیہ کا شامل ہے۔

ملاحظہ ہو ضمن (۵۲) دفعہ ۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ع و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۹۳

عدالت ریاست غیر — "عدالت ریاست غیر" سے وہ عدالت مراد ہے جو برٹش انڈیا کی حدود سے باہر ہو اور برٹش انڈیا کے اندر اختیار نہ رکھتی ہو اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر نہ ہوئی ہو۔

تجویز ریاست غیر — لفظ "تجویز ریاست غیر" سے عدالت ریاست غیر کی تجویز مراد ہے

عدالت ریاست فرید کوٹ ایک عدالت ریاست غیر ہے (۲) عدالتہائے جرمن و فرانس و عدالتہائے ریاست جموں و کشمیر و حیدر آباد دکن و جے پور و گوالیار وغیرہ عدالتہائے ریاست غیر ہیں (۳) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳ مجموعہ ہذا۔ تجویز عدالت پریوی کونسل باقی عدالتہائے انگلستان عدالتہائے ریاست غیر نہیں (۴) لیکن ملاحظہ ہو باب ۱۳ سنہ جلوس ... ۴۴ و ۴۵ وکٹوریہ باب سوم

عہدہ دار سرکاری — لفظ "عہدہ دار سرکاری" سے مراد ہر شخص ہے جو منجملہ اقسام مندرجہ ذیل کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳ (۲) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) سرکلر نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۰ع ہائیکورٹ الہ آباد سرکلر نمبر ۴ چیف کورٹ طبع چہارم و ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۱ (۴) انڈین اپیل کیسز جلد اول صفحہ ۳۶۴ و ۳۶۵

(۵) تجویزات ریاست غیر میں نالشات کی میعاد سماعت کے لیے ملاحظہ طلب ہے ہند کی ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ع نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع کے ضمیمہ دوم کا آرٹیکل ۱۱۷ اور مجموعہ ہذا کی دفعہ ۱۴

کسی قسم میں داخل ہو (یعنے)

ہر جج —

ملکہ معظمہ دام اقبالہا کا ہر ملازم متعہد —

ملکہ معظمہ کی افواج برّی یا بحری کا ہر عہدہ دار کمیشن یافتہ جب وہ گورنمنٹ کے زیر حکم خدمت انجام دیتا ہو —

عدالت کا ہر ایک اہلکار جسکو باعتبار اپنے منصب کے کسی امر قانونی یا امر واقعہ کی تفتیش کرنا یا اُسکی کیفیت بیان کرنا یا کسی دستاویز کا مرتب یا تصدیق کرنا یا اپنے پاس رکھنا یا کسی جائداد کا اہتمام لینا یا قبضہ سے علیحدہ کرنا یا کسی حکمنامہ عدالت کی تعمیل کرنا یا کسی کو حلف دینا یا ایک زبان سے دوسری زبان میں بتانا یا عدالت کی آداب کا انتظام رکھنا ضرور ہے۔ اور ہر شخص جسکو ویسی خدمتوں میں سے کسی خدمت کے انجام دینے کا اختیار بالخصوص عدالت سے عطا ہوا ہو۔

ہر شخص جو ایسا عہدہ رکھتا ہو جسکے اعتبار سے کسی شخص کو قید کرنے یا قید میں رکھنے کا اُس کو اختیار ہو —

ہر عہدہ دار گورنمنٹ جسپر اُسکے عہدہ کے اعتبار سے واجب ہو کہ جرائم کا انسداد کرے یا اُن کے وقوع کی اطلاع دے یا مجرموں کو سزا دلوائے یا خلائق کی تندرستی یا سلامتی یا آرام کی حفاظت کرتا رہے۔

ہر عہدہ دار جسپر اُسکے عہدہ کی رُو سے واجب ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مال لے یا حاصل کرے یا رکھے یا صرف کرے یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی پیمایش یا تشخیص یا کوئی معاہدہ کرے یا صیغہ مال کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے یا گورنمنٹ کی اغراض زر کے متعلق کسی امر کی تفتیش کرے یا کیفیت لکھے یا گورنمنٹ کی اغراض زر کے متعلق کوئی دستاویز مرتب یا مصدق کرے یا اپنے پاس رکھے یا جو قانون گورنمنٹ کی اغراض زر کی حفاظت کے لئے نافذ ہے اُس سے خلاف ورزی نہ ہونے دے۔ اور ہر عہدہ دار جو گورنمنٹ کی ملازمت کرتا یا گورنمنٹ سے تنخواہ پاتا ہو یا خدمت سرکاری انجام دینے کے عوض اُجرت بذریعہ فیس یا کمیشن کے پاتا ہو

اسٹیمپ ٹرسٹی عہدہ دار سرکاری ہے۔ (۱)

ایک افسر سرکاری رجمنٹ کا جو بموجب احکام گورنمنٹ ہذا کو عمل کرتا ہو حسب تعریف ضمن ہذا عہدہ دار سرکاری ہے (۲)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۰ (۲) نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ::

اور اسیطرح ایک افسر انڈین سٹاف کارپس ایک عہدہ دار سرکاری ہے - (۱)

نیز دیکھو دفعہ ۱۷ مجموعہ تعزیرات ہند و نوٹ ہائے مندرجہ زیر دفعہ مذکور بجز ف فقرہ - اور تمثیل و تشریح اول و دوم و تشریح

گورنمنٹ — اور برٹش انڈیا کے ہر حصہ میں جہاں یہ مجموعہ نفاذ پذیر ہو "گورنمنٹ" یعنے سرکار کے لفظ میں گورنمنٹ آف انڈیا اور لوکل گورنمنٹ بھی شامل سمجھی جائیگی -

دیکھو ضمن (۷) دفعہ ۳ - ایکٹ ۱ - ۱۸۹۷ء

ایناکٹمنٹ جو منسوخ ہوئے — **دفعہ ۳** - اس مجموعہ کے پہلے ضمیمہ منسلکہ میں جو ایناکٹمنٹ مندرج ہیں وہ جس قدر کہ اُسی ضمیمہ کے خانہ سوم میں لکھا ہے اس مجموعہ کی رُو سے منسوخ کیئے گئے - مگر وہ کل اشتہارات جو ویسے کسی ایناکٹمنٹ کی رو سے مشتہر اور تمام اعلانامجات اور قواعد جو اُسکی رُو سے مشتہر اور مرتب اور مقامات اور اقرار نامجات اور شرحنامجات اور نمونجات جو اُسکی رو سے مقرر اور داخل اور معیّن اور تیار کیئے گئے ہوں جہاں تک اس مجموعہ کے مضمون کے موافق ہوں ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا اس مجموعہ کی رُو سے بالتناسب مشتہر اور مرتب اور مقرر اور داخل اور معیّن اور تیار کیئے گئے تھے -

سابق ایکٹوں میں حوالجات — اور جہاں کسی ایکٹ یا ریگولیشن یا اشتہار میں جو اس مجموعہ کے نافذ ہونیکی تاریخ سے پہلے نافذ یا صادر ہوا ہو ایکٹ نمبر ۸ مصدرہ ۱۸۵۹ء خواہ ایکٹ نمبر ۲۳ مصدرہ ۱۸۶۱ء یا "مجموعہ ضابطہ دیوانی" یا ایکٹ نمبر ۱۰ مصدرہ ۱۸۷۷ء یا کسی اور ایکٹ کا حوالہ دیا گیا ہو جو اس مجموعہ کی رو سے منسوخ کیا گیا ہے ویسا حوالہ جہانتک ممکن ہو اسطرح پڑھا جائیگا کہ گویا اسی مجموعہ یا اسکے جزو مناسب کا حوالہ دیا گیا تھا -

دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۰۸ *

اُن نالشات میں جو یکم جون ۱۸۸۲ء سے پہلے رجوع ہوئی ہوں کارروائیوں کا مستثنےٰ ہونا * — بجز اُس صورت کے جو دفعہ ۹۹ (الف) میں محکوم ہے اس مجموعہ کی کسی عبارت سے کسی ایسی نالش یا اپیل کی کارروائی ماقبل ڈگری پر کچھ اثر نہ پہنچیگا جو یکم جون ۱۸۸۲ء سے پہلے دائر ہوا ہو - اور نہ کسی کارروائی مابعد ڈگری پر جو تاریخ مذکور سے پہلے شروع اور اُس تاریخ تک زیر تجویز رہی ہو...

وہ سب اپیل جو ۲۹ جولائی ۱۸۷۹ء کو زیر تجویز تھے * * * * — ہر اپیل جو ۲۹ دیں جولائی ۱۸۷۹ء کو زیر تجویز تھا اسکا داخل کرنا اس صورت میں جائز ہوتا کہ یہ مجموعہ اُسکے ادخال کی تاریخ کو نافذ ہوتا

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۲ *

اسیطرح مسموع اور فیصل کیا جائیگا گویا یہ مجموعہ اُس تاریخ کو نافذ تھا - اور ہر حکم مشعر انتقال کسی مقدمہ کے کلکٹر کے پاس حسب دفعہ ۳۲۰ - ایکٹ نمبر ۱۰ مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ع جو تاریخ مذکور سے پہلے صادر ہوا ہو اور ہر اشتہار جسکے مضمون سے اُسکا ایکٹ نمبر ۱۰ مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ع کی دفعہ ۳۶۰ کے مطابق جاری ہونا پایا جائے جو اُس تاریخ سے پہلے مشتہر کیا گیا ہو ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا قانون کے مطابق بالتناسب صادر اور مشتہر کیا گیا تھا -

بطور تاثیر مشروط دفعہ ہذا کے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۶۱ - کارروائی بموجب ایکٹ ہذا (۱) کارروائی بموجب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع (۲) تصور کی گئیں - دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۹۲۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۶۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ و نمبر ۱۲۹ سنہ ۱۸۷۹ع پنجاب ریکارڈ کارروائی سے وہ ایکٹ متعلق ہوگا جو بوقت اُسکے شروع کئے جانے کے نافذ ہو - (۳)

بعض ایکٹوں کا مستثنے بنا جو ممالک متوسط اور برہما اور پنجاب اور اودھ سے متعلق ہیں ٭

دفعہ ۴ - بجز اُسکے جسکی نسبت حکم دفعہ ۳ کے فقرہ ثانی میں ہوا ہو کوئی عبارت اس مجموعہ کی مخل ایکٹہائے مندرجہ ذیل کی نہ سمجھی جائیگی - یعنے :-

ممالک متوسط کی دیوانی عدالتوں کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۵ع (۱)

ایکٹ متعلقہ عدالتہائے لوور برہما مصدرہ سنہ ۱۹۰۰ع (۲)

ایکٹ متعلقہ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۸۷۷ع (۳)

ملک اودھ کی دیوانی عدالتوں کا ایکٹ سنہ ۱۸۷۹ع (۴)

یا کوئی قانون جو کسی گورنر یا لفٹیننٹ گورنر کے حضور سے باجلاس کونسل مطابق ایکٹ کونسلہائے ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع کے آجتک صادر ہو چکا ہے یا آئندہ صادر ہو جسکی رو سے زمینداروں اور اُنکی اسامیوں یا ایجنٹوں کے درمیان کی نالشات کے لئے کوئی خاص ضابطہ کارروائی مقرر ہوا ہو ۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۲۵ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴ و ۲۱۷ و جلد ۴ صفحہ ۱۶۲۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۶ و دفعہ ۶ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ع ٭

(۱) ملاحظہ طلب ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۸۵ع دفعہ ۲ - (۲) بروئے منسوخی ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۰۰ع مجلس لوور برہما ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۹ع کے ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۰۰ع منتخب کیا گیا ہے (۳) ملاحظہ طلب اب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ع ترمیم بروئے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۹۹ع (۴) چھپا مجموعہ قوانین ممالک مغربی و شمالی و اودھ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ع کے صفحہ ۳۵۵ میں ٭

یا کوئی قانون جو کسی گورنر یا لفٹیننٹ گورنر کے حضور سے باجلاس کونسل مطابق ایکٹ کونسل ہائے ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء کے آجتک صادر ہو چکا ہے یا آیندہ صادر ہو جسمیں جائداد غیر منقولہ کی تقسیم کے احکام منضبط ہوئے ہوں۔

اور جہانکہ اکیٹھائی مذکورہ بالا میں سے کسی کی رو سے اختیارات سماعت مقدمات دیوانی کا کمشنر اور ڈپٹی کمشنر دونوں کو یکساں دیا گیا ہو لوکل گورنمنٹ اعلان کرسکتی ہے کہ دیسے عہدہ داروں میں سے کون واسطے اغراض مجموعہ ہذا کے عدالت ضلع متصور ہوگا۔

| مخل نہ ہوگی | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۱ - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد |

جلد ۵ صفحہ ۴۰۶ و جلد ۶ صفحہ ۱۷۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۲۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۰۱

مجموعہ ہذا کے اُس تعلق کی اصلاح کا اختیار جو عدالتہائے مالی سے اُسکو ہے

دفعہ ۴ (الف)[1] (۱) جب عدالتہائے مالی اُن امور ضابطہ میں جن کے بارے میں کسی ایسے خاص اینا کٹمنٹ میں جو اُن سے لایق تعلق ہو کوئی ذکر نہ ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام کے تابع ہوں تو لوکل گورنمنٹ کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری ماقبل کے ساتھ اختیار ہوگا کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری اعلان اس بات کا کردے کہ احکام مذکور کا کوئی جزو عدالتہائے مذکور سے متعلق نہوگا یا اُن سے متعلق ہوگا مگر صرف ایسی اصلاح کے ساتھ جسکی لوکل گورنمنٹ منظوری مذکور کے صادر ہونے کے ساتھ تصریح کردے۔

(۲) دفعہ تحتی (۱) میں "عدالت مالی" سے ایسی عدالت مراد ہے جسکو کسی قانون مختص المقام کی رو سے نالشات متعلق لگان یا مالگذاری یا منافع زمین مستعملہ اغراض کاشتکاری کی سماعت کا اختیار ہو۔ مگر اُسمیں کوئی ایسی عدالت دیوانی داخل نہیں ہے جسکو مجموعہ ہذا کی رو سے ایسی نالشات کی سماعت ابتدائی کا اختیار حاصل رہے جو از قسم دیوانی ہوں جنکی نسبت عدالت مذکور کی سماعت کسی اینا کٹمنٹ نافذ الوقت کی رو سے ممنوع نہو

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۶ صفحہ ۱۷۰

[1] دفعہ ۴ الف مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ ۱۸۹۸ء (نمبر ۵ مصدرہ ۱۸۹۸ء) کی دفعہ ۳ کے ذریعے سے داخل کی گئی ہے۔ [2] اس اختیار کے تحت کے اشتہار کے لئے جو ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی عدالتہائے مالی پر موثر ہے ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۴ء کا صفحہ ۱۱۰

مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں دفعات وسعت پذیر ہونگی

دفعہ ۵ - اس مجموعہ کے دوسرے ضمیمہ میں جن ابواب اور دفعات کی تصریح[1] ہے وہ (جہانتک متعلق ہوسکیں) ان عدالتہائے مطالبات خفیفہ سے متعلق سمجھی جائینگی جو ایکٹ نمبر ۹ مصدرہ ۱۸۸۷ء[2] کے بموجب مقرر ہوئی ہیں اور باقی تمام عدالتوں سے بھی متعلق سمجھی جائینگی (سوائے عدالتہائے مطالبات خفیفہ واقعہ بلاد کلکتہ و مدراس و بمبئی کے) جو عدالت مطالبات خفیفہ کے اختیارات عمل میں لاتی ہیں - دوسرے باب اور دفعات اس مجموعہ کی ایسی عدالتوں سے متعلق نہیں ہیں ۔

اختیار اور ضابطہ کا مستثنے ہونا

دفعہ ۶ - اس مجموعہ کی کوئی عبارت محکمات اور عہدہ داران مفصلہ ذیل کی حد اختیار سماعت یا ضابطہ میں مخل نہ ہوگی -

(الف) "ملٹری کورٹس آف ریکویسٹ"[3] جوکہ ایکٹ ۱۳ مصدرہ ۱۸۸۹ء کی رو سے منسوخ ہوا -

(ب) وہ عہدہ داران جو نالشات خفیفہ کی تجویز کے لئے بمبئی میں مقرر ہوں (جوکہ ایکٹ ۸ مصدرہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۲ - اور ضمیمہ کی رو سے منسوخ ہوا ہے -

(ج) گانوں کے منصف اور گانوں کی پنچائیتیں مدراس میں

(ج) گانوں کے منصف یا گانوں کی پنچایتیں حسب احکام مجموعہ قوانین مدراس[4] کے یا

(د) محکمہ چیف کورٹ لوور برہما جب بطور عدالت انسالوینٹ اجلاس کرتا ہو

(د)[5] محکمہ چیف کورٹ لوور برہما جبکہ بطور عدالت انسالوینٹ یعنے زیر سٹیٹیوٹ ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۲۱ کی اجلاس کرتا ہو -

اور نہ کسی عدالت کو ایسی نالشات کی سماعت کا اختیار دینے کا اثر رکھیگی جنمیں شئے متنازعہ کی تعداد یا مالیت اس تعین سے (جبکہ کوئی تعین ہو) زیادہ ہو جسکی سماعت کا اسی حسب معمول اختیار ہے ۞

- بلحاظ احکام دفعہ ۶ مجموعہ ھذا کے عدالت دیوانی کو اس حالت میں ایسی ڈگری کے جاری کرنیکا اختیار نہیں ہے جو عدالت موصوف میں واسطے اجراء کے بموجب دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ہذا کے بھیجی گئی ہو جبکہ ڈگری ایسی نالش میں صادر ہوئی ہو

[1] ملاحظہ طلب ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲ (۳) [2] ان عدالتوں سے مجموعہ ہذا کے اجراء کے متعلق پذیر ہونے کی نسبت ملاحظہ طلب پریزیڈنسی شہروں کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ کے ایکٹ ۱۸۸۲ء (نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۸۸۲ء) کی دفعہ ۲۳ -

[3] چھاؤنیوں کا ایکٹ ۱۸۸۹ء [4] مدراس کا ریگولیشن نمبر ۴ مصدرہ ۱۸۱۶ء (گانوں کے منصف) اور مدراس کے گانوں کے منصف کے اختیار سماعت کا ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ ۱۸۸۸ء (چھپے مجموعہ قوانین مدراس مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں - اور دربارہ فیصلجات پنچایت کے ملاحظہ طلب مدراس کا ریگولیشن نمبر ۵ مصدرہ ۱۸۱۶ء (گانوں کی پنچایتیں) اور ایکٹ مدراس نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۸۴ء (چھپے مجموعہ مذکور میں - [5] ضمن ہذا بروئے ضمیمہ اول ایکٹ ۶ ۱۹۰۰ء ترمیم ہو کر درج کیا گیا ہے

جسکی مالیت یا منشاء دعویٰ اُسکے معمولی اختیارِ سماعت کی حدود سے تجاوز ہو (۱) لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۷

بعض قوانین بمبئی کا مستثنےٰ ہونا

دفعہ ۷ - نسبت امورِ مفصلہ ذیل کے - یعنی :-

(الف) اختیارات مستعملہ بعض جاگیرداران اور دوسرے ذی منصبوں کے جنکو پریزیڈنسی بمبئی کے ریگولیشن ۱۳ - مصدرہ سنہ ۱۸۳۰ء اور ایکٹ نمبر ۱۵ مصدرہ سنہ ۱۸۴۰ء کے احکام کے بموجب اُن مقدمات میں اختیار دیا گیا ہے جو اُن میں مذکور ہیں - اور

(ب) مقدمات اُن اقسام کے جنکی صراحت اُن اینا کٹمنٹوں میں ہوئی ہے جو اس مجموعہ کے تیسرے ضمیمہ منسلکہ میں مندرج ہیں -

ویسے مقدمات میں اور عدالت دیوانی کے روبرو صیغہ اپیل میں جب اپیل جائز ہو اُن ہی قواعد کی بموجب کارروائی ہوگی جو اس مجموعہ میں مندرج ہیں اِلّا اُس صورت میں کہ وہ قواعد کسی ایسے احکام خاص کے خلاف ہوں جو اُن اینا کٹمنٹوں میں مندرج ہیں جنکا ذکر با حوالہ اس دفعہ میں ہوا ہے -

مجموعہ ہذا عدالتہائے مطالبہ داران بمبئی سے متعلق نہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۱

پریزیڈنسی شہروں کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ

دفعہ ۸ - بجز اُسکے جسکی بابت حکم دفعات ۳ و ۲۵ و ۸۶ و ۲۲۳ و ۲۲۵ و ۳۸۶ اور باب ۳۹ میں (اور پریزیڈنسی شہروں کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ کے ایکٹ ۱۵ - ۱۸۸۲ء کی (دفعہ ۹) سے)[1] صادر کیا گیا ہے یہ مجموعہ کسی ایسی عدالت مطالبات خفیفہ کی کسی نالش یا کارروائی سے متعلق نہ ہوگا جو بلاد کلکتہ اور مدراس اور بمبئی میں قائم ہے - .... [2]

ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۴۲ و نیز دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۵ - ۱۸۸۲ء مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی -

مجموعہ ضابطہ ہذا کی تقسیم

دفعہ ۹ - یہ مجموعہ دس حصوں میں منقسم ہے جنکی یہ تفصیل ہے :-

پہلا حصہ - نالشات علی العموم ۞ **دوسرا حصہ** - کارروائیہائے لاحقہ

تیسرا حصہ - خاص قسم کی نالشات ۞ **چوتھا حصہ** - چارہ کار بمقتضائے وقت

پانچواں حصہ - کارروائیہائے خاص ۔ **چھٹا حصہ** - اپیل

ساتواں حصہ - مقدمات ہائیکورٹ سے اور نظرثانی ہائیکورٹ کی **آٹھواں حصہ** - تجویز ثانی ۔

نواں حصہ - قواعد خاص جو ہائیکورٹہائے مقررہ حسب سند شاہی سے متعلق ہیں - **دسواں حصہ** - بعض مراتب متفرقہ

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۷ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۵۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۷۷۵ و صفحہ ۷۷۶ ۞

[1] یہ الفاظ دفعہ ۹ میں پریزیڈنسی شہروں کی عدالتہائے خفیفہ کے ایکٹ نمبر ۱۵ - ۱۸۸۲ء مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے الحاق کئے گئے ۞

[2] دوسرا فقرہ دفعہ ۸ کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ نمبر ۶ - ۱۸۸۸ء (مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۴ کے ذریعے سے منسوخ کیا گیا ۞

پہلا حصہ
نالشات علی العموم

پہلا باب
عدالتوں کی اختیار سماعت اور نزاع فیصل شدہ کا بیان

کوئی شخص اپنی نسل یا مولد کی وجہ سے اختیار سماعت سے مستثنے نہ ہوگا ۔

دفعہ ۱۰ - کوئی شخص کسی کارروائی دیوانی میں اپنی نسل یا مولد کی وجہ سے کسی عدالت کے اختیار سماعت سے مستثنے نہ ہوگا ۔

مقصود دفعہ ہذا یہ ہے کہ جملہ اشخاص گو وہ کسی قوم یا ملک کے ہوں عدالتہائے دیوانی کے زیر حکومت قرار دیئے جاویں ۔ رئیس خود مختار پر بابت اُس قرضہ کے جو اُسنے عملداری سرکاری میں لیا ہو عدالت دیوانی میں نالش نہیں ہو سکتی (۱) کابل کے ملکی قیدی پر جو لاہور میں قید تہا نالش دائر ہو سکتی ہے (۲) راجہ خود مختار پر جو بذریعہ ایجنٹ علاقہ سرکار انگریزی میں کاروبار کرے بابت تنخواہ ایجنٹ عدالت انگریزی میں نالش نہیں ہو سکتی ہے (۳) اور نہ اُس این دین کی بابت جو راجہ خود مختار کی زوجہ علاقہ راجہ میں کرے عدالت انگریزی میں نالش ہو سکتی ہے (۴) دفعہ ہذا کی خاص آئین ہندی سے شرائط نسبت حفاظت ذات اور جائداد نابالغوں موثر نہیں ہے (۵) نسبت نالشات از طرف رعایائے ممالک غیر و از طرف یا بنام والیان ریاست ہندوستانی و والیان ممالک غیر ملاحظہ ہو باب ۲۸ مجموعہ ہذا ۔

عدالتیں تمام نالشات دیوانی کی تجویز کرینگی بجز اُن نالشات کے جو خاص ممنوع السماعت ہوں

دفعہ ۱۱ - عدالتوں کو دبرعایت احکام مندرجہ مجموعہ ہذا تمام نالشات قسم دیوانی کی تجویز کرنے کا اختیار ہے بجز اُن نالشات کے جو کسی ایکٹ نافذ الوقت کی رو سے ممنوع السماعت ہوں ۔

تشریح - جس نالش میں تنازعہ در باب حق ملکیت کے یا حق کسی منصب کے ہو وہ از قسم نالش دیوانی ہے باوجودیکہ ویسا حق بالکل منحصر اوپر فیصلہ مسائل رسم یا رواج مذہبی کے ہو ۔

(۱) صدر عدالت دیوانی آگرہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۵۷۹ (۲) نمبر ۱۱۵ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۵۳ سنہ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۹ ۔

دفعہ ہذا عدالت مقابلہ خفیفہ سے بھی متعلق ہے - نالش قسم دیوانی کی تصریح تشریح دفعہ ہذا میں کردی گئی ہے لیکن لفظ نالش لفظ نمبری نالش سے وسیع ہے اور اسمیں جملہ کارروائیات متفرقہ مثلاً درخواست اجرائے ڈگری وغیرہ شامل ہے -

حق | اختیارات کا ایک پیمانہ ہے جو ایک سلطنت کسی شخص کو عطا کرتی ہے کہ اُس سے دیگر اشخاص کے افعال پر بمقابلہ اُس شخص کے قید لگجاتی ہے - اُس شخص کو مالک حق کہتے ہیں اور جن اشخاص کے مقابلہ پر حق حاصل ہوا ہے انکو کہا جاتا ہے کہ اُنپر فرض عاید کیا گیا ہے اگر حق مذکور سے مالک حق کسی دوسرے شخص سے محروم کیا جاسکے تو اُسکے لئے چارہ بھی ہونا ضروری ہے پس جہاں حق ہوتا ہے وہاں اسکا چارہ بھی ہوتا ہے اور چارہ مذکور کے لئے عدالت میں چارہ جوئی کرنی پڑتی ہے - چنانچہ جب حق مذکور دیوانی قسم کا ہو اور مالک حق اُس سے کسی اور شخص سے محروم کیا جاوے تو اُسکو دیوانی عدالت میں بغرض حصول چارہ رجوع لانا پڑتا ہے اور عدالت کو چاہیئے کہ اُسکا فیصلہ کرے بجز اُس صورت کے کہ وہ قانوناً اُسکے فیصلہ کرنیسے ممنوع ہو دیوانی مقدمات دو قسم کے ہوتے ہیں - اول بغرض استقرار یا حصول کسی حق کے - دوم بغرض دلاپانے معاوضہ بوجہ محروم کئے جانے اپنے حق سے - اول الذکر قسم کی تمثیل دعوے استقرار حق و دخلیابی جائداد ہے اور موخر الذکر قسم کی تمثیل دعوے ازالہ حیثیت عرفی و ہرجہ ہے - عدالت کو لازم ہے کہ بروقت سماعت مقدمہ امور ذیل پر خیال کرے - اولاً آیا مدعیکو کبھی حق مذکور حاصل تھا ؟ ثانیاً آیا بوجہ محرومی از حق مذکور مدعی کو کوئی ضرر یا نقصان پہنچا ہے ؟ ثالثاً آیا مدعاعلیہ نقصان مذکور کا ذمہ وار ہوسکتا ہے ؟ رابعاً آیا دادرسی مستدعیہ کسی قانون کے رُو سے ممنوع تو نہیں ہے ؟

نالش منجانب یا بنام گورنمنٹ | دیکھو دفعہ ۴۱۶ مجموعہ ہذا ؛

طریق اجرائے سمن | دیکھو دفعہ ۴۲۲ مجموعہ ہذا ؛ **نالش منجانب یا بنام نابالغ اور مجنون** | دیکھو باب ۳۱ مجموعہ ہذا

نالش بابت جائداد خیراتی | دیکھو دفعہ ۵۳۹ مجموعہ ہذا ؛

ممنوع بذریعہ قانون | دیکھو ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء پنشن و نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء و نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۷ء و نمبر ۵۳ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی واٹدین لاریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ و جلد ۶ صفحہ ۳۷ - واٹدین لاریورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۲۲ و نمبر ۷ و ۴۴ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی واٹدین لاریورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۰۶ و جلد ۶ صفحہ ۶۳۰ واٹدین لاریورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ و جلد ۴ صفحہ ۳۴۱ و جلد ۸ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۷ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۸ و جلد ۹ صفحہ ۲۴۱ و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ..

ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۷ء بمبئی واٹدین لاریورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ و جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ و جلد ۴ صفحہ ۲۵۴ و جلد ۸ صفحہ ۱۲۹ و جلد ۸ صفحہ ۲۵ و جلد ۵ صفحہ ۵۷۸ و جلد ۹ صفحہ ۲۵ و جلد ۱۳ صفحہ ۸۳ و صفحہ ۲۴۴ واٹدین اپیل کیسیز جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ واٹدین لاریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۳ و ۲۰۶ و جلد ۶ صفحہ ۷۳۷ ؛

ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۳ء نہر دفعہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۱۴ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۱ء ؛

ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۸ء معابر و پنجاب ریکارڈ نمبر ۸۲ سنہ ۱۸۸۶ء ؛

ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء مزارعان پنجاب دفعہ ۷۷ -

ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء مالگذاری پنجاب دفعہ ۱۵۸ -

ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مالگذاری ممالک مغربی و شمالی دفعہ ۹۳ و ۹۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۹

ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۹۴ء حصول اراضی دفعہ ۵۲

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۴۲ و پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۲ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۶۰ -

ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء - دادرسی خاص دفعہ ۴۲ -

ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء پولیس دفعہ ۴۲ و ۴۳

ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میونسپل پنجاب دفعہ ۳۸

ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۵۰ء درباره حفاظت جوڈیشل اہلکاران و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۴ و جلد ۱ صفحہ ۸۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۰ و پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۸۱ء و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۵ -

خرچہ | نالش واسطے خرچہ مقدمہ زیر دفعہ ۲۷۸ و ۲۸۰ و ۲۸۱ مجموعہ ہذا نہیں ہو سکتی (۱) کسی مقدمہ دیوانی کے خرچہ وصول کرنے کی علیحدہ نالش نہیں ہو سکتی (۲) اور نہ نسبت ہٹا دینے کسی قابل ضمانت فعل کے زیر ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۴ء (بمبئی) (۳) اور نہ گواہ اپنے خرچ اور زاد راہ کی نسبت (۴) اور نہ وکیل و مختار جو سارٹیفکیٹ یافتہ نہ ہو نالش محنتانہ کی (۵) اور نہ بیرسٹر و ایڈووکیٹ اپنے محنتانہ کی (۶) نالش کر سکتا ہے۔ مصارف اتفاقی نہیں مل سکتے (۷) دعوی زر ہرجہ منجانب مدعی جو مقدمہ فوجداری بنام مدعا علیہ میں ہوا نہیں ہو سکتا (۸) اور نہ خرچہ جوابدہی مقدمہ فوجداری کی بابت لیکن خرچہ جوابدہی مقدمہ فوجداری نالش ہرجہ میں مل سکتا ہے (۹) نہ ہرجہ عدالت دیوانی (۱۰)

معاہدہ | دیکھو ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء مشرح ہو -

شادی | بربنائے سگائی کے نالش شادی کرا لینے کی نہیں ہو سکتی (۱۱) لیکن ہرجہ کا دعوے ہو سکتا ہے (۱۲) دلالی شادی ناجائز ہے اور اسکی بابت نالش نہیں ہو سکتی (۱۳) اپنی دختر کے ساتھ شادی کر دینے کے عوض کچھ لینا یا لینے کا اقرار کرانا ناجائز ہے لہذا اسکی بابت نالش نہیں ہو سکتی (۱۴) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵۴ - و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۷۳

(۱) مقدمہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و مدراس لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ (۲) نمبر ۴۱ سنہ ۱۸۶۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷ - (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۹ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۰ - (۵) نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۷۴ء و نمبر ۸۹ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ فوجداری (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۶ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۰ (۱۰) نمبر ۱۶۲ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۱۱) بمبئی لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۸ (۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۲ و نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹ و نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲۶ و ۱۳۱ (۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۸۳

نیز ملاحظہ ہوں دفعات ۲۳ و ۲۶ قانون معاہدہ مشرح مؤلف -

از روی شرع محمدی شوہر کو جائز ہے کہ زوجہ کو اختیار خلع کرانے کا دے (۱) اگر زوجہ کم سن ہو تو شوہر مستحق ڈگری بازدکا نہیں (۲) جب خاوند عیسائی ہو جائے تو وہ مستحق بازو عورت نہیں لیکن واسطے حفاظت اپنی اولاد کے نالش کر سکتا ہے (۳) نیز دیکھو متعلق بازو عورت انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۵ و نمبر ۴۱ سنہ ۱۸۷۹ع و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۲ع و نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۸۴ع و نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۸۸۰ع و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۶۴ -

چندہ چندہ موعودہ کی نالش ہو سکتی ہے (۴)

کارروائی فوجداری بر بنائے ایسے اقرار کے جس کی رو سے جرم ناقابل راضینامہ سے لادعوی کیا گیا ہو نالش نہیں ہو سکتی ہے لیکن بصورت جرم قانوناً قابل راضی نامہ کے ہو سکتی ہے (۵) نیز دیکھو انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۸۹ صفحہ ۱۹۱ و نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۰۲ -

قایم مقام جائز مدعی مستحق ہے کہ نالش بنام قایم مقام قانونی متوفی مدیون کے کرے اور ڈگری حاصل کرے بدون ثبوت اس امر کے کہ ترکہ متوفی کا قایم مقام کے قبضہ میں آیا ہے یہی کافی ہے کہ ترکہ متوفی کا ہو اور قایم مقام اس پر قابض ہو سکتا ہے (۶) دیکھو دفعہ ۵۰ و ۲۰۶ و ۲۴۴ - ایکٹ ہذا -

ادا برضا اگر مدعی اپنی رضامندی سے کسی کو روپیہ دیدے تو پھر اسکی واپسی کا دعوی نہیں ہو سکتا (۷) ادا برضا بنائے نالش نہیں ہو سکتی (۸) دیکھو متعلق اس امر کے دفعہ ۶۹ و ۷۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع مشرح مؤلف و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۳۹ و ۵۶۶ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۶۰ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۳ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ و نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۴ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۷۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۸ع و نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۷۹ع و نمبر ۱۱۸ سنہ ۱۸۸۸ع و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۳ع و نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۳ع و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۷۶ع و نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۶ع -

ذمہ داری زمیندار کی ذمہ داری واسطے مرمت باندھ کے دیکھو انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۵ - نسبت ایسی ذمہ داری کے جسکا قرار غیر ملک میں ہوا بیان کیا جاوے رعایائے انگریزی یا برٹش انڈیا کے اس ضلع میں نالش ہو سکتی ہے جہاں کہ مدعا علیہ بوقت رجوع ہونے دعوے کے رہائش رکھتا ہو بشرطیکہ موجب قانون اس ملک کے جہاں کہ معاہدہ درمیان مدعی و مدعا علیہ کے ہوا ہے اس معاملہ سے ایک شخص کی ذمہ داری بحق دوسرے شخص کے پیدا ہوتی ہو اور خلاف حسن اخلاق و قانون مجریہ برٹش انڈیا کے نہ ہو (۹)

قبضہ صرف قبضہ کی بنا پر نالش نہیں ہو سکتی تاہم وہ بمقابلہ ایسے شخص کے جسکا کوئی استحقاق حاصل نہیں ہے اس قبضہ پر جو قبل ...... حاصل کیا ہو [illegible] (۱۰)

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۰ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۲ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۴۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۰ع و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۱ع و نمبر ۱۲۹ سنہ ۱۸۹۲ع (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۸۶ع و نمبر ۱۳۲ سنہ ۱۸۸۹ع (۴) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۶ (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۵ سنہ ۱۸۸۰ع (۶) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۰۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۱ع (۷) سدرلینڈ ویکلی رپورٹ صفحہ ۵۸ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ا مقدمہ نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۹ع (۹) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۵ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۰) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۷۳ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۳۷ -

دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۵۰ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۹۲ء

قبضہ بلا شرکت غیرے | دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۹۱ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۱۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۲

قبضہ و حاصلات | نالش واسطے قبضہ اور زر حاصلات بذریعہ بیدخلی مدعا علیہم از خاص قطعات اراضی جسکی نسبت پیمایش اور تیاری مسل حقیت کیے جانیکی نسبت زیر ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ء بنگال حکم دیا جاچکا ہو جس مسل میں کہ مدعا علیہم بطور مزارعان مستقر درج ہوں عدالت دیوانی میں ہوسکتی ہے (۱) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۶ زیر عنوان مذہبی رسومات زیر دفعہ ہذا

ذات | ذات میں ملا لینے یا خارج کیے جانے یا بغرض دلاپانے مرجہ بوجہہ اخراج کے نالش ہوسکتی ہے (۲) ایسا رواج کہ ذات سے بلا اطلاع یا موقعہ جوابدہی کے خارج کیا جاسکتا ہے ناجائز ہے (۳) ہندوؤں کو اُن کی مرضی کے برخلاف اس بات پر مجبور کرنیکے لئے نالش نہیں ہوسکتی کہ وہ دوسرے ہندوؤں کو تقریبوں کے موقع پر اپنے ہاں بلائیں اور اُنکی دعوت کریں (۴) نالش بغرض داخلہ سماج کے دائر نہیں ہوسکتی (۵) نائی دججاموں کی خدمت زبردستی کرانے کے لئے دعوی نہیں ہوسکتا گو مدعیان یہ بھی بیان کریں کہ اگر نائی نے اپنی خدمت انجام نہ دی تو وہ ذات سے خارج ہو جائینگے (۶) دعوائے جلواری لنکایت یا گل ذات کا بذریعہ عدالت دیوانی نہیں ہوسکتا (۷) حق لینے فیس کا بطور سرگروہ ذات کے بذریعہ عدالت دیوانی فیصل نہیں ہوسکتا (۸) نالش برجا اس بنا پر نہیں ہوسکتی کہ مدعی ہنگام تقسیم بعض بانیہ رسم تیت سے محروم کیا گیا (۹) نالش منجانب ذات کے بغرض دلاپانے اُس جائداد کے جو فرقہ علیحدہ شدہ نے خرید کی ہو ایک شریک علیحدہ سے عدالت دیوانی میں نہیں ہوسکتی ہے (۱۰)

مذہبی رسومات | نالش ہائے بابت دستور و رسوم مذہبی کے جنمیں بحث نسبت استحقاق جائداد یا عہدہ داخل نہو از قسم دیوانی نہیں (۱۱) دعوے جو بابت حق معمولی چڑھاوہ متعلق ایک مندر کے ہو اور جو تعداد میں ایک بھاری رقم ہو ایک دعوی از قسم دیوانی ہے (۱۲) دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۳۳۔

اگر رقم خفیف ہو تو بھی دعوی از قسم دیوانی ہے (۱۳) نالش منجانب ایک رکن خاندان کے بخلاف دوسرے رکن کے

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۰ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۹۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۴ و صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۹ء صفحہ ۵۳۵ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۵ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۹ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۵ (۵) بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۱ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۵۷ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۷۰ (۸) رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۴۷ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۶۶ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵ (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۸۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۶ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۰۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۶۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۱۳ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۴۵

واسطے استقرار اور موثر کرانے ایک موروثی استحقاق قایم مقامی عہدہ پوجاری کے اُس پوجا میں جو کہ ایک درخت کے نیچے کیجاتی تہی اور نیز واسطے دلا پانے ایک حصہ اُس چڑھاوے کے جو دیوتا پر چڑھایا جاتا تہا ہو سکتی ہے (۱) لیکن نالش واسطے حصول اُن منافعجات کی نسبت جو پوجا کی نوبت کے ایام میں حاصل ہوئے ہوں جنکی کہ نوعیت غیر متحقق اور بالارادہ ہو نہیں ہو سکتی (۲) نالش بغرض دلا پانے آمدنی پروہت ہائے خاندان مشترک پروہت کے قابل سماعت عدالت دیوانی ہے (۳) ایک پروہت دوسرے پروہت پر حصہ کا دعوے نہیں کر سکتا اِلّا جبکہ فیمابین فریقین کوئی ایسا حق یا معاہدہ جدی یا کوئی رواج ہو (۴) نالش تنہا حق پوجا کرنے کی از قسم دیوانی ہے (۵) نالش بابت حصہ بھیکھ کے نہیں ہو سکتی (۶) پریزیڈنسی بمبئی میں پروہت موضع ایسے ججمان پر نالش کر سکتا ہے جسنے کوئی اور پروہت واسطے انجام دہی رسوم کے مقرر کیا ہو اور اُسقدر اُجرت وصول کر سکتا ہے جو بطور مناسب اُسکو دیجاتی (۷) جو نالش صرف اپنے حق کی بابت ہو نہ نسبت عہدہ کے عدالت دیوانی میں نہیں ہو سکتی (۸) نالش واسطے ثبات حق نسبت حق موروثی گانیوالوں کی قرات کے دائر ہو سکتی ہے گو وہ حق جسکے ثبات کی استدعا کی گئی ہے ایک ایسا حق ہے کہ اُس سے دعوے کنندگان کو کچھ منافع نہیں ہوتا (۹)

عہدہ موروثی

نالش واسطے عہدہ و حق مالکیت کے ہو سکتی ہے گو عہدہ مذکور مذہبی ہو اور اُس سے کوئی آمدنی مقررہ متعلق نہ ہو لیکن بہت خفیف ہو (۱۰) دیکھو متعلق اسکے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ و جلد ۸ صفحہ ۲۴۹ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۸۴ع و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۸۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۵۵ *

اگر عہدہ کسی خاص مندر سے مخصوص نہ ہو اور نہ اُس سے کوئی آمدن متعلق ہو مثلاً سماچارم و لیسائی۔ تو کوئی نالش عدالت دیوانی میں نہیں ہو سکتی (۱۱)

رضامندی ایسوسی ایشن

دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۸۵

نالش واسطے استقرار اپنے استحقاق رائے دہندہ و امیدوار انتخاب کے اور کہ بامبر حسب ضابطہ طور پر بطور میونسپل کمشنر کے منتخب کیا گیا تھا ہو سکتی ہے (۱۲) اُن اشخاص کے برخلاف جو اُسکے حق سے انکار کریں اور جنہوں نے ایسے افعال کا ارتکاب کیا ہو جنکی کہ وجہ سے وہ استعمال استحقاق مذکور سے محروم رہا ہو یعنے عہدہ داران نگرانی نہ کہ برخلاف بورڈ کے (۱۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۰ و جلد ۷ صفحہ ۹۰۶ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۵۷ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۰ و جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۶۶ع و نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۸۷۹ع و نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۷۲ع و نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۴ع (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۱ع (۶) صدر دیوانی عدالت آگرہ سنہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۱۳۴ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹ و جلد ۴ صفحہ ۱۶۷ و جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۷۴ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۵۹ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۶۲ و اپیل دوم نمبر ۲۰۰ بابت سنہ ۱۸۹۱ع غیر مطبوعہ مدراس ہائیکورٹ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۳ (۱۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۳ +

شارع عام | بغرض دور کرنے مزاحمت عام کے کوئی جائز تکلیف یا ضرر پہنچنا ثابت ہونا چاہیے (۱) شارع عام کے کیا معنے ہیں؟ دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ - اور استحقاق عام انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴

گھاٹ | نالش بغرض ممانعت اس امر کے کہ جہاں مدعی کا مقام عبور ہے اُسکے متصل مدعا علیہ مقام عبور جاری نہ کرے ہو سکتی ہے (۲)

ہاٹ | درحالیکہ مدعی نے یہ بیان کیا کہ خود اُس کی اراضی پر منگل اور جمعہ کے دن بہت دنوں سے ہاٹ لگتا تھا مدعا علیہ نے ایک ہاٹ مقابل اُنہیں دنوں قایم کیا اور لوگوں کو مدعی کے ہاٹ میں آنے سے باز رکھا تجویز ہوئی کہ مدعی کو استحقاق ڈگری حاصل کرنے کے رو سے بمقابلہ مدعا علیہ استقرار اس امر کا کیا جاوے کہ مدعی کو حق لگانے ہاٹ کا منگل اور جمعہ کے دن حاصل ہے (۳)

ڈگری | ہر بنائے ڈگری نالش جدید نہیں ہو سکتی (۴) لیکن اگر دخل مل گیا ہو اور پھر کسی وجہ سے مدعی بے دخل ہو جاوے تو بربنائے اُس بیدخلی کے جدید دعوے کر سکتا ہے - (۵)

پروبیٹ | عطائے پروبیٹ ڈگری عدالت ہے جسکو کوئی عدالت سوائے فریب ہونے احتیاط اور بنا پر منسوخ نہیں کر سکتی (۶)

ڈیب | بربنائے ڈیب ڈگری کے کالعدم کرانے کے واسطے نالش ہو سکتی ہے (۷) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۸

استحقاق | نہ دعوی بمقابلہ ایڈوکیٹ کے کاروائی دیوانی خواہ فوجداری بابت اُن الفاظ کے جو اُسنے انجام دہی اپنی خدمت میں کہے ہوں نہیں ہو سکتی (۸) جو بیان مقدمہ میں کیا جائے اُسکی بابت نالش نہیں ہو سکتی (۹)

ہتک عزت | ایک نالش واسطے انکار کرنے شبیہ کے ہو سکتی ہے (۱۰) یا صرف واسطے گالی کے (۱۱)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۷ و صفحہ ۴۶۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۷ء (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۹۹ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۹۳ء (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ء (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۰ و جلد ۵ صفحہ ۴۳۹ و ۴۶۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۸ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۸۶ ضمیمہ ۲ مد ۹۵ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۷ء و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۴۸ و ۳۰۷ و جلد ۵ صفحہ ۵۹۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۴۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۲ و جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ و جلد ۷ صفحہ ۶۲۰ و ۸۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۷۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۶۹ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۸ (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۳۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۹۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۱ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۴ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۵ (۱۱) بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۸ و بمبئی لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹ -

نالش از الہ حیثیت عرفی بلا ثبوت ہرجہ خاص کے ہو سکتی ہے (۱) نہیں ہو سکتی (۲) امور خفیف پر قانون میں لحاظ نہیں ہو سکتا (۳)

حصہ رسدی حق حصہ رسدی کسی معاہدہ صریح یا ضمنی پر مبنی نہیں ہے مگر مقتضائے اصول انصاف ذمہ واری پیدا ہوتی ہے (۴) ایک حصہ دار کی طرف سے جسنے کل لگذاری ادا کی ہو بخلاف دیگران نالش ہو سکتی ہے یا برخلاف کسی مرتہن کے جس نے بیعبات کرائی ہو (۵) اگر ڈگریدار منجملہ مدیونان کے ایک مدیون سے کل زر ڈگری وصول کرے تو وہ مدیون دیگر مدیونان سے حصہ رسدی لے سکتا ہے (۶) یہ بحث کہ آیا مابین اُن اشخاص کے جن پر ڈگری اجمالی صادر ہوئی کچھ استحقاق حصہ رسدی کا ہے یا نہیں منحصر اس امر پر ہے کہ مدعا علیہم مرتکب فعل ناجائز ہوئے (۷)

گرفتاری نالش واسطے دلاپانے ہرجہ ایسے نقصانات کے جو بوجہ گرفتاری حسب ڈگری عدالت مجاز کے ہوئی ہوں صرف اندریں حالات خاص کے قایم رہ سکتی ہے یعنے مدعی کو یہ ثابت کرنا چاہیئے (اول) یہ کہ نالش ابتدائی جس سے نقصان ظہور پیدا ہوا اُسکے حق میں فیصلہ ہوئی ہے (دوم) یہ کہ گرفتاری بلا معقول اور قرین قیاس وجہ کے کرائی گئی (سوم) یہ کہ نقصان جو برداشت کیا بہ نسبت اُس نقصان کے کسیقدر علیحدہ تھا جس کا معاوضہ بذریعہ دلاپانے خرچہ نالش کے سوا یا ہو سکتا (۸) نیز دیکھو نمبر ۸۶ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷ و جلد ۵ صفحہ ۱۶۰

قرقی قرقی اسباب غیر میں ڈگریدار مستوجب ہرجہ ہے (۹) نیز دیکھو شرح زیر دفعہ ۲۹۱ مجموعہ ضابطہ

ناجائز گرفتار شدہ مویشی جو چارہ جوئی از روی ایکٹ ۱۸۷۱ع ہے وہ ایک مزید اور علاوہ چارہ جوئی ہے اور شخص نقصان رسیدہ کو اس استحقاق سے محروم نہیں کرتی جو اسکو بصورت دیگر واسطے وصول ہرجانہ کے بذریعہ نالش دیوانی کے حاصل ہے (۱۰)

ترغیب دہندہ اگر کوئی شخص کاشتکار کو بغرض ادا کرنے لگان کے ورغلائے تو ترغیب دہندہ پر نالش نہیں ہو سکتی کیونکہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۵ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۱ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ع و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۵ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۷۱ ۱۸۸۹ع و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸۰ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۵ ۱۸۶۷ع و نمبر ۱۴ ۱۸۸۴ع و نمبر ۴ ۱۸۶۵ع و نمبر ۱۹ ۱۸۷۹ع و نمبر ۱۴ ۱۸۶۱ع و نمبر ۸ ۱۸۷۰ع و نمبر ۳۹ ۱۸۶۸ع (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۵۱ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۷۷ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ (۶) مدراس لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۱ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۱ ۱۸۸۳ع (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۲۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۵۱۸ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۳ ۱۸۶۱ع (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۸۳ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۶ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۰ ۱۸۷۰ع

(۱۰) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۲ ۱۸۷۷ع

بمقابلہ کاشتکار زمیندار کو چارہ کار حاصل ہے (۱)

حفاظت خود اختیاری | اگر کسی شخص سے کوئی فعل بہ استحقاق حفاظت خود اختیاری بمقام دشمن عام کے صادر ہو یا کوئی شخص بغرض حفاظت اپنی جائداد کے کوئی پشتہ باندھے اور اس سے دوسرے کا نقصان ہو تو ان صورتوں میں نالش نہیں ہو سکتی (۲)

گذارہ | دیکھو متعلق اسکے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۲۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۶۶ء و نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۴ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۷۱ء و نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۸۱ سنہ ۱۸۹۸ء و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۳ء۔

انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۱۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۴۴ و ۳۷۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۵ و جلد ۸ صفحہ ۲۷۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۱ بنسبت انفکاک گذارہ دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۳ و جلد ۸ صفحہ ۹۴۔

حساب | دیکھو متعلق اسکے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ و صفحہ ۸۹ و ۶۵۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۶۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۷۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۲

ورثائے بازگشت | دیکھو متعلق اسکے پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۱ و جلد ۸ صفحہ ۴۲۸ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۱

بندوبست | دیکھو متعلق اسکے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۰ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۸۹ء

حق نالش | دیکھو متعلق اسکے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۹۵۔

شرع محمدی | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۴ صفحہ ۷۵ و جلد ۴ صفحہ ۳۶۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۱

حق استعمال | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵

حق شفع | دیکھو ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ و جلد ۸ صفحہ ۸۶ و ۱۰۲ و ۲۷۳۔

شراکت | دیکھو باب یازدہم ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۲۱ و جلد ۷ صفحہ ۱۵۷ و ۲۸۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۵۸ —

تقسیم | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶ و جلد ۷ صفحہ ۵۷۷ و صفحہ ۵۳ و جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۱۰ صفحہ ۵ و جلد ۸ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۷۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۵ و جلد ۹ صفحہ ۵۸۰ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۴ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۲ء

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۳ (۲) سمتھ لیڈنگ کیس صفحہ ۲۴۸ و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ۔

نالشات دائرہ

دفعہ ۱۲ - بجز اس صورت کے کہ مقدمہ کی کارروائی دفعہ ۲۰ کے بموجب ملتوی کیجائے عدالت کو ایسی نالش کی تجویز کا اختیار نہ ہوگا جسمیں امر متنازعہ صراحتاً اور دراصل وہی ہو جو کسی اور پہلے رجوع کی ہوئی ایسی نالش میں جو اُسی امر دادرسی کے لئے فیمابین اُنہیں اشخاص کے یا درمیان ایسے اشخاص کے متنازع فیہ ہو جنکے ذریعہ سے اشخاص مذکور یا اُن میں سے کوئی دعویدار ہے اور جو برٹش انڈیا کے اندر اُسی عدالت یا اُس سے اعلیٰ خواہ ادنے درجہ کی کسی اور عدالت میں جسے ویسی دادرسی کا اختیار ہو یا برٹش انڈیا کی حدود کے باہر کسی ایسی عدالت میں دایر ہو جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کے حکم سے مقرر ہوئی ہو اور اسیطرح کا اختیار رکھتی ہو یا جو ملکہ معظمہ دام اقبالہا با جلاس کونسل کے حضور میں دایر اور زیر تجویز ہو۔

تشریح - اگر کوئی نالش کسی عدالت ریاست غیر میں دایر ہو تو اس بات کی ممانعت نہیں ہے کہ دوسری نالش جسکی وہی بنائے دعویٰ ہے برٹش انڈیا کی کسی عدالت میں رجوع کی جائے -

کارروائی زیر دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی حسب منشاء دفعہ ہذا کوئی نالش نہیں ہے (۱) دفعہ ہذا میں یہ حکم ہے کہ کسی نالش کی تجویز نہ کی جائیگی اگر وہی تنقیحات ایک نالش مرجوعہ ماقبل میں شامل ہوں اُسکے رُو سے ایک نالش عرصہ مناسب کے اندر رجوع کرنے سے منع نہیں کیا گیا جبکہ قانون میں ایسی نالش کے رجوع کرنے کا حکم ہو - بعض جایداد ایک ڈگری زر نقد کے اجراء میں قرق کی گئی تھی - الف نے مزاحمت کی اور جایداد مذکور کے تابع اُن مواخذجات کے نیلام کیئے جانے کی درخواست کی جو اُسکے حق میں مدیون ڈگری نے بروئے چھ رہن ناجات کے پیدا کیئے تھے عدالت نے الف کی دعوے کی تحقیقات کر کے ایک حکم صادر کیا جسکے رُو سے ہدایت کی گئی کہ جایداد تابع اُس رہن کے نیلام کیجائے جو بروئے پانچ منجملہ چھ رہن ناموں کے واجب الادا تھا حکم مذکور ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو صادر کیا گیا تھا - ماہ نومبر ۱۸۹۳ء میں ب نے جس نے جایداد کو نیلام عدالت میں خرید کیا تھا ایک نالش انفکاک بابت اُن پانچ رہن ہا کے دایر کی جنکے تابع جایداد نیلام کی گئی تھی - الف نے یہ عذر کیا کہ جایداد اُس قرضہ سے بھی ذمہ دار تھی جو بروئے رہن نامہ ششم کے واجب الادا تھا - صاحب جج ضلع نے قرار دیا کہ الف مستحق تھا کہ اپنے دعوے بربنائے رہن نامہ ششم کو نالش ہذا میں ثابت کرے - کیونکہ مدعی نے نالش حال قبل انقضائے میعاد ایکسال کے بروئے مد ۱۱ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء رجوع کی ہے - اُسکی یہ رائے تھی کہ جب ایکدفعہ نالش حال رجوع کی گئی ہے تو الف زیر دفعہ ۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی نالش نہیں کر سکتا - تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۲ اس سوال میں خلل انداز نہیں ہوتی (۲) نسبت عدالت ریاست غیر ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴ مجموعہ ہذا

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۶ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۴۰

تجویز عدالت ملک غیر جو بر بنائے ڈگری کسی عدالت واقع برٹش انڈیا کے حاصل کی گئی ہو مانع اجرائے ڈگری ابتدائی کی نہیں ہے (۱) دوران اپیل ایک مقدمہ میں جسمیں یہ استدعا تھی کہ مدعی بدستور قابض اراضی رکھا جاوے اور جو پیداوار مدعا علیہ لیگیا ہے وہ دلائی جاوے - مدعی نے ایک نالش رجوع کی جسمیں بارہ استقرار حق قبضہ و دلاپانے اُس پیداوار کے استدعا ہے جو بعد رجوع مقدمہ اول مدعا علیہ نے کی - تجویز ہوئی کہ جہانتک اس مقدمہ کو پیداوار کے دلاپانے سے تعلق ہے ممنوع نہیں ہے (۲) درخواست حصول اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل کا دائر ہونا مانع ارجاع نالش انفکاک رہن کا نہیں ہے (۳) نالش واسطے قبضہ اور واصلات بذریعہ بیدخلی مدعا علیہ از خاص قطعات اراضی جنکی نسبت پیمایش اور تیاری مسل حقیقت کئے جانیکی نسبت حکم دیا جا چکا ہو جس مسل میں کہ مدعا علیہم پہلے سے بطور مزارعان درج ہوں اور درحالیکہ مدعی کے عذرات نسبت مسل مذکور عہدہ دار مال کے روبرو دائر ہوں - اور مسل حقیقت ابھی قطعی طور پر شایع نہوئی ہو ہو سکتی ہے (۴) ایک نالش زر نقد میں مدعا علیہ نے تسلیم کیا کہ مابین اُسکے اور مدعی کے لین دین زر نقد رہا ہے - لیکن یہ اقرار کیا کہ اگر حساب کتاب لیا جاوے تو مدعی اسکا مقروض نکلیگا - عدالت نے دعوی مدعی خارج کر دیا لیکن بمقابلہ مدعی حساب کتاب لینے سے انکار کیا تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ اس بات کا مستحق نہ تھا کہ نالش مذکور میں حساب کتاب لیا جاوے اور برو دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی وہ اس امر سے ممتنع نہ تھا کہ بدوران متدائری نالش مدعی کے اپنی نالش بابت حساب کتاب کے کرے (۵) نالش لگان رایا لگان نہ یا دیگر مطالبہ کا ایکسال تک دائر رہنا مانع نالش کا مابین فریقین واحد کے نہیں ہے جسمیں کہ مطالبہ مذکور بابت سال مابعد کیا گیا ہو کیونکہ دادرسی مستدعیہ دونوں مقدمات میں مختلف ہے (۶)

نزاع فیصلشدہ

دفعہ ۱۳ - کوئی عدالت کسی ایسی نالش یا بحث کی تجویز نہ کریگی جسمیں وہ امر جو صریحاً اور در صل تنقیح طلب ہو ایک نالش میں پہلے مابین فریقین حال یا ایسے فریقین کے جنکی ذریعے سے متخاصمین حال یا بعض اُنمیں سے دعویدار ہیں اور اُسی استحقاق پر خصومت قایم کرتی ہیں ایسی عدالت میں صریحاً اور در صل تنقیح پا کر اُسکی معرفت مسموع اور قطعاً فیصل ہو چکا ہو جو ویسی نالش مرجوعہ مابعد یا اور نالش کے تجویز کرنے کی مجاز ہو جسمیں ویسی بحث بار ثانی پیش کیجائے -

تعلق دفعہ

دفعہ ہذا اسصورت میں متعلق ہوتی ہے جبکہ فریقین وہی ہوں جو نالش سابق میں تھے اور امور تنقیح طلب وہی ہوں جو نالش اول میں مسموع ہو کر فیصل ہو چکے ہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ جو شخص مدعی نالش اول ہو وہی مدعی نالش مابعد ہو - اور اسیطرح بصورت مدعا علیہ کے اگر اُنکے قایم مقامان ہوں تو بھی دفعہ ہذا متعلق ہوگی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۸ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۱۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۸ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۶ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۰

اگر مدعی نالش اول مدعا علیہ نالش معلوم ہو اور مدعا علیہ نالش اول مدعی نالش مابعد ہو تو بھی دفعہ ھذا متعلق ہوگی - اور بصورت شریک مدعا علیہم کے بھی دفعہ ہذا متعلق ہوتی ہے بشرطیکہ ان کے حقوق میں تناقض ہو یعنے شریک مدعا علیہم نالش اول ایک نالش مابعد میں مدعی اور مدعا علیہم آپسمیں ہوں اور انکے حقوق متناقض ہوں +

مابین فریقین حال یا ایسے فریقین کے جنکو ذریعہ سے متخاصمین حال یا بعض اُنمیں سے دعویدار ہیں +	ان الفاظ کی تعبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ گویا بعد الفاظ جنکے ذریعے سے متخاصمین حال یا بعض اُنمیں سے دعویدار ہیں" یہ الفاظ اور داخل کیے گئے "بذریعہ کسی استحقاق کے جو بعد رجوع ہونے نالش سابق کے پیدا ہوا ہو" مرتہن پابند ایسے فیصلہ کا نہیں ہے جو متعلق جائداد مرہونہ کے کسی ایسی نالش میں صادر ہو جو بعد اسکے

رہن کے دائر کیگئی ہو اور جسمیں وہ کوئی فریق نہو (۱) منتقل الیہ اُس فیصلہ کا جو نسبت جائداد منتقل شدہ کی مالیت کے نالش مرجوعہ میں صادر کیا گیا ہو اور جسمیں وہ کوئی فریق نہ تھا پابند نہیں ہے منتقل کنندہ جسنے اپنے حقوق واقعہ خاص جائداد منتقل کردیے ہوں اپنے منتقل الیہ کا قائم مقام اُس نالش میں نہیں ہو سکتا جو نسبت جائداد مذکور بعد انتقال دائر کی گئی ہو - الفاظ فریقین جنکے ذریعے سے متخاصمین حال یا بعض اُنمیں سے دعویدار ہوئی ہو قوعہ دفعہ ہذا سے صرف وہ استحقاق مراد ہے جو بوقت نالش سابق موجود تھا (۲) ایک ڈگری برخلاف ہندو بیوہ کے اُسکے ورثائے بازگشت کو پابند کرتی ہے (۳) دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۷۴ء ایک نالش مرجوعہ منجانب سجافیدار یا بنیامیدار میں جو فیصلہ ہوا اُسکی اصل مالک پر ویسی ہی پابندی ہوگی کہ گویا اصل مالک نے رجوع کی تھی (۴) ڈگری جو بمقابلہ مہتمم خاندان کے ہو وہ اہالی خاندان پر حسب الاتباع ہے گو وہ فریق نالش نہوئے ہوں (۵) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۰ ایک ڈگری برخلاف مطلندار (۶) یا برخلاف سیبت (۷) یا برخلاف کرناوان (۸) اُسکے جانشین کو پابند کرتی ہے لیکن اُن ممبران کو پابند نہیں کرتی جنکا نام نالش برخلاف کرناوان میں درحقیقت مسل ہیں

(۹) دیکھو ضمیمہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۔ صفحہ ۳۴۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۹۳ و ویکلی نوٹس انگلینڈ ۷ ، ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۹۴ صفحہ ۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۴ (۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۶ سنہ ۹۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۸۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸ و مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۹ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۹۵ء (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۹۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۸۱۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۷ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۸۵ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۱ء (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹۸ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۸۶ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۵ و جلد ۱۳ صفحہ ۱ - (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۲ و ۸۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۷۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴ +

نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۲۴ - نالش متعلق کسی حق عطیۂ گورنمنٹ کے جس میں بحث قریب
قایم ہوتی ہو حالانکہ اُن اشخاص نے جنکے ذریعہ مدعی عویدار ہے کبھی اعتراض کیا ہو اور اُن کو قبضہ دراز اور حال
حصول حق مذکور کا علم ہو ممنوع السماعت قرار پائیگی - (۱) خریدار نیلام علت بقایاے مالگذاری سرکار کو
استحقاق اسکا باقیدار سے حاصل نہیں ہوتا ہے (۲) ایسی نالش میں جو ڈگریدار بغرض اثبات حق مدیون
کے کرے مدیون پابند اُسکا نہیں ہے (۳) ایک ڈگری برخلاف رجسٹر مزارعہ کے اصل مالک کو پابند
نہیں کرتی تا وقتیکہ وہ بذریعہ رجسٹر مزارعہ کے دعوی نہ کرے (۴) بعد حاصل کرنے ڈگری انفکاک
رہن کے راہن نے اپنے حقوق جائداد مرہونہ فروخت کر دیے - تجویز ہوئی کہ دوسری نالش فک الرہن منجانب
خریدار کے ممنوع نہیں ہے (۵) ڈگری بحق رعیت برخلاف پٹہ گیرندہ کے مانع نالش منجانب پٹہ دہندہ
بخلاف رعیت نہیں ہے (۶) ایک پہلا فیصلہ برخلاف ایک ممبر خاندان کے واسطے واپسی جائداد اُسکی
خاص حصہ کے مانع نہیں ہے کہ رسیور تمام ممبران کے نام سے کل جائداد کی واپسی کا دعوی کرے (۷) پہلی
نالش بذریعہ کسی ایک ممبر خاندان کے (۸) ڈسمس نالش نفقہ خورد و نوش بخلاف باپ بعد وفات باپ کے
نالش بنام بڑے بھائی کی مانع نہیں ہے (۹) مدعی نے ب مزارعہ پر نالش کی مس مدعا علیہ بنایا کہ وہ
بطور مزارعہ شکمی کے قابض تھا - مس نے عذر کیا کہ مزارعہ د ہے نہ ب - نالش اس عذر کی نسبت
ڈسمس ہوئی - بعدازاں نالش قبضہ بخلاف مس اور د کے ممنوع نہیں ہے (۱۰) مدعی کا دعوی صرف
اسوجہ سے خارج نہیں ہونا چاہیے کہ بمقابلہ کسی اور شخص کے اُسکا دعوی خارج ہو چکا ہے (۱۱) متبنی مدعا علیہ
بعدمیں دعوی ہو سکتا ہے (۱۲) بحالت نالش دایر کرنے پہلے ایک مدعی کے نام پھر دوسرے مدعا علیہ کے نام
مدعا علیہ اول بخلاف مدعی دعوی کر سکتا ہے (۱۳) پہلا دعوی سرکار پر کیا گیا جو خارج ہوا اور دوسرا دعوی
شخص ملزم پر جسکی جائداد ضبط ہو گئی تھی ہو سکتا ہے (۱۴) اگر نابالغ پر بلا تقرر ولی ڈگری ہو جائے تو وہ ڈگری
مانع دعوی جدید نہیں ہے (۱۵) اگر کلکٹر بحکم عدالت منجانب نابالغان تحت کورٹ آف وارڈس کے کسی
نالش میں حاضر ہو تو اُسکی حاضری منجانب کل کے کافی ہے اور کوئی منجملہ اُنکے بعد حصول سن بلوغ بغرض منسوخی الزام

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۸۴ و جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ و موز انڈین اپیل کیسز جلد ۹ صفحہ ۳۹ و جلد ۱ صفحہ ۵۰ (۲) انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۴ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۲ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸
صفحہ ۴۷ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷ (۸) موز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ (۹) انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۹۴ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹ (۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۲ (۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۰
پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۴ء (۱۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۷ سنہ ۱۸۹۶ء (۱۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۸ء (۱۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۸۷ء

جائداد جو بعلت اجرائے ڈگری مصدرہ نالش مذکور میں قرق کی گئی ہو نالش نہیں کرسکتا اور وہ ڈگری کا پابند ہوگا (۱) ایک نالش مرجوعہ ۱۸۶۹ء بخلاف نابالغ جس میں مدعی اور ولی دوران مقدمہ نابالغ نے رضینامہ کرلیا تھا اور ایک ڈگری برضا بحق مدعی صادر کی گئی ۱۸۸۲ء میں نابالغ نے بوساطت رفیق ترکے ڈگری برضا کی منسوخی کی نالش کی جو خارج کی گئی ۱۸۸۳ء میں ایک درخواست نالش ابتدائی میں ناکامیابی کے ساتھ بدیں عذر کی گئی تھی کہ صلحنامہ مذکور بلا منظوری عدالت کے کیا گیا ہے۔ نابالغ نے سن بلوغ حاصل کرنے پر ایک نالش منسوخی ڈگری برضا اسوجہ سے کی کہ منظوری عدالت زیر دفعہ ۴۶۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی عطا نہ کی تھی۔ تجویز ہوئی کہ نالش حال بروئے حکم دسمبری خواست ۱۸۸۳ء کے ممنوع السماعت نہ تھی لیکن نالش بروئے ڈگری نالش ۱۸۸۲ء کے اسوجہ سے ممنوع السماعت تھی کہ نالش مذکور میں عدم موجودگی منظوری کا عذر بطور ایک وجہ دعوے کے کیا جانا چاہیئے تھا (۲)۔ جو شخص مقدمہ سابق میں فریق نہو پابند اس فیصلہ کا نہیں ہے (۳) ت نے الف پر نالش قبضہ کی الف نے جواب دیا کہ قطعہ مذکور بوجہ گذر کے فروخت سے رکھ لیا گیا تھا۔ نالش حال بگیر اشخاص نے برخلاف ت اور الف کے دائر کی۔ ایسی صورت میں نالش ممنوع نہیں (۴) جس حال میں کہ جملہ شرائط متذکرہ دفعہ ہذا جو کسی ایسی نالش مابعد میں جو بربنا کسی ایسے امر تنقیح طلب کے ہو جو ایک سابقہ نالش میں پیدا ہوچکا ہے مانع تجویز میں موجود ہوں۔ تو یہ امر واقعہ کہ نالش اول میں مدعا علیہ ایک دائن اجرائی تھا اور نالش دوم میں خریدار نیلام باجرائی تھا۔ نالش دوم کے امر تجویز شدہ ہونیکے لئے کچھ فرق نہیں ڈالتا۔ مابین ایک دائن اجرائی اور مشتری نیلام عدالت کی وحدانیت موجود ہے۔ اسطرح کہ موخر الذکر اول الذکر کا اس حد تک قایم مقام ہوتا ہے جہانتک کہ اُسکو جائداد مذکور باجرائے ڈگری خود نیلام کرانے کا اختیار حاصل ہے پس جس حال میں کہ عذر مانع تقرر بمخالف بمقابلہ ڈگری دار موثر ہو تو اُسیطرح بمقابلہ خریدار نیلام باجرائی بحیثیت ہونے اُسکے قایم مقام یا وعیدار بذریعہ اُسکے موثر ہوسکتا ہے (۵)

اُسی استحقاق | جب ایک ذریعہ سے اپنے استحقاق کے ثابت کرنے میں مدعی نے کوشش کی اور کامیاب ہوا تو وہ اُسی استحقاق کو دوسرے وسایل سے جو بوقت رجوع نالش سابق اُسکو حاصل بھی ثابت نہیں کرسکتا اور وسایل مذکور اُن وجوہ سے اسقدر متعلق ہیں جنپر اُن کا استدلال نالش سابق میں تھا کہ ہردو وسایل کا ایک ساتھ ہی واسطے غور عدالت کے پیش کرنا مناسب تھا۔ اس امر کی تجویز میں کہ آیا ایک امر تجویز شدہ ہے عدالت کو لحاظ نالش سابق کی اصلیت پر کرنا چاہیئے نہ اُسکی صورت پر۔ اگر وجہ نالش ایک ایسے استحقاق پر مبنی ہو جو کہ دو نالشوں میں ایک ہی یا اس مجموعہ واقعات پر

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۱۶ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹۱ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۸۷۶ء نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۹ء نمبر ۱۱۱ و ۱۲۳ سنہ ۱۸۸۲ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۴ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۷۹ء (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۳ و لا رپورٹس انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳

جنسے کہ استحقاق مذکور مین زوال آوے مبنی ہو تو دوسری نالش ممنوع ہوگی (۱) مدعا علیہ نے مدعی کے پاس
بروئے ایک رجسٹری شدہ انتقالنامہ کے جسمین کوئی شرط دربارہ استحقاق کے درج نہ تھی وہ اراضی منتقل کی
جسپر کہ وہ قابض نہ تھا اور زرثمن ادا کیا گیا تھا مدعی اور مدعا علیہ نے قبضہ کی نالش کی جو ناکامیاب رہی
اسپر مدعی نے بابت دلاپانے زرثمن معہ سود اور رقم خرچہ عاید شدہ بمقدمہ مذکور کے مدعا علیہ کے نام نالش کی مدعا علیہ نے
شہادت استحقاق پیش کی رجوع تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ شہادت پیش کرنیکا مستحق نہ تھا (۲) اگر دعوے اول بربنائے
رواج خارج ہو تو دوسرا دعوے بربنائے دہرمشاستر کے نہین ہوسکتا (۳) مدعی نے ایک مکان کے قبضہ
مالکانہ کا دعوی کیا مگر دعوی مذکور بوجہ عدم ثبوت خارج کیا گیا بعد ازان مدعی نے راہن کی حیثیت سے فک الرہن مکان
مذکور کا دعوی کیا قرار پایا کہ دعوی ثانی ممنوع السماعت ہے کیونکہ مقدمہ سابق کا یہ فیصلہ کہ مدعا علیہ مالک مکان ہے
قطعی ہے (۴) مدعی نے نالش واسطے بیدخلی مرتہن کے کی جسکی ڈگری مشروط بر طبق ادائیگی زر رہن واجب الادا
کے صادر ہوئی۔ بعد مین مدعی نے نالش انفکاک رہن دایر کی تجویز ہوئی کہ ڈگری مشروط مانع ارجاع نالش
انفکاک رہن کی نہین ہے (۵) مدعی اپنے کل حقوق متعلقہ جایداد کو ایک ہی مرتبہ بیان کرنے پر مجبور نہین ہے (۶)
ایک نالش جسمین بمقابلہ ایک شخص کے منجملہ چند تحریر کنندگان پرامیسری نوٹ کے ڈگری حاصل کیگئی ہو مانع نالش مابعد
بمقابلہ دیگران کے ہے (۷) لیکن اگر منجملہ چند اشخاص کے جنہون نے مشترکاً و منفرداً معاہدہ کیا ہو ایک پر
ڈگری حاصل کیجاوے اور اسکا ایفا ہوا ہو تو وہ ڈگری مانع ارجاع نالش بنام دیگر اشخاص کے نہین ہے (۸)
مدعی نے منسوخی ہبہ نامہ کی اس بناپر نالش کی کہ مدعا علیہ نے ایک مصالحت نامہ تحریر کرنیکا اقرار کیا تھا مگر تحریر نہ
کیا۔ دوسری نالش بدین بیان کہ ہبہ نامہ فرضی ہے اور اسکا موثر ہونا مقصود نہ تھا ہو سکتی ہے (۹) پہلا دعوی
جو بابت جایداد کسبے تھا دعوی جایداد پدری کا مانع نہین ہے (۱۰) بیوہ کے شوہر متوفی کے بھائی نے بنام
مرتہن جسکے پاس بیوہ نے رہن کیا تھا دعوی کیا کہ بعض معافیات ضبط شدہ جنکا بندوبست بیوہ کے ساتھ ہوچکا تھا

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۸ - (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر
۹۳ سنہ ۱۸۸۰ء - (۴) پنجاب رکارڈ نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۸۲ء (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۸ - (۶) انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۶۴ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۶ء و انڈین لارپورٹ مدراس
جلد ۲ صفحہ ۳۵۲ و جلد ۴ صفحہ ۲۹۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۴۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۵۹ و
انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۳ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۸۲ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۳۶
و نمبر ۱۹۰ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳ - (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵
صفحہ ۲۹۱ - (۹) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۷ - (۱۰) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۶ء

دلائی جاوین بعد ازان یہ دعوی کیا کہ جو انتقال بیوہ نے کیا ہے وہ صرف تا حیات تہا۔ تجویز ہوئی کہ پہلے دعوی کے ماتحت دعوی حال ممنوع نہین ہی (۱) مدعیان نے پہلا دعوی واسطے کالعدم کرانے بیع کے جو بیوہ نے کیا تہا کیا دوسرا دعوی واسطے حق شفع کے ہو سکتا ہے (۲) اگر نالش اول بر بنائے غصب ہو تو دوسرا دعوی بر بنائے پٹہ کے ہوسکتا ہے (۳) نالش اول مین جارکار معتدعلیہ فی الحقیقت یہ تہا کہ اسکی دادی کو امتناع اس بات کی ہو کہ وہ اُسی جایداد کو جو اُس کے شوہر متوفی کی تہی مدعاعلیہم کو دینے کے ذریعہ ہبہ یا وصیت کے منتقل کرے مگر بنسبت جایداد متدعویہ کے کوئی الزام اس بات کا نہین تہا کہ اسکو بنام دوسرے شریک کے منتقل کرے جو نالش دخل پانے دخل مین تجویز ہوئی کہ دونو نالش ایک نہین ہے (۴) یہ تجویز کہ عمرو مالک جنگل یا اراضیات افتادہ متعلقہ موضع کا ہی مابین عمرو بکر کے تاثیر ایسے امر تجویز شدہ کی نہین رکہتا کہ بکر کو نالش بعد مین دعوی حق ملکیت بمقابلہ عمرو کے بابت اراضیات زرعی واقعہ موضع کے کرنا ممنوع ہو (۵) جو نالش دخل بحیثیت وارث بنام بیوہ کے کیجاوے اسکی ڈسمسی اس بنا پر کہ جایداد منقسمہ ہے بعد ازان ورثا کو دعوی تنسیخ انتقال کے نہین روکتی (۶) جہانکہ مدعی ایک نالش اقساط کی کرتا ہے جنکی نسبت یہ بیان ہی کہ وہ فی الواقع واجب الادا ہین نہ کہ بہ تحصیل ڈگری بابت اُن اقساط کے کرتا ہے جو واجب الادا نہین ہین اسلئے نالش بعد واسطے دیگر اقساط کے ممنوع نہین ہی (۷) مدعی کی نالش بر بنائے رہن اول اُسکی نالش سابق بر بنائے رہن دوم سے ممنوع نہین ہے (۸) نالش تکمیل بیع کے بعد نالش قبضہ ممنوع نہین ہے (۹) نالش قبضہ کی بعد نالش واصلات کی ہوسکتی ہے (۱۰) اسیطرح نالش واصلات کے بعد نالش قبضہ ہوسکتی ہے (۱۱) دیکہو نمبر ۱۳۰ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ نالش واصلات جو قبل از رجوع نالش اول واجب ہوں اور ڈگری بنالش اول مین اُن کی بابت کوئی ذکر نہو نہین ہو سکتی (۱۲) نالش سابق بر بنائے ایک اقرار منظہرہ کے دایر ہوئی تہی لہذا وہ نالش حال مین عارض نہین ہے جو مبنی اوپر مدعیان کے استحقاق موروثی بابت ارجاع نالش بحیثیت اشخاص خاندان کے ہے (۱۳) اگر قبضہ کا دعوی بر بنائے رہن نامہ غیر رجسٹری خارج ہو جاوے تو زر رہن کا دعوی ہو سکتا ہے (۱۴) دیکہو نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔

(۱) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۲ء - (۲) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۸۳ء - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۷۵ - (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۵۵ - (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۷۳ - (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۹۷ و جلد ۵ صفحہ ۱۱۸ - (۸) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۱ء (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۶۲ - (۱۰) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۸۳ء - (۱۱) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۴۹ سنہ ۱۸۸۹ء - (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۲ - (۱۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ - (۱۴) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۵ء۔

نالش اول واسطے اعادہ حقوق زناشوئی کے مانع نالش دوم کی نہیں ہے کیونکہ دوسری مرتبہ مجامعت سے انکار کرنا ایک جدید بنائے مخاصمت بناتا ہے (۱)

امر جو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہو دفعہ ہذا اس صورت سے متعلق ہوسکتی ہے جبکہ وہ امر جو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب نالش اول مین تہا اور مسموع ہوکر قطعی طور پر فیصل ہوچکا ہے نالش دوم مین تنقیح طلب ہو (۲) جب کوئی نالش بعد کامل غور واقعات درویداد مقدمہ کے ڈسمس کیجائے اور ہر ایک تنقیح مرتبہ کی نسبت تجویز برخلاف مدعیان کیجائے تو فیصلہ بوجہ تجاویز مذکورہ اسوجہ سے کچھہ کم نزاع فیصل شدہ سابقہ نہیں ہوجاتا کہ نالش اس بنا پر بہی ڈسمس کیگئی تہی کہ وہ زاید المیعاد تہی۔ ایک عملی جانچ واسطے طو کرنے اس امر کے کہ آیا کوئی معاملہ ایک نالش سابقہ مین صریحًا اور دراصل زیر تنقیح تہا اسطرح بہم پہونچتی ہے کہ تنقیحات کے مختلف مجموعون کی نسبت (جنکا فیصلہ کیا گیا ہو) جو مباحثہ اور تجاویز ہون ان کو علیحدہ علیحدہ کردیا جاوے اگر سوائے ایک مجموعہ از قسم مذکور کے کل دیگر مجموعہائے کے علیحدہ کرنے کے بعد فیصلہ پہر بہی قابل فہم رہے اور بجائے خود تصفیہ نالش کے لیئے کافی ہو اور ڈگری اوس سے سراسر مطابق ہو تو وہ معاملہ جسکا ذکر صرف حسب شرح بالا کیا گیا ہو صریحًا اور دراصل زیر تنقیح رہا ہے (۳)، الفاظ مندرجہ عنوان کو ہمراہ تشریح (۲) دفعہ ہذا کے پڑہنا چاہیئے۔ آیا امر متنازعہ نالش سابق مین صریحًا اور دراصل تنقیح طلب تہا اور سماعت ہوکر قطعی طور پر فیصل ہوچکا ہے کسی امر کی نسبت یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ صریحًا اور دراصل تنقیح طلب تہا یا قطعی طور پر فیصل ہوچکا ہے بجز اس صورت کے کہ فیصلہ نسبت امر مذکور بلحاظ اس وجہ کے جسپر فیصلہ انجام کار مبنی ہو انفصال مقدمہ کے لیئے ضروری ہو ممکن ہے کہ دیگر امور صریحًا تنقیح طلب ہون گو دراصل نہون بلکہ ضمنی طور پر تنقیح طلب ہون اور قطعی طور پر فیصل کیئے جانے کے بدون سماعت کئے گئے ہون ایسے امور کی نسبت فیصلہ سے امر تجویز شدہ سابقہ قایم نہین ہوتا (۴) دیکہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۸۰ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۸۔

واسطے اطلاق قاعدہ امر تجویز شدہ کے یہ ضرور نہین ہے کہ امور متنازعہ فیہ نالشات حال و سابق مین یکسان ہون درحالیکہ ایسے مطالبہ کا جو خود کرتا ہو دعوی ہو تو کوئی تجویز سابق مشعر ڈسمسی نالش مابین فریقین واحد بر بنائے ان تجاویز کے جو اس حق کی بنیاد تک نہین پہونچتی ہون جسپر کہ دعوی منحصر ہے بلکہ صرف خاص رقم یا ایک قسط سے متعلق ہون بطور امر تجویز شدہ موثر نہین ہوسکتی لیکن اگر بموجب اس قسم کی تجویز سابق کے استحقاق داخل قسمہ داری باطل قرار پائی ہو تو مدعی اس امر سے بحث طلب حق کو بذریعہ دعوی نسبت

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۹۲ و صفحہ ۷۰۷ (۳) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ (۴) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۵۸ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۴ء و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۰ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ و جلد ۷ صفحہ ۱۴۵۔

رقم مابعد یا قسط کے پہر پیش نہین کرسکتا (۱) بغرض متعلق کرنے امر مانع کے یہ دیکہنا ضرور ہے کہ صریحًا اور دراصل کیا امر نالش مین تنقیح طلب تہا اور آیا اوسکی سماعت اور قطعی طور پر فیصل ہوا ہے یا نہین اور اس غرض کے لئے تجویز کو دیکہنا ضرور ہے ڈگری سے معمولی طور پر یہ بات ظاہر نہین ہوتی ہے (۲) جسصورت مین کہ کوئی امر تنقیح طلب واسطے فیصلہ اُس نالش کے ضروری نہین ہے جسمین کہ وہ قایم کیا گیا ہے تو ڈگری جو بعبارت عام تیار کیگئی ہو داخل تجویز امر تنقیح طلب مذکور نہین ہے نہ اس ڈگری مین تجویز مذکور کے درج ہونے سے اثر امر تجویز شدہ کا پیدا ہوتا ہے کیونکہ مجموعہ ہذا کا یہ منشا نہین کہ تجاویز نسبت امور تنقیح طلب کے اُسمین درج کیجاوین (۳) نالش اول مین جو امر صریحًا اور دراصل تنقیح طلب تہا یہ تہا کہ وہ کونسا حصہ جایداد ہے جسکی نسبت مدعی مستحق لگان ہے اور نالش مابعد منجانب مدعا علیہم بنام مدعی نالش اول کے بغرض استقرار استحقاق ارضی خرید کردہ بعلت اجرائے ڈگری کے تہی۔ تجویز ہوئی کہ نالش دوم بطور امر تجویز شدہ کے عائل نہین کیونکہ نالش اول مین سوال استحقاق زیر تنقیح نہ تہا (۴) ایک سابقہ نالش متدائرہ سابق جانشین استحقاق مدعی بنام مدعا علیہ بابت لگان مین ایک سوال یہ اُٹہایا گیا تہا کہ آیا ارضی جسکے لگان کی بابت دعوی کیا گیا ہے مال تہی یا لاخراج اور سوال مذکور بحق مدعا علیہم فیصل ہوا تہا۔ ایک مابعد کی نالش متدائرہ مدعی بنام مدعا علیہم مذکور بابت خاص قبضہ ارضی مذکور مین جواب دعوی یہ تہا کہ فیصلہ نالش سابق بطور امر تجویز شدہ کے عائل ہو۔ تجویز ہوئی کہ گو سابقہ نالش بابت لگان کے تہی تاہم اُسمین سوال متعلق اس امر کے کہ آیا ارضی مال ہو یا لاخراج صریحًا اور دراصل تنقیح طلب تہا لہذا نالش مابعد بطور امر تجویز شدہ کے ممنوع السماعت ہے۔ مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۶۹ سے امتیاز کیا گیا و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۹۰ کی پیروی کی گئی (۵) پہلی نالش لگان مین جسکی مالیت مدعی نے مبلغ ایک سو سے کم قرار دی تہی اُن سوالات مین سے جو اُٹہائے گئے تہے ایک یہ تہا کہ کس قدر اقساط مین لگان واجب الادا تہا اور قرار دیا گیا تہا کہ وہ اقساط مین واجب الادا نہین ہے۔ نالش لگان مابعد مین جو ابہی فریقین کے مابین تہی اور جسکی مالیت یک صد سے زیادہ قرار دیگئی تہی سوال اقساط پہر اُٹہایا گیا تہا کیونکہ مدعیان نے لگان کے چار اقساط مین واجب الادا ہونیکا دعوی کیا تہا مدعا علیہم نے منجملہ دیگر عذرات کے یہ عذر کیا تہا کہ سوال دربارہ اقساط بطور امر فیصل شدہ کے ممنوع السماعت ہے منصف نے یہ قرار دیا کہ وہ ممنوع السماعت ہی لیکن برطبق اپیل کے سباڈونیٹ جج نے منصف کے فیصلہ کو

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۳ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۰ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۱ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۶۹ ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۶ ۔

منسوخ کیا برطبق اپیل دوم ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ نالش اول بطور امر فیصل شدہ کے عامل ہوتا تھا گو اس مقدمہ مین قانوناً کسی نالش دوم کی اجازت نہ دیگئی تھی (۱) لیکن بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰۷۔

جس صورت مین کہ نالش اول کا اخراج بربنائے ایک امر تمہیدی کے کافی ہو اور علاوہ امر مذکور کے دیگر امور بھی تنقیح طلب قرار دئے گئے ہون اور انکا فیصلہ بطور تائیدی نتیجہ اخراج نالش اول کے موثر ہو تو مدعی مجاز نہین ہے کہ منجملہ دیگر امور کے بربنائے کسی ایک کے نالش مابعد دایر کرے کیونکہ امور مذکورہ بھی نالش اول مین صریحاً اور دراصل تنقیح طلب تھے اور مسموع ہو کر قطعی طور پر فیصل ہو چکے تھے چنانچہ ایک نالش متدایرہ (الف) برخلاف (ج) مین جو واسطے ہرجہ بابت نہ اٹھانے مواد مضر کے اراضی (الف) مین سے تھی یہ جواب دیا گیا کہ چونکہ بروئے قانون مختص المقام کے نوٹس کا دیا جانا قبل نالش کے ضروری تھا جو کہ نہین دیا گیا اس لئے نالش نہین ہوسکتی۔ امور تنقیح طلب حسب ذیل تھے:۔ آیا نوٹس دیا گیا تھا اور آیا مدعا علیہ مدعی کی اراضی سے میلا کوڑا اٹھا دینے کا پابند تھا۔ نالش بوجہ عدم ثبوت امر اول کے خارج ہوسکتی تھی عدالت نے بربنائے امر اول اور تجویز روئیدادی کے مقدمہ کو خارج کر دیا۔ نالش مابعد جو بغرض اٹھانے میلا کوڑا کے اسی مدعی نے اسی مدعا علیہ کے برخلاف دایر کی ممنوع السماعت قرار پائی کیونکہ وہ امور جو صریحاً اور دراصل نالش سابقہ مین تنقیح طلب تھے اور وہ قطعی طور پر مابین فریقین مذکور مسموع ہو کر فیصل ہو چکے تھے باوجودیکہ نالش اول بربنائے کسی اور امر کے ناکامیاب ہی تھی (۲)

مدعی کو ایک نالش مین ڈگری حاصل شدہ کے رو سے جایداد متدعویہ کا استحقاق بلا مزاحمت عطا ہوا لیکن اس فیصلہ مین جس پر ڈگری مبنی تھی یہ بیان تھا کہ تجویز صاف طور پر مبنی بر کسی امر تنقیح بمقدمہ مذکور نہین ہے یعنی یہ کہ مدعا علیہ جایداد ڈگری شدہ بحق مدعی مین خاص استحقاق کے مستحق تھے ڈگری کو فیصلہ کے مطابق کرنے کے لئے کوئی درخواست نہ دیگئی تھی اور ڈگری اپنی اصلی حالت مین برطبق اپیل منظور ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ جو ایک مابعد کے مقدمہ مین جو مابین انہین فریقین اور اس جایداد کی بابت تھا مدعیان تھے فیصلہ مین بحق خود تجویز کی بابت اعتراض نہین کر سکتے کیونکہ ڈگری کے صاف الفاظ کے رو سے یہ مسئلہ تجویز دوبارہ ہو جاتا ہے (۳) اصل معیار امر تجویز شدہ کا امر تنقیح طلب ہے نہ شئے متنازعہ (۴) اور یہ امر واقعہ کہ وجوہات جن پر کہ سابقہ فیصلہ مبنی تھا مقدمہ دوم سے یکسان متعلق ہوسکتی ہین سابقہ فیصلہ کو نالش دوم مین امر تجویز شدہ کا اثر عطا نہین کرتا (۵) عام قاعدہ یہ ہے کہ جہان قطعی ڈگری کے الفاظ عام ہون تو وہ حد جہان تک کہ وہ بطور امر

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۰۱۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۹۰۰ و ۹۰۱۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۵ و جلد ۱ صفحہ ۱۴۸۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵۔

فیصل شدہ کے متصور کیجانی چاہیے اُس امر کے معلوم کیے جانے سے فیصل کیجانی چاہیے جو نالش مین اصلی امر مابہ النزاع ہو (۱) اگر کسی ایسے امر کا فیصلہ کیا جاے جو تصفیہ نالش کے لیے ضروری نہو اور نالش کا فیصلہ کسی دیگر امر پر کیا جائے تو امر مقدم الذکر کا فیصلہ بطور نزاع فیصل شدہ سابقہ کے موثر نہین ہوسکتا جس صورت مین کہ مدعیہ نے خود اپنی نالش دایر کی جسمین اوسکے استحقاق کا سوال لازمی طور پر اور بلا واسطہ پیدا ہوا تو یہ قرار دیا گیا کہ مدعیہ کی نسبت یہ نہین قرار دیا جاسکتا کہ وہ اس بات سے رضامند ہوگئی تھی کہ وہی تنقیح اُسی عدالت مین ایک دوسری نالش مین اہم تنقیح تصور کیجاے جسمین وہ محض بحیثیت رکن خاندان فریق بنائی گئی تھی اور ہر دو نالشات کی تجویز یکجا عمل مین آئی تھی (۲)

قرارداد مندرجہ تجویز و قرارداد امر واقعہ | ایک قرارداد مندرجہ تجویز کا جس سے یہ متصور ہو کہ وہ بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہو درحالیکہ عدالت ایک ایسی عدالت باختیار سماعت ہو جو مابعد کی نالش کی تجویز کرنے کی مجاز ہو بغرض نایید منشار اور خاص وجہ یا وجوہات کے بر بنائے جن کے ڈگری یا اسکا موثر حصہ صادر کیا گیا ہو ضروری اور لازمی ہونا ضروری ہے بصورت دیگر قرارداد مذکور کی بابت یہ خیال ہونا ضروری ہے کہ یا تو وہ بذریعہ ڈگری کے موقوف رکھی گئی ہے یا بالکل غیر ضروری ہے یا کہ صرف متعلق و ضمنی اُس اہم سوال کے ہے جو کہ نالش مین ہو گو کہ بصورت موخر الذکر قرارداد مذکور بغرض فیصلہ نالش کے ضروری ہو۔ بغرض اس امر کے کہ قرارداد امر واقعہ بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہو یہ ضروری نہین ہے کہ تنہا قرارداد اُس امر واقعہ کی ہو بر بنائے جسکے ڈگری صادر کیگئی ہے بلکہ اسکا امر واقعہ کی ایک ضروری اور لازمی قرارداد ہونا ضروری ہے ضروری اور لازمی اُن معنون مین ہو جس سے کہ امر واقعہ مذکور ایسا تجویز ہونا ضروری ٹھہرے جیسا کہ وہ فیصلہ مین تجویز کیا گیا ہے اور جسکا اور کسی طرح سے قرار دیا جانا ناممکن ہو کیونکہ یہ ضروری ہے کہ ڈگری جیسی کہ وہ صادر کیگئی ہے قانوناً امر واقعہ مذکور یا واقعات اسطرح قرار دادہ کا عمدہ نتیجہ ہو علاوہ برآن اگر امر واقعہ کی نسبت دو قرارداد ہون خواہ انہین سے کوئی ایک قانوناً ڈگری مذکور کے صادر کرنے کو جایز رکھے جو کہ صادر کیگئی ہے تو وہ ایک منجملہ ہر دو قرارداد امر واقعہ کے جو منطقی سلسلہ مین وہ ضروری امور تنقیح طلب ہونگے جو اول تجویز کیے جا چکے ہین اور جسکی قرارداد نے دوسری قرارداد کو بغرض صدور ڈگری کے جو کہ صادر کیگئی ہے غیر ضروری کردیا ہو وہ قرارداد ہے جو بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہوسکتی ہے (۳) قرارداد ہائے بنالش بیدخلی جو

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۷ - (۲) نمبر ۱۳ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۲ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ و جلد سپلیمنٹ صفحہ ۲۱۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۹۷ و ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۶۰۶ و جلد ۱ صفحہ ۴۸۹ و جلد ۳ صفحہ ۴۹۷ و جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۶۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۰ و لا رپورٹ چالسنری ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۶۹۰

نسبت مقدار قرضہ اور اُس حد کے ہوں جہانتک کہ قرضہ مذکور جائداد پر قابل پابندی ہو بابعد کی نالش انفکاک مین امور فیصل شدہ ہوتے ہین (۱) جو امر مقدمہ سابق مین بربناے جوابدہی کے امر تنقیح طلب قرار پاکر فیصلہ پاچکا ہو اوسکی بابت پہر دعوی نہین ہو سکتا (۲)

عدالت مجاز | عدالت مجاز سے مراد وہ عدالت ہے جسکو نہ صرف بلحاظ نوعیت مقدمہ کے اختیار سماعت حاصل ہو بلکہ اسکو مقدمہ کی مالیت کی بابت بہی اختیار سماعت حاصل ہو (۳) نیز دیکہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۵ لفظ "مجاز سماعت" مندرجہ دفعہ ہذا مالی حدود و نیز شئے متنازعہ نالش سے متعلق ہے (۴) ضروریات دفعہ ہذا کے پورا کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ دونون عدالتون کو مساوی اختیار سماعت بلحاظ مالیت اور شئے متنازعہ دعوی کے حاصل ہو اور کہ حد اختیار سماعت اس عدالت کی جسمین کہ نالش اول رجوع کی گئی اسوقت کے اختیار سماعت پر منحصر ہے جو اوسکو بوقت ارجاع نالش اول کے حاصل تہا (۵) الف نے نالش ۱۸۹۵ء مین ب و ج - د - ہ پر عدالت منصفی مین واسطے دلاپانے چہہ سال کے لگان کے دائر کی جسکی نسبت اوسکا بیان تہا کہ وہ بعض اراضی کی نسبت بربناے رجسٹری شدہ پٹہ کے واجب الادا تہا۔ ب و ج و د نے الف کے استحقاق سے انکار کیا اور یہ عذر کیا کہ وہ لگان کے ذمہ وار نہین ہین اور کہ اراضی مملوکہ اور مقبوضہ ہ کی ہے یہہ عذر عدالت ابتدائی اور اپیل مین قایم رہا۔ سنہ ۱۸۹۹ء مین الف نے نالش حال برخلاف ب و ج و د و ہ بربناے اُسی پٹہ کے اسی عدالت مین دائر کی اور اسی اراضی کے قبضہ مع لگان کم از عرصہ دو سال کا دعوی کیا۔ بحث یہ ہوئی کہ بروے دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نالش ہذا ممنوع السماعت نہین کیونکہ وہ عدالت جسنے سابقہ نالش کی تجویز کی تہی عدالت مجاز تجویز کرنے نالش حال کی نہین ہے بدینوجہ کہ نالش اول قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ تہی حالانکہ نالش حال واسطے دلاپانے اراضی کے ہے اور ڈگری صادرہ بنالش ہذا کی نارضی سے اپیل دوم ہو سکتا ہے تجویز ہوئی کہ عدالت جسنے سابقہ نالش کی تجویز کی تہی حسب منشاء دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک عدالت مجاز تجویز کرنے نالش حال کی ہے (۶) الف نے ایک نالش بنام ب واسطے ۱۲/۵ ... روپیہ بابت ایک قسط واجب بروے ایک تمسک کے نالش کی جسکی سماعت اور فیصلہ سب آرڈینیٹ جج درجہ دوم سے کیا گیا تہا جو کہ سب آرڈینیٹ جج درجہ اول کی امداد کے لیے مقرر کیا گیا تہا۔ الف کو ڈگری تعداد

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۰ - (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ و صفحہ ۲۰۲ و جلد ۲ صفحہ ۵۲ و جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ و ۵۰۷ و جلد ۴ صفحہ ۶۸۶ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۱۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۵ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵ و نمبر ۵۷ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۷۷ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۳ - (۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۳ - (۵) دیکہو انڈین اپیلز جلد ۹ صفحہ ۱۱۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳ - (۶) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۴ و جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۳ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۱۰

متدعویہ کی حاصل ہوئی - بعد مین الف نے ایک دوسری نالش برخلاف ب کے عدالت سبارڈی نیٹ جج درجہ اول مین بغرض واپانے سہ صد روپیہ کے جو اقساط واجب الادا بر دستاویز مذکور کی بابت تہو دایر کی اس نالش مین ب نے وہی عذرات اٹھائے جو کہ نالش اول مین اٹھائے تہی تجویز ہوئی کہ فیصلہ بنالش اول نالش دوم مین بطور امر تجویز شدہ کے عائل نہین ہوتا کیونکہ اس عدالت کو جس نے نالش اول کی تجویز کی تہی نالش دوم کی تجویز کا اختیار حاصل نہ تہا (۱) ایک فیصلہ جو عدالتہائے انگریزی کا نہو فیصلہ عدالت مجاز کا نہین ہے (۲) نیز دیکہو نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی - یہ الفاظ کسی ایسی عدالت مین جو مقدمہ مرجوعہ مابعد کی تجویز کی مجاز ہو متعلق اس عدالت کے ہین جو تجویز کرنے کی مجاز اسوقت ہو جبکہ نالش اول مرتبہ دایر کیگئی تہی (۳) درحالیکہ ایک ڈویژن بنچ ہائیکورٹ نے بطور امر قانونی یہ فیصلہ کیا تہا کہ ایک جایداد بموجب بعض دستاویز بیع کے منتقل نہین ہوئی تہی اور بعدہ فیصلہ مذکور ایک دوسرے مقدمہ مین اجلاس کامل سے بربنائے اسی دستاویز بیع کے ناپسند کیا گیا تو فیصلہ ڈویژن بنچ مذکور دہر گاہ اُس مدعی نے اسی دستاویز بیع پر استدلال کرکے اُسی جایداد کے وا پانے کی پہر نالش دایر کی) اسوجہ سے کمتر اثر امر تجویز شدہ کا نہین رکہتا کہ وہ کبہی غلط رائے قانونی پر مبنی یا ایسی رائے قانونی پر مبنی تہا جسکو اجلاس کامل نے بعدہ ناپسند کیا (۴) نیز دیکہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۸ -

قاعدہ امر تجویز شدہ مندرجہ دفعہ ہذا مقدمات اپیل و کارروائیات متفرقہ نالشات ابتدائی سے یکسان متعلق ہے بلحاظ اسکی خاص غرض کے جہانتک اسکو امر تنقیح طلب کی تجویز ثانی سے تعلق ہے وہ تاریخ شروع نالش سے متعلق نہین ہے بلکہ اس تاریخ سے متعلق ہے جس تاریخ کو حاکم عدالت کو امر تنقیح طلب کی تجویز کرنی چاہیے جبکہ بعد شروع ہونے تجویز کسی امر تنقیح طلب کے کوئی تجویز قطعی بنسبت اسی امر تنقیح طلب کے بمقدمہ دیگر کوئی عدالت مجاز صادر کرے (جبکہ وہی فریقین ہون و دیگر شرائط دفعہ ۱۳ کی موجود ہون) تو اس قسم کی تجویز بطور امر تجویز شدہ کے تجویز ابتدائی یا بصیغہ اپیل بنسبت امر تنقیح طلب نالش پر موثر ہوتی ہے (۵) اس عدالت کے مجاز سماعت ہونیکا عمدہ معیار جس نے مقدمہ سابق یا امر تنقیح طلب سابق کا تصفیہ کیا ہو صرف اس عدالت ابتدائی کا اختیار سماعت نہین ہے جسمین نالش سابق دایر کیگئی تہی بلکہ عدالت مذکور کا اختیار سماعت اس خاص مقدمہ مین اپیل دائر کئے جانے اور ہر ایک عدالت یعنی عدالت ابتدائی اور عدالت اپیل کے قطعی ہونے کے درجہ سے متعلق ہے جنہین مقدمہ مذکور مین اختیار سماعت استعمال کرنا پڑے (۶) اور اس امر سے کچہہ فرق نہین آتا کہ ایک صورت مین تو اپیل اولاً

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۵۶ - (۲) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳ و جلد ۱ صفحہ ۶۹۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۴ و ۴۹۸ - (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۸۶ - (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۰۴ - (۶) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب رکارڈ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۹۴ و جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ و جلد ۲۳ صفحہ ۱۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸ و جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ -

ضلع مین اور دوسری صورت مین براہ راست ہائیکورٹ مین ہوسکتا ہے (۱)، دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۱ ۔ جس صورت مین کہ دو نالشات بالمقابل کی تجویز جو ایک ہی شئے مدعا بہا کے متعلق ہون اور جنمین ایک ہی تنقیحات پیدا ہوتی ہون منجانب ایک ہی عدالت کے عمل مین آوے اور یہ عذر نہ کیا جا سکتا ہو کہ دونون مقدمون مین سے کسی ایک مقدمہ مین تنقیحات کی تجویز منجانب عدالت کے لیے کوئی روک ہے تو درصورتیکہ ایک فیصلہ کا اپیل کیا جاے اور دوسرے کا نہ کیا جائے تو عدالت اپیل بموجب قاعدہ نزاع فیصل شدہ سابقہ فیصلہ موخر الذکر کی تاثیر سے تنقیحات مذکور کو فیصل کرنے سے ممتنع نہین ہوتی گو ہر دو فیصلجات مین تنقیحات کی نسبت ایک ہی تجاویز ہون (۲)، نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۰ ۔ مشتری نیلام نے ایک جائداد غیر منقولہ اس علم کے ساتھہ خرید کی کہ ایک نالش منجانب مدیون بنام ڈگریدار بابت حصہ خود دائر ہے قبل اس کے کہ نیلام قطعی ہو مدیون نے ڈگری حاصل کی مشتری نے اُس نالش مین کوئی عذرداری نہین کی اِلّا اسپر بابت حصہ اُسکے کے نالش کی تجویز ہوئی کہ ازانجا کہ اُس نالش کی جسمین ڈگری مذکور صادر ہوئی ایسی عدالت نے سماعت و تجویز کی جسکو اختیار حاصل نہین تھا لہذا یہ تجویز نہین ہوسکتا کہ مشتری پر اس مین عذرداری کرنا اور اس دعوی کی نسبت جو اوسکی رو سے کیا گیا تھا اعتراض کرنا لازمی تھا یا اوسکو بذریعہ اپیل کے منسوخ کرنا لازم تھا چونکہ اس نے ایسا نہین کیا تجویز ہوئی کہ مشتری کو اوسکی عذرداری کرنا یا اسکو بذریعہ اپیل منظور کرانا لازم نہ تھا (۳)

فیصلہ عدالت خفیفہ — فیصلجات نالشات سابق کے جنکی نوعیت نالشات خفیفہ کی تھی واسطے بطور امر تجویز شدہ کے موثر نہین ہوتے (۴)

فیصلہ عدالت مال — بغرض اس امر کے کہ ایک معاملہ کو امر تجویز شدہ بنایا جائے اختیار سماعت کا مساوی ہونا ضروری ہے جسحال مین کہ سابقہ نالش قطعی طور پر قابل تجویز عدالت مال ہو اور واسطے مناسب تجویز ایسی نالش کے عدالت مذکور کو اتفاقیہ طور پر ہر ایک امر کا فیصلہ کرنا ضروری ہو جسمین نالش حال کے امر مدعا بہا کا ہر ایک امر شامل ہو تو فیصلہ عدالت مذکور چونکہ فیصلہ عدالت مجاز تجویز نالش حال کا نہین ہے عدالت دیوانی پر قابل پابندی نہین ہوتا (۵)، فیصلہ عدالت مال کا اس معاملہ مین جو اوس کے حد اختیار کے اندر ہے اس

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۷۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۳۹ ۔ (۲) نمبر ۳۱ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۲ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۸۰ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۹۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ و جلد ۴ صفحہ ۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۰ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱۸ ۱۸۸۴ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۱ و جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۵ (۵) نمبر ۹۲ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ ۔

معاملہ کی نسبت عدالت دیوانی مین نالش کرنیکا مانع ہے (۱) نہین ہے (۲) دوسکر طور پر نہین (۳) کارروائیات انسر بندوبست نسبت تشخیص لگان عاملانہ ہین نہ کہ از قسم جوڈیشیل لہذا وہ نالش مابعد دیوانی مین بطور امر تجویز شدہ کے عامل نہین ہوتین (۴) اور ایسا ہی نالش بیدخلی مین فیصلہ عہدہ داران مال مشعر منظوری داخلخارج بحق مدعا علیہ امر تجویز شدہ نہین ہے (۵) جہانتک کہ حاکم مال نے سوال استحقاق مشمولہ کی بابت تجویز نہ کی ہو خواہ بحیثیت عدالت دیوانی یا مال کے مگر صرف سوال متعلق جایداد قابل تقسیم کی بابت فیصلہ کیا ہو تو نالش مابعد ممنوع نہین ہے (۶)

اختیار عدالت دیوانی زیر ایکٹہائے خاص	ڈگری جسکی رو سے حصہ سدی معاوضہ حسب دفعہ ۳۹ ایکٹ

۱۰ سنہ ۱۸۷۰ء دلایا گیا ہو ایسی عدالت سے صادر ہوئی جسکو معاملہ مذکور حسب دفعہ ۳۰ سپرد ہوا ہو ناطق ہے (۷) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۴۔ ایک درخواست بذریعہ سوال حسب دفعہ ۴۳ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ء ایک نالش ہے (۸) عدالت درخواست جدید ولایت نابالغ کو منظور کرنے سے بوجہ اسکے کہ پہلے اسی قسم کی درخواست نامنظور ہو چکی ہے ممنوع نہین ہے (۹) ایک درخواست زیر ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء مین وصیت کا جعلی تجویز ہونا مابعد کی کارروائیات حسب ایکٹ پروبیٹ ایڈمنسٹریشن مین بحث نسبت اصل ہونے وصیت کے لیئے کوئی امر تجویز شدہ نہین (۱۰)

عدالت فوجداری	فیصلہ عدالت فوجداری کا عدالت دیوانی مین اثر امر تجویز شدہ کا نہین رکھتا (۱۱)

مسموع اور قطعی فیصل ہوا ہو | جواب امر تجویز شدہ کی تائید کے لیئے یہی کافی نہین ہے کہ فریقین نالشات

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۹۴ و صفحہ ۶۰۰ و جلد ۵ صفحہ ۲۹ و ۲۲۵ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ و جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ و ۳۰۰ و جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ و ۱۸۱ و پنجاب رکارڈ نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۸۵ء و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۰ و جلد ۶ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۱۶ صفحہ ۴۶۴ و ۴۶۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۹ (۲) اپیلہائے دوم نمبر ۵۰ لغایت ۵۴ سنہ ۱۸۹۲ء غیر رپورٹ شدہ مدراس ہائیکورٹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۰۳ و جلد ۲ صفحہ ۸۳۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۶ و جلد ۲ صفحہ ۳۹۲۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۷۔ (۵) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۴۰ (۶) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۰۷۔ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۴ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۸۔ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۸۰۔

(۱۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸۰ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۴۷۔

وہی ہین اور کہ وہی امر زیر تنقیح ہے بلکہ ضرور ہے کہ امر مذکور کی سماعت کیجاکر قطعی طور پر اسکا فیصلہ ہوگیا ہو (۱)
ایک نالش ماقبل مابین اُن فریقین مین جواب تنازعہ کر رہے ہین جسمین وہی دعوی بربنائے استحقاق کے کیا گیا
تہا ایک ڈگری کے رو سے نالش خارج کیگئی تہی لیکن فیصلہ نالش اول مین بیان کیا گیا تہا کہ مدعی پہر نالش
کرنیکا مجاز ہے اور کہ کسی معاملات متعلق بہ حقوق فریقین کا اس مین فیصلہ نہ کیا گیا تہا تجویز ہوئی کہ ڈگری
ماقبل ایک ناطق فیصلہ نہ تہی اور کہ بطور امر تجویز شدہ کے حائل نہین ہوتی (۲) جہانکہ ایک تنقیح جو ایک
ڈگری کے اجرا سے پیدا ہوتی ہو زیر دفعہ ۲۴۴- اٹہائی نہ گئی ہو اور نہ فیصل کیگئی ہو تو دفعہ ہذا مین کوئی
امر مانع اسباب کا موجود نہین ہے کہ مدعا علیہ ایک جداگانہ نالش مابعد مین تنقیح مذکور کو اٹہادے (۳)
محض یہ امر کہ دعوی اراضی متنازعہ کے ایک جزو کا پہلے مقدمہ مین ہوا تہا اور ڈسمس ہوگیا دفعہ ہذا عارض نہین
کرتا دفعہ ہذا مین یہ نہین لکہا ہے کہ اگر ایک اراضی کی بابت پہلے دعوی کیا جاوے اور مقدمہ ڈسمس ہو جاوے
تو دوسرا دعوی نہوگا۔ امور تنقیح طلب مین صریحاً اور درحقیقت یہ دعوی شامل نہین ہوا تہا پس دفعہ ہذا
عارض نہین ہے۔ بیانات فریقین اور تجویز مقدمہ سابق اسغرض سے ملاحظہ کیئے جا سکتے ہین کہ کیا
امور درحقیقت تنقیح طلب مقدمہ سابق مین تہے اور اوسکی نسبت کیا تجویز عدالت سے ہوئی (۴) مسمی جہنڈیخان
کے فوت ہو جانے پر اوسکی بیوہ اور دو پسران لکہٹے اوسکی اراضی کے مالکان بحصص مساوی درج کیئے گئے جب
بیوہ نے ایک نالش بابت قبضہ حصہ خود منجملہ جایداد شوہر خود دایر کی جسکو اُس نے اپنے سوتیلے پسران کو اس شرط
پر کاشت کرنے دی تہی کہ نامبردگان اُسکو منافعہ اراضی مین سے گذارہ دیتے رہین تو قرار دیا گیا کہ مشارالیہ
کی نالش حسب دفعہ ۱۳ بدین وجہ ممنوع السماعت نہ تہی کہ وہ ایک نالش مین فریق بنائی گئی تہی جو منجانب ایسے
شخص کے تہی جسنے سوتیلے پسران سے ایک رہن حاصل کیا تہا اور قبضہ کی نالش کی تہی کیونکہ یہ امر کہ مشارالیہا
بصورت عدم ادائیگی گذارہ خود قبضہ کی مستحق ہے نالش سابق مین کبہی نہ اُٹہایا گیا تہا اور نہ فیصل کیا گیا تہا (۵)
۱۹۰۳ء مین بعد کچہہ سابقہ تنازعات کے مسمی حاجی احمد مدعا علیہ حال نے ایک بیوہ اور اس کے ورثائے
بازگشت پر بابت قبضہ بعض خاص اراضی کے نالش کی جسکی نسبت اس نے بیان کیا کہ بیوہ نے اُس کے پاس
بیع کردی تہی نالش مذکور عدالت اول مین اور نیز بعدالت صاحب ڈویزنل جج عندالاپیل ڈسمس کیگئی اِلّا
صاحب ڈویزنل جج نے حاجی احمد کی اپیل کو ڈسمس کرتے وقت یہ تجویز کی کہ گو بیوہ کی طرف سے کوئی بیع نہین

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۱۶ و لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۲۴ صفحہ ۵۰- (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۵ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۵- (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۹ و جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۵- (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۳- (۵) نمبر ۳۹ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی-

ہوئی تہی تاہم حقداران بازگشت نے اپنے شرطیہ حقوق بدست مدعی بیع کر دیئے تہے اور بیع مذکور کی بابت پورا زربدل وصول پایا تہا۔ ورثار بازگشت نے بعد وفات بیوہ مذکور سے قرارداد کی نالش کی کہ اراضی بدست حاجی احمد بیع نہیں کیگئی تہی اور کہ نامبردگان مالکان ہیں حاجی احمد کیجانب سے یہ بحث کیگئی تہی اور صاحب ڈویزنل جج نے عندالاپیل ایسا ہی قرار دیا تہا کہ عدالت اپیل کی تجویز بمقدمہ سابقہ نزاع فیصل شدہ سابقہ تہی قرار دیا گیا کہ صرف وہ تجویز جو مقدمہ سابق ہیں بر دئے فیصل کرنے اپیل کے ضروری تہی یہ تہی کہ حاجی احمد حقرسی ستدعیہ خود یعنی قبضہ اراضی کا مستحق نہ تہا کیونکہ بیوہ کیجانب سے کوئی بیع نہیں ہوئی تہی اور اسکا حق حین حیات ہنوز قایم الوجود تہا اور کہ مزید تجویز متعلق حقداران بازگشت غیر ضروری تہی اور ضرور ہے کہ صرف بطور اتفاقیہ تحریر کے تصور کیجائے جو نامبردگان کو مقدمات مابعد ہیں کسی طرح پابند نہیں کرتی (۱) جہانکہ پہلی نالش زیر دفعہ ۳۸۳ مجموعہ ہذا اس بنا پر ڈسمس ہوئی کہ ڈگری برخاست ہو چکی تہی تو دوسری نالش بربنائے استحقاق دوبارہ قرق ہونے پر ممنوع نہیں (۲) یا جبکہ واپسی مقدمہ پر کوئی فریق بوقت سماعت حاضر نہو (۳) یا پہلی نالش زیر دفعہ ۲۰ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۹ء (بنگال) ڈسمس ہوئی (۴) یا زیر دفعہ ۱ ایکٹ کورٹ فیس (۵) یا زیر دفعہ ۱۸۳ مجموعہ ہذا (۶) یا بباعث عدم شمال فریقین (۷) لیکن دیکہو پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۶۸ سنہ ۱۸۸۴ء یا بباعث شمال بیجا تعدد دعوی (۸) یا جبکہ مدعا علیہ پر اختیار سماعت نہو (۹) یا جس جایداد کی بابت دعوی ہے وہ عرضی دعوی ہیں غلط طور پر بیان کیگئی ہو (۱۰) یا جبکہ عرضی دعوی کے ساتہہ حسب نمونہ فرد اراضی شامل نہ کیا گیا ہو (۱۱) یا بوجہ نہ داخل کرنے سرٹیفکیٹ کلکٹر زیر دفعہ ۶ ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء (۱۲) یا بوجہ عدم حصول سرٹیفکیٹ وراثت (۱۳) یا بوجہ نہ ادا کرنے فیس کمیشن کے (۱۴) یا جبکہ دعوی اس وجہ پر زیر دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص خارج ہو جائے کہ مدعی مستحق دادرسی مزید کا ہے (۱۵) یا یہ کہ مدعی اسوقت مستحق قبضہ نہیں (۱۶) یا جبکہ عدالت نے روئداد پر فیصلہ کرنے سے بالکل انکار کیا ہو (۱۷) یا جبکہ نالش

(۱) نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۰۸ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۸۸۱ء (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۹ – (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۴ – (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۸۲ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۲ – (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۵ – (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۱۳ – (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ (۱۱) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۷ء (۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۶۴ سنہ ۱۸۸۲ء (۱۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۶ – (۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۰ – (۱۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ – (۱۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۱ء – (۱۷) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ء۔

اول بوجہ اختیار سماعت کے ڈسمس ہوئی ہو (۱) یا جبکہ منصف نے بوجہ اختیار سماعت کہ نالش قابل سماعت عدالت مال ہے دبلا تجویز کرنے امور تنقیح طلب دیگر کے نالش اول خارج کردی ہو تو وہ مابعد کی نالش قبضہ بعدالت دیوانی کی مانع نہین ہے (۲) یا بباعث پیش از وقت ہونے کے خارج ہو (۳) یا جہانکہ نام کسی فریق کے خارج کرنیکا حکم دیا گیا ہو لیکن غلطی سے نام خارج نہ کیا جاوے اور اسی باعث سے نالش ڈسمس ہو (۴) یا جبکہ ڈگری اول مین تمام سوالات جو پیدا ہون صریح طور پر دوسری نالش مین تصفیہ کے واسطے چھوڑدیے گئے ہون (۵) تو نالش مابعد ممنوع نہین ہے۔

فیصلہ غیر صحیح منجانب عدالت مجاز نسبت کسی بحث قانونی کے جو صرف یا فی الاصل تنقیح طلب مابین فریقین نالش کے تہا مانع اس امر کا نہین ہے کہ کوئی عدالت ایسی بحث کو جو مابین انہین فریقین کے کسی نالش مابعد مین پیدا ہو مطابق قانون کے فیصلہ کرے (۶) لیکن کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے ہے کہ ایک فیصلہ بنالش سابق دربارہ ایک قانونی امر کے گو غلط ہو ایک نالش مابعد مین بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہوگا (۷) نیز الہ آباد ہائیکورٹ نے بھی اُسی قسم کی رائے اختیار کی ہے چنانچہ جس صورت مین کہ عذر یہ ہو کہ ایک عدالتی فیصلہ بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہو جو بلحاظ دیگر امورات کے ضروریات دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کو پورا کرتا ہو اور اندر میعاد مقررہ کے کوئی اپیل نہ کیا گیا ہو تو یہ غیر ضروری ہے کہ آیا فیصلہ مذکور بروئے قانون صحیح تہا یا نہین (۸) گو کوئی امر سابقہ مین تنقیح طلب ہو مگر جب اسپر فیصلہ صادر نہین کیا گیا ہے تو وہ بطور امر تجویز شدہ کے متصور نہین ہوسکتا (۹) نامنظوری عرضی دعویٰ سے ممانعت جدید دعوی کی نہین ہے (۱۰) ڈسمسی نالش زیر دفعہ ۱۰۲ کا یہ منشار نہین ہے کہ وہ مفید مدعا علیہ بطور امر تجویز شدہ کے ہو (۱۱) درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ و نیلام جایداد زیر دفعہ ۱۰۸ و ۳۱۱ کا نامنظور ہونا مانع نالش مابعد بغرض مذکور نہین ہے (۱۲) جو فیصلہ حلف پر ہو جاوے وہ تاثیر امر تجویز شدہ کی نہین رکھتا (۱۳) اگر فیصلہ ثالثی نامنظور ہو جائے تو مانع دعوی بہر کا نہین ہے (۱۴)

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۴ و پنجاب رکارڈ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء (۲) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۶۸ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۹۳ء (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۹ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۶۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۱ و جلد ۷ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۰۴ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۰۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۹ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰ و ۲۱ صفحہ ۳۱۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد اول سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۶۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰۷ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۲۷ - (۹) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۱۴۳ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۸۹ و جلد ۱۸ صفحہ ۶۴۷ - (۱۰) پنجاب رکارڈ نمبر ۱۳۳ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۰ء (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۹۸ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۱۷ سنہ ۱۸۸۹ء (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۵۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۰۵ - (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۵۹ (۱۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۴ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۱ء

فیصلہ و ڈگری مطابق شرائط فیصلہ ثالثی امر تجویز شدہ کا اثر رکھتے ہین (۱) نالش دخلیابی اراضی کی کلیتاً اس بناپر ڈسمس ہوئی کہ مدعی نے اپنا استحقاق نسبت کل جایداد کے ثابت نہین کیا گو اُس نے نسبت ایک ثلث کے ثابت کیا بعد ازان اُس نے ایک ثلث کی نالش کی جو بوجہ امر تجویز شدہ کے نامسموع ہوئی (۲) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۵ و جلد ۵ صفحہ ۵۹۵ و ویکلی نوٹ سنه ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۷۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۸۹۔

اگر مدعی ثبوت دینے سے قاصر رہا ہو تو پھر دوبارہ دعویٰ نہین ہو سکتا (۳) اگر عدالت ایک امر تمہیدی پر مقدمہ کا فیصلہ کر سکتی ہو تو روئداد پر فیصلہ نہین کرنا چاہئے (۴) اجازت عدالت سے کوئی نیا دعوی پیدا نہین ہوتا (۵)

جہانکہ پہلی نالش بنیاد دوسری نالش کی ہو اگر نالش بیدخلی خارج ہو جاوے تو دوسرا دعوی فک الرہن ہو سکتا ہے (۶) دیکھو نمبر ۲۳ سنه ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی پہلی نالش واسطے بیدخلی کے دوسری نالش واسطے لگان کے بموجب پٹہ کے (۷) پہلی نالش واسطے لگان کے دوسری نالش واسطے پیمایش اور استقرار سالانہ لگان کے (۸) پہلی نالش واسطے قبضہ کے دوسری نالش واسطے تقسیم کے (۹) پہلی نالش واسطے قبضہ اپنے حصہ کے اور دوسری واسطے استقرار حصہ خود منجملہ شاملات دیہہ کے (۱۰) پہلی نالش واسطے قبضہ کے دوسری نالش واسطے منسوخی نیلام اجراے ڈگری کے (۱۱) ہو سکتی ہے۔ نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۳۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵۔

اثر ڈگری نمائشی دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۰

ڈگری لگان جو دوران اپیل دوسری نالش لگان مین حاصل کیجاوے دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰ و جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۵۶۔

فک الرہن نالش فک الرہن کی دوبارہ ممنوع نہین ہے (۱۲) لیکن اگر راہن ڈگری انفکاک کو بوجہ نہ ادا

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۵۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۷ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۳ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۳۳ سنه ۱۸۸۴ء (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ (۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۴ سنه ۱۸۸۹ء و نمبر ۴۸ سنه ۱۸۸۶ء (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۴۲ سنه ۱۸۸۶ء (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۷ و جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ (۱۰) نمبر ۱۱۳ سنه ۱۹۰۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۸۳ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲ دسمبر ۹ سنه ۱۸۷۶ء و نمبر ۱۴ سنه ۱۸۸۶ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۱۹ و جلد ۷ صفحہ ۲۳۴ و جلد ۱۲

کرنے زر رہن اندر میعاد مقررہ کے زایل کردی تو دوسری نالش انفکاک بابت اُسی رہن کے ممنوع ہے (۱)

احکام درمیانی و اجرای ڈگری | درخواست اجرای ڈگری کے زاید المیعاد ہونیکا سوال امر تجویز شدہ نہیں ہے (۲)

حکم نامنظوری درخواست اجرای ڈگری ایک تجویز داخل قاعدہ امر تجویز شدہ نہیں ہے (۳) دیکھو خلاف اس کے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۲ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۴۳ ۱۸۸۶ء و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۶ - کارروائی دیوالیہ زیر ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء مابعد کی کارروائی زیر ایکٹ مذکور مین امر تجویز شدہ نہیں ہے (۴)

مشترک مدعا علیہم | جہانکہ ایک فیصلہ مابین مدعا علیہم اس غرض کے واسطے ضروری ہو کہ مدعی کو مناسب دادرسی حاصل ہو تو فیصلہ مذکور ایک امر فیصل شدہ مابین مدعا علیہم اور نیز مابین مدعی اور مدعا علیہم کے ہوگا لیکن اس اثر کے پیدا ہونیکے واسطے ایک اختلاف حقوق مابین مدعا علیہم اور ایک ایسا فیصلہ موجود ہونا چاہیے جس کے رو سے اصلی حقوق اور فرائض مخصوص کئے گئے ہوں بغیر ضرورت کے ایک فیصلہ مابین مدعا علیہم کے امر فیصل شدہ ہوگا اور وہ اون کے مابین محض نتیجہ اس امر واقعہ کیوجہ سے امر فیصل شدہ ہوگا کہ وہ اس دعوی کی تردید کرنے مین جو کہ اُن سب کے مقابلہ مین کیا گیا تہا مشترک طور پر کامیاب رہے ہین جو کہ ایک حصہ کی بابت اُن کے برخلاف بطور ایک جماعت کے کیا گیا تہا (۵) لہذا تصفیہ مابین مدعی و مدعا علیہم نیز مابین مدعا علیہم امر تصفیہ شدہ ہوگا درحالیکہ مابین حقوق مدعا علیہم کے تناقض ہو لیکن بدون ضرورت نہین (۶) مدعی اور مدعا علیہ نے نالش واسطے قبضہ اراضی کے جو مدعا علیہ نے مدعی کے ہاتھ بذریعہ ایک رجسٹری شدہ دستاویز کے منتقل کردی ہوئی تہی دایر کی جو بوجہ عدم ثبوت استحقاق مدعا علیہ کے خارج ہوئی - دوسری نالش مین جو مدعی نے

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۷ و رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی ۱۸۷۴ء صفحہ ۶۲ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۲۴ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۳ و جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۷ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۴۳ ۱۸۸۳ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۶ (۴) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۴ ۱۸۸۲ء (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۶۴ - (۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۴ ۱۸۹۰ء و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۵ و ہیر رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۲۷ بصفحہ ۶۳۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۸۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ و جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۴ و جلد ۵ صفحہ ۲۶۴

مدعاعلیہ کے نام واسطے واپسی زرثمن اور خرچہ عاید شدہ بمقدمہ اول کے رجوع کی مدعاعلیہ نے اپنے مبینہ استحقاق کے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ تجویز ہوئی کہ مدعاعلیہ ایسا نہین کرسکتا (۱) ایک نالش مین جو بغرض بازیابی حصہ مدعی اراضی متعلقہ ایک اگرہام مین سی تہی۔ مدعاعلیہم نے یہ عذر کیا کہ اراضیات متنازعہ اُن کی اپنی ملکیت ہین اور ناقابل تقسیم ہین۔ ایک سابقہ نالش، مرجوعہ ایک فریق نالش ہذا بنام مدعی حال و مدعاعلیہم وغیرہ بعوض دلاپانے حصہ خود منجملہ اراضیات اگرہام مین قرار دیا گیا تہا کہ اراضیات متنازعہ اراضیات اگرہام کا ایک جزو بناتی ہین اور مقدمہ مذکور کی اجرا ڈگری مین تقسیم کیگئی تہین مدعی اور مدعاعلیہم اسوقت ایک ہی طرف کے فریق تہے۔ تجویز ہوئی کہ مدعاعلیہم مذکورہ بالا عذر کرنے سے ممنوع ہین (۲) کارروائی اجرا ڈگری تقسیم خواہ مدعی کیجانب سے ہو خواہ مدعاعلیہ کی طرف سے ہو دونون کی طرف سے تصور ہوتی ہے (۳) عذر امر تصفیہ شدہ کا کسی مرحلہ مین اُٹھایا جاسکتا ہے (۴)

تشریح اول ضرور ہے کہ نالش سابق مین امر متذکرہ صدر کا ایک فریق مظہر ہوا اور دوسرے فریق نے صراحتاً یا معناً اُس سے انکار یا اقبال کیا ہو۔

نالش سابقہ الفاظ "نالش سابقہ" سے مراد وہ نالش ہے جو پہلے دایر ہوئی ہو اور انکا اطلاق اس نالش پر نہین ہوسکتا جو پہلی نالش کے بعد دایر ہوئی ہو جسمین ممنوع السماعت ہونیکا عذر کیا گیا ہو (۵)

امر جو صریحاً اور دراصل تنقیح طلب ہو دیکہو شرح مندرجہ زیر دفعہ ہذا زیر عنوان مذکور۔

(ن) نے (ر) پر واسطے نصف پڑایہ بدعوی حق وراثت اور واسطے دوسرے نصف کے بدعوی خاص ملکیت نالش کی (د) نے اس امر سے انکار کیا کہ (ن) کا کوئی حق پڑایہ مذکور پر نہین ہے یا کہ نصف پڑایہ اوسکی ملکیت ہے ایک امر تنقیح طلب نسبت اس امر کے قرار دیا کہ آیا نصف پڑایہ مذکور ملکیت (د) ہے۔ اس امر کی تجویز عدالت نے بحق (ن) کی (ن) نے آخرکار بابت نصف پڑایہ مذکور کے جسکا وہ بذریعہ حق وراثت دعویدار تہا ڈگری حاصل کی (د) نے اپیل کیا کہ یہ ثابت نہین کیا گیا کہ نصف پڑایہ مذکور (ن) کی ملکیت تہا۔ اپیل منظور ہوا اور دعوی خارج ہوا۔ بعد ازان (د) نے (ن) پر بابت قیمت اُن اینٹون کے جو (ن) پڑایہ مذکور سے بیجا طور پر لیگیا تہا نالش دائر کی۔ (ن) نے یہ جواب دہی کی کہ نصف پڑایہ مذکور اوسکی ملکیت ہے۔ تجویز ہوئی کہ یہ امر تنقیح طلب کہ آیا نصف پڑایہ مذکور (ن) کی ملکیت ہے یا نہین حسب تشریح ہذا امر تجویز شدہ ہے (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۸ بصفحہ ۱۰ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۳ و ۴۲۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۵۱ (۴) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۹ ۱۸۸۶ء (۵) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۷۵ ۱۸۹۵ء (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۱۴۔

تینون مدعاعلیہم یعنی (گ)، (ز)، (گ) اور انکا بہائی (م) جو دادا مدعی کا تہا اہالی ایک خاندان کے تہے اور اُن کے قبضہ مین جایداد غیر منقولہ غیر منقسم تہی اور اسمین مواضع (ب)، و (پ)، و (س) شامل تہے منجملہ ان موضعون کے دو اول الذکر ضلع پونا مین اور ایک آخر الذکر ضلع ستارا مین واقع تہا سنہ ۱۸۷۶ء مین تینون مدعاعلیہم نے بہر ایک نے بذریعہ نالش علیحدہ (م) پر عدالتہائے پونا مین واسطے بٹوارہ مواضع (ب) و (پ) کے نالش دایر کی نامبردگان نے اپنی عرضیدعوی مین موضع (س) کی نسبت یہ تحریر کیا کہ وہ خاص مملوکہ نامبردگان ہے اور اوسکا بٹوارہ ہونا چاہیئے (م) نے اپنے جواب مین استحقاق بٹوارہ مواضع (ب) و (پ) سے انکار کرنے پر قناعت کی اور نسبت حصہ ملکیت موضع (س) کے علی سبیل البدل کوئی دعوی نہ کیا۔ مدعی یعنی پوتا (م) نے اب مدعاعلیہم پر عدالتہائے ستارہ مین واسطے بٹوارہ موضع (س) کے بدین حجت نالش دایر کی کہ نامبردہ بذریعہ کارروائیات سابق موقوعہ عدالتہائے پونا کے ایسا کرنے سے ممنوع تہا۔ تجویز ہوئی کہ دعوی مدعی ایک امر فیصل شدہ ہے اور نالش نامبردہ از روئے احکام تشریح اول و ۲ ممنوع ہے (۱)

تشریح دوم۔ ہر امر جو ویسی نالش سابق مین جواب دعوی کی بنا قرار دیا جاسکتا تہا اور قرار دینا چاہیئے تہا سمجہا جائیگا کہ وہ ویسی نالش مین ایک امر متنازعہ تہا اور وہ اصل تنقیح طلب تہا۔

نالش سابق | دیکہو نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب کارڈ دیوانی مندرجہ زیر تشریح اول دفعہ ہذا۔

تشریح ہذا صرف اُن مقدمات سے متعلق ہے جنمین مدعی نے پہلے موقع پر کسی خاص دادرسی کی نسبت ایک استحقاق کی تقویت پر نالش کرکے بعد مین اُسی کا دعوی ایک اور استحقاق کی بنا پر کیا ہو جس سے کہ اُس نے اپنے آپ کو پہلی نالش مین مستفید کیا ہوتا۔ اور اُن مقدمات سے متعلق نہین ہے جہانکہ ہر دو نالشات مذکور کے امور مدعابہا مختلف ہون (۲)

وہ امر جسے نالش سابق مین جواب یا دعوی کی بنا بنانا چاہیئے تہا | یہ حکم مندرجہ تشریح ہذا کہ کوئی امر جو نالش سابقہ مین دعوی یا جواب دعوی کی بنا بنایا جاسکتا تہا یا بنایا جانا چاہیئے تہا" بطور ایک ایسے امر کے خیال کیا جائیگا جو براہ راست اور اصلی طور پر ایسی نالش مین امر متنازعہ ہو لیکن یہ درج نہین ہے کہ ایسے امر کی نسبت یہ خیال کیا جائیگا کہ اوسکی سماعت ہوچکی ہے اور قطعی طور پر اسکا تصفیہ ہوچکا ہے۔ تشریح مذکور کا یہ منشا نہ تہا کہ اوسکی رو سے کوئی فریق کسی ایسے امر کو کسی نالش سابقہ مین اپنے حق مین فیصلشدہ خیال کرے جو در اصل اسطرح فیصل نہوا ہو بلکہ تشریح مذکور کا اطلاق اس تصفیہ پر ہوتا ہے جسمین مدعاعلیہ کے پاس کوئی جواب دہی ہو جسے اگر وہ چاہتا پیش کرسکتا تہا یا اُسے پیش کرنا چاہیئے تہا (۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۔

(۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۹۳ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۲۳۔

لیکن جسحال مین کہ مدعاعلیہ ترتیبی کے مقابلہ مین پہلی نالش مین کسی دادرسی کی استدعا نہ کیگئی ہو اور نہ کوئی
عطا کیگئی ہو تو نالش مابعد منجانب مدعاعلیہ کو بخلاف مدعی و دیگر مدعاعلیہم نالش ماسبق کے بروے تشریح دوم
دفعہ ۱۳ کے ممنوع السماعت نہین ہوجاتی بدینوجہ کہ اُسے نالش ماسبق کے جواب مین اپنے دعوی حال کو بنائے
جواب دعوی بنانا چاہیئے تہا (۱) تشریح ہذا کا یہ منشا ہے کہ مدعی کو جملہ وجوہات پر جو اوس کے لئے بتائید
اوس کے دعوی مندرجہ عرضیدعوی کے موجود ہین استدلال کرنے پر مجبور کیا جاے (۲) ایک بیوہ نے اُس
زمین پر جو اوسکو بطور جایداد بیوہ ہاتہہ لگی تہی ادائیگی قرضجات کا مواخذہ عاید کیا بعد ازان اوس نے اُسی
جایداد کو اپنے قریبی وارث یا منتقل الیہ کے نام اس شرط سے منتقل کردیا کہ وہ اوس کے تمام قرضجات ادا کردے
نالش منجانب قرضخواہ بنام بیوہ (جو زندہ تہی) اور وارث مین وارث کے مقابلہ مین بنا دعوی یہ تہا کہ جایداد
زیر مواخذہ اسکے پاس ہے نالش مذکور وارث کے مقابلہ مین خارج کردیگئی لیکن برخلاف بیوہ ڈگری دیگئی نالش حال
مین وارث سے متوفی بیوہ کے قرضہ کی ادائیگی کا دعوی اس دلیل پر کیا گیا کہ اُسنے جایداد تابع شرط ادائیگی جملہ
قرضجات کے لینے کا اقرار کیا ہے تجویز ہوئی کہ یہ امر مقدمہ سابق مین دعوی کی بنا قرار دیا جاسکتا تہا اور دیا جانا
چاہئے تہا اور اس لیئے قیاس کیا جائیگا کہ وہ نالش مین درحصل ورصریحاً تنقیح طلب تہا اس لیئے نالش حال
ممنوع السماعت ہے (۳) مدعیان نے نالش حال واسطے دلاپانے خاص اراضی کے بدین بیان کی کہ بر طبق وفات
بیوہ مالک سابق کے نامبردگان بحیثیت ورثاے بازگشت کے مستحق ہوگئے ہین سابق مین انہون نے مدعاعلیہ
کے نام اُسی اراضی کی بابت نالش بدین دعوی کی تہی کہ وہ اس خاندان مشترکہ کے پسماندہ ممبران ہین جس کے
کہ تابع مالک سابق تہا نالش مذکور خارج کردیگئی تہی تجویز ہوئی کہ نالش حال بروے دفعہ ۱۳ تشریح دوم ممنوع السماعت
ہے کیونکہ بصورت متبادل مدعیان دادرسی متدعویہ حال کا ادعا نالش سابق مین کرسکتے تہے (۴) اسیطرح
نالش بنسبت کل جایداد بحیثیت پسران متبنی مین جاری ہونے کی حیثیت کے پیش کرنے سے ترک کرنا جو کہ بوجہ عدم
ثبوت خارج کیگئی ہو نالش مابعد بحیثیت ورثا کا مانع ہے (۵) ایک سابقہ نالش مرجوعہ ۱۸۹۰ء مین مدعی نے
بعض اراضی کے دلاپانے کی نالش کی تہی جسکی بابت اسکا بیان تہا کہ ۱۸۶۰ء مین زبانی طور پر مدعاعلیہم کو
پٹہ پر دی گئی تہی مدعاعلیہم نے اس زبانی اقرار پٹہ پر لینے سے انکار کرکے یہ عذر کیا کہ انہونے اراضی مذکور مدعی کے
سابق جانشین سے بروے ایک اقرار تحریری ۱۸۶۶ء کے لی ہوئی ہے عدالت نے ایک ڈگری بحق مدعی بدین

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۹ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۳۱ -
(۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹ منفصلہ پریوی کونسل وجلد ۴ صفحہ ۱۹۰ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۹
(۵) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی -

قرارداد صادر کی کہ پٹہ بروئے اقرار تحریری ۱۸۸۶ء سے پہلے منقضی ہوگیا تھا اور کہ مابعد کا تصرف قدیم اراضی بموجب ایک زبانی اقرار کے تھا۔ ڈگری مذکور کے اجرا کے لئے کوئی کارروائی نہ کیگئی تھی مدعی نے اب مدعا علیہم کے نام نالش واسطے دلاپانے اُسی اراضی کے معہ باقیات لگان کے دایر کی اور اپنے دعوی کو اسی تحریری اقرار ۱۸۸۶ء پر مبنی رکھا اور نیز اپنے استحقاق بطور مالک اراضی مذکور پر۔ عدالت ضلع نے دعوی کو بربنائے تحریری اقرار کے امر فیصل شدہ قرار دیا اور نیز کہ اب مدعی اپنے استحقاق کی بنا پر نالش نہیں کرسکتا کیونکہ استحقاق مذکور نالش اول میں دعوی کی بنا قرار دیا جانا چاہیے تھا۔ بر طبق اپیل عدالت ہائیکورٹ تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی کا استحقاق بحیثیت مالک اراضی نالش سنہ ۱۸۹۰ء میں تسلیم کیا گیا تھا لہذا مدعا علیہم کو حق تصرف قدیم بمقابلہ اوس کے ۱۸۹۰ء میں حاصل نہ ہوسکتا تھا جبکہ نالش حال دایر کی گئی تھی لہذا مدعی اراضی مذکور کے دلاپانے کا بربنائے اپنے استحقاق کے بلاواسطہ اس امر کے کہ اُس نے اراضی مدعا علیہم کو پٹہ پر دی تھی مستحق تھا اور دعوی نسبت باقیات لگان بروئے سابقہ اقرارنامہ تحریری کے بوجہ نالش سابقہ کے امر فیصل شدہ تھا لیکن مدعی کا ترک نسبت نالش کرنے بربنائے اپنے عام استحقاق کے بنا نالش اول نالش حال کا مانع نہ تھا کیونکہ اوس کے استحقاق بحیثیت مالک اراضی کی نسبت کبھی بھی تنازعہ نہیں کیا گیا تھا (۱)۔ ایک نالش ماقبل میں جسمیں مدعی ایک فریق تھا مدعی کا استحقاق اُس قطعہ اراضی کی نسبت جسپر مدعا علیہم قابض تھے بدین بیان ثابت کرنیکی کوشش کیگئی تھی کہ وہ اسپر بروئے ایک مبینہ خاص پٹہ کے قابض ہیں عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ کوئی ایسا پٹہ تحریر نہ کیا گیا تھا مدعی نے اب اراضی مذکور کا دعوی بطور ملکیت اپنے دیوانیم کے کرکے اپنے استحقاق کی بنا پر اوس کے دلاپانے کی نالش کی نیز اس نے پھر ایک مرتبہ مبینہ پٹہ کا ذکر کیا تجویز ہوئی کہ گو سوال جواز پٹہ امر فیصل شدہ تھا تاہم مدعی مجاز تھا کہ اپنے استحقاق کی بنا پر بھی بلاواسطہ طور پر پٹہ کے کی نالش کرتا اور وہ اس امر واقعہ کی وجہ سے ایسی نالش کرنے سے ممتنع نہ تھا کہ پہلی نالش صرف پٹہ پر مبنی رکھی گئی تھی (۲)۔ مدعی نے مدعا علیہم پر بعض خاص اراضی کے قبضہ کی نالش بدین بیان کی کہ وہ اراضی مذکور کا مالک ہے منصف نے ڈگری قبضہ اس بنا پر صادر کی کہ وہ اُس گاؤں میں جہاں اراضی متنازعہ واقع ہے منجملہ مالکان ہے صاحب ڈسٹرکٹ جج نے بر طبق اپیل منجانب مدعا علیہم بر وجہ عدم ثبوت قبضہ مدعی کے نالش کو ڈسمس کیا اور مدعی کو اختیار دیا کہ وہ علیحدہ نالش قبضہ بحیثیت غیر مالک کے دایر کرسکتا ہے منصف نے اُس نالش کو جو بحیثیت مذکور دایر کیگئی بروئے دفعہ ہذا تشریح دوم خارج کردیا۔ تجویز ہوئی کہ دوسری نالش صحیح طور پر ڈسمس کیگئی ہے گو نالش اول میں مدعی نے اپنے حق قبضہ بحیثیت غیر مالک کا ادعا صریح طور پر نہ کیا تھا لیکن اُسے ایسا کرنا چاہیے تھا اور اس کے ایسا کرنے کے بغیر بھی نالش ایک ایسی قسم کی تھی جسمیں عدالت اس کے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۹ و ۳۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳۔

خاص طور پر پیش کیے جانیکے بغیر بھی اوسکی نسبت غور کرنے کی مجاز ہتی (۱) جو امر کہ بطور ایک جواب دعوی نالش اول کے نہ اٹھایا گیا ہو نالش بعد مین نہین اٹھایا جاسکتا (۲) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۱ ہم زیر دفعہ ۴۳ ایکٹ ہذا - جہانکہ بجواب ایک دعوی کے خواہ وہ ایک نالش مین یا درخواست اجراے ڈگری مین کیا گیا ہو مدعاعلیہ یا مدیون ڈگری کے لیے بعض جوابات یا اعتراضات کا اٹھانا ضروری ہو اور اوس کو اون کے اٹھانے کا موقعہ دیا گیا ہو مگر وہ ایسا نہ کرے تو فیصلہ عدالت جو اس کے خلاف ہو بطور ایک تصفیہ کسی ایسے جواب کے متصور نہ کیا جانا چاہیے جو صراحتہً اٹھایا نہ گیا ہو بالکل اسی طرح گویا کہ وہ اوس نے صریح طور پر اٹھایا تھا چنانچہ جس حال مین کہ بعض مدیونان ڈگری نے کئی ایک درخواست ہاے اجراے ڈگری برخلاف مجوگندنے دین جنہین ڈگریداران نے ڈگری کو ایسا متصور کیا گویا کہ تعداد ڈگری شدہ پر سود عاید ہے اور عدالت اجراے ڈگری کنندہ نے مطابق درخواست ہاے مذکور کے احکام صادر کیے تو تجویز ہوئی کہ مدیونان ڈگری مابعد کی درخواست اجرا کے کیے جانے پر یہ اعتراض نہین کرسکتے کہ ڈگری کی رو سے کوئی سود واجب الادا نہ تھا (۳) تشریح نہا مین صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ "ہر امر جو اوس مقدمہ سابق مین جواب یا دعوی کی بنا قرار دیا جاسکتا تھا اور قرار دینا چاہیے تھا سمجھا جائیگا کہ وہ مقدمہ مین ایک امر صریحا اور دراصل تنقیح طلب تھا" لیکن اس مین یہ بیان نہین کیا گیا کہ" اور اوسکی نسبت یہ فرض کیا جائیگا کہ اسکا صریح اور قطعی فیصلہ کیا گیا ہے" گو سوال مذکور پر عدالت نے کبھی غور نہ کیا ہو اور باوجودیکہ نالش مابعد کا امر مدعابہا نالش اول کے مدعابہا سے بالکل مختلف ہو صرف اس صورت مین جبکہ ہر دو نالشات کا امر مدعابہا ایک ہی ہو معاملہ مذکور کی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ اوسکی سماعت اور تجویز قطعی طور پر حسب منشاء دفعہ ہذا کیگئی ہے گو معاملہ مذکور کبھی زیر تنقیح نہوا ہو لیکن یہ قرار دینا بہت مشکل ہے کہ وہ معاملہ جو کبھی تنقیح نالش اول مین اٹھایا نہین گیا اور جو نالش مابعد کے جواب دعوی مین اٹھایا گیا ہے جبکہ امر مدعابہا پہلی نالش کے امر مدعابہا سے مختلف ہی باوجود اس کے بروے تشریح ہذا نہ صرف ایک ایسا امر متصور کیا جانا چاہیے جسکی تجویز اور سماعت قطعی طور پر کیگئی ہے بلکہ بطور ایسے امر کے بھی جو اہم طور پر تنقیح مین اٹھایا گیا تھا (۴) چنانچہ ایک نالش مین جو مدعیہ نے مدعاعلیہ کے برخلاف واسطے دلاپانے لگان کے دایر کی تہی مدعاعلیہ نے رشتہ مالکی مزارعہ

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۸ء (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۵ (۳) ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۱ بصفحہ ۱۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۳ و سمتھ لیڈنگ کیسیز جلد ۲ صفحہ ۵۷ و لا رپورٹ کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۳۰۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ بصفحہ ۲۰۰ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۹ -

کی موجودگی سے انکار کیا لیکن اس نے یہ عذر نہ کیا کہ مدعیہ صرف بیناامیدار ہی مدعیہ نے ایک ڈگری حاصل کی ایک نالش مابعد مین جو اسی مدعا علیہ نے اسی مدعا علیہ کے برخلاف لگان سنین مابعد کی بابت دائر کی تہی مدعا علیہ نے منجملہ دیگر عذرات کے یہ عذر کیا کہ مدعیہ صرف بیناامیدار ہے مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ نالش ماقبل ایک امتناع بہ خلاف مدعا علیہ کے ہی تجویز ہوئی کہ گو معاملہ زیر تنقیح نالش ماقبل مین ایک جواب ہو سکتا تہا اور کیا جانا چاہئے تہا تاہم چونکہ اسکا فیصلہ عدالت نے حسب منشائے دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہ کیا تہا اس لیے مدعا علیہ نالش حال مین اس عذر کے اُٹہانے سے ممتنع نہین ہے کہ مدعیہ صرف بیناامیدار ہو را جسحال مین کہ ایک نالش لگان میز لگان متدعویہ مین صریحاً ایک ایسی رقم شامل تہی جس کے بطور ناجایز الابواب ہونے کے عذر کیا گیا ہو تو محض یہ امر واقعہ کہ ایک سابقہ نالش لگان مابین انہین فریقین مین بلحاظ اس حقیت کے مدعا علیہ نے عذر مذکور نہین اُٹہایا گو کہ وہ ایسا کر سکتا تہا بصورت عدم موجودگی اس امر کے امر مذکور کی بابت سابقہ نالش مین صریح دشیل طور پر فیصلہ کیا گیا ہے اوسکو عذر مذکور کے ایک مابعد کی نالش مین اٹہانے سے باز نہین رکہتا (۲)

اسیطرح ایک نالش قبل مابین مدعی و مدعا علیہ مین مدعی نے بیان کیا تہا کہ جایداد خاندانی دو حصص مین تقسیم ہو چکی ہی اور بروئے اس دستاویز تقسیم کے جو اسوقت تحریر کیگئی تہی اس نے ایک حصہ کا اُن حصص مین سے دعوی کیا تہا چونکہ دستاویز مذکور ناجایز قرار دیگئی تہی اس لیے نالش خارج کی گئی تہی اور مدعی کو عام تقسیم کی نالش کرنے کی اجازت بطور یکے از ارکین خاندان مشترکہ اہل ہنود کے دیگئی تہی تجویز ہوئی کہ نالش دوم امر فیصل شدہ نہ تہی کیونکہ گو مدعی نالش اول مین علی سبیل البدل عام تقسیم کا دعوی کرسکتا تہا درصورتیکہ وہ اُس تقسیم کے ثابت کرنے سے قاصر رہتا جو اُس نے بیان کی تہی تاہم یہ نہین کہا جا سکتا کہ اُسے ایسا ہی کرنا چاہئے تہا (۳)

۱۸۶۸ء مین تین کس پسران (ن) نے بغرض دلاپانے قبضہ ایک خاص دو آنہ حصہ زمینداری کے نالش کی مدعا علیہ نے یہ جواب دہی کی کہ ایک آنہ کا حصہ تو اوسکو (ن) والد مدعیان نے ہبہ کر دیا ہوا ہے اور باقی ایک آنہ پر نامبردہ بعوض اس روپیہ کے قابض ہے جو مسمی (ن) نے اس سے قرض لیا تہا نالش مذکور بدین قرارداد خارج ہوئی کہ تاوقتیکہ مدعیان روپیہ ادا نہ کرین قبضہ حاصل نہین کر سکتے زان بعد مدعیان نے بشمول یک کس دیگر جس کے پاس نامبردگان نے ایک آنہ کا حصہ متنازعہ فروخت کر دیا تہا. مدعا علیہ مذکور کے برخلاف نالش بغرض دلاپانے جایداد مذکور کے کی. عدالت مرافعہ اولی نے دفعہ ۱۳ کو متعلق کر کے نالش کو خارج کر دیا ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ نالش اول مین مدعیان ایک علی سبیل البدل دعوی کر سکتے تہے اور اُن کو کرنا چاہئے تہا جسمین اگر وہ ڈگری کرتے تو کامیاب ہوتے چونکہ ایسا نہین کیا گیا اس لیے دفعہ ۱۳ صحیح طور پر متعلق کیگئی ہے (۴)

(۱) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۱ (۲) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱ و جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۱ (۳) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۰۹ (۴) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲.

ایک مدعی نے نالش واسطے قبضہ جایداد غیر منقولہ کے بحیثیت مالک رجوع کی لیکن نامبردہ کو بطور مالک کے کوئی استحقاق حاصل نہ تہا بلکہ ایک غلب استحقاق بطور مرتہن کے حاصل تہا دایر کی تجویز ہوئی کہ نامبردہ ایک نالش مابعد باہمین فریقین مذکور بغرض قبضہ جایداد مذکور مین بطور مرتہن دعوی نہین کرسکتا کیونکہ اسکا استحقاق بطور مرتہن نالش اول مین بطور ایک علے سبیل البدل وجہ دعوی کے قائم کیا جاسکتا تہا (۱) ڈگری انفکاک کہ جسمین حکم ادای زر قرضہ رہن اندر وقت معہودہ کے ہو واسطے بیعبات کے درصورت قاصر ہونے کے نہین ہے اگر درمیان تین سال کے جاری نہ کرائی جائے تو بنفسہ بطور ڈگری بیعبات کے موثر ہوگی بعد اس کے کہ ایسی ڈگری صادر ہو یہ اختیار مرتہن کو نہین ہے کہ نالش واسطے دلاپانے زر رہن بذریعہ نیلام جایداد مرہونہ کے دایر کرے کیونکہ اسکا حق نیلام حسب تشریح ہذا ممنوع السماعت ہے (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۳ جبکہ نالش دخلیابی بوجہ ہبہ مدعا علیہم پر دایر ہوا اور مدعا علیہم نے عذر کیا کہ ہم بطور مرتہن از جانب شخص ثالث قابض ہین اور مدعی نے رہن کی ناجوازی کی بابت کوئی عذر نہ کیا تو بعد ازان بر بنا ے ناجوازی رہن کے دعوی نہین کرسکتا (۳) نالش زر رہن مین عذر تصفیہ حساب کا نہ کرنا (۴) یا دعوی وراثت مین عذر وصیت نامہ کا نہ کرنا (۵) یا مقدمہ دخلیابی مین عذر وقف کا نہ کرنا (۶) یا یہ عذر کہ جایداد قابل انتقال نہین ہے (۷) یا مقدمہ بیدخلی مین عذر معاوضہ کا نہ کرنا (۸) یا نالش تقسیم بحیثیت وارث شخص متوفی مین مدعا علیہم کا کسی مواخذہ کا ذکر نہ کرنا جو مدعا علیہم کو خود حاصل ہو یا کسی اور کے ذریعہ حاصل ہو مثلاً مواخذہ مہر والدہ خود کا (۹) یا مقدمہ ازدیادی لگان مین عذر ترقی حیثیت کا نہ کرنا (۱۰) یا مقدمہ دخلیابی مین عذر قرضہ ناجایز کا ذکر نہ کرنا (۱۱) یا نالش انفکاک رہن بنجانب خریدار مین عذر حق شفع کا نہ کرنا (۱۲) لیکن دیکھو نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب رکارڈ دیوانی - یا مقدمہ منسوخی انتقال مین عذر وارث ہونے کا نہ کرنا (۱۳) یا دعوی نفاذ رہن مابعد مین مدعا علیہم کا اپنے رہن ہاے اول کا عذر نہ کرنا (۱۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۱۷ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۳۲ و سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۰ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۴ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۷ نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۲ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۶۲ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۱ (۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۸۹ سنہ ۱۸۸۰ء (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ (۸) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۷ء (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۸ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۴ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۷ - (۱۰) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۸۸۴ء (۱۱) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۶ء (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۹ و جلد ۱ صفحہ ۳۰ و ۱۶۲ و ۲۰۲ - (۱۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۸۶ء (۱۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۰ -

یا نالش قبضہ جایداد غیر منقولہ مین مدعا علیہ کا عذر حق شفع کا نہ کرنا بلکہ صرف حق قبضہ بالکانہ کا عذر کرنا بعد مین مدعا علیہ کی طرف سے نالش شفع کا (۱) مانع ہے۔ نالش منسوخی ڈگری برضامندی منجانب نابالغ بربنائے فریب مین عدم موجودگی منظوری عدالت کا عذر نہ کرنا مانع نالش مابعد بغرض منسوخی ڈگری مذکور بربنائے عدم موجودگی منظوری عدالت کا ہے (۲)۔ اگر عذر کیا جاوے اور عدالت علیحدہ نالش کی ہدایت کرے تو ہدایت کچھہ کارآمد نہین ہے اور نہ علیحدہ دعوی ہوسکتا ہے (۳) جسحال مین کہ عرضیدعوی نالش رہن مین وہ جایداد بھی شامل کیگئی ہو جو رہن نامہ مین درج نہین ہے اور بدون کئے جانے کسی قسم کے اعتراض منجانب مدعا علیہ کے ڈگری نسبت جایداد مندرجہ عرضیدعوی کے صادر کیگئی ہو لیکن فیصلہ کے رو سے ڈگری برخلاف جایداد مرہونہ کے دیگئی ہو تو بروئے دفعہ ہذا مدعا علیہ اُس جایداد کی نسبت دعوی کرنے سے ممنوع نہین ہے جو غلط طور پر عرضی دعوی مین شامل کیگئی ہو (۴)۔ ایک سابقہ نالش منجانب مدعا علیہ نالش حال مین جو واسطے دلاپانے نصف حصہ ایک موضع مندرجہ کے تھی ایک تنقیح اٹھائی گئی تھی کہ آیا وہ عہدہ جات اور جایداد مندرجہ کا استعمال اپنے استحقاق سے کرتا ہے یا کہ بحیثیت ایک ملازم تنخواہ دار اوسکی نالش اسوجہ پر خارج کی گئی تھی کہ عہدہ جات اور اوقاف ناقابل تقسیم تھے اور از روئے استحقاق بڑی شاخ خاندان کے نام منتقل ہوئی تھی ۱۸۹۵ء مین ایک نالش اُسنے قایم کرائی اپنے استحقاق جملہ عہدہ جات اور دلاپانے قبضہ دیگر جایداد مندرجہ کے رجوع کی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مجاز تھا کہ نالش ہذا مین استحقاق بروئے قبضہ مخالفانہ کو قایم کرے کیونکہ وہی استحقاق وجہ دعوی کی نالش اول مین قرار دیا گیا تھا گو وہ اوس کے دعوی کی بنا نہ ٹھہرایا گیا تھا (۵)۔ بیوہ نے دعوی بابت ترکہ شوہر خود شوہر کے بھائی اور اوسکی دختر کے نام کیا۔ باثنائے مقدمہ بھائی فوت ہوگیا اور اُسکا داماد زمرہ قایم مقامان قانونی مین شامل کیا گیا مگر اوسکو بیوہ کے دعوی کا جواب دینے کی اجازت نہوئی۔ بیوہ کو نصف جایداد کی ڈگری ملی۔ بعد ازان داماد نے بیوہ اور دختر کے نام بطور وارث دخانہ داماد نالش کی تجویز ہوئی کہ بوجہ فیصلہ سابق ایک سابقہ نزاع فیصل شدہ نہین ہے کیونکہ بناہائے دعوی جُدا جُدا ہین (۶)۔

امر جو صریحاً در اصل تنقیح طلب ہو | دیکھو شرح مندرجہ زیر دفعہ ہذا بعنوان مذکور۔

ایک لاولد مزارعہ موروثی کی وفات پر بعض مالکان دیہہ نے نالش کرکے ڈگری دخلیابی اراضی برخلاف اُن اشخاص کے حاصل کی جنہون نے بحیثیت قایم مقامان مزارعہ متوفی قبضہ لے لیا تھا اور اُن شریک مالکان دیہہ کو جنہون نے اُن کے ساتھہ شامل ہونے سے انکار کیا تھا تو بھی مدعا علیہم گردانا تھا قرار دیا گیا کہ رسپانڈنٹان جو نالش

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۵۱۶۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹۱۔ (۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۷۹ء (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۴۔ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۸ (۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۹۰۳ء۔

سابق مین مدعیان تھے ایک نالش بابعد مین جو اُن کے برخلاف اُن شریک مالکان نے دایر کی تھی جو نالش سابق مین ترتیبی مدعاعلیہم تھے امر فیصل شدہ کا عذر پیش نہین کر سکتے تھے کیونکہ مدعیان کے برخلاف اُن کے حق نسبت قبضہ بلا شرکت غیرے کا سوال نالش سابق مین صریحًا اور دراصل زیر تنقیح نہ تھا اور نہ اوسکی ڈگری سوال مذکور پر موثر تھی (۱)

تشریح سوم۔ جس دادرسی کا دعوی عرضی نالش مین کیا گیا ہو اور وہ ڈگری مین صراحتًا منظور نہ کیگئی ہو وہ اِس دفعہ کی غرض کے لئے ایسی سمجھی جائیگی کہ منظور نہین ہوئی۔

تشریح ہذا مین اُس ڈگری کا ذکر ہے جو صریحًا دادرسی متدعویہ عطا نہین کرتی (۲) تشریح ہذا متعلق اُس دادرسی متدعیہ کے ہے کہ جسکا عطا کرنا عدالت پر بلحاظ اُن امور کے جو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہین لازم ہے (۳)

خریدار جایداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری نے نالش قبضہ دایر کی جو بوجہ عدم ادخال سرٹیفکیٹ نیلام کے ڈسمس ہوئی بعد ازان اوسکی جدید نالش دایر ہونے پر تجویز ہوئی کہ ڈسمسی بطور فیصلہ امر تجویز شدہ کے حسب ادفعہ ہذا مانع نالش نہین ہے (۴)

جس حالمین کہ دو دادرسی ہائے بروئے ڈگری کے عطا کیگئی ہین لیکن عدالت اجرا کنندہ ڈگری صرف ایک کے اجرا کا حکم صادر کرے تو یہ نہین کہا جا سکتا کہ دوسری دادرسی کے عطا کرنے سے عدالت اجرا نے انکار کر دیا ہے اگر ڈگریدار دادرسی مذکور کے اجرا کی درخواست پھر کرے تو پہلی درخواست بطور امر تجویز شدہ کے حائل نہین ہوگی (۵)

جب کہ نالش سابق مین مدعی کو لازم تھا کہ ہر ایک حق کو جسکی بنا پر اوسکو دعویٰ تھا پیش کرتا اور بیان کرتا کہ اگر مین بطور ایک رقم حساب عام کے جسکا مین دعویدار ہون اس ڈگری مین حصہ نہین پا سکتا تاہم بموجب شرائط تقسیم اُس کے پانیکا مستحق ہون خواہ بعد تقسیم کاروبار جاری رہا ہو یا نہ لیکن اُس نے ایسا نہین کیا تو اس لئے نامبردہ اُس روپیہ کی بابت دوسری نالش نہین کر سکتا (۶) ایک نالش واسطے قبضہ جایداد کے تھی جو کہ اس بنا پر ڈسمس ہوئی کہ مدعی نے کل جایداد کی نسبت استحقاق ثابت نہین کیا گو ایک ثلث کی بابت ثابت کیا ہے نالش مابعد جو ایک ثلث کی بابت بر بنائے اُسی استحقاق کے دایر کی گئی ممنوع السماعت قرار پائی (۷) نالش واسطے قبضہ اور زر واصلات تا حصول قبضہ مین ڈگری قبضہ

(۱) نمبر ۹۰ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۶

(۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۶۰ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۶۸ سنہ ۱۸۸۳ء (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۹۵

(۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۳ و جلد ۲ صفحہ ۱۵۲

(۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷

معہ زر واصلات تا تاریخ نالش بحق مدعی صادر ہوئی۔ دوسری نالش واسطے زر واصلات تاریخ نالش سے بعد کی نسبت ممنوع قرار نہ پائی (۱) لیکن جس صورت مین کہ واصلات کی بابت کوئی حکم عدالت نے صادر نہ کیا ہو تو نالش سے پہلے واصلات کا دعوی ممنوع السماعت ہوگا (۲) ایک ہندو بیوہ نے ڈگری نان ونفقہ بشرح حاصل کی لیکن ڈگری مین تاریخ خاص جسپر نان ونفقہ واجب الادا ہو درج نہ تھی۔ نالش دوم بابت بقایائے نان ونفقہ ممنوع السماعت قرار پائی (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۔ مدعی کا بدون اجازت اس امر کے کہ جدید نالش کیجاوے گی نالش سے دست بردار ہو بربنائے کسی بنائے مخاصمت کے نالش مابعد دایر کرنیکا مانع نہین ہے (۴)

تشریح چہارم۔ فیصلہ حسب مراد اس دفعہ کے اسوقت قطعی ہے جبکہ وہ ایسا ہو کہ فیصلہ کرنیوالی عدالت سوائے بصیغہ تجویز ثانی اسکو کسی فریق کی درخواست پر تبدیل یا اپنی مرضی سے اسپر نظر ثانی نہ کر سکے فیصلہ جو قابل اپیل ہے حسب معنی دفعہ ہذا اسوقت تک قطعی ہو سکتا ہے کہ اسکا اپیل نہ کیا جاوے۔

یکطرفہ ڈگری جو کبھی جاری نہین ہوئی اور جسکو مدعا علیہ منسوخ کرا سکتا ہے قطعی نہین ہے (۵) جبکہ بناراضی تجویز عدالت مرافعہ ادنی متعلقہ امر خاص تنقیح طلب کی نسبت اپیل کیا جاوے تو تجویز مذکور امر فیصل شدہ نہین رہتی اور بمنزلہ ایک معاملہ زیر تجویز کے ہوجاتی ہے اور اگر عدالت اپیل امر مذکور کے تصفیہ کرنے سے انکار کرے اور دوسری وجہ پر مقدمہ کو فیصل کرے تو تجویز عدالت مرافعہ ادنی نسبت امر مذکور نالش آیندہ کے واسطے سبب زیادہ مانع نہین ہے جیسی کہ اسوقت ہوگی جبکہ عدالت اپیل تجویز مذکور کو منسوخ کرے (۶) کوئی تجویز جو قابل اپیل ہو یا زیر اپیل ہو صرف ایک تجویز شرطیہ ہے اور وہ ناطق و قطعی نہین ہے اور زمانہ ماقبل اپیل یا زمانہ قبل تجویز اپیل مین بطور امر تجویز شدہ کے موثر نہین ہو سکتی (۷) فیصلہ ایک امر تنقیح طلب کا منجملہ دو نالشات کے جنکی تجویز یکجائی عمل مین آئی ایک نالش مین جسکی ناراضی سے اپیل نہین کیا گیا بطور امر تجویز شدہ جہانتک کہ اسی امر تنقیح طلب کو اُس اپیل مین تعلق ہے جو بناراضی فیصلہ مصدرہ نالش ثانی دایر کیگئی متصور نہین ہو سکتا (۸) دیکھو پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۵۳ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۶۹ و ۱۴۳ سنہ ۱۸۸۳ء

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۶۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۴ اجلاس کامل و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۸۸۲ء و نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۸۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۵ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۶ (۵) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۳ و جلد ۸ صفحہ ۲۷۵ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۰ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ و نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۷۸۔

محض بیان شرح لگان منظہرہ عرضی دعوی ایسی نالش لگان مین جسمین ڈگری یکطرفہ حاصل کیگئی ہو اس قسم کا بیان نہین ہے جسکی نسبت یہ تجویز لازم آتی ہو کہ ایک امر تنقیح طلب مابین فریقین اس طور پر قایم ہوا کہ نسبت امر مذکور کے بروئے ڈگری مذکور تجویز بحق مدعاعلیہ قطعی سمجھی جائے (۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۸۱۔

تشریح پنجم۔ جس حال مین کہ اشخاص بابت کسی ذاتی حق کے جسکا دعوی وہ واسطے اپنے اور دیگر اشخاص کے بشرکت کرتے ہون بہ نیک نیتی محل تنقیح نزاع رجوع کرین تو تمام اشخاص جو ویسے حق مین غرض رکھتے ہون واسطے مطالب اس دفعہ کے دعویدار بذریعہ اُن اشخاص کے سمجھے جائینگے جنہون نے ایسی نزاع رجوع کی۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۴ زیر عنوان مشترک مدعاعلیہم مندرجہ دفعہ ہذا ونیز انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۳ و ۴۲۷۔

تشریح ہذا صرف اُن مقدمات سے متعلق ہے جنمین چند اشخاص ایک آسایش یا دیگر حق کا دعوی بموجب حق مشترک کرتے ہون (۲) حق وراثت ایک مشترکہ حق نہین ہے (۳) تجویز جو بمقابلہ ایک حصہ دار کے ہو اوسکی پابندی دیگر حصہ داران پر جو فریق مقدمہ نہون نہوگی (۴) ایک نالش فک الرہن مین جو منجانب چار پسران اصل راہن کے ایک پسر کی جانب سے دایر ہوئی تہی معلوم ہوا کہ کچہہ عرصہ پیشتر پسران مذکورین سے ایک اور پسر نے بغرض انفکاک رہن مذکور نالش کی تہی اور مدعاعلیہم نے اوسوقت اس عذر پر کہ مدعی اوسوقت تنہا نالش نہین کرسکتا تہا مدعی مذکور نے یہ ثابت کرنے کی سعی کی تہی کہ وہ منجانب برادران خود نالشی تہا اور بہ تعلق مدعی حال اوس نے یہ ذمہ کیا تہا کہ یا تو نامبردہ کو اصالتاً حاضر کردیگا اور یا اس سے مختارنامہ حاصل کریگا اور کہ وہ ہر دو امور مین سے کسی امر کے کرلینے سے قاصر رہا تہا علاوہ ازین یہ ظاہر کرنے کے لئے کچہہ نہ تہا کہ مدعی حال جو اوسوقت بمقام جہنگ غیر حاضر تہا برادر خود کی نالش سے آگاہ تہا یا اوس مین شریک ہوا تہا اس بارہ مین محض اوسکے بہائی کا بیان تہا جو اوس نے برائے فائدہ خود کیا تہا بحالات بالا قرار دیا گیا کہ نالش حال بوجہ فیصلہ نالش سابق نزاع فیصل شدہ سابقہ نہ تہی (۵) کسی نالش مین اگر کوئی ترتیبی مدعاعلیہ نہ تو حاضر ہو اور نہ اوسکی جوابدہی کرے اور اُس سے کسی حقرسی کی استدعا نہ کی گئی ہو اور کوئی ڈگری اوس کے حق مین یا اوس کے برخلاف

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۹۶
(۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۱۱ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۷۹ء
(۵) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۰ء۔

نہ دی گئی ہو تو قرار دیا گیا ہے کہ نامبردہ بعد میں ایک نالش بحیثیت مدعی دایر کرنے سے ممتنع نہیں ہوتا۔ باوجودیکہ وہ معاملہ جو نالش ثانی میں زیر تنقیح ہو اوس نالش میں جسمیں نامبردہ ترتیبی مدعاعلیہ تھا زیر تنقیح رکھا گیا تھا اور باضابطہ طور فیصل کیا گیا تھا (۱) ایک نالش اول میں اوس کے مدعیان نے درجواب مدعاعلیہم (جو نابالغ تھے) اپنے عرضیدعویٰ میں مدعی حال کی موجودگی کو تسلیم کیا جو کہ بوقت صدور ڈگری نابالغ تھا لیکن اس کے درج مسل کرانے کے لئے کوئی کارروائی نہ کی اور نہ اوسکا کوئی ولی دوران مقدمہ مقرر کرایا۔ ایک نالش مابعد میں جو نابالغ مذکور نے دایر کی جسمیں امر تنقیح طلب صرف وہی تھا جو کہ نالش اوّل میں تھا۔ مدعاعلیہم حال نے یہ عذر کیا کہ نالش بروئے تشریح پنجم دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ممنوع السماعت ہے۔ قرار دیا گیا کہ ایک نابالغ گو کہ وہ بذریعہ اپنے ولی ذیق قریب ترین کے نالش کر سکتا ہے تاہم بصورت عدم موجودگی کسی ایسی قایم مقامی کے اس نالش کا پابند نہیں قرار دیا جا سکتا جسکی بابت وہ بوجہ اپنی صغر سنی کے نہیں سمجھ سکتا یا اس میں کوئی حصہ نہیں لے سکتا بجز اس صورت کے کہ باضابطہ طور پر اسکا کوئی قایم مقام مقرر کیا گیا ہو اور قواعد دربارہ اطلاع جو چند مقدمات میں قایم کئے گئے ہیں نابالغان پر اطلاق نہیں کر سکتے (۲) دیکھو پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۰ ۱۸۸۰ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۴

تشریح ششم — جب کسی تجویز ریاست غیر پر استدلال کیا جائے تو اوس تصدیق کی ہوئی تجویز حسب ضابطہ کا پیش ہونا شہادت قیاسی اس امر کا ہے کہ جس عدالت نے اوسے صادر کیا وہ اوس کے صادر کرنے کی مجاز تھی الّا اس صورت میں کہ مسل سے اسکے خلاف پایا جاوے لیکن عدالت مذکور کے مجاز ہونے کا ثبوت دینے سے وہ قیاس رفع ہو سکتا ہے۔

تجویز ریاست غیر | دیکھو دفعہ ۲ - ایکٹ ہذا معہ شرح زیر اصطلاح مذکور - عدالت کوئینز بنچ ڈویزن واقعہ انگلینڈ کی یکطرفہ تجویز کی بنا پر ہندوستان میں اس مدعاعلیہ پر جو علاقہ حدود اراضی عدالت مذکور کے اندر بروقت ارجاع نالش کے نہ رہتا تھا بلکہ ہندوستان میں رہتا تھا نالش دایر ہو سکتی ہے کیونکہ وہ بروقت صدور تجویز کے بادشاہ انگلستان اور برٹش انڈیا کی رعایا تھا اور تجویز مذکور کالعدم نہیں ہے (۳) تجویز ریاست غیر جو روئیداد مقدمہ پر نہ ہو بلکہ بربنائے صلحنامہ ہو تو وہ بطور امر تجویز شدہ کے حائل نہیں ہوتی (۴) تشریح ہذا کو جزو ماقبل دفعہ ہذا کے ساتھ پڑھنے سے لفظ عدالت مجاز میں ایک عدالت مجاز ریاست غیر داخل ہوتی ہے (۵) دیکھو پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء زیر عدالت مجاز۔ نیز دیکھو نمبر ۲ ۱۸۹۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔

(۱) نمبر ۱۴ ۱۸۹۹ء پنجاب رکارڈ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۷ و جلد ۷ صفحہ ۵۶۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۲
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۶۴۱ و ۶۴۲ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳ و صفحہ ۵۴۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۷۷ و صفحہ ۰
(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴۔

کب تجویز ریاست غیر برٹش انڈیا مین مانع رجوع نالش نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۴* ا۔ کوئی تجویز ریاست غیر کی ایسی تاثیر نہ رکھیگی کہ مانع رجوع نالش کی برٹش انڈیا مین ہو:۔

(الف) اگر وہ تجویز بہ حسب روئداد مقدمہ کے نہ کیگئی ہو۔

(ب) اگر مقدمہ سے بادی النظر مین معلوم ہو کہ وہ تجویز اوپر غلط فہمی کسی ایسے قانون کے مبنی ہے جو باہم والیان ملک کے واجب التعمیل ہو یا جو برٹش انڈیا مین نافذ ہے۔

(ج) اگر وہ تجویز بہ نسبت اُس عدالت کے جسمین پیش کیجائے خلاف انصاف اصلی کے ہو۔

(د) اگر وہ تجویز فریب سے حاصل کیگئی ہو۔

(ھ) اگر وہ موید ایسے دعوےٰ کی ہو جو کسی قانون مجاریہ برٹش انڈیا کی عدول حکمی پر مبنی ہو۔

جبکہ برٹش انڈیا کے اندر کسی عدالت ریاست غیر واقعہ ایشیا یا افریقہ کی تجویز بجز کسی ایسی کورٹ آف رکارڈ کے جو جناب ملکہ معظمہ یا انکے پہلے کسی بادشاہ کے فرمان سے مقرر ہو یا بجز کسی سوپریم کانسلر کورٹ کے جو جناب ملکہ معظمہ با جلاس کونسل کے حکم سے مقرر ہو کوئی نالش رجوع ہو تو وہ عدالت جسمین نالش مذکور رجوع ہو اس مقدمہ کے امور واقعاتی کے تحقیقات کرنے سے خارج نہین سمجھی جاویگی جسمین تجویز مذکور صادر ہوئی ہے۔

قانون بین الاقوام مجموعہ اُن قواعد کا ہے جو متعدد ریاستون کے درمیانی تعلقات کو ظاہر کرتے ہین اور وہ باہم والیان ملک کے واجب التعمیل ہے اور اُنھون نے بغرض قیام امن باہمد گر رعایا ملک کے بالاتفاق وضع کیا ہے اور اُن کے باہمی عہدنامجات مین درج ہے۔ قومون اور ملکون کے ارتباط کے باعث سے پرائیویٹ حقوق کے متعلق یہ معمول ہوگیا ہے کہ غیر ملکون کے قوانین بھی تسلیم کر لیے جاتے ہین اور بعض صورتون مین انکی اسطرح سے تعمیل کرائی جاتی ہے گویا وہ اُسی سلطنت کے قانون ہین جسمین انکی تعمیل کرائی جاتی ہے مثلاً ہماری عدالتین اُن معاہدات کی جو غیر ملکون مین کیے جاتے ہین اُسی ملک کے قانون کے مطابق تعمیل کراتی ہین جہان وہ کیے گئے تھے بشرطیکہ وہ قانون ہماری رسومات اور اخلاق کے مخالف نہو اور علاوہ ازین غیر ملکون کے فیصلجات کو بھی بعض قیود کے ساتھہ ہماری عدالتین مان لیتی ہین اور اپر تعمیل کراتی ہین۔ تہذیب یافتہ قومون مین انصاف رسانی کا طریقہ بہہ وجوہ مکمل ہوگیا ہے یہ معمول ہو کہ ایک ملک دوسرے ملک کے فیصلہ کو نافذ کرتا ہے اسطرح سے گویا وہ اسی ملک کی عدالت کا فیصلہ ہے بشرطیکہ اس فیصلہ کی بابت یہ اعتراض کیا جاوے کہ یہ فیصلہ انصاف فطری اور اخلاق اور اُس قوم کے قانون کے مخالف ہے جسمین اس کا نفاذ ہوتا ہے نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲ د شرح مندرجہ زیر فقرہ تجویز ریاست غیر۔

* یہ فقرہ دفعہ ۱۴ مین مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵ کے ذریعہ سے الحاق کیا گیا۔

تجاویز ریاست غیر اگر تجویز ریاست غیر پانچ نقائیص متذکرہ دفعہ ہذا سے مبرا ہو تو وہ مانع نالش برٹش انڈیا مین نہوگی۔ جب کسی عدالت علاقہ غیر کا فیصلہ بموجب دفعات ۱۳ و ۱۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی بطور امر مانع کے پیش کیا جائے تو یہ ظاہر کرنا لازم ہے کہ وہ فیصلہ جسپر بحیثیت مذکور حصر کیا گیا ہے ایک باضابطہ اور باقاعدہ قایم شدہ عدالت قانونی کا فیصلہ ہے جسکو معاملہ متنازعہ کے فیصل کرنیکا اور جہانتک کہ خود عدالت کا تعلق ہے اوسکو قطعی طور پر فیصل کرنیکا بلاواسطہ اختیار سماعت حاصل تہا (۱)

فیصلہ ملک غیر ملک غیر کے فیصلہ پر عدالت صادر کنندہ کے عدم اختیار اور فریب کی بنا پر اعتراض ہو سکتا ہے لیکن کسی امر قانونی یا امر واقعہ کی بنا پر یا روئداد پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی فریب یا عدالت مجوزکا بے اختیار ہونا ثابت نہو تو ملک کی عدالت کا فیصلہ قطعی ہوتا ہے علی الخصوص فریقین مقدمہ کے مابین اور اسی شرط کے ساتہہ علی العموم بہی قطعی ہوتا ہے نہ فقط فریقین مقدمہ کے مابین بلکہ تمام دنیا کے خلاف۔ اگرچہ خود فریقین کے خلاف ہی وہ بطور امر مانع تقریر مخالف کے پیش نہیں ہو سکتا۔

غلط فہمی قانون ملکی و قومی اگر کوئی فیصلہ عدالت غیر کا ایسا ہو جو غلط فہمی قانون ملکی و قومی کی وجہ سے کیا گیا ہو تو عدالت برٹش انڈیا مین بطور امر تجویز شدہ کے قبول نہ کیا جائیگا مثلاً اگر کوئی عدالت ملک غیر کسی ایسی جائداد کی نسبت ڈگری صادر کرے جو اوسکی حدود کے اندر واقعہ نہو تو ڈگری مذکور جائداد مذکور پر کسی طرح سے موثر نہوگی یا اگر کوئی انگریز جرمن مین جاکر دوسری شادی بحیات اپنی زوجہ کے کرے جو بروئے قانون انگلستان ممنوع ہے وہان کی عدالت سے جایز قرار پائے تو فیصلہ مذکور کی پابندی ملک انگلستان مین نہوگی

عدم اختیار عدالت مثلاً حاکم تجویز مقدمہ خود فریق مقدمہ ہو اور بحق خود ڈگری صادر کرے یا اوس کا کوئی ذاتی تعلق مقدمہ سے ہو یا شئے متنازعہ اوس کے علاقہ اختیار کے اندر واقعہ نہو یا بنائے مخاصمت اوسکی حدود ارضی کے اندر پیدا نہو یا بوجہ سکونت کسی فریق کے اختیار سماعت حاصل نہو۔

جسحال مین کہ تجویز ریاست غیر برخلاف اُن مدعا علیہم کے ہو جو اس کے اختیار سماعت کے اندر نہ رہتے ہون بلکہ قلمرو سرکاری کے اندر رہتے ہون تو بروئے دفعہ ۱۴ تجویز مذکور مانع اس امر کی نہیں ہے کہ اُن مدعا علیہم کے برخلاف قلمرو سرکار مین نالش کیجاوے (۲) ایک عدالت ریاست غیر کو کوئی اختیار سماعت اس شخص پر حاصل نہیں ہے جو رعیت برطانیہ ہو اور مستقل رہایش انڈیا مین رکہتا ہو اور جو اختیار سماعت عدالت مذکور کے اندر بروقت ارجاع نالش کے یا اس سے پہلے موجود نہو اور جس نے کبھی اپنے آپ کو بذریعہ

(۱) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب کارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ،،،

اپنے فعال کے مثلاً حاضر ہوکر نالش کی جوابدہی کرنے سے عدالت مذکور کے اختیار سماعت کے تابع نہ بنایا ہو وہ ڈگری جو ایک عدالت ریاست غیر نے ایسے شخص کے برخلاف صادر کی ہو عدالت برطانیہ برٹش انڈیا مین موثر نہین کیجاسکتی۔ اگر ایسی صورت مین کوئی خاص قانون ملکی بھی موجود ہو جس کے روسے عدالت ریاست غیر کو اختیار سماعت عطا کیا گیا ہو تاہم ایسا قانون عدالت واقعہ برٹش انڈیا سے تسلیم نہین کیا جاسکتا۔ قومیت کا فیصلہ اُس سرزمین کے لحاظ سے کیا جاتا ہے جسمین کہ پیدایش ہوئی ہو نہ کہ بلحاظ سکونت اجداد کے (۱) جس حال مین کہ مدعاعلیہ ایک فیصلہ ریاست غیر کو بجواب ایک نالش کے زیر دفعہ ۱۳ پیش کرے تو مناسب طور سے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ فریقین نے ریاست غیر کے اختیار سماعت کو تسلیم کیا تہا (۲)

فریب | دیکھو دفعہ ۱۷، ۱۸ قانون معاہدہ مشرح مؤلف۔

خلاف انصاف | مثلاً مدعاعلیہ کو اطلاع نالش نہ دیجاوے یا اوسکو موقعہ جوابدہی نہ دیا جاوے۔ تجویز یکطرفہ عدالت فرانسیس مع سومہ باشندہ برٹش انڈیا سے جو ملک فرنچ مین سکونت پذیر ہو ایسی وجہ مخاصمت پر جو برٹش انڈیا مین پیدا ہوتی ہو مدعاعلیہ پر کوئی فرض ادا کرنے زر ڈگری شدہ کا بطور پر قایم نہین ہوتا کہ جس سے نالش برٹش انڈیا مین ممنوع ہو (۳) عدالت برٹش انڈیا مین نالش بربنائے تجویز کسی عدالت موقوعہ ریاست ہندوستانی کے قابل سماعت ہے رہی لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۹۲ و جلد ۸ صفحہ ۹۳ (۴) جو قبل از ترمیم دفعہ ہذا صادر ہوئے تہے۔ اور عدالت روئداد متعلقہ دعوی کی نسبت تحقیقات کرنے سے ممنوع نہین ہے (۵) برٹش انڈیا کی اوس عدالت کو جسمین ایک نالش بربنائے فیصلہ یا ڈگری ریاست غیر کے رجوع کی گئی ہو بروے آخری فقرہ دفعہ ہذا ازاد شدہ بروے دفعہ ۵ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کے اختیار دیا گیا ہے کہ اس مقدمہ کے امور واقعاتی کی نسبت تحقیقات کرے۔ چنانچہ جس حال مین کہ ایک نالش عدالت برٹش انڈیا مین بربنائے ڈگری کونسل آف ریجنسی ریاست رامپور کے رجوع کیگئی تہی۔ تجویز ہوئی کہ بروے دفعہ ہذا فقرہ آخر عدالت کو اختیار ہے کہ اس مقدمہ کے واقعات پر غور کرے جسمین کہ کونسل آف ریجنسی کی ڈگری صادر ہوئی تہی (۶) محض عمل مین آنے معاہدہ سے اندر حد اختیار کسی عدالت ملک غیر کے وہ عدالت خواہ مخواہ مجاز تجویز کرنے کل اُن فرایض باہمی کے نہین ہوجاتی جو صریحاً یا ضمناً اس معاہدہ سے پیدا ہوتے ہین (۷) عدالتہائے واقعہ برٹش انڈیا کو جب ضرورت تجویز تعمیل ملک غیر کی ہو

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۳۱ نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۷۷ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۳۱ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۲ و لارپورٹ انڈین اپیلز جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۱ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۵۹ ۔ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ و ۱۶۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۹۶ و جلد ۵ صفحہ ۸۲ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۲ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۹۱ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۹ء و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۲ (۵) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۸۹۲ء و نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۹ء و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۷ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۰ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹

چاہیئے کہ ٹہیک ثبوت جواز تعمیل سمن و دیگر حکمنامجات پر جنکی نسبت صادر ہونا عدالت غیر سے بیان کیا جاوے اور جو بنا اُس ذمہ داری کی قرار دیجاوین کہ جسکا نفاذ اس ملک مین اُن عدالتون سے کرایا جاوے جن کو اختیار سماعت مقدمہ کا بربنائے روئیداد کے حاصل ہوا استدلال کرے (۱)، مدعاعلیہ نے ملک غیر مین مقدمہ کی جوابدہی کی مگر اُس نے عذر نسبت اختیار سماعت کے پیش نہین کیا بلکہ اور عذرات کے پیش کرنے سے مقدمہ کی تجویز خود چاہی پس مدعاعلیہ اب عذر عدم سماعت کے پیش کرنیکا مجاز نہین (۲)، جو ڈگری عدالت فرانس سے مدعاعلیہ پر بطور قایم مقام اوس کے باپ کے ہوئی وہ اسپر واجب التعمیل تہی اور جو خرچہ اسپر عاید کیا گیا تہا اوسکا ادا کرنا مدعاعلیہ پر بذات خود واجب تہا لیکن ڈگری کا اجرا مطابق قواعد مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہونا چاہیئے تہا (۳)

دوسرا باب[1]

نالش کرنیکا مقام

دفعہ ۱۵ ۔ **کس عدالت مین نالش رجوع ہوگی** ۔ ہر نالش سب سے ادنے درجہ کی عدالت مین جو اوسکی تجویز کرنے کی مجاز ہو رجوع کیجائیگی[2]۔

دفعہ ہٰذا صرف ایک دفعہ بلحاظ ضابطہ عدالتہائے کے ہے جسمین نالشات دایر ہوتی ہین اور اختیار سماعت پر موثر نہین ہوتی (۴)،

سب سے ادنے درجہ کی عدالت مجاز ۔ مراد الفاظ "ہر ایک نالش سب سے ادنے درجہ کی عدالت مین جو اوس کے سننے کی مجاز ہو دایر کیجائیگی" سے محض یہ ہے کہ کارروائی عدالتہائے کے انتظام کے واسطے ہدایت کیجاوے اور

[1] یہ باب بجز دفعہ ۲۰ فقرہ ۴ اور دفعات ۲۲ لغایتہ ۲۴ کے بشمول ان دونون دفعات کے مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے ملاحظہ ہو نمونہ ضمیمہ دوم دفعات ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ ہائیکورٹ ہائے مقررہ حسب سند شاہی سے متعلق نہین ہوگی جبکہ وہ اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی تعمیل کرتی ہون ملاحظہ ہو مابعد کی دفعہ ۶۳۸

[2] دفعہ ۱۵ اجمیر و میرواڑہ مین منسوخ ہوئی ملاحظہ ہو اجمیر کی عدالتون کے ریگولیشن (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء) کی دفعہ ۲ اور ضمیمہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۴۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۶ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۸۲ و جلد ۲ صفحہ ۴۰۰ و ۴۰۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۸

[3] اجمیر مین اجمیر کی عدالتون کے ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲۵ کے ذریعہ سے کمشنر سب سے تین ادنے درجون کی عدالتون پر دیوانی عدالتی کا نوٹس تقسیم کئے جانے کی ہدایت کر سکتا ... کر سکتا ہے کہ اپنی

اسکی رو سے عدالت کا وہ اختیار سماعت جاتا نہیں رہتا جو اسکو در صورت دیگر حاصل ہو چنانچہ سب آرڈی
نیٹ جج کا اُس مقدمہ کی تجویز کرنا جو قابل سماعت منصف تہا بروئے دفعہ ہذا ممنوع نہیں ہے اور نہ ڈسٹرکٹ
جج کا اس مقدمہ کی جو قابل سماعت سبارڈی نیٹ جج تہا (۱) الفاظ "سب سے ادنے درجہ کی عدالت" اُن عدالتون
سے متعلق ہین جنسی مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق ہے (۲) بادی النظر مین واسطے تصفیہ اختیار سماعت کے دعوی
یا شئے متدعویہ کا جیسا کہ مدعی نے اُسکی قیمت لگائی ہو دیکہنا ہی کافی ہے لیکن سوم عدالت کی غرض کے لئے
جو تعین مالیت کیا جاتا ہو وہ اس سے بالکل مختلف ہو (۳) اور قسم دعوی پر لحاظ ہونا چاہیے جبکا تعین نیک
نیتی سے کیا گیا ہو نہ کہ ڈگری مصدرہ پر (۴) فریقین کی رضامندی سے عدالت کو کوئی اختیار سماعت حاصل
نہین ہوتا (۵) دیکہو خلاف اس کے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۱۔
لیکن اگر بدون کئے جانے اعتراض اختیار سماعت کے ڈگری صادر ہو کر اسکا اجرا ہوتا ہے تو اسپر اعتراض نہین
ہو سکتا (۶) فقط اس امر سے کہ تعین دعوی بہت زیادہ کیا گیا ہے اس عدالت کا جسمین نالش دایر ہوئی
اختیار سماعت جاتا نہین رہتا (۷) کوئی عدالت با اختیار سماعت محدود کسی امر پر جو حالات مقدمہ کا
موید ہو اور جسپر حد اوس کے اختیار سماعت کی منحصر ہو غلط فیصلہ کرنے سے خود کو اختیار سماعت نہین دیسکتی (۸)
اور نہ دعوی مین ایسی تعداد کے داخل کرنے سے جبکا کہ مدعی مستحق نہ ہو اور نہ پاسکتا ہو اور نہ جبکا اُس نے
دعوی کیا ہے عدالت غیر مجاز سماعت مجاز سماعت ہو جاتی ہے (۹) عدالت اپنی اختیار سے زاید کی
ڈگری جاری کر سکتی ہے (۱۰) نالش بابت روپیہ کے جبکا مواخذہ جایداد غیر منقولہ پر تہا جسمین تعداد
روپیہ ایک ہزار سے زاید نہ تہی گو قیمت جایداد اُس تعداد سے زاید تہی قابل سماعت عدالت منصف
کے ہے (۱۱) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۳۹۔

(۱) پنجاب کا رڈ دیوانی نمبر ۸۴ ۱۸۸۱ء و ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۰۱ و جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶
صفحہ ۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴
صفحہ ۱۸۳ و جلد ۵ صفحہ ۲۴۱ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۵ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ و جلد ۴
صفحہ ۵۱۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۵۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ
۱۸۰۔ (۴) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰۔ (۵) پنجاب کا رڈ دیوانی نمبر ۱۳۲ ۱۸۸۳ء
و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۰ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ و ۱۶۰ نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹
صفحہ ۱۹۱ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۸۴
و جلد ۱ صفحہ ۳۷۰۔ (۸) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۸۴ء۔ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۰ و جلد ۷ صفحہ ۲۴۳۔ (۱۰) پنجاب ریکارڈ
دیوانی نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۸۶ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۔ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۹۸
و ۷۸۴ و جلد ۳ صفحہ ۱۸۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۷

نالش بیدخلی مین اگر مدعا علیہ مندر رہن کا گرہ ہو اور تعداد زر رہن حد اختیار سماعت عدالت سے زیادہ ہو تو عرضی دعویٰ واپس ہونا چاہیئے (۱) نالشات متعلق غصب حق کاپی رایٹ عدالت ڈسٹرکٹ جج مین دایر ہونی چاہیئین (۲) اور ایسا ہی نالش واسطے موقوفی اور ناقابل قرار دیئے جانے امنائے مندر کے اور بغرض تقرر دیگر کے بجائے اُن کے اور بغرض اس امر کے کہ جائداد مندر اونکی تفویض مین دیجاوے اور کہ جائداد امانتی کے انتظام کے لیے ایک تدبیر ٹھیرائی جاوے عدالت ڈسٹرکٹ جج مین دایر ہوگی (۳) اور ایسا ہی نالشات بغرض موقوفی زمینداری کرنام کے مدراس مین (۴) اور جملہ نالشات بخلاف میونسپلٹی بمبئی مین (۵) اور بخلاف گورنمنٹ یا کسی افسر کے (۶) عدالت ضلع مین دایر ہونی چاہیئین۔ واسطے اغراض دفعہ ۲۶۵ ایکٹ معاہدہ سبارڈینیٹ جج درجہ اول کی عدالت ڈسٹرکٹ جج کی عدالت سے کمتر نہین ہے (۷) واسطے اغراض ایکٹ حصول اراضی کے پنجاب مین ڈویزنل جج کی عدالت ابتدائی اختیارات دیوانی کی عدالت قرار دیگئی ہے (۸) واسطے اغراض ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے دیکھو نمبر ۷۴ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۷ء۔

| نالش جسکی مالیت ہو سکتی ہے | نالشات فک الرہن مین اختیار سماعت بلحاظ رہن کے خیال کیا جائیگا (۹)

نالش منجانب مرتہن بابت قبضہ یا بیعبات اراضی مرہونہ و نالش استقرار حقوق بازگشت در حالیکہ مالک لاولد نے انتقال کردیا ہو کی مالیت بغرض اختیار سماعت معاملہ اراضی مذکور کی تنیس گونہ ہوتی ہے (۱۰) اور نالشات تقسیم مین بلحاظ مالیت اُس حصہ کے جسکی تقسیم کی استدعا ہے نہ کہ بلحاظ مالیت کل جائداد کے (۱۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۱۔ نالش اثبات حق قرقی و نیلام جائداد صیغہ اجرائے ڈگری مین مالیت شئی مدعا بہا تعداد ڈگری ہے (۱۲) لیکن جب تعداد ڈگری مالیت جائداد سے زیادہ ہو تو مالیت بہ نظر

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸۔ (۲) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۴ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۹۹ و پیلہائے نمبر ۹۸۵ بابت سنہ ۱۸۹۹ء منفصلہ ۵ جون سنہ ۱۹۰۱ء عدالت چیف کورٹ پنجاب نیز دیکھو نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۰۷ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۰ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۰ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۸ (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۳۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۹۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۹ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۳ و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۱۶۹ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۸۹ء لیکن دیکھو نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۸۲ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۹۱ء (۱۰) نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۲ء و نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۰ و جلد ۹ صفحہ ۵۷۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۶۔ (۱۲) نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ ...

مدعی مالیت جایداد ہوتی ہے (۱) نالش حق شفع مین مالیت دعوی بغرض اختیار سماعت اصل مالیت جایداد مبیعہ ہو (۲) بلحاظ اختیار سماعت درباره مالیت نالش بابت جبرًا کرا پانے رجسٹری کے دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۳۰)

نالش جسکی مالیت نہو دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۳۱ و جلد ۴ صفحہ ۱۴۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ و جلد ۱۸ صفحہ ۳۷۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۷۰ و کتابی سرکلر نمبر ۴ د ۵ و ۶ چیف کورٹ ۱ سنہ ۱۸۸۹ء

اعتراض نسبت اختیار سماعت دیکھو دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء۔

اعتراض نسبت اختیار سماعت کے ہر ایک اپیل مین (۳) اور ہر مرحلہ کارروائی اور نالش مین اٹھایا جاسکتا ہے (۴) خواہ بعد واپسی منجانب ہائیکورٹ برطبق اپیل دوم کے ہو (۵) لیکن پنجاب چیف کورٹ نے قرار دیا ہے کہ جب مقدمہ واسطے تصفیہ روئداد کے واپس ہو تو پھر اپیل ثانی مین اختیار سماعت کا عذر نہیں اٹھایا جاسکتا (۶) اگر عذر اختیار سماعت منظور ہو تو عرضی دعوی عدالت مناسب مین پیش کرنے کے لئے واپس دیا جانا چاہیے (۷) یا ترمیم کے لئے واپس دیا جانا چاہیے (۸) ہر دو صورت مین مدعا علیہ خرچہ دلاپانے کا مستحق ہے (۹)

نالشین رجوع ہونگی جہان شئے متنازعہ واقعہ ہو۔

دفعہ ۱۶ - نالشات جنمین دعوی اقسام مفصلہ ذیل سے ہو بقید تعداد مالیت یا اور قیود کے جو کسی قانون کی رو سے مقرر ہوئی ہین اُس عدالت مین دایر کیجائینگی جسکے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر جایداد واقعہ ہو

(الف) واسطے حصول جایداد غیر منقولہ کے ۔

جایداد غیر منقولہ الفاظ "جایداد غیر منقولہ" مین ارضی اور منافع جو ارضی سے پیدا ہون اور وہ اشیا جو زمین سے ملصق ہون یا ایسی شئے کے ساتھ دائما پیوستہ ہون جو زمین سے ملصق ہون داخل ہونگی (۱۰) چنانچہ ایک درخت استادہ بارضی جایداد غیر منقولہ ہے (۱۱) اور فصل استادہ جایداد غیر منقولہ ہے (۱۲)

(۱) نمبر ۱۲۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب کارڈ دیوانی (۲) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب کارڈ دیوانی (۳) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۲ و ۲۴۸ و جلد ۵ صفحہ ۶۷۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۵۰ (۴) نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۲ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۲ (۶) نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۶۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱ (۸) نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب کارڈ دیوانی (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱ (۱۰) ضمن ۲۵ دفعہ ۳ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۸ء (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۶ (۱۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۔

عرضیدعویٰ مین بیان تہاکہ ایک حدفاصل درمیان ہردوکان کے واقعہ ہے اوراس امرکی درخوست تہی کہ حدفاصل حسب مظہرہ قرار پائے اور مدعاعلیہم بذریعہ حکم امتناعی کے ایک حدمعین تک حدفاصل مذکور سے اپنی کان کے کہودنے سے بازرہین۔ تجویز ہوئی کہ یہ نالش اراضی کی ہے (۱) نالش دلاپانے قبالہ جات مین گوبحث استحقاق کی ہوالا ایسی نالش قبضہ دلاپانے اراضی کی نالش نہین ہے (۲) جونالش بابت امرمتنازعہ فیصلہ ثالثی کے ہووہ نالش بابت اراضی نہین ہے (۳)

(ب) واسطے تقسیم جایداد غیر منقولہ کے۔

دعویٰ تقسیم جایداد منقولہ وغیر منقولہ جو بیرون علاقہ اختیار عدالت کے ہو صرف اسوجہ پر کہ جایداد منقولہ عدالت کے علاقہ مین ہے نہین ہوسکتا (۴) دیکہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۵۔

(ج) واسطے کرنے بیعبات یا انفکاک رہن جایداد غیر منقولہ کے۔

نالش بیعبات وفک الرہن نالش اراضی کی ہے (۵) نالش منجانب مرتہن واسطے دلاپانے زررہن کے راہنان سے ذاتی طورپر ویسا ہی بذریعہ نیلام جایداد مرہونہ کے ایک ایسی نالش ہے جو زیر ضمن (ج) یا (د) دفعہ ہذا کے آتی ہے (۶) عدالت کو کوئی اختیار نہین ہے کہ حکم نفاذ کفالت اوپر جایداد غیر منقولہ موقوعہ بیرون حدود اپنے علاقہ کے صادر کرے (۷) لیکن ایک عدالت ڈگری فک الرہن جایداد موقوعہ اندر حدود اراضی اپنے اختیار سماعت کے صادر کرسکتی ہے گو ایسی عدالت مذکور کو تصفیہ امور متعلق اراضی جو اوسکی حدود کے اندر نہین ہے کرنا پڑے (۸) گو عدالت نفاذ کفالت کا بمقابلہ اس جایداد کے جو اوسکی حدود اختیار سماعت کے اندر نہین ہے نہین کرسکتی مگر ڈگری بابت زررہن اور سود کے صادر کرسکتی ہے (۹) نیز جہانتک کہ تعمیل خاص کا تعلق ہے عدالت کو اختیار نہین ہے مگر ڈگری زرنقد صادر کیجا سکتی ہے (۱۰)

(د) واسطے تصفیہ کرانے کسی اور حق یا مرافق کے جو جایداد غیر منقولہ مین یا اس سے متعلق ہون

ایک نالش واسطے قبضہ وکشادگی بدررو ایک نالش حق واقعہ جایداد غیر منقولہ ہے (۱۱) نالش تعمیل معاہدہ رہن نالش حق واقعہ جایداد غیر منقولہ ہے (۱۲) نالش اصل وسود جسکا مواخذہ جایداد غیر منقولہ پر ہو نالش حق واقعہ جایداد غیر منقولہ ہے (۱۳) ایک نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ اراضی رہن ہے یا کسی خاص قرضہ

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۵ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۲ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۵ (۴) انڈین لارپورٹ مبئی جلد ۴ صفحہ ۴۸۲ - (۵) انڈین جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۴۰ و ۳۱۹ - (۶) انڈین لارپورٹ مبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۹ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۷ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳۱ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۲۸ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۲ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷ (۱۲) مدراس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ و جلد ۳ صفحہ ۹۲ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۳۹ ۱۸۹۱ء (۱۳) مدراس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۰۷

کا اُسپر مواخذہ ہے ایک نالش حق واقعہ جایداد غیر منقولہ کے ہی (۱) معاوضہ سایر نہ تو جایداد غیر منقولہ ہے اور نہ کوئی حق واقعہ جایداد غیر منقولہ ہے (۲) نالش اُس روپیہ کی جو بموجب ایکٹ حصول اراضی کے ادا کیا گیا ہو داخل ضمن (د) نہین (۳) وظایف جنکا مواخذہ مواضعیا اراضیات پر ہو حق واقعہ جایداد غیر منقولہ ہین چنانچہ نالش واسطے استقرار حق اور واپسی اُن وظایف کے جنکا مواخذہ دیہات واقعہ کسی ریاست غیر پر ہو اور جو اُسی ریاست مین ادا کیے جاتے ہون عدالتہاے ریاست مذکور مین رجوع ہونی چاہئے ایسی صورت مین مدعا علیہم مملکت برطانیہ مین رہایش رکھنا کوئی وجہ اس امر کی نہین ہو سکتا کہ دعویٰ مذکور عدالت برطانیہ مین دایر کیا جاوے (۴) لیکن وہ کل جایداد جسکی ابتدا ممالک غیر سے ہو ایک عدالت برطانیہ کی حدود جنتیا ر سماعت سے باہر نہین ہے مدعی نے عدالت ناسک واقعہ برٹش انڈیا مین ایک نالش واسطے استقرار اپنے استحقاق اُس حصہ آمدنی کے جو بعض عطیہ جات اراضی واقعہ بیرون برٹش انڈیا سے حاصل ہوتی تہی رجوع کی تہی مگر آمدنی مذکور کو مدعا علیہ عدالت ناسک کے حدود اختیارات کے اندر حاصل کرتا تہا تجویز ہوئی کہ نالش عدالت ناسک کے حدود اختیارات کے تہی اور کوئی تنازعہ دربارہ استحقاق کے موجود نہ تہا (۵)

(ہ) واسطے پانے معاوضہ کسی نقصان کے جو جایداد غیر منقولہ کو پہونچا ہو۔

نالش واسطے ہرجہ اراضی کے ایک ایسی نالش مین کیجا سکتی ہے جسکی دجہ سے دادرسی کلیتاً مدعا علیہ کی ذاتی متابعت کے ذریعہ حاصل ہو سکے گو کہ دادرسی مذکور دعویٰ واسطے حکم امتناعی کے ساتہہ شامل کی گئی ہو (۶)

(و) واسطے پانے جایداد منقولہ کے جو فی الواقعہ تحت حراست یا قرقی ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو نالشات واسطے دادرسی کے نسبت ایسی جایداد غیر منقولہ کے یا معاوضہ نقصان ایسی جایداد غیر منقولہ کے ہون جو مدعا علیہ کے قبضہ مین ہو یا مدعا علیہ کے لیے کسی اور کے قبضہ مین ہو اور خود مدعا علیہ کی تعمیل حکم سے اس تمام دادرسی کا حصول ممکن ہو تو جایز ہے کہ اُس عدالت مین رجوع کیجائین جسکے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر جایداد واقعہ ہو یا اوس عدالت مین جس کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر مدعا علیہ فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت رکہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا بذات خاص حصول منفعت کے لیے کوئی کام کرتا ہو۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۸۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴۴ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۲ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۰۷ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹

شرائط مندرجہ دفعہ ہذا کے رو سے نہ صرف یہ ضروری ہے کہ دادرسی متدعیہ کامل طور پر بوساطت ذاتی تعمیل حکم مدعا علیہ کے حاصل کیجانی چاہئے بلکہ یہ بھی کہ مدعا علیہ اس عدالت کے حدود اختیارات کے اندر ساکن ہونا چاہئے جسمین کہ نالش رجوع کی گئی ہو اس لئے تجویز ہوئی کہ وہ نالش جو واسطے فیصل کرانے ایک استحقاق مندرجہ جایداد غیر منقولہ کے اس عدالت مین رجوع کی گئی ہو جسکے کہ حدود اختیارات کے اندر جایداد مذکور واقعہ نہ تھی اس عدالت مین نہو سکتی تھی کیونکہ جملہ مدعا علیہم اس عدالت کے حدود اختیارات کے اندر نہ رہتے تھے گو کہ دادرسی متدعیہ بوساطت اُن کے ذاتی تعمیل حکم کے حاصل ہو سکتی تھی ایسی صورت مین نالش عدالت مناسب مین رجوع کرنے کے لئے واپس کیجانی چاہئے (۱)

تشریح۔ اس دفعہ مین "جایداد" کے لفظ سے وہ جایداد مراد ہے جو برٹش انڈیا مین واقعہ ہو۔

فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت

درازی عرصہ ایک شخص کے باشندہ ہونے کے لئے ضروری نہین ہے (۲) چنانچہ کسی شخص کا بلا غرض خاص کے کلکتہ مین آنا اور وہین سو رہنا اور عرضی دعویٰ کا بھی اسیوقت دایر ہونا جبکہ وہ کلکتہ مین تھا تابع اختیار سماعت کلکتہ کے ہونا قرار دیا گیا (۳) لفظ باشندہ کے معنی واسطے مطلب اختیار سماعت کے ساکن کے ہین (۴) اور اُسمین وہ اشخاص داخل نہین ہین جو روزمرہ کاروبار تو کلکتہ مین کرتے ہین اور رہتے وہان سے باہر ہین اور صبح آتے اور شام کو چلے جاتے ہین (۵) چند روزہ رہایش سے اختیار سماعت حاصل نہین ہوتا (۶) سکونت سے مراد ذاتی و بالارادہ اور واقعی سکونت ہے (۷) لفظ سکونت کے معنی ایکتھائے مصدرہ واضعان قانون مین منحصر اوپر منشائے واضعان قانون کے ہین جو در باب بنانے اُس قاعدہ کے ہو کہ جسمین وہ لفظ استعمال کیا گیا ہے چنانچہ بمبئی ہایکورٹ نے فیصلہ کیا کہ جہانکہ ایک مارواڑی جو چالیس سال تک بمبئی مین رہتا تھا اور وہان ہی کاروبار کرتا تھا ساڑھے چار ماہ کے لئے اپنے ملک مارواڑ مین بغرض شادی اپنی ہمشیرہ کے چلا گیا تھا۔ عدالت بمبئی کی مقامی حدود اختیار سماعت سے غیر حاضر تھا اور دوسرے مقدمہ مین ایک باشندہ کابل کی نسبت جو بمبئی مین چار ماہ تک اپنی دوکان پر رہا تھا لیکن جسکی آیندہ حرکات کی نسبت عدالت کو اطمینان نہ تھا یہ تجویز کیا گیا کہ وہ بمبئی مین نہ رہتا تھا اور مدراس ہایکورٹ نے ایک مدعا علیہ کی نسبت جو مدراس مین برہما سے انگلستان جانے کی اثنا مین چند روز ٹھرا تھا جسکی نسبت مستقل سکونت رکھنا ثابت نہوا تھا یہ تجویز کیا کہ وہ مدراس مین رہتا تھا (۸)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۶۷۔ (۲) موزز انڈین اپیل صفحہ ۹۱۴ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۹۲ ؁ ۱۸۸۳ء (۳) موزز انڈین اپیل صفحہ ۹۱۴۹۔ (۴) اسٹارلنگ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ (۵) موزز انڈین اپیل صفحہ ۱۴۲۔ (۶) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۵ و نمبر ۲۴ ؁ ۱۸۸۶ء (۷) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۱۸ ؁ ۱۸۸۶ء۔ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۰ و جلد ۳ صفحہ ۲۲۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۵

ایک عہدہ دار جو اپر سندہ سے رخصت لیکر بمبئی مین آیا اور بوقت ارجاع نالش ایک دوست کے مکان مین قریبًا دس یوم تک رہا تو اسکا بمبئی مین رہنا تجویز نہوا (۱) ایک شخص جسکا مستقل مقام سکونت دیناپور مین تہا اور جو بغرض پیروی ایک مقدمہ کے کلکتہ مین چند روز کے لیئے آیا تو اسکا کلکتہ مین سکونت رکھنا تجویز ہوا (۲) بر بنائے سکونت اختیار سماعت عدالت پیدا کرنے کے لیئے علاقہ عدالت مین چند روزہ قیام سے کسی قدر زیادہ عرصہ درکار ہے جبکہ مدعا علیہ کی مقررہ اور مستقل جائے سکونت اور جگہ ہو۔ الغرض سکونت حسب منشاء فرمان شاہی کے کم وبیش مستقل قسم کی ہونی چاہیئے اور اسطرحکی ہونی چاہیئے جس سے کہ یہ ظاہر ہو کہ ہائیکورٹ جسمین مدعا علیہ پر نالش کیگئی صاف طور پر عدالت مجاز تہی اور یہ کہ مدعا علیہ وہان جس غرض کے لیئے آیا تہا اور جس زمانہ تک وہان ٹہرا تہا اوسکی وجہ سے وہ مستوجب نالش کا ہائیکورٹ مین اوس وجہ نالش کی بابت تہا جو اندر حدود اراضی اسکے اختیار سماعت کے پیدا ہوئی (۳) جب کوئی شخص کسی مقام مین بطور عارضی رہتا ہو اور اسکا ارادہ اس جگہ واپس جانیکا ہو جہاں سے وہ بطور عارضی علیحدہ ہوا ہے تو اوسکی سکونت مستقل وہی مقام ہے جہان سے وہ بطور عارضی علیحدہ ہوا (۴) اگر کوئی شخص چند روز کے لیئے بغرض کاشت کسی جگہ جاوے تو وہان اسکی فی الواقعہ سکونت نہین ہے (۵) لیکن اگر قرضدار نے اپنی ایک جگہ کی سکونت چہوڑدی ہو اور کوئی دوسری سکونت پیدا نہ کی ہو تو اوسکی سکونت وہ سمجہی جاویگی جہانکہ وہ بوقت آغاز نالش موجود ہو (۶) اور جب کوئی شخص مستقل جائے سکونت نہین رکہتا تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکی جائے سکونت اور جگہ ہی جہانکہ وہ ملے (۷) فی الواقعہ سے مراد مستقل سکونت ہے اور ہر شخص کا مقام سکونت مستقل وہ ہے کہ جہان اوس کے اہل وعیال بالاستقلال رہتے ہون اور جہان اسکا ہمیشہ ارادہ پہر آنیکا ہو (۸) مدعا علیہ مقام سنگیر خانساماں کے کام پر نوکر تہا الّا اوسکے عیال واطفال کشن گڈہ مین اوسکی مستقل سکونت مین رہتے تہے یہ نہین ظاہر ہوتا تہا کہ وہ فورًا یا عنقریب کشن گڈہ جانیکا ارادہ رکہتا تہا مگر بہرحال اپنی نوکری کے اختتام پر واپس چلاجاتا حکام نے قرار دیا کہ مدعا علیہ کشن گڈہ مین سکونت رکہتا تہا (۹) بالارادہ رہنے سے یہ مراد ہے کہ مجبورًا نہ رہتا ہو بلکہ بخوشی خود رہتا ہو چنانچہ جب مدعا علیہ کسی مقام پر

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۳ - (۲) ہا یبڈ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷ (۳) انڈین جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۸۵ -
(۴) انڈین جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ - (۵) مدراس رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴ (۶) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۵ و لاجرنل اکسپچکر جلد ۱ صفحہ ۱۳۶ - (۷) لاجرنل اکسپچکر جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۵ و پنجاب رکارڈ فوجداری نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۷۹ء و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۷۹ء -
(۹) صدر بینڈ دیکلی رپورٹ صفحہ ۴۱۷ -

کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے آیا ہو تو اسکا وہان رہنا بالارادہ نہین ہے (۱) مدعا علیہ عدالت کے علاقہ اختیار سماعت سے باہر ایک مقام پر مقید تہا مگر اسکا کنبہ علاقہ اختیار کے اندر مقام سابقہ مین بدستور رہا حکام نے قرار دیا کہ میعاد قید کے اختتام پر مدعا علیہ کا مقام آخر الذکر کو واپس آنیکا ارادہ بطور نتیجہ مفہوم ہوتا ہے (۲) عرصہ غیر حاضری چندروزہ ایک مکان سکونت سے جسکے ساتھ ثبوت اس امر کا ہو کہ نیت واپسی کی نہین ہے مطابق اس امر کے ہے کہ سکونت اسکی وہین ہے (۳) اس مین کچھ شک نہین ہے کہ ہر ایک شخص کی مستقل سکونت اسجگہ ہوتی ہے جہانکہ وہ اپنے کنبہ کو رکھتا ہے اور خاص جگہ اپنے کاروبار کی بناتا ہے اور وہان سے وہ غیر حاضر نہین ہوتا بشرطیکہ کوئی کام ضروری درپیش ہو۔ پھر اس ضرورت مین وہ مقام مذکور چھوڑکر باہر جاتا ہی اور خود کو پردیسی خیال کرتا ہے پھر جب واپس آتا ہے تو پھر خود کو گھر سے باہر نہین سمجھتا (۴) مدعا علیہ جسکو رجمنٹ مقیم سہارنپور سے تعلق تہا جلسہ گھوڑدوڑ میرٹھہ مین آیا اور وہان پر تعمیل سمن کی اسپر ہوئی قرار دیا گیا کہ مدعا علیہ اگر بلا رخصت فرلو رخصت چندروزہ میرٹھہ مین آیا تو وہ حدود عدالت میرٹھہ کے اندر نہین رہتا (۵) ایک شخص ایک سے زیادہ مقامات مین سکونت رکھہ سکتا ہے (۶) ایسے تاجر کی نسبت جو بیرون حد اختیار سماعت ہائیکورٹ کے رہتا ہو لیکن کلکتہ مین بذریعہ گماشتہ کے کاروبار کرتا ہو بموجب دفعہ ۹۔ اسٹیٹیوٹ ۱۱ و ۱۲ جلوس وکٹوریہ باب ۲۱ تجویز دیوالیہ پن کی کیجا سکتی ہے (۷) نالش انفساخ شراکت اُس عدالت مین ہو سکتی ہے جہان مدعا علیہم رہتے ہون (۸) دیکھو نوٹ زیر دفعہ ۳۷ و ۳۸۰ و ۴۸ و ۶۴ مجموعہ ہذا پرامیسری نوٹ کی بنا پر اس مقام مین نالش ہو سکتی ہے جہانکہ وہ لکھا اور حوالہ کیا گیا ہو (۹) جبکہ بنائے دعویٰ ملک غیر کا ہو لیکن مدعا علیہ علاقہ انگریزی مین رہتا ہو تو نالش علاقہ انگریزی مین ہو سکتی ہی (۱۰) نہین ہو سکتی

(انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲)

کاروبار کے لئے جانا سے یہ مراد ہے کہ کاروبار کرنیوالے کی نیت اس کاروبار سے نفع اٹھانے کی ہو گو اُس مین نقصان ہی کیون نہ واقعہ ہو۔ زمینداری کا کام ایسا کام نہین ہے جو اس دفعہ مین مطلوب ہے (۱۱) از روے دفعہ ۱۲ فرمان شاہی ہائیکورٹ مدراس کے اختیار سماعت حاصل ہونے کے لئے ضرور نہین ہے کہ مدعا علیہ بذات خاص کاروبار اندر علاقہ حدود ارضی مدراس کے کرتا ہو (۱۲)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۴۹ (۲) سدر لینڈ ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۹۱ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۵۰ ۱۸۷۵ء۔ (۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۷ ۱۸۸۱ء۔ (۴) کتاب بحث قوانین دفعہ ۲۴۲۔ (۵) الہ آباد رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۵۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۹۱ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۰۷ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۰ و ۳۴ و نمبر ۱۵ ۱۸۸۱ء پنجاب کارڈ دیوانی۔ (۹) مدراس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ و ۳۴۶ (۱۰) نمبر ۵۵ ۱۸۸۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۴۱ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۹۔

بذات خاص حصول منفعت کے لئے کام کرتا ہو

اس سے یہ مراد ہے جہانکہ ذاتی اور معمولی موجودگی واسطے کسی کام کے خاص حدود معین کے اندر پائی جائے نہ کہ بطور گشتی سوداگروں کے جو کہ مختلف مقامات پر تجارت کی غرض سے پھرتے ہیں اور انکی نسبت بلحاظ کاروبار تجارت کے نالش نہیں ہو سکتی کیونکہ اسکا خاص مقام کوئی نہیں ہے لفظ بذاتہ سے یہ مراد ہے کہ خود مدعا علیہ کا مقام کاروبار ہو نہ کہ اوس کے کارندہ یا گماشتہ کا ایک ایڈووکیٹ جو ہائیکورٹ مین کارروائی کرتا ہو بذات خاص حصول منفعت کے لئے کام کرتا ہے (۱) مدعا علیہ نواب وائیسرائے کے توشہ خانہ کا کلارک تھا اور اسکا دفتر اعلی کلکتہ مین رہتا ہے مگر صرف ایک مہینہ کے لئے شملہ مین کاروبار کرتا رہا تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ ایک مہینہ تک شملہ مین منافع کے لئے کاروبار کرتا رہا اس سبب سے اس عدالت کا مقامی اختیار اسپر نافذ ہے (۲) کسی شخص رعیت غیر برطانیہ ساکن بیرون علاقہ پر جو ایک شاخ کاروبار کی مبئی مین بذریعہ منیب کے رکھتا ہو ہائیکورٹ مین نالش نہیں ہو سکتی درحالیکہ بنائے مخاصمت کلیتاً بیرون از اختیار عدالت مذکور پیدا ہوئی ہو (۳) اور نہ اس صورت مین جبکہ نالش دائر ہونے کی تاریخ کو مدعا علیہ تو اس عدالت کی حدود ارضی کے اندر رہتا ہو اور نہ وہان کاروبار کرتا ہو اور نہ بذات خود فایدہ کے لئے کام کرتا ہو (۴) مدعی نے مدعا علیہ پر جو میانمیر مین ٹھیکیدار سرکار کا کام کرتا تھا اور سکونت گاؤن مین باہر علاقہ مطالبہ خفیفہ میانمیر سے رکھتا تھا دعوی بابت قرضہ کے کیا تجویز ہوئی کہ ایسے کاروبار سے عدالت میانمیر کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہو سکتا (۵)

گورنمنٹ

نالشات بنام سرکار اس مقام پر دائر ہونی چاہئیں کہ جہان پر بنائے مخاصمت پیدا ہوئی ہو (۶)

نالش کے رجوع کرنیکا مقام جہاں عدالتوں کے اختیار سماعت کی حدود ارضی غیر متیقن ہوں

دفعہ ۱۶ (الف)[۱]

(۱) جہان یہ بات غیر متیقن ہو یا بیان کیا جائے کہ دو یا دو سے زیادہ عدالتون مین سے کس عدالت کے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر کوئی جایداد غیر منقولہ واقع ہے تو عدالتہائے مذکور مین سے ہر ایک کو اختیار ہوگا کہ اگر اس شبہہ کے سبب کے موجود ہونے کا جسکا بیان کیا جائے یقین ہو اس بارہ مین ایک بیان قلمبند کرکے جایداد مذکور کے متعلق کسی نالش کی سماعت اور فیصلہ کرنیکا اقدام کرے اور اس نالش مین اوسکی ڈگری کا وہی اثر ہوگا جو اوس کے اختیارات کی حدود ارضی کے اندر جایداد

---

[۱] دفعہ ۱۶ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالی ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱ کے ذریعہ سے مندرج کی گئی۔

(۱) الہ آباد رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۷۳ (۲) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۴ء (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۴۱ (۵) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۸ء (۶) الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۶-

مذکور کے واقع ہونے کی صورت میں ہوتا۔

مگر شرط یہ ہے کہ نالش مذکور ایک ایسی نالش ہو جسکی نوعیت اور مالیت کی بابت عدالت مذکور اختیارات عمل میں لانے کی مجاز ہو۔

(۲) جہاں دفعہ تحتی (۱) کی رو سے کوئی بیان قلمبند ہوا ہو اور عدالت اپیل یا عدالت نظر ثانی مین یہ عذر پیش ہو کہ اُس نالش کی ڈگری یا اوس کے متعلق کوئی حکم جو ویسی جایداد سے علاقہ رکھتی ہے ایسی عدالت سے صادر ہوئی یا صادر ہوا ہے جسکو اُس مقام میں جہاں جایداد مذکور واقع ہے اختیار سماعت حاصل نہیں ہے تو عدالت اپیل یا عدالت نظر ثانی عذر مذکور کی سماعت نہیں کریگی اگر اوسکی رائے میں ارجاع نالش کے وقت نالش مذکور کی بابت عدالت مزبور کے اختیار سماعت رکھنے کی نسبت ویسی شبہ کا معقول سبب پایا جائے۔

جس حال مین کہ عدالت نے خود ہی سوال اختیار سماعت کا اٹھایا ہو اور اسکو اسطرح فیصل کیا ہو کہ اُسے اختیار سماعت حاصل ہے تو احکام دفعہ ۱۶ (الف) ماتحتی دفعہ (۱) کی قرار واقعی تعمیل ہو جاتی ہے اور جسحال مین کہ مناسب مقام ارجاع نالش غیر متحقق ہو اور عدالت اول مین اسبارہ مین اعتراض نہ اٹھایا گیا ہو تو عدالت اپیل کو چاہیے کہ بلحاظ ماتحتی دفعہ (۲) دفعہ ۱۶ (الف) کے اعتراض مذکور کے اٹھائے جانے کی اجازت نہ دے (۱)

نالش واسطے لگان ماہی گیری حسب منشائے دفعہ ہذا ایک نالش جایداد غیر منقولہ ہے (۲)

نالشین وہان رجوع ہونگی جہان مدعا علیہم مقیم ہون یا بنا دعوٰی پیدا ہوئی ہو۔

دفعہ ۱۷۔ برعایت قیود متذکرہ صدر کے دیگر سب نالشات اُس عدالت مین رجوع کی جائینگی جس کے علاقہ اختیار کی حدود ارضی کے اندر:-

(الف) بنائے دعوٰے پیدا ہوئی ہو۔ یا[1]

(ب) سب مدعا علیہم بروقت شروع ہونے نالش کے فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت رکھتے ہون یا کاروبار کرتے ہون یا بذات خاص حصول منفعت کے لئے کوئی کام کرتے ہون۔ یا

(ج) منجملہ مدعا علیہم کوئی مدعا علیہ بروقت شروع ہونے نالش کے فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت رکھتا ہو یا کاروبار کرتا یا بذات خاص منفعت کے لئے کوئی کام کرتا ہو۔

بشرطیکہ نالش کے اسطرح رجوع ہونے کی عدالت اجازت دیہ یا وہ مدعا علیہم جو کہ حسب بیان

(۱) نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۹۔

[1] درباب نالشات مابین زمیندار و اسامی کے بنگالہ مین ملاخطہ ہو بنگالہ کی ارضی عیتی کے ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۱۴۴

مذکورہ بالا سکونت نہ رکھتے ہون یا کاروبار نہ کرتے ہون یا بذات خاص منفعت کے لئے کام نہ کرتے ہون اسطرح رجوع ہونے پر راضی ہون -

کاروبار کرنا — مدعی نے ایک فیصلہ بخلاف مدعا علیہ کے ایک نالش بربنائے ایک تمسک مین عدالت دیوانی واقعہ پانڈیچری سے حاصل کیا تہا اور اس نے ایک نالش بربنائے فیصلہ مذکور کے عدالت ضلع واقعہ برٹش انڈیا مین رجوع کی تہی اس دوران مین مدعا علیہ پانڈی چری مین دیوالیہ قرار دیا گیا تہا اور ایک سیویر بغرض حصول قبضہ و اہتمام اوسکی جایداد کے مقرر کیا گیا تہا وہ وجہ اختیار سماعت جسپر کہ مدعی نے انحصار کیا تہا یہ تہی کہ مدعا علیہ عدالت ضلع کے حدود اختیارات کے اندر کاروبار کرتا ہے اور کاروبار مذکور بوساطت اوس کے چچازاد برادر کے کیا جاتا ہے اور چونکہ وہ چچا زاد برادر ایک مہتمم خاندان اہل ہنود ہے اس لئے قیاس یہ کیا جانا چاہئے کہ کاروبار مذکور مدعا علیہ کی رضامندی سے اور نیز اوس کے فایدہ کے واسطے کیا جاتا ہے تجویز ہوئی کہ عدالت ضلع کو کوئی اختیار نالش کی سماعت کا حاصل تہا کیونکہ مدعا علیہ اور اوسکا چچا زاد برادر بطور امر واقعہ کے قبل شروع کیے جانے کاروبار مذکور کے جزواً منقسم ہو گئے تہے اور چونکہ اوسکی رضامندی کے متعلق کوئی شہادت موجود نہ تہی اس لئے کوئی قیاس ایسا پیدا نہو سکتا تہا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے لیکن اگرچہ واقعات مختلف بہی ہوتے اور مدعا علیہ کاروبار مذکور مین ایک استحقاق کا دعوی کرنیکا مستحق اسوجہ پر ہوتا کہ وہ ایک شخص سے کیا جاتا ہے جو اسوقت اوس کے خاندان کا مہتمم رکن ہے تاہم مدعا علیہ کی نسبت یہ نہین کہا جا سکتا تہا کہ وہ حسب منشاء دفعہ ۱۷ کاروبار کر رہا ہے (۱)

مالک و ایجنٹ و رکن خاندان مشترک — ایک مالک کو اطلاق دفعہ ہذا کی ذیل مین لانے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ وہ شخص جو بطور ایجنٹ کے حدود اختیار سماعت کے اندر کاروبار کرتا ہو ایک ایجنٹ بلحاظ سخت اور درست معنی لفظ مذکور کے ہو لیکن ایک رکن خاندان مشترکہ جو واقعی طور پر اس امر مین رضامندی ظاہر کرے کہ تجارت حدود اختیار سماعت کے اندر اوسکی طرف سے کیجائے یا جو اپنے طریق عمل سے اپنی حیثیت ایک مشترک تاجر کیسی بناوے تو اوسکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ حدود اختیار سماعت کے اندر کاروبار کرتا ہے گو وہ حدود مذکور کے باہر رہتا ہو (۲)

تشریح ۱ — جس حال مین کہ کوئی شخص سکونت مستقل ایک مقام پر رکھتا ہو اور صرف کسی غرض چند روزہ کے لئے دوسری جگہ سکونت عارضی بہی رکھتا ہو تو نسبت کسی بنائے دعوی کے جو اوس کے چند روزہ رہنے کے مقام پر واقعہ ہو یہ سمجہا جائیگا کہ وہ دونون مقام پر سکونت رکہتا تہا

رس، پر بمقام امرتسر جہان وہ عارضی طور پر رہتا تہا بلحاظ ایک بنائے دعوی کے جو اجنالہ مین پیدا ہوا تہا نالش دایر کیگئی یہ تجویز ہوئی کہ عدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر کو اختیار سماعت کرنے نالش کا نہ تہا بوجہ عارضی سکونت

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۸۴ -

کے فقط بلحاظ ایسی بناے دعوی کے اختیار سماعت حاصل ہوتا ہے جو اُس مقام مین پیدا ہو جہان مدعا علیہ السیی سکونت رکہتا ہو (۱)

تشریح ۲ – جماعت سند یافتہ یا کمپنی کے کاروبار کا ہونا اوس کے خاص یا صدر دفتر واقعہ برٹش انڈیا مین سمجھا جائیگا یا نسبت کسی بناے دعوی کے جو اُس جگہ واقعہ ہو جہان جماعت یا کمپنی کا کوئی دفتر ماتحت ہو اس دفتر ماتحت کے مقام مین کاروبار ہونا تصور کیا جائیگا۔

تشریح ۳ – اُن نالشات مین جو معاہدہ سے پیدا ہون حسب منشاے دفعہ ہذا بناے دعوی مقامات مرقوم الذیل مین سے کسی ایک مقام مین پیدا ہوتی ہے یعنی:-

(۱) اُس مقام مین جہان معاہدہ کیا گیا تہا اور

(۲) اُس مقام مین جہان معاہدہ کا ایفا کرنا چاہیے تہا یا جہان اُس معاہدہ کی تکمیل ہونی چاہیے تہی – اور

(۳) اُس مقام مین جہان ایفاے معاہدہ مین کوئی روپیہ جس سے نالش کو تعلق ہو صراحتاً یا معناً واجب الادا تہا۔

بروے مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۴ ۱۸۸۲ء) کے برٹش عدالتہاے مجاز ہین کہ ایک غیر ساکن باشندہ ریاست غیر کے برخلاف فیصلہ صادر کرین بشرطیکہ بناے دعوی عدالت صادر کنندہ فیصلہ کے حدود اختیار سماعت کے اندر پیدا ہوا ہو (۲)، چونکہ ایک نالش جو واسطے دلا پانے قرضہ مہر کے ترکہ شخص مسلمان متوفی سے دایر کیگئی ہو ایک نالش بربناے معاہدہ ہے اسلیے وہ تابع احکام متعلق بہ اختیار سماعت مندرجہ دفعہ ہذا کے ہے (۳)، جہانکہ ایک نالش چند عدالتہائے مین سے ایک سے زیادہ عدالتون مین دایر ہوسکتی ہو تو عام اصول قانون یہ ہے کہ مدعی اس عدالت کے منتخب کرنیکا مجاز ہے جسمین وہ نالش دایر کرنا چاہے چنانچہ مدعی نے ایک نالش عدالت منصف ضلع مین جسے اختیار سماعت اس مقام مین حاصل تہا جہانکہ زر واجب الادا بروے معاہدہ کے ادا کیا جانا تہا دایر کی اور کوئی عدالت مطالبہ خفیفہ با اختیار سماعت مقام مین موجود نہ تہی تو تجویز ہوئی کہ منصف ضلع کا اختیار سماعت اس امر واقعہ سے زائل نہوا تہا کہ تاریخ ارجاع نالش پر ایک عدالت مطالبہ خفیفہ با اختیار سماعت اُس مقام مین موجود تہی جہانکہ معاہدہ کیا گیا تہا (۴)

---

(۱) تشریح ۳ دفعہ ۱۷ کی مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالی ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۷ کے ذریعہ سے مندرج کی گئی۔

(۱) نمبر ۵، ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی – (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۲۸ – (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۰۰ – (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۷۷۔

تمثیلات

(الف) زید ایک بیوپاری کلکتہ مین ہی بکر دہلی مین کاروبار کرتا ہے بکر نے بتوسط اپنے آڑہتیے کے جو کلکتہ مین ہے زید سے مال خرید کیا اور زید کو لکھا کہ وہ مال ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی کے حوالہ کرو۔ زید نے اوس کے مطابق کلکتہ مین مال حوالہ کیا تو جایز ہے کہ زید قیمت مال کی بابت کلکتہ مین جہان بنائے دعوی پیدا ہوئی ہے خواہ دہلی مین جہان بکر کاروبار کرتا ہے بکر پر نالش کرے۔

(ب) زید مقام شملہ مین سکونت رکھتا ہے اور عمرو کلکتہ مین اور بکر دہلی مین۔ یہ تینون زید اور عمرو اور بکر بنارس مین اکٹھے ہوئے اور عمرو اور بکر نے بالاشتراک ایک پرامیسری نوٹ جو عند المطلب واجب الادا تہا لکھکر زید کے حوالہ کیا تو جایز ہے کہ زید عمرو اور بکر پر بنارس مین نالش کرے جہان بناء دعوی پیدا ہوئی ہے اور یہ بہی جایز ہے کہ زید اونپر کلکتہ مین نالش کرے جہان عمرو سکونت رکھتا ہے یا دہلی مین جہانکہ بکر سکونت رکھتا ہے مگر ان دونون صورتون مین اگر وہ مدعا علیہ جو وہان سکونت نہین رکھتا ہے اعتراض کرے تو بلا اجازت عدالت کے نالش قایم نہ رہ سکیگی۔

بار ثبوت | جبکہ مدعا علیہ علاقہ عدالت مین نہو تو مدعی کو ظاہر کرنا چاہئے کہ بوقت ارجاع نالش مدعا علیہ فی الواقعہ اور بالارادہ رہتا تہا یا کاروبار کرتا تہا یا بذات خاص حصول منفعت کے لیئے کوئی کام کرتا تہا (۱)

تسلیم | مدعا علیہ جو عدالت کے علاقہ اختیار سماعت مین نہ رہتا ہو اور حسب دفعہ ۲۰ مجموعہ ہذا بغرض التوائے کارروائیات کے درخواست نہ دے تو سمجہا جائیگا کہ اُس نے اختیار عدالت کو تسلیم کیا (۲)

کارپوریشن | گورنمنٹ آف انڈیا کارپوریشن نہین ہے (۳)

بنائے دعوی | تشریح سوم سے ظاہر ہے کہ لفظ بنائے دعوی اس دفعہ مین کل بنائے دعوی کو ظاہر نہین کرتا اور یہ ترمیم اوپر فیصلہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۲۳ کے ہوئی ہے معنی الفاظ بنائے دعوی کے جسطور پر کہ دفعہ ہذا مین مستعمل ہوئے ہین کل بنائے دعوی کو ظاہر نہین کرتے بلکہ ان مین جزو اہم بنائے دعوی کا داخل ہے مقدمہ دلاپانے ہرجہ خلاف ورزی معاہدہ مین معاہدہ کا کرنا جزو اہم بنائے دعوی کا ہے (۴) اور بنائے دعوی کی قیام کے لیئے شکست حق کا وقوع مین آنا بہی ضرور ہے (۵)

نابالغ | درخواست منجانب رشتہ دار واسطے دلاپانے ایک نابالغ کے اُس عدالت مین ہوگی جس کے حدود ارضی کے اندر نابالغ قبل از لیجائے جانے کا تہا اور جہان سے وہ لیجایا گیا ہے گو کہ نابالغ بوقت ارجاع درخواست کے عدالت

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۱۷ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴۳ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۶ ۔ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۱۷ ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۱۳ ۔

مذکور کی حدود اختیار سماعت سے باہر ہو اور کہ بنائے دعویٰ وہان پیدا ہوئی جہان سے کہ نابالغ بیجا گیا ہو[1]

اجازت جسحال مین کہ ایک ہنڈی بیرون از حدود اختیار سماعت لکھی گئی اس شخص پر جو اختیار سماعت مذکور کے اندر رہتا تھا اور ایک شخص کے نام بیرون از اختیار سماعت تحریر ظہری لکھی گئی اور حوالہ کیگئی اور شخص مذکور نے بیرون از اختیار سماعت اسپر تحریر ظہری لکھی اور ۳ شخص کے نام بہیجا جسکو ہنڈوی مذکور اختیار سماعت مذکور کے اندر وصول ہوئی اور اُس نے اُسے قبول کیا اور واسطے ادائیگی کے تحریر کنندہ کے روبرو پیش کیگئی جس نے کہ اوس کے سکارنے سے اندر علاقہ اختیار مذکور کے انکار کر دیا تجویز ہوئی کہ انکا سکارنا ہنڈوی کا منجانب تحریر کنندہ اندر اختیار سماعت کے ایک اہم جزو بنائے دعویٰ اختیار سماعت کے اندر پیدا ہوا ہے اور چونکہ قابض نے اجازت ارجاع نالش زیر دفعہ ۲۰ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء کے حاصل کر لی ہوئی ہے اس لئے عدالت کو سماعت نالش کا اختیار حاصل تہا[2]، مدعی نے مدعا علیہ کے نام نالش واسطے تقسیم جایداد خاندانی کی جو مشمولہ منقولہ وغیر منقولہ تہی دایر کی جایداد منقولہ اختیار سماعت کے اندر واقعہ تہی لیکن کل جایداد غیر منقولہ بیرون از اختیار سماعت عدالت مذکور واقعہ تہی تجویز ہوئی کہ اجازت نہین ملسکتی اور عدالت کو کوئی اختیار سماعت حاصل نہین تہا[3]، نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹۳ و جلد ۱ صفحہ ۶۴۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۷۵

ہنڈوی پرامیسری نوٹ تمسک مدعا علیہ نے علاقہ ہائیکورٹ کلکتہ سے باہر چند قطعات ہنڈویات لکہدین اور ہنڈویات کلکتہ مین سکاری گئین اور مدعی نے انکا روپیہ ادا کیا اور اوسکی نالش دایر کی تجویز ہوئی کہ کل بنائے نمی صمت اندر علاقہ کلکتہ کے پیدا ہوئی ہے[4]، ہنڈوی متنازعہ نالش کراچی مین لکھی گئی تہی اور وہان ہی واجب الادا تہی مدعی نے نالش بہ مقام ڈیرہ اسمعیلخان بربنائے اسوجہ کے کی کہ چونکہ دو مدعا علیہم نے بمقام موخر الذکر اوس کے حق مین عبارت فروخت کردہ لکہدی تہی اسلئے نالش ڈیرہ اسمعیلخان مین ہو سکتی ہے بعض مدعا علیہم نے یعنے ہنڈوی کرنیوالے اور سکارنیوالے اور بعض فروخت کردہ لکہنے والون نے اختیار سماعت کی بابت عذر کیا اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ جب مدعی ہنڈوی کے کرنیوالے و سکارنیوالے و مابعدہٗ فروخت کرنیوالون کے برخلاف نالش کرے تو بنائے دعویٰ اصل معاہدہ سے پیدا ہوتا ہے جو کہ اس صورت مین خود ہنڈی تہی اور چونکہ ہنڈی بمقام کراچی لکھی گئی تہی اور وہ وہان ہی قابل ادا تہی لہذا نالش کی سماعت کا اختیار عدالت ڈیرہ اسمعیلخان کو حاصل نہ تہا[5]،

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۳ -
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۸۲ - (۴) انڈین جورسٹ جلد اول صفحہ ۲۰۹ -
(۵) نمبر ۱۰۵ ۱۸۹۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی -

مدعاعلیہ نے کچھ مال بیرون علاقہ کلکتہ سے بغرض فروخت مدعی کے پاس روانہ کیا اور اس مال کی بابت اسپر ہنڈوی کردی مدعی نے بابت زرباقی حساب کے نالش دایر کی - تجویز ہوئی کہ بنائے مخاصمت کلکتہ مین پیدا ہوئی (۱) ایک پرامیسری نوٹ مدعاعلیہ نے اندر علاقہ ہایکورٹ مدعی کو حوالہ کیا جو اسی علاقہ مین واجب الادا تہا تجویز ہوئی کہ بنائے مخاصمت اسی علاقہ کے اندر پیدا ہوئی (۲) مدعاعلیہ نے ہایکورٹ مدراس سے باہر پرامیسری نوٹ پر اپنے دستخط کرکے مدعی کے پاس بہ سبیل ڈاک بہیجکر مقام مدراس سے روپیہ منگوایا - تجویز ہوئی کہ نالش مدراس ہایکورٹ مین ہوسکتی ہے (۳) نالش بابت چند رقومات کے تہی اور اکثر ان مین سے کچھ علاقہ ہایکورٹ مدراس سے باہر واجب الادا تہین اور کچھ اندر علاقہ عدالت موصوف کے ادا ہونی چاہئیین تہین - تجویز ہوئی کہ کل رقومات کی نالش ہایکورٹ مدراس مین نہین ہوسکتی (۴) جس صورت مین کہ پرامیسری نوٹ ایک ضلع مین تحریر ہو اور یہ قرار پاوے کہ روپیہ اسکا دوسرے ضلع مین ادا کیا جائے تو عدالتہائے مقام آخر الذکر اختیار سماعت نالش مبنی بر نوٹ کا رکہتی ہین[5] یا جہان مدعاعلیہ رہتا ہو (۶)

ریاست غیر | ایک ہنڈوی بمقام جموں ریاست غیر مین لکہی گئی جو سیالکوٹ (سرکاری ملک) مین ادا ہونی تہی نالش سیالکوٹ مین دایر کی گئی - تجویز ہوئی کہ عدالت سیالکوٹ کو اختیار سماعت حاصل تہا[7] ملاحظہ ہو نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لاپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۲ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۷ زیر دفعہ ۱۰۱ ایکٹ ہذا -

بصورت نہونے اقرار کنندہ معاہدہ مین عدالت کو تجویز کرنے مقام تعمیل معاہدہ مین یہ دیکہنا چاہیئے کہ متعاقدین کی نیت کیا تہی (۸) تشریح دفعہ ہذا کی رو سے اب وہ دقت رفع کردیگئی ہے جو نالشات بربنائے معاہدہ مین مقام اختیار سماعت کے تجویز کرنے مین ہوتی تہی -

فریب | چونکہ زیورات مدعی سے بذریعہ فریب بمقام کلکتہ حاصل کئے گئے تہے لہذا جزو وجہ نالش کلکتہ مین پیدا ہوئی[9]

اسباب فروخت شدہ | اگر درمیان بایع و مشتری کے یہ شرط قرار پائی ہو کہ بعد حوالگی مال باربردار کے ذمہ داری بایع کی نہین رہتی تو نالش اس عدالت کے علاقہ مین ہوسکتی ہے جسکے علاقہ مین مال باربردار کے حوالہ ہوا ہے اور اگر یہ شرط تہی کہ خریدار کے پاس مال پہونچنے تک ذمہ داری بایع کی ہوگی تو اس عدالت مین نالش ہونی چاہئے

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۶ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۵ و انڈین جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۳۳ - (۳) مدراس لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ (۴) مدراس لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۳۶ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۵۶ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۳۲ سنہ ۱۸۸۳ء - (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۶ء - (۷) نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۴۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۳ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۶۴

کہ جس کے مطابق مال خریدار کے حوالہ ہوا ہو۔ اور جب کوئی شرط مابین بائع اور مشتری کے قرار نہ پائے تو بوقت سپردگی مال کے ذمہ داری مشتری کی سمجھی جائیگی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ اسیوقت مال حوالہ ہوگیا (۱)

مدعیان ساکنان دہلی نے مدعاعلیہ کے نام جو بمبئی مین تہا بذریعہ خط کے مال خرید کر روانہ کرنے کے لئے فرمایش کی۔ مدعاعلیہ نے جواب مین تاریخ روانگی لکہدی لیکن مال اس تاریخ کو نہ پہونچا۔ نالش بغرض لاپانے ہرجہ و روپیہ پیشگی ارسال کردہ مین جو دہلی مین دایر کی گئی تہی تجویز ہوئی کہ یہ ایک نالش دراصل برخلاف ایک مختار کے بابت حساب فہمی اوس روپیہ کے تہی جو اُس نے بحیثیت مختار دوران مختاری مین بطور راس المال کے لیا تہا اگرچہ وعدہ جو کسی خط کے ذریعہ کیا گیا ہو ایک ایسا معاہدہ نہین بنجاتا جسکی پابندی شخص موعود بہ کے برخلاف اسوقت تک لازم ہو جبکہ وہ وعدہ کی تسلیم کی اطلاع شخص وعدہ کنندہ کو دیگئی ناہم اس تسلیم کی اطلاع سے اس مقام مین کچہہ تغیر نہین آتا جہانکہ معاہدہ کیا گیا ہو بلکہ صرف اس وعدہ کے نفاذ کے وقت پر اسکا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ مدعیان کی فرمایش کی اطلاع مدعاعلیہ کو بمقام بمبئی پہونچی اور اس نے وہان اسکو قبول کیا اس لئے معاہدہ مابین فریقین بمقام بمبئی ہوا جہانکہ نالش ہونی چاہئے (۲)

شراکت | فریقین شریک ایک کاروبار کے تہے اور معاہدہ شراکت کا بمقام رتلام ریاست ہندوستانی مین منعقد ہوا تہا اور بڑی دوکان اس کل روبار کی شہر متہرا مین قایم کیگئی نالش زر بقایائے حساب مین یہ تجویز ہوئی کہ بنائے مخاصمت بمقام متہرا پیدا ہوئی کیونکہ اُس مقام پر روپیہ کا ادا ہونا واجب تہا (۳) فریقین دہلی کے باشندے تہے اور اراضی میرٹہہ مین واقعہ تہی نالش حساب شراکت منافع ٹہیکہ ضلع دہلی مین ہوسکتی ہے (۴)

امانت | نالش بربنائے امانت اسجگہ ہوسکتی ہے جہان انکار ہوا ہو (۵)

برندہ مال | نالش بنام برندہ مال اسجگہ ہوسکتی ہے جہان مال گم ہوگیا ہو (۶)

گماشتہ | نالش بنام گماشتہ بابت روپیہ جو گماشتہ کو ملا وہان ہوگی جہان حساب سمجہانا ہو (۷)

قایم مقام | نالش بمقابلہ قایم مقامان وہان ہوگی جہان نالش بصورت حیات اصل شخص کے دایر ہوسکتی تہی اور جہان بنائے دعوی بمقابلہ اصل شخص کے پیدا ہوئی تہی (۸)

کمپنی | نالش بنام کمپنی جہان اسکا دفتر ہو ہوسکتی ہے (۹) اگر قبل از رجاع نالش کارخانہ بند کرکے مدعاعلیہ علاقہ

(۱) لا ٹائمس جلد ۸ صفحہ ۲۵۵ و سدرلینڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۰۰ (۲) نمبر ۹۶ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ (۳) مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۲۹۱ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۹۶ (۴) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۱۵ ۱۸۸۱ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۴۰ (۵) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۲ ۱۸۹۵ء۔ (۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۶ ۱۸۹۶ء و نمبر ۱۰ ۱۸۶۶ء۔ (۷) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲۲ ۱۸۶۷ء و نمبر ۵۳ ۱۸۷۶ء (۸) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۔ (۹) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۰ ۱۸۶۶ء استفسار۔

غیر مین چلا جائے تو اختیار سماعت نہین رہتا (۱)۔

نوٹ چونکہ دفعہ ۱۵۱ ایکٹ افواج مجریہ سنہ ۱۸۸۱ء بروئے دفعہ ۵ - ایکٹ افواج مجریہ سنہ ۱۸۹۵ء صراحتاً منسوخ کی گئی ہے اس لئے فیصلہ نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ منفصلہ اجلاس کامل متروک الاستعمال ہوگیا جسکا مدعا یہ تھا کہ عدالت دیوانی کے اختیار سماعت برخلاف افسران فوج کا معیار مثل دیگر مقدمات کے ہے جو معاہدہ سے پیدا ہوتے ہین (۲)، پنجاب مین سنہ ۱۸۹۵ء سے پہلے بروئے فیصلہ نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ کے یہ ضروری تھا کہ مدعاعلیہ عدالت کے اختیار سماعت کے اندر بروقت ارجاع نالش رہتا ہو (۳)۔

تنسیخ نالش منسوخی پٹہ اُس عدالت مین دایر ہوگی جہان اراضی واقعہ ہو (۴)۔

زاید اختیار جہان بنائے مخاصمت ۳ میل تک سمندر مین پیدا ہو (دیکھو انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹)

نالشات معاوضہ ذات یا جایداد منقولہ کو نقصان پہونچانیکی بابت

دفعہ ۱۸ - ذات یا جایداد منقولہ کو نقصان پہونچانے کے معاوضہ کی نالشات مین اگر وہ نقصان ایک عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر پہونچا ہو اور مدعاعلیہ دوسری عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر سکونت رکھتا یا کاروبار کرتا یا بذات خود منفعت کے لئے کوئی کام کرتا ہو تو مدعی کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق دونون عدالتون مین سے جس مین چاہے نالش رجوع کرے۔

تمثیلات

(الف) زید نے کہ دہلی مین سکونت رکھتا ہے عمرو کو کلکتہ مین مارا تو جایز ہے کہ عمرو کلکتہ مین زید پر نالش کرے یا دہلی مین۔

(ب) زید نے کہ دہلی مین سکونت رکھتا ہے کلکتہ مین بیانات ازالہ حیثیت عرفی بہ نسبت عمرو کی شائع کئے تو جایز ہے کہ عمرو کلکتہ مین زید پر نالش کرے یا دہلی مین - دیکھو نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ

(ج) زید ایک ریلوی کمپنی کی ٹرین پر سفر کرتا تھا جسکا صدر دفتر ہوڑا مین ہے اوسکو بوجہ کسی غفلت کے جو کمپنی کے ذمہ عاید ہوتی ہے گاڑی کے اُلٹ جانے سے الہ آباد مین ضرر پہونچا پس جایز ہے کہ زید ہوڑا مین ریلوی کمپنی پر نالش کرے یا الہ آباد مین

نالشات بابت جایداد غیر منقولہ جو ایک ہی ضلع مین عدالتہائے متعددہ کے علاقہ اختیار مین واقعہ ہو

دفعہ ۱۹ - اگر نالش واسطے دادرسی کے بہ نسبت ایسی جایداد غیر منقولہ کے یا معاوضہ نقصان ایسی جایداد

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۸۶ء - (۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۰۱ء (۳) نیز دیکھو انڈین لا ریپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۴۷ و ۷۲۳ - (۴) بنگال لا ریپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۹۱

غیر منقولہ کے ہو جو ایک ہی ضلع کی حدود کے اندر عدالتہاے متعددہ کے علاقہ اختیار مین واقعہ ہو تو جایز ہے کہ نالش اس عدالت مین رجوع کیجائے جس کے علاقہ اختیار کے اندر اس جایداد کا کوئی جزو واقعہ ہو۔

بشرطیکہ کل دعوی بلحاظ مالیت شئی متنازعہ نالش قابل سماعت ویسی عدالت کے ہو۔

نالشات جایداد غیر منقولہ کی بابت جو متعدد ضلاع مین واقعہ ہو۔ اگر وہ جایداد غیر منقولہ اندر حدود ضلاع متعدد کے واقعہ ہو تو نالش کو کسی عدالت مین جو دوسرے مراتب کے لحاظ سے اوسکی تجویز کرنے کی مجاز ہو اور جس کے علاقہ کے اندر جایداد مذکور کا کوئی جزو واقعہ ہو رجوع کرنا جایز ہے۔

کارروائی اجرا یہ دفعہ کارروائی اجراے ڈگری زیر دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ہذا سے بھی متعلق ہے (۱) اُس عدالت کو جسکو کہ ڈگری نیلام جایداد مشمولہ رہن کے صادر کرنیکا اختیار حاصل ہو۔ یہ بھی اختیار ہے کہ وہ بذریعہ نیلام جایداد کے اپنی ڈگری کو موثر کرے گو کہ کوئی جزو جایداد اوس کے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے باہر بھی واقعہ ہو (۲) یا کہ ہو (۳) یا صرف ایک جزو اوس کے اختیار سماعت کے اندر واقعہ ہے رہی

مختلف ضلاع ہائیکورٹ کو بصیغہ اپیل یہ اختیار نہین ہے کہ عدالت ضلع کو یہ اختیار دے کہ وہ تحقیقات واقعات بر طبق واپسی مقدمہ کے کسی ایسی نالش مین کرے جو عدالت کسی اور ضلع مین فیصل ہوئی ہو (۵) اگر جایداد مختلف عدالتون کے علاقہ مین واقعہ ہو تو کسی عدالت مین جسکے علاقہ مین کوئی جزو واقعہ ہو گو وہ کیسا ہی چھوٹا ہو نالش دایر و سماعت ہو سکتی ہے (۶) اور جبکہ جایدادہاے غیر منقولہ مختلف ضلاع مین واقعہ ہون تو نالش نسبت کل جایدادہاے کے ان ضلاع مین سے کسی ایک مین دایر ہو سکتی ہے (۷) جہانکہ چند مدعیان نے مختلف جزو اراضی واقعہ اندرون ضلاع مختلف کے دخلیابی کا دعوی فقط ایک ہی استحقاق پر ایک ہی مدعاعلیہم کے برخلاف بدین بیان کیا کہ وہ جزو جایداد متدعویہ واقعہ ضلع (الف) سے اور جملہ جایداد واقعہ ضلع (ب) سے ایک دن اور ایک اور دن باقی جایداد واقعہ ضلع الف سے بیدخل کئے گئے ہین تو تجویز ہوئی کہ مدعیان دونون ضلعون مین جملہ جایداد کی دخلیابی کی بابت ایک ہی عدالت (۸) نالش کر سکتے ہین (۹) عدالتہاے ضلع مرادآباد کو ایک نالش نیلام بربناے رہن مین ایک ڈگری نیلام اراضی واقعہ ضلع ترائی صادر کرنیکا کوئی اختیار سماعت نہین جس سے کہ بوقت رہن اور نالش

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۳ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۶۱ و جلد ۲۱ صفحہ ۶۳۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۳۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۳ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۲۸ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۶۱ سنہ ۱۸۹۱ (۷) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۸۶ پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۶۱ - (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۹ -

برنبائے رہن مذکور کے ریگولیشن نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۶ء متعلق تھا محض بدینوجہ کہ ایک جز و جائداد مرہونہ ضلع مراد آباد مین واقعہ ہے (۱)۔ مدعی علیحدہ علیحدہ مقدمات مختلف عدالتون مین رجوع کر سکتا ہے (۲)۔

کارروائی کے موقوف رکھنے کا اختیار جبکہ تمام مدعا علیہم علاقہ اختیار کے اندر سکونت نہ رکھتے ہون۔

دفعہ ۲۰۔ اگر کوئی نالش جسکا ایک سے زیادہ عدالتون مین رجوع ہونا جایز ہے ایسی عدالت مین رجوع کیجاے جس کے علاقہ اختیار کی حدود اراضی کے اندر مدعا علیہ یا جملہ مدعا علیہم فی الواقعہ اور بالعمد سکونت نہ رکھتے ہون یا کاروبار نہ کرتے ہون یا منفعت کے لئے بذات خود کوئی کام نہ کرتے ہون تو اُس مدعا علیہ یا کسی اور مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ طرف ثانی کو اپنے ارادہ سے درباب گذراننے درخواست کے بغرض موقوف رہنی کارروائی مقدمہ کے بذریعہ اطلاع تحریری مطلع کر کے عدالت مین اس مضمون کی درخواست دے۔

اور اگر عدالت کو بعد سماعت بیان اُن فریقون کے جنکو عرض کرنا منظور ہو اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ نالش کے کسی اور عدالت مین رجوع ہونے سے انصاف ہونے کی زیادہ امید ہے تو اسکو اختیار ہے کہ کارروائی مقدمہ کو قطعاً یا تا صدور حکم ثانی موقوف رکھے اور بہ نسبت اس خرچہ کے جو لاحق حال فریقون یا کسی فریق کے ہو چکا ہو جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے۔

ویسی صورت مین اگر مدعی حسب مذکور درخواست کرے تو عدالت کو لازم ہے کہ کیفیت اس حکم کی جسکی رو سے کارروائی ملتوی کیگئی ہو عرضی نالش کی پشت پر لکھکر عرضی واپس کرے۔

درخواست کب گذرانی جائیگی

چاہیئے کہ ویسی درخواست سب سے پہلے موقعہ ممکن الحصول پر اور ہر صورت مین امور تنقیح طلب کے قرار پانے سے پہلے داخل کیجائے اور اگر کوئی مدعا علیہ ویسی درخواست نہ کرے تو یہ سمجھا جائیگا کہ گویا وہ نالش کے رجوع ہونے پر راضی ہوا تھا۔

عدالتہائے ہند التوائے مقدمہ نہین کر سکتین اسوجہ پر کہ نالش سابق بابت عدالت ملک غیر ادا نہین کیا گیا (۳)۔

اختیار سماعت جو بروئے دفعہ ہذا دیا گیا ہے ایک استثنائیہ قسم کا ہے اور جو بڑی احتیاط سے اور برطبق اظہار وجہ صاف کے استعمال کیا جاتا ہے حسب دفعہ ہذا معیار صرف یہ ہے کہ آیا عدالت اس امر سے مطمئن ہو گئی ہے کہ دوسری عدالت مین نالش رجوع کرنے سے انصاف کے ہونے کی زیادہ امید ہے" اگر کوئی قرین مصلحت یا مفید امر نہو تو محض یہ واقعہ کہ ہر دو مقدمات مین امورات واسطے فیصلہ کے مشابہ ہونے ممکن ہین کوئی کافی وجہ واسطے قرار داد اس امر کے نہین ہے کہ مدعی کو دوسری عدالت مین نالش کرنے پر مجبور کرنے سے انصاف کے ہونے کی زیادہ امید ہے (۴)۔ نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۸۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۸۳ (۲) مدراس لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۷۶۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۵۷۔ (۴) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ

اپیل	حکم شہر التوائی کارروائیات زیر دفعہ ہذا کا اپیل ہوسکتا ہے دیکھو دفعہ ۵۸۸ فقرہ ۲ مجموعہ ہذا،
میعاد	نسبت شمار میعاد ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء

معافی رسوم عدالت جب نالش دوسری عدالت میں رجوع ہو

دفعہ ۲۱ - جب عدالت دفعہ ۲۰ کے بموجب کارروائی ملتوی کرے اور مدعی اپنی نالش کسی اور عدالت میں دوبارہ دایر کرے تو اُس عرضی نالش کی بابت کچھہ رسوم نہ لیجائیگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت سابق میں نالش کے رجوع ہونے کے وقت رسوم کامل لیگئی ہو اور اُس عدالت سے عرضی دعوی واپس کیگئی ہو۔

ضابطہ کارروائی جبکہ وہ عدالتین جہان نالش رجوع ہوسکتی ہے ایک ہی عدالت اپیل کی ماتحت ہون۔

دفعہ ۲۲ - جب ایک سے زیادہ عدالتون مین نالش کا رجوع ہونا جایز ہو اور وہ سب عدالتین ایک ہی عدالت اپیل کی ماتحت ہون تو ہر مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ طرف ثانیان کو اپنے اس ارادہ سے کہ مقدمہ کو دوسری عدالت مین منتقل کرانے کے لئے ویسی عدالت مین درخواست دیا چاہتا ہے بذریعہ اطلاع تحریری مطلع کرکے عدالت اپیل مین درخواست دے اور عدالت اپیل طرف ثانیان کا بیان سنکے اگر اُن کو کچھہ عرض کرنا ہو یہ بات تجویز کریگی کہ منجملہ اُن عدالتہاے ذی اختیار کے کس عدالت مین نالش کی کارروائی ہوگی۔

ضابطہ کارروائی جبکہ عدالتین اسطرح ماتحت نہ ہون

دفعہ ۲۳ - جب ویسی عدالتین مختلف عدالتہاے اپیل کی ماتحت ہون مگر ایک ہی ہائیکورٹ کے تابع ہون تو ہر مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ طرف ثانیان کو اپنے اُس ارادہ سے کہ وہ عدالت ہائیکورٹ مین یہ درخواست دیا چاہتا ہے کہ نالش دوسری عدالت ذی اختیار مین منتقل کیجاے بذریعہ اطلاع تحریری مطلع کرکے اُسی کے مطابق درخواست کرے اور اگر نالش کسی ایسی عدالت مین رجوع کیجاے جو عدالت ضلع کے ماتحت ہو تو وہ درخواست معہ عذرات مدخلہ طرف ثانیان۔ اگر کچھہ عذرات ہون اس عدالت ضلع کی معرفت بھیجی جائیگی جسکی ویسی عدالت ماتحت ہو اور ہائیکورٹ کو اختیار ہوگا کہ بعد سماعت عذرات طرف ثانیان کے اگر کچھہ ہون یہ امر طے کردے کہ منجملہ عدالتہاے ذی اختیار کے نالش کی کارروائی کس عدالت مین ہو۔

درخواست زیر دفعہ ہذا بذریعہ حلف نامہ کے ہونی چاہئے (۱)

ضابطہ کارروائی جبکہ وہ عدالتین مختلف عدالتہاے ہائیکورٹ کی ماتحت ہون

دفعہ ۲۴ - اگر ویسی عدالتین مختلف عدالت ہائیکورٹ کی ماتحت ہون تو ہر مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ طرف ثانیان کو اپنے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۸۰۔

اِس ارادہ سے کہ وہ بحضور اس ہائیکورٹ کے جس کے علاقہ کے اندر عدالت مذکور واقعہ ہو جسمین نالش دایر ہوئی ہو درخواست دیا چاہتا ہے اطلاع تحریری کے ذریعہ سے مطلع کر کے اس کے مطابق ہائیکورٹ مین درخواست دے۔

اگر نالش کسی ایسی عدالت مین رجوع کیجائے جو عدالت ضلع کی ماتحت ہو تو درخواست معہ عذرات مدخلۂ طرف ثانیان اگر کچھہ عذرات ہون اُس عدالت ضلع کی معرفت بھیجی جائیگی جس کی وہ ایسی عدالت ماتحت ہو۔

اور وہ ایسی عدالت ہائیکورٹ طرف ثانیان کے عذرات پر غور کرنے کے بعد (اگر کچھہ عذرات ہون) یہ امر طے کرے گی کہ منجملہ چند عدالتہائے ذی اختیار کے نالش کی کارروائی کس عدالت مین ہوگی۔

از روئے دفعہ ہذا کوئی ہائیکورٹ ایک نالش کو جو اندر حدود سماعت اُس کے دایر ہوئی ہو دوسری ہائیکورٹ کی حدود سماعت مین منتقل نہین کرسکتی (۱) دفعہ ہذا مین یہ حکم دینے کا اختیار نہین ہے کہ وہ نالش جو کسی عدالت تابع عدالت صدر مین دایر ہوئی ہو کسی عدالت تابع دوسری عدالت صدر مین منتقل کیجائے (۲)

نالشون کا انتقال

دفعہ ۲۵ - عدالت ہائیکورٹ یا عدالت ضلع مجاز ہے کہ اہالی مقدمہ مین سے کسی کی درخواست پر فریق ہائے مقدمہ کو اطلاع دیکر اور جن فریقون کو عرض معروض کرنا ہو اُنکا بیان سنکر یا خود اپنی مرضی سے بغیر دینے ویسی اطلاع کے کسی مقدمہ کو عام اس سے کہ وہ کسی عدالت مرافعہ اولیٰ مین دایر ہو یا کسی عدالت اپیل مین جو ماتحت ویسی عدالت ہائیکورٹ یا عدالت ضلع کی ہو (جیسی کہ صورت ہو) اپنے پاس طلب کر کے خود اوسکی تجویز مین مصروف ہو یا کسی اور عدالت ماتحت مین تجویز کے لیے منتقل کرے جو بلحاظ نوعیت مقدمہ اور تعداد یا مالیت شئے متنازعہ کے اوس کی تجویز کرنے کی مجاز ہو۔

واسطے اغراض اس دفعہ کے ایڈیشنل جج اور اسسٹنٹ جج کی عدالتین عدالت ضلع کی ماتحت سمجھی جائینگی۔

سے پنجاب کی عدالتہائے قسمت مین جایز ہے کہ ہر کمشنر یا ڈپٹی کمشنر عدالت ضلع کے اختیارات تحت دفعہ ہذا عمل مین لائے اور ہر مذکورہ بالا عہدہ دار حکم تحریری کے ذریعہ سے کوئی ایسا کام جو اوس کے تحت حکومت مین تقسیم کر دی سکتا ہو۔ ملاحظہ طلب عدالتہائے پنجاب کے ایکٹ نمبر ۱۸ ۱۸۸۴ع کی دفعات ۳۴ و ۳۵ و ۳۶

سے دفعہ ۲۵ اجمیر اور میرواڑہ مین منسوخ ہوئی۔ ملاحظہ طلب اجمیر کی عدالتون کے ریگولیشن نمبر ۱ ۱۸۷۷ع کی دفعہ ۲ ضمیمہ اور نیز دفعہ ۲۶

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱

اگر کوئی مقدمہ اس دفعہ کے بموجب کسی عدالت مطالبات خفیفہ سے منتقل کیا جائے تو عدالت مجوز مقدمہ مذکور واسطے اغراض اُس مقدمہ کے بمنزل عدالت مطالبات خفیفہ کے سمجھی جائیگی۔

عملدرآمد | یہ دفعہ اُس مقدمہ کے متعلق ہوسکتی ہے جو بموجب ایکٹ کمپنی سنہ ۱۸۸۲ء کے دایر ہو (۱) دفعہ ہذا نالشات اور کارروائیات اجرا دونوں سے متعلق ہے (۲) دفعہ ہذا کارروائیات اجرائے ڈگری بعدالت مطالبہ خفیفہ سے بھی متعلق ہے (۳) درخواست دیوالیہ بر مجموعہ ہذا ایک کارروائی اجرا ہے جسکی نسبت حکم زیر دفعہ ہذا صادر ہوسکتا ہے (۴) درباره امتیاز مابین دفعہ ہذا و دفعہ ۲۲۳ دیکھو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹۔ بصورت مجاز سماعت ہونے چند عدالتوں کے دیکھو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۰ زیر دفعہ ۷ مجموعہ ہذا ایک منصف دوسرے منصف کے پاس مقدمہ منتقل نہیں کرسکتا (۵) سبارڈی نیٹ جج درجہ دوم سبارڈینیٹ جج درجہ سوم کے ہاں مقدمہ منتقل کرسکتا ہے اور موخر الذکر بعد اصدار ڈگری حکم نیلام بھی صادر کرسکتا ہے (۶)

فریق مقدمہ | دائن جسکو درخواست دیوالیہ کا نوٹس دیا گیا ہو اور جسکا نام کاغذات کارروائیات اجرا میں بطور مخالفت کنندہ دائن کے درج کیا گیا ہو حسب منشائے دفعہ ہذا ایک فریق ہے اور وہ کارروائیات کے انتقال کی درخواست زیر دفعہ ہذا کرسکتا ہے (۷)

عدالت مرافعہ اولی | انتقال نالش سے اصلاح کسی نقص متعلقہ اختیار سماعت کی نہیں ہوسکتی جو عدالت غیر مجاز میں ارجاع نالش کیوجہ سے پیدا ہو (۸) کوئی حکم انتقال کا نہیں ہوسکتا بجز اس کے کہ عدالت کو جسمیں نالش دایر کیگئی ہے اور جہاں سے انتقال کی استدعا ہے اختیار سماعت اسکی تجویز کرنیکا ہو (۹) مگر برضامندی فریقین (۱۰) جج ضلع اپنی عدالت سے انتقال نہیں کرسکتا (۱۱)

اطلاع مدعا علیہ | مدعا علیہ کو اطلاع دینی لازمی نہیں ہے (۱۲)

کس مرحلہ پر انتقال ہوگا | صاحب جج ضلع کو اختیار نہیں ہے کہ کارروائیات اجرائے ڈگری کو عدالت ماتحت میں منتقل کریں (۱۳) دیکھو خلاف اس کے انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۸۰ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۸۰

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۰ - (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۸ - (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۱۰ و جلد ۱۸ صفحہ ۶۱ - (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۸۰ - (۵) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۰۰ - (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۰۷ - (۷) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۸ - (۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۴ - (۹) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۰ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۶۷ سنہ ۱۸۹۰ء و لاء رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۴ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۷ (۱۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۶ (۱۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۱۱ - (۱۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰ -

بعد قلمبند ہونے شہادت کے مقدمہ منتقل نہیں ہوسکتا (۱)، اگر بعد قلمبندی شہادت مقدمہ منتقل ہو تو از سر نو شہادت لیجاویگی (۲)، دیکھو دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ہذا۔

حکم | قیاس نسبت کارروائی بلا اختیار دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۹

عدالت اپیل | جس حال مین کہ اپیل زیر دفعہ ہذا منتقل کیا گیا ہو تو تابع جملہ عذرات کے ہونا چاہیے جو کہ دوسری عدالت مین کیے جاسکتے تھے جس سے اپیل مذکور منتقل ہوا ہے (۳)، جبکہ نالش صاحب جج ضلع نے عدالت سبارڈینیٹ جج سے اپنی عدالت مین منتقل کر لی ہو اور اسکا فیصلہ خود کیا ہو اور بر طبق اپیل بعدالت ہائیکورٹ صاحب جج ضلع کے پاس بغرض تجویز واپس بھیجی گئی ہو تو وہ مجاز نہیں ہے کہ نالش کو سبارڈینیٹ جج کی عدالت مین منتقل کرے بلکہ اوسکو خود اوسکی تجویز کرنی چاہیے کیونکہ دفعہ ہذا اُس مقدمہ سے متعلق نہیں ہے جو کہ زیر دفعہ ۵۶۲ واپس بھیجا گیا ہو (۴)،

انتقال از عدالت مطالبہ خفیفہ | اُن مقدمات مین جنمین عدالت مطالبہ خفیفہ کا اختیار سماعت پانسو روپیہ ہوتا ہے لیکن عدالت مذکور کے حاکم اجلاس کنندہ کا اختیار پچاس روپیہ تک محدود ہوتا ہے کل نالشات جنکی مالیت پچاس روپیہ اور پانسو کے مابین ہو ضرور ہے کہ عدالت مذکور مین دائر کیجاوین اور اسوقت تک دائر رہین جبکہ ایسا حاکم مقرر ہو جو انکی سماعت کا مجاز ہو لیکن بر رُوئے دفعہ ہذا صاحب ڈسٹرکٹ جج مجاز ہین کہ ایسی نالشات کو واپس لے اور اُنہین کسی ایسے حاکم کی عدالت مین منتقل کردے جسکو انکی سماعت کا اختیار ہو (۵)، جب دفعہ ہذا کو دفعہ ۲۳ و ۲۴ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء عدالتہائے پنجاب کے ساتھ ملا کر پڑھا جاوے تو ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ کسی مقدمہ کو عدالت مطالبہ خفیفہ سے اپنی عدالت مین منتقل کر لے (۶)، فقرہ "عدالت مطالبات خفیفہ" مندرجہ آخری فقرہ دفعہ ہذا سے مراد ایک ایسی عدالت ہے جو مناسب اور قطعی طور پر دیہی عدالت ہو اور اُس مین وہ عدالت شامل نہین جسکو کہ عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیارات عطا کیے گئے ہوں (۷)، بعض امور تنقیح طلب ایک نالش مطالبہ خفیفہ مین عدالت مطالبہ خفیفہ مین واسطے فیصلہ کے واپس بھیجے گئے تھے چونکہ جج عدالت مطالبہ خفیفہ کی بجائے جس نے ابتدا مین نالش کی تجویز کی تھی ایک اور جج مقرر ہوا تھا جسکو مالی اختیار سماعت اُس حد تک پہنچا تھا جو نالش کی مالیت تھی۔ لہذا ڈسٹرکٹ جج نے امور تنقیح طلب واپس کردہ کو عدالت

(۱) ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۱۵۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۶۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۴ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۹ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۳۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۰ - (۵) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۶) نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۶ -

سبارڈنیٹ جج مین منتقل کردیا۔ قرار دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ جج انتقال بابۃ البحث کے کرنیکا مجاز تہا (۱) مقدمہ ہذا عدالت مطالبہ خفیفہ مین جو ہوا جس نے دعوی کو زاید از اختیار سمجہکر عرضی دعوی کو عدالت با اختیار مین پیش کرنیکے لئے واپس دیا۔ ڈسٹرکٹ جج نے مقدمہ کو منصف کے ہان بغرض تجویز منتقل کیا جس نے اسکو ڈسمس کردیا۔ مدعی نے عدالت ضلع مین اپیل کیا جس نے یہ قرار دیا کہ چونکہ مقدمہ عدالت مطالبہ خفیفہ سے واپس لیا گیا ہے اور عدالت منصف کو جس نے اوسکی تجویز کی ہے بطور عدالت مطالبہ خفیفہ کے تصور کرنا چاہئے اور اس لئے اسکا اپیل نہین ہوسکتا۔ برطبق نگرانی تجویز ہوئی کہ مقدمہ حسب منشاء دفعہ ۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ڈسٹرکٹ جج نے منتقل کیا تہا لہذا اپیل نہین ہوسکتا (۲) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۴ – و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۰ و نمبر ۴۰ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۹۱

نگرانی | حکم مصدرہ زیر دفعہ ہذا قابل نگرانی نہین ہے درحالیکہ نالش مذکور مین بنا رضی ڈگری کی اپیل ہوسکتا ہے (۳) جس صورت مین کہ ایک درخواست بعدالت جج ضلع دربارہ انتقال مقدمہ متدایرہ بعدالت سبارڈنیٹ جج نامنظور کیگئی ہو تو ہائیکورٹ درخواست انتقال نالش مذکور از عدالت جج ضلع مسموع نہین کرسکتی (۴)

تیسرا باب[1]

فریقین اور اُن کی حاضری اور درخواستون اور افعال کا بیان

مدعی کو یہ استحقاق حاصل نہین کہ ایک نالش مین تمام اشخاص کو اس بنا پر شامل کرے کہ وہ مارج اوس کے قبضہ کے ہین بجز اس کے کہ وہ یہ ثابت کرسکتا کہ وہ اشخاص بشرکت یا بذریعہ کسی حق مشترک کے ایسا کرتے ہین (۵)

مدعا علیہم کے علیحدہ اور بلا تعلق افعال | مالکان موہہ مین سے سترہ اشخاص نے چہتیس اشخاص شرکایان غیر مالکان پر بغرض قرار داد اس امر کے نالش کی کہ مدعا علیہم گاؤن کے بعض خاص اراضیات کو محدود کرنے یا اوپر عمارات بنانے کے مستحق نہ تہے اور یہ بہی استدعا کی کہ وہ عمارات جو بنائی گئی ہین منہدم کیجائین اور زمین اپنی اصلی حالت پر کیجائے عمارت جو ہر ایک مدعا علیہ نے بنائی تہی وہ اسکا علیحدہ اور بلا تعلق فعل تہا۔ برطبق اپیل

[1] یہ باب تفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۵ ضمیمہ دوم

(۱) نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۲۳

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۵ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۵

مزید قرار دیا گیا کہ نالش بوجہ عدم شمولیت ناجایز تھی (۱)

وہ اشخاص جو زمرۂ مدعیان مین شامل کئے جاسکتے ہین

دفعہ ۲۶ ۔ جایز ہے کہ ایسے جملہ اشخاص مقدمہ مین بزمرۂ مدعیان شامل کئے جائین جنکو ایک ہی بنائے دعوی کی بابت کسی دادرسی مدعویہ کے استحقاق کا ہونا مشترکا یا منفردا یا بعض کو بجائے بعض کے بیان کیا جائے اور بغیر کسی ترمیم کے اُن مدعیون سے ایک یا کئی کے حق مین جو کہ مستحق دادرسی کے پائے جائین فیصلہ بابت ایسی دادرسی کے صادر کیا جا سکتا ہے جسکا استحقاق مدعی یا مدعیان مذکور کو پہنچتا ہو لیکن مدعا علیہ گو کامیاب نہو اپنے اُس خرچہ کے پانے کا مستحق ہوگا جو کہ ایسے شخص کے شریک کرنے سے عاید ہوا ہو کہ مستحق دادرسی نہین پایا گیا اِلّا اُس حال مین کہ عدالت خرچہ نالش کی تجویز مین اور طرح کا حکم دے۔

دفعہ ہذا ایک اختیار دہندہ دفعہ ہے اور اوس کے رو سے مدعیان کو مشترک نالش کرنیکا اختیار دیا گیا ہے اور وہ اسطرح پر نہ پڑہی جانی چاہیے کہ گویا کل جماعت کے لوگ بطور مدعیان شریک ہونے چاہیئین (۲)

ایک ہی بنائے دعوی

فقرہ "بنائے دعوی" مندرجہ دفعہ ہذا اوس کے وسیع معنون مین استعمال نہین کیا گیا بلکہ محدود معنون مین مستعمل ہوا ہے پس اس مین وہ واقعات بھی شامل ہین جو حق تلفی کے متعلق ہون لیکن اُس مین فی نفسہ وہ واقعات شامل نہین ہین جو خود حق کے متعلق ہون چنانچہ اس شرط کی جو الفاظ "ایک ہی بنائے دعوی کی بابت" سے مفہوم ہوتی ہے تعمیل ہو جاتی ہے اگر وہ واقعات جو چند مدعیان کی حق تلفی سے متعلق ہون ایک ہی ہون گو واقعات متعلق بہ اُن استحقاق کے جسپر اُنہون نے اپنے دعوی کو دادرسی مذکور کے لیے مبنی رکھا ہے بصورت دیگر دیگر ہی ہون (۳) الفاظ مندرجہ عنوان سے صرف اس فعل سے مراد نہین ہے کہ جسکی شکایت ہو بلکہ اس سے وہ حق بھی مراد ہے کہ جسکی خلاف ورزی اس فعل سے ہوئی ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۴۳ مجموعہ ہذا زیر عنوان بنائے دعوی۔ دفعہ ہذا کو ہمراہ دفعہ ۴۵ مجموعہ ہذا کے پڑہنا چاہیے اور اشتمال ایسے مدعیان کا جایز نہین ہے جنکے دعاوی متناقض یک دیگر اور جداگانہ بناہاے مخاصمت سے پیدا ہون اور الفاظ "بعض کے بجائے بعض" متعلق ان مقدمات کے ہین جہانکہ مدعیان ایک بنائے دعوی پر نالش کر سکتے ہون (۵)، اشخاص جو بذریعہ ایک وارنٹ کے جیلخانہ مین قید رکھے گئے تھے یکجا شامل ہو کر دعوی ہرجہ کا نہین کر سکتے (۶)

(۱) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۸۹۲ء - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۸۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۹ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۳۹ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۴ -

ایسا ہی نالش منجانب چھ کس بااستدعائے استقرار اس امر کے کہ بعض کارروائیات کمیٹی مندرجہ ضلع مشعران کو عہدہ امانتداران مندر سے برخاست کرنے کی ناجایز تہین بیجا ہے (۱) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۹ زیر دفعہ ۳۰ مجموعہ ہذا - چندہ دہندگان مندر اس نالش مین جو بغرض خیانت بامانت کے امانتدار کے نام دایر کرین شریک ہو سکتے ہین (۲)، نالش برخلاف کمپنی مین عرضی دعوی ترمیم کرنیکی اسطرح اجازت ہنین دیگئی کہ اس مین یہ بیان کیاجاوے کہ بنادعوی نالش بحیثیت حصہ داران کے دو مدعیان کو اور بحیثیت ایسے اشخاص کے جنہون نے کمپنی کے ساتھہ معاہدہ کیا اُل مدعیان کو حاصل ہو (۳)، جہانکہ ایک ہندو بیوہ نے اور اسکی متبنے پسر نے نالش واسطے واپسی جایداد خاندان کے دایر کی تو اسطرح کی نالش نہین ہو سکتی کہ اگر تبنیت جایز ہو تو کل جایداد خاندان پسر متبنے کو دلائی جاوے اور بصورت ناجوازی تبنیت نصف حصہ جایداد بیوہ کو دلایا جاوے (۴)،

خیراتی | اگر ہبہ جات مندرجہ وصیت نامہ خیراتی متصور ہو سکین تو ایڈووکیٹ جنرل نالش کر سکتا ہے (۵)،

ریاست غیر | پولیٹکل ایجنٹ بابت جایداد راجہ اپنے نام سے نالش نہین کر سکتا (۶)،

حق مشترک | تمام اشخاص جنکے ساتھہ معاہدہ ہوا ہے بطور مدعیان شامل ہونے چاہئین گو وہ بموجب متاکشرا کے بطور خاندان مشترک کے ہون (۷)، نیز جبکہ دستاویز مین مشترک شرط بحق جملہ فریق متعلقہ ہو (۸)، اور جبکہ قانوناً کوئی ایسی شرط پیدا ہوتی ہو (۹)، جایداد وقف کے دلاپانے کی نالش مین کل متولیان کو مدعی ہونا چاہئے اگر بعض ایسا کرنے سے انکار کرین تو انکو مدعاعلیہ بنانا چاہئے (۱۰)، نالش دلاپانے زرقرضہ یافتنی ایک خاندان مشترکہ ہندو مین مدعی نے ظاہر کیا کہ اُس نے دوکان کا کاروبار کرنا چھوڑ دیا ہے اور اب اہتمام اوس کے لڑکون کے متعلق ہے تو تجویز ہوئی کہ مدعی بحیثیت ذاتی بلاشریک کرنے اپنے بیٹون کے (کیونکہ وہ اوس کے ساتھہ کاروبار موروثی مین حصہ دار ہین اور وہ مہتمم نہین) نالش دایر نہین کر سکتا (۱۱)، لیکن اگر معاہدہ صرف ایک کے نام ہوا ہو تو وہی نالش کر سکتا ہے (۱۲) خواہ وہ نابالغ ممبر خاندان ہو (۱۳)، اور جہانکہ کوئی شہادت اشتراک کی نہو (۱۴)، اور جہانکہ مدعی گو ایک شریک خاندان غیر منقسمہ ہندو کا ہو لیکن وہ معاہدہ مدعی کے ساتھہ بحیثیت

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۶۱ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۳۲ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰۰ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۳۹ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۶۳ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۹۰ - (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۱۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ دنمبر ۸۶ سنہ ۱۸۹۱ء دنمبر ۷۵ سنہ ۱۸۶۲ء د نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۰ء دنمبر ۶ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب کا رڈ دیوانی - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۱۱ - (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۳ - (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۸ - (۱۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۶۴ - (۱۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ - (۱۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۴۱ - (۱۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۱ -

شخص واحد کے ہو اور معاہدہ سے مدعی کا منجانب خاندان عمل کرنا ظاہر نہو (۱) تو تنہا نالش نہجانب مدعی ہو سکتی ہے بر طبق اعتراض اشتمال بیجا کے دیگر شرکا کا جنکو شامل نالش ہونا چاہئے تھا اور جن کے مقابلہ مین تمادی عارض ہوگئی ہو ایک کے نام سے جس نے نالش مین للمیعاد رجوع کی ہو نالش کے دایر رہنے مین رضامندی دینا نقص مذکور کی اصلاح نہین کرتا (۲) بعد انقضائے میعاد نالش کے بھی وہ فریق جنکو مدعی کے ساتھ حق مشترک حاصل ہو بطور مدعیان ایزاد کیے جا سکتے ہین (۳) نالش واپاپنے جایداد مین جملہ شریک یا لکان کو شامل ہونا چاہیے بجز اُس صورت کے کہ بروئے قانون اور طور پر حکم ہو گو کہ وے مجاز ہین کہ حق انتظام و پیروی نالش کبھی ایک کو منجملہ شریک یا لکان کے دیدین لیکن وے اس بات کے مجاز نہین کہ اُن کی طرف سے کسی دوسرے کو اوس کے اپنے نام سے نالش کرنیکا حق دیسکین اگر منجملہ اُن کے چند بطور مدعیان شامل ہونے سے انکار کرین تو اونکو مدعا علیہ بنانا چاہیے (۴) لیکن بطور مدعیان شامل ہونے کا ثبوت مسل مین ہونا ضرور ہے ورنہ نالش خارج ہوگی (۵) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۰ - نالش قرضہ شراکتی مرجوعہ شریک پسماندہ مین متوفی شریک کے قایم مقام کا شامل ہونا لازمی نہین ہے گو کہ وہ بہ نظر احتیاط شامل کیا جا سکے (۶) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۶ -

خاندان مشترک | مہتمم خاندان بلا شامل کرنے دیگر شرکا کے نالش کر سکتا ہے (۷) لیکن اور کوئی ممبر خاندان بلا کرنے شریک دیگر ممبران کے نالش نہین کر سکتا (۸) کرنا دن جایداد ناردادی کی بابت تنہا نالش کر سکتا ہے (۹) نالش واپاپنے جایداد جدی مین جملہ اہلیان خاندان مشترکہ شریک نالش ہونے چاہئین اگر کوئی انکار کرے تو اوسکو مدعا علیہ بنایا جاوے (۱۰) منجملہ ان کے ایک یا چند نالش نہین کر سکتے (۱۱) اور ایسا ہی بصورت حق آسایش کے ہے تاوقتیکہ مدعی کرتا خاندان ہو اور بہ حیثیت مذکور دعویٰ کرے (۱۲) ایک ہندو بدون پیش کرنے سرٹیفکیٹ وراثت مقتضیہ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء اوس تمسک کی بنا پر نالش نہین کر سکتا جو اوس کے اور اُس کے باپ کے نام ہو (۱۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ چالنسری ڈویزن جلد ۱۱ صفحہ ۱۲ و جلد ۷ صفحہ ۴۸۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۹۷ و نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۲۴ و پنجاب رکارڈ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ء - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۳۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۸۹ -
(۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۸۶ - (۷) نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب کارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۷ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۱ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۳ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۵ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۸ -
(۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۷ - (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۷ -

شریک کوٹھی | بجز اس صورت امکانی کے کہ انتقال منجانب شریک یا شرکا حق اقیام کے ہو صرف ایک شریک منجملہ دو یا زیادہ شرکا کے مجاز دایر کرنے نالش بابت قرضہ یا فتنی کوٹھی شراکتی کے نہین ہے (۱)

نالش از نام دیگر | پسران بموجودگی باپ کے اشخاص ثالث کے مقابلہ مین دعوی کرنے کے مجاز نہین (۲)، دیکھو پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۹ ۱۸۸۲ء - خاوند اپنے نام سے نالش بابت تہتک آمیز الفاظ کے جو اوسکی جورو کو کہے گئے ہون کر سکتا ہے (۳) - دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ -

ایک شخص بربنائے تمسک کے جو اوس کے اور دوسری کے نام کا ہو نالش کر سکتا ہے اگر وہ بذریعہ شہادت زبانی کے یہ ظاہر کرے کہ قرضہ صرف خالص اسکا تھا یا اُس فریق کا جس کے حق مین تمسک غیر حاضری مین لکھا گیا ہے (۴)، لیکن ایک مینجر بربنائے اس حساب کے جو پہلے مینجر کے ساتھ جاری کیا گیا اور جس مین اوس کا کوئی حق ذاتی نہین ہے نالش نہین کر سکتا (۵)،

بینامیدار | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۴ -

لگان | اگر ایک حصہ دار اسامی مشترکہ پر نالش کرے تو تمام دیگر شرکا کو فریق کرنا چاہیئے (۶)، نالش دلاپانے لگان بشرح ابزاد شدہ مین کل حصہ دارون کو شریک ہونا چاہیئے (۷)، نالش اضافہ لگان مین جملہ مالکان شامل ہونے چاہئیین (۸)، ایک حصہ دار نالش بقایاے لگان بحصہ رسدی اپنے حصہ کی بابت نہین کر سکتا بجز اس کے کہ یہ ثابت ہو کہ دیگر شرکا نے بطور مدعیان شامل ہونے سے انکار کیا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۶۴ کا فرق کیا گیا (۹)، ایک حصہ دار بابت قبولیت اپنی شرکت کے نالش نہین کر سکتا (۱۰) اور منجملہ مالکان ایک مالک بیدخلی کا دعوی نہین کر سکتا (۱۱)، دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۴۴ و جلد ۵ صفحہ ۹۰۲ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۵ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء و نمبر ۴۷ ۱۸۸۲ء -

ایجنٹ | ایجنٹ اپنے نام سے نالش نہین کر سکتا (۱۲)، دیکھو پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۴ ۱۸۸۱ء -

(۱) ویکلی نوٹ ۱۸۹۳ء صفحہ ۴۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۵۲ و جلد ۱ صفحہ ۴۵۳ و جلد ۹ صفحہ ۴۰۶ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۶۵ ۱۸۸۴ء و نمبر ۹۳ ۱۸۸۴ء (۲)، نمبر ۳۸ ۱۸۸۵ء پنجاب کارڈ دیوانی و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۹۷ و جلد ۹ صفحہ ۵۱۳ - (۳)، پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۲۷ ۱۸۹۶ء (۴)، مدراس لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵۲ -
(۵)، ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۲۵ - (۶)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ و جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۷۸ ۱۸۸۶ء (۷)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۶ - (۸)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۹۵ - (۹)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۱۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۵۹۳ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۷ - (۱۰)، انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۶ و جلد ۶ صفحہ ۳۵۳ - (۱۱)، پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۹ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱۹ ۱۸۸۶ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۷۰ و جلد ۶ صفحہ ۸۲۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۶۰ - (۱۲)، انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۲۰ ۱۸۸۵ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۰۸ -

قایم مقام	منتقل الیہ اپنے نام سے نالش کرسکتا ہے (۱) دیکھو دفعہ ۱۳۶ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء۔
تقسیم	تمام مقدمات جایداد مشترکہ مین ہر ایک شریک کو حق تقسیم کرنے کا ہے (۲) مقدمہ تقسیم علاقی برادر بعد وفات باپ کے مان ضروری فریق مقدمہ ہے (۳)
ریسیور	ریسیور ہر چیز کا دعوی کرسکتا ہے جو کہ ترکہ مین داخل ہو سکتی ہے اگر موصی بغرض احتیاط بطور مدعی ساتھ شامل کیا جاوے تو شامل بیجا نہین ہوگا (۴)
ہبجدی	ہبجدی بلا شرکت مساوی مستحقین کے نالش کرسکتا ہے (۵) دیکھو پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲ ۱۸۸۲ء
نیلام کنندہ	نیلام کنندہ ایصال زر قیمت کا جو اوسکی معرفت فروخت ہوا ہو استحقاق رکھتا ہے (۶)
سکرٹری	کسی ایسوسی ایشن کے سکرٹری کو اسبات کا اختیار نہین ہے کہ کوئی نالش دایر کرے یا وکیل مقرر کرے (۷) نیز دیکھو نمبر ۴۳ ۱۸۸۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔
پرستش کنندگان	پرستش کنندگان مندر واسطے تنسیخ انتقال کے دعوی کرسکتے ہین (۸)
مسجد	اپنے متولی کے ذریعہ دعوی کرسکتی ہے (۹)

عدالت نالش کرنیوالے مدعی کے عوض یا اوس کے ساتھ کسی اور مدعی کو قایم کرسکتی ہے۔

دفعہ ۲۷ – جب نالش کسی ایسے شخص کے نام سے جو مدعی صحیح نہو رجوع کیجاے یا اشتباہ ہو کہ آیا نالش مدعی صحیح کے نام سے رجوع ہوئی ہے یا نہین اگر عدالت کو (نالش کی کسی نوبت مین) اطمینان ہو جائے کہ نالش واقعی سہو سے بطور پر شروع کی گئی ہے اور اصل امر نزاعی کے تصفیہ کے لئے ضرور ہے کہ بجاے مدعی غلط کے کوئی اور شخص یا اشخاص (اوسکی یا اُن کی رضامندی سے) بطور مدعی یا مدعیان کے قایم یا زیادہ کیئے جائین تو عدالت حکم دے سکتی ہے کہ بقید ایسے شرایط کے جو اس کے نزدیک قرین انصاف ہون ایسا کیا جاوے۔

ﮯ یہ الفاظ دفعہ ۲۷ مین مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۸ کی رو سے مندرج کیئے گئے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۶ – (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۶ و بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۰۸ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۷۱۱ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۳۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۷۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۱۳ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰۱ و نمبر ۶ ۱۸۸۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی – (۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۸۶ ۱۸۸۴ء – (۷) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۰ ۱۸۸۶ء – (۸) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۹ ۱۸۸۴ء و نمبر ۸ ۱۸۹۲ء و نمبر ۲۷ ۱۸۸۵ء (۹) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۵۳ ۱۸۸۴ء۔

اختیار مفوضہ حسب دفعہ ہذا مقدمہ کی سماعت اول سے پیشتر عمل مین لایا جانا چاہیے (۱) اپیل دوم مین بھی عذر ایراد کیا جا سکتا ہے (۲) لیکن یہ ضروری ہے کہ ہر دو مدعی اول اور مدعی مابعد کے حقوق یکسان اور وہی ہون اور اُن مین کسی قسم کا تناقض نہو (۳) مطابق احکام دفعہ ہذا کسی شخص کو زمرہ مدعیان مین داخل کرنے سے اس قسم کی بحث حد سماعت پیدا نہین ہوتی ہے جیسے کہ بوقت شامل کیے جانے حسب دفعہ ۳۲ کسی شخص جدید کے بطور مدعا علیہ کے پیدا ہوتی ہے (۴) وہ مدعی جس نے اپنے کل حقوق مندرجہ امر مدعا بہا منتقل کر دیئے ہون اور اُسے اب کوئی حق اس مین حاصل نہو کوئی استحقاق شریک مدعی بنائے جانے کا نہین رکھتا اور ایک مدعی جسے کوئی استحقاق ارجاع نالش اسوقت حاصل نہو جبکہ وہ نالش دایر کرے نقص مذکور سطر چہ رفع کر کے استحقاق حاصل نہین کر سکتا کہ اپنے ساتھ اُن اشخاص کو شامل کرے جنکو کہ اختیار ارجاع نالش حاصل ہے (۵) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۷ زیر دفعہ ۳۲ مجموعہ ہذا۔

وہ اشخاص جو زمرہ مدعا علیہم شامل کیے جا سکتے ہین	**دفعہ ۲۸** - جایز ہے کہ وہ جملہ اشخاص زمرہ مدعا علیہم مین شامل کیے جائین جنکے مقابل ایک ہی معاملہ کی بابت دادرسی کے استحقاق کا ہونا

مشترکاً یا منفرداً یا بعض کو بجائے بعض کے ہونا بیان کیا جائے اور جایز ہے کہ بغیر کسی ترمیم کے اُن مدعا علیہم مین سے ایک یا زیادہ مدعا علیہم پر جنکی ذمہ واری ثابت ہو موافق ذمہ واری ہر ایک کے فیصلہ صادر کیا جائے۔

تمام اشخاص | ایک جہاز اس دفعہ کے معنی مین شخص ہے (۶)

ایک ہی معاملہ | اس دفعہ کو جب ہمراہ دفعہ ۲۶ کے پڑہا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمام اشخاص جو دعوی کرین یا جنکے برخلاف کسی حق کا دعوی کیا جاوے مشترکاً یا منفرداً یا بعض بجائے بعض کے مدعی بنائے جاوین یا مدعا علیہم اور فیصلہ ایک یا زیادہ مدعیان کا برخلاف ایک یا زیادہ مدعا علیہم کے مطابق اُنکی ذمہ واری کے دیا جاوے (۷) نہ برخلاف دو مدعا علیہم جو مشترکاً تعلق نہ رکھتے ہون (۸) مدعی مجاز ہے کہ ایک ہی نالش مین بطور مدعا علیہم کے اُن جملہ اشخاص کو شامل کرے جنہون نے کہ ڈگریات بخلاف مختلف اشخاص کے حاصل کی ہون درحالیکہ استحقاق دادرسی ایک ہی امر مدعا بہا کی نسبت ہو (۹) برو دفعہ ہذا وہ جملہ اشخاص بطور مدعا علیہم شامل کیے جا سکتے ہین۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۳۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۶ و جلد ۵ صفحہ ۳۳۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۷ و ۲۴۱ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۳۹ و صفحہ ۲۴۵ - (۸) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۸۶ع - (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۶

برخلاف جن کے حق کسی دادرسی کی نسبت موجود ہونا خواہ مشترکاً یا منفرداً یا علی سبیل البدل نسبت ایک ہی معاملہ کے بیان کیا گیا ہو (۱) چنانچہ نالش بغرض تنسیخ دو تمسکات کے جو ایک ہی معاملہ کی بابت علیحدہ علیحدہ اشخاص کے حق مین بلا بدل تحریر کئے گئے ہون یکجا ہو سکتی ہے (۲) نالش قبضہ جائیداد غیر منقولہ مین جس کا کچھہ حصہ مدعا علیہ نمبر ۱ نے بدست مدعا علیہ نمبر ۲ رہن کر دیا تھا مدعی نے یہ لکھا کہ مدعا علیہ نمبر ۱ کو کوئی حق رہن کرنیکا نہین تجویز ہوا کہ چونکہ استحقاق مدعا علیہ نمبر ۲ مدعا علیہ نمبر ۱ سے حاصل ہوا ہے اور اسکا قائم رہنا یا زائل ہونا کامیابی دعوی مدعی بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ۱ پر منحصر ہے اس لئے مدعا علیہ نمبر ۲ درست طور پر فریق بنایا گیا ہے (۳) ایک نالش مین جو چھہ اشخاص جداگانہ پر دائر کی گئی تھی مدعی نے یہ استدعا کی کہ ایک لاٹ مین سے چار آنہ حصہ پر قبضہ خاص دلایا جاوے ورنہ ڈگری بابت بقایائے لگان کے مدعا علیہم پر یا ان مدعا علیہم پر صادر کیجائے جنمین ہر ایک برطبق تحقیقات ذمہ وار معلوم ہو واضح ہوا کہ منجملہ چھہ کس کے صرف ایک مدعا علیہ نے مدعیکو دخل نہین لینے دیا اور اگر وہ مستحق ڈگری بقایا لگان کا ہو تو ایک اور مدعا علیہ صرف ایک جزو اُس بقایا لگان کا ذمہ وار ہوگا تجویز ہوئی کہ نالش غلط طور پر مرتب نہین ہوئی (۴) جس صورت مین کہ مختلف بنائے دعوی جداگانہ مدعا علیہم کے برخلاف ہون تو وہ یکجا شامل نہین کئے جا سکتے (۵) چنانچہ کوئی غیر شریک معاہدہ جسکی تعمیل خاص مطلوب ہے ہمراہ اوس کے جس کے ساتھہ معاہدہ ہوا شریک مدعا علیہ نہین بنایا جا سکتا (۶)

ایک بیوہ نے تین مدعا علیہم کے ہاتھہ مختلف انتقالات کئے تھے اوس کے وارث بازگشت نے اوسکی وفات کے بعد ہر سہ مدعا علیہم کے نام نالش بغرض قبضہ جائیداد منتقل کردہ بیوہ کی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش بوجہ اشتمال بیجا فریقین و بناہائے دعوی کے ناقص ہے (۷) اور نہ نالش قبضہ منجانب مشتری نیلام برخلاف چند اشخاص کے ہو سکے گی تا وقتیکہ یہ ثابت نہو کہ اشخاص مذکور بشرکت یا بذریعہ کسی حق مشترک کے ہارج اوسکی قبضہ کے ہین (۸)

مدعیان نے اپنی بناہائے دعوی حسب ذیل بیان کی :- کہ مدعا علیہم نے ہمین بطور مالکان اراضی تسلیم نہین کیا اور ہمارے حق مالکانہ اراضی متنازعہ کے استعمال مین مزاحمت کرتے ہین اور ہمین اراضی مذکور کی پیمایش نہین کرنے دیتے اور نہ لگان ادا کرتے ہین نیز اُنہون نے یہ استدعا کی کہ ڈگری مشعر اثبات حق مالکانہ اور بغرض استقرار اس امر کے کہ مدعا علیہم ان کے مزارعہ ہین صادر فرمائی جاوے تجویز ہوئی کہ بنائے دعوی جملہ مدعا علیہم کے مقابلہ مین

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۱۱ و لا رپورٹ اکسچکر ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ - (۲) نمبر ۵ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۴۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۷ -
(۵) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۶۳ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۹ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۵ -

موجود ہے اور کہ تعدد دعویٰ حسب منشائے دفعہ ۲۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہین ہے (۱) مدعی نے ایک ڈگری بابت بیدخلی بعلت بقایائے لگان اور حصول قبضہ اپنی حقیت کے حاصل کی جس کے اجرا مین بعض قطعات پر دخل حاصل کرنے مین اوسکی مزاحمت کیگئی اسپر مدعی نے ایک نالش برخلاف جملہ مدیونان ڈگری اور اُن اشخاص پر جنہون نے اوسکی مزاحمت کی تھی بغرض استقرار اس امر کے دایر کی کہ جملہ قطعات جنکی نسبت اوسکی مزاحمت کیگئی ہے اوس حقیت مین شامل ہین جسکی بابت نامبردہ کو ڈگری قبضہ حاصل ہوئی ہے نیز اُس نے واسطے خاص قبضہ قطعات مذکور کے استدعا کی معلوم ہوا کہ استحقاق حصر کردہ مدعا علیہم بنسبت قطعات متنازعہ کے باہم جدا گانہ تھا اور کہ مدعیکو بیدخل رکھنے مین کوئی سازش یا اجتماع نہین کیا گیا بلکہ جواب دعویٰ نیک نیتی پر تھے تجویز ہوئی کہ نالش بوجہ اشتمال بیجا بنائے دعویٰ کے ناقص ہے (۲) مدعی نے بعض جایداد مفروقہ کا اس بنا پر دعویٰ کیا کہ وہ اوس کی خرید کردہ ہے دعویٰ مذکور نامنظور ہوا اور جایداد پانچ لاٹ مین پانچ مختلف اشخاص کے ہاتھ نیلام ہوئی تجویز ہوئی کہ مدعی جملہ اشخاص خریداران پر یکجائی نالش کرسکتا ہے (۳)

بعض بجائے بعض | ایک فریق بطور مدعا علیہ کے ایزاد ہوسکتا ہے اگر دادرسی مستدعیہ بمقابلہ اوس کے بمعہ بعض بجائے بعض دادرسی کے جو مانگی گئی ہے برخلاف دوسرے مدعا علیہ کے ہو (۴) دعویٰ متبادلہ بہ مقابلہ ایک یا زیادہ مدعا علیہم کے ڈگری ہوسکتا ہے۔ (۵) الف نے ب کو پٹہ ایک خاص عرصہ کے واسطے دیا اور بعد ازان (د) کے پاس اراضی کو فروخت کیا جو بموجب خرید کے مستحق لگان خاص تاریخ سے ہوا (د) نے (ب) کو اُس کے ادا کرنے کے واسطے کہا اُس نے جواب دیا کہ وہ کل (الف) کو ادا کرچکا ہے تجویز ہوئی کہ (د) (الف) اور (ب) پر نالش بدین استدعا کرسکتا ہے کہ ڈگری لگان برخلاف (ب) یا ڈگری برخلاف (الف) اگر (ب) کا بیان درست ہو صادر کیجاوے (۶)

رہن | نالش بیعبات مین تمام اشخاص جو استحقاق فک الرہن کا رکھتے ہون ضرور ہے کہ مدعا علیہ بنائے جاوین (۷) ایک نالش بغرض نیلام حصہ ایک مرتہن کے نہین ہوگی جب تک تمام دیگر مرتہنان فریق نہون (۸) اسی اصول پر ایک راہن اپنے حصہ کے فک الرہن کا دعویٰ نہین کرسکتا جب تک تمام دیگر راہنان فریق نہون (۹)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۷ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۱ - (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۵۶ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۰ ادلا رپورٹ چانسری ڈویزن جلد ۵ صفحہ ۶۹۵ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۶۳ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۶۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۵ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ - (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷ - (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ -

تقسیم — نالش تقسیم جایداد مین کل واسطہ داران و قابضان جایداد فریق بنائے جانے چاہئین (۱)

شاملات — اگر شاملات کی بابت تنازعہ ہو تو کل مالکان کا فریق مقدمہ ہونا ضرور نہین ہے (۲)

تنسیخ نیلام — تنسیخ نیلام کے مقدمہ مین خریدار ضروری فریق ہے (۳)

حق ثالث — جب ایک شخص جسپر نالش لگان دایر کیجاے ایک شخص ثالث کا استحقاق بیان کرے تو اوس کو فریق مقدمہ نہ بنانا چاہیئے (۴) جب مدعاعلیہ یہ عذر کرے کہ مین مالک نہین ہون اور پیشتر مقدمہ مکان منتقل کرچکا ہون تو منتقل الیہ کو فریق مقدمہ نہ بنانا چاہیئے (۵)

شفع — مقدمہ شفع مین بایع کا فریق مقدمہ بنانا ضروری نہین ہے (۶)

ریلوی — ریلوے بیال کوٹ سرکاری ہے دعوی بنام سکرٹری آف سٹیٹ ہند یا جلاس کونسل ہونا چاہیئے (۷)

شارع عام — اُس نالش مین جو بغرض استقرار اس امر کے ہو کہ ارضی شارع عام قرار دادہ مجسٹریٹ اُسکی خاص ملکیت ہے سکرٹری آف سٹیٹ کوئی فریق نہین ہوسکتا (۸)، برخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۷۰ و ۶۷۲۔

خاوند — نالش ہرجانہ عہد شکنی ناطہ خاوند پر نہین ہوسکتی (۹)

رجسٹری — نالش زیر دفعہ ۷۷ ایکٹ رجسٹری مین رجسٹرار فریق مقدمہ ضروری نہین ہے (۱۰)

اُن اشخاص کا شامل کیا جانا جو ایک ہی معاہدہ کی بابت ذمہ دار ہون۔

دفعہ ۲۹ — مدعی کو اختیار ہے کہ اگر اوسکی مرضی ہو ایک ہی نالش مین اُن اشخاص مین سے سب کو یا بعض کو مدعاعلیہ کرے جو ایک ہی معاہدہ کی بابت منفرداً یا مشترکاً اور منفرداً ذمہ دار ہون اور اُن اشخاص مین وہ لوگ بھی شامل کیے جاسکتے ہین جو بل آف ایکسچنج اور ہنڈویات اور پرامیسری نوٹون کے فریق ہون۔

بل آف ایکسچنج کا کاتب اور سکارنیوالا بطور مدعاعلیہم ایسی نالش مین شریک کیے جاسکتے ہین جو منجانب دارندہ بل مذکور کے دایر ہوئی ہو (۱۱) وہ فیصلہ جو برخلاف صرف چند معاہدین کے حاصل کیا گیا ہو لیکن جو بلا تعمیل رہا ہو اُس نالش دوم کا مانع نہین ہے جو اُس معاہدہ کی بناپر دیگر مشترک معاہدین کے برخلاف رجوع کیجاے (۱۲)

(۱) نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ (۲) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۱ء۔ (۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۸۲ء
(۴) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۸۶ء۔ (۵) نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب کارڈ دیوانی۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۷ پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۸۸ء (۷) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۵ء۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۰۴۔ (۹) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۶۶ء و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۴ء۔ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۶۹
(۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۴۔ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۷۔

ایک شخص تمام شخصوں کی طرف سے جو ایک ہی حق رکھتے ہوں نالش یا جوابدہی کرسکتا ہے

دفعہ ۳۰ - جب بہت سے اشخاص ایک ہی نالش مین ایک ہی حق رکھتے ہون تو جایز ہے کہ اُنمین سے ایک یا چند فریق باجازت عدالت جملہ اشخاص حقدار کی طرف سے نالش کرین یا اُنپر نالش کیجائے یا ویسی نالش مین جوابدہی کرین - لیکن عدالت ویسی صورت مین مدعی کے خرچ سے اطلاع رجوع نالش کی اُن تمام اشخاص کو اُنکی ذات پر اطلاعنامہ کی تعمیل کرنے سے یا (اگر بسبب متعدد ہونے اشخاص کے یا اور کسی وجہ سے ایسی تعمیل عقلاً ممکن نہ ہو تو) بذریعہ اشتہار عام کے پہنچاوے یعنی جیسا کہ عدالت ہر صورت مین حکمدے عمل کیا جائیگا -

قانون پیشتر اجراے ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۷ -

دفعہ ہذا ایک اختیار دہندہ دفعہ ہے اور وہ تشریح پنجم دفعہ ۱۳ مجموعہ ہذا کے ساتھ ملاکر پڑہی جانی چاہیے - جسمین بیان کیا گیا ہے کہ وہ جس حال مین کہ اشخاص بابت کسی ذاتی حق کے جسکا دعویٰ وہ واسطے اپنے اور دیگر اشخاص کے بشرکت کرتے ہون بہ نیک نیتی عدالت مین نزاع رجوع کرین تو تمام اشخاص جو اُسمین حق مین غرض رکھتے ہون واسطے مطالب دفعہ ہذا کے دعویدار بذریعہ اُن اشخاص کے سمجھے جائینگے جنہون نے ایسی نزاع رجوع کی ہو، اور دفعہ ہذا مین یہ حکم ہے کہ جب بہت سے اشخاص کو ایک ہی نالش مین ایک ہی حق حاصل ہو تو اُنمین سے ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص نالش کرسکتا ہے یا اُسپر نالش کیجاسکتی ہے یا نالش کی جوابدہی کرسکتا ہے مگر عدالت کی اجازت سے تاکہ فیصلہ نالش مذکور دیگر اشخاص پر قابل پابندی ہو، اس لیے دفعہ ہذا کا اثر یہ ہے کہ جبتک ایسی اجازت شخص نالش کنندہ یا جوابدہی کنندہ نالش سے حاصل نہ کیجائے تب تک اُسکی فعل کا کوئی قابل پابندی اثر اُن اشخاص پر نہین پہنچتا کہ وہ قایم مقام ہونا چاہتا ہے - فرق مابین ایک مشترک استحقاق اور ایک ایسے استحقاق کے جو بشمولیت دیگر اشخاص کے استعمال کیا جاتا ہو - پتھرم صاحب چیف جسٹس نے مقدمہ جواہر بنام اکبر حسین (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۸) مین ظاہر کیا ہے جہان ایک مشترک استحقاق موجود ہو تو جملہ اشخاص مشترک حقداران کے واسطے بطور فریق مقدمہ شامل ہونا ضروری ہے اور اگر وہ شامل نہون تو نالش بوجہ استعمال بیجا کے ناقص ہوگی - اس امر کے روکنے کیواسطے کہ مسل مین بلا ضرورت بہت سے نام درج نہ کیے جائین دفعہ ہذا کے رو سے ایک یا زیادہ اشخاص باستحقاق مشترک کو اجازت دیگئی ہے کہ عدالت کی اجازت سے کل اشخاص حقدار کیطرف سے نالش کرین یا نالش کی جوابدہی کرین - درصل دفعہ ہذا مین ایک آسانی کا قاعدہ درج ہے جو عقل اور مصلحت عامہ پر مبنی ہے لیکن اُسکا منشا کسی استحقاق کے ضبط کرنے کا نہین ہے اور

نہ اُسکے رُو سے ایسا کیا گیا ہے - باستعمال الفاظ پتھرم صاحب چیف جسٹس بمقدمہ محولہ بالا ہر ایک شخص جسکو ایسا حق حاصل ہو اُسکے بلا تامل استعمال کرنے کا مستحق ہے اور اُسے ہر ایک ایسے شخص کے برخلاف بنا سے دعوےٰ حاصل ہے جو استحقاق مذکور مین خلل اندازی کرے " بروے دفعہ ہذا یہ عذر درست نہین ہو سکتا کہ چونکہ ایک شخص کو بالاشتراک دیگر اشخاص کے ایک حق حاصل ہی اسلئے وہ خود اپنے استحقاق کے قایم یا موثر کرانے کیلئے نالش رجوع نہین کر سکتا - اسکا کوئی فرض نہین ہے کہ دیگر اشخاص کیطرف سے نالش کرے یا نالش کی جوابدہی کرے اور اگر وہ کسی دادرسی کی استدعا اُن اشخاص کیطرف سے نہ کرے جنکو بالاشتراک اُس کے حق حاصل ہے یا اُنکو اپنے فعل کا پابند نہ بنائے تو کوئی امر دفعہ مذکور یا کسی اور قانون مین ایسا موجود نہین ہے جسکی رُو سے وہ ارجاع نالش سے ممتنع ہو اگر وہ خود اپنی طرف سے اور دیگر اشخاص کیطرف سے بھی نالش کرے تاہم وہ نالش کی پیروی خود اپنی طرف سے ہی کر سکتا ہے اور وہ ایسا کرنے کا مستحق ہوگا اگر وہ ضروری ترمیم کر دے - مقدمات انگلستان متعلق بہ این امر کتاب ڈانیال چانسری پریکٹس طبع پنجم صفحہ ۲۱۵ مین درج ہین اور اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی اگر اُسے ارجاع نالش کا حق بذاتہ حاصل ہو یا مدعا علیہ اگر اُسے جوابدہی نالش کا حق بذاتہ حاصل ہو مستحق ارجاع یا جوابدہی نالش کا کسی طریق پر ہی جسکو وہ پسند کرے بلا فریق بنانے کسی شخص کی ارجاع یا جوابدہی نالش جبتک کہ اثر اُسی تک محدود رہی لہذا مدعی جسکو بالاشتراک دیگران کبھی اور ذاتی طور پر استحقاق حاصل ہو اپنے ذاتی استحقاق کیلئے دعویٰ دایر کر سکتا ہی اور بصورت مدعا علیہ کے وہ جوابدہی نالش کر سکتا ہی (۱) یہ امر بلا شبہ طور پر بطور ایک عام قاعدہ کے درست ہے کہ عدالتہاے انصاف اُن اشخاص کو جو ذاتی حق کسی سرمایہ جایداد مین رکھتے ہون یہ اجازت نہین دیتین کہ ایک نالش رجوع کرین بغیر اس کے کہ جملہ اشخاص حقدار بمعاملہ مذکور عدالت کے روبرو پیش کئے جائین - سہولیت اور ضرورت اس قاعدہ کی صریح ہے - کیونکہ بصورت دیگر مختلف اشخاص مجاز ہو سکتے ہین - کہ مختلف نالشات بخلاف ایک ہی مدعا علیہم کے ایک ہی بنا سے دعوے کی نسبت رجوع کرین - اور مدعا علیہم مذکور کو اسطرح پر اجتماع نالشات سے دقت اٹھانی پڑے عام طریق اس دقت اور مشکل کے رفع کرنیکا یہ ہے کہ مدعی نہ صرف خود اپنی طرف سے بلکہ اُن جملہ دیگر اشخاص کیطرف سے بھی نالش کرے جو وہی حیثیت رکھتے ہون جو کہ مدعی کی ہے (ملاحظہ ہو ڈینیلیس چانسری پریکٹس طبع ششم صفحہ ۱۹۴) یہ عام قاعدہ صریح طور پر بروے دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ضمن (۵) دفعہ ۱۳ کے تسلیم کیا گیا ہے جسکی رُو سے ایسی نالش کا فیصلہ امر فیصل شدہ قرار دیا گیا ہے بخلاف اُن جملہ اشخاص کے جو نالش کے امر متنازعہ مین حق رکھتے ہون اس لیے اس امر مین کچھ شبہ نہین ہو سکتا کہ بہتر اور زیادہ تر محفوظ طریق مدعی کے واسطے یہ ہوتا کہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۴۸ -

زیر دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کارروائی کرتا - مگر اس عام قاعدہ کی استثنیٰ بھی ہے اور اب یہ امر صحیح
طور پر مسلمہ ہے کہ کوئی ایک رکن جماعت کا ایک نالش اس غرض کے واسطے رجوع کر سکتا ہے کہ جماعت
مذکور کو کسی ایسے فعل کے کرنے سے باز رکھے جو اُسکے واسطے خلاف قانون یا خلاف اختیار ہو - مقدمہ
سمیس بنام ویسٹ منسٹر پلیس ہوٹل کمپنی (مقدمات ہاوس آف لارڈس جلد ۸ صفحہ ۷۱۲) مین لارڈ چانسلر
لارڈ کیمبل صاحب نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "سرمایہ ایک جائنٹ سٹاک کمپنی کا جو ایک کام کیواسطے
قایم ہوئی ہو کسی دوسرے کام مین صرف نہین کیا جا سکتا - اگر ایسا کرنے کی کوشش کیگئی ہو تو یہ فعل خلاف
اختیار ہے اور گو اسکی منظوری جملہ ڈائرکٹران نے دی ہو اور زیر حصہ داران مین کثیر المقدار اشخاص
نے تاہم کسی ایک حصہ دار کو حق حاصل ہے کہ اسکی مخالفت کرے اور عدالت انصاف اُسمے ایک
حکم امتناعی عطا کریگی"۔ اس مسئلہ کی زیادہ تر تشریح جیمس صاحب لاسٹر آف رولز نے مقدمہ رسل بنام
ویکفیلڈ واٹر ورکس کمپنی (لا ریورٹ ایکوئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۷۴ لغایت صفحہ ۴۸۱) مین کی ہے جہان اُس نے
بیان کیا ہے کہ "اب اس امر پر غور کرنا باقی ہے کہ وہ کونسی مستثنے صورتین ہین جنمین انصاف اس امر
کا مقتضی ہے کہ ایسی نالش (یعنی ایک نالش منجانب یکے از اراکین کے) منظور کیجانی چاہئیے - ہم سب کو
ایک جماعت مقدمات کی بخوبی طور پر معلوم ہے جو بلا شبہ طور پر پہلی مستثنی قاعدہ مذکور کی ہے وہ ایسے
مقدمات ہین جنمین ایک رکن جماعت اشخاص جماعت مذکور پر کسی ایسے فعل کے کرنے یا اُس کے
جاری رکھنے سے باز رکھنے کی نالش کرتا ہے جو جماعت مذکور کے اختیار سے باہر ہو - اسمین شبہ نہین
کہ ایسی نالش ایک شخص کیطرف سے ہو سکتی ہے جو اپنی اور دیگر اشخاص کیطرف سے دعوی نہ کر رہا ہو -
جیسا کہ ہاوس آف لارڈس نے مقدمہ سمیس بنام ویسٹ منسٹر پیلیس ہوٹل کمپنی مین ظاہر کیا ہے نیز مقدمہ
ہول بنام گریٹ ویسٹرن ریلوے کمپنی (لا ریورٹ چانسری جلد ۳ صفحہ ۲۶۲ لغایت صفحہ ۲۷۲) مین لارڈ کیرنس
صاحب لارڈ جسٹس نے بیان کیا ہے "مین نہایت قوی طور پر یہ رائے اختیار کرتا ہون کہ کوئی رکن
کمپنی یا جماعت کا ایک نالش نخلاف ایک جماعت کے کسی ایسے فعل سے باز رکھنے کی کر سکتا ہے جو خلاف
اختیار ہو اور اسوجہ سے ناجایز ہو"۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ مین کوئی اہم تمیز مابین ایک حصہ دار یا ایک
شخص قابض پالسی کے جو ایک کمپنی پر نالش کرے جبکہ کہ سرمایہ مین وہ حق رکھتا ہو اور اُس ٹیکس ادا کنندہ
کے معلوم نہین کرتا جو میونسپل کارپوریشن پر نالش کرے جس کے کہ سرمایہ مین وہ چندہ دیتا ہے اور جسکو مناسب
طور پر استعمال کیئے جاتے مین وہ بالضرور حق رکھتا ہے اسکا ذاتی حق بہت خفیف ہو سکتا ہے لیکن وہ
اس وجہ سے کمتر ضروری نہین - مقدمہ اٹرنی جنرل بنام ویسٹری آف برمنڈسے (چانسری ڈویژن

جلد ۳ صفحہ ۶۰) جسپر مدعاعلیہم کے وکیل نے انحصار کیا ہے کسی طرح پر اس فیصلہ کے نامطابق نہین ہے۔ اسمین شبہ نہین کہ نالش مذکور اٹرنی جنرل نے بالاشتراک ایک ٹیکس اداکنندہ کے رجوع کی تھی لیکن اسمین کوئی ایسا امر موجود نہین جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ مطابق طریق عمل انگلستان کے بھی ایک ٹیکس اداکنندہ اُس نالش کو بذاتہ بلاوساطت اٹرنی جنرل کے قایم نہ رکھہ سکتا تھا۔ بخلاف ازین وہ ایک سند بھی ہمارے اس نتیجہ کے ہے کہ ایک ٹیکس اداکنندہ کو کافی حق سرمایہ ڈسٹرکٹ مین قابل ارجاع نالش حاصل ہے مگر شرط صرف یہ ہے کہ نالش مناسب طور سے مرتب کیگئی ہو۔ زان بعد مقدمہ میئر غیرہ آف لورپول بنام چورلے واٹر ورکس کمپنی (دی جیکیس میکناٹن و گارڈن رپورٹ جانسری جلد ۲ صفحہ ۸۵۲) مین یہ قرار دیاگیا تھا کہ مدعیان جنھون نے مقدمہ مذکور مین بلاوساطت اٹرنی جنرل کے نالش کی تھی نالش مذکور کے بحال رکھنے کے مستحق تھے کیونکہ انھون نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ انکو کوئی حق نالش کے امر مدعا بہا مین حاصل ہے اور کہ وہ اُس کے اُس حد تک قایم رکھنے کے مستحق نہ تھے جہانتک کہ وہ کامل طور پر اشخاص اجنبی تھے لارڈ کرینورتھ صاحب نے تجویز عدالت صادر کرتے وقت صفحہ ۸۶۰ پر رائے ظاہر کی ہے کہ بیوتاہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا افعال مدعاعلیہم کے ایسے افعال ہین جنکی شکایت کرنے کے مدعیان مستحق ہین یا جنکے روکے جانے کا دعویٰ وہ واقعی حالات کی موجودگی مین کر سکتے ہین کیونکہ گو ہم اس عام رائے کو تسلیم کرتے ہین کہ اُن اشخاص پر جنھون نے واضعان قانون سے اختیارات از قسم حال حاصل کیے ہون لازم ہے کہ اختیارات مذکور کی کامل پیروی کرین اور اُس حد سے تجاوز نکرین جو واضعان قانون نے مقرر کی ہو تاہم اُس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ کوئی ایک ملکہ معظمہ کی رعایا مین سے شکایت کرنے کا حق رکھتا ہے جبکہ اختیارات پارلیمنٹ اس قسم کے زیر تنازعہ ہون ایسی صورتون مین ہم بلاشبہ طور پر کسی کارروائی بتحریک اٹرنی جنرل کو مستثنے کرتے ہین اُس مدعی پر جو عدالت انصاف کی امداد بصورت حکم امتناعی کا خواہان ہو یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ انکو مدعاعلیہم کے امر مذکور سے باز رکھنے مین حق حاصل ہے جو درحقیقت ایک خلاف ورزی اُنکے معاہدہ ہمراہ واضعان قانون کے ہے اسکو نہ صرف یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ مدعاعلیہم ایک ناجایز فعل کا ارتکاب کیا ہے یا ان کا منشا ایسے ارتکاب کے کرنے کا ہے بلکہ یہ بھی کہ فعل مذکور سے اسکو نقصان پہونچیگا اور کہ اسکو خاص یا ذاتی حق اس امر مین حاصل ہے کہ مدعاعلیہم کو انکے اختیارات پارلیمنٹ کی حدود کے اندر ہی محدود رکھی۔ پس اس امر مین ہماری یہ رائے ہے کہ کارپوریشن لورپول ناکامیاب ہی رہے ہے۔ مدعیان کو کوئی حق اُن اراضیات مین حاصل نہین جنپر سے کہ پانی گذریگا اور اُنکے واسطے یہ امر کسی نقصان کا باعث نہین ہو سکتا اور کچھ فرق پیدا نہین کر سکتا خواہ پانی بڑی نہر مین سے

لایا جائے یا چھوٹی نہرین سے یعنی کسی ایسے طریق پر جو مدعا علیہم کے واسطے سہولیت یا دقت کا باعث ہو" ان آراء سے مجھے یہ امر صریح معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان مین اٹرنی جنرل ہر ایک صورت مین اس غرض سے نالش کر سکتا ہے کہ کسی جماعت اشخاص کو اُسکے اختیارات سے تجاوز کرنے سے باز رکھے تاہم ایک پرائیویٹ شخص بھی بلا وساطت اٹرنی جنرل کے نالش کر سکتا ہے اگر باستعمال الفاظ لارڈ کرنیورتھ صاحب کے " اُسکو ایک حق اس امر مین حاصل ہو کہ مدعا علیہم کو اُنکے معاہدہ و منشاء قانون کی خلاف ورزی کرنے سے باز رکھے "۔ وہ اصول جسپر کہ انگلستان مین اٹرنی جنرل دست اندازی کرتا ہے تاکہ نامناسب طور پر سرمایہ پبلک صرف نکیا جائے ۔ سر جے ایل نائیٹ بروس صاحب وائس چانسلر نے صفحہ ۲۴۴ پر بدین الفاظ بیان کیا ہے " جہانکہ وہ جائداد جو تابع امانت باغراض پبلک کے ہو ۔ اُن اشخاص کے قبضہ مین ہو جو اُسپر تابع امانت کے قابض ہون تو یہ پبلک کا استحقاق ہے کہ سرکار بوساطت اپنے ملازمان کے اسمین دست اندازی کرنے کی مستحق ہونی چاہئے تاکہ پبلک کیطرف سے عام طور پر استحقاق مذکور بیان کیا جائے جو ایک ایسا پبلک حق ہے جو اغلباً کوئی شخص موثر طور پر بیان کرنیکا خواہان نہین ہو سکتا خواہ استحقاق مذکور ایسا ہو کہ گویا اس امر کی اجازت دے رہا ہو" ملاحظہ ہو اٹرنی جنرل بنام کومپٹن دنیگٹ کالیرس رپورٹ چانسری جلد اول صفحہ ۱۹۱) ۔ اسلئے نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسے اشخاص موجود ہون جو کافی طور پر حق رکھتے ہون اور کافی طور پر ایک بااختیار جماعت سرکاری کے ساتھہ تنازع کرنے کا حوصلہ رکھتے ہون تو ایک شولاپور جیسی مقام مین انکو اس امر سے روکنے والی کوئی شے موجود نہین ہے جہانکہ کوئی ایسا سرکاری عہدہ دار جیسا کہ اٹرنی جنرل ہوتا ہے موجود نہین ۔ یہ استحقاق ارجاع نالش نہایت زور کے ساتھہ گرین صاحب جسٹس نے مقدمہ شفرڈ بنام ٹرسٹیز آف دی پورٹ آف بمبئی (انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ لغایت صفحہ ۱۴۲) مین بدین الفاظ بیان کیا ہے ۔

" میری رائے مین اسمین کچھہ شبہ نہین ہو سکتا کہ اگر پورٹ کے امنا یا کسی اور کارپوریشن یا سرکاری کمپنی بمبئی کے کوئی فعل اپنے اختیارات سے باہر کرین یا کرنیکا اقدام کرین جو اختیارات کہ حکمنامہ سرکاری یا کسی ایکٹ و منشاء قانون مین درج ہون اور ایسا فعل ایک شخص کے حقوق جائداد کے واسطے مضر ہو ۔ تو شخص مذکور کسھام ہو لہائی کے رو سے حق حاصل ہوگا کہ عدالت ہذا کی محفوظیت بذریعہ حکم امتناعی یا کسی اور مناسب دادرسی کے حاصل کرے " میری رائے مین سندات مذکور سے نہایت صراحت کے ساتھہ ظاہر ہوتا ہے کہ اولاً مدعیان اپنی ذاتی حیثیت سے نالش کر سکتے ہین اگر انکو سرمایہ میونسپل مین کافی حق حاصل ہے اور ثانیاً یہ کہ کوئی حق خواہ وہ کیسا ہی خفیف ہو انکو ایسا کرنے کا مستحق بنانے کیواسطے کافی ہے ۔

جیسا کہ مین نے قبل ازین بیان کیا ہے مدعیان صورت حال مین بحیثیت ٹیکس ادا کنندگان کے معاملے مین محض اشخاص اجنبی نہین ہین بلکہ وہ بلاواسطہ حق سرمایہ میونسپلٹی مین رکھتے ہین - عدم موجودگی استحقاق کا عذر انکی مقابلہ مین نہایت زور سے کیا جاسکتا ہے اگر وہ صرف باشندگان شولاپور ہوتے اور ٹیکس ادا کنندگان نہوتے اور اگر وہ شولاپور کے باشندگان نہوتے اور انکو میونسپلٹی شولاپور کے ساتھہ کوئی تعلق حاصل نہوتا تو یہ امر انکے واسطے سخت مضر ہوتا - مگر صورت حال مین آرائے لارڈ کرینورتھ صاحب محولہ بالا بلاواسطہ طور سے مدعیان کے ساتھہ متعلق ہوتی ہین - لہذا ایک ٹیکس دہندہ میونسپلٹی کے نام واسطے حکم امتناعی اس امر کے نالش کرسکتا ہے کہ سرمایہ میونسپلٹی بیجا طور پر صرف نہ کیا جاوے (۱) دفعہ ہذا اجازتی ہے نہ کہ امتناعی اور اسکا تعلق ضابطہ کے ساتھہ ہے اور اسکی رو سے اصلی حقوق مین کچھہ خلل واقعہ نہین ہوتا عرضی دعوی مین اس امر کا بیان نہ کیا جانا کہ نالش منجانب ایسے دیگر بیوپاریون کے بھی رجوع ہے جنکو کہ مدعیان کے برابر استحقاق اجراء نالش حاصل تھا نالش کے قابل قایم ہونے کیلئے مہلک نہین ہے - اور کہ عدالت مجاز ہے کہ معاملہ متنازعہ کے مکمل اور درست طور پر فیصل کرنے کیلئے عرضی دعوے کو ترمیم کرلے اور کہ نالش کا خواہ مخواہ خارج کیا جانا ضروری نہین ہے (۲) مقصود اس دفعہ کا یہ نہین ہے کہ کس خاص شخص کو یہ اجازت دیجاوے کہ عوام الناس کیطرف سے نالش کرے بلکہ یہ ہے کہ بعض اشخاص کسی گروہ کے جنکو خاص تعلق ہو بہ قایم مقامی باقی جماعت کے عمل کرین (۳) اور یہ بھی ضروری ہے کہ مدعی کے لئے اس حق متنازعہ مین کوئی اپنے لئے بھی وجہ نالش موجود ہو (۴) بروئے دفعہ ہذا بعض رعیتان دیہہ مجاز ہین کہ مالک دیہہ کے برخلاف خود اپنے اور دیگر رعیتان کے عام حقوق کے استقرار کی نالش دائر کرین اور نیز ایک حکم امتناعی کی بابت جسکی رو سے مالک دیہی کو اس امر سے باز رکھا جاوے کہ وہ انکی استعمال حقوق مذکور مین دست اندازی نہ کرے (۵) اور ایسا ہی ایک نالش ایک ٹیکس دہندہ کیطرف سے واسطے حکم امتناعی متضمن باین امر کے ہوسکتی ہے کہ میونسپلٹی اپنے سرمایہ کو بیجا طور پر صرف نہ کرے (۶) جایداد خیراتی کی بابت ایک یا زیادہ منجملہ ان اشخاص کے جنکے فایدہ کے واسطے جایداد خیراتی وقف کیگئی ہو منجانب کل جماعت کے نالش کرنے کے مستحق ہین (۷) اور ایسا ہی ایک مندر کا امین ایک فنڈ کے امین کے یا اسکی قایم مقامان کے برخلاف جو کہ خاص اغراض پوجا مندر کیواسطے بنایا گیا ہو نالش بغرض واپس دلانے اس روپیہ کے جو انہو

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۷۶ و ۴۸۴ و صفحہ ۴۹۲ تا ۴۹۶ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۷ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۵۶ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۹۱ و لا رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ و لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۹ صفحہ ۲۴۱ و انگلش رپورٹ جلد اول صفحہ ۲۸۲ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۶۶ - (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰

ناجایز طور پر صرف کر دیا ہو اور واسطے اس امر کے کہ بجای اسکے متلی یا کوئی لایق شخص امین مقرر کیا جاے باجازت عدالت زیر دفعہ ہذا دائر کر سکتا ہے گو کہ منظوری مطلوبہ دفعہ ۵۳۹ حاصل نہ کیگیی ہو (۱)

بہت سے اشخاص | لفظ بہت سے اشخاص مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد اُن فریقین کی ہے جو قابل تحقیق ہون (۲) بیس آدمی بہت سے اشخاص نہین ہین (۳)

ایک ہی حق | یہ دفعہ متعلق ہے صرف اُن مقدمات سے جنمین چند اشخاص مشترکا استحقاق دادرسی حاصل کرنے کا رکھتے ہون نہ کہ اُن مقدمات سے جنمین حق کسی شخص واحد مین خلل اندازی کیگیی ہو (۴) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۵۰ مندرجہ صدر - ایک مسجد مین نماز پڑہنے والا شخص اس امر کا مستحق نہین ہے کہ ایک اراضی مملوکہ مسجد مذکور کا قبضہ دلاپانے کی نالش کرے جبتک کہ ایسا امین موجود ہو جو اپنے عہدہ سے معزول نہ کیا گیا ہو صرف وہی (بلالحاظ دفعہ ۳۰ کے) اراضی مملوکہ مسجد کے دلاپانیکی نالش کرنیکا مستحق ہے (۵) یہ دفعہ کارروائی مفصلہ ذیل نالشات سے متعلق نہین ہے اور اُنمین تمام اشخاص جو حقدار ہون اُنکو عدالت کے روبرو حاضر ہونا چاہیے:- نالشات بیعات یا نفاذ مواخذہ (۶) نالشات تقسیم (۷) نالشات حصہ رسدی (۸) بعض مسلمانان ایک موضع نے نالش بنام دیگر مسلمانان موضع واسطے انہدام ایک دیوار کے جو اُس اراضی پر تعمیر کیگیی تھی جو کل مسلمانان موضع کیواسطے قبرستان تجویز کی تھی دائر کی - مدعا علیہم نے نقص اشتمال بیجا فریق اور اجازت مطلوبہ دفعہ ہذا کا عذر کیا تھا - تجویز ہوئی کہ ایسی نالش سے دفعہ ہذا متعلق نہین ہے (۹)

اجازت | بروے دفعہ ہذا یہ مطلوب نہین ہے کہ اجازت صریح عدالت سے تحریر کیجاوے اگر ایسی اجازت کارروائیات عدالت سے جسمین نالش دائر ہوئی ہو عمدہ طور پر مستنبط ہوتی ہو تو کافی ہے (۱۰) لیکن دیکھو رای اسٹوارٹ صاحب چیف جسٹس مندرجہ مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۰۲ - اگر اجازت عدالت پہلے حاصل نہ کیجاے تو نالش ڈسمس کیجائیگی (۱۱) اجازت زیر دفعہ ہذا کی درخواست کا نہ کیا جانا وجہ خارجی نالش نہین ہو سکتا لیکن

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۶ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷ - (۳) شرح ضابطہ دیوانی اوکنلی صاحب زیر دفعہ ہذا - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۸، اور انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۰۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۹ - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۹۹ - (۶) لا رپورٹ اسپچکر صفحہ ۱، او ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵، و جلد ۹ صفحہ ۵۶ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶ - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۸ - (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۹ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۰ - (۱۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۳۳ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲ و نمبر ۵، ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ -

اعتراض کئے جانے پر نالش کے چلنے کی اجازت نہ دی جانی چاہئے الّا بشرطیکہ عرضی دعوے کی ترمیم کئے جانے اور ضروری اجازت کے حاصل کئے جانے پر (۱)، لیکن اجازت زیر دفعہ ہذا کا عطا کیا جانا ایک شرط ماتقدم نہین اور وہ بعد ارجاع نالش کے بھی وقوع مین آسکتی ہے (۲) اور بعد ارجاع نالش کے بھی حاصل کیجا سکتی ہے (۳) منجانب بعض منجملہ اُن اشخاص کے جو نالش مین حق رکھتے ہون (۴) اجازت مطلوبہ دفعہ ہذا عدالت سے حاصل کرنی چاہئے نہ کہ اُن اشخاص سے جو فریق مدعاعلیہا نالش مین بالاشتراک حق رکھتے ہون (۵) ایک نالش نابالغہ نے بلاحاصل کرنے اجازت عدالت کے بذریعہ اپنے رشتہ مند قریب ترین کے دائر کی تو رشتہ مند قریب ترین ذمہ دار خرچہ کا بطبق اُسکے نہ پیش کرنے شہادت بہ ثبوت اس امر کے کہ نالش مذکور واسطے فائدہ نابالغ کے دائر کیگئی تھی قرار دیا گیا (۶) دیکھو اجازت عدالت زیر دفعہ ۴۴ - ایکٹ ہذا -

امر تجویز شدہ — اگرچہ مدعی ایک مشترک حق کا بعہ دیگران دعوے کرے تو بھی اگر اس نے اجازت حاصل نہین کی تو نتیجہ نالش صرف اُسی کو پابند کریگا (۷)، لیکن دیکھو دفعہ ۱۳ تشریح پنجم ایکٹ ہذا -

ایک حق نہین — یہ دفعہ متعلق نہین ہے چندہ دہندگان پرستش کنندگان سے جو واسطے خیانت امانت کے نالش کرین (۸) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۱ -

دستخط — اگر کسی مدعی کے عرضی دعوے پر دستخط نہون تو یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ مدعی نہین (۹)

کوتاہی — دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸ و جلد ۷ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۷۹ -

درخواست اجرائے ڈگری — دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۷ -

نالش بوجہ بیجا شامل کئے جانے فریقین کے باعث حق تلفی نہوگی

دفعہ ۳۱ - نالش فریقون کے بیجا شامل کرنیکی وجہ سے باعث حق تلفی نہوگی اور عدالت کو جایز ہے کہ ہر

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۷ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۹ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۹ -

(۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳ - (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۹۶ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۲ء - (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۹۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۸ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۹۲ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۸ -

(۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۸۰ -

نالش مین جو اہالی مقدمہ فی الواقعہ حاضر ہون اُنکے حقوق و مراتب سے جسقدر مقدمہ کو تعلق ہو صرف اُسی قدر کی بابت امر متنازعہ کا تصفیہ کرے -

اس دفعہ کی کسی عبارت سے مدعیون کو یہ جایز نہوگا کہ جداگانہ بنا ہاے دعوے کی بابت شریک نالش ہون -

عذر نقص اشتمال بیجا مناسب وقت کے اندر کیا جانا چاہئے ورنہ بے سود ہوگا - اور عذر مذکور نیلام مین نہین اٹھایا جاسکتا (۱) اگر تمام مشترک معاہدہ کنندگان شامل نہ کئے جاوین تو نالش ڈسمس ہونی چاہئے (۲) اور نیز جبکہ تین نے بنجاجاد کے نالش بغرض امانت جایداد دایر کی اور چوتھے کو فریق نالش نہ بنایا (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۳ - نالش بوجہ اشتمال بیجا بنام نالش کے ناقص نہین ہے (۴) اور بوجہ اشتمال بیجا یا عدم اشتمال کے ڈسمس نہ ہونی چاہئے (۵) بلکہ عرضی دعوےٰ نامنظور کیا جانا چاہئے (۶) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۸۱ - اشتمال بیجا پانچ قسم کا ہے - اوّل اشتمال بیجا مدعیان دفعہ ۳۱ - دوم اشتمال بیجا مدعا علیہم دفعہ ۳۱ - سوم اشتمال بیجا بناے دعوے دفعہ ۴۵ - چہارم اشتمال بیجا مدعیان اور اشتمال بیجا بناے دعوے دفعہ ۳۱ و ۲۶ - پنجم اشتمال بیجا مدعا علیہم و اشتمال بیجا بناء دعوے دفعہ ۴۵ -

بناء دعوے | دیکھو شرح مندرجہ عنوان مذکورہ زیر دفعہ ۴۳ مجموعہ ہذا -

عدالت فریقون کا نام خارج یا اُنمین اور ون کا نام داخل کرسکتی ہے

دفعہ ۳۲ - عدالت کو اختیار ہے کہ بروقت پیشی اوّل کے یا اُس سے پہلے کسی فریق کی درخواست پر اور ایسی شرایط سے جو عدالت کے نزدیک قرین انصاف ہون یہ حکم دے کہ نام کسی فریق کا جو بطور بیجا مدعی یا مدعا علیہ کے زمرہ مین داخل ہوا ہو خارج کیا جاے -

اور عدالت کو اختیار ہے کہ کسیوقت ایسی درخواست پر یا بدون اُسکے ایسی شرایط سے جو اُسکی دانست مین قرین انصاف ہون یہ حکم دے کہ کوئی مدعی مدعا علیہ گردانا جائے یا جو مدعا علیہ ہو وہ مدعی بنایا جاے اور نام کسی شخص کا جسکو بطور مدعی یا مدعا علیہ شریک کرنا چاہئے تہا یا جسکا عدالت مین حاضر ہونا اسوجہ سے ضرور ہے کہ عدالت جملہ مراتب متنازعہ متعلقہ

(۱) نمبر ۴۲ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۱۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۲ سو (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۳ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۵ ۱۸۹۲ء و نمبر ۴۲ ۱۸۹۹ء - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۲۹ و جانسری ڈویژن جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۶ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۳۵ -

مقدمہ کو بخوبی تکمیل کے ساتھہ فیصل اور طے کر سکے شامل کیا جائے۔

رضامندی اُس شخص کی جو بطور مدعی یا رفیق مدعی شامل کیا جائے

کوئی شخص بغیر اپنی رضامندی کے بطور مدعی یا رفیق مدعی کے مقدمہ مین شامل نہ کیا جاوے گا۔

اُن نالشون کے فریق جو حسب دفعہ ۳۰ رجوع کیجاوین یا جنمین حسب دفعہ مذکور جوابدہی کیجاوے

جس شخص کیطرف سے حسب دفعہ ۳۰ نالش رجوع کیجاوے یا جوابدہی کی جاوے وہ عدالت سے درخواست کر سکتا ہے کہ ویسی نالش مین فریق مقدمہ کیا جاوے۔

شامل کئے ہوئے مدعاعلیہم پر سمن تعمیل کیا جائیگا۔

جملہ اشخاص پر جو حسب بیان مذکور الصدر زمرۂ مدعاعلیہم مین شامل کئے جاوین سمن اُس طریق سے تعمیل کیا جائیگا جو آیندہ بیان [۱ف] کیا گیا ہے اور دہندگی ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء [۲ف] کی دفعہ ۲۲ کے احکام کی رعایت کے ساتھہ) اونکے مقابلہ مین مقدمہ کی کارروائی کا شروع ہونا اُس تاریخ سے سمجھا جائیگا جب سمن اُنپر تعمیل ہوا ہو۔

پیروی نالش

عدالت کو اختیار ہے کہ پیروی نالش کی اُس مدعی کے حوالہ کرے جسکو وہ مناسب سمجھے۔

احکام دفعہ ہذا محکمہ مال سے متعلق نہین (۱) یہ دفعہ جایداد منقولہ اور غیر منقولہ سے متعلق ہے (۲) دفعہ ہذا کا فقرہ اوّل اخراج نام مدعی یا مدعاعلیہ سے متعلق ہے اور اختیار مفوضہ بروے فقرہ مذکور بر طبق درخواست کسی فریق کے استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ بروقت پیشی اوّل کے یا اُس سے پہلے ایسا کیا جاوے چنانچہ حکم اخراج نام مدعاعلیہ یا مدعی کسی وقت بعد سماعت اول کے اور قرار دیئے جانے تنقیح کے صادر نہین ہو سکتا (۳) فقرہ دوم جو تبدیل نام مدعی بزمرہ مدعاعلیہم اور نام مدعاعلیہ بزمرہ مدعیان اور اشتمال دیگر فریق بطور مدعی یا مدعاعلیہ سے متعلق ہے یہ امر عدالت کی اقتضائے رائے پر منحصر ہے۔ ایسا کرنے کیلئے کسی فریق کیطرف سے درخواست کا گذرنا ضروری نہین ہے اور نہ کسی وقت کی پابندی ایسا کرنے کیلئے عاید کیگئی ہے جیسا کہ فقرہ اوّل مین کیا گیا ہے۔ فقرہ سوم صرف مدعی سے متعلق ہے جسمین اسکا مدعی بنانا اُسکی رضامندی پر موقوف رکھا گیا ہے کیونکہ ہر شخص کو اپنی حق

[۱ف] ملاحظہ طلب دفعہ ۴۷ و مابعد کی دفعات۔

[۲ف] ایکٹ ۵ المصدرہ سنہ ۱۸۷۷ء

(۱) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۵ - (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ و انڈین لارپورٹ مدارس جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۰ و ۳۶۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶۔

کے ترک کر دینے کا اختیار ہے - البتہ اگر وہ مدعی بننے سے انکار کرے اور اسکا شامل مقدمہ ہونا ضروری ہو تو اسکو مدعا علیہ بنایا جا سکتا ہے (۱) نیز دیکھو نمبر ۴ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ -

عام قاعدہ | مقصود دفعہ ہذا کا جسکی رو سے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے اشخاص کو فریق مقدمہ کرے جنکی حاضری عدالت مین اسوجہ سے ضرور ہو کہ عدالت جملہ مراتب متنازعہ متعلقہ مقدمہ کو بخوبی تکمیل کے ساتھ فیصلہ اور طے کر سکے یہ ہے کہ عدالت یکبارگی تمام مراتب ضروری کو جو مابین فریقین و اشخاص ثالث کے ہون طے کر سکے (۲) اور وے اشخاص جنکو کوئی حق برخلاف انکے نہیں ہے اور جنکو کوئی دادرسی نہین مل سکتی فریق مقدمہ نہونے چاہئین (۳) عدالت کو ایسے اشخاص کو ازدیاد بزمرہ فریقین نہ کرنا چاہئے جس سے نالش کی نوعیت تبدیل ہو جاوے چنانچہ نالش بیدخلی مین عدالت کو نہ اس شخص کو جس سے مدعی نے اراضی حاصل کی ہو اور نہ ان اشخاص کو جو اراضی مذکور کو ایک شخص ثالث سے حاصل کرنے کے دعویدار ہون اور نہ شخص ثالث کو درج مسل کرنا چاہئے (۴) علاوہ برین وہ اشخاص شریک مدعی نہین بنانے چاہئین جنکو بنائے دعوی حاصل نہو جو دیگر مدعیان کو حاصل ہے (۵) مثلاً ایک شخص جو دو نو مدعی اور مدعا علیہ کے خلاف دعوی کرتا ہو اسکو فریق نہین بنانا چاہئے (۶) دفعہ ہذا مین حکم نسبت اشتمال بیجا فریقین کے درج ہے (۷)

مدعی زیادہ کیا جاوے | اگر نالش اسکی بغیر نہ چل سکتی ہو (۸) یا بغیر اسکی حاضری کے پورا انصاف نہین ہو سکتا (۹) تو نالش ڈسمس کیجائیگی جبتک کہ وہ مدعا علیہ نہ بنایا جاوے (۱۰) دیکھو دفعہ ۲۶ - ایکٹ ہذا -

مدعا علیہ بنایا جاوے | جہانکہ ایک نالش برخلاف ایک کے منجملہ بہت سے مشترک معاہدہ کنندگان کے دائر کیجاوے وہان مدعا علیہ حق رکھتا ہے کہ دیگر معاہدہ کنندگان کو بطور مدعا علیہ شامل کرنے کیواسطے کہے (۱۱) نالش زر نقد مین جو مدعا علیہم کے ذمہ بموجب ان معاہدات کے واجب ہو جو انکی کارندہ (الف) کیطرف سے عمل مین آئے (الف) کا رندہ بہی مدعا علیہ بنایا جانا چاہئے درصورتیکہ مدعا علیہم اسکی کارندہ گری سے انکا

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۵۲ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۱۷ ۱۸۸۱ء -
(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۶ و جلد ۹ صفحہ ۵۸ و جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۳ -
(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ -
(۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۱۶ - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۵ و صفحہ ۲۲۹ -
و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۱۵ - (۹) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۳۵ -
(۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ -
(۱۱) شرح ضابطہ دیوانی او کنلی صاحب -

کرتے ہوں (۱) نالش ہو جائے تمسک جسمیں مدیون بطور منتظم ایکٹ کے بیان کیا گیا۔ مدعاعلیہم پسران مدیون (متوفی) نے عذر کیا کہ اُنکو باپ نے قرضہ مذکورہ کے فائدہ کیلیے اور بحیثیت منتظم اٹھایا تھا تبھی بذریعہ ڈگری کہ قایم مقام شدہ درست طور پر مدعاعلیہ بنایا گیا ہے (۲) بروئے دفعہ ہذا عمل کرتے وقت عدالت مجاز نہین کہ اُس شخص کو بطور مدعاعلیہ کے ایزاد کردے جو جایداد متنازعہ کا دعوٰی بذریعہ ایک ایسی استحقاق کے کرتا ہو جو اُس استحقاق سے بالکل مختلف ہو جسکے رُو سے کوئی فریق نالش دعویدار ہو (۳) لیکن وہ شخص فریق ہونا چاہیے جسکی حق کو کسیطرح پر اثر پہونچ سکے (۴)

کب ضروری ہے

اگر ہندو بیوہ بوراثت اپنے شوہر کے نالش کرے اور پھر ایک لڑکا کو دلیوے تو وہ لڑکا بھی زمرۂ مدعیان مین شامل ہو سکتا ہے (۵) نالش متدائرہ ولی منجانب نابالغ بوجہ بلاحصول سرٹیفکٹ ہونے کے ڈسمس ہوئی اپیل خاص مین نابالغ بعد حصول سن بلوغ کے داخل کیا گیا (۶) جہانکہ ایک ہندو نے اپنے براوران پر واسطے جایداد خاندانی کے نالش کی اور بعد نالش حبس بعبور دریائے شور کا سزایاب ہو گیا تو اُسکے لڑکے شریک مدعی بنائے گئے (۷) نالشات تقسیم مین مرتہن کا فریق مقدمہ ہونا ضروری نہین ہے (۸) لیکن تمام حصہ داران کو حاضر عدالت ہونا چاہیے (۹) ایک شخص منجملہ چند پٹہ دہندگان کے پٹہ دار پر بابت اپنے حصہ لگان کے دیگر پٹہ دہندگان کو مدعاعلیہم گردان کر نالش نہین کر سکتا (۱۰) لیکن اسصورت مین کر سکتا ہے جبکہ ہر ایک حصہ دار کو بالتناسب لگان ادا کرنے کا اقرار کیا گیا ہو (۱۱) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۰۲ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۸۰ع - اور وہ اپنے ہی شریک کو شریک بنا سکتا ہے (۱۲) اسکا نادہندہ دوسرون کو مدعاعلیہ بنا کر اپنے حصہ کی نالش کر سکتا ہے (۱۳) صرف عرضی دعوے مین یہ لکھنا کافی نہین ہے کہ مدعاعلیہ شریک دعوے نہین ہوتا بلکہ اُسکا شریک ہونے سے انکار کرنا بھی ثابت ہونا چاہیے (۱۴) اور انہین حالات مین ایک شریک اضافہ لگان کا دعوے نہین

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۰ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۳ - (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۲ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۲۳ - (۵) مدراس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۷ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۲ - (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۳۳ - (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۲ و جلد ۲ صفحہ ۵۳۳ - (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۸۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۰۶ - (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۹۸ و جلد ۲ صفحہ ۷۶ - (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۴۴ - (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۷۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۴ - (۱۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ - (۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۰ -

کرسکتا (۱) اور نہ پیمایش کا (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ و جلد ۸ صفحہ ۳۵۳ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۶ - اور نہ بیدخل کرسکتا ہے (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۴۴ - اور نہ درخواست زیر دفعہ ۱۵ ایکٹ مالگذاری بنگال کرسکتا ہے (۴) اور نہ ایک ممبر خاندان مشترکہ کا نالش کرسکتا ہے واسطے جایداد کے جو اسکی اور دیگر ممبران کی مشترکہ ملکیت ہو (۵) اگرچہ وہ مینیجر ہو (۶) دیکھو متعلق اسکے پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۰ ۱۸۸۵ء و نمبر ۵ ۱۸۸۲ء و نمبر ۵۶ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱۱ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲ - تمام امین اور سویت اس نالش مین فریق ہونے چاہئین جو واسطے واپسی جایداد ماموضہ کے ہو (۷) نالشات بندوبست مین گورنمنٹ کو فریق بنانا چاہیئے (۸) اور نالش نسبت بندوبست ملوک داری بمبئی مین حاکم بندوبست کو فریق بنانا چاہیئے (۹) جس صورت مین بر وقت وفات ایک دائن تمسک زرنقد کے استحقاق ایصال روپیہ اسکے ورثا کو پہونچا ہو تو انمین سے ایک شخص نالش جداگانہ واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے نہین کرسکتا (۱۰) ایک ممبر الا بار تار وارڈ کا کرناوان پر واسطے گذارہ منسوخی دستاویز کے جسکا اثر جایداد پر ہو بغیر فریق بنانے دوسرے کی نالش نہین کرسکتا (۱۱) نالش فک الرہن مین تمام اشخاص جو حقدار ہون فریق ہونے چاہئین (۱۲) گو ایک حصہ دار کل جایداد کو فک کراسکتا ہے (۱۳) اور نالش حصہ رسدی مین بھی تمام اشخاص حقدار فریق ہونے چاہئین (۱۴) حقوق مرتہنان کی تجویز بلا اسکے نہین ہوسکتی کہ اسکو ساتھ ہی راہنان کی ذمہ داری تجویز کیجائے (۱۵) سکرٹری آف سٹیٹ کوئی فریق ضروری نالش منسوخی نیلام بعلت باقیات مالگذاری کا نہین ہے لیکن گورنمنٹ کو حق ہے کہ اسکی درخواست پر اسکو فریق بنائے (۱۶) ایزادی فریق ہائے

---

(۱) الہ آباد رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳۶ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۰ -

(۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۴۸ ۱۸۷۹ء و نمبر ۹ ۱۸۸۶ء و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ و جلد ۴ صفحہ ۶۳ -

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۳۶ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۸ -

(۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۵۲ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵۴ -

(۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۹۵ بصفحہ ۳۹۹ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱۳ و جلد ۹ صفحہ ۴۸

(۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲ و جلد ۸ صفحہ ۴۲۰ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۵

(۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۴ - (۱۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ - (۱۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۵ - (۱۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۷ -

کو جایز رکھنے کیلئے ضرور ہے کہ وہ ایسے اشخاص ہوں کہ اُنپر مدعیان کے مطالبات کا براہ راست اثر پڑتا ہو (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۲ - نالش استقرار حق و بحالی قبضہ جائداد غیر منقولہ نسبت اس امر مین کہ جائداد مذکور ذمہ دار قرقی و نیلام بعلت اجرای ڈگری ہائے کے نہین ہے اُن ڈگریداروں کا بطور مدعا علیہم شامل کیا جانا ضروری ہے جنہون نے جائداد متنازعہ کی قرقی و نیلام کی درخواست بعلت اجرا اپنی اپنی ڈگری ہائے کے کی ہو (۲)

کب غیر ضروری ہے | جب کوئی شخص جسپر نالش لگان دائر ہوئی استحقاق شخص ثالث پیش کرے تو اسکو مدعا علیہ نہ بنانا چاہیئے (۳) اور بصورت نالش قبضہ برخلاف اسامی کے اگر ایک شخص ثالث دعویدار مالکیت ہو تو اُسے بھی مدعا علیہ نہ بنانا چاہیئے (۴) اور جب کہ نالش واسطے دلا پانے ایک حصہ جائداد متروکہ کے بحیثیت حقدار کے برخلاف بیوہ شخص متوفی کے دائر کیگئی ہو اور ایک شخص ثالث وارث ہونے کا دعویدار ہو تو اُسی بھی مدعا علیہ نہ بنانا چاہیئے (۵) اگر دو دائن ڈگری باہم تنازعہ کرین تو مدیون کا فریق بنانا ضروری نہین ہے (۶) نالش تنسیخ حکم مجسٹریٹ دربارہ رفع مزاحمت شارع عام مین مجسٹریٹ مدعا علیہ نہین ہو سکتا (۷) نالش قرضہ ڈگری مرجوعہ شریک پسماندہ مین متوفی شریک کے قایم مقام کا شامل ہونا لازمی نہین ہے (۸) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۶ - کوئی شخص غیر شریک معاہدہ جسکی تعمیل خاص مطلوب ہے فریق نالش نہین ہو سکتا (۹) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶۱ - جہانکہ معاہدہ پٹہ پر ایک حصہ دار کے ساتھہ اسکو حصہ کا ہوا ہو تو بغیر شمول دیگر حصہ داران کے نالش ہو سکتی ہے (۱۰)

میعاد | جہانکہ وہ مدعا علیہ اُسوقت مدعیان بنائے گئے جبکہ وہ خود دعوے کرتے تو اُنکے حق مین تمادی عارض ہوتی یہ حکم خلاف قانون تجویز کیا گیا (۱۱) فریقین مقدمہ کا بنایا جانا اُسوقت سے تصور کرنا چاہیئے جبکہ درخواست گذری نہ اُسوقت جبکہ درخواست منظور ہو توقف عدالت کی کارروائی کیطرف منسوب ہے اور کہ مدعیان کو اُس سے نقصان نہ برداشت کرنا چاہیئے (۱۲) دفعہ ۲۲ - ایکٹ میعاد اُن مقدمات پر قابل اطلاق نہین ہے جہانکہ عدالت

(۱) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۱۰ سنہ ۱۸۹۰ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۸۲ و جلد ۴ صفحہ ۳۵۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۰ و جلد ۹ صفحہ ۴۴۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۳۸ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۶ء - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۵ و جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۱ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۹ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۷۵ - (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۰۶ - (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۸۷ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱ -

(۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۴ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۹ -

خود بخود یہ حکم دیتی ہے کہ وہ فریق معاہدہ جو دراصل بطور مدعاعلیہ کے شامل کیا گیا مدعی بنایا جاوے (۱) اور نہ اسصورت مین کوئی سوال میعاد پیدا ہوتا ہے جہانکہ عدالت خود اپنی تحریک سے زیر دفعہ ہذا ایک فریق مدعاعلیہ کو نالش مین ایزاد کرے (۲) نالشات معاہدہ شترکہ مین تمام اشخاص فریق مقدمہ ہونے چاہئیں خواہ انکے دعوی مین تمادی عارض ہو یا نہ ہو اگر بعض کے دعوی مین تمادی عارض ہے تو کل دعوے خارج ہونا چاہیئے (۳) اور عدالت مجاز ہے کہ کسی ضروری فریق کو ایزاد کرے گو کہ بروے ایکٹ میعاد بعد ایزادی فریق مذکور کے نالش کے خارج کر دینے پر مجبور ہو (۴) اور یہی اصل متعلق ہے جہانکہ مدعاعلیہم شامل کیے جاوین (۵) مدعی نے یہ غلطی کی ہے کہ اصل مدعاعلیہ ایک نابالغ کی مادر کو کہ وہ یہی تہی مدعاعلیہ بنالیا بجاے اسکو کہ زیر ولایت اسکی مادر کے مدعاعلیہ بناتا تجویز ہوئی کہ یہ غلطی ایسی ہے کہ مادر کا نام خارج کر دیوین اور نابالغ کا نام بحیثیت مدعاعلیہ داخل کرنے سے رفع ہو سکتی ہے لیکن یہ طریق اسواسطے اختیار نہ کیا گیا کہ نالش اسوقت برخلاف نابالغ زاید المیعاد ہو چکی تہی (۶) اگر کوئی شخص اصل مین فریق ہو لیکن اپیل مین فریق نہو تو وہ بعد میعاد اپیل کے فریق ہو سکتا ہے (۷) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۰ و دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء - شرایط میعاد کی متعلق نہین ہوتین جبکہ مدعی بعد ارجاع نالش کے اپنا حق فروخت کردے (۸)

درخواست | ایک درخواست واسطے ایزادی فریق ثالث کے یکطرفہ ہو سکتی ہے (۹) لیکن واسطے اخراج نام یا تبدیلی فریق کے یکطرفہ نہین ہو سکتی (۱۰)

کون درخواست کریگا | ایک شخص جو فریق نہین ہے واسطے ایزادی یا اخراج فریق ثالث کے درخواست کر سکتا ہے (۱۱) دفعہ ہذا کا یہ مقصود نہین ہے کہ کوئی درخواست عدالتین منجانب اس شخص کے گذری جسکے شامل کیے جانے کیواسطے کہا گیا ہے (۱۲) دفعہ ہذا کا جہانتک کہ ایزادی مدعی سے تعلق ہے صرف ان مقدمات سے تعلق ہے جسمین اصل فریق کو جس نے نالش دائر کی ہے - استحقاق ارجاع نالش

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۴۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۴۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۱۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۱۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۲۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۱ و جلد ۶ صفحہ ۲۰۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۲ء - (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۸۹ء - (۷) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۸۱ - (۸) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۶۲ - (۹) ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۷۶ء انگلینڈ صفحہ ۲۳ - (۱۰) چانسری ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۲۷۷ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۰۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۴۲ و جلد ۱۳ صفحہ ۹۰ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۸۲ -

حاصل ہو (۱)، چنانچہ ایک مدعی جو درخواست واسطے کرنے شریک مدعی کے کرے اسکو بنائے دعویٰ حاصل ہونا چاہیے (۲)، دفعہ ہذا ہر ایک صورت مین نقص فریقین کے رفع کرنیکے واسطے کافی تر وسیع ہے اور نیز یہ کہ اختیار ایزادی فریق ہائے بحوالہ اُن حقوق کے استعمال کیا جاتا ہے جو فریق ہائے مذکور کو اُس وقت حاصل ہون جبکہ ایزادی پر غور کیا جا رہا ہو (۳)، اگر ایک مدعی بر وقت ارجاع نالش کے کوئی استحقاق امر مدعا بہا مین نرکھتا ہو تو ایک ایسے شخص کا بطور شریک مدعی کے شامل کیا جانا جسے حق حاصل ہے مدعی کی حیثیت کو تبدیل نہین کر سکتا اور نہ اُسکو کوئی حق نالش عطا کر سکتا ہے (۴)، نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۷۶ زیر دفعہ ۲۷ مجموعہ ہذا۔

بینامیدار | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۹۷ و ۱۰۶ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۳۔ ایک نالش لگان مین مدعا علیہ نے اپنی غیر ذمہ داری کا عذر کیا کہ وہ بینامیدار ہے اور حق ملکیت (الف)، ہے مجھے یہ ظہور ہوئی کہ (الف)، کو بطور مدعا علیہ کے اُسکی درخواست پر بنانا چاہیے (۵)،

مراتب متنازعہ متعلق مقدمہ | جب درخواست واسطے ازدیاد کسی شخص کے بطور مدعی یا مدعا علیہ کے کیجائے تو شخص مذکور بطور قاعدہ عام کے صرف اُس صورت مین شامل کیا جائیگا کہ جب ایسے امور نزاعی جو کہ اصل وجہ نالش سے پیدا ہوتے ہین یا متعلق ہون جنمین شخص مذکور اصل مدعی یا مدعا علیہ کے ساتھ حق مشترک یا متحد رکھتا ہو (۶)، مراتب متنازعہ متعلقہ مقدمہ متذکرہ نقرہ دوم دفعہ ۳۲ ۔ ایسے مراتب ہین جو کہ مابین مدعی اور مدعا علیہ کے متنازعہ ہون اور نہ وہ ہین کہ جو مابین مدعا علیہم شریک یا مدعیان شریک کے باہم پیدا ہون (۷)، مثلاً تصفیہ اس امر کا کہ مدعی یا مدعا علیہ کا قانونی جانشین کون ہے (۸)، نالش مشتری اسباب دلا پانے ہرجہ مین مدعا علیہم بائعان کی درخواست کہ جن سے تم نے ایسا مال لیا ہے مدعا علیہم بنائے جاوین نامنظور ہوئی (۹)،

دیکھو پنجاب چیف کورٹ دیوانی نمبر ۱۸ ؁۱۸۸۰ء ۔ مدعی نے واسطے دلا پانے زر نقد کے مدعا علیہم پر جو ذمہ اُنکے بموجب معاہدات کے جو اُنکے کارندگان کیطرف سے عمل مین آئے تہی نالش کی مدعا علیہم نے (الف)، کی کارندگی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۷۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ - (۲) ویکلی نوٹس ؁۱۸۸۶ء انگلینڈ صفحہ ۲۱۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۲ و ۳۷۰۔

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۴ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۱۔

(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۶۸ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷۴۔

(۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۵۔

(۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۵۔

سے انکار کیا تجویز ہوئی کہ نام (الف) ایزاد کیا جاوے اور دعویٰ اسطرح ترمیم کیا جاوے کہ دعویٰ متبادلہ ایجنٹ پر ہو جاوے (۱)

مدعی مدعا علیہ بنایا جاوے نالش شراکت مین جسمین ۲۱ مدعاعلیہم تھے مدعاعلیہم نے نالش سے اجازت دست برداری چاہی اور دو مدعاعلیہم نے درخواست کی کہ ہم کو مدعی بنایا جاوے اور مدعی کو مدعاعلیہ - یہ درخواست منظور ہوئی (۲)

کسی وقت بطور قاعدہ کے ترمیم کی اجازت بہت دیر کے بعد نہین ہو سکتی (۳) لیکن اختیار عطاشدہ بروئے دفعہ ہذا در بارہ ایزادی فریق ہائے مقدمہ بعد تجدید نالش بر طبق درخواست زیر دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ہذا منجانب یکے از مدعاعلیہم کے بہی جسپر کہ نالش کے سمن کی تعمیل نہ ہوئی ہو استعمال کیا جا سکتا ہے (۴) عدالت جو حکم شامل کئے جانے کسی فریق کا بطور مدعاعلیہ کے صادر کرے اسکی نسبت کوئی عذر میعاد کا پیدا نہیں ہوتا (۵) عدالت بلا درخواست کسی فریق کے کسی شخص کو مدعاعلیہ بنا سکتی ہے (۶) دیکھو نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

بعد ڈگری چھوٹی بیوہ ایک ہندو کو یہ اجازت دی گئی کہ کارروائیات اجرا ایسی ڈگری مین جو بڑی بیوہ نے ایک مدیون اپنے شوہر کے برخلاف حاصل کی تہی فریق بنائی جاوے (۷) اجرائے ایک ڈگری مین جو برخلاف بیوہ جسپر بطور قایم مقام کے ڈگری حاصل کیگئی اسکا متبنٰی فریق بنایا گیا (۸)

اپیل و نگرانی زیر دفعہ ہذا اپیل اخراج یا ازدیاد نام مدعی یا مدعاعلیہ اور تبدیل نام مدعاعلیہ بزمرۂ مدعیان یا مدعی بزمرہ مدعاعلیہم کا ہو سکتا ہے لیکن حکم نامنظوری درخواست شامل کئے جانے کسی شخص کا نہین ہو سکتا (۹) جس حال مین کہ حکم مشعر ایزادی مدعاعلیہ کی نارضی سے نہ تو اپیل کیا گیا ہو اور نہ اسکی نسبت کوئی عذر یاد داشت اپیل بنارضی ڈگری مصدرہ بنالش مین کیا گیا ہو تو زبانی عذر حکم مذکور کی نسبت اپیل مین نہین اٹھایا جا سکتا (۱۰) حکم اگرچہ غلط تعبیر احکام دفعہ ہذا پر مبنی ہو مگر داخل مضمون دفعہ ۶۲۲ نہین ہے (۱۱)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۰ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۶۷ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ - (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۴۲ - (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۸۸۲ء - (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۲۶ - (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۵ - (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۰۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ - (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ -

(۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۹۰ -

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۸ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۸۳ء - گو کہ حکم مصدرہ زیر دفعہ ہذا بہ حیثیت ایک حکم کے قطعی ہوتا ہے تاہم جبکہ بل ڈگری کی ناراضی سے اپیل کیا جاوے تو اوس مین اسکی نسبت بھی اعتراض ہو سکتا ہے (۱)

نتیجہ عدم تعمیل حکم

بموجب حکم عدالت اگر مدعی کسی شخص کو مدعا علیہ بناکر ترمیم عرضیدعوی کی نہ کرے تو دعوی خارج ہونا چاہیئے (۲)

جب کوئی مدعا علیہ شامل کیا جاوے تو عرضی نالش مین ترمیم کیجائیگی

دفعہ ۳۳ - جب کوئی مدعا علیہ شامل کیا جائے اگر عرضی نالش داخل ہو چکی ہو تو عرضی مذکور مین جسطور پر کہ ضروری ہو ترمیم کی جائیگی الا اوس صورت مین کہ عدالت اور طرح پر ہدایت کرے اور سمن کی نقل ترمیم یافتہ کی نئے مدعا علیہ اور اصلی مدعا علیہم پر تعمیل کیجائیگی -

بموجب دفعہ ہذا کے عدالت بطور فریق نالش کے کسی ایسے شخص کو اضافہ نہین کر سکتی جسکی مقابلہ مین اوس نالش کی میعاد گذر چکی ہے (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۴۲ -

عدم شمول یا اشتمال بیجا کی نسبت عذر پیش کرنیکا وقت

دفعہ ۳۴ - تمام عذرات اس بات کے کہ نالش مین جو چاہیئے تھا فریق نہین ہے یا کہ اوسمین ایسے اشخاص شامل ہوئے ہین جنکو نالش سے کچھ غرض نہین ہے یا کہ مدعیون یا مدعا علیہم مین اشتمال بیجا کا نقص ہے جسقدر جلد ممکن ہو اور جملہ صورتون مین مقدمہ کی پیشی اول سے پہلے پیش کئے جاینگے - اور اگر کوئی ویسا عذر حسب مذکور نہ کیا جائے تو یہ سمجھا جائیگا کہ مدعا علیہ اوس سے باز آیا ہے -

عذر عدم اشتمال بیجا فریقین اگر اول پیشی پر نہ کیا جاوے تو سمجھا جائیگا کہ مدعا علیہ نے دست برداری کی (۴) اگر عذر کیا جاوے اور مدعی اپنے عرضیدعوی کی ترمیم بذریعہ اصلاح نقص مذکور کے نہ کرے تو نالش خارج ہونی چاہیئے (۵)

(۱) نمبر ۸۲ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب کارڈ دیوانی - (۲) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۹۰ء - (۳) ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۰۴ - (۴) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۹ و جلد ۲ صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۵۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۹۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۹ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۱۵

چند مدعیان یا مدعا علیہم مین سے ہر شخص کسی اور مدعی یا مدعا علیہ کو اپنی طرف سے حاضر وغیرہ ہونے کیلئے اختیار دیسکتا ہے

دفعہ ۳۵ - جب مقدمہ مین ایک سے زیادہ مدعی ہون تو جایز ہے کہ انمین سے ایک یا زیادہ مدعیون کو کسی دوسرے مدعی کیطرف سے اجازت دیجائے کہ وہ کسی کارروائی مین جو اس مجموعہ کے بموجب ہو اُسکی طرف سے حاضر ہوکر سوال وجواب یا عمل کرین - اور اسیطرح جب مقدمہ مین ایک سے زیادہ مدعا علیہ ہون جایز ہے کہ انمین سے ایک یا زیادہ مدعا علیہم کو انمین سے کسی دوسرے مدعا علیہ کیطرف سے اجازت دی جائے کہ کسی ویسی کارروائی مین اسکی طرف سے حاضر ہوکر سوال و جواب یا عمل کرین -

وہ اجازت تحریری ہوگی اور اسپر اجازت دینے والے کے دستخط ہونگے اور وہ عدالت مین داخل کیجائیگی -

ایجنٹان مقبولہ اور پلیڈران

حاضری وغیرہ اصالتہً یا بذریعہ ایجنٹ مقبول کے یا بذریعہ پلیڈر کے ہوسکتا ہے

دفعہ ۳۶ - جب قانوناً یہ حکم ہو یا اختیار دیا گیا ہو کہ کوئی فریق عدالت مرافعہ اولی یا اپیل اُس عدالت مین حاضر ہو یا درخواست دے یا کوئی اور عمل کرے تو بجز اسصورت کے کہ کسی قانون نافذہ وقت مین کچھ اور حکم صراحتاً مندرج ہوا ہو جایز ہے کہ فریق مذکور اصالتہً یا معرفت اپنے ایجنٹ مقبول یا پلیڈر کے جو حسب ضابطہ اسکی طرف سے عمل کرنے کیلئے مقرر ہوا ہو حاضر ہو یا درخواست دے یا عمل کرے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت اصالتاً حاضر ہونے کا حکم دے تو فریق مذکور کو اصالتہً حاضر ہونا پڑیگا -

حاضری اصالتاً و وکالتاً بوساطت ایجنٹ مقبولہ کی.

جس حال مین کہ اُس تاریخ پر سماعت کیواسطے مقرر کیگئی ہو ایک شخص بذات خود محض التوا کی درخواست کرنیکی غرض سے حاضر ہو جس کو انکار کیا گیا ہو تو اُسکی نسبت یہ خیال کیا جانا چاہیے کہ وہ حسب منشا رباب مجموعہ ضابطہ دیوانی اصالتاً حاضر ہوا ہے وہ غرض جسکے واسطے وہ حاضر ہوا ہو یا وہ کارروائی جو اُس نے حاضر ہوکر کی ہو غیر ضروری ہے - لیکن جسحال مین کہ ایک فریق غیر حاضر ہو اور ایک درخواست التوا اُسکی طرف سے ایک ایسے وکیل

نے کی ہو جسکو کہ کوئی ہدایات ندگئی ہون اور جس کے کہ فرائیض اُسیوقت ختم ہو جائین جبکہ التوا رسے انکار کیا گیا ہو تو اُسصورت مین فریق مذکور حسب منشا رباب مذکور حاضر شدہ متصور نہین ہو سکتا - جہانتک اُس وکیل کے ساتھہ جو التوا رکی درخواست کرے اُسکے موکل کا مقبولہ ایجنٹ موجود ہو لیکن شخص موخر الذکر نہ تو کوئی درخواست کرے اور نہ کوئی اور فعل کرے تو سوال یہ ہے کہ آیا اُسکا منشا رحاضر ہونیکا ہے اور وہ فی الواقعہ فریق مذکور کی طرف سے باستعمال اختیارات زیر دفعہ ۳۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی حاضر ہوتا ہے ؟ - دفعہ مذکور محض اجازتی اور اختیار دہندہ ہے اگر مقبولہ ایجنٹ کو ایسا کرنے کے قابل ہو مقدمہ کی پیروی کرنا اپنے آقا کیطرف سے نامناسب سمجھے تو اُسکا محض عدالت مین حاضر ہونا نالش مین حاضر ہونا نہین ہے - حاضری منجانب ایک وکیل یا مقبولہ ایجنٹ کے ہونی چاہئیے مگر وکیل یا ایجنٹ مذکور کی رضامندی ضروری ہے جونہی کہ وہ اپنا منشا رمالک کیطرف سے عمل کرنیکا ترک کر دے اُسکو مالک کیطرف سے کسی شخص کا حاضر ہونا نہین کیا جاسکتا (۱)

تقرر وکیل | تقرری وکیل بغرض اس امر کے کہ عدالت دیوانی مین حاضر آئے یا درخواست کرے یا عمل کرے تحریری ہونی ضروری ہے اور تحریر مذکور منجانب اُس فریق کے یا اُس شخص کے ہونی ضروری ہے جو اُسکی طرف سے بروئے سند عام مختارنامہ کے عمل کرتا ہے بجز اُسصورت کے کہ شخص تقرر کنندہ حسب منشا دفعہ ہذا فریق مذکور کا مختار مقبولہ ہو (۲)

اختیارات مختار مقبولہ و وکیل | مختار مقبولہ بدون کسی خاص مختارنامہ دربارہ اس امر کے کہ اُسکو مقدمہ کو سپرد ثالثی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے - مجاز ہے کہ مقدمہ کے سپرد ثالثی کرنے کی نسبت درخواست دے اور اُسکو اس بارہ مین خاص مختارنامہ حاصل کرنا ضروری نہین ہے لیکن وکیل تاوقتیکہ اُسے خاص اختیار اسباب مین نہ دیا گیا ہو ایسا کرنیکا مجاز نہین ہے (۳) لیکن مختار مقبولہ درخواست اجازت نالش مفلسی داخل نہین کر سکتا (۴) وکیل کو تصفیہ مقدمہ کی نسبت رضامند ہونیکا اختیار حاصل نہین ہے - اس طرح پر کہ فریق ثانی بموجب دفعہ ۹ - ایکٹ حلف ہند حلف اٹھاوے اور نہ نامبردہ کو حسب دفعہ ہذا ایسا اختیار دیا گیا ہے (۵)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۴ -

(۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۰ -

(۳) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی -

(۴) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۱ و دیکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۴ -

(۵) نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب رکارڈ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۵ -

مجموعہ ہذا مین کسی باضابطہ مقرر شدہ وکیل کو اسنے فرایض کے کسی جزو کو دوسرون کے سپرد کرنے کے بارہ مین کوئی حکم نہین ہے لہذا وکیل مذکور کے منشی کیطرف سے یادداشت اپیل کا پیش کیا جانا جایز نہین ہے لیکن اگر اپیلانٹ نے خود منشی کے ہمراہ ہوکر منشی کو یادداشت اپیل کے پیش کرنے کا اختیار دیدیا ہو تو وہ پیش کرنا درست ہے کیونکہ صوبہ پنجاب مین وہ شخص جسکو کسی فریق نے کسی خاص مقدمہ مین اسکی طرف سے پیش ہونے اور کارروائی کرنیکا خاص طور پر اختیار دیا ہو ایک مقبولہ ایجنٹ ہے اور یہ ضروری نہین ہے کہ اختیار دہی مذکور تحریری ہو (۱) عدالت اپیل کو صرف اسوجہ لفظی پر مقدمہ خارج نہ کرنا چاہیے کہ عرضی دعوے شخص مجاز نے عدالت مرافعہ اولی مین پیش نہین کیا درآنحالیکہ اسوجہ سے کوئی بے انصافی نہ ہوئی ہو (۲) اور نہ اسوجہ پر کہ وکیل اپیلانٹ آمادہ جوابدہی نہین ہے (۳) مختار مقبولہ کو واسطے پیروی مقدمہ کے مختارنامہ تحریری کی ضرورت نہین (۴)

ایجنٹان مقبولہ

دفعہ ۳۷[1] - ایجنٹان[2] مقبولہ جو اہالی مقدمہ کیطرف سے عدالت مین حاضر ہوسکتے اور درخواست دے سکتے اور عمل کرسکتے ہین یہ ہین[3]

(۱) اودہ مین بجاے دفعات ۳۷ و ۳۸ کے عبارت ہاے مرقوم الذیل قایم کی جاَین :-

"(۱) ایجنٹان مقبولہ جو اہالی مقدمہ کی طرف سے ویسی درخواست دیسکتے اور اسطرح حاضر ہوسکتے ہین وہ اشخاص مرقوم الذیل ہین -

(۱) کوئی بااستقلال نوکر یا شریک یا قرابتدار یا رفیق جسکو عدالت تسلیم کرے کہ وہ کسی فریق کی طرف سے عرض حال کرنے کیلیے شخص مناسب ہے۔ اور علی الخصوص وہ اشخاص جو اشخاص غیر حاضر کے پاس سے مختارنامجات رکھتے ہون اور وہ لوگ جو مہاجنون اور کاربارپون کیطرف سے کام کرتے ہون اور زمیندارون کے کارپرداز اور عورتون کے مرد قرابتدار قریب اور وہ اشخاص جو گورنمنٹ یا کسی والی ملک یا رئیس کیجانب سے بحیثیت اکس افیشیو کارگذار ہونیکا اختیار رکھتے ہون (باقی بر صفحہ آئندہ)

(۲) ملاحظہ طلب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱۸ ۱۸۷۹ء کی دفعات ۱۱ و ۱۶ -

(۳) دربارہ گورنمنٹ کے ایجنٹان مقبولہ کے ملاحظہ طلب مابعد کی دفعات ۴۱۷ و ۴۱۹ - اور والیان ملک اور رئیسان کی صورت مین ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۴۳۲ -

(۱) نمبر ۶ ۱۸۹۶ء پنجاب کارڈ دیوانی -

(۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۴۵ -

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۳ -

(۴) نمبر ۹ ۱۸۷۸ء و نمبر ۱۹۱ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۳۴ ۱۸۸۹ء پنجاب کارڈ دیوانی -

اشخاص جو ایسے اہالی مقدمہ کیطرف سے مختارنامجات رکھتے ہون جو علاقہ اختیار سے باہر ہون۔

(الف)[1] اشخاص جو ایسے اہالی مقدمہ کیطرف سے اپنے نام کے عام مختارنامجات رکھتے ہون۔ جو اُس عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر سکونت نرکھتے ہون جسکی حدود سے اندر حاضر ہونے یا درخواست دینے یا عمل کرنے کی ضرورت ہو اور مختارنامون مین انکی طرف سے حاضر ہوکے اور درخواست دینے اور عمل کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

سرٹیفکٹ پائے ہوئے مختار

(ب) مختاران جنہون نے کسی قانون مجاریہ وقت کی رُو سے سرٹیفکیٹ حسب ضابطہ مختاری کا پایا ہو اور اپنے آقاؤن کیطرف سے مختارنامہ خاص کے ذریعہ سے یہ اختیار رکھتے ہون کہ اُنکی طرف سے ایسے اُمور کو انجام دیتے رہین جو مختار لوگ قانوناً انجام دے سکتے ہین۔

اشخاص جو اُن اہالی مقدمہ کیطرف سے تجارت یا کاروبار کرتے ہون جو علاقہ اختیار سے باہر ہون

(ج)[1] اشخاص جو اُن اہالی مقدمہ کیطرف سے یا اُنکے نام سے کچھہ تجارت یا کاروبار کرتے ہون۔ جو اُس عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر سکونت نہ رکھتے ہون جسکی حدود کے اندر حاضر ہونا یا درخواست دینا یا عمل کرنا صرف معاملات متعلقہ تجارت یا کاروبار مذکور کی بابت ہو اور کوئی اور ایجنٹ جسکو ایسی حاضری عدالت اور درخواست دینے اور عمل کرنے کی اجازت بصراحت دی گئی ہو وہان موجود نہ ہو۔[1]

(بقیہ صفحہ ۱۱۷) در جب کبھی اس ایکٹ کی رُو سے کسی فریق نالش کے اصالتہً حاضر ہونیکا حکم ہو تو وہ حاضری اُسکے ایجنٹ مقبول کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے الا جبکہ عدالت اور طرح پر ہدایت کرے اور جب کبھی کام کا کسی شخص کیطرف سے اصالتاً کیے جانے کا اس ایکٹ کی رُو سے حکم یا اجازت ہو وہ بذریعہ اُسکے ایجنٹ مقبول کیا جاسکتا ہے۔ اور کسی نالش کے متعلق جو اطلاعنامجات کہ کسی ایجنٹ مقبول کو دیئے جائین یا جن حکمنامجات کی کسی ایجنٹ مقبول پر تعمیل کی جائے وہ اُس نالش کے متعلق بجمیع وجوہ کارگر ہونگے اسطرح پر کہ گویا وہ اطلاعنامجات خود فریق نالش کو دی گئی ہین یا اُن حکمنامجات کی تعمیل خود فریق نالش پر کیگئی ہے۔ مگر تصور نہین کہ جب عدالت اور طرح ہدایت کرے۔ اور اس ایکٹ کے تمام احکام جو اطلاعنامجات یا حکمنامجات کی فریق نالش پر تعمیل ہونے سے علاقہ رکھتے ہین ویسے ایجنٹ مقبول پر اطلاعنامجات اور حکمنامجات کے تعمیل ہونے سے علاقہ رکھینگے۔" ملاحظہ طلب اودھ کے قوانین کے ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۶ع کی دفعہ ۱۸۔

[1] ممالک مغربی وشمالی و اودھ مین دفعہ ۳۷ کے ضمن ہائے (الف)، (ج) مین بجائے الفاظ "سکونت نہ رکھتے ہون" کی یہہ الفاظ قایم کیئے جاوینگے "خواہ سکونت رکھتے ہون یا نہ رکھتے ہون"۔ (دیکھو دفعہ ۹۳ ضمن (ج)، ایکٹ ۱ سنہ ۱۹۰۲ع)۔ [2] (بقیہ صفحہ آئندہ)

ایجنٹان مقبولہ پنجاب اودہ اور ممالک متوسط مین	اِسدفعہ کی اوپر کی کوئی عبارت اُن قطعات ملک سے متعلق نہوگی جو بالفعل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور جناب چیف کمشنر بہادر اودہ اور جناب چیف کمشنر بہادر ممالک متوسط کے تابع حکم ہین بلکہ اُن قطعات ملک مین اہالی مقدمہ کے ایجنٹان مقبولہ جنکی معرفت ویسی حاضری عدالت اور ادخال درخواست اور عمل ہوسکیگا وہی لوگ ہونگے جنکو اُنکی گورنمنٹ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے اُن امور کے واسطے قرار دیے ل
عام اختیار	عام مختارنامہ پر اسٹامپ مطلوب ہے (۱) وکالت نامہ جبکہ اصل یا اُسکے اٹنی یا ایجنٹ کیطرف سے لکھا جاوے تو مختارنامہ پر حلفاً تصدیق کیضرورت نہین ہے اور ذمہ واری اُسکی صحیح ہونیکی وکیل پر ہے (۲) لفظ "اندر نہ رہتے ہون" موقوعہ فقرہ (الف) مین ہر ایک غیر حاضری داخل ہے (۳) اور وہ شخص جسکے پاس اُسکی طرف سے عام مختارنامہ ہے اُسکا ایجنٹ مقبولہ ہے۔
اختیار انکار	جس شخص کے پاس مختارنامہ عام ہو باوجودیکہ اُسکی رُو سے اختیار حاضر ہونے اور جوابدہی نالشات کا منجانب اپنے مالک کے ہوتا ہے وہ مجاز ہے کہ تعمیل سمن اور حاضری مقدمہ سے انکار کرے (۴)
اختیار خاص	محض اختیار اجراے نالش سے کارندہ کو سواے اُسکے کہ ایک وکیل اجرت مناسب پر مقرر کرے اور کچھہ کرنا جایز نہین ہے (۵) جس مختار کو اختیار پیروی مقدمہ کا دیا گیا ہو وہ معاملہ سپرد ثالثان نہین کرسکتا اختیار خاص ہونا چاہیے (۶) اور نہ کوئی مختار جو بروے مختارنامہ کسی فریق کیطرف سے مقدمہ مین

(بقیہ صفحہ ۱۱۸ ع۲) اجمیر اور میرواڑہ مین مزید "ایجنٹان مقبولہ" کے لیے ملاحظہ طلب اجمیر کی عدالتون کے ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲۸۔

اور بنگالہ مین بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء کے تحت کی نالشات اور درخواستون مین ملاحظہ طلب ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۴۵

ل واسطے اشتہار متضمن اس امر کے کہ اودہ مین ایجنٹان مقبولہ کون ہونگے ملاحظہ طلب ممالک مغربی وشمالی اور اودھ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۱۰ - (۱) ضمیمہ ۱ سنہ ۱۸۹۹ء - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۸ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۱۱ -

کارروائی کرتا ہو مجاز ہے کہ فریق مخالف کی حلف پر حصر کر کے مقدمہ کی کارروائی ختم کردے اور نہ کوئی وکیل اپنے موکل کیطرف سے لیا کرسکتا ہے (۱) کسی فریق کو اختیار ہے کہ بذریعہ مختار مقبولہ درخواست حسب دفعہ ۵۰۶ دے اور اس امر کے متعلق مختار مقبولہ کی صورت مین کسی خاص مختارنامہ کی ضرورت نہین ہوتی جسکی بنا پر مختار مذکور تفویض ثالثی کی درخواست کرسکے جیسے کہ کسی وکیل کیصورت مین ہوتی جسکی لئے ضرور ہے کہ اُسے خاص طور پر اختیار دیا جاوے (۲) بموجب مجموعہ ہذا کے پنجاب مین ایک شخص جسکو زبانی اجازت منجانب اصل کے دیگئی ہو وکیل مقرر کرسکتا ہے (۳) لیکن الہ آباد مین جبتک مختارنامہ اس امر کا تحریری نہو غیر شخص وکیل مقرر نہین کرسکتا ہے (۴) کوئی حصہ دار مختار مقبولہ نہین ہوسکتا اور اُس سے مراد ایسے مختار سے ہے کہ جو گماشتہ یا دوسرے کیطرف سے کام کرتا ہو نہ کاروبار تجارت کسی کوٹھی کا اپنے اور دیگر حصہ داران کے واسطے کرتا ہو (۵) ایک مختار مقبولہ حسب دفعہ ہذا ایک رئیس خود مختار کیطرف سے نالش کرسکتا ہے (۶) دیکھو دفعہ ۴۸ مجموعہ ہذا۔

ایجنٹ نہین | دفعہ ۳۶، ۳۷ (ج) کی تعبیر ایک ساتھہ کرنی چاہئے اور اُنکی یہ منشا رہے ۔ کہ اُنسے وہی تدبیر دادرسی کی پوری ہو جو اس خیال پر مبنی ہے کہ جہان کہین کوئی کارندہ دراصل اسواسطے تعینات کیا گیا ہے کہ اپنے مالک کا خاص حد اختیار کے اندر قایم مقام ہو تو نا برءہ ایسے مالک کا قایم مقام (برضی ہر شخص کے جس نے اُسکے ساتھہ لین دین رکھا ہو) کسی ایسی کارروائی قانونی مین ہوسکتا ہے جو اُس کاروبار یا کام سے پیدا ہو جسمین کارندہ مذکور فی الحقیقت مالک مقامی تھا سربراہ کار یا کارندہ حسب منشاء مجموعہ ہذا کے ایسا شخص ہے کہ جس کو اختیار شروع کرنے کام کا بلا توسط ہو گو ممکن ہے کہ وہ تابع اُن اصول و احکام عام کے ہو کہ جو اُسکی ہدایت کی واسطے کئے گئے ہون محض ملازم جو واسطے تعمیل احکام یا تعمیل کسی خاص کمیشن کے رکھا گیا ہو یا کارکن یا کارندہ معمولی کہ جو مثل اس کوٹھی کے نہین ہے جسکی جانب سے وہ کاروبار کرتا ہے ایسا کارندہ نہین ہے (۷) پولٹیکل ایجنٹ مختار مقبولہ اندر معنی دفعہ ۳۷ (ج) کے نہین ہے (۸)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۵ و نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب کارڈ۔

(۲) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۷ - (۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب کارڈ دیوانی۔

(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۰ - (۵) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۷ - (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۔

(۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۶۔

(۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳۔

اعتراض نسبت عمل ایجنٹ | مالک دکان علاقہ عدالت مین موجود ہو تو منیب مختار مقبولہ نہیں ہوسکتا (۱) جب کہ کارندہ نے ایک ڈگری عدالت اپیل سے حاصل کی اور کوئی اعتراض نہیں کیا گیا تو بعد ازان ڈگری جاری کرانے سے منع نہیں کیا جاسکتا (۲) جب کوٹھی کا کاروبار بند ہوگیا ہے اور گماشتہ کا کام وصولی زر یافتنی و اختتام حساب ہو تو دوران مذکور مین اگر کسی روپیہ یافتنی کوٹھی کی بابت نالش کرنی پڑے تو وہ مالک غیر حاضر کیطرف سے نالش کرسکتا ہے (۳)

ایجنٹ مقبول پر حکمنامہ کا تعمیل ہونا | **دفعہ ۳۸ ^۱** – وہ حکمنامجات جنکی کسی فریق نالش یا اپیل کے ایجنٹ مقبول پر تعمیل کیجاے اسی قدر موثر ہونگے کہ گویا وہ خود فریق مقدمہ پر تعمیل کیے گئے تھے بجز اسصورت کے کہ عدالت سے کوئی اور ہدایت ہو۔

اس مجموعہ کے احکام جو فریق نالش پر حکمنامہ تعمیل ہونیکے باب مین ہین اسصورت سے بھی متعلق ہونگے جب اوسکی ایجنٹ مقبول پر حکمنامہ تعمیل کیا جاے۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۳۱ زیر دفعہ ۳۷ مجموعہ ہذا۔

تقرر پلیڈر کا | **دفعہ ۳۹ ^۲** – تقرر پلیڈر کا جو حسب تذکرہ بالا عدالت مین حاضر ہونے یا درخواست دینے یا کوئی عمل کرنیکے لیے مقرر ہو بذریعہ تحریر کی ہوگا اور تقرر کی وہ تحریر عدالت مین داخل کیجائیگی۔

جب وہ اسطرح داخل ہوجاے تا وقتیکہ وہ بذریعہ کسی تحریر دستخطی موکل مدخلہ عدالت کی عدالت کی اجازت سے منسوخ نہ کیجاے یا تا وقتیکہ موکل یا پلیڈر فوت نہو یا نالش کی تمام کارروائیان جہانتک کہ اس موکل سے علاقہ رکھتی ہون اختتام کو نہ پہونچ جائیں نافذ سمجھی جائیگی۔

کسی عدالت ہائیکورٹ کے ایڈووکیٹ کیلیے جو بموجب فرمان شاہی مقرر ہوئی ہو اور پنجاب کی عدالت چیفکورٹ ^۳ یا اودھ کے چیفکورٹ ^۴ کی ایڈووکیٹ کیلیے ضرور نہیں ہے کہ کوئی ایسا نوشتہ جسکی رو سے اسکو عمل کرنیکا اختیار دیا جاے عدالت مین داخل کرے۔

تشریح ^۵ – ایڈووکیٹون کو مندرج فہرست ہونیکی اغراض کیلیے بمبئی کی عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہوگا کہ سندھ کی عدالت صدر کورٹ کو اپنے علاقہ اختیار کی حدود داخلی کا اندر سمجھکر اسکی نسبت عمل کرے۔

تقرر تحریری | بموجب قواعد ہائیکورٹ الہ آباد وکیل نائبی دوسرے کو یادداشت دیسکتا ہے کہ بجاے اوسکے حاضر ہو (۴) لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ ایک وکیل دوسرے کو اپنا اختیار نیابتاً سپرد نہیں کرسکتا ہے (۵) جبکہ دو وکیل ہون تو ایک کارروائی کرسکتا ہے (۶)

^۱ ادوہ کیلیے ملاحظہ طلب صفحہ ۴ کا فٹ نوٹ – ^۲ ملاحظہ طلب بعد کا باب – ^۳ یہ الفاظ بذریعہ ایکٹ ۱۸ بابت ۱۸۸۴ء ترمیم کنندہ پنجاب کے آئین ایکٹ ۱۸۸۴ء کی دفعہ (۱) کے داخل کیے گئے – ^۴ الفاظ زیر دفعہ ۱۳ ضمیمہ اول ایکٹ ۱۴ ۱۸۹۱ء ایزاد ہوئے – ^۵ یہ تشریح دفعہ ۳۹ مین بذریعہ ایکٹ ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ (۳) کے الحاق کیگئی – (۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۹۹ – (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۸ – (۳) بمبئی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۲۲ – (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۱۳ – (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۹ – (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۰۵

مختارنامہ میں یا ایسے شخص کیطرف سے ہونا چاہئیے جسکو اختیار مقرر کرنیکا ہو خواہ وہ ایزدل ہوا ہو یا نہ (۱) خواہ انفصال زبانی ہو (۲) منظوری وکالت نامہ کی بغیر شرطیہ تمام مقدمات مین ہونی چاہئیے (۳) تاوقتیکہ باجازت عدالت بذریعہ تحریر موکل کیطرف سے منسوخ نہ کیا جاے (۴) جدید وکالت نامہ کی بعد ڈگری کیواسطے پیروی کی ضرورت نہین ہے گو کہ اپیل پریوی کونسل مین ہو (۵) نہ واسطے برآمدگی کے (۶) اور نہ واسطے تجویز ثانی کے (۷) نہ واسطے اجرای ڈگری کی یا واسطے جوابدہی عذرداری کے (۸) نہ جبکہ مقدمہ واپس آے (۹) ہر ایڈوکیٹ چیف کورٹ جو ایڈوکیٹ ایسی ہائیکورٹ کا تھا جو بروے فرمان شاہی مقرر کیگئی ہو لازم ہے کہ مقدمات دیوانی مین حاضر ہونے کیواسطے وکالت نامہ داخل کرے (۱۰) لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ ایڈوکیٹ جو ہائیکورٹ مین ایزدل ہو چکا ہو جملہ فرایض وکیل بلا داخل وکالتنامہ اپنے موکل کیطرف سے انجام دیسکتا ہے (۱۱)

پلیڈر پر حکمنامی کا تعمیل ہونا۔	**دفعہ ۴۰**۔ حکمنامجات عام اس سے کہ انمین فریق مقدمہ کی بحالۃ حاضر ہونیکا

حکم ہو یا نہو جو کسی نالش مرافعہ اولی یا اپیل مین کسی فریق کی پلیڈر پر تعمیل کیجائین یا ویسے پلیڈر کی دفتر یا مسکن معمولی پر چھوڑ دیجائین ایسے متصور ہونگے کہ گویا خود موکل کو پہونچا دیگیے اور موکل کو انکی اطلاع ہوگئی اور بجز اُسصورت کے کہ عدالت اور طرح پر حکم دے بجمیع وجوہ اُس نالش یا اپیل کی نسبت ویسے ہی موثر ہونگے کہ گویا وہ بحالۃ فریق مذکور کو دیے گئے یا خود اُسپر انکی تعمیل کیگیی۔

رسپانڈنٹ کی وکیل پر اطلاعنامہ اپیل کی تعمیل کافی متصور ہوئی (۱۲) اور اُسصورت مین بھی جبکہ سمن بغرض حاضری اور ادای شہادت کی جاری ہوئی تھے (۱۳) لیکن اُس صورت مین نہین جبکہ وکالت نامہ وکیل مذکور کا منسوخ کرایا گیا ہو۔

حکمنامہ ایجنٹ کی سکتا ہے	**دفعہ ۴۱**۔ علاوہ ایجنٹان مقبولہ کی جنکا ذکر دفعہ ۳۷ مین ہوا

ہر شخص جو عدالت کی علاقہ کی اندر سکونت رکھتا ہو حکمنامہ کی تعمیل کو قبول کرنیکیلئے ایجنٹ مقرر ہو سکتا ہے۔

اُسکا تقرر تحریری ہوگا اور داخل عدالت ہوگا	جایز ہے کہ ویسا تقرر خاص ہو یا عام مگر تحریری ہونا لازمی ہے اور اُسپر مقرر کرنیوالی کی دستخط ہونگی اور وہ تحریر یا اگر تقرر عام ہو تو اُسکی نقل مصدقہ حسب ضابطہ عدالتمین داخل کیجایگی۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۴۸۱ - (۲) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۹۱ء - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۷ - (۴) بمبئی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۴۰ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۳۵ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۹۲ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۵۵ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۵ - (۸) بمبئی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۳ وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۸ - (۹) مدراس رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۴۳ - (۱۰) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۸۹۱ء (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۱۷ - (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۹۰ - (۱۳) بمبئی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ -

چوتھا باب[1]

نالش کی ترتیب

نالش کس طور پر مرتب کیجائیگی

دفعہ ۴۲۔ ہر نالش جہان تک ممکن ہو اسطور سے مرتب کیجائیگی کہ تمام مراتب متنازعہ کی نسبت فیصلہ قطعی کرنے کی اُس سے وجہ پائی جائے۔ اور مراتب مذکور کی بابت آیندہ پھر نزاع عدالت نہ ہو سکے۔

تجویز: روے رولجہائے از قسم رومن لا یا انگلش کامن لا کے جنمین قانونی حقوق و فرایض کے پیدا ہونے پر ایک اہم مصنوعی طریق ضابطہ سے اثر عاید ہوا ہے مناسب نمونہ جات نالش قریبًا جملہ عام مقدمات کیلیے پائے جاتے ہین جسکو قانونی خیال عوام کا بطور ایک ایسے امر کے تسلیم کرتا ہے جسکے روسے زبردست اختیار ریاست کا استعمال جایز ہوتا ہو۔ لیکن چونکہ رشتہ انسانی کے اقسام خیالات سے زیادہ ترہین جنپر کہ طریق نالشات کا مرتب کیا جاسکے۔ اسلیے یہ وقوع مین آتا ہے کہ بعض معاملات یا جماعت واقعات ایک وجہ کئی ایک جداگانہ نالشات کی پیدا کر سکتی ہین۔ ایسی صورتون مین مختلف بناہاے دعوی فریق ضرر رسیدہ کے حق مین پیدا ہوتے ہین۔ لیکن چونکہ یہ معلوم کیا گیا ہے کہ وہی جماعت واقعات جو ایکدفعہ خیال مین آسکین۔ پے در پے کارروائیات کی بنا قرار نہ دیے جانے چاہئین۔ فریق شکایت کنندہ کو اجازت دیگئی ہے کہ اپنے دعوے کو مختلف طریق ہاے پر مرتب کرے۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ وہ جملہ واقعات جو بروقت اجراے نالش اول کے موجود ہون اور اسکی تایید مین پیش کیے جاسکتے ہون۔ اُسیوقت پیش کیے جانے چاہئین۔ وہ اُسی نالش دوم کیواسطے محفوظ نہ رکھے جانے چاہئین جو انہی واقعات سے پیدا ہو۔ بنا دعوی یکسان متصور کیا گیا ہے۔ گو نمونہ نالش دوسری موقعہ پر مختلف ہو اور وہ معیار جو متعلق کیگئی ہے یہ ہے کہ آیا شہادت بتایید ہر دو نالشات کے دراصل ایک ہی ہے بروے ایک آزادتر طریق ضابطہ کے جیسا کہ عدالتہاے ایکوٹی انگلستان کا ہے یا عدالتہاے دیوانی ہندوستان کا نالشات دوم زیادہ تر آسانی سے لیجاتی ہین بہ نسبت اُس صورت کے جبکہ مدعی ایک مقررہ نمونہ پر نالش کرے کیونکہ وہ اپنا تمام دعوی بلا مصنوعی حدود کے رجوع کر سکتا ہے اور اُن جملہ چارہ جوئی ہاے کی استدعا کر سکتا ہے جو عدالت مناسب طور سے واقعات ثابت شدہ پر عطا کر سکے۔ اس امر کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ کیون

[1] یہ باب بجز دفعات ۴۳ و ۴۴ کے قاعدہ ۲ (الف) کے مفصلات کی عدالتہاے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ ضمیمہ دوم

اسکو یہ اجازت دیجانی چاہیئے کہ اپنے فریق مخالف کو تنگ کرے اور عدالت کا وقت پے در پے تحقیقات اور واقعات مین ضایع کرے جو سب ایک دفعہ فیصلہ کیواسطے پیش کیے جانے چاہئین تھے۔ اسکا بنا دعوے خواہ وہ کسی صورت مین وکلا نے تیار کیا ہو ایک ہی متصور کیا جانا چاہیئے۔ اگر اُن واقعات پر مبنی ہو جنکا باہم تعلق اُن واقعات کے ساتھ ہو جنپر استحقاق وخلاف ورزی استحقاق پہلے ایکدفعہ بطور وجہ دست اندازی عدالت کے بیان کیے گئے ہون (۱) چنانچہ واضعان قانون کا دفعہ ہذا سے یہ منشا ہے کہ جملہ معاملات متنازعہ کا فیصلہ ایکہی نالش مین کیا جانا چاہیئے (۲) اور تعدد نالشات کو مسدود کیا جاوے (۳)

نالش مین تمام دعوی شامل کیا جاویگا

دفعہ ۴۳ [1]۔ ہر نالش مین وہ دعوی شامل کیا جائیگا جو مدعی بنائے دعوی پر قایم کرسکتا ہو۔ مگر مدعی کو یہ اختیار ہے کہ نالش کو کسی عدالت کی سماعت کے لایق کرنیکی غرض سے اپنے دعوی مین سے جسقدر جزو چاہے چھوڑ دے۔

جزو دعوی سے باز آنا

اگر مدعی اپنے دعوی مین سے کسی جزو کی بابت نالش نکرے یا عمداً اسکی نالش کرنے سے باز آوے تو آیندہ اُس جزو کی بابت جو اس طور پر متروک رہا ہو یا جسکے دعوی کرنے سے مدعی باز رہا ہو نالش نکرسکیگا۔

چند چارہ جوئیون مین سے ایک چارہ جوئی کی نالش کو ترک کرنا

جس شخص کو ایک ہی بنائے دعوی کی نسبت کئی چارہ جوئیون کا استحقاق ہو اُسے اختیار ہے کہ اُن تمام یا اُنمین سے کسی چارہ جوئی کی نالش کرے لیکن جس حال مین کہ (بجز اجازت عدالت کے جو قبل پیشی اوّل حاصل کیگئی ہو) ویسی چارہ جوئیون مین سے کسی کی نالش ترک کرے تو من بعد بابت اُس چارہ جوئی کے جو ترک کیگئی ہو مجاز نالش کا نہوگا۔

اس دفعہ کی غرض کیلیے دستاویز معاہدہ اور کفالت نامہ موید جو اُسکی تعمیل کے اطمینان کے لیے لکھا ہے دونون بمنزل بنائے دعوی واحد کے متصور ہونگے۔

تمثیل

زید نے ایک مکان عمرو کو بارہ سو روپے سالانہ کے کرایہ پر دیا۔ اور بابت کل ۱۸۸۱ء و ۱۸۸۲ء کرایہ واجب الوصول اور غیر مودی رہا۔ زید نے عمرو پر صرف بابت کرایہ واجب ۱۸۸۲ء کے نالش کی۔ پس زید من بعد عمرو

---

[1] ملاحظہ طلب ایکٹ انتقال جائیداد ۱۸۸۲ء و دفعہ ۹ مصدرہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۹۹۔

دفعہ ۴۳ کے اُن نالشون سے تعلق پذیر ہونے کی نسبت جو ابرہماین اپریل کے اسٹامپ و میعاد سماعت کی ریگولیشن ۶ دفعہ ۱۰ سنہ ۱۸۱۳ء کی رو سے رجوع کیجائین ملاحظہ طلب دفعہ (۲) والف ریگولیشن مذکور کی۔ (۱) انڈین لا رپورٹ مدارس جلد ۲۱ صفحہ ۱۹ صفحہ ۹۸ و ۹۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۱ صفحہ ۱۶۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۱۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۔

پر بابت کرایہ واجب سنہ ۱۸۸۱ء کے نالش کرنیکا مجاز نہوگا۔

تعلق دفعہ دفعہ ہذا اسصورت مین متعلق ہوسکتی ہے جبکہ نالش اول اور مابعد مین وہی شخص ہون(۱) یہ دفعہ نالشات متعلقہ ایکٹ مالگذاری ممالک مغربی وشمالی سے بہی متعلق ہے(۲) اور نالشات زیر ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء سے (۳) اور نالشات زیر ایکٹ دادرسی مزارعان دکن سے (۴) لیکن اُس نالش سے متعلق نہین ہے جسکو باجازت عدالت باختیار مجدد ارجوع نالش کے رجوع کیا گیا ہو(۵) اور نہ اُس نالش مابعد سے جہانکہ مدعاعلیہ نالش اول مین بحکم عدالت ترتیبی مدعاعلیہ بغرض انکشاف بعض حالات بنایا گیا ہو لیکن کوئی ڈگری اُسکے مقابلہ مین بحیثیت فریق مقدمہ نہ صادر کیگئی اور نہ اُسکے خرچہ کے متعلق کوئی حکم صادر کیا گیا تہا(۶) نیز دیکھو نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب رکارڈ۔ اور نہ اُس نالش سے جسکی کوئی بناے دعوی ظاہر نہو اور بوجہ قبل از وقت ہونیکے خارج ہو(۷) اور نہ اُس نالش سے جس سے گو مدعی وہی ہو لیکن مدعاعلیہم پہلی نالش سے مختلف ہون اور کہ شیئ متنازعہ نالش مابعد مین ایک جزو شیئ متنازعہ نالش اول شامل ہون(۸) اور نہ اُس صورت مین متعلق ہوتی ہے جہانکہ نالش اول ایک نمبری نالش نہو بلکہ ایک درخواست ارجاع نالش بصیغہ مفلسی ہو اور وہ خارج کیگئی ہو(۹) اور نہ اجراے ڈگری سے(۱۰) دفعہ ہذا مین تقسیم بناے دعوے کے برخلاف حکم ہے اور وہ اس اصول پر مبنی ہے کہ کسی ایک شخص کو ایک وجہ پر دو دفعہ دق نہ کرنا چاہئے(۱۱) اور نہ دفعہ ہذا کی روسے اس امر کا امتناع کیا گیا ہے کہ ایک ہی مدعاعلیہ کے برخلاف یا اُسکے قایم مقام کے برخلاف بربناے ایک ہی بناے دعوے کے جو نالش اول مین بہی بطور بنا کے استعمال کیا گیا ہو دوسری نالش دائر نہ کیجائے اور حکام پریوی کونسل نے مقدمہ راجہ تپاپور بنام سری راجہ وینکٹا ماہی پتی سریا (لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۶ (۱۲)) مین یہ راے ظاہر کی ہے کہ دفعہ مذکور مین یہ بیان نہین کیا گیا کہ ہر ایک نالش مین ایک بناے دعوے یا وہ ہر ایک دعوے جو ایک فریق کو حاصل ہو شامل کیا جانا چاہئے لیکن ہر ایک نالش مین وہ تمام دعوے شامل ہونا چاہئے جو ایک بناے دعوے سے پیدا ہوتا ہو جس سے مراد وہ بناے دعوے ہے جسپر نالش رجوع کیگئی ہے یعنی وہ کل دعوے جسکا مدعی مستحق ہو

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۹۲ بصفحہ ۷۰۱ ۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ ۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰ ۔ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱ ۔ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۳۷۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۲۴ و جلد ۱ صفحہ ۴۳۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۴۶ و نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب رکارڈ دیوانی ۔ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۴۴ ۔ (۷) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی و ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۰ ۔ (۸) نمبر ۸۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی ۔ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۰ ۔ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۱۵ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۵۰ ۔ (۱۱) ویکلی سٹوکس انڈین کوڈس جلد ۱ صفحہ ۳۹۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۹ ۔

اور جو بنائے دعویٰ کے متعلق کیا جاتا ہو اور دفعہ ہذا کے متعلق کرنے کیلئے دو امور ضروری ہین اولاً یہ کہ ہر دو نالشات ایک ہی بنائے دعویٰ مین سے پیدا ہوتی ضروری ہین اور ثانیاً یہ کہ وہ مابین ایک ہی فریق یا مابین اُن فریقہائے کے ہونی چاہئیین جنکی کہ وساطت سے وہ یا اُنمین کوئی دعویدار ہو۔ جبتک کہ بنائے دعوے ایک ہی نہو اُس وقت تک کسی جز و دعوی کو جو مدعی بنائے دعوی مذکور کی نسبت کرنیکا مستحق ہے ترک نہین کیا جا سکتا اور جبتک مدعا علیہ وہی شخص یا اُس کا قایم مقام نہو تب تک کسی شخص کو ایک ہی بنا ر دعوی پر دو دفعہ دق نہین کیا جا سکتا۔ مدعی کا بنار دعویٰ صرف وہی حق نہین ہے جسکو کہ وہ بیان کرتا ہے بلکہ استحقاق مذکور کا مدعا علیہ کی طرف سے شکست کیا جانا ہے جہانتکہ مدعی کی استحقاق کو ایک سے زیادہ اشخاص نے شکست کیا ہو اور وہ اُن افعال مختلف سے توڑا گیا ہو جو اُنمین سے ہر ایک نے جداگانہ طور پر کیے ہون تو مدعی کو جداگانہ بنار دعوی اُنمین سے ہر ایک کے مقابلہ مین حاصل ہوتا ہے اس لئے اُس نالش مین جو اُنمین سے ایک کے مقابلہ مین رجوع کیگئی ہو دوسرے کا شامل نہ کیا جانا مانع اس امر کا نہین ہے کہ بعد مین دوسرے کے بر خلاف نالش کیجاوے۔ دفعہ ہذا چونکہ ترتیب نالش کے باب مین واقع ہے نہ کہ اُس باب مین جو ترتیب فریقین سے متعلق ہے لہذا اُسکا تعلق اُس نالش کے ساتھ نہین ہے جہانکہ دو نالشات کے فریقین ایک ہی اشخاص یا اُنکے قایم مقامان نہون (۱)، دفعہ ۴۳ کے متعلق کرنے مین یہ امر اونکا ملحوظ رکھا جانا چاہیے کہ آیا وہ بنائے دعویٰ جسکا ذکر عرضی دعوی مین کیا گیا ہے اُس بنا دعوی کی مشابہ ہے کہ جو نالش اول مین بیان کیا گیا تھا (۲)، اور کہ لفظ بنائے دعوے سے وہ جملہ واقعات مراد لیئے جانے چاہئیین جنکا موجود ہونا مدعی نے بیان کیا ہو اور جنکی ثابت یا تسلیم کیے جانے پر وہ دادرسی مستدعیہ کا مستحق ہوتا ہو (۳)، لہذا وہ جماعت مقدمات جس سے کہ دفعہ ۴۳ متعلق ہوتی ہے بروئے تمثیل کے ظاہر کیگئی ہے۔ پس جہانکہ ایک استحقاق کی خلاف ورزی کی گئی ہو اور ایک بنا دعوی پیدا ہو تو مدعی کو چاہیے کہ کل امور کا دعوی ایک ہی دفعہ ایک ہی نالش مین کرے۔ مثلاً اگر ایک مدعی ناجایز روک رکھنے یا استعمال بیجا کفالت ہائے کا دعویدار ہو تو وہ بعد وصول کرنے کفالت ہائے یا اُنمین سے کسی کے ایک نالش مین بعدمین باقی کفالت کی دلا پانے یا اُنکے روک رکھے جانے کے ہرجانہ کا دعوی نہین کر سکتا (۴)، جبکہ صرف ایک ہی بنار دعوی موجود ہو اور مدعی کو ایک موقعہ نالش اول مین اُس شے کی وصولی کا حاصل ہوا ہو جسکی کہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۰۷ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۹ - (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۵۲ و لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۱۰۶ و مورز انڈین اپیلز جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ - (۳) ملاحظہ ہو لا رپورٹ کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۸ جلد ۵ صفحہ ۵۴۹ - (۴) ملاحظہ ہو مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ و لا رپورٹ کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۵۴۹ -

جبکی کہ وصولی کا دعویٰ وہ نالش دوم مین کرتا ہی تو پہلی نالش نالش مابعد کی مانع ہے۔ وہ قاعدہ قانون
جو دفعہ ہذا مین شامل ہی اسطرح پر عامل ہوتا ہی کہ اسکی رو سے مدعا علیہ کو ایک وجہ جوابدعویٰ نالش اول مین
حاصل نہین ہوتی بلکہ بذریعہ امتناع نالش دوم کے وہ وساطتاً مدعی کو اس امر پر مجبور کرتا ہے کہ اپنی کل مطالبہ
کو نالش اول مین شامل کرے۔ مگر ایسے مقدمات بھی موجود ہین جنمین استحقاق کی نوعیت ایسی ہی کہ بلاواسطہ
دفعہ ہذا کے مدعی اپنے دعوے کو تقسیم کرنے سے ممنوع ہے مثلاً ایک راہن ایک جزو جایداد مرہونہ کا انفکاک
بذریعہ ادا کرنے علی التناسب حصہ زرہن کے نہین کرسکتا۔ مرتہن مستحق ہے کہ کسی جزو زرہن کے
بدلے کل کفالت پر قابض رہے۔ اگر راہن ایک جزو جایداد مرہونہ کو ترک کرنا چاہے اور کل زررہن ادا
کرکے باقی جایداد کو وصول کرنا چاہے تو مرتہن کو کوئی وجہ شکایت کرنیکی حاصل نہ ہوگی اور اسکو زیر دفعہ ہذا
ایک کامل جواب اُس نالش کے واسطے حاصل ہوگا جو جزو ترک کردہ کو دلاپانے کیواسطے دائر کیجائے (۱)
لیکن ایک سوال پیدا ہی کہ آیا جب ایک استدعا جزوی انفکاک کی منظور یا نامنظور کی جائے تو راہن نالش
دوم رجوع کرسکتا ہے؟ - اگر استدعا مذکور نامنظور کیجائے یعنی اگر مرتہن اپنے اس استقرار پر اصرار کرے
کہ کل رہن کا انفکاک ایک ہی دفعہ کیا جائے تو میری رائے مین نالش اول کے خارج ہونے سے دوسری
نالش کیواسطے امتناع قایم نہین ہوسکتا جو مناسب طور پر مرتب کیگیی ہو مقدمہ کاکاجی رانوجی بنام بابوجی
ماوہورائو (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۰۵) ایک سند اس امر کی ہی کہ اگر کسی سند کی ضرورت ہو۔
اور آیا اس امر سے کوئی فرق پیدا ہوتا ہی اگر جزوی انفکاک کی استدعا منظور کیجائے اور اسکا نتیجہ یہ ہو کہ
مرتہن کو ایک جزو جایداد مرہونہ پر بطور کفالت اپنے غیر مودی زررہن کے قابض رہنے کا حکم دیا جائے؟ فرق
مذکور ایسا ہی جو دفعہ ہذا مین تسلیم نہین کیا گیا اور اسلئے اگر کوئی تمیز کیجانی ہو تو اسکی وجہ کسی اور دفعہ مین تلاش
کیجانی چاہئے۔ وہ بنائے دعویٰ جسکا ذکر عرضیدعوی مین کیا گیا ہو نتیجہ نالش سے تبدیل نہین ہوسکتا اور نہ ممکن
طور سے یہ قرار دیا جاسکتا ہی کہ ایک ڈگری انفکاک جزوی یا تقسیم جزوی کی رو سے مدعی انفکاک یا تقسیم باقی
جایداد کا دعوی کرنے یا یہ بیان کرنے سے ممتنع ہوجاتا ہے کہ اسکا قبضہ مدعا علیہ کو بطور مرتہن یا مزارعہ حصہ دار
کے حاصل ہی اگر اس امر مین کوئی امر مانع تقریر مخالف موجود ہو تو وہ زیادہ تر بخلاف مدعا علیہ کے ہی بہ نسبت
بخلاف مدعی ہونے کی (۲) استحقاق حصہ دار در بارہ اس امر کی کہ ہر ایک کھیت کو مابین اپنے اور دوسرے حصہ دار
کے بحصہ کامل طور پر تقسیم کرائے ایک شی ہی اور یہ استحقاق کہ جملہ اراضیات مشترکہ کو ایک ہی دفعہ تقسیم کرائے دوسری شئے ہی لہذا یہ قرار دیا کہ پہلی نالش
تقسیم ایک کھیت کی ایک عام نالش تقسیم کی مانع ہی یہ نتیجہ پیدا کریگا کہ شراکت در بارہ اُن اراضیات کی جو ابھی غیر منقسم ہین اسوقت تک
قابل تنسیخ نہوگی جبتک کہ فریقین رضامند نہوں یا جبتک کہ ایک نالش منجانب ایک فریق قابض کی دائر

(۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۸۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵۳ الصبح ۱۵۶ و ۱۵۷ -

نکیجائے۔ ایسا ہی ایک مشابہ صورت راہن و مرتہن مین قیاس یہ کیا گیا ہی کہ شخص موخر الذکر ایک جزو اراضی مرہونہ پر اپنا قبضہ جاری رکھ سکتا ہی حالانکہ شخص اول الذکر کسی مزید نالش کے کرنے سے ممتنع ہو۔ دونون صورتون مین تشریح ایک ہی ہے۔ اور یہ نہین کہا جاسکتا کہ بناہائے دعوی مشابہ ہین جبکہ ایک عرضی دعوی مین وہ امور ترک کئے گئے ہین جنکے شامل کرنیکا مدعا علیہ مستحق ہی اور دوسرا شخص ایسا نہین کرسکتا (۱) دفعہ ہذا نالش دوم سے متعلق ہی نہ کہ نالش اول سے (۲)

بنار دعوے | بنار دعوی کی تعریف مجموعہ ہذا مین کہین جداگانہ نہین کیگئی۔ لیکن اُس سے مراد وہ ہر امر واقعہ ہی جو مدعی کے کامیابی کے مستحق کرنے کیلئے ثابت ہونا ضروری ہی (۳) یا وہ وسایل ہر بنائی جنکے مدعی عدالت کو اُسکی حق مین ایک نتیجہ پر پہونچنے کی استدعا کرتا ہے (۴) یا وہ کل جماعت واقعات جو ایک قابل نفاذ دعوی کو یعنی حق اور اُسکی غصب کو پیدا کرتی ہے (۵) یا وہ مجموعہ واقعات جو صرف کسی حق کا غصب قایم کرتا ہو (۶) لیکن اُس سے خود حق نہ قایم ہوتا ہو (۷) یا اُس مین وہ ہر امر شامل ہی جسکا ثابت کرنا بصورت تردید بغرض تائید اپنے حق نسبت تجویز عدالت کی مدعی کے لئے ضروری ہو اُس مین کوئی شہادت شامل نہین ہے جو ایسے امر واقعہ کے ثابت کرنے کیلئے ضروری ہی مگر ہر وہ امر واقعہ شامل ہے جسکا ثابت کیا جانا ضروری ہے لیکن وہ حق یا حقوق جو مدعا علیہ ثابت کر سکی مدعی کے بنار دعوی کا کوئی جزو نہین ہو سکتا یا ہو سکتے اور نہ ہی جایداد کے مختلف حصون کی بابت مدعا علیہ کا مختلف استحقاق بیان کرنا مدعی کی بنار دعوی کو مختلف یا علیحدہ علیحدہ کر سکتا ہے۔ ایسا ہی یہ امر کہ چونکہ مدیونان مدعیان مختلف استحقاق سے جایداد کے حقوق پر قابض تھے یا قابض بیان کئے گئے تھے مدعی کے بنار دعوی کو مختلف بنار دعوی مین تقسیم نہین کرتا اور نہ وہ شہادت اُس امر مین شامل ہے جو ضروری ہو یا جو بنار دعوی کی تائید اور حفاظت کیلئے پیش کیجاوے اور اس امر سے کچھ تعلق نہین ہے کہ مدعی ایک سے زیادہ نالشات دائر کرنیکی خواہش یا استحقاق رکھتا ہے۔ جہانتک کہ بنار دعوی اراضی یا دوسری قسم کی جایداد سے متعلق ہو (۸) لفظ بنار دعوی ملک ہند مین اُنہین معنون میر مستعمل ہوا ہے جیسا کہ انگلستان مین مستعمل ہوا ہی یعنی اس سے مراد ہر ایک ایسا امر واقعہ ہی جسکا ثابت کرنا مدعی کے لئے ضروری ہی درحالیکہ اُسکی تردید کیگئی ہو تاکہ وہ اپنے استحقاق نسبت حصول فیصلہ عدالت کی تائید کرے۔ اسمین ہر ایک جزو اُس شہادت کا شامل نہین ہے جو ہر ایک امر واقعہ کے ثابت کرنیکو

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵۲ الصفحہ ۱۵۸ و ۱۵۹ - (۲) آگرہ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۵ و الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۰ - (۳) لا رپورٹ کامن پلیز جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ - (۴) انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۵۵ - (۵) لا رپورٹ کوینز بنچ ڈویژن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۳۳ دسمبر ۱۸۹۵ء - (۷) پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ - (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ -

لئے ضروری ہو بلکہ ہر ایک امر واقعہ جسکا ثابت کرنا ضروری ہے شامل ہی (۱)، دفعہ ہذا اس اصول پر مبنی ہی کہ جہان بنائے دعوی ایک ہی ہو اور مدعی کو پہلی نالش مین اُس داد رسی کے حاصل کرنیکا موقعہ ملا ہو جوکہ دوسری نالش مین حاصل کرنا چاہتا ہے تو پہلی نالش دوسری کی مانع ہوگی (۲)، بغرض تصفیہ اس امر کے کہ آیا بنائے دعوی کو منقسم کیا گیا ہے یا نہین ان امور پر غور کرنا ضروری ہے کہ آیا مطلب دایر کرنے مقدمات کا کیا تہا اور ان مقدمات مین کون کونسے امور تنقیح طلب پیدا ہوتے ہین (۳)

دعوی جو اُسی بنا ر دعوی پر قایم ہو سکتا ہے

مدعی کے لئے ضروری ہے کہ حسب دفعہ ہذا کل دعوی کو جسکے کرنیکا وہ بنا ر دعوی کی بابت مستحق ہے شامل کرے اور بعد ازان وہ دعوی کے کسی جزو کی بابت نالش نہین کر سکتا جسے اُسنے نالش مذکور مین ترک کیا ہو۔ جو کچھ کہ دفعہ ہذا کے فقرہ دوم کا منشا ہی اُس سے مراد دعوی ہے جو دعوی اول کا ضمیمہ ہو اور کسی ایسے جزو کی بابت ہو جو نالش اول مین ترک کیا گیا یا رہ گیا ہو جبکہ بنائے دعوی پیدا ہوتی ہے تو ایک دوسری نالش بابت کل دعوی کے جو اُس سے پیدا ہو کیجا سکتی ہے باوجودیکہ نالش اول بوجہ قبل از وقت ہونے کے ڈسمس ہوگئی ہو اور اس بات کی ضرورت نہین کہ نالش مذکور اُسی دعوی یا اُنہی چارہ جوئیون کی بابت ہو جنکی بابت عرضی دعوی اول مین نالش ہوچکی ہو (۴)، اگر چہ بموجب دفعہ ہذا مدعی کا یہ فرض نہین ہے کہ وہ نالش اُن کل بنا ہا ے دعوی کی بابت کرے جو اُسے حاصل ہون اور اگر وہ کسی بنا ر دعوی کو ترک کرے تو اُسکی بابت پہر نالش کرنیکی اُسے ممانعت نہین ہے، دفعہ ہذا کی رو سے صرف یہ ہدایت ہی کہ وہ کل دعوی کو جسکے کرنیکا وہ مستحق ہو اسی بنا ر دعوی کی بابت شامل کرے، مدعیان اور مدعا علیہم دو برادر اور اُنکی اولاد ہین جنکا ایک تیسرا بھائی سکھرام تھا جو ایک بیوہ چھوڑکر لاولد فوت ہوا جسنے سنہ ۱۸۹۰ع مین ایک اور شخص سے شادی کرلی تہی مدعیان نے اگست سنہ ۱۸۹۲ع مین بعض خام اراضی آبادی کی بابت، مدعا علیہم پر نالش کی اور یہ ادعا کیا کہ اراضی انکی اور مدعا علیہم کی جایداد مشترکہ تہی اور مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ نے انہین سنہ ۱۸۸۶ع مین بیدخل کر دیا تھا یہ بیان نہین کیا گیا تہا کہ جایداد متنازعہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ و ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۱۸ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۹ و رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۶ سنہ ۱۸۷۴ع صفحہ ۲۴۲ و لا رپورٹ کامن پلیز جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ و لا رپورٹ کوئینس بنچ ڈویزن جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۷ و لا رپورٹ متفرقات اپیل سنہ ۱۸۹۴ع صفحہ ۴۹۴ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۶۵ و انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۸ صفحہ ۴۶۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۶۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۱ - (۲) کامن بنچ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۹ سلسلہ جدید - (۳) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۴) نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی -

سکہرام سے اسکی بیوہ کو پہونچی تہی مدعیان نے انہین مدعاعلیہم پر جنوری سنہ ۹۲ء مین بعض خاص اراضی مزروعہ کی بابت بہ ادعا اس امر کی نالش کی کہ انکی بناے دعوی فروری سنہ ۹۰ء مین پیدا ہوئی تہی جبکہ سکہرام کی بیوہ فوت ہوئی تہی اس نالش مین انہون نے مدعاعلیہم کے ساتہہ بالاشتراک مستحق ہونیکی وجہ سے سکہرام کے ترکہ دعوی بحیثیت اسکو ورثا ر بازگشت کے کیا دوسری نالش مین مدعاعلیہم پہلی اور تجویز ہوئی کہ بنا ر دعوی نالش ثانی مین وہی نہین ہے جو نالش اول مین تہی (۱) مدہر نالش مین کل دعوی جو بنا ر نالش سے پیدا ہو داخل ہونا چاہئیے ،، اسکے یہ معنی ہین کہ کل دعوی جو بناء نالش سے کہ جسکی بنا ر پر نالش دائر ہوئی ہو پیدا ہوتا ہو اور نہ یہ کہ ہر نالش مین ہر بنا ر یا ہر دعوے جو مدعی کو بمقابلہ مدعاعلیہ کے حاصل ہو داخل ہونا چاہئے چنانچہ درحالیکہ مدعی نے اپنا حصہ ایک حقیت اراضی کا حاصل کرنیکے لئے بوجہ اسکے کہ مدعاعلیہ نے اسکو ناجائز طور پر بیدخل کر دیا تہا نالش کی تہی اور بعد ازان مدعاعلیہ مذکور پر نالش حال مین اسی واسطے اپنے حصہ جایداد منقولہ کے دعوے کیا اور ان دونون جایدادون کا وہ مستحق ازروی ایک وصیت نامہ کے تہا یہ تجویز ہوئی کہ نالش مابعد نالش سابق مین دعوی نہونے کی وجہ سے ممنوع السماعت نہ تہی دعوی بابت جایداد منقولہ کے اُس بنا ر نالش سے پیدا نہین ہوا تہا جو بوجہ بیدخلی ناجائز کے موجود تہی یہ ایسی صورت نہ تہی کہ جسمین چند چیزون کا تصرف بیجا کیا گیا ہو اور بنا ہای نالش مختلف نہین (۲) مدعیان اور مدعاعلیہم دو خاندان کے قائمقامان تہے جنمین سے ہر ایک ابتدا مین ایک خاص پتی مین نصف حصہ کا مالک تہا۔ مدعیان کی مورثان جو کہ غیر حاضر رہے گئے تہے واپس آگئے اور انہون نے اپنے نصف حصہ کے قبضہ کی نالش کی آخر راضی نامہ ہو کر انہون نے سات گہانو لے لی اور باقی دعوی چہوڑ دیا۔ بعدہٗ جب کل موضع کی شاملات تقسیم ہوئی تو مدعاعلیہم نے مدعیان کو انکا حصہ دینے سے انکار کیا۔ جسپر مدعیان نے نصف حصہ اُس شاملات کی نالش کی جو کہ پتی کو آئی تہی۔ عذر یہ کیا گیا تہا کہ دعوی ہذا بروئے دفعہ ۴۳ ممنوع السماعت ہے۔

تجویز ہوئی کہ عذر ہذا بحال نہین رہ سکتا کیونکہ پہلی نالش کیوقت مورثان مدعیان پر فرض نہ تہا کہ صریحاً ایک حصہ شاملات کی بابت علاوہ اپنے دعوے بحیثیت ایک کہیوٹ دار ایک جز مقبوضہ کی نالش کرتے اور جب وہ سات گہانو کے مالکان کامل ہو گئے تہے تو وہ اس استحقاق کے مالکان بہی ہو گئے تہے کہ ہر ایک شے متعلقہ مقبوضہ خود سے متمتع ہون (۳) نالش جو بعض اراکین خاندان نے اُسی خاندان

(۱) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۰ و لا رپورٹس انڈین اپیل جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹ و مور ز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۱۔ (۳) نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۶۲ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۹۷ء و نمبر ۱۱۵ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

کے دیگر اراکین کے برخلاف واسطے تقسیم جایداد مشترکہ خاندان کے رجوع کی بعد اس امر کی مانع نہیں
ہے کہ ایک نالش دوم انہی مدعیان کیطرف سے واسطے تقسیم ایک اور جایداد کے جو مشترک طور پر انکے
خاندان اور دیگر اشخاص اجنبی کی ملکیت ہو رجوع کیجاوے (۱) جبکہ بنا ہای دعوی ہر دو نالشات مین
مختلف ہون یا دوسری نالش کا بنا دعوی پہلی نالش سے بعد پیدا ہوا ہو تو دفعہ ہذا مانع ارجاع
نالش دوم نہین ہے - چنانچہ جس حال مین کہ مدعاعلیہم نے مدعی کی اراضی کا جبراً قبضہ حاصل کر لیا تھا جسپر
درختان روئیدہ تھے اور کاٹی ہوئی لکڑی جمع تھی - مدعی نے ایک سابق نالش مین قبضہ اور ہرجا وصول
کیا تھا - بعد ارجاع نالش سابق کے مدعاعلیہ نے (الف) بعض درختان روئیدہ کاٹ لئے تھے اور
(ب) وہ لکڑیان اٹھالی تھین جو زمین مذکور پر جمع کیگئی تھین - مدعی کیطرف سے ایک نالش دوم واسطے
دلاپانے ہرجانہ کے بہر دو وجوہات مذکور پر کئی جانے پر یہ عذر اٹھایا گیا تھا کہ (الف) دربارہ
درختان روئیدہ کے مدعی کی چارہ جوئی زیر دفعہ ۴۴ ۲ تھی - اور (ب) نسبت کاٹی ہوئی لکڑی کے
یہ کہ انکی قیمت کا دعوے نالش اول مین شامل کیا جانا چاہئے تھا کیونکہ انکی تبدیلی اسوقت عمل
مین آچکی تھی جبکہ مدعی اراضی سے بے دخل کیا گیا تھا جسپر کہ وہ جمع تھین اور کہ دفعہ ۴۳ عارض ہے
تجویز ہوئی کہ اس زمین کی نوعیت جو لکڑی قابل بیع موجودہ بر اراضی مذکور کے کاٹنے اور لیجانے
سے حاصل ہوا زر واصلات کی سی تھی اور چونکہ وہ بعد ارجاع نالش اول کے لیجائی گئی ہے اسلئے مدعی
دلاپانے کا مستحق ہے اور چونکہ لکڑی باوجود کاٹے جانے کے اراضی پر ہی پڑی رہی تھی اس لئے مدعی
اُس کے استعمال سے قطعی طور پر محروم نہوا تھا اور لکڑی کا قبضہ بوجہ مداخلت کے تبدیل نہوا
تھا بلکہ اُس وقت منتقل ہوا تھا جبکہ وہ یعنی بعد ارجاع نالش اول کے اٹھائی گئی تھی اور اسلئے وہ بنا ہای
دعوی جنپر کہ اب انحصار کیا گیا ہے اُن سے مختلف ہین جنپر کہ پہلے انحصار کیا گیا تھا کہ او نالش حال پر
دفعہ ۴۳ ممنوع السماعت نہین ہے (۲) جس حال مین کہ معلوم ہوا کہ مدعی نے اس سے پہلے نالشات
دائر کر کے ڈگریات تقسیم بعض قطعات اراضی کی نسبت حاصل کر لی تھین جو مساوی طور پر دو تنام ہا
کی ملکیت تھے اور مدعاعلیہ ہر ایک صورت مین مدعاعلیہ حال تھا اور اراضی متنازعہ کا مزارعہ قابض تھا تو
نالش مابعد واسطے تقسیم کل جایداد کے ممنوع السماعت نہین ہوگی (۳) ایک مقدمہ مین معلوم ہوا کہ
بدوران حیات بیوگان کے ورثا بازگشت نے کئی ایک نالشات واسطے ڈگریات استقرار نسبت
مختلف انتقالات کے جو بیوگان مذکور نے بحق مدعاعلیہ حال وقتاً فوقتاً کیے تھے دائر کی تھین

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۳

لیکن یہ کہ انہون نے خاص مکانات کی بابت جو انکے دعوے مین اب شامل تہی نالش نہ کی تہی قرار دیا گیا کہ چونکہ حق وارث بازگشت نسبت قبضہ مکانات مذکور کے بیوگان کی حیات مین پیدا نہو سکتا تہا اسلئے اُنکی نالش بابت قبضہ مکانات مذکور کے پس ماندہ بیوہ کی وفات پر زیر دفعہ ۴۳ ممنوع السماعت نہ تہی (۱) ایک موصی نے ہبہ اپنی کل جایداد کا بنام اپنے بھتیجا کے کیا اور اُس جایداد مین اُسنے اپنے بھائی کی بیوہ کا حصہ جایداد موروثی مین شامل کیا مگر ساتھہ اسکے اُس نے انتظام مناسب واسطے اُنکے نان ونفقہ دیجانے کے کیا اوّل بیوہ نے بابت اس نان ونفقہ کے جو از روے وصیت نامہ اسکو دلایا گیا تہا نالش کی اور نان ونفقہ حاصل کیا اور بعد ازان اُسنے واسطے حصہ جایداد موروثی کے نالش دایر کی تجویز ہوئی کہ یہ نہین کہا جاسکتا کہ نالش حسب احکام دفعہ ہذا ممنوع السماعت ہے کیونکہ ہر دو دعاوی جداگانہ بلکہ متناقض ایک دوسرے کے تھے اور ایک ہی وجہ نالش سے پیدا نہین ہوئی تہے (۲) نالش منجانب ورثاے بازگشت بغرض تردید وراثت دختران نالش مابعد منجانب انہین ورثاے بازگشت خلاف دختران مذکور اور مشتری کے بغرض منسوخی انتقال منجانب دختران مذکور کی مانع نہین ہے کیونکہ ہر دو بناہاے دعوے جداگانہ ہین (۳) مدعی نے دو مکانات بذریعہ ایک بیعنامہ کے خرید کئے اسکے چار برس بعد اُسنے نالش دخل ایک مکان کی منجملہ دو مکانات مذکور کو اس بیان سے دائر کی کہ مورث مدعا علیہ نے اسکو بیدخل کر دیا ہے بعد ازان نامبردہ نے اس مدعا علیہ پر نالش واسطے دخل دوسرے مکان کے اس بیان سے دائر کی کہ جب اُسنے نالش سابق دائر کی تہی اُسکو مکان متنازعہ حال سے اُس شخص نے بیدخل کر دیا تہا تجویز ہوئی کہ اگرچہ مدعی کا استحقاق نسبت ہر دو مکانات کے اُسی حق پر مبنی تھا جو نامبر نے بذریعہ ایک ہی بیعنامہ کے حاصل کیا تہا تاہم وجہ نالش یعنی اُنکی بے دخلی دو مکانات سے جو دو مختلف اوقات پر ہوئی دو مختلف وجوہ نالش پیدا ہوئین وہ پابند اثبات کا نہ تھا کہ اُنکو نالش سابق مین شامل کرے کیونکہ مجموعہ ہذا مین ایسا کوئی حکم نہین جسکے روسے اُسکو ایسا کرنا لازم ہو (۴) مدعا علیہم نے سابق مین دو رہن مدعی کے پاس کئے تہے جب اُنکا حساب کیا گیا تو مدعا علیہم پر لعہ مبلغ واجب نکلا اسپر مدعا علیہم نے رجسٹری شدہ بیعنامہ کے ذریعہ سے مدعی کے پاس موضع دک، کا ایک حصہ خاص بعوض صمار روپیہ منتقل کر دیا اور اسام مبلغ لعہ کی

(۱) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۰۔ (۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ اباد جلد ۶ صفحہ ۶۱۶۔ آگرہ رپورٹ اجلاس کامل جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۔ و مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰۔

عوض مین اُسے ایک اور رجسٹری شدہ بیعنامہ کو ذریعہ سے موضع (ب) کے کچھہ حصص منتقل کردیے مدعاعلیہم نے مشتری کو ان دونون مواضع کے حصص کا دخل نہ دیا اسپر اُس نے (ب) والی کے حصہ مبیعہ کا دخل حاصل کرنے کیواسطے نالش کی اور ڈگری حاصل کی بعد ازان اُسنے مقدمہ حال (ک) والے حصہ کا دخل حاصل کرنے کیواسطے دائر کیا جو مدعاعلیہم نے اُسکے پاس صہ روپیہ کو فروخت کیا تھا تجویز ھوئی کہ مقدمہ موخرالذکر از روی دفعہ ہذا ممنوع السماعت نہیں ہی کیونکہ جو معاملات فریقین کے مابین ہوی اُنکو درحصل ایک واحد معاملہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ جداگانہ املاک کی دو جداگانہ بیعہای کا نتیجہ تھی اور اسواسطی نالش حال نالش سابق کی بناء دعوی سے جدا بناء پر مبنی ہی (۱) جبکہ روپیہ بابت دو یا زیادہ تمسکات کے بوقت ارجاع نالش کے واجب الادا ہوا ور یہ معلوم ہو کہ تمسکات ابتدا اً بابت ایک ہی دعوی کے تحریر ہوے تھے تو مدعی پر یہ لازم نہیں ہے کہ دونون تمسکات کی بابت ایک ہی نالش مین دعوی کرے دفعہ ہذا مین کوی عبارت ایسی نہیں ہے کہ جسکی رُو سے عدالت مجاز اسکی ہو کہ حالات ماقبل تمسکات پر توجہ کری کہ کس وجہ سے وے تحریر ہوئے باوجودیکہ اُن حالات سے خود اُسوقت ایک بناء خاصمت پیدا ہوتی ہو (۲) مدعاعلیہ حسب اقرار بعض جایداد مملوکہ خود دلپسر خود کے بحق مدعی منتقل کر دینے سے قاصر رہا تھا مدعی نے ایک ڈگری تعمیل مختص حاصل کی تھی جسکی کہ تعمیل مین قیمت اداکیگئی تھی اور انتقالنامہ تحریر کیا گیا تھا۔ زان بعد مدعی نالش قبضہ کرنے پر مجبور ہوا تھا جبکہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ بیع مذکور بیٹے کی حقوق پر موثر نہیں ہے اور وجوہات سہادت پر مدعی کو بجای ڈگری تقسیم کے مدعاعلیہ کے حصہ کی قیمت عطا کیگئی تھی اُس نے اب بقایا قیمت اداکردہ کے دلا پانے کی نالش کی تھی اور عذر یہ کیا گیا تھا کہ نالش دراصل ایک نالش ہرجانہ فسخ معاہدہ انتقال ہے اور اسیطرح بروی دفعہ ۴۳ ممنوع السماعت ہی کیونکہ ہرجانہ مستدعویہ حال کی نالش علی سبیل البدل پہلی نالش تعمیل مختص مین کیجا سکتی تھی تجویز ھوئی کہ نالش ممنوع السماعت نہ تھی کیونکہ وہ دراصل واسطے دلاپانے زرموعودی بر طبق قاصر رہنے بدل کے تھی اور بنای دعوی نالش تعمیل مختص کے بناء دعوی سے مختلف تھا (۳)، مدعی نے مدعاعلیہ پر نالش واسطے انفکاک اراضی متنازعہ کے اس بیان سے کی کہ وہ بکر کے پاس رھن کیگئی تھی اور قرضہ رہن ادا ہو کر زیادہ روپیہ ہو چکا تھا پس ناہرہ وہ نے یہ استدعا کی کہ حساب لیا جاوی اور بادای اُس رقم کے جو واجب نکلی اراضی دلائی جاوی عدالت نے

(۱) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۳۴۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۷۔

پھر تجویز کی کہ رہن مظہرہ ثابت نہین ہوا اور نالش کو ڈسمس کیا اسپر مدعی نے نالش بیدخلی مدعا علیہ پر دایر کی تجویز ہوئی کہ نالش بیدخلی مین دفعہ ہذا عارض نہین ہے نالش انفکاک مین ناکام ہونا مانع ایک نالش بیدخلی مابعد کا نہین ہے کیونکہ بناہاے مخاصمت ہر دو نالشات خواہ مخواہ مختلف ہین (۱) اور نہ نالش بربنا رہن ثانی مانع نالش بربنا رہن اول کے ہے (۲) ت مرتہن قابض ہ ثمن اراضی نے جو بعوض قرضہ اسار روپیہ کے مکفول کیا گیا تھا اپنے حقوق دم کے پاس مکفول کیے دک نے دو ثمن راہن سے خرید کئے اور ت پر بادای اسار روپیہ دعویٰ قبضہ کا کیا اور ڈگری حاصل کی دوران نالش مین دن اپنا رہن رم کے پاس منتقل کیا دک نے باقی ۲ ثمن راہن سے خرید کرکے اور دن اور دم پر دعویٰ قبضہ کا کیا تجویز ہوا کہ دوسرا دعویٰ ممنوع نہین ہے (۳) یکم جولائی سنہ ۱۸۷۶ء کو مابین مدعی اور مدعا علیہم تصفیہ حساب کا ہوا اور ایک رقم قرضہ منجانب مدعا علیہم یافتنی مدعی تسلیم ہوئی اور اُسی روز مدعی اور مدعا علیہم نے کارخانہ تجارت شراکت مین جو اگست تک قایم رہی جاری کیا ۳۰ ستمبر کو مدعا علیہم نے مدعی سے ایک فارغخطی بالجبر حاصل کی اور اُس کے ذریعہ سے دعاوی مدعی مقابلہ مدعا علیہم متعلقہ دو مختلف معاملات متذکرہ سے اور جملہ دیگر معاملات متذکرہ سے اور جملہ دیگر معاملا باہمی فریقین سے فارغخطی دیگئی ۲۳ نومبر کو مدعی نے نالش بنام مدعا علیہم رجوع کی اور عرضیدعویٰ مین بعد تحریر کرنے اس امر کے کہ تصفیہ یکم جولائی سنہ ۱۸۷۶ء کو ہوا اور بقایا مندرجہ بھی کھاتہ یافتنی مدعی اور حال بالجبر لینے فارغخطی کا اور ہضم کرنے اُن رقومات کا جو منجانب مدعا علیہ یافتنی مدعی تھین وجہ نالش بیان کیگئی اور یہ استدعا کیگئی کہ فارغخطی مذکور کی تنسیخ ہو اور رقم یافتنی مدعی منجانب مدعا علیہ از روے تصفیہ جولائی سنہ ۱۸۷۶ء دلائی جاوے اُس نالش مین جو بغرض تصفیہ حساب شراکت جولائی لغایت اگست سنہ ۱۸۷۶ء تھی یہ تجویز ہوئی کہ مدعی پر حسب دفعہ ہذا لازم نہ تھا کہ نالش سابق مین اپنا دعویٰ جو شراکت مذکور سے پیدا ہوتا تھا شامل کرتا اور چونکہ نالش در اصل نالش ہذا بربنا تصفیہ حساب یکم جولائی سنہ ۱۸۷۶ء کے تھی اور نہ بابت ہرجہ بالجبر حاصل کرنے فارغخطی کے لہذا وہ مانع ارجاع نالش ہذا نہین ہے (۴) بیوہ مسلمان کا اپنے شوہر کے برادر کے برخلاف ڈگری بابت قبضہ جایداد اپنے شوہر کے بروے رواج مقامی حاصل کرنا اس امر سے ممنوع نہین ہے کہ سابق مین بیوہ مذکور نے برخلاف اسی مدعا علیہ کے ڈگری بابت حق مہر کے حاصل کی تھی کیونکہ ہر دو نالشات مین بنا دعویٰ جداگانہ ہے (۵) (الف) اور (ب)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۶ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۹۲ -
(۴) ؍؍ ؍؍ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۹ - (۵) ؍؍ ؍؍ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۶ (ب) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۹ صفحہ ۵۲۰
(الف) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵ -

مالکان مشترک جایداد غیر منقولہ یعنی مکانات کے تھے جو ضلع (ک) اور (ی) مین واقعہ تھی (ب) نے (الف) کو منجملہ مکانات واقعہ ضلع (ک) کے ایک سے محروم کیا چنانچہ (الف) نے ضلع (ک) مین نالش دایر کر کے ڈگری نصف کی حاصل کی مگر (ب) کے ساتھ مکانات واقعہ (ی) مین بدستور شریک رہا بعد ازان (ب) نے (الف) سے چاہا کہ تقسیم مکانات واقعہ (ی) کی کرے (ب) نے انکار کیا (الف) نے دعوی تقسیم مکانات واقعہ (ی) کا کیا قرار پایا کہ (الف) نے اپنے پہلے دعوی سے ایسا تفریق دعاوی نہین کیا کہ جسکی رو سے دعوی ثانی ممنوع السماعت ہو (۱) جس صورت مین کہ ایک مدعی نے ایک وقت بابت اپنے حق ملکیت یا حق مستقل واقعہ ایک جایداد کے اور نیز بابت اپنے حق عارضی یا بابت قبولیت واقعہ جایداد مذکور کے نقصان اٹھایا ہو اور ہر دو بنا کے دعوی مین چارہ جوئی حاصل کرنے کیلئے نالشات کی ہون تو یہ یقین نہین کیا جاسکتا کہ دونون بنا ہا دعوی ایسے باہم مطابق ہین کہ نامبردہ بروئے دفعہ ہذا جداگانہ نالشات کرنے سے مانع رکھا گیا اس امر کے ثابت کرنے کا بار مدعا علیہ پر ہے کہ بنا ہائے دعوی باہم مطابق ہین (۲) بعد وفات مالک جایداد بیوہ قابض جایداد نے ایک رہن نامہ معہ القبض لکھدیا اور بعدہ چند قطعات ہبہ نامہ بابت جایداد معہ دیگر جایداد کے لکھدی بعد وفات بیوہ ورثار آئیندہ نے بدایری نالش منسوخی ہبہ نامجات کی ڈگری حاصل کی اور پھر منسوخی رہن نامہ کی نالش دائر کی جس مین عذر جزو متروکہ کا پیش ہوا تجویز ہوا کہ بنار مخاصمت نالش سابق کی نالش حال سے علیحدہ ہے (۳) مدعی کو دو جداگانہ بنار مخاصمت حاصل تہین ایک بر بنار معاہدہ ادائے لگان اور دوم بر بنائے کفالت رہن نامبردہ اول بنار مخاصمت کو بذریعہ دائر کرنے نالش بقایا لگان کے عدالت مال مین اور دوسری بنار مخاصمت کو بذریعہ عدالت دیوانی نافذ کرا سکتا ہے (۴) صحیح معیار یہ ہے کہ آیا دعوی جو نالش جدید مین کیا گیا ہے فی الواقعہ اوپر ایک ایسی بنار نالش کے ہے جو اس بنار نالش سے جو کہ بنیاد نالش سابق کی تہی جداگانہ ہے (۵) جبکہ مدعیان نے جو تین گانون مین اپنے باپ کے حقوق سے بیدخل کئے گئے تھے ان گانونمین سے صرف ایک کی جایداد پانے کیواسطے دعوی کیا تجویز ہوا کہ نالشات مابعد واسطے پانے جایداد دیگر دو گاؤن کے بموجب دفعہ ہذا ممنوع السماعت تہین (۶) ۱۸۷۵ع مین مدعی نے

(۱) نمبر ۲۹ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۲) انڈین لا ریورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶ - (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳ و جلد ۸ صفحہ ۱۸۰ - (۵) مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ (۶) نمبر ۹ ۱۸۸۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی -

مدعاعلیہم کے نام نالش واسطے اُس روپیہ کے جو ۱۱ اپریل ۱۸۷۸ء کو بابت حساب شراکت کے
واجب تھا دائر کی - شراکت مذکور ۳ جولائی ۱۸۷۶ء کو واسطے خرید و فروخت نمک کی گئی تھی نالش
مذکور بوجہ عدم ثبوت شراکت کی خارج ہوئی - بعد ازان ۱۸۸۰ء مین مدعی نے مدعاعلیہم کے نام واسطے
اُس روپیہ کے نالش کی جو بابت اُس شراکت کے واجب تھا جو ۱۲ جولائی ۱۸۷۲ء کو واسطے
فروخت نمک کی گئی تھی اور اخیر ۱۸۷۴ء تک برابر جاری رہے دائر کیگئی تجویز ہوئی کہ نالش
ممنوع السماعت ہے کیونکہ بناء دعوی وہی ہے (۱) ۱۸۷۸ء مین مدعی نے جو اُس وقت نابالغ تھا مدعاعلیہ
پر بذریعہ محمد خان رفیق خود اس اراضی مین سے اپنا حصہ حاصل کرنے کیلئے نالش کی جو اُسکا دادا موضعہ
(ب) مین چھوڑ کر فوت ہوا تھا نامبردہ نے اب اس اراضی کی بابت نالش کی جو موضعہ (ک) مین
واقعہ تھی اور جسکا ویسا ہی مستحق تھا اور جسپر مدعاعلیہ نے قبضہ کر لیا تھا اور ابتک اُسی کے قبضہ مین تھی
قرار دیا گیا کہ دوسری نالش بابت قبضہ اراضی واقعہ موضع (ک) حسب دفعہ ہذا ممنوع السماعت تھی
کیونکہ ہر دو نالشات مین بناء دعوے ایک ہی ہے اور مجموعہ ہذا مین کوئی استثنا اُس مدعی نابالغ کے
حق کی موید نہین ہے جو بذریعہ رفیق خود نالش کرے (۲) نیز دیکھو نمبر ۹۷ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی
زیر عنوان ترک نالش اور عمداً باز آنا اور ناواقفیت مندرجہ زیر شرح دفعہ ہذا - (الف) ۶ سہام کا
بطور وارث اپنے بھائی کے ایک خاص جایداد مین مستحق تھا اور (۲) سہام کا ایسی جایداد مین بطور وارث
اپنے باپ کے مستحق تھا مارچ ۱۸۶۴ء مین (الف) نے ۶ سہام (ب) کے پاس فروخت کیے اور مئی ۱۸۶۷ء
مین ۲ سہام بھی (ب) کے پاس فروخت کیے (ب) نے اسپر واسطے قبضہ ۶ سہام کے نالش کر کے
ڈگری پائی بعد ازان واسطے قبضہ ۲ سہام کے (س) پر نالش کی جو ممنوع السماعت قرار پائی (۳)
کرناون تاروادملابار کو جسکو ہر وقت حق دعوے واپسی تاروا و مقبوضہ اندراون کا حاصل ہو نالش ثانی
واسطے دلاپانے اُن اراضیات کی جو بقبضہ ناجایز اندراُن کے ہون دائر کرنے سے ممانعت نہین (۴)
مدعیان جو قایم مقام ایک شخص (ل) کے ہین غیر حاضر تھے ۱۸۶۲ء مین انہون نے (ح) کے بیٹے
پر جو مدعاعلیہ حال ہے دعوی اپنے حصہ یعنی ثلث کا کر کے ڈگری حاصل کی جس وقت وہ دعوی دائر
ہوا اُسوقت (س) مر چکا تھا اور مدعاعلیہ کل کہاتہ پر قابض تھا قرار دیا گیا کہ دوسرا دعوی منجانب مدعیان
کے واسطے دلائے جانے نصف سوم حصہ (س) کے بموجب دفعہ ہذا کے ممنوع السماعت ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴ - (۲) نمبر ۶ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴
صفحہ ۱۷۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱

دونون مقدمات کی بنا دعوی ایک ہی تھی اور وہ یہ تھی کہ ۱۸۸۲ء مین مدعاعلیہ نے استحقاق مدعیان سے نسبت دخلیابی کل نصف حصہ اراضی کے نہ کہ صرف ثلث کا انکار کیا (۱) مدعیہ نے بعد حاصل کرنے ایک ڈگری بمقابلہ مدعاعلیہم کے اس غرض سے کہ اُسکو ایک رقم ڈگری ماہواری بابت اسکے نان ونفقہ کے اداکیجاوے نالش واسطے اس امر کے دایر کی کہ رقم مذکور بطور ایک مطالبہ کے خاص اراضی پر قایم کیجائے تجویز ہوا کہ دعوے دونون نالشات مین ایک ہی وجہ مخاصمت سے پیدا ہوا لہذا مدعیہ ازروے دفعہ ہذا نالش دوم مین اس دفعہ کے پیش کرنے سے جسکو مسماۃ مذکور نالش اول مین پیش کر سکتی تھی ممنوع ہے (۲) تعدطے ہونے حساب مابین مدعی اور مدعاعلیہم مبلغ ۴۲۰۰۰ روپیہ باقی نکلا مدعاعلیہم نے مدعی کو ایک حکم بنام گماشتگان اپنے واسطے ادا کرنے مبلغ [illegible] روپیہ کے منجملہ منافع اراضی کے دیا اور باقی اوا کرنیکا وعدہ اندر ایک ماہ کے کیا مدعی نے دو نالشات [illegible] روپیہ کی اور دوسری باقیماندہ قرضہ کی دایر کین تجویز ہوئی کہ مدعی کو ایک بنار مخاصمت حاصل ہے (۳) مالک دو موضع نے ایک مدعاعلیہ کو اور دوسرا مدعی کو پٹہ دیا مدعی نے دعوے ایک حصہ موضع کا کیا تو نالش اس بنیاد پر ڈسمس ہوئی کہ اگرچہ یہ جزو موضع مدعی کا تھا تاہم وہ مدعاعلیہ کے پٹہ مین شامل ہے دوسری نالش واسطے تمام موضع کے ممنوع السماعت قرار پائی (۴) جس حالمین کہ جایداد خاندان مین قرضہ جات اور اراضیات داخل تھین اور مدعی نے اولاً نالش صرف تقسیم قرضہ جات کی دایر کی اور بعد ازان بذریعہ صلحنامہ اُس سے دست برداری کی تو نالش دوم بدعوی تقسیم کل جایداد کے قابل پذیرائی نہین (۵) جبکہ معاہدہ واحد بابت خریداری مال کے ہو اور خریدار کچھ مال لیوے لیکن جزو معاہدہ کی خلاف ورزی اسطور پر کرے کہ قیمت مال جو لے ادا نہ کرے اور جزو کی خلاف ورزی اسطور پر کرے کہ بقیہ مال نہ لے نہ اُسکی قیمت دے تو دونون خلاف ورزیان ایک وجہ نالش سے پیدا ہوتی ہین (۶) دیکھو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۹ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۳ – مدعی کو جملہ دعاوی اور چارہ کار جو اس دعوے کی بابت ہون ایک ساتھ پیش کرنا چاہیے (۷) جس صورت مین کہ مدعی کو ایک ہی بنار دعوی کی تائید مین مختلف وسایل ثبوت حاصل ہون تو اُسے چاہیے کہ اپنی نالش کو اُنپر علی سبیل البدل مبنی کرے ورنہ دفعہ ہذا عارض ہوگی چنانچہ

(۱) نمبر ۱۵ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی – (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۵ – (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ – (۴) ،، ،، کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۱۵ – (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸۲
(۶) ،، ،، کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۷۲ – (۷) ،، ،، ،، جلد ۹ صفحہ ۵۱۹ –

جس حال مین کہ ایک نالش قبل مین مدعی نے انفکاک رہن کا دعویٰ کیا لیکن جو بوجہ عدم ثبوت رہن کے خارج ہوا - بروقت ارجاع نالش مدعی کو معلوم تھا کہ مدعا علیہم قابض نے بہت سی دستاویزات مین تسلیم کیا ہی کہ وہ مدعی کے جانشین ماسبق کے تابع کاشتکاران دمرتہنان ہین - مدعی کیطرف اب ایک نالش بربنای اقبالات مذکور رجوع کیے جانے پر یہ تجویز ہوئی کہ مدعی کو چاہیے تھا کہ نالش ماسبق مین اپنے دعوےٰ کو علی سبیل البدل اقبالات مذکور پر مبنی رکھتا بجای اسکو کہ نالش مذکور کو اُس خاص رہن تک محدود رکھتا جسکے کہ ثابت کرنے سے وہ قاصر رہا تھا لہذا دعوےٰ اب بروی دفعہ ۴۳ ممتنع ہے کیونکہ فرض کیا جانا چاہیئے کہ اُسنے اپنی دعوےٰ بربنای اقبالات کو ترک کر دیا تھا (۱)

اوّل اگر نالش بابت حکم امتناعی فعل ناجایز کے روکنے کے لئے کیجاے تو بعدازان اس فعل ناجایز کی ہرجہ کا دعوےٰ نہین ہوسکتا (۲) نیز دیکھو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ہذا -

ترک نالش اور عمداً باز آنا از دادرسی

دفعہ ہذا سے دو برائیون کا رفع کرنا مقصود تھا اور اسی غرض سے وضع کیگئی ہی یعنی دعاوی کا منقسم کیا جانا اور چارہ جوئی ہای کا منقسم کیا جانا اگر ایک شخص اپنی نالش سے اپنی دعوےٰ کا ایک جزو ترک کرے تو اسکو بعد مین اُسکے متعلق نالش کرنی چاہیئے اگر وہ اپنی چارہ جوئی ہای مین سے ایک کو ترک کردے تو وہ بعد مین اُسکی استدعا نہین کرسکتا - چنانچہ اگر ایک مرتہن بربنای صرف اپنی ذاتی چارہ جوئی کے نالش کرے تو وہ بعد مین اپنی اصلی کفالت پر نالش نہین کرسکتا (۳) اگر مدعی جزو دعوےٰ کی بابت یہ بیان کرے کہ منشا ترک دعوےٰ کا نہین ہے بلکہ آیندہ کریگا تو اس بیان سے کچھ فایدہ نہین ہے (۴) سنہ ۱۸۸۹ء مین مدعی نے دعوےٰ بابت قبضہ ایک خاص ٹکڑہ ارضی کے کیا جو مدعا علیہا نے اپنی چاردیواری مکان کے اندر کر لیا تھا اس نالش مین مدعی نے بیان کیا کہ اس ارضی پر دو درخت کھجور اسکی مملوکہ تھے لیکن عرضی دعوےٰ مین اُنکی بابت کوئی دادرسی نہ چاہی یہ دعوےٰ خارج ہوا دوسرا دعوےٰ سنہ ۱۸۹۰ء مین بابت ہر دو درختان کھجور اور واسطے حکم امتناعی مدعا علیہم کے کہ ان درختان کی بابت اُسکو قبضہ مین مزاحم نہون دایر کیا تجویز ہوئے کہ بنا دعوےٰ ایک ہی اور نالش ممنوع ہے (۵) سنہ ۱۸۷۲ء مین مدعی نے واسطے استقرار اس امر کے نالش کی کہ بعض اراضیات جو بطور ملکیت مدعا علیہ کے لکھی گئی تھین دراصل مدعی کی ہین سنہ ۱۸۷۶ء مین مدعی نے نالش حال دربارہ اس زمین کے دایر کی جو اسیطرح ملکیت مدعا علیہ درج

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ (۲) نمبر ۱۹۰ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ (۴) رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۲ صفحہ ۰

(۵) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۲

ہوگئی تھین مگر یہ زمین ۱۸۶۷ع مین زیر آب تھی اور اُسپر کوئی علیحدہ نمبر نہین لگا ہوا تھا کیونکہ باقی کی تہ دریا کے ساتھ شامل ہوکر ایک ہی نمبر مین بطور ملکیت مدعا علیہ کے ہتی قرار پایا کہ دوسرا دعوی بموجب دفعہ ہذا ممنوع السماعت ہی کیونکہ اس امر سے کہ زمین مذکور اسوقت زیر آب تھی اُسکا کوئی علیحدہ نمبر نہ تھا مدعی کے اس حق استقرار یہ پر اثر نہین ہوسکتا کہ غلطی سے بطور ملکیت مدعا علیہ کے درج ہوگئی ہے (۱) اگر مدعی بغرض دخلیابی زمینداری کے نالش دائر کرے اور دوران نالش مین زمین متنازعہ سے رہی ہوئی زمین برآمد ہو تو اس زمین کی بابت نالش جدید ہوسکتی ہے (۲) جو اراضی کہ مقدمہ سابق مین شامل دعوی نہین ہوئی اور جسکی نسبت اب معلوم ہوا ہے اُسکی بابت دفعہ ہذا مانع نہین ہے (۳) ناواقفیت یا فریب مدعا علیہ سے اگر پہلے دعوی مین دعوی حال شامل نہ کیا جاوے تو دعوی ثانی ہوسکتا ہے (۴) نیز جبکہ مدعی پہلے نالش مین اپنے حق سے فریباً لاعلم رکھا گیا ہو (۵) نیز جبکہ حقوق کے جداگانہ تنقیح کی ضرورت ہو اور مختلف بنا دعوی ایک یا متعدد مدعا علیہ کے مقابلہ مین پیدا ہون تو دفعہ ہذا مانع نہین ہوسکتی اور دفعہ ثانی ہوسکتا ہے (۶) بربنا ایسے واقعات کے جو ایسی دادرسی کا حق عطا کرین جو تاریخ ارجاع نالش اول پر معلوم نہ تھی نالش استقرار حق مابعد مانع نہین ہے (۷) مدعی نابالغ نے جو زیر کورٹ آف وارڈس تھا معرفت عدالت بغرض دلا پانے ایک خاص جایداد منقولہ متروکہ باپ متوفی خود کے جو بقبضہ مدعا علیہا تھی نالش دائر کی - مدعا علیہا نے یہ جوابدہی کی کہ قبل ازین سنہ ۱۸۹۱ع مین مدعی نے ایک نالش بغرض دلا پانے مکان کے برخلاف مدعا علیہا حال کے دائر کی تھی اُسوقت اُس نے اپنا دعوی حال شامل نہ کیا تھا لہذا بروے دفعہ ۴۳ نالش ہذا ممنوع ہے - مدعی نے بیان کیا کہ مجکو اُس وقت اسکا علم نہ تھا اور سابقہ دعوی جو کیا گیا تھا وہ بابت حصہ جایداد جدی کے بطور ایک رکن خاندان کے کیا گیا تھا اور دعوی حال اپنے باپ کے ترکہ کی بابت کیا گیا ہے اسلئے بنا دعوی علیحدہ علیحدہ ہین اور

(۱) نمبر ۸۹ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۵۰ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۹
(۴) نمبر ۵ ۱۸۶۶ع و نمبر ۹۶ ۱۸۸۱ع و نمبر ۱۲۰ ۱۸۹۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۰۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۰۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۹۰ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۰ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۷ و نمبر ۱۳ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷)
(۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۵

دفعہ ۴۳ مانع نہیں ہے تجویز ہوئی مگر چونکہ مدعی نے اپنا بوقت اول دعوے کے دعوی ثانی سے ناواقف ہونا ثابت نہیں کیا لہذا دعوی ہذا ممنوع السماعت ہی اور دفعہ ۴۳ عارض ہے اور جزو اور کل دعوائے سے متعلق ہے (۱) ایک شریک حصہ دار دوسرے شریک کو بیدخل کرنے کیلئے نالش کرے اور اپنے دعوی مین اُس جایداد کے ایسے جزو کو شامل کرنے سے عمدًا ترک کرے جسکے قبضہ کا وہ خواستگار ہو حسب دفعہ ہذا اُس جایداد مشترکہ معہ جزو متروکہ نالش اول کے تقسیم کے لئے نالش کرنے سے ممنوع نہیں کیونکہ ہر دو نالشات مین بنائے مخاصمت مختلف ہین (۲) امر تحریر براُس صورت پر حاوی نہیں ہوتا جبکہ مدعی مستحق صرف ایک چارہ جوئی کا ہے مگر غلطی سے اُس چارہ جوئی کا دعوی نکرے بلکہ کسی اور دادرسی کا جسکا وہ مستحق نہو (۳) مثلاً اگر دعوی استقرار حق خارج ہو جائے تو دعوی قبضہ کا ہوسکتا ہے (۴) اور اگر نالش تصحیح مسل بندوبست خارج ہو جائے تو من بعد نالش استقرار حق ملکیت کی ہوسکتی ہے (۵) یا جبکہ نالش بوجہ قبل از وقت ہونے کے خارج کیگئی ہو (۶) یا اس باعث سے کہ سرٹیفکٹ زیر ایکٹ پنشن حاصل نہیں کیا گیا (۷) جب دو نالشات ایک ہی وقت کیگئی ہون تو ایک نالش کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بلحاظ وقت دوسری پر سبقت رکھتی ہے (۸) بخلاف اسکے دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۶۵۔

ایک ہی بنار دعوی کی نسبت کئی چارہ جوئیون کا استحقاق ہو

جس صورت مین پٹہ مین شرط تھی کہ وہ اگر لگان ادا نکیا جاوے تو اسامی بیدخل کیجائیگی چونکہ زمیندار نالش بقایا لگان ۳ سال کی بغیر دعوی دلاپانے اراضی کے کرچکا ہے پھر نالش دلاپانے اراضی کی اس بنا پر نہیں کرسکتا کہ سنین مذکور مین لگان ادا نہیں ہوا ہے (۹) ایک نالش جو تمسک مورخہ سنہ ۱۸۵۳ء پر اصل و سود

(۱) نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۵ - (۳) نمبر ۴۷ و ۶۶ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۲۷ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۱۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۵۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۶۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۸۵ و جلد ۹ صفحہ ۵۶۹ - (۵) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۵ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴۷ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۵۹

وصول کرنے کیلئے کیگئی ہو وہ بوجہ اس بات کے ناقابل سماعت ہے کہ مدعی سابق مین ۱۸۵۸ء کے اندر ایک نالش کر چکا تھا جسمین اُس نے صرف سود کیلئے نالش کی تھی جز و اہم تمسک حسب ذیل تھا "مبلغ لعہ ڈگی خود معہ سود دونگا بحساب فی روپیہ ۲ پائی ماہوار سے یہ شرط بھی قرار پائی کہ رقم مندرجہ بالا کا سود سال بسال دیا جاویگا عدم ادائی رقم سود اسکو سود در سود بشرح صدر ایزاد ہوگا" تمسک کی صحیح تعبیر یہ قرار دیگئی کہ اس سے صرف ایک اقرار پیدا ہوتا ہے یعنی اصل رقم معہ سود بشرح ۱۲ روپیہ فیصدی سال بسال ادا کیجائیگی اور رقم مذکور کے سال بسال نہ ادا ہونے کی صورت مین سالانہ سود کی رقم پر اسی شرح سے سود مزید دیا جائیگا قرار پایا کہ جب مدعی نے سابقہ نالش دائر کی تھی تو اس وقت اسکو پاس صرف یہ بنا رہوئی تھی کہ مدعا علیہ نے دو سال سے اصل و سود کی رقم ادا نہین کی اور اس طرح پر اپنے اقرار کو پورا نہین کیا حالانکہ مدعی نے فقط سود کا دعوی کیا اور اصل کا نہین اور اسواسطے اب وہ اصل رقم کا معہ سود مابعد کے دعوی نہین کر سکتا (۱) دیکھو نمبر ۱۲۳ ۱۸۸۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۴ - خلاف ورزی اُس شرط کی جو ایک رہن نامہ مین واسطے ادائگی سود سالانہ کے درج ہو اور جو شرط مقررہ عرصہ رہن تک محدود نہو باوجود عولی رہن دربارہ زر اصل سے مختلف ہو اور جسکی تعمیل کسی دوسرے طور پر محفوظ کیگئی ہو ایک جداگانہ بنا دعوے کو پیدا کرتی ہے جسپر بلا کرنے نالش زر اصل کے نالش دائر کیجا سکتی ہے اور وہ ڈگری جو ایسے سود کے لئے حاصل کیگئی ہو زیر دفعہ ہذا ایک نالش مابعد دربارہ دلا پانے زر اصل و سود بذریعہ نیلام جایداد مرہونہ کی مانع نہین ہے (۲) ایک دستاویز کفالت ۱۸۶۸ء بالفاظ ذیل تھی "ہم مقروضان سود بحساب ۶ فیصدی سالانہ ہر سال ۳۰ اکتوبر سے پہلے ادا کرینگے اور ہم کل تعداد زر اصل بکل سود ۳۰ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو ادا کرینگے اور یہ دستاویز فک کرالینگے - اگر ہم مطابق اقساط کے باقاعدہ طور پر سود ادا کرنے مین قاصر رہین تو ہم فی الفور زر اصل معہ تعداد سود کے ادا کر دینگے" ۱۸۶۹ء مین ادائگی سود مین قصور کیا گیا اور ۱۸۷۰ء مین مدعی نے بابت سود کے جو اُسوقت تک واجب الادا تھا نالش کی اور عرضی دعوی مین، بیان کر دیا کہ بینے زر اصل و سال مابعد کا سود اُن اوقات پر وصول لینے کا اقرار کیا ہوا ہے جو کہ دستاویز مین مقرر ہین نالش مذکور مین ڈگری مستدعیہ حاصل ہوئی۔ ۱۸۷۲ء مین مدعی نے مقروضان دستاویز مذکورہ بالا اور انکو ورثائے او رقایم مقامان کے نام بغرض

(۱) نمبر ۱۲۳ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۸ -

دلا پانے زر اصل معہ سود تا یوم ارجاع کے نالش دایر کی تجویز ہوئی کہ نالش دوم ممتنع السماعت نہین ہے (۱) مدعی نے اوّل قبضہ کا دعوی کیا جو خارج ہوا بعد ازان مدعی نے زر رہن کا کیا تجویز ہوا کہ اگر یہ فرض کیا جاوے کہ مدعی بطور چارہ متبادل اس تجایا کیواسطے نالش کر سکتا ہے جو رہن کے بموجب واجب ہے تو وہ مقدمہ حال مین ایسا نہین کر سکتا کیونکہ اُس نے بلا اجازت عدالت اس چارہ کیواسطے مقدمہ اوّل مین دعوی نہین کیا تہا (۲) اپیلانٹان اور رسپانڈنٹان نے مارچ سنہ ۱۸۹۱ء مین باہم اقرار کیا کہ موخر الذکر اوّل الذکر کے ہاتھ ایک جایداد کافی کی فروخت کردینگے - اپیلانٹان تاریخ اقرار نامہ سے اسکا خرچ دیتے رہے اور کاشت کراتے رہے لیکن بغرض اس امر کے کہ بعض رہن جو کہ جایداد پر محفوظ رکھے جائے جو کہ شخص ثالث کے نام کئے گئے تھے ۳۱ جولائی تک قبضہ رسپانڈنٹان کے پاس رہا مگر انکا مینیجر تابع ہدایات اور ختیار اپیلانٹ کی رہتا تہا اور اُسے اُنکو احکام کی تعمیل کرنی تھی - اُسی دن بیع مکمل ہونی تھی لیکن اقرار نامہ کے الفاظ کے متعلق باہم تنازعہ ہو گیا اور بیع مکمل نہ ہوئی آخر اُہر ایک فریق نے بمقابلہ دوسرے فریق کے نالشات دایر کردین لیکن اپیلانٹان نے نہ تو بجواب نالش رسپانڈنٹان کے اور نہ اپنی عرضی دعوی مین اس حق کا دعوی کیا کہ بیع مکمل کیجائے گو کہ رسپانڈنٹان نے اپنے عذرات مین بیان کیا کہ حق مذکور ختم ہو گیا ہے نالشات مذکور کے عذرات اور تنقیحات مین صرف سوالات متعلق قبضہ اور معاوضہ مزاحمت کے اُٹھائے گئے تھے اور فیصلجات نالشات مذکور مین بجز اُسکی کسی اور سوال کی بابت کارروائی نہ کیگئی تہی - حکام عالیمقام جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کی کہ مابعد کی نالش متدائرہ اپیلانٹان بغرض تعمیل مختص اقرار نامہ کے بروے دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ممنوع السماعت تھی - ہر دو نالشات متدائرہ اپیلانٹان مین صرف اقرار نامہ ہی بناء دعوی تھا اور سابقہ نالش مین انہون نے اُسکو بناء دعوی قبضہ اور ہرجانہ کا بنایا تھا اور وہ اب اُسی دعوی انتقال جایداد کی بنیاد نہین بنا سکتے جسکو کہ انہون نے سابقہ نالش مین ترک کردیا تھا (۳) بموجب شرایط رہن نامہ جایداد مرہونہ کا قبضہ مرتہن کو ملنا اور اُسکو واصلات کا لینا قرار پایا تھا راہن نے جایداد کا قبضہ دینے سے انکار کیا اور مرتہن نے واسطے نفاذ تعمیل معاہدہ حوالگی قبضہ کے نالش دایر کی اور ڈگری حاصل کی قبل ارجاع نالش ہذا کے مرتہن عرصہ دو سال تک جایداد سے بیدخل رہا تھا اور اُس زمانہ کی واصلات راہن نے لی تھی بعدہ مرتہن نے دلا پانے واصلات جایداد مرہونہ ان دو سال

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۱ - (۲) نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۳) ,, ,, جلد ۹ صفحہ ۴۹۱

کی راہن پر نالش کی۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ نالش ابتدائی میں علاوہ استدعا تعمیل خاص معاہدہ رہن کے مستدعی واصلات مذکور بطور معاوضہ بابت انحراف معاہدہ کے ہوسکتا تھا اور چونکہ دعویٰ قبضہ و اصلات کا بابت ایک ہی وجہ نالش یعنے انحراف معاہدہ مشعر ملنی قبضہ کے تھا لہذا نالش دوم ممنوع ہے (۱) اپریل ۱۸۷۹ء مین ایک رہن انتفاعی (ب) نے (الف) کے پاس چار سال اور اُسکے بعد تا انفکاک کے واسطے کیا۔ (الف) نے اس اثنا مین کبھی قبضہ حاصل نہین کیا اور ۱۸۸۲ء مین نالش واسطے منافعہ غیر وصولی کے دائر کی جو اُسوقت تک واجب تھا جسمین ڈگری صادر ہوکر بذریعہ نیلام جایداد مملوکہ مدیون ایفا کیا گیا ۱۸۸۶ء مین ایک اور نالش واسطے دیگر منافعہ اور اصل رقم کے دایر کیگئی۔ تجویز ہوئی کہ قبضہ کا نہ لینا دونون مقدمات مین بنار مخاصمت تھا لہذا نالش دوم ممنوع السماعت ہے (۲) ایک نالش مین جو مرتہن نے واسطے دخلیابی اراضی کے بروئے شرائط رہن نامہ دائر کی تھی جسمین یہ شرط درج تھی کہ راہن قابض رہے اور ۶ؔ سالانہ ادا کرتا رہے الا درصورت وعدہ خلافی مرتہن کو اختیار ارجاع نالش برائے دخلیابی ہوگا۔ یہ معلوم ہوا کہ ایک مقدمہ سابقہ مین راہن کی وعدہ خلافی کرنے پر مدعی نے نالش سود واجب الادا کی تھی اور ڈگری حاصل کر لی لیکن اُس نے اُسوقت نالش واسطے قبضہ کے نہین کی تھی چونکہ ایک اور وعدہ خلافی کیگئی اسواسطے نامبردہ نے نالش ہذا دائر کی جسکو عدالت ماتحت نے بوجہ دفعہ ہذا خارج کردیا تجویز ہوا کہ دفعہ ہذا مانع نالش ہذا نہ تھی کہ جدید بناء دعویٰ بباعث خلاف ورزی معاہدہ بعد نالش سابقہ پیدا ہوئی تھی (۳) اوّل نالش واسطے تعمیل معاہدہ بیع وہرجہ کے اور دوسری نالش بابت قبضہ جایداد کے بربنار بیعنامہ جو ڈگری مصدرہ بنالش اوّل کی اجرا مین تحریر کرایا گیا تھا ممنوع نہین ہے کیونکہ ہر دو بناء دعویٰ جداگانہ ہین (۴) صرف اس امر سے کہ مرتہن نے ڈگری زر نقد کی حاصل کی ہے فی نفسہٖ ذمہ داری جائداد کی بمقابلہ اشخاص ثالث کی زائل نہین ہوجاتی جنہون نے بعد رہن کے راہن سے جایداد حاصل کی تھی پس باوجود ڈگری زر نقد کے جو مرتہن نے نسبت اصل راہن کے حاصل کی تھی مدعی مستحق ہے کہ مدعا علیہ کے برخلاف اس حق کی بنیاد پر چارہ جوئی کرے (۵)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۶۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳ - (۳) نمبر ۹۷ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۷ - (۵) نمبر ۱۴۲ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۴ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۱۳ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۵۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۲ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۷۰ و بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۹ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ و آگرہ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۰۸ -

مرتہن اس امر کا پابند نہیں ہے کہ ایک ہی نالش میں ڈگری زر اور اراضی کی حق گرفت کی بابت نالش کرے ان دعاوی میں بنا ہائے مقدمہ جدا جدا ہیں اور مرتہن کو اختیار ہے کہ پہلے ڈگری زر کی نالش کرے اور بعد ازاں بابت قرارداد اپنے حق گرفت کے نالش کرے (۱) ایک ہی جایداد کے دو رہن ہائے کا قابض بشرطیکہ کسی شرط مندرجہ رہن ہائے مذکور سے ممتنع نہو اس امر سے ممنوع نہیں ہے کہ ہر ایک رہن کی بنا پر جداگانہ نالش کرکے ڈگری نیلام حاصل کرے (۲) جبکہ دو یا زیادہ دعاوی ایک ہی نالش میں شامل نہو سکتے ہوں تو دفعہ ہذا متعلق نہوگی اور ہر ایک کی نسبت جداگانہ دعوے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جس حال میں کہ مدعیان نے پہلے ایک درخواست تقسیم اراضی افسر مال کے روبرو کی اور جس نے بحیثیت افسر مال کے کارروائی کی اور پھر دعوے دخلیابی ایک مکان کا کیا گو ہر دو کی نسبت مدعیان کا استحقاق ایک ہی تھا تو قرار دیا گیا کہ دفعہ ۴۳ عارض نہیں ہے کیونکہ مکان کا دعوے پہلی کارروائی میں شامل نہ کیا جا سکتا تھا (۳) لیکن جبکہ ایک تمسک جسکی رو سے خاص جایداد غیر منقولہ بطور ضمانت ایک قرضہ کے مکفول کیگئی تھی مدیون کی جائے سکونت میں ضبط تحریر میں لایا گیا جو اندر اختیار سماعت ایک عدالت علاوہ اُس عدالت کے تھی جسکو اختیار سماعت کی اندر جایداد مکفولہ واقعہ تھی دائن نے ایک نالش اول الذکر عدالت میں واسطے دلاپانے زر اصل اور سود واجب بر بنا تمسک مذکور کے برخلاف ذات مدیون کے بر بنا اقرار ادائیگی مندرجہ تمسک مذکور دائر کی اور نیز جایداد مکفولہ کے نیلام کی بابت استدعا کی عدالت نے نالش وہانتک خارج کردی جہانتک کہ وہ جایداد سے متعلق تھی اور نیز جہانتک کہ دعوے نسبت زر اصل کے تھا اور مدعی کو سود متدعویہ کی بابت برخلاف ذات مدعا علیہ کے ڈگری دی بعد میں دائن نے ایک نالش اس عدالت میں جسکو اختیار سماعت کی اندر جایداد مذکور واقعہ تھی بغرض دلاپانے زر اصل واجب بر بنا تمسک مذکور بذریعہ نیلام جایداد مکفولہ دائر کی تو مدراس ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ موخر الذکر نالش بوجہ سابقہ نالش کے خواہ حسب دفعہ ۱۳ خواہ حسب دفعہ ہذا ممنوع تھی (۴) ہر گاہ کہ حساب کتاب مابین مدعی اور مدعا علیہ نمبر ۱ کے یہ معلوم ہوا تھا کہ مبلغ صـــہ صاحبہ مدعا علیہ نمبر ۱ کی طرف سے بحق مدعی واجب الادا ہیں اور ایک اقرارنامہ مابین انکے بدین مضمون تحریر کیا گیا تھا کہ مبلغ للعـــہ اس قرضہ میں سے مدعا علیہ نمبر ۱ کو قبل ۱۱ ستمبر ۱۸۹۵ء کے ادا کر دینا چاہیئے اور ایک خاص جایداد غیر منقولہ کا رہن بقایا قرضہ کیواسطے تحریر کیا جانا چاہیئے لیکن اگر وہ مبلغ للعـــہ میعاد مقررہ کے اندر ادا کرنے سے قاصر رہے تو رہن کل مقدار قرضہ کیواسطے تحریر کیا جانا چاہیئے۔ اقرارنامہ ۱۵ جون ۱۸۹۵ء کا مرقومہ تھا اور رجسٹری شدہ تھا۔ مدعا علیہ نمبر ۱ حسب للعـــہ کے ادا کرنے سے قاصر رہا اور نیز رہن نامہ

(۱) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۲۔ (۳) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ۔
(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۸۱۔

تحریر کیا۔ مدعی نے مبلغ للعمہ کے دلا پانیکی نالش معہ اُسکی سود کے رجوع کی اور ڈگری حاصل کی۔ دوسرے دن مدعی نے نالش بخلاف مدعا علیہ نمبر ۱ و مدعا علیہ نمبر ۲ کے شروع کی جنمیں بحیثیت ڈگریدار مدعا علیہ کی جایداد متذکرہ اقرار نامہ قرق کرائی تہی مدعی نے استدعا کی کہ یا تو مدعا علیہ نمبر ۱ کو یہ حکم دیا جانا چاہیے کہ مدعی کے حق مین ایک رہنامہ بابت بقایا واجب الادا کے تحریر کردے یا ایک ڈگری واسطے دلا پانے زر مذکور کی بذریعہ نیلام جایداد مذکور کے اور بخلاف مدعا علیہ نمبر ۱ کے کیجانی چاہیے اور کہ جایداد مذکور رقم متدعویہ کی ذمہ دار قرار دیجانی چاہیئے تجویز ہوئی کہ نالش بروے دفعہ ۴۳ ممنوع السماعت ہے کیونکہ پہلی نالش مین موخرالذکر دعویٰ کو ترک کیا گیا تھا (۱) جبکہ ڈگری سادہ حاصل کرلیجاے تو بعد ازان نفاذ کفالت کا دعویٰ نہین ہو سکتا (۲) جب سے ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء جاری ہوا ہے ایک مرتہن جو بر خلاف راہن کے ڈگری زر نقد حاصل کرے تو بر خلاف جائداد مرہونہ کے جاری نہین کرا سکتا بلکہ اُسکو بموجب دفعہ ۶۷ ایکٹ مذکور کے نئی نالش کرنی چاہیئے (۳) کوئی خاص جایداد مرہونہ اجراے ڈگری مین جو بر خلاف راہن صادر ہوئی تھی جو اُس وقت قابض تھا قرق ہوئی تھی مرتہن نے ناکامیابی کے ساتھ اس معاملہ مین مداخلت کی اور بعد ازان زیر دفعہ ۲۸۳ نالش دائر کردی قرار دیا گیا کہ وہ نالش مذکور مین دخلیابی کی استدعا کرنے کا پابند نہین تھا اور دفعہ ۴۳ ایک نالش مابعد کی مانع نہ تھی (۴) ایسا ہی نالش منسوخی نیلام کے بعد نالش قبضہ کی ہو سکتی ہے (۵) لیکن شرط یہ ہے کہ مدعی کو نالش اول کے وقت مدعا علیہ کے قبضہ کا علم نہو۔ کاشتکار راہن جس نے زیر ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۷۹ء ایک نالش حساب کتاب بر بناے رہن کے کی ہو مابعد کی نالش انفکاک رہن مذکور کے کرنے سے ممنوع نہین ہے (۶) لیکن بعد نالش انفکاک کے بابت اُس روپیہ کے جو مرتہن کو زیادہ بہ نسبت زر رہن کے وصول ہونا بیان کیا گیا ہے نہین ہو سکتی (۷) ایسا ہی اگر ڈگری ہنتقراریہ حاصل کیجاے تو بعد ازان واسطے دادرسی مستلزمہ کے دوسری نالش ممنوع نہین ہے (۸) لیکن دیکھو دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۴۰ کہ اگر مدعی دادرسی مستلزمہ کی درخواست کر سکتا ہو تو صرف دعویٰ استقرار حق کا نہین کر سکتا (۹) تا آلش بے دخلی منجانب ایک راہن کے مشتری کے بر خلاف خریدار بر سے ڈگری رہن کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۲۸ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۷۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۳ بصفحہ ۵۸۳ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۷۴ - (۴) نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۳ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۵ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۹ - (۷) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۷ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۸۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۲ و جلد ۵ صفحہ ۳۳۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۹ اور ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ - (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۵ -

نالش بابعد بغرض انفکاک منجانب راہن کے مشتری کی مانع نہین ہے (۱) مالک اگر مزارعہ دخیلکار و در اُسکے مرتہن پر تنسیخ رہن کا دعوی کر کے ڈگری حاصل کرے تو بعد ازان قبضہ کا دعویٰ نہین کرسکتا (۲) اگر دعویٰ ملکیت خارج ہو جائے تو بعد ازان دعویٰ حق دخیلکاری کا نہین ہو سکتا (۳) اگر جج نے پہلی مقدمہ مین کسی دستاویز کے اوپر غور کرنے سے انکار کر دیا ہو تو دوسری نالش ہو سکیگی گو بنا ئے دعویٰ وہی ہو (۴) مدعیان نے بعد حاصل کرنے استقرار حق اراضی پر بدستور علیحدہ قابض رہنے کی مدعاعلیہم سابق پر دوبارہ نالش تقسیم اسی اراضی کی دایر کی تجویز ہوئی کہ نالش غیر ضروری ہے (۵) نالش ثانی منجانب مدعی کے اس وقت تک ممنوع السماعت نہین جبتک کہ بنار دعوی حال بہ تمامی نالش اول مین نہ پائی جاوین (۶) اگر سوال یہ ہو کہ دعویٰ دوم دعویٰ اول مین شامل کیا جانا چاہیئے تھا تو عذرات و تجویز مقدمہ اول ملاحظہ کئے جانے چاہیئن (۷)

قبضہ و وصلات | اپریل ۱۸۸۲ء مین مدعی نے مدعاعلیہم پر بعض مکانات کا قبضہ حاصل کرنے کے لئے نالش کی جبنسے وہ جولائی ۱۸۸۱ء مین بے دخل کر دیا گیا تھا اُس کے دعوی کی ڈگری ہوئی ابعد ازان اُس نے نہین مدعاعلیہم پر کرایہ کیلئے بطور ہرجانہ قبضہ نالش کی مدعاعلیہم نے عذر کیا کہ چونکہ مقدمہ سابقہ مین ہرجانہ کا دعوے نہین کیا تھا اس لئے وہ اس مقدمہ کے دایر ہونیکی تاریخ سے پہلے کے کسی عرصہ کی بابت ہرجانہ کا دعویٰ نہین کرسکتا اجلاس کامل سے قرار پایا کہ بیدخلی ناجائز اور زر وصلات کا قبضہ ناجائز جدا گانا بنائے دعویٰ پیدا کرتے ہین جایداد غیر منقولہ پر قابض ہونے کا حق اور اس جایداد کے زر وصلات حاصل کرنیکا حق دو جداگانہ حقوق ہین اول الذکر کی خلاف ورزی سے بالضرور آخر الذکر کی خلاف ورزی لازم نہین آتی مقدمہ مندرجہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۰ پسند و منظور کیا گیا اور فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ و فیصلہ نمبر ۳۸ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ دیوانی سے نااتفاقی ظاہر کیگئی فیصلہ مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۸۳ مین تمیز کر کے دکھائی گئی (۸) دیکھو نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - جسصورت مین کہ ایک مدعی نے ضبطی پر قبضہ جایداد غیر منقولہ اور لگان جایداد مذکور کی نسبت مینہ ضبطی کی تاریخ تک نالش دائر کی اور ڈگری حاصل کر کے بعد مین ایک جداگانہ نالش نسبت زر وصلات کے

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۲ - (۲) نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۳) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ مال (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ - (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۴۴ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۹۸ و ۲۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۱ - (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ - (۸) نمبر ۱۲۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۹ و جلد ۹ صفحہ ۵۴۵ و بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ -

بشمولیت اُس عرصہ کے دائر کی جو تاریخ ضبطی سے ارجاع نالش سابق تک گذرا تھا تو تجویز ہوئی کہ عرصہ متذکرہ صدر کے زر واصلات کا دعویٰ حسب دفعہ ہذا ممنوع السماعت ہے (۱) مدعی نے کسی خاص اراضی کے منافع کے حساب کی فہمید اور اس تعداد کی جو کہ بعد فہمید حساب واجب الادا نکلے بدین بیان نالش کی کہ مدعا علیہ بطور اس کے ایجنٹ کے کام کرتا رہا ہے اور اُسنے منافع پر تصرف بیجا کر لیا ہے مدعا علیہ نے عذر کیا کہ مین اراضی کا مالک ہون لیکن اسکا یہ عذر نامنظور ہوا اور مدعی کے حق مین اُس قدر منافع کی ڈگری ہوئی جو کہ مدعا علیہ نے نالش حال سے تین برس پیشتر تک حاصل کیا تھا بعد ازان مدعی نے اسی مدعا علیہ پر اس اراضی کی دخلیابی کیواسطے جو کہ مقدمہ سابق مین شئے متنازعہ تھی اور نیز زر واصلات کیواسطے جو کہ ان سہ سالون کی بابت جو کہ دونون نالشون کے درمیان مین گذری دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش ثانی حسب احکام دفعہ ہذا ممنوع السماعت نہین ہے (۲) اگر امانتداران جایداد خیراتی نالش اول مین جو واسطے حصول ایک رقم معین آمدن کے دائر کیگئی ہو استدعا تفہیم حساب آمدن جایداد مذکور نہ کرین تو وہ یا انکا قایم مقام دوسری نالش بابت حساب کے دائر نہین کر سکتا (۳)

بقایا لگان اقساط | بوقت اختتام ۱۲۸۳ بنگالی کے یعنی ۱۱ اپریل ۱۸۷۷ء کو مدعا علیہ ذمہ دار اسبات کا تھا کہ مدعیہ کو لگان اپنی کاشت کا بابت ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ کا ادا کرے مدعیہ نے ماہ اپریل ۱۸۷۷ء مین قبل ختم ہونے سال ۱۲۸۳ء کے ایک نالش لگان صرف ۱۲۸۱ کی دائر کی اور ڈگری حاصل کی ۱۰ اپریل ۱۸۷۹ء کو اُس نے دوسری نالش واسطے دلا پانے لگان ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ کی دائر کی تجویز ہوئی کہ دعویٰ متعلقہ ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ از روئے دفعہ ہذا ناقابل سماعت ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ - لیکن وہ کسی اور چارہ جوئی سے ممنوع نہین جو کہ قانون نے در بارہ قابل ہونے وصولی کے دی ہین چنانچہ جس حال مین کہ ایک زمیندار نے ایک نالش عدالت منصف ضلع مین واسطے دلا پانے اپنے مزارعہ سے دو سال کے بقایا لگان کے رجوع کی تیسرے سال کا لگان بھی واجب الادا ہو گیا تھا - اُس کا کوئی دعویٰ نالش مین شامل نہ کیا گیا تھا لیکن مالک اراضی نے اراضی کو بموجب ایک سرسری حکمنامہ کے زیر ایکٹ وصولیابی لگان کے قرق کرایا - مزارعان نے عدالت مین ایک نالش واسطے منسوخ کرانے قرقی کے اسوجہ پر رجوع کی کہ وہ ناجایز ہے - تجویز ہوئی کہ زمیندار بموجب دفعہ ۴۳ اس امر سے ممتنع نہ تھا کہ اپنی چارہ جوئی بذریعہ ایکٹ وصولیابی لگان کے کرتا اور کہ قرقی خلاف قانون نہ تھی (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴۳ و جلد ۳ صفحہ ۶۶۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۱ - (۲) نمبر ۹۵ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۱ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲ پریوی کونسل و مدراس ہائیکورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۶ - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۶ -

دفعہ ہذا مدعی نابالغ سے بھی متعلق ہے اور نابالغ کے ولی کیطرف سے ایک جزو دعوی کا ترک کیا جانا مانع اطلاق دفعہ ہذا نہین چنانچہ جس حال مین کہ مدعی نابالغ تھا اور اسکے ولی نے بابت سال فصلی ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ کے لگان کی ڈگری حاصل کی۔ بعد حصول سن بلوغ کے مدعی نے بقایا لگان بابت سنہ ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ کی نالش بدین غرض کی کہ اُس نالش مین جو ولی نے رجوع کی ایک جزو دعوی کا ترک کیا جانا جزو متروکہ کی نسبت بعد مین نالش کرنیکا مانع نہین ہے تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا متعلق ہے اور ولی کے افعال کا نابالغ پابند ہے الا اُس صورت مین کہ ولی کے افعال نامناسب اور نادرست ثابت کیے جائین (۱) دو نالشات لگان پہلے سالون کی بابت ایکہی روز عدالت مطالبہ خفیفہ مین دائر کیگئین ہائیکورٹ نے مدعی کو اجازت دی کہ دونون نالشات کو واپس لیوے اور ایک نالش جدید دائر کرے (۲) نالش لگان کی بشرح اضافی مانع نالش مابعد بابت لگان مطابق اُس شرح کے جو ابتدائً مقرر کیگئی تھی نہین ہے (۳) نالش واسطے ایک ماہ کے کرایہ واجب الادا کے ازان بعد نالش واسطے کرایہ باقیماندہ میعاد کے ممنوع نہین (۴) اور اسی طرح نالشات لگان واسطے سالہای مختلف کی ہوسکتی ہین کیونکہ بنا مخاصمت مختلف ہوتی ہے (۵) جب ایک پرامیسری نوٹ کی دو یا چند اقساط واجب الادا ہون تو مدعی انکی نسبت جدا جدا نالش نہین کرسکتا (۶)

اجازت عدالت — اجازت عدالت اُس وقت حاصل کرنی چاہیے جبکہ مقدمہ اول سماعت پر پیش ہو (۷) اگر اجازت حاصل نہ کیجاوے تو پھر نالش نہین ہوسکتی (۸)

عذر — عذر دفعہ ہذا کا عدالت خود بخود نہین اٹھا سکتی (۹)

بازیافت اراضی کی نالش مین صرف بعض دعاوی شامل کیے جاوینگے

دفعہ ۴۴ - قاعدہ (الف) جو نالش واسطے بازیافت جایداد غیر منقولہ کے یا استقرار حقیت جایداد غیر منقولہ کے ہو بغیر اجازت عدالت کے کوئی بنائے دعوی اسمین شامل نہ کیجائیگی بجز۔

(الف) دعاوی وصلات یا باقیات زر لگان یا کرایہ جایداد مدعا بہا کے۔

(ب) ہرجہ بابت انحراف کسی معاہدہ کے جسکی رو سے جایداد یا اُسکی کسی جزو پر قبضہ ہو۔ اور

(ج) دعاوی مرتہن واسطے نفاذ کسی چارہ جوئی کے منجملہ اُن چارہ جوئیون کے جو وہ رہن کی رو سے کرسکتا ہو۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۵ (۴) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ ایکٹ صفحہ ۳۱ - (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰ - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۲۳ (۸) نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۹) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی -

وصی یا مہتمم ترکہ یا وارث کیطرف سے یا اُسپر دعاوی

قاعدہ (ب)، کوئی دعوےٰ جو کسی وصی یا مہتمم ترکہ یا وارث کو یا اُسپر اُس کی منصب سے پہونچتا ہو اُس دعوے مین شامل نہ کیا جائیگا جو اُس کی ذات خاص کو یا ذات خاص پر پہونچتا ہو۔ اِلّا اُس حال مین کہ دعوےٰ آخر الذکر کی نسبت بیان کیا جائے کہ وہ اُسی جایداد سے پیدا ہوتا ہے جسکی بابت مدعی یا مدعاعلیہ مذکور وصی یا مہتمم ترکہ یا وارث ہونے کی حیثیت سے نالش کرتا ہے یا اُسپر نالش کیگئی ہے۔ یا کہ وہ دعوے ایسا ہے جسکو وہ بشرکت شخص متوفی کے جسکا وہ قایم مقام ہے دلاپانے کا مستحق یا ادا کرنیکا سزاوار ہے۔

ضابطہ اعتراض

اعتراض نسبت اس امر کے کہ مقدمہ مین اشتمال بیجا ہے پیشی اوّل پر اور عدالت مرافعہ اولیٰ مین کرنا چاہئے (۱)، اگر عدالت بجائے نامنظور کرنے عرضیدعوے یا ترمیم کے لئے واپس کرنے کی کارروائی کرے تو بعد ازان بوجہ اشتمال بیجا ڈسمس نہین کر سکتی بلکہ روئداد پر فیصلہ کرنا چاہئے (۲)،

معنی دفعہ

قاعدہ (الف)، اس مقدمہ کو ظاہر کرتا ہے جو ایک موجودہ حق پر مبنی ہو جسمین کہ مدعی نے واسطے استقرار ایسی حق یا قبضہ کے استدعا کی ہو چنانچہ جسصورت مین مدعی نے نالش تعمیل مختص یا واپسی زرثمن کی کری ہو تو کوئی اشتمال بیجا نہین ہے (۳)، دفعہ ہذا مین ممانعت اشتمال بیجا چند وجوہ نالش کی جنسے مدعی مستحق دلاپانے جایداد غیر منقولہ کا ہو نہین ہے مگر اشتمال ایسی وجوہ نالش کا ساتھ دیگر وجوہ نالش نوعیت مختلف کے سوائے ان صورتون کے جنکا ذکر اسمین ہے ممنوع ہے (۴)، چنانچہ نالش تقسیم مین اُس حصہ کی جو مدعی کو کسی اور رکن سے وراثتاً پہونچا ہو شامل کرنا ممنوع نہین ہے (۵)، لیکن نالش شفع بابت حصہ زمینداری وار ضی کیجو جو اُس زمینداری سے ملحق نہین اور جو بروے دو جداگانہ دستاویزات کے ایک ہی دن بدست مشتریان بیع کیگئی ہو نہین ہو سکتی (۶)، اور نہ دعاوی واسطے دلاپانے اُس رقم کے جو بروے حساب یا فتنی نکلی ہو اور دلاپانے قبضہ بعض اراضیات کے ایک ہی نالش مین شامل کئے جا سکتے ہین (۷)، تاحال یہ امر غیر منفصل ہے کہ آیا دعوےٰ واسطے تعمیل مختص بیع کی ساتھ دعوےٰ حق شفع کے بطور متبادل ایک ہی نالش مین شامل ہو سکتا ہے (۸)، لیکن میری دانست مین ایسا ہو سکتا ہے (المؤلف)، گو بنا رمخاصمت دونون صورتون مین ایک ہی ہو تاہم اس نالش مین جایداد منقولہ اور غیر منقولہ کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۳۵ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۳۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۲۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۸۲ لغایت صفحہ ۸۲۸۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۸۔ (۵) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب رکارڈ۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۔ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۸۔

(۸) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔

دلا پانے کی استدعا کرنا بیجا نہیں ہے (۱) نالش دلا پانے زرِ رہن ساتھ استدعا علی سبیل البدل نیلام جایداد مرہونہ کے نالش واسطے دلا پانے جایداد غیر منقولہ کے نہیں ہے (۲)

میعاد وہ عرصہ جو اُس نالش کی پیروی مین گذرا ہو جو بوجہ اختمال بیجا بنا دعویٰ کے خارج ہوئی یا واپس ہوگئی ہو حسب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء محسوب ہو سکتا ہے (۳)

اجازت عدالت درخواست اجازت پیشتر شامل مسل ہونے عرضی کے گذرنی چاہیے (۴) اگرچہ وجہ کافی ظاہر کیجاے پر بعد ازان دیجا سکتی ہے (۵) اور یہ عمدہ رائے ہے (۶) مدعی قانوناً مجبور نہین ہے کہ مختلف وجوہ نالش کے اشتمال کی بابت اجازت حاصل کرے (۷) نالش اہتمام ترکہ مین یہ امر واقعہ کہ منجملہ دیگر امور کے اُن پٹہ جات جایداد غیر منقولہ کو اوصیا نے خود اپنے حق مین عطا کئے ہین منسوخی کی استدعا اسوجہ پر کیگئی ہے کہ ایسے پٹہ جات افعال بدانتظامی مین نالش کو ایک نالش حصول جایداد غیر منقولہ نہین بناتا اور اجازت زیر دفعہ ہذا قاعدہ (الف) کا حاصل کیا جانا ضروری نہین ہے (۸) قاعدہ (ب) دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہے کہ کسی شخص کی حیثیت ذاتی اُسکی حیثیت منصبی کے ساتھ شامل نہ کیجاوے تاوقتیکہ اُسکو ذاتی تعلق بوجہ اسکے کہ اُسکے مقابلہ مین جو وجہ مخاصمت ہو وہ اُسی جایداد سے پیدا ہوئی ہے جسمین وہ علاوہ حیثیت وصی یا منتظم یا وارث کے تعلق ذاتی بھی رکھتا ہے چنانچہ اگر چند دعاوی کا استحقاق مدعی کو بمقابلہ مدعا علیہ ہو اور بوجہ استحقاق مختلف کے ہون تو ایک نالش مین شامل نہین ہونی چاہئین (۹)

تعدد دعوے جبکہ نالش ایک نالش بابت اہتمام ترکہ شخص متوفی ہو اور دعویٰ مین بہت سی کارروائیات منجانب اوصیا رجائداد کی شکایت بطور بدنظمی کے کیگئی ہو اور اُنکی چارہ جوئی کا دعویٰ کیا گیا ہو تو ایسی کارروائیات ایکجا بوجہ اسکے بنا دعویٰ نہین بناتین اور ایسی نالش مین کوئی تعدد دعوی نہین ہے (۱۰)

وارث جو دعوےٰ بطور وارث اور جو بطور ذات خاص کے ہو شامل نہ کیا جایگا (۱۱) لیکن نالش منجانب منتقل الیہ ایک مسلمان بیوہ کے بغرض دلا پانے جزو حق مہر اور جزو ترکہ شوہر متوفی انتقال کنندہ کے ہو سکتی ہے (۱۲) نیز دیکھو نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ زیر عنوان (معنی دفعہ) زیر دفعہ ہذا۔

اپیل بنا راضی ایک حکم حسب قاعدہ (الف) مشعر نامنظوری درخواست اجازت واسطے شامل کرنے ایک امر بنا،

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۵ وچانسری ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۲ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰ جلد ۹ صفحہ ۹۰ (۴) چانسری ڈویژن جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۲ - (۵) ویکلی نوٹس ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۶۳ - (۶) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۸۶۸ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۸ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۹۱ - (۹) وا ئین رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۲۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۲۵ و لا رپورٹ چانسری جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۹۱ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۹۰ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۶ -

دعوے کے ساتھ نالش دلاپانے جائداد غیر منقولہ کے اپیل نہین ہو سکتا (۱) لیکن حکم مشعر واپسی عرضیدعوے بغرض ترمیم بربنا اسوجہ کے کہ عرضیدعوی خلاف قواعد دفعہ ۴۴ مرتب کیا گیا ہے زیر دفعہ ۵۸۸ (۱) قابل اپیل ہے (۲) لیکن اگر عرضیدعوی وبیج رجسٹر کیا گیا ہو اور جج نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہو تو بھی اپیل ہو سکیگا۔

مدعی چند بناہا۔ دعوی کو شامل کر سکتا ہے

دفعہ ۴۵۔ برعایت قواعد مندرجہ باب (۲) اور دفعہ ۴۴ مدعی کو اختیار ہے کہ ایک ہی مقدمہ مین چند بناہا ر دعوی کو بمقابلہ ایک ہی مدعاعلیہ یا چند مدعاعلیہم مشترک کے شامل کرے اور جن مدعیون کو اسی مدعاعلیہ واحد یا مدعاعلیہم مشترک پر چند بناہا ر دعوے کی بنگو سے جنمین انکا حق مشترک ہو دعوی پہونچتا ہو انکو اختیار ہے کہ ویسی بناہا ے دعوے کو ایک ہی نالش مین شامل کرین۔

عدالت علیحدہ کرنیکا حکم دے سکتی ہے

اگر عدالت کے نزدیک ویسی بناہا ے دعوی کا ایک مقدمہ مین تجویز یا فیصل کرنا دشوار معلوم ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ قبل پیشی اول جسوقت خود چاہے یا کسی مدعاعلیہ کی درخواست پر یا نالش کی کسی نوبت مابعد پر اگر فریقین راضی ہون کسی ویسی بناہا ے دعوی کی علیحدہ تجویز ہونیکا حکم دے یا اسکی علیحدہ انفصال کے لئے جو اور حکم ضروری یا مقتضا ے مصلحت سمجھے صادر کرے۔

جب چند بناہا ے دعوی شامل کیجائین تو اختیار سماعت عدالت کا نسبت اُس نالش کے شئے متنازعہ کی اُس تعداد یا مالیت مجموعی پر منحصر ہوگا جو بتاریخ رجوع نالش ہو۔ عام اس سے کہ کوئی حکم حسب فقرہ ۲ دفعہ ہذا کے دیا گیا ہو یا نہین۔

تعلق دفعہ

یہ دفعہ اُن مقدمات سے متعلق ہے جہان ایک مدعی اور ایک مدعاعلیہ اور بہت سی بناہا دعوی ہون یا جنمین مدعیان یا مدعاعلیہم گو تعداد مین دو سے زیادہ ہون لیکن بلحاظ تمام مختلف بناہا دعوی کے مشترک خیال کئے جاسکتے ہون (۳) دفعہ ہذا کی غرض یہ ہے کہ ان صورتون سے متعلق ہو کہ جسمین بحث شامل کرنے یا علیحدہ کرنے بناہا دعوی کے بمقابلہ ایک ہی مدعاعلیہ کے ہو (۴) جہانکہ خریدار دو مختلف حصص ایک ہی پٹہ نے ہر ایک حصہ کا اضافہ کی علیحدہ علیحدہ نالش کی تو تجویز ہوئی کہ عدالت مرافعہ اولی دونون مقدمات کو یکجا شامل کرنے اور بطور ایک کے تجویز کرنیکی مجاز تھی (۵) اگر ایک یا چند اشخاص کسی زمینداری مین جسکا بقایا لگان وصول نہین ہوا متعدد حصص رکھتے ہون تو مناسب ہے کہ انکیطرف سے ایک ہی دعوی کیا جائے (۶)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۹۱- (۲) نمبر ۹ ۱۸۹۹ء پنجاب کارڈ- (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ و جلد صفحہ ۱۰۶- (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۶۱۶- (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۹۵- (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۲-

بناء دعوے دیکھو شرح سندیہ بہ عنوان بنا دعوے زیر شرح دفعہ ۴۲ مجموعہ ہذا و نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

نالش مین تعدد نہین مدعیان نے ایک ڈگری دخل دہیابی حاصل کرکے دخل باضابطہ اراضی کا حاصل کیا اور نالش بنام ۸۰ اشخاص کے جو اراضیات مذکورہ مین علیحدہ اور جداگانہ حقیتون پر قابض تھے دائر کی تجویز ہوئی کہ ایک ہی بنا ر مخاصمت بمقابلہ جملہ مدعاعلیہم کے ہے یعنی انہون نے سازش کرکے مدعیان کو تصرف جائداد سے جو انہون نے خرید کی تھی باز رکھا (۱) جسصورت مین کہ دعوے مدعیان بابت قبضہ جداگانہ قطعات اراضی سو مختلف اضلاع کے برخلاف انہین مدعاعلیہم کے بربنا ایک ہی استحقاق کے مدعیان بیان ہو کہ جزو جایداد واقعہ ضلع (الف) اور کل جایداد واقعہ ضلع (ب) سے ایک ہی دن بے دخل کیجاے اور دوسرے دن باقیماندہ جایداد واقعہ ضلع (الف) تو تجویز ہوا کہ مدعیان کل جایداد واقعہ دو اضلاع کی بابت ایک ہی نالش کرسکتے تھے اور ضلع (الف) مین نالش مناسب طور پر دائر ہوئی ہے (۲) کچھ جایداد ہاے (الف) کے ہاتھ بذریعہ معاہدہ خانگی فروخت کی گئین بعد ازان جایداد ہاے مذکور ایک ڈگری کے اجرا مین جو بمقابلہ بایعان کے تھی قرق ہوکر مختلف خریدارون کے پاس فروخت کیگئی (الف) نے نالش بمقابلہ اپنے بایعان و دیگر خریداران کے واسطے منسوخی نیلام کے دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش مین نقص اشتمال بیجا کا نہین ہے (۳) جس حالمین کہ بر طبق دفعات پس ماندہ بیوہ منجملہ دو بیوگان کے جملہ ورثا بازگشت نے جو تعداد مین چودہ تھے ایک مشترک نالش قبضہ جایداد کی جسکی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ بطور ناجایز مدعاعلیہ نے اُسے اپنے پاس رکھا دائر کی اور جو مسلمہ طور پر غیر منقسمہ تھے قرار دیا گیا کہ گو مدعیان کے حقوق قابل تقسیم ہون اور بر طبق دفعات مذکورہ اکٹھے ہاتھ غیر منقسمہ طور پر آئے ہون اور وہ شئے جس سے کہ حقوق مذکور پیوستہ ہون غیر منقسمہ ہو تاہم مدعیان کا استحقاق اور جایداد تا حال مشترک تھے اور اسلیے نامبردگان مشترکاً مدعاعلیہم کے نام نالش کرنے کے مستحق تھے جبکہ کہ ناجایز طور پر جایداد کے قبضہ کو اپنے پاس رکھنا فعل واحد تھا جسنے اُن کے حقوق کو غصب کیا تھا (۴) اس قسم کی نالش جو بمقابلہ منتقل الیہم شخص متوفی کے واسطے حصول جایداد خاندان کے جو بیجا طور پر منتقل ہوئی ہو بوجہ ہونے تعدد کے ناقص نہین ہوتی اسمین کچھ فرق نہین ہے کہ آیا استحقاق جسکا نفاذ ہو کسی شرکیا یا کسی وارث مابعد کا ہے کیونکہ دونو متعلق دخل نسبت کل جایداد کے ہے جو استحقاق واحد ہے (۵) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۸۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۵۔

نالشات جنمین تعدد دعوے ہے مدعی نے ایک نالش بمقابلہ اپنے مدیون کے اور اُن تمام اشخاص کے جنھون نے ان تمام کارروائیون مین اسکی مزاحمت کی تھی بغرض استقرار اس امر کے رجوع کی کہ تمام متعدد

مین غرض یہ ہوتی ہے کہ اس استحقاق پر جو جایداد ناجایز طور پر منتقل شدہ مین حاصل ہو یا جو جایداد مقبوضہ شخص متنظم یا قابض جین حیاتی مین حاصل ہو قبضہ کیا جاوے اصل بنا ر مخاصمت استحقاق

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۹ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۳ - (۴) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۴ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۲ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۹۸ء۔

قطعات جنکا دعویٰ بمقابلہ اسکے کیا گیا تہا کہ اس کاشت سے متعلق ہے جسکی بابت آسنے ڈگری بابت قبضہ خاص حاصل کی تہی اور اس نے دعویٰ قبضہ خاص بنسبت مختلف قطعات کے کیا اور استحقاق جنپر مدعا علیہم کا استدلال ہے ایک دوسرے سے مختلف تہے تجویز ہوئی کہ نالش بوجہ اشتمال بیجا وجوہ مخاصمت کے ناقص نہیں (۱) جہانکہ مالک اراضی نے چار چارہ داران پر جنکے پاس تین علیحدہ علیحدہ پٹہ تہے اضافہ لگان کی نالش ہر پٹہ کی بابت یکجائی کی تو تجویز ہوئی کہ ہر ایک دعویٰ کی علیحدہ علیحدہ تجویز ہونی چاہیے (۲) دو شریک حصہ داران نے جو علیحدہ علیحدہ حصص پر قابض تہے اپنے حصص ایک شخص کے پاس بیع کر دئے اسپر تیسرے شریک حصہ دار نے مشتریان الیہم اور مشتری پر بالاشتراک نالش حق شفع کی کی تجویز ہوئی کہ نالش بوجہ مختلف شمولیت بناء کے خراب ہی (۳) جبکہ مدعیان نے بطور مالکان ایک دعوے مین کئی ہبعات کو جو انکی دخیلکار رعیت نے کئی اشخاص کے پاس مختلف تاریخون پر کین منسوخ کرانا چاہا تو تجویز ہوئی کہ مدعیان کئی مختلف بناء مخاصمت کو شامل کرنے کے مجاز نہ تہے کیونکہ ہر ایک ہبہ کیواسطے بالکل علیحدہ بحث ہوگی (۴) جہانکہ تین مدعیان نے ایک مشترک نالش بغرض قبضہ جائداد غیر منقولہ کے دائر کی جسمین دو مدعیان نصف جائداد مذکور کے بروی استحقاق وراثت کے دعویدار تہے اور تیسرا مدعی باقی نصف جائداد کا بروئے ایک بیع کے دعویدار تہا جو اسکے حق مین پہلے دو مدعیان نے نصف جائداد مذکور کی نسبت کی تہی تجویز ہوئی کہ وہ نالش جو اس طرح پر مرتب کیگئی بوجہ اشتمال بیجا بناہائے دعویٰ کے ناقص ہے اور عرضی دعویٰ بغرض ترمیم واپس دیا جانا چاہیے (۵) مدعی نے بنام مدعا علیہ واسطے تعمیل مختص معاہدہ فروخت اراضی کے نالش کی اور بنام مدعا علیہ ثانی واسطے استقرار اس امر کے کہ وہ مستحق کسی بابت کفالت کا اراضیات مذکور پر نہ تہا تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ آخر الذکر فریق نالش بیجا کیا گیا ہے (۶) (الف) نے بحیثیت مشتری نیلام صیغہ مال کے نالش بنام چند اشخاص کے واسطے قبضہ بعض اراضی جو کے دائر کی مدعا علیہم نے دعویٰ اراضی کا بذریعہ مختلف حقوق کے کیا اور عذر اشتمال بیجا کا کیا تجویز ہوئی کہ عرضی دعویٰ نامنظور ہونا چاہیے تہا نہ ڈسمس (۷) نالش برخلاف مدعا علیہم جو مشترک تعلق نہ رکہتے ہون اور بناء دعویٰ علیحدہ علیحدہ ہو نہین سکتی (۸) لیکن جبکہ بناء دعویٰ ایک ہی ہو گو مدعا علیہم مشترک تعلق شئے مدعا بہا مین نہ رکہتے ہون تو ہو سکتی ہے (۹) دعویٰ منسوخی انتقال کے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۸۱ — (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۶ — (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ — (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۴ع (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ و صفحہ ۲۱۹ — (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۰۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد صفحہ ۱۲۰ — (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۵ — (۹) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۸ سنہ ۱۸۸۰ع و نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۰ع انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۹۳ و نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب کارڈ دیوانی ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵ و ۲۲۲ — (۹) نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب کارڈ دیوانی ۔

ساتھ بطور متبادل دعویٰ حق شفع کا ہوسکتا ہے (۱) نیز دیکھو نمبر ۹۶ سنہ ۹۵ء پنجاب کارڈ مندرجہ زیر دفعہ ۴۳ مجموعہ ہذا معہ رائے مؤلف۔

ترک فعل عدالت | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۵۔

فرض عدالت اپیل | درباره اعتراض بنسبت نالش بوجہ اشتمال بیجا عدالت اپیل دفعہ ۵۷۸ مجموعہ ہذا کی رو سے اس امر سے ممتنع ہے کہ ڈگری عدالت ماتحت کو منسوخ کرے کیونکہ غلطی مذکور کا روئداد مقدمہ پر اثر نہیں ہوسکتا (۲) نیز دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۸۹ سنہ ۱۸۸۵ء۔ عذر اشتمال بیجا عدالت ابتدائی مین ہونا چاہیئے (۳) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۴ و نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ زیر شرح دفعہ ۴۴ مجموعہ ہذا۔

واپسی عرضیدعویٰ | جب عدالت اپیل ماتحت بربنار اشتمال بیجا کے ڈگری منسوخ کرے تو عرضیدعویٰ واسطے ترمیم کے واپس دینا چاہیئے (۴) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۰۔

ترمیم عرضیدعویٰ | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۷۱۔

نالش کے محدود کرنے کیلئے مدعاعلیہ درخواست کرسکتا ہے

دفعہ ۴۶ - اگر کسی مدعاعلیہ کو یہ عذر ہو کہ مدعی نے ایک ہی نالش میں چند بناہاے دعویٰ شامل کی ہین جنکا ایک نالش مین تصفیہ نہیں ہو سکتا تو اسکو اختیار ہے کہ قبل پیشی اول یا جس حال مین کہ امور تنقیح طلب قرار پاچکے ہوں کسی شہادت کے قلمبند ہونے سے پہلے کسی وقت عدالت میں اس مضمون کی درخواست دے کہ عدالت کے حکم سے نالش صرف انہی بناہاے دعوے سے متعلق قرار دیجاے جو ایک نالش میں بسہولت طے ہوسکیں۔

درخواست ملنے پر عدالت بعض بناہاے دعویٰ کو خارج کرسکتی ہے اور ترمیم کا حکم دے سکتی ہے

دفعہ ۴۷ - اگر ویسی درخواست کے سماعت ہونے پر عدالت کو ایسی جملہ بناہاے دعوے کا ایک ہی نالش میں طے کرنا دشوار معلوم ہو تو عدالت یہ حکم دے سکیگی کہ اُنمیں سے کوئی بنائے دعویٰ خارج کیجاے۔ اور یہ ہدایت کرسکیگی کہ عرضی نالش کی ترمیم اسکے مطابق کیجاے۔ اور خرچہ کی بنسبت جو حکم قرین انصاف سمجھے صادر کرے۔

ہر ترمیم پر جو اس دفعہ کے بموجب کیجاے جج کے دستخط تصدیقاً ثبت ہونگے۔

(۱) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۶ء (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶۳۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۲۲ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۱۔

پانچوان باب[1]

نالشات کے رجوع ہونے کا بیان

نالشین بذریعہ عرضی نالش کے شروع ہونگی۔

دفعہ ۴۸ - ہر نالش اس طرح رجوع کی جائیگی کہ عرضی نالش عدالتین یا اُس عہدہ دار کے پاس داخل کیجائیگی جو عدالت سے اُس کام کے لئے مقرر ہو۔

مطابق دفعہ ہذا ایک نالش عرضی دعوے کے ساتھہ شروع ہونی چاہئے اور ایک کارروائی جو اس قابل ہو کہ اُسکے انجام مین ایک ڈگری یا حکم بتاثیر ڈگری صادر ہوتا ہو صرف اسوجہ سے جسبنشائے مجموعہ ہذا ایک نالش متصور نہین ہو سکتی اگر وہ ایک عرضیہ دعوے کے ساتھہ شروع نہ کیگئی ہو ایسی کارروائی بہ سخت تعبیر ایک کارروائی بنالش ہے (۱)

اگر عرضیہ دعوے منصف کے مکان پر بروز تعطیل پیش کیا جائے تو دائری نالش متصور ہوگی مگر بروز آئندہ روز افتتاح کچہری کے داخل ہوگا (۲) عرضیہ دعوے کا بذریعہ ڈاک کے بہیجا جانا کافی متصور ہوا (۳)

عرضی نالش کی زبان

دفعہ ۴۹[2] - چاہئے کہ عرضی نالش صاف صاف عدالت کی زبان مین لکھی ہوئی ہو۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ زبان انگریزی نہو تو عدالت کی اجازت سے عرضی نالش کا انگریزی مین لکھا جانا جایز ہے۔ لیکن ایسی صورت مین اگر مدعا علیہ چاہے تو ترجمہ عرضی نالش کا عدالت کی زبان مین عدالتین داخل کیا جائیگا۔

---

[1] یہ باب بعضلات کی عدالتہائے خفیفہ مین وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب ضمیمہ اور ضمیمہ دوم۔

[2] لوئر برہا مین لوکل گورنمنٹ یہ اعلان کرسکتی ہے کہ کس زبان یا کن زبانون مین عرایض نالش لکھی جائینگی اور شہادت لیجائیگی ملاحظہ طلب لوئر برہما کی عدالتون سے ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۸۹ء کی دفعہ ۱۰۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ - (۲) الہ آباد رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵ وصدر دیوانی آگرہ سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۲۸۰ و سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۸۲۔

(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۱۱۔

وہ مراتب جو عرضی نالش مین مندرج ہونگے

دفعہ ۵۰ - عرضی نالش مین مراتب بفصلۂ ذیل مندرج ہونگے -

(الف) نام اُس عدالت کا جسمین نالش رجوع کیجاتی ہے -

(ب) نام اور پیشہ اور جاے سکونت مدعی کی -

(ج) نام اور پیشہ اور جاے سکونت مدعا علیہ کی جہانتک کہ دریافت ہوسکے -

(د) صاف اور مختصر بیان اُن مراتب کا جو مقدمہ کی بناء سے دعوی ہون - اور یہ کہ بناے دعوی کب اور کہان پیدا ہوئی -

(ہ) استدعا دادرسی کی جو مدعی چاہتا ہے - اور

(و) اگر مدعی نے دعوی مین کچھہ مجرا دیا ہو یا دعوے کے کسی جزو کو ترک کیا ہو تو مجراہ دی ہوئی یا ترک کئی ہوئے جزو کی تعداد -

فقرہ ہذا اس صورت سے متعلق نہین جہانکہ نالش قبضہ اراضی مین زر واصلات تاریخ نالش سے تا تاریخ دلائے جانے قبضہ کے استدعا کی ہو کیونکہ اُسکا تخمینہ نہین ہوسکتا (۱)

۵۱ عرائض نالش کے نمونہ جات کے لیے ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱ سے ۱۳ تک در باب عرائض نالش کے اُن نالشون مین جو -

بنام جناب سکرٹری آف سٹیٹ بہادر باجلاس کونسل ہون - ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۴۲۴ -

بعلت شکست حقوق اسناد کی ہون - ملاحظہ طلب ایجادون اور اختراعون کا ایکٹ نمبر ۵ شہ۱۸۵۶ء -

کمپنیون کیطرف سے بنام کسی ممبر کمپنی کی ہون - ملاحظہ طلب ایکٹ متعلقہ کمپنیہاے ہند نمبر ۶ شہ۱۸۸۲ء - کی دفعہ ۹۴ -

مابین زمیندار و اسامی کی ممالک متوسط مین ہون - ملاحظہ طلب ممالک متوسط کی اراضی رعیتی کا ایکٹ نمبر ۱۸ شہ۱۸۹۸ء -

مابین زمیندار و اسامی کی چھوٹا ناگپور مین ہون - ملاحظہ طلب زمیندار و اسامی کے ضابطہ کارروائی کا ایکٹ متعلق چھوٹا ناگپور نمبر ۱ شہ۱۸۷۹ء

ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی نمبر ۱۲ شہ۱۸۸۱ء کی رو سے رجوع کیجائین - ملاحظہ طلب دفعات ۱۰۴ و ۱۱۰ و ۱۱۱ ایکٹ مذکور کی -

مدراس مین واسطے وصولیابی لگان کی ہون - ملاحظہ طلب مدراس کی وصولیابی لگان کی ایکٹ نمبر ۸ شہ۱۸۶۵ء کی دفعہ ۵۰ -

بنگالہ مین واسطے وصولیابی لگان کے ہون - ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کی ایکٹ نمبر ۸ شہ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۱۴۸ (د) -

مدراس کی گاؤن کی منصفون کے روبرو ہون - ملاحظہ طلب ریگولیشن مدراس نمبر ۴ شہ۱۸۱۶ء کی دفعہ ۱۱ -

معاملت داران کی عدالتون کے ایکٹ بمبئی نمبر ۴ شہ۱۸۸۲ء کی رو سے رجوع کیجائین - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کی -

انٹرپلیڈر نالشون مین ہون - ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۴۷۱ -

جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل کیطرف سے ہون - ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۴۱۸ -

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۱۶ -

نالشات زرنقدمین

اگر مدعی زرنقد دلا پانیکا دعویدار ہو تو عرضی نالش مین جہان تک کہ اس مقدمہ مین ممکن ہو دعوے کی صحیح تعداد لکھی جائیگی -

جو نالش زرِ واصلات کی ہو اور جو نالش اس طرح کی ہو کہ زر یافتنی مدعی اسکو اور مدعا علیہ کے درمیان حسابات غیر طے شدہ کیلئے جانے پر معلوم ہوگا اُس مین عرضی نالش کے اندر زر مطالبہ کی صرف تعداد تخمینی لکھنی کافی ہے -

جب مدعی بحیثیت قائممقام نالش کرے

جبکہ مدعی بحیثیت قایم مقامی کسی کے نالش کرے تو عرضی نالش مین نہ صرف یہ ظاہر کیا جائیگا کہ مدعی شئے متنازعہ مین ایک واقعی غرض موجودہ رکھتا ہے بلکہ یہ بھی لکھا جائیگا کہ اسکو دلا پانے کی نالش کرسکنے کے لئے جو جو کارروائی ضروری تھی اُسکو مدعی عمل مین لا چکا ہے -

تمثیلات

(الف) زید بحیثیت وصی عمرو کے نالش کرتا ہے تو عرضی نالش مین یہ بیان ہونا چاہئے کہ زید نے عمرو کے وصیت نامہ کو ثابت کردیا ہے -

(ب) زید بمنصب مہتمم ترکہ بکر کے نالش کرتا ہے تو عرضی نالش مین یہ بیان ہونا چاہئے کہ زید نے چٹھیات مہتمی نسبت ترکہ بکر کے حاصل کرلی ہین -

(ج) زید بمنصب ولایت خالد ایک شخص نابالغ قوم مسلمان کے نالشی ہے مگر زید شرع اور رواج اسلام کے مطابق خالد کا ولی نہین ہے تو عرضی نالش مین بیان ہونا چاہئے کہ زید بطور خاص خالد کا ولی مقرر ہوا ہے -

مدعا علیہ کی غرض اور ذمہ داری دکھانی چاہئے

عرضی نالش مین یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ مدعا علیہ شئے متنازعہ مین غرض رکھتا ہے یا غرض رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے اور ذمہ دار اس بات کا ہے کہ مدعی کے مطالبہ کی جوابدہی اُس سے کرائی جاوے -

تمثیل

زید عمرو کو اپنا وصی اور بکر کو اپنا موصی لہ اور خالد کو اپنے ترکہ کا ایک دیندار چھوڑ کر فوت ہوگیا بکر نے خالد پر اس مراد سے نالش کی کہ وہ بایفاے وصیت کی جو حق بکر کے ہوئی ہے اپنا دین ادا کردے - تو عرضی نالش مین یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ عمرو خالد پر نالش کرنے سے بلاوجہ انکار کرتا ہے یا یہ کہ عمرو اور خالد نے از روی فریب بکر کو محروم کرنے کے لئے باہم سازش کی ہے یا ایسی قسم کی اور وجوہ بیان کی جائینگی جس سے خالد کا بکر کے مقابلہ مین دیندار ہونا پایا جاے

قانون میعاد سماعت سے مستثنےٰ ہونے کی وجوہات
اگر بنائے دعوےٰ اُس مدت سے پیشتر پیدا ہوئی ہو جو عموماً اُس نالش کے رجوع کرنے کیلئے کسی قانون میعاد سماعت میں مقرر ہے تو عرضی نالش میں یہ لکھا جائیگا کہ مدعی اپنے دعوےٰ کو کیوں ویسے قانون کی تاثیر سے مستثنےٰ سمجھتا ہے۔

مدعی
کارپوریشن اپنے نام سے نالش کر سکتا ہے (۱) ایک غیر رجسٹری شدہ یا غیر ان کارپوریٹیڈ کمپنی اپنے ممبروں کے نام عرضیدعوےٰ میں درج کریگی (۲) لیکن ایسے ممبران شریک جو نابالغ ہوں نہ تو وہ نالش کر سکتے ہیں اور نہ بطور شریک مدعیان اپنے ناموں سے نالش میں شریک ہو سکتے ہیں (۳) البتہ اگر اُنکا کوئی ولی ہو تو اُسکی معرفت ایسا ہو سکتا ہے۔ جبکہ ایک شخص بذریعہ مختارنامہ کے غیر حاضری اصل میں نالش کرے تو اصل کا نام بطور مدعی کے ہونا چاہئیے (۴) نالش واسطے جائداد کے اصل حقدار کی جانب سے ہونی چاہئیے (۵) اگر مدعی اثنا نالش میں اپنا حق بیچدے تو بجائے اُسکے خریدار کا نام داخل کرنا ایک ایسی بیضابطگی جسکا علاج مدعاعلیہ کی رضامندی سے ہو سکتا ہے (۶)

مدعاعلیہ
ایک کارپوریٹ جماعت کارپوریٹ نام سے نالش کیجائیگی (۷) اگر نابالغ یا مجنون پر نالش کیجائے تو اُسکا مدعاعلیہ بنانا ضروری ہے صرف ولی کو مدعاعلیہ نہ کرنا چاہئیے بلکہ اسطرح لکھنا ہوگا کہ (معرفت فلان ولی) بصورت دیگر نابالغ یا مجنون پابند نہ ہوگا (۸) نالشات بنام نابالغ و مجنون کے لئے ملاحظہ ہو باب ۳۱ مجموعہ ہذا۔

پتہ
پتہ سے مراد مدعی و مدعاعلیہ کی ولدیت و قومیت و پیشہ ہے و جب کوئی لقب گورنمنٹ سے عطا ہو ہو اگر عرضیدعوےٰ میں نہ لکھا جائے تو عرضیدعوےٰ بغرض ترمیم واپس دیا جانا چاہئیے (۹) لیکن یہ کوئی وجہ نامنظوری عرضیدعوےٰ کی نہیں ہے (۱۰) اگر ترمیم نہ کیا جاوے تو نامنظور ہوگا (۱۱)

سکونت
سکونت مدعاعلیہ کی نسبت صرف یہ بیان کرنا کہ وہ سٹرک جیت پور شہر کلکتہ میں رہتا ہے کافی نہیں ہے اور نہ یہ لکھنا کافی ہے کہ ساکن سابق کلکتہ (۱۲) اعتراض نسبت عدم صحت پتہ مدعاعلیہ کے اوّل

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۶۶ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۲۵ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۹ (۴) الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۷ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۷۲ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۸۰ و بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۱۴ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۹۲ و جلد ۹ صفحہ ۲۰۶ (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ ضمیمہ کا صفحہ ۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ و جلد ۳ صفحہ ۵۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۷ (۹) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۳ (۱۰) مدراس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰۱ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۰ (۱۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۳۔

(۱۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۶۶۔

سماعت پر کرنا چاہئے (۱)

ہرجہ | نالش ہرجہ مین اصلیت ضرر کی ظاہر کرنی چاہئے (۲) اور نالش ڈگری استقراریہ مین استحقاق اور حالات جنکی رو سے مدعی مستحق ہو ظاہر کرنی چاہئے (۳)

قبضہ | نالش واپسی قبضہ مین تاریخ بیدخلی جہانتک ممکن ہو لکھنی چاہئے (۴)

فریب | جملہ مقدمات مین جنمین فریب کا بیان کیا جاوے وہ بیان بالخصوص اور بالتفصیل ہونا چاہئے (۵)

حیثیت قایم مقامی | بیان کرنا ہند و منتظم کا کہ وہ بحیثیت قایم مقامی نالش کرتا ہے ضروری ہے (۶) ایسا ہی جبکہ بیوہ بحیثیت قایم مقامی کے نالش کیجائے تو اسطرح بیان کرنا چاہئے (۷) مسلمان مہتمم کو قبل نالش کے پروبیٹ حاصل کرنیکی ضرورت نہین ہے (۸) دفعہ ہذا کا صرف یہ منشا کہ کوئی قایم مقام متوفیہ کسی نالش کو بلا چٹھی انتظامی کے داخل نہین کر سکتا وہ اُس نالش سے متعلق نہین ہے جو قبل اُسکے قایم مقام ہونے کے داخل ہو چکی ہو ایکٹ ۷ ۱۸۸۹ء کے بموجب قبل ڈگری کے سارٹیفکٹ حاصل ہونا چاہئے (۹)

بنائے دعوی | دیکھو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۴۲ مجموعہ ہذا البنوان مذکورہ ۔ مدعی صرف اسی بنا ردعوی پر کامیاب ہو سکتا ہے جو اُس کے عرضیدعوی مین بیان کیا گیا ہے (۱۰)

بناہائے مختلف | ایک عرضی دعوی مین اول مدعی نے بیان کیا کہ چار تمسکات مدعاعلیہ نے تمسکات پیشین اور سود کے عوض تحریر کئے تھے اور پھر اُس نے بیان کیا کہ چارون تمسک تحریر نہین کئے گئے تھے اور وہ تمسک پیشین نافذ رہے تھے تجویز ہوئی کہ بیان مذکور قانوناً ناقص ہے (۱۱) ایک مقدمہ مین جو واسطے منسوخی بیعنامہ کے دایر ہوا تھا مدعی کی جانب سے یہ بیان تھا کہ نام اُس کا بیعنامہ مین بطور مقر کے جعلی بنایا گیا ہے اور اگر جعل ثابت نہین ہے تو وہ نام فریب سے مندرج کیا گیا ہے اور بیعنامہ بوجہ نہ پانے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۹ – (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۸ – (۳) الہ آباد رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۶۲ – (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۸ – (۵) پنجاب کا رڈ دیوانی نمبر ۳۲ ۱۸۸۲ء – (۶) بمبئی لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۶۷ – (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ – وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۲ – (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۲ وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳ – (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۱۹ – (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۴ نیز ملاحظہ ہون لا رپورٹ کونسل ہنچ ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۵ و جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ و جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ و جلد ۱ صفحہ ۴۳۸ و ویکلی نوٹس ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۰۷ وانڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۳۵ و موز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۸ –

(۱۱) پنجاب کا رڈ دیوانی نمبر ۱۰۹ ۱۸۸۶ء

معاوضہ کے کالعدم ہے تجویز ہوئی کہ ترتیب مقدمہ ناقص ہے اگر جعلی قرار دینے دستاویز کا مدعی دعوے کرتا ہے تو اُسکے ساتھہ یہ دادرسی نہین مانگ سکتا کہ اگر جعلی نہ ہوا اور یہ تجویز ہو کہ وہ مدعی کی تحریر کردہ ہے تو بوجہ نہونے معاوضہ کے دستاویز ناقص قرار دیجاوے ایسے دو مخالف دعوے شامل نہین ہوسکتے ہین (۱)

دادرسی مزید | ایک مرتہن نے جسکو اسکے راہن نے جائداد مرہونہ سے جبراً بے دخل کر دیا عدالت دیوانی مین بابت اُمار روپیہ زررہن و دیگر دادرسی کے جسکا وہ مستحق ہو نالش کی قرار پایا کہ گو کوئی خاص استدعا بالتصریح بابت دلاپانے دخلیابی جائداد مرہونہ کے نہین تھی تاہم عام استدعا دادرسی مذکورہ بالا پر محتوی ہونے کیلئے کافی تھی (۲)

طرز نالش | مجموعہ ضابطہ دیوانی مین طرز ہائے نالش کی بابت کچھہ ذکر نہین ہے مجموعہ مذکور کی رُو سے عرضیدعوی مین واقعات تحریر ہونے چاہئین اور اسمین بناء دعوی کا اظہار ہونا چاہئے (۳)

عرائض نالش پر دستخط ہونگے اور اُنکی تصدیق لیجائیگی | **دفعہ ۵۱** - عرضی نالش پر دستخط مدعی اور اُسکے پلیڈر کے (اگر کوئی مقرر ہوا ہو) ثبت کئے جاوینگے - اور اُسکے ذیل مین مدعی یا کوئی اور شخص جسکا مقدمہ کے واقعات سے واقف ہونا حسب اطمینان عدالت ثابت ہوا ہو اُسکی تصدیق کریگا -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر مدعی بوجہ غیر حاضری یا کسی اور وجہ معقول کے عرضی نالش پر دستخط نہ کر سکے تو جائز ہے کہ اُسکی طرف سے اُسکا مختار ذی اختیار عرضی نالش پر دستخط کر دے -

دفعہ ہذا جماعت ہائے سند یافتہ کیصورت مین متعلق نہین (۴) اسکے لئے ملاحظہ ہو ۴۳۵ مجموعہ ہذا نالش منجانب کوٹھی تجارتی مین ایک شریک عرضیدعوی کی تصدیق منجانب خود و دیگر شرکا کے کر سکتا ہے (۵)

کون تصدیق کریگا | درحالیکہ عرضیدعوی مین متعدد بیان فریب کے مندرج تھے کہ جنمین سے بعض ضرور بعلم خود مدعی صحیح یا غلط ہونگے اور اس عرضی پر دستخط اور تصدیق مدعی کیطرف سے اُسکے مختار عام نے کی تھی تجویز ہوئی کہ مدعی کو دستخط اور تصدیق کرنی چاہئے (۶) جبکہ عرضی دعوی کسی اور شخص نے بجائے مدعی کے داخل کیا ہو تو عدالت کو دیکھنا چاہئے کہ تصدیق پر مدعی کے دستخط ہین یا نہین (۷) وجہ معقول ہونی چاہئے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۹ (۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۰ و جلد ۲ صفحہ ۵۰۲ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۱ء - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۶۰ - (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۰۵ (۷) پنجاب رپورٹ صفحہ ۱۰۶ - سنہ ۱۸۹۱ء جماعات سند یافتہ اور کمپنیون کی نسبت ملاحظہ طلب ایکٹ دفعہ ۴۳۵ -

گر کیون مدعی نے تصدیق نہین کی - مدعی جہان چاہے تصدیق کر سکتا ہے اسکی حاضری تصدیق کے لیے عدالت مین ضروری نہین اور جو شخص واقف حال مقدمہ نہو وہ تصدیق نہین کر سکتا (۱) دو مدعیان نے منجملہ چار کے تصدیق کی تو چونکہ وہ واقف حال ہین اسلیے انکی تصدیق کافی متصور ہوگی (۲) ہر صورت مین خواہ عرضی دعوی کی تصدیق مدعی نے کی ہو یا کسی اور شخص نے تصدیق کی ہو تصدیق کنندہ کو چاہیے کہ مختصراً یہ بیان کرے کہ کون فقرات کی تصدیق نامبردہ اپنے علم سے کرتا ہے اور کن فقرات کی نسبت نامبردہ کو بربنا اطلاع دیگر اشخاص کے صحیح ہونے کا یقین ہے (۳)

دستخط

اگر عرضی دعوی پر دستخط ایسے شخص نے کیے ہون جسکو مختار نامہ عام واسطے نالش کے منجانب مدعی کے دیا گیا ہو تو وہ صحیح طور پر دستخط شدہ متصور ہونگے (۴) محض اس وجہ سے کہ شریک مدعی یا مدعیان کے دستخط اور تصدیق عرضیدعوی پر نہین ہے یہ تصور نہین کیا جا سکتا کہ وہ فریق مقدمہ نہین ہے (۵) عدالت کا یہ فرض ہے کہ عرضیدعوی کے داخل ہونے پر اپنی تشفی اس امر کی نسبت کر لیوے کہ اسپر مناسب طور سے دستخط اور تصدیق ہو چکی ہین مگر جب ایکدفعہ عرضیدعوی لیا جاوے اور تنقیحات نکالی جاوین اور ایک یا دو فیصلے اسمین صادر کیے جاوین بلا اس اعتراض کے کہ عرضیدعوی پر دستخط اور تصدیق بیضابطہ طریق پر کیے گئے ہین اور اس قسم کے اعتراض جبکہ اخیر وقت پر اٹھائے جاوین تو اگر وہ ضابطہ پورا کرنے کے قسم کے ہی ہون اور نالش کی جڑ تک نہ پہونچتے ہون تو انپر کچھ توجہ نہین ہونی چاہیے (۶) محض یہ امر واقعہ کہ عرضیدعوی نالش پر اُس مدعی نے جسکا کہ اُسمین نام درج ہے یا کسی ایسے شخص نے دستخط نہین کیے جسکو کہ اُسنے امر مذکور کے متعلق حسب منشا دفعہ ہذا اختیار دیا ہو خواہ مخواہ عرضیدعوی کو کالعدم نہین بناتا - ایک نقص عرضیدعوی پر دستخط کیے جانے کا یا اُسپر دستخط نہ کیے جانے کا جہان یہ معلوم ہو کہ نالش دراصل اُس مدعی کے علم اور اُسکی اختیار سے داخل کیگئی تھی جو کہ اُسمین مذکور ہے مدعا علیہ کیطرف سے ترک کیا جا سکتا ہے یا اگر ضروری ہو تو وہ نالش کے کسی حصہ مین بذریعہ ترمیم کے رفع کیا جا سکتا ہے اور بلحاظ دفعہ ۵۷۸ مجموعہ ہذا کے وہ ایک وجہ دست اندازی بر طبق اپیل نہین (۷)

(۱) ملاحظہ ہو سرکلر نمبر ۲۳ مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۵۹ع صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی و سرکلر نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۶۶ع چیفکورٹ پنجاب و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۶۸ - (۲) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۹ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۶۸ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ و نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۶) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۱۰۲ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵ -

تصدیق کا مضمون

دفعہ ۵۲ - تصدیق باین مضمون ہوگی کہ تا حد علم تصدیق کرنیوالے کے یہ سچ ہے سوائے اُن مراتب کے جو اور لوگون کے بیان اور اپنے یقین سے لکھی گئی ہون اور اُن مراتب کی نسبت لکھا جائیگا کہ اُنکے سچ ہونیکا اُسکو یقین ہے -

تصدیق پر دستخط

عبارت تصدیق پر تصدیق کرنیوالے کے دستخط ثبت ہونگے -

دیکھو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۵۱ مجموعہ ہذا -

یہ تصدیق ایسی نہین کہ جو ضروریات دفعہ ۵۲ مجموعہ ہذا پوری کرے (۱) | تا حد علم میری اسکا مضمون صحیح ہے

بغرض اس امر کے کہ عرضیدعویٰ بر حسب منشاء دفعہ ۵۲ مناسب تصدیق کی جائے شخص تصدیق کنندہ کیلئے یہ ضروری ہے کہ اگر اُسکو تمام واقعات کا علم ہو تو صاف طور پر بیان کرے کہ اُسکو اُنکے سچ ہونیکا علم ہے اور اگر اُسکو چند کی بابت علم ہے اور دیگر اُنکی بابت یقین اور اطلاع ہے تو اُسکو بیان کرنا ضروری ہے کہ کون واقعات اسکے علم سے ہین اور کون اُسکی اطلاع اور یقین سے کہے گئے ہین (۲) جو شخص سوائے مدعی کے عرضیدعویٰ کو تصدیق کرے وہ واقعات مقدمہ سے واقف ہونا چاہئے مگر در صورتیکہ ایسا شخص مختار عام ہو یا کوئی اور کارندہ مقبولہ ہو تو عدالت نہایت سختی سے ثبوت لینے سے استقلال نہ کریگی یہ ضرور نہین ہے کہ تصدیق روبرو کسی عہدہ دار عدالت کے کیجاوے (۳) تصدیق بدین مضمون کہ وہ مراتب مندرجہ عرضیدعویٰ میرے علم اور یقین مین درست ہین اگرچہ بری از اشتباہ نہین ہے تاہم اس سے نفس الامری تعمیل احکام دفعہ ۵۲ ہو جاتی ہے (۴) اگر تصدیق بیضابطہ ہو اور عرضی دعویٰ درج رجسٹر ہو چکا ہو تو نالش ڈسمس نہیں ہونی چاہئے بلکہ عدالت کو اسکی تصحیح کرانی چاہئے (۵)

عرضی نالش کسواسطے نامنظور یا ترمیم کے لئے واپس یا ترمیم کیجائیگی

دفعہ ۵۳ [ل] - عرضی نالش عدالت کی صوابدید کے متعلق (الف) امور تنقیح طلب کی تجویز کے وقت یا اس کے قبل کسی وقت نامنظور کیجا سکتی ہے اگر اُس سے بنائے دعویٰ ظاہر نہ ہوتی ہو -

(ب) امور تنقیح طلب کی تجویز کے وقت یا اُسکے قبل کسی وقت ایسی مدت کے اندر جو عدالت کیطرف سے مقرر ہو اور ایسی شرطون پر جو ایسے خرچہ کے ادا کرنے کی بابت ہون جو ترمیم کرنے

ل دفعہ ۵۳ بجائے اصل دفعہ کے بذریعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والی ایکٹ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۹ کے قائم کیگئی -

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۹ -

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۷۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ -

(۵) مارشل رپورٹ صفحہ ۳۴۴ -

مین عائد ہون اور جو عدالت مناسب سمجھے ترمیم کرنے کے لئے واپس کیجا سکتی ہے۔ اگر

(۱) اُسپر دستخط اور اُسپر تصدیق جیسا کہ قبل اسکے ایکٹ ہذا مین حکم ہے نہوئے ہون اور نہ ہوئی ہو۔

دیکھو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ مجموعہ ہذا۔ اگر عرضیدعوی کی تصدیق کسی ایسے وقت مین ناقص ثابت ہو جبکہ مقدمہ عدالت اوّل کے روبرو پیش ہے تو عرضیدعوی عدالت سے ترمیم کیا جاتا ہے اگر ایسا نقص اُسوقت تک معلوم نہ کیا جائے جبتک کہ نالش بطریق اپیل کے عدالت اپیل کے روبرو پیش ہو تو عدالت مذکور مجاز ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھے عرضیدعوی کو عدالت مرافعہ اولی مین ترمیم کے واسطے واپس بھیجے۔ ایسے نقص سے عرضیدعوی کا اخراج لازم نہین آتا (۱) آہم جبکہ عرضیدعوی جسمین بیان دعوی مدعیان اور اسکے عارج تھی سادہ کاغذات پر تحریر کیا گیا تھا اور اُسپر مدعیان نے تصدیق کی تھی۔ بعد مدعیان کے دستخط ثبت کئے جانے کے ایک کاغذ بطور عنوان کے جسپر اسٹامپ لگا ہوا تھا اور فریقین کے نام معہ پتہ کے اور عدالت کا نام لکھا ہوا تھا ایزاد کیا گیا تھا اور عرضیدعوی اسیطرح پر مکمل کرکے عدالت مین داخل کیا گیا تھا تجویز ہوئی کہ تصدیق ناقص تھی لیکن نالش خارج نہ کیجانی چاہئے تھی۔ بلکہ مدعیان کو ایک موقعہ عرضیدعوی کے ترمیم کرنے اور مناسب تصدیق کے کرنیکا دیا جانا چاہئے تھا (۲)

(۲) اُسمین وہ متعدد امور صحیح صحیح اور بدون پھیلاؤ کے لکھے نہون جنکی ہونے کی نسبت قبل اسکے ایکٹ ہذا مین حکم ہے یا اُسمین ایسے امور مندرج ہون جو وہ نہون جنکی نسبت اُس طور پر حکم ہے۔

(۳) عرضی نالش اشخاص کے عدم شمول یا اشتمال بیجا کی وجہ سے غلط طور پر مرتب کیگئی ہو یا اسوجہ سے کہ مدعی نے ایسی بناہائے دعوی کو شامل کیا ہو جو ایک ہی نالش مین شامل نہ ہونی چاہئے تھین۔ یا

دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۹ و جلد ۵ صفحہ ۱۶۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۵ و ۶۰۸ و نمبر ۹۱ ۱۸۹۹ء پنجاب کارڈ دیوانی و شرح مندرجہ زیر دفعہ ۲۶ و ۲۸ و ۳۱ مجموعہ ہذا۔ چند قرضخواہان جنمین سے ہر ایک کے حق مین ایک جداگانہ قرضہ ایک ہی مدیون کیطرف سے واجب الادا تھا مشترک طور پر ایک ہبہ نامہ کے تنسیخ کے واسطے نالش نہین کرسکتے تھے جو مدیون نے تحریر کیا تھا اور جسکی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ وہ مدیون نے بغرض لیپا کرنے یا التوا دین

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۹۶۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۲۔

دعوے دائر کئے تھے تحریر کیا تھا کیونکہ ہر ایک دائن کا بناء دعویٰ وہ نہیں ہے جو دوسرے کا ہے۔ چنانچہ عرضیدعویٰ بغرض ترمیم واپس دیا گیا کہ ہر ایک جداگانہ نالش کرے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۳۱ و صفحہ ۲۱۹ زیر شرح دفعہ ۴۵ مجموعہ ہذا۔

(۴) وہ دفعہ ۴۴ کے احکام کے بموجب نہ مرتب ہوئی ہو۔

(ج) کسی وقت قبل تجویز کے ادائے اخراجات کی ایسی شرطون پر جو عدالت مناسب سمجھے عدالت کی طرف سے ترمیم وقوع مین آئے۔

سوال ترمیم عرضی دعویٰ کے متعلق دفعہ ہذا کو دفعات ۴۲ و ۴۵ کے ساتھہ ملا کر پڑہنا چاہئے (۲) دربارہ ترمیم زیر دفعہ ہذا دیکھو نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب کارڈ۔

شرط | مگر شرط یہ ہے کہ کسی عرضی نالش کی نہ تو اُس فریق کیطرف سے جسکو واسطے ترمیم کے واپس کیجائے اور نہ عدالت کی طرف سے ایسی ترمیم کیجائیگی جس سے نالش ایک حیثیت سے دوسری حیثیت کی اور ایسی حیثیت کی جسکو اُس سے کچھہ مناسبت نہو ہوجائے۔

ترمیم کی تصدیق | جب عرضی نالش کی ترمیم کیجائے تو اُس ترمیم پر جج کے دستخط بتصدیقاً ثبت ہونگے۔

جبکہ عرضی نالش سے کوئی بناء دعویٰ ظاہر نہو تو نامنظور کیجائیگی۔ | اگر عرضی دعوے سے کوئی وجہ نالش ظاہر نہو تو نامنظور ہونی چاہئے (۳) جج کو بخیال اس امر کے کہ نالش جسمین کوئی بناء دعویٰ ظاہر نہین کیگئی منظور یا نامنظور کرے کسی دستاویزات یا واقعات سے جو اُس مین بیان نہین ہوئے اور شامل نہین کئے گئے استدلال نہ کرنا چاہئے بلکہ صرف مضمون نالش پر کاربند ہونا چاہئے۔ (۴) اور وہانتک ہی ڈگری کو محدود کرنا چاہئے (۵) بصورت کمی اسٹامپ عدالت مرافعہ اعلیٰ کو چاہئے کہ مدعی کو مہلت پورا کرنے اسٹامپ کی دے اگر تعمیل نہ کیجاوے تو عرضی نالش نامنظور کیجاویگی (۶) ایسے مقدمات مین جنمین بناء دعویٰ بیان نکیگئی ہو مناسب حکم عدالت اپیل کیلئے یہ ہوگا کہ بجائے ڈسمس کرنے کے اُسے نامنظور کرے (۷) عدالت اپیل کیواسطے بلا اطمینان اس امر کے کہ شہادت سے کوئی بناء دعوے ثابت نہین ہوئی فقط وجہ مذکور کی بناء پر ڈگری کرنا بیموقع ہے (۸) جب یادداشت اپیل پر

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۳۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۶۰ - (۴) بمبئی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۸۰ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۹۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۵ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۷) انڈین جورسٹ جلد ۵ صفحہ ۱۱۹ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴ -

باضابطہ اسکا ترتیب دیا ہوا نہ ہو تو عدالت اپیل کو کمی پوری کرانی چاہئیے (۱) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۹ -

امور تنقیح طلب کی تجویز کے وقت یا قبل اسکے

الفاظ مندرجہ عنوان محض ہدایتی ہیں نہ کہ حکمی اور اسواسطے مدعی مجاز ہے کہ بعد سماعت اوّل عرضیدعوے کی ترمیم کرے لیکن ایسی ترمیم نہیں کر سکتا جس سے اصل نوعیت نالش کی تبدیل ہو جائے (۲) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۷ - ترمیم اپیل مین (۳) خاص اپیل مین (۴) اور اپیل دوم مین ہو سکتی ہے (۵) نہین ہو سکتی (۶) دیکھو پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۵ ۱۸۸۲ء - دفعہ ہذا اجازت ترمیم قبل از تجویز نہ کہ بعد از تجویز دیتی ہے (۷)

عدالت وقت مقرر کریگی

جب عرضیدعوے واسطے ترمیم کے واپس ہو تو حکم مین ایک میعاد مقرر ہونی چاہئیے (۸) اور واسطے اغراض میعاد کے دائر ہونا اُس وقت سمجھا جائیگا جبکہ اوّل مرتبہ عرضیدعوے پیش ہوا ہو (۹) اور ایسا ہی اُس صورت مین جبکہ کوئی میعاد مقرر نکیگئی ہو (۱۰) جب نالش دائر ہوئی تھی اُسوقت مدعاعلیہ فوت ہو چکا تھا اور جب مدعی نے اجازت ترمیم عرضیدعوے بذریعہ درج کرنے بجائے نام متوفی کے اُسکے قایم مقام کے مانگی تو نالش اُسوقت زائد المیعاد ہو گئی تھی تجویز ہوئی کہ ترمیم کی اجازت نہین دینی چاہئیے (۱۱) عدالت عرضیدعوے کو بغرض ترمیم واپس کرنے سے اسوجہ پر ممتنع نہین ہے کہ بروقت اُسکے بغرض ترمیم واپس دئیے جانے کے عرصہ میعاد نالش کو منقضی ہو گیا ہے (۱۲) مگر ترمیم ہو سکتی ہے اور میعاد توسیع ہو سکتی ہے (۱۳)

تبدیل نوعیت دعوے

اگر ترمیم سے نالش ایک نوعیت سے دوسری مین تبدیل نہ ہو جائے یا کسی ایسی نوعیت مین جو خلاف اول نوعیت کے ہے تو ہائیکورٹ خود ترمیم کی اجازت دے سکتی ہے

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۹ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۹ و نمبر ۱۱۰ و ۱۸۶ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۴۴ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۴ - (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۳۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۹۵ - (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۷ - (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۶۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۵۵ - (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ - (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۷۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۷ و مدراس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۲۲ - (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۴۳ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ ۱۸۸۴ء - (۱۰) الہ آباد رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۳۹ (۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۱۹ - (۱۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۸ - (۱۳) نمبر ۱۳ ۱۸۹۴ء پنجاب کارڈ دیوانی

یا عدالت ماتحت کو ایسا کرنے کی ہدایت کر سکتی ہے (۱) اگر ترمیم عرضی دعوی سے نوعیت دعوے میں تبدیلی
واقعہ ہو تو ایسی ترمیم کی اجازت نہین دیجاسکے گی چنانچہ نالش لگان نالش بیدخلی مین تبدیل کیے جانیکی
اجازت نہین دیجاویگی (۲) جبکہ مدعی نے قبضہ جائداد کے واپانے کی نالش اس بیان سے کی ہو کہ جائداد
مذکور کو اس نے خود اپنے روپیہ سے خرید کیا ہے تو عدالت اپیل مجاز نہین ہے کہ ڈگری بحق مدعی بابت
جزو جائداد کے اس بنا پر صادر کرے کہ کل جائداد خاندان ہندو مشترکہ کی ہے جسمین مدعی شریک ہے
(۳) ہرگاہ مدعی ایک قسم کا دعوی دائر کرے تو اسکو اجازت ثابت کرنے دوسری قسم کے دعوے کی نہین
ہوسکتی جبکہ مدعی نے صرف ایک تمسک کی بنا پر نالش دائر کی اور تمسک مین لکھا تھا کہ وہ مطابق تمسکات سابق
کے ہے اور مدعا علیہ نے انکو بعد سمجھنے حساب کتاب کے تحریر کیا تھا اور عدالت نے تجویز کیا کہ مدعا علیہ نے
دستاویز تحریر نہین کی بجز تجویز ہوئی کہ مدعی کو اجازت وصول کرنے روپیہ کی از روی حساب طے شدہ کے
نہین ہے (۴) جبکہ مدعی نے اپنے عرضی دعوی مین دعوی انفکاک رہن کا نہین کیا اور نہ بیان کیا کہ کوئی
اقرار ہوا ہے اس وجہ سے وہ اپیل مین رہن مذکور کے انفکاک کے استحقاق پر استدلال نہین کر سکتا (۵) جبکہ
فریقین کے باہم تنقیح کی نوبت آجائے کہ منجملہ دو بیانات کے کونسا صحیح ہے تو مدعی کو یہ اجازت نہین دیجاسکتی
کہ اپنے دعوی کو ساتھ چھوڑنے اپنے بیان کے اور اختیار کرنے بیان مدعا علیہ کے اور مستدعی ہونے چارہ
کار کے اس بنا پر ترمیم کرے (۶) جبکہ ایک استحقاق مخصوص بیان کیا جاوے جو ثابت نہو اور مدعی بربنائے
استحقاق بذریعہ قبضہ دوازدہ سالہ کامیاب ہونیکی کوشش کرے تو اسکو اس امر کے ثابت کرنے کو آمادہ ہونا
چاہیئے کہ یہ استحقاق ایسی صراحت کے ساتھ عدالت ابتدائی مین پیش کیا گیا تھا کہ فریق مخالف سمجھ سکتا تھا کہ
مدعی بذریعہ قبضہ دوازدہ سالہ و نیز بذریعہ استحقاق مخصوص مظہرہ کے کامیاب ہونیکا دعویدار تھا (۷) از آنجا کہ
نالش واسطے دخل کے تھی اور مدعا علیہ کو عدالت اپیل ماتحت مین اطلاع صریحی اس امر کی ہوئی کہ مدعی استحقاق قبضہ
مخالفانہ پر استدلال کرتا ہے اس کو عذر کرنا چاہیئے تھا کہ موقع طلب کرے اپنے شہادت کا بہ تردید امر مذکور کے دیا جاوے (۸)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۶۹ لغایت ۷۷۱ و لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۷۰۰ و لا رپورٹ کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۱۹
صفحہ ۳۹۴ و سوز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۶۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۴۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲
صفحہ ۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ و لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۷۷۰ — (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ —
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۸۷ — (۴) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۸۶ء — (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۱ —
(۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۰۲ — (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۰ —
(۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۹۲ —

مدعیہ بدین بیان دعویدار ہے کہ وہ مالک مکان ہے اور مدعا علیہ کرایہ دار اور بوجہ نہ ادا کرنے کرایہ کے بیدخلی
کی استدعا کی اپیل مین یہ عذر نہین کرسکتی کہ مدعا علیہ مداخلت بیجا کنندہ ہے اور اسوجہ سے قابل بیدخلی ہے (۱)
مدعی کا دعویٰ یہ تہا کہ خاص مکان اسکے بیون کی قطعی جایداد اور نامبردہ اپنی ڈگری مین اسے قرق کرانے کا
مستحق ہے عدالت نے اس عذر کو تو نامنظور کیا مگر تجویز کیا کہ گو بیون مالک نہین تہا تاہم نامبردہ کو بحیثیت
ہونے مستقل اسامی کے مکان مذکور مین ایک حق قابل قرقی تہا اور دعویٰ مدعی کو منظور کیا تجویز ہوئی
کہ عدالت نے مدعی کے لئے ایک بالکل جدید مقدمہ بنا دیا ہے جو اسنے کسی وقت قایم نہ کیا تہا ڈگری مسترد
ہوئی (۲) نالش بیدخلی بربنا پٹہ مین مدعی اپنے استحقاق عام پر استدلال کرنے کا اور ڈگری بٹوارہ کے حاصل
کرنے کا مجاز نہین ہوسکتا (۳) جہانکہ مدعی نے دعویٰ حق آسائش بربنا قدامت کیا عدالت پریوی کونسل نے
ڈگری اس بنا پر دی کہ ایسا حق بذریعہ عطیہ کے قیاس کیا جاسکتا ہے (۴) جبکہ مدعی اپنے دعویٰ کو بربنا خرید
اور قبضہ دوازدہ سالہ کے قایم کرے تو وہ مستحق کامیابی ہے گو وہ خرید کے ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے (۵)
جبکہ مدعی نے ایک درواج پر نالش کی اور کامیاب نہوا تو اسکو عام قانون پر اجازت دیگئی (۶) جبکہ جبکہ مدعی نے
دعویٰ اس بنا پر نہین کیا تہا کہ ہطلش نے اپنے مالک کے لئے رن کو اپنا ایجنٹ مقرر کرنے مین غرض ادا
نہین کیا تہا بلکہ اس بنا پر کیا تہا کہ رن بلا اجازت مقرر کیا گیا تہا اور اس بیان کو ثابت نہین کیا لہذا نالش ڈسمس
ہوئی (۷) عرضی نالش حق پرجو بربنائے اقرارنامہ تحریری کے ہو رواج پر تبدیل نہین ہوسکتی (۸) جب بموجب
کسی خاص دستاویز کے بطور بنا کسی حق کے نالش کیجاے تو مدعی پر لازم ہے کہ اس خاص وجہ نالش
کی بنا پر اپنا دعویٰ ثابت کرے اور نہ کسی ایسی وجہ نالش پر جسکا وہی نام ہو جو اسی طرح کی ہو اور اس وجہ سے
اسی قسم مین داخل ہو (۹) مدعی نے یہ دعویٰ کیا کہ ایک گلی اسکی ملک ہے اور مدعا علیہ نے ناحق اسکو دروازہ
گلی مین لگانے سے روکا حکم امتناعی صادر کیا جاے اور ہرجہ دلایا جاوے یہ امر مدعی ثابت نہ کرسکا تہا کہ راہی
گلی کی اسکی ہے عدالت ماتحت نے تجویز کیا کہ ملکیت خاص مدعی کی ثابت نہین ہوئی مگر فریقین اس گلی مین حق
آسائش رکہتے ہین اور اس وجہ سے دعویٰ ڈگری ہونا چاہیے تجویز ہوئی کہ اس مقدمہ مین بیان عرضی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۸۶ – (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۲ – (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰
صفحہ ۱۵۴ – (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۹۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۳۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۰ –
(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۵ و جلد ۴ صفحہ ۱۹۹ – (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۱ – (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۵۷ – (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰ –
(۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۳۹ –

دعوے یا تنقیح سے بحث حق آسائش کی نہ تھی وہ دعوی ڈگری نہ ہونا چاہیے تھا (۱) درحالیکہ مدعی کا دعوی جس طرح پر کہ ابتداءً اسکی عرضی دعوی مین مندرج تھا اس بیان پر تھا کہ وصیت نامہ ناجایز ہے تو اسصورت مین بوقت سماعت مقدمہ کے درخواست بغرض ترمیم عرضی دعوی بذریعہ درج کرنے ایک فقرہ اس مضمون کے اگر وصیتنامہ جائز بھی ہو تو اُسکے ذریعہ سے کل جائداد موصی منتقل نہین ہوگئی نامنظور ہوئی (۲) اگرچہ ایک مدعی ایسے دعوی کو بشکل تبادل دو یا زیادہ مختلف مجموعہ امور واقعہ پر جنمیں ہر ایک نامبردہ کو دادرسی متدعویہ یا محض اسکی ترمیم کا مستحق ٹھہراتے کرا سکتا ہے مگر نامبردہ کی شنوائی ایک ہی وقت مختلف مجموعہ امور واقعہ کے بیان کرنیکی نہین ہوسکتی نامبردہ دیانتداری کے ساتھ مختلف مجموعہ امور واقعہ کی تصدیق نہین کرسکتا ایک عرضی دعوی مین اول مدعی نے بیان کیا کہ جائداد متدعویہ مدعا علیہ نے تمسکات پیشین اور سود کی عوض مین تجویز کی گئی تھے پھر اسنے یہ بیان کیا تھا کہ یہ روپیہ تمسکات تحریر نہین کیگئی ہے اور وہ تمسکات پیشین یا فرضی تھے تجویز ہوئی کہ بیان مذکورہ قانوناً ناقص ہے اسلئے بعد ختم مقدمہ کے مدعیکو یہ اجازت نہین دیجاسکتی کہ اپنی عرضیدعوی کو بذریعہ داخل کرنے ایک استدعا چاہ کار اختیاری کے بربنا بیان پیش کردہ مدعا علیہ کے ترمیم کرے (۴) کوئی قاعدہ واسطے کسی عرضی نالش کے بغرض ترمیم ایسی صورتمین نہین ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ نالش جس شکل مین دایر کیگئی ہے اسمین قابل پذیرائی نہین ہے (۵) عرضی دعوی مین یہ دعوی قایم کیا گیا تھا کہ دخل جائداد غیرمنقولہ کا باثبات حق ملکیت دلایا جاوے چیفکورٹ مین اپیلانٹ بجائے اسکے یہ دعوی قایم نہین کرسکتا کہ اسے باستحقاق لین یعنی حق گرفت کے جو اسی بابت مہر غیر مودی قابل ہے دلایا جاوے (۶) اگر عدالت ماتحت مین عذر نہ کیا جاوے تو عدالت اپیل مین نہین ہوسکتا (۷) اگرچہ حیثیت مقدمہ بدل جاوے مگر استدعا متناقض نہ ہونی چاہیے (۸) ترمیم عرضیدعوی نہ ہونی چاہیے جہانکہ مدعی کی استدعا یہ ہو کہ وہ تمام موضع کا مالک قرار دیا جاوے نہ مزارعہ موروثی (۹) نالش اول اس عام استحقاق حصہ دار پر مبنی تھی کہ دعوی تقسیم جائداد مشترکہ کا کرے اجازت ترمیم عرضی دعوی اس طرح پر کہ اسمین دعوی تقسیم بربنا فیصلہ پنچایت داخل ہو نامنظور کیگئی ہے (۱۰) درحالیکہ ایک شریک نے نالش بغرض استقرار حق بلاشرکت نسبت جائداد مشترکہ مقروقہ کے جو بعلت اجرا ڈگری موسومہ ایک شریک کے قرق کیگئی تھی دایر کی اسکو اجازت ترمیم اسطرح پر دیگئی کہ نالش مبدل بہ نالش انفساخ شراکت و تقسیم حساب کیے ہو جاوے (۱۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۰۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۵ - (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۹ - (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۰ء - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱ - (۸) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۸۲ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۰۴ - (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء - (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ -

(۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۲ -

دعویٰ زرمہر بوجہ غصب دعویٰ لگان مین تبدیل نہین ہوسکتا (۱) بذریعہ ترمیم عرضی دعویٰ کے نالش واسطے واپس ملنے ایک تالاب کے جسکی نسبت بیان کیا گیا تہا کہ مدعا علیہ اسکو ناجائز طور پر بہر کسی حالت ابتدائی پر لاتے ہین بدلکر ایک نالش واسطے انحفاظ مدعیان کے ہر طرح شکست استحقاق سے یا واسطے استقرار اپنے حق نسبت حصہ وپیداوار واستعمال آب بطریق حق آسائش کے قایم کیگئی تجویز ہوئی کہ عرضی دعویٰ مین جو تغیر کیا گیا وہ تغیر اہم ہے (۲) درحالیکہ نالش واسطے استقرار اس امر کے تہی کہ بعض انتقالات جو بیوہ نے کئے تہے - وہ مدعیان حقداران بازگشت پر قابل پابندی نہین ہین دراثنا اپیل بیوہ فوت ہوئی تجویز ہوئی کہ مدعی اپیل مین کارروائی کرنیکا مستحق ہے اور انکو یہ اجازت نہین دیجاسکتی کہ اپنے عرضی دعویٰ کی ترمیم کرکے قبضہ کا دعویٰ کرے (۳) مدعی بعد دائری نالش استقرار حق کے اپنے عرضی دعویٰ کی ترمیم بذریعہ داخل کرنے استدعائے قبضہ کے کرسکتا ہے (۴) دعویٰ استقرار حق بعد مین اضافہ ہوسکتا ہے (۵) نیز حکم امتناعی کا (۶) بعد تنسیخ ہبہ نامہ عرضیدعوی کی ترمیم اسطرح ہوسکیگی کہ بعد تنسیخ ہبہ نامہ کے قبضہ دلایا جائے (۷) نالش قبضہ نالش بیعات (۸) اور نالش انفکاک (۹) مین تبدیل ہوسکتی ہے - نالش بحالی قبضہ نالش قبضہ مین تبدیل ہوسکتی ہے (۱۰) ایسا نہین ہوسکتا (۱۱) برضائے فریقین واجازت عدالت کے نالش کی ترمیم اسطرح ہوسکتی ہے کہ اسمین دعویٰ زایدہ داخل ہوسکے (۱۲) چونکہ مدعیان نے نالش سے کم حصہ کا دعویٰ کیا جسکے وہ مستحق تہے لہذا اسی مقدار پر ڈگری محدود کیگئی (۱۳)

دادرسی | برخلاف دادرسی مستدعیہ کے عدالت کوئی اور دادرسی عطا نہین کرسکتی (۱۴) عرضیدعوی مین غلط مدعی کا نام درج کیا جانا اور اسی نام سے اسکی تصدیق کیجانی ایک ایسا سقم نہین ہے جو بذریعہ ترمیم حسب دفعہ ہذا رفع نہین ہوسکتا (۱۵) فیصلہ مندرجہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹ منسوخ کیا گیا -

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۶۹ - (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ - (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۵ و جلد ۵ صفحہ ۱۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱ - (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ - (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۵ - (۷) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۲۱ سنہ ۱۸۸۲ع - (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۹۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹ و جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۸۸ - (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۶ - (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۳ و ۵۱۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۱ و جلد ۲۵ صفحہ ۱۶۸ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۲۴۶ و جلد ۲۵ صفحہ ۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۶ (۱۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۹ - (۱۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۹۴ - (۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۹۴ و پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۶۶ع و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۶۹ع و نمبر ۱۵۹ سنہ ۱۸۸۳ع - (۱۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۹۸ -

اپیل | حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۱) اور حکم عدالت اپیل بھی مشعر واپسی عرضیدعوی بغرض ترمیم کے قابل اپیل ہے (۲)۔ بخلاف دیکھو نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔ حکم زیر دفعہ ہذا قابل نگرانی نہیں (۳)

کب عرضی نالش نامنظور کیجائیگی

دفعہ ۵۴۔ نیچے کی لکھی ہوئی صورتوں میں عرضی نالش نامنظور کیجائیگی۔

(الف) اگر دادرسی مدعی بہا کا تعین مالیت کم کیا گیا ہو اور مدعی اُس میعاد کے اندر جو عدالت مقرر کریگی عدالت کے حکم کے بموجب کمی مالیت کی اصلاح نہ کرے۔

(ب)[۱] اگر دادرسی مدعا بہا کا تعین واجبی کیا گیا ہو لیکن عرضی نالش کم قیمت کے اشٹامپ پر تحریر ہوئی ہو اور جب مدعی کو عدالت حکم دے کہ وہ اندر میعاد معینہ عدالت کے اشٹامپ مطلوبہ کو پورا کر دے اور وہ اُس میں قاصر رہے۔

ضمن ہذا کی یہ غرض ہے کہ اُس فریق کو جس نے ایک ایسا عرضی دعویٰ پیش کیا ہو جس پر غیر مکتفی اشٹامپ لگایا گیا ہو ایک موقعہ کمی کے پورا کرنے کا عطا کیا جائے بجائے عرضیدعویٰ کو خارج کرنے کے عدالت کو چاہیئے کہ اشٹامپ مطلوبہ کے پورا کرنے کے لئے میعاد مقرر کرے اگر یہ شرط محفوظ کنندہ موجود نہ ہوتی تو یہ ضروری ہوتا کہ ایک جدید عرضی دعویٰ داخل کیا جائے جیسی کہ صورت اُسوقت ہوتی جبکہ میعاد مقررہ کے اندر ضروری کاغذ اشٹامپ مہیا نہ کیا جائے (۴)

(ج) اگر عرضیدعویٰ کے بیان سے نالش قانون کے کسی تاکیدی قاعدہ کی رو سے ممنوع السماعت ہو۔

بر طبق کئے جانے اعتراض منجانب مدعا علیہم کے اول پیشی پر بر بنا اس وجہ کے کہ ایک فریق کو زمرہ مدعیان میں شامل نہیں کیا گیا زیر دفعہ ۵۴ (ج) عرضی دعویٰ بدون واپس دیئے جانے بغرض ترمیم کے نامنظور کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ مدعی اس بیان پر اصرار کرے کہ معاہدہ متنازعہ نالش صرف اُسی کے ساتھ کیا گیا تھا اور عدالت اپیل اُس کا اپیل بنا رامنی حکم نامنظوری کو خارج کر سکتی ہے بدون اسکے کہ اسکو مہلت واسطے ترمیم عرضیدعویٰ کے عطا کرے تاکہ فریق مذکور کو ایزاد کیا جاوے جو کہ ابتداء میں شامل کیا جانا چاہیئے تھا (۵)۔ واانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۵ و ۱۸ و نمبر ۶ ۸ سنہ ۱۸۹۱ء اجلاس کامل کی پیروی کیگئی۔ نیز دیکھو نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۳۲ مجموعہ ہذا۔

[۱] ضمنہائے (الف)، (ب)، دفعہ ۵۴ کے عدالتہائے ہائی کورٹ مقررہ حسب سند شاہی کی اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی سے متعلق نہیں ہیں ملاحظہ طلب بعد کی دفعہ ۶۳۸ – (۱) دفعہ ۵۸۸ (۶) مجموعہ ہذا و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۴ – (۳) نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ – (۵) نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

(د) اگر عرضی نالش میعاد مقررہ عدالت کی اندر ترمیم ہونے کیلئے واپس ہو کر ویسی میعاد کے اندر ترمیم نہ کیگئی ہو۔

فقرہ (الف) و (ب) عدالت ہائیکورٹ سے متعلق نہیں (۱) اختیار مفوضہ دفعہ ہذا قبل از فیصلہ کے کسیوقت عمل مین لایا جاسکتا ہے (۲)

نامنظور | صرف قبل درج رجسٹر ہونے کے عرضی دعویٰ نامنظور کیجا سکتی ہے (۳) درج رجسٹر ہونے اور جوابدعوے داخل ہونے کی بعد بھی نامنظور ہو سکتی ہے (۴) دفعہ ہذا نہ صرف متعلق ابتدائی مراحل قبل از درج رجسٹر کئے جانے عرضی دعوے کے ہی بلکہ عدالت بوجہ مندرجہ دفعہ ہذا قبل از قطعی تصفیہ مقدمہ کے کسی مرحلہ مابعد پر عرضی دعوی کو نامنظور کرنے کی مجاز ہے (۵) اگر عرضی دعویٰ ایسا شخص داخل کرے جسکو اختیار نہو تو وہ نامنظور کیا جائیگا (۶) نہ کہ ڈسمس (۷) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۶ - حکم نامنظوری عرضی دعوے اس وجہ پر نہیں دیا جانا چاہئے کہ عرضی دعوے مین تاریخ بنار مخاصمت غلط درج کی گئی ہی بشرطیکہ نالش مسموع نہ ہوگئی ہو ایسی غلطی کی اصلاح بذریعہ ترمیم ہو سکتی ہے (۸) اگر تعین مالیت غیر مناسب یا کم کیا گیا ہو تو مدعی کو اسکی اصلاح کا موقعہ دیئے جانے کی بغیر عرضی دعوے نامنظور نہ کیا جانا چاہئے (۹) اگر بلحاظ مناسب تعین مالیت کی نالش اُس عدالت کے اختیار سماعت سے تجاوز ہو جاوی جسمین کہ وہ اوّل رجوع کیگئی ہے تو وہ نامنظور نہ ہونی چاہئے بلکہ مدعی کو عدالت مجاز مین پیش کئے جانے کیلئے بعد پورا کرنے کمی اشٹامپ کے دیا جانا چاہئے (۱۰) غلط عدالتمین پیش کیا جانا عرضی دعویٰ کے نامنظور کرنے کی وجہ نہیں ہو سکتا بلکہ مدعی کو عدالت مجاز مین پیش کرنے کیلئے واپس دیا جانا چاہئے (۱۱) بلحاظ کمی اسٹامپ دفعہ ہذا عدالت ابتدائی اور اپیل سے یکسان متعلق ہے (۱۲) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ -

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۲۰ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۸ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۳۸ - (۵) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۲۶ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۳۸ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۳ - و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۷۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۶

(۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ - و نمبر ۹۹ ۱۸۸۹ء پنجاب رکارڈ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۷ - (۸) الہ آباد رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۵۴ - (۹) الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶ - (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷ -

(۱۱) بمبئی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۳ - (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۴۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹ -

وقت مقرر ہونا چاہئے | جائز نہیں ہے کہ عرضی نالش کو بلا اسکے کہ مدعی کو موقعہ اسٹامپ مناسب لگا دینے کا دیا جاوے نامنظور کیا جاوے (۱) اگر اسٹامپ ثبت ہونے کیلئے عرضی واپس ہو تو عدالت کو ایک میعاد مقرر کرنی چاہئے (۲) لیکن معمولی عرصہ میعاد مقررہ برائے عرضی مذکور کے اندر (۳) بشرط پورا کر دینے کمی اسٹامپ کے نالش اُس تاریخ کی مرجوعہ سمجھنی چاہئے جبکہ عرضی دعوی عہدہ دار مجاز کے پاس اوّل مرتبہ پیش ہوا تھا (۴) مکرر ترمیم ہو سکتی ہے (۵) اور عدالت کو بعد گذرنے میعاد کے اختیار توسیع میعاد کا حاصل ہے (۶) دیکھو برخلاف اسکے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۵ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ -

اپیل | بنا راضی حکم نامنظوری عرضی ہونے کے اس بنا پر کہ عرضی دعوی پر اسٹامپ کافی نہیں ہے اپیل ہو سکتا ہے (۷) غلطی نسبت تعین مالیت جسکا اثر اختیار سماعت پر نہ ہو کوئی وجہ اپیل نہیں ہے (۸)

ضابطہ عرضی نالش کے نامنظور ہونے پر | **دفعہ ۵۵** - جب عرضی نالش نامنظور کیجائے تو جج کو لازم ہے کہ حکم نامنظوری کا معہ وجہ ویسے حکم کے خود اپنے ہاتھ سے تحریر کرے -

کب نامنظوری عرضی نالش نئی عرضی نالش کے گذراننے کی مانع نہ ہوگی - | **دفعہ ۵۶** - نامنظور ہونا عرضی نالش کا بر بنا کسی وجہ منجملہ وجوہ مرقومہ بالا کے بطور خود مانع اسکا نہ ہوگا کہ مدعی اُسی بنائے دعوے کی بابت نئی عرضی نالش گذرانے -

بعد نامنظوری عرضی دعوی کے بشرطیکہ لاحق ہونے عارضہ تمادی مدعی دوبارہ نالش کر سکتا ہے (۹) لیکن جب زیر ضمن درج (ج) دفعہ ۵۴ نامنظور ہو تو دوبارہ نالش نہیں ہو سکتی -

کب عرضی نالش عدالت مجاز میں گذراننے کیلئے واپس کیجاویگی | **دفعہ ۵۷** - عرضی نالش نیچے کی لکھی ہوئی صورتوں میں عدالت مجاز میں داخل ہونے کیلئے واپس کیجاویگی -

(الف) اگر نالش ایسی عدالت میں رجوع کیگئی ہو جو اُس عدالت سے کم یا زیادہ درجہ رکھتی ہو جو اُسکی تجویز کی مجاز ہے جبکہ ویسی عدالت موجود ہو یا جس حالمین کہ قانوناً ایسا اختیار نہ دیا گیا ہو کہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۵ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۵۶ سنہ ۱۸۸۶ء (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۳ء (۲) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۱ و جلد ۱۹ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۴۱ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۴ صفحہ ۱۴۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۹ - (۵) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۶۳ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۹ صفحہ ۱۹۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۴۴ - (۸) بمبئی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۸۹ -

مدعی جس حالتمین چاہے عرضی گذرانے۔

(ب) اگر نالش جائداد غیر منقولہ کی بابت ہو مگر دفعہ ۱۶ کی شرط اُس سے متعلق نہو اور یہ واضح ہو کہ ویسی جائداد کا کوئی جزو اُس عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر واقع نہین ہے جسمین کہ عرضی نالش پیش کیگئی۔

(ج) اگر کسی اور صورت مین یہ واضح ہو کہ بناے دعوے ویسی حدود اراضی کے اندر پیدا نہین ہوئی اور نہ مدعاعلیہم مین سے کوئی مدعاعلیہ اُن حدود کے اندر رہتا یا کاروبار کرتا یا بذات خاص منفعت کیلئے کوئی کام کرتا ہے۔

عرضی نالش واپس کرنے کے وقت کا ضابطہ	عرضی نالش واپس کرنے کیوقت جج اپنے ہاتھ سے عرضی نالش کی پشت پر اُسکو داخل کی تاریخ اور نیز تاریخ واپسی کی اور نام شخص پیش

کنندہ کا اور مختصر حال اس امر کا کہ کس وجہ سے واپس کی گئی لکھہ دیگا۔

بعد قایم ہونے امور تنقیح طلب اور قلمبندی شہادت کے اگر یہ معلوم ہو کہ مقدمہ قابل سماعت دوسری عدالت کے ہے تو عرضی دعوی واپس ہونا چاہئے (۱) اپیل مین (۲) اور اپیل دوم مین بھی (۳) جب عرضی دعوی بعد کٹ جانے اسٹامپ کے واپس ملے تو وہ بدون اسٹامپ جدید کے قبول ہو سکتا ہے (۴) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۸۔ چونکہ شرط مندرجہ ۱۶ مجموعہ ہذا کی رو سے نہ صرف یہ ضروری ہے کہ دادرسی مستدعیہ کامل طور پر بوساطت ذاتی تعمیل حکم مدعاعلیہ کے حاصل کیجانی چاہئے بلکہ یہ بھی کہ مدعاعلیہ اُس عدالت کے حدود اختیارات کے اندر ساکن ہونا چاہئے جسمین کہ نالش رجوع کی گئی ہو۔ ایسی صورت مین عدالت کو نالش خارج نہ کرنی چاہئے بلکہ زیر دفعہ ہذا عدالت مناسب مین پیش کیجانے کیواسطے واپس دیجانی چاہئے (۵) جس حال مین کہ بلحاظ نوعیت نالش کے مدعاعلیہ کا اُس عدالت کے حدود اختیار کے اندر رہنا ضروری ہو جسمین کہ نالش رجوع کیجاوے لیکن اسکا وہان رہنا ثابت نہو تو مناسب ضابطہ یہ ہے کہ عرضی دعوی عدالت مناسب مین رجوع کئے جانے کے واپس دیا جاوے نہ کہ نالش خارج

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۳ و ۳۸۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۲ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۱ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۳ء (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۳۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۶ء۔ (۴) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۳۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۷۔

کردیجادے (۱)

اپیل حکم زیر دفعہ ہذا بوجہ نہ ہونے ایک ڈگری کے قابل اپیل نہین ہے لیکن قابل نگرانی ہے (۲) لیکن دیکھو دفعہ ۵۸۸ (۶) ایکٹ ہذا - اپیل دوم نہین ہوسکتا (۳) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ و نمبر ۹۵ ۱۸۹۹ء پنجاب کارڈ -

عرضی نالش منظور ہونے پر ضابطہ

دفعہ ۵۸ - مدعی کو لازم ہے کہ ایک یادداشت اُن دستاویزات کی اگر کچھ ہوں جو مدعی نے عرضی نالش کے ساتھ پیش کی ہوں عرضی نالش کی پشت پر لکھدی یا عرضی نالش کے ساتھ منسلک کردے - اور اگر عرضی نالش منظور ہو تو عرضی نالش کی اُس قدر نقلین سادہ کاغذ پر پیش کرے جس قدر مدعا علیہم ہوں الا اُس صورت مین کہ عدالت عرضی نالش کی طوالت یا مدعا علیہم کی تعداد کے لحاظ سے یا کسی اور وجہ کافی سے مدعی کو اجازت دے -

مختصر بیانات اُسی تعداد کے مختصر بیانات (۱) نوعیت دعوے یا دادرسی یا چارہ جوئی کے جسکی نالش کی جائے مرتب کرکے داخل کرے پس ایسی صورت مین مدعی ویسے بیانات داخل کریگا -

اگر مدعی بحیثیت قایم مقامی نالش کرے یا مدعا علیہ پر یا مدعا علیہم مین سے کسی پر بحیثیت قایم مقامی نالش کیجائے تو ویسے بیانات سے واضح ہونا چاہیے کہ مدعی کس حیثیت سے نالش کرتا ہے یا مدعا علیہ پر اُسکی کس حیثیت سے نالش ہوئی ہے -

مدعی کو اختیار ہے کہ باجازت عدالت ویسے بیانات کو اس غرض سے ترمیم کرے کہ وہ عرضی نالش کے مضمون کے مطابق ہوجائین -

عدالت کا اعلی اہلکار احکام کی تعمیل کرنے والا ویسی یادداشت اور نقلوں یا بیانات پر اُس صورت مین دستخط کریگا جب وہ اونکا معاینہ کرنے کیوقت اُنکو صحیح پائے -

نالشون کا بہی مین درج ہونا عدالت اُن مراتب کو جو دفعہ ۵۰ مین مذکور ہین ایک کتاب مین بھی جو اسغرض سے مرتب ہیگی اور جسکا نام نالشات (۲) دیوانی کا رجسٹر ہوگا درج کرائیگی - اور

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶۷۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۲ و جلد ۳ صفحہ ۳۲۰ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۵۶ و نمبر ۱۵ ۱۸۹۸ء و نمبر ۸ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ (۱) بیانات مختصر کے نمونون کیلیے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱۱۷ - (۲) رجسٹر کے نمونہ کیلیے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱۱۶ - اور عدالتہای ہائیکورٹ مقررہ حسب سند شاہی کے اختیار تغیر نمونہ مذکور کے لیے ملاحظہ طلب بعد کی دفعہ ۶۳۸ - واسطے اختیار درباب مقرر کرنے علیحدہ رجسٹر دیگر قسم نالشون کیلیے جو مابین زمینداران و اسامیان ممالک متوسط اور بنگالہ مین ہون ملاحظہ طلب ممالک متوسط کی رینٹ ایکٹ نمبر ۱۸ ۱۸۸۱ء و بنگالہ کیلیے ملاحظہ طلب بنگالہ کی رینٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۸۸۵ء درباب مزید اندراجات کے رجسٹر مین ملاحظہ طلب بعد کی دفعات ۳۲۵ و ۶۴۷ و ۵۷۲

جو نالشات رجسٹر مذکور مین درج ہون اُنپر ہر سال بترتیب تاریخ داخل ہونے عرضیالش کے نمبر چڑھائے جاینگے ۔

جسصورتمین دو نالشات ایکہی دن داخل کیگئین ہون تو بشرطیکہ خلاف ثابت نہو قیاس کرنا چاہئے کہ وہ اسی ترتیب سے داخل ہوئی ہین جس سے وہ درج رجسٹر بلحاظ نمبر شمار کیگئی ہون (۱)، ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۸۹ کو ایک عرضیدعوی پیش کیا گیا اور وہ بطور نالش درج رجسٹر کیا جاکر اُسپر نمبر ثبت کیا گیا اسکے ساتھ ایک نقل اقتباسات بہی جو مدعی تہی معاملہ پر جو ن کیونسطے ملتوی رکہا گیا تہا تاکہ اُس تاریخ پر پیش کیجائیں اور نقل مذکور کا مقابلہ اور تصدیق کیجاے اُس تاریخ پر تو مدعی اور نہ اُسکا وکیل ہی حاضر ہوا۔ عدالت نے عرضیدعوی کو بدین قرار داد خارج کیا کہ تا وقتیکہ نقل اقتباسات منسلکہ عرضیدعوی درست ثابت نہو کوئی سمن جاری نہیں کیے جاسکتے لیکن حکم مذکور تجویز ہوئی کہ چونکہ عرضیدعوی ۱۲ اپریل کو درج رجسٹر کیا گیا تہا اسلئے سمن جاری کیے جانے چاہئین تہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین کوئی ایسا حکم موجود نہین جسکے سبب سے عرضیدعوی کے خارج کیے جانیکی اجازت دیگئی ہو۔ وہ تاوان جو مدعی پر عدم دخال ہیجات کے باعث عاید ہوا تہا دفعہ ۶۲ مین مقرر کیا گیا ہے یعنے یہ کہ وہ حساب کتاب مذکور کے داخل کرنے کے قابل بدون خاص عدالت جج کے نہ تہا (۲)،

پیش کرنا اُس دستاویز کا جسکی بنا پر مدعی نالش کرے اور دستاویز یا نقل کا حوالہ کرنا۔	**دفعہ ۵۹** ۔ اگر مدعی کسی دستاویز کی رو سے نالش کرے جو اسکے پاس یا اسکے اختیار مین ہو تو اسکو لازم ہے کہ دستاویز مذکور عرضیالش داخل کرنیکے وقت عدالتمین پیش کرے اور دستاویز یا اسکی ایک نقل عرضیالش کے ساتھ نتہی ہونے کیلئے اسیوقت عدالت کے حوالہ کرے ۔
اور اور دستاویزونکی فہرست	اگر مدعی کسی اور دستاویزات پر اپنے دعوی کی تائید مین بطور ثبوت کے استدلال کرے (عام اس سے کہ وہ اسکے پاس ہون یا اسکے اختیار مین ہون یا نہون) تو اسکو لازم ہے کہ ویسی دستاویزات کو ایک فہرست مین درج کرے جو عرضیالش مین شامل یا اسکے ساتھ نتہی کیجائیگی ۔

دیکہو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۶۳ و ۱۳۰ مجموعہ ہذا و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ ۔ عرضیدعوی بدینوجہ نامنظور نہین کیا جاسکتا کہ دستاویز بنا نالش ہمراہ پیش نہین کیگئی (۳)، مدعا علیہ مستحق ہے کہ اُن دستاویزات کی نقل داخل کرے جنکی بنا پر نالش کیگئی ہو اور جو عرضیدعوی کیساتھ داخل کیگئی ہو (۴)،

اظہار اُسصورتمین کہ جب دستاویزات اسکے پاس یا اسکے اختیار مین نہون	**دفعہ ۶۰** ۔ اگر کوئی ویسی دستاویز مدعی کے پاس یا اسکے اختیار مین نہو تو جہانتک ممکن ہو مدعی یہ ظاہر کریگا کہ وہ کس کے قبضہ یا اختیار مین ہے ۔
نالشات جو گمشدہ دستاویزات قابل خرید و فروخت پر مبنی ہون	**دفعہ ۶۱** ۔ جب کوئی نالش کسی دستاویز قابل خرید و فروخت پر مبنی ہو اگر دستاویز مذکور کا گم ہوجانا ثابت ہو اور مدعی اسبات کا اقرار نامہ حسب اطمینان عدالت لکہدے کہ آئندہ اگر کوئی اور شخص ویسی دستاویز کی رو سے دعوی کرے تو اسکی جوابدہی مدعی کے سر رہیگی تو عدالت اسیطرح ڈگری صادر کرسکیگی جسطرح اُسصورتمین صادر کرتی جبکہ مدعی دستاویز مذکور کو اپنی عرضیالش کیساتھ عدالتمین پیش کرتا اور معاً دستاویز کی ایک نقل عرضیالش کیساتھ نتہی ہونے کیلئے داخل کردیتا ۔

ایک نالش اس امر کی بابت ہوسکتی ہے کہ ہنڈی چک گمشدہ کا دلایا جاے یا اسکا روپیہ واپس کرایا جاے اور نویسندہ فریق بنایا جاے (۵)،

دوکانداری بہی کہاتے کا پیش ہونا	**دفعہ ۶۲** ۔ اگر دستاویز جسکی رو سے مدعی نالش ہو کسی دوکانداری بہی کہاتا یا دوسری

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۶۶ ۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ ۔ (۳) بمبئی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۶۹ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۹۵ ۔ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۹۰ ۔ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ ۔

بہی کی رقم ہو جو اُسکی پاس یا اُسکی اختیار مین ہو تو مدعی کو لازم ہے کہ عرضی نالش داخل کرنے کے وقت وہ اصل بہی و نیز نقل اُس رقم کی جس سے وہ استدلال کیا چاہتا ہو پیش کرے۔

اصل رقم پر نشان کر کے واپس کرنا

عدالت یا وہ اہلکار جسکو عدالت اُس کام کیلئے مقرر کرے فوراً اُس دستاویز پر شناخت کیلیے کچھہ نشان کریگا اور نقل کو معاینہ اور اصل کیساتھ مقابلہ کرکے اور اگر نقل صحیح پائی جاے تو اُسکی صحت کی تصدیق لکھکر اصل بہی مدعی کو واپس کریگا اور اُس نقل کو شامل کرائیگا۔

نامنظور ہونا اُس دستاویز کا جو عرضی نالش کیساتھ داخل کیوقت پیش نہ کیگئی ہو

دفعہ ۶۳ – جو دستاویز کہ مدعی کو بروقت گذراننے عرضی نالش کے علے التمیز پیش کرنی یا جو فہرست مندرجہ یا منسلکہ عرضی نالش مین داخل کرنی ضرور ہے اگر وہ اُسیطور پر پیش نکیجاے یا داخل نہ کیجاے تو نالش کی سماعت کیوقت بغیر اجازت عدالت کے اُسکیطرف سے وجہ ثبوت مین نہ لیجائیگی۔

اس دفعہ کی کوی عبارت اُن دستاویزات سے متعلق نہین ہے جو مدعا علیہ کے گواہون سے جرح کی سوالات کرنے کیلئے یا جواب کسی مقدمہ کے جو مدعا علیہ نے قایم کیا ہو علے التمیز پیش ہون یا جو کسی گواہ کو محض اُسکی یاددہی کیلئے دی جاوین۔

نہ لیجاویگی

الفاظ مندرجہ عنوان حکمی ہین اور مدعی کو بعد مین کسی ایسی دستاویز کے پیش کرنے کی مانع ہین جو اُسنے ہمراہ عرضیدعوی پیش نہین کی ورنہ فہرست منسلکہ عرضیدعوی مین درج کی تہی (۱) لیکن اجازت عدالت سے پیش کرسکتا ہے (۲) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ بمبئی صفحہ ۱۰۹ زیر دفعہ ۵۰ – ایکٹ ہذا – بوقت ادخال عرضیدعوی کے مدعی کو دستاویز کے موجود ہونیکا علم نہ ہونا مانع اسکا نہین ہے کہ وہ بعد مین پیش کیجاوے (۳) چنانچہ سرٹیفکیٹ نیلام رجسٹری شدہ کے شہادتمین لینے سے اس بنا پر انکار کرنا کہ وہ عرضی کی ہمراہ حسب دفعہ ۵۹ کے پیش نہین کیا گیا تہا نامناسب تہا کیونکہ وقت نالش کے وہ موجود نہ تہا (۴) بعض دستاویزات داخل کرنیکی اجازت منصف ضلع نے مدعی کو دوران تجویز نالش مین دی تہی جج ضلع نے بر طبق اپیل یہ تجویز کی کہ حاکم موصوف کو لازم ہے کہ دستاویزات مذکور کو بدینوجہ مسل سے خارج کرے کہ وی عرضیدعوی کے ساتہہ داخل نہین کیگئین نہ کسی فہرست مشمولہ عرضیدعوی مین مندرج ہین **تجویز ہوئی** کہ چونکہ دستاویزات مذکور عدالت ماتحت سے شہادت مین پذیرا کین لہذا عدالت اپیل کو اُسپر غور کرنا لازم ہے (۵)

اپیل

باجازت عدالت بعد مین دستاویز کا پیش کیا جانا کافی وجہ اپیل نہین ہو سکتا (۶) لیکن ویسے دستاویز کے شہادت مین لینے سے انکار کرنا عمدہ وجہ اپیل ہے (۷)

(۱) انڈین جورسٹ سلسلہ سابق جلد ۱ صفحہ ۶۲۵ تا یڈ ریورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵ (۲) ویکلی رپورٹ ۶۴ سنہ ۱۸۶۶ء ایکٹ ۱۰ صفحہ ۷۶ – (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۹۵ و جلد ۵ صفحہ ۲۶ – (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۷ – (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۲۳ – (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۶ – (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۷ –

باب (۶)[۱]

بابت اجرائے و تعمیل سمن[۲] کے

جاری ہونا سمن کا

سمن | **دفعہ ۶۴** - جب عرضی نالش داخل رجسٹر ہو جائے اور نقول یا بیانات مختصر جنکا داخل ہونا دفعہ ۵۸ کی رو سے ضرور ہے داخل ہو جائیں تو جائز ہے کہ سمن[۳] ہر مدعا علیہ کے نام اس حکم سے جاری کیا جائے کہ وہ تاریخ مندرجہ سمن پر عدالت میں حاضر ہو کر دعوے کی جوابدہی کرے۔

(الف) اصالتاً - یا

(ب) معرفت کسی پلیڈر کے جس کو بخوبی ہدائت کی گئی ہو اور جو تمام سوالات ضروری متعلقہ نالش کا جواب دے سکے - یا

(ج) معرفت کسی پلیڈر کے جس کے ہمراہ ایسا کوئی شخص ہو جو ویسے تمام سوالات کا جواب دے سکے -

ویسے ہر سمن پر جج یا اُس عہدہ دار کے دستخط ثبت ہونگے جس کو جج اُس کام پر مقرر کرے اور اُس پر عدالت کی مہر کیجائیگی -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عرضی نالش کے داخل ہونے کیوقت مدعا علیہ عدالت میں حاضر ہو کر مدعی کا دعوے اقبال کر چکا ہو تو کوئی ویسا سمن اُس کے نام جاری نہ کیا جائیگا -

عرضی دعوے داخل ہونیکے بعد پہلا فرض جج کا سمن بنام مدعا علیہ جاری کرنا ہے گو مدعا علیہ نابالغ ہے یا بالغ (ا) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷۹ زیر دفعہ ۵۸ ایکٹ ہذا -

حاضری | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۳۸ زیر دفعہ ۱۰۰ - ایکٹ ہذا -

جدید سمن | ایک درخواست واسطے جدید سمن حاضری کے نہیں ہو سکتی جبتک کہ پہلا سمن واپس

---

[۱] یہ باب بجز دفعہ ۷۷ کے مفصلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم - [۲] برٹش انڈیا میں ریاست ملک غیر کے سمن کی تعمیل کیلئے - ملاحظہ طلب مابعد کا نوٹ متعلق دفعہ ۶۵۰ (الف) [۳] سمن کے نمونجات کے لئے ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۱۷ [illegible]

عدالت میں نہ آجاوے (۱)

نقل یا بیان سمن کے ساتھ رہیگا

دفعہ ۶۵ - ہر دیسے سمن کے ساتھ اُن نقول یا بیانات مختصر میں سے جو دفعہ ۵۸ میں مذکور ہیں ایک نقل یا ایک بیان بھیجا جائیگا -

عدالت مدعا علیہ یا مدعی کو اصالتاً حاضر ہونیکے لئے حکم کرسکتی ہے

دفعہ ۶۶ - اگر عدالت کے نزدیک مدعا علیہ کا اصالتاً حاضر ہونا ضرور ہو تو سمن میں اُسکی نسبت یہ حکم ہوگا کہ مدعا علیہ عدالت میں بتاریخ مصرحہ سمن اصالتاً حاضر ہو -

اگر عدالت کے نزدیک مدعی کا بھی اُسی روز اصالتاً حاضر ہونا ضرور ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ مدعی کے اُس روز اصالتاً حاضر ہونیکا حکم دے

مدعی کو اصالتاً حاضر ہونیکے لئے سمن کا اجرا ضروری نہیں لیکن اُسے حکم عدالت کی اطلاع ہونی چاہئے -

نتیجہ غیر حاضری | دیکھو دفعہ ۱۰۷ - ایکٹ ہذا -

کسی شخص کو اصالتاً حاضر ہونیکا حکم نہیں کیا جائیگا الاجبکہ وہ پچاس میل کے اندر یا جہاں ریلوے ہے دو سو میل کے اندر سکونت رکھتا ہو

دفعہ ۶۷ - کسی فریق کی نسبت اصالتاً حاضر ہونیکا حکم ندیا جائیگا اِلّا اُس صورت میں کہ اُس کی سکونت -

(الف) عدالت کے معمولی اختیارات سماعت ابتدائی کی حدود ارضی کے اندر ہو - یا

(ب) ویسی حدود کے باہر ہو مگر کچہری سے پچاس میل سے کم فاصلہ پر یا اگر ریل گاڑی اُس کے مقام سکونت سے مقام عدالت تک کے فاصلہ کے پانچ سدس میں چلتی ہو تو کچہری سے دو سو میل سے کم فاصلہ پر کسی مقام میں ہو -

سمن خواہ واسطے قرارداد امور تنقیح طلب کے ہوگا یا واسطے انفصال قطعی کے -

دفعہ ۶۸ - سمن جاری کرنیکے وقت عدالت یہ امر طے کریگی کہ سمن صرف واسطے قرارداد امور تنقیح طلب کے ہوگا یا واسطے انفصال قطعی نالش کے اور سمن میں اُس کے مطابق ہدایت لکھی جائیگی -

مگر شرط یہ ہے کہ ہر نالش مسموعہ عدالت ہائے مطالبات خفیفہ میں سمن واسطے انفصال قطعی نالش کے جاری کیا جائیگا[۱] -

تقرر تاریخ مدعا علیہ کی حاضری کے لئے

دفعہ ۶۹ - مدعا علیہ کی حاضری کے لئے تاریخ مقرر کرنے کے وقت عدالت مراتب مندرجہ ذیل کا خیال رکھیگی یعنی قلت یا کثرت کار مرجوعہ کی اور مدعا علیہ کی

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۶ - نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۲ - ۱۵ دربارہ نالشات واسطے وصول یابی لگان کے بنگالہ میں ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی دیہی کے ایکٹ ۸ ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۱۴۸

سکونت کا مقام اور مدت جو سمن کی تعمیل کے لئے ضرور ہے - اور وہ تاریخ ایسی مقرر کیجائیگی کہ مدعا علیہ کو تاریخ مقررہ تک حاضر ہو کر مقدمہ کی جوابدہی کرنیکی مہلت کافی ملے -
یہ بات کہ کسقدر عرصہ "مہلت کافی" کہلائیگا ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے تجویز کیجائیگی -
اس شخص کے نام جو حاضری عدالت سے معاف رکھا گیا ہو زیر دفعہ ہذا سمن جاری نہیں ہو سکتا (۱) عموماً تاریخ حاضری مدعا علیہ ایک ہفتہ سے کم ہونی چاہئے اگر کسی خاص وجہ سے کم میعاد مقرر کیجائے تو وجہ مذکور حکم میں لکھنی ہو گی (۲) ایک کتاب یادداشت پیشی مقدمات روزمرہ عدالت میں اور ایک فہرست مقدمات درِ عدالت پر آویزاں رہنی چاہئے (۳)

سمن مشعر اس حکم کے ہو گا کہ مدعا علیہ اُن دستاویزات کو پیش کرے جنکی مدعی کو ضرورت ہو یا جنپر مدعا علیہ استدلال کرتا ہو

دفعہ ۷۰ - سمن میں جس کی رو سے حاضر ہونے اور جوابدہی کرنے کا حکم ہو مدعا علیہ کے نام یہ حکم مندرج ہو گا کہ کوئی دستاویز جو اُس کے قبضہ یا اختیار میں ہو اور جس میں نسبت روئداد مقدمہ مدعی کے کچھ شہادت ہو یا جس پر مدعا علیہ کو اپنی جوابدہی کی تائید کے لئے استدلال کرنا منظور ہو پیش کرے -

انفصال قطعی کیلئے سمن جاری ہونے پر مدعا علیہ کو اپنے گواہوں کو حاضر کرنیکے لئے حکم ہو گا

دفعہ ۷۱ - جب سمن واسطے انفصال قطعی نالش کے ہو تو اُس میں مدعا علیہ کے نام یہ ہدایت لکھی جائیگی کہ جو تاریخ مدعا علیہ کی حاضری کے لئے مقرر ہوئی ہے اُس تاریخ کو ایسے گواہ پیش کرے جن کی شہادت پر اپنی جوابدہی کی تائید کے لئے مدعا علیہ کو استدلال کرنا منظور ہو -

سمن کی تعمیل

تعمیل کیلئے سمن کا حوالہ کرنا یا بھیجا جانا -

دفعہ ۷۲ - (۱)[۵۲] اگر مدعا علیہ اُس عدالت کی حدود اختیار کے اندر سکونت رکھتا ہو جہاں نالش رجوع ہوئی ہے یا کوئی ایسا ایجنٹ سکونت رکھنے والا اُس حدود اختیار کے اندر رکھتا ہو جو سمن کے لینے کا مجاز ہو تو سمن معمولاً عہدہ دار مناسب کی معرفت یا اُسکے ماتحت کے کسی عہدہ دار کی معرفت تعمیل کرائے جانیکے لئے عہدہ دار مذکور کو حوالہ کیا یا بھیجا جائیگا -

(۱) مارشل رپورٹ صفحہ ۲۷ (۲) سرکلر نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب چیفکورٹ (۳) سرکلر نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب چیفکورٹ

۵۱ - دربارہ سمن کی تعمیل کے اُن نالشوں میں جو بنام جماعات سند یافتہ اور کمپنیوں کے ہوں - ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۴۳ -

۵۲ دفعہ ۷۲ بجائے اصل دفعہ کے بذریعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۹۰۸ء (نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۹۰۸ء) کی دفعہ ۱۰ کے قایم کی گئی -

(۲) عہدہ دار مناسب کسی ایسی عدالت کا عہدہ دار ہو سکتا ہے جو سوائے اوس عدالت کے ہو جس میں نالش رجوع ہوئی ہو۔ اور جہاں وہ ویسا عہدہ دار ہو اوس کو اون قواعد کی پابندی کے ساتھ جو عدالت العالیہ ہائیکورٹ اس بارہ میں وضع کرے بہ سبیل ڈاک یا کسی اور سبیل سے جسکی عدالت مذکور ہدایت کرے سمن بھیجا جا سکتا ہے۔

سمن کی تعمیل کا طریقہ

دفعہ ۴۶۔ تعمیل سمن کی اسطرح ہوگی کہ اوس کی ایک نقل دستخطی جج یا دستخطی اوس عہدہ دار کی جسکو جج اس غرض سے مقرر کرے اور بثبت مہر عدالت حوالہ یا پیش کیجائیگی۔[ا]

متعدد مدعا علیہم پر سمن کی تعمیل۔

دفعہ ۴۷۔ جب ایک سے زیادہ مدعا علیہم ہوں تو لازم ہے کہ ہر ایک مدعا علیہ پر سمن کی تعمیل کی جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر مدعا علیہم باہم شریک ہوں اور نالش بھی معاملہ شرکت سے متعلق ہو یا ایسے نقصان قابل نالش سے علاقہ رکھتا ہو جسکی دادرسی کا دعوے کوٹھی شراکتی پر ہو سکتا ہو تو بجز اوس صورت کے کہ عدالت اوس کے خلاف ہدایت کرے سمن کی تعمیل اسطرح ہو سکتی ہے یعنی

(الف) ایک مدعا علیہ پر خود اوس کے اور دوسرے مدعا علیہم کے لیئے یا

(ب) کسی شخص پر جو شراکتی کاروبار کا اہتمام اوس جگہ کرتا ہو جو کاروبار کا صدر مقام ہو اور عدالت کے معمولی اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی حدود اراضی کے اندر واقع ہو۔

دفعہ ہذا تابع دفعہ ۳۴۴ مجموعہ ہذا کے ہے (۱)

ایک نالش بغرض موثر کرانے رہن عادلانہ بعض جائداد مملوکہ کاروبار شراکت میں جو چند نابالغان اور دیگر اشخاص پر جو شراکت مذکور کے اراکین تھے رجوع کیگئی تھی اور کاروبار مذکور اوس عدالت کے حدود اختیار کے اندر کیا جاتا تھا جس میں نالش کیگئی تھی لیکن نابالغان اوس کے حدود اختیار سے باہر رہتے تھے سمن ہائے کی تعمیل نہ تو نابالغان پر اور نہ اون کے ولی پر ذاتی طور سے کیگئی تھی بلکہ سمن ہائے مذکور اوس مکان پر چسپاں کئے گئے تھے جسمیں کاروبار شراکت کیا جاتا تھا تجویز ہوئی کہ کوئی تعمیل سمن ذاتی طور پر یا وساطتاً نابالغان پر زیر دفعہ ۴۷ یا زیر دفعہ ۷۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہیں کیگئی اگر یہ فرض بھی کیا جائے کہ دفعات مذکور اس صورت سے متعلق ہو سکتی ہیں جسمیں بعض مدعا علیہم جو کاروبار

[ا] واسطے اختیار در بارہ ہدایت تعمیل سمن کے بذریعہ رجسٹری شدہ چٹھی کے اون نالشوں میں جو بنگالہ میں واسطے وصول باقی لگان کے ہوں۔ ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ع (نمبر ۸ مصدرہ ۱۸۸۵ع) کی دفعہ ۱۴۸ ضمن (د) اور دفعہ ۱۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۸۔

شراکت میں حق رکھتے ہوں نابالغان ہوں (۱)

سمن کی تعمیل مدعا علیہ کی ذات پر جب ممکن ہو یا اسکو ایجنٹ پر

دفعہ ۷۵ - جب ممکن ہو سمن کی تعمیل مدعا علیہ کی ذات پر کیجائیگی اِلاّ اُس حال میں کہ اُس کا کوئی ایجنٹ سمن لینے کا مجاز ہو کہ اُس صورت میں ویسے ایجنٹ پر سمن کی تعمیل ہونی کافی ہوگی۔

جو شخص مدعا علیہ کا عارتیاً کاروبار کرتا ہو اور گماشتہ یا کارندہ ہو اُسپر تعمیل سمن نہیں ہو سکتی (۲)

سمن کی تعمیل اُس ایجنٹ پر جس کے ذریعہ سے مدعا علیہ کاروبار کرتا ہو

دفعہ ۷۶ - اگر نالش کسی کاروبار یا کام کی بابت ایسے شخص کے نام ہو جو عدالت جاری کنندہ سمن کے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر سکونت نہ رکھتا ہو تو تعمیل سمن کی کسی مینیجر یا ایجنٹ پر جو بروقت تعمیل سمن بذات خود اُس کاروبار یا کام کو اُس شخص کیطرف سے ویسی حدود کے اندر کرتا ہو تعمیل کافی متصور ہوگی۔

اس دفعہ کی غرض کیلئے جہاز کا ناخدا اُس کے مالک یا چارٹر یعنی کرایہ کرنیوالے کا ایجنٹ سمجھا جائیگا۔

دفعہ ہذا تابع دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ہذا ہے (۳) واسطے تکمیل شرائط دفعہ ہذا دربارہ تعمیل سمن اوپر کارندہ کے ایک ایسا شخص ہونا چاہیے جو عدالت کے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر نہ رہتا ہو مگر کاروبار بذریعہ سربراہکار یا کارندہ کے اُن حدود کے اندر کرتا ہو اور اُسپر نالش بابت ایسے کاروبار کے ہوئی ہو جو خاص فی الحقیقت کارندہ یا سربراہ مذکور کرتا ہو یا جزو کاروبار مذکور کا ہو (۴) دربارہ تعمیل سمن ذاتی طور پر یا وساطتاً نابالغان پر دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۷ زیر دفعہ ۵۴ مجموعہ ہذا۔ تعمیل سمن جہاز کے اُس ایجنٹ پر جس سے کہ جہاز متعلق ہو معاملات متعلق جہاز میں اُس کے مالک کی نسبت تعمیل کافی متصور ہوئی (۵)

جس حال میں کہ ایجنٹ نے سمن لینے سے انکار کردیا ہو تو سمن کا چسپاں کرنا ضروری نہیں (۶)

جائیداد غیر منقولہ کی نالشوں میں سمن کی تعمیل اس ایجنٹ پر جو مہتمم ہے۔

دفعہ ۷۷ - اُس نالش میں جو کہ واسطے دادرسی کے نسبت جائیداد غیر منقولہ یا معاوضہ نقصان جائیداد غیر منقولہ کے ہو اگر سمن کی تعمیل مدعا علیہ کی ذات پر نہ ہو سکے اور مدعا علیہ کا کوئی ایسا ایجنٹ نہ ہو جس کو تعمیل سمن کے قبول کرنیکا اختیار ہو تو جایز ہے کہ سمن کی تعمیل مدعا علیہ کے کسی ایجنٹ پر جو جائیداد کا انتظام کرتا ہو کیجائے۔

نالش بیعبات جو برخلاف راہن اور مرتہنان کے ہو اُسمیں تعمیل سمن ایجنٹ مرتہنان پر جس کی تحویل میں جائیداد ہو کافی ہے (۷)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۳۳ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۶ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۴۶ (۵) بمبئی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۹۷ (۶) فیصلہ کلکتہ ہائیکورٹ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۸۲ء - (۷) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۳

مدعا علیہ کے اہل خاندان منجز کور پر کب سمن کی تعمیل ہو سکتی ہے۔

دفعہ ۷۸۔ اگر کسی نالش میں مدعا علیہ دستیاب ہو سکے اور کوئی ایجنٹ جو سمن لینے کا مجاز ہو اُس کی طرف سے موجود نہ ہو تو جایز ہے کہ تعمیل سمن مذکور کی مدعا علیہ کے کسی اہل خاندان بالغ از قسم ذکور پر جو اُس کے ساتھ سکونت رکھتا ہو کیجائے۔

تشریح۔ ملازم حسب معنے اس دفعہ کے اہل خاندان میں داخل نہیں ہے۔

ایک مرد خاندان پر جو غیر حاضری مدعا علیہ میں اسکو گھر میں سکونت رکھتا ہو تعمیل سمن ہو سکتی ہے (۱) لیکن ایسا اُسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ مدعا علیہ پر تعمیل سمن کرنیکے لئے قرار واقعی کوشش کیگئی ہو۔

جبکہ سمن کی تعمیل ہو اُسکے دستخط اقبالی

دفعہ ۷۹۔ جب اہلکار تعمیل کنندہ سمن کی نقل مدعا علیہ کو اصالتاً یا مدعا علیہ کے لئے اُسکی کسی ایجنٹ یا اور شخص کو حوالہ یا اُس کے پاس حاضر کرے تو اہلکار مذکور کو ضرور ہے کہ اُس شخص سے جس کو نقل سمن حوالہ ہو یا جس کے روبرو نقل مذکور پیش کیجائے سمن کی تعمیل کے اقبال پر اصل سمن کی پشت پر دستخط کرالے۔

محض سمن کا دکھلانا کافی تعمیل نہیں ہے (۲) اور اگر رسپانڈنٹ نوٹس اپیل پر دستخط کرنیسے انکار کرے اور عہدہ دار تعمیل کنندہ بجائے اس کے کہ دروازہ پر چسپاں کرے اُسپر رپورٹ کرکے عدالت میں بھیجدے تو یہ کوئی کافی تعمیل نہیں ہے (۳) دیکھو شرح زیر دفعہ ۸۰ مجموعہ ہذا۔

طریقہ کارروائی جبکہ مدعا علیہ اقبال تعمیل سمن سے انکار کرے یا وہ نہ ملے

دفعہ ۸۰۔ اگر مدعا علیہ یا دوسرا شخص اُس کی تعمیل کے اقبال پر دستخط نہ کرے۔

یا اگر اہلکار تعمیل کنندہ کو مدعا علیہ نہ مل سکے اور کوئی ایجنٹ اُسکا نہ ہو جو اُس کی طرف سے سمن لینے کا مجاز ہو اور کوئی دوسرا ایسا شخص بھی نہ ہو جسپر سمن کی تعمیل ہو سکے۔

تو اہلکار تعمیل کنندہ سمن کی ایک نقل اس مکان کے صدر دروازہ پر چسپاں کر دیگا جس میں مدعا علیہ عموماً سکونت رکھتا ہو۔ اور بعد ازاں اصل سمن اُس کے جاری کرنیوالی عدالت کو واپس کر دیگا۔ اور اُس کی پشت پر یا کسی پرچہ منسلکہ پر یہ لکھدیگا کہ اسطور پر نقل چسپاں کی اور چسپاں کرنیکے حالات بھی اُس تحریر میں درج کرے گا۔

نہ مل سکے سے مراد باوصف کوشش و تلاشی معقول کے مدعا علیہ کا نہ ملنا ہے نہ کہ چند روز کیلئے جبکہ مذکوری تعمیل کو گیا ہو اور مدعا علیہ کہیں چلا گیا ہو (۴) سمن مسکن مدعا علیہ پر اس حالت میں چسپاں کرنا جایز ہے جبکہ

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۷۴ ۱۸۸۲ء (۲) بمبئی رپورٹ فوجداری جلد ۵ صفحہ ۲۰ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۷ - (۴) کتابی سرکلر ۵/۱۶ ۱۸۶۲ء ممالک متوسط و سرکلر نمبر ۱۳ ۱۸۶۱ء جوڈیشل کمشنر اودھ -

مدعا علیہ مکان میں رہتا ہو مگر دستیاب نہ ہوتا ہو یا تعمیل سمن سے بچنے کے لئے مکان کو چھوڑ دیا ہو (۱) مجموعہ ہذا میں معاملہ تعمیل سمن میں مدعا علیہ کے خاندان کے اراکین اناث کو شمار نہیں کیا گیا اور نہیں اس قیاس پر انحصار نہیں کیا گیا کہ وہ مدعا علیہ کو اُن امور کی اطلاع دینگی جو کہ اُسکی عدم موجودگی میں وقوع میں آیا ہو ۔ پس جہانکہ مدعا علیہ عارضی طور پر گھر سے غیر حاضر ہو اور اُس کے گھر میں اُسکا ایجنٹ یا کوئی ذکور رکن خاندان موجود نہ ہو تو صاحب جج مجاز نہیں ہے کہ سمن کے اُس کے دروازہ پر لگائے جانیکو ایک مناسب تعمیل سمن متصور کرے ۔ سمن دوبارہ تعمیل کے واسطے مدعا علیہ کے مکان پر بھیجا جانا چاہئیے جبکہ تحقیقات سے یہ ظاہر ہو کہ وہ اغلباً گھر میں ہوگا اور وہیں ہوگا (۲) لیکن جس حال میں کہ افسر تعمیل کنندہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتا تھا کہ مطابق اُس اطلاع کے جو اُسکو دیگئی تھی اس امر کی کوئی امید نہ تھی کہ وہ مدعا علیہ پر ذاتی طور سے مناسب عرصہ کے اندر سمن کی تعمیل کر سکے لہذا وہ مجاز تھا کہ مکان کے دروازہ پر سمن چسپاں کرتا (۳) اگر تعمیل مدعا علیہ کے اقبال پر دستخط کرنے سے انکار کیا جاوے تو دروازہ پر چسپاں کرنا چاہئیے (۴) جہانکہ مدعا علیہ نہ پایا جاسکے تو بیان حلفی متعلق بہ تعمیل سے امور ذیل ظاہر ہونے چاہئیں :- (آ) کہ اُس کی تلاش میں مناسب کوشش کیگئی تھی اور (ٓ۲) کہ سمن کی ایک نقل اُس مکان کے دروازہ پر چسپاں کیگئی تھی جسمیں کہ مدعا علیہ بروقت تعمیل کے بالعموم رہتا تھا ۔ اور یہ امر کہ آیا شرائط مذکور حسب اطمینان عدالت ثابت کیگئی ہیں یا نہیں ہر ایک مقدمہ کے خاص واقعات پر مبنی ہونا چاہئیے (۵)

معمولاً رہتا ہو تعمیل سمن اُسی مکان پر ہونی چاہئیے جہانکہ معمولاً مدعا علیہ رہتا ہو (۶) جب مدعا علیہ کا مکان سکونت کوٹھی تجارتی سے علیحدہ ہو تو دروازہ کوٹھی پر سمن کا چسپاں کرنا کافی تعمیل نہیں ہے (۷) وہ مکان جس کے صدر دروازہ پر سمن چسپاں ہو سکتا ہے معمولی مسکن مدعا علیہ ہونا چاہئیے نہ یہ کہ کسی مکان مدعا علیہ کے دروازہ پر چسپاں کر دیا جاوے (۸) اگر مدعا علیہ کا گھر میں نہ ہونا اور اُسکا دوسری جگہ ہونا اہلکار تعمیل کنندہ کو معلوم ہو تو دروازہ پر سمن چسپاں کرنا عمدہ تعمیل نہیں ہے (۹) اور محض عارضی عدم موجودگی ایک شخص کی جسپر سمن کی تعمیل کیجانی ہو افسر تعمیل کنندہ کو اس امر کا مجاز نہیں بناتی کہ وہ سمن دروازہ پر

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۳ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۴ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۱ — (۶) مدراس رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ (۷) بمبئی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۳۸ (۸) رپورٹ ہائیکورٹ صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۶۳ —

چسپاں کرے اس کا فرض ہے کہ اُن اشخاص کا پتہ لگانے میں کوشش کرے جنپر سمن کی تعمیل کیجانی ہوتا کہ اگر ممکن ہوسکے تو ذاتی تعمیل سمن کی کیجائے (۱) دفعہ ہذا صرف اُس صورت سے متعلق ہے جبکہ کوشش مناسب مدعاعلیہ کے پانیکی کیجائے اور نہ ملے یا ممکن ہے کہ تم کسی کے مکان پر جاؤ اور نہ ملے مگر اس سے کسی کوشش کا ہونا پایا نہیں جاتا۔ کوشش کے یہ معنے نہیں کہ تم اُس کے مکان پر جاؤ اُس کی نسبت دریافت اور تحقیقات کرو اور اگر معلوم ہو تو اُس کے پیچھے جہاں وہ ہو تعمیل سمن کیلئے جاؤ تم کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ وہ کب مکان پر آویگا اور اُس وقت اُس کے مکان پر جاؤ بغرض اس امر کے کہ تعمیل حسب دفعہ ہذا کے کیجائے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کوشش معقول مدعاعلیہ کے پانے کی کیگئی یہ طریقہ جو ان ممالک میں جاری ہے کہ بلا تحقیقات صرف ایک مرتبہ جاکر لوٹ آنے سے نہ ملنا فرض کیا جاتا ہے نامعقول ہے (۲) جبکہ تعمیل سمن کی مدعاعلیہ پر بذریعہ لگانے نقل سمن کے دروازہ اُس کے مسکن پر کیجاوے تو عدالت کو یہ امر تحقیق کرنا چاہئے کہ آیا حسب ضابطہ تعمیل سمن کی اسطرح پر چسپاں کرنے کے ذریعہ سے ہوگئی یا نہیں اگر عدالت کی رائے نفی میں ہو تو سمن جدید کا جاری کرنا لازمی ہے ورنہ دیگر نہج پر تعمیل کی ہدایت کیجاوے قبل اس کے کہ عدالت یہ تجویز کرے کہ اسطریقہ کی تعمیل کافی ہے اس کو اس امر کا اطمینان ہونا چاہئے کہ مدعاعلیہ تعمیل سمن سے بچنے کی غرض سے روپوش ہے۔ جبکہ کوئی سمن ایک عدالت سے دوسری عدالت کو اُس کے ذریعہ سے تعمیل ہونیکے لئے بھیجا جاوے تو عدالت فرستندہ پر لازم نہیں ہے کہ ہر صورت میں اپنا اطمینان اس امر کا کرلے کہ قانون متعلق تعمیل پر بخوبی عمل کیا گیا کارروائی ہائے عدالت انصاف کی نسبت یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ ہر امر باضابطہ عمل میں آیا اور اگر جواب تعمیلی مرسلہ عدالت تعمیل کنندہ سمن میں یہ تحریر ہو کہ سمن کی باضابطہ تعمیل ہوگئی تو قیاس مذکور لازم آویگا بجز اس کے کہ اُس جواب سے کوئی بیضابطگی صریح یا صاف خلاف ورزی قانون ظاہر ہو جبکہ جواب کسی عدالت مجاز سے اس مضمون کا آوے کہ تعمیل سمن باضابطہ عمل میں آئی تو ہمیشہ یہ قیاس کرنا جائز ہے کہ یا تو ذات پر تعمیل ہوگئی یا دوسری طرح پر تعمیل حسب دفعہ ۸۲ یا دفعہ ۸۰ و ۸۲ یکجائی مجموعہ کے عمل میں آئی (۳) ضابطہ مندرجہ ہذا اپیل سے بھی متعلق ہے (۴)

سمن کی تعمیل کا وقت اور طریقہ اُسکی پشت پر لکھا جانا — **دفعہ ۸۱** ۔ جملہ صورتوں میں جب سمن کی تعمیل

(۱) انڈین لا رپورٹ، مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۱ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۲ (۴) دیکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۶ ―

بموجب دفعہ ۷۹ کے کیجائے اہلکار تعمیل کنندہ کو لازم ہے کہ اصل سمن کی پشت پر یا کسی پرچہ منسلکہ پر یہ حال لکھے یا لکھوائے کہ سمن کی تعمیل کس وقت اور کس طریقے پر کی گئی۔

صرف کیفیت ناظر شہادت جائز تعمیل سمن کی نہیں ہے اسکی تصدیق بذریعہ بیان حلفی تعمیل کنندہ کے ہونی چاہئے (۱)

اہلکار تعمیل کنندہ کی زبان بندی | **دفعہ ۸۲** - [جب دفعہ ۸۰ کی رو سے کوئی سمن واپس آئے تو عدالت کو اگر دفعہ مذکور کی رو سے اس واپسی کی تصدیق اہلکار تعمیل کنندہ کے حلفنامہ سے نہوئی ہو لازم ہوگا اور اگر اس کی اس طرح پر تصدیق ہوئی ہو تو اختیار ہوگا کہ اہلکار تعمیل کنندہ کی اسکی کارروائیوں کی بابت حلفاً زبان بندی لے یا کسی دوسری عدالت کے ذریعہ سے اس کی اسطرح پر زبان بندی لوائے] اور جائز ہے کہ اس باب میں تحقیقات مزید جو اسکی دانست میں مناسب ہو عمل میں لائے اور خواہ یہ قرار دیگی کہ سمن کی تعمیل حسب ضابطہ ہوگئی یا جس طور پر کہ اس کی دانست میں مناسب ہو اس کی تعمیل کرنیکا حکم دیگی۔

سمن کی تعمیل اور طریقہ سے | جب عدالت کو کسی وجہ سے یقین ہو جائے کہ مدعاعلیہ اس غرض سے کہ سمن کی تعمیل اسپر نہونے پائے روپوش رہتا ہے یا کسی اور وجہ سے سمن کی تعمیل معمولی طور سے نہیں ہوسکتی ہے تو عدالت یہ حکم صادر کریگی کہ بذریعہ چسپاں کرنے ایک نقل سمن کے کچہری کی کسی نظرگاہ عام پر اور بھی مدعاعلیہ کے اس مکان (اگر کوئی ہو) کے منظر عام پر جسمیں آخر مرتبہ اسکا سکونت رکھنا معلوم ہو یا کسی اور طور سے جو عدالت کو مناسب معلوم ہو سمن کی تعمیل کیجائے۔

ضابطہ مندرجہ دفعہ ہذا اپیل سے بھی متعلق ہے (۲) وہ شخص جسکی ذات پر تعمیل کیجانی چاہئے بچتا ہو تو بموجب دفعہ ہذا کارروائی کرنی چاہئے (۳) لیکن عدالت کا اسبارہ میں اطمینان ہونا ضروری ہے اور اسکی وجوہات اطمینان درج کرنی چاہئیں (۴) اگر مدعاعلیہ دوسرے گاؤں میں گیا ہو تو

(۱) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۳ صفحہ ۱۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ ۳ و جلد ۷ صفحہ ۲ ۳۶۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۵ - ۵ یہ الفاظ دفعہ ۸۲ میں بجائے الفاظ "جب کوئی سمن بموجب دفعہ ۸۰ کے واپس آئے عدالت اہلکار تعمیل کنندہ سے اسکو حلف دیکر حال کارروائی کا جو اسکی ہو دریافت کریگی" کے بذریعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۱ کے قایم کئے گئے۔ (۲) ملاحظہ طلب ہے جسکا ضمیمہ ۴ نوٹ نمبرات ۱۲۰ و ۱۲۱ -

(۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۷ (۳) نمبر ۱۴ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و نمبر ۹۰ ۱۸۸۱ء (۴) کلکتہ لا رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۹۷ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۶ و جلد ۶ صفحہ ۷۳ و ۷۹ -

مگر سمن بھیجنا چاہئیے (۱) محض عارضی عدم موجودگی ایک شخص کی جسپر سمن کی تعمیل کیجانی ہو افسر تعمیل کنندہ کو اس امر کا مجاز نہیں بناتی کہ وہ سمن دروازہ پر چسپاں کرائے اُسکا فرض ہے کہ اُن اشخاص کا پتہ لگانے میں کوشش کرے جسپر سمن کی تعمیل کیجانی ہو تاکہ اگر ممکن ہو سکے تو ذاتی تعمیل سمن کی کیجائے (۲) جسپر اسی کو در صورت انکار کے تعمیل دروازہ پر کرنا اور عدالت کو حسب دفعہ ہذا اسکی نسبت تحریر کرنا چاہئیے تھا اس تعمیل کی نسبت عدالت نے یہ تحریر کیا کہ تعمیل ہوگئی ہے یہ تعمیل کافی تجویز نہوئی (۳) نسبت ایجنٹ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ زیر دفعہ ۸۰ مجموعہ ہذا ۔ نسبت تعمیل معرفت عدالت دیگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۲ زیر دفعہ ۸۰ مجموعہ ہذا ۔

اور طریق سے سمن کی تعمیل ہونیکا اثر

دفعہ ۸۳ ۔ سمن کی تعمیل اُس طریقہ پر جو بجائے طریقہ معمولی کے عدالت کے حکم سے اختیار کیا جائے اسی طرح مؤثر ہوگی کہ گویا سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر اصالتاً کیگئی تھی ۔

جب سمن کی تعمیل اور طریقہ سے ہو تو حاضر ہونیکا وقت مقرر کیا جائے گا ۔

دفعہ ۸۴ ۔ جب سمن کی تعمیل کسی اور طریقہ سے بموجب حکم عدالت کے کیجائے تو عدالت مدعا علیہ کی حاضری کے لئے اُس قدر میعاد مقرر کریگی جو بنظر حالت اس صورت کے مناسب معلوم ہو ۔

جس حال میں حکم تبدیل طریقہ سمن کا دیا جاوے تو بروئے دفعہ ہذا کافی وقت واسطے اطلاع امر مذکور مدعا علیہ کو دینا چاہئیے خواہ وہ کہیں ہو (۴)

سمن کی تعمیل جب مدعا علیہ اور عدالت کے علاقہ اختیار کے اندر سکونت رکھتا ہو اور سمن لینے کیلئے کوئی ایجنٹ نرکھتا ہو

دفعہ ۸۵ ۔ اگر مدعا علیہ سوائے اُس عدالت کے جسمیں نالش رجوع ہوئی ہو کسی اور عدالت کے علاقہ اختیار کے اندر سکونت رکھتا ہو اور جس عدالت میں نالش ہوئی ہو اُس کے علاقہ اختیار کی حدود ارضی کے اندر اُسکا کوئی ایجنٹ جو سمن لینے کا اختیار رکھتا ہو سکونت نرکھتا ہو تو ویسی عدالت سمن مذکور کو اپنے کسی اہلکار کی معرفت خواہ ڈاک پر کسی ایسی عدالت میں جو ہائیکورٹ نہو لیکن اُس مقام پر حکومت رکھتی ہو جہاں مدعا علیہ سکونت رکھتا ہو یعنی جس طریقہ سے سمن کی تعمیل کرانی آسان ہو مرسل کریگی ۔ اور مدعا علیہ کی حاضری کیلئے اُس قدر میعاد مقرر کریگی جو بنظر حالات اُس صورت کے مناسب معلوم ہو ۔

جس عدالت میں سمن بھیجا جائے وہ اُس کے وصول ہونے پر اُسی طرح کارروائی کریگی

(۱) نمبر ۹ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ء (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۶ ۔ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۹۹ ۔ ۵ ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ نمونجات ۱۲۰ و ۱۲۱ ۔

کہ گویا خود اُس نے سمن جاری کیا تھا۔ بعد ازاں اُس سمن کو معہ اُس مثل کے (اگر کچھ ہو) جو اس فقرہ کے موافق مرتب کی گئی ہو اُسی عدالت میں واپس کریگی جس نے کہ در اصل اُسکو جاری کیا ہو۔

ایک عدالت کے چپراسی کا دوسری عدالت کے حدود اختیار کے اندر سمن کی تعمیل کرانا جائز قرار پایا (۱)

جس حال میں کہ سمن ہائے ایک عدالت سے اُن اشخاص کے نام جاری کئے گئے ہوں جو اسکی حدود اراضی کے باہر رہتے ہوں اور تعمیل کو جانیکے لئے دوسری عدالت میں بھیجے گئے ہوں تو یہ اُس عدالت کا کام ہے جسنے سمن ہائے مذکور در اصل جاری کئے تھے کہ یہ تجویز کرے کہ آیا تعمیل سمن ہائے کی اس عدالت سے جس کے نام وہ بغرض تعمیل بھیجے گئے تھے کافی ہوئی ہے یا نہیں (۲) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۲ مندرجہ زیر دفعہ ۰ مجموعہ ہذا۔

پریزیڈنسی شہروں اور رنگون کے اندر اُس حکمنامہ کی تعمیل جو عدالت ہائے مفصل سے صادر ہو

دفعہ ۸۶ جب کوئی حکمنامہ ایسی عدالت سے صادر ہوا ہو جو بلاد کلکتہ اور مدراس اور بمبئی اور رنگون کی حدود کے باہر مقرر ہو اور اُس کی تعمیل کسی ویسے بلدے میں کرانی منظور ہو تو وہ حکمنامہ اُس عدالت مطالبات خفیفہ میں مرسل کیا جائیگا جس کے علاقہ اختیار کے اندر اُس کی تعمیل کرانی منظور ہو۔ اور ویسی عدالت مطالبات خفیفہ ویسے حکمنامہ کی نسبت اسیطرح عمل کریگی کہ گویا اُسی نے جاری کیا تھا۔ اور بعد ازاں اُس حکمنامہ کو اُسی عدالت میں واپس بھیجی گی جہانسے وہ جاری ہوا تھا۔

سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر جیلخانہ میں

دفعہ ۸۷۔ اگر مدعا علیہ جیلخانہ میں ہو تو سمن اُس جیلخانہ کے عہدہ دار مہتمم کو دیا جائیگا جس میں مدعا علیہ قید ہو۔ اور ویسا عہدہ دار مدعا علیہ پر سمن کی تعمیل کرائیگا۔ سمن معہ کیفیت اُس کی تعمیل کے جو سمن کی پشت پر لکھی جائیگی اور جس کیفیت کے ذیل میں دستخط عہدہ دار مہتمم جیلخانہ اور مدعا علیہ کے ثبت ہونگے اُس عدالت میں واپس بھیجا جائیگا جہانسے سمن جاری ہوا تھا۔

طریقہ کارروائی اگر جیلخانہ اور ضلع میں ہو

دفعہ ۸۸۔ اگر وہ جیلخانہ جسمیں مدعا علیہ قید ہو اُس ضلع میں نہ ہو جس میں نالش دایر ہوئی ہو تو جایز ہے کہ سمن بذریعہ ڈاک کے یا اور کسی طرق سے ویسے جیلخانہ کے عہدہ دار مہتمم کے پاس بھیجا جائے۔ اور ویسا عہدہ دار مدعا علیہ پر سمن کی تعمیل کرائیگا۔ اور وہ سمن حسب مندرجہ دفعہ ۸۷ معہ کیفیت اُس کی تعمیل کے جو اُس کی پشت پر لکھی جائیگی اور جسپر دستخط ثبت ہونگے اُس عدالت میں واپس بھیجا جائیگا جہاں سے وہ جاری ہوا تھا۔

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ اول۔ سلہ جواب سمن کے نمونہ کے لئے ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۲۱

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۰۹۔

سمن کی تعمیل جبکہ مدعا علیہ برٹش انڈیا کے باہر سکونت رکھتا ہو اور سمن لینے کیلئے کوئی ایجنٹ نہ رکھتا ہو۔

دفعہ ۸۹ - اگر مدعا علیہ برٹش انڈیا کے باہر سکونت رکھتا ہو اور برٹش انڈیا میں ایسا کوئی ایجنٹ نہ رکھتا ہو جو سمن لینے کا مجاز ہو تو سمن لفافہ میں بند ہوکر مدعا علیہ کے پاس اُس پتہ سے مرسل کیا جائے گا جہاں وہ سکونت رکھتا ہو۔ اور اگر اُس کے مکان سے اُس مقام تک جہاں عدالت واقع ہے ڈاک جاری ہو تو سمن بذریعہ ڈاک بھیجا جائیگا۔

قلمرو غیر میں برٹش ریزیڈنٹ یا کورٹ کے ذریعہ سے سمن کی تعمیل

دفعہ ۹۰[1] - اگر اُس قلمرو میں یا اُس کے لئے جہاں مدعا علیہ سکونت رکھتا ہو کوئی برٹش ریزیڈنٹ یا کوئی ایجنٹ یا سپرنٹنڈنٹ مقررہ برٹش گورنمنٹ ہو یا کوئی ایسی عدالت ہو[2] جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر یا قایم ہوئی ہو تو سمن مدعا علیہ پر تعمیل کرنیکے لئے ویسے ریزیڈنٹ یا ایجنٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا عدالت کو بسبیل ڈاک یا کسی اور سبیل سے بھیجا جائیگا۔ اور اگر ریزیڈنٹ یا ایجنٹ یا سپرنٹنڈنٹ یا جج عدالت سمن مذکور کی پشت پر اپنے دستخط سے یہ لکھکر واپس کرے کہ مدعا علیہ پر حسب طریقہ محکومہ بالا سمن کی تعمیل کی گئی ہے تو ویسی تحریر بظاہر سمن کی تعمیل کا ثبوت ہوگی۔

سمن کے عوض چٹھی

دفعہ ۹۱ - عدالت کو اختیار ہے کہ باوجود کسی عبارت مندرجہ دفعات ماسبق کے سمن کے عوض ایک چٹھی جسپر جج کے دستخط یا کسی اور عہدہ دار کے دستخط ثبت ہوں جس کو جج اُس کام کے لئے مقرر کرے مدعا علیہ کے نام بھیجے جبکہ اُسکا رتبہ عدالت کی دانست میں اس مراعات کے لایق ہو۔

اس چٹھی میں وہ تمام مراتب مندرج ہونگے جن کے سمن میں درج کرنیکا حکم ہے اور بحفظ احکام مندرجہ دفعہ ۹۲ کے وہ چٹھی ہمہ وجوہ بطور سمن کے متصور ہوگی۔

ایسی چٹھی بھیجنے کا طریقہ

دفعہ ۹۲ - جب چٹھی اُس طور پر بجائے سمن کے لکھی گئی ہو تو وہ بذریعہ ڈاک یا معرفت قاصد خاص منتخب کئے ہوئے عدالت کے یا اور کسی طریقہ سے جو عدالت کے نزدیک مناسب ہو مدعا علیہ کے پاس بھیجی جائیگی۔ الا جبکہ مدعا علیہ ایسا کوئی ایجنٹ رکھتا ہو جو سمن لینے کا مجاز ہو کہ اُس صورت میں جایز ہے کہ وہ چٹھی ویسے ایجنٹ کے حوالہ کیجائے یا اُس کے پاس بھیج دیجائے۔

---

[1] دفعہ ۹۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء (نمبر ۶ مصدرہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے قایم ہوئی۔

[2] واسطے اُن عدالتوں کی فہرستوں کے جو قلمرو غیر میں جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی طرف سے مقرر یا قایم ہوں - ملاحظہ طلب مابعد کانوٹ متعلق دفعہ ۶۵۰ (الف)

تعمیل حکمنامجات

حکمنامے کی تعمیل جاری کرانیوالے فریق کے صرف سے

دفعہ ۹۳ - ہر حکمنامہ جو اس مجموعہ کی روسے جاری کیا جائے اسکی تعمیل بصرف اُس فریق کے کی جائیگی جس کی درخواست پر وہ جاری ہوا تھا - الا اُس صورت میں کہ عدالت اور نہج کی ہدایت کرے -

تعمیل کا خرچہ

رسوم عدالت بابت ویسی تعمیل کے حکمنامہ کے جاری ہونیسے پیشتر میعاد مجوزہ عدالت کے اندر وصول کرلیجائیگی -

بغرض ادخال اخراجات حکمنامہ میعاد مقرر کرنی چاہیئے اگر میعاد مقرر نہ کیجائے تو عدم ادخال طلبانہ وجہ ڈسمسی نہیں ہو سکتی (۱)

اطلاعنامجات اور احکام تحریری کی تعمیل کیونکر ہو گی -

دفعہ ۹۴ - تمام اطلاعنامجات اور احکام جو اس مجموعہ کے مطابق کسی شخص کو دینے یا اُن پر تعمیل کرنے منظور ہوں تحریری ہونگے - اور اُسی طرح تعمیل کئے جائینگے جسطرح حسب مرقومہ بالا سمن کی تعمیل ہونی چاہیئے -

محصول ڈاک

محصول ڈاک

دفعہ ۹۵ - جبکہ کسی اطلاعنامہ یا سمن یا چٹھی پر جو اس مجموعہ کے بموجب جاری ہو کر بسبیل ڈاک روانہ کیجائے محصول ڈاک واجب الاخذ ہو تو وہ محصول اور رسوم اسکی رجسٹری کی روانگی سے پہلے اندر میعاد مجوزہ عدالت کے ادا کرنی ہوگی -

مگر شرط یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بعد حصول منظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ویسے محصول ڈاک یا رسوم رجسٹری یا دونوں کو معاف کرے یا کوئی شرح رسوم عدالت کی مقرر کرے جو اُس کے بدلے لی جائیگی -

نسبت قواعد محصول ڈاک ملاحظہ ہو کتابی سرکلر نمبر ۹/۱۴۷ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۸۹۵ء چیف کورٹ و سرکلر نمبر ۲۰ و ۲۳ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۹ و ۱۹ ۱۸۸۳ء ہائی کورٹ الہ آباد -

---

(۱) دیکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۰ و بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۵ و دیکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ -

باب (۷)[1]

ذکر فریقین کی حاضری اور غیر حاضری کے نتیجہ کا

باب بلحاظ دفعہ ۴ - ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۲ء کارروائیات با جرائے ڈگریات سے متعلق نہیں کیا جا سکتا - لیکن عدالت کو اختیار تمیزی حاصل ہے کہ بصورت عدم موجودگی کسی حکم کے جو کارروائیات اجرائے ڈگریات کے بارہ میں ہو باب ہٰذا کو حسب واقعات پیش آمدہ متعلق کرے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۹ ۴ - و جلد ۲۰ صفحہ ۵۱۴ -

دفعہ ۹۶ - جو تاریخ سمن میں مدعا علیہ کی حاضری اور جوابدہی کیلئے مقرر ہو چاہیئے کہ فریقین اصالتاً خواہ بمعرفت اپنے اپنے پلیڈروں کے اسی تاریخ کچہری میں حاضر ہوں تب نالش کی سماعت کیجائیگی بشرطیکہ نالش کی سماعت کسی تاریخ آیندہ پر جو عدالت مقرر کرے ملتوی نہ کیجائے -

فریقین اسی تاریخ کو حاضر ہوں جو سمن میں مدعا علیہ کی حاضری اور جوابدہی کیلئے مقرر ہو

تاریخ مقررہ سے مراد تاریخ سماعت اول ہے (۲)

دفعہ ۹۷ - اگر اس تاریخ کو جو واسطے احضار اور جوابدہی مدعا علیہ کے حسب مذکور مقرر ہوئی ہو یہ بات دریافت ہو کہ سمن موسومہ مدعا علیہ کی تعمیل اس وجہ سے نہیں ہو سکی کہ مدعی نے ویسی تعمیل کی رسوم عدالت جو واجب الاخذ تھی ادا نہیں کی تو عدالت مجاز ہوگی کہ نالش کی ڈسمسی کا حکم دے -

ڈسمسی نالش جب سمن کی تعمیل بوجہ مدعی کے نہ دینے جاری کرنے رسوم کے نہ ہو -

شرط | مگر شرط یہ ہے کہ گو سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر نہ ہوئی ہو حکم متذکرہ بالا اس صورت میں صادر نہ کیا جائیگا کہ مدعا علیہ اس روز جو اس کے حاضر ہونے اور جوابدہی کے لئے مقرر ہو عدالت میں اصالتاً یا بمعرفت کسی ایجنٹ کے جب وہ ایجنٹ کی معرفت حاضر ہونیکا مجاز ہو حاضر ہو جائے -

اگر نالش بوجہ عدم ادائے رسوم تعمیل سمن خارج ہو جائے تو جدید نالش ہو سکتی ہے (۳) تاریخ مقررہ سے پیشتر حکم حسب دفعہ ہٰذا صادر نہیں کیا جا سکتا (۴) اگر مدعا علیہ گرفتار کیا جا کر روبرو عدالت حاضر

---

[1] یہ باب بتفصلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم -

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۸۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۷ و انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۲۳۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۳ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ -

لایا جاوے گو کہ سمن کی تعمیل اُسپر ہوئی ہو حاضر ہونیکا مستحق ہے (۱)

اپیل زیر دفعہ ہذا کوئی اپیل کسی حکم کا نہیں ہو سکتا (۲)

نالش ڈسمس ہوگی اگر کوئی فریق حاضر نہو

دفعہ ۹۸ - اگر اُس روز جو مدعا علیہ کے احضار اور جوابدہی کے لیے مقرر ہو یا اُس کے بعد کسی اور روز جس روز تک نالش کی سماعت ملتوی کیگئی ہو فریقین میں سے کوئی بھی عدالت میں حاضر نہ آئے تو نالش ڈسمس کیجایگی - اِلّا اُسصورت میں کہ جج کسی وجوہ سے جن کو اُسے اپنے ہاتھ سے قلمبند کرنا چاہیئے اور طرح ہدایت کرے -

یہ دفعہ کارروائی متفرق سے متعلق ہے (۳) نیز اس حکم سے جو زیر دفعہ ۵۴۹ مجموعہ ہذا صادر کیا گیا ہو (۴) دربارہ درخواست ہائے اجراء ڈگریات کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۴۱ -

اگر نالش سپرد ثالثی کیگئی ہو جو تا ہنوز زیر تجویز ہو تو کوئی حکم مشعر اخراج نالش بعدم پیروی مدعی صادر نہیں کیا جا سکتا بجز اُس صورت کے کہ حکم مشعر منسوخی ثالثی بوجوہات کافی پہلے سے صادر کیا جاوے (۵) ضرور ہے کہ بروز تعطیل عدالت دیوانی میں حاضر ہونا اختیاری ہو فریقین میں سے کسی فریق کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا اور اگر کوئی فریق حاضری سے قاصر رہے تو عدالت مجاز اس امر کی نہیں ہے کہ مقدمہ کو عدم پیروی میں ڈسمس کرے (۶) مدعی کا یہ کہنا کہ میں پیروی کے لئے تیار نہیں ہوں کوئی وجہ التوا نہیں ہو سکتی (۷) حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں ہے (۸) نئی نالش ہو سکتی ہے یا درخواست تجویز ثانی ہو سکتی ہے (۹)

ایسی صورت میں مدعی نئی نالش کر سکتا ہے یا عدالت نالش کو پھر فائل میں چڑھا سکتی ہے

دفعہ ۹۹ - جب کوئی نالش دفعہ ۹۷ یا دفعہ ۹۸ کے بموجب ڈسمس کیجائے تو مدعی کو اختیار رہیگا کہ (بلحوظی قانون میعاد سماعت کے) نئی نالش کرے - یا اگر تاریخ صدور حکم ڈسمسی نالش سے تیس روز کے اندر مدعی عدالت کو اس بات سے مطمئن کر دے کہ رسوم عدالت مطلوبہ میعاد مقررہ تعمیل سمن کے اندر نہ داخل کرنے یا اُس کے نہ حاضر ہونے کی وجہ کافی تھی یعنے جیسی صورت ہو تو عدالت اُس حکم ڈسمسی کو منسوخ کر کے ایک تاریخ واسطے کارروائی نالش کے مقرر کریگی -

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۷ - و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۸۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۴۵ - (۵) نمبر ۷۱ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۶) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۷) سرکلر نمبر ۱۱ مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۸۹۱ء ممالک مغربی و شمالی (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ (۹) ملاحظہ ہو دفعہ ۹۹ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۹ -

اگر مدعی یہ ثابت کرے کہ اسکو نیک نیتی سے کوئی غلطی واقعہ ہوئی اور غیر وجہ تھی اس سلئے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر نہو سکا تو یہ امر واسطے دوبارہ قایم کرنے مقدمہ کے کافی ہے (۱) اگر کوئی مقدمہ قبل از تاریخ مقررہ بوجہ نہ داخل کرنے طلبانہ کے خارج ہوجائے تو دوبارہ دعوے ہوسکتا ہے (۲)

اپیل — حکم بحالی نالش قابل اپیل نہیں ہے (۳)

دسمسی نالش جبکہ بوجہ عدم تعمیل بعد واپس آنے سمن کے مدعی ایک سال کے اندر سمن جدید کی درخواست نکرے

دفعہ ۹۹ (الف) اگر بعد جاری ہونے سمن بنام مدعا علیہ یا بنام ایک شخص منجملہ چند مدعا علیہم کے عام اس سے کہ اُس کا اجرار یکم جون ۱۸۸۲ء کے ماقبل یا مابعد عمل میں آئے اور بعد واپس آنے سمن معہ کیفیت اُس کی عدم تعمیل کے مدعی تاریخ واپسی مذکور سے ایک برس کے اندر سمن جدید کے جاری کرانے کی درخواست نہ دے اور حسب اطمینان عدالت یہ ثابت نکرے کہ اُس نے اپنے مقدور بھر اُس مدعا علیہ کی سکونت دریافت کرنے میں کوشش کی ہے جس پر سمن کی تعمیل نہیں ہوئی یا یہ کہ مدعا علیہ مذکور سمن کی تعمیل سے گریز کر رہا ہے تو عدالت مجاز ہوگی کہ بمقابلہ ویسی مدعا علیہ کے نالش کو ڈسمس کردے۔

ویسی صورت میں مدعی کو اختیار رہیگا کہ بموجب قانون میعاد سماعت کے نئی نالش دایر کرے۔

محض داخل کرنا عرضیدعویٰ کا یا یہ امر کہ عرضیدعویٰ داخل عدالت ہے فی نفسہ تاثیر قانون حد سماعت کا مانع نہیں ہے اور چونکہ تدبیر تجدید سمن کی تین سال تک نہیں کیگئی اور نہ وجہ کافی واسطے معافی تساہل کے بیان کیگئی ہے درخواست بعد میعاد ہے (۴) اجرائے سمن کا حکم بعد میعاد کے صادر نہیں ہونا چاہئے سوائے اس کے کہ مدعی نے اس اثنا میں واسطے پیروی نالش کے باحتیاط مناسب جملہ کارروائی کی ہو جو اُسکو کرنی چاہئے تھی اگر مدعا علیہ کو اس حکم کی شکایت ہو تو مدعا علیہ کو منسوخی حکم کی درخواست گذراننی چاہئے (۵) درخواست بابت سمن جدید موسومہ مدعا علیہم درحالیکہ وہ سمن جو ابتدا جاری ہوا تھا بلا تعمیل واپس آیا اندر میعاد کے ہے اگر اندر ایک سال کے تاریخ متخطہ ناظر سے پیش ہو (۶) اگر اصل مدیون پر تعمیل سمن نکرائی گئی ہو تو اس باعث سے ضامن بری الذمہ مواخذہ مدعی سے نہیں ہوسکتا (۷)

(۱) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۳ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۲ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۶ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۰ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۶۷۔

طریقہ کارروائی جب صرف مدعی حاضر آئے

دفعہ ۱۰۰ - اگر مدعی حاضر ہو اور مدعا علیہ حاضر نہ ہو تو کارروائی مندرجہ ذیل عمل میں آئیگی - یعنے :-

جب حسب ضابطہ سمن کی تعمیل ہو -

(الف) اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ سمن کی تعمیل حسب ضابطہ کیگئی تھی تو عدالت مجاز ہوگی کہ مقدمہ میں یکطرفہ کارروائی کرے -

جب حسب ضابطہ سمن کی تعمیل نہ ہو -

(ب) اگر سمن کا حسب ضابطہ تعمیل پانا ثابت نہ کیا جاوے تو عدالت یہ حکم دیگی کہ ایک دوسرا سمن جاری کیا جاوے اور مدعا علیہ پر اسکی تعمیل کیجاوے -

جب سمن کی تعمیل ہو مگر ٹھیک وقت پر نہ ہو -

(ج) اگر یہ ثابت ہو کہ سمن کی تعمیل مدعا علیہ پر ہوگئی مگر اسقدر مدت پیشتر سے نہیں ہوئی کہ وہ تاریخ مندرجہ سمن تک حاضر ہو کر مقدمہ کی جوابدہی کر سکے تو عدالت نالش کی سماعت کسی اور تاریخ آئندہ پر جو عدالت کی تجویز سے مقرر ہو ملتوی رکھیگی - اور یہ ہدایت کریگی کہ تاریخ آخر الذکر کی اطلاع مدعا علیہ کو دیجاوے -

اگر سمن کی تعمیل مدت کافی کے اندر مدعی کے قصور سے نہوئی ہو تو عدالت اُسی حکم دے گی کہ ویسے التوار سے جو خرچہ عاید ہوا ہو ادا کرے -

دفعہ ہذا تاریخ مقررہ برائے سماعت اول ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ ملتوی شدہ تاریخ سے بھی متعلق ہے (۱) مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ منسوخ کیا گیا - جب مدعی کسی نالش میں وقت سماعت پر حاضر ہو اور مدعا علیہ حاضر نہو تو کارروائی مناسب جو عمل میں لانی چاہیئے وہ ہے جو دفعہ ہذا میں مقرر ہے عام اس سے کہ مدعا علیہ صرف حاضری اور جوابدہی دعوے کے لئے طلب کیا گیا ہے یا علاوہ بریں حاضر ہونے اور ادائے شہادت کیلئے طلب کیا گیا ہے (۲) مقدمہ کی تحقیقات نہیں ہونی چاہیئے جبتک کہ تعمیل سمن کافی طور پر ثابت نہو (۳) لیکن یہ ضرور نہیں ہے کہ کل قواعد جو مدعا علیہ کو بطور گواہ جبراً حاضر کرانیکے لئے قانوناً مقرر ہیں ختم کر دئیے جاویں مدعا علیہ پر سمن کی حسب ضابطہ تعمیل کافی ہے اگر اس قسم کا ثبوت نہ دیا جاوے تو طریقہ ہائے مندرجہ ضمن (ب) و (ج) سے بلحاظ حالات مقدمہ کے ایک طریقہ اختیار کرنا لازم ہے (۴) اور جبتک تعمیل سمن کی شہادت مسل میں نہو ڈگری یکطرفہ کا قانوناً کوئی اثر نہیں ہے (۵) اور صرف بغیر حاضری

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۳۸ ,, ,, ,, جلد ۲۳ صفحہ ۷۳۸ و نمبر ۲ ۹۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۳ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۳ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲ -

مدعاعلیہ مقتضی اس امر کی نہیں ہے کہ نالش سچی ہے عدالت پابند ہے کہ بادی النظر میں نالش کا کچھہ وجود دیکھے (۱)

یکطرفہ جبکہ ایک فریق جسکو اصالتاً حاضر ہونیکو واسطے حکم دیا گیا تہا حاضر ہونیسے قاصر رہا۔ لیکن بذریعہ وکیل کے حاضر ہوا (۲) اور جبکہ وکالت نامہ سابق میں داخل تھا اور ایک درخواست کی نسبت اعتراض کیا تہا جو واسطے ترمیم قبل فیصلہ کے مدعی نے گذرانی تھی لیکن نہ بہ تعمیل سمن حاضر ہوا تہا اُس کی نسبت کارروائی یکطرفہ سمجھی گئی (۳) محض داخل کرنا وکالت نامہ کا اور بوقت پیشی مقدمہ نہ اصالتاً نہ وکالتاً حاضر ہونا (۴) اور نہ ایسے حالات میں جوابدہی کا داخل کرنا (۵) کافی حاضری ہے۔ نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۹۱ زیر دفعہ ۱۰۲ مجموعہ ہذا۔ اور جبکہ مدعاعلیہ نے وکیل کو آیندہ کے واسطے ہدایت نکی تھی کارروائی یکطرفہ تجویز ہوئی (۶) اور جبکہ وکیل حالات مقدمہ سے ناواقف ہونیکی وجہ سے پیروی نہ کرسکے گو کہ وکالت نامہ شامل ہو (۷) اور جب کہ ایک فریق غیر حاضر ہو اور ایک درخواست التوا اُس کیطرف سے ایک ایسے وکیل نے کی ہو جس کو کہ کوئی ہدایات نہ کیگئی ہوں اور جس کے فرایض اُسیوقت ختم ہو جائیں جبکہ التوا سے انکار کیا گیا ہو تو اُس صورت میں فریق مذکور حاضر آمدہ متصور نہیں ہو سکتا اور کارروائی یکطرفہ متصور ہوگی (۸) منجملہ مدعاعلیہم کے ایک مدعاعلیہ بعد گذرجانے تاریخ سماعت اول مقدمہ کے ایک ماہ تک حاضر نہیں ہوا بعد میں اپنے وکیل کی معرفت یہ درخواست کی کہ اُس کو اجازت حاضری کی دیجاوے اُسکی درخواست نامنظور ہوئی اور فیصلہ دیا گیا تجویز ہوئی کہ فیصلہ یکطرفہ تہا (۹) مدعاعلیہ بہ تعمیل سمن حاضر نہوا اور بروز مقررہ سماعت مقدمہ کے ایک وکیل جس کے پاس ایک شخص ثالث کا تحریر کردہ وکالت نامہ تہا حاضر آیا اور درخواست کی کہ چونکہ مدعاعلیہ کو تاریخ مقررہ کا علم نہیں اسلئے مقدمہ کا التوا بغرض ادخال جوابدعوے کے کیا جاوے درخواست مذکور نامنظور ہوئی لیکن مقدمہ دوسرے دن پر ملتوی کیا گیا۔ مدعاعلیہ کیطرف سے اُس دن کوئی حاضر نہوا اور ایک ڈگری اُسکے برخلاف صادر کیگئی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ حسب منشار دفعہ ہذا مدعاعلیہ کیطرف سے کوئی حاضری نہیں ہوئی اس لئے ڈگری صادرہ بروز التوا یکطرفہ ڈگری تھی (۱۰)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۳ نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۶۶ع (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۳۸ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۸ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۳۸ (۵) الہ آباد رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۵۴ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴ و جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۵۳ جلد ۲۴ صفحہ ۸۳۰ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۱۱ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۷ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۲ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۰ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۱

یکطرفہ نہیں مقدمہ یکطرفہ نہیں ہوتا اگر مدعا علیہ اصالتًا یا بذریعہ وکیل کے حاضر ہو گو کہ کوئی بیان تحریری داخل نکیا (۱) یا زبانی (۲) اور جبکہ مدعا علیہ بوقت پکارے جانے مقدمہ کے غیر حاضر ہو لیکن پیشتر فیصلہ کے حاضر ہو جائے اور شہادت پیش کرے (۳) جبکہ ایک شخص بطور مدعا علیہ شریک کے اضافہ کیا جاوے اور وہ حاضر ہو اور اسکو اپنی جوابدہی کے تیار کرنیکا وقت نہ ملا ہو (۴) تو تجویز ہوئی کہ یکطرفہ نہیں۔ ایک ڈگری بربنائے صلحنامہ حاصل کیگئی منجملہ مدعا علیہم کے ایک پیش ہوا اور کہا کہ اسکو اطلاع نالش کی نہیں ہوئی اور صلحنامہ جعلی ہے اور اسکی تحقیقات ہونی چاہیئے تجویز ہوئی کہ یکطرفہ ڈگری یکطرفہ تھی (۵)

جدید نوٹس مدعی کی نالش بوجہ عدم حاضری ڈسمس ہوئی مدعی نے بحال کئے جانے نالش کی درخواست کی اسپر مدعا علیہ کے نام نوٹس بغرض اظہار وجہ اس امر کے جاری ہوا کہ کیوں نالش بحال نکیجاوے۔ نوٹس کی تعمیل مدعا علیہ پر بوجہ غفلت مدعی کے نہوئی مدعی نے پھر جدید نوٹس کیلئے درخواست کی سبارڈینٹ جج نے درخواست نامنظور کردی تجویز ہوئی کہ اسکو اختیار تھا کہ درخواست کو نامنظور کرتا دفعہ ہذا نے جو بذریعہ دفعہ ۱۴۷ ایسی کارروائیات سے متعلق کیگئی ہے سبارڈینٹ جج کو اس قابل کیا تھا کہ جدید نوٹس جاری کئے جانیکی نسبت حکم صادر کرتا اور اگر مناسب خیال کرتا تو مدعی سے خرچہ عایدشدہ بوجہ التواء ضروری کے ادا کرواتا (۶)

چارہ کار مدعا علیہ زیر دفعہ ۱۰۸۔ ایکٹ ہذا اندر میعاد کے درخواست کرتا ہے یا واسطے تجویز ثانی کے بموجب عام قانون کے (۷) یا بغیر کارروائی دفعہ ۱۰۸ کے اپیل کرسکتا ہے

طریقہ کارروائی جبکہ مدعا علیہ اس روز حاضر ہو جبروز پر سماعت ملتوی رہے اور پہلے نہ حاضر ہونیکی وجہ معقول پیش کرے۔

دفعہ ۱۰۱ - اگر عدالت نے کسی تاریخ آئندہ پر نالش کی سماعت یکطرفہ ملتوی رکھی ہو اور مدعا علیہ تاریخ مذکور کو یا اس سے پہلے حاضر ہو کر اپنی غیر حاضری سابق کی وجہ معقول ظاہر کرے تو جائز ہے کہ مدعا علیہ کی جوابدہی ایسی شرائط پر جنکی عدالت درباب ادائے خرچہ یا عدم ادائے خرچہ ہدایت کرے نالش میں اسی طرح سمیع ہو کہ گویا وہ اسی تاریخ کو حاضر ہوا تھا جو ابتداءً اسکی حاضری کے لئے مقرر ہوئی تھی۔

یہ امر واقعہ کہ ایک حکم زیر دفعہ ہذا برخلاف ایک مدعا علیہ کے صادر کیا گیا ہے اور اسکی ناراضی سے اپیل نہیں کیا گیا

(۱) مارشل رپورٹ صفحہ ۳۰۲ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۹۵ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۹
(۴) بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۹
(۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۹ -
(۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۳ و جلد ۲۰ صفحہ ۳ -

درخواست زیر دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ہذا کے مقابلہ میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا (۱) بنا راضی حکم زیر دفعہ ہذا کوئی اپیل نہیں ہو سکتا (دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ہذا) صرف چارہ یہی ہے کہ اُسی عدالت میں مکرر سماعت کی درخواست کیجاوے۔

طریقہ کارروائی جبکہ صرف مدعا علیہ حاضر ہو۔

دفعہ ۱۰۲ - اگر مدعا علیہ حاضر ہو اور مدعی حاضر نہ ہو تو عدالت نالش کو ڈسمس کریگی - اِلّا اُس صورت میں کہ مدعا علیہ دعوائے یا جزو دعوائے کو قبول کرے کہ اُس صورت میں عدالت مدعا علیہ کے ویسے اقبال کے بموجب اُسپر ڈگری صادر کریگی - اور جب صرف جزو دعوائے کا اقبال ہو اُس قدر نالش ڈسمس کریگی جو جزو غیر اقبالی سے متعلق ہو۔

اہل کمیشن جو واسطے کارروائی مقدمہ کے مقرر ہو حسب دفعہ ہذا کارروائی کر سکتا ہے (۲) اگر مدعی خرچہ اہل کمیشن داخل کرنے میں قاصر رہے اور ایسا کرنیکے لئے کوئی میعاد مقرر نہ کیگئی ہو تو ڈسمسی نالش زیر دفعہ ہذا متصور نہیں ہو سکتی (۳)

تعبیر حکم | اُس حکم کی تعبیر کرنے میں جسکی نسبت ایک فریق نے یہ بیان کیا ہو کہ وہ ایک حکم زیر دفعہ ۱۰۲ ہے اور دوسرے فریق نے اس امر سے انکار کیا ہو تو حکم مذکور بطور ایک ایسے حکم کے متصور کیا جائیگا جو زیر دفعہ ۱۰۲ صادر کیا گیا ہو اگر قطع نظر اُس تشریح کے جو کہ عدالت نے اپنے فعل کی کی ہو اور قطع نظرہ قیصی امر واقعہ حاضری یا غیر حاضری مدعی کی اصلی معنے اور منشار عدالت کے فعل کا یہ ہو کہ اُس نے نالش کو اس خیال پر خارج کیا ہے خواہ وہ درست ہو یا غلط کہ مدعی حاضر نہیں ہوا اور مدعا علیہ حاضر ہوا ہے (۴)

غیر حاضری مدعی | جبکہ مدعی کی نالش واسطے سماعت کے پیش ہوئی تو اُس کے وکیل نے التواء کی درخواست کی جو کہ نامنظور ہوئی اور مدعیکا وکیل چونکہ اُسے کوئی مزید ہدایت نہ ہوئی تھی عدالت سے چلا گیا تب نالش مذکور بوجہ عدم پیروی خارج ہوئی ازاں بعد مدعی نے ایک درخواست زیر دفعہ ۱۰۳ واسطے ایک حکم منسوخی اخراج مذکور کے کی بنا منظوری درخواست مذکور یہ تجویز ہوئی کہ واقعات ستذکرۃ الصدر ایک حاضری بجانب مدعی کی حد تک پہونچی ہیں (۵) لیکن جہاں ایک فریق غیر حاضر ہو اور ایک درخواست التوا کیطرف سے ایک ایسے وکیل نے کی ہو جس کو کہ کوئی ہدایات نہ دیگئی ہوں اور جس کے کہ فرائض اسیوقت ختم ہو جائیں جبکہ التواء سے انکار کیا گیا ہو تو اس صورت میں فریق مذکور حاضر شدہ متصور نہیں ہو سکتا البتہ اگر

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۴ (۲) مارشل رپورٹ صفحہ ۱۳۹ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۶۶ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۹۱ -

وہ خود بغرض کرنے درخواست التواء کے حاضر ہوتا تو اُسکی حاضری متصور ہوسکتی تھی (۱) جہانکہ بعد خارج کئے جانے نالش کے بروجہ غیر حاضری زیر دفعہ ہذا کے مدعی اُسکی بحالی کی درخواست کرے تو مدعاعلیہ ابتدا ہی میں درخواست مذکور کی تردید بطور ایک ایسی درخواست کے نہیں کرسکتا جوکہ زیر دفعہ ۱۰۳ صحیح ہوسکتی ہو بذریعہ ثابت کرنے اس امر کے کہ بروقت خارج کئے جانیکے مدعی قانوناً یا بطور امر واقعہ کے حاضر تھا لیکن بطور ایک جواب درخواست بربناے واقعات کے مدعاعلیہ یہ عذر کرسکتا ہے کہ مدعی حاضر ہونیسے باز رکھا گیا تھا کیونکہ دراصل وہ حاضر تھا (۲)

غیر حاضری گواہان | ایک نالش بموجب دفعہ ہذا گواہان کی غیر حاضری کے باعث ڈسمس نہیں ہوسکتی (۳) اور اگر ایک نالش بسبب ضرورت ثبوت خارج ہوجاوے تو وہ روئیداد پر خارج متصور ہوگی نہ کہ زیر دفعہ ہذا (۴)

امر تجویز شدہ | اخراج نالش حسب دفعہ ہذا امر تجویز شدہ کا اثر نہیں رکھتی (۵)

اپیل | کوئی اپیل اس دفعہ کے بموجب نہیں ہوسکتا مدعی کو حسب دفعہ ۱۰۳ کارروائی کرنی چاہئے اور اگر اسکی درخواست نامنظور ہوجاوے تو اُسکا اپیل ہوسکتا ہے (۶) لیکن اصل ڈگری کا بجز وجوہات غیر حاضری کے اور وجہ پر اپیل ہوسکتا ہے (۷) ایک حکم مشعر ڈسمسی نالش بر طبق سماعت ملتوی کردہ بروجہ غیر حاضری مدعی اور اُس کے وکیل کے ایک حکم زیر دفعہ ۱۵۷ اور اُسکی مستلزمہ دفعہ ۱۰۲ کے ہے نہ کہ زیر دفعہ ۱۵۸ اور اُسکی ناراضی سے اپیل ہوسکتا ہے (۸) فیصلہ عدالت مصدرہ زیر دفعہ ہذا مشعر ڈسمسی نالش بوجہ عدم پیروی مدعی ایک حکم ہے نہ کہ ایک ڈگری اور اُس کی ناراضی سے کوئی اپیل اول یا دوم نہیں ہوسکتا (۹) لیکن پنجاب چیفکورٹ کے نزدیک حکم زیر دفعہ ہذا بوجہ ہونے ایک ڈگری کے قابل اپیل ہے (۱۰)

نظر ثانی | جہانکہ نالش زیر دفعہ ہذا عدم پیروی میں خارج کیگئی ہو اور درخواست نظر ثانی فیصلہ مدعی نے بلا کسی درخواست زیر دفعہ ۱۰۳ واسطے منسوخی حکم ڈسمسی کرنیکے رجوع کی ہو تو درخواست مذکور صحیح

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۶۶ و جلد ۴ صفحہ ۱۹۵ (۲) ،، ،، الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۶ (۳) الہ آباد رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۳ (۵) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۸ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۷۱ ۱۸۸۲ء و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۱۰ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۴ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۷۲ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۵ و جلد ۹ صفحہ ۴۴ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۷ (۷) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۴ ۱۸۹۵ء و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۴۷ (۸) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۶ (۹) و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ - (۱۰) نمبر ۶ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ -

ہو سکتی ہے (۱)

مدعی کے خلاف جس ڈگری بوجہ عدم حضار صادر ہوئی ہو وہ نئی نالش نہیں کرسکیگا۔

دفعہ ۱۰۳- جب دفعہ ۱۰۲ کے بموجب کوئی نالش کُلاً یا جزواً ڈسمس کیجائے تو مدعی کو اختیار نہ ہوگا کہ اُسی بنائے دعوے پر نئی نالش کرے۔ لیکن اُسکو اختیار رہیگا کہ حکم ڈسمسی کی منسوخی کیلئے درخواست دے۔ اور اگر ثابت ہوجائے کہ نالش کی سماعت کے لئے پکارے جانے کیوقت وہ کسی وجہ کافی کے باعث حاضر ہونیسے معذور تہا تو عدالت حکم ڈسمسی کو اُن شرائط پر درباب دلانے یا نہ دلانے خرچہ کے جو مناسب سمجھے منسوخ کریگی۔ اور نالش میں کارروائی ہونے کیلئے ایک تاریخ مقرر کریگی۔

اگر مدعی نے اپنی درخواست کی اطلاع تحریری مدعاعلیہ پر تعمیل نہ کرائی ہو تو کوئی حکم اس دفعہ کے بموجب صادر نہ کیا جائیگا۔

رفیق قریب تر کی سخت غفلت اُس مقدمہ کی پیروی میں جو ایک شخص نابالغ کیطرف سے رجوع کیا گیا ہو کسی ایسے شخص کیطرف سے جبکہ نا قابلیت دور ہوگئی ہو جدید نالش کے ہونیکی ممانعت مندرجہ دفعہ ہذا کی اثر کو روکتی ہے (۲) جس حال میں کہ مدعی کو بردے ایکٹ مطالبہ خفیفہ کے نظر ثانی کرانیکا حق حاصل ہو تو وہ اُس چارہ جوئی سے ممنوع نہیں ہے جو زیر دفعہ ہذا عطا کیگئی ہے (۳) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۶ زیر دفعہ ۱۰۲ المجموعہ ہذا۔

اسی بنا دعوے ایک نالش واسطے ایصال لگان کے جو غیر حاضری میں خارج ہو مانع نالش قبضہ کی نہیں ہے (۴) (الف) نے بطور خریدار کے نالش فک الرہن بنام مرتہن با قبضہ کے دائر کی اُسکی نالش زیر دفعہ ۱۰۲ خارج ہوئی بعد ازاں اُسنے راہن اور مرتہن پر قبضہ کے واسطے نالش کی تجویز ہوئی کہ نالش دوم ہو سکتی ہے (۵) (الف) وارث بازگشت نے بیوہ پر حکم امتناعی کے واسطے دعوے کیا جو زیر دفعہ ۱۰۲ کے خارج ہوا۔ بعد ازاں بیوہ نے (ب) کے نام ہبہ نامہ لکھدیا پہر (الف) نے اور شرکا کو ساتھ ملاکر بیوہ اور (ب) پر بغرض استقرار حق تنسیخ ہبہ دعوے کیا تجویز ہوئی کہ دعوی اول مانع دعوے حال نہیں ہے (۶) اگر دعوے منجانب بیوہ نسبت جایداد شوہری حسب دفعہ ۱۰۲ خارج ہوجاوے تو دفعہ ہذا مانع ارجاع دعوے جدید اُسی بنا پر منجانب وارثان بازگشت کے نہیں ہے (۷)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۹ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۸ (۴) کلکتہ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۸ (۶) نمبر ۷۷ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۸ (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

دیکھو نمبر ۱۱۷ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ۔

تعلق دفعہ | یہ دفعہ کارروائی متفرق سے (۱) مقدمات لگان بنگال سے (۲) کارروائی زیر دفعہ ۹ ایکٹ دادرسی خاص سے (۳) اور اُس نالش سے جس کے مدعیکا دیوالہ منظور ہوا ہو اور مدعی یا آفیشل اسائینی کے تاریخ مقررہ پر حاضر نہونیسے نالش خارج کیگئی ہو (۴) لیکن صرف نمبری مقدمات سے (۵) متعلق ہے نہ اجرائے ڈگری سے (۶) لیکن دیکھو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۳ - نہ اپیل میں (۷) دیکھو دفعہ ۵۵۵ - ایکٹ ہذا - جب سماعت مقدمہ برطبق درخواست مدعاعلیہ ملتوی کیگئی ہو اور مدعی حاضر نہ ہو اور مقدمہ حسب دفعہ ۱۰۲ خارج ہو جائے تو مدعی حسب دفعہ ہذا درخواست نہیں کرسکتا ہے (۸) جب کل کارروائی مقدمہ میں ہو چکی ہو اور صرف بحث باقی ہو تو یہ دفعہ متعلق نہیں (۹) جب بعد امور تنقیح طلب مقدمہ واسطے فیصلہ اخیر کے ملتوی کیا گیا اور مدعی کے اُس روز حاضر نہونیکی وجہ سے مقدمہ ڈسمس ہوا تو تجویز ہوئی کہ مدعی حسب دفعہ ہذا درخواست کرسکتا ہے (۱۰)

وجہ کافی | مدعی اُس تاریخ کو جو واسطے سماعت مقدمہ کے تھی عدالت میں ٹھیک طور پر حاضر ہوا اور حاکم کو کسی اور کام میں مصروف پاکر کہ انہیں کچھ عرصہ لگیگا اپنے مالک کی مدد کو چلا گیا پیچھے مقدمہ عدم پیروی میں خارج ہوا تجویز ہوئی کہ حالات مندرجہ صدر واسطے اُس کے نہ حاضر ہونیکے جب اُسکا مقدمہ واسطے سماعت کے پیش ہوا وجہ کافی کی حد تک نہیں پہونچتے ہیں (۱۱) نیز دیکھو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۹۹ زیر دفعہ ۱۰۲ مجموعہ ہذا - عذر غیر حاضری کی تحقیقات کرنی چاہیئے (۱۲)

میعاد | درخواست زیر دفعہ ہذا تاریخ اخراج سے تیس یوم کے اندر ہونی چاہیئے (۱۳)

اپیل | حکم انکار منسوخی ڈسمسی نالشکا جو خود قابل اپیل ہو (دفعہ ۵۸۸) اپیل ہوسکتا ہے لیکن بناراضی حکم

---

(۱) الہ آباد ریورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۶۴ و ویکلی ریورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۸ (۲) ویکلی ریورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۷ (۳) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۱۷ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۹ (۴) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ (۵) ویکلی ریورٹ متفرق سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۱ (۶) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۹ (۷) انڈین جورسٹ سلسلہ اول جلد اول صفحہ ۶۸ و ویکلی ریورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۲۵ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۸ (۸) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۸۸ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۳۹ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۵ء (۹) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۹۲ (۱۰) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ (۱۱) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۳ (۱۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۸۹۰ء (۱۳) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ مد ۱۶۳ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۴۔

مشعر ہدایت بازیہ بمقیر سابق قایم کئے جانے مقدمہ کے اپیل نہیں ہو سکتا (۱)

طریقہ کارروائی جبکہ وہ مدعا علیہ جو برٹش انڈیا کے باہر سکونت رکھتا ہو حاضر نہو۔

دفعہ ۱۰۴ - اگر اُس تاریخ کو جو کسی ایسے مدعا علیہ ساکن بیرون برٹش انڈیا کے نام کی نالش کی سماعت کے لئے مقرر ہوئی ہو جس کا کوئی ایسا ایجنٹ نہ ہو جو سمن لینے کا اختیار رکھتا ہو یا کسی اور تاریخ کو جس تاریخ تک سماعت نالش ملتوی کیگئی ہو مدعا علیہ حاضر نہو تو مدعی مجاز ہوگا کہ عدالت سے درخواست کرکے اپنی نالش میں پیروی کرنیکی اجازت چاہے - اور عدالت یہ ہدایت کرسکتی ہے کہ مدعی اپنی نالش کی پیروی اُسیطرح کرے اور انہی شرایط کا پابند رہے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں -

طریقہ کارروائی جبکہ چند مدعیوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ مدعی حاضر نہو

دفعہ ۱۰۵ - اگر ایک سے زیادہ مدعی ہوں اور اُنمیں سے ایک یا ایک سے زیادہ حاضر ہوں اور باقی غیر حاضر ہوں تو عدالت کو اختیار ہے کہ بموجب درخواست اُس مدعی یا مدعیان حاضر کے نالش میں اسی طرح پیروی ہونیکی اجازت دے کہ گویا سب مدعی حاضر ہوئے تھے اور جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے -

طریقہ کارروائی جبکہ چند مدعا علیہم میں سے ایک یا ایک سے زیادہ مدعا علیہم حاضر نہو -

دفعہ ۱۰۶ - اگر ایک سے زیادہ مدعا علیہم ہوں اور اُنمیں سے ایک یا ایک سے زیادہ حاضر ہوں اور باقی حاضر نہوں تو کارروائی نالش جاری رہیگی - اور بروقت صادر کرنے تجویز کے عدالت اُن مدعا علیہم کی نسبت جو حاضر نہ ہوں ایسا حکم صادر کریگی جو مناسب معلوم ہو۔

جبکہ ڈگری اُس مدعا علیہ کی درخواست پر جس کے برخلاف ڈگری یکطرفہ ہوئی تھی منسوخ ہو جاوے تو مقدمہ باقی شریک مدعا علیہم کے برخلاف مکرر شروع نہیں ہوتا جو حاضر ہوئے اور جنہوں نے نالش کی جوابدہی کی (۲) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۵ از یر شرح دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ہذا -

بغیر دکھانے وجہ کافی کے اُس شخص کے غیر حاضر ہو جانیکا نتیجہ جسکو اصالتاً حاضر ہونیکا حکم ہوا ہو

دفعہ ۱۰۷ - اگر کوئی مدعی یا مدعا علیہ جس کو دفعہ ۶۶ یا دفعہ ۴۳۶ کے احکام کے بموجب اصالتاً حاضر ہونیکا حکم دیا گیا ہو اصالتاً حاضر نہ ہو یا اصالتاً نہ حاضر ہونیکی وجہ کافی حسب اطمینان عدالت ظاہر نکرے تو وہ دفعات ماسبق کے اُن جملہ احکام کا پابند رہیگا جو اُن مدعیاں اور مدعا علیہم سے بالتناسب متعلق ہیں جو حاضر نہ ہوں -

اگر وہ فریق جس کو اصالتاً حاضری کا حکم ہوا ہو بہ تعمیل حکم مذکور اصالتاً حاضر نہو گو اُسکا وکیل حاضر ہو تاہم اُس کے برخلاف یکطرفہ فیصلہ ہو سکتا ہے (۳)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۱۱ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۲ (۳) صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۳ء صفحہ ۳۷ و کرنگش دوپر صفحہ ۳ -

اپیل | اگر مدعی کے قصور زیر دفعہ ہذا سے اُسکی نالش ڈسمس ہو جائے تو حکم مشعر انکار منسوخی ڈسمسی کا اپیل زیر دفعہ ۵۸۸ (۸) ہو سکتا ہے (۱)، باز زیر دفعہ ۵۴۰ مجموعہ ہذا اصل حکم ڈسمسی کا اپیل ہو سکتا ہے -

درباب منسوخ کرنے ڈگریات یکطرفہ کے

یکطرفہ ڈگری بنام مدعاعلیہ پر صادر ہو منسوخ ہونا -

دفعہ ۱۰۸ - ہر ایسی صورت میں کہ ڈگری یکطرفہ مدعاعلیہ پر صادر کیجائے مدعاعلیہ مجاز ہے کہ جس عدالت سے ڈگری صادر ہوئی ہو اُس میں اس غرض سے درخواست دے کہ ڈگری کی منسوخی کا حکم صادر ہو -

اور اگر وہ عدالت کو مطمئن کر دے کہ سمن کی تعمیل حسب ضابطہ نہیں کیگئی یا کہ نالش کی سماعت کیلئے پکارے جانیکے وقت وہ کسی وجہ کافی کے باعث حاضر ہونیسے معذور تھا تو عدالت حکم متضمن منسوخی ڈگری اُن شرائط پر دربارہ دلانے خرچہ کے یا داخل کئے جانے روپیہ کے عدالت میں یا اور طور پر جو مناسب سمجھے صادر کریگی - اور نالش میں کارروائی ہونیکے لئے ایک تاریخ مقرر کریگی -

درخواست حسب دفعہ ہذا کو جانشین حاکم سماعت کر سکتا ہے (۲) دفعہ ہذا ڈگری مصدرہ زیر دفعہ ۱۵۷ مجموعہ ہذا سے ہی متعلق ہے (۳) فیصلہ مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۹ منسوخ ہو گیا ہے

ڈگری یکطرفہ | دیکھو شرح عنوان یکطرفہ زیر دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ہذا - جبکہ وکیل مقرر کردہ کو ہدایات نہ ملیگی ہوں اور وہ بیان کرے کہ مقدمہ کی نسبت کارروائی نہیں کر سکتا اور عدالت نالش کی سماعت کر کے ڈگری صادر کرے تو ڈگری مذکور حسب مراد دفعہ ہذا یکطرفہ ہے (۴) لفظ ڈگری مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد وہ کل ڈگری ہے جو نالش میں صادر کی گئی ہو اس لئے اُس صورت میں جہانکہ ڈگری بخلاف چند مدعاعلیہم کے یکطرفہ صادر ہوئی ہو تو اُس کے بمطابق درخواست زیر دفعہ ہذا منسوخ کئے جانے کا اثر یہ ہے کہ کل ڈگری صادر کردہ بنالش مذکور منسوخ ہو جاتی ہے باوجودیکہ بعض مدعاعلیہم بروقت سماعت ابتدائی کے حاضر ہوئے ہوں (۵) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۲ زیر دفعہ ۱۰۶ مجموعہ ہذا - اگر یکطرفہ ڈگری کے اجرا میں کوئی جائداد مدیون کی نیلام کیگئی ہو اور بعد منظوری نیلام کے ڈگری یکطرفہ زیر دفعہ ہذا منسوخ کیجائے تو نیلام بھی بحال نہیں رہ سکتا (۶)

(۱) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰ (۲) نمبر ۵۸ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۸، ۷ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۰ و نمبر ۲۸ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۴) ؍؍ ؍؍ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۵

(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۹ و ۱۹۲ -

اور طور پر جو مناسب معلوم ہو عدالت مجاز ہے کہ ڈگری یکطرفہ اُن شرائط پر منسوخ کرے کہ مدعاعلیہ کو چاہیے کہ ایک ضامن مہیا کرے جو اُس رقم کا ذمہ دار ہوگا جو مدعاعلیہ کیطرف سے اُس ڈگری میں واجب الادا معلوم ہو جو بعد میں صادر کیجائیگی (۱)

عدالت صادر کنندہ ڈگری جس حال میں کہ مدعی اپنے دعوے کے جزو کثیر کی ڈگری یکطرفہ حاصل کرچکا ہو اور باقیماندہ نامنظور شدہ جزو کا اپیل دربار ہائیکورٹ تک ناکامیابی کے ساتھ کرچکا ہو تو عدالت صادر کنندہ ڈگری جزو کثیر مجاز نہیں ہے کہ عندالدرخواست مدعاعلیہ جو بعد فیصلہ عدالت اپیل کے کی جاوے زیر دفعہ ہذا مقدمہ کو از سر نو شروع کرے صرف عدالت اپیل ہی ایک عدالت ہے جس کو ایسی درخواست کے سموع کا اختیار ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں صرف عدالت اپیل کی ڈگری معرض وجود میں ہوتی ہے اور عدالت ماتحت کی ڈگری عدالت اپیل میں محفوظ ہو جاتی ہے (۲)

ڈگری یکطرفہ جو عندالاپیل بحال رکھی جائے عدالت اپیل کی ڈگری میں محفوظ ہو جاتی ہے اور بعد ازآں اس کو وہ عدالت جس نے اس کو ابتداءً صادر کیا تھا منسوخ نہیں کرسکتی (۳)

امر مانع درخواست زیر دفعہ ہذا یہ امر واقعہ کہ حکم زیر دفعہ ۱۰۱ مجموعہ ہذا برخلاف ایک مدعاعلیہ کے صادر کیا گیا ہے اور اُسکی ناراضی سے اپیل نہیں کیا گیا مانع ارجاع درخواست زیر دفعہ ہذا کا نہیں ہے (۴) اور نہ یہ امر واقعہ کہ ایک یکطرفہ ڈگری کا ابقا رکیا جاچکا ہے مدعاعلیہ کا درخواست استرداد ڈگری زیر دفعہ ہذا کرنیکا مانع ہے (۵)

امر مانع نالش جدید بناراضی حکم نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا اپیل نکرنا مانع دایر کرنے جدید نالش بر وجہ فریب کا نہیں ہے (۶)

فریق درخواست خریدار بنیلام جائداد بعلت اجرار ایک ڈگری یکطرفہ کوئی ضروری فریق درخواست زیر دفعہ ہذا کا نہیں ہے کیونکہ وہ لفظ "طرف ثانی" مندرجہ دفعہ ۱۰۹ کی ذیل میں نہیں آتا (۷) اگر مدعاعلیہ متوفی کا قانونی قائم مقام بخلاف جس کے یکطرفہ ڈگری صادر ہوئی ہو مجاز نہیں ہے کہ درخواست زیر دفعہ ہذا کرے (۸)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۲۲ (۲) نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ (۳) نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۰۶ع پنجاب ریکارڈ (۴) ،، ،، مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۲۴ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۷۱۶ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۶ - ۵ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۴ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۷

ایزادی فریقین بعد اس کے کہ بر طبق درخواست زیر دفعہ ہذا کے ڈگری یکطرفہ منسوخ کیجاے - اور نالش بار بحال کیجاوے - فریقین ایزاد ہو سکتے ہیں (۱)

میعاد وہ عرصہ میعاد جو درخواست زیر دفعہ ہذا کی پیروی میں صرف ہوا ہو میعاد اپیل بنا راضی اصل ڈگری میں محسوب نہیں ہو سکتا (۲) درخواست زیر دفعہ ہذا حکمنامہ اجرا رفیصلہ کی تعمیل کی تاریخ سے تیس یوم کے اندر کرنی چاہئیے (دیکھو دفعہ ۱۶۴ - ایکٹ ۵ ۱۸۷۷ء مشرح مولف) - یہ تیس دن ابتدا کامل اجرا رکسی حکمنامہ سے شروع ہوتے ہیں (۳) حکمنامہ مذکور خواہ مدعا علیہ کی گرفتاری کیلئے ہو یا اسکی جایداد کی قرقی کے لئے (۴) لیکن حکمنامہ بخلاف ذات مدیون کے غیر ضروری ہے (۵) اور نہ حکمنامہ کی اطلاع مدیون پر ضروری ہے (۶) کیونکہ اگر حکمنامہ کا اجرا مناسب طور پر ہو گیا ہو تو قانوناً یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ مدیون کو اسکا علم ہو گیا ہو گا (۷) لیکن محض اطلاع اجرای حکمنامہ نہیں اور بخبر کافی ہے (۸) قبل اس کے کہ جج اس امر کی تحقیقات کرے کہ آیا نوٹس کی تعمیل درخواست کنندہ پر عدالت مرافعہ اولی میں بروقت شروع ہونے مقدمہ کے ہو گئی ہے یا نہیں - اُسے یہ دیکھنا چاہئیے کہ آیا درخواست بغرض سماعت مکرر میعاد مناسب میں دیگئی ہے (۹) جب کوئی رقم عدالت میں حسب دفعہ ۱۰۸ اہدین غرض داخل کیجاے کہ بصورت بحال رہنے ڈگری یکطرفہ کے مدعیان سے حوالہ کیجائیگی تو رقم مذکور بعوض اس کے کہ ڈگری یکطرفہ بحال ہو جائے ڈگریدار کا مالک ہو جاتی ہے اور نامبردہ کیلئے بغرض حصول رقم مذکور اجراء ڈگری کے لئے درخواست کرنا ضروری نہیں ہے اور نہ اُسپر میعاد کا کچھ اثر ہوتا ہے (۱۰)

حکمنامہ اجرا رفیصلہ اس امر کے معنی کہ میعاد تیس یوم حکمنامہ اجرا رفیصلہ سے شمار کیجاتی ہے یہ ہیں - کہ حکمنامہ بخلاف ذات یا جایداد مدیون کے جاری ہوا تھا اور اگر حکمنامہ (گرفتاری) بخلاف ذات ہو تو تا وقتیکہ مدیون کی جایداد پر کچھ اثر نہ ہو میعاد شروع نہیں ہوتی - چنانچہ مدیون قرقی سے تیس دن بعد بھی بشرطیکہ یہ ظاہر کرے کہ جایداد معقروفہ اُس کی نہیں - درخواست کر سکتا ہے (۱۱)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۵ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۶۹ نمبر ۲ ۱۸۷۷ء ۶ و ۵۲ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۴ (۴) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۶ صفحہ ۵۱ (۵) الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۶ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۵ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ و بالا خط طلب انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۴ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۱۰ (۱۰) نمبر ۹ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ (۱۱) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ... صفحہ ...

نالش تقسیم میں امین مقررہ عدالت کا اُن حصص کو مخصوص کرنا جو ہر ایک فریق کو عطا کئے گئے ہوں ایسے حکمنامہ کی تعمیل نہیں ہے جو واسطے نفاذ ایک فیصلہ کے جاری کیا گیا ہو (۱)

چارہ جوئی ناکامیاب مدعاعلیہ کی | اگر اُس مدعاعلیہ کی درخواست زیر دفعہ ہذا خارج ہو جاوے برخلاف جس کے ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی ہے تو اُس کو حسب ذیل چارہ جوئی حاصل ہیں (ا) حکم نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا کی ناراضی سے اپیل کرے (دفعہ ۵۸۸ (۹) مجموعہ ہذا) یا (۲) ابتدائی ڈگری یکطرفہ کی ناراضی سے اپیل کرے (۲) یا (۳) نالش واسطے منسوخی ڈگری یکطرفہ مذکور کے بطور ایک فریبانہ حاصل کردہ ڈگری اور منسوخی نیلام کے جو بعلت اجراء ڈگری مذکور عمل میں آیا ہو رجوع کرے (۳) اگر ابتدائی ڈگری یکطرفہ کی ناراضی سے اپیل کیا جاوے تو عدالت اپیل ڈگری مذکور منسوخ کر کے مقدمہ کو عدالت ماتحت میں بغرض تجویز مکرر کے واپس نہیں بھیج سکتی بلکہ اُس کو مواد موجودہ مسل پر خود فیصلہ کرنا چاہئے (۴) لیکن درحالیکہ اُسکا منشاء ڈگری کے منسوخ کرنیکا نہو بلکہ صرف یہ ہو کہ زیر دفعہ ۱۰۸ تحقیقات بنسبت وجہ عدم حاضری مدعاعلیہ کے کیجاوے تو واپسی ناجائز نہیں ہوتی (۵)

اپیل | بناراضی حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ کے اپیل نہیں ہو سکتا (۶) دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۸۹۲ء۔ حکم نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا کا اپیل ہو سکتا ہے (دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ہذا) اپیل دوم نہیں ہو سکتا ہے (۷)

کوئی ڈگری بغیر دینے اطلاع کے طرف ثانی کو منسوخ نکیجائیگی۔ | **دفعہ ۱۰۹۔** کوئی ڈگری بوجہ گذرنے درخواست قسم مذکور کے منسوخ نہ کیجائیگی اِلّا اُس صورت میں کہ درخواست گذرنے کی اطلاع تحریری کی تعمیل طرف ثانی پر کیگئی ہو۔

طرف ثانی | دیکھو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۷ زیر دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ہذا۔

وجہ کافی | ایک نیک نیتی کی غلطی جو غیر واجبی نہو مقدمہ قایم کرنیکے واسطے کافی ہے مثلاً مہینہ کی جگہہ کلنڈر مہینہ سمجھا جاوے (۸) جہاں کہ اٹرنی کے کلرک کا یہ فرض تھا کہ وہ ہر صبح دوسرے دن اپنے مالک کے واسطے لسٹ تیار کیا کرتا تھا اور اُسنے ایسا کرنا فروگذاشت کیا اور کوئی حاضر نہوا مقدمہ عدم پیروی میں فیصلہ ہو گیا۔

(۱) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۱ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۲۵ (۲) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۰ (۳) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۹ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۶ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۷۴ و جلد ۲۷ صفحہ ۹۷، ۱۰۰، ۸۱ و جلد ۲۱ صفحہ ۶۰۵ (۴) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۰ (۵) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۰ و ۲۲۱ (۶) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۲۶ (۷) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۸۳ (۸) بمبئی لاریورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰

تجویز ہوا کہ بر طبق ادا کرنے خرچہ کے مقدمہ پھر قایم ہو سکتا ہے (۱) مدعاعلیہ بروقت تجویز حاضر نہوا کیونکہ اُسکا سالسٹر بوجہ انتقال مقدمہ بحضور جج دیگر واقعات سے ناواقف تھا تو فیصلہ یکطرفہ اُس تاریخ کا خرچہ ادا کرنے پر منسوخ کیا گیا (۲) نابالغ کیلئے اس امر کا اظہار کہ اُس کے ولی نے غفلت کی ہے وجہ کافی ہے (۳) لیکن یہ امر کہ وکیل کسی اور کارروائی میں مصروف تھا کافی نہیں ہے (۴) جس صورت میں کہ فریق غیر حاضر کو اس امر کی اطلاع نتھی کہ کب مقدمہ میں یکطرفہ کارروائی عمل میں آئیگی تو اُس کے اظہار حلفی پر مقدمہ بازبہ نمبر سابق قایم کیا گیا (۵) اگر مدعاعلیہ ثابت کردے کہ سمن کی تعمیل اُسپر نہیں ہوئی (۶) یا حاضری کے لئے وقت غیر کافی تھا (۷) یا تعمیل حسب ضابطہ نہیں ہوئی (۸) یا کسی فرضی مدعاعلیہ کو حاضر کراکر ڈگری حاصل کیگئی ہے (۹) یا اقبال مدعاعلیہ کا کیا ہوا نہیں یا برضامندی اُسکی نہیں ہوا (۱۰) تو یہ وجہ موجہ ہے۔ جبکہ یہ ظاہر کیا گیا کہ سمن صرف ایک ہی تھا اور اہلکار تعمیل کنندہ نے بغیر بتلانے اصالتاً حاضری کے مدعاعلیہم میں سے ایک کو دروازہ پر چسپاں کردیا تو تجویز ہوئی کہ جملہ مدعاعلیہم مستحق بحالی مقدمہ کے ہیں (۱۱) لیکن جہانکہ ایک ہی مدعاعلیہ ہو اور اُسپر مناسب تعمیل ہوگئی ہو تو ایسا نہیں ہو سکتا (۱۲)

ثبوت | وجہ موجہ یا تو بذریعہ حلف دہندہ سایل کے ثابت ہو سکتی ہے یا بذریعہ اظہار حلفی کے درخواست کو قایم رکھنے کیوجہ سے (۱۳) اگر مطلوبات دفعہ ۱۰۸ و ۱۰۹ پوری ہو جاویں تو منظوری درخواست سے کسی اور وجہ پر انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً درخواست دہندگان کے متقدمین ابتدائی کارروائیات میں جنسے کہ یہ مقدمہ پیدا ہوا جدا جدا فریق تھے (۱۴) بار ثبوت ذمہ سایل کے ہے (۱۵) اور تردید بذمہ فریق ثانی۔ بنسبت اس امر کے کہ ڈگری ثانی سائی یکطرفہ کی بنسبت عذر کس طرح پر ہو سکتا ہے ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۷۰۔

طریقہ برآمدگی | جب مقدمہ بازبہ نمبر سابق قایم کئے جانیکی درخواست گذرے تو عدالت کو لازم ہے کہ ضروریات سایل مطلوبہ فقرہ دوم دفعہ ۱۰۸ کی بنسبت اپنا اطمینان کرائے اور فریق ثانی کے نام نوٹس مطلوبہ دفعہ ہذا بحرف

(۱) بمبئی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۱ (۳) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۹ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۱ (۵) بمبئی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۸۱ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ و نمبر ۱۶ ۱۸۶۷ء پنجاب ریکارڈ (۸) بمبئی رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۸ و نمبر ۷۹ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ (۹) نمبر ۸ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۶ صفحہ ۳۶ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۴ (۱۲) بنگال لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷ (۱۳) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ و بمبئی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۷ (۱۴) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۵ صفحہ ۱۱ (۱۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۲ -

جاری کرے اور یا ایک تاریخ واسطے حاضری کے مقرر کرے اور تاریخ مقررہ پر فریقین کو سماعت کرے
اگر وجہ کافی عدم حاضری ثابت ہو جاوے تو مقدمہ کو برآمد کر کے مدعی اور مدعا علیہ کو اپنے اپنے گواہان
طلب کرانیکی اجازت دی اور مدعا علیہ کو مدعی کے گواہان کے مکرر اظہار لینے کی اجازت دی کیونکہ وہ
شہادت جو بمقابلہ مدعا علیہ اسکی عدم موجودگی میں پیش لی گئی تھی اُس کے برخلاف استعمال نہیں ہو سکتی
(دیکھو ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰) -

باب (۸) [۵۱]

بیانات تحریری اور مجرا ہونے کا ذکر

بیانات تحریری

دفعہ ۱۱۰ - فریقین مقدمہ کو اختیار ہے کہ نالش کے اول روبکار کیوقت یا اس سے پہلے کسی وقت اپنی اپنی طرف کے بیانات تحریری [۵۲] داخل کریں - اور عدالت اونکو لیکر شامل کریگی -

بیانات تحریری بعد سماعت اول (جو ایسے طور پر مقرر کیجانی چاہیئے کہ فریقین کو مناسب اور پورا موقعہ تیاری کا مل سکے) نہیں لیے جاوینگے (۱) الا زیر حالات مذکرہ دفعہ ۱۱۱ و ۱۱۲ مجموعہ ہذا - ایک نالش میں بابت موقوفی بیجا کے جسمیں مدعا علیہم نے عذر جواز موقوفی کا بوجہ عمل بیجا مدعی کے کیا یہ تجویز ہوا کہ مدعا علیہم بوقت سماعت شہادت ایسے معاملہ کے جو مشتمل اوپر تمثیلات عمل بیجا غیر مندرجہ بیان تحریری مدعا علیہم کے تھا پیش نہیں کر سکتے تھے - مدعا علیہم کو چاہیئے تھا کہ یا تو بیان تحریری تتمہ قبل سماعت داخل کرتے یا مدعی کو حالات عمل بیجا متنازعہ سے مطلع کرتے اور اسکی بنا پر ارادہ ظاہر کرتے کہ ہم اس معاملہ پر بطور ایک امر مثبت بیان عمل بیجا کے استدلال کرینگے - بیانات تحریری تتمہ بعد اس کے داخل نہیں ہو سکتے کہ فریقین نے بوقت سماعت اپنے مقدموں کا آغاز کر دیا ہو (۲) بیانات تحریری پر اسٹامپ کی ضرورت نہیں ہے (۳)

---

[۵۱] یہ باب مفصلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ - اور ضمیمہ دوم -

[۵۲] (۱) واسطے نمونہ جات بیانات تحریری کے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ۴ - نمبر ۲۹ و ۸۰ و ۱۰۷ و ۱۲۲ (۲) بحث دفعہ ۱۱۱ مجرا دلانیکی صورتونکو سوائے پریزیڈنسی شہر کی کوئی عدالت مطالبات خفیفہ کوئی بیان تحریری نہ لیگی الا جبکہ وہ عدالت خود اُس کا حکم دے ملاحظہ طلب

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ - ایکٹ ۱ صفحہ ۳۹ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۶۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۷۶ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۰ -

بیان تحریری میں مجرا دلانیکی تفصیل لکھی جاویگی۔

دفعہ ۱۱۱ - اگر کسی نالش میں جو واسطے پانے زر نقد کے ہو مدعا علیہ کو یہ دعویٰ ہو کہ اس کا کوئی مطالبہ معین زر نقد کا جو اُس کو قانوناً مدعی سے پانا ہے مدعی کے مطالبہ میں مجرا دیا جاوے اور اگر ایسے دعوے میں جو مدعا علیہ کو مدعی پر پہونچتا ہے دونوں فریق کو وہی حیثیت حاصل ہو جو مدعی کے دعوے میں انکو حاصل ہے تو یہ بات جائز ہوگی کہ مدعا علیہ نالش کے اول روبکار کیوقت ایک بیان تحریری جسمیں اس کے مطالبہ مجرا طلب کی تفصیل ہو داخل کرے لیکن اس کے بعد کسی اور وقت پر داخل نہ کرسکیگا۔ الا اس صورت میں کہ عدالت سے اس کی اجازت ملے۔

تحقیقات

بعد ازاں عدالت اُس دعوے کی تحقیقات کریگی اور اگر عدالت کو اس امر کا اطمینان ہوجاوے کہ مقدمہ کی کیفیت مطابق اُن شرائط کے ہے جو اس دفعہ کی اوپر کی عبارت میں مرقوم ہیں اور اگر وہ تعداد ما بہا جسکا مجرا لینا منظور ہو عدالت کے اختیار سماعت سے باہر ہو تو عدالت ایک قرضہ کو دوسرے قرضہ میں مجرا کرادیگی۔

مجرا دلانیکا اثر

ویسا مجرا دلانا اُسی قدر مؤثر ہوگا کہ گویا مدعا علیہ کی طرف سے عرضی نالش دایر ہوئی تھی جنسے کہ عدالت کو اختیار ہوگا کہ اصل دعوے اور اس کے مقابل مدعا علیہ کے دعوے دونوں کی نسبت ایک ہی نالش میں تجویز قطعی سنائے۔ لیکن تعداد ڈگری شدہ پر جو حق کسی پلیڈر کا بابت اس خرچہ کے ہو جو ڈگری کے بموجب اُس کو پانا ہو اُسپر وہ تجویز مؤثر نہوگی۔

تمثیلات

(الف) زید نے ۲۰۰۰ روپیہ واسطے عمرو کے چھوڑے۔ اور بکر کو اپنا وصی اور موصی لہٗ باقیماندہ کا قرار دیا۔ عمرو فوت ہوا۔ اور خالد نے چٹھیات مہتمی ترکہ عمرو کے حاصل کیں۔ اور بکر نے ۱۰۰۰ روپیہ بابت ضمانت خالد کے ادا کئے۔ بعد ازاں خالد نے بکر پر بابت زر وصیتی کے نالش کی۔ بکر زر وصیتی میں سے ۱۰۰۰ روپیہ بابت قرضہ کے مجرا نہیں پاسکتا ہے کیونکہ بکر اور خالد کی جو حیثیت نسبت ادا مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ کے ہے وہی نسبت مال وصیتی کے نہیں ہے۔

(ب) زید بلا وصیت اور عمرو کا مقروض مرگیا۔ بکر نے چٹھیات مہتمی ترکہ زید کی حاصل کیں اور عمرو نے جزو اُس جایداد کا بکر سے خرید کیا۔ پس جو نالش بابت زر ثمن منجانب بکر بنام عمرو ہو اُس میں

(۳) بنگالہ میں لگان کے پانیکی نالشوں میں بدون اجازت عدالت کے بیان تحریری نہیں داخل کیا جاویگا بلاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی زمینی کے ایکٹ ۱۸۸۵ء (نمبر ۸ مصدرہ ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۱۴۸ (ھ))

م پریزیڈنسی شہروں کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ کا ایکٹ ۱۸۸۲ء (نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۸۸۲ء) -

عمرو اُس قیمت میں سے اپنا قرضہ مجرا نہیں پا سکتا ہے - کیونکہ یہاں بکر کی دو حیثیت مختلف ہیں ایک حیثیت بائع ہونیکی بمقابلہ عمرو کے جسمیں کہ وہ عمرو پر نالش کرتا ہے اور دوسری حیثیت قائمقامی زید کی ہے

(ج) زید نے عمرو پر بذریعہ بل آف اکسچینج کے نالش کی - عمرو بیان کرتا ہے کہ زید نے عمرو کے مال کے بیمہ کرانے میں بیجا غفلت کی اور وہ ذمہ وار معاوضہ کا ہے جو مجرا ہونا چاہیئے پس چونکہ تعداد رقم مجرائی کی متحقق نہیں ہے اسلئے مجرا نہیں دلایا جا سکتا ہے -

(د) زید نے عمرو پر ۵۰۰ روپیہ کے بل آف اکسچینج کے ذریعہ سے نالش کی - اور عمرو کے پاس ایک ڈگری بنام زید بابت مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ کے ہے - چونکہ یہ دونوں دعوے رقوم معین زرنقد کے ہیں اسلئے ایک بمقابلہ دوسرے کے مجرا دلایا جا سکتا ہے -

(ہ) زید نے عمرو پر بابت ہرجہ ایک مداخلت بیجا کے نالش کی - عمرو کے پاس ایک پرامیسری نوٹ ۱۰۰۰ روپیہ کا زید کا لکھا ہوا ہے - اور وہ یہ دعوے کرتا ہے کہ جو روپیہ زید کو اس نالش میں دلایا جائے اُس میں سے یہ رقم مجرا کیجائے - عمرو ایسا کر سکتا ہے اسواسطے کہ جب زید کو روپیہ دلایا جائیگا تب دونوں رقمیں زرنقد کی معین ہو جاینگی -

(و) زید اور عمرو نے ملکر ۱۰۰۰ روپیہ کی نالش بکر پر کی - بکر ایسا قرضہ جو بابتی اُس کا تنہا زید کے ذمہ ہے مجرا نہیں پا سکتا ہے -

(ز) زید نے عمرو اور بکر پر ۱۰۰۰ روپیہ کی نالش کی - بکر ایسا قرضہ جو تنہا بابتی اُسکا زید کے ذمہ ہے مجرا نہیں پا سکتا ہے -

(ح) زید عمرو اور بکر کی کوٹھی شراکتی کا بقدر ۱۰۰۰ روپیہ کے دیندار ہے - عمرو بکر کو چھوڑ کر فوت ہو گیا - زید نے بکر پر بابت قرضہ تعدادی ۱۵۰۰ روپیہ کے جسکا بکر بذات خاص دیندار تھا نالش کی - بکر کو اختیار ہے کہ قرضہ ایک ہزار کا مجرا لے -

منشائے دفعہ ہذا یہ ہے کہ نالشات مکرر اور متقابلہ نہوں اور فریقین کو اپنے تنازعہ کے طے کرانیکا موقعہ ایک ہی نالشمیں حاصل ہو اور مدعاعلیہ سے دعوئے قرضہ کو جس کی وہ علیحدہ نالش کر سکتا ہو اُسی نالشمیں مجرا پائے دفعہ ہذا سے یہ غرض نہیں ہے کہ نئے حقوق عطا کئے جاویں دعوئے مجرا کیلئے حسب ذیل امورات کا ہونا ضروری ہے - اولاً نالش جسمیں عذر مجرائی کیا جائے صرف زرنقد کی ہو - ثانیاً رقم جسکی مجرائی کا دعوئے ہے زرنقد میں معین ہو - ثالثاً قانوناً مدعاعلیہ مدعی سے وہ رقم دلاپانیکا مستحق ہو - رابعاً رقم مجرائی طلب کی نسبت فریقین کی وہی حیثیت ہو جو مدعی کو دعوئے میں انکو حاصل ہے - خامساً تعداد رقم مجرائی طلب عدالت کے اختیار سماعت سے زیادہ نہ ہو

سادسؔ تا بیان تحریری مقدمہ کی اول روبکار کے دن داخل کیا جائے۔ یا اگر اُس کے بعد ہو تو عدالت کی اجازت سے (۱) نیز دیکھو کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ - و جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۹۱ - چنانچہ کوئی کارکن شریک ایسا روپیہ جو جایداد دوکان سے ایک اور شریک کو یافتنی ہو ایسے قرضہ کے ایفا میں محسوب نہیں کر سکتا ہے جو شریک مذکور سے اُسکو خود یافتنی ہو اور جو بالکل کاروبار دوکان سے غیر متعلق ہو اور نہ وہ فریقین جو ایک دوسرے کے مقروض ہوں باہم حق مجرائی رکھتے ہیں درصورتیکہ اس مضمون کا کوئی صریح یا مفہوم اقرار ہوا ور نہ قرضہ زاید المیعاد مجرا ہو سکتا ہے (۲)

منہائی | ایک نالش میں جو پٹنی دار نے بنام درپٹنی دار بابت باقیات اُس لگان کے جو بعد خریداری مدعا علیہ کے واجب الوصول ہو دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مستحق منہائی اُس روپیہ کا بمقابلہ دعوئے مدعی کے ہے جو مدعا علیہ نے بغرض بچانے حیثیت کے نیلام سے عدالت میں داخل کیا (۳)

جوابدہی | درحالیکہ نسبت مجرائی کوئی امر تنقیح طلب قایم نہیں کیا گیا تھا اور نہ نسبت قایم ہونے امر مذکور کے درخواست کیگئی تھی مدعا علیہ کو منصب نہیں ہے کہ اپیل میں اس عذر کو پیش کرے (۴)

عادلانہ مجرائی | بموجب دفعہ ہذا فریقین سے وہ حق مجرائی چھین نہیں لیا گیا ہے خواہ وہ بر بناء قانون ہو۔ یا بر بنائے عدل جو انکو قطع نظر مجموعہ ضابطہ دیوانی کے حاصل ہوتا اور ایسا حق نہ صرف درصورت وقتی رقوم جمع و نام کے حاصل ہوتا ہے بلکہ اُس صورتمیں بھی پیدا ہوتا ہے جب مطالبات خلاف یکدیگر اُسی معاملہ سے پیدا ہوں یا بلحاظ نوعیت یا حالات مطالبات آپسمیں ایسے متعلق ہوں کہ یہ امر خلاف عدل ہو کہ مدعی اپنا روپیہ وصول کرے اور مدعا علیہ نالش مخالف پر مجبور کیا جائے (۵) درحالیکہ ایک مدعی نے کسی جایداد کا واسطے ایک میعاد معینہ کے بعض لگان پر بمعاوضہ ایک رقم زرپیشگی کے ٹھیکہ زرپیشگی دیا اور مدعا علیہ نے زرلگان کو بوقت واجب الادا ہونے کے رکھ چھوڑا اور ادا نکیا۔ تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق اس کا ہے کہ لگان کو جسے اسطرح رکھ چھوڑا تھا زرپیشگی میں مجرا کرے۔ اور بمقابلہ مدعا علیہ

(۱) کوبکنس بنچ دوبزن جلد اول صفحہ ۴۶۹ نیز ملاحظہ ہو جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۶ (۲) نمبر ۵۳ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۱ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۸۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۷ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۹۶ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۲۸ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۷۴ ۱۸۸۵ع و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۰ -

دعوائے حساب کا مستحق ہے۔ اگرچہ میعاد ٹھیکہ زیر تشکی منقضی ہوئی ہو (۱) نسبت حق مجرائی بقایا لگان بمقابلہ دعوائے معاوضہ و ترقیات کے ملاحظہ ہو (۲)

مجرائی مسلمہ | مدعیان نے خلاف ورزی معاہدہ کی بابت ایک رقم [illegible] روپیہ بطور ہرجانہ کا دعوائے کیا اسمیں سے مبلغ صہ، روپیہ جو انکو مدعا علیہ کا ایک بالکل جداگانہ معاملہ کی بابت دینا تھا مجرا کردیا مدعا علیہ نے تسلیم کیا کہ مبلغ صہ، اسکا مدعیاں کی طرف نکلتا تھا لیکن انہونے تو دعوائے سے پیشتر اور نہ بروقت تجویز مقدمہ کے اس امر پر اتفاق کیا کہ رقم مذکور مدعیاں کے دعوائے میں مجرا کیجاوے تجویز ہوئی کہ ایسی مجرائی نہیں ہوسکتی (۳)

وہی حیثیت | ایک نالش میں جو ہندو بیوہ قرضہ کے واسطے دایر کرے مدعا علیہ وہ قرضہ جو اسکے خاوند متوفی سے واجب الادا ہو مجرا کر سکتا ہے (۴) لیکن ایسا قرضہ جو بہ حیثیت منیجر کے واجب الادا ہو مجرا نہیں ہو سکتا برخلاف اس کے جو بطور ذاتی ذمہ واری کے واجب الادا ہو (۵) خریدار بمعہ علم قایم مقام بایع کا ہے مثلاً (الف) نے ایک قرضہ جو مدعا علیہ پر دوسرے شخص کا یا فتنی تھا خرید کر مدعا علیہ پر نالش کی اور مدعا علیہ نے اس شخص پر جس سے (الف) نے قرضہ خرید کیا تھا بابت اسی معاملہ کے جو قرضہ کے متعلق تھا بمقابلہ بایع کے ڈگری حاصل کی تھی اور اس مقدمہ میں مدعا علیہ نے رقم ڈگری کو مجرا چاہا۔ تجویز ہوئی کہ یہ رقم مجرا ہو سکتی ہے (۶) جبکہ دیوالیہ کے ذمہ قبل اسکو دیوالیہ ہونیکے ایک شخص کا قرضہ تھا جس کے ذمہ بھی دیوالیہ کا یافتنی تھا بعد میں آفیشل آسائنی نے قرضہ یافتنی دیوالیہ کی نالش کی اور مدعا علیہ نے عذر مجرائی قرضہ جو بذمہ دیوالیہ کیا تجویز ہوئی کہ مجرا ہو سکتا ہے (۷) (الف) کا لین دین دوکان شراکتی سے تھا جس کے مالک ایک باپ اور دو پسر شترک تھے بعد وفات باپ دونوں بیٹوں نے اپنا کاروبار علیحدہ کر لیا اور (الف) نے دونوں سے علیحدہ علیحدہ لین دین کیا ایک بھائی نے (الف) پر دعوائے اپنے علیحدہ لین کا کیا (الف) نے یہ عذر کیا کہ کوٹھی سابق سے جسکا مالک مدعی اور اس کا بھائی اور باپ تھا بابت لین دین سابق مجھکو ایک رقم مجرا دلائی جاوے تجویز ہوئی کہ یہ رقم مجرا نہیں ہو سکتی (۸) ایک وکیل متوفی کے لڑکے نے دعوائے مدعا علیہ پر واسطے دلا پانے کچھ روپیہ بربنائے پرامیسری نوٹ کے جو والد مدعی کے نام تھا دایر کیا مدعا علیہ کا جواب تھا کہ متوفی نے اسکا یافتنی روپیہ

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۴ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۵ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۹ (۶) بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸ (۷) کلکتہ لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۹ (۸) انڈین جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۳۵ -

تعداد پرامیسری نوٹ سے زیادہ وصول کر لیا ہے تجویز ہوا کہ اگر مدعی نے بطور وارث و قائمقام اپنے باپ کے دعویٰ کیا ہے تو مجرائی کی بابت درست طور پر عذر ہوا ہے (۱)

مطالبہ معین مجرائی ایک مطالبہ غیر معین کی برخلاف دوسرے کے بنیاد ڈگری کی نہیں ہو سکتی (۲) مطالبہ غیر معین مجرا نہیں ہو سکتا (۳) لفظ معین کے معنے مشخص سمجھنے چاہئیں انہیں ہرجہ داخل نہیں ہے (۴) نالش واسطے فسخ شراکت مدیں استدعا کہ جس قدر کہ زر یافتنی مدعی شراکت کے حساب سے نکلے دلایا جاوے ایک نالش زر نقد زیر دفعہ ہذا ہے اور اسمیں عذر مجرائی اٹھایا جا سکتا ہے (۵) نالش بقایا لگان میں مدعا علیہ ایک معین رقم جو بربنائے تمسک واجب الادا ہو مجرا کر سکتا ہے (۶) لیکن وہ مالگذاری جو بعوض مدعی اور دیگر شرکا کے سرکار کو ادا کیگئی ہو مجرا نہیں ہو سکتی (۷) نہ وہ خرچہ جو ابھی لیا نہیں گیا (۸) دعوے زر ہنڈویات میں روپیہ جو مدعا علیہ کے ایسے اسباب کی بے احتیاطی سے بیمہ کرانے میں صرف ہوا جس کو دعوے مدعی سے کچھ تعلق نہیں تھا مجرا نہیں ہو سکتا (۹) جو ہرجہ بابت فروخت کر دینے اسباب کے جو مدعا علیہ نے بطور ضمانت ہنڈویات مدعی کے پاس رکھا تھا اور جس کو مدعی نے فروخت کر دیا مدعا علیہ کو عائد ہوا مجرا نہیں ہو سکتا (۱۰) نالش دلا پانے زر رہن مرتہن میں راہن کو معاوضہ نقصان جو مرتہن نے راہن کی جائداد کو پہونچایا ہو مجرا نہیں ہو سکتا (۱۱) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹۰ - اُجرت باربرداری کی نالش میں مدعا علیہ اُس ہرجہ کی مجرائی کا دعوے نہیں کر سکتا جو اسباب کو نقصان پہونچنے سے واقع ہو (۱۲) ایک نالش بربنائے فیصلہ ثالثی میں مدعا علیہ نے عذر مجرائی قرضہ کا جو مشترکاً بموجب فیصلہ ثالثی کے واجب الادا تھا کیا - مدعی نے چند رقوم کو تسلیم کیا اور باقی کو تسلیم نکیا - تجویز ہوئی کہ مجرائی ہو سکتی ہے اور رقوم غیر مسلمہ کی تحقیقات ہونی چاہیئے (۱۳) مدعی نے اس بیان سے نالش کی کہ مدعا علیہ نے حساب کر کے فرد پر دستخط کر دیئے مدعا علیہ نے اس سے انکار کیا اور یہ استدعا کی کہ دوسرے لین دین کی بابت جو روپیہ مدعا علیہ کا

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۱۳ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۸ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۷ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۴ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۰۸ (۹) لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ (۱۰) رپورٹ آگرہ جلد ۳ صفحہ ۳۴ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۵۲ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۹۷ - (۱۳) رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۷ -

چاہئے وہ دعوائے مدعی میں مجرا دلایا جاوے تجویز ہوئی کہ زر یافتنی مدعا علیہ کی تحقیقات
نہیں ہوسکتی (۱)

مدعا علیہ کو قانوناً مدعی سے پانا ہو | جو روپیہ کہ مرمت مکان میں بلا رضامندی مالک مکان کے صرف
کیا جاوے وہ قابل مجرائی نہیں (۲) لیکن کرایہ مکان کے دعوائے میں روپیہ مرمت مکان قابل مجرائی ہے (۳)
جب دعوائے مدعی ڈسمس ہوجاوے تو مدعی کو کسی دوسری نالش میں جو مدعا علیہ کرے اُس دعویٰ ڈسمس
شدہ کی رقم کے مجرا پانیکا حق نہیں (۴) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۹۶ - اور
جو زائد المیعاد ہوگیا ہو (۵) یا کسی نابالغ کا قرضہ ہو (٦) یا ڈگری ناقابل اجرا پر مبنی ہو (۷)

اثر مطالبہ | یہ ضروری نہیں ہے کہ مدعا علیہ بہ تسلیم دعوائے مدعی کے مجرا دلاپانے زر یافتنی اپنی کا پیش
کرے بلکہ وہ با انکار دعوائے مدعی اپنی زر یافتنی کے دلاپانیکا مستدعی ہوسکتا ہے اور اگر دعویٰ
مدعی ثابت نہو تاہم بہ ثبوت اسناد مدعا علیہ کے زر یافتنی کی ڈگری اُس مقدمہ میں مدعی پر ہوسکتی ہے (۸)
دیکھو دفعہ ۱۶ مجموعہ ہذا -

مواخذہ سولسٹران | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۴۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۵۳ -

اختیار سماعت | جج مطالبہ خفیفہ کو اختیار جج ماتحت کے بھی تھے مدعا علیہ نے عذر مجرائی رقم کا کیا جو حد اختیار
خفیفہ سے زیادہ تھی تجویز ہوئی کہ جب جج اپنی عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیار سماعت کو دعویٰ مدعی کے
تجویز کرنے میں استعمال کریں (۹) وہ رقم اندرون اختیار سماعت عدالت ہونی چاہئے جس کی نسبت
مطالبہ مجرائی طلب ہونیکا دعویٰ کیا گیا ہے - نہ وہ رقم جس کی ڈگری دلائے جانیکا دعویٰ کیا گیا ہے (۱۰)
جس نالش میں مدعا علیہ مطالبہ مجرا الطلب کا دعوائے کرتا ہو اسمیں مالیت شئے مدعا بہا اختیار سماعت کی غرض سے
مالیت نالش ہوتی ہے جسطرح کہ اسی مدعی نے دائر کیا نہ ایسی مالیت شئے مطالبہ مجرا الطلب اور جہاں نالش
و مطالبہ مجرا الطلب دونوں عدالت سماعت کنندہ کے اختیار کے اندر ہوں وہ دونوں مقدمات
کا فیصلہ کرسکتی ہے (۱۱)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۷۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۲ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۷۶ء
(۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۹۲ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۶ و نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ -
(٦) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۱۶۱ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۸ (۸) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ
جلد ۶ صفحہ ۱۵۱ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۱ (۱۰) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۰ء
و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۲۷ (۱۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۹ء -

اسٹامپ — اُس بیان تحریری پر جسمیں دعویٰ مجرائی درج ہو اُس قدر کورٹ فیس قابل اخذ ہے جو عرضی نالش اُس نوعیت پر واجب الادا ہوتا (۱)

پہلی سماعت کے بعد کوئی بیان تحریری منظور نکیا جائیگا۔

دفعہ ۱۱۲- بجز اُس صورت کے جو دفعہ ملحقہ بالا میں مذکور ہے کوئی بیان تحریری نالش کی پہلی سماعت ہوجانیکے بعد منظور نہ کیا جائیگا۔

شرائط — مگر شرط یہ ہے کہ عدالت جسوقت چاہے کسی فریق سے بیان تحریری یا تتمہ بیان تحریری طلب کرے اور اُس کے داخل ہونیکے لئے ایک میعاد مقرر کرے۔

نیز شرط یہ ہے کہ واسطے تردید کسی بیان تحریری کے جو عدالت سے طلب ہو کر داخل ہوا ہو بیان تحریری یا تتمہ بیان تحریری کسی وقت عدالت کی اجازت سے مقبول ہو سکتا ہے۔

اگر کسی فریق کے بیانات مبہم ہوں تو عدالت مزید بیانات تحریری طلب کر سکتی ہے یا بذریعہ قائم کرنے امور تنقیح طلب کے تحقیق کرے کہ باہم فریقین کے در اصل کیا نزاع ہے (۲) اگر بر طبق دعویٰ مدعی بر بنائے تصفیہ نامہ بہ نالش بعاوضہ کے مدعا علیہ تصفیہ نامہ سے انکار کرے تو مدعی سے تتمہ بیان تحریری لیا جا سکتا ہے (۳)

اگر بیانات تحریری وقت مقررہ کے بعد عدالت میں داخل کئے جائیں تو مسل سے خارج نہیں کرنے چاہئیں تاوقتیکہ فریق ثانی فوراً درخواست نہ کرے (۴)

طریقہ کارروائی جبکہ فریق اُس بیان تحریری کو پیش نکرے جو عدالت طلب کرے

دفعہ ۱۱۳- اگر کوئی فریق جس سے بیان تحریری حسب مذکور طلب ہوا ہو اُس میعاد کے اندر بیان تحریری داخل نکرے جو عدالت سے مقرر ہوئی ہو تو عدالت مجاز ہو گی کہ اُس فریق پر ڈگری صادر کرے یا نالش کی نسبت ایسا حکم دے جو مناسب معلوم ہو۔

نالش تصفیہ حساب و قبضہ جایداد و زر نقدی میں عدالت نے مدعا علیہم کو حکم دیا کہ وہ ایک تحریری بیان داخل کرے اور اُسمیں کل جایداد مشترکہ منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج کرے اور دو کانہائے تجارت کی صورتیں ہر ایک دوکان کا ایک نقشہ باقیات داخل کرے مدعا علیہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہا اور عدالت نے اُسپر ڈگری صادر کی تجویز ہوئی کہ بیان مطلوبہ عدالت اس قسم کا تھا جسکی تصریح دفعہ ۱۱۰ میں کیگئی ہے جو حتی الامکان صاف اُنہیں واقعات کے بیان تک محدود ہوتا ہے جنہیں وہ فریق جس نے جواب دعویٰ تحریری داخل کیا ہے یا جس کیطرف سے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۰ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۰ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۷۳ و ۳۸۱ -

داخل کیا گیا ہے مقدمہ کے لئے اہم باور کرے اور جنہیں وہ یا تو تسلیم کرتا ہو یا ثابت کر سکیگا یقین رکھتا ہو۔

اس مقدمہ میں مدعا علیہم نے اپنا جواب دعوے داخل کیا اور عدالت نے مرتہن کو اس امر کی ہدایت نکی کہ وہ بطور ضمیمہ اُن واقعات کو اس کے ساتھ شامل کریں جنہیں وہ مقدمہ کے لئے اہم باور کرتے تھے۔ بنابریں دفعہ ہذا کے رو سے حکم مذکور جائز نہیں (۱)

بیانات تحریری کا مرتب کرنا

دفعہ ۱۱۴۔ بیانات تحریری اُس قدر اختصار کے ساتھ جو بلحاظ حالات مقدمہ ممکن ہو لکھے جائیں گے اور باندراج دلائل مرتب نہ ہوا کرینگے۔ بلکہ چاہئے کہ حتی الامکان اُن میں صرف بیان اونہی واقعات کا ہو جن کو وہ فریق جس نے بیان تحریری مرتب کیا ہو یا جسکی طرف سے مرتب کیا گیا ہو نفس مقدمہ باور کرے اور جن کو وہ تسلیم کرتا ہو یا یہ سمجھتا ہو کہ وہ اُنکو ثابت کر سکے گا۔

ویسا ہر بیان تحریری دفعات میں منقسم کیا جائیگا جنپر نمبر مسلسل ثبت ہو گا۔ اور ہر دفعہ میں جہانتک ممکن ہو ایک جُدی بات لکھی جائیگی۔

مدعا علیہ کو اپنے بیان تحریری میں وہی حالات ظاہر کرنے چاہئیں جن کو وہ بوقت سماعت مقدمہ ثابت کرنا چاہتا ہو (۲) بیان تحریری از قسم جواب الجواب نہیں اور نہ وہ فریق مخالف کے بیانات ملاحظہ کرنیکے بعد لکھا جا سکتا ہے (۳) اور اس میں بجز نیک نیت بیان واقعات مقدمہ کے اور کچھ ہونا چاہئے (۴) کوئی امر بشکل بحث یا شہادت یا نتیجہ قانونی ماخوذ از واقعات غیر قابل ادخال ہے (۵) بیانات تحریری درحقیقت ایک بیان حالات مقدمہ کا ہوتا ہے اسمیں تردید یا جواب یا دلائل یا وجوہات دلائل کا ہونا پسندیدہ نہیں اور بیان تحریری بطور مختصر اسطرح سے لکھنا چاہئے کہ ہر دفعہ اُس کی خود بامعنے ہو اور واقعات کا بیان اس صراحت سے ہونا چاہئے کہ امور تنقیح طلب کے قائم کرنے میں الجھاؤ نہو اور اسواسطے کسی فریق یا گواہ کے اظہار لینے کی ضرورت نہ پڑے (۶) اگر مدعا علیہ کو کوئی واقعہ اقرار نامہ معلوم ہوا ہو اور وہ نیک نیتی سے اُس کو راست باور کرتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وقت سماعت مقدمہ کے ثابت کر دیگا تو ایسے امر کو بیان تحریری میں درج کر سکتا ہے اور بوجہ نہ ثابت ہونے واقعہ مذکور کے مرتکب حلف دروغی کا نہیں ہوگا (۷) کوئی مدعا علیہ بیان تحریری کو اپنے حق میں شہادت نہیں بنا سکتا (۸) عدالتہائے ہند میں

(۱) نمبر ۵۹ سنہ ۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۶ و دائمین رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲ (۵) چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۸۷ (۶) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰ و ۱۸۷ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۹۵ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۷۔

تغییر بیانات فریقین کی اس سختی کے ساتھ نہیں کرنی چاہئیے کہ جیسی عدالت ہائے انگلستان میں کیجاتی ہے اور یہ نہیں قرار دیا جا سکتا کہ چونکہ مدعا علیہ نے صحیح ہونے بیان مدعی سے انکار نہیں کیا لہذا اُس نے اُس کی صحت کو تسلیم کیا (۱) جس حال میں کہ مدعا علیہ نے اپنے بیان تحریری میں یہ نہیں لکھا کہ مقامات خاص پر صنعت کاری کا استعمال علانیہ قبل تاریخ اجازت ادخال کیفیت صنعت کاری کے ہوتا تھا تو اُس صورت میں مدعی پر فرض تھا۔ کہ قبل سماعت مقدمہ مدعا علیہم سے تخصیص مقامات مذکور کرا لیتا اور شہادت مذکورہ بالا قابل پذیرائی نہ تھی (۲)

بیانات تحریری پر دستخط اور تصدیق کی عبارت ہوگی۔

دفعہ ۱۱۵۔ بیانات تحریری پر دستخط اور تصدیق کی عبارت اُسی طرح ذیل میں لکھی جائیگی جسطرح دفعات گذشتہ میں عرائض نالش پر دستخط کرنے اور تصدیق کی عبارت لکھنے کا حکم ہے۔ اور کوئی بیان تحریری جس پر حسب مرقومہ صدر دستخط اور تصدیق کی عبارت نہ ہو عدالت میں مقبول نہ ہوگا۔

جماعت سندیافتہ کے افسر اعلیٰ کو کسی عہدیدار کے بیان تحریری کے تصدیق کرنیکا اختیار ہے اور یہ ضروری نہیں کہ بغرض مذکور اجازت حاصل کیجاوے (۳) جو اشخاص حاضری عدالت سے معاف ہیں وہ بیان تحریری کی تصدیق اور ادخال سے معاف نہیں ہیں اِلّا بوجہ معقول تاہم اس امر کی احتیاط چاہئیے کہ فریق تصدیق کنندہ کو مقدمہ کا علم ہے اور اُن واقعات سے جن کی اُسنے تصدیق کی ہے ناواقف نہیں ہے (۴) اگر کوئی غیر مقدمہ بیان بلا اعتراض شامل مسل کیا جاوے تو بیانات مندرجہ کی اطلاع دیجانی چاہئیے۔ اور امور تنقیح طلب اسکے مطابق قایم ہونے چاہئیں (۵) بیان تحریری مصدقہ بمقابلہ اُس شخص کے جسکی طرف سے داخل ہوا ہو شہادت ہے (۶) جو شخص کہ کسی مقدمہ میں بیان تحریری داخل کرے اُسپر قانوناً لازم ہے کہ سچ بیان کرے اور اگر وہ کوئی ایسا بیان کرے جو از روئے اُس کے علم و یقین کے غلط ہے یا جسکو وہ صحیح باور نہیں کرتا ہے تو حسب مراد دفعہ ۱۹۱ تعزیرات ہند کے مجرم جھوٹی گواہی دینے کا ہے (۷)

اختیار عدالت کا دخصوص بیان تحریری کے جو پُر از حجت و دلایل یا طول طویل ہو یا متضمن کسی امر غیر متعلق نالش کے ہو۔

دفعہ ۱۱۶۔ اگر عدالت کے نزدیک کوئی بیان تحریری جسی عدالت نے طلب کیا ہو یا کسی فریق نے از خود داخل کیا ہو پر از حجت و دلایل یا طول و طویل یا متضمن کسی امر غیر متعلق نالش کا ہو تو عدالت مجاز ہے

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶۸ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ (۴) وائمن رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۵۳ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۲ (۶) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۴۳ (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۲۲ - ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعات ۵۱ و ۵۲ -

کہ اُسی وقت اور وہیں اُس کی اصلاح کرے۔ یا اُس کی پشت پر حکم لکھکر اُس کو نامنظور کرے۔ یا یہ حکم لکھے کہ وہ داخل کرنیوالے کو اس غرض سے واپس دیا جائے کہ وہ میعاد مقررہ عدالت کے اندر اُسکی اصلاح کرے۔ اور نسبت خرچہ دلانے یا نہ دلانے کے ایسی شرائط لکھے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں۔

ترمیموں کی تصدیق | جب اس دفعہ کے بموجب کسی بیان تحریری میں اصلاح کیجائے تو اصلاح کی تصدیق کے لئے جج اُسپر اپنے دستخط کریگا۔

نامنظوری کا اثر | جب اس دفعہ کے بموجب بیان تحریری نامنظور کیا جاتا تو اُسکا داخل کرنیوالا کوئی اور بیان تحریری داخل نکرسکیگا اِلّا اُس صورت میں کہ عدالت صراحتاً طلب کرے یا اُس کے داخل ہونے کی اجازت دے۔

جب عذرات نسبت بیان تحریری ایسے وقت پیش ہوں جب مقدمہ فیصلہ کے لئے مرتب ہوگیا ہو تو نہیں سُنے جائینگے (۱) اگر بیان بطور ناجائز داخل ہو تو مدعیان کو فوراً درخواست اُس کے اخراج کی کرنی چاہئے (۲) بباعث طوالت بیان تحریری قبل از سماعت مقدمہ خارج کیا جاسکتا ہے (۳)

باب (۹) [۱]

فریقین کی زبان بندی عدالت کی معرفت

دریافت کرنا کہ بیانات مندرجہ عرضی نالش اور مندرجہ بیانات تحریری تسلیم کئے گئے یا اُن سے انکار کیا گیا۔ | **دفعہ ۱۱۷** ۔ نالش کی سماعت اول کے وقت عدالت مدعا علیہ یا اُس کے پلیڈر سے دریافت کریگی کہ وہ بیانات واقعہ مندرجہ عرضی نالش کو تسلیم کرتا ہے کہ اُن سے انکار رکھتا ہے۔ اور ہر فریق یا اُس کے پلیڈر سے نسبت اُن بیانات واقعہ کے جو فریق ثانی کے بیان تحریری میں (اگر کوئی بیان تحریری ہو) لکھے گئے ہوں اور جن کو صراحتاً یا ازروئے مفہوم لازمی کے اُس فریق نے جسکے مقابل وہ لکھے گئے تھے نہیں تسلیم کیا یا اُنسے انکار نہیں کیا ہو استفسار کریگی کہ تم اُنکو تسلیم کرتے ہو یا اُنسے انکار کرتے ہو۔ اور ویسی تسلیم اور انکار کو عدالت قلمبند کریگی۔

(۱) کرنگٹن رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۷۲ و ۳۸۰ (۳) بمبئی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲۵

[۱] یہ باب بجز دفعہ ۱۱۹ کے منقلا کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۵۔ اور ضمیمہ دوم۔ دفعہ ۱۱۹ ہائیکورٹ ہائے معززہ ... یا پنجاب کی عدالت چیفکورٹ سے اُنکے اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے نفاذ میں متعلق ... ایکٹ ... دفعہ ۱۶ (۲)

زبان بندی فریق کی یا ساتھی کی یا اُس کے پلیڈر کی۔

دفعہ ۱۱۸۔ نالش کی سماعت اول یا کسی سماعت مابعد کے وقت عدالت کو اختیار ہے کہ زبانبندی کسی فریق کی جو عدالت میں حاضر آئے یا موجود ہو یا کسی شخص کی جو نالش کے مراتب ضروری کا جواب دے سکے اور جس کو ویسا فریق یا اُسکا پلیڈر اپنے ساتھ عدالت میں لایا ہو قلمبند کرلے۔ اور عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے ویسی زبان بندی لکھی جانے کے درمیان اُس سے جو کچھ کسی فریق کو استفسار کرنا منظور ہو استفسار کرے۔

زبان بندیکا خلاصہ لکھا جائیگا

دفعہ ۱۱۹۔ زبان بندی کا خلاصہ جج کے ہاتھ سے لکھا جائیگا اور وہ شامل مثل رہے گا۔

بیانات جو بذریعہ وکلا کے کئے جاویں اُن کی تعبیر سختی سے نکرنی چاہئے اور بطور کل بیان کے اُسپر لحاظ کرنا چاہئے۔ (۱)

نتیجہ جبکہ پلیڈر جواب دینے سے انکار کرے یا معذور رہے۔

دفعہ ۱۲۰۔ اگر پلیڈر کسی فریق کا جو وکالتاً حاضر ہو کسی سوال ضروری متعلقہ نالش کے جواب دینے سے منکر یا معذور رہے اور عدالت کے نزدیک اُس فریق پر جسکا وہ قایم مقام ہے اُسکا جواب دینا واجب ہو۔ اور بعدالت عدالت ممکن ہو کہ اگر اُس سے اصالتاً استفسار کیا جائے وہ جواب اُسکا دیسکیگا۔ تو عدالت مجاز ہوگی کہ سماعت نالش کو کسی تاریخ آئندہ تک ملتوی کرکے حکم دے کہ ویسا فریق ویسی تاریخ کو اصالتاً حاضر ہو۔

اگر ویسا فریق بتاریخ معینہ بالا بلا عذر جایز اصالتاً حاضر نہو تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ اُسپر ڈگری یا ایسا حکم بہ نسبت نالش کے جو اُسکے نزدیک مناسب ہو صادر کرے۔

سوال ضروری | پیشتر اس کے کہ اس دفعہ کے بموجب عمل کیا جائے جج کو مطمئن ہونا چاہئے کہ وہ سوال ضروری ہے (۲) اور وجوہات اطمینان اور سوال کے پوچھنے کی تحریر کرنی چاہئیں (۳) اور جہانکہ ایک مقدمہ بر بنا دفعہ ۱۲۶ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء خارج کیا گیا تھا تو فیصلہ اس بنا پر منسوخ کیا گیا کہ مسل میں کوئی شئے ظاہر کرنیکو نتھی کہ فریق نے سوال ضروری کے جواب دینے سے انکار کیا (۴)

عذر جایز | پیشتر صادر کرنے ڈگری کے بوجہ نہ حاضر ہونے کے جج کو سننا چاہئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اُس کے عذر کے جواز پر غور کرنا چاہئے (۵) یہ عذر جایز ہوگا کہ اگر فریق حاضری پر اس بنا پر

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۴ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۴۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۷ (۴) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴۰ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۹۔

اعتراض کرے کہ وہ بیرون حدود متذکرہ دفعہ ۱۷۶ - ایکٹ ہذا کے رہتا ہے (۱) یا وہ بموجب مجموعہ ہذا کے مستثنےٰ ہے (۲) یا بباعث کار سرکار تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکا (۳) یا اُسے حاضری کا کافی وقت نہیں ملا (۴) لیکن جہانکہ مدعیہ کا مختار سوال کا جواب ندیگا اور مدعی جو عدالت دیوانی میں حاضری سے مستثنےٰ تھا اصالتاً طلب ہوا یا بذریعہ کسی مختار کے جو سوال کا جواب دے اور اُسنے کچھ نہ کہا (۵) یا جبکہ اُسنے حاضری کا وعدہ کیا لیکن پورا نہ کیا نہ کوئی وجہ ایسے کرنیکی بیان کی (۶) یا - انکار کیا حاضری سے اس بنا پر کہ اور شخص اُسکی حیثیت کے طعن کرتے ہیں (۷) تجویز ہوئی کہ ان حالات میں مقدمہ اُس کے برخلاف ہو سکتا ہے - ایک مدعی جس کیطرف سے اُسکا وکیل حاضر تھا مدعاعلیہ کی درخواست پر عدالت میں حاضر ہوکر بغرض دینے شہادت بجانب مدعاعلیہ کے طلب کیا گیا جس نے حاضری سے اسوجہ پر انکار کیا کہ وہ بوجہ ہونے معزز شخص کے حاضری عدالت سے مستثنےٰ ہے عدالت نے مدعی کی اصالتاً حاضری کو ضروری سمجھکر زیر فقرہ دوم دفعہ ہذا ایک حکم بغرض اس کی حاضری کے جاری کیا - اسکو حاضر نہ ہونے پر اُس کے برخلاف ڈگری صادر کی - تجویز ہوئی کہ حکم و ڈگری دونوں خلاف قانون ہیں کیونکہ مدعی بوساطت وکیل کے حاضر ہوا تھا اس لئے عدالت کو کوئی اختیار حکم مصدرہ کے جاری کرنیکا حاصل نہ تھا الا اس صورت میں کہ وکیل مذکور کسی اہم سوال کا جواب دینے سے انکار کرتا یا اُس کے ناقابل ہوتا (۸)

یا ایسا حکم صادر کرے	عدالت پابند نہیں ہے کہ جو شخص غیر حاضر رہا ہے اُس کے برخلاف ضرور ڈگری کردے (۹)

باب (۱۰) ط

بابت انکشاف حال اور قبولی اور معائنہ اور پیشی اور ضبطی اور واپسی دستاویزات کے ط۲

بذریعہ سوالات کے جواب کرنیکا اختیار	دفعہ ۱۲۱ - ہر فریق کو اختیار ہے کہ کسی وقت بحصول اجازت عدالت

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ (۲) مارشل رپورٹ صفحہ ۲۲۷ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۸ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰ (۵) مدراس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۷ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۶۳ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۸ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۸ (۹) مدراس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۷ - ط یہ باب عدالت خفیفہ کی عدالتوں سے مطابقت رکھتا ہے ملاحظہ ہو وسعت بذریعہ ملاحظہ طلب دفعہ ۸ اور ضمیمہ دوم - ط۲ دفعات ۱۲۰ لغایت ۱۲۷ - اور دفعہ ۱۲۹ بنگالہ میں لگان کے نالشوں سے متعلق نہیں ہیں - ملاحظہ طلب بنگالہ کی ... مصدرہ ... کی دفعہ ... (الف)

کے تحریری بند سوالات[1] کا جن کے جوابات طرف ثانی سے لینے منظور ہوں یا جبکہ طرف ثانی ایک سے زیادہ ہوں اور اُن میں سے ایک یا زیادہ سے لینے منظور ہوں عدالت کی معرفت حوالہ کرے۔ اور سوالات کے ذیل میں یہ صراحت کر دے کہ ہر شخص سے کس کس سوال کا جواب طلب ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ بلا اجازت عدالت کے کسی فریق کو اختیار نہ ہوگا کہ ایک ہی شخص کو ایک سے زیادہ بند سوالات کے حوالہ کرے۔ اور کوئی مدعا علیہ واسطے لئے جانے زبانبندی مدعی کے مجاز دینے بند سوالات کا نہ ہوگا اِلّا اُس حالت میں کہ ویسے مدعا علیہ نے کوئی بیان تحریری پہلے داخل کر دیا ہو اور ویسا بیان لے لیا گیا ہو اور شامل مثل کر دیا گیا ہو۔

نمونہ بند سوالات کے لئے دیکھو ضمیمہ ج نمبر ۱۲۳۔ ایکٹ ہذا۔ دفعہ ہذا سے غرض یہ ہے کہ ہر فریق دوسرے فریق سے مقدمہ کے حالات دریافت کرے تاکہ یہ معلوم ہو جاوے کہ امور متنازعہ کون باقی ہیں جنکی نسبت اُسے ثبوت دینا چاہئے اس سے یہ فایدہ ہے کہ بعض حالتوں میں جبکہ مدعی کو اپنے دعوے کے جملہ حالات سے واقفیت نہ ہو۔ اور مدعا علیہ کو ہو تو اُس کو پورے حالات دریافت کرنیکا عمدہ موقع اس کارروائی سے ملسکتا ہے اور عدالت کو انکشاف حالات اور امور تنقیح طلب کے قایم کرنے اور مقدمہ کے تصفیہ میں نہایت آسانی ہوتی ہے۔ یہ اختیار بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی بعد ارجاع نالش ہر فریق مقدمہ کو دیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا میں دو امور ہیں اول اجازت عدالت بنسبت سوالات کے دوم تعمیل بند سوالات بذریعہ عدالت یہ تجویز کرنا عدالت کا فرض ہے کہ آیا فریق ثانی کو بند سوالات دیئے جانے چاہئیں یا نہیں اور جس فریق سے جواب لیا جائے اُس کو اختیار ہے کہ بلحاظ نفع و نقصان خود کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کرے لیکن مناسب طریق یہ ہے کہ بیان حلفی جوابات میں داخل کرے اور جواب نہ دینے میں جو اعتراض ہوں وہ بیان کئے جائیں۔ اور بند سوالات کے ذریعہ سے ایسے سوالات ہونے چاہئیں جنکی اجازت عدالت میں زبانی سوال ہونیکی صورت میں نہ دیجاتی (۱) بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی اُن واقعات کے انفصال کی غرض سے بند سوالات ارسال کرنا جو اُس تنقیح کے متعلق ہو جو ایک نالش میں پیدا ہوتی ہو عمل میں محدود ہے اور وہ اُن صورتوں میں قابل پذیرائی نہیں جہاں کہ ضابطہ مندرجہ دفعہ ۱۳۴ متعلق ہو (۲)

طرف ثانی | اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو فریق حق مخالف رکھتا ہو بلکہ ایک فریق مابین جسکو اور درخواست دہندہ کے امر تنقیح مشترک ہو (۳)

---

[1] نمونجات کے لئے ملاحظہ طلب العہد کا ضمیمہ ج نمبر ۱۲۳ (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۰ (۳) لا رپورٹ جالندہری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۱۶۲ و جلد ۴ صفحہ ۲۲۳۔

ناجائز | جس صورت میں کہ فاتر العقل مدعا علیہ کا ولی دوران مقدمہ واسطے اغراض انکشاف حال مدعا علیہ بنایا گیا یہ تجویز ہوئی کہ یہ منشا نہ تھا کہ انکشاف حال میں یہ استحقاق شامل ہو کہ نامبردہ کو بند سوالات دیئے جاویں (۱)

غرض | اس ملک میں بند سوالات اغراض سے مرتب نہیں کئے جا سکتے کہ جو نقص بیانات تحریری میں ہو رفع ہو جاوے یا یہ دریافت کیا جاوے کہ فریق مخالف کس بنا پر اپنا مقدمہ قائم کرتا ہے اگر کسی فریق کے بیانات مبہم ہوں تو عدالت بیانات تحریری مزید طلب کر سکتی ہے یا بذریعہ قائم کرنے امر تنقیح طلب کے تحقیق کرے کہ باہم فریقین کے دراصل نزاع کیا ہے مدعی ایسے سوالات کر سکتا ہے کہ جنکو جواب سے تائید اسکو دعوے کی ہو یا اسکی نسبت اقبال کیا جاوے لیکن یہ سوالات اسی دعوے پر محدود ہونگے جو اس نے اول پیش کیا ہو اور نیز نسبت ان امور کے جنکی بابت اسکو مدعا علیہ کا جوابدینا ہے لیکن یہ اجازت مدعا علیہ کو نہ دیجائیگی کہ ایسے سوالات کرے کہ جس سے مدعی کے استحقاق کے نقص دریافت کر سکے یا جس سے اسکو مدعی کے بیان کی تردید کرنیکا مواد بہم پہونچے۔ ہندوستان میں واسطے تحقیق کرنے اس امر کے کہ دراصل کیا دعوے اور جوابدہی ہے دفعہ ۱۴۶ میں احکام موجود ہیں (۲)

یکطرفہ | اگر حکم یکطرفہ سوال کرنیکی اجازت کے لئے دیا جاوے تو اس فریق کو جسے جوابدینے کا حکم ہوا ہے استحقاق ہے کہ بغرض منسوخ کرانے حکم کے عدالت میں حاضر آوے بشرطیکہ مقدمہ ایسا ہو جسمیں بند سوالات کی اجازت نہ ہونی چاہئے (۳)

جواب نہ دینا | انتہا ایسے سوالات کے جواب نہ دینے کا جو بعد حصول اجازت عدالت حوالہ کئے گئے ہوں یہ نہیں ہے کہ اس فریق کو جو جوابدینے میں قاصر رہے اسبات کا مستوجب کرے کہ اسکی جوابدہی حسب دفعہ ۱۳۶ کے خارج کیجاوے (۴)

بند سوالات کا دیا جانا | **دفعہ ۱۲۲** - بند سوالات جو دفعہ ۱۲۱ کے بموجب حوالہ کیا جائے اس فریق کے پلیڈر کو (اگر کوئی ہو) جس سے سوالات کئے جائیں دیا جائیگا۔ یا اسطرح اس کی تعمیل کیجائیگی جسطرح حسب احکام مندرجہ دفعات بالا سمن کی تعمیل کے واسطے حکم ہے۔ اور احکام دفعات ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ درصورت آخر الذکر جہانتک کہ ممکن ہو متعلق ہونگے۔

تحقیقات کہ بند سوالات کا ظاہر کرنا مناسب تھا یا نہیں | **دفعہ ۱۲۳** - نالش کا خرچہ طے کرنیکے وقت کسی فریق کی درخواست پر عدالت اس امر کی تحقیقات کریگی یا تحقیقات کرائیگی کہ بند سوالات حوالہ کرنا مناسب تھا یا نہیں - اور اگر عدالت کے نزدیک وہ بند سوالات بلاوجہ یا براہ ایذا رسانی یا طوالت بیجا کے ساتھ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۴۸ [illegible]

حوالہ کیا گیا ہو تو خرچہ جو بند سوالات مذکور اور اُس کے جواب لینے میں پڑا ہو فریق قصور وار پر عاید کیا جائیگا۔

کارپوریشن یا کمپنی کے عہدہ دار کو بند سوالات کا پہونچانا۔

دفعہ ۱۲۴ ۔ اگر نالش میں احد الفریقین کوئی کارپوریشن یعنی جماعت سند یافتہ یا جائینٹ اسٹاک کمپنی یعنی شراکتی جماعت ہو عام اس سے کہ اُس کو کارپوریشن کی سند ملی ہو یا نہیں یا ایسی جماعت مشترک ہو جس کو قانوناً اپنے نام سے یا کسی عہدہ دار یا اور شخص کے نام سے نالش یا جوابدہی کرنیکا اختیار حاصل ہو تو ہر فریق ثانی کو عدالت میں اس مضمون کی درخواست دینے کا اختیار ہے کہ اُس کو عدالت کی اجازت ملے کہ ویسے کارپوریشن یا کمپنی یا جماعت کے کسی ممبر یا عہدہ دار کو بند سوالات حوالہ کرے پس جائز ہے کہ حکم مطابق مضمون درخواست کے دیا جاوے۔

بند سوالات غیر متعلقہ نالش وغیرہ کے جواب دینے سے انکار کرنیکا اختیار

دفعہ ۱۲۵ ۔ اگر کسی فریق سے جواب بند سوالات کا طلب کیا جائے عام اس سے کہ اس کو خود یا معرفت کسی ویسے ممبر یا عہدہ دار کے جواب دینا پڑے تو اُس کو اختیار رہیگا کہ اگر کوئی سوال غیر متعلق مقدمہ کے ہو یا نیک نیتی سے نالش کا مقصود حاصل کرنیکے لئے نہ پوچھا گیا ہو یا اگر وہ امر جس کی بابت استفسار ہوا ہو نالش کی اُس نوبت پر بقدر کافی موثر نہو یا اسی قسم کی کوئی اور وجہ ہو تو سوال کا جواب دینے سے انکار کرے۔

کسی فریق مقدمہ کے نام بند سوالات بسنبت اُس تغیر کے ارسال کرنا جو بمعنی لفظ "خاندان" کی کی ہو فائدہ برائی نہیں ہے گو اُس سے یہ دریافت کرنا کہ وہ اشخاص کون ہیں جو اُس کے خاندان میں رہتے ہیں قابل پذیرائی ہے (۱) واسطے اظہار مدعی کے بند سوالات دیئے گئے منجملہ انکے ایک سوال بہ عبارت ذیل تھا "یہ بیان کرو کہ تمہارا تخمینہ ہرجہ کا بقدر ایک لاکھ تیس ہزار کے جو دفعہ ۵ عرضیدعوے میں درج ہے کیونکر نکلا" جبکہ مدعی نے سوال مذکور کا جواب دینے سے انکار کیا تو مدعا علیہ نے درخواست کی کہ مدعی کو حسب دفعہ ۱۲۷ کے حکم دیا جاوے کہ سوال کا جواب پورا دے تجویز ہوئی کہ مدعی پابند اسکا تھا کہ سوال مذکور کا جواب دیتا اگر یہ مقصود تھا کہ وہ اصول دریافت کیا جائے کہ جسپر مدعی نے تخمینہ ہرجہ کا کیا تھا تو مدعا علیہ مستحق اسکا تھا کہ اس امر کی بنسبت دریافت حال کرے اور اگر یہ خواہش تھی کہ حال اُن معاملات کا دریافت کیا جائے جو مابین فریقین کے تھے تو یہ بات غیر ضروری تھی کیونکہ وہ معاملات مدعا علیہ کے علم میں تھے اور اگر نہ تھے تو استفسار قبل از وقت ہے کیونکہ یہ بحث کہ آیا کوئی فعل ناجائز وقوع میں آیا یا نہیں اور آیا مدعی مستحق کسی ہرجہ کا ہے یا نہیں پہلے تجویز ہونی چاہیئے (۲)

[illegible]

کوئی اور وجہ | یعنی جب بروئے قانون شہادت سوال مذکور دریافت نکیا جاسکتا ہو یا وہ فریق جس سے استفسار کیا جائے پابند ہو یا اُسکا جواب دینا واجب نہ ہو۔

وقت واسطے داخل کرنے تحریری بیان حلفی کے جواب ہیں۔

دفعہ ۱۲۶ ؎ - بند سوالات کے جوابات بذریعہ تحریری بیان حلفی دیئے جائینگے اور اُس تاریخ سے جبکہ بند سوالات حوالہ ہوا ہو دس روز کے اندر یا کسی اور میعاد کے اندر جس کی اجازت جج سے حاصل ہو عدالت میں داخل کئے جائینگے۔

طریقہ کارروائی جبکہ فریق جواب کافی نہ دے

دفعہ ۱۲۷ ؎ - اگر کوئی شخص جس کے پاس بند سوالات پہونچا ہو کسی سوال کا جواب نہ دے یا جواب دینے سے انکار کرے یا جواب غیر مکمل دے تو سوال کرنیوالا عدالت میں درخواست اس مضمون کی دیسکتا ہے کہ شخص مذکور کے نام حکم بھیجا جائے کہ وہ سوال کا جواب لکھے یا جواب مزید دے جیسی صورت ہو۔ اور اُس کے نام حکم صادر ہو سکتا ہے کہ وہ بذریعہ تحریری بیان حلفی یا بیان زبانی کے جسطرح جج ہدایت کرے سوال کا جواب دے یا جواب مزید دے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جج مذکور کسی ایسے سوال کے جواب دینے کا حکم صادر نکرے گا جسکا جواب دینا بدالسنت اُس کے حسب منشاء دفعہ ۱۲۵ کے ضرور نہ ہو۔

اُس فریق پر جسکی درخواست پر بند سوالات جاری ہوئے ہوں لازم ہے کہ جوابات کو بشرطیکہ وہ اُنکو بوقت سماعت کے کام میں لایا چاہتا ہے بطور جزو اپنی شہادت کے داخل کرے (۱)

اختیار اس امر کے طلب کرنیکا کہ اصلیت دستاویزات کی تسلیم کیجائے۔

دفعہ ۱۲۸ - ہر فریق نالش کو اختیار ہے کہ بذریعہ ایک اطلاعنامہ معرفت عدالت کے ایک عرصہ معقول کے اندر جو سماعت کی تاریخ مقررہ سے پہلے دس دن سے کم نہ ہو فریق ثانی سے چاہے کہ وہ کسی دستاویز کی اصلیت کو جو متعلق نالش ہو (بحفظان تمام اعتراضات واجبی کے جو ایسی دستاویز کے قابل مقبولی ہونیکے ثبوت میں پیش ہو سکتے ہوں) تسلیم کرے۔

تسلیم مذکور بھی بذریعہ تحریر دستخطی فریق ثانی یا اُس کے پلیڈر کے ہوگی اور عدالت میں داخل کیجائیگی اگر ویسا اطلاعنامہ جاری نہ کیا جائے تو ویسی دستاویز کے ثابت کرنے کی بابت کچھ خرچہ نہ دلایا جائیگا اِلّا اُس صورت میں کہ جج اور طرح کا حکم دے۔

اگر ویسے اطلاعنامہ کی تعمیل اُس کے جاری ہونیکی تاریخ سے چار روز کے اندر نہ کیجائے اور جج کے نزدیک دستاویز کی اصلیت تسلیم کرنیکی وجہ معقول پائی جائے تو ویسی دستاویز کے ثابت کرنیکا خرچہ

؎ ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۱۲۱ کا فٹ نوٹ۔ (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۳۶۔

بلا لحاظ نتیجہ نالش کے فریق مذکور کے ذمہ عاید کیا جائیگا۔

دستاویز کے ظاہر کرنے کا حکم دینے کا اختیار

دفعہ ۱۲۹[ص] - نالش کے دوران میں ہر وقت عدالت کو اختیار ہے کہ کسی فریق نالش کو حکم دے کہ تمام دستاویزات جو اُس کے قبضہ یا اختیار میں ہوں یا رہی ہوں اور نالش کے کسی امر نزاعی سے متعلق ہوں اُنکو بذریعہ تحریری بیان حلفی کے ظاہر کرے اور ہر فریق نالش کو قبل سماعت اول ہر وقت اختیار ہے کہ اسطرح کا حکم دینے کیلئے عدالت سے درخواست کرے۔

تحریری بیان حلفی جو ایسے حکم کے جواب میں۔

ہر تحریری بیان حلفی جو اس دفعہ کے بموجب کیا جائے اُسمیں یہ تصریح ہونی چاہیے کہ کس دستاویز کو منجملہ دستاویزات مذکور کے منظر پیش کرنے میں عذر رکھتا ہے اور ویسے عذر کی وجوہات بھی اُسمیں بیان کیجائیں۔

جس فریق کے نام حکم زیر دفعہ ہذا جاری کیا جاوے اُسی کو بیان حلفی خود کرنا چاہیے۔ اگر ایک سے زیادہ ہوں سب کو ملکر کرنا چاہیے (۱) زیر دفعہ ہذا ایک نابالغ فریق ایک نالش کو اس امر پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ بذریعہ تحریری بیان حلفی اور معائنہ کرنیکے اُن دستاویزات کا انکشاف حال کرے جو متعلق نالش مذکور اُس کے قبضہ میں ہیں (۲) لیکن بیان حلفی بنسبت دستاویزات کے ایک نابالغ مدعاعلیہ سے لیا جاسکتا ہے (۳) جبکہ مدعاعلیہ نے ایک بیان حلفی میں یہ بیان کیا کہ فہرست منسلکہ میں تفصیل کل دستاویزات کی ہے جو اُسکی قبضہ یا اختیار میں متعلق بہ نالش ہیں مندرج ہے اور ایک دستاویز کا ذکر فہرست میں نہ تھا۔ اگرچہ اُسکی بابت مدعاعلیہ نے بیان تحریری میں تذکرہ کیا تھا۔ تجویز ہوا کہ مدعی بابت اس بیان حلفی کے سوالات جرح نہیں کر سکتا بلکہ صرف یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بیان ایمانًا حلفی تھا طریقہ مناسب یہ تھا کہ اگر معائنہ کی ضرورت تھی تو اس خاص دستاویز مسذکرہ بیان تحریری متروکہ فہرست کے معائنہ کی درخواست کیجاتی (۴) ایک حکم حسب دفعہ ۱۲۹ بایں ہدایت صادر ہوا کہ مدعیات کل کاغذات متعلقہ امور تنقیح طلب مقدمہ جو اُنکی قبضہ یا اختیار میں اُسوقت ہوں یا پہلے ہوں بذریعہ بیان حلفی کے ظاہر کریں ایک بیان حلفی مختار نے داخل کیا جو ناقص سمجھا گیا پھر اُنہوں نے خود داخل کیا اور استدعا کی کہ عدالت جسطرح مناسب سمجھے تصدیق اُس کی کرائے مگر مدعیات کی پردہ نشینی میں فرق نہ آئے عدالت نے حسب دفعہ ۱۳۶ عدم پیروی میں مقدمہ ڈسمس کیا تجویز ہوئی کہ بلحاظ

ص ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۱۷۱ کا فٹ نوٹ (۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۶۵ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۰ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۱ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۰ - (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸ -

ناقابلیت مدعیان وحالات انکی نالش کے مقدمہ ایسا نہیں ہے کہ جسمیں نفاذ اُس تاوان کا کیا جاوے جو دفعہ ۱۳۶ میں ہے (۱) جہاں کسی حلفنامہ دستاویزات میں حق خط و کتابت کا دعوےٰ اس بناء پر کیا جاتا ہے کہ اُسمیں ہدائتیں اور راز مرظہرہ منجانب موکل (مدعی) بنام اپنے سالسٹر کے درج ہیں تو ضرور ہے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ محض خط و کتابت میں ہدائتیں وغیرہ شامل ہیں بلکہ یہ کہ ہر ایک خط میں ہدائتیں یا تعلقات دیانتداری کی بنام اٹریان بہ نسبت پیروی نالش شامل ہیں (۲)

اثنائے نالش میں دستاویزات کی پیشی کے حکم کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۱۳۰ - کسی نالش کے دوران میں ہر وقت عدالت کو اختیار ہے کہ کسی فریق کو منجملہ اُن دستاویزات کے جو ویسی نالش یا مقدمہ کے کسی امر نزاعی سے متعلق اور اُس کے قبضہ یا اختیار میں ہوں جس قدر دستاویزات کا پیش کرنا عدالت کی دانست میں مناسب ہو اُن کے پیش کرنیکا حکم دے اور جب وہ دستاویزات پیش ہو جائیں عدالت اُن کی نسبت حسب مقتضائے انصاف عمل کریگی۔

دفعہ ہذا کسی عام ہدائت سے متعلق نہیں ہے جو بغیر کسی خاص وجہ مدنظر رکھے جانیکے کسی فریق کو بدیں غرض کیجائے کہ کل دستاویزات جو اُس کے قبضہ میں ہوں ایک خاص تاریخ تک پیش کرے اور حکم محولہ دفعہ مذکور سے یہ مراد ہے کہ اُس فریق پر جسپے وہ حکم دیا جائے اُس کی تعمیل کیجائے اور نہ محض یہ کہ وہ زبانی سنایا جائے تاکہ اُنکی تعمیل نامبردہ کے حافظہ پر یا اُس کے حکم مذکور کے سمجھنے پر منحصر ہو (۳) جس حال میں کہ معائنہ دستاویزات کی نسبت اسوجہ سے اعتراض کیا جائے کہ وہ غیر اہم ہیں تو عدالت اگر ضروری سمجھے اپنے معائنہ کے لئے اُن کے پیش کئے جانیکا حکم دیگی تاکہ اس امر کا فیصلہ کرے کہ آیا وہ اہم ہیں یا نہیں (۴) دفعہ ہذا میں اُن دستاویزات کا حوالہ ہے جنکا وجود ہو نہ کہ وہ جنہیں عدالت وجود میں لانا چاہتی ہے (۵)

مدعی نے بیان کیا کہ اُسکو کل بہیات مدعاعلیہ کو پیش کرانا بغرض ثبات مقدمہ خود ضروری ہے مدعاعلیہ نے عذر کیا وہ مہاجن اور آڑھتیہ ہے اور بہت سے معاملات داد و ستد و تجارت بہیات مذکور میں درج ہیں اور مدعی صرف اجزا متعلقہ معاملہ متنازعہ کے معائنہ کا مستحق ہے۔ عدالت سے ایک عہدہ دار عدالت مقرر ہوا کہ مدعی عہدہ دار مذکور سے بطور راز کے بیان کرے کہ وہ کس وجہ سے کسی اور جزو بہیات کا معائنہ چاہتا ہے اور بعد معائنہ بہیات عہدہ دار مذکور رپورٹ کرے کہ وہ بہیات جنکو مدعاعلیہ بند رکھنا چاہتا ہے مقدمہ مدعی کے واسطے اہم ہیں یا نہیں (۶) کاغذات منصبی ملاحظہ نہیں ہو سکتے (۷)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۶۵ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۵ (۳) نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۲ (۵) نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۴۳ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۱

بغرض اس امر کے کہ استحقاق کا دعوے کیا جاوے ملاحظہ تحریری بیان حلفی سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ دستاویزات مذکور مخصوص واسطے استعمال سالسٹر کے تیار یا لکھی گئی نہیں (۱) تحریرات رازداری جو درمیان مالک اور کارندہ کے کسی نالش کے معاملہ میں ہوں منصبی نہیں ہیں (۲) چٹھیات جو ایک ملازم مدعاعلیہ نے دوسرے ملازم کو بغرض حصول اطلاع اس امر کے کہ آیندہ نالش ہونی ممکن ہے یا نہیں لکھی ہوں استحقاقی نہیں ہیں گو نظر بحالات وہ واسطے استعمال مدعاعلیہ کے سالسٹر کے مطلوب ہوں (۳) مدعی نے اپنے بیان حلفی متعلقہ دستاویزات میں ایک فہرست اُن دستاویزات کی جو شاہد اُس کے حق کی نسبت اُس جائیداد کے ہیں جسکا خرید کرنا قرار پایا تھا اور کتب حساب و دیگر کاغذات و دستاویزات متعلقہ جائیداد مذکور کے درج کی اور اُس نے اُن دستاویزات کے مطالبہ سے بانکہو کا دعوے اس بنا پر کیا کہ اس نوبت نالش میں دستاویزات و کاغذات مذکور کافی طور پر اہم نہیں تھے - تجویز ہوئی کہ دستاویزات مذکور محفوظ نہیں تھیں (۴) وہ بیانات جو موکلوں نے روبرو کونسل کے بغرض حاصل کرنے مشورہ قانونی کے پیش کئے ہوں ممنوع الافشا ہیں (۵)

نگرانی | ایسے حکم کی نگرانی نہیں ہو سکتی (۶)

اطلاع واسطے پیشی اُن دستاویزات کے معائنہ کے کئے جن کا ذکر عرضی نالش وغیرہ میں ہو۔

دفعہ ۱۳۱ - ہر فریق نالش کو اختیار ہے کہ نالش کی سماعت سے پہلے یا بروقت سماعت کسی وقت کسی اور فریق کو عدالت کی معرفت اس مضمون کی اطلاع دے کہ وہ کسی دستاویز مخصوص کو واسطے معائنہ فریق اطلاع دہندہ یا اُس کے پلیڈر کے پیش کرے اور ویسے فریق یا پلیڈر کو اُس دستاویز کی نقلیں لینے دے -

ویسی اطلاع کی تعمیل نہ کرنیکا نتیجہ | کوئی فریق جو ویسی اطلاع کی تعمیل نہ کرے کسی ویسی دستاویز کو ویسی نالش میں آیندہ اپنی طرف سے بطور ثبوت کے داخل نہ کر سکیگا الا اُس صورت میں کہ وہ عدالت کا اطمینان کر دے کہ ویسی دستاویز صرف اُسی کے حق سے متعلق ہے یا کہ اُس کو ویسی اطلاع کی تعمیل نہ کرنے کی کوئی اور وجہ کافی حاصل تھی -

مدعاعلیہ بمقابلہ ایک مدعاعلیہ شریک کے اگر شخص آخر الذکر فریق مخالف سمجھا جا سکتا ہو حکم انکشاف یا معائنہ کرنیکا حاصل کر سکتا ہے (۷) اگر اطلاع حسب دفعہ ہذا کا حسب دفعہ ۱۳۲ جواب نہ دیا جاوے تو فریق مستدعی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۵ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۸ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۷۶

ط دفعہ ۱۲۹ - ایکٹ ۱۸۸۲ء (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۵۶

ٹہ نمونجات کے لیے ملاحظہ باب بعد کا ضمیمہ نمبر ۱۲۴ (۷) " " بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۳ -

ملاحظہ دستاویزات ایک حکم حسب دفعہ ۱۳۳ کی درخواست کرسکتا ہے اور اسکی درخواست کی تائید بذریعہ بیان حلفی کے ہونی چاہیئے عدالت حسب دفعہ ۱۳۰ حکم صادر کرنے کی مجاز نہیں تاوقتیکہ احکام دفعہ ۱۳۱ کی بخوبی تعمیل نہ ہو (۱)

دیسی اطلاع کہ جو پانیوالا فریق یہ اطلاع دیگا کہ کب اور کہاں معاینہ ہوسکیگا۔

دفعہ ۱۳۲- جس فریق کو ویسی اطلاع دیجائے اُسکو لازم ہے کہ اطلاع پانیسے دس روز کے اندر عدالت کی معرفت اُس فریق کو جس نے اطلاع دی ہو اس مضمون کی اطلاع دے کہ فلان وقت پر جو اُس اطلاع دینے کی تاریخ سے تین روز کے اندر ہو دستاویزات مطلوبہ یا اُنمیں سے اُس قدر دستاویزات جن کے پیش کرنے میں اُس کو عذر نہو اُس کے پلیڈر کے دفتر میں یا کسی اور مقام مناسب پر معاینہ ہوسکینگی اور اطلاع میں یہ بھی لکھا جائیگا کہ کس کس دستاویز کے پیش کرنے میں - اگر کوئی ایسی ہوں، اُس کو عذر ہے اور کن وجوہ سے عذر ہے -

مدعا علیہ روئی صاف کرنیکے کارخانہ کا مالک تھا جو انگلپور میں تھا اور مدعی سے معاہدہ روئی صاف کرنیکا بمبئی میں ہوا۔ نالش ہرجہ خلاف ورزی میں مدعی نے دعوےٰ کیا کہ بمقام بمبئی معاینہ جملہ بہیات کا کرایا جائے مدعا علیہ نے انکار کیا کہ انگلپور میں ہونا چاہیئے جہاں سب بہیات موجود ہیں تجویز ہوئی کہ مقام مناسب معاینہ کا انگلپور رہے (۲)

حکم معاینہ کیلئے درخواست

دفعہ ۱۳۳- اگر کوئی فریق جسپر دفعہ ۱۳۱ کے بموجب اطلاع کی تعمیل ہو دفعہ ۱۳۲ کے بموجب اطلاع اسبات کی کہ دستاویزات کس وقت معاینہ کے قابل ہوسکینگی نہ بھیجے یا معاینہ کرانیسے انکار کرے یا معاینہ کے لیئے کوئی مقام مناسب مقرر کرے تو وہ فریق جس کو معاینہ منظور ہے عدالت میں یہ درخواست دیسکتا ہے کہ معاینہ کا حکم صادر کیا جائے -

قبل اس کے کہ عدالت کوئی حکم حسب دفعہ ۱۳۳ صادر کرے کارروائی ابتدائی جسکا ذکر دفعہ ۱۳۱ میں ہے اُس فریق کو کرنی چاہیئے جو درخواست معاینہ دستاویزات حسب دفعہ ۱۳۳ کے پیش کرتا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۸ و زیر دفعہ ۱۳۱ - مجموعہ ہذا -

درخواست تحریری بیان حلفی کی بنا پر ہوگی -

دفعہ ۱۳۴- جب دستاویزات معاینہ طلب اُن دستاویزات میں سے نہ ہوں جنکا حوالہ عرضی نالش یا بیان تحریری یا اُس فریق کے تحریری بیان

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۸ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۶۷

(۳) " " " جلد ۱۰ صفحہ ۵۶ -

حلفی ہیں جسپر درخواست گذری ہو یا جو اُس کے بیان حلفی متعلقہ دستاویزات سے ظاہر ہوں تو ویسی درخواست کی تائید میں بیان حلفی بہ تفصیل اُن مراتب کے داخل کیا جائیگا (الف) کس کس دستاویز کا معائینہ منظور ہے (ب) یہ کہ فریق درخواست کنندہ معائینہ کرنیکا مستحق ہے (ج) یہ کہ وہ دستاویزات اُس فریق کے قبضہ یا اختیار میں ہیں جسپر درخواست گذری ہو۔

یہ حکم کرنیکا اختیار کہ امر تنقیح طلب یا بحث طلب کی پہلے تجویز ہولے جسپر انکشاف حال کا استحقاق مبنی ہے

دفعہ ۱۳۵ - اگر وہ فریق جس سے کسی قسم کا انکشاف حال یا کسی شئے کا معائینہ کرانا مطلوب ہو اُس کے یا اُس کے کسی جزو کے انکشاف یا معائینہ کرانیسے انکار کرے اور عدالت کو اطمینان ہو کہ استحقاق ویسے انکشاف یا معائینہ کرانیکا نالش کے کسی امر تنقیح طلب یا بحث طلب کی تجویز پر منحصر ہے یا کسی اور وجہ سے ایسے انکشاف یا معائینہ کرانیکا استحقاق طے کرنیسے پہلے کسی ویسے امر تنقیح طلب یا بحث طلب کی تنقیح کرنی ضرور ہے تو عدالت یہ حکم صادر کر سکیگی کہ اُس امر تنقیح طلب یا بحث طلب کی تجویز پہلے ہوجاوے اور انکشاف یا معائینہ کرانیکا امر پیچھے سے طے کیا جاوے۔

دفعہ ہذا کا یہ منشا ہے کہ عدالت کو اختیار قایم کرنے اور تجویز کرنے کسی امر تنقیح طلب کا محض بغرض فیصل کرنے اس امر کے کہ استحقاق اختیار کرنے کسی شہادت کا جسکا بوقت تحقیقات اور اس وجہ سے خواہ مخواہ قبل سماعت مقدمہ کے استعمال کرنا منظور ہو حاصل ہے یا نہیں عطا کیا جاوے یہ قاعدہ ضابطہ کا ہونا چاہئیے کہ جب کوئی حکم حسب دفعہ ہذا صادر ہو تو مقدمہ فہرست پر واسطے تحقیقات اُس خاص امر تنقیح طلب اور نیز خود مقدمہ کے جب وہ سماعت کے لئے پیش ہو اُسی حاکم کے روبرو پیش ہو جانا چاہئیے (۱)

جواب نہ دینے یا معائینہ نہ کرانیکے نتائج

دفعہ ۱۳۶ - اگر اس باب کے مطابق کوئی حکم کسی فریق پر جاری کیا جاوے اس مضمون سے کہ وہ کسی بیز سوالات کا جواب دے یا انکشاف یا پیش یا معائینہ کرائے اور وہ حکم حسب ضابطہ جاری ہو چکا ہو اور باوجود اس کے وہ اس حکم کی تعمیل نکرے تو وہ مستوجب اسکا ہوگا کہ اگر مدعی ہو تو اُس کی نالش عدم پیروی میں ڈسمس کیجائے اور اگر مدعا علیہ ہو تو اُسکا جواب اگر گذرا ہو خارج کیا جائے اور اُسکی نسبت ایسا عمل کیا جائے کہ گویا وہ حاضر نہیں ہوا اور اُسنے جواب دہی نہیں کی۔

اور وہ فریق جس نے بیز سوالات داخل کیا ہو یا انکشاف یا پیش یا معائینہ کرانیکی درخواست کی ہو اسبات کا مجاز ہوگا کہ اُس مضمون کا حکم صادر کرنے کے لئے عدالت میں سوال دے اور عدالت

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۸۲۔

اُس مضمون کا حکم صادر کرنے کی مجاز ہوگی۔

اگر اس باب کے بموجب کوئی حکم کسی فریق کی ذات پر اس مضمون سے جاری ہو چکا ہو کہ وہ بند سوالات کا جواب دے یا انکشاف یا پیش یا معاینہ کرائے اور وہ حکم مذکور کی تعمیل نہ کرے تو وہ اُس جرم کا بھی مرتکب سمجھا جائیگا جو مجموعہ قوانین تعزیرات ہند[۵] کی دفعہ ۱۸۸ میں مذکور ہے۔

عدالت کو از روئے دفعہ ہذا اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی تحریک پر مدعا علیہ کے جواب کو خارج کردے جبکہ مدعا علیہ وثیقہ پیش کرنیکے حکم (دفعہ ۱۳۰) کی تعمیل میں قاصر رہے ایسی عدم تعمیل پر مدعی دفعہ ہذا کے ضمن دوم کے بموجب اخراج جواب کا حکم حاصل کرنیکے لئے درخواست دیسکتا ہے اور ایسی درخواست گذرانے پر مناسب ہے کہ مدعا علیہ سے وجہ دریافت کیجائے (۱) درخواست کی تائید بیان حلفی سے ہونی ضروری ہے اور تاوقتیکہ احکام دفعہ ۱۳۴ کی بخوبی تعمیل نہو حکم زیر دفعہ ہذا صادر نہیں کیا جاسکتا (۲) دفعہ ہذا کیلئے یہ ضرور ہے کہ اُسپر احتیاط سے عمل کیا جائے اور اُسکا استعمال صرف بطور آخری چارہ جوئی کے کرنا چاہئیے اور یہ ہمیشہ مناسب ہوتا ہے کہ حکم شرطیہ دیا جاوے اور کچھ مزید عرصہ بنا بر تعمیل دیا جائے (۳) اختیار زیر دفعہ ہذا بغیر اشد ضرورت کے عمل میں نہ لانا چاہئیے (۴) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۴ زیر دفعہ ۱۲۲ و ۱۲۱ مجموعہ ہذا۔ پردہ نشین عورات کی صورت میں انکی پردہ نشینی کا لحاظ ہونا چاہئیے۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں تجویز ہوئی کہ بنظر نا قابلیت مدعیات و حالات مقدمہ کے مقدمہ ایسا نہ تھا کہ تاوان متذکرہ دفعہ ہذا کا نفاذ کیا جاسکے (۵) جس حال میں کہ مدعا علیہ ایسے حکم کی تعمیل میں غفلت کرے جو بغرض پیش کرنے اور معاینہ کے ہو تو عدالت کو نوبت اخیر ہو اُس کی جوابدہی کے خارج کئے جانیکا حکم صادر کریگی (۶) عدالت اپیل کو نالش زیر دفعہ ہذا خارج نہ کرنی چاہئیے جبکہ وہ یہ تجویز کرے کہ عدالت ابتدائی کے روبرو مدعی نے عدالت مذکور کی حکم بنا بر معاینہ دستاویز کی تعمیل نہیں کی درحالیکہ وہ عدالت جسمیں عدول حکمی واقعہ ہوئی ایسا عمل کرنے سے باز رہی ہو (۷) دفعہ ہذا میں اُن وثیقہ جات کا ذکر ہے جو مدعا علیہم کے قبضہ میں ہوں اور جنکا وجود ہو دفعہ ۱۳۰ میں اُن وثیقہ جات کا حوالہ دیا گیا ہے جنکا وجود ہونا اُن وثیقہ جات کا جنہیں عدالت وجود میں لانا چاہتی ہے (۸) نسبت اختیار عدالت بمقدمہ عدول حکمی زیر دفعہ ہذا ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰۔

---

[۵] ایکٹ نمبر ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء (۱) نمبر ۸۰ بابت ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶ (۳) نمبر ۵۰ بابت ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۰ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۲۶ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۲۳ (۷) نمبر ۹۰ بابت ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۸) نمبر ۵۹ بابت ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

ایسی ڈگری زیر دفعہ ۱۰ ایکطرفہ نہیں ہے اور قابل اپیل ہے (۱)

اپیل | حکم مشعر اخراج نالش زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے کیونکہ وہ ڈگری ہوتا ہے (۲)

عدالت کاغذات اپنے دفتر سے یا اور عدالت سے طلب کرسکتی ہے

دفعہ ۱۳۷ - عدالت مجاز ہے کہ اپنی خوشی سے اور اگر فریقین نالش میں سے کسی فریق کیطرف سے درخواست گذرے تو بشرط مناسب سمجھنے کے کسی اور نالش یا مقدمہ کی مثل کو اپنے یا کسی اور عدالت کے دفترخانہ سے طلب کرکے اسکو ملاحظہ کرے۔

بتائید ہر درخواست کے جو اس دفعہ کے بموجب گذرے (اگر عدالت اور طرح کا حکم نہ دے تو) لازم ہے کہ درخواست کنندہ یا اسکا پلیڈر ایک تحریری بیان حلفی بصراحت اس امر کے داخل کرے کہ مثل مطلوبہ اس نالش میں جسمیں درخواست گذری ہے کیونکر مؤثر ہے اور یہ کہ نقل مصدقہ حسب ضابطہ کاغذات مشمولہ مثل کی یا اس جزو کی جو درخواست کنندہ کو درکار ہے بلا توقف یا بلا صرف نامناسب کے نہیں مل سکتی ہے یا یہ کہ پیش ہونا اصل کاغذات کا واسطے اغراض عدالت کے ضرور ہے۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ عدالت کسی ایسی دستاویز کو شہادت میں مستعمل کرسکتی ہے جو حسب ایکٹ شہادت ہند مجریہ سنہ ۱۸۷۲ء اس نالش میں داخل نہیں ہوسکتی۔

دفعہ ہذا عدالت اپیل سے بھی متعلق ہے (۳) عدالت کسی فریق کی درخواست پر طلبی مسل کی پابند نہیں ہے بلکہ اسکی اقتضائے رائے پر موقوف ہے (۴) عدالت کو اولاً یہ امر فیصلہ کرنا چاہئے کہ آیا دستاویز مطلوبہ مسل مقدمہ یا کارروائی بعدالت دیگر ہے اور وہ سرکاری کاغذات کسی سرکاری دفتر کے طلب نہیں کرسکتی (۵) اور اسکو دیکھنا چاہئے کہ درخواست دہندہ دیگر تمام وسایل جو دستاویز مذکورہ کے حاصل کرنیکے لئے ضروری تھے کام میں لاچکا ہے۔ ان تمام صورتوں میں جنمیں فریقین درخواست اجرا سمن بغرض احضار گواہان یا سمن بغرض پیشی دستاویزات گذاریں یا واسطے طلبی دستاویز کے حسب دفعہ ہذا درخواست کریں تو عدالت کو نہیں چاہئے کہ ایسی درخواست کو محض اس وجہ سے نامنظور کرے کہ اسکی رائے میں قبل اختتام تجویز کے گواہان حاضر نہیں ہوسکتے یا دستاویزات پیش نہیں ہوسکتیں (۶) بیان حلفی جو بتائید درخواست حسب دفعہ ہذا داخل کیا جائے اسمیں یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ کسطرح وہ مسل مؤثر مقدمہ ہے (۷) درخواست پر صریح حکم صادر کیا جانا چاہئے (۸)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۹ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۰۷ و نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۷۳ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۰۹ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۷۳ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۰ (۷) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۹ — ۷۱ ایکٹ اصدر کا سنہ ۱۸...ء

کیونکہ اگر دستاویزات ضروری ہوں اور کوئی امر مسل میں یہ ظاہر کرنیکو موجود ہو کہ درخواست سے انکار کیا گیا یا دستاویزات طلب ہوئیں تو مقدمہ واپس بھیجا جاویگا (۱) محض یہ امر کہ درخواست طلبی اسلہ دیگئی تھی اور (۲) وہ طلب نہیں ہوئیں وجہ اپیل نہیں ہو سکتا (۳) تمام مسل طلب نہیں کرنی چاہئے بلکہ وہ کاغذات جو درج درخواست ہوں (۴) کوئی عدالت مجاز نہیں کہ مسل طلب شدہ حسب دفعہ ہذا کے بھیجنے سے انکار کرے (۴) دیکھو سرکلرات جوڈیشل کمشنر اودہ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۸ء و نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۸ء و ۸ سنہ ۱۸۶۹ء و ۶ سنہ ۱۸۹۱ء -

دستاویز وجہ ثبوت سماعت اول کے وقت موجود رہیگی -

دفعہ ۱۳۸ - فریقین نالش یا اُن کے پلیڈروں کو لازم ہے کہ ناطق کی سماعت اول کیوقت دستاویزات مفصلہ ذیل اپنے ساتھ لیتے آئیں اور اُنکو اپنے پاس رکھیں تاکہ بروقت طلب عدالت کے اُنکو پیش کر سکیں یعنی ہر قسم کی دستاویزات وجہ ثبوت جو اُن کے قبضہ یا اختیار میں لائق استدلال کے ہوں اور جو اُسکے پیشتر عدالت میں داخل نہو چکی ہوں اور ایسی کل دستاویزات جن کی نسبت عدالت نے سماعت اول سے پہلے کسی وقت پیش کرنیکا حکم دیا ہو -

ملاحظہ ہو دفعہ ۵۹ و ۱۳۳ مجموعہ ہذا - حکم مندرجہ دفعہ ہذا اُن دستاویزات سے متعلق ہے جنکا وجود بروقت حکم کے صادر کئے جانیکے ہو اور فریق مقدمہ کے قبضہ و اختیار میں ہوں (۵) دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہے کہ بعد میں مشتبہ دستاویزات کے پیش کرنے سے فریب کا ارتکاب نکیا جا سکے نہ یہ کہ باضابطہ شہادت بری از اشتباہ کے پیش کرنیکی ممانعت کیجاوے - مثلاً مصدقہ نقول دستاویزات سرکاری از قسم اسلہ جات سرکاری کی بعد پیشی اول کے بھی پیش کیجا سکتی ہیں (۶) محض داخل کرنا شہادت مزید کا بعد سماعت اول کے کافی وجہ اپیل نہیں ہے (۷) اور کوئی عدالت اپیل اُس شہادت کو جو عدالت اول نے داخل کر لی ہو نا منظور نہیں کر سکتی (۸) سماعت اول مقدمہ سے مراد وہ دن ہے جبکہ شہادت لیجاوے (۹)

دستاویزات کے نہ پیش کرنیکا اثر

دفعہ ۱۳۹ - کوئی دستاویزی ثبوت جو کسی فریق کے قبضہ یا اختیار میں ہو اور جس کو مطابق شرائط دفعہ ۱۳۸ پیش کرنا ضرور تھا مگر جو پیش نہ ہوا ہو مقدمہ کی کارروائی کی کسی نوبت آئندہ پر شامل نکیا جائیگا اِلّا اُس صورت میں کہ اُس کے پیش نہ کرنیکی وجہ بوجہ حسب اطمینان عدالت ظاہر کیجاوے اور اگر جج اُس کو شامل مسل کر لے تو اُس کو شامل مسل کرنیکی وجوہ لکھنا ضرور ہوگا -

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۲۷ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۳) ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۷۲ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۶ (۵) نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۷۳ (۷) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۲ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۷۳

(۹) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۲۴ -

مقصود دفعہ ہذا یہ ہے کہ فریقین اول سماعت مقدمہ پر اپنی دستاویزات پیش کر دیں تاکہ انکو بعد میں جب بروز تنقیح مقدمہ پیش ہو یا جزوی سماعت ہو جاوے جعلی دستاویزات بنانیکا موقع نہو اسلئے فریقین استحقاقاً شہادت دستاویزی پیش نہیں کر سکتے اور اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو انکو وجوہ وقت معاینہ پر پیش نکرنے کی بیان کرنی چاہئیں (۱) نیز ملاحظہ ہو - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ زیر دفعہ ۱۳۸ مجموعہ ہذا و نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۱۳۰ مجموعہ ہذا - عدالت اپیل کے لئے یہ کوئی وجہ نامنظوری اُس ثبوت کی نہیں ہے جو بعد وقت مقررہ کے لیا گیا ہو کہ وہ وقت مقررہ پر داخل نہیں کیا گیا (۲)

عدالت دستاویزات لیگی | **دفعہ ۱۴۰** - جو دستاویزات فریقین کیطرف سے نالش کی اول سماعت کے وقت بالتناسب پیش کیجائیں اُن کو عدالت لے لیگی -

مگر شرط یہ ہے کہ دستاویزات جو ہر فریق پیش کرے اُن کے ساتھ ایک صحیح فہرست اُس نمونہ کی جس کی عدالت ہائیکورٹ وقتاً بہ وقتاً ہدایت کرتی رہے تیار کر کے منسلک کر دے -

غیر متعلق یا غیر مسلم دستاویز کو نہ لینا | عدالت مجاز ہے کہ نالش کی کسی نوبت پر کسی دستاویز کو نامنظور کرے جو عدالت اُس کے نالش سے غیر متعلق ہو یا اور طرح پر لینے کے لائق نہ ہو اور عدالت اس کی نامنظوری کی وجہ لکھے گی -

جب جج نے فریقین کو اپنی اپنی دستاویزی شہادت پیش کرنیکا حکم دیا ہو تو اُسے ہر ایک دستاویز جو اُنہوں نے پیش کی ہو لینی چاہیے اور بعد معاینہ اگر وہ انکو غیر قابل ادخال یا بلا تعلق معلوم کرے تو واپس کر دے (۳) اگر کمی وقت کی وجہ سے معاینہ یا غور نکر سکتا ہو تو شامل مسل کئے جانیکی اجازت دے اور بعد ازاں کسی وقت معاینہ کر کے نامنظور کر دے (۴) دستاویزات منسلکہ عرضیدعوے کی نقل جسکی بنا پر نالش کیگئی ہو مدعا علیہ حاصل کر سکتا ہے (۵)

اپیل | حکم نامنظوری دستاویز قابل اپیل نہیں ہے اور نہ زیر ایکٹ چارٹر اسمیں دست اندازی ہو سکتی ہے (۶) لیکن اپیل بناراضی ڈگری قطعی میں حکم مذکور مسترد ہو سکتا ہے - نمونہ کے لئے ملاحظہ ہو سرکلر آرڈر مورخہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ء ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی -

اُن دستاویزات پر تحریر ظہری جو بطور ثبوت کے مقبول ہوں | **دفعہ ۱۴۱** - (۱) [سنہ] عین مابعد کی دفعہ تحتی کے احکام کی پابندی کے ساتھ ہر دستاویز کی پشت پر جو نالش میں بطور ثبوت کے مقبول ہوا ہو ذیل مندرج ہونگے یعنی

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۹۰ (۲) بنگال لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۲۰ و اگرہ ہائیکورٹ رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۴۸ (۳) مارشل رپورٹر صفحہ ۱۲۰ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۵ (۵) انڈین لا رپورٹر مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۹۰ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۵۱۱ - [سنہ] دفعات ۱۴۱ و ۱۴۱ (الف) و ۱۴۲ و ۱۴۲ (الف) اصل دفعات ۱۴۱ و ۱۴۲ کی جگہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء نمبر ۶ بابت سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۳ کے ذریعہ سے قایم کی گئیں

(الف) نالش کا نمبر اور عنوان - اور

(ب) شخص پیش کنندہ دستاویز کا نام - اور

(ج) وہ تاریخ جس تاریخ کو دستاویز پیش ہو - اور

(د) دستاویز مذکور کے اس طور پر مقبول ہونیکا بیان -

اور تحریر ظہری مذکور پر جج کے دستخط ہونگے -

(۲) اگر کوئی دستاویز جو اس طور پر مقبول ہو کسی بہی یا حساب یا رکارڈ کا داخلہ ہو اور اس کی نقل بجائے اصل کے مین مابعد کی دفعہ کی رو سے قایم مقام کیجائے تو امور مذکور الصدر نقل مذکور کی پشت پر لکھی جاینگے - اور اُسکی پشت کی تحریر پر جج کے دستخط ثبت ہونگے -

بہیجات اور حسابات اور رکارڈوں کے مقبول شدہ داخلجات کی نقلوں کی تحریرات ظہری -

دفعہ ۱۸۱ (الف) - (۱)[1] اگر وہ دستاویز جو نالش میں بطور ثبوت کے مقبول ہو کسی دوکان کے بہی کہاتے کا یا کسی اور حساب کتاب رواں کا داخلہ ہو تو اس فریق کو جس کیطرف سے وہ حساب پیش ہوا اختیار ہوگا کہ داخلہ مذکور کی ایک نقل داخل کرے -

(۲) اگر وہ دستاویز کسی ایسے سرکاری رکارڈ کا داخلہ ہو جو کسی سرکاری دفتر خانہ سے یا بذریعہ کسی سرکاری عہدہ دار کے پیش ہو یا ایسی بہی یا حساب کا داخلہ ہو جو ایسے شخص کی ملک ہو جو وہ شخص نہو جس کیطرف سے بہی یا حساب مذکور پیش ہو تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ داخلہ مذکور کی ایک نقل شخص مرقوم الذیل سے طلب کرے -

(اول) جبکہ رکارڈ یا بہی یا حساب کسی فریق کی طرف سے پیش ہو تو اس فریق سے - یا

(دوم) جبکہ رکارڈ یا بہی یا حساب کسی ایسی عدالت کے حکم کے موجب پیش کیجائے جو اپنی رائے سے کام کرتی ہو تو فریقین میں سے کسی ایک فریق سے - یا کسی فریق سے -

(۳) جبکہ کسی داخلہ کی نقل دفعہ ہذا کے احکام ماسبق کی رو سے تیار کیجائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ نقل مذکور کے طریقہ مندرجہ دفعہ ۶۲ کے بموجب جانچ اور مقابلہ اور تصدیق کرانے کے بعد داخلہ مذکور پر نشان کرکے بہی یا حساب یا رکارڈ مذکور کو جسمیں وہ مندرج ہو اس شخص کو واپس کردے جس نے اُس کو پیش کیا تہا -

[1] دفعات ۱۸۱ و ۱۸۱ (الف) و ۱۸۲ و ۱۸۲ (الف) اصل دفعات ۱۸۱ و ۱۸۲ کی جگہہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۳ کے ذریعہ سے قایم کی گیئں -

دستاویز کی نقل شہادت میں پیش ہو سکتی ہے جبکہ اصل دستاویز کے گم ہو جانیکا ثبوت معقول موجود ہو (۱)

غیر اسٹامپ شدہ دستاویزات یا اُن کی شہادت درجہ دوم بلا ادائگی اسٹامپ اور تاوان نہ لیجائیگی (۲)

دستاویز غیر رجسٹری شدہ شہادت میں قابل پذیرائی ہے اور ہر صورت میں شہادت درجہ دوم اُس کے مضمون کی قابل مقبول ہے بشرطیکہ دستاویز بوجہ عدم قصور مدعی کے بلا رجسٹری شدہ ہی ہو (۳)

اُن دستاویزات پر تحریر ظہری جو ثبوت میں مقبول ہونگی سیب منظور نہ کی جائیں

دفعہ ۱۴۲ - جب عدالت میں کوئی ایسی دستاویز جسپر کوئی ایک فریق بصورت ثبوت استدلال کرے بصورت ثبوت کے بخیر قابل قبول سمجھی جائے تو اُس کی پشت پر وہ امور جو دفعہ ۱۴۱ کی دفعہ تحتی (۱) کے ضمنہائے (الف)، (ب)، و (ج) میں مصرح ہیں اور اُس کے نامنظور ہونیکا بیان مندرج رہیگا۔ اور ایسی تحریر ظہری پر جج کے دستخط ثبت رہینگے۔

دستاویزات مقبول شدہ کو مثل میں نتھی کرنا اور نامنظور شدہ کو واپس کرنا۔

دفعہ ۱۴۲ (الف) - (۱) ہر دستاویز جو بطور ثبوت کے مقبول ہوئی ہو یا اُس کی کوئی نقل۔ جہاں حسب دفعہ ۱۴۱ (الف) اصل کی جگہہ نقل قایم کیگئی ہو مثل کاغذات نالش کا ایک جزو بنے گی۔

(۲) جو دستاویزات کہ بطور ثبوت کے مقبول نہ ہوں وہ جزو مثل نہ ہوگی۔ بلکہ بالتناسب اُن فریقوں کو واپس ہونگی جنھوں نے اُن کو پیش کیا تھا۔

جو دستاویز کہ ثابت نہ کیگئی ہو بلکہ مطابق دستور مفصلات کے محض داخل کر دی گئی ہو مثل میں شامل نہیں کیجانی چاہیئے حاکم عدالت پر فرض ہے کہ ایسی دستاویز کو غیر معتبر تصور کرے بلکہ اُس فریق کے وکیل پر کہ جس کے مقابلہ میں اُن کا استعمال کیا جانا مقصود ہے اس امر پر استدلال کرنا فرض ہے کہ دستاویز مذکور ہرگز مثل میں نہ رہے (۴) مدعا علیہ نے اپنے تحریری بیان میں شرائط اقرار نامہ کو اور اُس کی تحریر کو تسلیم کیا اس لئے مدعی کو یہ لازم نہیں ہے کہ تحریر یا اقرار نامہ کو ثابت کرے یا اُس کو شہادت میں پیش کرے (۵)

عدالت کسی دستاویز کے ضبط کرنیکا حکم کر سکتی ہے

دفعہ ۱۴۳ - باوجود کسی حکم مندرجہ [دفعہ ۶۲ یا دفعہ تحتی (۳) متعلق دفعہ ۱۴۱ (الف)، یا دفعہ تحتی (۲) متعلق دفعہ ۱۴۲ (الف)] کے عدالت کو

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۱ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۳ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۳

ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۱۴۱ کا فٹ نوٹ - ۲ یہ جزو دفعہ ۱۴۳ کا اُس دفعہ کی جگہ جیسی وہ ابتدا گورنمنٹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۴ کی روسے قایم ہوا ہو۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۶ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۶۲

اختیار ہے کہ اگر وجہ کافی دیکھے تو ہدایت کرے کہ کوئی دستاویز یا کتاب جو اُس کے روبرو کسی نالش میں پیش کیگئی ہو ضبط ہو کر عدالت کے کسی عہدہ دار کی حراست میں اُس مدت تک اور ان شرایط کے ساتھ رکھی جائے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں۔

کب وہ دستاویز جو ثبوت میں مقبول ہوئی ہو واپس ہو سکتی ہے

دفعہ ۱۴۴ - جن نالشات میں اپیل قانوناً نہیں ہو سکتا ہے نالش کے فیصل ہونے پر اور جن نالشات میں اپیل قانوناً جائز ہے بعد گذرنے میعاد اپیل کے یا اگر اپیل داخل ہو گیا ہو تو بعد تصفیہ اپیل کے جو شخص عام اس سے کہ وہ فریق نالش ہو یا نہ ہو کسی دستاویز کو جو اُس کی طرف سے نالش میں پیش اور شامل مسل ہوئی ہو واپس لینا چاہتا ہو اُس کے واپس پانیکا مستحق ہوگا الا اُس صورت میں کہ وہ دستاویز دفعہ ۱۴۳ کے بموجب ضبط ہوئی ہو۔

کب قبل وقت محدود کے دستاویز واپس ہو سکتی ہے

مگر شرط یہ ہے کہ دستاویز صورتہائے متذکرہ بالا میں سے کسی کے واقع ہونے سے پہلے بھی کسی وقت واپس ہو سکتی ہے درحالیکہ وہ شخص جو اُسکی واپسی کی درخواست کرے دستاویز مذکور کی ایک نقل مصدقہ اصل کی جگہہ پر رکھے جانے کے لیے عدالت کے اہلکار مناسب کے حوالہ کردے۔

بعض دستاویزات واپس نہیں ہونگی

اور یہ بھی شرط ہے کہ کوئی دستاویز جو ڈگری کی رو سے رد یا بیکار ہو گئی ہو واپس نہ کیجائیگی۔

دستاویز واپس شدہ کی بابت رسید دی جائے گی۔

جب کوئی دستاویز جو بطور ثبوت میں لی گئی ہو واپس کیجائے تو دستاویز کا لینے والا اُس کے واپس پانے کی رسید[لہ] ایک رسید بہی میں لکھدیگا جو اس غرض سے مرتب رہا کریگی۔

احکام متعلق دستاویزات اشیاء مادی سے متعلق ہونگے

دفعہ ۱۴۵ - احکام جو اس مجموعہ میں دستاویزات کی نسبت درج کئے گئے ہیں جہانتک ہو سکیگا تمام اور اشیاء مادی سے بھی متعلق ہونگے جو بطور شہادت پیش ہو سکتی ہیں۔

باب (۱۱)

قرار دیا جانا امور تنقیح طلب کا

امور تنقیح طلب کا مرتب ہونا

دفعہ ۱۴۶ - امور تنقیح طلب اُسوقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ کوئی فریق کسی امر

لہ اس ضمن میں اسٹامپ کا ایکٹ متعلق ہند معدرہ ۱۸۹۹ء نمبر ۲ معدرہ ۱۸۹۹ء موثر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۴۲۔

نفس مقدمہ متعلقہ واقعات یا قانون کو بیان کرے اور فریق ثانی اس سے انکار کرے -

امور نفس مقدمہ وہ امور قانونی یا واقعاتی ہیں جو مدعی کو واسطے ظاہر کرنے حق نالش کے بیان کرنی لازم ہیں

ہر امر نفس مقدمہ جسے ایک فریق بیان کرے اور دوسرا اس سے انکار کرے ایک علیحدہ امر تنقیح طلب قرار دیا جائے گا -

امور تنقیح طلب دو قسم کے ہیں (الف) امور تنقیح طلب متعلق واقعات (ب) امور تنقیح طلب متعلق قانون -

نالش کی اول سماعت پر عدالت کو لازم ہے کہ بعد پڑھنے عرضی نالش اور بیانات تحریری کے اگر ہوں اور فریقین کی اس زبان بندی کے بعد جو ضروری معلوم ہو یہ دریافت کرے کہ کس کس امر نفس مقدمہ متعلق واقعات یا قانون کی بابت فریقین کے درمیان نزاع ہے اور اس کے بعد عدالت ان امور تنقیح طلب کو جن پر بدالنست عدالت مقدمہ کے صحیح فیصلہ کا مدار ہو ترتیب دیکر قلمبند کرے گی -

جبکہ امور تنقیح طلب قانونی اور واقعاتی دونوں ایک ہی نالش میں پیدا ہوں اور عدالت کی رائے میں صرف امور تنقیح طلب قانونی کی بنا پر نالش طے ہو سکتی ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ پہلے انہیں امور تنقیح طلب کی تجویز کرے اور اس غرض کے لئے اگر مناسب جانے تو اس کو جائز ہے کہ قرار دینا امور تنقیح طلب واقعاتی کا اس وقت تک ملتوی رکھے کہ امور تنقیح طلب قانونی تجویز ہو جائیں -

اس دفعہ کی کسی عبارت سے عدالت پر اس حالت میں امور تنقیح طلب کا ترتیب دینا اور قلمبند کرنا لازم نہیں ہے جبکہ نالش کی سماعت اول کے وقت مدعا علیہ کی طرف سے کچھ جواب دہی نہو -

بغیر امور تنقیح طلب کے تحقیقات ناقص ہے (۱)

وہ بیانات جن سے امور تنقیح طلب مرتب کئے جا سکتے ہیں -	**دفعہ ۱۴۷** - عدالت کو اختیار ہے کہ امور تنقیح طلب تمام یا بعض مراد مفصلہ ذیل سے مرتب کرے :-

(الف) ان بیانات حلفی سے جو فریقوں نے یا کسی اشخاص نے ان کی طرف سے حاضر ہو کر یا ویسے فریقوں یا اشخاص کے پلیڈر نے کئے ہوں -

(ب) بیانات مندرجہ عرضی نالش یا بیانات تحریری سے اگر ایسے بیانات نالش میں گذرانے گئے ہوں یا اس بند سوالات کے جوابات میں کئے گئے ہوں جو نالش میں حوالہ کیا جائے -

(ج) ان دستاویزات کے مضمون سے جو فریقین میں سے کسی نے پیش کی ہوں -

کوئی عدالت مراتب تنقیح طلب قرار دینے میں پابند عبارت عرضی نالش اور بیان تحریری کی نہیں ہے بلکہ اسکو

(۱) نمبر ۱۳۰ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

اختیار ہے کہ نہ صرف کاغذات سوال وجواب سے بلکہ اُن بیانات فریقین اور اُن کے وکلاء کی رو سے بھی مرتب کرے کہ جو روبروئے عدالت کے پیش کئے گئے ہوں (۱) چونکہ ایک امر تنقیح طلب بنسبت تحریر دستاویز کے قایم کیا گیا تھا اور عرضی دعوے سے بھی ظاہر تھا کہ بنسبت تحریر دستاویز کے نزاع ہے - لہذا احکام عالیمقام نے تحریر دستاویز کی نسبت یہ تصور نہیں کیا کہ وہ غیر نزاعی ہے (۲) عدالت کو لازم ہے کہ امور تنقیح طلب ایسے وضع کرے کہ اُنسے کل حال مقدمہ کا جس کی بابت نزاع ہے ظاہر ہو جائے (۳) عدالتوں کو نہ چاہئے کہ اہم اور موثر امور تنقیح طلب کسی مقدمہ میں فریقین کی طرف سے پیدا کریں جبکہ خود اُنہوں نے ایسے امور تنقیح طلب بذریعہ اپنے بیانات کے اُس مقدمہ میں پیدا نہ کئے ہوں (۴) اگر فریقین باتفاق باہمی خاص امور تنقیح طلب قایم کریں تو پھر اُن کی پابندی لازمی ہے (۵)

قبل مرتب کرنے امور تنقیح طلب کے عدالت گواہوں کا اظہار لے سکتی ہے یا دستاویزات کا معاینہ کر سکتی ہے

دفعہ ۱۴۸ - اگر عدالت کی یہ رائے ہو کہ بلا زبانبندی کسی شخص کے جو عدالت میں حاضر ہو یا بلا معاینہ کسی دستاویز کے جو نالش میں پیش نہ ہوئی ہو امور تنقیح طلب قرار واقعی مرتب نہیں ہو سکتے تو اُسے اختیار ہوگا کہ مرتب کرنا امور تنقیح طلب کا کسی تاریخ آیندہ پر جسے عدالت مقرر کریگی ملتوی رکھے اور برعایت قواعد مندرجہ ایکٹ شہادت ہند) بذریعہ اجرائے سمن یا اور حکمنامہ کے جبراً کسی شخص کو حاضر کرائے یا کسی دستاویز کو اُس شخص سے جس کے پاس ہو پیش کرائے -

امور تنقیح طلب کے ترمیم کرنیکا اور اُن میں الحاق کرنیکا اور اُنکو خارج کرنیکا اختیار

دفعہ ۱۴۹ - عدالت کو اختیار ہے کہ ڈگری صادر کرنے سے پہلے کسی وقت امور تنقیح طلب کو اُن شرائط سے جو مناسب معلوم ہوں ترمیم کرے یا اُن میں اور امور تنقیح طلب شامل کرے اور اسیطرح کے - واسطے تصفیہ نزاع مابین فریقین کے جو ترمیم یا اضافہ امور تنقیح طلب کا ضروری ہو عمل میں آئیگا -

عدالت کو یہ بھی اختیار ہے کہ ڈگری صادر کرنے سے پہلے کسی وقت امور تنقیح طلب کو جو براہ غلطی مرتب کئے گئے یا بڑھائے گئے معلوم ہوتے ہوں خارج کردے -

کسی حاکم پر لازم نہیں ہے کہ کسی امور تنقیح طلب کو کسی مقدمہ میں ترمیم کرے بجز اسکے کہ غرض یہ ہو کہ اصل امر یا امور مابہ النزاع جو سوالات وجوابات سے پیدا ہوتے ہوں زیادہ صحت کے ساتھ قایم اور تجویز کئے جائیں (۶)

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۷ و لاء رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۵۶ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۹ - (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ (۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۷ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۵ و جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۲ (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۶۰ - ۱۵ ایکٹ ۱ معدلہ ۵ سنہ ۱۸۸۸ء

۱؎ عدالت کو اختیار ہے کہ ڈگری صادر کرنیسے پہلے کسی وقت کوئی امر تنقیح طلب بابت ایسے معاملہ کے قرار دے جو عرضی نالش میں داخل ہو (بشرطیکہ وہ خلاف اسکے ہو) یا بیان تحریری میں داخل ہو مگر جو اُن بیانات حلفی سے ظاہر ہو جو فریقین نے کئے ہوں یا اُنکی طرف سے حاضر ہوں یا وکلاء فریقین نے یا اشخاص مذکور نے کئے ہوں (۱) اگرچہ بعض صورتوں میں وقت تجویز کے حاکم ترمیم کر سکتا ہے ماسوائے اُن امور تنقیح طلب کے جو قایم ہو چکے ہیں دیگر امور تنقیح طلب قایم کر سکتا ہے تاہم جب کسی حاکم نے وقت قایم کرنے امور تنقیح طلب کے کسی امر تنقیح طلب قایم کرنے سے انکار کیا ہو تو ایسے امر کی تنقیح وقت تجویز پر شروع نہیں کرنی چاہیئے - اور حاکم کو وقت تجویز یہ نہ کرنا چاہیئے کہ امور تنقیح طلب کو اسطرح پر ترمیم کرے کہ اُس سے کوئی ایسی بحث پھر شروع ہوتی ہو جس کو اُس حاکم نے جس نے امر تنقیح طلب قایم کئے فیصل کر دیا ہے (۲) امور تنقیح طلب ایسے اختیار نہیں ہو سکتے جن سے ترمیم عرضیدعوی میں ایسی لازم آوے جیسی کہ ترمیم قانوناً نہیں ہو سکتی یعنی جس ترمیم سے نوعیت دعوے تبدیل ہوتی ہو (۳) نسبت ترمیم عرضیدعوے ملاحظہ ہو دفعہ ۵۳ مجموعہ ہذا -

امور اتفاقی یا قانونی بذریعہ اقرار کے بطور امور تنقیح طلب کے بیان کئے جا سکتے ہیں -

دفعہ ۱۵۰ ۱؎ - جب فریقین نالش باہم اتفاق کریں کہ فلاں امر اتفاقی یا قانونی کا تصفیہ فیمابین اُن کے ہونا چاہیئے تو اُنکو اختیار ہے کہ امر مذکور کو بطور امر تنقیح طلب کے قلمبند کر کے ایک اقرار نامہ باندراج شرائط مفصلہ ذیل لکھدیں

(الف) یہ کہ جب عدالت نسبت ایسے امر تنقیح طلب کے اپنی رائے متضمن اثبات یا نفی کے قایم کرے تو مبلغ مندرجہ اقرار نامہ یا جس قدر کہ عدالت مستحق کرے یا جس طور سے عدالت ہدایت کرے ایک فریق دوسرے فریق کو ادا کرے یا کہ کوئی فریق کسی ایسے حق کا مستحق یا ایسی ذمہ واری کا پابند قرار دیا جاوے جس کی صراحت اقرار نامہ میں مندرج ہو -

(ب) یہ کہ عدالت کی اُسطور پر رائے قایم ہونے پر کوئی جایداد جو اقرار نامہ میں مندرج اور نالش میں متنازعہ فیہ ہو ایک فریق دوسرے فریق کے حوالہ کرے یا جسطرح دوسرا فریق ہدایت کرے اسیطرح عمل کیا جاوے - یا

(ج) یہ کہ عدالت کی اسطور پر رائے قایم ہونے پر فریقین میں سے ایک یا زیادہ فریق کوئی خاص فعل جو اقرار نامہ میں مذکور ہو اور امر نزاعی سے متعلق ہو عمل میں لائیں یا اُس سے باز رہیں -

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۷۲ و جلد ۵ صفحہ ۴۶ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۶۶ و جلد ۷ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۵ صفحہ ۶۰۹

۱؎ ملاحظہ طلب حکم ۴۳ عدالت سوپریم کورٹ آف جوڈیکیچر کے ترمیم کرنے والے ایکٹ کے ضمیمہ اول میں از ایکٹ پارلیمینٹ سنہ ۳۸ و ۳۹ جلوس ملکہ وکٹوریہ - باب ۷۷) -

عدالت کو اس امر کی تشفی ہونیکی نسبت کہ اقرارنامہ کیسا ہو سکتا ہے

دفعہ ۱۵۱ - اگر بعد کرنے اسقدر تحقیقات کے جو مناسب معلوم ہو عدالت کو اس امر کا اطمینان ہو -

(الف) کہ اقرارنامہ متخاصمین کیطرف سے باضابطہ مکمل ہوا -

(ب) اور انکو امر تصفیہ طلب مذکور کے انفصال میں حقیقی غرض ہے - اور

(ج) اور امر مذکور قابل تجویز و انفصال ہے -

تو اس کو اختیار ہے کہ امر تنقیح طلب کو قلمبند کرکے اس کی تجویز کرے اور اپنی تجویز یا رائے بہ نسبت اس کے اسیطرح سے لکھے کہ گویا عدالت نے خود اسکو امر تنقیح طلب قرار دیا تھا -

اور عدالت مذکور اپنی رائے یا فیصلہ بنسبت ویسے امر تنقیح طلب کے لکھ کر بموجب شرائط اقرارنامہ کے تجویز سنائیگی -

اور بموجب اس تجویز کے ڈگری صادر ہوگی اور جائز ہوگا کہ ڈگری کا اجرا اسیطرح کیا جائے کہ گویا تجویز ایسی نالش میں جسمیں بنسبت امر تنقیح طلب کے فریقین میں اختلاف ہو سنائی گئی تھی -

الفاظ "اختیار ہے" سے مراد "لازم ہے" سمجھنی چاہیے (۱)

باب (۱۲)

ذکر اس صورت کا جب نالش سماعت اول پر فیصل کیجاے

اگر فریقین میں بنسبت کسی امر قانونی یا واقعاتی کے بحث نہ ہو -

دفعہ ۱۵۲ - اگر نالش کی سماعت اول کے وقت معلوم ہو کہ فریقین میں بنسبت کسی امر قانونی یا واقعاتی کے بحث نہیں ہے تو عدالت کو جائز ہوگا کہ تجویز اسی وقت سنائے -

جبکہ نالش ایک شخص کے نام کیگئی - اور سمن اسی نام کے کسی اور شخص پر تعمیل کیا گیا جس نے حاضر ہو کر اپنی ذمہ داری سے انکار کیا تو اس صورت میں نالش ڈسمس کیجائیگی (۲) اگر مدعاعلیہ از خود حاضر ہو کر فیصلہ کا کیا جانا منظور کرے تو اجراء سمن کی ضرورت نہیں ہے اور اسیوقت فیصلہ کیا جانا چاہیے - (۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۲ و ۲۱۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۱۹
(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۴ و دیکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴ -

اگر چند مدعا علیہم میں سے ایک شخص کو مدعی سے بحث ہو

دفعہ ۱۵۳- جس حال میں کہ کئی مدعا علیہ ہوں اور انہیں سے کسی ایک کو کسی امر قانونی یا واقعاتی میں مدعی کے ساتھ اختلاف ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ ویسے مدعا علیہ کے حق میں یا اُس کے خلاف مراد فوراً تجویز سنائے اور نالش کی کارروائی صرف دیگر مدعا علیہم کے مقابلہ میں جاری رہیگی۔

اُس نالش میں جو برخلاف چند شریک مدیونان کے دائر کیگئی ہو تو فیصلہ جو برخلاف ایک کے حاصل کیا جاوے جس سے کہ اقبال دعوے کیا ہو بمقابلہ دیگر مدیونان کے مزید کارروائی نالش کرنیکا مانع نہیں ہوتا (۱)

اگر متخاصمین کے درمیان امور قانونی یا واقعاتی کی نسبت بحث ہو تو عدالت امر تنقیح طلب کی تجویز کرسکتی ہے اور تجویز سنا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۵۴- جب فیمابین متخاصمین کے بحث کسی امر قانونی یا واقعاتی کی ہو اور امور تنقیح طلب حسب طریقہ متذکرہ بالا عدالت نے مرتب کئے ہوں اور عدالت کو اطمینان حاصل ہو کہ بہ نسبت کسی امر تنقیح طلب کے جو نالش کے فیصلہ کے لئے کافی ہو کوئی اور دلیل یا ثبوت سوائے اُس کے جو فریقین فی الفور پیش کر سکتے ہیں ضرور نہیں ہے اور نالش میں فوراً کارروائی کرنیسے کچھ بے انصافی پیدا نہو گی تو عدالت کو اختیار ہو گا کہ ویسے امور تنقیح طلب کی تجویز شروع کرے۔

اور اگر رائے امور مذکور کی نسبت واسطے فیصلہ کے کافی ہو تو مطابق اُس کے تجویز سنا دے عام اس سے کہ سمن صرف بغرض قرار دینے امور تنقیح طلب یا انفصال قطعی نالش کے جاری ہوا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب سمن صرف بغرض قرار دینے امور تنقیح طلب کے صادر ہو تو فریقین مقدمہ یا اُن کے پلیڈر حاضر ہوں اور کوئی اُنہیں سے اعتراض نکرے۔

اگر وہ رائے واسطے فیصلہ کے کافی نہو تو عدالت نالش کی سماعت مزید ملتوی کر کے کوئی تاریخ واسطے پیش کرنے ایسی ثبوت مزید کے یا واسطے ایسے دلائل مزید کے جو مقتضائے مقدمہ ہوں معین کرے گی۔

کوئی جج مجاز نہیں ہے کہ بروقت اول پیشی کے اگر کوئی فریق حاضر ہو اور ضابطہ اختیار کردہ کی بابت معترض ہو نالش کو خارج کر دے (۲)

اگر کوئی فریق اپنا ثبوت پیش نکرے تو عدالت خواہ تجویز سنائیگی یا نالش ملتوی رکھیگی

دفعہ ۱۵۵ ؎- اگر سمن بغرض

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۰ ۳۴۷ و ۳۴۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۹۸

؎ اس دفعہ کا اول فقرہ مفصلات کی عدالتہائے خفیفہ میں بوسعت پذیر ہے۔ مطابق دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم۔

الفصال قطعی نالش کے جاری ہوا ہو اور کوئی فریق بلا وجہ کافی اُس ثبوت کو جسپر اُسکو استدلال ہو پیش نہ کرے تو عدالت کو اختیار ہے کہ فوراً تجویز سنائے

یا اگر اُس کی دانست میں مناسب ہو تو حسب دفعہ ۱۴۶ امور تنقیح طلب مرتب کرکے قلمبند کرنیکے بعد نالش کو واسطے پیش ہونے اُس شہادت کے جو بربنائے ویسے امور تنقیح طلب کے اُس کو فیصل کرنیکے لئے ضروری ہو ملتوی رکھے۔

اگرچہ سماعت مقدمہ واسطے تصفیہ قطعی کے مقرر ہو تاہم اگر یہ معلوم ہو کہ شہادت مزید کی ضرورت ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ مقدمہ کو بجز اُس حالت کے کہ جب یہ معلوم ہو کہ مدعی بلا وجہ کافی اپنی شہادت کے پیش کرنیمیں قاصر رہا ہے ملتوی کردے (۱)

باب (۱۳) ہ

التواء کا ذکر

ملحوظ دفعہ ۴ ۔ ایکٹ ۱۸۷۷ء باب ہذا کا کارروائیات بااجرائے ڈگریات سے متعلق نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن عدالت کو اختیار تمیزی حاصل ہے کہ بصورت عدم موجودگی کسی حکم کے جو کارروائیات اجرائے ڈگریات کے بارہ میں ہو باب ہذا کو حسب واقعات پیش آمدہ متعلق کرے (۲)

عدالت مہلت دیسکتی ہے اور سماعت ملتوی رکھہ سکتی ہے

دفعہ ۱۵۶ ۔ عدالت کو اختیار ہے کہ بحالت پیش ہونے وجہ موجہ کے اثنائے دوران نالش میں کسی وقت فریقین یا کسی فریق کو مہلت دے اور سماعت نالش کو وقتاً فوقتاً ملتوی کرتی رہے۔

خرچہ التواء

تمام ویسی صورتوں میں عدالت کوئی اور روز واسطے سماعت آئندہ نالش کے مقرر کریگی اور نسبت خرچہ کے جو التواء کے باعث عاید ہو جو حکم مناسب سمجھے صادر کریگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب شہادت کی سماعت ایک مرتبہ شروع ہو جائے چاہیئے کہ سماعت نالش روز بروز برابر جاری رہے جبتک کہ کل گواہان حاضرین کی زبان بندی نہ لیجائے بجز اُس صورت کے کہ عدالت کی دانست میں سماعت کو ملتوی کرنا بوجوہ ضروری ہو اور اُن وجوہ کو جج اپنے ہاتھ سے لکھیگا۔

(۱) دیکھو رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۸۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۴۸

ہ باب ۱۳ التواء کی عدالتہائے سماعت خفیفہ میں وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۵ ۔ اور ضمیمہ دوم

نسبت حاضری گواہان ملاحظہ ہو دفعہ ۱۷۰ مجموعہ ہذا - حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں ہے لیکن اپیل بنا راضی ڈگری قطعی میں اس کی بیضابطگی کی نسبت عذر کیا جاسکتا ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۵۹۱ مجموعہ ہذا - وہ حکم جو جج ہائیکورٹ نے بوقت قرارداد امور تنقیح طلب کے مشعر تقرر تاریخ سماعت قطعی دیا گیا ہو زیر دفعہ ہذا نہیں ہے (۱)

طریقہ کارروائی جب متخاصمین تاریخ مقررہ کو حاضر نہ آئیں -

دفعہ ۱۵۷ - اگر اُس تاریخ کو جو بعد التوا کے سماعت کے لئے مقرر ہوئی ہو فریقین یا اُن میں سے کوئی حاضر ہونے سے قاصر رہے تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ نالش کو اُن طریقوں میں سے کسی ایک کے بموجب فیصل کرے جو اندر و باب کے اسباب میں مقرر ہوئے ہیں یا ایسا اور حکم صادر کرے جو اُسکو نزدیک مناسب ہے -

جو ڈگری حسب دفعہ ہذا صادر ہو اُس سے دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ہذا متعلق ہے (۲) بفیصلہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۹ منسوخ ہوگیا ہے - نسبت تعبیر حکم کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۶ زیر دفعہ ۱۰۲ مجموعہ ہذا - ایک حکم مشعر ڈسمسل نالش برطبق سماعت ملتوی کردہ بوجہ غیر حاضری مدعی اور اسکے وکیل کے ایک حکم زیر دفعہ ۱۵۷ - اور اس کی مستلزم دفعہ ۱۰۲ کے ہے نہ کہ زیر دفعہ ۱۵۸ - لہذا اُس کی ناراضی سے اپیل ہوسکتا ہے (۳) نیز دیکھو نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ - کوئی اپیل اُس حکم کی ناراضی سے نہیں ہوسکتا جو زیر دفعہ ہذا و دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ہذا صادر کیا گیا ہو جس کے رو سے وہ ڈگری یکطرفہ منسوخ کیگئی ہو جو بباعث اُس تاریخ پر مدعا علیہ کے حاضر نہ ہونیکے صادر کیگئی ہو جو برطبق التوا سماعت کے واسطے مقرر کیگئی ہو (۴)

دفعہ ہذا اور دفعہ ۱۵۸ میں یہ فرق ہے کہ بوجہ عدم حاضری فریقین اور اُن کے وکلاء کے اُس تاریخ پر جو بغرض التوا تجویز مقدمہ مقرر کیگئی ہو زیر دفعہ ہذا ڈگری دیجاسکتی ہے اور زیر دفعہ ۱۰۳ مقدمہ برآمد ہوسکتا ہے لیکن جب کسی فریق کو کسی امر کے کرنیکے لئے مہلت دیگئی ہو اور اُسنے نہ کیا ہو تو حکم مصدرہ داخل دفعہ ۱۵۸ ہوگا - اور برآمدگی نہ ہوسکے گی - بلکہ تجویز کی نظر ثانی یا اپیل ہوسکیگا - ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۷ و جلد ۷ صفحہ ۱۴ -

عدالت مقدمہ فیصل کرسکتی ہے باوصف اسکے کہ کوئی فریق وجہ ثبوت وغیرہ پیش نہ کرے

دفعہ ۱۵۸ - اگر فریق نالش جسکو مہلت ملی ہو اپنا وجہ ثبوت پیش نہ کرے یا اپنے گواہوں کو حاضر نہ کرائے یا اور کوئی امر جو واسطے جاری رہنے کارروائی نالش کے ضروری ہو اور جس کے لئے مہلت ملی ہو بجا نہ لائے تو عدالت باوصف اس عدم پیروی کے نالش کو اُسی وقت فیصل کریگی -

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۸۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۸ و نمبر ۸۲ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۳ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ -

دفعہ ہذا کارروائیات اجراء سے متعلق نہیں ہے (۱) لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۴۹
محض خرچہ کا جو بوجہ التوا مقدمہ کے کسی فریق کے ذمہ عاید کیا گیا ہو ادا نہ ہونا عدالت کو یہ اختیار نہیں دیتا
کہ زیر دفعہ ۱۵۸ مقدمہ کو ڈسمس کرے تاوقتیکہ بذریعہ صحیح حکم عدالت کے ایسا کرنا ایک شرط ماتقدم
نہ ٹھہرایا گیا ہو (۲) دفعہ ہذا ایک بہت تاکیدی دفعہ ہے اور صرف اس صورت میں متعلق ہوسکتی ہے
جبکہ بلحاظ واقعات کے کوئی اور دفعہ متعلق نہ ہوسکتی ہو۔ گو زیر دفعہ ہذا کارروائی کرنے کیلئے یہ ضروری نہیں
کہ فریق متعلقہ کو اس امر کی خاص اطلاع دیجاوے کہ کارروائی زیر دفعہ ہذا کیجاویگی تاہم مسل میں کوئی امر
صریحاً بغرض ثبوت اس امر کے موجود ہونا ضروری ہے کہ التوا ایسا ہے جو مقدمہ کو دفعہ ہذا کے منشاء
کے اندر لاتا ہے اور نیز بغرض یہ ظاہر کرنیکے کہ خود حکم مذکور ایک حکم زیر دفعہ ہذا ہے نہ کہ زیر دفعہ ۱۵۷ (۳)
اور اس صورت سے متعلق ہے جبکہ کسی فریق نے نہ کہ دونوں نے صحیح طور پر مہلت واسطے پیش کرنے شہادت
گواہاں کے حاصل کی ہو اور پھر پیش کرنیسے قاصر رہا ہو اور اس صورت سے متعلق نہیں ہے جبکہ عدالت
اپنی تحریک سے ملتوی کرے (۴) جہانکہ وکیل مدعاعلیہ نے التوا واسطے پیش کرنے بعض دستاویزات کے
کرائی اور انہیں وقت پر پیش نہ کرسکا جبکہ مقدمہ پکارا گیا اور فیصلہ بحق مدعی ہوا تو یہ فیصلہ داخل دفعہ ہذا
متصور ہوا (۵) دفعہ ہذا اسوقت متعلق نہیں ہوتی ہے جبکہ تاریخ کسی خاص فریق کے واسطے اسواسطے
کہ شہادت پیش کردیجاوے گواہوں کو حاضر کیا جاوے مقرر نہ ہوئی ہو (۶) درصورتیکہ برطبق درخواست
مدعاعلیہ سماعت نالش ملتوی کیگئی اور جس تاریخ پر مقدمہ ملتوی رکھا گیا مدعی حاضر نہوا اور نالش عدم
پیروی میں بموجب ایک حکم کے جسکا صادر کیا جانا موجب دفعہ ہذا معلوم ہوتا تھا ڈسمس کیگئی تجویز ہوا
کہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے (۷) اگر بوجہ نہ ادا کرنے فیس کمیشن کے (۸) یا بوجہ نہ پیش کرنے سرٹیفکیٹ
وراثت کے (۹) مقدمہ خارج کیا جاوے تو دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی۔ اور جہانکہ وکیل نے دوسری سماعت
پر درخواست طلبی گواہان گذرانی اور بیان کیا کہ بوجہ غیر حاضری گواہاں کے پیروی کرنے پر آمادہ نہیں ہے اور
عدالت نے حکم ڈسمسی صادر فرمایا تجویز ہوا کہ حکم صحیح نہیں ہے (۱۰) دیکھو ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۱۲ -

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۰ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۰ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی
جلد ۸ صفحہ ۴۲۹ و لاء رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۳ (۳) نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۹۹ء
پنجاب ریکارڈ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۳۵ و ۱ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۰ (۵) مدراس رپورٹ
جلد ۴ صفحہ ۲۵ (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۹ سنہ ۱۸۸۶ء و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۷ (۷) انڈین لاء رپورٹ
مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۱ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۸ء و نمبر ۴۱ سنہ ۱۸۸۴ء (۸) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱ (۹) انڈین لاء رپورٹ
مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۶ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۶ -

حکم نامنظوری عرضی دعوے بباعث کمی اسٹامپ کے زیر دفعہ ہذا داخل نہیں ہے بلکہ زیر دفعہ ۵۴۰ مجموعہ ہذا ہے(۱) اثر | جو فیصلہ حسب دفعہ ہذا صادر ہووے وہ ڈگری رویدادی کا اثر رکھیگا (۲)

باب (۱۶)[1]

گواہوں کی طلبی اور حاضری کا ذکر

سمن حاضر ہو کر شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لئے۔

دفعہ ۱۵۹ - اہالی مقدمہ کو اختیار ہے کہ بعد ازاں کہ سمن مدعا علیہ پر تعمیل پانے کی غرض سے حوالہ کیا جائے [یا بھیجا جائے][2] عام اس سے کہ وہ صرف امور تنقیح طلب کے قرار دینے کیلئے ہو یا واسطے انفصال قطعی نالش کے۔ عدالت میں یا اُس عہدہ دار کے روبرو جو اس کام کے لئے مقرر ہو درخواست دیکر اُس سے پہلے جو واسطے ویسے قرار داد یا انفصال کے مقرر ہوئی ہو یعنی جیسی صورت ہو سمن[3] اُن لوگوں کے نام حاصل کریں جنکی حاضری ادائے شہادت یا دستاویز پیش کرنے کے لئے ضروری ہو۔

درخواست اجرائے سمن پیشتر فیصلہ کے کسی مرحلہ پر ہو سکتی ہے (۳) فریقین مستحق ہیں کہ سمن واسطے اپنے گواہان کے کسی وقت قبل سماعت اخیر کے حاصل کریں لیکن اگر توقف ہو یا کوشش قرار واقعی نہ کیجائے جسکی وجہ سے گواہان بباعث اسکے کہ اُنپر تعمیل سمن وقت مناسب پر نہیں ہوئی حاضر نہوں تو عدالت صحیح طور پر التوا مقدمہ سے انکار کرسکتی ہے (۴) اور جبکہ ایسا انکار برخلاف ڈگری مقدمہ کے ایک وجہ اپیل کی ہو تو تجویز ہوئی کہ دفعہ ۵۷۸ مجموعہ ہذا متعلق ہوتی ہے بشرطیکہ بیجا انکی نامنظوری درخواست واقعات مقدمہ پر موثر ہو اگر واقعات مقدمہ پر موثر ہو تو یہ ایک عمدہ وجہ اپیل کی ہے (۵) اور اگر درخواست طلبی گواہان

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۷ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۹۳ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۸ و جلد ۱۵ صفحہ ۸۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۶ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۸

[1] یہ باب مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۵-۱ اور ضمیمہ دوم۔ باب ہذا جملہ اشخاص سے متعلق ہے جو اس مجموعہ کے موجب کسی کارروائی میں شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنے کے لئے طلب ہوئے ہوں بلا لحاظ مابعد کی دفعہ ۶۵۰۔

[2] یہ الفاظ دفعہ ۱۵۹ اس مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالا ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۵ کے ذریعہ سے مندرج کئے گئے۔

[3] واسطے نمونجات کے ملاحظہ طلب نعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۲۵ و ۱۲۶

ایسے تنگ وقت پر پیش ہو کہ حاضری گواہان ممکن نہو تو درخواست نامنظور ہوگی - اور اگر ایک فریق اپنی جانب سے جملہ شہادت پیش کردے تو وہ مجاز طلب کرانے گواہان جدید کا نہیں ہے (۱) محض اس وجہ سے انکار کرنا مناسب نہیں کہ قبل از اختتام تجویز کے گواہان حاضر نہیں ہو سکتے یا دستاویزات پیش نہیں ہو سکتیں (۲)

سمن کی درخواست کرنیوالے کو عدالت میں گواہوں کا خرچ دینا پڑیگا۔

دفعہ ۱۶۰ - جو شخص اجرائے سمن کی درخواست کرے اُس کو لازم ہے کہ سمن کے دیئے جانیسے پہلے اور اُس میعاد کے اندر جو عدالت نے مقرر کی ہو بابت زادراہ وغیرہ اخراجات اُس شخص کے جس پر سمن بھیجا جائے جس قدر روپیہ اُس عدالت کی آمد و رفت کے لئے جس میں طلبی اُسکی کی گئی ہو اور نیز بابت ایک روز حاضری عدالت کے جو عدالت کافی سمجھے عدالتمیں داخل کرے۔

شرح اخراجات

اگر وہ عدالت محکمہ ہائیکورٹ کے ماتحت ہو تو شرح اخراجات مذکور کے مقرر کرنے میں اُن قواعد کی پابند ہوگی جو حاکم ذی اختیار کی تجویز سے اس باب میں مقرر ہوں اگر کچھ ہوں۔

کسی فریق کو ضرور نہیں ہے کہ خرچہ گواہ اُسوقت تک ادا کرے جبتک کہ عدالت یہ تجویز کرے کہ کیا مناسب اخراجات عدالت میں داخل ہونے چاہئیں (۳) خرچہ گواہان حسب مصارف سفر یا اس قسم کے دیگر اخراجات کے روپے لگایا جاویگا - نسبت خرچہ گواہان ملاحظہ ہو - سرکلر پنجاب نمبر ۱۳ و ۱۶ طبع چہارم و نمبر ۲ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۷۸ء ہائیکورٹ الہ آباد - اور کسی گواہ کو ہرجہ صرف اوقات کا نہیں مل سکتا (۴)

گواہ کے روبرو خرچ کا حاضر کرنا

دفعہ ۱۶۱ - مبلغ جو بابت خرچہ مذکور کے عدالت میں جمع کیا جائے بروقت تعمیل ہونے سمن کے اُس شخص کے روبرو حاضر کیا جائے جس کے نام کا وہ سمن ہے اگر اُس کی تعمیل اُس کی ذات پر ممکن ہو۔

بعد اس کے کہ فہرست گواہان داخل کی گئی ہو اور خرچہ تعمیلی جمع کیا گیا ہو عدالت کا افسر نہ فریقین ذمہ وار تعمیل سمن کے ہیں (۵)

طریقہ کارروائی جبکہ غیر کافی مبلغ داخل کیا جائے

دفعہ ۱۶۲ - اگر عدالت کو یا اُس عہدہ دار کو جو اس کام کے لئے عدالت سے مقرر ہوا ہو یہ دریافت ہو کہ جو مبلغ عدالت میں داخل کیا گیا وہ ویسے اخراجات کے ادا کیلئے کافی نہیں ہے تو عدالت یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ باضافہ مبلغ مذکور کے جسقدر

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ و جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۶۹ ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۶۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲۸ (۴) مائیڈ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۶ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۸۸ - ملاحظہ یہ دفعہ (۱۶۰) ہائیکورٹ ہائے مقررہ حسب سند شاہی سے متعلق نہیں ہے جبکہ وہ اپنے اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی عمل میں لاتی ہو۔ ملاحظہ طلب بعد کی دفعہ ۶۴۸ -

روپیہ شخص سو سومہ سمن کو دینا بابت اخراجات مذکورکے ضروری معلوم ہو دیا جائے اور اگر زر مذکور ادا نکیا جائے تو عدالت یہ حکم دسیکتی ہے کہ زر مزید مطلوبہ اُس شخص کی جایداد منقولہ کی قرقی اور نیلام سے وصول کیا جائے جس نے سمن حاصل کیا ہو یا عدالت شخص طلب شدہ کو بغیر لینے اُس کے اظہار کے رخصت کرے یا زر مذکور کے وصول کرنے اور اُس شخص کو رخصت کرنے یعنے دونوں باتوں کا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا حکم دے۔

اخراجات جبکہ گواہ کو ایک روز سے زیادہ عرصہ تک ٹھہرایا جائے۔

اگر شخص طلب شدہ کو ایک روز سے زیادہ عرصہ تک ٹھہرانا ضروری ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ وقتاً فوقتاً واسطے ادخال اُس قدر روپیہ کے جو واسطے ادائے اخراجات اُس کے قیام مزید کے کافی ہو طلب کرانیوالے کو حکم دے اور اگر زر مذکور داخل نکیا جائے تو یہ حکم صادر کرے کہ زر مذکور اُس شخص کے مال منقولہ کی قرقی اور نیلام سے وصول کیا جائے جس کی درخواست پر وہ شخص طلب ہوا تھا یا عدالت بغیر لینے شہادت کے اُس شخص کو رخصت کرے یا زر مذکور کے وصول کرنے اور اُس شخص کو رخصت کرنے یعنی دونوں باتوں کا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ حکم دے۔

گواہ مستحق ہے کہ اُس کے اخراجات وہ فریق ادا کرے کہ جس کی تحریک سے وہ طلب کیا گیا ہو۔ گو نامبردہ نے قبل اپنی گواہی دینے کے درخواست اخراجات بابتکی نہ کی ہو (۱) جبکہ ایک گواہ کے نام ایک مقدمہ میں شہادت دینے کو لئے سمن جاری کیا گیا ہو جو اُسکو نہ پہونچا ہو تو اُس گواہ کے نام جدید سمن جاری کرنا ضروری نہیں ہے اُس کو صرف یہ اطلاع کرنی ضروری ہے کہ اُس کی حاضری اُس دن مطلوب ہوگی جبکہ مقدمہ بغرض سماعت ملتوی کیا جائے (۲)

سمن میں حاضر ہونیکا وقت اور موقع اور مقصد مصرح رہیگا۔

دفعہ ۱۶۴۔ ہر سمن میں جو بحکم حاضر ہونے شخص طلب شدہ کے واسطے ادائے شہادت یا پیش کرنے دستاویز کے ہو صراحت اُس وقت اور موقع کی ہوگی جس وقت اور جہاں اُس کو حاضر ہونا ضرور ہے اور اسمیں یہ بھی لکھا جائیگا کہ حاضری بغرض ادائے شہادت یا دہی پیشی دستاویز یا دونوں امر کے لئے مطلوب ہے اور اگر شخص طلب شدہ کو کسی دستاویز خاص کے پیش کرنیکا حکم ہوا ہو تو کیفیت اُس دستاویز کی صحت مناسب کے ساتھ سمن میں لکھی جائیگی۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۰ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵۔ ۱۵ نمونجات کے لئے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ۴۔ نمبر ۱۲۵ و ۱۲۶۔

سمن بواسطے پیشی دستاویز کے

دفعہ ۱۶۴ - ہر شخص دستاویز کے پیش کرنیکے لئے بدوں اس کے کہ واسطے دینے شہادت کے طلب ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص جو صرف واسطے پیشی دستاویز کے طلب ہوا ہو دستاویز پیش کرنیکے لئے اصالتاً حاضر ہو بلکہ کسی اور شخص سے دستاویز کو پیش کرائے تو اُس کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے حکم سمن کی تعمیل کی۔

اُس شخص سے جو صرف بغرض پیش کرنے دستاویز کے طلب ہوا ہو فریق ثانی سوال نہیں کر سکتا دفعہ ۱۳۹ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء

اشخاص حاضر عدالت کو ادائے شہادت کیلئے حکم کرنا۔

دفعہ ۱۶۵ - عدالت کو اختیار ہے کہ کسی شخص حاضر عدالت کو حکم دے کہ وہ ادائے شہادت کرے یا ایسی کوئی دستاویز پیش کرے جو اُسوقت وہیں اُسکے قبضہ واقعی یا اختیار میں ہو۔

سمن کی تعمیل کیونکر ہوگی

دفعہ ۱۶۶ - جو سمن کسی شخص کے نام اس حکم سے جاری کیا جائے کہ وہ شہادت دے یا دستاویز پیش کرے اُسکی تعمیل حتی الامکان قریب قریب اُسی طور سے کیجائیگی جسطرح اس مجموعہ کی دفعات بالا میں مدعا علیہ پر سمن کے تعمیل کرنیکا حکم ہے اور وہ قواعد جو اس مجموعہ کے باب ۶ میں درباب ثبوت تعمیل سمن کے مندرج ہیں ہر سمن سے متعلق ہونگی جس کی اس دفعہ کے بموجب تعمیل کی جائے۔

سمن کی تعمیل کا وقت

دفعہ ۱۶۷ - ہر ایک صورت میں سمن کی تعمیل اتنا عرصہ پہلے اُسوقت کے جو شخص مطلوب کی حاضری کیلئے سمن میں مندرج ہو کیجائیگی کہ اسکو بغرض تیاری اور طے منازل کے اُس مقام تک جہاں اُسکا حاضر ہونا ضرور ہے مہلت معقول ملے۔

مفرور گواہ کی جائیداد کی قرقی

دفعہ ۱۶۸ - اگر اہلکار تعمیل کنندہ سمن عدالت کے روبرو تصدیق کرے کہ اُس سمن کی تعمیل نہیں ہو سکتی ہے جو واسطے حاضری کسی شخص کے بغرض ادائے شہادت یا پیشی کسی دستاویز کے ہے تو درباب عدم تعمیل سمن کے [1][اگر اہلکار تعمیل کنندہ سمن کے سرٹیفکیٹ کی بذریعہ تحریری بیان حلفی کے تصدیق نہوئی ہو عدالت کو لازم ہوگا اور اگر اُس کی اسطرحپر تصدیق ہوئی ہو تو اختیار ہوگا کہ اہلکار تعمیل کنندہ سمن کی زبان بندی حلفی خود لے یا بذریعہ دوسری عدالت کے اُس کی اسطرحپر زبان بندی لیوائے]۔

اور اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ ویسی شہادت کا گذرنا یا دستاویز کا پیش ہونا ضروری ہے

---

[1] یہ الفاظ دفعہ ۱۶۸ میں اصل الفاظ کی جگہہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء (۲ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۱۶ کے ذریعہ سے قائم کئے گئے۔

اور وہ شخص جس کے احضار کے لئے سمن جاری ہوا ہے اس مراد سے فرار یا روپوش ہے کہ سمن کی تعمیل اُسپر ہو سکے تو عدالت مجاز ہوگی کہ اشتہار اس حکم کے ساتھ مشتہر کرائے کہ وہ اُس وقت اور موقع پر جو اشتہار میں مندرج ہو حاضر ہو کر ادائے شہادت کرے یا دستاویز پیش کرے اور ایک نقل ویسے اشتہار کی اُس مکان کے دروازہ بیرونی پر آویزاں کیجائیگی جسمیں شخص مذکور معمولاً سکونت رکھتا ہو۔

اگر وہ شخص وقت اور موقع مندرجہ اشتہار مذکور پر حاضر نہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ اگر مناسب سمجھے برطبق گذرنے درخواست اور اُس فریق کے جسنے سمن جاری کرایا ہو یہ حکم دے کہ جائداد اُس شخص کی جس کی حاضری کی ضرورت ہے اُس مقدار تک جو عدالت مناسب سمجھے اور جو قرقی کے خرچہ اور اُس جرمانہ کی تعداد سے زیادہ نہو جو دفعہ ۱۷۰ کے بموجب اُسپر عاید ہو سکتا ہے قرق کیجائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی عدالت مطالبات خفیفہ جائداد غیر منقولہ کی قرقی کا حکم نہ دیسکیگی۔

اشتہار | یہ فرض اُس فریق کا ہے جو اشتہار جاری کرانا چاہتا ہے کہ وہ عدالت کو اشتہار جاری کرنے کے واسطے تحریک کرے (۱) پیشتر جاری کرنیکے جج کو اطمینان کرنا چاہئے اور وجوہات اطمینان درج مسل کرنی چاہئیں (۲) اگرچہ یہ قطعی طور پر ضروری نہیں (۳) کہ شہادت گواہ کی ضروری ہے اور سمن کی تعمیل سے روپوش ہے (۴) یا فرار ہو گیا ہے (۵) یا وہاں سمن نہیں پہونچ سکتا (۶)

ضروری | جبکہ سمن تاریخ مقررہ پر واپس آوے تو فریق جسکی درخواست پر سمن جاری ہوا مستحق ہے کہ ثابت کرے کہ گواہی گواہ کی ضروری ہے (۷)

کارروائی بعد اشتہار | یہ فرض اس فریق کا ہے جسنے اشتہار جاری کرایا ہو کہ وہ واسطے قرقی جائداد کے درخواست کرے (۸) اگرچہ احکام قرقی جائداد گواہ کا صادر کرنا جج کا اختیاری امر ہے لیکن یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اختیار بوجہ موجہ کام میں لانا چاہئے (۹) اگر وہ اجرائے حکمنامہ قرقی سے انکار کرے تو اُسکی وجوہ انکار درج مسل کرنی چاہئیں (۱۰) گو کہ لازم نہیں ہے (۱۱) جج مجاز نہیں ہے کہ اُس جائداد کی قرقی کا حکم صادر کرے تاوقتیکہ وہ اُس شخص کی ملکیت ثابت ہو جس کی حاضری ضروری ہے اور کسی شخص ثالث کی جائداد میں دست اندازی نکرنی چاہئے (۱۲)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۹ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۵ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۶ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۶ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۵ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۲۶ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۵۴ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۵۰۵ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۶ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۵ (۱۲) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۵۔

اگر گواہ حاضر آئے تو قرقی اٹھالیجائیگی۔

دفعہ ۱۶۹ - اگر ویسا شخص اسکی جایداد کی قرقی کے وقت حاضر ہوکر عدالت کو اسبات سے مطمئن کردے کہ وہ سمن کی تعمیل سے گریز کرنیکے لیئے فرار یا روپوش نہیں ہوا تہا اور اسکو اس قدر مدت پیشتر سے اشتہار کی اطلاع نہیں ہوئی تھی کہ وہ وقت اور موقع مندرجہ اشتہار پر حاضر ہوسکتا تو عدالت یہ حکمدیگی کہ جایداد قرقی سے واگذاشت کیجائے اور قرقی کے اخراجات کی نسبت جو حکم مناسب سمجھے صادر کریگی۔

الفاظ "اگر شخص مطلوب حاضر ہوکر" کے یہ معنی ہیں کہ وہ برضامندی اپنے آپ کو حوالہ کردے (۱)

طریقہ کارروائی اگر گواہ حاضر نہ آئے

دفعہ ۱۷۰ - اگر ویسا شخص حاضر نہو یا حاضر آئے مگر عدالت کو اس بات سے مطمئن نکرے کہ وہ سمن کی تعمیل سے گریز کرنیکے لئے فرار یا روپوش نہیں ہوا تہا اور اسقدر مدت پیشتر سے اسنے اشتہار کی اطلاع نہیں پائی تھی کہ وقت اور موقع مندرجہ اشتہار پر حاضر ہوسکتا تو عدالت مجاز ہوگی کہ اسپر اسکی حیثیت کے مطابق اور جملہ حالات مقدمہ پر لحاظ کرکے اپنی رائے سے اسقدر جرمانہ عاید کرے جو پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہو اور یہ حکمدے کہ جایداد مقروقہ یا جزو اسکا واسطے ادائے جملہ اخراجات متعلقہ قرقی اور زر جرمانہ متذکرہ بالا کے (اگر کچھ ہو) نیلام کیا جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ شخص جسکی حاضری مطلوب ہے خرچہ اور جرمانہ مذکورہ بالا عدالت میں ادا کردے تو عدالت جایداد کی نسبت قرقی سے واگذاشت ہونیکا حکم صادر کریگی۔

قبل اسکے کہ حکم جرمانہ صادر کیا جائے تمام امورات مندرجہ دفعہ ہذا کی تحقیق ہونی چاہیئے اور ناظر کی رپورٹ کافی نہیں ہے (۲) گواہ اتوار کے روز حاضر ہونیکا پابند نہیں ہے (۳) نالش منسوخی نیلام زیر دفعہ ہذا نہیں ہوسکتی (۴) لیکن دعویدار ممنوع نہیں ہے کہ جایداد میں اپنا حق ثابت کرنے کیواسطے خریدار پر دعوے کرے (۵)

عدالت اپنی مرضی سے اشخاص غیر فریق مقدمہ کو بطور گواہ طلب کرسکتی ہے

دفعہ ۱۷۱ - بپابندی قواعد اس مجموعہ کے جو عدالت میں حاضر رہنے اور حاضر ہونیکے بابمیں ہیں اور احکام مندرجہ ایکٹ شہادت ہند مجریہ سنہ ۱۸۷۲ع کے اگر عدالت کو کسی وقت ایسے شخص کی زبان بندی لینی ضروری معلوم ہو جو فریق نالش نہو اور جس کو کسی فریق نالش نے بطور گواہ کے نامزد نہ کیا ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ خود اپنی مرضی سے ویسے شخص کے نام سمن اس حکم کے ساتھ جاری کرائے کہ وہ تاریخ مقررہ پر بطور گواہ کے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸ و جلد ۱ صفحہ ۲۷ (۲) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۱ صفحہ ۴۶ (۳) بنگال لاء رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۰۷ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۲۵ — ۵۱ ایکٹ مصدرہ ۱۸۵۹ء

ادائے شہادت کرے یا کوئی دستاویز مقبوضہ اپنی پیش کرے اور عدالت مجاز ہوگی کہ اُسکی زبان بندی بجائے بطور گواہ کے لے یا اُس سے ویسی دستاویز پیش کرائے۔

اُن اشخاص کا کار لازمی جو شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنیکو طلب کئے جائیں

دفعہ ۱۷۲۔ بپابندی دفعہ متذکرہ ملحقہ بالا کے جس شخص کے نام سمن کسی نالش میں حاضر ہوکر شہادت دینے کیلئے جاری ہوا ہو اُسکو لازم ہے کہ اُسوقت اور موقع پر حاضر ہو جو سمن میں اس غرض سے مقرر ہوا ہو اور جس شخص کے نام سمن دستاویز پیش کرنیکے لئے جاری ہو اُس کو لازم ہے کہ ویسے وقت اور موقع پر خود حاضر ہوکر دستاویز پیش کرے یا دوسرے سے پیش کرائے۔

کب وہ لوگ چلے جاسکتے ہیں

دفعہ ۱۷۳۔ کوئی شخص جو حسب مذکورہ بالا سمن کے حکم کے بموجب حاضر ہو عدالت سے جانے نہ پائیگا الّا اُس صورت میں اور اُس وقت تک کہ (الف) اُسکی زبان بندی ہوگئی ہو یا اُس نے دستاویز پیش کردی ہو اور عدالت برخاست ہوگئی ہو یا (ب) اُس نے عدالت سے چلے جانیکی اجازت لی ہو۔

سمن کی تعمیل نکرنیکے نتائج

دفعہ ۱۷۴۔ اگر کوئی شخص جسپر سمن بحکم ادائے شہادت یا درپیشی دستاویز کے تعمیل ہوا ہو سمن کی عدول حکمی کرے یا اگر کوئی شخص حسب مذکورہ بالا سمن کے حکم کے بموجب حاضر ہوکر خلاف احکام دفعہ ۱۷۳ کے عدالت سے چلا جائے تو عدالت اُسکی نسبت یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ گرفتار ہوکر عدالت کے روبرو حاضر کیا جائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت کو اسبات کے باور کرنیکی وجہ ہو کہ وہ شخص جس نے حسب مذکورہ بالا سمن کی عدول حکمی کی ویسی عدول حکمی کی کوئی وجہ جائز رکھتا ہے تو ایسا حکم جو اوپر مذکور ہے ندیا جائیگا۔

جب کوئی شخص عدالت کے روبرو اسطور پر حاضر کیا جائے اگر وہ عدالت کو اس بات سے مطمئن نکرسکے کہ سمن کی عدول حکمی کرنے کی اُس کو کوئی وجہ جائز حاصل تھی تو عدالت مجاز ہوگی کہ اُسپر کسی تعداد تک جرمانہ کرے جو پانچسو روپیہ سے زیادہ نہو۔

تشریح۔ ادا یا حاضر نہ کرنا مبلغ کافی کا واسطے زاد راہ وغیرہ اخراجات متذکرہ دفعہ ۱۷۰ کے حسب مراد اس دفعہ کے عدم تعمیل کی وجہ جائز سمجھا جائیگا۔

طریقہ کارروائی جبکہ گواہ گرفتار شدہ ادائے شہادت یا دستاویز پیش نہ کرسکے

اگر کوئی شخص جو اسطور سے گرفتار ہوکر عدالت کے روبرو حاضر کیا جائے فریقین نالش یا اُنمیں سے کسی کی غیر حاضری کے سبب سے وہ شہادت ادا نکر سکے یا وہ دستاویز پیش نہ کرسکے جس کے ادا یا پیش کرنے کے لئے اُسکی طلبی ہوئی تھی تو عدالت مجاز ہوگی

کہ اُس سے حاضر ضامنی معقول یا اور ضمانت اُس وقت اور موقع پر حاضر ہونیکے لئے جو مناسب متصور ہو طلب کرے اور بعد داخل ہونے ویسی حاضر ضامنی یا ضمانت کے اُسکو رہا کرے۔

عدالت کا اختیار حسب دفعہ ہذا سزا دینے کا صرف اُس صورت میں ہے کہ گواہ سمن کے پہونچنے پر حاضر نہو اور گرفتار ہو کر عدالت کے سامنے لایا جاوے۔ جو گواہ باوجود قابض ہونے دستاویز کے اُس کو پیش نکرے اُس کی بابت دفعہ ۱۷۵ تعزیرات ہند میں سزا درج ہے (۱)

کارروائی | یہ فرض فریقین کا ہے کہ جب گواہ حاضر نہو عدالت کو تحریک کریں (۲) اور قبل اجراء وارنٹ گرفتاری گواہ عدالت کو معقول وجوہ پر مطمئن ہونا چاہئے کہ گواہ نے بغیر وجہ جائز ادائے شہادت سے گریز کرنیکے واسطے حاضری میں غفلت کی اگرچہ عدالت کو یہ ضرور نہیں ہے کہ ایسی رائے قائم کرنیکے واسطے تحقیقات باضابطہ کرے یا جو شہادت پیش ہو اُسپر رائے قائم کرے (۳) عدالت دیوانی کا یہ فرض نہیں ہے کہ اُس گواہ کی گرفتاری کیلئے وارنٹ جاری کرے جو باوجود طلب کئے جانے کے حاضر ہونیسے قاصر رہا ہے جب کہ عدالت پر یہ ظاہر کیا گیا ہو کہ گواہ مذکور کی غیر حاضری کا باعث اُس شخص کیطرف سے جس کی کہ درخواست پر سمن جاری کیا گیا تھا کہ گواہ مذکور کو ضروری اخراجات کی عدم ادائیگی یا پیش کش ہے جیسا کہ بروئے دفعہ ۱۶۰ مطلوب ہے (۴)

طریقہ کارروائی جبکہ گواہ فرار ہو | دفعہ ۱۷۵۔ اگر کوئی شخص جسنے حسب مذکور سمن کی عدول حکمی کی ہو فرار یا روپوش ہوجائے اس طور سے کہ اُس کو گرفتار کرکے عدالت میں حاضر کرنا غیر ممکن ہو تو احکام دفعات ۱۶۸ اور ۱۶۹ اور ۱۷۰ کے بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب اُس سے متعلق کئے جائینگے۔

وہ اشخاص جنکا اصالتاً حاضر ہونا واجب ہے | دفعہ ۱۷۶۔ کسی شخص پر عدالت میں ادائے شہادت کے لئے یا زبان بندی لئے جانیکے واسطے اصالتاً حاضر ہونا واجب نہیں ہے اِلّا اُنصورتوں میں کہ اُسکی سکونت -

(الف) عدالت کے معمولی اختیارات سماعت ابتدائی کی حدود ارضی کے اندر ہو - یا

(ب) ویسی حدود ارضی کے باہر ہو مگر ایسی جگہ پر ہو جو کچہری سے پچاس میل سے کم فاصلہ پر ہو یا (اگر درمیان مقام سکونت شخص مذکور اور مقام عدالت کے ریل کی سڑک کل فاصلہ کے چھٹے حصہ کے پانچ گونہ پر ہو تو) جو کچہری سے دو سو میل سے کم فاصلہ پر ہو۔

کسی فریق کے جبکہ عدالت طلب کرے شہادت دینے سے انکار کرنیکا نتیجہ | دفعہ ۱۷۷۔ اگر کوئی فریق نالش جو عدالتمیں

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۴ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۴ (۳) مدراس لاء رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۴ (۴) ،، ،، الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۷ -

حاضر ہو عدالت سے حکم ہونے پر شہادت دینے یا کسی ایسی دستاویز کے پیش کرنے سے جو اُس وقت اور وہیں اُس کے قبضہ واقعی یا اختیار میں ہو بلا وجہ جائز انکار کرے تو عدالت مجاز ہوگی کہ اگر مناسب سمجھے اُس پر ڈگری صادر کرے یا نالش کی نسبت ایسا حکم دے جو عدالت کو مقتضائے انصاف معلوم ہو۔

گواہوں کے متعلق قواعد اُن فریقین سے متعلق ہونگے جو طلب کئے جائیں۔

دفعہ ۱۷۸ - جب کسی فریق نالش کو حکم دیا جائے کہ وہ شہادت ادا یا دستاویز پیش کرے تو قواعد مندرجہ مجموعہ ہذا جو گواہوں سے متعلق ہیں جہانتک متعلق ہوسکیں فریق مذکور سے بھی متعلق سمجھے جائینگے۔

باب (۱۵)[۱]

بابت سماعت نالش اور لینے زبانبندی گواہانکے

بیان اور پیشی وجہ ثبوت از طرف اُس فریق کے جو شروع کرنیکا استحقاق رکھتا ہو

دفعہ ۱۷۹ - نالش کی سماعت کے لیے جو روز مقرر ہوا ہو اُس روز یا جس روز تک نالش کی سماعت ملتوی کیگئی ہو اُس روز وہ فریق جو شروع کرنیکا استحقاق رکھتا ہے اپنے مقدمہ کے حالات بیان کریگا اور بتائید اُن امور تنقیح طلب کے جنکا ثابت کرنا اُس کے ذمہ ہے اپنا وجہ ثبوت پیش کریگا۔

شروع کرنے کے استحقاق کے متعلق قواعد

تشریح - شروع کرنیکا استحقاق مدعی کو ہے الا اُس صورت میں کہ مدعاعلیہ مدعی کے بیان کئے ہوئے واقعات کو تسلیم کر کے یہ اصرار کرتا ہو کہ از روئے قانون یا

---

[۱] یہ باب بجز دفعات ۱۰۴ لغایت ۱۰۸ (بشمول ان دونوں دفعات کے) مقدمات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۵ - اور ضمیمہ دوم - دفعات ۱۰۲ لغایت ۱۰۵ (بشمول ان دونوں دفعات کے) و ۱۰۷ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ (جہانتک کہ یہ شہادت لینے سے متعلق ہیں) ہائیکورٹ ہائے مقررہ حسب سند شاہی یا پنجاب کی چیفکورٹ سے متعلق نہیں ہیں جبکہ وہ اپنے اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی عمل میں لاتی ہوں۔ ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۶۳۸ اور عدالت ہائے پنجاب کے ایکٹ ۱۸۸۴ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۸۸۴ء) کی دفعہ ۱۶ (۲)۔

احکام باب ہذا متعلق گواہان اُن جملہ اشخاص سے متعلق ہیں جو اس مجموعہ کے بموجب کسی مقدمہ میں شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لئے طلب ہوئے ہوں۔ ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۱۶۰۔

بربنائے اُن واقعات مزید کے جو خود مدعا علیہ بیان کرے مدعی اُس دادرسی کے کسی جزو کا مستحق نہیں ہے جس کا وہ دعوے کرتا ہے ایسی صورت میں شروع کرنیکا استحقاق مدعا علیہ کو پہونچیگا۔

اگر ابتدائی امور تنقیح طلب بجانب مدعا علیہ اُٹھائے گئے ہوں اور وہی اصل امور مقدمہ ہوں تو شروع کرنے کا استحقاق مدعا علیہ کو ہے (۱)

بیان اور پیشی ثبوت فریق ثانی کی طرفسے

دفعہ ۱۸۰[۵۱] - [تب فریق ثانی اپنی مقدمہ کے حالات بیان کرکے جو کچھ ثبوت رکھتا ہو پیش کریگا اور بعد ازاں اسکو جائز ہوگا کہ تمام مقدمہ کی نسبت عدالت سے بالعموم معروض حال کرے۔

شروع کرنیوالے فریق کا جواب

جس فریق نے شروع کیا ہو اُس کو جائز ہوگا کہ بعد ازاں تمام مقدمہ کی نسبت بالعموم جواب الجواب دے۔]

جب چند امور تنقیح طلب ہوں اور اُنہیں سے بعض امور کا بار ثبوت فریق ثانی پر ہو تو شروع کرنیوالے فریق کو اختیار ہے کہ اگر چاہے اُن امور تنقیح طلب کا ثبوت اُسی وقت داخل کرے یا پیچھے سے بطور جواب ثبوت گذرانیدہ فریق ثانی کے پیش کرے اور پچھلی صورت میں شروع کرنیوالا فریق مجاز ہوگا کہ جب فریق ثانی اپنا کل ثبوت داخل کر چکے اپنی طرف سے اُن امور تنقیح طلب کی بابت ثبوت دے اور اُسوقت فریق ثانی کو اختیار ہوگا کہ شروع کرنیوالے فریق نے جو ثبوت اسطور پر پیش کیا ہو خاص اُسی کا جواب دے لیکن اُسوقت شروع کرنیوالا فریق تمام مقدمہ کی نسبت ایک جواب عام دینے کا مستحق ہوگا۔

گواہوں کی زبانبندی کچہری عام میں لیجائیگی

دفعہ ۱۸۱ - [۵۲] شہادت گواہان حاضر کی کچہری عام میں جج کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۸۔

۵۱ دفعہ ۱۸۰ کے اول دو فقرے اصل فقروں کی جگہہ پنجاب کے آئین کے ایکٹ کے ترمیم کرنے والے ایکٹ ۱۸۹۵ء (نمبر ۲ مصدرہ ۱۸۹۵ء) کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے قایم کئے گئے۔

۵۲ وہ بین دفعہ ۱۸۱ سے دفعہ ۱۹۰ تک کی جگہہ دفعہ مرقوم الذیل قایم کیجائیگی:-

"اُس روز جو سماعت نالش کے لئے مقرر ہوا ہو یا کسی اور روز کہ جس تک سماعت ملتوی رہی ہو گواہان حاضر کی شہادت کچہری عام میں جج کے روبرو اور اُسکی زیر سماعت و ہدایت و نگرانی ذاتی کے زبانی لیجائیگی۔

"ہر ایک گواہ کی شہادت میں جو جو ضروری باتیں ہوں اُنکی ایک یادداشت وہ عہدہ دار جو تجویز مقدمہ کرتا ہو خواہ اپنی زبان میں یا اگر وہ زبان انگریزی سے بطور کافی واقفیت رکھتا ہو تو اُس زبان میں اظہار زبانی لینے کے وقت اور اُسی اثنا میں لکھیگا۔ اور ایسی یادداشت داخل کیجائیگی اور شامل مقدمہ کا ایک جزو قایم ہوگی۔ *

روبرو اور زیر ہدایت اور اہتمام ذاتی جج کے زبانی لیجائیگی۔
پردہ نشین عورات جو زیر دفعہ ۶۴۰ حاضری سے معاف رکھی گئی ہیں پالکی میں بیٹھکر شہادت دینے کی مجاز نہیں اور
اجازت دیجاسکتی ہے (۱) اور ایسا ہی اُن مستورات کی صورت میں ہے جو گو پردہ نشین نہیں ہیں تاہم عموماً عام
لوگوں کے روبرو نہیں نکل سکتیں (۲) اس امر کا فیصلہ کرنا عدالت کا کام نہیں ہے کہ کس گواہ کا اظہار لیا جائیگا
فریقین مجاز منتخب کرنیکے ہیں اور اُنہیں اُن کے نام سمن جاری کرانا چاہئیں (۳) جج کا یہ کام ہے کہ گواہ پیش
کردہ کے اظہار لے گو اس کے نام سمن جاری نہوا ہو اور نہ فہرست میں اسکا نام درج ہو (۴) بجز اُس صورت کے کہ گواہ
مذکور توقف ڈالنے یا انصاف میں خلل ڈالنے کی غرض سے پیش کیا جائے (۵) جج گواہان کی تعداد مقرر نہیں کر سکتا (۶)
اور نہ کسی فریق کو یہ حکم دیسکتا ہے کہ ضروری گواہ منتخب کرے (۷) اگر جج اظہار لینے سے اس وجہ پر انکار کرے
کہ گواہان مذکور غیر ضروری ہیں یا فریق پیش کنندہ یہ کہے کہ وہ غیر ضروری ہیں اور اُنکو پیش نکرے تو جج عدالت
اپیل کو اگر یہ امر معلوم ہو جائے چاہئے کہ بغیر لینے شہادت گواہان مذکور کے فیصلہ نکرے (۸) بشرطیکہ
اُسکا اطمینان اسطرح پر ہو جائے کہ گواہان حاضر تھے اور اُنکے اظہار لئے جانے کی درخواست نیک نیتی
سے کی گئی تھی (۹) اور اس امر کا ثبوت بذریعہ نقل درخواست وحکم متعلق انکار اظہار گواہ ہونا چاہئے نہ کہ

* (۱) اگر شہادت اُس زبان کو چھوڑکر جس زبان میں وہ ادا کیگئی ہے کسی اور زبان میں قلمبند کیجائے اور گواہ اُس زبان کو نہ سمجھتا
ہو جس زبان میں وہ قلمبند ہوئی ہے تو گواہ یہ استدعا کر سکتا ہے کہ اُسکا اظہار جو قلمبند ہوا ہے وہ اُسکو اُس زبان میں سمجھا دیا جائے کہ جس
زبان میں وہ دیا گیا تھا۔
عدالت کی صوابدید پر یہ موقوف ہوگا کہ کوئی خاص سوال اور جواب قلمبند کرے یا قلمبند کرائے بر تقدیر یکہ ایسے کرنیکی کوئی خاص
وجہ معلوم ہو یا کوئی فریق اُس کا پلیڈر ایسا طلب کرے۔
(۳) اگر کسی سوال کی نسبت جو گواہ پر کیا جائے فریقین میں سے کوئی فریق یا اُنکا کوئی پلیڈر عذر کرے اور عدالت سوال مذکور کرنے دے تو سوال اور جواب
قلمبند کیے جائیں اور اعتراض مذکور اور فریق معترض کا نام اظہار قلمبند کرتے وقت لکھ لیا جائیگا اور اُس اعتراض پر فیصلہ عدالت جو ہو وہ بھی مندرج ہوگا۔
(۴) زبان بندی کے اثناء میں گواہ کے وضع و انداز کے متعلق عدالت وہ کیفیتیں قلمبند کریگی جو بدالت اُنکو ضروری معلوم ہوں۔
(۵) اگر جج یادداشت کو قلمبند کرنے سے جیسا اوپر حکم ہو باز رکھا جائے تو اُسکو لازم ہے کہ قلمبند نکرسکنے کی وجہ تحریر کرے اور کچہری عام میں ویسی یادداشت خود عبارت
کہکر قلمبند کرادے اور اُسپر دستخط کرے اور ویسی یادداشت شامل مقدمہ کا ایک جزو ہوگی۔ ملاحظہ طلب وہ کوئین بحیثیت ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۹۔ اور اقبل کی دفعہ ۳۳

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ ضمیمہ (۲) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۸ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۹۹ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۵۵
(۵) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰ (۷) مارشل رپورٹ صفحہ ۲۶۶ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۳۹ و
ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۹ و جلد ۴ صفحہ ۲۰۳ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۱۳ و الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔

بذریعہ اظہار حلفی (۱) اگر ایسا اعتراض جج اپیل اول کے روبرو نہ اٹھایا جاوے تو اپیل خاص میں کامیاب ہونیکے لئے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے کہ اُنکی شہادت ضروری تھی (۲) جب ایک گواہ کا اظہار منجانب مدعی ہو چکے تو تاوقتیکہ اجازت بوقت اختتام اظہار اول حاصل نکیگئی ہو دوبارہ منجانب مدعاعلیہ بطور گواہ کے پیش نہیں ہو سکتا (۳)

مقدمات قابل اپیل میں شہادت کیونکر لیجائیگی

دفعہ ۱۸۲ – جن مقدمات میں اپیل جایز ہو شہادت ویسی[ا] گواہ کی عدالت کی زبان میں جج کے ہاتھ سے یا جج کے روبرو اور زیر ہدایت و اہتمام ذاتی جج کے لکھی جائینگی اور بالعموم بطور سوال اور جواب کے نہیں بلکہ بطور ایک بیان سلسلہ وار کے ہوگا اور جب شہادت تمام ہو جائے تو وہ روبروئے جج اور گواہ کے اور بھی روبرو فریقین یا اُن کے پلیڈروں کے پڑھی جائیگی اور اگر ضرورت اصلاح کی ہو تو جج اُس کی اصلاح کرکے اُسپر دستخط کریگا۔

دفعہ ہذا مقدمات حصول اراضی سے متعلق ہے (۴) بنسبت اودھ ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۶ء و بنسبت ممالک متوسط ملاحظہ ہو دفعہ ۲ - ایکٹ ۲ ۱۸۷۹ء - بنسبت تحریر شہادت بقلم محرر ملاحظہ ہو نمبر ۵ ۱۸۹۶ پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۱۸۴ مجموعہ ہذا - عدم تعمیل احکام دفعات ۱۸۲ و ۱۸۳ - ایسی بیضابطگی ہے کہ جس سے اظہار شخص ملزم مقدمہ شہادت کا ذیر اثر کرنے میں جو اظہار مذکور پر مبنی ہوں شہادت میں قابل پذیرائی نہیں اور نہ زیر دفعہ ۹۱ - ایکٹ ۱ ۱۸۷۲ء کوئی شہادت بنسبت اظہار مذکور کے لیجاسکتی ہے (۵) ایسا ہی اگر شہادت فریق مخالف کی عدم موجودگی میں قلمبند کیگئی ہو اگر اسپر اعتراض کیا جائے تو نامنظور کیجائیگی (۶) اپیل خاص میں بشرطیکہ اعتراض کیا جاوے مناسب طور پر شہادت قلمبند کئے جانیکے لئے مقدمہ واپس ہو سکتا ہے (۷)

کب اظہار سمجھا دیا جائیگا

دفعہ ۱۸۳ – اگر شہادت حسب دفعہ ۱۸۲ اُس زبان میں جس میں وہ[۵۶]

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۹۹ و جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۲۴ و جلد ۱۵ صفحہ ۷۰ (۳) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۱ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۶۲ (۶) ہوز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۳۲ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۱۲ -

[ا] ملاحظہ طلب دفعہ ۱۸۱ کا فٹ نوٹ -

[۵] ممالک متوسط میں دفعہ ۱۸۲ کے عوض عبارت مرقوم الذیل قایم کیجاتی :- ہر گواہ کی شہادت میں جو ضروری باتیں ہونگی ایک یادداشت جج خواہ اپنی زبان میں یا اگر وہ زبان انگریزی ہو بطور کافی واقفیت رکھتا ہو تو اُس زبان میں اظہار زبانی لینے وقت اور اُس اثنا میں لکھ لیگا اور ویسی یادداشت داخل شامل مقدمہ کی جائیگی اور شامل مقدمہ کا ایک جزو قایم ہوگی [ملاحظہ طلب] ممالک متوسط کے قوانین کے ایکٹ نمبر ۲ ۱۸۷۹ء کی دفعہ ۲ - اور اپیل کی دفعہ ۴ - [۵۳] لوور برما کی نسبت ملاحظہ طلب الحاقیہ لوور برما کے ایکٹ نمبر ۱۱ مصدرہ ۱۸۸۹ء کی دفعہ ۱۶ - [۵۴] ملاحظہ طلب دفعہ ۱۸۱ کا فٹ نوٹ -

ادا کیجائے تحریر ہو بلکہ دوسری زبان میں لکھی جائے جس کو گواہ نہ سمجھتا ہو تو وہ شہادت جو قلمبند کیجائے گواہ کو اُس زبان میں ترجمہ کرکے سمجھا دیجائیگی جس زبان میں اُسنے شہادت دی ہو۔

یادداشت جبکہ جج شہادت قلمبند نکرے

دفعہ ۱۸۴[۱][۲] - جن مقدمات میں شہادت گواہ کی جج کے ہاتھ سے نہ لکھی جائے جج کو لازم ہے کہ جوں جوں زبان بندی ہر گواہ کی ہوتی رہے وہ دوں دوں ہر گواہ جو اظہار دے اُسکا خلاصہ بطور یادداشت کے لکھتا جائے اور لازم ہے کہ جج ویسی یادداشت اپنے ہاتھ سے لکھے اور اُسپر دستخط کرے اور وہ شامل مثل کیجائیگی۔

کل شہادت کا محرر کے ہاتھ سے لکھا جانا اور بعدہٗ جج کا ہر ایک گواہ کی شہادت کے متعلق اپنے ہاتھ سے یادداشت تحریر کرنا کوئی بےضابطگی نہیں ہے (۱)

کب شہادت انگریزی میں قلمبند کی جائے گی۔

دفعہ ۱۸۵[۲] - جہاں کہ زبان انگریزی عدالت کی زبان نہیں ہے لیکن تمام فریق نالش جو اصالتاً حاضر ہوں اور پلیڈر اُن کے جو وکالتاً حاضر ہوں اُس شہادت کو جو انگریزی میں ادا کیجائے انگریزی میں لکھنے پر اعتراض نکریں تو جج اُسکو اپنے ہاتھ سے انگریزی میں لکھ لیگا۔

شہادت کو زبان انگریزی میں قلمبند کرنیکی نسبت لوکل گورنمنٹ کے حکم کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۱۸۵ (الف)[۳] - (۱) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ اشتہار منطبع گزٹ سرکاری کے ہر ایسے جج کی نسبت جس کی اشتہار مذکور میں تصریح رہے یا جو اُس تفصیل کے ذیل میں آئے جو اشتہار مذکور میں لکھی جائے یہ ہدایت کرے کہ وہ ویسے مقدمات میں جنکی نار اضی سے اپیل کرنیکی اجازت ہو طریقہ محکومہ دفعات مذکور الصدر کے بموجب شہادت قلمبند ہونیکے عوض خود اپنے ہاتھ سے انگریزی زبان میں شہادت قلمبند کرے۔

(۲) اگر کوئی جج دفعہ تحتی (۱) کی ہدایت کے امتثال سے بہ سبب کسی وجہ کافی کے معذور ہو تو جج موصوف کو لازم ہوگا کہ اُسکی وجہ قلمبند کرے اور شہادت مذکور کو برسر اجلاس عدالت اس طرح قلمبند کرائے کہ وہ خود اُسکو کہتا جائے اور کوئی لکھتا جائے۔

(۳) جو شہادت کہ دفعہ تحتی (۱) یا دفعہ تحتی (۲) کی رو سے قلمبند کیجائے وہ اُس نمونے کے بموجب

۱؎ ملاحظہ طلب دفعہ ۱۸۱ کا فٹ نوٹ۔ ۲؎ دفعات ۱۸۴ و ۱۸۵ ممالک متوسط میں منسوخ کیگئیں ملاحظہ طلب ممالک متوسط کے قوانین کے ایکٹ (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۹ء) کی دفعہ ۲ - اور ماقبل کی دفعہ ۳ -

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ ۳؎ دفعہ ۱۸۵ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے مندرج کیگئی [illegible] سنہ ۱۸۸۹ء - حصہ ۱ - صفحہ ۱۲۷ -

ہوگی جس کا دفعہ ۱۸۲ میں ذکر ہے اور وہ پڑھی جائیگی اور اُسپر دستخط ہونگے اور حسب تقاضائے وقت اُسکا ترجمہ ہوگا اور اُس کی تصحیح ہوگی اسطرح پر کہ گویا کہ وہ ایسی شہادت تھی جو دفعہ مذکور کی روسے قلمبند کیگئی۔

(۴) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ اشتہار منطبع گزٹ سرکاری کے اُس ہدایت کو منسوخ کرے یا بدل دے جسکا دفعہ تحتی (۱) کی روسے اشتہار دیا جائے۔

کوئی خاص سوال اور جواب قلمبند کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۸۶[۱] - عدالت کو اختیار ہے کہ خود اپنی خوشی سے یا کسی فریق یا اُس کے پلیڈر کی درخواست پر کسی خاص سوال اور جواب کو یا کسی اعتراض کو جو کسی سوال پر کیا جائے قلمبند کرے یا کرائے بشرطیکہ اس بات کی کوئی وجہ خاص پائی جائے۔

سوالات جنپر اعتراض ہو اور جنکو عدالت جائز رکھے

دفعہ ۱۸۷[۲] - اگر کسی سوال پر جو کسی گواہ سے کیا جائے کسی فریق یا اُسکے پلیڈر کو اعتراض ہو اور عدالت اُس سوال کا پوچھنا جائز رکھے تو جج کو لازم ہے کہ سوال اور جواب اور اعتراض اور اعتراض کرنیوالے کا نام اور اُسکی بابت اپنا فیصلہ قلمبند کرے۔

اگر عدالت ابتدائی میں دستاویز کو شہادت میں لینے کی نسبت کوئی اعتراض نہیں کیا گیا ہے تو وہ عدالت اپیل سے نامنظور نہیں ہوسکتی (۱) اگر عدالت ماتحت کسی دستاویز کو باخذ تاوان شہادت میں پذیرا کرے تو عدالت اپیل دست اندازی نہیں کرسکتی (۲)

وضع انداز گواہ کی نسبت کیفیت۔

دفعہ ۱۸۸[۳] - زبان بندی کے اثنا میں کسی گواہ کے وضع انداز کے متعلق عدالت وہ کیفیتیں قلمبند کرسکتی ہے جو بعدالت اُسکی ضروری معلوم ہوں۔

یادداشت شہادت مقدمات غیر قابل اپیل میں۔

دفعہ ۱۸۹[۴][۵] - جن مقدمات[۶] میں کہ اپیل جائز ہو یہ بات ضرور ہوگی کہ شہادت گواہوں کی لفظ بلفظ لکھی جائے بلکہ جج کو لازم ہوگا

---

[۱] ملاحظہ طلب دفعہ ۱۰ اکا فٹ نوٹ [۲] دفعہ ۱۸۹ احمالک متوسط میں منسوخ کی گئی ملاحظہ طلب ممالک متوسط کے قوانین کے ایکٹ ۱۸۷۹ء (نمبر ۲ مصدرہ ۱۸۷۹ء) کی دفعہ ۲ - اور ماقبل کی دفعہ ۳ -

[۳] دفعہ ۱۸۹ بنگال میں لگان کے پانیکی نالشوں سے متعلق ہے خواہ اُن کے اپیل کا حکم ہو یا نہ ہو۔ ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ ۱۸۸۵ء (نمبر ۸ مصدرہ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۴۸ (و)

[۴] واسطے اختیار اس ہدایت کے کہ اس نمونہ کے مطابق جو دفعہ ۱۸۹ کی روسے مقرر ہے اجمیر اور میرواڑہ میں اراضی کانونگے زمیندار اور اسامی مابین کی نالشوں میں شہادت لیجائے - ملاحظہ طلب علاقہ اجمیر کے ریگولیشن ۱۸۷۷ء (نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۷۷ء) کی دفعہ ۲۹ - اور ماقبل کی دفعہ ۳ - (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲ -

کہ ہر گواہ کے اظہار کا خلاصہ بطور یادداشت جیسا وہ بولتا جائے اپنے ہاتھ سے لکھکر اوسپر اپنے دستخط کرے اور وہ یادداشت مثل میں شامل کیجائیگی۔

جج جو یادداشت نہ لکھہ سکے وہ اپنی معذوری کی وجوہات قلمبند کرے

دفعہ ۱۹۰ [1] - اگر جج اس یادداشت کے لکھنے سے جو اس باب کے احکام مندرجہ بالا کے بموجب لکھنی چاہیے معذور ہو تو وہ اپنی معذوری کی وجہ قلمبند کرائیگا اور کچہری عام میں یادداشت اپنی زبان سے لکھوا دیگا۔

ایسی ہر یادداشت مثل میں شامل کیجائیگی۔ [2]

اختیار اوس شہادت کی نسبت کاربند ہونیکا جو اوس جج قلمبند کری

دفعہ ۱۹۱ - (۱) جبکہ وہ جج جو حسب باب ہذا کوئی شہادت قلمبند کرے یا کوئی یادداشت تیار کروائے - فوت کرے یا اوس عدالت سے اوس کی تبدیلی ہو جائے یا کوئی اور سبب ہو جس سے نالش مذکور کی تجویز وہ ختم نکر سکے - تو ویسے جج کے کسی قایم مقام کو اختیار ہوگا کہ ویسی شہادت یا یادداشت کی نسبت اوسیطرح کاربند ہو جسطرح سے وہ اپنی تیار کروائی ہوئی یادداشت کی نسبت کاربند ہوتا - اور اوس نالش کی اوس نوبت سے اوسمیں کارروائی شروع کرے جس نوبت میں سابق جج نے اوس کو چھوڑ دیا ہو۔

(۲) دفعہ تحتی (۱) کے احکام جہانتک کہ وہ لایق تعلق ہو سکیں ایسی نالش سے متعلق ہونگے جو دفعہ ۲۵ کی رو سے منتقل کیجائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت منتقل کنندہ نالش حسب دفعہ مذکور کو اگر وہ مناسب سمجھے اختیار ہوگا کہ اوس عدالت کو جسمیں نالش مذکور منتقل کیجائے یہ ہدایت کرے کہ اسکو لازم ہو کہ تمام گواہوں کو یا اونمیں سے کسی کو جنکی زبان بندی لی گئی ہو پھر طلب کرے اور اونکی سر نو شہادت لے۔

بر وئے دفعہ ہذا اگر ایک جج فوت ہو جاوے یا عدالت کو چھوڑ دے قبل اسکے کہ نالش کا خاتمہ ہو تو اسکی جانشین کو شہادت کے ساتھ اسطرح برتاؤ کرنیکا اختیار دیا گیا ہے گویا کہ خود اوسنے شہادت لی ہے لیکن از روئے قانون

---

[1] ملاحظہ طلب دفعہ ۱۸۰ کا فٹ نوٹ۔ [2] ممالک متوسط میں دفعات ۱۹۰ و ۱۹۱ کی جگہ دفعات مرقوم الذیل قایم کیجاتی ہیں:- "دفعہ ۱۹۰ - اگر جج یادداشت مذکور کو جیسا اوپر حکم ہے قلمبند کرنے سے باز رکھا جائے تو اوس کو لازم ہوگا کہ قلمبند نکر سکنے کی وجہ تحریر کرے اور کچہری عام میں ویسی یادداشت خود عبارت لکھکر قلمبند کروا دے اور اوسپر دستخط کرے اور ویسی یادداشت مثل مقدمہ کا ایک جزو ہوگی۔ "دفعہ ۱۹۱ - جب جج جو شہادت کی یادداشت لکھے یا لکھوائے جیسا اوپر حکم ہے قبل اختتام نالش کے فوت کرے یا عدالت سے منتقل ہو جائے تو اسکا قایم مقام اگر مناسب سمجھے ویسی یادداشت کی نسبت اوسطرح پر کاربند ہو سکتا ہے جسطرح پر وہ اوس یادداشت کی نسبت جو خود لکھی یا لکھوائی ہو کاربند ہو سکتا"۔ ملاحظہ طلب ممالک متوسط کے قوانین کے ایکٹ (نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۸۷۵ء) کی دفعہ ۲ - [3] موجودہ دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء (نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۱۸ کے ذریعہ سے قایم کیگئی۔

ایک جج کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ایک مقدمہ کا تصفیہ بروئے اُس شہادت کے جسکی متقدم نے تحریر کی ہو فریقین کو اطلاع دئیے اور اُنکو ایک موقع اثبات کا دئیے کے بغیر کہ انکی تقریر فیصلہ کے سُنائے جانے سے پہلے سماعت کیجاوے کرے (۱) عدالت کو جو سماعت مقدمہ زیر دفعہ ہذا کرے اختیار ہے کہ گواہ کو جو حسب دفعہ ۱۷۳ عدالت سے چلا گیا ہو پھر طلب کرکے اُس کا اظہار لے (۲) دیکھو فیصلجات سابق انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۷۶ و ۳۵۱ و جلد ۷ صفحہ ۸۵۷۔

فوراً گواہ کی زبان بندی لینے کا اختیار۔

دفعہ ۱۹۲۔ اگر کوئی گواہ عنقریب عدالت کے علاقہ اختیار سے باہر جانیوالا ہو یا اور کسی وجہ کافی سے عدالت کا اطمینان کیا جائے کہ اُس کی فوراً شہادت لینی ضرور ہے۔ تو عدالت کو اختیار ہے کہ کسی فریق یا خود گواہ کی درخواست پر بعد رجوع ہونے نالش کے کسی وقت ویسے گواہ کی شہادت اُسی طرح سے جس طرح اوپر حکم ہو چکا ہے لے۔

اگر ایسے گواہ کی شہادت فوراً روبرو فریقین کے نہ لیجائے تو اُس کی زبان بندی لینے کے لئے جو تاریخ مقرر ہو اُس کی ایسی اطلاع جو عدالت کافی سمجھے فریقین کو دیجائیگی۔

شہادت جو اسطور سے لیجائے گواہ کو پڑھ کر سُنا دیجائیگی اور اگر وہ اُس کی صحت کو قبول کرے تو اُس پر اُس کے دستخط کرائے جائیں گے۔ اور وہ شہادت نالش کی کسی سماعت کے وقت پڑھے جانے کے لائق ہوگی۔

عدالت گواہ کو پھر طلب کرکے زبان بندی لے سکتی ہے

دفعہ ۱۹۳۔ عدالت کو اختیار ہے کہ نالش کی کسی نوبت پر کسی گواہ کو جس کی زبان بندی لی گئی ہو اور جو دفعہ ۱۷۳ کے بموجب عدالت سے نہ چلا گیا ہو اپنے حضور پھر طلب کرے اور (بر رعایت احکام مندرجہ ایکٹ شہادت ہند مجریہ ۱۸۷۲ء) [۵۱] کے اُس سے ایسے سوالات کرے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں۔

[۵۲ ہر ایسی عدالت کو جسمیں کوئی نالش حسب دفعہ ۱۹۱ دائر رہے اختیار ہوگا کہ کسی ایسے گواہ کو دوبارہ طلب کرکے پھر اُسکی زبان بندی لے جو دفعہ ۱۷۳ کے مطابق عدالت سے چلا گیا ہو]۔

(۱) نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیکھی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۸ (۲) اکتابی سرکلر نمبر ۲۷۶۶ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۸۶ء چیف کورٹ پنجاب۔

۵۱ ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۷۲ء

۵۲ یہ فقرہ دفعہ ۱۹۳ میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء (نمبر ۶ مصدرہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۱۹ کے ذریعہ سے الحاق کیا گیا۔

سولہوان باب

تحریری بیانات حلفی کے بارے مین

تحریری بیان حلفی کے ذریعہ سے کسی امر کے ثابت کرنے کیلئے حکم دینے کا اختیار

دفعہ ۱۹۴ - ہر عدالت مرافعہ اولیٰ اور ہر عدالت اپیل ہر وقت مجاز ہے کہ اگر وجہ کافی پائی جاے تو حکم دے کہ ان شرائط پر جو بدالنست عدالت معقول ہون کوئی خاص امر یا امور واقعاتی تحریری بیان حلفی کی رو سے ثابت کئے جائین یا کسی گواہ کا تحریری بیان حلفی مقدمہ کی سماعت کے وقت پڑھا جاوے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت کو دریافت ہو کہ کوئی فریق براہ نیک نیتی کسی گواہ کو اس غرض سے اظہار کے لئے حاضر کرایا چاہتا ہے کہ اُس سے جرح کے سوالات کئے جائین اور ویسے گواہ کا حاضر کرنا ممکن ہو تو حکم اس مضمون کا نہ دیا جائیگا کہ ویسے گواہ کی شہادت بذریعہ تحریری بیان حلفی کے لی جاوے -

نمونہ و طریق تکمیل و ادخال بیان حلفی کے متعلق دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۱ پنجاب چیف کورٹ طبع چہارم مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ء -

سوالات جرح کیلئے تحریر کنندہ بیان حلفی کو احضار کے حکم دینے کا اختیار

دفعہ ۱۹۵ - جایز ہے کہ کسی درخواست پر شہادت بذریعہ تحریری بیان حلفی کے لی جاے لیکن عدالت مجاز ہے - کہ فریقین مین سے کسی فریق کی درخواست پر تحریر کنندہ بیان حلفی کو جرح کے سوالات کیلئے حاضر ہونے کا حکم دے -

ویسی حاضری عدالت مین ہونی چاہئے الا اُس حال مین کہ تحریر کنندہ بیان حلفی اس مجموعہ[1] کی رو سے عدالت مین اصالۃً حاضر ہونے سے معاف ہو یا عدالت اور طرح کی ہدایت کرے -

تحریری بیانات حلفی کن کن امور پر محدود ہونگے

دفعہ ۱۹۶ - تحریری بیانات حلفی مین صرف وہی واقعات ظاہر کئے جاینگے جنکو تحریر کنندہ اپنے علم خاص سے ثابت کر سکتا ہو بجز اس

---

[1] ملاحظہ طلب ما بعد کی دفعات ۶۴۰ و ۶۴۱ -

صورت کے کہ درخواست ہاے درمیانی کی نسبت ہون کہ اُسوقت نامبردہ کے بیانات جنپر وہ یقین رکھتا ہو مقبول ہوسکتے ہین بشرطیکہ یقین کی وجوہ معقول ظاہر کی جائین -

خرچہ ہر تحریری بیان حلفی کا جسمین بلاضرورت مراتب سمعی یا دلائل داخل ہوئے ہون یا جسمین دستاویزات کی نقل یا انتخاب مندرج ہو اُس فریق کے ذمہ عاید ہوگا جو اُسکو پیش کرے الا اُس صورت مین کہ عدالت اور طرح کا حکم دے -

تحریر کنندہ بیان حلفی کو حلف کون دلائیگا

دفعہ ۱۹۷ - ہر تحریری بیان حلفی کیصورت مین جو اس مجموعہ کے بموجب ہو -

(الف) ہر ایک عدالت یا مجسٹریٹ - یا

(ب) وہ عہدہ دار جو اس کام کیلئے ہائیکورٹ کی تجویز سے مقرر ہو - یا

(ج) وہ عہدہ دار جو کسی اور عدالت سے مقرر ہوا ہو جس عدالت کو لوکل گورنمنٹ نے اس غرض سے اختیار[1] عام یا خاص دیا ہو -

مجاز ہے کہ حلف تحریر کنندہ بیان حلفی کو دے -

ستر ہوان باب[2]

درباب تجویز اور ڈگری کے

[1] واسطے اُن اشتہارات کے جنکی رُو سے ویسا اختیارات ممالک ذیل مین بخشے گئے - یعنی

(۱) آسام مین . . . ملاحظہ طلب آسام کی فہرست قواعد احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۹۱ -

(۲) بمبئی مین . . . ملاحظہ طلب بمبئی کی فہرست قواعد احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ -

(۳) برہما مین . . . ملاحظہ طلب برہما کے قواعد کا مانیول مطبوعہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۱۰ -

[2] یہ باب بجز دفعات ۲۰۴ و ۲۰۶ و ۲۱۱ لغایت ۲۱۵ (بشمول ان دونون دفعات کے) مفصلات کی عدالتہاے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ و ضمیمہ دوم - دفعات ۱۹۸ و ۲۰۰ لغایت ۲۰۴ (بشمول ان دونون دفعات کے) عدالت چیف کورٹ پنجاب سے اسکو اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے نفاذ مین متعلق نہین ہین - ملاحظہ طلب عدالتہاے پنجاب کے ایکٹ ۱۸۸۴ء (دہم ۱۸۸۴ء) کی دفعہ ۱ (۲) دفعات ۱۹۸ لغایت ۲۰۶ (بشمول ان دونون دفعات کے) ہائیکورٹ ہاے مقررہ حسب سند شاہی سے انکے اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے نفاذ مین متعلق نہین ہین - ملاحظہ طلب ابعد کی دفعہ ۶۳۸ -

تجویز کب سُنائی جائیگی

دفعہ ۱۹۸ - عدالت کو لازم ہے کہ بعد از انکہ شہادت حسب ضابطہ لی گئی ہو اور فریقین کے سوال وجواب اصالتہً یا بذریعہ اُنکے اپنی اپنے پلیڈر یا ایجنٹ مقبول کے سماعت ہو چکی ہون تجویز اُسی وقت یا کسی تاریخ آیندہ کو جسکی اطلاع حسب ضابطہ فریقین یا اُنکے پلیڈران کو دیجائیگی کچہری عام مین سُنا دے -

معنے اس دفعہ کے یہ ہین کہ فیصلہ اُس شہادت پر دیا جاے جو خود جج کے روبرو گذری ہو نہ اُس شہادت پر جو روبروے کسی اور کے گذری ہو بجز اُس صورت کے کہ حسب احکام دفعہ ۳۸۲ و ۳۹۱ و ۱۹۱ کے قابل ادخال ہو (۱) کوئی قاعدہ ضابطہ کا ایسا نہین ہے جو عدالت کو اس امر کا مجاز کرتا ہو کہ اگر فریقین اُس دن جو بغرض صدور فیصلہ کے مقرر ہوا ہو حاضر نہ ہون تو نالش کو بوجہ عدم حاضری ڈسمس کرے (۲)

کچہری عام

فیصلہ کچہری عام مین سُنایا جاویگا لیکن جبکہ جج نے بعد تحقیقات موقع اور لینے شہادت کے واپسی کے وقت فیصلہ سُنا دیا تو ایک عُمدہ وجہ اپیل کی نہین ہے (۳)

اُس تجویز کے سنانے کا اختیار جو جج سابق نے لکھی ہو۔

دفعہ ۱۹۹ - جایز ہے کہ جج ایسی تجویز جو جج سابق ہو تے جسکا وہ قایم مقام ہے لکھی ہو مگر سنائی نہ ہو پڑھ سنائے -

تجویز کی زبان

دفعہ ۲۰۰ - تجویز عدالت کی زبان مین یا انگریزی مین یا جج کی مادری زبان مین لکھی جائیگی -

تجویز کا ترجمہ

دفعہ ۲۰۱ - جب تجویز سوائے زبان عدالت کے کسی دوسری زبان مین لکھی جاسے تو اگر فریقین مین سے کوئی فریق درخواست کرے اُسکا ترجمہ عدالت کی زبان مین کیا جائیگا اور ترجمہ پر بھی جج کے دستخط خواہ اُس عہدہ دار کے دستخط ثبت ہونگے جسکو جج اُس کام کیلیے مقرر کرے -

تجویزون پر تاریخ دینی اور دستخط کرنا

دفعہ ۲۰۲ - جب تجویز سُنائی جاسے اُسی وقت جج کچہری عام مین اُسپر اپنے دستخط اور تاریخ لکھیگا اور تجویز مین کچھ بدلا یا بڑھایا نہ جائیگا الا بغرض صحت کسی غلطی لفظی کے یا بغرض رفع کرنے کسی سقم اتفاقی غیر موثر کسی جزو نفس الامری مقدمہ کے یا بروقت تجویز ثانی کے -

تاریخ فیصلہ

سے وہ تاریخ مجاز ہے کہ جس دن تجویز صادر ہوئی (۴)

(۱) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ - (۲) نمبر ۸۲ ۱۸۷۰ء پنجاب کارڈ دیوانی - (۳) مارشل رپورٹ جلد صفحہ ۴۳
(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۲ و جلد ۹ صفحہ ۱۱ -

بدلا نہ جائیگا — اُس تجویز مین جو ایکدفعہ سُنائی گئی ہو ایسا اندیاد کرنا جس سے وجوہ تجویز مین تبدیلی واقع ہونا جائیز ہے (۱)

غلط فیصلہ — یہ فرض ہر ایک جج کا ہے کہ جو حکم غلط اُس نے صادر کیا ہو اُسکو منسوخ کرے (۲)

خاتمہ نالش — ختم ہونا نالش کا اُس تاریخ کو مراد ہے جبکہ تجویز صادر ہو (۳)

عدالتہائے مطالبات خفیفہ کی تجویزین

دفعہ ۲۰۳ - عدالتہائے مطالبات خفیفہ کی تجویزونمین سوائے امور تصفیہ طلب اور فیصلہ بابت امور مذکور کے کچھ اور لکھنا ضرور نہین ہے -

اور اور عدالتون کی تجویزین

باقی جملہ عدالتون کی تجویزون مین بیان مختصر مقدمہ کا اور امور تصفیہ طلب اور فیصلہ ہر امر مذکور کا اور ویسے فیصلہ کی وجوہ لکھنی ضرور ہے -

دفعہ ہذا کی غرض یہ ہے کہ حکام عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ کو صاف اور غیر پیچیدہ سوالات امر واقعہ کی بابت تجاویز صادر کرنے کی وجہات درج فیصلہ کرنے کی تکلیف سے سبکدوش کیا جائے لیکن اس دفعہ سے یہ ارادہ نہ کیا گیا تہا کہ حکام مذکور کو اس امر کا اختیار دیا جاوے کہ وہ قانون کے مشکل سوالات کا فیصلا ایک سرسری طریق سے کردین اور اپنی تجاویز کی بابت کوئی وجہ درج فیصلہ نہ کرین بروئے دفعہ ہذا ایک اقتضائی رائے دیا گیا ہے - لیکن جو ایک مناسب اور معقول طریق پر استعمال ہونا چاہیئے اور اگر اُسے اسطرح پر استعمال نہ کیا جاوے تو وہ وجہ نگرانی ہوگی اور عدالت ہائیکورٹ دست اندازی کر سکتی ہے (۴) دفعہ ہذا صرف اجازت دہندہ ہے اور جو اختیار تمیزی اُس کے رو سے دیا گیا ہے اسے عقلمندی سے استعمال کرنا چاہیئے ایسے مقدمات مین جنمین پیچیدہ قانونی مسائل درج ہون اس اختیار تمیزی کے استعمال کرنے کی نسبت یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ مناسب طور پر برتا گیا ہے اگر اعلی عدالت فیصلہ سے اپنا یہ اطمینان نہ کر سکتی ہو کہ جج نے کسی اہم غور طلب معاملات کو نظر انداز نہین کیا (۵) دفعہ ہذا صاحب جج عدالت مطالبہ خفیفہ کو اپنے فیصلہ مین کسی ایسے اشارہ کے دینے کی ضرورت سے سبکدوش نہین کرتی کہ اُسنے اُس مقدمہ کے حالات کو جسمین کہ ایسا فیصلہ دیتا ہے سمجھ لیا ہے - عبارت فیصلہ حسب ذیل تھی " بوجوہ مندرجہ فیصلہ مقدمہ نمبری ۱۲۲۸ کے مدعی مستحق واپسی زیور کا بلا ادائے روپیہ کے مدعا علیہ سے نہین ہے - پس دعوی ڈسمس ہوگا " مقدمہ نمبر ۱۲۲۸ مین یہ تجویز تحریر ہوئی تھی " دعوی بابت اُس روپیہ کے ہے جو قرض دیا گیا تھا - جواب یہ ہے کہ مدعا علیہ نے روپیہ ادا کردیا - تنقیح - آیا روپیہ ادا کردیا یا نہین ؟ تجویز سے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۸۶ - (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۰۴ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۱۱ - (۴) نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۴ و ۳۳۵ - (۵) نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی -

یہ ثابت نہیں ہے کہ مدعا علیہ نے روپیہ ادا کر دیا - دعوے معہ خرچہ ڈگری ہوگا - تجویز ہوا کہ تجاویز درست نہیں ہیں (۱) فیصلہ عدالت مطالبہ خفیفہ سے ضرور ہے کہ کچھ اظہار اس امر کا ہو کہ جج نے اپنی عقل کو شہادت موجودہ مسل کے موازنہ کرنے میں یا اُس نتیجہ میں جس پر کہ وہ پہونچا ہے استعمال کیا ہے اور محض یہ الفاظ کہ "امر تنقیح ثابت نہیں ہوا اور دعوٰی خارج کیا جاتا ہے" یا یہ کہ "دعوٰی ثابت نہیں ہوتا وہ معہ خرچہ کے خارج کیا جاتا ہے" بظاہر زیر دفعہ ہذا ناکافی ہیں (۲) اس امر واقعہ سے کہ وہ مقدمہ جسکا صاحب جج کے پاس اپیل کیا گیا تھا از قسم مطالبہ خفیفہ تھا صاحب جج کے پاس سے وہ اختیار جاتا نہیں رہا جو صاحب موصوف کو اُن کل امورات حقوق دیوانی کے ساتھہ کارروائی کرنے کا حاصل تھا جو اپیل میں روبروئے صاحب موصوف پیش کئے گئے تھے اور جنکا تصفیہ کرنا بغرض تصفیہ اپیل ضروری تھا (۳)

فیصلہ | جس عدالت میں ایک سے زیادہ جج اجلاس کرتے ہوں تو اُنکی تحریر کہ وہ جزوی یادداشت بمنزلہ فیصلہ کے نہیں ہے اور فیصلہ اخیری اُسوقت تک سنایا جانا چاہیئے جبتک کہ ججان مذکور بذریعہ گفتگو اور بحث متعلقہ امورات کے کوئی نتیجہ بطور فیصلہ قایم نہ کریں (۴) رائے جج کی جو قبل سنائے جانے فیصلہ کے لکھی گئی ہو بمنزلہ فیصلہ متصور نہوگی بلکہ محض بطور ایک یادداشت کے (۵)

واپسی | اگر فیصلہ غیر مکمل اور ناقص ہو اور وہی جج فیصلہ کنندہ اُس عہدہ پر موجود ہو تو مناسب طریق عمل درآمد یہ ہے کہ مقدمہ بہ ہدایت واپس کیا جائے کہ جج مذکور اپنے فیصلہ کو ضبط تحریر میں لائے (۶) لیکن اگر وہ جج فوت ہو گیا ہو اور واپسی ضروری ہو تو تجویز جدید کی ہدایت کیجانی چاہئے (۷)

ہر ہر امر تنقیح طلب پر عدالت اپنا فیصلہ لکھیگی بہ استثنا

دفعہ ۲۰۴ - جن نالشات میں امور تنقیح طلب مرتب ہوئے ہوں اُنمیں عدالت اپنی رائے یا فیصلہ ہر جداگانہ امر تنقیح طلب کی نسبت معہ اُس کی وجوہ کے لکھیگی الا اُس حالت میں کہ منجملہ امور تنقیح طلب کے ایک یا چند امور تنقیح طلب کی نسبت رائے واسطے فیصلہ نالش کے کافی ہو -

واسطے انفصال مقدمہ کی کافی ہو | الفاظ مندرجہ عنوان جج کو جملہ امور تنقیح طلب مقدمہ کے انفصال سے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۳۳ - (۲) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب رکارڈ
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۴ و ۳۳۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۳۳ و نمبر ۴۱ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ -
(۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۸۴ سنہ ۱۸۹۹ء و فیصلہ صاحب فنانشل کمشنر پنجاب نمبر ۸۴ سنہ ۱۸۹۶ء (مال) (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۶۹ -
و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۶۸ - (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱ - (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۱ - و انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۶۸ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۴ -

مانع نہیں ہیں (۱) صاحب جج ضلع برطبق اپیل مجاز نہیں ہے کہ اگر عدالت مرافعہ اولے مین مقدمہ بربناے رویداد ڈسمس ہوا ہو اور اپیل میں بربناے عدم اشتمال بحال ہی کوئی تجویز بربناے رویداد بحق اپیلانٹ قلمبند کری ورنہ تجویز مذکور عدالت ہائیکورٹ سے سل سے خارج کیجاویگی (۲) جو تجویز کہ کسی مقدمہ مین کیجاے وہ ایسے مقدمہ پر مبنی ہونی چاہیے جو کہ بیانات فریقین سے پیدا ہوتا ہو یا جو اُس مقدمہ مین شامل یا اُس کے موافق ہو جو اس طرح پر پیدا ہوتا ہو (۳) دیکھو دفعہ ۲۳ ایکٹ ہذا جس تجویز کی وجوہ حسب محکومہ دفعہ ہذا کے تحریر نہ کیگئی ہون وہ ایک مختتم تجویز امر واقعہ نہیں ہے جس کی پابندی عدالت اپیل دوم پر ہو (۴) جس صورت مین کہ اپیل مین بہت سی دستاویزات شامل تھین لیکن تجویز مین اُنکا حوالہ نہین تھا۔ تجویز ہوئی کہ یہ تجویز ناقص ہے (۵)

ڈگری کی تاریخ

دفعہ ۲۰۵- ڈگری پر تاریخ تجویز سنانے کی لکھی جائیگی اور جب جج کو اطمینان ہوجاے کہ ڈگری مطابق تجویز کے لکھی گئی ہی تو وہ ڈگری پر دستخط کریگا۔

ڈگری

الفاظ "یہ اپیل داخل دفتر ہو کیونکہ فریقین نے باہم تصفیہ کرلیا ہے" سے کوئی ڈگری پیدا نہیں ہوتی جسکا اجرا ہو سکے اور اگر مدیون کی غلط فہمی سے اقبال بھی کیا جاے تاہم اُسکو ڈگری تصور نہین کر سکتے (۶)

تاریخ ڈگری

ڈگری کی وہ تاریخ سمجھنی چاہیے جس روز فیصلہ صادر ہو نہ جس روز مرتب ہو (۷) نالش واصلات مین اخیر ڈگری وہ سمجھنی چاہیے کہ جب واصلات تحقیق ہو جاوین (۸) نالش فک الرہن مین وہ اخیر ڈگری ہی جبکہ ترقیات تشخیص ہو جاوین (۹)

ڈگری کے مضمون

دفعہ ۲۰۶- چاہیے کہ ڈگری مطابق تجویز کے ہو۔ ڈگری مین نمبر نالش اور فریقین کے نام اور اُنکا پتہ اور دعوی کی تفصیل جیسا عدالت کے رجسٹر[1] مین مندرج ہو اور بیان صاف اس دادرسی کا جو کیگئی ہو یا اور انفصال نالش کا لکھا جائیگا[2]۔

نیز ڈگری مین صریح مقدار خرچہ کی جو نالش مین پڑا ہو اور یہ کہ کس قدر خرچہ کس کس فریق کے ذمہ

ف۱ ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۵۸۔

ف۲ درخصوص ڈگریات اضافہ لگان اور ڈگریات بیدخلی کے بنگالہ مین۔ ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء کی دفعات ۱۴۵ و ۱۵۵۔ اور دفعہ ۱۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۴- (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۵- (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۰۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۸۹- (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۶۸- (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۷۰- (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۴۳ سنہ ۱۸۹۰ء (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۵۲ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۲ و جلد ۲۵ صفحہ ۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۲- (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲۹ و جلد ۴ صفحہ ۱۵۰- (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۷-

کس کس حساب سے ہوگا لکھا جائیگا۔

ترمیم ڈگری کا اختیار اگر ڈگری تجویز کے مطابق نہ پائی جاے یا ڈگری مین کوئی غلطی کتابت یا حساب کی پائی جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ خود اپنی رائے سے یا کسی فریق کی درخواست پر ڈگری کو اسطرح پر ترمیم کرے کہ وہ تجویز کے مطابق ہوجائے یا ویسی غلطی کی تصحیح ہوجائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اطلاع ارادہ ترمیم کی بطور معقول فریقین یا انکے پلیڈرون کو دیجائیگی۔

یہ دفعہ ہائیکورٹ سے متعلق نہین ہے (۱) اور ہائیکورٹ کو کوئی اختیار خود اپنی ڈگری کے تبدیل کرنیکا حاصل نہین ہے الّا جبکہ بروے احکام دفعہ ہذا یا دفعہ ۶۲۳ مجموعہ ہذا کے ہو (۲)

ترمیم عدالت ترمیم نہین کریگی بجز اُس صورت کے کہ موافق اس دفعہ کے ہو (۳) جب ڈگری مین ترمیم کی ضرورت ہو تو فریق ناراض کو عدالت صادر کنندہ سے درخواست کرنی چاہیئے (۴) درحالیکہ ڈگری ناتمام و نامکمل ہو اور جج صادر کنندہ اُس ضلع سے چلا گیا ہو اور فیصلہ سے ڈگری کا مفہوم ناممکن ہو تو تجویز جدید کا حکم ہونا چاہیئے (۵) ایک ڈگری کو جو عدالت اپیل سے بحال رہے عدالت ماتحت ترمیم کر سکتی ہے (۶) نہین کر سکتی (۷) درخواست ترمیم ڈگری عدالت اپیل سے بحال رہی عدالت مذکور مین ہونی چاہیئے (۸) ڈگری ترمیم نہین ہوسکتی بعد اس کے کہ اجرا زائد المیعاد ہوجاوے (۹) بعد اجرا کے ترمیم ہوسکتی ہے (۱۰) لیکن صیغہ اجرا مین ترمیم نہین ہوسکتی (۱۱) تجویز مین صرف بابت زمانہ قبل رجوع نالش کے سود دلایا گیا مگر ڈگری مین حکم واسطے ادا کئے جانے سود کے تاریخ نالش سے آگے کیلئے تھا تجویز ہوئے کہ حسب مراد دفعہ ہذا کوئی اختلاف تجویز سے بوجہ حکم مزید مندرجہ ڈگری کے لازم نہین آتا (۱۲)

چارہ کار کوئی حکم جو درخواست تجویز ثانی پر صادر کیا جائے اگر اسکی رو سے کسی طرح کی ترمیم یا تبدیل اصل حکم مین ہو تو اگرچہ وہ ترمیم یا تبدیل مشعر محض تصحیح سہو کتابت کی ہو وہ مقدمہ مین حکم تاخیر

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۷۴ – (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱ – (۳) انڈین لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۷ و ۱۹۳ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۷ – (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۴ و ۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۴ ۱۸۸۴ء – (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۲ و ۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷ و ۳۱۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۵ صفحہ ۱۷۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۳ و ۳ و نمبر ۳۲ ۱۸۹۶ء و نمبر ۵۹ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ – (۸) تجاویز مطبوعہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۹۳ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۳ و ۵ و نمبر ۹۵ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹۲ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۰ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۳ – (۱۱) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ و جلد ۵ صفحہ ۸۷ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۵۵ –

(۴) ریکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۲ –

ہوجاتا ہے اور وہ فریق جسکو ڈگری سے مضرت پہونچی ہو گو وہ ترمیم یا تبدیل مفید اُسکے کیگئی ہو مستحق ہے کہ اس حکم کو اخیر سمجھے اور اپیل کرے (۱) لیکن محض حکم جس کے رُو سے ہدایت ترمیم ڈگری کیگئی ہو علیحدہ فیصلہ ہے نہ کہ ڈگری لہذا قابل اپیل نہین ہے بلکہ قابل نگرانی ہے (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۱۹ - ڈگری ترمیم شدہ چونکہ ایک جدید ڈگری ہے لہذا وہ قابل اپیل ہے (۳) ایک غلط فیصلہ اس دفعہ کے مضمون پر قابل نگرانی ہے (۴) لیکن - دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۴۴ -

ڈگری یہ ضرور ہے کہ ہر نالش مین جو حسب مجموعہ ہذا کے ہو ڈگری مطابق فیصلہ کے کیجائے (۵) بموجب دفعہ ۲ مجموعہ ہذا کے کوئی حکم جوڈیشل کارروائی مین مابین فریقین کے قطعی ہو ایک ڈگری ہے (۶) ڈگری اور حکم مین فرق ہے ڈگری سے نتیجہ جوڈیشل کارروائیات کا ظاہر ہوتا ہے اور حکم انہین احکام تک محدود ہے جو دوران کارروائیات مین صادر ہون اور کسی امر قطعی فیصلہ نہین کرتا ہر نالش دیوانی مین ڈگری حسب مجموعہ ہذا ہونی چاہیئے (۷)

کیا ڈگری ہے؟ ایک حکم نامنظوری عرضی دعوے (۸) اگرچہ اس بنیاد پر ہو کہ اسٹامپ ناکافی ہے (۹) یا مدعی نابالغ ہے (۱۰) یا عرضی دعوے کو بوجہ اشتمال بیجا بنا دعوے کی واپس کرنا کہ اسمین ایسے دعاوی بغیر اجازت عدالت کے شامل نہین ہوسکتی (۱۱) یا عدالت مجاز مین پیش کیجاوے (۱۲) یا حکم نامنظوری درخواست ڈگریدار زیر دفعہ ۳۳۱ (۱۳) یا حکم سقوط نالش زیر دفعہ ۳۶۶ مجموعہ ہذا (۱۴) یا حکم زیر دفعہ ۳۷۳ مجموعہ ہذا مشعر دست برداری

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۲ - (۲) نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۰۸ و ۸۶۹ و ۳۴۰ و ۳۱۱ و جلد ۸ صفحہ ۳۱۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۴۴ - (۳) نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۴ و جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۷۵ و ۲۷۰ و جلد ۵ صفحہ ۱۲۱ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۲۰ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ - (۷) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۰ ا صفحہ ۱۶۶ (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۴ - (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۴۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۹۱ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۹ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۹۱ -

(۱۲) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۸۶ء -

(۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۴ -

(۱۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۰ -

نالش باجازت تجدید رجوع نالش (۱) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۴ صفحہ ۱۹ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۵ع صفحہ ۲۰۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۷ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۲ - ایک حکم مشعر حصہ رسدی زیر دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ہذا (۳) یا ایک حکم نامنظوری اپیل بوجہ زائد المیعاد (۳) یا بوجہ ناکافی اسٹامپ کے (۴) ایک حکم عدالت اپیل ماتحت مشعر ہدایت اس امر کے کہ ڈگری ایک خاص نمونہ پر مرتب کی جاوے (۵) یا ڈسمسی نالش زیر دفعہ ۱۰۲ مجموعہ ہذا (۶) حکم مشعر نامنظوری درخواست استجازت نالش مفلسانہ خارج ہونے مقدمہ اس بنا پر کہ سائل نے قبل اسکی درخواست سے دست برداری کی (۷) کوئی حکم جو جج واحد عدالت ہائیکورٹ نے مشعر اجازت اس امر کے صادر کیا ہو کہ کمیشن ایک خاص شرح سے ایڈمنسٹر جنرل کو ملنا چاہیئے (۸) حکم کمشنر کو واسطے لینے حساب کے مابین فریقین کے (۹) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ - ایک نامنظوری درخواست اجرائے ڈگری محکمہ پریوی کونسل میں (۱۰) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۹ - ایک حکم زیر دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۵ع بنگال (۱۱) جو حکم کہ اجرائے کسی ڈگری میں بہ نامنظوری اُن عذرات کے صادر ہوا ہو جو مدیون ڈگری نے اجرائے ایسی ڈگری میں پیش کئے ہوں جسکا اجراء ایسے منتقل الیہ نے کرایا ہو جس کے نام ڈگری منتقل کیگئی تھی (۱۲) ایک حکم مشعر ہدایت انہدام بعض عمارات کہ ایک جزو جائداد کا ڈگری میں داخل ہے (۱۳) حکم زیر دفعہ ۳ - ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع کہ ولی جسنے سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو نالش منجانب نابالغ کے بحیثیت ولی نابالغ مذکور جوابدہی نہ کرسکے (۱۴) نیز ملاحظہ ہو شرح مندرجہ زیر دفعہ ۲ زیر عنوان ڈگری -

نمونہ ڈگری

ہر مقدمہ میں تجاویز اہم ڈگری میں داخل ہونی چاہیئیں (۱۵) اور جن سے کہ فیصلہ قایم ہو سکے (۱۶) اور تجاویز مذکور فیصلہ کے مطابق ہونی چاہیئیں اور دادرسی عطا کردہ وہی ہونی چاہیئے جو عرضی دعوے اور عذرات نالش میں بیان ہوئی ہو (۱۷) ڈگری مرتب کرتے وقت اس امر کی احتیاط

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۸ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹ و ۲۸۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۴ و نمبر ۱۵ پنجاب ریکارڈ دیوانی سنہ ۱۸۹۱ع - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۸۷ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۳ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۸ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۹ - (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ - (۹) بمبئی لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۹۴ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۸۴ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۹۱ - (۱۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۲ - (۱۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۱۳ (۱۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۹ - (۱۶) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ - (۱۷) مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱ -

بیکار ہے کہ اس قسم کی ڈگری عدالت ماتحت جو بحال رہی ہے اُس میں شامل ہو جاوے (۱) اگر بلا کسی ازدیاد کے ڈگری عدالت ماتحت بحال رکھی جاوے تو ڈگری مذکورہ کا عدالت اپیل کی ڈگری میں بغرض تفصیل و اطلاع کے حوالہ دیا جا سکتا ہے (۲) نسبت ترتیب ڈگریات ملاحظہ ہو۔ سرکلر آرڈر نمبر ۱ ۱۸۸۲ء ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی و اشتہار نمبر ۲۰۹ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۹۱ء صاحب جوڈیشل کمشنر اودھ و جوڈیشل سرکلر نمبر ۵ پنجاب چیف کورٹ طبع چہارم۔

ڈگری عدالت اپیل عدالت اپیل ترمیم ڈگریات جنکی نار ضی سے اپیل بوجہ اُن واقعات کے کیا جاوے جو بعد تاریخ ڈگریات مذکور کے واقع ہوں کر سکتی ہے (۳) عدالت اپیل کو ڈگری عدالت ماتحت ترمیم نہ کرنی چاہیے درحالیکہ نہ تو عدالت اوّل میں اُسکی نسبت اعتراض کیا گیا ہو اور نہ وجوہات اپیل میں تحریر ہو (۴)

ڈگری قطعی جب مقدمہ ایسا ہو کہ جسمیں اپیل خاص ہو سکتا ہے تو ڈگری مذکور عدالت اپیل ماتحت کے بحال رکھنے سے قطعی نہو گی بلکہ بعد ختم ہو جانے میعاد اپیل خاص کے یا اگر اپیل خاص دائر ہو گیا ہو تو جبکہ فیصلہ عدالت ماتحت کا بحال ہو (۵) جبکہ اپیل کی ڈگری مشترک ہو اور تمام مقدمہ سے متعلق ہو (۶) جب ہر دو فریق نے بالمقابل اپیل کئے ہوں تو اُن میں اُنکی صرف ایک ڈگری ہی قطعی ہوگی (۷)

مطابق بیان کے ہونی چاہئے مدعیان کو جو اُس سے زیادہ کے مستحق ہوں جنکا وہ عرضی دعویٰ میں ذکر کرتے ہیں زیادہ نہیں دلایا جا سکتا (۸) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵۔

حصہ رسدی نالش حصہ رسدی میں ڈگری اگر ممکن ہو تو اس طرح ہونی چاہئے جس سے ہر ایک مدعا علیہ کی ذمہ داری عاید ہو (۹) ایک مشترک ڈگری صادر نہیں ہونی چاہئے (۱۰)

حساب دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۴۷۔

قائم مقام دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۸ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۷۹ و جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۶ و جلد ۵ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۱۔

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۳ - و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۳۵ - (۴) انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۳۱۴ بصفحہ ۳۱۷ ر

(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ و جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۷۶ - (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۴ - (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۰۵ - (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲۱ - (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۰۔

و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۱ ۱۸۷۷ء۔

گذارہ | دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۸۰۔

مسنوخی دستاویز | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۔

غلط شخص | دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۹۔

مقدم کا قرضہ | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰۶ و جلد ۴ صفحہ ۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۳۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۹ و جلد ۴ صفحہ ۱۔

کرتا | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۷۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۹۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۷ و جلد ۷ صفحہ ۳۲۸ و جلد ۱ صفحہ ۲۰۱۔

کرنادان | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۵ و ۲۲۳۔

پوالران | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۷۳۔

بیوہ | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ و جلد ۱ صفحہ ۴۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۲۹۔

فریب | انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۲۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۹۔

مواخذہ | انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ و جلد ۵ صفحہ ۷۹۲۔

ناقص ڈگری | حاکم کو ڈگری اس طرح مرتب کرنی چاہیئے کہ وہ مکمل اور قابل اجرا ہو بلا دیکھنے کسی اور کاغذ کے ہو (۱)۔ ایک ڈگری مشعر اظہار اس امر کے کہ مدعا علیہ بعض خاص لگان ادا کرنے پر مستحق دخیلکاری ہے بغیر ظاہر کرنے خاص لگان کے ناتمام ہے (۲)۔ اور ایسا ہی ڈگری واصلات شرح مسلمہ مدعا علیہ اور بہت ہی واصلات جو بہت بھاری شرح پر مشتمل ہو بوجہ اسکے ڈگری ناتمام ثابت کیجاویگی (۳)۔ یا واسطے قبضہ ایک خاص مقدار زمین کے بغیر تصریح حدود کے (۴)۔ یا برخلاف شخص مردہ کے (۵)۔ یا واسطے خاص یا علیحدہ قبضہ زمین کے اور حصص مختلف شرکا کے جنکی تصریح نہو (۶)۔ یا واسطے قبضہ چند مواضعات کے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۹۵۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۰۔ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۶۔ (۵) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۳ ۱۸۷۶ء و نمبر ۸ ۱۸۷۸ء۔ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۳۔

جنکی تصریح ڈگری اور عرضی مین نہتھی (۱)

تعبیر ڈگری ایک ڈگری جیسی کہ ہی اُسکی تعبیر کرنی چاہیئے اسکا تبدل یا ازدیاد نہین ہوسکتا (۲) اگر فیصلہ کے کسی فقرہ کے معانی کی نسبت کوئی شک ہو تو عہدہ دار صادر کنندہ سے اُس کی تعبیر کرانی مناسب ہی (۳) ڈگری کی تعبیر خود شرائط ڈگری سے (۴) اور مطابق عذرات اور تجویز کے ہونی چاہیئے (۵) ڈگری مرتبہ حسب دفعہ ۸۸ ایجٹ انتقال جائداد کی جسمین یہ حکم تھا کہ مدعاعلیہ مدعی کو خرچہ کی بابت اس قدر رقم ادا کردے یہ تعبیر نہین ہوسکتی کہ دربارہ خرچہ کے مدعاعلیہ کی ذات پر اجرا ہوسکیگا (۶) عدالت اجرا کنندہ ڈگری سابقہ حالات پر غور نہین کرسکتی (۷) عدالت اجرا کنندہ ڈگری کی وجہ تبلانے یا اُس کے صادر کرنے کی بابت تحقیقات یا شہادت لے سکتی (۸) دیکھو پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۸۵ء - قانون مین کوئی ایسا امر نہین ہے جو اُس شہادت کو جو حسب دفعہ ۲۴۴ (ج) قابل پذیرائی ہے ان دستاویزات سے محدود کرے جو پہلے سے شامل مثل ہون (۹)

ڈگری مطابق فیصلہ ایک ڈگری صدر ہائیکورٹ جس کے رو سے یہ ضروری ٹھہرایا گیا ہو کہ جائداد کا رسیور اور مہتمم کا مستقل تقرر کیا جاوے لیکن فیصلہ مین یہ ہدایت کیگئی ہو کہ جدید تقرر رسیور وقتاً فوقتاً جب موقعہ ہو کیا جانا چاہیئے مطابق فیصلہ کے ہے (۱۰) عدالت اپیل مجاز ہے کہ ڈگری عدالت ماتحت کو جو دراصل بحال رکھی گئی ہو ترمیم کرے تاکہ وہ مطابق اُس فیصلہ کے ہوجاوے جو بحال رکھا گیا ہے (۱۱) وہ ڈگری جو دراصل مطابق اُس فیصلہ کے ہو جسپر کہ وہ مبنی ہے گو وہ غلط ہی ہو بر طبق درخواست زیر دفعہ ہذا ترمیم نہین کیجا سکتی (۱۲) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴ -

رہن ڈگری جو بر بنائے مشک کفالتی صادر ہوئی ہو اور جسمین یہ حکم ہو کہ وہ جائداد مکفولہ پر جاری کیجائیگی - بمقابلہ ذات یا دیگر جائداد مدیون کے جاری نہین ہوسکتی گو حکم خرچہ کا جو اُس ڈگری مین ہو اس طرح جاری

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۰۳ - (۲) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۴ صفحہ ۱۰ - (۳) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۴ صفحہ ۱۳ - (۴) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۸۶ء - (۵) چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۳۱۳ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۷ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۷۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۳ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۳ - (۷) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۹ء - (۸) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵ - (۹) " " نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۸۸ء (۱۰) " مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ انفصالہ پریوی کونسل (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۹۰ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ -

ہو سکتا ہے (۱) ایک ڈگری دعوی مدعی بعہ خرچہ کے یہ معنی ہین کہ جیساکہ عرضی دعوی مین بیان کیا گیا ہے (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۵ - واسطے کل رقم زر نقد کے جو بر بنائے تمسک واجب ہو کے معنے یہ ہین کہ ایک ڈگری واسطے اصل و سود کے (۳) ایک ڈگری واسطے قبضہ و دخل اراضیات کے جہانکہ عرضی مین کوئی حدود درج نہون کے یہ معنی ہین کہ ڈگری واسطے ایک حصہ محال غیر منقسمہ کے نہ واسطے خاص زمین کے (۴)

فک الرہن | نالش فک الرہن مین عدالت ابتدائی نے حکم ادائے روپیہ بمیعاد دو ماہ صادر کیا بر طبق اپیل ڈگری بحال رہی تجویز ہوئی کہ میعاد تاریخ ڈگری اپیل سے شمار کرنی چاہئیے (۵)

فرق مابین ڈگری زرنقد و مرہونہ | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۷۵ و ۷۸۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۴ -

اثر ڈگری | بذریعہ ڈگری کے مدعا علیہ دخل کا مستحق تھا اور وہ تمام منافع لے سکتا تھا جبتک مدعی ایک خاص رقم ادا نہ کرے کیونکہ تا وصول روپیہ مدعا علیہ کو بذریعہ ڈگری کے اراضی مذکور مین ایک کامل حق پیدا ہو گیا تھا (۶) جبکہ مابین کے کسی معاہدہ کی بابت تجویز اور ڈگری صادر ہوگئی ہو تو وہ معاہدہ ڈگری مین داخل ہونا چاہیئے (۷)

ڈگری برضامندی | ڈگری برضامندی جو بمقابلہ ایک وارث مدیون متوفی کے ہو از روئے شرع محمدی قانونا دیگر ورثا کو پابند نہین کرتی (۸)

میعاد ترمیم ڈگری | میعاد ترمیم ڈگری تین سال ہے (۹) کوئی میعاد نہین ہے (۱۰) درخواست زیر دفعہ ہذا سے جدید میعاد ڈگری کی شروع نہین ہوتی (۱۱)

ڈگری واسطے دلاپانے جائداد غیر منقولہ کے | **دفعہ ۲۰۷** - جب شئے متنازعہ نالش جائداد غیر منقولہ ہو اور ویسی جائداد کی حدود یا اسکی اراضی کے نمبر کسی کاغذ بندوبست

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئے جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۶ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۹۶۰ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئے جلد ۸ صفحہ ۳۰۳ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئے جلد ۷ صفحہ ۳۳۰ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۲ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۳ و ۱۳۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۵۰ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۵ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئے جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۹ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵ و نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۴۴

یا نقشہ پیمائش مین مندرج ہون تو ڈگری مین ویسی حدود یا نمبر ہائے اراضی تفصیل وار لکھے جائینگے ۔

اگر ڈگری جائداد غیر منقولہ کی بابت بغیر حدود معین کے ہو اور اس ڈگری سے حدود بھی معلوم نہو سکین ۔ تو ڈگری ناقص ہے اور جاری نہین ہو سکتی (۱) مدعیان مستحق دلاپانے بہی جات و دستاویزات متعلقہ کے تھے کیونکہ مناسب بعد واقعی قبضہ و اہتمام اس موضع کے لئے جواز دے ڈگری دلایا گیا ہے وہ ضروری نہین بہی جات اور دستاویزات مذکور متعلق جائداد کے بطور مناسب تصور کرنی چاہئین اور وہ اشخاص جنکو جائداد مذکور دلائی گئی اُنکا دعوے کر سکتی ہین ۔ دستاویزات حقیت کسی جائداد کی و شنی پٹہ جات و دیگر دستاویزات اس قسم کی جو مسل قبولیت ہوتی ہین یہ تصور کرنا چاہئے کہ وہ متعلق جائداد کے ہوتی ہین اور جائداد کے ساتھہ منتقل ہوتی ہین عام اس سے کہ انتقال بذریعہ بیعنامہ یا کسی ڈگری یا سرٹیفکٹ نیلام کے عمل مین آوے (۲) دعوے قبضہ مکان واراضی مین مدعاعلیہ نے عذر کیا کہ یا تو قیمت مناسب مکانات کی مجکو دلائی جاوے یا مین ملبہ مکانات کے اٹھالیجانے کا مستحق ہون تجویز ہوئی کہ مدعاعلیہ مستحق معاوضہ کا ہے ۔ اور نہ اٹھالیجانے ملبہ کا (۳) ایک ڈگری واسطے قبضہ اور واصلات کے بغیر تصریح زمین کے اور جہانکہ عرضی مین کوئی حدود نہین تھی ایک ڈگری واسطے قبضہ غیر منقسم حصہ کے ہے (۴) مدعی نے ایک نالش واسطے ۱/۲ حصہ کہاتہ کے کی لیکن منصف نے اصلیت نالش کو بدل دیا اور ڈگری ایک تہائی کل زمین کی جسکا ایک جزو اسی استحقاق کے بموجب زیر قبضہ اُسکے تھا صادر کی اجرائے ڈگری مین مدعاعلیہ نے عذر کیا کہ اول اجرائے ڈگری کا اُس جزو پر ہونا چاہئے جو مدعی کے قبضہ مین ہے لیکن تجویز ہوئی کہ وہ برخلاف اُس کل جائداد کے اجرا کر سکتا ہے جو زیر قبضہ مدعاعلیہ کے ہے (۵)

ڈگری واسطے دلاپانے مال منقولہ کے

دفعہ ۲۰۸ ۔ اگر نالش بابت مال منقولہ کے ہو اور ڈگری واسطے دلانے ویسی مال کے ہو تو اُسمین تعداد اُس روپیہ کی بھی جو در صورت عدم امکان دلانے مال مذکور کے بالعوض اُسکو واجب الادا ہوگا لکھی جائیگی ۔

قاعدہ مندرجہ نالشات اعادہ حقوق ازدواج سے متعلق نہین ہے (۶) ایک نالش تقسیم جائداد منقولہ مین مدعاعلیہ نے مدعی کی فہرست مشمولہ عرضی پر اعتراض کیا اور عدالت نے بغیر معلوم کرنے اس امر

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۹ و جلد ۲۵ صفحہ ۳۹ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۹ ۔
(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۵ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۰۲ ۔ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۹۶
(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۹۰ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۶ ۔

کے کہ فہرست صحیح ہے ڈگری دعوی کی کی۔ اور ظاہر کیا کہ جو عذر متعلق کسی اشیا ر کے ہو اجرا ڈگری مین سماعت کیا جایگا۔ **تجویز ہوئی** کہ امور تنقیح طلب مقرر کر کے پیشتر صادر کرنے ڈگری کے اس سوال کا فیصلہ کرنا چاہیے تہا (۱)، دیکھو انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۵۔ اداے زر صرف (۱) اور سی متبادلہ ہے اور جاری نہین کرنی چاہیے جبتک حوالگی زیر ڈگری نہو (۲) از روے دفعہ ہذا یہ ضروریات سے نہین ہے کہ جائداد منقولہ کے ہر ایک دعوے مین اگر ڈگری مین حوالگی مال نہ دلایا جاسکتا ہو تو اسکو بدل کے طور پر اُس کی قیمت کی ڈگری صادر کیجاے دفعہ ہذا کا منشا اسی ڈگری کے واسطے صرف اُن صورتون پر محدود ہے جہانکہ عدالت یہ ہدایت کرنا مناسب سمجھتی ہو کہ مال متنازعہ واپس دلایا جاوے (۳) رقم عام طور پر قیمت جائداد کی بمعہ اُس ہرجہ کے جو اسوقت تک مدعی محروم رہا ہو ہونی چاہیے (۴) حوالگی جائداد منقولہ کی ڈگری مین یہ حکم ہونا چاہیے کہ اگر مدعا علیہ جائداد حوالہ نہ کرے تو اس قدر ہرجہ دی جس کی تعداد درج ڈگری ہونی چاہیے ایسا ہی مقدمات معاہدہ تعمیل مختص مین بہی (۵)، نالش زیر دفعہ ہذا مین استدعا علے سبیل البدل واسطے دلاپانے قیمت اسباب و مال کے بطور ہرجانہ بطور ایک ضمنی استدعا اسی ادرسی متدعیہ کے سمجھی جانی چاہیے اور اس سے نالش کی نوعیت مین فرق نہین آتا (۶)

ان ڈگریون مین جو اداے زر نقد کیلیے ہون ڈگری شدہ مبلغ زر اصل پر کچہ سود دیے جانے کیلیے حکم کیا جاسکتا ہے

دفعہ ۲۰۹ ۔ جب کہ ڈگری[1] زر نقد کے ادا کرنے کی بابت ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ ڈگری[2] مین حکم سود کا بابت اُس زر اصل کے جسکی ڈگری ہو اُس شرح سے جو کہ عدالت مناسب تصور کرے تاریخ نالش سے تاریخ ڈگری تک علاوہ اُس سود کے جسکا ویسے زر اصل پر بابت کسی مدت یا قبل ارجاع نالش کے انفصال کیا جاے معہ سود مزید اُس زر مجموعی کے جسکا اُس نہج پر انفصال ہوا اُس شرح سے کہ عدالت مناسب تصور کرے۔ سن ابتداے تاریخ ڈگری لغایت یوم ادا یا لغایت کسی اور تاریخ قبل کے جو کہ عدالت مناسب سمجھے صادر کرے۔

اگر کسی[3] ویسی ڈگری مین ویسے مبلغ مجموعی مذکور پر تاریخ ڈگری سے تاریخ ادا یا اُس سے پہلے کی

[1] یہ الفاظ دفعہ ۲۰۹ مین الفاظ ”اور اگر مقدمہ واسطے دلاپانے کسی زر نقد یافتنی مدعی کی ہو“ کی جگہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالی ایکٹ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۰ (۱) کے ذریعہ قایم کیے گئے۔ [2] واسطے نمونہ ہاے ڈگری کے ملاحظہ طلب ما بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۲۔

[3] یہ فقرہ دفعہ ۲۰۹ کا ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۰ (۲) کی روسے بڑہایا گیا۔

(۱) الہ آباد رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۷۵۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۰۔ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۸ ۱۸۸۶ء۔ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲۳ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۰۔ (۵) مدراس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۳۔ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۔

کسی تاریخ تک سود مزید کے ادا کرنیکی بابت کچھ لکھا نہو تو اُس سے یہ سمجھا جائیگا کہ ویسی سود کے دلانے سے عدالت نے انکار کیا ہے اور اُس کے لئے علیحدہ نالش نہیں ہو سکیگی۔

بلحاظ دفعہ ۲ ایکٹ انتقال جائداد احکام دفعہ ہذا اُن مقدمات سے متعلق نہیں ہیں جو زیر ایکٹ انتقال جائداد ہوں (۱)

شرح مقررہ سود بشرح قرار یافتہ فریقین دلانا چاہیئے اور اگر کوئی اقرار نہوا ہو تو اُس شرح سے جو عدالت مناسب سمجھے (دفعہ ۲ ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء) اور تاریخ ڈگری تک دلانا چاہیئے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۳ الّا جبکہ فریب ثابت ہو (۳) یا قرضہ کسی عورت پردہ نشین کو منجانب مختار کے بہت زیادہ شرح سود پر دیا جاوے اور کفالت بہی کثیر ہو (۴) یا شرح سود خلاف ایمان و نیک نیتی ہو (۵) یا سود پر سود بمنزلہ تاوان ہو اور مدعی نے دیدہ و دانستہ قرضہ کو وصول نکیا ہو تاکہ زاید سود جمع ہو (۶) یا معاہدہ ناخواندہ اور ناواقف مزارعہ نے کیا ہو جو اصلیت معاملہ کو نہیں سمجھا (۷) سود بعد تاریخ نالش کے باختیار تمیزی عدالت کے ہو گو تمسک بنا ہوئے میں یہ مندرج ہو کہ سود بشرح مقررہ تاریخ وصول تک ادا کیا جائیگا (۸) تاریخ نالش سے تاریخ مقررہ برای وصول تک سود بشرح مقررہ دلایا جا سکتا ہے دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۹۱۔

تاوان جب روپیہ اس معاہدہ سے قرض لیا جائے کہ معہ سود ایک روز معینہ پر ادا کیا جائیگا۔ اور معاہدہ میں یہ شرط ہو کہ اگر تاریخ مقررہ پر ادا نہوگا تو اُس وقت سے سود بشرح زاید لگیگا تو ایسی شرط تاوان نہیں ہے اور شرح زاید کہ جس کے ادا کرنے کا اقرار ہو کل وصول کیجا سکتی ہے (۹) ڈگری واجب الادا بذریعہ اقساط میں یہ شرط کہ بصورت عدم ادا کسی ایک منجملہ دو اقساط کے تمام رقم واجب الادا ہوگی اور زاید سود واجب الوصول ہوگا تاوانی نہیں ہے (۱۰) دیکھو متعلق اسکے انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶ و جلد ۲ صفحہ ۳۳۲ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۵ و ۷۶۵ و جلد ۹ صفحہ ۶۱۵ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۵ و ۲۰۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۸ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۹۲ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۷۶۔ لیکن اگر سود مرکب اور سود بشرح زاید کی شرط ہو تو وہ تاوانی ہوگی (۱۱) اور نیز یہ شرط کہ بصورت قصور ادائیگی ایک شرح زاید سود تاریخ تمسک سے لگائی جاویگی (۱۲) نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لاء رپورٹ بمبئی

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۰ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۷۶۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۲۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۵۔ (۳) مور ز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱۔ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ و لاء رپورٹ جالندھری اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۸۹۔ (۵) الہ آباد رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۵۹۔ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۸۔ (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۴۔ (۸) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۹ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۲۔ (۹) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۸۹ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۸۵۔ (۱۰) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸۲۔ (۱۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۰۱۔ (۱۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۱

جلد ۱۴ صفحہ ۴۷۴ ۔

ڈگری | مسئلہ تاوان ڈگریات سے متعلق نہین ہے (۱)، ڈگری برضامندی دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۵ ۔

سود اصل سے زائد | اصل زر قرضہ کی تعداد سے زیادہ مدعی سود وصول نہین کرسکتا (۲)، الا اُسصورت مین کہ مدعا علیہ منہد وہو (۳)، نیز دیکھو متعلق اس کے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸، و جلد ۹ صفحہ ۱۸۷ ۔ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۶۴ ۔ اختیار تمیزی جو زیر دفعہ ہذا عدالت کو مفوض ہے بدون حوالہ قانون دام دوپٹ کے استعمال مین لایا جاسکتا ہے (۴)

تجارتی دستور | جہان صریح اقرار سود کا نہو وہان بموجب دستور تجارتی کے دلانا چاہیے (۵)

سود بعد تاریخ وعدہ | ایک نالش مین جو واسطے دلا پانے اصل و سود بربنائے ضمانت تحریری کے ہو جو واسطے ادار زر اصل بروز معینہ معہ سود و مطابق بشرح مشروط لغایت یوم مذکور کے دیگئی ہو) عدالت حسب رائے خود سود زر اصل پر تاریخ واجب الادائے سے اس شرح سے دلادے جو کہ اُسکو مناسب معلوم ہو اور اُسپر فرض نہین ہے کہ سود مذکور بشرح مشروط دلادے (۶)، دیکھو متعلق اس کے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۸۶ ۔ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۲ ۔ نیز متعلق سود ملاحظہ ہو ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۳۹ و ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ و شرح مولف ۔

سود بعد تاریخ ڈگری | عدالت کو اختیار ہے کہ ڈگری رہن زیر دفعہ ۱۸ ۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ مین تاریخ ڈگری سے بعد کا سود اُس تاریخ سے جو ڈگری مین ادائگی کیواسطے مقرر کیگئی ہو تاریخ ادائگی رقم مذکور تک عطا کرے (۷)، بخلاف دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷۱ ۔ جس حال مین کہ نالش رہن مین ڈگری نیلام صادر کیگئی ہو تو سود اقرار کردہ اُس عرصہ کی بابت دلانا چاہیے جو واسطے ادائگی کے راہن نے مقرر کیا ہو لیکن مابعد کا سود صرف بشرح ۶ فیصدی دلایا جانا چاہیے (۸)،

اختیار عدالت | کوئی عدالت مجاز نہین ہے کہ بعد مین بذریعہ ترمیم ڈگری اُس دادرسی کی بابت ڈگری دے جسکی بابت وہ پہلی تجویز کرچکی ہے (۹)،

دفعہ ۲۱۰ ۔ جملہ ڈگریات ادائے زر | ڈگری مین قسطون کے ذریعہ سے ادائے زر کی ہدایت ہوسکتی ہے

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۵ ۴ ۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۱۲ و مدراس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵ ۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ ۔ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۶ ۔ (۵) مورز انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۳۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۸۵ ۔ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۱ ۔ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۶۶ ۔ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۶۴ ۔ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ ۲ صفحہ ۱۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۲۱ ۔

نقدین عدالت کو اختیار ہے کہ درصورت ہونے وجہ موجہ کے حکم دے کہ زر مذکور بسبیل قسط بندی معہ سود یا بلا سود ادا کیا جائے۔

حکم بعد ڈگری کے قسطوں کے ذریعہ سے ادائے زر کیلئے

اور بعد صادر ہونے کسی ویسی ڈگری کے اگر مدیون ڈگری بدرخواست کرے اور ڈگریدار راضی ہو تو عدالت یہ حکم کرسکتی ہے کہ برعایت شرائط ادائے سود یا قرقی جائداد مدعا علیہ یا لینے ضمانت کے مدعا علیہ سے یا اور طور کسے جو عدالت مناسب سمجھے تعداد ڈگری شدہ باقساط ادا کیجائے۔

سوائے اس صورت کے جو اس دفعہ اور دفعہ ۲۰۶ مین مندرج ہے کوئی ڈگری فریقین کی درخواست پر تبدیل نہ کیجائیگی۔

ڈگری ادائے زر

ڈگری دلاپانے زر قرضہ تمسکی بذریعہ نیلام جائداد غیر منقولہ ڈگری زر نقد نہیں ہے جسپر اقساط ہوسکین (۱) لہذا اس سے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔ کسی عدالت کو اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ وہ کسی فریق معاہدہ کو ایسی صریح شرط مندرجہ تمسک قسط بندی سے جو متعلق نتیجہ عدم ادائے اقساط خاص کے اوپر وقت معین کے ہو بری کرین جبکہ کوئی قرضہ فی الحال واجب الادا ہو تو اقرار اسکے ادا کا بذریعہ اقساط کسے بدین شرط کہ بصورت عدم ادائے کے داین کو جایز ہے کہ کل بقیہ باقی معہ سود کے فوراً طلب کرے ایسا نہیں ہے کہ بصیغہ عدل اس سے برات کیجاوے ایسی شرط از قسم تاوان نہیں ہے کیونکہ اسکا منشا صرف یہ ہے کہ قرضہ بطریق خاص ادا ہو جائے (۲)

اقساط

عدالت کو یہ حکم دینے کا اختیار نہیں ہے کہ زر ڈگری تاریخ ڈگری سے اندر کسی میعاد کے ادا کیا جائے (۳) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۵۲۔ نسبت تشریح اقساط ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۶ و جلد ۵ صفحہ ۵۰۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۸۲۔

وجہ کافی

جب مدعا علیہ جزو قرضہ کے دینے سے اپنی نیک نیتی ظاہر کرے تو ادائے بقیہ زر کے واسطے وقت مناسب ملنا چاہیئے (۴) یا بوجہ تنازعات دیوانی کے وہ ناقابل ادا کرنے کے ہو (۵) بعد ڈگری بلا رضامندی فریقین ادائگی بذریعہ اقساط کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۰۹۔

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۲۰ و ۴۹۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۳۳ و جلد ۵ صفحہ ۶۰۴ و نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۹۲۔ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۴۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۹ع (۴) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹۸ (۵) صدر دیوانی رپورٹ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۴۸۹۔ ویسی درخواستونکی صورت مین میعاد سماعت کی نسبت ملاحظہ طلب ہند کا ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع ضمیمہ ۲ آرٹیکل ۱۷۵۔

میعاد | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹۳ و جلد ۵ صفحہ ۳۶۶ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۱ و جلد ۵ صفحہ ۳۲۰ و جلد ۱ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۳ و جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳، و جلد ۶ صفحہ ۵۶ و جلد ۸ صفحہ ۶۱۹ و جلد ۹ صفحہ ۸۵۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۲ و جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۲ و نمبر ۲۶ ۱۸۸۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔

میعاد برضامندی | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۵۰۔

سود | ڈگری اقساطی میں عدالت پابند نہیں ہے کہ سود مقررہ دلادے (۱)

تبدیلی بذریعہ رضامندی فریقین | دیکھو دفعہ ۲۵۷ (الف) مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵ و پنجاب رکارڈ دیوانی و نمبر ۱۴ ۱۸۸۶ء و نمبر ۲۴ ۱۸۹۴ء و نمبر ۲۰ ۱۸۸۶ء۔

میعاد درخواست | چھ ماہ ہے (۲)

شہادت برضامندی | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۸۱۔

درخواست مدیون واسطے ادائی بذریعہ اقساط کے | درخواست منجانب مدیون گو اسمیں یہ فی الحقیقت بیان نہ کیا جاوے کہ وہ بموجب دفعہ ہذا کے کیگئی ہے مگر جو ہر طرح پر ویسی ہی ہو کہ جو درخواست حسب دفعہ ہذا ہوتی اور جو اندر میعاد مقررہ کیگئی ہو اور جسکو فریقین نے بذریعہ طریق عمل مابعد کے ایسا ہی ہونا متصور کیا ہو گو لفظ اقرارنامہ کا استعمال اسمیں کیا گیا ہو ایک درخواست حسب مراد دفعہ ہذا ہے (۳) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ دیکھو نمبر ۱۴ ۱۸۸۶ء و نمبر ۲۴ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵ نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۵۲۔

اشٹامپ | جو فرق کہ قسط بندی اور یکمشت روپیہ کے پانے میں ہے اسپر کورٹ فیس چاہئے اور وہ فرق اس سود کا ہے جو یکمشت نہ ملنے پر واقع ہوگا (۴)

عدالت | عدالت سے مراد عدالت صادر کنندہ ڈگری ہے (۵)

نالشات اراضی میں عدالت ڈگری صادر کرسکتی ہے کہ زر واجبات معہ سود ادا کیا جائے | **دفعہ ۲۱۱** — جب نالش واسطے حصول قبضہ اوپر جایداد غیر منقولہ کے ہو جس سے زر لگان یا کرایہ یا اور منافعہ حاصل ہوتا ہو تو عدالت مجاز ہے کہ اپنی ڈگری میں یہ حکم صادر کرے کہ ویسی جایداد کا زر لگان

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۴۸ - (۵) ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء و نمبر ۴ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ - (۳) نمبر ۹ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ - (۴) بمبئی لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۲ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۰۵ -

یا کرایہ یا وصلات تاریخ رجوع نالش سے اُس تاریخ تک کہ اُس فریق کو جس کے حق مین ڈگری کیگئی قبضہ نہ ملے جبتک کہ تاریخ ڈگری سے تین برس نہ گذر جائین (جونسا امر پہلے واقعہ ہو اُس تک) معہ سود بموجب اُس شرح کے جو عدالت مناسب سمجھے ادا کیجاے۔

تشریح - لفظ " وصلات " جائداد سے وہ منافع مراد ہے جو ویسی جائداد کے قابض ناجایز نے فی الحقیقت جائداد سے وصول کیا ہو یا معمولی کوشش سے اُس سے وصول کر سکتا تھا معہ سود اوپر ویسے منافع کے۔

تعلق دفعہ | دفعہ ہذا نالشات اراضی و دیگر جائداد سے جنمین مدعی کو خاص حق حاصل ہے متعلق ہے اور نالش تقسیم سے جہانکہ مدعی کو تا صدور ڈگری کوئی حق حاصل نہو متعلق نہین ہے (۱)، نالش واسطے اراضی یا دیگر جائداد کے جس سے زرلگان یا کرایہ حاصل نہو نالش واسطے زر وصلات کے نہین ہے لہذا اُس سے دفعہ ہذا متعلق نہین ہے (۲)

تشریح ڈگری | مدعی نے واسطے قبضہ بعض اراضی و وصلات کے نالش کی نا مبردہ نے بابت قبضہ کے ڈگری حاصل کی مگر ڈگری مذکور نسبت وصلات کے ساکت تھی سمجھی یہ گئی کہ عدالت جاری کنندہ ڈگری مجاز اس بات کی نہ تھی کہ دعوے وصلات پیش کردہ ڈگریدار کو سماعت کرے (۳)، درحالیکہ ڈگری نسبت اُس تاریخ کے جبتک زر وصلات واجب الوصول ہو خاموش ہو اور اسمین حکم صرف واسطے دلا پانے قبضہ معہ زر وصلات کے ہو تو وہ زر وصلات صرف تا تاریخ ارجاع نالش بوقت اجرا بغرض تشخیص شمار کیا جا سکتا ہے (۴)، اگر ڈگری قبضہ معہ زر وصلات تا حاگی قبضہ حاصل کیگئی ہو تو وصلات تین سال سے زاید تاریخ صدور ڈگری سے عطا نہ کی جانی چاہیئن گو کہ اس اثنا مین قبضہ نہ حوالہ کیا گیا ہو (۵) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵۲ منفصلہ پریوی کونسل جس ڈگری کی رو سے مدعی مستحق دخل اراضی معہ وصلات تاریخ مقررہ سے جسکی نسبت یہ ہدایت ہو کہ اُسکی تعداد کی نسبت تحقیقات موقعہ کیجاے - اور مستحق پانے سود کا من ابتداے تاریخ تحقیقات لغایت ادا قرار پاوے تو سمجھی یہ گئی کہ ڈگریدار مستحق وصلات تا تاریخ دخل ہے (۶)

تعبیر ڈگری | ڈگری قبضہ جائداد غیر منقولہ بحق مدعی بدین قرارداد کہ مدعی زر وصلات کا بھی مستحق ہے اُسکی یہ تعبیر ہے کہ ایک ڈگری شمر عطاے زر وصلات تا حصول قبضہ از ابتداے ارجاع نالش صادر ہوئی ہے (۷)، اور جبکہ ڈگری

(۱) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳ بصفحہ ۵۱ - (۲) بمبئی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۰ - ۱۴۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۳ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۳ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۳۵ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۸ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۶ -

قبضہ معہ زر واصلات کے دی گئی ہو جسکی مقدار اجرا مین معلوم کیجانی ہو لیکن اُسکے رُو سے کوئی میعاد مقررنہ کیگئی ہو جبتک کہ واصلات محسوب کیا جانا ہو تو اُسکی اسطرح پر تعبیر نہین ہوسکتی کہ اُسکی رُو سے تاریخ صدور ڈگری سے تین سال سے زیادہ واصلات غلط کیئے گئے ہین (۱)

نئی نالش — دعوی قبضہ اور زر واصلات مین عدالت کو اختیار ہے کہ زر واصلات کو خواہ تاریخ ارجاع نالش تک دلوائے اور خواہ تاریخ دینے قبضہ تک اور جبکہ ڈگری قبضہ مین زر واصلات کے متعلق کچھ ذکر نہو اور جو ارجاع نالش اور حصول قبضہ تک لگایا گیا ہو ایک علیحدہ نالش باقی کی زر واصلات کی بابت ہوسکتی ہے (۲) لیکن ارجاع نالش سے پہلے کی زر واصلات کا دعوے نہین ہوسکیگا۔ (۳)

تجویز واصلات — تجویز واصلات ضروری حصہ ڈگری کا ہے اور یہ عدالت تحقیقات کنندہ کو کرنی چاہئے (۴) اور یہ امین کے سپرد نہونا چاہئیے (۵) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۵۔ کاروائیات جو بعد ڈگری داخل بغرض تجویز کیئے جانے تعداد واصلات کے کیجائین تا شیرا کارروائیات بہ تسلسل نالش ابتدائی کے ہین (۶)

زر واصلات — زر واصلات مین اُس کا سود بھی شامل ہے مگر زاید صدور ڈگری سے تین سال تک کا یا تا حصول قبضہ (۷)

تشخیص واصلات — دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۵۔ عموماً زر واصلات مین سے اخراجات وصولی مجرا دلائے جا سکتے ہین لیکن جس حال مین کہ مداخلت نہایت رنجدہ ہو تو عدالت کو حسب اقتضائے رائے خود اختیار ہے اُنکے مجرا دلانے سے انکار کرے (۸) فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۲۔ اس بارہ مین منسوخ کیا گیا ہے۔

سود — جس حال مین کہ ڈگری زر واصلات مین سود کے متعلق کوئی حکم نہ دیا گیا جو کہ صیغہ اجرا مین معلوم کیئے جانے ہون تو عدالت اجرا کنندہ سود نہین دلا سکتی (۹)

میعاد — مد ۱۷۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ایسی درخواست سے متعلق ہے جو منجانب ڈگری دار بغرض تعمیل کرانے ڈگری کے ہو (۱۰) لیکن مد مذکور اور مد ۱۷۹ ایکٹ میعاد اس درخواست سے متعلق نہین ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۹۱۸۔ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۳۔ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۲۷۰۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۹۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۵۔ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۲ و لا رپورٹ مقدمات اپیل سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۷۵۔ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۲۔

جو واسطے تجویز کرانے زر وصلات کے ہو (۱)

اسٹامپ | تعداد واصلات پر جو صیغہ اجرائے ڈگری مین تجویز کیجائے رسوم عدالت نہین لیجا سکتی (۲) دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ زیر دفعہ ۲۱۲ مجموعہ ہذا۔

اپیل | حکم بصیغہ اجراء بشمول تقرر میعاد جبتک کہ واصلات دلائے جانے ہون بوجہ ہونے ڈگری کے قابل اپیل ہے (۳)

دفعہ ۲۱۲ ۔ جب نالش واسطے حصول قبضہ جائداد غیر منقولہ اور اُسکی واصلات کے ہو جو نالش کے رجوع ہونے سے پیشتر بابت کسی مدت کے واجب الوصول ہوگئی ہو۔ اور نسبت تعداد ویسی واصلات کے فریقین مین تکرار ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ خود ڈگری مین واصلات کی تعداد مقرر کروے یا ڈگری کی رُو سے جائداد دلاوے اور نسبت تعداد واصلات کے تحقیقات ہونے کا حکم دے اور بروقت حکم آیندہ کے تعداد مذکور کا انفصال کرے۔

| عدالت نالش کے قبل کی تعداد واصلات ٹھہرا دے سکتی ہے یا تحقیقات ملتوی رکھہ سکتی ہے۔

نئی نالش | جس صورت مین کہ نالش دلا پانے اراضی کی دائر کیگئی اور کوئی دعوےٰ ایسے منافع کا نہ کیا گیا ہو جو قبل تاریخ عرضیدعوےٰ سے وصول ہوا تھا تجویز ہوئی کہ نالش مابعد بابت اس قسم کی واصلات کے نہین ہو سکتی (۴) نسبت نالش واسطے واصلات مابعد کے ملاحظہ ہو۔ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۶۰ و جلد ۹ صفحہ ۱۵۹۔ ایک عدالت نے جس نے دراصل زر واصلات کا فیصلہ بحق مدعی کے اُسی فیصلہ مین کیا تہا جسمین اس نے یہ فیصل کیا تھا کہ وہ جائداد متدعویہ غیر منقولہ کا مستحق ہے مقدار زر واصلات کا کارروائیات مابعد مین فیصل کئے جانے کیواسطے باقی رہنے دیا اُس ڈگری مین جو بعد مین صادر کیگئی تھی واصلات مذکور کا کوئی ذکر نہ کیا گیا تھا تجویز ہوئے کہ عدالت مجاز تھی کہ تحقیقات کو اسطرح پر ملتوی رکھتی (۵)

معنی دفعہ | مثل دفعہ ماسبق یہ دفعہ بھی متعلق اُن نالشات کے ہے جو واسطے واصلات اور جائداد غیر منقولہ کے ہون نہ اُن نالشات سے جو متعلق ہرجہ ہون (۶)

تعداد زیادہ کیگئی | جبکہ مدعی نے نالش حصول قبضہ واصلات مین تعداد واصلات کو تخمیناً بقدر ایک خاص

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۲ - (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ - (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵ (۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ - (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ - (۶) الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۹ -

رقم کے قرار دیا اور ڈگری حاصل کی جسمین واصلات کی نسبت یہ حکم تہا کہ اُسکی مقدار کی تحقیقات اجرار ڈگری سے ہو تو مدعی قسم ستدعیہ عرضی دعوے پر محدود نہین ہے بلکہ اگر اُس کا زیادہ یافتنی نکلے تو وہ مستحق ہے کہ رسوم عدالت زاید ادا کرکے رقم زاید کو جو اسطرح یافتنی نکلے وصول کرے (۱) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۱۴ - جہانکہ ڈگریدار کی درخواست پر عدالت اجرا کنندہ ڈگری نے زر واصلات کی مقدار تشخیص کی ہو لیکن ضروری رسوم عدالت عرصہ مقرر کردہ عدالت کے اندر داخل نہ کیا گیا ہو تو دعوے زر واصلات خارج کیا جانا چاہئے اور بعدہ کوئی درخواست اجراء ڈگری زر واصلات نہو سکیگی کیونکہ کوئی ایسی ڈگری موجود نہین ہے (۲) اُس شخص پر جسنے بعد اسکے کہ تعلقہ کا اہتمام چھوڑ گیا قبضہ پایا اُس سے زیادہ مواخذہ نہین ہو سکتا کہ جو اسکو فی الواقع وصول ہوا (۳)

واصلات کسطرح تشخیص کیجاتی ہے | دیکھو تشریح دفعہ ۲۱۱ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ -

لگان | وقت تعین اس رقم کے جو ڈگری دار کو بابت واصلات کے واجب الادا ہو عدالت کو یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ اگر ڈگریدار بیجا طور پر بیدخل نہ کیا جاتا تو اسکو کس قدر وصول ہوتا کہ اُس شخص نے جو بیجا طور پر قابض ہے کس قدر وصول کیا یا بذریعہ عمدہ انتظام کے وہ کس قدر وصول کر سکتا تھا (۴) نہایت قرین قیاس اور مناسب طریقہ واسطے تشخیص واصلات کے یہ ہے کہ اس امر کو متحقق کیا جائے کہ اگر اراضی کو خود مدعا علیہم کاشت نہ کرتے ہوتے اور کسی اسامی معمولی کو ٹھیکہ پر دیجاتی تو اسکا لگان مناسب کیا ہوتا (۵) مقدار واصلات کی تجویز اندازہ آمدنی جائداد پر بجز اُس حالت کے کہ تمام دیگر وسایل تحقیق معدوم ہون نہین ہونی چاہئے بلکہ لگان وہ تھی جو کاشتکاران سے وصول ہوا ہو یا اگر غاصب نے اپنے ملازمان سے کاشت کرائی ہو تو قیمت پیداوار واصلات سمجھنی چاہئے (۶)

منہائی | وقت تخمینہ واصلات کے کہ جس کے پانیکا مالک اراضی مستحق ہے خرچ معمولی تحصیل لگان اراضی مذکور کا دینا پڑتا ہے منہا ہونا چاہئے (۷) اور رقم مالگذاری سرکار (۸)

سود | ڈگری نسبت اس امر کے کہ تاریخ تشخیص واصلات سے اُنپر سود دلایا جائے یہ معنی رکھتی ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۵ و جلد ۹ صفحہ ۱۱۲ و دفعہ ۱۱۲ و دفعہ ۱ فقرہ ۲ - ایکٹ ۸ ہشتہ ۱۸۵۹ء (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۳ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۸۶ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۸۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۷ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۱ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۳ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۱۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۲ -

(۸) انڈین لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳ و جلد ۱ صفحہ ۵۱۸ -

کہ تاریخ تشخیص عدالت سے نہ امین سے دلایا جاوے (۱) لفظ واصلات سے مراد وہ روپیہ ہے جو بعد منہائی اخراجات تحصیل کے اراضی سے وصول ہوا ہو یا اُنہیں وہ ہرجہ جو واصلات کے اُسوقت تک نہ ادا ہونے سے پیدا ہو جب وہ واجب الادا ہو یا نقصان سود سال بسال شامل نہیں ہے۔ جہانکہ ایک ڈگری میں درج تھا کہ واصلات معہ سود من ابتدائے تاریخ تشخیص واصلات دلانی چاہیئے تجویز ہوئی کہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری مجاز نہ تھی کہ اُس تحصیل پر سود سال بسال دلاتی جو وصول ہونی چاہیئے تھی (۲) عدالت ماتحت نے بوقت تخمینہ کرنے مقدار واصلات کے میزانیات رقوم لگان کی جو ہر سال ڈیون ڈگریہ سے دلانا امین نے تحقیق کیا جمع کیں۔ لیکن اُنپر سود مجرا نہ دلایا تجویز ہوئی کہ رقوم مشخصہ امین پر منہائی اخراجات تحصیل سود بحساب چھ فیصدی ہر سال کی واصلات پر تا تاریخ ڈگری عدالت ماتحت کے شمار ہونا چاہیئے (۳) جو سود سالانہ تقاوی یا لگان پر لگایا گیا ہو وہ جب کہ اپنے عرضی دعوی میں دعوی کرے بطور اُس جزو ضروری ہرجہ کے دلایا جا سکتا ہے جبکہ وہ شخص وصول کر سکتا ہے جو بطور بیجا جائداد غیر منقولہ سے بیدخل رکھا گیا۔ لفظ واصلات میں سود سالانہ اُس واصلات کا شامل نہیں ہے۔ نالشات واصلات میں جب مدعاعلیہم جایداد پر بطور غاصب قابض ہوں تو یہ ثابت کرنا ذمہ نامبردگان ہے۔ کہ کسقدر روپیہ بطور لگان ایام دخیلکاری نامبردگان میں وصول ہوا (۴) اَز رُوئے قانون و ضابطہ ہند بطور قاعدہ عام زر واصلات پر تاریخ ارجاع اُس نالش سے جسمیں اُسکا دعوی کیا گیا ہو سود دلایا جا سکتا ہے (۵) ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے جس سے عدالت اسبات پر مجبور ہو کہ زر واصلات پر سود دلاوے لہذا یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو عدالت کے اختیار تمیزی میں ہے (۶)

نالش واسطے انتظام کے

دفعہ ۲۱۳ - جب نالش اس لئے ہو کہ کسی جایداد کا حساب لیا جاوے اور اُسکا انتظام قرار واقعی عدالت کی ڈگری کی بموجب کیا جاوے تو عدالت کو لازم ہے کہ ڈگری[1] صادر کرنے سے پہلے ویسے حساب لئے جانے اور تحقیقات ہونے کیلئے حکم دے[1] اور اُسکے علاوہ ایسی اور ہدایت کرے جو مناسب معلوم ہو۔

[2] جب کسی ایسے شخص کی جایداد کا انتظام عدالت کی معرفت ہو جو اس مجموعہ کے نفاذ کے بعد

[1] واسطے نمونہ جات ڈگری اور حکم کے۔ ملاحظہ طلب ایعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۳۰ و ۱۳۱ - [2] مقابلہ طلب عدالت العالیہ سوپریم کورٹ آف جوڈیکیچر کے ترمیم کرنے والے ایکٹ ۱۸۷۵ء و اسٹاٹیوٹ پارلیمنٹ ۳۸ و ۳۹ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۷۷ کی دفعہ ۱۰۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۷۴ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ و صفحہ ۳۳۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۶ و (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۶

فوت کرے تو اگر ویسی جایداد اس قدر گنجایش نہ رکھتی ہو کہ اُسکی تمام دیون اور ذمہ واریاں اُس سے بیباق ہو جائیں تو نسبت استحقاق دائنان کفالت دار اور غیر کفالت دار کے اور نسبت اُن دیون اور ذمہ داریوں کے جو قابل ثبوت کے ہوں اور نسبت تعین مالیت زرہای سالانہ اور ذمہ واری ہائے آیندہ اور لاحقہ کے وہی قواعد مد نظر رہینگے جو نسبت جایداد ہائے اشخاص مفلس الحال یعنی دیوالیہ قرار یافتہ کے اُس وقت نفاذ پذیر ہوں ۔ اور جملہ اشخاص جو کسی ویسی صورت میں ویسی جایداد سے وصول کرنے کے مستحق ہوتے مجاز ہونگے کہ جایداد کے انتظام کی ڈگری کے بموجب عہدہ دار ہوں اور جایداد پر ایسا دعویٰ کریں جو اس مجموعہ کی رو سے اُنکو باقتضاے استحقاق اُنکے پہنچتا ہو ۔ (۱)

دفعہ ہذا سے یہ مقصود نہیں ہے کہ کوئی اختیار سماعت پیدا کیا جاے لیکن اُسمیں اس امر کا امکان تسلیم کیا گیا ہے کہ انتظامی نالشات بروے مجموعہ ہذا دائر ہو کر تجویز کی جاویں چنانچہ ایسی نالشات کی نسبت اُسمیں انتظام کیا گیا ہے جنکی سماعت کرنے کا اختیار اِس بات پر منحصر نہیں ہے کہ آیا شخص متوفی ایک ایسا شخص تھا جسکی جایداد سے ایکٹ وراثت ہند متعلق ہے (۱)] دیوالیہ | انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۲ و ۲۰۸

اسٹامپ | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۴۳ و جلد ۷ صفحہ ۱۲۵ و ۵۳۵ ۔

عملدرآمد | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۷۲ و ۴۹۴ ۔

نالش حق شفع کی بابت | **دفعہ ۲۱۴** ۔ جب نالش حق شفع کی بابت خاص بیع جایداد کی بابت ہو اور عدالت ڈگری بحق مدعی صادر کرے تو جس حال میں کہ زرثمن عدالت میں نہ داخل کر دیا گیا ہو ڈگری میں تصریح اُس تاریخ کی لکھی جائیگی جسمیں یا جسکے پہلے داخل کیا جائے اور عدالت یہ قرار دیگی کہ بروقت داخل ہونے ویسے زرثمن کے معہ خرچہ جو (اگر کچھ) ڈگری میں مدعی پر عاید کیا گیا ہو مدعی قبضہ اُس جایداد کا حاصل کرے لیکن جس حال میں کہ وہ روپیہ اور خرچہ اس طور پر نہ داخل کیا جائے نالش معہ خرچہ ڈسمس ہو جائیگی ۔

دفعہ ہذا اُس مقدمہ شفع سے متعلق نہیں ہے جو ایک شخص قابض بروے ایکٹ رہن نے دائر کیا ہو (۲)

میعاد | اگر روپیہ اندر میعاد کے نہ داخل کیا جاوے تو نالش خارج متصور ہوگی نہ کہ ڈگری کالعدم ہوگی کیونکہ ڈگری تا وقتیکہ باضابطہ طور پر عدالت اپیل سے منسوخ نہ کیجائے برابر قایم رہتی ہے پنجاب

سلہ دفعہ ۲۱۳ کا ماسبقی قانون معاہدہ ہند ۱۸۷۲ء کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۹۹ء کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے منسوخ کیا گیا ۔

(۱) نمبر ۶ ۱۸۸۴ پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۵

میں اس بارہ میں جو پہلے قانون تھا وہ اب منسوخ ہو چکا ہے یعنی دفعات ۱۷ و ۱۸ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء اور بروئے ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۹۰ء منسوخ ہو گئی ہیں اگر عدالت یہ حکم دے کہ اگر روپیہ اندر میعاد کے داخل نہ کیا جاوے تو ڈگری کالعدم ہو گی بالکل بے ضابطہ اور خلاف قانون ہونیکی وجہ سے کچھ اثر نہیں رکھتا (دیکھو نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب کارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۶) ہاں البتہ اگر روپیہ میعاد کے اندر داخل نہ کیا جاوے تو ڈگری نافذ نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ شرطیہ ہوتی ہے (۱) اگر شفیع اندر میعاد معینہ کے روپیہ پیش کرے اور کسی باعث سے عدالت نے نہ لیا ہو تو اسکی ڈگری کالعدم نہیں ہوتی (۲)

ادخال روپیہ مدعی کے حق میں ڈگری بحق شفع بادائے [illegible] اور [illegible] خرچہ کے صادر ہوئی مدعی نے میعاد کے اندر [illegible] داخل عدالت کیا اور منجملہ اس کے [illegible] قرقی کرا کر وصول کئے اپیل میں رقم بڑی کی ہو گئی اور خرچہ ہٹایا گیا مدعی نے [illegible] اور داخل کئے تجویز ہوئی کہ مدعی نے تعمیل ڈگری کی کر دی مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ وہ بذریعہ اجرا کے [illegible] اس سے وصول کرے (۳) اگر اصل زرثمن مع خرچہ داخل ہو جاوے اور سود معہ ترقیات (اگر کوئی دلایا گیا ہو) اندر میعاد کے داخل نہ کیا جاوے تو نالش خارج منصور نہیں ہو سکتی (دیکھو نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ) بعد منہائی خرچہ زرثمن داخل ہو سکتا ہے (۴) شفیع نے روپیہ داخل عدالت کیا لیکن اسکے قرضخواہان نے قرق کرا لیا ایسی ادائیگی کا کچھ اثر نہیں ہے (۵) پرامیسری نوٹ کا داخل کرنا بمنزلہ ادائیگی کے نہیں ہے (۶) غیر علاقہ کے نوٹ داخل ہو سکتے ہیں (۷) رسید مشتری داخل کرنے سے ادائیگی متصور ہے (۸) اگر شفیع بعد ڈگری کے اراضی خریدار کے پاس رہن کر دے اور روپیہ داخل عدالت نہ کرے تو مشتری یہ عذر نہیں کر سکتا کہ چونکہ شفیع نے روپیہ اندر میعاد کے داخل عدالت نہیں کیا اسلئے اسکی ڈگری کالعدم ہو گی (۹)

اپیل بلا ادائے روپیہ کے اپیل نہیں ہو سکتا (۱۰) لیکن اگر قیمت کی زیادتی اور کمی مہلت کی بنا پر کیا جاوے تو بدون ادخال روپیہ کے ہو سکتا ہے (۱۱) دفعہ ہذا سے یہ منشا نہیں ہے کہ حق اپیل کو

(۱) انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۹ - (۲) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۹ و ۹۹ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۳۹ سنہ ۱۸۸۶ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۰۰ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۲ - (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۰ء (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۹۰ء - (۷) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۹۲ء - (۸) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۹ء - (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۹۰ء (۱۰) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۰ء - (۱۱) نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۶ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

اپیل یا خارج کردیا جاے بلکہ اسکا منشا صرف یہ ہے کہ شرائط ڈگری کی عدم تعمیل کی صورت مین تاوان لگایا جائے اگر اس ڈگری کو فریقین نے صحیح تسلیم کرلیا ہو یا کسی عدالت اعلیٰ مین اپیل دائر ہونیکے بعد اسنے ایسا ظاہر کیا گیا ہو اور یہ ارادہ نہ کیا گیا تھا کہ ایک ایسا قاعدہ قایم ہو جاوے جسکی رو سے مدعی اپیلانٹ کسی صحیح دعوی مین عدالت اپیل کی سماعت سے محض اسوجہ سے محروم ہو کہ بوجہ افلاس یا دیگر وجوہات کے وہ عارضی طور پر کل اُس روپیہ پیدا نہین کرسکا جو جائداد کی اصلی بازاری قیمت سے بہت زیادہ ہے (۱) عدالت اپیل اُس مہلت کو جو روپیہ داخل کرنے کیلئے ڈگری میں ہو زیادہ کرسکتی ہے (۲) لیکن دیکھو نمبر ۱۳ ۱۸۹۲ء پنجاب کارڈ دیوانی - اپیل بنا برینی ڈگری شفع کا اثر اُس میعاد پر جو قیمت شفع کے ادا کرنے کیلئے مقرر کیگئی ہو ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۲ و نمبر ۹۵ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ - عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اختیار توسیع میعاد نہین ہے (۳)

میعاد | اگر ڈگری حق شفع مین کوئی میعاد واسطے ادائگی زرثمن کے مقرر نکیگئی ہو تو ڈگری دار میعاد مقررہ بجرم اجرای ڈگریات بروے ایکٹ میعاد مین ڈگری کا اجرا کرا سکتا ہے - اور عدالت کا احکام دفعہ ہذا کے مطابق کاروائی نکرنا اسکی ڈگری کے جواز کا مانع نہین ہوتا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۳ و جلد ۱۳ صفحہ ۹۹ -

نمونہ ڈگری | اگر دو شریک عویدار حق شفع کے ہون اور منجملہ انکے ایک حق اعلیٰ ہو تو ڈگری بدین مضمون ہونی چاہیئے - کہ شفع حقدار اعلیٰ روپیہ داخل نہ کرے - تو شفیع ادنی روپیہ داخل کرے (۵) اور جہانکہ چند شفیع ہون اور ہر ایک ایک حصہ کا حقدار ہو - ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ -

اجراے ڈگری | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۹ و جلد ۹ صفحہ ۱۸۰ -

نالش واسطے شکست شراکت کے | **دفعہ ۲۱۵** - جب نالش واسطے شکست کرنے کسی شراکت کی ہو عدالت مجاز ہے کہ ڈگری اخیر دینے سے پہلے حکم کے ذریعہ سے ایسی تاریخ مقرر کرے جس تاریخ کو شراکت منسوخ سمجھی جائیگی اور واسطے لینے ایسے حساب اور عمل مین آنے ایسے فعلون کے جو مناسب معلوم ہون ہدایت کرے -

نالش حساب کتاب شراکت فسخ شدہ مین ڈگری زیر دفعہ ہذا مطابق نمونہ نمبر ۱۳۲ ضمیمہ چہارم کے صادر کیجانی چاہیئے اور اسمین یہ ہدایت کیجانی چاہیئے کہ معاملات مابین فریقین اور قرضہ کا حساب کتاب لیا جاے اور نیز اس جائداد اور ترکہ کا جو سابقہ شراکت کی ملکیت ہو اور نیز کہ قرضجات اور ترکہ کیواسطے ایک ریسیور مقرر کیا جاے (۱)

(۱) واسطے نمونہ جات ڈگری اور حکم کے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۳۲ و ۱۳۳ - (۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۱ ۱۸۹۵ء و (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۰۶ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۰ - (۴) نمبر ۵ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۷ و جلد ۵ صفحہ ۸۲ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۳ - ۲۱

ڈگری زیر دفعہ ہذا مین جملہ ستقرارات نسبت حقوق و ذمہ داریون کے جنکا کہ فیصلہ ہو درج ہونے چاہئین - اور نیز ان حسابات و تحقیقات کی ہدایات درج ہونی چاہئین جو تا حال لئے جانے اور کئے جانے باقی ہون ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۶۳ - نالش فسخ شراکت مین کسی درمیانی حکم کا اپیل تاوقتیکہ مقدمہ مین آخری ڈگری صادر نہو نہین ہو سکتا ہے (۱)

نالش واسطے حساب مابین مالک اور ایجنٹ کے

دفعہ ۲۱۵ (الف) - جب نالش واسطے حساب داد و ستد نقدی مابین مالک اور ایجنٹ کے ہو اور باقی کل نالشون مین جنکی بابت دفعات بالا مین کچھ احکام صادر نہین ہوئے ہین جب واسطے دریافت اس امر کے کہ کس فریق کو کس قدر مبلغ لینا یا دینا ہے یہ امر ضرور ہو کہ حساب داخل کرایا جاوے تو عدالت کو لازم ہے کہ اپنی ڈگری سے پہلے حکم درباب لینے حساب کے جس طور سے مناسب سمجھے صادر کرے -

ڈگری جبکہ مجرا دلایا جاوے

دفعہ ۲۱۶ - (اگر مدعی کے دعوے کے مقابل مین مدعا علیہ کو مجرا کی اجازت ملی ہو) [۱] تو ڈگری مین یہ لکھا جائیگا کہ کس قدر تعداد یافتنی مدعی ہے اور کس قدر (اگر کچھ ہو) یافتنی مدعا علیہ پس ڈگری کی رو سے وہ تعداد دلائی جائیگی جو ایک فریق کو دوسرے فریق سے یافتنی معلوم ہو -

ڈگری کا اثر درخصوص اُس مبلغ زر کے جو مدعا علیہ کو دلایا جاوے

عدالت کی ڈگری نسبت کسی مبلغ کے جو مدعا علیہ کو دلایا جاوے وہی تاثیر رکھیگی اور نسبت اپیل ہونے یا نہونے کے انہی قواعد کی رعایت اسمین واجب ہوگی کہ گویا دعوےٰ ویسے مبلغ مذکور کا مدعا علیہ نے بذریعہ نالش علیحدہ بنام مدعی کے کیا تہا -

[۲] دفعہ ہذا کے احکام متعلق ہونگے خواہ دفعہ ۱۱۱ کی رو سے مجرا مذکور مقبول ہو یا نہو (دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۹) -

تجویز اور ڈگری کی نقول مصدقہ دی جاوینگی

دفعہ ۲۱۷ - تجویز اور ڈگری کی نقول مصدقہ فریقین کو عدالت مین درخواست کرنے پر اور انہی کے صرف سے دی جاوینگی -

---

[۱] یہ الفاظ دفعہ ۲۱۶ مین اصل الفاظ کی جگہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۱ (۱) کے ذریعہ سے قایم کئے گئے -

[۲] فقرہ اخیر دفعہ ۲۱۶ کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۱ (۲) کے ذریعہ سے بڑہایا گیا -

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۶ -

اٹھارہوان باب

بابت خرچہ

درخواستوں کا خرچہ

دفعہ ۲۱۸ – عدالت کو اختیار ہے کہ کسی درخواست کی نسبت حکم دینے کے وقت جو اس مجموعہ کے احکام کے بموجب گذرے ویسی درخواست کا خرچہ وغیرہ کسی فریق کو دلاوے یا ویسی خرچہ کی تجویز مقدمہ کی کسی کارروائی آئندہ تک ملتوی رکھے۔

یہ معمولی طریقہ نہیں ہے کہ جب خرچہ ایک کارروائی درمیانی کی نسبت تجویز ہو چکی ہو تو یہ تصور کیا جاوے کہ دلایا جانے خرچہ عام نالش سے اس حکم میں خلل واقع ہوتا ہے جو نسبت خرچہ جزوی کے تھا (۱)۔

اپیل

خرچہ کی بابت اپیل ہو سکتا ہے (۲) اگر خود حکم متعلق اختیار عدالت پر یا بر روئداد مقدمہ ہونے کے قابل اپیل ہو تو اپیل بنا رہتی اُس حصہ حکم کے جو خرچہ سے تعلق رکھتا ہو دائر ہو سکیگا (۳) صدور حکم نسبت خرچہ اختیار تمیزی عدالت ماتحت کے ہے پس اپیل خاص بنا رہتی ایسے حکم کے نہیں ہو سکتا (۴) حکم خرچہ مین جبتک یہ معلوم نہو کہ عدالت نے ناجایز طور پر عمل کیا ہے – مداخلت نہیں ہو سکتا (۵)۔

نالش

نالش بابت خرچہ کے علیحدہ نہیں ہو سکتی (۶) نہ ذاتی اخراجات دلائی جا سکتی ہیں (۷)

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۰ – (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۱ و ۱۶۹ و جلد ۸ صفحہ ۳۵۹ – (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۱ و بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۶۸ و جلد ۳ صفحہ ۲۰۲ – (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۵ – (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۲ – (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۵۲ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۶۱ سنہ ۱۸۹۹ء – (۷) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۶۹ء و مدراس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ – ۳ – ف ۱ یہ باب بجز دفعات ۲۱۸ و ۲۱۹ کے سفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے – ملاحظہ طلب ہے دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم –

مواخذہ سولسٹر | دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۴۸-

تجویز مین یہ ہدایت ہوگی کہ خرچہ کون ادا کریگا

دفعہ ۲۱۹ - تجویز مین یہ ہدایت داخل ہونی چاہیے کہ ہر فریق کا خرچہ کسکو ادا کرنا چاہیے یعنی یہ کہ وہ اپنا خرچہ آپ ادا کریگا یا کسی اور فریق نالش سے پائیگا اور اپنا کل خرچہ پائیگا یا کوئی جزو اوس کا یا کس حساب رسدی سے۔

فریقین | ایک نالش مین جو بنام چند شرکار واسطے دلاپانے ایک رقم زر نقد کے بربنا رہتہ چٹھہ دائر ہوئی تہی بعض شرکار نے قرضہ و شراکت سے انکار کیا اور باقی شرکار نے شراکت ذمہ داری دونون کو تسلیم کیا - عدالت نے تجویز مفید مدعیان صادر کی اور ڈگری بحق اُنکی بابت زر متدعویہ معہ خرچہ کے صادر کی اور جن مدعاعلیہم نے قرضہ و وجود شراکت سے انکار کیا تہا اُنکو حکم ادا کرنے خرچہ دیگر مدعاعلیہم کا جنہون نے اپنی ذمہ داری تسلیم کی تہی دیا (۱) متہنیجہ ذمہ دار خرچہ کا نہین ہے (۲) لیکن ایک بیوہ جس نے زیر ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۰ء حصول سرٹیفکیٹ کیواسطے درخواست کی تہی ذمہ دار خرچہ ٹہرائی گئی (۳) ایک نالش واسطے حصہ رسدی کے ہوسکتی ہے جبکہ ایک نے اپنے حصہ سے زیادہ خرچہ ڈگری شرکین ادا کیا ہو (۴) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۹۰ - نالش تقسیم مین خرچہ کل فریقین کے ذمہ بحصہ رسدی ہونا چاہیے اور وہ فریق جو نالش تقسیم مین شریک نہ ہی ہو لیکن اُسکا تعلق تقسیم مین ہو پابند ادا کرنے خرچہ کا ہے - ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۴ -

فک الرہن | مقدمہ فک الرہن مین مرتہن خرچہ کا مستحق ہے تاوقتیکہ اُسنے روپیہ لینے سے انکار کیا ہو یا دوران مقدمہ مین مدعاعلیہ کے چلن سے عدالت اُسپر خرچہ ڈالنا مناسب سمجھے (۵) ڈگری نالش انفکاک مین مدعی (راہن) کو یہ حکم تہا کہ زر رہن و سود مدعاعلیہ کو ادا کرے اور مدعاعلیہ کو یہ حکم تہا کہ مدعی کو خرچہ نالش ادا کرے تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق منہائی زر صادر شدہ اپنی خرچہ کا اوس زر رہن مین سے ہے جو اُسکو از روئی ڈگری کے ادا کرنا ہے (۶) ڈگری زیر دفعہ ۸۸ ایکٹ انتقال جائداد مین مدعاعلیہ ذاتی طور پر خرچہ کا ذمہ وار نہین ہوسکتا ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۲۳ -

اپیل | اپیل معہ خرچہ سے منشاء صرف وہی خرچہ مراد ہے جو اپیل مین عاید ہوا ہو نہ تمام عدالتون

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۱ - (۲) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۴ صفحہ ۱ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵۹ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۰ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۰ -

(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۷۲ -

کا خرچہ (۱) خرچہ اپیل خرچہ اپیل مقدمہ متصور ہوگا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس امر کا فیصلہ کہ کونسا فریق خرچہ اُٹھائیگا اُس عدالت پر چھوڑا جاتا ہے جو مقدمہ میں حکم اخیر صادر کرے (۲)

اختیار عدالت خرچہ کی نسبت | **دفعہ ۲۲۰** - عدالت کو کلی اختیار حاصل ہے کہ ہر درخواست اور نالش میں جس طرح مناسب سمجھے خرچہ عاید اور تقسیم کرے اور یہ امر کہ عدالت مقدمہ کی تجویز کرنے کی مجاز نہ تھی ویسے اختیار کے عمل میں آنے کا مانع نہ ہوگا۔

بشرطیکہ اگر عدالت یہ ہدایت کرے کہ کسی درخواست یا نالش کا خرچہ مطابق نتیجہ کے عاید نہ کیا جاوے تو عدالت کو ویسی ہدایت کی وجہ لکھنی پڑیگی۔

جایز ہے کہ ہر حکم متعلقہ خرچہ جو اس مجموعہ کے مطابق صادر ہوا ور ڈگری کا کوئی جز نہو اسی طرح جاری کیا جاوے کہ گویا وہ بمنزلِ ڈگری زرنقد کے تھا۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ اگر مدعی کی ڈگری رقم متدعویہ سے کم کی ہو تو خرچہ بھی بالتناسب اُس رقم ڈگری شدہ کے لگایا جائیگا نہ کہ کل رقم کا (۳) لیکن استثنار صورتوں میں کل خرچہ دلایا جاسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱ و ۱۰۳۔

کلی اختیار | ڈگری نہ رہن میں ذاتی ذمہ واری اصل و سود کی نہیں ہوتی لیکن خرچہ کی ہوتی ہے (۴)

اجرای ڈگری | اگر حکم میں خرچہ کی سود کی بابت کچھ ذکر نہو تو عدالت تعمیل کنندہ حکم مجاز اسبات کی نہیں ہے کہ خرچہ معہ سود ادا کرنیکی ہدایت کرے (۵)

جوابدہی | اگر جوابدہی یکسان ہو تو صرف ایک خرچہ دلانا چاہئیے (۶) جبکہ کوئی مدعی کسی مدعا علیہ کو بیجا طور پر عدالتمیں حاضر کرائے اور نالش ڈسمس ہو تو مدعا علیہ محض اسوجہ سے خرچہ سے محروم نہ کیا جاوے کہ عدالت جوابدعوے کی نسبت یہ خیال کرتی ہے کہ وہ محض تردید دعوے مدعی کیلئے اختراع کیا گیا (۷) اگر کوئی شخص بیجا طور پر غلطی سے مدعا علیہ (۸) یا رسپانڈنٹ (۹) بنایا جاوے تو وہ اپنا خرچہ حاصل کر سکتا ہے۔

واپسی | خرچہ جو بذریعہ تعمیل ایسی ڈگری کے ادا کیا گیا ہو جو بعدہٗ منسوخ ہوئی ہو اُس عدالت کے حکم سے واپس دلایا جاسکتا ہے جس نے ابتداءً ڈگری صادر کی (۱۰)

ایڈمنسٹریٹر جنرل | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲۔

(۱) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۸ سنہ ۱۸۷۶ء (۲) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۷۶ء (۳) مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۶۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ (۶) ״ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۵ (۷) ״ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ (۸) ״ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۵ (۹) رپورٹ صدر عدالت ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۰۴ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۹۔

طلاق | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۰ و جلد ۵ صفحہ ۲۵۷ و جلد ۴ صفحہ ۵۸۰ -

بجرائی | ملاحظہ ہو دفعہ ۱۱ مجموعہ ہذا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۱ -

نابالغ کا ولی دوران مقدمہ | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ - عدالت نے بوجہ خارج از اختیار ہونیکے نالش مسترد کی بر تقدیر اپیل یہ فیصلہ منسوخ ہوا اور حکم ہوا کہ عرضی دعوی مدعیکو واپس بغرض پیش کرنے عدالت مجاز کی ہونا چاہئے تجویز ہوئی کہ لازم تھا کہ مدعا علیہ کو خرچہ اُسکا دونوں عدالتوں کا دلایا جاتا (۱) یہ نہیں کہا جاسکتا کہ غلطی کسی عدالت کی جسے کوئی فریق کسی کارروائی کے کرنے پر بمقابلہ کسی دوسرے شخص کے آمادہ ہو سکتا ہے کافی ہے کہ فریق مغلوب اُسکا خرچہ ادا کرنے سے بری ہو جاوے جو اُسکو ادا کرنا پڑتا (۲)

خرچہ مفلسی | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۷۷ -

خرچہ اُس روپیہ سے مجرا ہو سکتا ہے جس کا ادا کرنا تسلیم یا تجویز ہوا ہو

دفعہ ۲۲۱ - عدالت یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ خرچہ جو ایک فریق کو دوسرے فریق سے پانا ہو اُس روپیہ سے مجرا کیا جاوے جسکا پانا فریق مستحق خرچہ سے دوسرے فریق کو تسلیم یا نالش میں تجویز ہوا ہے -

مرتہن شفیع زر ڈگری کے ادا کرنیکے وقت مجاز ہے کہ اُسمیں سے اخراجات کی رقم کو تخفیف کر لے (۳) راہن زر رہن واجب الادا ڈگری خود کی برخلاف اُس تعداد خرچہ کی مجرا یا محسوب کرانیکا مستحق ہے جو بروئے ڈگری اُسکو واجب الطلب ہے اگر زر رہن سے زیادہ ہے تو باقی جائداد مرتہن سے وصول کر سکتا ہے (۴)

خرچہ پر سود اور شئے متنازعہ سے خرچہ ادا ہونا

دفعہ ۲۲۲ - عدالت کو اختیار ہے کہ خرچہ پر سود کسی حساب سے دلائے جو سالانہ چھ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہو اور یہ بھی ہدایت کرے کہ خرچہ مع سود یا بلا سود شئے متنازعہ نالش میں سے دیا جائے یا اُس شئے پر عاید کیا جائے -

دفعہ ہذا کے احکام خاص دربارہ عطائے سود پر حاوی نہیں ہے جو ایکٹ انتقال جائداد میں درج ہیں (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۶ جسمیں کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ عدالت کو اختیار ہے کہ ڈگری رہن زیر دفعہ ۸۸ ایکٹ انتقال جائداد میں تاریخ ڈگری سے بعد کا سود اُس تاریخ سے جو ڈگری میں ادائیگی کے واسطے مقرر کیگئی ہو تاریخ ادائیگی رقم مذکور تک ادا کرے - جبکہ ڈگری میں سود آئندہ کا کچھ ذکر نہو تو بصیغہ اجرائے ڈگری نہیں مل سکتا لیکن بطور ہرجہ کے بذریعہ نالش علیحدہ مل سکتا ہے (۶) اور اسیطرح سود برخرچہ بعد صدور ڈگری (۷)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۶ و ۳۵۱ و نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۴ و نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۴ پنجاب کارڈ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۲ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۰۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۳ - (۷) انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۱۹ -

باب (۱۹)[1]

اجرائے ڈگری کا ذکر

نسبت اطلاق باب ہذا دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۸۰ و دفعہ ۳۷۵ (الف) و تشریح دفعہ ۶۴۷ و ۶۴۹ -

(الف) عدالت[2] جس کے ذریعہ سے ڈگریاں جاری ہو سکتی ہیں

عدالت جس کے ذریعہ سے تعمیل ڈگری ہو گی -

دفعہ ۲۲۳ - جایز[3] ہے کہ ڈگری مطابق اُن احکام کے جو ذیل میں لکھے ہیں اس عدالت سے جاری کیجائے جسنے ڈگری صادر کی ہو یا اُس عدالت سے جسمیں ڈگری اجراء کے لئے بھیجی جائے -

جایز ہے کہ عدالت جسنے ڈگری صادر کی ہو ڈگریدار کی درخواست گذرنے پر ڈگری کو دوسری عدالت میں جاری ہونیکے لئے بھیجدے -

(الف) اگر وہ شخص جسکے نام ڈگری صادر ہوئی ہو ویسی دوسری عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت رکھتا یا کوئی کاروبار کرتا یا بذات خاص منفعت کیلئے کوئی پیشہ کرتا ہو یا

(ب) اگر ویسے شخص کے پاس اُس عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر جسنے ڈگری صادر کی ہو اسقدر جایداد نہو جو واسطے وصول کرنے ویسی ڈگری کے کافی ہو بلکہ ویسی دوسری عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر جایداد رکھتا ہو - یا

(ج) اگر ڈگری میں حکم نیلام ایسی جایداد غیر منقولہ کا ہو جو عدالت صادر کنندہ ڈگری کے اختیار حکومت کی حدود ارضی سے باہر واقع ہو - یا

(د) اگر عدالت جس نے ڈگری صادر کی ہو کسی اَور وجہ سے جو اُسے لکھنی چاہئے یہ مناسب سمجھے کہ ڈگری ویسی دوسری عدالت سے جاری کیجائے -

عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے ڈگری کو واسطے اجراء کے اپنی کسی عدالت ماتحت میں بھیجدے -

---

[1] قواعد مندرجہ باب ہذا کسی حکمنامہ عدالت کی تعمیل سے متعلق نہیں ہیں جو بمراد گرفتاری یا نیلام یا اور ارزرکے ہو ملاحظہ طلب مابعدکی دفعہ ۶۴۹ -

[2] لفظ "عدالت" کو وسیع تر معنی کیلئے باب ہذا میں - ملاحظہ طلب مابعدکی دفعہ ۶۴۹ فقرہ ۲ -

[3] دفعات ۲۲۳ لغایت ۲۲۹ کو بمقابل اُن دونوں دفعات ... [illegible] ... ہیں ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم -

عدالت جسمیں ڈگری اس دفعہ کی رو سے اجرا کیلئے بھیجی جائے اُس کے اجرا پا جانیکا حال عدالت صادر کنندہ ڈگری کو لکھیگی یا اگر عدالت اول الذکر اسکا اجرا نکر سکے تو اُس کے نہ جاری ہو سکنے کے حالات لکھکر مرسل کریگی۔

[۵۱] [اگر ڈگری کسی ایسی نالش میں صادر ہو جسکی مالیت مندرجہ عرضی نالش دو ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور جو بلحاظ اسکی اصل شیٔ متنازعہ کے قانون نافذ الوقت کی رو سے پریزیڈنسی یا مفصل کی عدالت مطالبات خفیفہ میں لائق سماعت ہونیسے مستثنےٰ نہ ہوئی ہو] اور عدالت جسنے ڈگری صادر کی ہو یہ چاہے کہ اُس کی تعمیل کلکتہ یا مدراس یا بمبئی یا رنگون میں ہو تو ویسی عدالت کو اختیار ہوگا کہ نقول اور سرٹیفکٹ متذکرہ ضمن ہائے (الف) و (ب) و (ج) متعلق دفعہ ۲۲۴ کو کلکتہ یا مدراس یا بمبئی یا رنگون (جیسی صورت ہو) کی عدالت مطالبات خفیفہ کے پاس بھیجدے اور ویسی عدالت مطالبات خفیفہ اسی طرح ڈگری کی تعمیل کریگی کہ گویا اسی نے ڈگری صادر کی تھی۔

اگر وہ عدالت جسمیں ڈگری واسطے اجرا کے بھیجی جائے اُسی ضلع میں واقع ہو جسمیں کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری ہے تو ویسی عدالت ڈگری کو بوساطت عدالت اول الذکر مع بھیجیگی۔ لیکن اگر وہ عدالت جسمیں ڈگری واسطے اجرا کے بھیجی جائے غیر ضلع میں ہو تو عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اختیار ہے کہ ڈگری مذکور کو اُس ضلع کی عدالت ضلع میں بھیجے جس میں اسکا اجرا ہونیوالا ہو۔

دفعہ ہذا ڈگریات لگان زیر ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء سے بھی متعلق ہے (۱) دفعہ ہذا مقتضی اس امر کی ہے کہ جس حال میں کہ عدالت کے لئے یہ ضروری ہو کہ ڈگری واسطے اجرا کے دوسری عدالت میں مرسل کرے بدینوجہ کہ جائیداد اُسکی اپنے مقامی حدود اختیار سماعت کے باہر واقع ہے تو اُسے ایسا کرنا چاہئے۔ لیکن الفاظ مندرجہ ضمن (ج) نیلام ایسی جائیداد غیر منقولہ کا جو عدالت صادر کنندہ ڈگری کے اختیار حکومت کی حدود ارضی سے باہر واقع ہو، ایسی صورت غور کی گئی ہے جہاں کہ کل جائیداد نہ کہ اسکا جزو عدالت صادر کنندہ ڈگری کے مقامی حدود اختیار سماعت سے باہر واقع ہے (۲) ضمن د دفعہ ہذا عدالت کی اپنی ڈگری کے اجرا کرنیکے اختیار کو کم نہیں کرتا لیکن اسے اس امر کا اختیار تمیزی دیتا ہے کہ یا تو خود ڈگری کا اجرا کرے یا بر طبق گذرنے درخواست ڈگریدار کے اسے دوسری عدالت میں واسطے اجرا کے مرسل کرے پس اس لحاظ سے دفعہ ہذا عدالت کے اختیار کو بہ نسبت اسکے کہ محدود کرے وسیع کرتی ہے (۳) اگر شے متدعویہ اندر حد اختیار سماعت کے ہو تو جملہ امور متعلقہ اجرا بھی

۵۱ دفعہ ۲۲۳ میں یہ الفاظ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۰ کی رو سے سابق الفاظ کی عوض قائم کئے گئے۔

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۴۸؛ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۶۱ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶

اسی کے اختیار میں بھیجی جاتی ہیں (۱) ڈگری ایک ساتھ ایک یا زیادہ اضلاع میں جاری ہو سکتی ہے (۲) لیکن جب ڈگری اجراء کے واسطے کسی عدالت میں بھیجی جائے تو جبتک اطلاع اس عدالت کی نہ آوے کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی (۳) جس صورت میں وہ عدالت جس کے پاس حسب احکام دفعہ ہذا ڈگری بغرض اجراء کے بھیجی گئی ہے عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اطلاع اجرائے ڈگری کی نہ بھیجے یا وجہ عدم اجرائے ڈگری کی حسب اقتضائے دفعہ ہذا کے نہ بھیجے تو ایسی اطلاع کے نہ بھیجنے سے حقوق فریقین پر جو ازروئے ڈگری مذکور کے تھے کچھ اثر کسی طرح نہیں پہونچتا (۴)

عدالت جس نے ڈگری صادر کی ہو — جبکہ عدالت کو جسنے ڈگری صادر کی ہو ایسی ڈگری کے اجراء کا اختیار نہ رہا ہو تو درخواست اجراء یا تو عدالت مذکور میں داخل ہونی چاہئیے یا اس عدالت میں جسکو اگر نالش جسمیں ڈگری صادر ہوئی بروقت داخل درخواست اجرائے ڈگری مذکور کے دائر ہوتی) اختیار تجویز نالش مذکور کا ہوتا (۵) اگر عدالت کیطرف سے ڈگری صادر کئے جانیکے بعد مقامی اختیار سماعت دربارہ نالش کے امر یا بہ انتزاع کے بروئے ایک حکم لوکل گورنمنٹ کے کسی اور عدالت کے نام منتقل کیا گیا ہو تو درخواست اجراء ڈگری مذکور یا تو اُس عدالت میں جسنے ڈگری صادر کی ہو یا اُس عدالت میں کیجا سکتی ہے جس کے کہ نام مقامی اختیار سماعت منتقل کیا گیا ہو (۶) بوقت صدور ڈگری جائداد کا یتا عدالت صادر کنندہ کی مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر تھی۔ لیکن بعدمیں وہ ضلع جسمیں جائداد واقع تھی دوسری عدالت کے مقامی اختیار سماعت کی حدود کے اندر منتقل کیا گیا تجویز ہوئی کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری اپنی ڈگری کا اجراء کرکے جائداد مذکور کو نیلام کر سکتی ہے (۷) الف نے ایک ڈگری بخلاف (ب) کی عدالت منصف درجہ اول ہوڑا سے حاصل کی بعد ڈگری مذکور کے وہ رقبہ مقامی جسکے اندر بنائے دعوے پیدا ہوا تھا اور جس کے اندر مدیون ڈگری رہتا تھا منصف درجہ اول سے منصف درجہ دوم کے پاس منتقل کیا گیا تھا برطبق درخواست اجرائے ڈگری بجانب (الف) بعدالت منصف درجہ دوم کئے جانے کے جسنے اجراء کو منظور کیا تجویز ہوئی کہ منصف مذکور کو کوئی اختیار سماعت دربارہ منظور کرنے درخواست مذکور کے حاصل نہ تھا اور کہ درخواست منصف درجہ اول کی عدالت میں کیجانی چاہئیے تھا جس نے ڈگری صادر کی تھی (۸)

جس عدالت کو سابق میں اختیار سماعت حاصل تھا اور اب نہیں رہا جبکہ ڈگری واسطے اجراء اس کے ہاں ارسال کیجاوے تو اُسے واجب ہے کہ خود اپنی تحریک سے یا برطبق کسی درخواست کے گذرانیکے احکام دفعہ ہذا کی تعمیل کرے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۸۶ (۳) نمبر ۹ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۰۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۱۳ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد صفحہ ۲۳۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۶ و جلد ۸ صفحہ ۳۰۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۹۹ (۸) ایضاً ایضاً ایضاً جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۵

اور ڈگری کو اجرار کیلئے اس عدالت میں منتقل کرے جو اُسکی نسبت اختیار سماعت رکھتی ہو (۱) وہ عدالت جسنے ایک ڈگری واسطے نیلام جایداد مشمولہ ایک رہن کے صادر کی ہو مجاز ہے کہ اسکا اجرا بذریعہ نیلام کرانے جایداد مذکور کے کرے گو کہ ایک جزو جایداد مذکور اُس کی مقامی حدود اختیار سماعت کے باہر واقع ہے (۲) حکم عدالت مال کا اجرا عدالت دیوانی میں نہیں ہو سکتا (۳)

درخواست اجرار | درخواست بعدالت صادر کنندہ ڈگری بغرض انتقال ڈگری بعدالت دیگر بغرض اجرار کی ایک درخواست اجرار نہیں ہے (۴)

درخواست گذرنے پر | یہ ضرور نہیں ہے کہ ڈگری درخواست کے ساتھ شامل کیجاوے (۵) نہ نقل اس کی (۶)۔

لکھہ بھیجیگی عدالت صادر کنندہ کو | درحالیکہ مدیون ڈگری نے بعد اسکے کہ ڈگری واسطے اجرار کے عدالت دیگر میں مرسل ہو گئی قبل اس کے کہ اجرار واقعی کی درخواست کیگئی ہو اپنے ڈگریدار کا روپیہ جزواً بیرون عدالت ادا کیا ہو تو وہ بر طبق درخواست اجرار کامل کے اس عدالت سے جہاں ڈگری واسطے اجرار کے منتقل کیگئی مستحق حصول اس حکم کا ہے کہ ڈگریدار سے تصدیق اس ادائے جزوی کی طلب کیجائے (۷)

کونسی ڈگری جاری ہوگی | صرف ڈگری عدالت آخر کی ایسی ڈگری ہے جسکا اجرار ہو سکتا ہے خواہ ڈگری عدالت ماتحت منسوخ ہو یا بحال رہے (۸) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۹ ۔ جبکہ عدالت اپیل کے حکم میں عدالت ابتدائی کے خرچہ کی کوئی تعداد معین نہیں کیگئی تھی قرار دیا گیا کہ اس عدالت کو جو عدالت اپیل کی ڈگری کا اجرار کرے مناسب ہے کہ عدالت ابتدائی کا خرچہ بھی اجرار کرے اور تعداد خرچہ تشخیص کرنے میں تو حکم عدالت ماتحت کے حکم کو زیر نظر رکھے (۹) جس صورت میں ڈگری آخر کی رو سے جزو حکمی عدالت مرافعہ اولےٰ کی ڈگری کا بحال رکھا جاوے اور اختیار کر لیا جاوے تو وہ ڈگری ملاحظہ کیجا سکتی ہے۔ اور ہونی چاہئیے اور اجرار جزو حکمی کا اسطور پر ہونا چاہئیے کہ گویا وہ ڈگری عدالت اپیل ہے (۱۰)

بیرون از اختیار سماعت | اگر مدیون اور اسکی جایداد عدالت اجرار کنندہ کی حدود اختیار سماعت کے اندر نہوں تو وہ اجرار نہیں کر سکتی چنانچہ جہانکہ مدعی نے اپنی ڈگری کی اجرار کی بذریعہ قرقی نصف تنخواہ اپنے مدیون کی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۳۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ (۳) نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۸۵ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۶۳ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۵ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۶ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۹ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴ و جلد ۵ صفحہ ۵۹ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۳ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷

استدعا کی اور نہ اسکا مدیون اور نہ اسکا تنخواہ دہندہ اندرون اختیار سماعت کے رہتا تھا تو حکم قرقی خارج از اختیار تصور کیا گیا (۱) ایک منصف اپنی مقامی حدود سماعت کے باہر جائداد کو نیلام نہیں کر سکتا (۲) نیلام صرف اُس جائداد پر خواہ مخواہ محدود نہیں ہے جو کہ اندر علاقہ منصفی کے واقع ہے بلکہ عدالت مذکور کو اختیار ہے کہ نیلام جائز کل جائداد کا کرے اگرچہ ایسے مقدمہ میں زیادہ آسانی اس امر میں ہو کہ نیلام بجانب عدالت عالیہ عمل میں آوے کہ جس کا اختیار سماعت تمامی ضلع پر ہو (۳) جو نالش حسب دفعہ ۱۹۔ ایکٹ ہذا دایر کیگئی ہو۔ اس میں عدالت واسطے نیلام کل جائداد مرہونہ کے حکم صادر کرنیکی مجاز ہے گو صرف ایک جزو ضلع میں واقع ہو (۴) اور دوسری عدالت میں اجرا کو بھیجنے کے پابند نہیں ہے (۵) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۶۱۔ عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ صیغہ اجرائے ڈگری میں وہ جائداد نیلام کرے جس کے اوپر اُسکا اختیار سماعت بوقت حکم نیلام کے نہو (۶) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۰ و جلد ۸ صفحہ ۵۲۷۔ برخلاف اس کے دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۳۹ زیر شرح دفعہ ہذا۔ عدالت مطالبہ خفیفہ کسی سرکاری ملازم کی تنخواہ قرق نہیں کر سکتی جبکہ وہ تنخواہ اسکی کل حد سماعت سے باہر تصرف میں آتی ہے (۷)

مطالبہ خفیفہ | جج مطالبہ خفیفہ جس کو اختیارات جج ماتحت عطا کئے گئے ہیں ڈگری کو جائداد غیر منقولہ مدیون ڈگری کی نسبت نافذ کر سکتا ہے (۸) ایک جج ماتحت جس کو اختیارات عدالت مطالبہ خفیفہ حاصل ہیں بالعموم پابند اس ضابطہ کا ہوتا ہے جو مجموعہ ہذا میں منضبط کیا گیا ہے۔ یہ قاعدہ متعلق کارروائیات نالش و اجرائے ڈگری کے ہے خواہ مقدمہ از قسم مطالبہ خفیفہ ہو یا نہو (۹) اور حسب دفعہ ۲۵ یا حسب دفعہ مذکور جبکہ اسکو دفعہ ۶۴۷ کے ساتھ ملاکر پڑھا جاوے صاحب ڈسٹرکٹ جج مجاز ہے کہ کارروائیات اجرا بعدالت مطالبہ خفیفہ کو عدالت سبارڈنیٹ جج میں منتقل کریں (۱۰) یا عدالت سبارڈنیٹ جج سے اپنی عدالت میں طلب کر لیں یا کسی اور عدالت ماتحت میں منتقل کریں (۱۱) منصف کے پاس بھیج سکتی ہے جس کو اختیار اجرا حاصل ہو (۱۲)

میعاد | ایک درخواست زیر دفعہ ہذا کارروائی ممد اجرائے ڈگری ہے (۱۳) درخواست بعدالت صادر کنندہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ و نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۷ جلد ۹ صفحہ ۱۳ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۶۱ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۳۹ و جلد ۹ صفحہ ۱۳ (۶) " " " جلد ۷ صفحہ ۶۹۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۲ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۴۳ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۲۴ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۳ و جلد ۸ صفحہ ۲۳۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۱ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۸۰ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۷۰ (۱۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۲۵ و ۵۰۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۶۱ سنہ ۱۸۹۳ء

ڈگری بغرض انتقال ڈگری بعدالت دیگر بغرض اجرا ایک تدبیر معاون اجرا ہے (۱) لیکن درخواست اس عدالت میں جسمیں ڈگری اجرا کے لئے منتقل کیگئی ہو اور جس نے جو ڈگری اسکا اجرا کیا ہو بغرض اس امر کے کہ ڈگری اُسسے واپس دیجاوے ایک تدبیر ممد اجرا نہیں ہے (۲) اور نہ بعد درخواست بغرض اس امر کے کہ نقل ڈگری معہ سرٹفکیٹ اس عدالت میں جس میں اسکا اجرا ہونا ہے ارسال کیجاوے (۳) جبکہ بعد پہلی کارروائی متعلق اجرا ایک ڈگری کے جو ۰ ستمبر ۱۸۹۸ع کو لکھی ہوئی تھی ایک درخواست بغرض انتقال پیش کیگئی اور ۲۰ ستمبر ۱۸۹۹ع کو منظور ہو گئی اور [illegible] ستمبر عدالت ۲۴ ستمبر سے ۸ ستمبر تک بشمول ہر دو تاریخ کے بوجہ تعطیلات محرم بند تھی) کو ڈگریدار نے زیر دفعہ ۲۳۰ کے درخواست اجرا کی گذرانی تجویز ہوا کہ درخواست بین المیعاد ہے (۴) اگر وکیل بعد وفات موکل کے درخواست دے تو اُس سے ڈگری محفوظ نہیں رہ سکتی (۵)

اپیل جبکہ اصل دعوے از قسم سماعت مطالبہ خفیفہ ہو اور مالیت دعوے ... روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو کوئی اپیل دوم متعلق کارروائیات کے نہو سکیگا کارروائیات اجرا خواہ عدالت صادر کنندہ ڈگری کی ہوں یا اس عدالت کی جسمیں ڈگری اجرا کے واسطے منتقل ہوئی ہو (۶)

اختیار عدالت جسمیں ڈگری مرسل کی گئی ہو بلحاظ احکام دفعہ ۲۵ ایکٹ ہذا عدالت دیوانی کو جسمیں ڈگری اجرا کے واسطے بھیجی گئی ہو ایسی ڈگری کے جاری کرنیکا اختیار نہیں ہے جو ایسی نالش میں صادر ہوئی ہو جس کی مالیت اس کے معمولی اختیار سماعت کی حدود مالی سے متجاوز ہو (۷) اختیار رہے (۸) وہ عدالت جسمیں ڈگری بغرض اجرا کے منتقل کیگئی ہو مجاز نہیں ہے کہ اس حکم کے جواز کی نسبت اعتراض کرے جس کی رو سے ڈگری مذکور بغرض اجرا عدالت مذکور میں ارسال کیگئی ہو (۹) وہ عدالت جسمیں ایک ڈگری اجرا کے واسطے ارسال کیگئی ہو اپنا اختیار سماعت اجرا ڈگری اسوقت تک جاری رکھتی ہے جب تک کہ اجرا اس عدالت سے واپس نہ لیا گیا ہو یا جبتک کہ اُسنے کامل طور سے ڈگری کا اجرا نکیا ہو اور اس امر واقعہ کی اطلاع اس عدالت کو نہ دی ہو جسنے ڈگری مذکور ارسال کی تھی یا جبتک کہ اُسنے ڈگری مذکور کا اجرا اس حد تک

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۳ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۷۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۸۴ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۲۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۱ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۲ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۶۴ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۹ و ۵۸۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۶۲ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۵۸ و ۷۶۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵ و نمبر ۵۸ ۱۸۸۱ع و نمبر ۱۴۳ ۱۸۸۳ع و نمبر ۹۰ ۱۸۹۷ع پنجاب ریکارڈ لیکن نمبر ۹۰ ۱۸۹۷ع پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۹۷ و جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۹ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۷۵۶۔

نہ کیا ہو جہاں تک کہ اسکی حدود اختیار کے اندر تھا۔ اور اس امر کی تصدیق اس عدالت کے پاس نکی ہو جس نے ڈگری ارسال کی ہو یا جب تک کہ وہ اجرائے ڈگری میں ناکامیاب نرہی ہو اور جب تک امر مذکور کی تصدیق اس عدالت سے نکی ہو جسنے ڈگری ارسال کی تھی ۔ ایک درخواست اجرا کا محض اسوجہ پر خارج کیا جانا کہ درخواست میں بجا بلطفی کیگئی ہے عدالت کے اختیار سماعت اجرائے ڈگری کو ختم نہیں کر دیتا اور نہ اس کے رو سے عدالت کو واسطے یہ امر ضروری ہو جاتا ہے کہ کوئی سرٹیفکیٹ اس عدالت میں ارسال کرے جسنے ڈگری اجرا کیواسطے ارسال کی ہو (۱)

اختیار تجویز عذرات | جس صورت میں کہ کسی عدالت سے حکم اجرائے ڈگری صادر ہو اور ڈگری دوسری عدالت میں اجرا کے واسطے بھیجی گئی ہے تو عدالت آخر الذکر کو اختیار تجویز کرنے اس امر کا نہیں ہے کہ اجرا میں تمادی ایام عارض ہے یا نہیں جس صورت میں عدالت فرستندہ نے کوئی حکم اجرا صادر نکیا ہو بلکہ صرف ڈگری و سرٹیفکیٹ کو بھیجدیا ہو تو اسکی دوسری صورت ہے (۲) لیکن حال میں کلکتہ ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس عدالت کو جسکے پاس ڈگری بغرض اجرا زیر دفعہ ہذا ارسال کیگئی ہو اس امر کے فیصل کرنیکا اختیار ہے کہ آیا اجرا میں تمادی عارض ہے یا نہیں (۳) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۰ -

اجرا نہ کر سکے | واضعان قانون کا منشاء بروقت استعمال کرنے الفاظ "اجرا نہ کر سکے" کے دفعہ ۲۲۳ میں یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ عدالت جو ایک درخواست کو اسوجہ پر خارج کرے کہ اسمیں بجا بلطفی کیگئی ہے ڈگری کا اجرا نہیں کر سکتی "نہ کر سکے" سے مراد یہ ہے کہ بعد سخت اور نیک نیت کوشش اجرائے ڈگری بجانب عدالت کیجانیکے ناکامیابی ہو۔ فقرہ مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ اسمیں ایک کوشش حتی الامکان بموجب ضابطہ ایسے مقدمات کی جو انگلستان میں ہوتے ہیں پیدا کیگئی ہو جس صورت میں کہ ڈگریدار جسنے اپنی ڈگری زر نقد حاصل کی ہو ایک پروانہ قرقی کے لئے نالشی ہو جو شرف کے نام اس غرض سے لکھا گیا ہو کہ جائیداد مدیون ڈگری کو اپنے تحت اختیار لاوے اور ریٹرن شرف (جو ایک مناسب ہو) یہ ہونی چاہئے کہ آیا وہ جائیداد مدیون کو اپنے تحت اختیار لایا ہو یا یہ کہ اسکی اختیار حدود ارضی کے اندر مدیون کی کوئی جائیداد نہیں ہے (۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۹ و بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل جلد اول صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۳۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ -

بتوسط ضلع | کوئی امر مانع نہیں ہے کہ بلا توسط عدالت ضلع کے ڈگری منتقل نہ کیجائے (۱) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۶۴۔

طریقہ کارروائی جب عدالت چاہے کہ اسکی اپنی ڈگری کی تعمیل اور عدالت کے ذریعہ سے ہو۔

دفعہ ۲۲۴

جو عدالت کہ ڈگری حسب دفعہ ۲۲۳ واسطے اجرا کے بھیجے اُسکو لازم ہے کہ کاغذات مفصلہ ذیل بھی مرسل کرے۔

(الف) ڈگری کی نقل[لف]۔

(ب) سرٹیفکٹ[لف] اس مضمون کا کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری کے علاقہ کے اندر بصیغہ اجرار سے ڈگری کا ایفا نہیں ہوا ہے یا اگر ڈگری کا جزواً اجرا ہوا ہو تو یہ لکھا جائیگا کہ کس قدر ایفا ہوا اور ڈگری کا کس قدر جزو بلا اجرار باقی ہے۔ اور

(ج) نقل کسی حکم کی جو واسطے جاری ہونے ڈگری کے صادر ہوا ہو اور اگر کوئی ویسا حکم صادر نہ ہوا ہو تو سرٹیفکٹ اس مضمون کا بھیجے کہ حکم صادر نہیں ہوا۔

نسبت کورٹ فیس ایسی نقول کے ملاحظہ ہو ضمیمہ مد ۷۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء

اور نسبت نمونہ سرٹیفکٹ ملاحظہ ہو ضمیمہ نمبر ۱۴۳ مجموعہ ہذا۔ اگر کوئی حکم زیر دفعہ ۲۴۸ مجموعہ ہذا کے ہوا ہو تو نقل اسکی بھیجنی چاہیے (۲) اس حکم پر جو در بارہ ارسال کرنے ڈگری بغرض اجرار بعدالت محتت منجانب عدالت ڈسٹرکٹ جج کی ہو جہانکہ ڈگری بغرض اجرا زیر دفعہ ۲۲۶ مجموعہ ہذا ارسال کیگئی ہو خود ڈسٹرکٹ جج کے دستخط ہونیکی ضرورت نہیں اگر اسکی اجازت سے حکم صادر کیا گیا ہو تو اسکو دستخط کی عدم موجودگی کارروائی کو کالعدم نہیں کرتی (۳) سرٹیفکٹ مطلوبہ دفعہ ہذا کا عدالت اجرا کنندہ ڈگری میں ارسال نکیا جانا محض ایک بیضابطگی ہے جس کے باعث نیلام ناجائز نہیں ہو جاتا (۴) الفاظ "نقل کسی حکم کی جو واسطے جاری ہونے ڈگری کے صادر ہوا ہو" موقوعہ دفعہ ہذا (ج) سے مراد نقل کسی حکم موجودہ ہے (۵)

عدالت نقول ڈگری وغیرہ پا کر انکو بلا ثبوت نتھی کرلیگی

دفعہ ۲۲۵

عدالت جسمیں ڈگری اجرا کیلئے بھیجی جاوے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۸ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۱

لف اس دفعہ کی ترمیم کے باب میں جو مفصلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے ایکٹ کی روسے ہوئی بلاحظہ طلب مفصلات کی عدالتہا مطالبات خفیفہ کے ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۳۴ - لف ایسی نقول کی بابت رسوم عدالت کیلئے ملاحظہ طلب رسوم عدالت کا ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء) کی ضمیمہ کی مد ۷ - لف سرٹیفکٹ کے نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب مجموعہ کا ضمیمہ نمبر ۱۴۳

ولیسی نقول اور سرٹیفکیٹ کو بلا ثبوت مزید صحت ڈگری یا حکم اجرا کئے یا انکی نقل کے یا بلا ثبوت مزید اختیار سماعت عدالت صادر کنندہ ڈگری کے تعمیل کرایگی الا اُس صورت میں کہ عدالت سابق الذکر کسی خاص وجوہ سے جنہیں جج کو اپنے ہاتھ سے لکھنا چاہئے ایسا ثبوت طلب کرے۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹ و نمبر ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۳۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۶۔

اجراء ڈگری یا حکم کا اُس عدالت سے جہاں وہ بھیجا جائے

دفعہ ۲۲۶ - جب ولیسی نقول اسطرح تعمیل کیجائیں تو وہ ڈگری یا حکم جس عدالت میں کہ بھیجا گیا ہو اگر وہ خود عدالت ضلع ہے تو وہی عدالت جاری کردیگی یا جس عدالت ماتحت کو وہ حکم دے اُس کی معرفت اجراء پائیگا۔

ڈگری جو بغرض اجراء عدالت منصف میں ارسال کیجاوے بدون صریح حکم ڈسٹرکٹ جج کے جسکا کہ ماتحت منصف مذکور ہے اجرا نہیں پاسکتی (۱) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۵ زیر دفعہ ۲۲۳ - لیکن یہ ضروری نہیں کہ حکم مذکور پر خاص ڈسٹرکٹ جج کے دستخط ہوں (۲) عدالت مطالبہ خفیفہ ڈسٹرکٹ جج کے ماتحت ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۲ مجموعہ ہذا۔

اجراء اُس ڈگری کا بذریعہ ہائیکورٹ کے جو کسی دوسری عدالت سے بھیجی جائے۔

دفعہ ۲۲۷ - اگر وہ عدالت جسمیں ڈگری اجراء کیلئے بھیجی جائے عدالت ہائیکورٹ ہو تو وہ اُس ڈگری کا اجراء اُسی طور پر کریگی کہ گویا خود اُسنے اپنے معمولی اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے نافذ کرنے میں وہ ڈگری صادر کی تھی۔

عموماً ڈگری جو بغرض اجراء ہائیکورٹ میں بھیجی جاسکتی ہے وہ ہوگی جو مصدرہ عدالت مطالبہ خفیفہ نہو۔ اگر جائیداد قرقی طلب بیرون از اختیار حدود ارضی ہائیکورٹ واقعہ ہو تو ہائیکورٹ انکار کرسکتی ہے (۳)

میعاد اجراء ڈگری عدالت مطالبہ خفیفہ جو ہائیکورٹ کو واسطے اجراء کے بھیجی جاوے تین سال ہے (۴)

عدالت کی اختیارات بابت ڈگری کے جو اجراء میں بھیجی ہوئی ہو اور ان احکام کے جو ولیسی ڈگری کے اجراء میں صدور پائیں۔

دفعہ ۲۲۸ جس عدالت کو ڈگری اسباب کے بموجب اجراء کے لئے بھیجی جائے اُسکو ولیسی ڈگری کے اجراء میں وہی اختیارات حاصل ہونگے کہ گویا خود اُسی نے ڈگری صادر کی تھی۔ اور وہ سب لوگ جو ڈگری کے اجراء میں عدول حکمی کریں یا مارج ہوں اُسی طرح ولیسی عدالت کی تجویز سے سزا پانیکے لائق ہونگے کہ گویا اُسی عدالت نے ڈگری صادر کی تھی۔ اور عدالت مذکور سے جو احکام ولیسی ڈگری کے اجراء میں صدور پائیں انہی قواعد کے بموجب قابل اپیل

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۰۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۹ –

ہونگی کہ گویا اسی عدالت نے ڈگری صادر کی تھی۔

درخواست اجرائے ڈگری باقاعدہ طور پر اس عدالت میں کرنی چاہئے جسمیں کہ ڈگری مرسل لکئی ہو دفعہ ۲۳۰ لغایت ۲۳۴) اور عدالت مذکور اسکو اجرار کی نسبت ایسے طور پر کاربند ہوگی گویا کہ خود اسی نے ڈگری مذکور صادر کی تھی۔ کارروائیات کسی عدالت کی نسبت اجرائے ڈگریات علاقہ دیگر جو ڈسٹرکٹ ہیں نہ کہ وکالت نامہ (۱) لیکن انکا اثر صرف اجرا اور اُن امورات پر جو کارروائیات اجرا میں پیدا ہوں محدود ہے (۲)

اختیارات عدالت اجرا کنندہ | عدالت جسمیں ڈگری اجرار کیواسطے منتقل کیجاوے بموجب اُسکے الفاظ کے جاری کریگی (۳) وہ اجرا سے اس بنا پر اعتراض نہیں کرسکتی کہ ڈگری بغیر اختیار کے یا فریب سے حاصل ہوئی (۴) البتہ بصورت شک کارروائیات اجرا کو ملتوی کرسکتی ہے۔ یا غلط یا ناقص ہے (۵) یا جس جائیداد کی بابت ڈگری میں ہدایت نیلام ہے وہ قابل نیلام نہیں ہے (۶) یا مجاز ہے کہ کسی مقدمہ میں جسمیں فریب کا بیان نہ ہو اس بنا پر اجرائے ڈگری نامنظور کرے کہ مدعیان کو ناواجب طور سے نالش دایر کرنیکی اجازت دی گئی تھی (۷) نہ تغیر یا زیادتی کرسکتی ہے (۸) نہ تصحیح غلطی (۹) نہ سابقہ کارروائیات پر غور کرسکتی ہے (۱۰) نہ منشاء ڈگری کو وسعت دیسکتی ہے (۱۱) نہ ادائگی کو تسلیم کرتی ہے اجد اس زمانہ کے جو ڈگری میں مقرر کیا گیا ہو (۱۲) نہ میعاد انفکاک زیادہ کرسکتی ہے جو ڈگری میں مقرر ہو (۱۳) نہ خلاف مضمون ڈگری قسط بندی کو منظور کرسکتی ہے (۱۴) نہ قبل اس وقت کے اجرا کرسکتی ہے جو ڈگری میں مقرر ہے (۱۵) نہ زیر دفعہ ۲۵۷ (الف) مجموعہ ہذا اقرار نامہ کو جو واسطے اطمینان ادائگی بذریعہ اقساط کے ہو منظور کرسکتی ہے (۱۶)

(۱) بمبئی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۳ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۶ ضمیمہ ۶۶ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۸۷ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۱۸ و جلد ۱ صفحہ ۶۵ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷ (۵) ،، ،، بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۸ (۶) ،، ،، ،، جلد ۸ صفحہ ۱۵۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۰ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲۲ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ و انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۹ و لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ اول (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰ و الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۸ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۳ (۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۳ (۱۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۶۲ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵۱ سنہ ۱۸۷۵ء (۱۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ و جلد ۴ صفحہ ۴۵ (۱۴) الہ آباد لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۹ (۱۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ (۱۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۷

نہ آگے دوسری عدالت میں منتقل کرسکتی ہے (۱) نہ مدیون کے اس عذر کی کہ جس رقم کی بابت ڈگری جاری
کیجاتی ہے وہ بقایا سوز باد ہی تجویز کرسکتی ہے (۲) نہ بجائے ڈگریدار کے اسکو منتقل الیہ کو قایم کرسکتی ہے (۳)
دیکھو دفعہ ۲۳۲ مجموعہ ہذا - اور جبکہ ایک ڈگری بغرض اجرا کے دوسری عدالت میں منتقل کیگئی ہو اور عدالت
مذکور بعد تبدیل کرنے نام منتقل الیہ ڈگری کے اجرا کا حکم دے تو حکم مذکور ایسا ہے جو بلا اختیار صادر ہوا ہو
اور بر طبق اپیل با وجود احکام دفعہ ۵۸۸ کے منسوخ کیا جاسکتا ہے (۴) نہ ایسی منتقل الیہ کے استحقاق کی
تحقیقات کا اختیار رہے کہ جسکا نام مسل میں ہو اور جسنے ڈگری جاری کرائی ہو (۵) نہ اُس شخص کے استحقاق کی
نسبت جو ڈگری کے اجرا کا خواستگار ہو (۶) نہ نسبت صحت یا جواز حکم کے جسکی روسے ڈگری مرسل ہوئی ہو بحث
کرسکتی ہے (۷) حکم اخراج اجرا اُسوقت تک کہ دستاویزات مندرجہ دفعہ ۲۲۴ - اس عدالت میں
ہوں تجویز ماں کرسکتی ہے (۸) نہ جبکہ ڈگری قبل انتقال ایک برس سے زایدکی ہو - اطلاعنامہ بنام مدیون
زیر دفعہ ۲۴۸ جاری کرسکتی ہے (۹) لیکن دیکھو شرط دفعہ ۲۴۸ - البتہ اگر ایک سال تک اُس کا اجرا ہو
تو ایسا کرسکتی ہے (۱۰) اگر مدیون نے درخواست دیوالیہ دہی جانیکی عدالت اول (صادر کنندہ ڈگری)
میں کی ہو تو عدالت اجرا کنندہ کو کارروائیات ملتوی کردینی چاہئیں تاوقتیکہ وہاں اسکا فیصلہ ہو (۱۱)
اگر مدیون عذر تمادی کرے اور کہ زیر دفعہ ۲۴۸ اُسے اطلاع نہیں پہونچی تو اعتراض مذکور کی تجویز عدالت اجرا
کنندہ کرسکتی ہے - یا اگر عدالت اجرا کنندہ ڈگری کارروائیات کو زیر دفعہ ۲۳۹ ملتوی کردے تو
عدالت ارسال کنندہ بھی کرسکتی ہے (۱۲) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ امر
میعاد اس عدالت کے قانون پر منحصر ہے جسنے کہ ڈگری صادر کی ہے (۱۳) تحقیقات دعویٰ تیسرے فریق کی
بابت جو بابت قرقی جایداد کے ہو کرسکتی ہے (۱۴) اگر مدیون دوران اجرا میں اتفاقاً فوت ہوجاوے تو اُسکی

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۳ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۹ ۱۸۷۹ع و نمبر ۶۶ ۱۸۸۲ع و نمبر ۳۱ و ۳۳ ۱۸۸۲ع
و ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۳ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۶۱ (۳) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۴۹ و ویکلی رپورٹ
جلد ۱۴ صفحہ ۶۵ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۸۴ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱ (۶) ویکلی رپورٹ
جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۹ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۳۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳۰ و انڈین
لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۴ (۸) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱ (۹) بمبئی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۶۲ و بنگال لارپورٹ
جلد ۶ ضمیمہ ۶۶ و جلد ۳ ضمیمہ ۳ لیکن دیکھو شرط دفعہ ۲۴۸ (۱۰) بمبئی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۹ (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی
جلد ۶ صفحہ ۵۸۴ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۶۵ و جلد ۳ صفحہ ۳۹ نیز دیکھو انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۷ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۴ (۱۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۸ -

قایم مقام کو فریق بنا سکتی ہے (۱) نسبت التوا دیکھو دفعہ ۲۳۹ ایکٹ ہذا -

میعاد | درخواست واسطے واپس بھیجنے ڈگری کے اس عدالت میں جسنے اسکو صادر کیا ہو ایک تدبیر معاون اجراء ڈگری ہے (۲) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۲۷ زیر دفعہ ۲۲۳ -

اپیل | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۷۹ و ۵۸۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۷۲ زیر دفعہ ۲۲۳ زیر عنوان اپیل -

اُن عدالتوں کی ڈگریاں جو گورنمنٹ ہند کی طرف سے دیسی ریاستوں میں قایم ہوئی ہوں

دفعہ ۲۲۹ - اگر کسی ایسی عدالت نے ڈگری صادر کی ہو جو بموجب حکم جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے کسی والی یا رئیس ممالک غیر کے قلمرو کے اندر مقرر ہو [یا قایم رہے][۱] اور اُس کا اجرا اس عدالت کے علاقہ کے اندر نہ ہو سکے جہاں سے وہ ڈگری صادر ہوئی ہو تو اُسکا اجرا بمطابق اُن احکام کے جو اِس مجموعہ میں مندرج ہیں برٹش انڈیا کی کسی عدالت کے علاقہ کے اندر ہو سکیگا[۲] -

برٹش انڈیا کی عدالتوں کی ڈگریوں کو دیسی ریاستوں کی انگریزی عدالتوں میں بھیجنا -

دفعہ ۲۲۹ (الف) - اُس[۳] باب کی دفعات مذکور الصدر کے اس قدر سے جس سے کسی عدالت کو دوسری عدالت میں اجرا کے لیے ڈگری کے بھیجنے کا اختیار حاصل ہے یہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے برٹش انڈیا کی کسی عدالت کو کسی ایسی عدالت میں اجرا کے لیے ڈگری بھیجنے کا اختیار دیا جاتا ہے جو کسی والی ملک غیر کی قلمرووں میں یا کسی ریاست غیر میں جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر ہو قایم رہے اور جس سے اس دفعہ کا متعلق ہونا جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بذریعہ اشتہار منطبع گزٹ آف انڈیا کے ٹھہرا دیا ہو[۴] -

(۱) نمبر ۷ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۸ - [۱] دفعہ ۲۲۹ میں یہ الفاظ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء (نمبر ۶ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۲۳ کے ذریعہ سے داخل کیے گئے - [۲] ایسی عدالتوں کی فہرست کیلئے جنکا ذکر دفعہ ۲۲۹ میں ہوا ہے - ملاحظہ طلب اشتہار نمبر ۱۳۶۱ - ط - مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۹ء و نمبر ۲۱۷ - ط - مورخہ ۲ جولائی ۱۸۹۰ء اُن برٹش ایجنسیوں کی جلد ۲ سے مطبوعہ ۱۸۹۹ء مولفہ میکفرسن صاحب کی عام تعلیق ملاحظہ طلب جو دیسی ریاستوں میں نافذ ہیں - [۳] دفعہ ۲۲۹ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۴ کے ذریعہ سے داخل کیگئی - [۴] ملاحظہ طلب اشتہار نمبر ۱۳۶۲ - ط - مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۹ء چھپا - اُن برٹش ایجنسیوں کے مطبوعہ ۱۸۹۹ء مولفہ میکفرسن صاحب کی عام تعلیق میں جو دیسی ریاستوں (وسط ہند) میں نافذ ہیں - اور نمبر ۲۱۸۰ - ط - مورخہ ۲ جولائی ۱۸۹۰ء چھپا اُن برٹش ایجنسیوں کی فہرست کیلئے مطبوعہ ۱۸۹۵ء مولفہ میکفرسن صاحب کی صفحہ ۳۴ میں جو دیسی ریاستوں (مغربی ہند) میں نافذ ہیں -

دیسی ریاستوں کی عدالتوں کی ڈگریوں کا اجرا برٹش انڈیا میں

دفعہ ۲۲۹ (ب)[1] جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا کے -

(الف)[2] یہ اعلان کریں کہ ڈگریات اُن دیوانی یا مالی عدالتوں کی جو اندر قلمرو کسی ایسے ہندوستانی والی یا ریاست کے جو ملکہ معظمہ کے ساتھ اتحاد رکھتی ہے واقع ہیں اور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر [یا قایم] ہوئی ہیں اُسی طرح برٹش انڈیا کے اندر جاری ہو سکینگی کہ گویا وہ برٹش انڈیا کی عدالتوں سے صادر کیگئی تھیں - اور

(ب) کسی ویسے اعلان کو منسوخ کردیں -

جبتک کہ ایسا اعلان نافذ رہے جایز ہے کہ قسم مذکور کی ڈگریات اُنکی بموجب اجرا پاتی ہیں -

عدالت پر فرض نہیں ہے کہ ایسی ڈگری کو جاری کرے جس کی نسبت بلا اختیار سماعت صادر ہونا یا فریباً حاصل کیا جانا ثابت ہو سکتا ہو دفعہ ہذا مانع اسکی نہیں ہے کہ ڈگری کسی ریاست ہندوستانی کی تجاویز ملک غیر جو فہرست کی منشا سے خارج ہو اسکی رو سے صرف اس ضابطہ میں تبدیلی کیگئی ہے جس کے ذریعہ سے ایسی ڈگری برٹش انڈیا میں نافذ ہو سکتی ہے باوجود اس دفعہ کے اس قسم کی ڈگری ایک ڈگری عدالت ملک غیر متصور ہے اور اسکی تاثیر بذریعہ ثابت کرنے ہونے اختیار سماعت کے اس عدالت کو جس نے وہ ڈگری صادر کی جاتی رہتی ہے - عدالت پر فرض نہیں ہے کہ ڈگری عدالت ملک غیر کی جو مدعی سے بذریعہ فریب حاصل کی گئی ہو جاری کرے جس حالت میں کہ ایسی ڈگری کا اجرا مطلوب ہو دادرسی صرف اسطرح ہو سکتی ہے کہ عدالت اجرا کنندہ کے روبرو فریب ثابت کیا جائے اور اس عدالت سے یہ استدعا کیجائے کہ ڈگری کے جاری کرنے سے احتراز کرے عدالت ایسا نکریگی کہ رعایا برطانیہ کو یہ ہدایت کرے کہ ملک غیر میں جا کر دادرسی خلاف ایسی ڈگری کے چاہیں جو فریباً حاصل کیگئی ہو بلکہ ایسی ڈگری نافذ کرنے سے انکار کریگی (۱)

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۹۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ و صفحہ ۱۹۴ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ -

---

[1] دفعہ ۲۲۹ (ب) (جو سابق میں دفعہ ۴۳۴ تھی) یہاں ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۹ (۱) کی رو سے منتقل ہوئی - چھپا ایکٹہائے عام کی جلد ۵ سی - برٹش انڈیا میں دیسی ریاستوں کی عدالتوں کی ڈگریوں کے متعلق اشتہاروں کیلئے ملاحظہ طلب میکفرسن صاحب کے اُن برٹش اینا کٹمنٹوں کی تعلیق عام مطبوعہ ۱۸۹۹ء جو دیسی ریاستوں میں نافذ ہیں - [2] وہ طوائف اعلان نامجات کے جو دفعہ ۲۲۹ ب (الف) کے بموجب جاری ہوئی ملاحظہ طلب اشتہار نمبر ۴۰۵۵ - ط - مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۸۹ء - گزٹ آف انڈیا ۱۸۸۹ء حصہ ۱ صفحہ ۶۶۷ - اور نمبر ۴۲۳۳ - ط - ی - مورخہ ۲۵ نومبر ۱۸۹۶ء - چھاپہ میکفرسن صاحب کے اُن برٹش اینا کٹمنٹوں کی تعلیق عام مطبوعہ ۱۸۹۹ء جن جو دیسی ریاستوں جنوبی ہند مدراس و مالیسور میں نافذ ہیں - اور وہ ۱۵ اشتہارات جو اُن برٹش اینا کٹمنٹوں کی فہرست ہائے مطبوعہ ۱۸۹۵ء مؤلفہ میکفرسن صاحب کے صفحات ۔۔ ما بعد ثابت ... میں جو دیسی ریاستوں (مغربی ہند) میں نافذ ہیں - [3] یہ الفاظ دفعہ ۲۲۹ (ب) میں بذریعہ ایکٹ [illegible] ... اعلان نامجات منسوخ ہو گئے ہیں - ملاحظہ طلب (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۱۰ -

جاری کریگی	دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۷۰ و ۵۴۶ ۔

(ب) درخواست اجرائے ڈگری[۵]

اجرائے ڈگری کی درخواست	**دفعہ ۲۳۰** جب ڈگریدار اپنی ڈگری جاری کرانا چاہے وہ اُس عدالت

میں درخواست دیگا جس نے ڈگری صادر کی ہو یا اُس عہدہ دار کے پاس دیگا اگر ایسا عہدہ دار ہو جو اُس کام پر مقرر ہو یا اگر ڈگری حسب احکام مندرجہ صدر کسی اور عدالت میں بھیجی گئی ہو تو درخواست ویسی عدالت کو یا اُس کے عہدہ دار مناسب کو دیجائیگی ۔

عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے مدیون ڈگری کی ذات اور اُسکی جائیداد دونوں پر ایک ہی وقت ڈگری کے اجرا سے انکار کرے ۔

جب اس دفعہ کے بموجب درخواست واسطے اجرا ایسی ڈگری کے گذر کر منظور کیجائے جس کی رو سے زرنقد کے ادا یا کسی مال کے حوالہ کرنیکا حکم ہوا ہو تو اُس کے بعد کوئی درخواست بغرض جاری کرنے اسی ڈگری کے منظور نہ کیجائیگی ۔

تاریخ ہائے مفصلہ ذیل سے بارہ برس کے گذرجانیکے بعد یعنی

(الف) تاریخ ڈگری سے جسکا اجرا منظور ہے یا تاریخ ڈگری اپیل سے (اگر اپیل ہوا ہو) جس میں ڈگری مذکور بحال رکھی گئی ہو ۔ یا

(ب) جب ڈگری یا حکم مابعد میں یہ حکم ہو کہ کسی خاص تاریخ پر کوئی روپیہ ادا یا مال حوالہ کیا جاوے تو روپیہ ادا اور مال کے نہ حوالہ کرنیکی تاریخ سے جس کی بابت درخواست کنندہ وہ ڈگری جاری کرانا چاہتا ہو ۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے ایسی صورت میں کہ مدیون ڈگری نے کسی فریب یا جبر سے ڈگری کے اجرا کو کسی عرصہ میں جو درخواست دینے کی تاریخ سے بارہ برس ماقبل کے اندر ہو ممتنع کیا ہو عدالت کو ممانعت نہوگی کہ بعد گذرنے میعاد بارہ برس مذکور کے درخواست اجرائے ڈگری کو منظور کرے[۵۲]

ص ۔ اشتہار نمبر ۱۲۵۹ ۔ ط ۔ مورخہ ۷ ۔ اگست سنہ ۱۸۸۵ء ۔ گزٹ آف انڈیا بابت سنہ ۱۸۸۵ء حصہ ۱ صفحہ ۴۳۵ اور نمبر ۱۲۸۱ ط ۔ مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۸۹۰ء ۔ گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۰ء حصہ ۱ صفحہ ۳۸۵ ۔

۵ دفعات ۲۳۰ لغایت ۲۳۶ لغایت بشمول ان دونوں دفعات کے ، مفصلات کی عدالتہائے سماعت مقدمات خفیفہ میں وسعت پذیر ہیں ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم ۔

۵۲ دفعہ ۲۳۰ کا اخیر فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۲۵ کی رو سے منسوخ کیا گیا ۔

ڈگری کا اجرا بذریعہ عدالت غیراز ضلع صادر کنندہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب کہ وہ باقاعدہ طور پر زیر دفعہ ۲۲۳ و ۲۲۴ بھیجی جاوے۔

نسبت مراتب درخواست اجرائے ڈگری ملاحظہ ہو دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ہذا۔ نسبت اجرائے ڈگری زرنقد ملاحظہ ہو دفعہ ۲۵۴۔ و نسبت حوالگی مال منقولہ و زر وجہ ملاحظہ ہو دفعہ ۲۵۹ و حوالگی مال غیر منقولہ ملاحظہ ہو دفعہ ۲۶۳ و ۲۶۴۔ درخواست اجراء اولاً اس عدالت میں دینی چاہئیے جسنے کہ ڈگری صادر کی ہو اور اگر بوجہ شرائط مندرجہ دفعہ ۲۲۳ کسی اور عدالت میں بھیجی گئی ہو تو عدالت مذکور میں کرنی چاہئیے۔ نسبت اس امر کے کہ بصورت ترمیم اختیار عدالت صادر کنندہ ڈگری کے درخواست اجراء کہاں ہوگی۔ ملاحظہ ہو۔ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ مندرجہ زیر دفعہ ۲۲۳ زیر عنوان عدالت جسنے ڈگری صادر کی ہو۔

درخواست دیگا | ایک مختار درخواست پیش نہیں کرسکتا (۱) لیکن اگر ایسی درخواست پیش کیجائے تو پھر اس عذر پر نامنظور نہیں ہوسکتی (۲) بیعنامہ دار پیش نہیں کرسکتا (۳) کرسکتا ہے (۴) وہ شخص جس کے پاس ڈگری مشعر نفاذ حق شفع ہو اور جو بعد تاریخ ڈگری کے جائیداد کو کسی شخص غیر کے ہاتھ فروخت کرڈالے اور شخص آخر الذکر کو زرِ ثمن جسکی نسبت ڈگری ہوئی ہو عدالت میں ادا کرنے دے تو وہ ایسی کارروائی سے اجرائے ڈگری میں قبضہ جائیداد کا حاصل کرنیسے ممنوع نہیں ہے (۵)

نابالغ | حکم مندرجہ دفعہ ہذا دربارہ محدود کرنے عرصہ میعاد بدوران جس کے اس ڈگری کا اجراء منظور ہوگا جو ایک دفعہ واقعی اجرا کرائی گئی ہے بغرض فائدہ مدیون ڈگری کے قائم کیا گیا ہے تاکہ اسکو بدون کسی حد میعاد کے کارروائیات اجراء کے مطیع ہونیسے محفوظ رکھا جائے اور چونکہ دفعہ ہذا کامل اور ناقابل تبدیل الفاظ میں بلحاظ اشخاص مذکور کے ہے لہذا ایک نابالغ ڈگریدار اس کے عمل سے مستثنے نہیں ہے (۶) لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۶۔

ڈگری زرنقد | وہ ڈگری جس کے روسے زرِ ڈگری کی جائیداد مرہونہ سے وصول کیے جانیکی ہدایت کیگئی ہو اور بصورت اسکے ناکافی ہونیکے مدعا علیہ کی دیگر جائیداد اور وہ خود ذاتی طور پر ذمہ وار بنایا گیا ہو ایک ڈگری رہن ہے نہ کہ ایک ڈگری ادائیگی زرنقد (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۷۴ بخلاف دیکھو انڈین لاء رپورٹ

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۰۵ (۳) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۶
(۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۸۴ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ (۶) نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۸۹۴ء
پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۰ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۱۔

کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۷ - ایک ڈگری بربناء راضی نامہ صادر کیگئی تھی جو کہ واسطے ادائیگی بعض رقوم زرنقد بذریعہ اقساط کے تھی اور علاوہ ازیں اسمیں قرار دیا گیا تھا کہ جائیداد مندرجہ تمسک بطور سابق مکفول رہنی چاہیئے اور مدعا علیہم کو کوئی اختیار اُس کے منتقل کرنیکا حاصل نہیں ہے اگر کوئی اور شخص جائیداد مکفولہ کو بابت ایسے قرضہ کے جو مدعا علیہم کے ذمہ واجب الادا ہو نیلام کرانا چاہے تو مدعی کو اختیار ہوگا کہ بعد انتظار کرنے اقساط کے ڈگری کا اجراء کرائے اور جائیداد رہن کو نیلام کراوے۔ تجویز ہوئی کہ یہ ایک سادہ ڈگری ادائیگی زرنقد حسب منشاء دفعہ ہذا نہیں ہے (۱)

درخواست اجراء ڈگری یہ سوال کہ آیا کوئی درخواست کسی مقدمہ میں ایک درخواست اجراء ڈگری یا درخواست تجدید کارروائی ملتوی شدہ ہے جبکہ تصفیہ قطعی نہیں ہوا ہے ضرور ہے کہ ہر ایک مقدمہ میں بحوالہ کارروائی ماسبق اور اس حکم کے جو اس کارروائی پر صادر ہوا ہو فیصل کیا جاوے (۲) الفاظ مندرجہ عنوان کے یہ معنی ہیں کہ جو درخواست زیر دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ہذا یا درخواست واسطے جاری رہنے کارروائی اجراء ڈگری کے ہو نہ کہ درخواست ہائے قسم اتفاقی جو اثناء کارروائی میں گذرانی جائیں (۳) دفعہ ہذا میں اُس درخواست کا ذکر ہے جو بغرض جاری کرنے کسی حکم اجراء کے گذرانی جاوے۔ درخواست اجراء جس کے ساتھ فہرست جائیداد ہو گو ناقص ہے تاہم درخواست اجرائے زیر دفعہ ہذا ہے (۴) نہ کہ درخواست انتقال اجرائے ڈگری (۵) اور نہ درخواست بغرض ترسیل نقل ڈگری معہ سرٹیفکٹ اُس عدالت میں جس میں اُسکا اجراء ہونا ہے (۶) اور نہ درخواست واسطے اس امر کے کہ کارروائی اجراء ملتوی شدہ کو تجدید کیا جاوے (۷) لیکن درخواست واسطے انتقال اجراء ڈگری (۸) اور درخواست واسطے اجراء جزو ڈگری (۹) اور درخواست واسطے فریق قائم مقام ڈگریدار متوفی بنائے جانیکے اور درخواست واسطے اجراء نوٹس زیر دفعہ ۲۴۸ بنام مدیون کے (۱۰) اور درخواست واسطے تجدید کارروائی ملتوی شدہ کے تدابیر مجاز اجراء ہیں (۱۱) دفعہ ہذا ان درخواستہائے یا عرائض سے متعلق نہیں ہے جنکے ذریعہ سے عدالت سے یہ استدعا کیجاوے کہ سابقہ درخواست ہائے کو جو داخل

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۰۱ (۲) نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۳ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۷ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۱ - (۷) نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۲ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۲ - (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۱ (۱۱) نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ۔

دائمہ ہیں تاثیر دیجاوے اور بباعث متدابری کارروائیات سابقہ کے اجرا بوجہ اس امر کے کہ کوئی تدبیر محدا اجرا ہر تین سال کے اندر نہیں کیگئی ممنوع نہیں ہوجاتا (۱)

منظور | لفظ گرانٹڈ (منظور) مساوی لفظ ایڈمٹڈ یعنے منظور کے ہے جسطور کہ وہ دفعہ ۲۴۵ میں مستعمل ہوا ہے (۲) اور ہمیں حکمنامہ اجرائے ڈگری کا جاری کرنا (۳) اور اجرا کا حکم مطابق استدعا درخواست ڈگریدار کے داخل ہے (۴) محض داخل ہونا سوال کا جسکا نتیجہ یہ ہو کہ درخواست مندرجہ سوال بعد ازاں خارج کیگئی ہو منظور ہونا درخواست کا حسب دفعہ ہذا نہیں (۵) اور نہ درخواست زیر دفعہ ۲۲۳ (۶) ایک درخواست پر اطلاعنامہ حسب دفعہ ۲۴۸ مجموعہ ہذا جاری کیا گیا لیکن بعد ازاں اور کچھ کارروائی نہیں ہوئی تجویز ہوئی کہ درخواست منظور نہیں ہوئی (۷) سابقہ کارروائیات اجرا بذریعہ درخواستہائے مابعد کے شروع کیگئیں جنکا اختتام بذریعہ داخلدفتر ہونیکے ہوا تھا۔ لہذا درخواستہائے مابعد کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ حسب منشا دفعہ ہذا منظور کیگئی تھیں (۸) ایک درخواست ڈگریدار پر مدیون گرفتار کیا گیا تھا اور عدالت میں پیش کیا گیا تھا اور گو وہ بعد ازاں بری ہوگیا تھا تجویز ہوئی کہ مابین مراد دفعہ ہذا ایسی ایک درخواست کارروائی اجرا کی بنا بنائی گئی ہے اور وہ منظور کیگئی ہے (۹) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۲۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۴ - الفاظ "درخواست واسطے اجرائے ڈگری" مندرجہ فقرہ سوم دفعہ ہذا سے مراد ہر درخواست اجرائے ڈگری ہے وہ الفاظ ایسی درخواست پر محدود نہیں ہیں جو قبل اختتام میعاد دوازدہ سال بلحاظ اوقات مندرجہ ضمن (الف) یا ضمن (ب) فقرہ مذکور دفعہ ہذا کے ہوں (۱۰)

خاص تاریخ | وہ ڈگریاں جو سالانہ یا ماہوار ادائیگی کی بابت صادر کیجاویں ضمن (ب) دفعہ ہذا کی اندر آتی ہیں اور نیز اسی دفعہ کا اطلاق ہوتا ہے (۱۱) دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۹ ۱۸۹۰ء و نمبر ۱۹ ۱۸۸۹ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۸ - لیکن اگر مضمون سے کوئی خاص تاریخ مستنبط ہوتی ہو تو کافی ہوگی (۱۲) فریقین ڈگری نے

(۱) نمبر ۴۰ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۷ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۸ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۰۱ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۷ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۷۲ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۳۴ (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۵ ۱۸۹۵ء (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۸ (۱۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳ ۱۸۹۲ء و نمبر ۵۹ ۱۸۹۱ء (۱۲) [illegible] [illegible] مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۵

ایک درخواست بدین بیان پیش کی کہ باہم ان کے یہ قرار پایا ہے کہ زر ڈگری بذریعہ اقساط ادا کیا جائے یا مدیون ڈگری نے گرفتار کیا جا کر مہلت پندرہ روز کی چاہی جو منظور کیگئی تو تجویز ہوئی کہ اسپر حکم شامل مسل ہونیکا یا داخل دفتر ہونیکا ایسا حکم نہیں ہے جس کی رو سے ہدایت ادا ہونے روپیہ کی ایک خاص تاریخ پر ہوئی ہے (۱) دیکھو لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۷۳ -

میعاد ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے پاس ہونیسے وہ میعاد متعلق ہے کہ جو اسمیں درج ہے (۲) دفعہ ہذا میں درخواست اجراء ڈگری کے متعلق قانون میعاد درج نہیں ہے مگر اسمیں وہ مدت درج ہے کہ جس کے بعد کوئی اور درخواست گو وہ از روئے قانون میعاد زائد المیعاد نہو منظور نہ کیجائیگی (۳)

درخواست مابعد نسبت اجراء اسی ڈگری کے سے مراد ایک ایسی درخواست اجراء مطابق اس نمونہ کے ہے جو دفعہ ۲۳۵ میں درج ہے اور عرصہ میعاد معینہ دفعہ ہذا کے اندر کیگئی ہو اور وہ منظور کیگئی ہو اور ضرور یہ درخواست ڈگریدار بعدالت اجراء کنندہ ڈگری درباره اس امر کے کہ کارروائی اسجگہ سے شروع کیجاوے جہانکہ وہ بند کیگئی تھی اور اس کی ڈگری کی اجرا کی تعمیل کیجائے محض ضمنی درخواست ہے نہ نسبت درخواست زیر دفعہ ۲۳۵ کے ہونگی اور وہ امتناع مندرجہ دفعہ ہذا کے برخلاف سد راہ نہونگی (۴) قابضان ڈگری زر نقد مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۸۳ء نے ۴ اگست ۱۸۹۶ء کو درخواست وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری کی جو کہ منظور کیگئی لیکن وہ روپوش ہو جانے کے باعث گرفتار نہوا - افسر تعمیل کنندہ کی رپورٹ پر درخواست مذکور داخل دفتر ہوئی بعد ۲۹ نومبر ۱۸۹۶ء کو درخواست گرفتاری کیگئی جو بوجہ زائد از بارہ سال ہونیکے خارج ہوئی اپیل پر ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ وہ وارنٹ گرفتاری جو ۴ اگست ۱۸۹۶ء کی درخواست پر جاری ہوا تھا ابتک موثر ہے اور اسکی تعمیل کیجانی چاہئیے (۵) اس دفعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی درخواست اجرائے ڈگری زیر مجموعہ ہذا ہونی چاہئیے (۶) دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۹۴ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۴ - حکم جو بعد بارہ برس کے تاریخ ڈگری سے صادر ہو منظوری ایسی درخواست اجراء کے صادر ہوا ہو جو قبل انقضائے میعاد بارہ برس کے گذری ہو نا جائز نہیں ہے (۷) یوم تعطیل محسوب ہوگا (۸) ایک ہی وقت اجرائے ڈگری کا دیا جانا چاہئیے (۹)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۹۸۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۴۷ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۳ء (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۳۰ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۷ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۸ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۶ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۰۹ و بمبئی صفحہ ۸۳۶ -

کوئی درخواست اجرار بعد بارہ سال کے پیچھے سے نہیں دیجاسکتی الا اس صورت میں کہ مدیون نے جبر یا فریب سے ڈگریدار کو محروم رکھا ہو (۱)

فریب یا جبر شرط مندرجہ دفعہ ہذا کا فائدہ اُٹھانیکے واسطے یہ ضروری نہیں ہے کہ ڈگریدار ثابت کرے کہ مدیون ڈگری کا فریب ایسے طریق پر جاری رہا تاکہ ڈگری کا اجرا کسی وقت نہ کرایا جاسکتا تھا۔ فریب یا جبر کا ازطرف مدیون ڈگری استعمال کیا جانا ایک حد مدیدہ میعاد عطا کرتا ہے اور درخواست اجرائے ڈگری کی قبول اُس تاریخ سے بارہ سال کے اندر کیجاسکتی ہے جبکہ مدیون ڈگری نے فریب یا جبر سے ڈگری کا اجرا نہ ہونے دیا ہو چنانچہ جس حال میں کہ ایک مدیون ڈگری نے یہ جانکر کہ وارنٹ قرقی اسکی جائیداد منقولہ کی برخلاف جاری ہوا ہی اپنے مکان کو تالا لگا دیا اور اسطرح اُس جائیداد منقولہ کو جو مکان مذکور میں تھی قرق کئے جانے سے محفوظ کر لیا تو فعل مذکور حسب منشا دفعہ ہذا فریب کی حد تک پہونچا قرار دیا گیا (۲)

حکم مابعد دیکھو نمبر ۹ سنہ ۹۲ء پنجاب ریکارڈ

امر تجویز شدہ فیصلہ عدالت اجراکنندہ مابین فریقین بطور امر تجویز شدہ کے ہے (۳) دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۱۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۲۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۷ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۴ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۳ و نمبر ۹ سنہ ۹۲ء پنجاب ریکارڈ و نظائر زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ ہذا

اپیل حکم عدالت اجراکنندہ ڈگری دربارہ نامنظوری درخواست اجرائے ڈگری ذات اور جائیداد مدیون ڈگری پر ایک ہی وقت میں قابل اپیل ہے (۴)

ڈگریدار مشترک کی طرف سے درخواست **دفعہ ۲۳۱۔** اگر ڈگری دو یا زیادہ اشخاص کے حق میں بالاشتراک صادر ہوئی ہو تو اُن میں سے کوئی ایک یا زیادہ اشخاص یا اُن کے یا اُن کے قائم مقام لوگ سب کے فائدہ کے لئے کل ڈگری کے اجرار کی درخواست کر سکتے ہیں یا جس حال میں کہ اُنمیں سے کوئی مر گیا ہو تو باقیماندوں اور متوفی کے قائم مقامان حقیت کے فائدہ کے لئے درخواست کر سکتے ہیں۔

اگر عدالت کافی وجہ اس بات کی دیکھے کہ ایسی درخواست کے گذرنے پر اجرائے ڈگری منظور کیا جائے تو وہ ایسا حکم صادر کریگی جو واسطے حفظ حقوق اُن اشخاص کے کہ اُس درخواست میں شریک نہ ہوئے ہوں ضروری ہو۔

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۹۲ و جلد ۶ صفحہ ۲۶۵ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱۲ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۰ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۴ و جلد ۹ صفحہ ۶۵ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۳ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴ سنہ ۹۶ء

(۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۰۱۔

بالاشتراک صادر ہوئی | الف نے ڈگری تقسیم بعض جائداد کی نسبت حاصل کی ایک دوسری ڈگری (ب) نے (الف) کے برخلاف بدیں استقرار حاصل کی کہ وہ پانچویں حصہ اس ڈگری کا جو (الف) نے حاصل کی مستحق ہے بعد ازاں ڈگری (ب) کی اجراء کی درخواست کیگئی تجویز ہوا کہ ہر دو ڈگریدار مشترک ڈگریدار نہیں (۱) بلکہ (ب) بطور منتقل الیہ ایک حصہ کی کل ڈگری کا اجراء کرا سکتا ہے (۲)

کل ڈگری | معمولی طور پر تمام ڈگریداراں کو مشترک طور پر درخواست اجرائے ڈگری کی واسطے قبضہ کی کرنی چاہئے (۳) یا واسطے زرنقد کے (۴) منجملہ چند ڈگریداراں کے ایک مستحق اجراء کا نہیں ہے الا اس صورت میں کہ بوجوہ کافی عدالت کو اس امر سے مطمئن کر دے کہ وہ اکیلا اجراء کی استدعا کر سکتا ہے اور چونکہ بلا سماعت عذرات دیگر ڈگریداراں کے ایسا نہیں کر سکتا اسلئے انکو اطلاع دینی چاہئے اور درخواست کا فیصلہ انکی حاضری میں کیا جانا چاہئے (۵) جب درخواست واسطے اجراء کل ڈگری کے زیر دفعہ ہذا منجانب ایک منجملہ چند مشترک ڈگریداراں کے کیجاوے تو ڈگری کا اجراء اسطرح سے کیا جانا چاہئے کہ وہ ڈگریداران جو ڈگری کی اجراء میں رضامند ہوں شامل کئے جاویں اور وہ جو معترض ہوں یا انکار کریں انکو مدعا علیہ بنایا جاوے اور عدالت کو کل جائداد ڈگری شدہ اپنے قبضہ میں لینی چاہئے اور معرفت کلکٹر کے سائل ڈگریداراں کا حصہ دیگراں سے علیحدہ کرایا جاوے (۶) دفعہ ہذا چند شامل ڈگریداران سے جنکی ڈگری کی اجراء ایک خاص فعل کے متحدہ ایفاء پر مشروط ہو متعلق نہیں ہے (۷) درخواست واسطے کل ڈگری کے ہونی چاہئے نہ واسطے کسی خاص حصہ کے جس کو درخواست دہندہ مستحق اسکا سمجھتا ہے (۸) ایک ڈگری میں یہ شرط تھی کہ مدعا علیہ اٹھارہ مدعا علیہم میں سے تیرہ کا خرچہ ادا کرے منجملہ ان کے دو نے اپنے حصہ کا اجراء کرانا چاہا علاوہ مدعی کے دو اور مدعا علیہم کو فریق کارروائیات بنایا تجویز ہوئی کہ درخواست قائم نہیں رہ سکتی (۹)

میعاد | دیکھو تشریح امد ۱۷۹ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء شرح مولف) (۱۰) جبکہ ایک منجملہ چند ڈگریداران کے

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۷ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۵ (۳) کلکتہ لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۱۷ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷ و جلد ۵ صفحہ ۳۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۴۲ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۹۴ و جلد ۹ صفحہ ۴۸۲ (۶) نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۹ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۸۲ - (۹) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۶۴ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۳ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۲ -

نابالغ ہو تو دفعہ ۷ - ایکٹ میعاد اسکی درخواست اجرار کو زائد المیعاد ہونیسے محفوظ رکھتی ہے (۱)
لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۶ و جلد ۷ صفحہ ۱۸۹ -

نالش نمبری ایک ڈگری دار کل زر ڈگری لیجائے تو دوسرا ڈگریدار اسپر نالش نمبری کرسکتا ہو (۲)

اجرار جزو جزو کا اجرا بہی ہوسکتا ہے (۳) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۰ و جلد ۶
صفحہ ۵۹۵ و جلد ۹ صفحہ ۸۲۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۷ -

پابندی ایک ڈگریدار پابند دوسرے ڈگریدار کے فعل کا نہیں ہے جسنے بیرون از عدالت مدیون کے ساتھ
فیصلہ کرلیا ہو یا رسید دیدی ہو - (۴) جبکہ ایک ڈگریدار بلا اتفاق رائے دیگر ڈگریدار کے فارغخطی
ندلسکتا ہو گو ڈگریدار بالغ کے حق میں تمادی عارض ہو چکی ہو تاہم نابالغ ڈگریدار کل ڈگری کا
اجرار کراسکتا ہے (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۶ - عدالت کو چاہئے کہ ان
وصولیابیوں کو منظور نہ کرے جو بیرون عدالت کی گئی ہوں بجز اسکے کہ وصولی مذکور بابت کسی
جزو ڈگری کے زائد اس سے کہ جسکا ڈگریدار وصول کنندہ بلا اعتراض مستحق ہو داخل فایدہ جملہ
دیگر ڈگریداران مشترک کے کی گئی ہو اور تصدیق کی گئی ہو یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدیون مستحق مجرائی
ہر ایسی رقم کا ہے جو بہ نیک نیتی ایک ڈگریدار کو منجملہ چند ڈگریداران مشترک کے ادا کیگئی ہو اور ڈگریداران
مذکور نے حسب ضابطہ تصدیق اسکی عدالت میں کی ہو اور دیگر ڈگریداران مشترک اپنے حصہ سے زیادہ ڈگری کا
اجرا نہیں کراسکتے (۶) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۴ -

بضابطہ درخواست جہانکہ منجملہ دو ڈگریداران کے ایک ڈگریدار نے اپنے نصف حصہ کے اجرا کی درخواست
دی اور دوسرے ڈگریدار نے اپنے نصف حصہ کی تو تجویز ہوئی کہ یہ درخواستیں مطابق قانون نہیں
ہیں اور ان درخواستوں کی ناجوازی کی اصلاح درخواست مرممہ مابعد سے جو بابت اجرار کل ڈگری کو
بعد انقضائے میعاد گذری ہے نہیں ہوسکتی (۷) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵ و
انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۵۰ -

اپیل حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۸) لیکن منجملہ چند ڈگریداران کے ایک کے اجرا کرانے سے انکار کرنے کا
حکم قابل اپیل نہیں ہے (۹) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۹۴ - اگر درخواست زیر دفعہ ہذا

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۵۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲
صفحہ ۱۹۹ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۸۲ (۴) آگرہ رپورٹ متفرق جلد ۱ صفحہ ۱۴
(۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۴ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۳۱
(۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۷۹ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس
جلد ۱ صفحہ ۹۴۹ و نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ و (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۳۳

مدعا طلب کرنے مدیون ڈگری یا جاری کرنے حکمنامہ کے خارج کیگئی ہو اور مدیون کو اپیل میں کوئی فریق نہ بنایا گیا ہو گو کہ یہ سوال عدالت اپیل کی حدود اختیار سے فیصلہ کئے جانیکے لئے باہر ہو سکتا ہے تاہم اگر مدیون کو بوجہ عدم اپیل اعتراض کرنیکی اجازت نہ دیجائے تو سوال مذکور ایک سوال زیر دفعہ ۲۴۴ ہو جاتا ہے اور اپیل دایر ہو سکتا ہے (۱)

ڈگری کے منتقل الیہ کیطرف سے درخواست

دفعہ ۲۳۲ - اگر انتقال کسی ڈگری کا بذریعہ انتقال تحریری یا بوجہ اثر قانون کے ڈگریدار کیطرف سے کسی اور شخص کے نام عمل میں آئے تو منتقل الیہ کو جایز ہوگا کہ اُس کے اجرا کی درخواست اُس عدالت میں کرے جسنے ڈگری صادر کی ہو اور اگر عدالت مناسب سمجھے تو ڈگری کا اجرا اُسی طور پر اور بلقید انہی شرایط کے عمل میں آئیگا کہ گویا درخواست دلیسے ڈگریدار کی طرف سے گذری تھی۔

مگر شرط یہ ہے کہ۔

(الف) جب ڈگری بذریعہ انتقال کے منتقل ہوئی ہو تو ویسی درخواست کی اطلاع تحریری انتقال کرنیوالے اور مدیون ڈگری دونوں کو دیجائیگی اور جبتک کہ عدالت اُنکے عذرات کو۔ اگر وہ اجرائے ڈگری کی نسبت کچھہ عذر رکھتے ہوں۔ نہ سن لے تب تک ڈگری جاری نہ کیجائیگی۔

(ب) اور جب ڈگری زر نقد کی چند اشخاص پر ہو اور وہ اُنمیں سے ایک شخص کے نام منتقل کیگئی ہو تو وہ ڈگری اُن باقی اشخاص پر جاری نہ کیجائیگی۔

دفعہ ہذا انتقال ڈگریات لگان بنگال سے متعلق نہیں ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰

اگر ڈگری منتقل کیجائے

چونکہ مدعی نے دوران مقدمہ میں جایداد خریدی ہو اور قبل صادر ہونے ڈگری کے منتقل الیہ ہوا ہو لہذا وہ مستحق نافذ کرانے ڈگری کا نہیں ہے (۳) لیکن جہانکہ انتقال دوران کارروائیات اجرا میں کیا گیا ہو تو منتقل الیہ ڈگری اجرا کرانیکا مستحق ہے گو اُسنے باضابطہ طور پر درخواست اجرا نکی ہو کیونکہ یہ ترک فعل محض ایک غلطی ضابطہ ہے نہ کہ ایسی جو روئداد مقدمہ پر موثر ہو (۴) وہ شخص جسکے پاس ڈگری حق شفع ہو بعد تاریخ ڈگری کے جایداد کو فروخت کر ڈالے اور اسکو زر ثمن داخل عدالت کرنے دے

(۱) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) دفعہ ۱۴۸ فقرہ (د) ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ء (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ و ۱۵ بنگالہ میں لگان کی ڈگریوں کی صورت میں قیود شرط کے لئے۔ ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کی ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ء ترمیم مصدرہ ۸ سنہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ ۱۴۸ ضمن (ب) اور دفعہ ۱۔

تو وہ ایسی کارروائی سے اجرا ئے ڈگری کرنے دے تو وہ ایسی کارروائی سے اجرائے ڈگری میں قبضہ جایداد کا
حاصل کرنیسے ممنوع نہیں ہے (۱) حق اجرائے ڈگری بھی منتقل ہو سکتا ہے اگر عدالت اجرا کنندہ منتقل الیہ کو اجرا سے
انکار کرے تو نالش نمبری ہو سکتی ہے (۲) حق شفع کی ڈگری اجنبی شخص کے پاس منتقل نہیں ہو سکتی (۳)

تحریری زبانی انتقال جایز نہیں ہے (۴)

بذریعہ تاثیر قانون قابض سرٹیفکیٹ اہتمام قانوناً منتقل الیہ اُس ڈگری کا ہے جو متوفی نے حاصل کی ہو (۵)

سرٹیفکیٹ متوفی ڈگریدار کی بیوہ اوقتیکہ سرٹیفکیٹ زیر ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء حاصل نکرے قانوناً اسکی منتقل الیہ نہیں
ہو سکتی اور نہ وہ خود ڈگری مذکور کو کسی اور شخص کے حق میں منتقل کو سکتی ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء شرح مولف۔

منتقل الیہ کوئی شخص جو حسب مراد دفعہ ہذا کی منتقل الیہ ڈگری ہو حسب منشاء دفعہ ۲۴۴ جہانتک کہ ڈگری کو تعلق
ہے قایم مقام اس فریق نالش کا ہے جسکو ذریعہ سے اسنے بلاتوسط یا بذریعہ انتقال تحریری درمیانی یا بذریعہ اثر
قانون نسبت ڈگری مصدرہ نالش کے حق حاصل کیا ہو بذریعہ انتقال تحریری بہ جانب جو گریدار اور نہ دیگی عدالت
سے قایم مقام تسلیم کیجائیگی منتقل الیہ مذکور قایم مقام فریق اس نالش کا ہو جاتا ہے (۷) منتقل الیہ کی یہی
حیثیت ہوتی ہے جو انتقال کنندہ کی قبل از انتقال ڈگری تھی (۸) انتقال ڈگرید ار کیطرف سے بنام کسی اور
شخص کے ہونا چاہئیے (الف) نے نالش کی اور بلاکسی فیصلہ کے مرگیا اور (س) عورت نے بطور قایم مقام
کے ڈگری حاصل کی تجویز ہوئی کہ (د) جو وعویدار بطور وارث (الف) کا ہے بجائے (س) ڈگری جاری
نہیں کرا سکتا (۹) بروقت وفات مالک کامل کے ماں نے پروبیٹ وصیت نامہ کا حاصل کیا بعد ازاں بہ درخواست
پسر نابالغ پروبیٹ منسوخ ہوا لیکن قبل منسوخی پروبیٹ کے ماں نے ایک ڈگری زرلگان کی حاصل کرلی ہوئی تھی
تجویز ہوئی کہ پسر ڈگری کو جاری کرا سکتا ہے (۱۰) جب ڈگریکا انتقال بطور فرضی یا بینامی بنام (ب) کو (الف)
کیواسطے ہے جو واقعی منتقل الیہ ہے تاہم (ب) ڈگریکو جاری کرا سکتا ہے اور اسکے لئے صحیح طریق یہ ہے کہ زیر دفعہ ہذا درخواست کرے (۱۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ (۲) نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۷۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۹۴ء
(۵) انڈین لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۸ (۶) نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶
صفحہ ۴۰۸ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ (۸) انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۷ (۹) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۳۷ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴
(۱۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۵ و نوٹ ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲
صفحہ ۸۰۴ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۳ و ۳۸۸۔

اور جہانکہ (س) نے برخلاف (د) مالک باقبضہ کے ایک ڈگری حاصل کی اور بعدازاں ایک نالش میں جو منجانب (ج) بنام (س) ہوئی ڈگری برضامندی ہوئی تجویز ہوئی کہ (ج) منتقل الیہ ڈگری ہے۔ اور ڈگری بخلاف (س) جاری کیا سکتا ہے (۱) قانون میں اس امر کے برخلاف کوئی امتناع موجود نہیں ہے کہ منجملہ چند ڈگریداران کے ایک اپنا استحقاق بروئے ڈگری مذکور منتقل کردے اور منتقل الیہ مستحق ہے کہ اجرا کرادے الا جبکہ مدیون یہ ثابت کرسکے کہ ایسی کارروائی اس کے استحقاق کے لئے یا دیگر ڈگریداران کے لئے مضر ہے (۲) وہ شخص جس کا نام بحیثیت ڈگریدار ڈگری میں موجود ہے مستحق اجرائی کا ہے جبتک کہ کوئی اور شخص حسب دفعہ ہذا ڈگریدار ہونا نہ قرار پاوے (۳)

مدیون ڈگری | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۱۔

نوٹس بنام مدیون | جبکہ ایک ڈگری منتقل کیگئی ہو تو نوٹس زیر دفعہ ہذا کا دیا جانا کافی ہے (۴) اگر کوئی ڈگری بعد وفات مدیون کے منتقل کیجاوے تو تعمیل اطلاع نامہ انتقال کی قائم مقام قانونی متوفی پر ہونا چاہیے (۵) مدیون یہ عذر نہیں کرسکتا کہ جس ڈگری کا انتقال عمل میں آیا ہے وہ بذریعہ فریب کے حاصل کی ہوئی ہے (۶)

نوٹس انتقال کنندہ کو دیا جائیگا | بغرض اسکے کہ مدیون ڈگری کو منصب پیش کرنے اس عذر کا تھا کہ اطلاع نامہ اس شخص کے نام جاری نہیں ہوا جس نے بحق سائلان انتقال کیا تاہم مدیون کو کوئی تعلق کسیطرح کا اس بحث سے نہیں ہے اور اُسکا کوئی نقصان نہیں ہوا اور یہ ضرور تھا کہ قائم مقامان انتقال کنندہ طلب کئے جاویں اور وہ حکم ایسا تھا جسکی روسے ڈگری جاری ہوسکے بلکہ ایک حکم واسطے تبدیل اسمار کے تھا (۷) جبکہ انتقال بعد اطلاع مدیون کے کیا گیا ہو تو بعدازاں قائم مقامان مدیون کوئی اعتراض نہیں کرسکتے (۸)

عدالت جس نے صادر کی ہو | درخواست منجانب منتقل الیہ بعد تبدیل ہونے انکے نام کے اس عدالت میں ہونی چاہیے جس نے ڈگری صادر کی ہو نہ اس عدالت میں جس میں ڈگری اجراء کیلئے بھیجی گئی ہو (۹) لیکن تعریف ڈگریدار میں وہ شخص بھی شامل ہے جس کے حق میں ڈگری منتقل ہوئی ہو۔ دیکھو دفعہ ۲ مجموعہ ہذا اور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳۔

اگر عدالت مناسب سمجھے | عدالت باقتضائے رائے خود درخواست منتقل الیہ کو منظور یا نامنظور کرسکتی ہے (۱۰)

---

(۱) صدر دیوانی ممالک مغربی شمالی سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۴۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۲ع (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۵ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۷ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۴ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۷ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۶۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۸۴ (۱۰) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۶۔

اور وہ مستحق نہیں ہے مثل اصل ڈگریدار کے (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳ - اختیار تمیزی جو عدالت کو حسب دفعہ ہذا کی نسبت منظور کرنے اجراے ڈگری کے بجانب منتقل الیہ کے عطا کیا گیا ہے اسکا استعمال معقول طور پر کرنا چاہئے محض یہ امر کہ کوئی مطالبہ متقابل ذمہ انتقال کنندہ ڈگری کے بجانب مدیون ڈگری کے ہے کوئی وجہ انکار اجراے ڈگری بر حسب درخواست منتقل الیہ کے نہیں ہے (۲) لعد انکار منتقل الیہ تعداد ادا شدہ واپس لے سکتا ہے (۳)

| ڈگری زر نقد | اخیر فقرہ دفعہ ہذا صرف ڈگری زر نقد سے متعلق ہے (۴)

| رجسٹری | دستاویز انتقال کی رجسٹری ضروری نہیں ہے (۵)

| اپیل | اگر عدالت بر طبق درخواست اجرا بجانب منتقل الیہ ڈگری کے غلطی سے یہ فیصلہ کرے کہ وہ حسب معنی دفعہ ہذا منتقل الیہ نہیں ہے یا یہ کہ گو وہ منتقل الیہ ڈگری ہے مگر وہ قائم مقام کسی فریق اس نالش کا نہیں ہے یا وجہ ناکافی ثبوت کے وہ مستحق کرانے اجرا کا نہیں ہے تو چونکہ یہ امور داخل دفعہ ۲۴۴ ہیں اسلئے انکار اپیل زیر دفعہ ۵۴۰ ہو سکتا ہے گو کہ زیر دفعہ ۵۸۸ نہیں (۶) ایک حکم زیر دفعہ ہذا جسکی رو سے عذرات مدیون نامنظور کر کے حکم اجراے ڈگری بذریعہ منتقل الیہ کے صادر کیا گیا ہو قابل اپیل ہے (۷) لیکن جبکہ ایک شخص بطور قائم مقام کے دعویٰ کرے اور اجراے ڈگری سے انکار کیا جاوے تو وہ قابل اپیل نہیں ہے (۸) جبتک کہ اسکا نام درج رجسٹر نکیا جاوے (۹) لیکن وہ استقرار حق کے واسطے دعوے کر سکتا ہے (۱۰) بجز اس صورت کے کہ حکم ہائیکورٹ سے بصیغہ ابتدائی صادر کیا جاوے (۱۱) اور عام طور پر کوئی فیصلہ مابین ڈگریدار و منتقل الیہ کے قابل اپیل نہیں ہے (۱۲) نہ قابل نگرانی (۱۳)

| اثر فیصلہ | فیصلہ جو بموجب دفعہ ہذا ہو وہ سرسری ہوگا اور وہ منتقل الیہ جو آپسمیں متنازعہ کرین انمیں سے ایک کو دعوی تبری کرنا چاہئے (۱۴) نسبت حکم امتناعی دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۸۰ و جلد ۵ صفحہ ۸۶

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۸۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۷۹ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۴ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۵ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۳ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳۹ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۳ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ و صفحہ ۷۰۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۰ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۹۳ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۷ (۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۵۵ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۹۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۰ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ (۱۴) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۳

نمبری نالش وہ شخص جو بروئے ایک ڈگری کے مستفیدی طور پر اپنی آپکو ڈگری مذکور کے اجرا کرانیکا مستحق بیان کرے اگر اسکی درخواست اجرا نامنظور کیجائے تو وہ ڈگر بناراضی حکم مذکور سے کوئی اپیل دایر نہو سکتا ہو) مجاز ہے کہ نمبری نالش بغرض استقرار اپنے حق کے دایر کرے (۱)

منتقل الیہ پابندی اُن حقوق کے ڈگری کا مالک ہوگا جو اصل ڈگریدار کے مقابلہ میں نافذ ہو سکیں

دفعہ ۲۳۳ - ہر شخص جس کے نام ڈگری منتقل کیجائے پابندی اُن حقوق کے (اگر کوئی ہوں) ڈگری کا مالک ہوگا جن کو مدیون ڈگری اصل ڈگریدار کے مقابلہ میں نافذ کرا سکتا تھا -

(الف) نے ایک ڈگری بنام (ک) و (ت) حاصل کی تھی - بعد اسکے کہ ڈگری مذکور کا ایفا جزوی ہوا (الف) نے اُسکو بحق (گ) منتقل کیا قبل تاریخ انتقال کے (ک) و (ت) نے نالش بنام (الف) و (گ) دایر کی تھی اور بالآخر بنام دونوں کے ڈگری حاصل کی تجویز ہوئی کہ (ک) و (ت) مستحق ہیں کہ اپنی ڈگری کو بمقابلہ جزو غیر جاری شدہ کے جو بحق (گ) منتقل ہوئی مجرا کریں (۲)

اگر مدیون ڈگری قبل اجرای ڈگری فوت کرے تو درخواست اسکے قایمقام کے مقابلہ میں گذر سکتی ہے

دفعہ ۲۳۴ - اگر مدیون ڈگری ڈگری کے اجرا کامل ہونے سے پہلے فوت کرے تو ڈگریدار کو اختیار ہے کہ مدیون متوفی کے قایم مقام جایز پر ڈگری جاری ہونیکی درخواست عدالت صادر کنندہ ڈگری کو گذرانے

ایسے قایم مقام کی ذمہ واری صرف اُسیقدر ہوگی جس قدر جایداد شخص متوفی کی اُسکے ہاتھ میں آئی ہو اور ازراہ واجب اُسپر کوئی تصرف از قسم انتقال وغیرہ نہوا ہو اور واسطے دریافت مقدار ویسی ذمہ واری کے عدالت اجرا کنندہ ڈگری مجاز ہوگی کہ اپنی مرضی سے یا ڈگریدار کی درخواست گذرنے پر قایمقام مذکور سے ایسی کاغذات حساب جبراً داخل کرائے جو اسکو مناسب معلوم ہوں -

اگر کوئی فریق قبل ڈگری کے فوت ہوجائے تو ڈگری کالعدم ہوگی (۳) اگر مدعا علیہ قبل سنائے جانے فیصلہ کے لیکن بعد سماعت بحث کے فوت ہوجاوے تو ڈگری کالعدم نہوگی بلکہ فیصلہ مذکور اسطرح مؤثر ہوگا گویا کہ وہ بروز ختنام بحث صادر کیا گیا تھا (۴) نیلام جو مدیون کی وفات کے بعد وقوع میں آوے ناجایز نہیں ہے گو کہ قایمقام جایز اسکا نہ بنایا گیا ہو (۵) ایسا ہی جبکہ حکم دخل دہانی بعد وفات مدیون کے دیا گیا ہو (۶) اگر جایداد بزمانہ

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۳۹ و جلد ۷ صفحہ ۵۷۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۱۹ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۹ء (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۰۷ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۴ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۵۵ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۴ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹ - ملک اجمیر میرواڑہ میں استمراردار کے باب میں ملاحظہ طلب اجمیر کی اراضی و مالگذاری کے ریگولیشن (نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۷ء) کی دفعہ ۲۹ جو مجموعہ قوانین اجمیر مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ء کی صفحہ ۱۶۱ میں چھپا - اور ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳ -

حیات مدیون قرق نکیگئی ہو تو ڈگریدار کو درخواست زیر دفعہ ہذا کرنی چاہیئے اور اگر بزمانہ حیات مدیون قرق ہو چکی ہے تو وہ قانون کے احاطہ میں آجاتی ہے اور قرقی بعد وفات مدیون ساقط نہیں ہو جاتی اور اگر بمقابلہ جائیداد کارروائی کرنا یا اسکو نیلام کرنا منظور ہو تو ضرور نہیں ہے کہ کوئی شخص جائیداد مذکور کا قانونی قائم مقام ہو (۱) بخلاف دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۰ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹ — ڈگریدار مستحق ہے کہ اپنی ڈگری کا اجرا بمقابلہ جائز قائم مقام مدیون متوفی کے اس حد تک کرائے جہانتک کہ کوئی ترکہ اس مدیون ڈگری کا اسکے قبضہ میں آنا ممکن ہو گو کہ جائز قائم مقام مذکور قبل از وصولی کسی باجرائے ڈگری مذکور کے فوت ہو گیا ہو اور یہ ضرور نہیں کہ متوفی قائم مقام کا کوئی جائز قائم مقام بنایا جاوے (۲) مجموعہ ہذا میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے جس کی رو سے بعد ڈگری عدالت اپیل کے مدیون متوفی کے قائمقام کا نام بجائے اسکے درج کیا جاوے ڈگریدار اگر بمقابلہ قائم مقام مدیون متوفی کے ڈگری جاری کرانا چاہے تو اسکو حسب دفعہ ہذا کارروائی کرنی چاہیئے (۳)

فرض عدالت — یہ فیصلہ کرنا عدالت صادر کنندہ ڈگری کا کام ہے کہ آیا وہ شخص جو متوفی مدیون ڈگری کا قائم مقام ہونا بیان کیا گیا ہے اور جسکے برخلاف درخواست اجرا کی گئی ہے ایسا قائم مقام ہے یا نہیں اور یہ فیصلہ کرنا عدالت اجرا کنندہ کا کام ہے کہ کس حد تک شخص مذکور بحیثیت قائم مقام مذکور کی ذمہ وار ہو (۴)

اختیار عدالت اجرا کنندہ — دفعہ ہذا اس صورت میں لازمی ہو سکتی ہے جبکہ کوئی اجرا زیر تجویز ہو الا ڈگری کا پورا ایفا ہو گیا ہو اگر اجرا زیر تجویز ہو اور مدیون بدوران کارروائیات اجرا اتفاقاً فوت ہو جاوے تو عدالت اجرا کنندہ اسکی قائم مقام کو شامل مسل کر سکتی ہے (۵) اور جب قائم مقامان کے نام نوٹس زیر دفعہ ۲۴۸ جاری کیا جا چکا ہو تو اس صورت میں بھی احکام دفعہ ہذا مانع نہیں ہوتے کہ متوفی مدیون کے قائم مقامان کو فریق بنا دے اور وہ برخلاف قائم مقامان مذکور کے کارروائیات اجرا کی اجازت دے سکتی ہے (۶)

جائیداد بقبضہ شخص ثالث — ایک شخص کا نام صرف اس وجہ پر درج مسل نہیں ہو سکتا کہ اسکے قبضہ میں جائیداد متوفی ہے لیکن ڈگریدار اجرائے ڈگری قرق کرا سکتا ہے (۷) لیکن اگر اجرائے ڈگری میں جائیداد نیلام کیجاوے یا سیور مقرر ہو جاوے تو خریدار یا رسیور نالش کر سکتا ہے (۸)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۶۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۶ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۷۳ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۷ (۵) نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۵۸ (۷) کلکتہ لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۳۷ (۸) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۱ و ۲۴۵ —

جایداد وارث نے منتقل کردی | دائن کسی مسلمان متوفی کا اسکی جایداد پر مواخذہ نہیں کرسکتا جو ایسے خریدار کے ہاتھ میں ہو جسنے بہ نیک نیتی بعوض قیمت خریداری کی ہو اور جسکے نام وارث قانونی نے اسکو منتقل کیا ہو خواہ انتقال بذریعہ بیع قطعی کے کیا گیا ہو یا بذریعہ رہن کے مگر درحالیکہ انتقال اثنائے دوران ایسے مقدمہ میں کیا جاوے کہ جسمیں دائن واسطے ادائے اپنے قرضہ کے آمدنی اس جایداد سے جو بابت وارث قانونی آئی ہو ڈگری حاصل کرے تو یہ تصور کیا جائیگا کہ منتقل الیہ نے بعلم جایداد کی ادعا عدہ دوران مقدمہ اسپر موثر ہوگا (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۹۔

قایمقام جایز | لفظ قایمقام جایز جو دفعہ ہذا میں ہے اسمیں وہ شخص شامل نہیں ہے جو قانوناً شخص متوفی کی جایداد کا وارث نہیں ہو سکتا یعنی شخص جسکے قبضہ میں جائیداد متوفی کی ہو اور جو ڈگری برخلاف شخص متوفی کا کوئی فریق ہو اسکی برخلاف کارروائی اجرائے ڈگری کی نہیں ہو سکتی مگر نالش تیری ہو سکیگی (۲) ان مقدمات میں جنسے ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء اور ۱۰ ایکٹ وصیت نامجات ۱۸۶۵ء متعلق ہے ایڈمنسٹرا اور ایکسیکیوٹر قانونی قایمقام ہیں (۳) اور زیر ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء ایکسیکیوٹر قبل حاصل کرنے پروبیٹ کے قانونی قایم مقام ہے (۴) جو شخص نسبت ہندو متوفی کے جسنے وصیت نامہ چھوڑا ہے لیکن اسکا پروبیٹ عطا نہیں ہوا) قبضہ کرے اسکو بحالت قانون موجودہ کے بعض اغراض کے واسطے قایم مقام متوفی مذکور کا سمجھنا چاہئے تا وقتیکہ دعوے دار دیگر پیدا ہو ایسے اشخاص کے مقابلہ میں جو فیصلہ حاصل کیا گیا ہو اگرچہ اسکا اجرا حقیت مقبوضہ وصی پر نہیں ہو سکتا جبکہ اسنے پروبیٹ حاصل کرلیا ہو الا فیصلہ مذکور اسبات کے لئے بہر نہج کافی ہے کہ مدعی بمقابلہ وصی کے ایفائے ڈگری کی غرض سے نالش کرسکے (۵) اگر جایز قایم مقامان متوفی مدیون ڈگری کو کارروائیات اجرا میں نوٹس دیا جاوے اور نہ فریق بنا دیا جاوے بلکہ کسی شخص ثالث کو مدیون متوفی کا جایز قایم مقام متصور کرکے اسپر نوٹس کی تعمیل کرائی جاوے تو جملہ کارروائیات نیلام بمقابلہ قایمقامان مذکور کے کالعدم نہیں ہوتیں کیونکہ کارروائی بخلاف جایداد مدیون متوفی کے ہوتی ہے (۶) فیصلہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۲۴ اسکی رو سے منسوخ کیا گیا ہے۔

ہندو بیوہ | ایک ڈگری جو برخلاف ہندو بیوہ کے بطور قایم مقام اسکے خاوند کے ہو تو ورثا خاوند اسکے قایم مقام جایز ہیں (۷) لیکن جب ذاتی ڈگری نان نفقہ بمقابلہ بیوہ کے ہو تو ورثا شوہر اسکی قایمقام جایز نہیں ہیں (۸)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰۳ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۶ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۸۰۷ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۱ (۵) ،، ،، کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۳۴ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۴ پریوی کونسل (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۷۹ (۸) ،، ،، کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۴۔

لیکن اگر انہوں نے زر ڈگری مذکور کا ادا کرنا بذریعہ شرطنامہ بہ فارغخطی منجانب بیوہ کے بذمہ خود لے لیا ہو تو ڈگری کی نسبت اجرا ہو سکتا ہے (۱)

خاندان مشترک | جب کوئی ڈگریدار جایداد جدی کو جبکہ وہ بوجہ پسماندگی کے قبضہ پسر میں آ جاتی ہے قرق کراتا ہے تو بہ معنی دفعہ ہذا یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ وہ برخلاف جایداد مدیون متوفی کے ڈگری جاری کر رہا ہے (۲) کوئی قرضخواہ پدر کسی خاندان مشترک ہنود تابع قانون متاکشرا کا جسنے ڈگری سادہ زر نقد صرف بمقابلہ پدر کے حاصل کی ہے اجرا ہو ڈگری مذکور کا جایداد مشترک خاندان پر یا اسکے کسی جزو پر جو بقبضہ پسر ہو اجرا بتقدمہ میں نہیں کرا سکتا جو بمقابلہ پسر کے واسطے اجرائے ڈگری مذکور کے ہوا اور جو بعد وفات پدر کے دایر کیا گیا ہو اور لیا مقدمہ ہو جو بہ سلسلہ ایسی قرقی جایداد دایر ہو جو بزمانہ حیات پدر عمل میں آئی تھی (۳) جبکہ ڈگری کل جایداد خاندان مشترک پر مبنی ہوئی تھی اور جب نیلام میں ڈگری کی رو سے ہوا تھا اسکے ذریعہ سے استحقاق حصہ بیٹوں کا جو غیر منقسم ہے اور قبل صدور ڈگری کے پیدا ہو چکا تھا منتقل نہیں ہوا (۴) ایک نالش واجب التقیم زمینداری کے قابض کے برخلاف بربنائے پامیسری نوٹ کے دایر ہو کر برضامندی فریقین ڈگری صادر ہوئی کہ جس کے ذریعہ سے یہ شرط قرار پائی کہ اگر زر قرضہ ایک خاص طریق سے ادا ہو گا تو خاص اراضی نیلام کیجاویگی زمیندار کی وفات کے بعد کارروائی اجرا اسکے پسر کے برخلاف واسطے نیلام اراضی مذکور کے دایر ہوئی تجویز ہوئی کہ اجراے ڈگری کا برخلاف پسر کے ہو سکتا ہے (۵) ڈگری نان ونفقہ جو بمقابلہ اس شخص ہندو کے ہو جو اپنی حیات میں ڈگریدار کو زر سالانہ ادا کرنیکی ہدایت کرے بعد وفات مدیون ڈگری اسکے پسر پر بلحاظ اس سرمایہ کے جاری ہو سکتی ہے جو نامبردگان نے پایا ہو مگر سرمایہ مذکور میں حصہ پدر در واقع جایداد خاندان شامل نہیں ہے (۶) نان ونفقہ جسکی ڈگری بحق بیوہ ایک شریک کے بوجہ اسکی محرومی کے خاندان مشترک ہیں کہ یا نیسے صادر ہوئی ہو ایک بار انذہ خاندانی جایداد پر تصور نہیں ہو سکتی اور ڈگری کی نسبت یہ مقصود نہیں ہو سکتا کہ ایک ڈگری بنام مہتمم خاندان کے ہے جو اس وقت ہو (۷) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۳۶ -

جسقدر اسکے ہاتھ میں آئی ہو | حسب دفعہ ہذا قایم مقام قانونی بر بناء ڈگری متوفی سرسری طور پر ذمہ دار محض نسبت اس جایداد کے ہے جو واقعی اسکو ملی ہو یا جو اسکے تصرف میں ہو (۸) جو ڈگری دار کے استحقاق زید و عمر خواہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۵۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۵ و جلد ۵ صفحہ ۲۳۳ و جلد ۳ صفحہ ۲۴ و جلد ۸ صفحہ ۲۳۲ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۹ (۴) دیکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۵۳ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۴ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۷۲ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۳ء -

دربارہ اجرائے ڈگری بخلاف قایم مقامان قانونی متوفی مدیون ڈگری میں بروئے دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کوئی خلل واقعہ نہیں ہوتا (۱)

میعاد درخواست اجرائے ڈگری جو بمقابلہ ایک شخص منجملہ قایم مقامان قانونی مدیون متوفی کے گذری ہو واسطے اغراض میعاد سماعت کے بمقابلہ کل اشخاص کے متصور ہوگئی ہے (۲) اور اگر قایم مقام قانونی کو نہ نوٹس یا جاوے اور نہ فریق بنایا جاوے تو درخواست مذکور بغرض محفوظیت میعاد کی بہتر نہوگی (۳) درخواست منجانب ڈگریدار واسطے شامل کرانے قایم مقامان مدیون ڈگری ایک کارروائی ممد اجرا ہے (۴)

اپیل اپیل اس شخص کیطرف سے نہیں ہو سکتا جسکا نام بطور قایم مقام متوفی کے درج کیا جاے لیکن بذریعہ اپیل مسترد کیا جا سکتا ہے (۵) یا بذریعہ نالش نمبری کے (۶) اس حکم سے جسکو رد سے عذرداری کارروائیات اجراء میں بطور قایم مقام مدیون ڈگری کے فریق مقدمہ بنایا گیا ہو وہ حکم جو انکی عذرات قابل دربارہ جایداد مقروقہ کے عیاد رہا ہو غیر ضروری ہو جاتا ہے اور حکم مذکور قابل اپیل ہے (۷) اگر از روئے قانون حد سماعت نالش ممنوع ہو تو بذریعہ حکم امتناعی کے (۸)

دعاوی جایداد اگر قایم مقام اجرائے ڈگری بہ نسبت جایداد مقروقہ کے یہ دعوے کرے کہ وہ تنہا میری ملکیت ہے تو اسکی تحقیقات اجرائے ڈگری میں ہونی چاہئیے نہ بذریعہ نالش نمبری کے (۹) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۴۵ جبکہ مقدمہ اجرائے ڈگری میں قانون تمادی عارض ہو اور پسر مدیون رکن خاندان مشترک ہنود تابع قانون متاکشرا کا بوجہ کسی امر مانع تقریر مخالف کے اس امر کے ثابت کرنے سے ممنوع ہو کہ جایداد ملکیت خاندان مشترکہ بوقت وفات اسکے پدر کے تھی اور اسکے قبضہ میں بطور جایداد موروثی کے ہے اور نہ بطور ایسے سرمایہ کے جو بوقت وفات اسکے باپ کے جایداد علیحدہ اسکے باپ کی تھی تو ایسی صورت میں اگر دائن چاہتا ہو کہ بمقابلہ جایداد موروثی کے یا اسکی کسی جزو کے جو بقبضہ پسر ہو چارہ جوئی کرے تو اسکو لازم ہے کہ وہ چارہ کار بمقابلہ پسر کے بذریعہ نالش حاصل کرے اس نالش کے جواب میں جب وہ دائر ہو پسر اس امر کے ثابت کرنیکا مستحق ہوگا کہ نالش میں تمادی عارض ہے اور یہ کہ قرضہ واسطے امور خلاف تہذیب کے لیا گیا تھا

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۸۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۳۷ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۷۰۔

(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۰۰ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۷ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۴۵ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۱۴ و نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۹ پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

یا کوئی اور امر جسکی بنا پر پسر جواب دہی کر سکتا ہو (۱) جب قایم مقام جایز کا نام درج مسل ہو جاوے تو ہر ایک سوال جو مابین اس کے اور ڈگریدار کے پیدا ہو حسب دفعہ ۲۴۴ فیصلہ ہونا چاہیے (۲) وارث بازگشتی بیوہ جو قایم مقام بنایا جاوے اسکو امتناع نہیں ہے کہ وہ نالش واسطے استقرار اس امر کے نہ کرے کہ رہن اور ڈگری صرف حق حین حیات بیوہ پر حاوی ہے (۳)

دفعہ ۲۳۵ - درخواست اجرائے ڈگری تحریری ہوگی اور اسپر تصدیق کی عبارت طرف سے درخواست کنندہ کے یا کسی اور شخص کی طرف سے لکھی جائیگی جس کی نسبت عدالت کو ثبوت کافی گذرے کہ وہ حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہے اور اس میں تفصیل مراتب مفصلہ ذیل بطور نقشہ درج ہوگی - (یعنی) :-

مضمون درخواست واسطے اجرائے ڈگری کے

(الف) نمبر نالش -

(ب) نام متخاصمین کے -

(ج) تاریخ ڈگری -

(د) کیفیت اس امر کی کہ بنا راضی ڈگری کے اپیل ہوا یا نہیں -

(ہ) اور یہ کہ امر متنازعہ کی بابت کسی طرح کا تصفیہ درمیان متخاصمین کے بعد صدور ڈگری کے عمل میں آیا یا نہیں اور اگر عمل میں آیا تو کیا تصفیہ ہوا -

(و) آیا اس سے پہلے ڈگری کے اجرا کے لئے کوئی درخواستیں گذریں یا نہیں اور گذریں تو کس مضمون کی اور انکا کیا نتیجہ ہوا -

(ز) تعداد زر قرضہ یا معاوضہ کی معہ سود کے - اگر کچھ ہو - جو ڈگری کی رو سے یافتنی ہو یا اور داد رسی جو ڈگری کی رو سے ہوئی ہو -

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۹ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۲۰ و جلد ۹ صفحہ ۳۹۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۲ و جلد ۴ صفحہ ۹۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۳ و صفحہ ۱۷ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۵ صفحہ ۲۳۳ و جلد ۱ صفحہ ۲۸۲ و جلد ۱ صفحہ ۳۰۲ و لا رپورٹ ایکوٹی جلد ۳ صفحہ ۴۴ و لا رپورٹ مقدمات چانسری اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ و بنگال لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۷۰ - ملا اس شخص کو جو یہ درخواست کرے کہ اجرائے ڈگری لگان بذریعہ قرقی و نیلام اراضی مقبوضہ یا حصہ محال واقعہ بنگال کے عمل میں آئے لازم ہوگا کہ ایک بیان باندراج بعض مراتب متعلق اراضی کے درپیش کرے - ملاحظہ طلب بنگال کی اراضی رعیتی کے ایکٹ (نمبر ۸ مصدرہ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۶۲ -

(ح) تعداد زرخرچہ اگر کچھ دلایا گیا ہو۔

(ط) نام اُس شخص کا جسکو اوپر ڈگری جاری کرانا منظور ہو۔ اور

(ی) یہ کہ کسطرح سے عدالت کی اعانت مطلوب ہے یعنے بذریعہ دلائے جانے اُس خاص جائیداد کے جس کی ڈگری ہوئی ہو یا بذریعہ گرفتاری اور قید اُس شخص کے جسکا نام درخواست میں مندرج ہو یا بذریعہ قرقی اُسکی جائیداد کے یا اَور طور پر جیسا کہ بنظر نوعیت دادرسی مطلوبہ کے ضروری ہو۔

درخواست — درخواست اجرائے ڈگری کے ساتھ نقل ڈگری شامل کرنا ضروری نہیں (۱) لیکن اگر ڈگری کا اجراء کسی اور عدالت کی معرفت کرایا جاوے تو عدالت صادر کنندہ ڈگری کو نقل ڈگری اس عدالت میں ارسال کرنی چاہئیے (۲) جو کہ ڈگریدار کے خرچ سے تیار ہوگی (۳)

درخواست حافظ میعاد — جب منجملہ چند ڈگریداران کے ایک درخواست کرے تو درخواست میں تفصیل مراتب مندرجہ دفعہ ہذا کی درج ہونی چاہئیے ورنہ درخواست زیر دفعہ ہذا حافظ میعاد متصور نہ ہوگی (۴) اور جب سائل بطور منتقل الیہ منجانب خریدار دعویدار ہو اور انتقال ثابت نکر سکے تو اُسکی درخواست بھی حافظ میعاد نہیں ہو سکتی (۵) بالغرض حفظ میعاد درخواست کا مطابق قانون ہونا ضروری ہے اور اسمیں مراتب دفعہ ہذا کی تفصیل ہونی چاہئیے (۶) نیز ملاحظہ ہو مد ۹۹ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء درخواست واسطے شامل مسل کرنے ورثا مدیون متوفی کے اور درخواست منجانب ڈگریدار واسطے اجراء ڈگری قرق شدہ کے درخواستہائے مطابق قانون نہیں (۷) جہانکہ منجملہ دو ڈگریداران کے ایک نے اپنے نصف حصہ کی اجراء کی اور دوسرے نے اپنے نصف حصہ کے اجراء کی درخواست دی تو یہ درخواستہائے مطابق قانون نہ قرار دی گئیں اور اُنکی ناجوازی کی اصلاح بذریعہ مابعد کی ترمیم درخواست بنسبت اجراء کل ڈگری کے جو بعد میعاد دیگئیں نہیں ہو سکتی (۸) اگر درخواست نمونہ میں ناقص ہو یعنی اسمیں مراتب مطلوبہ دفعہ ہذا درج نہ ہوں اور بغرض ترمیم واپس دیجاوے۔ جو اندر میعاد مقررہ عدالت ترمیم کر کے داخل کیگئی ہو تو وہ بعد کی درخواست مطابق نمونہ کرنیسے جو بعد میعاد دیگئی ہو حافظ میعاد نہیں سمجھی جاتی (۹) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۵۔ صرف اہم نقص ہائے درخواست کو ناجائز بنا سکتے ہیں اگر درخواست میں درست نمبر نالش کا اور درست تاریخ صدور ڈگری کی درج نہو تو اس سے درخواست ناجائز نہیں ہو جاتی اور وہ

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۵ و جلد ۹ صفحہ ۳۶۲ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۱ و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸
(۲) دفعہ ۲۲۴ (۳) دفعہ ۲۱۷ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۰ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۸ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۱۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۷۲ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۹ (۹) ،، ،، جلد ۴ صفحہ ۲۱۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۹۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۰۱

حافظ میعاد ہوتی ہے (۱) اگر سابقہ کارروائیات دایر ہوں تو اجرائے بوجہ اس امر کے کہ تین سال کے اندر کوئی تدبیر مدد اجرا نہیں کیگئی ممنوع نہیں ہوجاتا (۲) اور نیز جبکہ سابقہ درخواست عدم پیروی میں داخل دفتر ہو جاوے تو جدید درخواست اندر میعاد ہوسکتی ہے (۳) اگر درخواست کے ساتھ فہرست مطلوبہ دفعہ ۲۳۷ نہو گو وہ درخواست ناقص ہوگی تاہم وہ ایک درخواست اجرائے ڈگری ہے (۴) بعض مقدمات میں اجرائے بذریعہ درخواست زبانی کے ہوسکتا ہے (۵)

کورٹ فیس | ملاحظہ ہو مد اول ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۶۳ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۴ -

سرٹیفکٹ | قائممقام متوفی ڈگریدار کو سارٹیفکٹ حاصل کرنا ضروری ہے ورنہ ڈگریکا اجرا نہیں ہوسکتا دیکھو ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء دفعہ ۴ و دفعہ ۲۶۶ مجموعہ ہذا

ترمیم | دیکھو دفعہ ۲۴۵ مجموعہ ھذا -

متخاصمین | نابالغ پر بذریعہ اسکے ولی کے اجرا ہوسکتا ہے (۶) وہ شخص جسکا نام بحیثیت ڈگریدار ڈگری میں موجود ہے مستحق اجرا کا ہے جبتک کوئی شخص حسب دفعہ ۲۳۲ ڈگریدار ہونا قرار پاوے (۷)

تاریخ ڈگری | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۴ از زیر شرح دفعہ ۲۰۵ مجموعہ ہذا - غلط تاریخ ڈگریکا اندراج بعد میعاد ترمیم ہوسکتا ہے اور وہ سابقہ درخواست کے ساتھ متصور ہوتا ہے (۸)

تصفیہ ہوا یا نہیں؟ | حسب دفعہ ہذا ڈگریدار کو یا اس فریق کو جو درخواست اجرائے ڈگری کی دیتا ہو یہ لازم ہے کہ اپنی درخواست میں یہ تحریر کرے کہ آیا فریقین میں کوئی تصفیہ بعد ڈگری ہوا ہے یا نہیں اور آیا اس تصفیہ کی اطلاع پیشتر عدالت کو دیگئی یا نہیں (۹) اگر جھوٹا بیان عمداً کریگا تو مجرم زیر دفعہ ۱۹۳ و ۱۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند ہوگا اگر ڈگریدار ادائیگی بیرون از عدالت کی تصدیق میں قاصر رہے تو مدیون بذریعہ نالش ہرجانہ رقم ادا کردہ کو واپس لے سکتا ہے (۱۰) تصفیہ مندرجہ ضمن (ط) دفعہ ہذا میں نتیجہ بحث زیر دفعہ ۲۱۰ جسکی ذریعہ سے زر ڈگری بذریعہ اقساط ادا ہونیکا حکم دیا گیا ہو داخل ہے (۱۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۴ (۲) نمبر ۴۴ سنہ ۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) نمبر ۷۱ سنہ ۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۳۱ (۵) دفعہ ۲۵۶ مجموعہ ہذا - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۰ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۹ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ و ویکلی نوٹس سنہ ۹۳ء صفحہ ۱۱۲ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۸ (۱۰) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۳ (۱۱) شرح او کینلی صاحب زیر دفعہ ۲۳۵ -

استدعا در صورتیکہ بلحاظ نوعیت مختلف چند دادرسی مطلوبہ کے ضروری ہو

واسطے اجراء ایک ایسی ڈگری کے جسکی رو سے مختلف اقسام کی دادرسی تا دیجی گئی ہوں بابت ہر دادرسی کے جداگانہ متواتر درخواست ہو سکتی ہے (۱) ڈگری جسمیں ہدایت انہدام دیوار کی تھی بذریعہ قرقی یا قید مدیون کے نہیں ہو سکتی ہے اگر طریق استدعا غلط ہو تو عدالت کو درخواست واسطے ترمیم کے واپس کرنی چاہئے (۲) ایک نالش متدائرہ زیر دفعہ ۳۹ مجموعہ ہذا میں ایک ڈگری مشعر تقرر مدعا علیہم بنا انتظام ایک ہندو مندر کے اور خاص قواعد متعلق انکی مزید ہدایت کے صادر کیگئی۔ مدعیان نے درخواست واسطے اجراء ڈگری کے کی اور ایک درخواست مشعر استدعا اس امر کے پیش کی کہ مدعا علیہم کو کارروائی کرنیکے لئے حکم دیا جائے جیسا کہ بروئے ڈگری ہدایت کیگئی ہے اور اگر نامبردگان ایسا نکریں تو کارروائی مطابق قانون کیجاوے تجویز ہوئی کہ درخواست مذکور مطابق ضمن (ی) دفعہ ۲۳۵ یا دفعہ ۲۲۶ نہتی کیونکہ اس سے خاصکر وہ طریق ظاہر نہیں ہوتا جسمیں عدالت کی امداد چاہی گئی ہے (۳)

نمونہ درخواست

ایک درخواست زیر دفعہ ۸۹ - ایکٹ انتقال جائداد واسطے قطعی کئے جانے بیع جائداد مرہونہ کے ایک درخواست اجراء ڈگری نہیں ہے اور اسلئے اس نمونہ کے مطابق ہونی ضرور نہیں ہے جو دفعہ ہذا میں مقرر ہے (۴) جس صورت میں کہ ایک باضابطہ اور مطابق قانون درخواست بمراد اجراء ڈگری حسب منشاء دفعہ ہذا بیمن المیعاد پیش کیگئی ہو اور عدالت میں زیر دفعہ ۲۴۵ درج رجسٹر ہو چکی ہو اور درخواست مذکور برائے قرقی و نیلام خاص جائداد کے ہو تو اگر قرقی مذکور باضابطہ طور پر عمل میں آچکی ہو مگر ڈگری کا ایفا جائداد مقروقہ کے نیلام سے نہوا ہو تو ڈگریدار کو لازم ہے کہ اگر وہ درخواست ایفاء بذریعہ گرفتاری مدیون کرنا چاہے تو بموجب احکام دفعہ ہذا درخواست پیش کرے (۵)

قرقی جائداد منقولہ کی درخواست کے ساتھ ایک فرد تعلیقہ رہیگی۔

دفعہ ۲۳۶ - جب درخواست واسطے قرقی کسی جائداد منقولہ مملوکہ مدیون ڈگری کے گذرے اور وہ اسکے قبضہ میں نہو تو ڈگریدار کو لازم ہے کہ اسکے ساتھ ایک فرد تعلیقہ اس جائداد کی جو قرق کرانا ہے مشعر اسکی ایسے بیان کے جو بوجہ معقول صحیح ہو شامل کرے۔

دفعہ ہذا ان درخواستوں سے متعلق ہے جو بغرض نفاذ ڈگری بذریعہ قرقی ایسی جائداد منقولہ کے ہوں جو مدیون کی ملکیت ہے نہ کہ وہ جس پر اسکا قبضہ ہے - نسبت طریق اس قسم کے مقدمات میں ملاحظہ ہو دفعہ ۲۶۸ و ۲۷۲ مجموعہ ہذا۔ نسبت ہرجہ قرقی بیجا دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۴، و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۰۵ -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۳۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۱ - (۵) نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ -

تفصیل مزید جب درخواست جایداد غیر منقولہ کی قرقی کے لیے ہو -

دفعہ ۲۳۷ - جب درخواست واسطے قرقی کسی جایداد غیر منقولہ مملوکہ مدیون ڈگری کے گذرے اُسکے ذیل میں بیان جایداد کا جس سے اُس کی قرار واقعی شناخت ہوسکے معہ صراحت حصہ یا استحقاق مدیون ڈگری کے جہانتک کہ درخواست کنندہ کو تا حد یقین معلوم ہو اور درخواست کنندہ تحقیق کر سکا ہو مندرج کرے -

ویسے ہی بیان اور صراحت کی تصدیق اُسیطرح ہوگی جیسے کہ عرائض نالش کی تصدیق کے لیے اس مجموعہ میں اوپر حکم ہے -

درخواست قرقی جسمیں مندرج تہا کہ فہرست درخواست سابق کے ساتھ داخل کیگئی تھی اور یہ استدعا تھی کہ درخواست حال میں درخواست سابق شامل کیجائے مطابق ٹھیک احکام دفعہ ہذا کے نہیں ہے گو وہ ایک درخواست حسب دفعہ ۲۳۵ ہے (۱) دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہے کہ کیفیت جایداد ایسی لکھی جائے جس سے اسکی کافی شناخت ہوسکے جبکہ جایداد ایک جاگیر ہو جسپر گورنمنٹ کو لگان ادا ہوتا ہو تو لگان کی تفصیل لکھنی ضروری ہے (۲) جہانکہ جایداد بطور تالاب کہراج معہ چار پشتوں کے بیان کیگئی ہو اور اسکی حدود ظاہر کیگئیں تو یہ کافی شناخت تجویز کیگئی (۳) دیکہو متعلق اسکے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۲۱ - و جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۴ زیر دفعہ ۲۴۵ (ب) دفعہ ہذا کے بموجب نوعیت استحقاق مدیون اور اسکی تعداد صاف طور پر درج اشتہار ہونی چاہیے (۴) یہ لکھنا کافی نہیں ہے کہ مدیون کے حقوق و مرافق ہر اُس جایداد کے جو ضلع میں واقعہ ہے قرق کیجاوے (۵) النسبت ماخذہ سابق کے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۰۸ زیر دفعہ ۲۸۷ مجموعہ ہذا -

کب درخواست کے ساتھ رجسٹر کلکٹری کا انتخاب شامل رہے گا -

دفعہ ۲۳۸ - اگر جایداد ایسی اراضی کی قسم سے ہو جو دفتر کلکٹری میں درج رجسٹر ہو تو ضرور ہے کہ قرقی کی درخواست کے ساتھ ویسے دفتر کے رجسٹر کا انتخاب مصدقہ بہ تفصیل اُن مراتب کے کہ کون کون اشخاص رجسٹر میں اراضی یا اُسکی مالگذاری کے مالک یا اُس اراضی یا اُسکی مالگذاری کی کسی حقیت قابل انتقال کے قابض یا ویسی اراضی کی مالگذاری کو ادا کرنیکے ذمہ وار مندرج ہیں اور بہ تفصیل حصص مالکان مندرجہ رجسٹر کے داخل کیا جائے -

ڈگری دار کیجانب سے عدالت صادر کنندہ ڈگری میں ایک درخواست کا واسطے عطائے اس سرٹیفکیٹ کے کہ محکمہ مال بابت اراضی مذکور کے ضرور ہے اسلیے پیش ہونا کہ نامبردہ نقل مذکورہ دفتر کلکٹری سے حاصل کرلے ایک تدبیر معاون اجرائے ڈگری ہے (۶)

لہ ملاحظہ طلب قبل کی دفعات ۵۱ و ۵۲ (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۱ (۲) دیکھو ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۴۸۸ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۱۸ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۰ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۸۸ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۱

مانع نفر بر مخالف — (م) ڈگریدار نے اپنے مدیون کی اراضی قرق کرا کر سہواً اشتہار نیلام میں ایک ٹکڑہ کو جائیداد نیلام کی فہرست میں دو ٹکڑہ مختلف نمبروں کے درج کر دیا یہ ٹکڑہ نیلام ہو کر ڈگریدار نے خود خرید کیا۔ بعد ازاں پھر نیلام ہوا (ٹ) نے خرید کیا مقدمہ متدائرہ (ٹ) بنام (م) واسطے ڈگری استقرار یہ کہ (م) اراضی مذکورہ پر دخل نکرے تجویز ہوا کہ (م) اپنے رویہ سے (ٹ) کے برخلاف بحیثیت مشتری اپنا حق ظاہر کرنے سے ممنوع ہے (۱) وہ شخص جسنے اپنے مدیون ڈگری کی جائیداد قرار دیکر اجرائے ڈگری میں نیلام کرا دی ہو بعد ازاں جائیداد مذکور پر اپنا دعویٰ قائم نہیں کرسکتا جبتک کہ وہ یہ ثابت نکرے کہ مشتری نے جائیداد مذکور کو بعلم دعوے مذکور خرید کیا تھا (۲)

(ج) درباب التواء اجرائے ڈگری کے

عدالت کب اجرائے ڈگری ملتوی رکھہ سکتی ہے

دفعہ ۲۳۹ - اُس عدالت کو جس میں ڈگری اس باب کے بموجب اجراء کے لئے مرسل کیجائے لازم ہے کہ اگر وجہ کافی ظاہر کیجائے ویسی ڈگری کے اجراء کو ایک میعاد معقول کے لئے اسغرض سے ملتوی رکھے کہ مدیون ڈگری اُس عدالت میں جسنے ڈگری صادر کی ہے یا کسی اور عدالت میں جو اختیار سماعت اپیل نسبت ڈگری مذکور یا اُسکی اجراء کے رکھتی ہو اس امر کی درخواست کرے کہ حکم واسطے التوائے اجرائے ڈگری کے صادر ہو یا کوئی اور حکم متعلقہ ڈگری یا اجرائے ڈگری صادر ہو جو عدالت مرافعہ اولی مذکور یا عدالت اپیل اُسی حال میں صادر کرنے کی مجاز ہوتی جبکہ ڈگری اُسی عدالت سے جاری کیجاتی یا جب کہ درخواست اجرائے کی اسی عدالت میں گذرتی۔

اور اگر جائیداد مدیون ڈگری کی صیغہ اجراء ڈگری سے قرق ہو گئی ہو یا وہ خود گرفتار ہوا ہو تو وہ عدالت جسنے حکمنامہ اجراء کا جاری کیا ہو اس حکم کے صادر کرنیکی مجاز ہو گی کہ تا دریافت ہونے نتیجہ درخواست کے جو واسطے صدور حکم مفصلہ بالا کے گذری ہو جائیداد مقروقہ واپس دی جائے یا خود مدیون رہا کیا جائے۔

نسبت ترسیل ڈگری برائے اجراء ملاحظہ ہو دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ہذا۔

اختیار سماعت اپیل — لفظ عدالت اپیل جو دفعہ ہذا میں مذکور ہے اس سے وہ عدالت مراد ہے جو اختیار سماعت اپیل اس عدالت کی رکھتی ہو جسنے ڈگری صادر کی ہو نہ وہ عدالت مراد ہے جسکو عدالت مرافعہ الیہ ڈگری کی سماعت

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۹ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ سنہ دفعہ ۲۳۹ و ۲۴۳ نعایت ۲۴۳ شمول ان دونوں دفعات کے منفصلاً کی عدالتہائے مطابق خفیفہ میں

اپیل کا اختیار ہے اسواسطے دفعہ ۲۲۸ کے معاینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے احکام جب قابل اپیل ہونگے تو انکا اپیل اس عدالت میں ہوگا جو اختیار سماعت اپیل اس عدالت کے رکھتی ہو (۱)

التوا اجرای | جبکہ عدالت کی رائے میں وجہ کافی بنسبت اجراء ڈگری کے جو واسطے اجراء کے منتقل کیگئی ہو ظاہر کیگئی ہو تو عدالت اجراء کنندہ ڈگری کو ضوابط محکومہ دفعہ ہذا کی پابندی کرنی چاہیے (۲) بموجب دفعہ ہذا عدالت اجراء چند روزہ کے لیے ملتوی کر سکتی ہے (۳) بہتر طریقہ یہ ہے کہ بجائے خود فیصلہ کرنے عذرات کے عذردار کو ہدایت کرنی چاہیے کہ وہ اس عدالت میں درخواست دے جسنے ڈگری صادر کی ہو (۴) جب ڈگری میں کتابت کی کوئی غلطی پائی جائے تو عدالت اجراء کنندہ ڈگری کیلئے مناسب طریق یہ ہے کہ اجراء ڈگری حسب دفعہ ہذا اسوقت تک کیلئے ملتوی کر دے جبتک کہ مدیون کی درخواست دفعہ ۲۰۶ کے بموجب ترمیم ڈگری کیلئے اس عدالت میں گذرے جس نے ڈگری صادر کی تھی (۵) اگر مدیون درخواست یکطرفہ ڈگری کی منسوخی کے واسطے دینا چاہے تو اسکو مہلت ملنی چاہیے (۶) مدیون ڈگری نے عذر کیا کہ اجراء زائد المیعاد ہے اور کوئی نوٹس حسب دفعہ ۲۴۸ اسکو نہیں دیا گیا عدالت اجراء کنندہ ڈگری نے اجراء کو اسواسطے ملتوی کیا کہ مدیون اصل عدالت میں جا کر درخواست دے (۷) اور عدالت مذکور کسی مقدمہ میں جسمیں فریب کا بیان نہو اس بیان پر ڈگری کو نامنظور نہیں کر سکتی ہے کہ مدعیان کو نامناسب طور پر نالش دائر کرنیکی اجازت دیگئی تھی (۸) عدالت جسمیں اجراء بھیجی جاوے اس بنا پر انکار نہیں کر سکتی کہ عدالت صادر کنندہ کو اختیار سماعت نتھا یا ڈگری فریب سے حاصل کیگئی درصورت شک جائز ہے کہ اجراء ملتوی کیجاوے تاکہ فریق غرض مند اس عدالت میں درخواست دیوے (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۰ ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۶۱ زیر شرح دفعہ ۲۲۸ مجموعہ ہذا۔ اور نہ وہ عدالت صادر کنندہ کے حکم دربارہ ترسیل ڈگری کے جواز کی بنسبت بحث کر سکتی ہے (۱۰)

یہ اختیار کہ مدیون ڈگری سے ضمانت طلب کیجائے یا اسکو شرائط کا پابند کیا جائے۔ | **دفعہ ۲۴۰** قبل اس کے کہ دفعہ ۲۳۹ کے بموجب حکم التوا اجراء کا یا حکم واسطے واپس دینے جائداد یا رہا کرنے ذات مدیون کے صادر کیا جائے عدالت مجاز ہوگی کہ مدیون ڈگری سے اس قدر ضمانت طلب کرے یا اسکو ایسی شرائط کا پابند کرے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں۔

(۱) الہ آباد رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۸ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۴۶ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۴۰ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۱۶ (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۸۷ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۶ ۱۸۸۲ء (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۷ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲۴ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۸۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۶۵ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷ (۱۰) ،، بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۴۔

رہائی پانیسے مدیون ڈگریکا پھر گرفتار ہونا

دفعہ ۲۴۱ - مدیون ڈگری کی جائداد کی واپسی یا خود اُسکی رہائی جو دفعہ ۲۳۹ کے بموجب عمل میں آئے مانع اسبات کی نہوگی کہ وہ جائداد مدیون کی پھر بعلت ڈگری کے جو اجرا کے لئے بھیجی گئی ہو قرق کیجائے یا وہ خود گرفتار کیا جائے ۔

معمولی طور پر جو مدیون ایک دفعہ رہا ہوجائے تو پھر اس اجراء ڈگری میں گرفتار نہیں ہوسکتا (۱)

عدالت صادر کنندہ ڈگری کا یا عدالت اپیل کا حکم اُس عدالت کو تعمیل ہونا واجب ہے جس سے استدعا کیجائے

دفعہ ۲۴۲ - ہر حکم اُس عدالت کا جسنے ڈگری صادر کی ہو یا اُس عدالت اپیل کا جسکا اوپر مذکور ہوا ہے درباب اجراء واپسی ڈگری کے اُس عدالت پر واجب التعمیل ہوگا جسمیں ڈگری اجراء کیلئے مرسل کیگئی ہو۔

اجراء ڈگریکا ملتوی رہنا تا انفصال مقدمہ فی مابین ڈگریدار اور مدیون ڈگری کے

دفعہ ۲۴۳ - اگر کسی عدالت میں کوئی نالش اُس شخص کی طرف سے جسپر اُسی عدالت کی ڈگری ہوئی ہو ڈگریدار کے نام دائر ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اگر سناسب سمجھے نالش متدایرہ کے فیصل ہونے تک ڈگری مذکور کا اجراء قطعًا یا بپابندی ایسی شرائط کے ملتوی رکھے جو مناسب معلوم ہوں۔

قانون میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ جس کے بموجب عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اُس کارروائی کے منسوخ کرنیکا اختیار ہو جسکی بموجب ڈگریدار صیغہ اجراء ڈگری میں قابض کرادیا گیا ہو احکام دفعہ ہذا مقدمہ سے متعلق نہیں ہیں جسمیں اجراء ہوچکا ہو اور اگر ڈگریدار اُس جائداد پر قابض کرادیا گیا ہو جسکی ڈگری اسکو ملی تھی (۲) وہ عدالت جسمیں ڈگری اجراء کیلئے بھیجی گئی ہو اگر اسمیں کوئی مقدمہ منجانب یا بنام ڈگریدار کے دائر ہو تو وہ اجراء ڈگری کو ملتوی کرسکتی ہے (۳) عدالت التواء سے انکار بھی کرسکتی ہے (۴) عدالت نے حکم التواء صادر کرنیمیں غلطی کی اسواسطے کہ کوئی وجہ معقول اس امر کے واسطے نہیں ہے کہ کیوں ایسا دائن جس کے حقوق محفوظ ہیں دوران نالش اہتمام ترکہ میں اپنی کفالت نافذ کرنیسے ممنوع کیا جائے (۵) اعتراض فریبی ہونے ڈگری کا منجانب شخص غیر کے نہیں ہوسکتا اگر وہ نیلام کو ملتوی کرانا چاہتا ہے تو اُس کے واسطے طریقہ یہ ہے کہ وہ نالش دائر کرے اور اس غرض کے لئے حکم امتناعی حاصل کرے (۶)

اپیل

حکم التواء کا اپیل ہوسکتا ہے (۷) حکم انکار التواء اجراء بدوران نالش مابین ڈگریدار و مدیون بھی قابل اپیل ہے (۸) دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۱۴

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷ (۳) الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۴) دہلی رپورٹ متفرق جلد ۱ صفحہ ۲۰ (۵) " کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۳۷ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۵۳ (۷) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۳ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۱ (۸) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۶۶

(د) تنازعات جو عدالت اجراء کنندہ ڈگری کی تجویز کے قابل ہوں

تنازعات کا انفصال اُس عدالت سے ہوگا جو ڈگری جاری کرے

دفعہ ۲۴۴[1] - تنازعات مفصلہ ذیل کا انفصال اُس عدالت کے حکم سے ہوگا جو ڈگری کا اجراء کرے نہ بذریعہ نالش جداگانہ کے یعنے :-

(الف) تنازعات نسبت تعداد واصلات کے جسکی بابت ڈگری میں حکم ہے کہ اُسکی تحقیقات کیجائے[2]۔

(ب) تنازعات نسبت تعداد کسی واصلات یا سود کے جس کی بابت ڈگری میں حکم ہے کہ شئے متنازعہ فیہ کی واصلات یا سود تاریخ رجوع نالش سے تاریخ اجرائے ڈگری تک یا تاریخ ڈگری سے تین برس کے گذرنے تک ادا کیا جائے[3]۔

(ج) [[4]کوئی اور تنازعات جو اُن نالش کے فریقین یا اُنکے قائم مقاموں کے درمیان پیدا ہوں جسمیں ڈگری صادر ہوئی ہو اور جو اجرائے ڈگری یا ادائے زر ڈگری یا بیباقی زر ڈگری یا التوائے اجرائے ڈگری سے متعلق ہو]۔

اس دفعہ کی کوئی عبارت ایسی نالش جداگانہ کی مانع نہ ہوگی جو اُن واصلات کی بابت ہو جو مابین تاریخ ارجاع نالش مرافعہ اولی اور تاریخ اجرائے ڈگری نالش مذکور کے ہوئی ہو بشرطیکہ ویسی ڈگری میں ویسی واصلات کی بابت کچھ تجویز نہ ہوئی ہو۔

[[5]اگر یہ تنازع پیدا ہو کہ واسطے اغراض دفعہ ہذا کے فلاں فریق کا قائم مقام کون ہے تو عدالت کو اختیار ہے چاہے اجرائے ڈگری کو علیحدہ نالش کے ذریعہ سے تنازعہ مذکور کے انفصال ہونے تک ملتوی رکھے۔ چاہے تنازعہ مذکور کا انفصال بذریعہ ایک حکم تحت دفعہ ہذا کے خود کر دے]۔

تنازعات نسبت تعداد واصلات کے جنکی بابت ڈگری میں حکم ہے کہ اسکی تحقیقات کیجائے

بموجب دفعہ ۲۱۲ جب مقدمہ واسطے دلاپانے قبضہ جایداد غیر منقولہ اور اسکی واصلات کے ہو جو مقدمہ کے رجوع ہونے سے پیشتر بابت کسی مدت کے واجب الوصول ہوگئی ہو اور نسبت تعداد واصلات کے فریقین میں تکرار ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ خود ڈگری میں واصلات کی تعداد طے کر دے یا ڈگری کی رو سے جایداد دلادے اور نسبت

---

[1] دفعات ۲۴۴ لغایت ۲۵۸ (بشمول ان دونوں دفعات کے) اور دفعہ ۲۵۹ (بجز اُس قدر کے جو زوجہ کے دلاپانے سے متعلق ہے) مقصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہیں۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم۔ [2] ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۲۱۲۔ [3] ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۲۱۱۔ [4] دفعہ ۲۴۴ کا ضمن (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۶(۱) کے ذریعہ سے قایم کیا گیا۔ [5] یہ اخیر فقرہ دفعہ ۲۴۴ کا ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۶ (۲) کی رو سے بڑھایا گیا۔

تعداد واصلات کے تحقیقات ہونیکا حکم دے اور بروقت حکم آیندہ کے تعداد مذکور کا انفصال کرے لیکن جب صرف نالش واصلات کی ہو تو تعداد واصلات ڈگری میں طے کیجاویگی ورنہ اُسکا فیصلہ آئیندہ پر نہ چھوڑنا چاہیئے (۱) دعوائے قبضہ اور زر واصلات میں عدالت کو زیر دفعہ ۲۱۱ - اختیار ہے کہ زر واصلات کو خواہ تاریخ ارجاع نالش تک دلوائے خواہ تاریخ دینے قبضہ تک اور جب کہ ڈگری میں زر واصلات کے متعلق کچھہ ذکر نہو اور جو تاریخ ارجاع نالش اور حصول قبضہ تک لگایا گیا ہو تو ایک علیحدہ نالش باقی کی زر واصلات کی بابت ہو سکتی ہے (۲)

عدالت اجرا کنندہ ڈگری دفعہ ہذا اُس عدالت سے متعلق نہیں ہے جسنے کامل طور پر ڈگری کا اجرا کر دیا ہو اور اپنے فرض بحیثیت عہدہ کو پورا کر دیا ہو دفعہ ہذا صرف اُس عدالت سے متعلق ہے جو اُس وقت ڈگری کا اجرا کر رہی ہو جبکہ کوئی درخواست متعلق اجرا کے کیجاوے (۳)

اختیار عدالت اجرا کنندہ ڈگری جو کچھہ کہ بموجب دفعہ ہذا کے عدالت اجرا کنندہ کو اختیار دربارہ تحقیقات کے ہے وہ صرف بابت تعداد واصلات کے ہے جبکہ ڈگری میں اسکی بابت ہدایت ہو (۴) اور یہہ تحقیقات اسطرح ہوگی جیسا کہ دفعات ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۷ و ۴۰۰ میں درج ہے اور مدعی رقم مندعویہ عرضی دعوے پر محدود نہیں ہے اگر زیادہ نکلے تو زیادہ کا مستحق ہے (۵) تشخیص واصلات میں عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ ڈگری کو بدل کر سود دلاوے (۶) عدالت اجرا کنندہ ڈگری جسکو پاس ڈگری بغرض اجرا منتقل کیگئی ہو متنازعہ سوال انتقال ڈگری کی بابت غور کر سکتی ہے (۷)

تعداد کسی واصلات یا سود کی جواز روئے ڈگری واجب الادا ہو جبکہ ڈگری میں حکم سود یا واصلات کا نہو تو وہ اُس ڈگری کے اجرا میں نہیں دلایا جا سکتا لیکن درخواست واسطے ترمیم ڈگری یا بذریعہ نظر ثانی یا اپیل یا اگر قانون اجازت دے بذریعہ نالش علیحدہ کے ہو سکتی ہے (۸) عدالت جسنے دراصل زر واصلات کا فیصلہ بحق دعویدار کے اسی فیصلہ میں کیا ہو جسمیں اُسنے یہ فیصل کیا ہو کہ وہ جائیداد مندعویہ غیر منقولہ کا مستحق ہے مقدار زر واصلات مذکور کو کارروائیات مابعد میں فیصل کئے جانیکیلئے باقی چھوڑ سکتی ہے گو کہ ڈگری میں

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ و نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) نمبر ۶۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ (۲۷) و ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۰ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۰ صفحہ ۲۹۵ و جلد ۹ صفحہ ۱۱۲
(۶) " " جلد ۱۴ صفحہ ۴۴ (۷) " " جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ (۸) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۶۹ء و نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و بمبئی لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸ و جلد ۶ صفحہ ۱۰۹

جو بعد میں صادر کیگئی ہو واصلات کا کوئی ذکر نہ کیا گیا ہو - کیونکہ مجموعہ ہذا میں کوئی امر مانع ایسی تجویز نالش کا نہیں ہے - اگر ڈگری میں کوئی لفظی ترک فعل ہو جاوے تو اُسکی رو سے مدعی کے استحقاق میں کچھ فرق نہیں آتا (۱) اگر حکم واصلات کا ہو نہ سود کا تو سود نہیں مل سکتا (۲) سود اس روپیہ پر جو باجرائے ایک ڈگری کے بیرون از عدالت وصول لیا گیا ہو معہ زر اصل کے کارروائیات اجرا میں وصول کیا جا سکتا ہے (۳)

جب بروئے ڈگری واجب ہو جب ڈگری قبضہ جایداد غیر منقولہ برطبق اپیل منسوخ ہو تو مدعا علیہ بذریعہ درخواست کارروائیات اجرا میں زر واصلات بابت زمانہ ابتدائی اپیل کے حاصل کر سکتا ہے گو کہ ڈگری اپیل واصلات کی بابت ساکت ہو (۴)

مانع تقریر مخالف اگر ڈگری میں زر واصلات زمانہ مابعد نالش یا سود کے دلائے جانیکا حکم نہ ہو تو اُسکو واصلات یا سود صیغہ اجراء ڈگری سے نہیں مل سکتی (۵) مگر اس خاص مقدمہ میں بذریعہ تحریر کے اقرار ادائے واصلات زمانہ مابعد کا کیا گیا اُسکی مدیون ڈگری پر پابندی اس دستاویز کی لازم ہے (۶) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۶ -

سوالات جو مابین فریقین نالش کے متعلق باجراء ڈگری یا ادائے زر ڈگری یا بیباقی زر ڈگری کے پیدا ہوں **بعدالت اجرا کنندہ ڈگری کے حکم سے فیصل کئے جاینگے** الفاظ مندرجہ عنوان صرف اُن کارروائیات سے متعلق نہیں ہیں جو کہ ڈگری داروں نے رجوع کی ہوں بلکہ اُن درخواستہائے سے بھی ہیں جو کہ مدیون ڈگری نے کی ہوں (۷)

قایم مقام دفعہ ہذا میں جو ترمیم بروئے دفعہ ۲۶ - ایکٹ ۷ ۱۸۸۸ء کیگئی ہے اسکا یہ اثر ہوا ہے کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری کیطرف جبکہ ڈگری مذکور کا اجرا کسی دوسری جگہ زیر تجویز ہو بدین غرض رجوع لانے کی ضرورت عقلاً دور ہو گئی ہے کہ قایم مقام مدیون فریق بنایا جاوے اگر مدیون اثنا کارروائی اجرا میں فوت ہو جاوے ایسی صورت میں عدالت اجرا کنندہ ڈگری بروئے دفعہ ہذا قایم مقام مذکور کو فریق بنانیکے قابل ہوتی ہے (۸) لفظ قایم مقام فریق مقدمہ جو دفعہ ہذا میں مذکور ہے اس سے وہ اشخاص مراد ہیں جنکے مقابلہ میں ڈگری کا اجرا حسب دفعہ ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۴ ہو سکتا ہے (۹) اور اطلاق دفعہ مذکور سے

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ پریوی کونسل (۲) انڈین اپیلز جلد ۸ ضمیمہ ۱ و نمبر ۳۴ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) نمبر ۴۸ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۸۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۱ (۵) نمبر ۳۴ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷

(۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۳　　(۸) نمبر ۷ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۴۵ و ۲۵۴ -

بذریعہ ادخال عذرات زیر دفعہ ۲۷۸ کے مستثنے نہیں ہو سکتی (۱) کوئی شخص جو حسب مراد دفعہ ۲۳۲ منتقل الیہ ڈگری ہو قایم مقام اس فریق نالش کا ہے جسکو ذریعہ سے اُسنے بلا توسط یا بذریعہ انتقال تحریری درمیانی یا بذریعہ اثر قانون کے نسبت ڈگری مصدرہ نالش کے حق حاصل کیا ہو (۲) اور لفظ قایم مقام مندرجہ دفعہ ہذا میں مابعد کے منتقل الیہم اور نیز وہ اشخاص جنہوں نے بلا واسطہ طور پر اُس شخص سے خرید کی ہو جس نے ڈگری حاصل کی ہو شامل ہیں (۳) اور جبکہ لفظ قایم مقام بحوالہ ڈگریدار کے استعمال کیا جاوے اور اُس میں خریدار ڈگری منجانب ڈگریداری بروے انتقال نامہ تحریری شامل ہے (۴) لفظ قایم مقام مستعملہ ضمن (ج) سے مراد ایسے شخص سے ہے جو بعد صدور ڈگری مذکور کے فریقین سے کسی کے حق کا قابض ہوتا ہے (۵) بابت قبضہ ایسی جایداد کے جسپر پابندی ایسی ڈگری کی ہو وہ شخص جو ارجاع نالش کے بعد مدیون سے حق کا دعویدار ہو اور جسکا نام حسب دفعہ ۲۷۲ درج مسل نہوا ہو مدیون ہی ہے اور دفعہ ہذا کی مراد کی رو سے اسکا قایم مقام نہیں ہے (۶) مقابلہ کرو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۵ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ وہ شخص جو اس جایداد کا بذریعہ قانونی کارروائی کے مالک ہوا ہو جو اسکے پاس بذریعہ دستاویز بیع بالوفا کے رہن کیگئی ہو اپنے راہن کا قایم مقام ہے (۷) ایک خریدار جس نے خانگی طور پر جایداد غیر منقولہ مدیون ڈگری سے خرید کی ہو حسب معنی دفعہ ہذا قایم مقام مدیون ڈگری کا نہیں ہے جہانکہ برخلاف مدیون ڈگری کے ایک سادہ ڈگری زر نقد کی ہے اور کوئی مواخذہ کسی خاص جایداد پر نہیں ہے (۸) لیکن خریدار جایداد زیر قرقی بعلت اجراے ڈگری مدیون ڈگری کا قایم مقام ہے (۹) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰ اور ایسا ہی پٹہ دار مدیون ڈگری بدوران قرقی مدیون کا قایم مقام ہے (۱۰) جو شخص متوفی ڈگریدار کے قایم مقام ہونیکا دعویدار ہو مگر اُسنے خود کو بذریعہ نالش قایم مقام ہونا ثابت نکرایا ہو اور نہ مسل میں اپنا نام درج کرایا ہو قایم مقام نہیں ہے (۱۱) مقابلہ کرو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۱۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۳۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۸۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۵۰ و جلد ۷ صفحہ ۶۷۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۷۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۸۴ و جلد ۷ صفحہ ۴۰۳ (۶) نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۴

(۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۶ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۹۴ (۱۱) نمبر ۹۷ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۹۳ و ۱۵۱۔

آفیشل آسائنی قایم مقام مدیون ڈگریکا نہیں ہے (۱) ہے (۲) لیکن دیکھو انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰ - اور نہ مرتہن قبل از ڈگری قایم مقام مدیون ڈگری کا ہے (۳) لیکن مرتہن بعد قرقی مدیون ڈگری کا قایم مقام ہے (۴) بعد مرتہن دوم جو دوران نالش بر بنائے رہن اول میں اپنے رہن کو حاصل کرے قایمقام راہن ہے (۵) جو شخص کہ ڈگری کو قرق کرادے وہ قایم مقام ڈگریدار ہے (۶) لیکن خریدار نیلام عدالت نہ تو کوئی فریق اور نہ قایم مقام کسی فریق کا ہے (۷) جبکہ خریدار نیلام کا استحقاق مدیون ڈگری کے استحقاق سے مخالفانہ ہو تو خریدار مدیون کا قایم مقام نہیں ہے (۸) اور نہ وہ فریق ثالث جسنے مدیونان ڈگری کے حق حقوق نیلام بعلت اجرائے ایک ڈگری زرنقد میں خرید کئے ہوں مدیونان ڈگریکا قایم مقام قانونی ہے (۹) لیکن دیکھو انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ - خواہ منتقل الیہ ڈگری ہی ہو (۱۰) لیکن حال میں کلکتہ ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے تجویز کیا ہے کہ لفظ قایم مقام مندرجہ دفعہ ہذا جب بحوالہ مدیون ڈگری کے استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے مراد اس کا قایم مقام قانونی ہی نہیں ہے یعنی اسکا وارث - موصی یا مہتمم ہی نہیں بلکہ اس سے مراد اسکی حق کا قایم مقام ہے اور اسمیں اسکی استحقاق کا خریدار بھی شامل ہے جو اس حد تک جہانتک استحقاق مذکور کا تعلق ہے ڈگری کا پابند ہے اور لفظ مذکور کے معنوں میں سے مدیون ڈگری کے استحقاق کے خریدار نیلام بعلت اجرا کو مستثنے کرنے کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے (۱۱) بمقدمہ حق شفع مدعی روپیہ داخل عدالت کیا لیکن اپیل میں روپیہ زیادہ بڑھگیا جس کو وہ داخل نکرسکا اسلئے ڈگری کالعدم ہوگئی تجویز ہوئی کہ خریدار حقوق مدعی کا قایم مقام زیر دفعہ ہذا نہیں ہے (۱۲) چند اوصیا نے جو حسب الحکم عدالت کام کرتے تھے (الف) سے واسطے خرچ کریا کرم موصی کے قرض لیا اور وصیت نامہ ایک وارث نے منسوخ کرادیا تجویز ہوئی کہ وارث قایم مقام اوصیا کے نہیں ہے (۱۳)

---

(۱) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۵۲ و انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۵ (۳۱۹) (۲) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۱۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳ (۳) ،، ،، مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۳۱ (۴) انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۸ (۵) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۴۲ (۶) انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰ و انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۷ (۷) انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۹ و ،، ،، کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۵ و جلد ۴ صفحہ ۱۰۴ و انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۳ و انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۷ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۲۴ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ و نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و ،، ،، بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ (۸) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۶۴ و جلد ۲۴ صفحہ ۶۱۲ (۹) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۰۵ و جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ (۱۰) ،، ،، الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ (۱۱) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۱۲ (۱۲) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۲۴ (۱۳) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۶۹ -

ورثاء بربنائے وصیت جو متوفی مدیون نے کی ہو متوفی مدیون ڈگری کے ترکہ کے قایم مقام نہیں ہیں (۱)

فریقین نالش اس دفعہ میں تذکرہ فریقین ڈگری یا ان کے قایم مقاموں کا ہے لیکن بوجہ سہو کوئی مدعی بسبب شریک کرنے ایک غیر ضروری فریق مقدمہ کے اس دفعہ سے گریز کرنیکا مجاز نہیں ہے (۲) ایک نالش تقسیم میں ایک صلحنامہ باہم فریقین کے بجز مدعا علیہ نمبر ۷ کے ہوا اور ڈگری حسب شرایط صلحنامہ مذکور حاصل کیگئی اجراء ڈگری میں مدعا علیہ مذکور بیدخل کیا گیا اور اُسنے ایک عرضی اس عذر سے پیش کی کہ ڈگری کی پابندی اسپر لازم نہیں ہے تجویز ہوئی کہ اس عذر کی تحقیقات اجراء ڈگری میں ہونی چاہئیے کیونکہ وہ فریق نالش تھا (۳) دیکھو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۲ - اور ایسا ہی جبکہ اپیل میں فریق نہو (۴) دفعہ ہذا میں یہ قیاس پہلے سے کیا گیا ہے کہ ایک ڈگری قابل نفاذ منجانب ڈگریدار بخلاف اس شخص کے موجود ہے مابین جسکو اور ڈگریدار کے وہ سوال پیدا ہوتا ہے جسکا کہ اسمیں حوالہ دیا گیا ہے اُسکا کوئی تعلق اُن سوالات کے ساتھ نہیں ہے جو مابین ڈگریدار اور اُن اشخاص کے پیدا ہوں جنکو کہ برخلاف کوئی ڈگری قابل اجراء موجود نہو (۵) چنانچہ خریدار حقوق مدیون جو بعلت اجراء ڈگری زر نقد کے ہو فریق اس مقدمہ کا نہیں ہے (۶) وہ شخص فریق مقدمہ ہے جو غلطی سے فریق مقدمہ بنایا گیا تھا - لیکن بعد میں تاثیر ڈگری سے بری کیا گیا (۷) اور وہ مدعا علیہ جو نالش سے خارج کیا گیا ہو (۸) اور وہ اشخاص جو ابتداء میں ایک نالش کے فریق بنائے گئے ہوں لیکن جو صریح طور پر عمل ڈگری صدرہ بنالش مذکور سے مستثنے ہو گئے ہوں (۹) فریق نالش نہیں ہیں مگر جب شخص ثالث مدعا علیہ بنایا گیا ہو اور بعدہٗ تاثیر ڈگری سے بری کیا گیا ہو لیکن عدالت اپیل اس کو خارج کر دینے کا حکم دے تو وہ فریق مقدمہ ہے (۱۰) اور وہ مدعا علیہ جس کے برخلاف ڈگری تو نہ صادر کیگئی ہو لیکن اجراء میں اسکے حقوق پر حملہ کیا جاوے زیر دفعہ ہذا فریق نالش ہے (۱۱) نیز دیکھو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۶۱ - خریدار ڈگری اس سوال میں جو مابین اُسکے اور اُسکے بایع کے پیدا ہو فریق نہیں ہے (۱۲) نہ خریدار جایداد کا جو اجراء ڈگری میں نیلام ہوئی ہو اور ایک غیر شخص دعویدار ہو (۱۳) نہ وہ ڈگریداران جو تقسیم جایداد مدیون میں تنازعہ کرتے ہوں (۱۴)

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۰۲ و (۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۷۴ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۴۶ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۲۱ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۱ و ،، ،، مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۶ (۸) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۵ (۹) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۲ و جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ و جلد ۱ صفحہ ۷۴ و ،، ،، کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۴ - (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۱۰ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۰ (۱۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ (۱۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۱ (۱۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۵ (۱۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۹ -

نہ وہ تیسرا شخص جو نیلام جائیداد معروفہ کی نسبت اعتراض کرے (۱) نہ وہ ڈگری داران جو آپس میں بمخالفت ہمدگر جائیداد مدیون کو قرق کراتے ہوں (۲) نہ وہ شخص جو دعویدار بذریعہ ایسے استحقاق کے ہو جو مدعا علیہ نے بعد رجوع دعوے پیدا کیا ہو (۳) نہ کلکٹر جو زیر دفعہ ۳۲۰ دعوے رسوم کا کرتا ہو (۴) جو شخص بحیثیت قائمقامی نالش کرے وہ حسب منشے دفعہ ہذا فریق مقدمہ ہے (۵) الف نے ایک ڈگری بخلاف (ب) بطور امین مندر حاصل کی بعد ازاں استحقاق (ب) کا بحیثیت امین بذریعہ ڈگری باطل کیا گیا اور استحقاق (س) قرار دیا گیا تجویز ہوئی کہ (س) قائم مقام (ب) کا ہے (۶) ایک مندر کے پنڈت کو از روئے ایک ڈگری کے یہ اختیار عطا ہوا تھا کہ ایک زمیندار ماتحت کا افسردہ نامزد کرے جس کو جج ماتحت پسند کرے تجویز ہوئی کہ وہ شخص جسکی نامزدگی ہوئی ضروری فریق مقدمہ کا ہے۔ اور معاملہ متعلق اجراء ڈگری ہے (۷) اور وہ شخص جو قبل صدور ڈگری کے تعمیل ڈگری یا جزو ڈگری کی بابت ضامن ہو فریق مقدمہ ہے (۸) لیکن جو بعد ڈگری ضامن ہو وہ فریق نہیں (۹) وہ شخص جو اس امر کا ضامن ہوتا ہے کہ مدیون ڈگری دیوالیہ قرار دیئے جانیکی درخواست دیگا حسب منشاء دفعہ ہذا کوئی فریق مقدمہ نہیں ہے (۱۰) ڈگری سواخذہ گذارہ بر جائیداد خاندانی میں پسران مدیونان متوفی کوئی ضروری فریق نہیں ہیں (۱۱)

متعلق اجراء ڈگری

دیکھو دفعہ ۲۳۲ و ۲۵۸ و ۲۶۴۔ ایکٹ ہذا۔ الفاظ ’’اجراء سے متعلق ہو‘‘ مندرجہ دفعہ ہذا ضمن (ج) کو مضمون حکم مصدرہ یا جہانتک یہ توسیع دیگئی ہے تک محدود کرنے چاہئیں اور انمیں کوئی اقرار نسبت نہ اجراء کرانے ڈگری کے شامل نہیں ہوتا اور ایفاء ڈگری کے بعد معاملہ مابین فریقین سے پیدا ہونا لازم ہے (۱۲) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۴۔ لیکن دیکھو لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۷۔ جہانکہ الفاظ مذکور کی محدود تعبیر نہیں کیگئی۔ سوال متعلق اس جائیداد کے جو ڈگری کا امر مدعا بہا ہو لیکن وہ تحت تصرف عدالت ہو جاوے چونکہ مابین فریقین نالش کے پیدا ہوتا ہے اسلئے وہ متعلق اجراء ڈگری ہو چنانچہ جہانکہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱ وصفحہ ۲ پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۳ ۱۸۸۹ء (۲) وائمن رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۹۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۱۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۷ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۸۵ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۲ (۶) ،، ،، جلد ۹ صفحہ ۸۰ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۸ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۰ ۱۸۸۶ء (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۹ ۱۸۸۸ء (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۸ و ۱۸۵ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۸ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۔

بجہہ زیورات کا قبضہ دوران نالش میں عدالت کے عہدہ دار سے حاصل کیا گیا تہا اور برطبق ڈگری مدعی نصف کا مستحق قرار دیا گیا تو باقیماندہ نصف کی حوالگی کے متعلق جو سوال پیدا ہوا وہ متعلق اجرائے ڈگری قرار دیا گیا (۱) نیز دیکہو نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ ۔ حکم مشعر انکار بحالی نیلام متعلق اجرائے ڈگری ہے (۲) لیکن بعد ہو جانے قطعی حکم نیلام کے اگر کوئی سوال اسکی نسبت پیدا ہو تو وہ متعلق باجرائے ڈگری نہیں (۳) دفعہ ہذا اس تنازعہ سے بھی جو ادن فریقہائے کے درمیان جنکا ذکر دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے ایک ڈگری کے اجرا کے متعلق بعد اسکے کہ اس ڈگری کا اجرا کیا گیا ہو پیدا ہو ویسی ہی متعلق ہے جیسی کہ اس تنازعہ سے جو کسی ڈگری کے متعلق ڈگری مذکور کی اجرا ہونے سے پہلے فریقہائے مذکور کے درمیان ہو (۴) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۷ ۔

نہ جمع کرنا اُس شخص کا جو مشتری نیلام ہے اور نہ لینا عہدہ دار کا اُس طریق پر جو دفعہ ۳۰۶ میں محکوم ہے ایک ایسا امر ہے جسکی تحقیقات اجرائے ڈگری میں ہونی چاہئے (۵) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۳ جبکہ سوال متعلق اس امر کے ہو کہ آیا زرثمن بین المیعاد عدالت میں داخل کیا گیا تہا یا نہیں ایک سوال مابین فریقین نالش ہونیکے باعث متعلق اجرائے ڈگری ہے (۶) برطبق درخواست اجرائے ڈگری منجانب منتقل الیہ ڈگری کے مدیون نے یہ عذر کیا کہ اسنے بعض جائداد غیر منقولہ سایل کے نام اس امر کے عوض منتقل کی تہی کہ وہ زرڈگری اصلی ڈگریدار کو ادا کردیگا اور کہ سایل نے زر مذکور کا ایفا کردیا ہے لیکن اسکے بعد میں ڈگری مذکور کو اپنے نام منتقل کراکر بجائے اسکے کہ ڈگری مذکور کا ایفاء داخل کرنا فریبًا درخواست گذرانی ہے ۔ ایفاء مذکور زیر دفعہ ۲۵۸ تصدیق نہ کیا گیا تہا تجویز ہوئی کہ بیانات مدیون کے بیجا ہونیکے متعلق تحقیقات کیجانی چاہئے (۷) اور جبکہ ایک ڈگری کا تصفیہ بیرون از عدالت مابین ڈگریدار و مدیون کے کیا گیا ہو لیکن اسکی تصدیق عدالت میں نہ کی گئی ہو اور ڈگریدار فریبانہ طور پر ڈگری کا اجرا کراکر نیلام میں جائداد مدیون خود خرید کرلے تو مدیون تصفیہ ڈگری کو ثابت کرتے اور نیلام کے منسوخ کرانیکا مستحق ہے (۸)

اصلیت حکم ۔ جج نے اہل کمیشن کی رپورٹ کو بحال رکہا جب مدعا علیہم نے ملاحظہ حساب کتاب کا نہ کرایا تو وہ انکار حسب منشاء دفعہ ہذا حکم نہیں ہے (۹) ایسا حکم جسکی رو سے یہ ہدایت ہو کہ حساب تیار کیا جائے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۳ و جلد ۲۱ صفحہ ۱۸ و جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۴ و ۹۳۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۳ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۸۷ ۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۴۳ (۶) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ ۔ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۰ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۶ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۸۷ ۔

بمنزلہ حکم از قسم ڈگری اخیر نہیں ہے (۱) ایک ہندو بیوہ نے بعض جایداد رہن کی اور بذریعہ اقرارنامہ کے ایک وارث مابعد کے حوالہ کردیا بعدہٗ مرتہن نے بربنائے رہن مذکور بمقابلہ بیوہ نالش کی اور وارث کو اس بنیاد پر کہ وہ قابض جایداد مرہونہ تھا بطور ایک فریق کے شامل نالش کیا اور ڈگری زرنقد بمقابلہ بیوہ صادر ہوئی - اپیل میں بیوہ فوت ہوگئی اور وارث کا نام بطور اسکے وارث کے داخل کرایا گیا مرتہن نے ڈگری کو بمقابلہ جایداد مرہونہ جاری کرانا چاہا جو اسکو بطور وارث جایز شوہر بیوہ کے وراثتاً ملی تھی - تجویز ہوئی کہ یہ بحث ایسی نہیں ہے جو اجراء ڈگری میں پیدا ہوئی (۲) (ب) نے ایک ڈگری بربنائے تصفیہ حساب کے جو ساتھہ (د) بحیثیت امانتدار ایک مٹھ کے حاصل کیا گیا تھا حاصل کی کہ استحقاق (د) بحیثیت امین بعد ازان بذریعہ ڈگری زایل ہوگیا اور اس کا اقرار دیا گیا (ب) نے درخواست کی کہ ڈگری جایداد مٹھ پر جاری کیجاوے اور اسکا نام بجائے (د) کے قایم کیا جاوے - تجویز ہوئی کہ تصفیہ اس امر کا کہ قرضہ واسطے مٹھ کے لیا گیا تھا بحث متعلق اجراء ڈگری نہیں (۳) اور یہ کہ جس شخص نے ڈگری میں رضامندی ظاہر کی تھی کوئی اختیار نسبت رضامندی مذکور کے نہیں رکھا تھا (۴) منشاء دفعہ ہذا کا یہ مفہوم ہے کہ اجراء ڈگری میں کوئی ایسا امر مابہ البحث اور نزاعی ہونا ضروری ہے جو بطرح پر قطعاً تجویز اور ختم کیا گیا ہو کہ پابندی اسکی فریقین کا روئداد پر ہو اور یہ ضرور ہے کہ وہ بالفاظ صریح متعلق تعمیل یا ایفاء بیباقی ڈگری کے ہو (۵) عدالت اجراء کنندہ بعد صدور ڈگری کے تجویز حقوق فریقین بلحاظ ایسی حالت واقعات کے جو ان واقعات سے جو سوال و جواب کے کاغذات سے ظاہر ہوتے ہوں بالکل مختلف ہوں اور بعد صدور ڈگری کے پیدا ہوئے ہوں نہیں کرسکتی (۶) دفعہ ہذا اس نالش پر متعلق نہیں ہے جو دو مدیونان میں سے ایک نے جو کامل ایفاء ڈگری کے لیے مجبور کیا گیا ہو بخلاف دوسرے شریک یا مدیون ڈگری کے واسطے حصہ رسدی کے دایر کی ہو (۷) اور نہ اس نالش سے جو مدعی نے واسطے دلاپانے حصہ رسدی خرچہ اجراء کے دایر کی ہو (۸) اور نہ ان کارروائیات سے جو بعد نیلام عمل میں آویں (۹)

احکام و سوالات جو داخل دفعہ ہذا ہیں

دفعہ ہذا میں یہ قیاس کیا گیا ہے کہ وہ سوالات جنسے کہ وہ متعلق ہے ایسے ہیں جنکا آخری فیصلہ کارروائیات اجراء میں کیا جاسکتا ہے اگر ایسا نہ کیا جاسکے تو دفعہ ہذا کو کوئی تعلق نہیں کہتی عدالت کو چاہئیے کہ غذر منشاء کو ملحوظ رکھے نہ کہ اس امر کو کہ فلاں شخص نے کیا ہے نہ کہ فلاں نے (۱۰) جب بعد ڈگری

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۷۳ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۴ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۰ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۳۹ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۰ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۹۵ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۶ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۱۶ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۵ –

مدیون فوت ہو جاوے اور اسکے قایم مقام اسکی فریق کئے جاویں تو اگر ان ورثا میں سے کوئی یہ عذر کرے
کہ جائیداد مقروقہ خاص میری ہے تو یہ بحث داخل دفعہ ہذا ہے (۱) مگر جبکہ مدیون ڈگری دعوے یا عذر
بجانب ایسے اشخاص ثالث کے کرے کہ جنکی طرف سے کوئی شخص روبروے عدالت کے حاضر نہو تو جو حکم صادر ہو
بطور حکم حسب دفعہ ۲۸۰ کے متصور ہونا چاہیے (۲) یہ سوال کہ آیا ایک شخص جو ایک متوفی فریق نالش کا
قایم مقام بیان کیا گیا ہو ایسا قایم مقام ہے اور نیز یہ سوال کہ آیا وہ جائیداد جسکو کہ برخلاف اجرا کی استدعا
کی گئی ہے اور جو متوفی کے قایم مقام کے قبضہ میں ہے فی الواقعہ متوفی مذکور کی ملکیت تھی نہ کہ قایم مقام مذکور
کی جداگانہ جائیداد - ایسے سوالات ہیں جنکا تصفیہ زیر دفعہ ہذا کیا جانا چاہیے نہ کہ بذریعہ جداگانہ نالش کے (۳)
جہانتک مدیون ڈگری کا قایم مقام ایک ذاتی دعوے اُس جائیداد کی نسبت کرے جو بطور ترکہ مدیون ڈگری بقبضہ قایم
مقام مذکور کے قرق کیگئی ہو تو دعوے کی تحقیقات برطبق اجرا زیر دفعہ ہذا کیجانی چاہیے - اور جب یہ سوال
مابین ڈگریدار و قایم مقام مدیون ڈگری کے پیدا ہو کہ آیا وہ جائیداد جو بقبضہ قایم مقام مذکور ہے متوفی
کا ترکہ ہے یا نہیں تو سوال مذکور کا بھی فیصلہ زیر دفعہ ہذا عدالت اجرا کنندہ ڈگری سے کیا جانا چاہیے (۴)
مدیون کا یہ عذر کہ جائیداد ہبہ کر چکا ہوں متعلق اجرا ہے (۵) تمام امورات متعلق قرقی یا نیلام جائیداد کے (۶)
یا خریداری منجانب ڈگریدار زیر دفعہ ۲۹۴ (۷) یا تقرری رسیور نالش اہتمام میں (۸) یا حکم دینے ضمانت کا زیر دفعہ ۵۴۶
(۹) یا بابت تعداد اسکی (۱۰) یا حکم قید بعلت اجرای ڈگری (۱۱) حکم التوا کا بذریعہ عدالت صادر کنندہ ڈگری خواہ
بذریعہ اس عدالت کے جس کے ہاں ڈگری اجرا کیلئے بھیجی گئی (۱۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۱۴ -
یا حکم التواء ڈگری (۱۳) یا یہ کہ مدعی قبضہ بطور مالک کے حاصل کرے نہ واقعی (۱۴) یا مدعی اس سے زیادہ کا مستحق نہیں ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۴ و
۳۳۴ و جلد ۹ صفحہ ۶۰۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۸۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۷ و جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ و
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۲ و جلد ۷ صفحہ ۱۱۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۸۰ و ۱۲۴ و ۱۸۸۱ء و نمبر ۸۰ ۱۸۸۴ء و انڈین
لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۶ و جلد ۲
صفحہ ۷۵۲ و جلد ۸ صفحہ ۶۲۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۱۴ صفحہ ۵۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳ (۴) ،، ،، بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۷ (۵) نمبر ۹ ۱۸۸۹ء
پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۲ (۷) انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۰۸ و جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۴ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۴۷ (۱۰) ،، ،، بمبئی جلد
صفحہ ۳۴ (۱۱) نمبر ۹۹ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ و جلد ۵ صفحہ ۳۷۳ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۹ -
(۱۴) ،، ،، کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۷۲

جس وقت کہ اُسنے دعوے کیا تھا گو ڈگری برضامندی صادر ہوئی ہو (۱) یا یہ سوال کہ کیا مدعا علیہ کو حق خیلکاری حاصل ہے (۲) یا یہ سوال کہ بقبضہ خیلکاری مطابق رواج کے قابل نیلام ہے یا نہیں (۳) یا سوال درباره اس امر کے کہ آیا مقبوضہ خیلکاری مستوجب نیلام ہے یا نہیں (۴) یا بعد سوال متعلق موجودگی و جواز ایک اقرار نامہ قبل صدور ڈگری کے بجانب ڈگریدار درباره وصول نکرنے اس خرچہ کے جو بروئے ڈگری کے دلایا جاوے (۵) یا کہ آیا جایداد متنازعہ ازاں مدیون ڈگری یا علاقہ نامبردہ ہے یا نہیں (۶) یا جایداد قابل نیلام نہیں ہے (۷) یا جایداد بوجہ ہونے خدمتی وطن کے قابل قرقی و نیلام نہیں (۸) یا یہ کہ جایداد جدی نہیں ہے (۹) یا یہ کہ ڈگری بذریعہ فریب جاری ہوئی ہے جبکہ زایدالمیعاد ہے (۱۰) یا جس عدالت سے جاری ہوئی ہو اسکو اختیار نہیں ہے (۱۱) یا جو حکم بوجہ اس فریب کے ہوا جو قرضخواہ نے مدیون پر بابت فروخت کے کیا تھا جس کے سبب سے جایداد کم قیمت پر فروخت ہوئی (۱۲) یا کوئی اور قسم کا ڈگریدار فریب کرے (۱۳) ڈگری مشعر تقرر منتظم جایداد وقف مذہبی کے اجرا میں اگر نامزدگی منتظم کی نسبت بحث ہو تو صیغہ اجرائے ڈگری سے طے ہونی چاہیئے کیونکہ وہ بحث متعلق حق کے مابین فریقین نالش کے ہے (۱۴) نیز سوال بنسبت بدنظمی جایداد کا صیغہ اجرائے ڈگری میں اٹھایا جاسکتا ہے (۱۵) درخواست استرداد نیلام بربنائے اسوجہ کے کہ ڈگری یکطرفہ منسوخ کی گئی ہے دفعہ ہذا کی ذیل میں آتی ہے (۱۶) درخواست استرداد نیلام بروجہ فریب دفعہ ہذا کی ذیل میں آتی ہے خواہ خرید ایک شخص ثالث نے کی ہو (۱۷) لیکن اس صورت میں جبکہ بیان فریب کے ثابت کرنیکی کوشش کیگئی ہو (۱۸) جبکہ سوال متنازعہ کا تعلق اجرا یا ایفا یا ادائے ڈگری کے ساتھ ہو تو اسکی تجویز زیر دفعہ ہذا ہونی چاہیئے (۱۹) چنانچہ جبکہ ایک نالش شراکتی میں رقم یافتنی کوٹھی کی نسبت یہ حکم دیا جاوے کہ مدعا علیہم رقم مذکور

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۷۳ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۴
(۳) ,, ,, کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ و جلد ۶ صفحہ ۲۷۳ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۵
(۵) ,, ,, بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۹۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۰
(۷) ,, ,, الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۹۳ و جلد ۸ صفحہ ۱۴۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۰۳ و جلد ۹ صفحہ ۶۸۳ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۲۸ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۰۸ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۵ و بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷ (۱۱) انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۷ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۳ (۱۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۱۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۸ و جلد ۹ صفحہ ۴۶۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۶۹ و جلد ۸ صفحہ ۹۰۳ و جلد ۹ صفحہ ۶۰۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۵۶
(۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ (۱۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۷ (۱۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۱۰ (۱۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۳۳ (۱۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۶۰
(۱۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۷

وصول کرکے نصف مدعیان کو ادا کریں تو مدعیان اپنے نصف حصہ کے کارروائی اجراء میں وصول کرنیکے مستحق ہیں نہ کہ بذریعہ نالش جداگانہ کے (۱) کارروائی دفعہ ہذا حسب منشاء دفعہ ۱۲ مجموعہ ہذا کوئی نالش نہیں (۲) نمبری نالش نہیں ہو سکتی حکم مندرجہ دفعہ ہذا مشعر انکار جداگانہ نالش دربارہ فیصل کرانے اُن سوالات کے جو مابین فریقین اُس نالش کے پیدا ہوں جسمیں کہ ڈگری صادر ہوئی ہو اور جنکا تعلق اُسکی اجراء کے ساتھ ہو نہ صرف مانع ایک نالش مابین فریقین یا اُن کے قایم مقامان کا ہے بلکہ اُس نالش کا بھی مانع ہے جو کہ ایک فریق یا اُسکے قایم مقام نے بخلاف ایک خریدار نیلام بصیغہ اجراء ڈگری مذکور کے کی ہو جبکہ غرض ایک ایسے سوال کے فیصل کرانے کی ہو جو کہ مناسب طور پر مابین فریقین یا اُن کے قایم مقامان کے متعلق بہ اجراء یا ادا یا ایفاء زر ڈگری کے پیدا ہو (۳) دفعہ ہذا اس نالش کی مانع ہے جو چند ایسے سوالات کے فیصل کئے جانیکے واسطے دایر کیگئی ہو جو اسمیں خاص کرکے گئے ہیں لیکن کسی ایسی تنقیح کے فیصل کئے جانیکی مانع نہیں ہے جو سوالات مذکور میں شامل ہو اگر تنقیح مذکور ایک نالش کے مدعاعلیہ کی تحریک سے اُٹھائی گئی ہو (۴) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۶ - اور جبکہ ایک تنقیح جو ایک ڈگری کے اجراء سے پیدا ہوتی ہو زیر دفعہ ہذا اُٹھائی نہ گئی ہو اور نہ فیصل کیگئی ہو تو مدعاعلیہ ایک جداگانہ نالش مابعد دایر کر سکتا ہے اور اسمیں تنقیح مذکور اُٹھا سکتا ہے (۵) دفعہ ہذا بالکل کسی نالش کی مانع نہیں ہے بلکہ اس امر کی مانع ہے کہ کسی نالش مابعد میں جو ایک ہی فریقین ڈگری کے مابین ہو کوئی دادرسی عطا کیجائے جو عدالت اجراء کی کارروائی اجراء میں مزاحم ہو - چنانچہ جس صورت میں کہ ڈگری کا ایفاء کسی ایسے معاہدہ کی رو سے کیا گیا ہو جو کہ عدالت سے باہر ہوا ہو اور اسکا ایفا عدالت سے تصدیق نہ کیا گیا ہو تو نالش مابعد بربنائے معاہدہ مذکور اگر نالش کا منشاء یہ ہو کہ ڈگریدار کو اپنی ڈگری کی اجراء کرانے سے باز رکھا جائے قابل سماعت نہیں ہے (۶) کوئی جداگانہ نالش بربنائے حکم مصدرہ زیر دفعہ ۲۵۸ کے نہیں ہو سکتی کیونکہ سوال مذکور مابین فریقین امر تجویز شدہ ہوتا ہے (۷) جبکہ اس مدعاعلیہ کی جایداد پر اجراء ڈگری میں حملہ کیا جائے جو کہ نالش سے بری الذمہ کیا گیا ہو اور جسکے مقابلہ میں نالش خارج کیجاکر ڈگری دیگر مدعاعلیہ کے برخلاف دیگئی ہو تو نالش دلا پانے قبضہ جایداد مذکور کے علیحدہ نہیں ہو سکتی بلکہ اُسکو اجراء ڈگری ہی میں سوال مذکور کا فیصلہ کرانا چاہئے تھا (۸) جبکہ ایک فریق ڈگری وکارروائیات مابعد بغرض اجراء ڈگری مذکور نے اجراء اور جایداد کو نیلام ہونے سے باز رکھا ہو اور نیلام نہ کیا ہو تو جایداد نیلام کردہ مذکور کے دلا پانیکی نالش نہیں ہو سکتی (۹) کوئی نالش جداگانہ اس نیلام کے

(۱) نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۶ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۸۶ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۵ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۵ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۳ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۶ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۱ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۳

منسوخ کرانیکے واسطے نہیں ہوسکتی جو بعلت اجرا ایک ڈگری کے عمل میں آیا ہو اسوجہ پر کہ ڈگری کا تصفیہ عدالت سے باہر کیا گیا تھا جبکہ کسی ایسے تصفیہ ڈگری کی تصدیق عدالت سے نہ کرائی گئی ہو (۱) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۶ ۔ نالش واسطے منسوخی نیلام منجانب ایک منجملہ چند نابالغان کے بعد حصول سن بلوغ کے نہیں ہوسکتی درحالیکہ نالش اول میں کہ جسکی ڈگری کی اجرا میں جائیداد قرق کیگئی ہو ان کی طرف سے کلکٹر بحیثیت کورٹ آف وارڈس کے حاضر آیا ہو (۲) نالش منجانب مرتہن بغرض نفاذ ایک ڈگری سابقہ کے مدین مستدعا کہ جائیداد راہن کا اہتمام کیا جاوے اور وہ جائیداد جو تابع رہن ثابت ہو نیلام کیجاوے نہیں ہوسکتی (۳) نالش قبضہ اس وجہ پر کہ ڈگریدار مدعاعلیہ نے کل زرثمن تاریخ مقررہ تک ادا نہیں کیا اور ڈگری کالعدم ہوگئی ہے علیحدہ نہیں ہوسکتی (۴) نالش واسطے استرداد اس حکم کے جسکی رو سے جائیداد قرقی سے واگذار کیگئی ہو علیحدہ نہیں ہوسکتی (۵) اور نالش واسطے منسوخی نیلام اسوجہ پر کہ جائیداد جدی نہیں ہے (۶)

نالش واسطے استرداد نیلام منجانب راہنان بربنا اسوجہ کے کہ نیلام خلاف احکام دفعہ ۹۹ - ایکٹ انتقال جائیداد کے عمل میں آیا ہے علیحدہ نہیں ہوسکتی بلکہ اس سوال کا فیصلہ کارروائیات اجرا میں کیا جانا چاہئے کیونکہ وہ متعلق اجرا ڈگری مابین فریق نالش کے پیدا ہوا تھا (۷)

جب کہ نیلام منسوخ کیا گیا اور مدیون نے درخواست واسطے قبضہ کے کی جو نامنظور ہوئی تجویز ہوئی کہ علیحدہ نالش نہیں ہوسکتی (۸) نالش دیوانی اس شخص کیطرف سے جو ڈگری مذکور سے غرض رکھتا ہو اور اجرا ڈگری کی کارروائی سے ناراض ہو علیحدہ نہیں ہوسکتی (۹) دیکھو نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔ نالش ہرجانہ منجانب مدیون بوجہ بضابطگی نیلام کرانے میں واقعہ ہو علیحدہ نہیں ہوسکتی (۱۰) نالش منجانب خریدار نیلام جو ڈگریدار بھی تھا واسطے قبضہ جائیداد نیلام شدہ کے علیحدہ نہیں ہوسکتی (۱۱) نالش دربارہ اس امر کے کہ جائیداد نیلام کردہ مدیون کی ملکیت نہیں ہے علیحدہ نہیں ہوسکتی (۱۲) مدعی نے ڈگری حق شفع اراضی کی پاکر دخلیابی کی بابت اجرا کرایا عدالت ماتحت نے یہ سمجھکر کہ ڈگری قبضہ کے واسطے نہیں ہے درخواست

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۲۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۴۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۴۷ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۲ء (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۵ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۸ (۷) " " " جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۸۹ (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۷۹ء (۱۰) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۱ء (۱۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۸۰ء (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۴ -

نامنظور کی اور ہدایت کی کہ مدعی تقسیم کا دعویٰ کرے تجویز ہوئی کہ حق شفع کی ڈگری ڈگری قبضہ کی ہے اسلئے اسکا اجرا ہونا چاہئیے (۱) جبکہ مرتہنان اول و دوم نے ڈگریہائے بربنائے رہن مالے خود حاصل کرلی ہوں اور مرتہن دوم نے روپیہ داخل عدالت کردیا ہو جس کو کہ مرتہنان نے وصول کرلیا تو نالش منجانب مرتہن مالبعد بابت اس امر کے کہ مدعاعلیہم کا حق انفکاک زائل ہوگیا ہے اور ایک قطعی حکم بیعبات صادر فرمایا جاوے علیحدہ نہیں ہوسکتی بلکہ اس امر کا فیصلہ بصیغہ اجرا ہونا چاہئیے (۲)

اصلی ڈگری | جو روپیہ بموجب ڈگری وصول ہوا ہو وہ بذریعہ نالش بزری وصول نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ ڈگری یا حکم جس کے ذریعہ سے وہ وصول ہوا تھا قایم ہو اسواسطے کہ اصول قانون یہ ہے کہ ہر ڈگری یا تجویز جبتک کہ وہ عدالت اعلےٰ سے منسوخ نہو جایز اور صحیح ہے اور جب وہ منسوخ ہوجائے یا عدالت اعلےٰ سے اسکے خلاف فیصلہ صادر ہوجائے تب وہ بذریعہ کارروائی متفرقہ یا بذریعہ نالش وصول ہوسکتا ہے (۳) نالش بابت قیمت اس فصل کے جو مدعاعلیہم اس زمانہ میں اٹھالیگئے جب وہ ازروے اپنی ڈگری کے دخیل تھے ممنوع نہیں ہے (۴) جو سوال متعلق اجرائے ڈگری یا ادائے زر ڈگری یا ایفائے زر ڈگری کے ہو اسکی بابت علیحدہ نالش ہوسکتی ہے چنانچہ جب (الف) نے (ب) کے برخلاف نالش کی جو خارج ہوگئی اور (ب) نے ڈگری خرچہ حاصل کی جس کے اجرا میں سنی (الف) کی بعض جایداد منقولہ قرق کراکر خرید لی اور بر طبق اپیل ڈگری بحق (الف) بحال ہوئی تو نالش منجانب (الف) واسطے قیمت اُن فصلوں کے جو مدعاعلیہ (ب) نے بدوران ابتدائی اپیل کاٹ لئے تھے ہوسکتی ہے (۵) لیکن جو عدالت اس ڈگری کو منسوخ کرے جس کے بموجب قبضہ جایداد دیا گیا ہے اس کے ساتھ زر واصلات کا جو بزمانہ قبضہ مذکور حاصل ہوا ہو حکم صادر کرسکتی ہے (۶)

بیدخلی | جو شخص اجرائے ڈگری میں بیدخل ہو اسکا چارہ کار صیغہ اجرائے ڈگری سے ہونا چاہئیے (۷) جو روپیہ غیر واجب الادا وصول کیا گیا ہو وہ بذریعہ درخواست صیغہ اجرائے ڈگری سے وصول ہوسکتا ہے (۸) جب مدیون ڈگری نے عذر کیا کہ جس اراضی کا ڈگریدار کو دخل دیا گیا ہے وہ ڈگری میں داخل نہیں ہے تو درخواست بابت واسطے حصول قبضہ کے اجرائے ڈگری میں ہی ہوسکتی ہے (۹) لیکن اگر افسر اجرا کنندہ خلاف منشا الیہ ڈگری

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۶۹ء (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ (۳) مور انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۷ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۱ (۶) ،، ،، ،، جلد ۴ صفحہ ۴۰۸ (۷) مدراس لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۰ و جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ (۸) ،، ،، الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۱ و جلد ۳ صفحہ ۷۹ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۹ -

عمل کرے تو اسکا فعل ایسا نہیں ہے جسکا صرف رہونا اجرائے ڈگری میں سمجھا جاوے اور اسلئے مدیون واسطے منسوخی اس کارروائی کے نالش کرسکتا ہے (۱) اور جبکہ کوئی جائداد عرضی دعوے میں غلطی سے شامل کیگئی ہو تو دفعہ ہذا اُسکی بابت جداگانہ نالش مالبعد میں دائر کرنیکی مانع نہیں ہے (۲)

نہ اجرا کرانا اگر کوئی شخص ڈگری دخل حاصل کرے اور مابین میعاد اسکا اجرا نکرائے تو اسکو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے فریق مخالف یا اس کے قائم مقام پر نالش جدید دائر کرے (۳) لیکن اگر بطور خود لیلیے اور بعدازاں بیدخل ہو جائے تو نالش جدید ہوسکتی ہے (۴) ایسے ہی جبکہ ڈگری اعادہ حقوق زناشوئی کی کبھی جاری نہیں کرائی گئی تھی لیکن عورت بطور خود اپنے خاوند کے ہمراہ دو ماہ تک آباد رہی اور بعدازاں چلی گئی تو تجویز ہوا کہ نالش جدید ہوسکتی ہے (۵)

نالش نمبری ہوسکتی ہے اگرچہ عام قاعدہ یہ ہے کہ نالش نمبری واسطے منسوخی اس حکم کے جو اجرائے ڈگری میں صادر ہوا ہو اور جو فریقین کو پابند کرتا ہو نہیں ہوسکتی (۶) لیکن یہ قاعدہ متعلق نہیں ہے جب کہ حکم بلا اختیار صادر کیا گیا ہو (۷) مثلاً جہانکہ اجرائے ڈگری بقایا لگان میں عدالت نے جائداد غیر منقولہ کاشتکار پیشتر نیلام کرنے جائداد منقولہ کے نیلام کردی۔ تو تجویز ہوئی کہ واسطے منسوخی نیلام کے نالش نمبری ہوسکتی ہے (۸) جو ڈگری بذریعہ فریب یا سازش کے حاصل کیجاوے اس کی اور نیلام منعقدہ باجرائے ڈگری مذکور کی منسوخی کی بابت بھی نمبری نالش ہوسکتی ہے (۹) اور صرف منسوخی نیلام کی بابت بھی بربنائے فریب نالش ہوسکتی ہے۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ جسکو روسے فیصلہ مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۷۶۹ منسوخ کیا گیا۔ اُس ڈگری کے جواز کی نسبت جس کے اجراء کی استدعا کی گئی ہو کارروائیات اجراء میں عذر نہیں کیا جاسکتا بلکہ علیحدہ نالش کرنی چاہیئے (۱۰) جب ایک ڈگری میں نیلام خاص جائداد مرہونہ کا اجرا کیا جارہا ہو تو وہ اشخاص جو کارروائیات

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۶ و ویکلی نوٹس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۴ (۳) بمبئی لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴ و مدراس لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۸۶ء (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵۷ سنہ ۱۸۸۴ء (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۲۷ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۰ (۷) ” ” الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۰ - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۱۵۶ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۹ و جلد ۲۱ صفحہ ۶۰۵ و جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۶ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۵ و صفحہ ۳۶۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۷ و بنگال لارپورٹ جلد سپلیمنٹ صفحہ ۳۷۹ و ویکلی رپورٹ ایکٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۰ و لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۴۵ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۵۴

اجرائے میں بطور قایم مقامان مدیون ڈگری متوفی کے شامل کیے گئے ہوں کارروائیات مذکور میں یہ عذر کرنے کے مجاز نہیں ہیں کہ راہن رہن کے تحریر کرنے کا مجاز نتھا اور کہ ڈگری ایک ایسی ڈگری تھی جو صادر کی جانی چاہیے تھی (۱) نالش منجانب قایم مقامان مدیون متوفی بغرض دلاپانے جائیداد نیلام کردہ کے اسوجہ پر کہ وہ اس ڈگری میں شریک نہ تھے جس کے کہ اجرائے میں وہ نیلام کی گئی ہے ہوسکتی ہے (۲) دخل دہانی یا ضابطہ سے ایک وجہ نالش واسطے قبضہ واقعی کے پیدا ہوتی ہے (۳) ڈگری قبضہ بربنائے رہن انتفاعی کے اجرا میں راہن یہ عذر نہیں کرسکتا کہ جائیداد فک ہوجاوے بدیں بیان کہ جس قدر زر رہن واجب الادا بروئے ڈگری قرار دیا گیا ہے وہ منافعجات سے وصول ہوچکا ہے بلکہ ایک علیحدہ نالش انفکاک رجوع کرنی چاہیے (۴) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۲۷ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶ و ۱۶۳ - (س) نے نالش بربنائے رہن نامہ بنام راہن ایک ہندو بیوہ کے دایر کی وہ اثنائے دوران مقدمہ میں مرگئی اور مدعی نے استدعا کی کہ بمقابلہ (ص) بطور قایم مقام جاری رہے (ص) نے قایم مقام ہونے سے انکار کیا مگر وہ فریق بنایا گیا اور آخرکار ڈگری واسطے نیلام جائیداد مرہونہ کے صادر ہوئی بعدہ (ص) نے نالش واسطے استقرار اس امر کے منجملہ دیگر امور کے دایر کی کہ رہن اور ڈگری صرف حق حین حیات بیوہ پر حاوی ہے۔ تجویز ہوئی کہ نالش ہوسکتی ہے (۵) جب کہ تنازعہ استحقاق مابین قایم مقامان ڈگریدار متوفی کے ہو تو نالش جداگانہ ہونی چاہیے (۶) نالش منجانب ایک فریق ثالث جو اس جائیداد میں بروئے وراثت استحقاق رکھنے کا دعویدار ہو جسکی نسبت ڈگری نیلام صادر ہوئی بنام مشتری نیلام واسطے دلاپانے اپنے حصہ کے ہوسکتی ہے (۷) نالش منجانب ایک رکن خاندان مشترکہ کے جو معاملہ بینامی میں کوئی فریق نہ ہو اور قبل صدور ڈگری کے پیدا نہ ہوا ہو واسطے تقسیم جائیداد کے ہوسکتی ہے (۸) نالش منجانب ان مدعا علیہم کے جن کو منتقل الیہم نے رہا کیا

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۷ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۶
(۳) ” ” ” جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۶ (۴) ” ” ” جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۶
(۵) ” ” کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۷
(۶) ” ” مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۶۵
(۷) ” ” الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۸ -
(۸) ” ” مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۹ -

جو نالش میں فریق تو بنائے گئے ہوں لیکن ڈگری مصدرہ کے رو سے اُن کے حقوق پر
کچھ اثر نہ پہونچتا ہو اور نہ اُن کے دعوے کے متعلق نالش میں کوئی فیصلہ کیا گیا ہو بابت
واگذاری جائداد متدعویہ نیا نالش سابق کی ہو سکتی ہے (۱) نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ مدعا علیہ منتقل الیہ
ڈگری مدعی کا صرف بینامیدار ہے ہو سکتی ہے (۲) دعویٰ بنام پسر بتعمیل ڈگری بنام پدر ہو سکتا ہے (۳) جبکہ ڈگری بمقابلہ پدر
ایک رکن خاندان مشترکہ ہنود کے اجرا میں پسر یہ عذر کرے کہ جائداد اس کو بطور ورثہ اپنے باپ کے نہیں ملی بلکہ بطور
جائداد جدی کے تو اُس کو لازم ہے کہ چارہ کار بمقابلہ پسر بذریعہ نالش کے کرے (۴) نالش
اول بربنائے رہن برخلاف ایک ہندو راہن اور اُس کے دوسرے پسران کے دائر ہوئی
جس میں ڈگری ادائیگی زر رہن بذریعہ اقساط صادر ہوئی راہن چند اقساط ادا کرنے کے بعد
فوت ہو گیا۔ ڈگری دار نے ڈگری مذکور کی اجرا میں بعض جائداد خاندانی قرق کرائیں راہن
(متوفی) کے دو چھوٹے پسران نے جو بعد صدور ڈگری پیدا ہوئے تھے عذر داری کر کے
جائداد مقروقہ کو واگذار کرا لیا۔ اسی اثنا میں وہ پسران راہن جن کے برخلاف بھی ڈگری
صادر ہوئی تھی فوت ہو گئے تھے اور ایک کے شیر خوار بچے پیچھے رہے تھے۔ ڈگریدار نے اب
نالش برخلاف عذر داران اور شیر خوار بچوں کے دائر کی تجویز ہوئی کہ ڈگریدار مابعد کی
نالش کرنے سے ممنوع نہیں (۵) (الف) نے واسطے خاص قطعات نالش کی اور ڈگری حاصل کی ایک
حصہ اس زمین کا گورنمنٹ نے واسطے اغراض سرکاری کے لے لیا اور قیمت جو کلکٹر کی عدالت
میں جمع تھی اُس کو مدعا علیہ بغیر علم مدعی کے پیشتر ڈگری ہونے کے لے گیا۔ تجویز ہوئی کہ نالش
مابعد واسطے اس روپیہ کے ہو سکتی ہے (۶)۔ (الف) نے ایک ڈگری خاص قطعات کی بمقابلہ
(ب) کے حاصل کی اور اقرار کیا کہ ڈگری (ب) کے پاس انتقال کر دیگا لیکن بعد ازاں خرچہ کے
واسطے اجرا کرایا (ب) نے خرچہ داخل کر کے نالش واسطے انتقال ڈگری کے دائر کی۔ تجویز ہوئی
کہ نالش ہو سکتی ہے (۷) ایک دعوے بابت قرقی بیجا اسباب جو بعد ازاں برخاست ہوئی ہو سکتا
ہے (۸) اگر معاہدہ مابعد غیر تصدیق شدہ بایفائے ڈگری سے یہ ظاہر نہ ہوتا ہو کہ ڈگریدار نے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۶۴ ۳ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹
(۲) ,, ,, کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۴ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۲۰
(۴) ,, ,, الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۴۹ ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۶۴ (۵) انڈین
لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۲۲ (۶) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۴ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰
(۸) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۵

اپنے حق اجرائے کرانے ڈگری کو ترک کر دیا ہے بلکہ یہ ظاہر ہوتا ہو کہ ڈگری دار نے مدیون کے حق میں جائداد بذریعہ دستاویزات انتقال کے باز منتقل کردی ہے تو ورثائے ڈگریدار کے اجرائے کرانے پر مدیون مقر حق قبضہ کی نالش کر سکتا ہے (۱) احکام دفعہ ہذا نالش حصول ہرجانہ خلاف ورزی معاہدہ بدین مضمون کے مانع نہیں ہیں کہ ڈگری کا اجرائے نکیا جائے گا (۲)

ڈگری استقراریہ | اگر قسم مقدمہ یا امر متنازعہ ایسا ہو کہ جن کا تصفیہ اجرائے ڈگری میں نہ ہو سکتا ہو یا اجرائے ڈگری سے صریحاً متعلق نہ ہو تب بھی نالش ہو سکتی ہے مثلاً اگر کوئی ڈگری استقراریہ ہو اور اس کی تکمیل بالفعل اجرائے ڈگری میں نہ ہو سکے تو بذریعہ نالش نمبری تکمیل کرائی جا سکتی ہے (۳) اور اسی طرح اگر ڈگری بحق مدعی واسطے استحقاق باقی وظیفہ ماہواری صادر ہوئی ہو تو اگر وہ شخص بموجب ڈگری کے ادا کرنے کا پابند ہو نہ ادا کرے تو نالش نمبری ہو سکتی ہے (۴)

ڈگری شرطیہ | اگر ڈگری شرطیہ کا اجرائے نہ کرایا جائے اور میعاد اجرائے گذر جائے تو بعدہٗ پھر نالش ہو سکتی ہے مثلاً اگر ڈگری فک الرہن کا اجرا و نہ کرایا جاوے تو پھر دعوے ہو سکتا ہے (۵)

اختیار سماعت | جہانکہ تنازعہ زیر دفعہ ہذا کا فیصلہ عدالت اجرا کنندہ نے نہ کیا اور ایک نمبری نالش اس امر کی بنسبت اس عدالت میں رجوع ہوئی تو تجویز ہوئی کہ گو شکل کارروائی بیقاعدہ تھی اہم امر عدم اختیار سماعت ایسا نہیں جو وجہ اعتراض اپیل خاص میں ہو سکے اور کہ ایسا اعتراض عدالت اول میں کیا جانا چاہئے تھا (۶)

زیر دفعہ ہذا کوئی جداگانہ نالش بغرض دلا پانے اُن اراضیات کے دائر نہیں ہو سکتی جو کہ ڈگری دار نے علاوہ شرائط اپنی ڈگری کے حاصل کی ہوں۔ درحالیکہ ڈگریدار کو اراضیات مذکور کا

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۰ و صفحہ ۷۱۹۔

(۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۴۔

(۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۰ و الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۵۴۔

(۴) رپورٹ آگرہ جلد ۲ صفحہ ۲۳

(۵) نمبر ۶ ۱۸۷۸ء و نمبر ۳ ۱۸۷۹ء و نمبر ۱۴ ۱۸۸۱ء و نمبر ۳ و نمبر ۲۰ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۹۰۔

قبضہ ایک ایسے افسر عدالت نے دلایا ہو جس نے کہ ڈگری کا اجرائے کیا ہے (۱)
لیکن جس حال میں کہ نالش ایک ایسی عدالت میں دایر کی گئی ہو جس کو ڈگری کے اجرا کا اختیار
حاصل ہے تو عوضی دعوے بطور ایک درخواست بعدالت مذکور بغرض تصفیہ اس سوال کے
متصور ہوگا کہ آیا اراضیات مذکورہ ڈگری مذکور کی تابع ہیں اور اسلئے نالش مذکور بوجہ نقص اختیار
سماعت کے ناکامیاب نہیں رہتی (۲)

میعاد | دیکھو مد ۱۷۸ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء -
جبکہ ایک نالش ایسے واقعات کی موجودگی میں رجوع کی گئی ہو جنمیں کہ مناسب چارہ جوئی بذریعہ
ایک درخواست زیر دفعہ ہذا کے ہو اور عدالت باستعمال اپنے اختیار تمیزی کے عرضی
دعوائے نالش مذکور کو بطور ایک درخواست زیر دفعہ ہذا کے متصور کر سکتی ہو اور قاعدہ
میعاد مندرجہ مد ۱۷۸ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء متعلق ہوگا جو کہ درخواست ہائے زیر دفعہ
ہذا کے مناسب حال ہے (۳)

احکام جو دفعہ ہذا میں داخل نہیں | وہ حکم جو ایک نالش تقسیم میں ابتدائی ڈگری کے بعد صادر
کیا گیا ہو جس کے رو سے ایک کمیشن واسطے عمل میں لانے تقسیم کے مقرر کیا گیا ہو ایک حکم
بہ کارروائیات اجرا نہیں ہے اس لئے اس کی ناراضی سے زیر دفعہ ہذا اپیل نہیں ہوسکتا (۴)

اپیل | احکام جو بموجب دفعہ ہذا صادر ہوں قابل اپیل ہیں لیکن کوئی اپیل نہیں ہوسکتا جبکہ
حکم مذکور قطعی نہیں ہے (۵)
حکم متذکرہ دفعہ ۸۷ - ایکٹ انتقال جائداد ایک حکم باجرائے اصلی ڈگری بیعبات کے ہے لہذا
وہ زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۶) بخلاف دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۱۸ -
اپیل کا یہ امر مانع نہیں ہے کہ ایک فریق منجملہ چند جو نالش میں فریق تھا مگر اپیل میں جس میں ڈگری

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۳ و بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ -
(۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴
صفحہ ۶۰۵ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۷۶ و ۱۲۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۳
(۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۲۵ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ و جلد ۱
صفحہ ۵۸۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۹۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۶۸ -
(۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۶۱ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۰ -

قطعی صادر ہوئی فریق نہیں بنایا گیا تھا (۱)

اور نہ یہ امر کہ نالش میں تو فریق مدعا علیہ بنایا گیا تھا مگر ڈگری اس کے برخلاف صادر نہیں ہوئی لیکن اجراے میں اس کے حقوق پر حملہ کیا گیا تھا (۲)

احکام زیر دفعہ ۲۳۱ (۳) و ۲۴۴ (۴) و ۲۷۲ (۵) و ۲۵۸ (۶) و ۲۹۳ (۷) و ۳۴۷ (الف) (۸) و ۳۱۰ (الف) (۹) اور خاصکر جب کہ دفعہ ہذا کی ذیل میں آتے ہوں (۱۰) اگر دفعہ ہذا کی ذیل میں نہ آتا ہو تو نہیں ہو سکتا (۱۱)

بوجہ ہونے احکام زیر دفعہ ہذا کے قابل اپیل ہیں۔ اور حکم مشعر دسمی عذرات متعلق باجراے ڈگریات بباعث عدم پیروی بوجہ ہونے ڈگری کے قابل اپیل ہے (۱۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۰۴ و جلد ۵ صفحہ ۵۹۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ و ۱۷۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۸۶ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۳۱ -

لیکن کوئی اپیل اس حکم کی ناراضی سے نہیں ہو سکتا جس کے رو سے ایک درخواست ترمیم سرٹیفکٹ نیلام منظور کیگئی ہو (۱۳)

ضمانت خرچہ | اپیلانٹ بناراضی حکم زیر دفعہ ہذا سے عدالت اپیل اور نالش ابتدائی کے خرچہ کی ضمانت طلب کر سکتی ہے (۱۴)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۹۴ و نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۹۴ و نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۵

(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ و جلد ۲۷ صفحہ ۶۷

(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۶ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۹

(۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۹ -

(۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ و جلد ۸ صفحہ ۱۳۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۰۳ -

(۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۴ و ۶۳۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۰۷ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ و لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۶ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۲۰ (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۹۸ و ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۵ (۱۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۴

(٥) ڈگریات کے اجراء کا طریقہ

طریقہ کارروائی درخواست اجراء ڈگری پانے پر۔

دفعہ ۲۴۵۔ وقت گذرنے درخواست اجراء ڈگری کے عدالت کو یہ دریافت کرنا چاہئے کہ آیا تعمیل اُن احکام دفعات ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ کی جو مقدمہ سے متعلق ہوں ہوئی ہے یا نہیں اور اگر اُنکی تعمیل نہ ہوئی ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ درخواست اجراء ڈگری نامنظور کرے یا اُسی وقت یا اندر کسی میعاد مقررہ عدالت کے اُسکی تصحیح ہونے کی اجازت دی اگر درخواست اُس طور پر تصحیح نپائے تو وہ نامنظور کیجائیگی۔

ہر تصحیح پر جو اس دفعہ کے بموجب کی جائے جج کے دستخط تصدیقاً ثبت ہونگے۔

طریقہ کارروائی درخواست منظور ہونے پر۔

جب درخواست منظور ہو جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ نالش کے رجسٹر مین ایک یادداشت درخواست کی معہ اُس تاریخ کے جبکہ درخواست گذری تھی درج کرے اور اُس کے بعد درخواست کے مضمون کے مطابق ڈگری کے جاری ہونے کا حکم دے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ڈگری بابت زرنقد کے ہو تو اُسی قدر مالیت کی جائداد قرق کی جائیگی جو قریب قریب اُس تعداد کے برابر ہو جو ڈگری کی رُو سے دلائی گئی ہو۔

حسب دفعہ ہذا درخواست اجراء ترمیم ہوسکتی ہے (۱)

قریب قریب — دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹ و صفحہ ۱۱۴۔

زرنقد کی بابت اجراء ڈگری مین عورتونکی گرفتاری یا قید کی ممانعت

دفعہ ۲۴۵ الف۔[۲] گو اس مجموعہ کے اوپر کی لکھی ہوئی سب سے پچھلی دفعہ مین یا کسی اور دفعہ مین کچھہ ہی کیون نہو عدالت کو جائز نہو گا کہ کسی عورت کو زرنقد کی بابت اجراء ڈگری مین گرفتار یا قید کرنیکا حکم صادر کرے۔

دوسرے دیونان ڈگری کو قید نہونے کی وجہ دکھلانیکی اجازت دینے کا وہ اختیار جو صابدید پر موقوف ہے

دفعہ ۲۴۵-(ب)۔ (۱) گو اس مجموعہ کی دفعہ ۲۴۵ یا کسی اور دفعہ مین کچھہ ہی کیون نہو جب زرنقد کی بابت اجرائے ڈگری مین کسی ایسے مدیونڈگری کے گرفتار اور قید کرنے کی درخواست

---

[۱] ملاحظہ طلب قبل کی دفعہ ۵ ضمن اخیر، [۲] دفعات ۲۴۵ الف، و ۲۴۵ ب، قرضداران کی ایکٹ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲ کی رو سے داخل کی گئین۔ (۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۶۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۔

کیجائے جو اس درخواست کے بموجب گرفتار ہونے کا مستوجب ہو تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ اسکی گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنیکے بدلے اسکے نام اس مضمون کا ایک اطلاعنامہ جاری کرے کہ اسکو اس تاریخ کو جو اطلاعنامہ مین لکھی رہی عدالت مین حاضر ہوکر اس بات کی وجہ دکھانی ضرور ہے کہ وہ بعلت اجرائے ڈگری کے جیلخانہ مین کیون نہین بھیجا جائیگا۔

(۲) اگر وہ اطلاعنامہ کے حکم کے مطابق عدالت مین حاضر نہو تو اگر ڈگریدار چاہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ مدیون ڈگری کی گرفتاری کیلیے ایک وارنٹ جاری کرے۔

درخواست | قانونًا درخواست کے ساتھ نقل ڈگری کا شامل کرنا ضروری نہین ہے (۱) صرف ایک درخواست مطابق اس نمونہ کے ہونی چاہیئے جو دفعہ ۲۳۵ مین بیان کیا گیا ہے اور اسپر جج حکم اجرا کا صادر کریگا (۲) اگر درخواست اجرائے ڈگری مطابق مضمون ڈگری کے ہو تو منظور ہونی چاہیئے (۳) اگر بے ضابطہ مرتب ہوئی ہو تو بغرض ترمیم واپس ہونی چاہیئے نامنظور نہین ہوسکتی (۴) تاہم وہ درخواست زیر دفعہ ہذا ہے (۵) درخواست اجرائے ڈگری مشعر نیلام جائداد مرہونہ اور متضمن بدین ہدایت کہ اگر ایفاء ڈگری کا دو مہینے کے اندر نہو جائیگا تو جائداد نیلام ہوجائیگی قبل انقضائے میعاد مندرجہ ڈگری منظور نہ ہونی چاہیئے (۶)

زبانی درخواست | دیکھو دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ ہذا۔

اگر درخواست ترمیم نہ کیجائے | عدالت نے حکم دیا کہ درخواست سات روز کے اندر ترمیم کیجائے اس حکم کی تعمیل نہین کیگئی لیکن کسی حکم مشعر نامنظوری درخواست کی نہ استدعا کیگئی اور نہ صادر ہوا بعدہ سائل نے ترمیم کرنے کیواسطے مہلت طلب کی اور یہ استدعا اسکی منظور ہوئی (۷) ایک حکم صادر ہوا کہ اندر چار یوم کے ترمیم ہو اور اسکی تعمیل نہین ہوئی اور درخواست پڑی رہی لیکن بعد ازان ترمیم کی اجازت دیگئی (۸)

میعاد | قبل منظوری درخواست کے عدالت کو یہ ضرور ہے کہ درخواست اجرا کو بغرض سے معائنہ کرے کہ آیا بادی النظر مین خارج المیعاد ہے یا نہین مد ۱۷۹ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء مین اجرائے ڈگری کی میعاد درج ہے اور دفعہ ۲۳۰ مین ایک نیا طریق میعاد کا یہ ہے کہ اگر بعد بارہ سال تاریخ صدور ڈگری سے درخواست دیجاوے تو ڈگریدار کو یہ دکھانا چاہیئے کہ مدیون نے فریب یا جبر سے ڈگری کو بابین بارہ سال قبل درخواست کے کسی وقت جاری نہ ہونے دیا اگر کوئی ڈگری خارج از میعاد ہوجاوے تو اسکی تجدید نہین ہوسکتی گو اسکی خارج از میعاد ہوجانے کے بعد کارروائی اجرا ہوئی ہو اور اسپر کچھ اعتراض نہوا ہو۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۵ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۴ متفرق صفحہ ۱۶ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۷۷ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۶ متفرق صفحہ ۱۵ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۳۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۱ - صفحہ ۱۶۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۷۹ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۱۵ -

جبکہ کوئی ڈگری ایک مرتبہ خارج از میعاد ہو جائے تو بعد اس علم اسپر کچھہ کارروائی نہیں ہو سکتی (۱) اگر ڈگری بمقابلہ چند مدیونان ہو لیکن ہر ایک رقم معین کا ذمہ دار ہو تو میعاد درخواست کا شمار ہر مدیون کے مقابلہ مین کیا جائیگا اور اسوجہ کر کہ اگر ڈگری کا اجرار بغرض وصول کسی رقم ڈگری کسی مدیون کے ہوا ہو تو دوسرے ڈگری مقابلہ مین وہ خارج میعاد ہوگا جبکہ ایسی حالت مین ہر ایک مدیون کے مقابلہ مین یہ سمجہا جائیگا کہ گویا جدا گانہ ڈگریات صادر ہوئی ہین (۲)

تنقیح ترمیم | ایک ڈگریدار نے درخواست اجرار اندر میعاد کے برخلاف ذات اور جایداد مدیون کے پیش کی لیکن بلا جایداد کے ہمراہ نہ تہی اسکو اپیل خاص مین اجازت فہرست جایداد مین شامل کرنے کی دیگئی جبکہ میعاد گذر چکی تہی دس لیکن اسی فیصلہ پر شک ظاہر کیا گیا (۳) ڈگریدار نے درخواست قرقی و نیلام بعض جایداد مخصوص از ان مدیون کی قبل میعاد کے گذرانی بعدازان اسکی دوسری درخواست جو بعد میعاد گذری تہی کہ بعوض اس جایداد کے اور جایداد قرق و نیلام کیجاوے خارج از میعاد متصور ہوئی (۵) اور جبکہ ڈگریدار نے بجائے داخل کرنے فہرست کے یہ استدعا کی کہ یہ درخواست پہلی درخواست کے ساتہہ شامل کیجاوے تو اسکو برخلاف جایداد کے کارروائی کرنے کی اجازت دیگئی لیکن وہ صرف اس جایداد پر محدود ہونی چاہیئے جسکی تصریح درخواست سابق مین کیگئی ہے (۶)

جب درخواست اجرار منظور ہوجاوے تو عدالت مطابق مضمون درخواست کے حکم اجرار کا صادر کریگی | اگر درخواست منظور ہوجاوے اور عدالت کو کوئی وجہ نامنظوری کی حسب دفعہ ۲۳۰ و دفعہ ہذا کے معلوم نہو تو عدالت پابند ہے کہ حکم اجرار کا صادر کرے (۷) یہ کوئی وجہ نامنظوری درخواست کی نہین ہے کہ مدیون کے پاس کچھہ جایداد نہین ہے اور اجرار ڈگری کا کرنا بیفائدہ ہوگا (۸) اگر کوئی جایداد مدیون ڈگری کی بیان کیجاوے تو صرف یہ وجہ کہ وہ کسی دوسرے مقدمہ متدائرہ کی شئی دعوی ہے ایسی نہین ہے کہ جایداد کی قرقی اس ڈگری مین جو بمقابلہ مدیون ہو نہ کیجاوے اگرچہ عدالت کو حسب مقتضائے رائے نیلام کیواسطے وقت مناسب مقرر کرنا چاہیئے (۹)

اجرار | اجرائے ڈگری مطابق قانون کے ہونی چاہیئے نہ بذریعہ مرضی فریقین مثلاً ایک مدیون ڈگری نے جو ملازم ریلوے تہا برضامندی ڈگریدار ریلوے ماسٹر کو لکہدیا کہ عدالتی استقدر روپیہ پیشگی تنخواہ مین سے دیا جایا کرے تنخواہ مین سے وضع ہو کہ عدالت کو ایسا تصفیہ منظور نہ کرنا چاہیئے تہا اور چونکہ ریلوے ماسٹر نے اس انتظام کو منظور نہ کیا اسلئے ڈگری جاری نہین ہو سکتی (۱۰) اس دفعہ کی رو سے مطلوب نہین ہے کہ کچھہ تحقیقات اسبارہ مین کیجاوے کہ آیا جایداد ملکیت مدیون ہے یا

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۸ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۳۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۳۰ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۴ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۰۶ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۸۳ - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۵ - (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۲ - (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱

نہین (۱) مختلف طریقے اجرائے ڈگری کے بیان ہوئے ہین دفعہ ۲۳۰ مین عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایک ہی وقت مدیون کی ذات اور جائداد پر ڈگری جاری کرنے سے انکار کرے اور دفعہ ۲۵۶ مین ثانی درخواست پر ڈگری جاری کرنیکا اختیار دیا گیا ہے عدالت اجرا کنندہ ڈگری شرط ڈگری کو تبدیل نہین کر سکتی گو بعض حالتون مین جب بے احتیاطی سے الفاظ ڈگری مہمل ہون تو عدالت کو انکی تعبیر کرنی پڑتی ہے جبکہ ڈگری بغرض ادائے لگان کی تھی اور شرط یہ تھی کہ اگر پندرہ یوم مین روپیہ لگان ادا نہ کیا جائے تو مدیون جو کاشتکار ہے بیدخل کیا جائے ایسی حالت مین عدالت کو یہ اختیار نہین ہے کہ اس زمانہ کو جو ادائے لگان کیواسطے بذریعہ ڈگری کے مقرر ہے وسعت دے (۲) یا جبکہ حق انفکاک کی میعاد ۴۰ یوم دیجئے تو تجویز ہوئی کہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو ترمیم نہین کر سکتی بعد ۴۰ یوم کے حق انفکاک زائل ہو گیا (۳)

جائداد مرہونہ — ایک مرتہن جس نے قرقی جائداد مرہونہ کی کرائی ہو نیلام نہین کرا سکتا بجز اس کے کہ نالش حسب دفعہ ۶۷ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے رجوع کیجائے (۴)

مشترک مدیون — ڈگریدار کو اختیار ہے کہ منجملہ مدیونان مشترک کے جسپر چاہے اجرا کرائے (۵) یہ امر کہ کسی مدیون کو بری کر کے دوسرون کے مقابلہ مین ڈگری جاری کرانا چاہے اس ذمہ داری کو اٹھا نہین سکتا جو آپسمین مدیونان کی ہے اور وہ مدیون جس نے اپنی اصلی ذمہ داری سے کم ادا کیا ہو اس رقم سے جسقدر اُس نے اپنی ذمہ داری سے کم ادا کیا ہے بری نہین ہو سکتا (۶) کارروائی اجرائیہ مین یہ عذر ہو سکتا ہے کہ ڈگریدار منجانب مدیون ڈگری کے صرف بطور فرضی قائم ہے یا مدیونان مین سے ایک نے جزو ڈگری خرید لیا ہے اور ایسا عذر ہر وقت ہو سکتا ہے یہانتک کہ اگر پہلی کارروائی اجرائے ڈگری کی ہو بھی چکی ہو اور اسمین ایسا عذر نہوا ہو تاہم دوسری کارروائی اجرائے ڈگری مین یہ عذر کیا جا سکتا ہے (۷)

اسٹامپ — ملاحظہ ہو مد اول ضمیمہ دوم ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء

ڈگری اوپر ایک دوسرے کے

دفعہ ۲۴۶ — اگر بابین دو فریق کے ہر ایک کی ڈگری دوسرے پر بابت ادائے زر عدالتین پیش کیجائے تو اجرا صرف اُس فریق کی ڈگری کا عمل مین آئیگا جسکا زر ڈگری کثیر ہو اور صرف اُس قدر زر کی بابت جو بعد مجرا دینے زر قلیل کی ڈگری کے باقی رہے ۔ اور زر کثیر کی ڈگری پر ایفاء زر قلیل کا درج ہوگا اور بھی زر قلیل کی ڈگری پر ایفاء زر قلیل کا مندرج ہوگا ۔

اگر دونون رقم برابر ہون تو دونون ڈگریون پر ایفا انکا درج کیا جائیگا ۔

ڈگری بالمقابل — دفعہ ہذا ڈگریات مخالف سے متعلق ہے اور نہ دعاوی مخالف سے جو ایک ہی ڈگری مین شامل ہون از انجا

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۳ ۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۰۴ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۰ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۹ ۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۵ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۴۹ ۔ جلد ۷ صفحہ ۲۹۶ ۔
(۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۹۵ ۔

کہ مدعی مستحق وصول یابی زر ڈگری اپنی یافتنی کا مدعا علیہ کی ذات اور جایداد سے ہے اور مدعا علیہ مستحق صرف خرچ کا ہے اسلئے احکام دفعہ ۲۴۶ متعلق نہیں (۱) متعلق ہیں (۲) اگر ایک ڈگری منتقل ہو جائے تب دوسرے ڈگریدار کو یہ اختیار ہے کہ اپنی ایسی ڈگری جسکو وہ بمقابلہ اصل مدیون کے جاری کرا سکتا تھا یا اسکو مجرا کرانیکا اختیار تھا تو بمقابلہ منتقل الیہ بھی جاری کرا سکتا ہے (۳) جب (الف) کی اجراء ڈگری جو بمقابلہ (ب) کے تھی اسوجہ سے ملتوی کیگئی کہ (ب) کا ایک مقدمہ متقابلہ دائر تھا تجویز ہوئی کہ بعد ازین (ب) کے جو حقوق اس مقدمہ کے تھے انکو خریدنے سے مشتری کو یہ استحقاق حاصل نہیں ہوا کہ اس قرضہ کا مانع ہو جو (ب) کی ڈگری کے اجرا مین ڈگری مقدمہ متقابلہ (الف) کے ہو (۴) جس حال مین کہ جائداد باجراء ڈگری جایز کے بموجب حکم عدالت مجاز کے نیلام ہوئی اور بہ نیک نیتی اور بقیمت مناسب خرید کیگئی تجویز ہوئی کہ محض وجود ڈگری مخالف بہ تعداد زاید بحق مدیون ڈگری بلا کسی بحث دیگر کے مؤید نالش منجانب مدیون بنام خریدار متوفی نیلام مذکور کا نہ ہوگا (۵)

تشریح ۱۔ ڈگریات جو اس دفعہ سے مقصود ہیں وہ ہین جنکا اجرا ایک ہی وقت مین اور ایک ہی عدالت کی معرفت ہو سکتا ہے۔

دونون یا تمام ڈگریان جنکا باہم دگر مجرا ہونا ہو اس عدالت مین پیش کرنی چاہئے جسمین منجملہ انکے ایک جاری ہو گو ایسی عدالت کو اختیار تمام ڈگریات پر نہو (۶)، دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۸۸ - اگر انمین سے ایک کسی اور عدالت نے صادر کی ہو تو درخواست انتقال حسب دفعہ ۲۲۳ کے کرنی چاہئے (مؤلف)

تشریح ۲۔ یہ دفعہ اس صورت سے بھی متعلق ہے جسمین کہ کوئی فریق ان ڈگریون مین سے ایک ڈگری کا منتقل الیہ ہو اور نیز بابت قرضہ ڈگری شدہ کے جو اصل منتقل کرنے والے سے پانا ہو اسی طرح متعلق ہوگی جس طرح کہ خود منتقل الیہ کے ذمہ کے قرضہ ڈگری شدہ سے متعلق ہے۔

تشریح ۳۔ یہ دفعہ بجز صورتہائے مفصلہ ذیل کے اور صورتون سے متعلق نہین ہے۔ جب کہ ڈگریدار ایک مقدمہ کا ان مقدمون مین سے جنمین ڈگریان صادر ہوئی ہون مدیون ڈگری دوسرے مقدمہ کا ہو اور ہر فریق ایک ہی حیثیت دونون مقدمون مین رکھتا ہو۔ اور جبکہ زرہائے یافتنی ڈگریون کے معین تعداد کے ہون۔

قابض ڈگری زر قلیل کو جو ڈگری کثیر مین مجرا کرانا چاہتا ہو ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس کی ڈگری زاید المیعاد

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۲
(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۶ متفرق صفحہ ۲۳ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۴۹ -
(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ - (۶) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۶ -

نہو جائے (۱) مدیون ڈگری کو استحقاق مجرائی حاصل ہے گو ڈگری دار کا ارادہ اپیل کرنیکا ہو یا نہو - (۲)

ڈگری فریق | جب ایک فریق بینامی ہے تو اسکی ڈگری بطور ڈگری مخالف کی مجرا نہیں ہو سکتی (۳) ڈگری مناسب مجرا ہو سکتی ہے جہانکہ فریقین ڈگری وہی نہوں لیکن قرضہ جسکی نبیاد پر ڈگری ہو وہ ابتدا (۱) امین انہیں فریقین کے ہو (۴) جو ڈگری بمقابلہ ہندو بیوہ کے اس قرضہ کی بابت حاصل کیگیئی ہو جو اسکے شوہر کے ذمہ واجب الادا تھا اس ڈگری مین محسوب کیگیئی جو اسنے خود بمقابلہ ڈگریدار کے حاصل کی تھی - (۵) وہ ڈگری جو بقبضہ دس دیگر اشخاص کے تھی ڈگری مین انہیں اشخاص کے نہتی جو فریق ڈگری مقبوضہ دوم کے تھی لہذا ڈگری دوم مخالف متصور نہین ہو سکتی (۶) مدیون ڈگری زر ڈگری کو سوا خود مین اس ڈگری کا روپیہ جو اسنے ڈگریدار اور دیگر اشخاص پر حاصل کی ہو مجرا کر سکتا ہے (۷)

ایک ڈگری اپیل مین منسوخ ہو جائے | جب برضامندی فریقین ڈگریات متقابلہ آپس مین مجرا و محسوب ہو گیئیں اور انکا ادراج ایک پر مندرج ہو گیا تب ایک فریق کو جسنے اپنے مقابلہ کی ڈگری اپیل سے منسوخ کرائے یہ اختیار نہین ہے کہ اپنی ڈگری کو جاری کرائے کیونکہ ادا مندرج ہو گیا اور یہ بیان نہین ہے کہ جو کچھ فیصلہ ہوا وہ بوجہ غلطی یا خلاف بیانی اصل نیت فریقین کے تہا - (۸) ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ ضابطہ دفعہ ہذا تمام مقدمات مین برتا جائیگا گو ایک ڈگری کا اپیل ہوا اور وہ اپیل مین منسوخ ہو گئی ہو ڈگری اپیل کی جاری ہو گی (۹)

اپیل | جو حکم کہ اجرا کسی ڈگری مین بلا منظوری ان عدالت کے صادر ہوا ہو جو مدیون ڈگری نے اجرا ایسی ڈگری مین پیش کئے ہوں جسکا اجرا ایسے منتقل الیہ نے کرایا ہو جسکے نام ڈگری منتقل کیگیئی ہو قابل اپیل ہے (۱۰)

حکم امتناعی | ایک شخص کا نام جو ناجایز طور پر بطور قایم مقام قانونی درج مسل ہو جائے ڈگریدار کسی نام حکم امتناعی جاری کرا سکتا ہے کہ وہ ڈگری جاری نہ کرائے (۱۱)

تمثیلات

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۲ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ متفرق ۲ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۰ و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ - (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۴ - (۵) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۱ صفحہ ۲۳ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۷۹ و جلد ۶ صفحہ ۶۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۹ - (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۲ - (۹) ویکلی رپورٹ متفرق سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱ - (۱۰) جلد ۵ صفحہ ۱۹ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۶

(الف) زید کے پاس ڈگری بنام عمرو ایک ہزار روپیہ کی ہو اور عمرو کے پاس ایک ڈگری بنام زید کے واسطے ادا ایک ہزار روپیہ کے اس شرط پر ہے کہ اگر زید ایک مال آئندہ مین فلان مال نہ حوالہ کرے تو وہ روپیہ دیا جائیگا - عمرو حسب دفعہ ہذا اپنی ڈگری کو قابل مجرائی نہین قرار دے سکتا ہے -

(ب) زید او عمرو شراکتی مدعیان نے ایک ڈگری ایک ہزار روپیہ کی بکر پر حاصل کی اور بکر نے ایک ڈگری ہزار روپیہ کی عمرو پر حاصل کی بکر اپنی ڈگری حسب دفعہ ہذا قابل مجرائی نہین قرار دے سکتا ہی -

(ج) زید نے ایک ڈگری عمرو پر ہزار روپیہ کی پائی اور بکر نے جو کہ عمرو کا امانت دار ہی زید پر ایک ڈگری ہزار روپیہ کی عمرو کیطرف سی حاصل کی حسب دفعہ ہذا بکر کی ڈگری کو عمر قابل مجرائی نہین قرار دے سکتا ہی -

ایک ہی ڈگری کے بموجب ادای اور پر ایک دوسرے کے

دفعہ ۲۴۷ - جب ایک ہی ڈگری کے بموجب دو فریق مین سے ہر ایک دوسرے سی تعداد مختلف کی پانے کا مستحق ہو تو جس فریق کی تعداد یا فقتی کم ہے وہ فریق ثانی پر اجرای ڈگری نہین کرا سکتا ہے لیکن اُسکی ڈگری پر اُس تعداد قلیل کا ادا ہو جانا لکھہ دیا جائیگا -

جبکہ دونون تعداد برابر ہون تو کسی فریق کو اجرا ڈگری کرانے کا اختیار نہو گا بلکہ ہر ایک رقم کا ادا ہو جانا ڈگری پر لکھہ دیا جائیگا -

بپابندی دفعہ ۲۴۶ جہانتک ایک ڈگری ہو نہ کہ مخالف ڈگریات وہ فریق مستحق ہو کہ برخلاف اُسکی جسکی تعداد تشخیص اجرا نہ کرائے (۱) اجرا صرف فرق کی بابت ہو گا (۲) دفعہ ہذا اُن مقدمات تک محدود نہین ہی جہانکہ ہر فریق کی چارہ جوئی برخلاف دوسرے کی زیادہ تر اسی قسم کی ہی چنانچہ ذاتی خرچہ برخلاف خرچہ واجب الادا بذریعہ نیلام جائداد مکفولہ کے مجرا ہو سکتا ہے (۳) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ - اور خرچہ ذاتی زر رہن اور معاوضہ ترقیات سی مجرا ہو سکتا ہے (۴) ایک شفیع خرچہ زر ثمن سے مجرا کرا سکتا ہے (۵) - نیز دیکھو دفعہ ۲۱۴ و ۲۲۱ -

دفعہ ۲۴۸ - عدالت ایک اطلاعنامہ واسطے دکھانے اسوجہ کی کہ ڈگری کیون نہین جاری ہو گی

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۵ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۱ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۵۱ -

اطلاعنامہ بنام اُس شخص کے جسکے اوپر کو ڈگری جاری کرانے کی درخواست کی جائے اس حکم سے کہ وہ مدت معینہ کے اندر (جو عدالت کو مقرر کر دینی چاہئے) وجہ بیان کرے کہ ڈگری اُسپر کیون نہ جاری کی جائے صادر کریگی۔

(الف) جس حال مین کہ تاریخ ڈگری سے تا وقت گذرنے درخواست اجرائے ڈگری کے ایک برس سے زیادہ عرصہ گذر جائے۔ یا

(ب) جس حال مین کہ اُس نالش کے کسی فریق کے قایم مقام جایز پر ڈگری جاری کرانی کی درخواست کی جائے جسمین کہ وہ ڈگری صادر کیگئی ہو۔

شرط | مگر شرط یہ ہے کہ صورت ہائے مفصلۂ ذیل مین کسی ویسے اطلاعنامہ کی ضرورت نہوگی۔ جب تاریخ ڈگری اور درخواست اجرائے ڈگری کے مابین گو کہ عرصہ زیادہ ایک سال سے گذر گیا ہو لیکن جس ڈگری کے اجرا کی درخواست ہو اُسکی اپیل کی ڈگری کی تاریخ سے یا اُس حکم اخیر کی تاریخ سے جو خلاف مراد اُس فریق کے جسپر اجرا کرانیکی درخواست ہے کسی پہلی درخواست اجرائے ڈگری مذکور پر صادر ہوا ہو ایک سال کے اندر درخواست گذری۔ یا

جبکہ درخواست اگرچہ بمقابلہ قایم مقام جایز اُس فریق کے گذری جسپر ڈگری صادر کیگئی ہو لیکن اُسی شخص پر اُس سے بیشتر درخواست اجرا کی گذر چکی ہو اور اُسپر ڈگری کے جاری ہونیکا حکم عدالت نے دیا ہو۔

تشریح۔ دفعہ ہذا مین "عدالت" سے مراد وہ عدالت ہے جسنے ڈگری صادر کی ہو الا جبکہ ڈگری اجرا کیلئے دوسری عدالت مین بھیجی جائے تو اُس صورت مین ویسی دوسری عدالت اُسی معنی مین داخل ہے۔

نوٹس کا نمونہ	دیکھو ضمیمہ ۴ نمبر ۱۳۵
عدالت	دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۰۴
میعاد	میعاد تاریخ اجرا و تعمیل نوٹس سے شروع ہوتی ہے (۱) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۱۷ و جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ - خواہ درخواست ناقص ہو نوٹس کا جاری ہونا ایک تدبیر مدد اجرا ہے اور جدید میعاد دیتا ہے (۲) ڈگریدار واسطے اجرا کی درخواست دیگا نہ واسطے اجرائے نوٹس کے نوٹس کا جاری کرنا فرض عدالت کا ہے (۳)

(۱) ضمیمہ ۲ عدد ۱۷۹ (۵) ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء و ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۰۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۴ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۴ - (۳) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۹ صفحہ ۹۸ - نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۳۵

اگر نوٹس جاری نہ کیا جاوے ایسا نہ کرنے سے کل کارروائیات ابعد باطل ہوجاتی ہین (۱) نوٹس کا جاری ہونا ضروری ہے خواہ اوسکی تعمیل غلط شخص پر ہو جس صورت مین کہ کارروائیات باطل نہو نگی (۲) اگر مدیون کارروائی اجرا ڈگری مین حاضر ہو تو وہ یہ عذر نہین کرسکتا کہ نوٹس کی اسپر تعمیل نہین ہوئی (۳)

نوٹس ضروری نہین درخواست انتقال ڈگری کے گذرنے پر کسی نوٹس اجرا کی ضرورت نہین (۴)

ثبوت تعمیل نوٹس اطلاعنامہ بموجب دفعہ ۲۱۶ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء او دفعہ ۲۴۸ حال سمن یا دیگر اطلاعنامجات سے جنکا تعمیل کرانا فریق مقدمہ پر لازمی ہے بالکل مختلف ہے اسواسطے کہ اس دفعہ کے موافق جب تاریخ ڈگری اور تاریخ درخواست اجرا کے درمیان ایک برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہو تو عدالت کو اس فریق پر جسکے مقابلہ مین اجرار ڈگری کی درخواست ہو اطلاعنامہ کا جاری کرنا لازم ہے تب وہ مشہور اصول کہ عدالت کی کارروائی کا موافق قاعدہ کے ہونا قیاس کرنا چاہیئے (دیکھو دفعہ ۱۱۴ قانون شہادت) خصوصاً اس امر مین جبکہ عدالت اپنی اطلاعنامہ کی کارروائی کرتی ہو متعلق کرنا چاہیے پس یہ قیاس کرنا چاہیے کہ عدالت نے اطلاعنامہ جاری کیا اور اسوجہ سے مدعا علیہ کو بطمانیت عدالت یہ ثابت کیا چاہیئے کہ اطلاعنامہ جاری نہین ہوا حقیقت مین یہ نہایت دشوار ہے کہ جبکہ سات برس گذر جانے پر ڈگریدار کو مجبور کیا جاوے کہ وہ نہ صرف ان امور کو ثابت کرے جنکی انجام دہی کا بصحت دیکھنا عدالت کا کام ہے بلکہ مقدمہ کو نئے طور سے ثابت کرے ممکن ہے کہ تمام گواہ مرگئے ہوں اور دستاویزات معدوم ہوگئی ہون اور ممکن ہے کہ اس امر کی اسوقت کے ثابت کرنے مین نہایت دشواری ہو جو سات برس سے پہلے آسانی سے ثابت ہوسکتا تھا (۵) ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ ناظر کی یہ رپورٹ کہ اطلاعنامہ کی تعمیل ہوئی اس امر کی شہادت بادی النظری سمجھی جاویگی (۶)

عدم حاضری کا نتیجہ اگر بعد اجرا نوٹس زیر دفعہ ہذا کے کوئی فریق حاضر نہو تو درخواست اجرا خارج کیجانی چاہیے (۷)

پہلی درخواست جبتک کہ درخواست متدائرہ خارج نہو جاوے کارروائی اجرا ڈگری کا جاری رہنا سمجھا جاتا ہے (۸) ڈگریدار جو حسب دفعہ ۲۴۶ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء (دفعہ ۲۸۳) حال بمقابلہ مدیون و شخص ثالث کی نالش کرکے ڈگری حاصل کرے اسکی نسبت حسب معنے دفعہ ہذا یہ نہین سمجھا جاتا کہ وہ درخواست سابق پر حکم ہوا تھا (۹)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۰ و جلد ۲۱ صفحہ ۱۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۲۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۳۷ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۹ -

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۲۱ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۵ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳ - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۱ - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۷ -

(۹) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۱ -

ہائیکورٹ — دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۰۴۔

اپیل — اگر نوٹس نالش مطالبہ خفیفہ میں جاری ہوا ہو تو اپیل جج ضلع کی عدالت میں ہوگا (۱)

طریقہ کارروائی بعد اجراء اطلاعنامہ کے

دفعہ ۲۴۹۔ اگر وہ شخص جسپر اطلاعنامہ حسب دفعہ ملحقہ بالا کے جاری ہو حاضر نہ آئے یا وجہ موجبہ حسب اطمینان عدالت واسطے جاری نہ کئے جانے ڈگری کی پیش نہ کرے تو عدالت حکم اجرائے ڈگری کا صادر کریگی۔

اگر وہ نسبت اجراء ڈگری کے کچھ اعتراض پیش کرے تو عدالت ویسے اعتراض پر غور کر کے وہ حکم صادر کریگی جو اسکے نزدیک مناسب ہو۔

عدالت اجرا کنندہ کا اختیار نسبت اجراء ڈگری زیر دفعہ ہذا بخلاف قایم مقامان متوفی مدیون ڈگری بعد اجرای نوٹس زیر دفعہ ۲۴۸ کے بروئے احکام دفعہ ۲۳۴ زائل نہیں ہوتا اور اسکو کامل اختیار نسبت اجازت دینے کارروائیات اجراء کا ہے (۲) جس شخص کے نام بموجب دفعہ ۲۴۸ اطلاعنامہ جاری ہو کر تعمیل پاوے اسکا فرض ہے کہ اگر کوئی وجہ جائز اپنے اوپر نہ جاری کرنے ڈگری کی رکھتا ہو تو حاضر ہو کر بیان کرے اسکو یہ اختیار نہیں ہے کہ اسکے بعد کی جو کارروائی نیلام جایداد کی ہو اسکو بعد میں آکر اس بنا پر منسوخ کراوے کہ وہ نیلام محض بیجا ہوا تھا ٹھیک مناسب طریق ایسے شخص کیواسطے یہ ہے کہ جب اطلاعنامہ جاری ہو اسی وقت عدالت کے سامنے ڈگری نہ جاری ہونیکی وجوہات پیش کرے (۳) درخواست اعتراضات پر تصدیق کی ضرورت نہیں ہے (۴) جب مدیون درخواست دے تو عدالت کو اسکی سماعت اور تجویز کرنے کیواسطے ایک تاریخ مقرر کرنی چاہیئے نہ یہ کہ مقدمہ بلا تقرر تاریخ کے پیش کرنے کے اسوجہ سے خارج کرے کہ اتفاقاً وکیل اور عذر دار اس روز موجود نہ تھے اگر تاریخ مقرر ہو اور اس روز عذر دار یا اس کا وکیل موجود نہو تو عدالت غیر حاضری میں عذرات کا تصفیہ کر سکتی ہے (۵)

وارنٹ کب صادر ہوگا

دفعہ ۲۵۰۔ بعد تکمیل مراتب ابتدائی کے (اگر کچھ ہوں) جو از روئے احکام مرقومہ بالا کے مطلوب ہوں عدالت کو لازم ہوگا کہ (دفعات ۲۴۵ الف) و ۲۴۵ (ب) کے احکام کی پابندی کے ساتھ) وارنٹ بغرض اجراء ڈگری صادر کرے الا اسصورت میں کہ اسکے نزدیک کوئی وجہ مانع ہو۔

دیکھو نمبر ۵۰ مشتہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ صرف یہ امر کہ ڈگریدار نے انتہا درجہ کی کوشش پچھلی وارنٹ کے

سلہ یہ حصہ دفعہ ۲۵۰ کا قرضداروں کے ایکٹ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳ کی رو سے داخل ہوا۔

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۰ - (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۸ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۰ - (۴) بنگال لاء رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۰ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۰ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۵ -

جاری ہونے مین نہین کی جدید وارنٹ کو جاری کرنے سے انکار کرنیکی وجہ کافی نہین ہے (۱)

تاریخ اور دستخط اور اور مہر اور حوالہ ہونا

دفعہ ۲۵۱ - اجرائے ڈگری کے وارنٹ پر وارنٹ کی صادر ہونے کی تاریخ اور دستخط جج یا اور عہدہ دار کے جسکو عدالت اُس کام کیلئے مقرر کرے ثبت ہونگے اور مہر عدالت ثبت ہو کر وارنٹ مذکور مناسب عہدہ دار کو اجرار کیلئے حوالہ کیا جائیگا -

اور ویسے وارنٹ مین وہ خاص تاریخ لکھا دیجائیگی جسمین یا جس سے پہلے اسکا اجرار ہونا چاہیے اور وہ عہدہ دار جسکا یہ کام ہو اُسکی پشت پر تاریخ اور طور اُسکی اجرار کا یا در صورت عدم اجرا وجہ عدم اجرار کی لکھیگا اور بعد تحریر ویسی عبارت ظہری کے اُس عدالت کو واپس کریگا جس نے اُسے صادر کیا ہو -

مناسب عہدہ دار کو اجرار کے لئے

الفاظ مندرجہ عنوان سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ واضعان قانون کا یہ منشا نہ تہا کہ مناسب عہدہ دار کو چاہیے کہ وہ خود ان تمام وارنٹ ہا کی تعمیل کرے جو اُسکو نام ارسال کئے جائین - مجموعہ ہذا مین کوئی ایسا حکم نہین جس سے کسیطرح پر یہ ظاہر ہوتا ہو کہ کل وارنٹ گرفتاری خواہ وہ گرفتاری یا قرقی یا قرقی مال و نیلام کے ہون - عہدہ دار مناسب سے تعمیل کئے جانے چاہئین جنکا طریقہ اجرار تعمیل سمن سے مختلف ہو - لہذا ناظر کو اختیار ہے کہ اختیار تعمیل وارنٹ پیادہ کو عطا کرے (۲)

دستخط جج گرفتاری

وارنٹ جسپر جج کے دستخط نہون بے ضابطہ ہے اور جو کام مدعا کی اسپر ہو کالعدم ہے (۳) ایک افسر جسکے پاس وارنٹ نہو گرفتار نہین کر سکتا (۴) لیکن وہ اسوجہ پر انکار نہین کر سکتا کہ وارنٹ پر حروف ابتدائی جج کے ثبت ہین (۵) رسید چوکیدار یا رپورٹ ناظر کوئی شہادت نہین ہے اسکو دوسری شہادت سے ثابت کرنا چاہئے (۶)

ڈگری بنام قایم مقام شخص متوفی زر نقد کی بابت جو متوفی کی جایداد سے دیا جائے

دفعہ ۲۵۲ - اگر کسی فریق پر بحیثیت ہونے قایم مقام جائز شخص متوفی کی ڈگری ہوئی ہو اور ڈگری مذکور واسطے دلا پانے زر نقد کے جایداد شخص متوفی سے ہو تو اجرار ڈگری کا بذریعہ قرقی اور نیلام کسی ویسی جایداد کے ہو سکتا ہے -

اگر ویسی کوئی جایداد مدیون ڈگری کے قبضہ مین باقی نہ رہی ہو اور وہ حسب اطمینان عدالت یہ

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۵۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۶ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۸ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۹۴ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۸ متفرق صفحہ ۱۱ و جلد ۴ متفرق صفحہ ۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ و ۳ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۴ -

ثابت نہ کرسکے کہ اُس نے اُس جایداد شخص متوفی کو جسکا اُسکو قبضہ مین آنا ثابت ہو بجا صرف کیا ہے تو ویسی ڈگری پر ڈگری بابت اُسقدر جایداد کے جسکو اُسنے بجا صرف نہ کیا ہو اُسی طریق سے جاری ہوسکتی ہے جیسے کہ ڈگری مذکور خود اُسی کی ذات خاص پر ہوئی ہوتی[1]

اس دفعہ سے یہ مقصود ہے کہ جب ڈگری بمقابلہ قایم مقام کسی شخص متوفی کی بحیثیت قایم مقام صادر ہو خواہ وہ قایم مقام دوران نالش مین بوجہ فوت ہوجانے اصل مدعا علیہ کے ہوا ہو یا "ابتداءً" بمقام قایم مقام نالش کیگئی ہو (۱) اور زر ڈگری کا جایداد متوفی سے وصول ہونا ڈگری مین محکوم ہو تو ڈگری بمقابلہ جایداد متوفی جاری کیجایگی لیکن جب یہ ثابت ہو کہ جایداد متوفی اسکی قایم مقام کے قبضہ مین آئی اور وہ قایم مقام اس جایداد کا صرف جایز ثابت نہ کرسکے تو اسکے مقابلہ مین ڈگری بطور اصل مدیون کے جاری ہوگی جب کسی شخص کے مقابلہ مین نالش ہو کر ڈگری حاصل ہو جائے لیکن اگر وہ شخص قبل داخل ہونے عرضی دعوے کے فوت ہو چکا ہو تو اُسکے قایم مقام کے مقابلہ مین ڈگری جاری نہین ہوسکتی (۲) کسی شخص کے مقابلہ مین بطور قایم مقام اس حالت مین ڈگری صادر نہین ہوسکتی جبکہ اسپر نالش بحیثیت قایم مقام متوفی نہ کیگئی ہو بلکہ صرف یہ بیان ہو کہ جایداد اس کے قبضہ مین ہے (۳)

قایم مقام قانونی — یہ لازمی ہے کہ وہ شخص جسکے برخلاف ڈگری صادر ہو قانونی قایم مقام ہو جس نے جایداد واثناء پائی ہو - اگر ڈگری بمقابلہ غلط شخص کے ہو تو قایم مقام قانونی پابند کارروائیات اجراء ڈگری کا نہین ہے (۴) متوفی شخص دیوالیہ کی بیوہ اسکی جایز قایم مقام ہوتی ہے اور حکم سپردگی جایداد بصیغہ آفیشل اسائنی مانع نہین ہے (۵) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴۳ زیر دفعہ ۲۳۴ - ایکٹ ہذا -

صرف بجا — کسی شخص متوفی کا قایم مقام جایز (جسنے نیک نیت قرض خواہان کو متوفی کی کل جایداد دیدی ہو اور اسطرح سے اُنکی کل دعاوی کا تصفیہ کر دیا ہو) ایسی جایداد کو بجا طور پر صرف کرتا ہے گو دیگر قرضخواہان بھی باقی ہون جنکی دعاوی کا اُسی اُسوقت علم ہو جبکہ اُسنے دیگر دیون ادا کئے ہون (۶)

ذاتی ڈگری — جبکہ ایک فریق پر ایک نالش زر نقد بحیثیت وارث و قابض جایداد متوفی کے کی گئی ہو اور یہ ثابت کیا گیا ہو کہ اُس نے کافی ترکہ واسطے ادائگی قرضہ کے حاصل کیا ہے تو ایک ذاتی ڈگری اسکو

[1] اجمیر و میرواڑہ مین "وارثان" کے باب مین ملاحظہ طلب اجمیر کی اراضی و مالگذاری کی ریگولیشن نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۷ع کی دفعہ ۱۲۹ و ریاست الور کی دفعہ ۳ -

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۶۱ - (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۴ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۶ و جلد ۵ صفحہ ۱۱۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۸۶۷ع (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۹ - (۶) نمبر ۶۰ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ -

برخلاف صادر کیجا سکتی ہے (۱)

ذمہ جاری

ڈگری اوّلاً جایداد متوفی پر جاری ہوگی جو وارث کے قبضہ مین ہو (۲) وارث کی ذاتی جایداد قرقی و نیلام نہوگی جبتک کہ کارروائی اجرائے ڈگری مین یہ ظاہر نہو کہ جایداد متوفی کی اُسنے پائی (۳) اگر وہ جایداد کا پہونچنا ثابت یا تسلیم کرے تو اُسکو واسطے ادا کرنے تعداد ڈگری کے مہلت ملنی چاہئے (۴) اگر وہ حساب قیمت دینے مین ناکامیاب ہو تو اجرائے ڈگری بذریعہ قرقی یا قید معمولی مدیون کیطرح عمل مین آ سکتی ہے (۵)، گو کہ قرضہ جسکی بابت ڈگری ہوئی ہو پیشتر یا بعد وفات متوفی کے واجب الادا تھا (۶) قانونی قایم مقام متوفی مدیون کا اسکی جایداد کیواسطے ذمہ دار نہین ہے اسکی قیمت کیواسطے ہے وہ تیسرے شخص کے پاس فروخت کر سکتا ہے - اور دائن خریدار پر مواخذہ نہین کر سکتا (۷)، قایم مقام صرف پابند اس امر کا ہے کہ کل جایداد کی کل قیمت ادا کرے جو اسکو ملی ہو (۸)، اگر کوئی ڈگری ذاتی بمقابلہ متوفی کے ہوئی ہو تو اسکی وفات کے بعد جاری نہین ہو سکتی (۹)

خاوند کا قرضہ

جب کوئی ڈگری بمقابلہ بیوہ بابت قرضہ متوفی کے حاصل کی جاوے تو اُسکا اجرا ترکہ متوفی پر ہوگا (۱۰)، اور جب کہ ڈگری ذاتی ہو تو خریدار نیلام محض حق بیوہ کا خریدتا ہے (۱۱) اس امر کی تجویز کرنے مین کہ بذریعہ نیلام کے جو بالفاظ "حق حقوق و مرافق"، ہندو بیوہ واقع کسی جایداد کے عمل مین آوے کیا ہے کیا حق منتقل ہوتا ہے اس بات کو دیکھنا چاہئے کہ وہ نالش جسمین نیلام کی ہدایت کیگئی تھی ایسی نالش تھی جو بنام بیوہ ایسی بناء دعوے پر دائر کیگئی جو خاص اُسکی ذات سے متعلق ہے یا ایسی نالش تھی جو کل وراثت جایداد متنازعہ پر مؤثر تھی (۱۲)

مسلمان

ایک ڈگری جو برخلاف ایک وارث کے حاصل کی جائے دوسرون کو پابند نہین کرتی (۱۳)

اجرار

جایداد متوفی پر ڈگری جاری نہین ہو سکتی جبتک اسکا کوئی قایم مقام نہ ہووے (۱۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۴۶ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۹ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۲ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۶ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۷ - (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۵ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۵ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۳ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۷۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۶ - (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۶۰ -

(۱۴) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۷۰ء و نمبر ۱۲۶۵ سنہ ۱۸۷۳ء -

ڈگری ضامن کے نام پر

دفعہ ۲۵۳ ۔ جب کوئی شخص قبل صادر ہونے ڈگری کسی نالش ابتدائی کے اُس ڈگری یا اُسکی کسی جزو کی تعمیل کیلئے ضامن ہوگیا ہو تو جایز ہی کہ ڈگری اُسکی ذات پر اُس حد تک کہ وہ اُسکا ذمہ دار ہوگیا ہے اسیطرح جاری کیجاے جسطرح ڈگری کا اجرا مدعا علیہ پر ہوسکتا ہے ۔

مگر شرط یہ ہی کہ اطلاع تحریری اُس مضمون سی جو عدالت ہر صورت مین کافی سمجھے ضامن کو پونچائی جائے ۔

یہ دفعہ گرفتاری اور قرقی قبل فیصلہ سی متعلق ہی (۱) اور اُس ضامن سے جو ڈگری یکطرفہ کی منسوخی کیوقت ضامن ہوا ہو (۲) لیکن اُس صورت سے متعلق نہین جہانکہ ضامن تعمیل ڈگری کا ذمہ دار نہوا ہو بلکہ اس امر کا ہوا ہو کہ بعض دستاویزات قرضہ مدعا علیہ پیش کر دیگا اگر نہ کریگا تو رقم مندرجہ دستاویزات وہ خود ادا کریگا (۳) اور روے دفعہ ۶۱۰ دفعہ ہذا ضمانت خرچہ عدالت پریوی کونسل کا اجرا بمقابلہ ضامنان کیا جاسکتا ہی (۴) اور ضمانت ڈگری بصدرہ عدالت اپیل زیر دفعہ ہذا نافذ کیجاسکتی ہے (۵) بخلاف اسکی تجویز ہوئی کہ ذمہ داری ضامن بابت ضمانت اجراے ڈگری حضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل در عدالت اپیل بصیغہ اجرا بمقابلہ نہین کی جاسکتی بلکہ جداگانہ نالش کرنی چاہئے (۶) جو ضامن ڈگری مین فریق نہوا اسپر حسب دفعہ ہذا ذمہ داری کا نفاذ نہین ہوسکتا (۷) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱ و نمبر ۱۴۰ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔

اختیار سماعت

جہانکہ بعد صدور ڈگری بقایا لگان کے مدیون ڈگری کے ایک دوست نے ایک ضمانت نامہ تحریر کیا جسکی رو سے اُسنے اپنے آپکو ذاتی طور پر ذمہ دار بنایا اور ایک حصہ جائداد زمینداری کو واسطے حسب ضابطہ تعمیل ڈگری کی کفالت مین دیا تجویز ہوئی کہ وہ ذمہ داری جو بروے ضمانت نامہ مذکور کے عاید کیگئی تھی ایک عدالت مال سے بذریعہ جائداد مکفولہ کے موثر نہین کیجاسکتی (۸)

اپیل

ایک ضامن کو جسپر حسب دفعہ ہذا ایک ڈگری کے نافذ کرنیکی درخواست دی گئی ہو منصب اپیل کرنیکا بنا رضی ایک حکم کے جو کارروائیات اجرا مین صادر ہوا ہو حاصل ہی (۹)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۲۲ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۰۴ ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۶ ۔ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۰۳ ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۵ و جلد ۵ صفحہ ۹۰۷ و نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۰۴ ۔ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۰۹ و نمبر ۶۲ سنہ ۱۸۷۱ء و نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۴۷ ۔ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ ۔

عملدرآمد — ضامن جسکی جائداد قرق و نیلام کیگئی ہو حسب دفعہ ۲۷۰ عذرداری کرسکتا ہی نہ حسب دفعہ ۳۱۲ (۲)

ضمانت خرچہ — دیکھو دفعات ۵۴۹ و ۶۱۰ و باب ۲۴ مجموعہ ہذا۔

ڈگری زرنقد کی بابت

دفعہ ۲۵۴ — ہر ایک ڈگری یا حکم جسمین کسی فریق کو بطور معاوضہ یا خرچہ کے یا بطور بدل کسی اور طرحکی دادرسی کے جو از روی ڈگری یا حکم کے کیگئی ہو یا کسی اور درجہ سے زرنقد ادا کرنیکا حکم ہوا ہو اسطرح اجرا پاسکتا ہے کہ مدیون ڈگری قید کیا جائے یا اسکی جائداد اُس طریقہ سے قرق اور نیلام کیجائیگی جو آئندہ مذکور ہے یا دونون طریقون سے۔

حکم ادا کرنے زرنقد کا فریق کو۔ — اگر ڈگری نان و نفقہ ماہواری ادائے رقم معین کے ہو تو مثل ڈگری اقساطی کے ہے اور وقتاً فوقتاً حسب قسط واجب الادا ہو جاری ہو سکتی ہے (۲)

بدل کسی اور طرح کی دادرسی کے — اگر مدعا علیہ جائداد منقولہ حوالہ نہ کرے تو اسکی قیمت ادا کرے (دفعہ ۲۰۸)

کسی اور درجہ پر — اس سے مراد سود اصل پر یا خرچہ پر (دفعہ ۲۰۹) اگر ڈگری میں سود کا حکم نہو۔ تو عدالت اجرا کنندہ سود نہین دلاسکتی اور عدالت کو ڈگری اسطرح جاری کرنی چاہیئے جو حالت ڈگری سے معلوم ہو (۳)

قرقی — اگر قرقی نہو تو نیلام کالعدم ہی (۴) ڈگری نیلام جائداد مرہونہ مین قرقی ضروری نہیں ہے (۵)

قید — اختیار ہائیکورٹ کی نسبت دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد صفحہ الغایت ۹ و جلد ۹ صفحہ ۳۸۷۔

ہرجہ قید — دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۸۳۔

ڈگری زر وصلات یا اور معاملہ کی جسکے زرنقد کی تشخیص پیچھے کی جائیگی۔

دفعہ ۲۵۵ — اگر ڈگری زر وصلات یا اور ایسے معاملہ کی ہو جسکے زرنقد کا تعین من بعد ہونیوالا ہو تو جائداد مدیون ڈگری کی قبل ازان کہ وہ تعداد زر جو بموجب ڈگری کے اُسکے ذمہ دادنی ہو متحقق کیجائے اُسیطرح قرق کیجاسکتی ہے جسطرح کہ درصورت معمولی ڈگری زرنقد کے کیجاتی ہے۔

فوراً اجرائے ڈگری کے لیے حکم کرنیکا اختیار اُس زرنقد کی بابت جو ایکہزار روپے سے زیادہ نہو

دفعہ ۲۵۶ — جب ڈگری صرف بابت ایک تعداد نقد کے صادر ہوئی ہو اور تعداد ڈگری شدہ ایک ہزار روپیہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۶۵ – (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۲۸ – (۳) انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۳۷۔
(۴) " " ۵ " ۸۶ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۶ – (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۱۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ – لسٹ وارنٹ قرقی کے نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب ما بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۳۶

سے زیادہ نہو تو عدالت مجاز ہے کہ ڈگری صادر کرنے کیوقت ڈگریدار[1] کی زبانی درخواست پر فوراً ڈگری جاری ہونیکا حکم دیوے اور وارنٹ موسومہ ذات مدیون ڈگری کے اگر وہ عدالت کی علاقہ کی حدود اراضی کے اندر ہو یا اوپر جائداد منقولہ شخص مذکور کے جو حدود مذکور اندر ہو صادر کرے۔

کھیبرل جائداد منقولہ نہیں (۱) جب مدیون بغرض ادائی شہادت عدالت خفیفہ مین باتباع سفینہ عدالت مذکور مین موجود ہو یا اسوقت مین کہ عدالت کو جاتا ہو وہان ٹھیرا ہو یا واپس آتا ہو گرفتار نہیں ہوسکتا (۲) لیکن جب حکمنامہ بموجب دفعہ ہذا جاری ہو تو مدیون ہر جگہ اور ہر وقت گرفتار ہوسکتا ہے (۳)

زر ڈگری کے ادا کرنیکے طریقے

دفعہ ۲۵۷ - کل روپیہ جو ڈگری کے بموجب واجب الادا ہو حسب تفصیل مندرجہ ذیل ادا کیا جائیگا یعنے -

(الف) اُس عدالت مین جس سے ڈگری جاری کرنا متعلق ہو - یا

(ب) ڈگریدار کو عدالت سے باہر - یا

(ج) جسطرح عدالت صادر کنندہ ڈگری ہدایت کرے -

دفعہ ہذا احکام سے متعلق نہیں ڈگریات سے متعلق ہے (۴) الفاظ "صادر کنندہ ڈگری" کے معنی اس عدالت کی ہین جو اول ڈگری دے نہ کہ عدالت اپیل (۵)

اقرار مہلت دینے کا مدیون ڈگری کو

دفعہ ۲۵۷ (الف) - ہر اقرار بابت دینے مہلت واسطے ادائے دین ڈگری شدہ کے ناجایز ہوگا الا اُسصورت مین کہ وہ کسی معاوضہ کے بدلے اور عدالت صادر کنندہ ڈگری کی اجازت سے ہوا ہو اور عدالت موصوفہ کی رائے مین وہ معاوضہ بلحاظ حالات موجودہ کے معقول ہو -

اقرار واسطے بیباقی دین ڈگری شدہ کے

ہر اقرار متعلقہ بیباقی کسی دین ڈگری شدہ کا جو مقتضی اسبات کا ہو کہ کوئی مبلغ علاوہ اُس تعداد کے جو ڈگری کی رو سے واجب ہے یا واجب الادا ہونیوالی ہو حیلتاً یا صراحتاً ادا کیا جائے ناجائز ہوگا الا جبکہ وہ اجازت متذکرہ صدر سے وقوع مین آئے - ہر مبلغ جو اس دفعہ کی شرائط کے خلاف دیا جائے اُس دین کے ایفا مین صرف کیا جائیگا جو

[1] بنگالہ مین وصولیابی لگان کی نالشون مین زبانی درخواست پر ڈگری جاری کرنے کے حکم دینے کے اختیار کیلئے ملاحظہ طلب بنگالہ کی راضی رعیتی کے ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۱۴۷ (ز) -

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۹ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۰ - (۲) انڈین جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۸۰ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۴۹ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۰ - (۵) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۶ء -

ڈگری کی رو سے واجب ہو اور اگر کچھہ فاضل ہی تو اسکو مدیون ڈگری وصول کریگا -

وہ اقرارنامہ جس سے فقرہ اوّل دفعہ ہذا متعلق ہی ایک ایسا اقرارنامہ ہی جسکے رو سے حقوق اجراے ڈگری ملتوی کیئے گئے ہون نہ کہ بعد ڈگری کے زائل کیئے گئے ہون (۱) دفعہ ہذا مین کالعدم اور ناجایز اقرارنامجات کا حکم ہی (۲) احکام دفعہ ہذا مین وہ اقرارنامہ شامل نہین ہی جو مابین ڈگریدار اور ایک شخص علاوہ مدیون ڈگری کے ہوا ہو جسکو رو سے شخص مذکور نے بعوض التواے اجراے ڈگری بمقابلہ مدیون کے ایک خاص رقم کے بحق ڈگریدار ادا کرنیکا اقرار کیا ہو - پس ایسے اقرارنامجات موثر کیئے جانے کے قابل ہین گو وہ بلا منظوری عدالت کے کیئے گئے ہون (۳)

تصدیق یا منظوری عدالت احکام دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہی کہ معاہدات قابل پابندی مابین مدیون ڈگری و ڈگریدار مشعر دہی مہلت کے واسطے تعمیل ڈگریات کے بذریعہ اجراء کے بلا بدل بلا منظوری عدالت کے نہون اور انکا یہ مقصود نہین ہی کہ فریقین کو یہ امتناع کیجائے کہ وہ معاہدہ جدید واسطے ادائے زر ڈگری کے بذریعہ اقساط کے یا اور نہج پر نہ کرین (۴) دفعہ ہذا دو قسم کے اقرارنامہ سے تعلق رکھتی ہی اوّلا اقرارنامجات عطائے مہلت بغرض ایفاء زر ڈگری سے ثانیاً اقرارنامجات ایفاء زر ڈگری سے - اگر عدالت انکو منظور نہ کرے تو وہ کالعدم ہین اور اگر منظور کرلے تو انکا ایفا کیا جاسکتا ہے (۵) اگر عدالت سے اس اقرارنامہ کی جو نسبت عطا کرنے مہلت کے مدیون کیطرف سے تحریر ہاوے منظوری حاصل نہ کیجاوے تو وہ موثر نہین ہوسکتا (۶) اسیطرح اگر تصفیہ جو بابت ایفاء زر ڈگری کیا جاوے عدالت سے منظور نہ کرایا جاوے تو کالعدم اور ناقابل نفاذ ہی اور بربنا اسکے جدید نالش نہین ہوسکتی (۷) اقرارنامہ مابین ڈگریدار و مدیون ڈگری کے واسطے ایفاء ایک ڈگری جسکی رو سے ایک رقم زاید از زر ڈگری واجب الادا ہوا اور جسے عدالت صادر کنندہ ڈگری نے منظور نہ کیا ہو ایک مابعد کی نالش کی بناء نہین ہوسکتا (۸) جہانکہ ہن ناماجات ان قرضجات کے عوض تحریر کیئے گئے تھے جو بربناے ڈگریات کے واجب الادا تھے اور تمسکات کا تحریر کیا جانا جو عدالت سے منظور کیا گیا تھا) اور وہ رقوم جنکے عوض وہ تحریر کیئے گئے تھے عدالت کی تصدیق شدہ نہین اور عدالت نے ایک تصفیہ کو بلا عذر کے قلمبند کیا تھا اور ڈگریات بربناء تصدیق و قلمبند کردہ تصفیہ کے ناقابل اجراء

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۵۲ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۶ بصفحہ ۸۹ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲ - (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۰ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۸ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶ - (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۵ - (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۹۳ - (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۹ و ۴۳۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۲۸ و جلد ۹ صفحہ ۱۷۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۹

ہوگئی تھیں تجویز ہوئی کہ عدالت نے واسطے تکمیل ضروریات مطلوبہ دفعہ ہذا کے کافی کاروائی کی ہو گو کوئی باضابطہ منظوری قلمبند نہ کیگئی تھی (۱) مطلوبہ منظوری دفعہ ہذا عدالت صادر کنندہ ڈگری سے حاصل ہونی چاہیئے۔ اگر ڈگری صادرہ ہائیکورٹ ہو اور بغرض اجراء عدالت ضلع مین مرسل کیجاوے تو عدالت ضلع منظوری مطلوبہ نہین دے سکتی (۲) لیکن چونکہ عدالت جوڈیشل اسسٹنٹ کا اب وجود نہین ہے اسلیئے منظوری مطلوبہ دفعہ ہذا صاحب ڈسٹرکٹ جج دے سکتے ہین (۳)

معاہدہ جدید | جسصورت مین کہ فریقین کے درمیان بجائے ڈگری کے معاہدہ جدید ہوجاوے تو ڈگری جاری نہین ہوسکتی اور بربنا معاہدہ جدید کے نالش نمبری ہوسکتی ہے (۴) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۔ تمسک قسط بندی جو پر کردہ مدیون بحق ڈگریدار اور بہ بدل حصول اس ڈگری کی جو چھوڑی گئی ہے ناجائز نہین ہے (۵) اور صرف اسقدر کالعدم ہے جسقدر کہ وہ حق اجراے ڈگری پر مؤثر ہے اور اسکی بنا پر جدید نالش ہوسکتی ہے (۶) جب کوئی ڈگریدار ڈگری کے فائدہ کو چھوڑ دے اور اسکی عوض مدیون ایک تمسک دیوے تو وہ تمسک ایک نالش مابعد کی بنیاد ہوسکتا ہے باوجودیکہ ڈگری مذکور کا ایفا منجانب عدالت تصدیق نہ کیا گیا ہو (۷) مابین ڈگریدار و مدیون ایک انتظام ہوا بذریعہ جس کے اقساط معہ سود مقرر ہوئین اور وعدہ خلافی پر ڈگریدار کو انتہا اجرا کا تھا ایسی صورت مین ڈگریدار یا تو اقرار جدید پر نالش کرسکتا ہے یا استحقاق سود سے دست بردار ہوکر ڈگری کو جاری کرا سکتا ہے (۸) مدیون ڈگری کے پسران نے جو بذات خود اصل ڈگری سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے ڈگریدار کو یہ اقرارنامہ لکھدیا کہ ہم اپنے باپ کی ڈگری کا روپیہ تمکو وصول دینگے تجویز ہوئی کہ یہ اقرارنامہ ایسا ہے جسکا سرسری طور پر عملدرآمد نہین ہوسکتا (۹) اگر حسب معاہدہ جدید ڈگریدار کو کچھ وصول نہوا ہو تو ڈگریدار ڈگری جاری کرسکتا ہے (۱۰) ایسی صورت مین اقرارنامہ بوجہ غیر رجسٹری شدہ ہونیکی ناقابل قبول شہادت قرار دیا گیا تو ڈگریدار کو پھر درخواست اجراے ڈگری گذرانے کی اجازت دیگئی (۱۱) زر ڈگری کا بذریعہ اقساط ادا کرنیکا انتظام جو مابین فریقین ہوجاوے مدیون مجاز نہین ہے کہ اسکے جواز کی نسبت اعتراض کرے (۱۲) دیکھو نمبر ۶ ۱۸۹۴ء پنجاب

انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۸۰ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰۸ - (۳) نمبر ۲۵ ۱۸۸۵ء پنجاب کارڈ دیوانی - (۴) نمبر ۱۲ ۱۸۸۱ء پنجاب کارڈ دیوانی و سدرلینڈ ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ و ۱۰ صفحہ ۱۰ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۳ و نمبر ۵ ۱۸۶۷ء پنجاب کارڈ دیوانی - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۲ - (۷) نمبر ۱۹ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۲ - (۸) نمبر ۳۴ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۹) نمبر ۹ ۱۸۸۵ء و نمبر ۲۵ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۰) نمبر ۲۴ ۱۸۸۶ء پنجاب کارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۱۶ و صفحہ ۸۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ - (۱۱) نمبر ۹۵ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۱۲) نمبر ۴۵ ۱۸۸۹ء پنجاب کارڈ دیوانی -

ریکارڈ دیوانی بنا اقرارنامہ بطور ڈگری کے جاری ہوگا (۱)۔ اگر تصفیہ باہم ہو جائے اور عدالت اجرا کنندہ سے تصدیق نہ کیا گیا ہو تو وہ عدالت دیوانی نہ کہ عدالت اجرا کنندہ سے ایک تصفیہ سمجھا جا سکتا ہے (۲)۔ اقرارنامہ جو عدالت اجرا کنندہ سے حسب دفعہ ۲۵۷ (الف) ضابطہ دیوانی منظور کیا گیا ہو کہ روپیہ واجب الوصول بروئے اقرار بجائے علیحدہ نالش کرنیکے اجرائے ڈگری میں وصول کیا جاویگا ابرا مین نافذ ہو سکتا ہے وہ عدالت جو ایسے اقرارنامہ کی بنا پر نالش نمبری متدائرہ کی تجویز کریگی وہی عدالت ہوگی جو اسکی ذاتی شرائط کے نفاذ کرنے کیلئے ڈگری کا اجرا کریگی (۳)

میعاد تصدیق ادائگی	ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۔
مجبوری	عدالت اجرا کنندہ ڈگری مجاز نہیں ہے کہ ڈگریدار کو مہلت دینے پر مجبور کرے (۴)۔
ضامن	جبکہ اصل معاہدہ ناجائز ہے تو ضامن پابند نہیں (۵)۔ احکام دفعہ ہذا صرف فریقین ڈگری سے متعلق ہیں (۶)۔
اپیل	جو حکم بموجب دفعہ ہذا کے ہو اسکا اپیل ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۲۵۸ – اگر کوئی مبلغ جو ڈگری کی رو سے واجب الادا ہو عدالت سے باہر ادا کیا جائے یا شئے ڈگری شدہ کل یا جزو کا تصفیہ حسب رضامندی ڈگریدار کے اور طور پر ہو جائے یا اگر کوئی مبلغ براہ تکمیل کسی ایسے اقرار کے دیا جائے جسکا ذکر دفعہ ۲۵۷ (الف) میں ہوا ہے تو ڈگریدار کو لازم ہے کہ ویسی مبلغ کے ادا ہونے یا ویسے تصفیہ کے وقوع میں آنیکی اطلاع اُس عدالت میں کر دے جس سے ڈگری کا اجرا متعلق ہو۔

ڈگریدار کو روپیہ ادا کر دینا

مدیون ڈگری کو بھی اختیار ہے کہ ایسی مبلغ کے ادا یا تصفیہ کے وقوع سے عدالت کو مطلع کرے اور عدالت سے درخواست[ا] واسطے جاری ہونے نوٹس بنام ڈگریدار بدین مضمون کرے کہ نامبردہ ایک تاریخ مقررہ عدالت کو حاضر ہو کر اس بات کی وجہ ظاہر کرے کہ ویسا ادا یا تصفیہ کیوں بلفظ تصدیق شدہ قلمبند نہ کیا جائے – اور اگر بعد تعمیل باضابطہ ویسی نوٹس کے ڈگریدار تاریخ مقررہ کو حاضر نہ ہو

[ا] ہر درخواست کی میعاد سماعت کیلئے ملاحظہ طلب ہند کے ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء کے ضمیمہ ۲ کا آرٹیکل ۱۷۱۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۸ و جلد ۵ صفحہ ۴۹۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ و جلد ۹ صفحہ ۲۲۸ و ۲۲۳ و نمبر ۱۶ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی – (۲) نمبر ۴۲ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی – (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۲ – (۴) نمبر ۲۷ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی – (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۷۷ – (۶) مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۰۱ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۰۔

یا حاضر ہوکر وجہ اسکی ظاہر نہ کرے کہ ویسا ادا یا تصفیہ کیوں بلفظ تصدیق شدہ قلمبند نہ کیا جاے تو عدالت اُسکو قلمبند کریگی۔

سلہ تاوقتیکہ ویسی مبلغ کے ادا ہونے یا ویسی تصفیہ کی حسب مذکورہ بالا تصدیق نہو کسی عدالت جاری کنندہ ڈگری میں زرڈگری کا ادا یا تصفیہ ہونا مسموع نہ ہوگا۔

وہ تغیر جو دفعہ ہذا میں بروے دفعہ ۲۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کیا گیا ہے جسکی رو سے غیر مصدقہ تصفیہ جات کو سواے عدالت اجرا کنندہ کے دیگر عدالتیں بھی اب تسلیم کرتی ہیں ان تصفیہ جات سے متعلق ہے جو ایک مرحم سے پیشتر بھی وقوع میں آئیں (۱) دیکھو کتابی سرکلر چیفکورٹ پنجاب نمبر ۸-۲۷۶۶ مورخہ ۱ جولائی سنہ ۱۸۸۸ء جبکہ نالش نمبری حسب دفعہ ۲۸۳ مجموعہ ہذا بغرض اثبات حق مدعی نسبت بعض جائداد مقروقہ بدین بیان رجوع کیگئی کہ جائداد مقروقہ اسکی پاس بایفاے ڈگری مقبوضہ نامبردہ موسومہ مدیون ڈگری منتقل ہوچکی تھی تجویز ہوئی کہ ضرور نہیں ہے کہ انتقال مذکور کی حسب احکام دفعہ ہذا اطلاع عدیجادی۔ تنازع نسبت قبول کرنے تصفیہ جات اور ادای زرمندرجہ دفعہ ہذا صرف عدالت اجرا کنندہ ڈگری سے متعلق ہے (۲) دفعہ ہذا صرف اس صورت سے متعلق ہے جسمیں فریقین کا رشتہ ڈگریدار و مدیون ڈگری تاریخ معاملہ مذکور پر موجود ہو (۳)

ڈگری زرنقد | دفعہ ہذا صرف بعض ڈگریہای کے اجرا سے متعلق ہے جنکی رو سے زرنقد واجب الادا ہو نہ کہ ڈگریہاے قبضہ جائداد غیر منقولہ سے (۴) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۸۶ - اور ڈگری مشعر استقرار حقیت میراثی سے بھی متعلق نہیں (۵) درحالیکہ ڈگریدار نے جو مستحق قبضہ بعض اراضی کا قرار دیا گیا تھا بعد صدور ڈگری کے اپنے مدیون کے نام جو اس زمانہ میں قابض تھا ایک پٹہ لکھدیا اور پھر اپنی ڈگری جاری کرائی طبق عذرداری مدیون ڈگری تجویز ہوئی کہ ایسی حالات میں مدیون مستحق قبضہ نہ تھا اور چونکہ ایفا ہونا ڈگری کا درج نہیں کرایا گیا تھا لہذا ایسے عذر کی تجویز نہیں ہوسکتی (۶)

ضمانت | جبکہ ضامن بعد ادای زرڈگری کے مدیون پر نالش کرے تو وہ عذر بیرون ادائیگی کا نہیں کرسکتا (۷)

زبانی شہادت | ڈگریدار زبانی شہادت اس امر کی پیش نہیں کرسکتا کہ مدیون نے کوئی قسط بیرون عدالت ادا کی تھی (۸) مگر بغرض حفظ میعاد کرسکتا ہے (۹) اور مدیون کارروائیات اجرا میں تصفیہ کو ثابت کرسکتا ہے

سلہ اخیر فقرہ دفعہ ۲۵۸ کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۰ کی رو سے سابق عبارت کے عوض قایم کیا گیا - (۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۴ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۹ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۰ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۴ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۹ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۸۶ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۲۴ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۶۹ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۲ و " " " جلد ۸ صفحہ ۱۴۳ و جلد ۸ صفحہ ۳۲۰ و بنگال لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۳۰ - اجلاس کامل و جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۸ -

جو ڈگریدار نے فریب سے یا وجود کہ اپنی تصفیہ بیرون از عدالت کے شروع کی ہوں (۱) تصفیہ جو مابین ڈگریدار و مدیون کے نہ ہو اس کی زبانی شہادت پیش ہو سکتی ہے (۲) اور کارروائی فوجداری میں (۳) اور نالش تنسیخ نیلام میں (۴) اور نالش واپسی روپیہ ادا کردہ میں (۵)

تصدیق بذریعہ ایک ڈگریدار | جو روپیہ مدیون نے ایک ڈگریدار کو بیرون از عدالت دیا ہے وہ صرف اسکی حصہ تک یا جانا جائز متصور ہو سکتا ہے نہ اس سے زائد کی بابت (۶)

ڈگریدار تصدیق کریگا | دائن نے قائم ہونا معاہدہ جدید کا تسلیم کر کے باحتیاط بیان کیا کہ ڈگری قائم رہیگی اور قرقی اس کی موجود رہیگی تجویز ہوئی کہ ایسی اطلاع ناکافی ہے اور اطلاع منجانب ڈگریدار اور مدیون دونوں کی جانب سے ہونی چاہیئے اور اس سے معاہدہ جدید قائم نہیں ہوا (۷)

چارہ کار مدیون | اگر ڈگریدار تصدیق نکرے تو مدیون کو درخواست اندر میعاد معینہ کے دینی چاہیئے اور عدالت کو بعد سماعت بیانات فریقین اور لینے شہادت کے اگر ضروری ہو ایک حکم مناسب صادر کرنا چاہیئے (۸) تصفیہ ڈگری جس کی تصدیق عدالت کے روبرو کسی فریق نے اندر میعاد محدود قانون کے نہ کی ہو بطور مانع اجراء کے تسلیم نہیں کیا جا سکتا (۹)

میعاد تصدیق ادائیگی | ڈگریدار کے لئے کوئی میعاد تصدیق ادائیگی مقرر نہیں ہے اور وہ کسی وقت تصدیق کیجا سکتی ہے (۱۰) لیکن مدیون کو چاہیئے کہ ادائیگی یا تصفیہ سے نوے ۹۰ یوم کے اندر ثبت درج کرے (۱۱)

اقرارنامہ کالعدم | دفعہ ہذا میں جائز اقرارنامہ کا حکم ہے اسلئے وہ رقم جو بروئے ایک ایسے اقرارنامہ کے ادا کی گئی ہو جو زیر دفعہ ۲۵۷ (الف) کالعدم ہو ڈگری مصدرہ زیر دفعہ ہذا کے اجراء میں تسلیم نہیں کیجا سکتی الا جبکہ اسکی تصدیق مناسب عدالت کے اندر کیگئی ہے (۱۲)

نمبری نالش ہو سکتی ہے | اگر مدیون کامیاب ہو تو نمبری نالش واسطے واپسی روپیہ (۱۳) یا واسطے واپسی جائداد کے

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۶ (۲) نمبر ۱۳۷ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۰۱ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۷۶ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۸ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۴ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۴ (۹) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۱۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲ و ۳۳ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۶ (۱۱) دفعہ ۱۷۳ (الف) ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۹ و نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۹ -

جبکہ قبضہ ڈگریدار نے باجرائے ڈگری خود حاصل کیا ہو (۱) یا واسطے منسوخی نیلام کے (۲) یا واسطے حکم امتناعی کے کہ ڈگریدار ڈگری جاری کرانے سے باز رہے (۳) یا واسطے ڈگری استقراریہ کے کہ ڈگری کا ایفا ہو گیا ہے (۴) یا نالش بابت ہرجہ خلاف ورزی معاہدہ کے کر سکتا ہے (۵) نیز دیکھو نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۲۵۷ (الف)

نالش نہیں ہو سکتی | جس صورت میں کہ تصفیہ مابین ڈگریدار و مدیون کے بیرون از عدالت ہوا ہو اور اسکی تصدیق عدالت سے نکرائی گئی ہو تو کوئی نالش استقرار حق ایفاء ڈگری کی دائر نہیں ہو سکتی (۶) اور اس صورت میں بھی جبکہ ڈگری کا ایفاء بروئے ایک معاہدہ کے بیرون از عدالت کیا گیا ہو اور ایفاء مذکور کی تصدیق عدالت سے نہ کرائی گئی ہو نالش بربناء معاہدہ مذکور جسکا منشاء یہ ہو کہ ڈگریدار اپنی ڈگری کے اجراء کرانے سے باز رکھا جاوے نہیں ہو سکتی (۷) اور نہ نالش منسوخی نیلام کی ہو سکتی ہے جو بعلت اجرائے ایک ڈگری کے عمل میں آیا ہو اس وجہ پر کہ ڈگری کا تصفیہ بیرون از عدالت کیا گیا ہے جبکہ ایسے تصفیہ کی تصدیق نہ کرائی گئی ہو (۸) نیز دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۹۳ زیر دفعہ ۲۵۷ (الف)۔

واپسی | اگر ڈگری اپیل میں منسوخ ہو جائے تو ڈگریدار کو روپیہ یافتنی واپس کرنا ہو گا خواہ اسکی تصدیق عدالت میں ہوئی ہو یا نہ ہو (۹)

تدبیر معاون اجراء | جو درخواست کہ ڈگریدار اس غرض سے گذرانے کہ مقدمہ اجرائے ڈگری کا قایم کیا جاوے اور سرٹیفکیٹ تحریر کیا جائے کہ ایک رقم نقد مدیون نے ڈگریدار کو ادا کی درخواست تدبیر معاون اجراء کی ہے (۱۰)

ترک حق | جہانکہ ایک ڈگری بروئے اقساط کے واجب الادا ہو اور بصورت قصور ادائگی کے کل رقم کا واجب الادا ہونا ٹھہرایا گیا ہو تو ثبوت نسبت جزوی ادائگی قسط واجب الادا کے جس کو ڈگریدار نے قبول کیا ہو بطور شہادت ترک حق کے اہم ہو گا اور اگر ایسا ترک استحقاق وقوع میں آیا ہو تو میعاد دوسری عدم ادائگی تک شروع نہ ہو گی (۱۱)

عدالت اجراء کنندہ | جبکہ ڈگری صاحب کلکٹر کے پاس حسب دفعہ ۳۲۰ مرسل کیجاوے تو جو تصفیہ مابین ڈگریدار

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۱۸ (۲) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۴ و دفعہ ۴۵ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ء (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۵۴ (۵) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۷۰ و جلد ۲ صفحہ ۳۶۹ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۴ (۶) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۲ (۷) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۴۳۷ (۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۴ (۹) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۴ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۰۸ و ،، ،، جلد ۹ صفحہ ۹ (۱۱) ،، مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ -

اور مدیون کے ہو کر صاحب کلکٹر کے روبرو پیش کیا جائے تو وہ اس عدالت میں ہے جسکا کام اجراء کرنیکا ہے اور وہ ۱۵ اقرار حسب دفعہ ۱۹ و ۲۰ - ایکٹ میعاد ڈگری کے حفظ میعاد کے لئے ہو (۱)

اپیل حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۲)

ڈگریاں خاص اشیاء منقولہ کے لئے یا زوجہ کے واپس پانیکے لئے

دفعہ ۲۵۹ - اگر ڈگری خاص شے منقولہ یا کسی خاص شئے منقولہ کے حصہ کے یا زوجہ کے واپس پانے کی بابت ہو تو اسکا اجراء اس طور پر ہوگا کہ شے منقولہ یا حصہ مذکور پر قبضہ کیا جائیگا اگر ممکن ہو اور اس فریق کے سپرد کیا جائیگا کہ جس کے حق میں ڈگری ہوئی ہو یا اس شخص کو دیا جائیگا جس کو ڈگریدار نے اپنی طرف سے اس کے لینے کے واسطے مقرر کیا ہو یا مدیون ڈگری قید کیا جائیگا یا جائیداد اس کی قرق کیجائیگی یا عندالضرورت قید اور قرقی دونوں عمل میں آئیں گی -

جب کوئی قرقی جو اس دفعہ کے بموجب ہوئی ہو چھ مہینے تک قایم رہی ہو اگر مدیون ڈگری نے اسوقت تک ڈگری کی تعمیل نہ کی ہو اور ڈگریدار نے واسطے نیلام کرانے جائیداد مقروقہ کے درخواست دی ہو تو جایز ہے کہ ویسی جائیداد نیلام کیجائے اور عدالت کو اختیار ہے کہ زر ثمن نیلام سے ڈگریدار کو اس قدر مبلغ دلائے جو دفعہ ۲۰۸ کے بموجب مقرر ہوا ہو اور اور صورتوں میں اس قدر ہرجہ دلائے جو عدالت کو مناسب معلوم ہو اور باقی روپیہ اگر کچھ رہے مدیون ڈگری کو اسکی درخواست پر حوالہ کرے -

اگر مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل کر دی ہو اور تعمیل کا کل خرچ ادا کر دیا ہو جو اسکو ذمہ دینا واجب تھا یا اگر وقت انقضائے چھ مہینے کے تاریخ قرقی سے کوئی درخواست واسطے نیلام کرانے جائیداد کی نہ گذری ہو یا گذر کر نامنظور ہوئی ہو تو قرقی باقی نہ رہیگی -

دیکھو دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۱۸۷۷ء کہ کن صورتوں میں ڈگری جو انگی خاص مال منقولہ کی ہو سکتی ہے ڈگری بدیں مضمون ہی کہ حکم یا جاتا ہے کہ مدعی کو قبضہ بحیثیت مالک زیورات - پارچات - مثلاً لہائے - طشتریہا - اقسام مویشی و دیگر اسباب مالیتی تین ہزار روپیہ حسب اندراج عرضیدعوے جو مدعاعلیہ کے قبضہ میں ہو دلایا جائے قرار پایا کہ حسب تعبیر صحیح ڈگری مذکور جو پڑھی جائے ہمراہ فیصلہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ جائیداد منقولہ از قسم مصرحہ فہرست منسلکہ عرضیدعوے بقدر مالیت تین ہزار روپیہ مدعاعلیہ کے قبضہ میں ہے وہ مدعی کو

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۲۸ (۲) نمبر ۶۲ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۲۹ و جلد ۵ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۶ - مدت قید کے لئے ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۳۴۲ -

دلائی جاوے اور بصورت عدم ادائے جائیداد مذکور تین ہزار یا اس قدر حزو وقم جو مناسب بالیت جائیداد غیر مودی حسب بالا ہو ادا کیا جائے اور اگر ڈگری کی اسطرح تعبیر کیجائے تو وہ گو حسب دفعہ ہذا قابل اجرا نہیں ہے بالاحسب دفعہ ۲۶۰ قابل اجراء ہے (۱) ایک مقدمہ میں جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ حسب تصریح مندرجہ عرضی دعوے کے ڈگری صادر ہوئی اور امین عدالت کو حکم ہوا کہ جائیداد منقولہ کو جو کچھ کہ ڈگری میں مندرج ہے دریافت کرکے اگر امین کو ملے تو مدعی کے حوالہ کرے جو جائیداد امین کو دستیاب نہ ہو اس کی کیفیت مقدار اور قیمت دریافت کرے اس حکم کی ناراضی سے ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل ہوا اور ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ جب مقدار اور قیمت جائیداد کی واقعی طور سے قبل صدور ڈگری دریافت نہیں کیگئی تو یہ بہت ضروری تہا کہ اس جائیداد کی قیمت جو مدعی کے حوالہ نہیں ہوئی اس غرض سے دریافت کیجاتی کہ اگر ضرورت ہو تو عدالت ٹہیک اندازہ قید مدیون یا اُسکی جائیداد کی قرقی کا بحالت نہ حوالہ کرنے جائیداد کے کرسکتی اور عدالت موصوف نے تجویز میں یہ بہی زیادہ کیا کہ ہم کو یہ بہی خیال کرنا چاہیئے کہ عدالت ماتحت کا حکم غرض جائیز کے واسطے تہا اور بعد اس کے کہ عدالت کو اس ذریعہ سے معلوم ہوتا مناسب حکم صادر کیا جاتا (۲)

واپسی عورت | اجرائے ڈگری بازو عورت میں اگر عورت انکار کرے تو قید ہوسکتی ہے اور عدالت اجرا کنندہ کا یہ فرض ہے کہ اول اطمینان اس کے نیک سلوک کا منجانب خاوند کے کرے (۳)

ڈگری واسطے تعمیل خاص کے یا واسطے دلائے جانے حقوق ازدواج کے | **دفعہ ۲۶۰** - اگر وہ فریق جس کے نام ڈگری واسطے تعمیل خاص کسی معاہدہ کے یا واسطے دلائے جانے حقوق ازدواج کے یا واسطے تعمیل کرنے یا باز رہنے کے کسی خاص فعل سے صادر ہوئی ہو ڈگری یا حکم امتناعی کی تعمیل کرنے کا موقع پاچکا ہو اور عمداً اُس کی تعمیل کرنے سے باز رہا ہو تو جائز ہے کہ اُسپر ڈگری کی تعمیل بالجبر اس طور سے ہو کہ وہ قید کیا جائے یا اُس کی جائیداد قرق کیجائے یا قید اور قرقی دونوں عمل میں آئیں۔

جب کوئی قرقی حسب دفعہ ہذا ایک برس تک قایم رہی ہو اگر مدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل نہ کی ہو اور ڈگریدار نے جائیداد مقروقہ کے نیلام ہونے کی درخواست دی ہو تو جائز ہے کہ وہ جائیداد نیلام کیجائے اور عدالت کو اختیار ہے کہ زرثمن نیلام سے اُس قدر ہرجہ جو عدالت کو مناسب معلوم ہو ڈگریدار کو دلائے اور زرفاضل اگر کچھہ ہو مدیون ڈگری کو اُس کی درخواست پر دیدے۔

لفظ مدت "قید" کیلئے ملاحظہ طلب مابعد کی دفعہ ۳۴۲

(۱) نمبر ۴۴ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

(۲) دیکھلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۸۲ (۳) نمبر ۷ ۱۸۶۶ء و نمبر ۶ ۱۸۶۸ء و نمبر ۱۵ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۸

اگر بدیون ڈگری نے ڈگری کی تعمیل کی ہو اور تمام خرچہ واجب الادا جو اُس کے جاری کرنے میں صرف ہوا ہو ادا کیا ہو یا اگر تاریخ قرقی سے ایک برس کے بعد کوئی درخواست جایداد کے نیلام کرانیکی نہ گذری یا نہ منظور کیگئی ہو تو وہ قرقی باقی نہ رہیگی۔

نمونہ درخواست دیکھو دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ہذا - درخواست زیر دفعہ ہذا میں وہ طریق خاص کر بیان کرنا چاہئیے جسمیں استمداد عدالت مطلوب ہو اور یہ لکھنا کافی ہوگا کہ مدعا علیہم کو کارروائی کرنیکے لئے حکم دیا جائے جیساکہ بروئے ڈگری ہدایت کی گئی ہے اور کہ اگر نامبردگان ایسا نہ کریں تو کارروائی مطابق قانون کیجائے (۱)

اعادہ حق زناشوئی اگر زوجہ کم عمر ہو تو شوہر مستحق ڈگری بازو عورت کا نہیں (۲) اجناس کور نے جس کو از روئے ڈگری کے یہ ہدایت ہوئی تھی کہ اپنی دختر کو اس کے شوہر کے پاس جانے سے نہ روکے ڈگری کے بعد اپنی دختر کو جو بالغ تھی اپنے مکان میں رہنے دیا تجویز ہوئی کہ اجناس کور کا ایساکرنا اپنی دختر کے جانے میں مخل ہونے کی ایسی شہادت نہیں ہے جس سے ڈگری کا اجرا اسپر جائز ہو (۳) بصورت سائل از قسم امانت زوجہ ڈگری اعادہ حقوق زناشوئی کا اجرا زمانت مناسب پر ملتوی ہو سکتا ہے تاکہ حقوق مخالف دعویداران کی تجویز ہولے (۴)

انسداد ایک ڈگری میں حکم تہا کہ مدعا علیہ اس مزاحمت کو جس کی شناخت ہوتی تہی رفع کرے مدعا علیہ نے ڈگری کی تعمیل سے انکار کیا جج نے ایک افسر عدالت کو اس مزاحمت کے رفع کرنیکا حکم دیا یہ حکم ناجائز قرار پایا اور تجویز ہوئی کہ جج کو چاہئیے تہا کہ مدعا علیہ کو گرفتار یا اُس کی جایداد کی قرقی یا دونوں امور کرتا (۵) اور یہی اصول متعلق ہے جب کہ کسی تعمیر کے انہدام کا حکم ہو (۶) جس ڈگری میں یہ ہدایت کیگئی ہو کہ پرنالہ بدستور اپنی پُرانی جگہہ پر ہونا چاہئیے اس کا اجرا حسب احکام دفعہ ہذا کے ہونا چاہئیے اور معرفت ناظر کے نہیں (۷)

اہتمام جس صورت میں کہ ڈگری کے رو سے یہ حکم دیا گیا ہو کہ بعض خاص افعال مدعا علیہم کی طرف سے دوران اہتمام مندرجہ عمل میں لائے جائیں تو اسکا انفاذ بذریعہ قید کرنے مدعا علیہم یا بذریعہ

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۶۶ و جلد ۱۹ صفحہ ۸۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶ و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۲۸۲ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰۱ (۴) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۴ (۷) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

فرق کرنے اُن کی جائیداد کے یا دونوں طرح سے کیا جا سکتا ہے (۱)

حکم تمتع | ایک ڈگری بسبت جائیداد مشترکہ مدعی اور مدعا علیہ جسپر صرف مدعا علیہ کا نام تنہا صادر ہوئی اور ہدایت ہوئی کہ فریقین اس جائیداد سے متمتع ہوں اور دونوں کا نام کاغذات متعلقہ جائیداد مذکور میں لکھا جائے بعد اس کے مدعی نے کلکٹری میں اپنے نام کے ادخال کی درخواست کی اور مدعا علیہ کی طرف سے مزاحمت ہوئی تجویز ہوئی کہ ایسی حالت میں عدالت کو مدعا علیہ کی جائیداد قرق کرنیکا اور اس وقت قرق رکھنے کا اختیار تھا جب تک کہ مدعا علیہ تعمیل ڈگری بذریعہ مدعی کے نام کے لکھے جانے کے تمام کاغذات میں کرنا (۲)

ڈگری استقراریہ | ڈگری جس میں علاوہ کسی خاص دادرسی کے ڈگریدار کے بعض حقوق کا استقرار برخلاف مدیون ہو محض بربنائے اس وجہ کے کہ وہ استقراریہ ہے حسب دفعہ ہذا جاری ہونے سے ممنوع نہیں ہے (۳) دیکھو دفعہ ۱۹ - ایکٹ دادرسی خاص -

ڈگری واسطے تکمیل انتقال ناجات کے یا واسطے تحریر ظہری کے دستاویزات قابل بیع وشری پر -

دفعہ ۲۶۱ - اگر ڈگری واسطے تکمیل کسی انتقالنامہ یا واسطے تحریر عبارت فروخت او پر پشت کسی دستاویز قابل بیع وشری کے ہو اور مدیون ڈگری ڈگری کی تعمیل نہ کرے یا تعمیل کرنے سے انکار کرے تو ڈگریدار مجاز ہوگا کہ ڈگری کی شرائط کے مطابق مسودہ انتقال نامہ یا فروخت کی عبارت کا تیار کر کے عدالت کے حوالہ کرے -

اُس وقت عدالت مسودہ مذکور کو مدیون ڈگری پر اُسی طرح تعمیل کرائیگی جس طرح سمن کی تعمیل کرانیکے لئے ادبرحکم ہو چکا ہے اور اُس کے ساتھ ایک اطلاع تحریری مشعر اس امر کے جاری ہوگی کہ اگر مدیون کو کچھہ عذر ہو تو اپنے عذرات اُس مدت (مندرجہ اطلاعنامہ ہسکے) اندر پیش کرے جو عدالت اُس غرض کے لئے مقرر کرے -

ڈگریدار کو یہ بھی اختیار ہے کہ مسودہ کا مثنے اس غرض سے عدالت میں پیش کرے کہ وہ اسٹامپ کائن القیمت پر اگر اسٹامپ قانوناً درکار ہو لکھا جائے -

بعد گذرنے ثبوت ولیسی تعمیل کے عدالت یا دہ عہدہ دار جس کو عدالت نے اس کام پر مقرر کیا ہو مثنے پیش کردہ کی تکمیل کریگا یا وہ مجاز ہوگا کہ اگر ضرورت دیکھے اُس کو تبدیل کرے

(۱) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۸ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۸۷
(۳) ,, ,, کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۴

تاکہ وہ شرایط مندرجہ ڈگری سے مطابق ہو جاوے اور مشتہر تبدیل شدہ کی تکمیل کریگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی فریق اُس مسودہ پر اعتراض رکھتا ہو جو حسب طریقہ مرقومہ بالا اُس کے نام جاری ہوا ہو تو لازم ہے کہ اُس کے عذرات تحریری میعاد مقررہ کے اندر پیش ہوں اور اُنپر عدالت کے روبرو بحث کیجائے بعد ازاں عدالت جو حکم مناسب سمجھے صادر کریگی اور مشتہر کی اُس کی شرایط کے مطابق تکمیل یا تبدیل و تکمیل دونوں کریگی۔

رجسٹرار ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ جب بذریعہ حکم عدالت کے ایسی ہدایت ہو دستاویز انتقال منجانب کسی ایسے فریق میں جو دستاویز تحریر کرنیسے انکار کرے ایسی تحریر کرے کہ اسکی جایداد اگر کوئی منتقل ہو لیکن مشارٌ الیہ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ بذریعہ کرنے کسی معاہدات منجانب نامبردہ کے اس کو پابند کرے (۱)

میعاد	دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۹۱ -
رجسٹری	دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۲ -
اپیل	دیکھو دفعہ ۵۸۸ (۱۵) ایکٹ ہذا -

تکمیل انتقالنامہ کا جو عدالت کیطرف سے ہو نمونہ اور اثر

دفعہ ۲۶۲ - جائز ہے کہ کسی انتقال نامہ کی تکمیل یا کسی دستاویز قابل بیع و شرے کی عبارت فروخت کی تحریر جو حسب شرایط دفعہ ملحقہ بالا عدالت کی طرف سے ہو اس نمونہ سے کی جائے

"(ج د) جج عدالت مقام ---- (یا جیسی صورت ہو) طرف سے (اب) کے بمقدمہ (م و) بنام (اب)" یا کسی اور نمونہ سے ہو جو ہائی کورٹ کی تجویز سے وقتاً فوقتاً مقرر کیجائے اور اُس کا عدالت کی طرف سے تکمیل کیا جانا وہی اثر رکھیگا کہ گویا اُسی فریق نے جس کو انتقال نامہ یا عبارت فروخت کی تکمیل کا حکم ہوا تھا انتقال نامہ یا دستاویز کی ظہر پر فروخت کی عبارت کی تکمیل کی۔

ایک مدیون ڈگری کے حصص ریلوے کمپنی کی اجرا ڈگری میں نیلام ہوئے مگر مدیون سرٹیفکیٹ لیکے فرار ہوگیا۔ جج نے عبارت انتقال حصص خود تحریر کی (۲) پشت دستاویز پر عبارت انتقال کی اگر جایداد سو روپیہ سے زیادہ کی مالیت کی ہو تو اُس کی رجسٹری لازمی ہے (۳)

ڈگری جایداد غیر منقولہ کی بابت

دفعہ ۲۶۳ - اگر ڈگری واسطے دلانے جایداد غیر منقولہ کے ہو

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۰ - (۲) انڈین جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۸ -
(۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۲ -

تو اُس پر اُس فریق کو قبضہ دلایا جائیگا جس کے حق میں ڈگری ہوئی ہو یا جس شخص کو وہ اپنی طرف سے قبضہ لینے کے واسطے مقرر کرے اُس کو قبضہ دیا جائیگا اور اگر کوئی شخص جس پر ڈگری کی پابندی لازم ہے جایداد کو خالی کرنے سے انکار کرے تو بشرط ضرورت وہ نکال دیا جائیگا۔

جب خاص جایداد غیر منقولہ کے دلانیکا ڈگری میں حکم ہو تو دفعہ ہذا کے موافق ڈگریدار کو اس جایداد پر دخل دلایا جائیگا اور بصورت انکار اُس شخص کے جسپر پابندی ڈگری لازم ہے وہ جایداد سے بیدخل کیا جائیگا۔ لیکن جبکہ جایداد غیر منقولہ القبضہ کرایہ دار یا کاشتکار یا ایسے شخص کے ہو جو مستحق قبضہ کا ہے تو حوالگی جایداد بموجب دفعہ ۲۶۴ ہوگی اور دفعات ۲۲۸ لغایت ۳۳۱ میں اس مزاحمت کا ذکر ہے جو قبضہ دینے میں ہو اور جسکی ڈگریدار کو شکایت ہو اور دفعہ ۳۳۲ میں اس عذر کا ذکر ہے جو شخص ثالث اجرای ڈگری میں بیدخل ہو جانیکی وجہ سے کرے (مولف)

ڈگری قبضہ کا اجرا زیر دفعہ ۲۶۴ کیا جانا چاہیئے (۱)

حوالگی قبضہ | حوالگی قبضہ زیر دفعہ ہذا سے یہ مراد رکھی جاتی ہے کہ ڈگریدار فی الواقع اسطرح قابض کرا دیا گیا ہے کہ قانون کی نظروں میں ایک شخص ثالث کو بیدخل کیا گیا ہے جسپر ڈگری مذکور کا کچھ اثر نہ تھا محض قانونی حوالگی قبضہ بذاتہ ایسی بیدخلی پر موثر نہیں ہو سکتی الاجبکہ محرومی از قبضہ بطور امر واقعہ کے کامل طور پر کیجائے (۲)

خاص قبضہ برخلاف شرکاء | جب کوئی شریک جایداد غیر منقولہ دخل خاص اپنے حصہ کی نالش کرے تو اسکو دخل خاص اسطرح سے دینا چاہیئے جیسی کہ اور شرکا کا ہو (۳) یا جبتک کہ تقسیم جایداد ہو اس کو اس جایداد کا دخل اسطرح سے دلایا جائے (۴) جبکہ ایک ایجنٹ نے ڈگری دخل حصہ مکان سکونہ خاندان حاصل کی تھی ایک شریک خاندان ناراض ہو تو تجویز ہوئی کہ سائل کو جو شریک ناراض ہے کچھ تکلیف ہو تو اُس کو خود اپنے پر ملامت کرنی چاہیئے ہو سکتی کہ وہ نیلام میں مدیون ڈگری کا حق خرید سکتا تھا یا دعوی تقسیم کا کرتا اور عدالت نے امین کو جو اجرای ڈگری کے واسطے مقرر ہوا تھا اسطرح تقسیم کی ہدایت کی کہ ہر شخص کو اسکا حصہ ملجائے (۵) اس ڈگری کا اجرا رجوبر خلاف ایک منجملہ چند شریک حصہ داران کی نسبت قبضہ قرار واقعی جایداد غیر منقولہ کے ہو اسطرح سے ہوگا درحالیکہ مدیون باقی شریک حصہ داران کی طرف سے بھی بطور مزارعہ قابض ہو اور لگان ادا کرتا ہو کہ اسکی حصہ کا لگان ڈگریدار کو ادا کرے کیونکہ بدون رضامندی دیگر شرکاء کے وہ مکان کے قبضہ واقعی سے بیدخل نہیں کیا جا سکتا (۶) اور ایسا ہی بصورت منتقل الیہ ایک شریک حصہ دار کے ہوگا (۷) اگر ڈگریدار کو حسب دفعہ ۲۶۴ دخل ملگیا ہو اور

له وارنٹ کی نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب ما بعد کا ضمیمہ ۵ نمبر ۱۳۶ - (۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۵۱ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۵ متفرق صفحہ ۱۵ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۷ (۵) ویکلی رپورٹر جلد متفرق صفحہ ۲ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷۲ (۶) نمبر ۱۶ ۱۸۹۱ء (۷) نمبر ۶۱ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ۔ پنجاب ریکارڈ و دیوانی

اُس نے دخل نامہ بھی داخل کر دیا ہو اور مقدمہ اجرائے ڈگری بھی خارج ہو گیا ہو تاہم وہ دخل خاص کا حسب دفعہ ہذا خواستگار ہو سکتا ہے (۱) اگر ایک دفعہ دخل ملجاوے تو دوبارہ اجرا نہیں ہو سکتا بلکہ نئی نالش کرنی چاہئے (۲) جبکہ عدالت سے ڈگری واسطے خاص حصہ کے بعض جائداد غیر منقولہ میں بغیر تصریح و مقدار حصص کی ہو جاوے تو عدالت اجرا کنندہ ڈگری حصص کی تحقیقات نہیں کر سکتی مدعی کو مثل دیگر حصہ داران وہ چارہ جوئی کرنی چاہئے جسکا وہ مستحق ہے (۳) مدعا علیہ کو یہ اجازت نہیں ہو سکتی کہ وہ اجرائے ڈگری میں عذر حق و خیلکاری کا کرے (۴) جب ڈگری میں حکم دخل دلانیکا نہو تو دخل نہیں دلایا جا سکتا جبکہ ڈگری میں صرف یہ بیان ہو کہ جو حقوق مدعا علیہ نے بمخالفت مدعی بیان کئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں تو عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ڈگریدار کو دخل دلائے اسواسطے کہ نہ اُسنے دخل کی درخواست کی اور نہ دادرسی مستلزمہ حاصل کی (۵)

قفل شکنی | جب ڈگری واسطے دخل نصف مکان غیر منقسمہ کی دیگئی اور مدعا علیہ مکان کو مقفل کر کے چلا جاوے تو عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو چاہئے کہ قفل یا دروازہ کو توڑ کر دخل دلائے (۶) جبکہ بوجہ ابہام عرضیدعوے یا بوجہ اسکے کہ مدیون نے عمارت بنالی حدود دریافت نہو سکیں تو اسوجہ سے اس امر کا بار ثبوت معمولاً مدعا علیہ پر ہونا چاہئے کہ وہ حالت سابقہ کو ثابت کرے اگر ڈگریدار اپنی غفلت کیوجہ سے عمارت بننے دے اور اسوجہ سے معاملہ کو دفتر طلب کر دیا اور عدالت کو اطلاع نہ دی تو یہ اسکا قصور ہے (۷)

شناخت زمین | جب مدعی اپنے عرضیدعوے میں اراضی متدعویہ کی مقدار بیان کرکے وہ حدود بیان کر دے جنمیں اراضی واقع ہے اور انہیں حدود کے اندر جو اراضی ہو اس کی ڈگری ہو جاوے تو وہ ان حدود میں دخل پانیکا مستحق ہے گو کہ مقدار اراضی اس سے زیادہ ہو جو اُسنے اپنے عرضیدعوے میں بیان کی ہے (۸) ایک مقدمہ میں مدعی نے بعض مٹی کے نشانات حدود اراضی متدعویہ کے عرضیدعوے میں بیان کئے تھے اور اسکے مواقف ڈگری صادر ہوئی بوقت اجرائے ڈگری وہ نشانات موجود نہ تھے تجویز ہوئی کہ عدالت کو اُن حدود کی نسبت شہادت لینی چاہئے اور اگر یہ نہو تو بہت آسانی سے مدیون ڈگری نفاذ ڈگری کو باطل کرنیکے لئے ایسی حدود معدوم کر سکتا ہے (۹)

دوران مقدمہ | (۱۰) دوران مقدمہ برٹش انڈیا میں نافذ ہے اور اس امر پر مبنی ہے کہ اگر انتقالات دوران

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۴ - (۳) ,, ,, جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۳ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۷ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۷ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۷ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۲۵ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۱ -

مقدمہ جایز رکھے جائیں تو صریحاً یہ ناممکن ہوگا کہ کسی نالش یا استغاثہ کا ایفا کافی ہو (۱) اصول دوران نزاع صرف اُن انتقالات سے متعلق ہے جو ان حقوق کے خلاف ہوں جو ازروئے ڈگری نالش میں قایم ہوں (۲) اصول دوران مقدمہ متعلق نہیں دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۲۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۸۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰ - ایک ڈگری دار جس نے اراضی متنازعہ کا قبضہ دوران ڈگری اپیل میں حاصل کر لیا ہو اراضی مذکور کا ابدی پٹہ جو کہ ڈگری منسوخ ہونے کی صورت میں اسکو فریق مخالف پر قابل تعمیل ہو عطا نہیں کر سکتا (۳) اختتام مقدمہ کے بعد اصول دوران مقدمہ متعلق نہیں ہو سکتا (۴)

جایداد غیر منقولہ کا دلانا جبکہ وہ بقبضہ اسامی ہو۔

دفعہ ۲۶۴ - اگر ڈگری واسطے دلانے کسی ایسی جایداد غیر منقولہ کے ہو جو بقبضہ اسامی یا دیگر شخص مستحق دخل کے ہو اور ڈگری کی رو سے اُسپر واجب نہ ہو کہ وہ ایسا دخل چھوڑ دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ جایداد مذکور کے کسی منظر عام پر نقل وارنٹ کی آویزاں کرا کے دخل دلائے اور بذریعہ منادی بضرب دہل بموقعہ مناسب یا اور طور پر حسب رواج مروجہ کے مضمون ڈگری کا نسبت جایداد مذکور کے دخیل کی آگاہی کے لئے مشتہر کرا دے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر دخیل کا پتہ لگ سکے تو اطلاع نامہ تحریری باندراج مضمون ڈگری اُسپر جاری کیا جائیگا اور اس صورت میں اشتہار دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

ڈگری قبضہ کا اجرا زیر دفعہ ہذا کیا جانا چاہئے (۵) مدعی نے ڈگری حاصل کی لیکن تین سال کے اندر اجرا کرا کے قبضہ حاصل نہیں کیا بعدہٗ اسنے زبردستی قبضہ حاصل کر لیا تجویز ہوئی کہ تابع حکم دفعہ ۹ - ایکٹ دادرسی خاص کوئی وجہ اس تجویز کی نہیں ہے کہ ہند میں مالک حقدار جو دوسرے شخص کو بیدخل کرے مداخلت بیجا کنندہ ہے اور یہ کہ وہ بنا پر اپنے قبضہ کے اپنے حق پر جو اُس کو حاصل ہے ہندلک نہیں کر سکتا جیسا کہ وہ صریحاً بموجب قانون انگلستان کے کر سکتا ہے (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۷۸۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۹۲ و دیکھو نوٹ ۹ سنہ ۱۸۸۴ صفحہ ۹۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۷ و ،، ،، کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۱۷ اسی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۹۶ (۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۴ پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۷ (۵) ،، ،، الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۴۰ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۳۹ -

عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو ضرور ہے کہ اختیارات قانونی سے تجاوز نہو اور ڈگری میں کچھ ازدیاد کرے اور رعیت کو یہ حکم نہ دے کہ وہ ڈگریدار کو لگان ادا کرے (۱) اس عدالت کو صرف مضمون ڈگری کی اطلاع قابضان اراضی کو دینی چاہئے اسواسطے کہ ممکن ہے کہ رعایا اراضی نے کاشتکاران ماتحت کو اراضی دے رکھی ہو اور وہ کاشتکاران ماتحت ذمہ وار ادائے لگان اس رعیت کو ہوں اور اسواسطے ڈگریدار مستحق وصول لگان کا ان کاشتکاران سے نہ ہو دفعہ ہذا کے موافق غالباً اصل جائیداد اور وہ رعایا جنسے قابضان اصلی کو جائیداد دی ہو معنی قابض میں داخل ہے۔ حوالگی قبضہ جائیز حسب دفعہ ہذا کے واسطے ضرور ہے کہ تمام مقاصد دفعہ ہذا کی تعمیل پوری پوری کیجائے اور ایک مقدمہ میں جبکہ یہ ثابت ہوا کہ وارنٹ موضع متنازعہ میں آویزاں نہیں کیا گیا بلکہ اسی راج کے دوسرے گاؤں میں لگایا گیا تو اس کی نسبت تجویز ہوئی کہ ایسا قبضہ قانونی نہیں ہے (۲) لیکن اگر قابض نے بروقت اجرائے ڈگری تسلیم کیا ہو کہ ڈگریدار نے حسب قانون قبضہ پالیا تو بربنائے قبضہ دوازدہ سال کے یہ عذر نہیں کرسکتا کہ ڈگریدار نے کبھی قبضہ نہیں پایا (۳)

میعاد | قبضہ کاغذی برخلاف فریق نالش کے ایسا ہی عمدہ ہے جیسا کہ قبضہ واقعی واسطے اغراض میعاد کے (۴) اور نالش ۱۲ سال کے اندر ہوسکتی ہے (۵)

محال کی تقسیم یا حصہ کی علیحدگی

دفعہ ۲۶۵۔ اگر ڈگری بابت تقسیم یا علیحدگی قبضہ حصہ محال غیر منقسمہ کے کہ جس کی مالگذاری سرکار میں دیجاتی ہے صادر ہوئی ہو تو تقسیم محال یا علیحدگی حصہ کی معرفت کلکٹر کے مطابق اس قانون کے اگر کوئی ہو عمل میں آئیگی جو بابت تقسیم یا علیحدہ کرنے دخل حصص وابستہ محالات کے اسوقت نفاذ پذیر ہو۔

یہ دفعہ علاقہ جات رعیت داری سے متعلق نہیں (۶) نہ وہ کسی خاص جزو محال سے (۷) دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ - اور نہ ایک نالش تقسیم جائیداد مال سے جبکہ کسی جداگانہ تقسیم مالگذاری کی استدعا کیجاوے اور عدالت دیوانی کو ایسے مقدمہ میں ڈگری تقسیم صادر کرنیکا اختیار حاصل ہے (۸)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۳ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۹ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۰۷ و بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۰ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۸ و جلد ۷ صفحہ ۱۸۴ و نمبر ۱۳ ؁ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۳
(۶) ؍؍ ؍؍ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۲۴
(۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۶ -

کام اس کلکٹر کا جس کے پاس کوئی ڈگری حسب دفعہ ہذا واسطے تقسیم کے بھیجی گئی ہو صرف محض بٹوارہ ان اراضیات کا نہیں ہے جنکی تقسیم کی ڈگری صادر ہوئی ہو بلکہ اسمیں دخل دہانی حصص کی اُن اشخاص کو جن کو وہ حصص دیئے گئے ہوں داخل ہے (۱) جب کسی محال مالگذار کا بٹوارہ ہو کر چند محالات مالگذار بنائے جاویں تو بٹوارہ مذکور معرفت کلکٹر کے عمل میں آئیگا (۲) اور نالش قبضہ بعد تقسیم ایک حصہ جائیداد غیر منقسمہ کی جس حصہ میں کسی مدعی کو حق حاصل ہو عدالت دیوانی میں چل سکتی ہے اگر کسی تقسیم مالگذاری کی استدعا نہ کیگئی ہو (۳) فیصلہ مندرجہ مقدمہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۹ منسوخ کیا گیا ہے کلکٹر کو تقسیم بموجب حکم مندرجہ ڈگری کے کرنی چاہیئے (۴) ڈگری تقسیم ہر حصہ دار یا ہر فریق حصہ داران کے حق میں ہوتی ہے کہ جنکا حصہ جداگانہ ہو اور کارروائی خواہ ایک حصہ دار کی طرف سے ہو دونوں کیجانب سے متصور ہوتی ہے (۵) جو شریک یا شرکا خواہاں اکٹھا مسلم رکھنے کے تھے انکو بغیر دیئے جانے موقع اس کے مسلم رکھنے کے عدالت حکم تقسیم کئے جانے جائیداد کا نہ دے گی (۶) جب عدالت ڈگری کو کلکٹر کے پاس بھیجدے تو پھر اس کو اختیار سماعت نہیں رہتا (۷) لیکن وہ اپنے اختیار جوڈیشل درباره سماعت و فیصل کرنے ان عذرات سے محروم نہیں ہو جاتی جو نسبت تقسیم جائیداد منجانب کلکٹر کے کئے جائیں (۸)

اپیل حکم جو نالش تقسیم میں بعد ابتدائی ڈگری کے متعلق تقرر کمیشن بغرض عمل میں لانے تقسیم کے صادر کیا جاوے قابل اپیل نہیں ہے۔ لیکن اپیل بنا راضی قطعی ڈگری میں اس کی نسبت عذر کیا جا سکتا ہے (۹)۔

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۶۲ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۰ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۲۵ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۳۔
(۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵
(۵) " " کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۵۱۔
(۶) " " " جلد ۳ صفحہ ۵۱۴
(۷) " " بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۷ و نمبر ۷۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۸) " " مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۵۔
(۹) " " کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۲۵۔

(و) قرقی جائیداد [۱]

جائیداد جو اجرائے ڈگری میں مستوجب قرقی اور نیلام ہو۔

دفعہ ۲۶۶ [۲] ۔ جو جائیداد کہ بعلت اجرائے ڈگری قابل قرقی اور نیلام کے ہے تفصیل اُسکی یہ ہے یعنی اراضیات اور مکانات یا دیگر عمارات اور اسباب اور زر نقد اور بینک نوٹ اور چیک یعنی رقعہ اور بل آف ایکسچینج اور ہنڈیات اور پرامیسری نوٹ اور کفالت نامجات سرکاری اور دیگر تمسکات یا دیگر کفالت نامجات زر نقد اور زر قرضہ اور حصہ منجملہ سرمایہ یا سرمایہ مشترکہ کارخانہ کسی ریلوے یا بینک یعنی مجمع کوٹھی داد و ستد یا اور کسی مجمع عام یا جماعت سند یافتہ کا اور بجز اسکی جس کا بعد ازیں ذکر ہے تمام دیگر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ قابل فروخت جو مدیون ڈگری کی ہو یا جسپر یا جس کے منافع پر اُس کو ایسا اختیار تصرف کا پہونچتا ہو کہ وہ اُسکو اپنی منفعت کے لیے عمل میں لا سکے خواہ وہ اُس کے نام سے ہو یا بطور اُسکی امانت کے یا بجانب اُس کے دوسرے شخص کے پاس ہو۔

بروئے دفعہ ہذا بطور تمہیدی شرط قرقی کے یہ صاف طور پر مطلوب ہے کہ جس جائیداد کی قرقی منظور ہے وہ قابل نیلام ہو یا کہ اُسپر یا اُس کے منافع پر مدیون ڈگری کو اختیار علیحدگی کا حاصل ہو جسکا استعمال وہ بروئے مفاد خود کر سکے (۱)

قرضہ — لفظ "قرضہ" مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد ایک واقعی طور پر موجود قرضہ ہے یعنی مکمل اور قطعی قرضہ نہ کہ صرف ایسی رقم زر نقد جو کسی آئندہ زمانہ میں واجب الادا ہو سکتی ہو یا نہ اور جسکی ادائگی ایسی شرائط پر مبنی ہو

---

[۱] دفعہ ۲۶۶ (بجز اُس قدر کے جو جائیداد منقولہ سے متعلق ہو) اور دفعات ۲۶۷ لغایت ۲۷۲ (بشمول ان دونوں دفعات کے) اور دفعہ ۲۷۳ (اسقدر جو جائیداد منقولہ سے متعلق ہے) اور دفعات ۲۷۵ لغایت ۲۸۰ (بشمول ان دونوں دفعات کے) اور دفعہ ۲۸۴ (اُسقدر جو جائیداد منقولہ سے متعلق ہو) اور دفعہ ۲۸۵ منفصلاً کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۸ اور ضمیمہ دوم۔ دفعات ۲۷۰ لغایت ۲۸۳ کسی اراضی مقبوضہ یا حصہ محال واقعہ بنگالہ سے متعلق نہیں ہیں جو کسی لگان کی ڈگری کی تعمیل میں قرق ہو۔ ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ع کی دفعہ ۱۷۰(۱)۔

[۲] اودھ میں دفعہ ۲۶۶ کا اُسقدر حصہ جسکی رو سے اراضی اجرائے ڈگری میں مستوجب نیلام ہے قید مرقوم الذیل کے تابع ہے:- کوئی آبائی جائیداد قسم اراضی بدون اجازت جناب چیف کمشنر بہادر ادائے زر ڈگری میں نیلام نہیں کیجائیگی- اور کوئی جائیداد مکفولہ خاص قسم اراضی بدون اجازت صاحب کمشنر کے بطور حیر نیلام نہیں کیجائیگی

تشریح:- اس دفعہ میں الفاظ "آبائی جائیداد" سے اُن اشخاص کی جائیداد غیر منقولہ شامل ہے جنکے ساتھ سنہ ۱۸۵۵ع و سنہ ۱۸۵۶ع کے بندوبست سرسری میں معاہدہ بابت مالگذاری اراضی کیا گیا تھا- ملاحظہ طلب دفعہ ۵ و ۶ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۶ع کی دفعہ ۲۰ اور حاشیہ کی دفعہ ۳۔

(۱) نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۱ع پنجاب ریکارڈ۔

جو وقوع میں آ سکتی ہوں یا نہ ۔ پس جب (الف) پر بموجب ایک دستاویز کے لازم ہو کہ بحق (ب) کے ایک وظیفہ ماہانہ اسکی حین حیات تک ادا کرتا رہے تو وظیفہ مذکور کا کوئی جزو جایز طور پر بذریعہ حکم امتناعی جاری کردہ بنام (الف) اس تاریخ سے پہلے قرق نہیں کیا جا سکتا جبکہ وظیفہ مذکور بحق (ب) کے واجب الادا ہو (۱) اور اسیطرح آیندہ کے لگان اور منافع جات جو ایک کھاتہ دار کو واجب الادا ہو سکیں قابل قرقی نہیں ہیں (۲) جو روپیہ مالک یا بایع کو مختارندہ یا مشتری سے واجب الطلب ہو وہ بطور قرضہ کے قرق ہو سکتا ہے (۳) قرضہ اگرچہ آیندہ واجب الادا ہے لیکن اسکا وجود اور تعین ہے لیکن وہ رقومات یا اشیاء جن کا تعین اور وجود نہو اور ان کے پیدا ہونیکی امید موہوم ہو قرق و نیلام نہیں ہو سکتیں قرقی کا اثر وجود شے معروقہ پر بوقت نفاذ عمل قرقی کے ہونا چاہئے بعد قرقی شئے محدودہ مستقبل پر وہ قرقی متاثر ہوگی ۔ (۴) لیکن جہاں کہ ایک شخص نے جایداد کورٹ آف وارڈس کے حوالہ جزواً بعوض موجودہ ادائگی کے اور جزواً بعوض سالانہ وظیفہ واجب الادا بحق بایع کے کر دی ہو تو وظیفہ مذکو ایسی جایداد بایع ہے جو کہ باجراء ڈگری بخلاف بایع کے قرق کیجا سکتی ہے (۵) ریلوے کمپنی نے ایک انعام (الف) کے واسطے منظور کیا اور روپیہ پہلے ماسٹر کے پاس تھا تجویز ہوئی کہ وہ قرق نہیں ہو سکتا کیونکہ حوالگی عمل میں نہیں آئی اور کوئی قرضہ نتھا (۶) جو قرضہ جات کہ رعایا برطانیہ کو گورنمنٹ گایکوار یا رعیت گورنمنٹ مذکور یا کسی ریاست واقع ملک کاٹھیاواڑ سے یافتنی ہوں ایسے قرضجات نہیں ہیں جو بعلت اجراء ڈگری کے قرق ہو سکتے ہوں (۷)

دیگر جایداد قابل فروخت | کونسی جایداد قابل انتقال ہے دیکھو دفعہ ۶ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔ دعواے مدیون ڈگری بابت اراضی قابل انتقال ہے (۸) مدعی نے (ب) کو ایک پکا مکان اور مٹی کی دیوار اپنی زمین پر بنانیکی اور چالیس برس میں رہنے کی اجازت دی ہے تجویز ہوئی کہ اس مکان میں (ب) کا حق قابل انتقال ہے (۹) (الف) نے زمین پر پتھر و نکے فرش کرنیکا ٹھیکہ (ب) سے لیا اور فرش کے پتھر سو روپیہ کی مالیت کے جو (ب) سے اسنے خریدی تھے تیار کئے تجویز ہوئی کہ پتھر و نکا مالک (ب) ہو گیا اور ڈگری بمقابلہ (الف) کے اجرا میں وہ پتھر قرق نہیں ہو سکتے (۱۰) استحقاق انفکاک جایداد مرہونہ اجراء ڈگری

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۶ (۴) بنگال لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۸۰ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۶ و مونرو انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۴۰ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۶۳ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۴۹ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۱ (۹) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۷ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۳۷ ۔

موسومہ راہن ہیں، قابل قرقی ونیلام ہے (۱) بجز اس کے کہ درخواست کنندہ قرقی خود مرتہن ہو (۲) اور سود اس روپیہ کا جو مقروض نے بطور ضمانت جمع کیا ہوا ہو (۳) جبکہ جائیداد اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ وہ ناقابل تقسیم رہے تو تجویز ہوئی کہ موہوب الیہم میں سے ہر ایک کا حق باجرائے ڈگری موسومہ نامبردہ قابل قرقی ونیلام ہے (۴) پٹہ دار کا حق قابل نیلام ہے (۵) حصہ ایک شریک کا روبار شراکت میں قابل قرقی ونیلام ہے (۶) دیکھو خلاف اس کے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ -

جبکہ ڈگریدار نے کسی اسباب کو قرق کرایا ہو جو بملکیت مدیون معہ دیگراں کے تھا اور وہ صرف مدیون کے قبضہ واقعی میں تھا تجویز ہوئی کہ ایسی قرقی صرف حصہ مدیون پر محدود ہونی چاہئے اور وہ بھی بذریعہ حکم امتناعی کے (۷)

نالش تقسیم میں حساب سپرد ثالثان کیا گیا تجویز ہوئی کہ پیشتر فیصلہ نالش کے ایسی جائیداد نہیں ہے جو قابل قرقی ہو (۸)

کسی مکان پختہ کے کواڑ اور کھڑکیوں کو دروازے اجرائے ڈگری میں اس وجہ سے علیحدہ قرق نہیں ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ جزو جائیداد غیر منقولہ ہیں اور انکا وجود علیحدہ نہیں ہے (۹) درخت جو مزارعہ موروثی کی اراضی پر ہوں قابل قرقی ونیلام نہیں (۱۰) بلحاظ مقبوضہ دخیلکاری کے ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷ -

مذہبی امانت

حق اہتمام ایک مذہبی امانت ہے (۱۱) یا مذہبی دفتر (۱۲) یا درخت جو متوفی نے لگائے ہوں (۱۳) یا جائیداد جو مدیون ڈگری کے قبضہ میں امانتاً واسطے خاص غرض کے ہو (۱۴) یا حق گذارہ و رہائش بمکان ٹھاکردوارہ (۱۵) قابل قرقی ونیلام نہیں - نسبت قرقی جائیداد وقف دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۶ -

نسبت قرقی جائیداد مذہبی امانت واسطے قرضہ امین کے دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۹ -

اپنی منفعت کے لئے

یہ الفاظ اس نالش میں جو بمقابلہ پدر ہندو کے ہو جسمیں حق پسر کا ہے قرقی جائیداد کی مانع نہیں (۱۶)

وہ روپیہ جو ایک نیلام کنندہ کے حق میں منجانب خریداران اس اسباب کے واجب الادا ہو جو اسکی تفویض میں نیلام کرنیکو واسطے دیا گیا ہو منجانب دائنان نیلام کنندہ کے قرق نہیں کرایا جاسکتا الا اسقدر جزو جسکی کہ نسبت مدیون ڈگری کو

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۰ و بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۸۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۶ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۳ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۱۵ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۷ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۹۳ و ،، ،، ،، جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۴ (۷) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳۸ (۸) مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۴۰ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۴ - (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۸ (۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۸۹ (۱۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۷ (۱۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۵ (۱۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۹ و ،، ،، بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۸۰ (۱۵) نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ (۱۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۲۷ -

ایسا اختیار انتقال حاصل ہو جسکا کہ استعمال وہ خود اپنے فائدہ کے واسطے کر سکتا ہو اور نیلام کنندہ اعتراض کر سکتا ہے (۱)

مگر شرط یہ ہے کہ اشیاء[۱] مندرجہ ذیل قابل قرقی یا نیلام نہ ہونگی یعنے :-

(الف) ضروری پوشاک [اور بستر][۲] مدیونڈگری اور اُس کی زوجہ اور اطفال کا -

منگل سوتر ایک گلے کا زیور جسکو ہندو بیاہی عورت اپنے شوہر کی حیات میں پہنتی ہے اور کبھی نہیں اُتارتی جزو اسکی ضروری پوشاک کا ہے (۲) اور جو زیورات ہندو بیوہ کے استری دہن ہوں وہ اس ڈگری میں جو اسکے خاوند کے برخلاف ہو قرق و نیلام نہیں ہو سکتے گو کہ بعض حالتوں میں شاستر کی رو سے شوہر کو لے سکتا ہے لیکن یہ استحقاق شخصی ہے (۳)

(ب) اہل حرفہ کے اوزار اور اگر مدیونڈگری زراعت پیشہ ہو تو زراعت کے آلات اور ایسی مویشی [اور تخم غلہ][۳] جو بدالنت عدالت مدیونڈگری کو اُس کے پیشہ زراعت میں معاش پیدا کرنے کیلئے ضروری ہوں[۴] -

(ج) مصالحہ مکانات اور دیگر عمارات کا جو کاشتکاروں کی ہوں اور اُنکے دخل میں ہوں -

اس مکان کی عمارت جو ایک بھاگ کی ملکیت ہو اور ایک موضع بھاگداری میں واقع ہو قرقی سے مستثنے ہے (۴) نیلام ایسی جائیداد کا جو بالتخصیص رہن کیگئی ہو منع نہیں ہے گو وہ جائیداد ایک ایسے مکان کا ملبہ ہو جو کسی کاشتکار کا ہو (۵) معمولی داین کو قرق و نیلام کرانے مصالح مکان یا دیگر عمارت مملوکہ مدیون کی ممانعت ہے اور یہ ممانعت اس داین سے متعلق نہیں ہے جس کی ڈگری بابت لگان کے ہو (۶) حفاظت دفعہ ہذا کا یہ مقصود ہے کہ وہ انہیں اشخاص سے متعلق ہو

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۵ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۶ (۳) بمبئی لاء رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۲۹

(۴) " " " جلد ۲ صفحہ ۵۸۸ (۵) " " " جلد ۴ صفحہ ۲۵ و نمبر ۱۹ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

(۶) " " " جلد ۴ صفحہ ۴۲۹ [۱] در باب اجمیر ملاحظہ طلب اجمیر کی عدالتوں کے ریگولیشن نمبر ۱ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲۷ - چھپا مجموعہ قوانین اجمیر مطبوعہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۱۴۷ میں اور ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳ - ملاحظہ طلب نیز ایکٹ بمبئی ہند نمبر ۱۰ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۱۸ - [۲] یہ الفاظ ضمن (الف) و ضمن (ب) میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۴۸ (۱) و (۲) کے ذریعہ سے داخل کیے گئے -

[۳] ممالک مغربی و شمالی واودھ میں اشیاء قابل قرقی و نیلام میں اسقدر عبارت اور زیادہ کیجاتی ہے کہا د (یا بانس) جو کسی شخص زراعت پیشہ نے اکھٹی کر رکھی ہو" (دیکھو دفعہ ۱۹۳ - ایکٹ نمبر ۲ ۱۹۰۱ء لگان ممالک مغربی و شمالی واودھ) -

جو ٹھیک ٹھیک زراعت پیشہ ہیں (۱) اس عبارت کا مدعا کہ "مصالحہ مکانات یا دیگر عمارات کا جو کاشتکاران کی ہوں اور ان کے دخل میں ہوں" یہ مقصود ہے کہ وہ مکان جس میں کاشتکار بحیثیت کاشتکار سکونت رکھتا ہو اور عمارت کارآمد کاشتکاران جو مکان مذکور سے متعلق ہوں قرق و نیلام سے مستثنےٰ رکھی جاویں استثنا مذکور ان دیگر مکانات سے متعلق نہیں ہے جو واقعی قبضہ کاشتکار مالک کے بطور مخصوص یا مکان آسائش اس کے پیشہ کے ہو (۲) کاشتکار سے مراد وہ شخص ہے جو کاشت اراضی سے اپنا گذارہ کرتا ہو اور محض مالک اراضی مراد نہیں ہے (۳)۔

(د) بہی جات حساب۔

کتب حساب قابل قرقی و نیلام نہیں (۴) اگر مدیون ان کتابوں کو اس غرض سے کہ ڈگریدار کو اسنے فایدہ نہ پہنچے پوشیدہ کرنا چاہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ ان کتابوں کو طلب کر کے اپنی حفاظت میں رکھے (۵)

(ہ) محض حقوق جو خسارہ کی نالش کرنیکے ہوں۔

استحقاق نالش بابت واصلات یا استحقاق نالش زر ہرجہ ہے لہذا استحقاق مذکور بعلت اجرائے ڈگری نیلام نہیں ہو سکتا (۶) لیکن اگر ڈگری ہو جائے تو اجرائے ڈگری میں قابل قرقی و نیلام ہے (۷) ایسی ڈگری بموجب دفعہ ۲۷۳ کے قرقی ہوگی نہ بموجب دفعہ ہذا (۸)

(و) ہر حق ذاتی خدمت کا۔

مہابرہمن کی برت یا رسوم وفات کے کرانیکا استحقاق قابل قرقی اسوجہ سے نہیں ہے کہ وہ حق قابل علیحدگی یا اکر کہ کوئی دوسرا شخص اس منصب کو پورا کرے یا قابل انتقال کے ہو نہیں ہے (۹) اور استحقاق سیوا ایسی مورت کے پوجا کرنیکا یا وہ معاوضہ جو پوجا کرانے میں ہو قابل قرقی نہیں ہے (۱۰) لیکن اگر آمدنی اراضی اسکو دیجاتی ہو اور بعد اصراف پوجا کچھ باقی رہے تو وہ بقایا قابل قرقی ہے (۱۱) پانڈے پان برت کی جو دریائے گوداوری پر ناسک میں ہوتی ہے قرقی سے محفوظ ہے (۱۲)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۳۰ و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) بمبئی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۲ (۵) الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ و ۳۱۹ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۹۵ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۲۴ و بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۱ (۸) " " مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۱ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۱ (۱۰) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۹۱ (۱۱) انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۹۶ (۱۲) " " بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۶۔

(ز) وظیفہ اور گزارہ پولیٹکل پنشنداران سرکاری فوجی اور ملکی اور پنشن بصیغہ پولیٹکل ۱۱

پنشن مندرجہ ضمن ہذا سے مراد وہ پنشن ہے جو سرکار انگریزی سے واجب الادا ہو (۱) نہ وہ جو کوئی اور حاکم ادا کرتا ہو اور دفعہ مذکور اس قسم زر نقد سے متعلق نہیں ہو سکتی جو محال محدود سرکسیہ کو بطور گزارہ خیراتی کے ملتی ہو (۱) جو وظیفہ کہ پنشنداران فوجی و ملکی اور صیغہ پولیٹکل کو دیا جاتا ہے قرق نہیں ہو سکتا اور جو وظیفہ کہ گورنمنٹ اہالیان خاندان راجہ میسور کو دیتی ہے وہ بھی قرق نہیں ہو سکتا (۲) اور نہ وہ وظیفہ جو اولاد عظیم الدولہ کرناٹک کو ملتا ہے قابل قرقی ہے (۳) اور اسیطرح جو بقیہ یومیہ پنشن زمیندار متوفی کی بابتی ہو قابل قرقی نہیں ہے (۴) اور جو وظیفہ حسب ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۳۰ء ملتا ہے اسوقت کہ کلکٹر یا دوسرے افسر تقسیم کنندہ کے ہاتھ میں ہے قرق نہیں ہو سکتا لیکن جب شخص مستحق کے ہاتھ میں آجاوے تو قابل قرقی ہو جاتا ہے (۵) اور جو روپیہ جاگیر کا سردار امیر سنگھ کے نام جاری ہے وہ بھی قرق نہیں ہو سکتا (۶) آمدنی جاگیر قابل قرقی ہے (۷) نہیں ہے (۸) قبل اس کے کہ کوئی عدالت اجرا کنندہ ڈگری آمدنی جاگیر کے قرق کرنے کیواسطے اجرا کا حکم صادر کرے اسکو لازم ہے کہ نوعیت جاگیر کی بابت کچھ شہادت طلب کرے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض جزو آمدنی جاگیر قابل قرقی ہوں حالانکہ بعض جزو قابل قرقی نہ ہوں (۹) جس حال میں کہ مدیون ڈگری نے اپنی جاگیر کی آمدنی کو ڈگریدار کے پاس بطور کفالت قرضہ عاید شدہ کے رہن کر دیا ہو اور ڈگریدار ایک ڈگری حاصل کرلے جسکی رو سے آمدنی جاگیر پر ادائیگی کا بار ڈالا گیا ہو اور تا اجرا کوئی اعتراض نہ اٹھایا جاوے تو عدالت اجرا کنندہ جاگیر کی آمدنی یا پنشن کو قرق کرنے سے انکار نہیں کر سکتی کیونکہ جس بنیاد پر بار ڈالنے کی استدعا کیگئی ہے اسکی ذمہ واری کی بابت ڈگری ہی تصفیہ آخیر ہے اور جبتک ڈگری مذکور قایم ہے ڈگریدار اجرا کرانیکا حقدار ہے (۱۰) ممانعت مندرجہ ضمن ہذا اس عطیہ پر بھی حاوی نہیں ہے جو بعوض خدمات گذشتہ پر عطا ہوا ہو (۱۱) جو انعام سرکار نے علاوہ پنشن کے بوجہ تخفیف عہدہ کے دیا ہو قابل قرقی نہیں ہے (۱۲) گو یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ احکام دفعہ ہذا کا یہ منشا ہو کہ ان پنشن ہائے پر حاوی ہوں جو ایک سلطنت غیر سے واجب الادا ہوں جبکہ پنشن ہائے مذکور پنشن یافتہ اشخاص کو جو سندیں ہوں دیے جانے کے لیے بھیجی جاویں لیکن بلاشبہ احکام مذکورہ میں جو پنشن ہائے پولیٹکل قسم کی داخل ہیں جو بلاواسطہ بطور گورنمنٹ سندھی

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۔ صفحہ ۱۶۹ (۳) رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۷۷ (۴) رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۷۱ (۵) رپورٹ بمبئی جلد ۔ صفحہ ۴۰۰ (۶) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۷ء و نمبر ۶۱ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۹) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۔ صفحہ ۱۰۲ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۲ ملاحظہ طلب ہے ایکٹ پنشن مجریہ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء کی دفعہ ۱۱

واجب الادا ہو۔ ایک ایسی پنشن جسکو ادا کرنیکا اقرار گورنمنٹ موصوف نے کسی معاہدہ صلح کے بموجب کیا ہو
جو کسی سلطنت غیر کے ساتھ عمل میں آیا ہو نہایت صحیح معنی میں پولیٹیکل پنشن ہے (۱)

(ح)[1] کسی سرکاری ملازم یا کسی ریلوے کمپنی یا حاکم مقامی کے کسی نوکر کی تنخواہ نیچے کی لکھی ہوئی حد تک یعنی۔

(اوّل) کل تنخواہ جبکہ تنخواہ ماہانہ بیس روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور

(دوم) بیس روپیہ جبکہ تنخواہ ماہانہ بیس روپیہ سے زیادہ ہو اور چالیس روپیہ ماہانہ سے زیادہ نہو۔ اور

(سوم) دوسری صورت میں نصف تنخواہ۔

تنخواہ بعد واجب الوصول ہونیکے قرق ہوگی (۲) افسر انڈین سٹاف کارپس ایک عہدہ دار سرکاری ہے اور اسلئے اسکی تنخواہ اس ڈگری کے اجرا میں قابل قرقی ہے جو اسکی برخلاف صادر ہوئی ہو۔ لیکن قرقی اس حد تک ہوگی جہانتک کہ تنخواہ گورنمنٹ سے وصول کیجاتی ہو۔ افسر بنگال ریگولر فورس کی تنخواہ قابل قرقی نہیں (۳) جو افسر کسی پلٹن انگریزی زیر احکام گورنمنٹ ہند میں ملازم ہو وہ عہدہ دار سرکاری ہے اور بحیثیت مذکور اسکی نصف تنخواہ قابل قرقی ہے (۴) حق فیصدی جو کہوٹ بابت تحصیل جمعبندی اراضیات دہا کے پاتا ہے تنخواہ نہیں ہے (۵) نصف تنخواہ ایک عہدہ دار سرکاری کی جو رخصت بیماری پر نصف تنخواہ (جو مبلغ عــ۵ روپیہ ماہوار سے زائد ہے) پاتا ہے قابل قرقی ہے (۶) جب تنخواہ کسی سرکاری ملازم یا ریلوے کمپنی کے ملازم کی قرقی کرانی منظور ہو تو حسب دفعہ ۲۶۸ بذریعہ حکم تحریری عدالت کے ہوگی کہ ملازم سرکار یا ریلوے کمپنی کو تا صدور حکم ثانی روپیہ ندیا جاوے (۷)

(ط) تنخواہ اور مواجب اُن لوگوں کے جنپر [ہند کے][2] جنگی آئین متعلق ہیں۔

ہتھیار و اسپ و پارچات پوشیدنی و سامان جنگ و سامان متعلقہ رجمنٹ و دیگر ضروریات کسی ایسے شخص کی جسکی تصدیق حسب ایکٹ ۵ ۱۸۶۹ء ہوئی ہو تو قرق نہیں کیجا سکتے یا اسکی تنخواہ و الونس یا جزو تنخواہ و الونس کسی ایسے فیصلہ عدالت کی ایفا میں قرق کیا جاسکتا ہے جو برخلاف اسکی یا برخلاف کسی شخص کے جسکا وہ قایم مقام ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۶ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۲ (۴) نمبر ۵۹ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹۷ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۷۹ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۲۹ ۔

[1] ضمن (ح) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ ۱۸۸۸ء نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۲۸ (۳) کے ذریعہ سے سابق عبارت کے عوض قایم کیا گیا۔ [2] الفاظ "ہند کے" سابق لفظ "ہندوستانی" کے عوض منسوخ اور ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۱۲ ۱۸۹۱ء کے ضمیمہ دوم کی رو سے قایم کئے گئے۔

صادر کیا گیا ہو اور نہ وہ گرفتار ہو سکیگا جبتک کہ وہ فوج سے تعلق رکھے۔ سرکلر یادداشت نمبر ۱۷-۱۳۱، ۲ جی مورخہ ۷ رجون سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۷۳ء دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۷۰۔ تنخواہ نیٹو گہسیارا متعلقہ باٹری توپخانہ قابل قرقی ہے (۱)

(ی) اُجرت مزدوران اور ملازمان خانگی کی۔[1]

اشخاص جو معاہدہ بغرض کاتنے روئی کے کریں جو مملوکہ ہینگ دیونگ کمپنی ہو اور لیتے ایک معین مقدار روپیہ کے بعوض اس روئی کے کریں جو اشخاص مذکور کاتیں از روئے معنی ضمن ہذا مزدور ہیں (۲) اجرتیں ملازمان خانگی کل یا جزو قرق نہیں کیجا سکتیں قبل اس کے کہ وہ واجب الادا ہو کر ایک قرضہ ہو جاویں (۳)

(ک) امید وراثت بحالت پسماندگی یا اور حق یا استحقاق جو محض متعلق یا بہ حیز امکان ہو۔

ضمن ہذا متعلق ہے اس حق اور استحقاق سے جو بر وقت وفات ہندو بیوہ کے جس کو حق معین حیاتی حاصل ہو دوسرے وارث کو پہونچے (۴) سداشیو اننت نے ایک مکان جو اس کی جائیداد مکسوبہ خود تھی اپنی بیوہ (مدعا علیہا) کے نام ہبہ کر دیا اور ایک بیٹا مسمی واسودیو چھوڑ کر فوت ہو گیا بروئے وصیت صریح طور پر بیوہ کو اختیار انتقال جائیداد نہ دیا گیا تھا۔ مدعی نے باجرائے ایک ڈگری محصلہ برخلاف واسودیو کے حق واقعہ مکان مذکور کو قرق کرانا چاہا عدالت ماتحت نے تجویز کی کہ چونکہ بیوہ کو صرف معین حیاتی حق حاصل ہوا ہے لہذا واسودیو کو مکان مذکور میں حق حاصل ہے اور وہ قابل قرقی ہے منسوخی ڈگری عدالت ماتحت تجویز ہوئی کہ واسودیو کو مکان میں کوئی حق حاصل نتھا اس کو صرف امید وراثت بحالت پسماندگی حاصل تھی اور وہ قابل قرقی نہیں ہے (۵) منجملہ ان حقوق سے جو بموجب قانون متاکشرا بیٹے کو ہمراہ باپ کے بوقت اسکی پیدائش کے حاصل ہوتا ہے (۶) درحالیکہ جائیداد مملوکہ پدر در پسر تابع قانون متاکشرا حق پسر بوقت پیدائش کے پیدا ہوتا ہے اور قابل نیلام ہے اور مشتری کو نالش تقسیم کی کرنی چاہیئے (۷) انتقال یا معاہدہ انتقال حقوق وراثت جنکی آئندہ امید کیگئی ہو قابل قرقی نہیں (۸) ایک مسلمان نے ایک حق جائیداد اپنی زوجہ کے نام اس شرط سے تملیک کیا کہ اگر زوجہ سے اسکی کوئی اولاد نہو تو پسران نامبردہ کے جو دوسری زوجہ سے تھے اسمیں علیحدہ علیحدہ حصہ پاوینگے نامبردہ بلا ہونے کسی اولاد کے مر گیا تجویز ہوئی کہ دو پسران مذکور کو حقوق معین پہونچے جو حسب منشاء دفعہ ہذا قابل قرقی تھے کیونکہ وہ حقوق محض متردد نہ تھے (۹)

---

(۱) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۳ (۴) بنگال رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۷ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۸ (۶) بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۹۶ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۲۳ و ۸۰۹ (۸) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۴

[1] مقابلہ طلب قرقی اجرت کے اٹھا دینے کا ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ء (اسٹاٹیوٹ ۳۳ و ۳۴ جلوس ملکہ وکٹوریہ - باب ۳۰)۔

مدعا علیہا نے جس کی عمر ۸۰ برس کی تھی یہ دعویٰ کیا کہ مکان میری ملکیت ہے اور بیان کیا کہ میرے پسر نے بروے دستاویز اسکو بغرض انتظام میرے نان ونفقہ کے مجھکو دیا تھا دستاویز میں یہ مندرج ہے کہ سماۃ مالک مکان کی کردی گئی ہے اور واہب کو کوئی حق اسمیں نہ تھا اور وہ کلیتًا مملوکہ سماۃ کا تھا تجویز ہوئی کہ مکان بعد وفات مدعا علیہا کے واہب کیطرف عود کرنیوالا تھا اسکو وہ استحقاق بعد وفات سماۃ کے تھا جسکو قانون انگلستان میں بلفظ باقیماندہ قانون منحصلہ کہتے ہیں اور اسلئے نامبردہ کو حق قابل نیلام بزمانہ حیات سماۃ کے حاصل تھا (۱)

(ل) حق نان ونفقہ آئیندہ کا۔

بلحاظ شرط مانع انتقال مندرجہ دستاویز انتقال کے حق انتفاع دا تعہ اراضی جو بیوہ کے نام منتقل کیگئی تھی ایک ایسا حق ہے جسپر بیوہ کو اختیار حاصل نہیں ہے پس وہ باجرائے ڈگری زر نقد بر ذمہ بیوہ مذکور میں قرق ونیلام نہیں ہو سکتا (۲) مواضعات جو ہندو بیوہ کو اس کے شوہر کے خاندان کے اراکین نے بعوض اس کے نان ونفقہ کے دئے ہوں قابل قرقی نہیں (۳) نیز دیکھو نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - گو استحقاق آئیندہ نان ونفقہ کا قابل قرقی نہیں ہے (۴) لیکن بقایا نان ونفقہ قابل قرقی ہے (۵) جہاں نان ونفقہ بطور اقساط کے دیا جاتا ہے اُس کی نسبت یہ تجویز ہوئی کہ جب کوئی قسط قریب واجب الادا کے ہو تو عدالت اس شخص کو جسکے ذمہ وہ واجب الادا ہے یہ حکم دیسکتی ہے کہ ادا نکرے اور شخص مستحق وصول کو اسکی وصول کرنیسے منع کرسکتی ہے یا اگر ضرورت ہو تو حسب دفعہ ۲۶۸ کے اسکی وصول اور تقسیم کا انتظام کرسکتی ہے (۶) اسیطرح اس وظیفہ کی نسبت خیال کیا جائیگا جو کسی ایسے شخص کے ذمہ واجب الادا ہو جسنے جائیداد بذریعہ وراثت حاصل کی ہو (۷) اور اسیطرح کسی دستاویز کے ذریعہ سے وہ معمولی وظیفہ جو عطا کنندہ کی جائیداد سے واجب الوصول ہو اور بذریعہ عدالت وصول ہو سکتا ہو قابل قرقی ہے (۸) خاص تعداد ماہانہ وظیفہ لینے کا موروثی حق جو بالعوض ایک حصہ زمین کے ملا ہو صرف نان ونفقہ یا کوئی اور شئے ایسی نہیں ہے جو قرقی سے مستثنیٰ کیگئی ہو (۹) استحقاق مدیون نسبت خورد ونوش یا ارجاع نالش یا اپیل کے قرق نہیں ہو سکتا (۱۰)

(م)[1] جو مواجب کہ کسی قانون مجریہ تحت ایکٹ کونسل ہائے ہند[2] مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ء کے بموجب

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۰۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۰ (۳) ،، ،، ،، جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۳ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۲ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۸۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۱ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۶ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۸ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰ و جلد ۳ صفحہ ۱۱ و جلد ۷ صفحہ ۴ و جلد ۳ صفحہ ۱۰

[1] ضمن (م) بجز (م) و (ف) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۲۸ (۴) کے ذریعہ سے الحاق کئے گئے۔

[2] ۲۴ و ۲۵ چھپا مجموعہ قوانین پارلیمنٹ متعلق ہند کی جلد ۱ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۱۴۱ ۳ میں -

حسب الحکم کسی گورنر یا لفٹننٹ گورنر باجلاس کونسل کے اجرائے ڈگری میں قرقی اور نیلام کے مستوجب ہونے سے بری قرار دیا جائے۔

(ن ۱ب) اگر مدیون ڈگری ایسا شخص ہو جو ادائے مالگذاری اراضی کا مستوجب ہو تو وہ جائداد منقولہ جو کسی قانون کی رو سے جو اُس سے لائق تعلق ہو نیلام بعلت ادائے باقی مالگذاری مذکور مستثنیٰ ہو۔

تشریح - وظیفہ وغیرہ متذکرہ ضمن (ز) و (ح) و (ط) [و (ی) و (م)] قرقی اور نیلام سے مستثنے ہیں یعنے قبل خواہ بعد واجب الادا ہونے کے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ مفہوم نہ ہوگا کہ -

(الف) مصالحہ مکانات اور دیگر عمارات کا ڈگری زرلگان کے اجرا میں قرقی یا نیلام سے بری ہے۔

فقرہ ہذا الشات اور کارروائیات زیر ایکٹ لگان نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے متعلق نہیں (دیکھو دفعہ ۳۱۹ ضمن (الف) ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء -

یا (ب) نہ عبارت مذکور ایکٹ متعلقہ فوج مصدرہ ۱۸۸۱ء یا اُس قسم کے اور قوانین میں جو بر وقت نفاذ پذیر ہو مخل انداز ہوگی۔

دفعہ ۲۶۷ - عدالت مجاز ہے کہ باختیار خود یا ڈگریدار کی درخواست پر جس شخص کو طلب کرنا ضرور سمجھے طلب کر کے اس سے	لوگوں کو طلب کر کے اُن سے استفسار کرنیکا اختیار در خصوص اس جائداد کے جو لائق قرقی ہو

نسبت کسی ایسی جائیداد کے استفسار کرے جو ڈگری کے ایفا کے لئے قرق ہونے کے لائق ہو۔ اور شخص طلب شدہ سے ایسی دستاویز داخل کرائے جو ایسی جائیداد کے متعلق اُس کے قبضہ یا اختیار میں ہو۔ اور باختیار خود سمن صادر کرنے سے پہلے قرار دے کہ کس کے فایدہ کے لئے ایسا سمن جاری کیا گیا۔

اس دفعہ میں جو تحقیقات کا ذکر ہے اس سے معنے ڈگری کا تحقیق کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ معنی خود ڈگری سے عیاں ہونے چاہئیں اور اگر ڈگری سے اس کے معنی معلوم نہوں تو ڈگری جاری نہیں ہو سکتی اور عدالت کو چاہئے کہ ڈگری اسطرح مرتب کرے کہ صیغہ اجرائے ڈگری میں کسی امر کے تصفیہ کی ضرورت باقی نہ رہے بلکہ ڈگری کا ایسا حکم صاف ہو کہ اسکی پوری تعمیل ہو سکے اگر بوجہ ابہام معنی دستاویز یا عرضی دعوے یا شہادت کے عدالت کو یہ تحقیق نہ ہو سکے کہ کسی خاص استحقاق کا مدعی مستحق ہے تو مدعی کو ڈگری نہیں ملنی چاہئے اسواسطے کہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری کو یہ معلوم نہ ہو سکیگا

سے ملاحظہ طلب دفعہ ۲۶۶ ضمن (م) کا فٹ نوٹ

ہے دفعہ ۲۶۶ کی تشریح میں یہ حروف اور لفظ بجائے حرف و لفظ "(ی)" کے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۲۸ (۵) کے ذریعہ سے قایم کئے گئے - سے چھپا مجموعہ مطبوعہ قوانین پارلیمنٹ متعلق ہندمطبوعہ ۱۸۸۱ء کے مستزاد کے صفحہ ۲۲ میں -

کہ ڈگری کا کیا مقصد تھا (۱) الغرض اس دفعہ سے صرف ایسی تحقیقات کرنی مقصود معلوم ہوتی ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ ڈگری کس شئے سے متعلق ہے مثلاً اگر ڈگری میں کسی جائیداد کا دخل دلانا محکوم ہو اور بوقت اجرائے ڈگری مدیون یہ عذر کرے کہ جس جائیداد پر دخل دلایا جاتا ہے وہ جائیداد نہیں ہے جسکا ڈگری میں دخل دلانا لکھا ہے تو عدالت اس امر کی تحقیقات کریگی کہ آیا وہ نشانات شناخت جو ڈگری میں جائیداد ڈگری شدہ کی نسبت بیان ہوئے ہیں اس جائیداد میں جسکی نسبت اب مدیون عذر کرتا ہے پائے جاتے ہیں یا نہیں اور مدیون ڈگری کو اگرچہ قانوناً لازم نہیں ہے تاہم مقتضائے ایمانداری یہ ہے کہ اُس جائیداد کا پتہ بتائے جس کی نسبت ڈگری میں حکم دخل دلانیکا ہے (۲) دفعہ ہذا مدیون ڈگری کی اُس تمام جائیداد پر قابل اطلاق ہے جس سے ڈگری کا ایفا خواہ بذریعہ حوالگی بتعمیل ڈگری مذکور خواہ بذریعہ نیلام ہو سکتا ہو۔ الفاظ "قرق ہونیکے لایق" سے مقصود دفعہ ہذا الفاظ علیہ ہیں جنسے قسم جائیداد جس کی نسبت کوئی تحقیقات کیجا سکتی ہو ظاہر ہوتا ہے یعنی کوئی جائیداد جو حسب ڈگری مذکور قابل قرقی ہو۔ جائیداد مدیون ڈگری جو نامبردہ نے رہن کی ہو بادی النظر میں باجرائے ایک ڈگری برخلاف اسکے میں قرق ہونیکے لایق ہے اور یہ واقعہ کہ مدیون نے اُسکو رہن کر دیا ہوا ہے اُس کے باجرائے ڈگری مذکور تابع زر رہن قابل قرق و نیلام کئے جانیکا مانع نہوگا کسی شخص کا اظہار حسب دفعہ ہذا بنسبت اُس جائیداد کے لیا جا سکتا ہے جو بادی النظر میں جائیداد مدیون ڈگری ہے گو شخص مذکور یہ بیان کر سکتا ہے کہ نامبردہ جائیداد مرہونہ کا مرتہن با قبضہ ہے (۳) اگر ڈگریدار قرضہ یا فتنی مدیون قرق کرانا چاہے تو وہ درخواست دیسکتا ہے کہ مدیون کو حکم ہو کہ وہ حساب بیباق پیش کرے (۴) جب ڈگری بمقابلہ دو حصہ داران جائیداد کے صادر ہو تو اُس کا اجرا صرف انہیں کے مقابلہ میں ہو سکتا ہے اور اس امر کی تحقیقات ہونی چاہئے کہ اُسکا حصہ اور حصہ داران کی نسبت کس قدر ہے اگر ضرورت ہو تو اُس کی تحقیقات علیحدہ نالش میں ہو (۵)

قرقی قرضہ اور حصہ اور دیگر جائیداد کی جو مدیون ڈگری کے قبضہ میں نہو۔	**دفعہ ۲۶۸** ۔ درصورت (الف) ایسے قرضہ کے جسکی بابت اطمینان کے لئے کوئی دستاویز قابل بیع و شرا نہ لکھی گئی ہو یا (ب) کسی

کمپنی عام یا جماعت یافتہ کے سرمایہ کے حصہ کے یا (ج) کسی اور جائیداد منقولہ کے جو مدیون ڈگری کے قبضہ میں نہو بجز ایسی جائیداد کے جو کسی عدالت میں امانتاً جمع یا عدالت کی حفاظت میں قرقی بذریعہ حکم تحریری مشعر ممانعت اُن امور کے ہوگی۔

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۹ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۱۴

(۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۷۹ و الہ آباد رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۳۳ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ -

سلہ نمونجات کے لئے ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۳۸ و نمبر ۱۳۹ و نمبر ۱۴۰ -

(الف) قرضہ کی صورت میں قرضخواہ کو یہ ممانعت ہوگی کہ تا صدور حکم ثانی عدالت کے وہ قرضہ وصول نہ کرے اور قرضدار کو یہ کہ وہ تا صدور حکم مذکور قرضہ ادا نہ کرے ۔

(ب) درصورت حصہ کے جس کے نام سے حصہ درج رجسٹر ہو اُس کو یہ ممانعت ہوگی کہ اُس کو منتقل یا اُسکا منافع وصول نہ کرے ۔

(ج) درصورت اور جایداد منقولہ کے سوائے اُس کے جو اوپر مستثنیٰ ہوئی ہے شخص قابض جایداد کو یہ ممانعت ہوگی کہ وہ اُس کو مدیون ڈگری کے حوالہ نکرے ۔

ویسے حکم کی ایک نقل کچہری کے کسی منظر عام پر آویزاں کیجائیگی اور ایک نقل قرضدار کو درصورت قرضہ کے اور کمپنی عام خواہ جماعت سند یافتہ کے عہدہ دار مناسب کو درصورت حصہ سرمایہ کے اور شخص قابض جایداد کو درصورت کسی اور جایداد منقولہ کے (سوائے اُس کے جو اوپر مستثنیٰ ہوئی ہے) مرسل کی جائے گی ۔

قرضدار کو جس کو اس دفعہ کے ضمن (الف) کے بموجب ممانعت ہوئی ہو اختیار ہے کہ زر قرضہ ذمگی اپنا عدالت میں جمع کردے اور اُس کے جمع کرنیسے وہ اُسی قدر بری الذمہ ہو جائیگا کہ گویا اُسنے شخص مستحق وصول قرضہ کو ادا کیا تھا ۔

اگر قرقی تنخواہ یا فنتنی کسی اہلکار سرکار یا ملازم ریلوے کمپنی کی منظور ہو تو وہ قرقی بذریعہ اجراء حکم تحریری بنام اُس عہدہ دار کے جس سے تنخواہ مذکور کی تقسیم متعلق ہو مشعر اس ہدایت کے ہوگی کہ ہر مہینے میں اُس قدر جزو تنخواہ مدیون کا جو عدالت تجویز کرے تا صدور حکم ثانی عدالت وضع کرتا رہے ۔ ایک نقل ویسے ہر حکم کی کچہری کی نظر گاہ عام پر آویزاں کیجائیگی اور اُس عہدہ دار کو حوالہ کیجائیگی جس سے قرقی کی تعمیل متعلق ہو ۔

ویسے ہر عہدہ دار کو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً کسی جزو تنخواہ وضع شدہ مذکور کو عدالت میں داخل کرے ۔ اور ایسے داخل کرنیسے گورنمنٹ یا ریلوے کمپنی جیسی صورت ہو اُسی قدر بری الذمہ ہوگی کہ گویا وہ روپیہ مدیون ڈگری کو ادا کیا گیا ۔

عدالت بمطالبہ خفیفہ براہ راست اُس قرضہ کو جو اُسکی حدود کے باہر ہو قرق نہیں کرسکتی (۱) قبل اس کے کہ مدیون اطلاعنامہ استغاثی یا قرقی پائے عموماً اُس کو اختیار ہے کہ بغیر اندیشہ اپنے داین کو روپیہ دیدے (۲) اگر تعمیل حکم عدالت اسطرح ہونی ہو کہ ایک نقل اُسکی دیوار مکان مسکونہ مدیون پر آویزاں ہوئی ہو تو یہ تعمیل کافی نہیں ہے (۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ٦ صفحہ ۲۴۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۰ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲ ۔

قرقی | باضابطہ قرقی نیلام کے لئے ایک ضروری ابتدائی شرط ہے اگر ویسی قرقی نہ ہو تو نیلام ناجائز اور قابل کالعدم قرار دئیے جانیکے ہے (۱) قبل اس کے کہ مدیون نے چک واسطے وصولی کے پیش کیا مدعا علیہ نے جو مدیون کا ڈگریدار تھا اگرکٹو انجنیر پر ایک اطلاعنامہ جاری کرایا جسکی رو سے جو کچھہ یافتنی مدیون تہا قرق کیا گیا تجویز ہوئی کہ بتاریخ قرقی چک از آں مدعی ہو گیا تھا (۲) جس صورتمیں کہ بعض حق و حقوق بروئے رہننامہ کسی مرتہن غیر قابض کے باجرائے ایک ڈگری کے قرق کئے گئے ہوں تو ضابطہ جس سے قرقی مذکور مؤثر ہونی چاہئیے وہ ہے جو دفعہ ہذا میں درج کیا گیا ہے دفعہ ۲۷۴ - ایسے جوابیسے متعلق نہیں ہو سکتی (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴۳ - نیلام حقوق مرتہن بروئے ایک رہن کے جو حسب ضابطہ کیا گیا اور بحال کرا گیا ہو حقوق مرتہن کو بحق خریدار نیلام منتقل کرنیکے لئے مؤثر ہے گو وہ قرقی جس کے کہ بعد نیلام مذکور منعقد ہوا ہو بروئے ایک غلط دفعہ مجموعہ ہذا کے کیگئی ہو (۴) مدعی نے بغرض دلایا نے زر اصل و سود واجب بربنائے ایک رہن کے نالش کی - اُسنے بحیثیت خریدار نیلام سرکاری منعقدہ باجرائے ڈگری برخلاف مرتہن کے استحقاق کا دعوے کیا - معلوم ہوا کہ قرقی زیر دفعہ ہذا ہوئی تھی نہ کہ زیر دفعہ ۲۷۴ - تجویز ہوئی کہ خرید منجانب مدعی بوجہ آخری متذکرہ واقعہ کے ناجایز تھی (۵) نیز دیکھو متعلق اس کے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۱۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹ از زیر دفعہ ۲۷۲ -

جبکہ مدیون انکار کرے | جبکہ مدیون کا مدیون قرضہ سے انکار کرے تو اُسکی عذرداری حسب دفعہ ۲۷۸ سماعت نہیں ہو سکتی البتہ عدالت پر فرض ہے کہ حسب دفعہ ۲۸۷ تحقیقات کرے کہ کوئی قرضہ موجود ہے (۶)

حقوق داین قارق | ڈگریدار نے ایک روپیہ مدیون کا جو ریلوے کمپنی کے پاس جمع تہا حسب دفعہ ہذا قرق کرایا تجویز ہوئی کہ داین ڈگریدار اُس نبد مجمع سے اپنی ڈگری کے ایفار کا مستحق نہیں ہے بلکہ ایک حکم امتناعی کا بموجب (ج) دفعہ ہذا کے (۷) قرقی قرضہ سے مدیون مقروض مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ روپیہ عدالت میں داخل کرے (۸) -

ڈگری عدالت مال | گوکہ ڈگری عدالت مال زیر دفعہ ۲۷۳ قابل قرقی و نیلام نہیں ہے تاہم ڈگری مذکور کی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰۶ و جلد ۱ صفحہ ۵۰۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۰۵ (۴) ،، ،، الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۶۹ (۵) ،، ،، مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۷ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۴ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۳ (۸) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

حیثیت ایک عام قرضہ کی سی ہے اور اسکی نسبت زیر دفعہ ہذا کارروائی کیجا سکتی (۱)

نمبری نالش دائن ڈگریدار مدیون کے مقروض پر جسکے قبضہ میں اسکی جائیداد ہو نالش نہیں کر سکتا اسکو بموجب دفعہ ہذا کارروائی کرنی چاہئیے (۲)

ادائیگی بیرون از عدالت جس حال میں کہ وہ قرضہ جو زیر دفعہ ہذا قرق کیا گیا ہو بیرون از عدالت اس شخص کو ادا کیا جائے جو بصورت داخل کیے جانے زر مذکور کے عدالت میں حسب منشاء دفعہ ہذا اسکو عدالت میں سے حاصل کرنیکا مستحق ہوتا اور ادائیگی مذکور کی تصدیق عدالت میں کیگئی ہو تو ایسی ادائیگی کافی تعمیل احکام دفعہ ہذا کی حد تک سمجھی ہیوے (۳) جو قرضہ حسب دفعہ ہذا قرق ہوا ہو اسکی بابت مدیون اپنے مقروض پر نالش کر سکتا ہے (۴) ایک تحریری حکم بصیغہ اجرائے ڈگری زیر دفعہ ہذا ضمن (الف) مشعر امتناع دائن کہ قرضہ وصول نکرے اور مقروض کو کوئی اسکی بابت ادائیگی نہ کرے تا وقتیکہ کوئی مزید حکم عدالت اسبارہ میں صادر ہو دائن کو نالش برخلاف مقروض بغرض وصولی قرضہ مذکور رجوع کرنیسے محروم نہیں کرتا (۵)

نگرانی حکم زیر دفعہ ہذا قابل نگرانی ہے (۶)

قرقی جائیداد منقولہ کی جو مدیون ڈگری کے قبضہ میں ہو۔

دفعہ ۲۶۹ - اگر شئے قرقی طلب ایسی جائیداد منقولہ ہو جس پر مدیون ڈگری قابض ہے مگر ان اقسام جائیداد میں سے نہو جو دفعہ ۲۶۶ کی پہلی شرط میں مذکور ہیں تو اُس کی قرقی بذریعہ گرفتاری واقعی جائیداد مذکور کے ہوگی۔ اور اہلکار قرقی اُس جائیداد کو اپنی حراست میں یا اپنے کسی ماتحت کی حراست میں رکھیگا۔ اور اسکی حفاظت قرار واقعی کا ذمہ وار ہوگا۔

شرط مگر شرط یہ ہے کہ جب شئے مقروقہ اُس قسم کی ہو جو جلد از خود خراب ہو جاتی ہے یا جس کی حفاظت کا خرچ اُس کی مالیت سے زیادہ ہو جائے تو اہلکار مناسب کو اختیار ہوگا کہ فوراً اسکو فروخت کرڈالے۔

لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ قواعد[1] درباب خورد و نوش اور حفاظت جانوران اور دیگر جائیداد منقولہ کے

---

[1] دلیسی قواعد کے لئے جو وضع کئے جائیں :-

(۱) واسطے آسام کے . . . . ملاحظہ طلب مقامی قواعد و احکام کا مانول (دستور العمل متعلقہ آسام مطبوعہ ۱۸۹۴ء صفحات ۱۹۲ و ۱۹۴ -

(۲) واسطے بمبئی کے . . . . . ملاحظہ طلب بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مطبوعہ ۱۸۹۶ء جلد ۱ صفحہ ۳۹۷ -

(۳) واسطے مدراس کے . . . . ملاحظہ طلب مدراس کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء جلد ۱ صفحہ ۱۹۵ -

(۴) واسطے ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے . . . ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۱۱ -

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۴ (۲) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۱ و ۲۲۵ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۵ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۸۶ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۲ (۵) نمبر ۴۴ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۲۴ -

حین دوران قرقی وقتاً فوقتاً مرتب کرتی رہے۔ اور جو اہلکار اس دفعہ کے بموجب جائداد قرق کرے اُس کو لازم ہے کہ باوجود احکام مندرجہ جزو سابق دفعہ ہذا کے ویسے قواعد کے مطابق عمل کرے۔

جایداد منقولہ دیکھو دفعہ ۳ (۴) ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۹۷ء ۔ فصل استادہ جایداد منقولہ نہیں (۱) اور نہ کھپریل کی جھونپڑیاں (۲) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۷۰ ۔ اور نہ استحقاق انفکاک رہن (۳) درخت استادہ بھی جایداد منقولہ نہیں (۴) لیکن میوہ (۵) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۴۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳ ۔

استرداد ادائگی ایک ڈگریدار نے زر مجتمع عدالت ملکیت مدیون تصور کر کے وصول کیا اور ایفائے ڈگری رجسٹر میں درج ہو گئی تیسرے شخص نے عذرداری کی اور وہ روپیہ ڈگریدار سے وصول کیا گیا ڈگریدار نے اب پھر درخواست اجرا کی گذرانی تجویز ہوئی کہ رجسٹر میں اندراج ایفائے ڈگری درخواست حال کی منظوری کا مانع نہیں ہے (۶) جب مدعا علیہ نے اجرائے ڈگری میں عدالت میں روپیہ ادا کر دیا اور عدالت نے روپیہ بحساب مدعی لے لیا اور مدعی جس نے کہ اجرا کا کوئی سہارا حاصل نہ کیا تھا بدینوجہ روپیہ لینے سے انکار کر سکتا تھا کہ اپیل دایر ہے ۔ مدعی کا انکار عدالت سے روپیہ لینے کا جج ماتحت کو واجب نہیں کرتا کہ وہ روپیہ مذکور کو مدعا علیہ کا خیال کرے اور اُسکی ادائگی کا دوسرے ڈگریدار کو جبکہ مدعی کی کوئی رضامندی اُسکو دلانیکی نہیں حکم دے (۷) دیکھو نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔ نسبت حفاظت مال مقروقہ ملاحظہ ہو سرکلر جوڈیشل کمشنر اودھ مورخہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ء و ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی سرکلر نمبر ۲ مورخہ ۴ اپریل سنہ ۱۸۷۹ء و اشتہار نمبر ۲۸۵ مورخہ ۳ اکتوبر سنہ ۱۸۷۷ء گورنمنٹ پنجاب ۔

مزید اجراء اگر مدیون کی جائداد منقولہ جو ایفائے ڈگری کے لئے پورے طور پر کافی ہو قرق کیجائے اور بموجب قواعد مرتبہ حسب دفعہ ہذا عہدہ دار قرقی اُسکو ایک تحویلدار کے سپرد کر دے اور بعد میں جائداد مذکور تحویلدار کی تحویل سے دستیاب نہ ہو اور خود تحویلدار بھی مفقود الخبر ہو تو ڈگریدار ڈگری خود کا مزید اجراء برخلاف ذات یا جائداد مدیون کے ماسوائے اُس جائداد کے جو قرق ہو کر تحویلدار کے سپرد کیگئی تھی نہیں کر سکتا الا اسصورت میں کہ یہ ثابت ہو جاوے کہ مدیون جائداد مقروقہ کو غائب ہو جانے میں شرکت رکھتا تھا (۸)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۹۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ ۔ (۲) و یکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶ (۳) ,, ,, بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۶ ۔ (۴) ,, ,, جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۷ ۔ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۶۷ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۸۱ (۸) نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ ۔

دستاویزات قابل بیع وشری کی قرقی

دفعہ ۲۷۰ - اگر شئے قرقی طلب کوئی دستاویز قابل خرید وفروخت موجو عدالت میں داخل نہ ہوئی ہو اور نہ کسی اہلکار سرکار کی حفاظت میں ہو تو اُس کی قرقی بذریعہ اُسکی ضبطی واقعی کے ہوگی - اور دستاویز مذکور عدالت میں حاضر کیجائیگی اور تا حکم ثانی عدالت کے عدالت میں رہیگی -

مال کی ضبطی عمارت کے اندر

دفعہ ۲۷۱ - کوئی شخص جو اس مجموعہ کے مطابق ایسے حکمنامہ کی تعمیل میں مصروف ہو جسمیں مال منقولہ کے ضبط کرنیکا حکم یا اختیار دیا گیا ہو کسی مکان سکونت میں غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے دخل نہ کر سکیگا اور کسی سکونت کے مکان کے دروازہ بیرونی کے توڑنیکا مجاز ہوگا - لیکن کوئی ویسا شخص کسی مکان سکونت کے اندر باضابطہ پہونچ جاوے تو اُس کو اختیار ہوگا کہ اس مکان کے کسی کمرہ کے دروازہ کو جسمیں کسی ویسے مال کے موجود ہونے کے باور کرنیکی وجہ ہو بند رہنے دے اور کہولے -

مال کی ضبطی زنانوں میں

مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ کمرہ ایسی عورت کے دخل واقعی میں ہو جو حسب رواج ملک کے باہر نہیں نکلتی ہے تو شخص تعمیل کنندہ حکمنامہ اُس کو اطلاع کریگا کہ اُس کو نکل جانیکا اختیار ہے - اور کچھ عرصہ معقول تک ویسی عورت کے نکل جانیکا انتظار کرکے اور نکلنے کے لئے اُس کو ہر طرح کی سہولت مناسب دیکر شخص مذکور مجاز ہوگا کہ مال ضبط کرنیکے لئے ویسے کمرے کے اندر جاوے - مگر بمطابق ان احکام کے اس امر کی بھی ہر طرح سے احتیاط کرے کہ مال کمرہ سے خفیہ نہ اُٹھ جاوے -

یہ دفعہ پردہ نشین عورت کی گرفتاری سے متعلق نہیں ہے (۱) جب قرقی کنندہ جائیداد منقولہ مکان کے اندر پہونچگیا ہو تو اُس کو قفل کے علیحدہ کرنیکا اختیار ہے جو کسی کوٹھہ پر لگا ہو اور جس کوٹھہ میں بوجہ معقول یہہ گمان ہو کہ جائیداد منقولہ موجود ہے (۲) بیلف خواہ ناظر کو توڑ کر کہولنے دروازہ دوکان کا بغرض تعمیل حکمنامہ قرقی کے اختیار ہے جو قانون سابق میں تہا وہ تبدیل نہیں ہوا ہے (۳) از روے مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق کے یہ تجویز ہوئی تہی کہ ناظر اجرا کنندہ وارنٹ قرقی جائیداد منقولہ کو یہ اختیار ہے کہ اُس قفل کو جو مدیون نے دروازہ گودام یا دوسرے مکان پر لگایا ہو جہاں جائیداد مدیون موجود ہو علیحدہ کرے اور بغرض قرقی وحفاظت جائیداد کے یہ بھی اختیار ہے کہ اپنا قفل لگادے (۴) لیکن اگر وہ دروازہ کو توڑے اور یہ معلوم ہو کہ مدیون یا اُسکا اسباب اس مکان میں نہیں تہا تو مرتکب مداخلت بیجا کا سمجھا جائیگا (۵) نسبت ذمہ واری دائین اجرا کنندہ ڈگری

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۸۹ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۹ و نمبر ۶ ۱۸۶۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۹ - (۵) بمبئی لارپورٹ جلد ۴ فوجداری -

کے واسطے وارنٹ بجرم کے بابت قرقی بیجا کے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۷۔

قرقی اُس مال کی جو عدالت یا عہدہ دار سرکاری کے پاس جمع رکہا جائے۔

دفعہ ۲۷۲ ۔ اگر وہ مال کسی عدالت میں یا عہدہ دار سرکاری کے پاس جمع یا اُس کی حفاظت میں ہو تو اُس کی قرقی اس طرح ہوگی کہ ویسی عدالت یا عہدہ دار کے پاس اطلاعنامہ اس درخواست کے ساتھ بہیجا جائیگا کہ تا صدور حکم ثانی اُس عدالت کے جہانسے اطلاعنامہ صادر ہوا ہو ویسا مال اور اُسکا سود یا حصہ منافع جو واجب الادا ہو کسی کو ندیا جائے۔

شرط

لیکن شرط یہ ہے کہ ویسا مال کسی عدالت میں جمع ہو یا اُسکی حفاظت میں ہو تو نزاع استحقاق ملکیت یا وصول مقدم کا جو مابین ڈگریدار اور کسی ایسے شخص غیر کے پیدا ہو جو مدیون ڈگری نہیں ہے اور جو بذریعہ کسی انتقال یا قرقی کے یا اور طریق سے ویسے مال میں حق رکہنے کا دعویدار ہو ویسی عدالت سے طے کیا جائیگا۔

عدالت کو کوئی اختیار انکار کرنیکا درخواست قرقی پر زیر دفعہ ہذا نہیں ہے (۱) جو بحث استحقاق یا تقدم کی پیدا ہو اُسکی تجویز اس عدالت سے عمل میں آویگی جسمیں یا جس کی حراست میں جائداد واقعہ ہو نہ اُس عدالت سے جس نے حکم قرقی صادر کیا ہو (۲) دعوائے نسبت اُس جائداد کے جو پہلے سے عدالت مطالبہ خفیفہ کی ڈگری میں قرق ہوئی ہو اور بعد میں ایک ڈگری ہائیکورٹ کے رو سے قرق ہوگئی ہو عدالت مطالبہ خفیفہ سے فیصل کیا جاتا ہے (۳) ایسے تمام دعاوی میں کارروائی بطریق متذکرہ دفعہ ۲۷۸ لغایت ۲۸۳ کیجائیگی (۴) دعویدار کو ہدایت نالش نمبری کی نہ کرنی چاہیئے (۵) لیکن جبکہ حکم منصف مشعر ہدایت ادا کیے جانے روپیہ مدعی کو قبل قرقی بنام مدعا علیہ صادر ہو الہذا مدیون ڈگری کا ایسا کوئی حق روپیہ میں نہتا جو حسب مذکورہ بالا قرق ہوسکتا کیونکہ تاثیر حکم مذکور کی یہ تہی کہ ملکیت روپیہ کی مدعیہ کو حاصل ہوگئی اور یہ اختیار ج سے نکالا جائے بناءً علیہ حکم تقسیم غلط تہا اور مدعیہ مستحق اُسکی ڈگری کی ہے جس کی وہ مستدعی ہے (۶)

زیر حفاظت عدالت یا عہدہ دار سرکاری

دفعہ ہذا کے رو سے یہ اجازت نہیں دی گئی کہ وہ روپیہ پہلے سے قرق کیا جائے جو ایک ملازم سرکار کے قبضہ میں آنیوالا ہو بلکہ وہ صرف اُن رقوم سے علاقہ رکہتی ہے جو فی الواقعہ اُس کے قبضہ میں ہو (۷) ایک قرقی حسب دفعہ ہذا خطوط پر جو ڈاکخانہ میں تہے جو ایک مدیون ڈگری کے نام کو تہے ہوئی ایک دن پیشتر قرقی سے خطوں کے بہیجنے والوں نے خطوط کی واپسی کی استدعا کی تجویز ہوئی کہ پوسٹماسٹر خطوط کا

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۵۳ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۷۱ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۸۶ - ۱ نمونہ کے لئے۔ ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۴۲

(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۷۳ وویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۸۳

(۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۹ -

مدیون ڈگری کی جانب سے امانت دار رہتا اور اسوجہ سے وہ قابل قرقی بدرخواست ڈگریدار تھے مدیون ڈگری کے نام بابت قیمت تیل کے یہ روپیہ بذریعہ نوٹ بھیجا گیا تھا۔ اس خط کا امانت دار پوسٹماسٹر ہوگیا جبھی یہ خط مکتوب الیہ کے نام ڈاک خانہ میں ڈالا گیا اُس کی ملکیت ہوگیا فریق مستحق اُسکی واپسی کا نہیں ہے (۱) جب قرقی اُس زرنقد کی جو کلکٹر کے پاس ہو کیجائے تو کلکٹر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ بغیر حکم صحیح عدالت کے وہ روپیہ ڈگریدار کو دیدے (۲) اگر اطلاعنامہ قرقی کی تعمیل اس عدالت پر جسمیں روپیہ جمع ہوگئی ہو تو قرقی کا بطور کافی ہونا سمجھا جائیگا اگرچہ جج نے اطلاعنامہ کے لینے سے انکار کیا تو قرقی ناجایز نہیں ہے (۳) نسبت قرقی مال جو رسیور کے قبضہ میں ہو دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۷۵۔

نالش نمبری	احکام دفعہ ہذا کی بابت نمبری نالش ہو سکتی ہے (۴)

ڈگری زرنقد کی قرقی

دفعہ ۲۷۳ - اگر شئے قرقی طلب ڈگری زرنقد مصدرہ اُسی عدالت کی ہو جس نے ڈگری اجرار طلب صادر کی ہو تو اُس کی قرقی اسطرح ہوگی کہ عدالت سے حکم صادر کیا جائیگا کہ اُس زرنقد کی ڈگریکا جو روپیہ وصول ہو ڈگری اجرار طلب کی بیباقی میں لگایا جائے۔

اگر شئے قرقی طلب ڈگری زرنقد مصدرہ کسی دوسری عدالت کی ہو تو اُس کی قرقی اسطرح ہوگی کہ اطلاعنامہ تحریری بہ ثبت دستخط جج اُس عدالت کے جس نے ڈگری اجرار طلب صادر کی ہو اس درخواست کے ساتھ اُس دوسری عدالت میں مرسل کیا جائیگا کہ وہ اپنی ڈگری کا اجرار ملتوی رکھے اُسوقت تک کہ اطلاعنامہ مرسل کرنیوالی عدالت کے حکم سے فسخ کیا جائے۔ پس عدالت وصول کنندہ اطلاعنامہ مذکور اپنی ڈگریکا اجرار بطبق اُس کے ملتوی رکھیگی اس شرط سے اور اُس وقت تک کہ:-

(الف) عدالت صادر کنندہ ڈگری اجرار طلب اُس اطلاعنامہ کو فسخ کرے - یا

(ب) ڈگری اجرار طلب کا ڈگریدار عدالت وصول کنندہ اطلاعنامہ مذکور کو درخواست دے کہ وہ عدالت اپنی ڈگری کو جاری کرے۔

بروقت وصول ہونے ویسی درخواست کے وہ عدالت ڈگری کو جاری کریگی اور زر وصول شدہ کو ڈگری اجرار طلب کے ایفا میں لگا دیگی۔

دربارہ دیگر ڈگریوں کی قرقی

درصورت تمام دوسری ڈگریوں کے قرقی اسطرح ہوگی کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری اجرار طلب کا جج اطلاعنامہ دستخطی اپنا ڈگری قرقی طلب کے ڈگریدار کے نام اس امتناع سے بھیجیگا کہ وہ

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۲ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵۸ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۳۷ (۴) ؍؍ ؍؍ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۶۔

اُس ڈگری کو منتقل یا کسی نوع کے مطالبہ کا زیر بار نکرے - اور جس حال میں کہ ویسی ڈگری کسی اور عدالت کی صادر کی ہوئی ہو تو ویسی عدالت کے پاس بھی اُسیطرح کا اطلاعنامہ اس مضمون سے بھیجا ہوگا کہ وہ ڈگری قرقی طلب کا اجراء نکرے تا وقتیکہ ویسا اطلاعنامہ بحکم عدالت مرسل کنندہ کے فسخ نہ کیا جائے - اور ہر عدالت جسمیں ویسا اطلاعنامہ پہونچے تا وقتیکہ وہ اسطرح فسخ نہ کیا جائے اسکی تعمیل کریگی -

ڈگریداروں کو چاہیئے کہ اطلاع دیں | جو ڈگری کہ اس دفعہ کے بموجب قرق ہو اُس کے قابض کو لازم ہے کہ عدالت اجراء کنندہ ڈگری مذکور کو وہ اطلاع اور مدد دے جو بوجہ معقول طلب کیجائے -

تعلق دفعہ | دفعہ ہذا صرف اُن صورتوں سے متعلق ہے جہانکہ حق مقروقہ ایک ایسا حق ہو جسکا صریحًا بروئے ڈگری کے فیصلہ ہوا ہو اور ایسا حق نہو جو ڈگری سے بطریق بازیافت کے پیدا ہوتا ہو چنانچہ مدیون کا حق نسبت حصول زر واصلات بطریق بازیافت حسب منشاء دفعہ ہذا کوئی ڈگری زر نقد نہیں ہے (۱)

دوسری ڈگری | اس سے مراد یہ ہے کہ سوائے ڈگری زر نقد کے (۲) یہ ڈگری فک الرہن سے بھی متعلق ہے (۳) لیکن ڈگری عدالت مال سے نہیں (۴)

نیلام ڈگری | مجموعہ ہذا کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ڈگری زر نقد بطور نتیجہ اُسکی قرقی کی علت اجراء ڈگری میں نیلام کیجائے اور ڈگری زر نقد کا حسب طریقہ محکومہ دفعہ ہذا قرق کیا جانا مستلزم اُسکی نیلام کا نہیں ہو سکتا (۵) ایسا عملدرآمد بنگال میں نہیں ہے (۶) اور نہ بمبئی میں (۷) دفعہ ہذا صرف ڈگریات زر نقد سے متعلق ہے اور ڈگری زر نقد بعد قرقی کے نیلام نہیں ہو سکتی اُسکا روپیہ صرف حسب طریقہ مندرجہ دفعہ ہذا وصول ہو سکتا ہے (۸) دفعہ ہذا صریحًا عدالت کو اس امر کا مجاز کرتی ہے کہ زر ڈگری مقروقہ کو اُس ڈگری کے ایفاء میں لگا دے جسکی نامبردہ اجراء کرانا چاہتا ہے (۹) ڈگری زر نقد جو کہ مدیون ڈگری حاصل کرے بطور قرضہ کے نہیں ہے جو کہ حسب دفعہ ۲۶۶ کے قابل قرقی و نیلام کے ہو جبکہ ڈگریدار اس ڈگری کو جو کہ اُسکو مدیون ڈگری نے حاصل کی واسطے ایفائے ڈگری اپنی کے کام میں لانا چاہے تو ضابطہ مندرجہ دفعہ ہذا پر عمل کرنا چاہیئے (۱۰) مجموعہ ہذا کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ڈگری زر نقد بطور نتیجہ اُسکی قرقی کے بعلت اجراء ڈگری

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۱ - (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۴ (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۴ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۴ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۱ (۶) بنگال لاء رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۱۰ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۱۳ و جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ - (۷) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۴۴ (۸) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۲ (۹) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۸ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۴۱

نیلام کیجائے اور ڈگری زرنقد کا حسب طریقہ محکومہ دفعہ ہذا قرق کیا جانا منتج اس کے نیلام کا نہیں ہے اور فقرہ اخیر سے پیشتر کا فقرہ دفعہ ہذا کا ڈگریات زرنقد کے علاوہ اور ڈگریوں سے متعلق ہے جس صورت میں دو ڈگریات زرنقد کا جو عدالت واحد سے صادر نہیں ہوئی تھیں ایک عدالت سے اجراء ہو رہا تھا تو تجویز ہوئی کہ اصولاً احکام فقرہ اول دفعہ ہذا متعلق ہیں (۱) جس صورت میں کہ ایک مدعی نے نالش بصیغہ مفلسی کر کے ڈگری زرنقد حاصل کی اور کلکٹر نے بتعمیل ایک حکم کے جو اُس کے حق میں اُسوقت صادر ہوا تھا جبکہ ڈگری جاری ہوئی اس ڈگری کو زیر دفعہ ہذا قرق کرایا اور بعد ازاں اُسکو حسب دفعہ ۲۸۰ خرید لیا تو ڈگریدار کا اجرائے ڈگری کی درخواست پر تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا کے احکام کا منشاء نیلام ڈگری بعوض زرنقد پر حاوی نہیں ہے بلکہ اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح سے قرقی کر کے بلا ڈگریات کی قرقی عمل میں لا سکتا ہے (۲)

عدالت جسنے ڈگری صادر کی ہو — اگر ڈگری اُس عدالت نے صادر کی ہو جسنے وہ ڈگری صادر کی جس کے اجراء میں وہ قرق کیگئی ہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ ڈگری مقروقہ کو برطبق درخواست دائن قارق کے جاری کرے (۳)

محکمہ کارروائی اجراء — درخواست زیر دفعہ ہذا محکمہ کارروائی اجرائے ڈگری ہے (۴) درخواست بجانب ڈگریدار بغرض اجراء ایک ڈگری قرق شدہ کے ایک درخواست مطابق قانون اور محمد اجراء ڈگری ہے (۵)

جائیداد غیر منقولہ کی قرقی

دفعہ ۲۷۴ - اگر شئے قرقی طلب جائیداد غیر منقولہ ہو تو اُس کی قرقی اسطرح ہوگی کہ حکم[1] کے ذریعہ سے مدیون ڈگری کو امتناع کیجائیگی کہ وہ جائیداد مذکور کو کسی طور سے منتقل یا کسی نوع سے زیر بار مطالبہ نکرے - اور امتناع عام ہوگی کہ کوئی شخص بذریعہ خریداری یا ہبہ یا بطور دیگر مدیون سے جائیداد مذکور نہ لے -

وہ حکم کسی جگہ ویسی جائیداد کے اوپر یا اُس کے متصل بضرب ڈھول یا کسی اور طریقہ معمولی سے مشتہر کیا جائیگا - اور اُس حکم کی ایک ایک نقل جائیداد اور نیز کچہری کے کسی منظر عام پر آویزاں کیجائیگی - جبکہ جائیداد اراضی مالگذار سرکار ہو تو اُس حکم کی ایک نقل اُس ضلع کے کلکٹر کے آفیس میں بھی چسپاں ہوگی جسمیں وہ اراضی واقع ہو -

دفعہ ہذا اُس جائیداد سے متعلق ہے جو مملوکہ مدیون ہو نہ کہ اُس جائیداد سے جو مملوکہ شخص ثالث ہو پس اگر جائیداد

---

[1] حکم کے نمونہ کے لئے - ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۴۱ -

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۱ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۷۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵ بصفحہ ۵۹ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۲ -

(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۸ -

مقروضہ مملوکہ مدیون نہیں تو مجرد خریدار بر خلاف اُس کے کوئی حق قابل نفاذ نہیں رکھتا اور جائیز مالک کے لئے اُسکے فروخت کر دینے کا کوئی امر مانع نہیں ہوتا (۱) مگر قرقی جائیز حقوق مدیون کی ہوئی ہو تو خریدار نیلام کی نسبت یہ تجویز نہیں کیا جا سکتا کہ اُسنے حقوق مذکور خرید کئے (۲) دفعہ ۲۳۷ و ۲۳۸ - ایکٹ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح درخواست قرقی جائیداد غیر منقولہ کی کرنی چاہئیے -

جائیداد غیر منقولہ دیکھو دفعہ ۳ (۲۵) ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۸ء - بچہ کا استحقاق حین حیاتی بر جائیداد غیر منقولہ شوہری تابع گذارہ نابالغ پسران جو بروئے وصیت کے عطا کیا گیا ہو ایک حق واقعہ جائیداد غیر منقولہ ہے اور اسواسطے قابل قرقی ہے (۳)

اختیار سماعت ایک عدالت متمسک کفالتی کو جس کی کفالت علاقہ اختیار سے باہر ہو نیلام کر سکتی ہے (۴) علاقہ جات اختیار سماعت منصفان مقید ساتھ ان خاص حدود کے ہیں جو انکے واسطے مقرر کئے گئے ہیں اور چونکہ وہ جائیداد اُن حدود کے اندر واقعہ ہے جو منصف دوم کے لئے مقرر کئے گئے ہیں لہذا ایڈیشنل منصف کو اختیار اسکی قرقی یا نیلام کا نتھا (۵) عدالت اپنے علاقہ سے باہر کی جائیداد نیلام نہیں کر سکتی (۶) اگر ایک جزو باہر واقعہ ہو اور باقی اندر علاقہ اختیار سماعت تو بیچ کر سکتی ہے (۷)

زر مرہونہ زر مرہونہ زیر دفعہ ہذا قرق ہو سکتا ہے (۸) اور زیر دفعہ ۲۶۸ (۹) نہ ایسا (۱۰) نیلام زر رہن کے ساتھ ہی اُسکی ضمانت چلی جاتی ہے اور جائیداد مرہونہ کے قرق کرنیکی زیر دفعہ ہذا ضرورت نہیں رہتی (۱۱) نیلام حقوق مرتہن بروئے ایک رہن کے جو بے ضابطہ کیا گیا اور بحال رکھا گیا ہو حقوق مرتہن کو بحق خریدار نیلام منتقل کرنیکے لئے موثر ہوتا ہے گو قرقی جس کے بعد نیلام واقعہ ہوا بروئے غلط دفعہ کے کیگئی ہو (۱۲) جبکہ حق دائن واقعہ دستاویز جسمیں راضی بطور کفالت قرضہ کے مکفول بھی اور روئے دفعہ ہذا کے قرق و نیلام کیگئی خریدار نے بربنا اس دستاویز کے نالش کی تجویز ہوئی کہ چونکہ دستاویز بطور قرضہ اور روئے دفعہ ۲۶۸ قرق نہیں کیگئی اس سے استحقاق خریدار مشعر وصولیابی تعداد مندرجہ اُسکے میں کچھ اثر نہ ہوا (۱۳)

(۱) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ اول (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۲ و صفحہ ۱۵۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۹۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۳۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ (۱۰) ،، ،، بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۵ (۱۱) ،، ،، بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۲۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۶ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۶۹ (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹ -

جس صورت میں کہ بوقت نیلام بعلت اجرائے ڈگری کے ایک شخص اس دستاویز کو خرید تا ہے جس کی رو سے خاص جائداد غیر منقولہ واسطے ایک پیشگی کے بطور ضمانت کلکٹر کے دیگئی ہے تو یہ واقعہ کہ نامبردہ نے حسب دفعہ ہذا قرقی نہیں کی اُس حق کی کچھ مضر نہوگی کہ بذریعہ نیلام جائداد ہائے مرہونہ کی ضمانت کلکٹر کو نافذ کرائے (۱) راہن کا استحقاق انفکاک جائداد غیر منقولہ ہے اور اس حیثیت سے وہ مستوجب قرقی و نیلام ہے اُسکی قرقی زیر دفعہ ہذا بذریعہ ایک ایسے حکم کے کیجا سکتی ہے جس کے رو سے مدیون کو اُسکی بیعنامہ اور طرح پر کارروائی کرنی سے ممانعت کیگئی ہو اور نیز جملہ اشخاص کو اُسکو حاصل کرنیسے منع کیا گیا ہو درحالیکہ حکم مذکور حسب آئین مشتہر کیا گیا ہو (۲) دیکھو شرح دفعہ ۲۶۸ مجموعہ ہذا۔

نیلام | جبکہ ڈگری میں نیلام جائیداد کی ہدایت ہو تو قرقی کرنا ضرور نہیں ہے (۳) اور احکام مجموعہ ہذا بابت نیلام جائداد غیر منقولہ کے نیلام مذکور سے متعلق ہونگے (۴)

بضرب دہل یا کسی اور طریقہ سے | دفعہ ہذا اور دفعہ ۲۸۹ مجموعہ ہذا میں جو آواز دہل محکوم ہے اُسکی متروکی کی نسبت تجویز ہوئی کہ یہ ایک غلطی نفس الامری ہے جس کے باعث نیلام قابل منسوخی ہے (۵) جبکہ وہ جائداد جسکو اجرائے ڈگری میں نیلام کرانا منظور ہو چند چھوٹے لاٹ یا حصص میں اسغرض سے منقسم کیجائے کہ اس ذریعہ سے زیادہ مجموعی قیمت حاصل ہو تو قانوناً یہ ضرور نہیں ہے کہ اشتہار نیلام ہر حصہ پر کہ جسمیں اسطرح پر جائداد تقسیم کیگئی ہو چسپاں کیاجائے (۶) اطلاع نیلام جسکا حسب دفعہ ہذا کسی جگہ متصل جائداد نیلام کو مشتہر ہونا چاہئے اور آویزانی نقل حکم جائداد کی منظر عام پر ایسی عمل میں جو قبل چسپاں کئے جانے اشتہارات کے مکان عدالت میں مطلوب حسب دفعہ ۲۹۰ ہونے چاہئیں (۷) حکم قرقی کی نقل جائداد قرق ہونیوالی کے کسی نمایاں حصہ پر چسپاں کیجانی چاہئے اس سے فروگذاشت ایک بڑا بھاری نقص ہے جس سے قرقی کالعدم ہو جاتی ہے (۸) ایک اراضی اجرائے ڈگری میں قرق کیگئی لیکن نقل حکم قرقی نظرگاہ عام جائداد پر یا کسی مقام عدالت یا کچہری میں نہ لگائی گئی۔ بعد قرقی مدیون نے اراضی مذکور بذریعہ بیع خانگی منتقل کردی تجویز ہوئی کہ چونکہ قرقی کی اطلاع حسب احکام قانون نہیں کیگئی لہذا انتقال مذکور کالعدم نہیں (۹) لیکن بخلاف دیکھو نمبر ۳۸ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔ یہ امر کہ نیلام جائداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری جائداد دیر اشتہار نیلام ہونیکی تاریخ سے قبل گذرنے ۳۰ یوم کے عمل میں آیا

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۰۸ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۶ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۱۵ (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۴ (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۰۴۔ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۸ نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲۸۹ مجموعہ ہذا (۷) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴ (۸) نمبر ۲۲ ۱۸۸۵ء و نمبر ۵ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۱۴ (۹) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰ و ویکلی رپورٹ

بیضابطگی نفس الامری اشتہار نیلام کی نہیں (۱) گو نقص طریقہ قرقی واسطے اغراض کالعدم ہونے انتقالات کے قرقی کو غیر مؤثر کردے مگر قرقی بمقابلہ مدیون ڈگری کے اثر پذیر ہے اور نقص مذکور سے کوئی وجہ کارروائیات اجرائے ڈگری کے بیکار قرار پانیکی پیدا نہیں ہوتی (۲) ڈگریدار کو یہ استحقاق نہیں ہے کہ مرتہن سابق کے قبضہ میں بذریعہ قابض کرادینے پیادگان کے خلل انداز ہو (۳) اور جو قرقی بغیر تصریح حصہ مدیون ہو وہ قرقی تمام حقوق مدیون کی اُس جائداد میں سمجھی جاتی ہے (۴)

واگذاشت قرقی کا حکم بعد ایفائے ڈگری کے

دفعہ ۲۷۵ - اگر تعداد ڈگری شدہ معہ خرچہ اور جملہ مطالبہ جات اور مصارف کے جو کسی جائداد کی قرقی میں عائد ہوئے ہوں عدالت میں داخل کردیجائے یا اگر ڈگری کا ایفاء عدالت کی معرفت اور طرح ہو جائے یا اگر ڈگری مسترد یا منسوخ کیجائے تو بر طبق گذرنے درخواست کسی شخص کے جو جائداد مقروقہ میں کسی طرح کا حق رکھتا ہو حکم واگذاشت قرقی کا صادر کیا جائیگا۔

مقدمہ اجرائے ڈگری کے خارج ہونیسے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ قرقی برخاست ہوگئی (۵) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۲ زیر دفعہ ۲۷۶ - دیکھو زیر دفعہ ۲۶۹ عنوان اثر ادائیگی۔

بعد قرقی کے انتقال خانگی کرنا جائداد کا باطل ہے

دفعہ ۲۷۶ - جب قرقی بذریعہ ضبطی واقعی یا بالصدور حکم تحریری کے جس کا اشتہار اور اعلان باضابطہ حسب شرائط مندرجہ صدر کے کیا گیا ہو وقوع میں آئے تو بایام قیام قرقی انتقال خانگی کرنا جائداد مقروقہ کا بذریعہ بیع یا ہبہ یا رہن یا بالطور دیگر اور ادا کرنا مدیون ڈگری کو قرضہ یا سرمایہ کے منافع کا یا حصہ شراکتی جماعت وغیرہ کا بمقابلہ اُن تمام مطالبہ جات کے جنکا ایفاء اُس قرقی کی رو سے ہو سکتا ہو باطل ہوگا۔

دفعہ ہذا اُس جائداد سے متعلق ہے جو مملوکہ مدیون ہو نہ کہ اُس جائداد سے جو مملوکہ شخص ثالث ہو (۶)

اثر قرقی | قرقی سے کوئی حقوق یا مواخذہ قرق کرانیوالے کو بمقابلہ دیگر قرضخواہاں کے حاصل نہیں ہوتا (۷) دیکھو دفعہ ۲۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۸۷۴ - لیکن ایک حکم نیلام بعد قرقی کے بموجب ڈگری زر رہن کے ایک مضبوط مواخذہ جائداد پر پیدا کرتا ہے (۸) دائن قارق کو بہ حیثیت دائن کوئی حق انفکاک

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۶ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۷ - (۳) مور انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۶ (۵) نمبر ۹ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۸ (۶) نمبر ۹۳ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۲۷۴ مجموعہ ہذا (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ -

ایسے رہن کا حامل نہیں ہے جو اُسکی قرقی سے پہلے وجود پذیر ہو (۱) ایسا قارق قرضخواہ عطائے پروبیٹ کی نسبت اعتراض کر سکتا ہے یا اُس کے انفساخ کے واسطے درخواست دیسکتا ہے یہ ایک نہایت مشکل معاملہ ہے کم ازکم ایک ایسے مقدمہ میں جو اس وجہ پر مبنی نہیں رکھا گیا کہ پروبیٹ بفریب دہی قرضخواہان کو حاصل کیا گیا ہے (۲)

دوران قرقی | ہر خانگی انتقال اُس جائیداد کا جو قرق کیگئی ہو خواہ قبل یا بعد ڈگری کے دوران قرقی میں اُن جملہ دعاوی کے مقابل میں کالعدم ہے جو بروئے قرقی مذکور مو ثر کئے جانیکے قابل ہوں (۳) لیکن انتقال قبل قرقی جائیز ہے گو فریقین یہ جانتے ہوں کہ ڈگریدار اجراء ڈگری کا مقابلہ جائیداد کے کرتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ انتقال نیک نیتی سے معاوضہ جائیز ہوا ہو (۴) اور مدیون کو یہ اختیار ہے کہ اپنے داینوں میں سے کسیکو ترجیح دیکر جائیداد دیدے گو کہ بعض کی ڈگری غیر مودہ قایم ہو اور اگرچہ ایسے انتقال اور ترجیح کا اثر یہ ہو کہ جو اجرائے ڈگری ہونیوالی تھی وہ بیکار ہو جائے (۵) دیکھو دفعہ ۵۳ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

حسب شرائط مندرجہ صدر | قبل اس کے کہ کوئی خانگی انتقال منسوخ کیا جاوے یہ ضرور ہے کہ تمام شرائط دفعہ ہذا کی پوری ہوں (۶) مثلاً اراضی ایک اجرائے ڈگری میں قرق کیگئی لیکن ایک نقل حکم قرقی کی نظرگاہ عام پر یا کسی مقام پر مکان کچہری عدالت اجراء کنندہ ڈگری میں نہیں لگائی گئی نہ وہ صاحب کلکٹر ضلع کی کچہری میں جسمیں کہ اراضی واقعہ تھی بھیجی گئی یا لگائی گئی بعد قرق ہونے اراضی کے مدیون نے بذریعہ بیع خانگی کے منتقل کی تجویز ہوئی کہ چونکہ قرقی باضابطہ نہیں ہوئی اسلئے بیع کالعدم نہیں (۷) لیکن دیکھو نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ ۔ جبکہ بہ ولنشان مندرجہ درخواست قرقی وحکم قرقی درست تھا تجویز ہوئی کہ انتقال کالعدم نہیں (۸) (الف) نے ڈگری یکطرفہ (ب) پر حاصل کی اور اُسکی جائیداد قرق کرائی (ب) نے دوران مقدمہ قرقی میں اپنی جائیداد (س) کے پاس منتقل کی اور بعد ازاں درخواست واسطے منسوخی ڈگری یکطرفہ کے دی ڈگری یکطرفہ منسوخ ہوئی تجویز ہوئی کہ انتقال کالعدم نہیں ہے (۹) اعتراض نسبت اس امر کے کہ تمام مراتب متعلقہ قرقی کی تعمیل نہیں ہوئی اول بار پریوی کونسل میں نہیں ہو سکتا (۱۰)

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۶۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۳۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۹ ، ۷۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۷ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۷۰ و جلد ۶ صفحہ ۴۷۴ (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۰ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۱۷ و جلد ۷ صفحہ ۷۰۲ (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰ (۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۹۱ (۹) بنگال لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۹ (۱۰) ،، ،، کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۹ ۔

قابل نفاذ انتقال بمقابلہ اس ڈگری کے کالعدم اور باطل ہے جسنے قرقی کرائی ہو یا اُن اشخاص کے جو بذریعہ قرقی کوئی حق حاصل کریں نہ بمقابلہ تمام دنیا کے (۱) اور اس حد تک کہ جہانتک اجراء ڈگری کا اثر ہے (۲) مثلاً اگر وہ ڈگری کالعدم اداء یا ایفا ہو جائے تو انتقال مدیون پر قابل پابندی ہے (۳) اور جبکہ جایداد قسط کے نہ ادا کرنیکے باعث قرق کیگئی جو اداکیگئی بذریعہ خانگی انتقال جایداد کے تو تجویز ہوئی کہ عدالت اُن اقساط کے واسطے جو ابھی واجب الادا نہیں ہوئیں قرقی جاری نہیں کرائیگی اور انتقال جایز ہے (۴) ایساہی بیع بنام قرضخواہ (۵) یا بیع یا رہن جایداد مقروقہ واسطے ادائے قرضہ ڈگری شدہ کے ناجایز نہیں (۶) یا جہاں جایداد اجرائے ڈگری میں بہ تعمیل قرقی ثانی دوبارہ نیلام پر چڑھی (۷) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۷۳ جب مدیون ڈگری نے جزو جایداد مقروقہ کو فروخت کرکے ڈگریدار کو روپیہ ادا کیا اور ڈگریدار نے قرقی سے جایداد کو بری کیا تو تجویز ہوئی کہ چونکہ ڈگریدار رضامند ہو گیا اس لئے وہ بیع جایز تھی (۸) تجدید ایسے رہن کی جو جایداد کے اوپر قبل قرقی کے موجود تھا جس میں مواخذہ زاید نہوتا ہو حسب معنی دفعہ ہذا کے انتقال نہیں ہے (۹)

خریداری مرتہن اگر مرتہن خانگی طور پر خریدے اور اسکی خرید اسوجہ سے کالعدم ہو کہ دوسرے شخص کی ڈگری میں وہ جایداد قرق تھی تو وہ اپنے پہلے رہن پر عود کر سکتا ہے (۱۰)

اثر اخراج مقدمہ اجراء یہ امر کہ مقدمہ اجرائے ڈگری داخل دفتر ہو گیا جیسا کہ اکثر قرار دیا گیا ہے بنفسہ قرقی سابق کو ختم نہیں کر دیتا (۱۱) جہانکہ جایداد ایک مرتبہ ایک ڈگری کے اجرا میں قرق کیگئی ہو تو ایک حکم جس کے رو سے ایک درخواست اجراء صرف خارج کیگئی ہو جس حکم میں کوئی خاص الفاظ واپسی قرقی کے متعلق درج نہوں اور جو ایسا حکم ہے جس کے رو سے ڈگری ناقابل اجراء قرار نہ دیگئی ہو رفع قرقی کا اثر نہیں رکھتا اور اگر حکم مذکور اپیل میں منسوخ کیا گیا ہو تو ڈگریدار کی حیثیت ویسی ہی ہوگی جیسی کہ پہلے تھی اور وہ قرقی کے کامل استفادہ کا مستحق ہوگا (۱۲) بالخصوص زیادہ تر ایسی صورت میں جبکہ

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۳ و جلد ۸ صفحہ ۷۰۲ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ (۳) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷ و بنگال لارپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ (۵) مدراس رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۵ (۶) بمبئی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۹ و الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۴ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴ (۹) ،، مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴ (۱۰) ،، ،، ،، جلد ۸ صفحہ ۳۰۵ (۱۱) نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۸۰ (۱۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۱۴ و رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی شمالی سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۰۷ و بنگال لارپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲

حکم داخلدفتر ہونے مقدمہ میں یہ ہدایت کیگئی ہو کہ قرقی بدستور قایم رہے (۱)

انتقال خانگی | انتقال خانگی کیا ہے (۲) - پٹہ زرپیشگی و عام پٹہ زراعتی جو مدیون ڈگری نے جایداد زیر قرقی کی نسبت تحریر کئے ہوں ایسے انتقالات ہیں جو بباعث امتناع دفعہ ہذا ناجایز ہیں (۳) انتقال جس کے بروئے دفعہ ہذا منع رکھنے کا مقصود ہے وہ ہے جو اگر اجازت دیا جاوے تو اُن دعاوی کو لیسپا کر دیگا جو قانوناً بروئے اُس ڈگری کے قابل نفاذ ہیں جس کی کہ اجرا میں جایداد انتقال کردہ قرق کیجا چکی ہے بحیال میں کہ انتقال خانگی جایداد مقروقہ کا بموجودگی ایسے حالات کے کیا گیا ہو کہ وہ کسی نہج پر اُن حقوق میں خلل انداز ہوتا ہو جو ڈگری دار نے بذریعہ ایسی ڈگری کے حاصل کئے ہیں تو دفعہ ہذا مانع ایسے انتقال کی ہوگی (۴) درحال قرق ہونے ایک جایداد غیر منقولہ کے مقدمہ اجرائے ڈگری بعد ازاں خارج کیا گیا اور ڈگریدار نے پھر اُس جایداد کی قرقی کی درخواست کی تجویز ہوئی کہ انتقال خانگی جایداد بعد تاریخ ایسی درخواست کے اِلّا قبل قرقی کے کالعدم نہ تھا (۵) جبکہ حکم سپردگی بعد قرقی اور قبل ڈگری کے صادر کیا گیا ہو تو فیشن سایمنی کا استحقاق موثر ہو جاتا ہے اور دائن فارق کے لئے بذریعہ نیلام اپنی ڈگری کا ایفا حاصل کرنیکا مانع ہوتا ہے (۶) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۵ زیر دفعہ ۲۷۸ مجموعہ ہذا -

انتقال زمانہ التوار | جب جایداد ذمہ داری اجرائے ڈگری سے بری ہو جائے اور بعد ازاں ڈگریدار نالش نمبری بغرض استقرار حق مدیون دایر کرکے کامیاب ہو تو ایسی ڈگر یکا اثر منسوخی حکم واگذاشت جایداد کا ہے اور اُس جزو کو جو بذریعہ حکم واگذاشت کیا گیا تہا پھر اصلی حالت پر قایم کر دیتا ہے (۷) رہن جایداد مقروقہ جیبدران واگذاری اور ڈگری استقراریہ مابعد کے کیا جاوے ناجایز ہے (۸) نسبت اس امر کے کہ ڈگریدار کے حق محصلہ بذریعہ بیع خانگی بایفائے ڈگری خود اور حق محصلہ بذریعہ نیلام عدالتی میں کیا فرق ہے - دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ -

عدالت ہدایت کرسکتی ہے کہ سکہ یا کرنسی نوٹ قرق شدہ فریق مستحق کو دیا جائے - | **دفعہ ۲۷۷** - اگر جایداد مقروقہ سکہ یا کرنسی نوٹ ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ کسی وقت ایام قیام قرقی میں یہ ہدایت کرے کہ وہ

(۱) حکم کے نمونہ کے لئے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ نمبر ۱۴۳ - (۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۲۹ دنمبر ۷۹ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۱۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۹۲ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۴ و دیکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۳۷ و مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۵ -
(۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۹۱۶ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۵۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۰ او بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰ (۷) کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ و دیکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۵ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۲۹

سکہ یا نوٹ یا کوئی جزو اُسکا جو ڈگری کے ایفا کے لئے کافی ہو اُس فریق کو ادا کیا جائے جو ڈگری کی رو سے اُس کے پانیکا مستحق ہو۔

جایداد قرق شدہ کی نسبت دعادی کی تفتیش اور اُسکی قرقی کی نسبت اعتراض کی تفتیش۔

دفعہ ۲۷۸ - اگر کوئی جایداد صیغہ اجراء ڈگری سے قرق کیجائے اور کوئی دعوائے نسبت اُس جایداد کے یا اعتراض نسبت قرقی کے اس بنیاد پر کیا جائے کہ ویسی جایداد ویسی قرقی کے لائق نہیں ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ دعوائے یا اعتراض کی تفتیش کرے۔ اور درباب لینے زبان بندی شخص دعویدار یا معترض کے اور نیز جملہ دیگر امور میں وہی اختیارات عمل میں لائے کہ گویا وہ فریق مقدمہ تھا۔

لیکن شرطیہ ہے کہ اگر عدالت کے نزدیک ایسے دعوائے یا اعتراض کے پیش کرنے میں قصداً یا بلا ضرورت توقف ہوا ہو تو اُس کی تفتیش نہ کیجائیگی۔

التوائے نیلام　اگر وہ جایداد جس سے دعوائے یا اعتراض متعلق ہو مشتہر بہ نیلام ہو چکی ہو تو جائز ہے کہ عدالت آمر نیلام دوران تفتیش دعوائے یا اعتراض کے نیلام کو ملتوی رکھے۔

احکام دفعہ ہذا چارہ جوئی بذریعہ نالش کے لئے قطعی نہیں ہیں (۱) سرسری چارہ جوئی عطا کردہ دفعہ ہذا علی سبیل البدل چارہ جوئی بذریعہ نالش کے ہے اور دفعہ ہذا کی یہ غرض نہیں کہ ایک دعویدار کو اپنی چارہ جوئی بذریعہ نالش سے محروم کرے بلکہ اُس کے سوا اُس کو ایک جلدتر اور سرسری چارہ جوئی بھی عطا کی گئی ہے اگر وہ غفلت نکرے (۲)

تعلق دفعہ　قبل اس کے کہ تحقیقات متذکرہ دفعہ ہذا کیجائے یہ دریافت کرنا ضرور ہے کہ آیا دعوائے عذرداری ایسی حق پر مبنی ہے کہ جو قبل یا بعد کسی قرقی کے جو ڈگریدار نے کرائی ہو پیدا ہوا (۳) جب یہ سوال ہو کہ آیا جایداد متنازعہ ازاں بابت ڈگری یا متعلق نامبردہ ہے یا نہیں اور امر مذکور کارروائی اجرا میں درمیان فریقین یا اُن کے قائم مقامان کے پیدا ہو تو یہ اہم نہیں ہے کہ کس بنا پر یہ اعتراض کیا گیا ہو کہ جایداد کی نسبت کارروائی اجرا کیجاوے اور امر مذکور ایسا ہے جو صیغہ اجرا میں طے ہونا چاہئیے (۴) پس جہانتک مدیون ڈگری کا قائم مقام ایک ذاتی دعوائے اُس جایداد کی نسبت کرے جو بطور ترکہ مدیون ڈگری بقبضہ قائم مقام مذکور کے قرق کیگئی ہو تو دعوائے کی تحقیقات صیغہ اجرا میں کیجانی چاہئیے لیکن

---

(۱) واسطے اطلاع اُس نمونہ کے جو واپس قرق کنندہ کے نام ہو۔ ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۴۴ - (۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۸۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۶ (۳) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۵ صفحہ ۲۶ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۹۹ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۶۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۷

جہانکہ وہ یہ بیان کرے کہ وہ جائیداد پر امانتاً کسی شخص ثالث کیطرف سے یا کسی بصرف مذہبی کیطرف سے یا بہ حیثیت مہتمم کے قابض ہے تو دعوے کی تحقیقات زیر دفعات ۲۷۸ تا ۲۸۳ کیجانی چاہئے لیکن دفعات مذکور اُس دعوے یا اعتراض سے متعلق نہیں جو کسی ایسے شخص نے کیا ہو جو اصل میں بطور فریق مقدمہ کے شامل ہو (۱) دفعہ ہذا اُن اشخاص ثالث کے دعاوی سے متعلق ہے جو خواہ اُنہوں نے خود کئے ہوں یا بوساطت کسی فریق نالش کے (۲) اور حالت مناسب میں عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ تحقیقات متذکرہ دفعہ ہذا سے انکار کرے اور اگر وہ ایسا کرے تو عدالت ہائیکورٹ تحقیقات کرنے پر اُسکو مجبور کریگی (۳) محض درخواست ڈگری دار پر یکطرفہ حکم قرقی کا صادر ہونا ہے ناظر عدالت کو سوائے اس کے کہ قرقی حسب نشان دہی مدعی کے کرے اور کچھہ چارہ نہیں ہے پس اس قرقی کا اور اُس سے جو کچھہ نقصان ہو ڈگری دار ذمہ دار ہے (۴)

متعلق نہیں | جو قرقی حسب دفعہ ۲۶۸ ہو اُس کی بابت حسب دفعہ ہذا عذر داری نہیں ہو سکتی (۵) کارروائی بطریق عذر داری حسب دفعہ ہذا صرف اُن صورتوں میں ہو سکتی ہے کہ جنمیں ڈگری زر نقد کی ہو اور جائیداد قرق کیگئی ہو اور نہ اُن دعاوی سے جو بابت ایسی جائیداد کے ہوں جن کے نیلام کئے جانیکی ہدایت از روئے ڈگری زر رہن کے ہو (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۷۔ ڈگری دار نے بذریعہ حکم امتناعی مجریہ حسب دفعہ ۲۶۸ کے ایک قرضہ کو جو اُسکے مدیون ڈگری کو واجب تھا قرق کرایا اُس شخص نے جس پر کہ اُس حکم کی تعمیل کیگئی حسب دفعہ ہذا درخواست واسطے برخاستگی قرقی کے کی تجویز ہوئی کہ درخواست حسب دفعہ ہذا سماعت نہیں ہو سکتی اس دفعہ کو مقدمہ ہذا سے کچھہ تعلق نہیں (۷) یہ صرف اُن دعووں سے متعلق ہے جنکا نتیجہ بصورت کامیابی یہ ہو کہ جائیداد قرقی سے واگذاشت کیجائے مثلاً اگر حقوق (الف) واقعہ کسی محال قرق کئے جاویں تو (ب) کا دعوے کہ وہ بھی حصہ دار حصہ غیر منقسمہ اس محال کا ہے قابل سماعت نہیں (۸) دفعہ ہذا دفعات مابعد لغایت ۲۸۳ میں ذمہ واری جائیداد در بارہ نیلام کا قیاس کیا گیا ہے اسوجہ سے کہ وہ مدیون ڈگری کی جائیداد ہے یا کہ وہ اُس ڈگری کی ذمہ وار ہے جو اُس کے برخلاف بحیثیت قائم مقام صادر ہوئی ہے انہیں اشخاص ثالث کی ذمہ واری کے قائم

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۶ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۲۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۳۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۶۹ و جلد ۱ صفحہ ۹۰ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۴۳ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۸۸ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۸ ۔

کرانے کے لئے نالش کرنیکا قیاس نہیں کیا گیا (۱) بنگال میں دعاوی زیر دفعہ ہذا دربارہ حقیت یا مقبوضہ کے
جو باجراء ایکٹ ڈگری باقیات لگان میں قرق کیا گیا ہو بروئے دفعہ ۱۷۰ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ع ممنوع ہیں (۲)

ضمانت | اگر جایداد مقروقہ کی قیمت پر سود کی ضمانت دیکر فیصلہ اپیل نیلام کو ملتوی کرایا جاوے جو کہ بعد میں
خارج ہو تو ڈگریدار عدالت اجراء سے درخواست کر کے زر مذکور حاصل نہیں کرسکتا اسکو عدالت صادر کنندہ
حکم امتناعی میں درخواست کرنی چاہئے (۳)

متعلق ہے | جب کوئی جایداد (الف) اور (ب) کی مشترکہ ہو اور اجراء ڈگری بمقابلہ (ب) میں (ب) کے حصہ سے
زیادہ قرق کیگئی ہو تو (الف) کو یہ استحقاق ہے کہ وہ اپنے حصہ کی واگذاشت کا دعوے کرے (۴) اور عدالت
کو (الف) کے دعوے کی تحقیقات کرنی چاہئے (۵) اور اس سے کچھ غرض نہیں ہے کہ (الف) نے کس طرح سے
استحقاق حاصل کیا (۶) یا یہ کہ جایداد منقولہ ہے یا غیر منقولہ (۷) اور جب بمقابلہ مختلف مدعاعلیہم خرچہ جداگانہ
دینے کا حکم ہو اور خرچہ ڈگری ایک کے اجراء میں دوسرے کی جائیداد قرق ہو تو شخص آخر الذکر واگذاشت کا دعوے
کرسکتا ہے (۸)

فریق نالش | بلحاظ عذرات زیر دفعہ ہذا کے وہ فریق جو گو ابتداءً نالش میں فریق بنائے گئے ہوں لیکن جن کا
عمل ڈگری سے مستثنے کئے گئے فریق نالش نہیں ہیں (۹) دیکھو شرح زیر دفعہ ۲۴۴ - ایک حکم بحق کسی از چند ڈگریداران
برطبق عذرداری زیر دفعہ ہذا کا اثر دیگر ڈگریداروں کے حق میں مفید نہیں ہے جو کہ کارروائیات زیر دفعہ ہذا
میں فریق نہ ہوں (۱۰)

قایم مقام قانونی | دیکھو دفعہ ۲۴۴ -

رسیور | اگر مدیون دیوالیہ قرار دیا جائے اور رسیور زیر دفعہ ۳۵۱ و ۳۵۴ - ایکٹ ہذا مقرر کیا جاوے
تو وہ ایسا شخص نہیں ہے جو زیر دفعہ ہذا عذردار ہو (۱۱)

آفیشل اسائینی | اگر قرقی قبل از فیصلہ ہوئی ہو اور مدعاعلیہ نے قبل از سماعت نالش کے درخواست دیوالیہ دیکر حکم
سپردگی حاصل کرلیا ہو تو آفیشل اسائینی مستحق ہے کہ قبل اس کے کہ مدعاعلیہ دیوالیہ قرار دیا جائے اس عدالت
جس میں نالش دائر کیگئی ہو درخواست دیکر قرقی رفع کرائے (۱۲) اگر بعد دیوالیہ قرار دئیے جانیکے از سر کار

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۸ - (اجلاس کامل) (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی
جلد ۲ صفحہ ۲۴ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۵ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۳ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۲ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ -
(۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۳۹ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۵ و جلد ۳ صفحہ ۳۴۹ (۱۰) انڈین
لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۳ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۰۸ -

دوکان کے ایک ڈگری کے خلاف دوکان مذکور کے حوالہ کیجاوے اور بعلت اجرا جائیداد دوکان قرق کیجاوے تو دعوے آفیشل اسائینی کا بہ ایں باب ہونا چاہیئے اور جائیداد قرقی سے واگذار کیجانی چاہیئے کیونکہ بروقت قرقی مدعا علیہ کا استحقاق واقعہ جائیداد مذکور بر دئے حکم سپردگی کامل طور پر جائیداد سے زائل ہوگیا تھا اور وہ آفیشل اسائینی کی تفویض میں آگیا تھا (۱) جب مدیون دیوالیہ قرار دیا جاچکا ہو اور حکم سپردگی صادر کیا جاچکا ہو تو پھر وہ قرقی کی نسبت کوئی عذر نہیں کرسکتا کیونکہ اسکو کوئی حق جائیداد مقرقہ میں حاصل نہیں رہتا اور جائیداد واگذار نہیں کرنی چاہیئے تاوقتیکہ آفیشل اسائینی کیطرف سے باضابطہ درخواست نہ گذرے اور اسکی چٹھی بنام صاحب جج مشعر اطلاع دیوالہ مدیون پر کوئی لحاظ نہیں کیا جاسکتا (۲)

قرقی قبل فیصلہ | بذریعہ دفعہ ۴۸۷ - ایکٹ ہذا دفعہ ہذا قرقی قبل فیصلہ سے بھی متعلق ہے -

گویا وہ فریق مقدمہ تھا | یہ امر کہ مدیون ڈگری ایک تحقیقات میں جو حسب دفعہ ہذا کے ہو فریق تصور کیا جاسکتا ہے یا نہیں ہر مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہے (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۲۹ -

عملدرآمد | بار ثبوت ثابت کرنے دعوے کا دعویدار عذر دار پر ہے کہ اسباب اور جائیداد مقرقہ ملکیت اسکی ہیں اور اصلی اسکی قبضہ میں ہے نہ کہ مدیون ڈگری کے اور جو شہادت وہ پیش کرے اسکو دعوی تک محدود ہونی چاہیئے نہ کسی شخص ثالث کا استحقاق ثابت کیا جاوے (۴) جب چند اشخاص بخلاف ایک دوسرے کے ایک ہی جائیداد مقرقہ کی نسبت ہر ایک اس بیان سے کہ وہی اسپر قابض ہے دعوے کرے تو عدالت کو لازم ہے کہ ان سب دعووں کی تحقیقات علیحدہ علیحدہ مابین ڈگریدار اور ہر ایک دعویدار کے کرے اور یہ نہیں چاہیئے کہ تمام دعویداروں کو بدیں وجہ سے کہ وہ آپس میں متناقض ہیں خارج کیا جاوے (۵) جب دعوے حسب دفعہ ہذا پیش کیا جائے تو عدالت کو جو بات دیکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ آیا جائیداد کو وہ دعویدار یا کسی دوسرے شخص کے نام سے بقبضہ مدیون ڈگری ہے یا نہیں محض اسوجہ سے کہ مدیون ڈگری کو کسی قسم کا حق تمتع آمدنی حاصل ہے جائیداد حسب دفعہ ۲۸۱ ذمہ وار ہوگی اگر دعویدار عدالت کا اطمینان کردے کہ اسکو جائیداد مقرقہ میں کچھ حق حاصل ہے یا اسپر قابض ہے اور یہ واضح ہو کہ قبضہ دعویدار درحقیقت قبضہ مدیون ڈگری ہے تو دعوے منظور ہونا چاہیئے (۶) باوجود اس امر کے کہ باپ نے بیٹے سے اقرار کیا کہ میں جدی جائیداد منتقل نکرونگا تاہم ڈگریدار جائیداد جدی کو قرق کرا سکتا ہے (۷)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۵ (۲) نمبر ۵ ۹۵ سنہ ۱۸۸۷ پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۶ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۸ و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۱ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ - (۷) نمبر ۵۱ سنہ ۱۸۷۷ پنجاب ریکارڈ دیوانی -

ترک — یہ امر کہ مدعی ڈگریدار فارق نے بعض بیان حلفی داخل نہیں کئے جس کے باعث اُس کی درخواست اجرا نامنظور کیگئی ہو بمنزلہ ترک قرقی نہیں ہے (۱)

چارہ جوئی ناکامیاب فریق ہارے کی — اگر عذرداری زیر دفعہ ہذا نامنظور ہو جائے تو عذردار نمبری نالش بغرض استقرار حق دائر کر سکتا ہے اور اگر عذرداری منظور ہو جائے تو ڈگریدار نالش بغرض استقرار حق زیر دفعہ ۲۸۳ دائر کر سکتا ہے۔ اور اُس حکم کی نسبت جو تحقیقات یا دعوے زیر دفعہ ہذا میں صادر ہو بر طبق اپیل عذر نہیں کیا جا سکتا بلکہ علیحدہ نالش کرنی چاہیئے (۲) اگر زیر دفعہ ہذا عذرداری نکیجاوے تو پھر نمبری نالش بغرض استقرار حق نہیں ہو سکتی (۳) قاعدہ یہ ہے کہ ایک ناکامیاب شخص مزاحمت کنندہ بر طبق اجرا کو چاہیئے کہ اپنا حق بروئے ایک نمبری نالش کے ۱۲ ماہ کے اندر قایم کرے اور بعد انقضائے میعاد مذکور کے حکم مذکور اُسکے مقابلہ میں ناطق ہو جاتا ہے اور یہ امر کہ خریدار نے اس میعاد یکسالہ کے اندر نالش رجوع کی ہے فریق کامیاب کو اس قاعدہ سے مستثنے نہیں کرتا (۴) یہ قاعدہ اُس صورت میں بھی متعلق ہے جبکہ مدعاعلیہ کے بایع نے دعوے زیر دفعہ ہذا کیا ہو اور وہ نامنظور ہوا تھا اور کوئی نالش ایک سال کے اندر واسطے منسوخی حکم مذکور کے رجوع نہ کی ہو (۵) دعویدار جائیداد مقرقہ کے لئے مناسب ہے کہ زیر دفعہ ہذا کارروائی کرے اور اگر وہ فارق عدالت کو زر ڈگری ادا کر کے جائیداد مقرقہ واگذار کرائے تو زر مذکور عدالت مذکور میں درخواست کر کے واپس دلا نہیں پا سکتا بلکہ اسے علیحدہ نالش کرنی چاہیئے (۶)

بنائے دعوے — دیکھو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۵ زیر دفعہ ۲۸۰ مجموعہ ہذا۔

استقرار — دیکھو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۸ زیر دفعہ ۲۸۳ مجموعہ ہذا۔

اثر تصفیہ باہمی — اگر ڈگریدار اور مدیون میں بعد قرقی کے باہمی تصفیہ بذریعہ بیع خانگی کے ہو جاوے تو قرقی برخاست ہونی چاہیئے اور فریقین کی وہی حیثیت ہو جاتی ہے جو کہ قبل از قرقی تھی اور اس حکم کے جو عذردار کی درخواست بر بارہ نامنظوری درخواست مذکور کے صادر ہوا ہو بذریعہ نالش منسوخ کرانیکی ضرورت باقی نہیں رہتی (۷)

امر تجویز شدہ — فیصلہ جو مابین ڈگریدار اور عذردار کے ہوا اُسکا مدیون پابند نہیں (۸) لیکن عذردار پابند ہوتا ہے (۹)

---

(۱) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۰ (۲) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۷ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۹۵ (۳) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۳ (۴) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۴ (۵) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۷۱۴ (۶) ،، ،، بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۳ (۷) ،، ،، ،، جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۱ (۸) ،، ،، بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۴ ،، ،، مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۶۶ (۹) ،، ،، مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۔

جبکہ کوئی عذرداری ایکدفعہ نامنظور ہوجائے تو پھر وہی شخص اسی مکرر پیش نہیں کرسکتا (۱) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷ - اور اگر قرقی سابق میں جو بمقابلہ قایم مقام مدیون متوفی ہوئی عذرداری بنسبت ذمہ واری بطور قایم مقام متوفی نہ کیگئی ہو تو قرقی مابعد میں ایسی عذرداری نہیں ہوسکتی (۲)

ذمہ واری ذمہ واری ڈگریدار نسبت قرقی شخص غیر کے ہوسکتی ہے (۳)

کارروائی فوجداری اگر وہ دستاویز جسپر دعوے عذرداری مبنی ہے عدالت سے جعلی قرار دیجاوے تو کارروائیات فوجداری اُسکے برخلاف کیجاسکتی ہیں (۴)

اپیل حکم منظوری واگذاشت قابل اپیل ہے (۵) لیکن حکم مشعر نامنظوری درخواست واگذاری بربنائے عدم اختیار سماعت قابل نگرانی نہیں (۶) بلکہ نالش واسطے استقرار حق کے کرنی چاہئے -

اخراج عذرداری بعدم پیروی اگر عذرداری عدم پیروی میں خارج ہو تو اُسکا اثر ویسا ہی ہے گویا بعد تحقیقات خارج ہوئی (۷) لیکن دیکھو نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۴ زیر دفعہ ۲۸۳ و ۲۸۰ -

دعویدار ثبوت دیگا **دفعہ ۲۷۹** شخص دعویدار یا اعتراض کنندہ کو اس بات کا ثبوت دینا لازم ہے کہ قرقی کی تاریخ پر وہ جایداد مقروقہ میں کچھ حق رکھتا تھا یا اُسپر قابض تھا -

جس دستاویز پر دعویدار حصر رکھتا ہو اُسکا ثابت کرنا کہ وہ فریبانہ اور جعلی نہیں ہے اُسکے ذمہ ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۰ -

قرقی سے جایداد کی واگذاشت **دفعہ ۲۸۰** [۱] - اگر تفتیش مذکور کیوقت عدالت کو اطمینان ہوجائے کہ باعتبار وجہ مندرجہ دعوے یا اعتراض کے ویسی جایداد قرقی کیوقت مدیون ڈگری کے قبضہ میں یا اُسکی طرف سے امانتاً کسی اور شخص کے قبضہ میں نہتی یا کسی کاشتکار یا اور شخص کے دخل میں نہتی جو مدیون ڈگری کو لگان دیتا ہو - یا یہ کہ گو وہ جایداد قرقی کے وقت مدیون ڈگری کے قبضہ میں ہی ہو

[۱] اُس جایداد کے استحقاق کے قایم کرنیکی نالشات کی میعاد سماعت کے بارہ میں جو ایسے احکام میں داخل کیگئی ہو جو بموجب دفعات ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ کی صادر کیجائیں - ملاحظہ طلب بحث میعاد سماعت ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع کے ضمیمہ دوم کا آرٹیکل ۱۱ - اور نیز ماقبل کی دفعہ ۲۷۸ -

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۴ - (۲) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۹ صفحہ ۶۱ - (۳) نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۷۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۷ (۴) دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۱ (۵) دیکھو نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۹۷ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۷ع پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۴۱ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۱۱ و بنگال لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳ - (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶۹ -

اِلّا وہ اپنے لئے یا بطور اپنی ملکیت کے اُسپر قابض نتھا بلکہ کسی غیر شخص کے لئے یا بطور امانتدار دوسرے شخص کے یا خبزدار اپنے لئے اور جزو دوسرے شخص کیطرف سے قبضہ رکھتا تھا تو عدالت کو اس حکم کا صادر کرنا لازم ہوگا کہ جایداد مذکور کُل یا جزو جس قدر مناسب معلوم ہو قرقی سے واگذاشت کیجائے۔

جب عدالت کی یہ رائے قرار پائے کہ جایداد مقروقہ نیلام ہونی چاہئے تو ٹھیک طریقہ یہی ہو کہ اُس جایداد کے واگذاشت ہونیکا حکم دیا جائے اگرچہ حکم واگذاشت اس امر پر مبنی ہو کہ عدالت کے نزدیک یہ واقعہ ثابت قرار پایا کہ جایداد ملکیت دعویدار ہے تاہم ایسا حکم نہیں ہو سکتا اور نہ ہونا چاہئے جس سے استقرار استحقاق دعویدار بمقابلہ مدیون کیا جائے (۱) جب جایداد مقروقہ کی نسبت حکم واگذاشت کا ہو تو اُسکا تعلق اُس خاص دعویدار سے ہونا چاہئے (۲) اور یہ حکم صرف برخلاف ڈگریدار کے ہونا چاہئے (۳) اگر دعویدار ثابت کردے کہ تاریخ قرقی پر کُل یا بعض جایداد اُسکی تھی تو حکم واگذاشت قرقی اسیقدر جایداد کا صادر کیا جائیگا (۴) اور جہانکہ اجرائے ڈگری میں جو برخلاف باپ اور بیٹے ہندو خاندان متاکشرا کے تھی دوسرے بیٹے جو فریق نتھے دعویدار اپنے حصص کے ہوئے تجویز ہوئی کہ انکار دعوے حسب دفعہ ہذا ہو سکتا ہے (۵) اسیطرح جہانکہ باجرائے ڈگری لگان کے جو پٹہ دار کے برخلاف تھی جو کہ ازاراکین خاندان مشترکہ اہل ہنود تابع قانون متاکشرا کے تہا کل جایداد قرق کیگئی ہو تو دیگر اراکین خاندان حسب دفعہ ہذا دعوے کر سکتے ہیں (۶) ایسا ہی جبکہ (الف) نے ایک ڈگری تقسیم برخلاف کرتا کے بغیر فریق کرنے دیگر پسران کے حاصل کی تو اُنہوں نے بموجب دفعہ ہذا اپنے حصص واگذار کرائے (۷)

جایداد مدیون ڈگری کے قبضہ میں یا اُسکی طرف سے امانتاً کسی اور شخص کے قبضہ میں تہی	استحقاق وصولی قرضہ جایداد قابل حصول قبضہ مدیون حسب منشا دفعہ ہذا نہیں ہے (۸) اگر مدیون نے کچھ مال قبل از قرقی

بغرض فروخت کمیشن پر کسی آڑہتی یا کمپنی کے نام ارسال کیا ہو اور کچھ روپیہ پیشگی بذریعہ ہنڈویات وصول کیا ہو تو ڈگریدار مال مذکور کو قرق نہیں کرا سکتا کیونکہ اُسپر پہلے سے ایک مواخذہ قایم کیا جا چکا ہے اور وہ حسب منشا دفعہ ہذا مدیون کیطرف سے کمپنی کے قبضہ میں بطور امانت کے نہیں ہوتا (۹) اگر ڈگریدار یہ بیان کرے کہ دعویدار مدیون ڈگری کیطرف سے ایک بینامیدار ہے تو عدالت کو یہ تحقیق و تجویز کرنا لازم ہے کہ آیا جایداد مقروقہ بہ قبضہ مدیون یا کسی دوسرے شخص کے بطور امانتدار منجانب

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۰۹ وجلد ۱۴ صفحہ ۱۴۴ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۴ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۶ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۱ وبنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۵ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۸۸ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۹۵ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۴۸ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲ (۹) ؍؍ ؍؍ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۸

مدیون ہے یا نہیں (۱) اگر ڈگریدار اسقدر عانفاذ کفالت بمقابلہ جائیداد مرہونہ کرے اور شخص ثالث اس بنا پر عذردار ہو کہ جائیداد اُسکی پاس بذریعہ لادعوائے نوشتہ مدیون ہے اور عدالت تجویز کرے کہ دعویدار قابض ہے لیکن نہ بطور امانت دار منجانب مدیون تو جائیداد مقروقہ واگذاشت کرنی چاہئے اور ڈگریدار کو اختیار ہے کہ اپنی کفالت بمقابلہ شخص قابض قائم کرے (۲) جب نصف جائیداد اجرائے ڈگری میں لبقرارداد ملکیت مدیون قرق ہوئی ہو اور شخص ثالث یہ عذر کرے کہ یہ قدر ہشتم حصہ میرے پاس ہے تو ایسے دعوے کی نسبت یہ تجویز ہوئی کہ اُسکی تحقیقات ہونی چاہئے اور اگر بیان عذردار ثابت قرار پائے تو بقدر ملکیت عذردار واگذار ہونی چاہئے (۳) زید نے بعض مکانات مدیون سے باین شرط خریدے کہ اگر مدیون معہ سود قیمت واپس کر دے اور اپنا حساب جو کوٹھی شراکتی سے ہے صاف کر دے تو مکانات واپس کر دیے جاوینگے قبضہ مکانات کا زید کو دیا گیا تھا بعد ازاں اجرائے ڈگری میں مکانات قرق ہوئے اسپر زید نے عذرداری کی تجویز ہوئی کہ چونکہ زید کا قبضہ امانت دارانہ مدیون ڈگری کیطرف سے نہیں تھا اس لئے جائیداد قابل واگذاری ہے (۴) جو امر کہ حسب دفعہ ہذا تصفیہ طلب ہے وہ امر قبضہ ہے۔ الفاظ "مدیون ڈگری کے قبضہ میں یا اُسکی طرف سے امانتاً کسی اور شخص کے قبضہ میں" اُن صورتوں سے متعلق نہیں کہ جنمیں دقیق امور قانونی نسبت اس امر کے پیدا ہوں کہ آیا خاص صورتوں میں امانت ہائے مذکور جائز یا ناجائز قرار پا سکتی ہیں (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ اول۔ بعض جائیداد بقبضہ سائل اس بنا پر قرق کیگئی کہ وہ امانتدار مدیون ڈگری بذریعہ اپنے ایک اقرار مظہرہ درباب ادائے قرضہ مدیون ڈگری مندرجہ ایک ہبہ نامہ کے ہو گیا تھا جس کی رو سے مدیون ڈگری نے جائیداد بنام اُسکی منتقل کی تھی تجویز ہوئی کہ جب جائیداد بجانب سائل منتقل ہو گئی تو اب وہ مسلماً اُس کی جائیداد ہے (۶)

حکم زیر دفعہ ہذا | برطبق قرقی جائیداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگری کے ایک دعوے منجانب مقریدار بربنائے اس وجہ کے پیش کیا گیا کہ مدیون نے ایک مقری جائیداد مذکور کی نسبت بحق دعویدار عطا کی ہے دعوے نامنظور کیا گیا اور جائیداد کے معہ استقرار مقری نیلام کیے جانیکا حکم دیا گیا۔ حکم مذکور زیر دفعہ ہذا جوڈیشل فیصلہ قرار پایا (۷) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۷۸ - دعویدار کی درخواست عذرداری کا خارج کیا جانا بوجہ عدم پیروی جو اُسنے ڈگریدار کی درخواست قرقی کی بابت کی ہو ایک حکم زیر دفعہ ہذا کے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۲ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۰۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۶۳ بنگال لارپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۵ (۴) بمبئی لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۱۷ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۹ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶۳ –

برابر نہیں ہے اور نہ وہ قطعی ہے (۱)

بنائے دعوے اگر دعویدار کی عذرداری پر جایداد واگذاشت ہو جائے تو ڈگریدار کے لیے جایداد کا واگذاشت ہونا بنائے دعوے ہے اور وہ نمبری نالش کرسکتا ہے (۲)

میعاد نالش جو بربنائے حکم صادرہ زیر دفعہ ہذا بغرض کسی استقرار کے دائر کیجاوے صدور حکم سے ایکسال کے اندر دائر کیجانی چاہیے (۳)

جایداد قرق شدہ کی واگذاشت کے دعوے کی نامنظوری۔

دفعہ ۲۸۱ - اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مدیون ڈگری جایداد مقروقہ پر قرقی کیوقت بطور مالک کے قابض تھا نہ کسی دوسرے شخص کیطرف سے یا کہ کوئی اور شخص اسپر مدیون ڈگری کیطرف سے امانتاً قابض تھا یا کہ وہ کسی کاشتکار یا اور شخص کے دخل میں تھی جو مدیون ڈگری کو لگان دیتا ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اس دعوے کو نامنظور کرے۔

دربارہ جایداد قابل حصول قبضہ کے دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۰ زیر دفعہ ۲۸۰ ایکٹ ہذا۔

جب عدالت کی رائے حسب دفعہ ہذا قرار پائے تو ٹھیک حکم یہ ہونا چاہیئے کہ دعوے نامنظور (۴) اور ایسا حکم اس حالت میں بھی صحیح ہوگا جبکہ دعوے دار واسطے ثبوت اپنے دعوے کے حاضر نہوا ہو (۵) لیکن ایسا حکم قطعی نہوگا (۶) یا شہادت پیش کرنے میں قاصر رہے (۷) اور نیز اس حالت میں بھی جبکہ شہادت قابل اعتبار پیش نہو (۸) ان تمام صورتوں میں تصفیہ خلاف مراد دعویدار سمجھا جائیگا اور اسکو یہ ضرور ہوگا کہ منسوخی ایسے حکم کی بذریعہ نالش نمبری کے کرے (۹) تاثیر حکم صادرہ زیر دفعہ ہذا کی یہ ہے کہ خریدار نیلام کو استحقاق بمقابلہ دعویدار حاصل ہو جاتا ہے بجز اس کے کہ بذریعہ نالش (جو تاریخ حکم سے ایک سال کے اندر دائر ہونی چاہیے) منسوخ کرایا جائے (۱۰) اور جو حکم اس دفعہ کے بموجب صادر ہو وہ اسی کے حق میں مفید ہے جس کے موافق صادر کیا گیا ہو مثلاً مدیون ڈگری یا جو بذریعہ اسکے دعویدار ہوں یہ نہیں کہہ سکتے کہ شخص ثالث جسنے جایداد کی نسبت اپنا استحقاق بیان کیا تھا وہ بمقابلہ ڈگریدار فارق کے ناکام رہا تھا اور اس وجہ سے اب اسکو یا اسکی قائم مقام کو منصب اظہار استحقاق نسبت جایداد مذکور حاصل نہیں ہے (۱۱) اگر دعویدار واقعی قابض جایداد ہو تو اثر

(۱) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۵ (۳) دیکھو ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۳ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۸۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۵۹ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۱ (۶) نمبر ۶۲ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۵۰ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۹ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۵ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۱۱ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶ و جلد ۹ صفحہ ۵۲۱ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ و جلد ۶ صفحہ ۴۴ و جلد ۶ صفحہ ۷۵ ملاحظہ ہو دفعہ ۲۸۰ کا فٹ نوٹ۔

نامنظوری دعوے یہ ہوگا کہ وہ قابض بلا استحقاق سمجھا جائیگا (۱) یہ امر کہ گورنمنٹ نے کسی اراضی کو بندوبست میں اور اے مالگذاری سے بدیں وجہ معاف کیا تھا کہ وہ بطور اوقاف مذہبی کام میں آتی ہے فرقی اُن اجرائے ڈگری سے باعث محفوظ نہیں جو بمقابلہ قابض اراضی صادر ہوئی ہو جبکہ یہ ثابت ہو کہ وہ بتمام اپنے کام میں لاتا ہے (۲)

امر تجویز شدہ | دیکھو شرح زیر دفعہ ۲۷۰ مجموعہ ہذا۔

میعاد | دیکھو ۱۱۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء۔ تاریخ منظوری دعوے سے میعاد اجراء شروع ہوتی ہے (۳)

بنائے دعوے | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ زیر دفعہ ۲۸۰۔

حکم زیر دفعہ ہذا | عذرداری کا بربنائے بیان وکیل عذر دار کہ وہ قابض جائیداد مقروقہ کا تھا نامنظور کیا جانا ایک حکم زیر دفعہ ہذا نہیں ہے (۴)

قرقی کا جاری رہنا بحیثیت دعوے مرتہن کے۔

دفعہ ۲۸۲۔ اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ جائیداد مقروقہ کسی ایسے شخص کے پاس رہن یا زیر مطالبہ ہے جو اُسپر قبضہ نہیں رکھتا ہے اور عدالت کے نزدیک قرقی کا قایم رکھنا مناسب ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ بحفظ ویسے رہن یا مطالبہ کے قرقی قایم رکھے۔

دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۶۳ و نمبر ۷ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۷۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲

اُن نالشوں کا محفوظ رہنا جو جائیداد مقروقہ میں حق ثابت کرنے کو لائی ہوں

دفعہ ۲۸۳۔ جس فریق کے خلاف حکم دفعہ ۲۸۰ یا دفعہ ۲۸۱ یا دفعہ ۲۸۲ کے بموجب صادر کیا جائے اُسکو اختیار ہے کہ وہ نالش نمبری واسطے ثابت کرانے اُس حق کے جو اُس کو جائیداد متنازعہ میں پہونچتا ہو رجوع کرے مگر سوائے پابندی نتیجہ ویسی نالش کے (اگر نالش ہو) اور سب طرح وہ حکم قطعی ہوگا۔

متعلق دفعہ | دیکھو شرح زیر دفعہ ۲۷۰ مجموعہ ہذا۔

چارہ کار | احکام دفعہ ہذا چارہ جوئی بذریعہ نالش کے لئے قطعی نہیں (۵) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۶ زیر دفعہ ۲۷۰ مجموعہ ہذا۔ بلکہ ناکامیاب دعویدار ڈگری ادا کرکے اجراء کو روک سکتا ہے اور بعد میں نالش بغرض دلا پانے اُس روپیہ کے جو بہ مجبوری ادا کر دیا گیا ہو دائر کر سکتا ہے (۶) علاوہ نمبری نالش کے ناکامیاب فریق تجویز ثانی حکم کی کر سکتا ہے (۷) اور جو حکم اُسپر صادر ہو قطعی ہوگا (۸) تجویز ثانی نہیں ہو سکتا (۹)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۳ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۶۵ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶۵ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۴ (۶) ،، ،، ،، جلد ۸ صفحہ ۶۴ و جلد ۵ صفحہ ۶۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۹ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۹ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۴ (۹) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ۔

اور جب عذرداری بوجہ عدم پیروی ڈسمس ہو تو جدید عذرداری ہو سکتی ہے (۱) بخلاف دیکھو ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۵۶ - حکم منظوری یا نامنظوری عذرداری کا اپیل نہیں ہو سکتا (۲) اور نگرانی بھی نہیں ہو سکتی (۳) نالش نمبری دائر ہونی چاہیئے (۴)

نمونہ نالش چونکہ مجموعہ ہذا میں نمونہ نالشات کی بابت کچھہ ذکر نہیں لہذا ادعا اور واقعات مقدمہ ملحوظ رکھے جانے چاہئیں نہ کہ محض الفاظ مندرجہ عرضی دعوے (۵) پس جہانکہ بعد اخراج عذرات کے ایک ناکامیاب فریق نے نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی کہ کوئی انفکاک نہیں کرایا گیا اور کہ جائیداد فریق معترض کی تا حال تابع رہن ہے اور تا حد استحقاق رہن کے مدعیان کی ڈگری کے اجرا میں مستوجب قرقی ہے تو قرار دیا گیا کہ یہ ایک نالش زیر دفعہ ہذا متصور ہونی چاہیئے (۶)

نالش استقرار حق از روئے دفعہ ہذا اس فریق کو جس کے برخلاف حکم بصیغہ اجرائے ڈگری میں صادر ہوا ہو نالش اثبات حقوق کے دائر کرنیکا اختیار دیا گیا ہے چاہے وہ کچھہ ہوں لیکن اسمیں نوعیت نالش کی کچھہ مندرج نہیں (۷) دفعہ ہذا کا یہ اثر ہے کہ وہ شخص جو تحقیقات زیر دفعہ ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ میں فریق ہو کوئی چارہ بجز اس کے جو صراحتاً دفعہ ہذا میں درج ہے نہیں کر سکتا (۸) وہ فریق جس کے خلاف مراد زیر دفعات ما سبق کوئی حکم صادر کیا گیا ہو اگر نالش کرے تو صرف وہی استحقاق بیان کرنا چاہیئے جو کہ صیغہ اجرا میں اسنے بیان کیا (۹) مثلاً اگر ڈگریدار نالش کرے تو اس کو اس امر کی نالش کرنی چاہیئے کہ اسکی جائیداد کے قرق و نیلام کرانیکا حق حاصل ہے (۱۰) اور اگر عذرداری نالش کرے تو اسکو اپنے استقرار حق (۱۱) اور کسی مزید دادرسی کے حاصل کرنیکی جسکا وہ مستحق ہے نالش کرنی چاہیئے (۱۲) گو کہ قرقی سے دست برداری کیگئی ہو (۱۳) اور اس کو اس وقت تک انتظار نکرنا چاہیئے کہ مشتری نیلام اسکو بیدخل کرے بلکہ جونہی کہ اس کے حق میں انکار کیا جاوے وہ مستحق ہے کہ اپنی نالش دائر کرے (۱۴) یہ امر کہ دعویدار نے جسنے کارروائیات اجرا میں ایک ناکامیاب درخواست کی تھی درخواست زیر دفعہ ہذا نہیں کی اسکو نالش نمبری کرنے سے باز نہیں رکھتا (۱۵) دفعہ ہذا میں

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۵۲ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۹۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۴۳ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۷ و نمبر ۹ ۱۸۶۶ء و نمبر ۹۵ ۱۸۹۶ء و نمبر پنجاب ریکارڈ (۵) نمبر ۱۱ ۱۸۹۱ء و نمبر ۱۵ ۱۸۹۵ء و نمبر ۱۰ ۱۸۵۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین اپیلز جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹ (۶) نمبر ۱۱۱ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۰۸ (۸) مدراس رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۰ (۹) ،، ،، مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۱۲ (۱۰) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۸ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۱ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۰۸ (۱۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۸۱ (۱۴) ،، بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۴ - (۱۵) ،، ،، ،، جلد ۲۰ صفحہ ۸۰۱

ذمہ واری جائیداد دربارہ نیلام کا قیاس کیا گیا ہے اس وجہ سے کہ وہ مدیون ڈگری کی جائیداد ہی یا کہ وہ اُس ڈگری کی ذمہ دار ہے جو اُسکی برخلاف بحیثیت قائم مقامی صادر ہوئی ہے اُسمیں شخص ثالث کی ذمہ واری کے قائم کرانیکے لئے نالش کرنیکا قیاس نہیں کیا گیا (۱) جبکہ ڈگری پٹہ دار کے برخلاف بحیثیت قائم مقامی خاندان مشترکہ کے حاصل کیجائے تو دیگر اراکین بھی ایفاء ڈگری کے ذمہ وار ہوتے ہیں اور برطبق منظوری انکی عذرداری دربارہ واگذاشت انکی حصص کے ڈگریدار انکی برخلاف نالش استقراریہ دایر کرسکتا ہے (۲) جبکہ صورتیں کہ کوئی دعویدار جائیداد مقرقہ کا معترض ہو لیکن منسوخی حکم قرقی کے حصول سے قاصر رہے اور اُسکو مجبوری نالش بمقرار استحقاق کی دایر کرنی پڑے تو برطرفی حکم قرقی کی استدعا ایسی نالش میں مناسب طور پر نہیں کیجا سکتی جو شخص عذردار ہو کر اپنا استحقاق بذریعہ ڈگری استقراری کے یا اور طور پر پایہ ثبوت کو پہونچائے تو پھر اُسپر لازم ہے کہ ڈگری مذکور کو عدالت صادر کنندہ حکم قرقی کے روبرو پیش کرے اور اُس عدالت پر لازم ہے کہ تجویز کو تسلیم کر کے اُسکے مطابق کاربند ہو (۳) جبکہ ایک شخص نے نالش واسطے استقرار اپنے حق جائیداد کے دایر کی تو عدالت ابتدائی نے اُسکو اس بنا پر نامنظور کیا کہ وہ از روئے دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی خاص ممنوع السماعت ہے کیونکہ مدعی بجائے محض استقرار حق کے استدعا چارہ کار مزید کی کرسکتا ہے اور اُسنے ایسی استدعا نہیں کی کہ حاکم موصوف کی یہ رائے ہوئی کہ قرقی سے بیدخلی لازم آتی ہے اور مدعی یہ استدعا کرسکتا تھا کہ بہر دخل دلایا جائے یا اقل درجہ یہ کہ قرقی برخاست کیجائے تجویز ہوئی کہ عرضیدعوے کی نسبت اس بنا پر اعتراض نہیں ہوسکتا (۴) لیکن اگر استدعا کے قبضہ ہوسکتی ہو اور نہ کیجائے تو نالش مسموع ہوگی (۵) مجموعہ ہذا میں کوئی امر نہیں ہے جس سے نالش مقتضیہ دفعہ ہذا میں مدعی کو صرف حق معاوضہ بابت اپنے نقصان کے ہو یا ذمہ واری مدعاعلیہ کی بابت اُسکی فعل بیجا کے ہو اور اگر بوجہ ہونے کارروائی سرسری کے توقف ہوا اور اُس توقف سے نقصان مزید ہو تو نتائج مدعاعلیہ پر عاید ہونگی (۶) اگر ایک عذرداری میں کئی جائیدادیں واگذار ہوجائیں تو اُن سب کی بابت ایک نالش ہونی چاہئے نہ جدا جدا (۷)

جواب نالش | ڈگریدار جو نالش واسطے استقرار حق مدیون کے کسی خاص جائیداد میں جو برطبق عذرداری شخص ثالث کے واگذار ہوگئی ہو کرے عذردار کسی بیعنامہ بلکی یا جرا ڈگری کو جو ڈگریدار کے استحقاق کی نسبت ہو بطور جواب پیش نہیں کرسکتا (۸)۔ ایسی نالش میں مدیون عذر ڈگری سازشی کا نہیں کرسکتا ہے (۹)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۰ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۴ (۴) ,, ,, بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۱ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۴۰ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۹۶ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۲۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۹۲ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۵۹ ۔

کرسکتا ہے (۱) نالش زیر دفعہ ہذا میں شخص ثالث قابض کا استحقاق بطور جواب نالش کے پیش ہو سکتا ہے چنانچہ جس حال میں کہ مدعی نے ڈگری زرنقد بابت قرضہ واجب الادا منجانب ایک متوفی مسلمان کے برخلاف ایک وارث شخص متوفی کے حاصل کی اور جسکے اجرا میں بعض جائیداد غیر منقولہ سابقہ مملوکہ اصل دائین کی قرق کی گئی۔ لیکن قبل از قرقی مدیون ڈگری نے بذریعہ ایک زبانی اقرار کے جائیداد مذکور دیگر اشخاص کے نام منتقل کر کے قبضہ دیدیا تو تجویز ہوئی کہ منتقل الیہم قابض اس جواب کے اٹھانیکے مجاز تھے جو کہ انتقال کنندہ اٹھا سکتا تھا یعنی یہ کہ صرف حق و حقوق خود مدیون کے قابل قرقی و نیلام تھے۔ نہ کہ حق و حقوق شریک ورثائے مدیون ڈگری کے (۲) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۷۰۔ اور جہانکہ نمبری دعوے جو عذر دار با قبضہ نے کیا ہو ڈسمس کیا ہو اور بعد ازاں خریدار نے واسطے قبضہ کے عذر دار پر نالش کی تجویز ہوئی کہ عذر قبضہ ناجائز دوازدہ سالہ کا عمدہ جواب ہے (۳) حقوق فریقین کا لحاظ اُس تاریخ کا کرنا چاہئے جو بروقت صدور حکم دفعہ ۲۸۰ کے تھی نہ اُس وقت کا جبکہ نالش نمبری رجوع ہوئی (۴)

بنائے دعوے | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۶۵ زیر دفعہ ۲۸۰ مجموعہ ہذا و نمبر ۱۴۳ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ۔

استقرار | جس صورت میں ایک دعویدار نے جسکا عذر زیر دفعہ ۲۷۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی نامنظور ہوچکا ہو ایک نالش دائر کی اور ڈگریدار کو جو اجرائے ڈگری کی کوشش کرتا ہو مدعا علیہ بنایا ہے۔ دعوی بابت استقرار اس امر کے کہ جائیداد زیر قرقی مدعی کی جائیداد تھی اور مدعا علیہ کی ڈگری کے اجرا میں قرق نہیں ہو سکتی تھی صرف دعوے واسطے ایک ہی استقرار کے ہے اور ایسی اغراض کے لئے اور ایسی نالش میں یہ امر غیر ضروری ہے کہ آیا دعوے یہ ہے کہ جائیداد مدعی کی ہے اور قابل قرقی نہیں ہے یا کہ جائیداد مدعا علیہ کے استحقاق قرقی کے برخلاف جائیداد مدعی ہے اور کہ حکم قرقی منسوخ کیا جانا چاہئے مگر جہانکہ وہ شخص جو زیر دفعہ ۲۷۸ ضابطہ مذکور سے عذر داری کرے اور نہ صرف ڈگریدار بکار روائیات قرقی کے استقرار کی استدعا کرے اور ڈگریدار کے استحقاق نسبت نیلام کروانے جائیداد بعلت اجرائے ڈگری ڈگریدار سے انکار کرکے استقرار کی استدعا کرے تو اُس صورت میں دو حقیقی استقرارات کی استدعا کیگئی ہے (۵)

ثبوت | اس نالش میں جو حسب دفعہ ہذا واسطے استقرار حق قرق کرنے جائیداد کے دائر کی گئی ہو یہ ثابت کرنا مدعیان کے ذمہ ہے کہ جائیداد متنازعہ فیہ مدیون ڈگری کی جائیداد ہے (۶) جبکہ مدعا علیہ نے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۳ و جلد ۷ صفحہ ۳۶ و ۸۲۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۳ (۳) بمبئی لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۶ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۰ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۹۴۔

حکم قایم رہنے اپنی قرقی کا حاصل کیا ہو تو مدعی جو منجانب اس حکم کی لسبت نالش کی ہے اپنے بیان کا ثابت کرنا واجب ہے (۱) اور جب کہ مدعی نے اپنا قبضہ بتاریخ نیلام صیغہ اجرائے ڈگری ثابت کر دیا ہو تو پھر اس امر کا ثابت کرنا بذمہ دعویدار جائداد کے ہے کہ اسکو یا مدیون کو اس جائداد میں حق حاصل ہے (۲) جج پابند ہو اُن واقعات کا جو اُس شہادت سے ظاہر ہوں جو مقدمہ میں لیگئی ہے نہ اُن واقعات کا جو اُس شہادت سے ظاہر ہوں جو کارروائی سرسری میں لیگئی ہے (۳) نہ فیصلہ عذرداری قابل ادخال ہے (۴)

حکم امتناعی | جبکہ دعویدار نالش نمبری بموجب دفعہ ہذا کے کرے تو حکم امتناعی واسطے ملتوی کرنے کارروائی اجرائے ڈگری کے صادر نہیں ہو سکتا اگر اُس کی استدعا کیجاوے اصل طریقہ یہ ہے کہ وہ مقدمہ اجرائے ڈگری میں درخواست دے کہ مینے نمبری دعویٰ رجوع کر دیا ہے نیلام ملتوی کیا جائے (۵)

التواء | عارضی التواء کارروائیات اجراء کا درحالیکہ ڈگری ابھی مؤثر ہو اور اسکا تصفیہ بالیفا نکیا گیا ہو ڈگریدار کے اُن حقوق کو زایل نہیں کرتا جو اُسے لسبت نالش کرنے واسطے منسوخی ایک حکم کے زیر دفعہ ہذا حاصل ہیں جسکی کہ رو سے ایک جزو جائداد قرقی سے واگذار کیا گیا ہو اور لسبت استقرار اس امر کے کہ جزو مذکور یا اُسکی کوئی کسر ذمہ دار قرقی ہے (۶) دفعہ ۹۲ ہم مجموعہ ہذا میں چارہ کار اُس صورت کے لئے معین ہے کہ جب جائداد بیجا طور پر نیلام ہو جانے کے خطرہ میں ہو اگر بلحاظ حالات جایز ہو تو بموجب دفعہ مذکور وہ عدالت جسمیں مقدمہ دایر ہو حکم التوائے نیلام صادر کر سکتی ہے مجموعہ میں کوئی حکم صریح واسطے التوائے اجرائے ڈگری کے منجانب عدالت اجراء کنندہ برطبق درخواست شخص غیر کے نہیں ہے (۷)

فریقین | جب عذردار نمبری دعوائے کرے تو ڈگریدار کو مدعا علیہ بنانا چاہئے (۸) مدیون کوئی ضروری فریق نہیں ہے اور نہ وہ حکم مذکور کا پابند ہوگا (۹) ضروری فریق ہے (۱۰) حکم بکار روائیات اجراء جو بلا تحقیقات کے صادر کیا گیا ہو اُن اشخاص کے لئے قطعی نہیں ہوتا جو کارروائیات مذکور میں کوئی فریق نہوں چنانچہ متوفی مدیون کے ورثا حکم مذکور کے پابند نہیں ہوتے (۱۱) جبکہ ایک نالش ذاتی بخلاف مہتمم کمپنی میں کمپنی کی جائداد قبل از فیصلہ قرق کیجاوے جو کہ نالش کی کوئی فریق نہو تو مہتمم کے لئے لازم ہے کہ زیر دفعہ ہذا نالش دایر کرے (۱۲)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۱۵ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۹۵۔
(۴) ،، ،، کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۶ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۔ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۸ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵ (۸) بمبئی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۳ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۷۴ (۱۰) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ صفحہ ۱۴۰ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۵ (۱۲) ،، ،، بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۰۔

خرچہ | عذرداری منظور ہوئی اور ڈگریدار کو حکم ہوا کہ عذردار کا خرچہ ادا کرے ڈگریدار نے نالش نمبری کی لیکن خرچہ کی نسبت کچھہ دادرسی نہ چاہی نالش میں کامیاب ہوا تجویز ہوئی کہ خرچہ کا حکم منسوخ نہیں ہوا (۱)

اثر نالش | جبکہ ڈگریدار نالش نمبری کر کے ڈگری حاصل کرے تو اُس ڈگری کا اثر یہ ہوگا کہ جو حکم واگذاری قرقی کا ہوا وہ منسوخ ہوا اور جو خلل بوجہ ایسے حکم کے قرقی میں واقع ہوا رفع ہوتا ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۵ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۸ و جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۵ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۳ -

نالش نہیں ہوسکتی | اگر زیر دفعہ ۲۷۸ وہ شخص جسکی جایداد قرق کیگئی ہو کوئی عذرداری نہ کرے تو وہ نالش نمبری بغرض استقرار حق خود دایر نہیں کرسکتا (۳)

جایداد مذہبی امانت | دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۹ -

میعاد | بعد حصول ڈگری کے جو درخواست دیجاوے اور اُس کو بغرض تجدید کارروائی سابقہ کے سمجھنا چاہئے جس سے مد ۱۷۸ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہے (۴) مد ۱۷۹ متعلق ہے (۵) مد ۱۷۹ متعلق ہے تمام اُن مقدمات سے جن میں اجرا دوسری مرتبہ برخلاف دوسری جایداد گرفتاری مدیون کے کیجاوے (۶) اگر جایداد چند ڈگریوں میں قرق ہوئی ہو اور تمام قرقیاں برخاست ہوگئی ہوں تو یہ ضرور نہیں ہے کہ ایک ڈگریدار علیحدہ علیحدہ نالش کرے ایک ڈگریدار سب کے فایدہ کے واسطے نالش کرسکتا ہے (۷)

شئے دعوے | نالش زیر دفعہ ہذا میں اگر عذردار مدیون یا اُس کے قایم مقامان کو بطور مدعا علیہ فریق مقدمہ بنایا گیا ہو تو جایداد مقروقہ شئے دعوے ہونی چاہئے (۸)

رسوم عدالت | نالش زیر دفعہ ہذا پر ۱۰ روپیہ کا رسوم اسٹامپ لگایا جانا چاہئے (۹) نیز دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۱۵ و جلد ۴ صفحہ ۵۲۹ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۶۱ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۳ و ۷۹۹ و صفحہ ۷۲۰ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۲ و جلد ۵ صفحہ ۱۰۸ و نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۵۰ و ۱۲۱ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۰۹ -

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۵ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۸۳ - (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۳ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۳ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۵۵ (۵) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۲ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۶ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۱ (۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۷۶ (۹) دیکھو نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ ضمن (۱) و (۳۱) مد ۱۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ رسوم عدالت -

اختیار سماعت | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۰۴ -

مطالبہ خفیفہ | نالش نمبری جو بموجب دفعہ ہذا دایر کیجائے عدالت مطالبہ خفیفہ میں نہیں ہو سکتی (۱) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۵ -

میعاد نالش | دیکھو مد ۱۱ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۰۸ و جلد ۸ صفحہ ۲۷۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۵۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶۰۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶۰ -

میعاد ایک سالہ متعلق نہیں | اگر ڈگریداران اشخاص کے برخلاف نالش مستقرار یہ دایر کرنا چاہیں جو فریق کارروائیات نہیں ہیں تو وہ قاعدہ یکسالہ میعاد کا پابند نہوگا (۲) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ و ۲۶۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۷۸ و جلد ۷ صفحہ ۲۶۱ -

میعاد بموجب ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع | دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۱۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۳

دوسری نالشات | دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۷۸ -

نابالغ | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ و دفعہ ۷ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع

قطعی | اس کے یہ معنی ہیں کہ جب تک فریق ناکامیاب بذریعہ نالش منسوخ نہ کرائے اسکا کوئی حق نہ ہوگا خواہ بطور مدعی یا مدعاعلیہ کے ہو (۳) ایک ناکامیاب شخص مزاحمت کنندہ بر طبق اجرار کو چاہئیے کہ اپنا حق بذریعہ نالش نمبری کے بارہ ماہ کے اندر قایم کرے ورنہ بعد انقضائے میعاد مذکور کے حکم نامنظوری درخواست عذرداری اسکے مقابلہ میں ناطق و قطعی ہوجاتا ہے (۴) اور یہ امر کہ آیا بعد صدور حکم کے ایفائے ڈگری ہوگیا ہے یا نہیں تا دوام مذکور کی نہیں رہتی ہے (۵) اور نہ وہ عذر قبضہ مخالفانہ کا پیش کر سکتا ہے (۶) در نیز نالش نمبری میں

---

(۱) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۷ع ضمیمہ ۲ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۰۸ و جلد ۸ صفحہ ۳۹۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۰۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۶ و نمبر ۶۲ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۷۵

(۳) ،، ،، بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۰۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵۴ (۴) ،، ،، بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۴۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۱۴ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۱۵ - (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۰۶

انسداد منسوخی حکم قرقی نہیں کرسکتا استقرار یہ نالش کرنی چاہیے (۱) وہ حکم جو صیغہ اجرائے ڈگری میں صادر ہوا ہو صرف اُسی جایداد کی نسبت قطعی قرار پا سکتا ہے جس کی بحث صیغہ اجرائے ڈگری میں تھی نہ اس سے زائد کی نسبت (۲) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۷۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰ - مدیون ڈگری کوئی ضروری فریق اس تحقیقات کا نہیں ہے جو ایک کارروائی قرقی میں کیجاوے (۳) مثلاً جہانکہ ایک ڈگری کے اجرا میں جایداد قرق کیگئی اور عذردار نے عذرداری کرکے ایک حکم واگذاری جایداد برخلاف ڈگریدار اور مدیون کے حاصل کیا لیکن مدیون نے کوئی تدبیر اُس حکم کے منسوخ کرانیکی نہیں کی بعدازاں ایک اور ڈگریدار نے وہی جایداد قرق کرائی اور اسی عذردار نے پھر عذرداری کرکے جایداد واگذار کرائی تو دوسرے ڈگریدار کی نالش پر تجویز ہوئی کہ حق مدیون ڈگری اس وجہ سے کہ اُسنے نالش واسطے استقرار حق کے رجوع نہیں کی زائل نہیں ہوگیا اور ڈگریدار دوم مجاز ہے کہ نالش واسطے استقرار حق مذکور کے رجوع کرے (۴) اگر عذردار اندر ایک سال کے حکم نامنظوری درخواست سے دعوے نکرے تو جدید قرقی پر دوبارہ درخواست عذرداری کرسکتا ہے بشرطیکہ قرقی اول برخاست ہوگئی ہو (۵) جج کو اختیار نہیں ہے کہ اس اعتراض کو پھر طے کرے جس کو وہ ایک بار طے کرچکا ہے (۶) اور جب کہ عذرداری غیر حاضری کے باعث ڈسمس ہوگئی تو نئی عذرداری کو ترجیح دیگئی (۷) ایسا حکم جس کی رو سے عذرداری عدم پیروی میں ڈسمس ہو قطعی نہیں ہے (۸)

پابندی نتیجہ ایسی نالش کی | الفاظ مندرجہ عنوان کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ڈگریدار جس نے عدالت اول میں ڈگری حاصل کی ہو اسوقت تک نیلام کرانے سے ممتنع ہے جبتک کہ فیصلہ عدالت اپیل کا صادر کیا جاوے (۹)

کارروائی فوجداری | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۵۸ زیر دفعہ ۲۷۸ مجموعہ ہذا -

اسقاط | اگر منجملہ دو مدعیان نالش زیر دفعہ ہذا کے ایک بدوران اپیل فوت ہوجاوے اور کوئی کارروائی اُس کے قائم مقامان کو شامل مسل کرانیکی نہ کیجاوے تو اپیل ساقط ہوجاویگا (۱۰)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۰۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۳ و ۶۱۲ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۹ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۴ -

(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۱ -

(۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۵۹ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۴ و نمبر ۶۲ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۹۸ -

(۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۲ -

یہ حکم دینے کا اختیار کہ جائداد مقروقہ نیلام ہو اور زر ثمن مستحق شخص کو دیا جائے

دفعہ ۲۸۴ - ہر عدالت اس حکم کے صادر کرنیکی مجاز ہوگی کہ جائداد مقروقہ یا جزو اُسکا جو ڈگری کے ایفار کے لئے ضروری معلوم ہو نیلام کیا جائے اور زر ثمن ولیسے نیلام کا یا اُس کا جزو کافی اُس فریق کو دیا جائے جو ڈگری کی رو سے اُس کے پانیکا مستحق ہو -

دفعہ ہذا جس قدر جائداد منقولہ سے متعلق ہے عدالت مطالبہ خفیفہ سے بہی تعلق ہے - جبکوئی جائداد کسی ڈگری کے اجرا میں نیلام ہو جائے تو وہ پہر برطبق درخواست دوسرے ڈگریدار کے نیلام نہیں ہو سکتی جبتے جائداد مذکور کی قرقی قبل اُس قرقی کے کرائی ہو جو اُس ڈگریدار کیطرف سے عملمیں آئی تہی جسکی ڈگری میں جائداد مذکور فی الواقعہ نیلام ہوئی اور جب کو ئی نیلام عدالتانہ عملمیں آ جائے تو تمام قرقیات ماقبل جائداد نیلام شدہ کی کالعدم ہو جاتی ہیں (۱) زید اور عمرو نے ڈگری حاصل کی اسطرح کہ زید نے بکر پر اور عمرو نے خالد پر زید کی ڈگری کے اجرا میں ایک اور شخص احمد نے بکر کا ایک مکان قرق شدہ خرید کیا بعد ازاں عمرو نے اُسی مکان میں خالد کے حقوق قرق کرائے عدالت ماتحت نے عمرو کو ہدایت کی کہ وہ علیحدہ نالش کر کے احمد کی خریداری منسوخ کرا دے تجویز ہوا کہ یہ کارروائی نامناسب ہے عدالت مذکور کو چاہیئے تہا کہ مکان مذکور میں خالد کے جو حقوق تہے اُنکو قرق اور نیلام کراتی گو وہ کچھ ہی ہوتے اور اُن حقوق کے خریدار اور احمد کو یہ مقدمہ کرانیکی ہدایت کرتی کہ اُن میں مکان کا مالک کون تہا اور کس قدر (۲) ڈگری شرط نفاذ رہن دوم جائداد مذکور کے نیلام ہوئی تجویز ہوئی کہ ڈگری شرط نفاذ رہن اول جائداد پر جاری نہیں کرائی جا سکتی بلکہ قابض ڈگری مذکور کو لازم ہے کہ خریدار جائداد پر واسطے نافذ کرانے اپنی ڈگری کے نالش جدید دائر کرے (۳)

استصواب - اگرچہ حکم متعلقہ ہدایت نیلام جائداد مقروقہ زیر دفعہ ہذا ناقابل اپیل ظاہر ہوگا تاہم قطعی ہونا جسکے بموجب زیر دفعہ ۶۱۷ - استصواب ہو سکتا ہے اُس ڈگری سے متعلق ہے جس کے اجرا کی ضرورت ہے نہ کہ اُس حکم سے جو اجرائے ڈگری میں صادر کیا گیا ہو (۴)

وہ جائداد جو کئی عدالتوں کی ڈگریوں کے اجرائے میں قرق ہوئی ہو -

دفعہ ۲۸۵ - جس حال میں کہ جائداد جو کسی عدالت کی حراست میں نہو کئی عدالتوں کی ڈگری کے اجرا میں قرق کیجائے - تو ویسی جائداد کو لینا یا وصول کرنا اور اُس کی نسبت ہر دعوے اور اُسکی قرقی پر ہر اعتراض کی بابت تجویز کرنا اُس عدالت سے متعلق ہوگا جو اُن عدالتوں میں سب سے اعلی درجہ کی ہو یا اگر اُن کے درجہ میں کچھ فرق نہو تو اُس عدالت سے متعلق ہوگا جسکی ڈگری کی علت میں جائداد پہلے قرق ہوئی ہو -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷ (۲) نمبر ۷۸ سنہ ۱۸۸۶ پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۸۵ (۴) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۴ پنجاب ریکارڈ

اطلاق دفعہ اطلاق دفعہ ہذا میں اس امر واقعہ سے کچھ فرق نہیں آتا کہ قبل قرقی عدالت درجہ اعلےٰ کے کارروائیات بابت اجراء سے عدالت درجہ ادنےٰ میں عدالت مذکور کی ڈگری کے اجراء میں عمل میں آئی ہیں (۱) دفعہ ہذا محض ایک دفعہ متعلق ضابطہ کے ہے اور اس امر کی مانع ہے کہ مختلف دعاوی قرقی و نیلام جائیداد منجانب مختلف عدالت ہائے کے پیدا ہوں (۲)

عدالت لفظ عدالت مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد ایسی عدالت ہے جس کو اختیار فیصلہ عذرات نسبت قرقی اور تجویز دعاوی متعلقہ جائیداد اور صدور حکم نیلام جائیداد مذکور اور وصول زر ثمن اور اسکی تقسیم کا حسب دفعہ ۲۹۵ حاصل ہے (۳)

عدالت مال و دیوانی ضابطہ مقرر کردہ بروئے دفعہ ہذا کو مابین عدالتہائے مال مختلف درجات کے متعلق ہو سکتا ہو تاہم وہ اصول درست میں متعلق نہیں کیا جا سکتا جہانکہ اختلاف مابین عدالت مال اور عدالت دیوانی کے ہو پس جہانکہ ایک ہی جائیداد عدالت مال اور عدالت دیوانی دونوں کیطرف سے قرق کیگئی ہے لیکن اولاً عدالت مال سے دایر نیلام کیگئی ہو تو خریدار نیلام بصیغہ اجرا ڈگری عدالت مال بہتر استحقاق بمقابلہ خریدار نیلام بصیغہ اجرا ڈگری عدالت دیوانی کے حاصل کرتا ہے (۴)

درجہ لفظ درجہ مندرجہ دفعہ ہذا کے معنی خاص عدالت کے اختیار سماعت کی نامزد کردہ یا دیگر حدود پر مبنی ہیں چنانچہ عدالت مرطالبہ خفیفہ درجہ میں عدالت سبارڈینیٹ جج درجہ اول سے ادنے ہے (۵) ممالک مغربی و شمالی میں منصف کا درجہ مرطالبہ خفیفہ سے زیادہ ہے (۶) احکام دفعہ ہذا متعلق جائیداد غیر منقولہ بھی ہیں درصورتیکہ ایک مکان جو زیر قرقی بصدور عدالت ماتحت جج بصیغہ اجرائے ڈگری تھا ایک اور ڈگری کے اجراء میں جو بر خلاف اسی مدیون کے تھی۔ عدالت منصف ضلع نے نیلام کیا اور لبعد ازاں مکان مذکور عدالت جج ماتحت نے نیلام کیا تجویز ہوئی کہ نیلام عدالت منصف ضلع بوجہ احکام دفعہ ہذا ناجائز ہے (۷) دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۹۔ لیکن جبکہ وہ جائیداد جو کسی عدالت کی تفویض میں نہ ہو ایک سے زیادہ عدالت ہائے کی ڈگریات کے اجراء میں قرق کیگئی ہو تو دفعہ ہذا عدالت ادنے کے اختیار سماعت کو زائل نہیں کرتی اور وہ کارروائی جو اس عدالت ادنے نے بخلاف احکام دفعہ ہذا کی

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۴۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۶۴۱ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۹ (۴) " " " جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ (۵) " " بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۲۷ و جلد ۲۲ صفحہ
(۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۱ (۷) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۱ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۱۵ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۹ -

صرف اُس صورت میں ناجایز ہوتی ہے جبکہ کارروائیات عدالت اعلیٰ کا علم عدالت ادنیٰ کو حاصل ہو (۱)
پس اگر سبارڈینیٹ جج درجہ دوم کسی جایداد کو بعد اسکے کہ جایداد مذکور سبارڈینیٹ جج درجہ اول کی ڈگری کے اجراء میں قرق کیگئی تھی بلا علم کارروائیات عدالت اعلیٰ کے یا بوجہ غلطی قانون کے نیلام کرے تو نیلام سبارڈینیٹ جج درجہ دوم جایز ہوگا (۲) اور اگر جایداد منصف نے پہلے بلا علم کارروائیات بعدالت دیگر کے نیلام کردی ہو اور سبارڈینیٹ جج نے بعد میں کی ہو تو نیلام بجانب منصف ناجایز نہیں ہوگا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۵۱ و جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ - اور اسیطرح اگر عدالت مطالبہ خفیفہ کسی جایداد کو بعد اس کے کہ جایداد مذکور سبارڈینیٹ جج درجہ اول کی ڈگری میں قرق کیگئی ہو نیلام کردے تو نیلام مذکور ناجایز ہوگا (۴) لیکن اگر عدالت مطالبہ خفیفہ کو عدالت سبارڈینیٹ جج نے اپنی کارروائیات قرقی جایداد کا نوٹس قبل از صدار حکم نیلام بجانب عدالت ادنیٰ کے دیا ہو تو پھر عدالت مطالبہ خفیفہ کا نیلام ناجایز ہوگا (۵)

(ز) نیلام اور حوالہ کرنا جایداد کا[۱]

(الف) قواعد عام[۲]

دفعہ ۲۸۶ - نیلام بعیغہ اجراء ڈگری معرفت کسی اہلکار عدالت یا اور شخص کے جس کو عدالت مقرر کرے عمل میں آویگا اور بجز اس صورت کے جو دفعہ ۲۹۶ میں مذکور ہے اور صورتوں میں نیلام عام حسب طریقہ مفصلہ ذیل کے ہوا کریگا -	نیلام کس کے ذریعہ سے عمل میں آویگا اور کیونکر ہوا کریگا

لہ ۱ اُن قواعد کی تعلق پذیری میں جو دفعات ۲۸۱ و ۲۸۶ و ۲۹۲ و ۳۰۶ لغایت ۳۱۶ (بشمول ان دونوں دفعات کے) میں مقرر ہیں اور جو تعلق پذیری نیلام جایداد غیر منقولہ تحت ممالک متوسط کی مالگذاری اراضی کے ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱۰۹ اور ضابطہ کی دفعہ ۲۰ کی بابت ہے کچھ کچھ ترمیمات کیگئی ہیں -

لہ ۲ دفعات ۲۸۶ لغایت ۲۸۹ (بشمول ان دونوں دفعات کے) جہانتک کہ وہ جایداد منقولہ سے متعلق ہیں اور دفعات ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ (جہانتک کہ وہ نیلام مکرر تحت ۲۹۷ سے متعلق ہیں) و دفعات ۲۹۴ و ۲۹۵ مفصلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہیں ملاحظہ طلب دفعہ ۸ اور ضمیمہ دوم -

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۸ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۸۴ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۶
(۴) ،، ،، بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۰ و لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۶ -

یہ الفاظ اور جس کو عدالت مقرر کرے" صرف لفظ افسر سے متعلق ہیں نہ کہ شخص سے بلکہ افسر عدالت سے بھی تعلق ہیں بلا مقرر ہونیکے کوئی شخص نیلام نہیں کر سکتا سب جج کی عدم موجودگی میں جج نے جو نیلام کیا تھا وہ بلا ثبوت دغا کے منسوخ ہوا (۱) جس مشترک کو ڈگریدار نے ہدایت کی وہ واسطے اغراض نیلام اُسکا ایجنٹ ہے (۲)

فروخت بذریعہ نیلام
نام اشتہار

دفعہ ۲۸۷ - جب صیغہ اجراء ڈگری سے کسی جائیداد کے نیلام ہونیکا[۱] حکم دیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ نیلام مقصودہ کا اشتہار ویسی عدالت کی زبان میں مشتہر کرائے - اور ویسے اشتہار میں نیلام کی تاریخ[۲] اور مقام مندرج ہوگا اور مراتب مفصلہ ذیل اس میں حتی المقدور صحت اور صداقت کے ساتھ لکھے جاوینگے -

(الف) جائیداد جو نیلام ہونیوالی ہے

(ب) تعداد مالگذاری مشخصہ محال یا حصہ محال کی جبکہ وہ حقیت جو نیلام ہونیوالی ہے حقوق و مرافق محال مالگذار سرکار یا جزو محال مالگذار سرکار کی ہو -

(ج) کوئی بار کفالت جو اُس جائیداد پر ہو -

(د) مبلغ جس کے وصول کے لئے نیلام کا حکم دیا گیا ہو - اور

(ہ) دوسرا ہر امر جس سے بدانست عدالت خریدار کو اس غرض سے واقف ہونا ضرور ہو کہ وہ جائیداد زیر نیلام کی نوعیت اور مالیت تجویز کر سکے -

بغرض تحقیق کرنے اُن مراتب کے جو اشتہار میں حسب مذکور لکھے جاوینگے عدالت کو جائز ہے کہ جس شخص کی ضرورت ہو اُسکو طلب کرے اور اُنہیں سے کسی کی بابت اُس کی زبان بندی لے اور جو دستاویز اُن کے متعلق اُس کے قبضہ یا اختیار میں ہو وہ اُس سے حاضر کرائے -

ہائیکورٹ قواعد وضع کریگی

ہائیکورٹ کو لازم ہے کہ اس مجموعہ کے نفاذ کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو امورات محکومہ دفعہ ہذا کی انجام دہی میں عدالتوں کو ہدایت ہونیکے لئے قواعد مرتب کرے - اور ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً اُن قواعد کو جو اسطرح مرتب کئے جائیں تبدیل کرتی رہے - اور وہ تمام قواعد مقام کے سرکاری گزٹ میں مشتہر ہونگے - اور اُس کے بعد حکم قانون کا رکھینگے[۳] -

---

[۱] وارنٹ نیلام کے نمونہ کے لئے ملاحظہ طلب مالبعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱۲۵ - [۲] بنگالہ میں لگان کی ڈگریوں کی صورت میں ضرور ہے کہ حکم قرقی اور اشتہار نیلام ایک ہی وقت جاری کیا جاوے اور آخر الذکر میں بعض مزید تفصیلات کی ضرورت ہے - ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ (نمبر ۸ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۶۳ (۱) و (۲) - [۳] باقی حصہ اس ضمن کا بروئے ضمیمہ دوم ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء کے منسوخ کیا گیا ہے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۸ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۸۰۶ -

اس دفعہ کی کوئی عبارت اُن صورتوں سے متعلق ہوگی جن میں ڈگری کا اجرا رکلکٹر کے پاس منتقل ہوگیا ہو سلہ

مانع تقریر مخالف | دیکھو دفعہ ۱۱۵ - ایکٹ ا سنہ ۱۸۷۲ء شرح مولف - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۶۹ و ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۶ و نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء پنجاب ریکارڈ - و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ - بروقت نیلام رہن کا اظہار نہ کرنا مرتہن ڈگریدار کے لئے بطور امر مانع تقریر مخالف کے متصور نہیں ہوتا (۱) دفعہ ہذا نیلام جایداد مرہونہ سے متعلق نہیں (۲)

وقت اور مقام نیلام | اشتہار نیلام میں وقت موقع اور یوم نیلام مندرج ہونا ضرور ہے اور جو نیلام قبل از وقت معین ہوتا ہے وہ حسب معنے قانون کے نیلام نہیں ہے (۳) نیلام جایداد بصیغہ اجرائے ڈگری ایک جلسہ عام میں جسکا کہ وقت اور مقام وہ ہو جو کہ اشتہار میں مشتہر کیا گیا ہو حسب منشا مجموعہ ہذا کے مطلقاً نیلام نہیں ہے وقت نیلام کا جو کہ بصیغہ اجرائے ڈگری مشتہر کیا گیا ہو ضرور ہے کہ وہ وقت آغاز نیلام کا ہو تا کہ تمام اشخاص جنکو خریداری منظور ہو کل کارروائی میں موجود رہ سکیں اور تمام اشخاص جو جایداد نیلامی سے تعلق رکھتے ہوں یہ دیکھ سکیں کہ بولیاں ایک دوسرے کے مقابلہ میں بطور معقول اور واجبی بولی گئیں اور نیلام اچھا ہوا جبکہ جایداد جسکا اشتہار بصیغہ اجرائے ڈگری گیارہ بجے بعد دوپہر کے مشتہر ہوا تھا سات بجے قبل دوپہر کے نیلام ہوئی تجویز ہوئی کہ یہ غلطی ایک بےضابطگی محض تعمین نیلام سے زیادہ ہے لہذا کل کارروائی ناجائز ہے (۴) امین کا جایداد غیر منقولہ کو ایسی تعطیل کے روز نیلام کرنا کہ جب عدالت بند ہو خلاف قانون نہیں ہے اور نہ ایک بےضابطگی مشتہر کرنے یا عمل میں لانے نیلام کی ہے (۵)

اشتہار | عدالت پر فرض ہے کہ قبل جاری کرنے اشتہار نیلام اجرائے ڈگری کے قرضہ قرق شدہ کی کل اُن امور کو تحقیق کرلیوے جن سے بدانست عدالت شخص خواہان خریداری کو اس غرض سے دریافت ہونا ضرور ہو کہ وہ جایداد زیر نیلام کی نوعیت اور مالیت تجویز کرسکے اگر وہ جایداد جسکی نیلام کی استدعا ہے زیر بار قرضہ ہے اور عدالت کو یہ اطلاع مدیون ڈگری سے ملے کہ کوئی قرضہ موجود نہیں ہے تو عدالت کو نسبت موجودگی قرضہ کے اپنا اطمینان کرلینا چاہئے اور اگر عدالت موصوف کی یہ رائے ہو کہ کوئی قرضہ موجود نہیں ہے تو اُسکو نیلام عمل میں لانے سے اجتناب کرنا چاہئے (۶) اور جب جایداد باعلان

سلہ ملاحظہ ہو مابعد کی دفعات ۳۲۰ لغایت ۳۲۵ (ج) - (۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۳۹ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۹۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۱ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۴۷ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۶ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۳۳ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۳

زیر باری مطالبہ کفالت جس کی ڈگری صادر ہو چکی تھی نیلام ہوا اور پہر ڈگری کفالت میں نیلام کیجاوے تو ایسا
خریدار واسطے دخل جایداد کے مشتری اول پر جو قابض ہو گیا نالش دلاپانے دخل کی رجوع کرکے کامیاب ہوگا (۱)
اور عدالت کو اسوجہ پر انکار نکرنا چاہئے کہ جایداد مرہونہ بذریعہ کسی دستاویز جایز کے کسی دوسرے کے قبضہ میں
ہے (۲) مالیت اُس جایداد کی جس کے نیلام کا حکم ایک ڈگری کے اجرا میں دیا گیا ہو جو کہ نیلام مقصود ہ کے
اشتہار میں درج کیگئی ہو ایک اہم امر واقعہ حسب منشا ضمن (ہ) دفعہ ہذا ہے۔ اگر کم مالیت بیان کیگئی ہو تو
ایک بیضابطگی اشتہار کے مشتہر کرنے اور عمل میں لانے میں ہے (۳) اشتہار نیلام میں جس قدر جایداد درج ہو
اُسی قدر نیلام ہوگی اور اسیقدر کا قبضہ مشتری کو ملیگا خواہ مدیون کی زیادہ جایداد موجود ہو (۴)

جایداد جو نیلام ہونیوالی ہے | اگر مدیون کا جایداد میں کوئی حق ہو تو مشتری اُس زرثمن مشترف سے یا جس صورت
میں ڈگریدار کو دیا گیا ہو اُس سے واپس پا سکتا ہے (۵) اگر عدالت ہدایت نیلام اس جایداد کی کرے
جس کی ڈگری میں ہدایت نہیں ہے تو نیلام بذریعہ نالش نمبری کے منسوخ ہو سکتا ہے (۶) بموجب ایک
ڈگری ۱۸۶۳ء کے چند اشخاص کو جن کے قایم مقام بعدہٗ رسپانڈنٹان ہو گئے قبضہ ایک تعلقہ کا ملا جو
کلکٹر نے قرق کیا تہا عدالت جسنے ڈگری صادر کی اس ارادہ سے کہ ڈگری جاری کیجاوے ایسی کارروائیات
کو جنسے بظاہر ہوتا تہا کہ ڈگریداران کا چند مواضع تعلقہ مذکور پر قبضہ بعبیری کرا دیا جاوے منظور کیا ۱۸۵۸ء
میں اپیلانٹان نے اجرا ڈگری زرنقد میں جو نامبردگان نے بنام رسپانڈنٹان حاصل کی تہی منجملہ اور چیزوں کے
اُن کے حقوق و مرافق جو ڈگری ۱۸۶۳ء میں تہے نیلام میں خرید کئے تجویز ہوئی کہ بلحاظ قرقی تعلقہ کے
جسمیں مواضع مذکور شامل تہے جس قدر قبضہ مواضعہ کا دیا جا سکتا تہا دیا گیا تو ۱۸۶۳ء کا اجرا اسقدر ہو گیا
اور جو کچہہ اپیلانٹان نے نیلام اجرائے ڈگری میں حاصل کیا صرف وہ جزو ڈگری ۱۸۶۳ء کا تہا جسکا اجرا نہیں ہوا
تہا (۷) نیلام ڈگری قبضہ سے جو واصلات مدیون کو واجب الادا ہوں جاتے نہیں رہتے (۸) ایک حکم نیلام
کالعدم قرقی کے ایک مضبوط مواخذہ جایداد پر پیدا کرتا ہے (۹) بربنائے تعبیر ایک سرٹفکیٹ نیلام اور
ایک اشتہار نیلام کے جس کے مضمون سے یہ پایا جاتا تہا کہ نیلام بموجب دفعات ۵۹ و ۶۰ - ایکٹ لگان نمبر ۸ (بنگال) سنہ ۱۸۶۹ء
کے کیا گیا تہا یہ تجویز ہوئی کہ بذریعہ اس نیلام کے حقیت ذیل منتقل نہیں ہوئی بلکہ محض حق حقوق و
مرافق مدیون ڈگری کے جو اسمیں تہے منتقل ہوئے اور خود عبارت استقراری اشتہار نیلام کی واسطے تردید اس

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۴۷ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد
جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۸ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۶۳ (۵) ،، ،، بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۹
(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۶ - ۸ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۳ - (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۱
(۹) ،، ،، الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳

بیان جایداد کی جو تین دستاویز مذکور میں درج ہو کافی نہیں ہے (۱) نیلام بجانب شرف عدالت بربنا وجہ کمی رقبہ کے منسوخ نہیں ہو سکتا (۲)

مالگذاری | ایک عذر نسبت جواز نیلام اراضی مالگذاری کے اس بنا پر کہ مالگذاری جو اُس پر مقرر ہے اشتہار نیلام میں تحریر نہیں ہوی عدالت اول میں پیش کرنا چاہئے تہا تا کہ اسقدر جایز ہوتا کہ درج نکرنا تعداد مالگذاری کا ایک بیضابطگی تہی اور نقصان دفعی جو اُس سے ہوتا وہ ثابت کرنا باقی رہا اور جو کمی قیمت بطور نقصان دفعی کے ظاہر کیگئی اُسکی نسبت یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ وہ کمی قیمت نتیجہ عدم اندراج مالگذاری کا ہے (۳) اشتہار نیلام میں مقدار ٹیکس واجب الادا جو سرکار در بارہ اراضی نیلام کردنی کا درج نکیا جانا ایک اہم بیضابطگی ہے (۴)

کوئی مواخذہ | دفعہ ہذا و دفعہ ۲۳۷ کا اثر صریح طور پر یہ ہے کہ اُس شخص پر جو اجرا کی درخواست کرے یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ عدالت کے روبرو اپنے مواخذہ کا اظہار درخواست نیلام میں کرے اور عدالت پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ اُسکو اشتہار نیلام میں درج کرے پس جہاں بعلت اجرا ایک سادہ ڈگری زر نقد حاصل کردہ بغرض چند اقساط واجب الادا بر بنائے رہن نامہ کے ایک مرتہن نے اُس جایداد کو نیلام کرایا جو اُسکے پاس رہن تہی لیکن اُسنے اپنی درخواست اجرا میں اپنے مواخذہ اقساط کو ظاہر نہیں کیا جو ابہی واجب الادا ہونیوالی تہیں۔ تجویز ہوئی کہ خریدار نے اگر اُسکا یہ خیال تہا کہ وہ کامل استحقاق جایداد کو خرید رہا ہے جایداد کو بری از مواخذہ مرتہن کے خرید کیا تہا (۵) تعداد زر رہن غیر مودی بیان کرنی چاہئے (۶) دعاوی اہلکاران فریقین یا مقررہ بروے ڈگری عدالت اشتہار نیلام میں بطور مواخذہ اوپر جایداد کے درج ہونے چاہئیں گو کہ عدالت کو اُنکا علم صرف ایک تحقیقات حسب دفعہ ۲۸۷ میں ہوا ہو (۷) ڈگری زر نقد کے اجرا میں مواخذہ رہن رجسٹری شدہ کا درج اشتہار درج نکرنا درحالیکہ مرتہن خود ڈگریدار ہو سوائے صورت اخفا بذریعہ فریب کے مواخذہ مذکور کو زایل نہیں کر سکتا کیونکہ رہن کا رجسٹری شدہ ہونا بمنزلہ نوٹس بنام خریداران مابعد کے ہوتا ہے (۸) اور اشتہار نیلام میں بہی اسکی تصریح کرنی غیر ضروری ہے جسکی ذمہ داری جایداد مذکور پر جبکہ وہ بلا نیلام مشتری کے ہاتہ میں ہو پہنچ گی (۹) نیلام بعلت اجرا ایک ڈگری میں جو واسطے نفاذ تمسک کفالتی کے تہی ڈگریدار نے باجازت عدالت اجرا کنندہ کے بولی بولی لیکن جایداد ایک اور شخص نے خرید کی کہ اسوقت میں ڈگریدار کے پاس

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۹ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ (۶) ،، ،، ،، جلد صفحہ ۱۴ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۰ ـ

(۹) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ ـ

ایک اور مواخذہ ماقبل رجسٹری شدہ موجود تھا جسکا اظہار مشتری مذات خود نہیں کیا ایک نالش میں جو اوس نے بعد ازاں واسطے نفاذ مواخذہ مذکور کے دایر کی بجانب مشتری نیلام یہ حجت کیگئی کہ از روے اپنے طریق عمل کے مدعی یہ نالش نہیں کرسکتا تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ شہادت کے عدالت کو اس امر کے قیاس کرنیکا استحقاق تہا کہ احکام دفعہ ۲۸۷ (ج) کی تعمیل ہوئی ہے اور بدیں وجہ اشتہار نیلام سے وجود اس مواخذہ کا جس کی بنا پر نالش کیگئی ہے ظاہر ہوتا ہے اور مدعی اسبات کے قیاس کرنیکا مستحق تہا کہ جو شخص خریدار ہونا چاہتے ہیں جو بغرض متحقق کرنے اس امر کے کہ کونسی جایداد نیلام ہوگی اشتہار کو پڑہینگے یا رجسٹر میں تلاش کرینگے اور اون کے حقوق اس وجہ سے زایل نہیں ہوگئے کہ مشتری مذات خود اپنے مواخذہ کا اظہار نہیں کیا (۱) ڈگریدار کا خود جایداد کو نیلام میں خرید کرنا لعد اس کے کہ اوسنے ایک دعوے استقرار یہ کرکے اپنے مدیون کا حق قایم کرالیا ہو اوس کے حق ارجاع نالش کو جو اوسکی حق میں پہلے موجود تہا زایل نہیں کرتا (۲)

میعاد | ایک درخواست اشتہار نیلام ایک کارروائی صرف اجرائے ڈگری ہے (۳) گوزبانی ہو (۴)

چارہ کار شخص غیر | شخص غیر جسکی جایداد نیلام ہوگئی ہو مشتری نیلام پر واسطے باز یافت جایداد منقولہ خاص یا اوسکی قیمت کی نالش کرسکتا ہے (۵)

چارہ کار ڈگریدار | مدعی نے جایداد کو باجرائے ڈگری کے تابع بعض مواخذہ رہن کے جو کہ حسب ضابطہ تحقیقات کیجا کر منظور کیا گیا تہا نیلام کرایا اور پہر نالش حال واسطے منسوخی نیلام مذکور کے مدیون مستدعا رجوع کی کہ جایداد بری از مواخذہ رہن کے دوبارہ نیلام کیجائے تجویز ہوئی کہ وہ واوسی مستدعیہ کا مستحق نہتا اوسکی مناسب چارہ جوئی یہ تہی کہ نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کرتا کہ مبینہ رہن ناجایز اور کالعدم ہے اور کہ نیلام نالش کے فیصل ہونے تک ملتوی کراتا (۶)

رسوم عدالت | جسوقت تحقیقات حسب دفعہ ہذا ہورہی تہی دو اشخاص جنکے پاس وہ جایداد رہن تہی عدالت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کاغذ سادہ پر اپنے رہن ناموں کی نسبت بیانات داخل کیے تجویز ہوئی کہ اسپر حسب ضمیمہ نمبر ۱ - ایکٹ کورٹ فیس اسٹامپ چاہیے (۷)

جج وغیرہ کا بری الذمہ ہونا | **دفعہ ۲۸۸** - کوئی جج یا اور عہدہ دار سرکاری کسی غلطی یا خلاف بیانی یا فرو گذاشت کی بابت جو بموجب دفعہ ۲۸۷ کسی اشتہار میں پائی جائے لایق مواخذہ کے نہ ہوگا

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۹۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۰۷ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۶ (۴) " " کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۱۵ و جلد ۹ صفحہ ۵۳ و جلد ۵ صفحہ ۳۶۳ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ (۵) نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۹۶ (۷) " " " جلد ۶ صفحہ ۷۰۰

الا اُس صورت میں کہ وہ [illegible] بددیانتی سے کی گئی ہو [illegible]

اشتہار دینے کا طریقہ	دفعہ [illegible]

اور ایک نقل اُس کی [illegible] شتہر کیا جائیگا ×××

کلکٹر کی کچہری [illegible] سرکار کو مالگذاری [illegible]

اگر عدالت [illegible]

میں بھی مشتہر کیا جا [illegible]

نیلام اراضی [illegible]

ہو [illegible]

کے ہو [illegible]

نیلام کا وقت	دفعہ [illegible]

حکم بموجب باب ہذا بلا رضا [illegible] ہو یا جائے [illegible]

اشتہار کی نقل آمدنیلام کی [illegible] در صورت جایداد غیر [illegible]

درجہ تیس یوم کا اور در صورت جایداد منقولہ کے اقل درجہ عرصہ پندرہ روز کا نہ گذر [illegible]

سلہ دفعہ ہذا کی ضروریات کی عدم تعمیل کہ جایداد منقولہ کے نیلام باجرا ڈگری کے بیشتر اشتہار [illegible]

۳۰ یوم کی میعاد واسطے عذرداری کے ہونی ضروری ہے حسب منشاء دفعہ ۳۱۱ کے ایک اہم بے [illegible]

لیکن اسکی ایسی تاثیر نہیں ہے کہ بدوں ثبوت کسی ضرر واقعی کے جو اس سے مدیون کو پہونچا ہو [illegible]

کر دیوے اور بغرض اس امر کے موخر الذکر دفعہ کی رو سے شہادت باثبات منظور ہے (۲) دیکھو [illegible]

فیصلہ [illegible] سابقہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۸ و جلد ۹ صفحہ ۵۱۱ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۰ [illegible]

کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱ و نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶ و جلد ۸ صفحہ ۶۰ و ۱۴

انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۹ ۔

سلہ بنگالہ میں ایک [illegible] کے منافع کی وصولیت کے اشتہار مشتہر کرنیکے وسایل مزید کیلئے ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی

کے ایکٹ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۶۳ (۳) ۔ سلہ الفاظ اُسی موقعہ پر جہاں جایداد مذکور قرق کی گئی ہو

بذریعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۲۹ کے منسوخ کئے گئے ۔ سلہ بنگالہ میں بقایاے لگان

کے نیلاموں کے بارے میں خاص حکم کیلئے ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کا ایکٹ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۶۳ (۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۲۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۲ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۰ ۔

ایسی درخواست [illegible] کہ جو مدیون ڈگری [illegible] بروز نیلام مدین استدعا گذرانی ہو کہ بجائے کل [illegible]

صرف جزو اسکا نیلام کیا جاوے [illegible] ہو سکتی کہ جس کی وجہ سے

[illegible] باقی نرہے (۱)

[illegible] سمجھے تو اس باب کے

[illegible] تاریخ اور ساعت

[illegible] قلمبند کری

[illegible] ے ویسا

[illegible] تک ملتوی کیا جائے

[illegible]

[illegible] مطالبہ اور خرچہ کا

[illegible] بابت کا حسب اُس کے اطمینان کے

[illegible] ویسا مطالبہ معہ خرچہ ہائے مذکور اُس عدالت میں داخل ہو چکا ہے جسنے نیلام کا حکم دیا تھا

[illegible] ویسا نیلام موقوف کیا جائے۔

[illegible] عدالت کو سوائے اُس نیلام کے جو صاحب کلکٹر کی معرفت ہو اور نیلام کا جو حسب باب ہذا

[illegible] اختیار دیا گیا ہے اور جب نیلام کا سات روز سے زیادہ کے واسطے التوا کیا جائے تو ضرور جدید

[illegible] نیلام جاری ہونا چاہیئے جبتک کافی وجہ اس امر کے باور کرنیکی نہو کہ التواء نیلام مفید مدیون ہوگا

[illegible] عدالت اس سے مطمئن نہو کہ التواء نیلام سے مدیون زر ڈگری ادا کر دیگا یا فوراً نیلام ہونیکا نتیجہ باعث

[illegible] بادی بیجا نقصان مدیون کا ہوگا اور التواء سے ڈگری دار کو ایسا بڑا نقصان نہوگا اُسوقت تک نیلام کو ملتوی

[illegible] کرنا چاہیئے (۳) عام قاعدہ یہ ہے کہ کارروائی عدالتانہ کا التواء اُسوقت تک نہ کیا جائے جبتک سخت

نقصان درخواست کنندہ التوا کا بحالت نہ ملتوی کرنے کے ہوتا ہو اور سائل نے بہت جلد درخواست کی ہو (۴)

سلہ بنگال میں بقایا لگان کو نیلام کے التواء کی نسبت خاص حکم کے لیے ملاحظہ طلب ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۶۵ - اور ما قبل کی دفعا

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۹ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۷۰ - (۳) ویکلی رپورٹ

جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ (۴) موزنڈ انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۷ -

جب نیلام زیر دفعہ ہذا ملتوی کیا جاوے تو احکام دفعہ ہذا کی کامل طور پر پیروی کرنی چاہئیے چنانچہ اگر نیلام
بدون تخصیص کسی دن اور وقت کے ملتوی کیا جاوے جس کے باعث بوجہ کمی خریداران کے قیمت کم وصول ہوئی
ہو تو وہ ناجائز ہوگا (۱) دفعہ ہذا اُس نیلام سے بھی متعلق ہے جو باعث ایک حکم قطعی برائے نیلام صادرہ
زیر دفعہ ۸۹ - ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے عمل میں آیا ہو (۲) اگر قرضہ معہ خرچہ (شمول خرچہ نیلام) عہدہ دار عامل
نیلام کے پاس پیش کیا جاوے یا حسب اطمینان اُس کو ثابت کر دیا جاوے کہ قرضہ معہ خرچہ کے عدالت آمر نیلام میں ادا
کر دیا گیا ہے تو وہ نیلام کو ملتوی کر سکتا ہے (۳) دو مدیونان ڈگری میں سے ایک کی درخواست پر کہ جس نے
اشتہار نیلام جدید کے جاری کئے جانے سے دست برداری کی نیلام با جرائے ڈگری ملتوی ہوا اور حقوق دونوں
کے نیلام ہوئے - تجویز ہوئی کہ اشتہار نیلام جدید کا جاری کیا جانا حسب دفعہ ہذا محض ایک بیضابطگی
ہے اور اُس سے نیلام باطل نہیں ہوتا (۴) جبکہ التوائے تاریخ نیلام چند مرتبہ متواتر عمل میں آیا ہو مگر آخر مرتبہ
خود عدالت کی طرف سے بلا کسی درخواست التوائے نیلام منجانب مدیون ڈگری عمل میں آیا ہو (گو وہ التوا مدیون
ڈگری کے فائدہ کے واسطے ہوا ہو) تو سخت پابندی اس قاعدہ کی مابین اشتہار اور روز نیلام در قطعی
کے تیس یوم گذرنے چاہئیں ضرور ہے (۵) نیلام اجرا کے ملتوی رکھنے کے بعد تشہیر اشتہار دوم میں
فراموشی کرنا جس سے کہ ٹھیک وقت اور مکان نیلام معلوم ہو جبکہ دوسرا اشتہار ترک نہیں کیا گیا ہے ضابطہ
مقررہ سے ایسا ایک عظیم انحراف ہے کہ اُس سے نیلام کالعدم ہو جاتا ہے (۶) نیلام اجرائے ڈگری میں
خواہ کسی تاریخ معین تک یا بلا تعین تاریخ ملتوی کیا گیا ہو در صورت نہ پہنچنے کسی اقرار صریح فیما بین جملہ
اشخاص کے یہ بات ضرور ہے کہ دوسرا اشتہار واسطے اطلاع دہی اُس تاریخ کے کہ جس کو نیلام ملتوی
کیا گیا ہے دیا جانا چاہئیے (۷) جائداد مدیون ڈگری بعلت اجرائے ڈگری مشتہر ہو واسطے نیلام ایک خاص تاریخ پر
تھی اشتہار میں مراتب متعلقہ حقیت مندرج تھے لیکن بعد اشتہار مذکور کے جزو جائداد کچھ شخص
ثالث واگذاشت ہوئی باوصف اسکے کوئی اشتہار جدید جاری نہ ہوا اور نیلام اُسی تاریخ کو جو ابتداءً
مقرر تھی تجویز ہوئی کہ عدم اجرائے اشتہار جدید داخل بیضابطگی اہم کے ہے (۸) منتقل الیہم ایسے
خریدار کا جس نے مدیون ڈگری سے وہ جائداد خرید کی ہو جس پر ڈگری نفاذ کفالت صادر ہوئی ہو بحق ہیں

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۹ (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۱ -
(۲) " " الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۵ و جلد ۲ صفحہ ۳۵۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۵۴
(۴) " " کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۶ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۹ (۶) نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۸۶ع
پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۵ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۴۵ -

کہ حاضر عدالت ہوکر بذریعہ پیش کرنے زر قرضہ ڈگری کے جایداد کو بچاویں اور اگر عدالت ایسی انکار کرے اور نیلام کردے تو واسطے منسوخی نیلام کے بذریعہ نالش ہوسکتی ہے (۱) ادائگی جو نیلام بعلت اجراء کے روکنے کے لئے کیگئی ہو ادائگی برضامندی نہیں ہے خواہ وہ مدیون نے یا کسی تیسرے شخص نے جو ہبدار جایداد نے کی ہو (۲)

وہ عہدہ دار جو نیلام صیغہ اجراء ڈگری سے علاقہ رکھتے ہوں نیلام ہونیوالی جایداد پر بولی نہ بولیں اور اُس کو نہ خریدیں۔

دفعہ ۲۹۲ - کوئی عہدہ دار جو اس باب کے مطابق کسی نیلام کے متعلق کوئی خدمت انجام دیتا ہو اوسے لازم ہے کہ حیلتاً یا صراحتاً کسی جایداد کے لئے جو ایسے نیلام پر چڑھائی جائے بطور خریدار کے بولی نہ بولے اور نہ حیلتاً یا صراحتاً ایسی جایداد میں کوئی استحقاق حاصل کرے اور نہ حاصل کرنیکا اقدام کرے۔

وکلاء فریقین نالش کو اس امر کی ممانعت نہیں ہے کہ جایداد کو بعلت اجراء ڈگری نیلام ہو خریدیں (۳) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۶ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۹۔

خریدار باقیدار اُس نقصان کا جوابدہ ہے جو بکرر نیلام ہونیسے وقوع میں آئے

دفعہ ۲۹۳ - عہدہ دار عامل نیلام کو لازم ہے کہ کمی قیمت کو (اگر کچھ ہو) جو اس مجموعہ کے بموجب نیلام مکرر ہونے کے باعث بوجہ قصور خریدار نیلام واقع ہو معہ جملہ اخراجات کے جو ایسے نیلام مکرر سے متعلق ہوں عدالت میں لکھکر گذرانے۔

اور وہ کمی قیمت اور اخراجات ڈگریدار یا مدیون ڈگری کی درخواست پر شخص قاصر سے اُن قواعد کے بموجب وصول کیئے جائینگے جو واسطے اجراء ڈگری زر نقد کے اس باب میں مندرج ہیں۔

احکام دفعہ ہذا جنکی رو سے خریدار نیلام جو قاصر رہا ہو اس کمی قیمت کا ذمہ دار ہے جو بباعث نیلام مکرر کے ہو تمام نیلاموں سے متعلق ہے خواہ وہ جایداد منقولہ کے ہوں یا جایداد غیر منقولہ کے اور نیز اُن نیلاموں سے جو حسب دفعات ۲۹۷، ۳۰۶ و ۳۰۸ عمل میں آویں (۴) اگر خریدار ایسی جایداد کا بحکم عدالت نیلام پچیس فیصدی کے جمع کرنیمیں (دفعہ ۳۰۶) قصور کرے تو وہ حسب مراد دفعہ ہذا کے خریدار قاصر ہے اور اس حیثیت سے ذمہ وار ہے کہ جو کچھ کمی بوقت نیلام مکرر قیمت میں واقعہ ہو اور تمام اخراجات جو ایسے مکرر

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۔ (۲) دیکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۵ و مور ز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۶۴ و دفعہ ۶۹ - ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۷۲ء (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۱۔
(۴) انڈین ملا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۔

نیلام سے متعلق ہوں ادا کرے (۱) جس نیلام کا ذکر دفعہ ہذا میں ہے وہ ضرور ہے کہ ایسی جائیداد کا ہو جو پہلے نیلام ہوئی تھی اور وہی مراتب متعلق اس کے درج کئے گئے ہوں اور اگر اُن مراتب میں سے جن کا ازروئے دفعہ ۲۸۷ کے بصراحت لکھا جانا اس غرض سے کہ خریداران جائیداد کی مالیت تجویز کر سکیں ضروری ہے کسی اندراج وقت نیلام اور وقت نیلام مکرر میں کوئی فرق واقعہ ہو تو ڈگریدار کو حسب دفعہ ہذا کسی قیمت کے دلا پانیکا استحقاق نہ ہوگا اور اگر فرق اندراج مراتب میں اس وجہ سے ہو کہ مابین وقت نیلام اور نیلام مکرر کے قیمت جائیداد کی بوجہ ایسے اسباب کے جو ہر شخص کے اختیار سے باہر ہیں بدل گئی ہو تو بھی ڈگریدار کو اگر وہ خریدار قاصر نیلام اول سے دعوائے ہرجہ کرنیکا مستحق ہو لازم ہے کہ بمقابلہ اُسکے بذریعہ نالش کے اور نہ بدرخواست دفعہ ہذا کے کارروائی کرے (۱)

فرق کمی قیمت | خریدار صرف ذمہ دار کمی قیمت اور اخراجات کا ہے نہ اُس سے زیادہ (۳) نہ سود کا (۴) جو شخص اصل خریدار ہو وہ ذمہ دار ہے نہ ایجنٹ (۵) اور ایسا ہی ولی نابالغ کے واسطے خرید کرے تو نابالغ ذمہ دار ہے (۶) - (الف) نے ایک جائیداد (ب) کی ڈگری کے اجرا میں خرید لی دوسرے روز وہی جائیداد ڈگری تحصیلہ (ج) میں جسکی کفالت مقدم تھی نیلام ہو گئی (الف) نے قیمت کے ادا کرنے سے انکار کیا تجویز ہوئی کہ (الف) بموجب دفعہ ہذا ذمہ دار ادائے قیمت کا ہے (۷) لیکن جب (الف) نے جائیداد خرید کی اور ادائے قیمت میں قصور کیا اور دوبارہ نیلام کا حکم ہوا اور قبل اس کے کہ نیلام ہو جائیداد دوبارہ ڈگری کے اجرا میں نیلام ہو گئی تو تجویز ہوئی کہ یہ نیلام حسب دفعہ ہذا مکرر نیلام نہیں ہے اور خریدار اول کمی قیمت کے دینے کا ذمہ دار نہیں ہے (۸)

کون برخلاف قاصر کے کارروائی کریگا | ڈگریدار یا مدیون برخلاف شخص قاصر کے کارروائی کریگا لیکن ڈگریدار پابند اُسکا نہیں ہے اور وہ اپنے مدیون کی اور جائیداد قرق کرا سکتا ہے اور مدیون کو اپنا چارہ کار کرنا چاہیے (۹)

سرٹیفکیٹ | یہ امر واقعہ کہ وہ سرٹیفکیٹ جسکا ذکر دفعہ ہذا میں ہے عطا نہیں کیا گیا ڈگریدار یا مدیون ڈگری کو جیسی کہ صورت ہو اس امر سے باز نہیں رکھتا کہ وہ شخص قاصر سے وہ کمی وصول کرے جو اُس

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۷۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۵ -
(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۳ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۰ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۸ و ۳۹۷ -
(۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ (۷) " " جلد ۶ صفحہ ۱۲۶ (۸) " " جلد ۶ صفحہ ۱۴ -
(۹) " " جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۶۲ -

نیلام ثانی پر عاید ہوئی ہو جو بعلت اجرائے ڈگری نیلام ہوئی ہو اور جسکا روپیہ ادا نکیا گیا ہو (۱)

نالش | اُس حکم کی منسوخی کے واسطے جو زیر دفعہ ہذا صادر ہوا نالش ہوسکتی ہے (۲)

اپیل | بنا راضی حکم حسب دفعہ ہذا اپیل و اپیل دوم ہوسکتا ہے (۳) نہیں ہوسکتا (۴)

ڈگریدار بدون اجازت کو جایداد پر بولی بولنیکا یا اسکو خرید نیکا مجاز نہیں ہے

دفعہ ۲۹۴ - وہ ڈگریدار جسکی ڈگری کے ایفاء کے لئے جایداد نیلام کیجائے مجاز نہیں ہے کہ بلا حصول اجازت صریح عدالت کے جایداد نیلامی کے لیئے بولی بولے یا اُس کو خرید کرے -

اگر ڈگریدار خرید کرے تو زر ڈگری بطور ادا کے سمجھا جاسکتا ہے -

جب ڈگریدار عدالت کی اجازت صریح حاصل کرکے جایداد خرید کرے تو جایز ہے کہ وہ مطالبہ جو ڈگری کی رو سے واجب الادا ہو اور زر ثمن نیلام بمقابلہ ایکدوسرے کے اگر وہ چاہے تو مجرا ہو جائے اور عدالت اجرا کنندہ ڈگری کل یا جزو ایفاء ڈگری کا اُس کے مطابق اُسپر لکھدے -

جب ڈگریدار خود یا معرفت کسی اور شخص کے بلا حصول ویسی اجازت کے جایداد کو خرید کرے تو عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے بر طبق درخواست مدیون ڈگری یا اور کسی شخص کے جو نیلام سے واسطہ رکھتا ہو حکم واسطے انفساخ نیلام کے صادر کرے - اور خرچہ ویسی درخواست اور حکم کا اور کمی قیمت کی جو نیلام مکرر کے باعث وقوع میں آئے اور کل اخراجات متعلقہ نیلام مکرر ڈگریدار سے ادا کرائے جائینگے -

خریدار زیر دفعہ ہذا جیسا کہ دفعہ ۳۰۶ میں ہے نقد روپیہ جمع کریگا لیکن قصور کی صورت میں نیلام منسوخ ہوگا (۵)

ایسا مرتہن جسنے ڈگری رہن حاصل کی اور بعد حاصل کرنے اجازت بولی بولنے کے ایسے نیلام میں جو بعلت اجرای ڈگری مذکور عمل میں آیا مشتری ہوا نسبت اپنے راہن کے حیثیت اعتمادی نہیں رکھتا لہذا مرتہن کو ایسی حالت میں اختیار ہے کہ اجرائے ڈگری مزید بابت اُس زر باقی ڈگری شدہ کے کرائے جو بعد منہائی اُس قیمت کے باقی رہے جسپر جایداد مرہونہ نیلام ہوئی اور اس امر کا پابند نہیں ہے کہ مدیون ڈگری کو اُس قدر قیمت واقعی جایداد کی مجرا دے جو عدالت تحقیقات سے دریافت کرے (۶) درحالیکہ ایسے ڈگریداران متقابل ہوں

---

(۱) بنگالہ میں بلا لحاظ احکام دفعہ ہذا کے اراضیات مقبوضہ یا حصص محال کے نیلاموں میں ڈگریدار اور مدیون ڈگری بولی بول سکتے ہیں - ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۷۳ - (۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۵ و ،، ،، ،، جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۹۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۳ و جلد ۶ متفرق صفحہ ۱۲ و جلد ۷ صفحہ ۱۱۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۹ و ،، ،، جلد ۴ صفحہ ۴۸۵ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶۹ و جلد ۱ صفحہ ۲۰۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۰ صفحہ ۸۵ و ۸۹ (۵) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۸۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۲ -

جنہوں نے درخواست اجرا اپنی ڈگریات کی گذرانی ہو تو دفعہ ہذا کو ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ وہ تابع احکام دفعہ ۲۹۵ - ایکٹ ہذا کے ہے تاکہ وہ ڈگریدار جس کو بموجب دفعہ ہذا اجازت خرید نے جایداد کی بابت اجرا اپنی ڈگری کے دیگئی ہے زرنیلام حصہ رسدی ڈگریداران متقابل مذکور کے ساتھ پاوے اور اسکو یہ اجازت نہوگی کہ زرثمن کو اس روپیہ میں مجرا لے جو اُس کو بابت اپنی ڈگری کے یافتنی ہے (۱) اور وہ ایسا کرنے پہ بذریعہ حکمنامہ سرسری صیغہ اجرائے ڈگری کے مجبور کیا جاسکتا ہے (۲) مفصل میں ڈگریدار رسید داخل کر دیتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ ڈگری کا ایفا درج کیا جاوے (۳)

اجازت ڈگریدار یا اس کے کارندہ کو نہایت احتیاط کے ساتھ اجازت دینی چاہیئے اور اگر ڈگریدار شریک خاندان کارپرداز کسی نابالغ مدعا علیہ کا ہو تو اجازت نہیں دینی چاہیئے (۴) محض اس وجہ سے کہ خریداری کی اجازت نہیں نیلام ناجایز نہیں (۵) بجز اس کے اور تا وقتیکہ عدالت حسب احکام دفعہ ہذا اُس کو مسترد کر دے (۶) اور بجز اس کے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ مدیون ڈگری کو اس بے ضابطگی کی وجہ سے نقصان پہونچا ہے (۷) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۸ و جلد ۸ صفحہ ۷۵۷ - خرید از جانب پسر ڈگریدار جو اپنے باپ کے ہمراہ شریک جایداد ہو خرید از طرف ڈگریدار ہے (۸) مدیون اس بنا پر نالش نہیں کرسکتا کہ ڈگریدار نے بلا اجازت عدالت خریداری کی ہے یہ معاملہ متعلق دفعہ ۲۴۴ ہے (۹)

تاثیر اجازت جب عدالت سے اجازت ہوتی ہے تو اس سے خریداری کی ناقابلیت جو اور طور پر ڈگریدار کو قانوناً ہے زایل ہوجاتی ہے اور وہ بھی اسحالت میں داخل ہوجاتا ہے جس میں اور کوئی خریدار ہوتا ہے (۱۰) اگر ڈگریدار بلا اجازت عدالت کے اپنے مدیون کی جایداد نیلام عدالتی میں خرید کرلے تو شخص متضرر کو چارہ جوئی بذریعہ درخواست زیر دفعہ ہذا کرنی چاہیئے نہ کہ بذریعہ ایک جداگانہ نالش کے (۱۱)

بولی نیلام عدالت میں بولی بولنے والا اپنی بولی سے باز آسکتا ہے (۱۲)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۲۴ -
(۲) ,, ,, مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۷ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۴۶ - (۴) ,, ,, کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۴۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۲ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۸ و جلد ۲۲ صفحہ ۶۲۴ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۷۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۸ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۷ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ (۹) ,, ,, مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۱۷ و ,, ,, مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۷ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۰۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴ (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۱ -
(۱۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۵ -

مانع تقرر بر مخالف یہ بات نہیں دکھلائی گئی ہے کہ مدعا علیہم نے کارروائیات اجرا میں کوئی شرکت کی تھی یا کوئی ایسا عمل کیا تھا کہ جس سے بولی بولنے والوں کو ایسا خیال کرنیکی ترغیب ہوئی تھی کہ انکو بغرض قایم مقامی کے اور کسی کے حق کا دعوے نہ تھا یا یہ کہ انکی خاموشی نے بولی بولنے والوں کو گمراہ کیا تھا زر فاضل نیلام کی نسبت یہ خیال کرنا چاہیئے کہ اسکو مدعا علیہم نے بعد تکمیل نیلام کے منظور کیا تھا (۱) یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بولی بولنے سے مقصود اس امر کے اظہار کا تھا کہ اُسکو کوئی حق جایداد میں نہیں ہے یا اُسنے اپنے استحقاق سے دست برداری کی ہے یا آنکہ اُسنے مدعا علیہ کو خرید کرنے کی ترغیب دی یا کہ نیلام کے روکنے کا اُس کو اختیار تھا (۲)

اپیل حکم انکار اجازت بولی قابل اپیل نہیں ہے (۳) لیکن حکم بحالی یا منسوخی یا انکار منسوخی نیلام جایداد غیر منقولہ یا انکار دلانے قبضہ کا ڈگریدار کو قابل اپیل ہے (۴) عدالت ہائیکورٹ میں اس حکم کا اپیل نہیں ہو سکتا جسمیں استرداد نیلام نامنظور کیا گیا ہو اِلّا جبکہ ایسا حکم زیر دفعہ ۲۹۴ و ۳۱۲ و ۳۱۳ صادر کیا گیا ہو (۵)

تدبیر معاون اجرا ڈگریدار کا درخواست بغرض حصول اجازت بولی بولنے کے کرنا ایک تدبیر معاون اجرا ہے (۶) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۹۰ -

محاصل نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری ڈگریداروں کو درمیان بحساب حصہ رسدی تقسیم کئے جاینگے دفعہ ۲۹۵ - جب بصیغہ اجراء ڈگری سے کچھ روپیہ بذریعہ نیلام جایداد یا بطور دیگر عدالت کو وصول ہوا اور ایک سے زیادہ اشخاص نے اُس کے وصول ہونے سے پہلے درخواستیں واسطے جاری ہونے اپنی اپنی ڈگریات زر نقد کے اوپر ایک ہی مدیون ڈگری کے اُس عدالت میں داخل کی ہوں جسمیں وہ زر نقد داخل ہے مگر ڈگریات کا روپیہ نہ پایا ہو تو روپیہ وصول شدہ بعد منہائی خرچہ وصول کرنے کے اُن جملہ اشخاص کے درمیان بحساب رسدی تقسیم کیا جاینگا -

مگر شرط یہ ہے کہ :-

شرط جبکہ جایداد تابع رہن نیلام کیجائے (الف) جب کوئی جایداد تابع رہن یا مواخذہ کے جو اُسپر ہو نیلام کیجائے تو زر ثمن نیلام سے جو کچھ فاضل نکلے اُس میں مرتہن یا مواخذہ دار بحیثیت مرتہنی یا مواخذہ داری حصہ پانیکا مستحق نہو گا -
اگر درخواست ڈگریدار کہ نیلام جایداد مفروضہ بحفظ رہن عمل میں آوے محض کارروائی اجرائے ڈگری ہے (۷)

(ب) جب وہ جایداد جو بصیغہ اجرائے ڈگری سے نیلام ہونیکے قابل ہے کسی کے پاس مرہون ہو یا اُسپر کچھ مواخذہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ بہ رضامندی مرتہن یا مواخذہ دار کے یہ حکم دے کہ جایداد بلا بار رہن یا

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۵۸ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۹ صفحہ ۶۹۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۸۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۰ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۸ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۳ -

مواخذہ کے نیلام کی جائے - اور مرتہن یا مواخذہ دار کو نیلام کے زرثمن پر وہی استحقاق دے جو اُس کو جائیداد نیلام شدہ پر حاصل تہا -

جس حالت میں کہ رہن کا حق گرفت جائیداد سے زرثمن پر منتقل کیا گیا ہو اور زر مذکور پر اُسکا بار اول ہوگیا ہو اور زرثمن تعداد ڈگری کے بالکل مساوی ہو تو زرامانت سے جو بابت رسوم نیلام کے داخل کیا جاوے احکام قانون کی تعمیل ہوجاتی ہے ایسے معاملات میں پوری رقم بحساب صه فیصدی داخل کرنیکی ذمہ واری صرف اُسوقت پیدا ہوتی ہے کہ جب رہن کا حق گرفت زرثمن سے کم ہو (۱) جب دو مرتہن اپنی اپنی اجراء ڈگری میں ایک ہی جائیداد کو قرق کراویں جسکا ایک نصف بلا تحقیق مزید ان میں سے ہر ایک کے پاس رہن ہو - اور بعد قرقی کے جائیداد ایک ڈگری کے اجراء میں نیلام ہوجاوے - تجویز ہوئی کہ باوجود اس امر کے کہ کل حقوق راہن کے نیلام کرنیکی نیت ہو - مشتری کو ایک نصف بپابندی حق کفالت اس مرتہن کے ملتا ہے جسکا زر رہن ادا نہیں ہوا ہے اور اگر عدالت اجراء کنندہ ڈگری حسب منشاء دفعہ ۲۹۵ ضمن (ب) مجموعہ ضابطہ دیوانی ہدایت مختص دینے میں غفلت یا فروگذاشت کرے تو رہن سے مرتہن کے حقوق کو کچھ نقصان نہیں پہونچتا جسکا زر رہن ادا نہوا ہو (۲)

۲۴ مارچ ۱۸۸۷ء کو مرتہن اول ایک جائیداد نے ڈگری نفاذ اپنے رہن کی حاصل کی ۲۵ مارچ ۱۸۸۸ء کو مرتہن دوم نے ڈگری متضمن نفاذ اپنے رہن کے حاصل کی - ہر دو ڈگریات اُسی عدالت سے صادر ہوئی تہیں - ۲۰ جون ۱۸۸۸ء کو جائیداد مذکور بصیغہ اجرائے ڈگری مرتہن دوم نیلام ہوگئی - بعد ازاں مرتہن اول نے ایک نالش بغرض نیلام دوبارہ جائیداد مذکور بایفائے اپنی ڈگری کے دائر کی - تجویز ہوئی کہ صرف یہی طریقہ اُس کے لئے موجود تہا اور وہ اپنی ڈگری کا ایفاء بموجب احکام دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہیں کرا سکتا تہا کیونکہ احکام شرائط اول ودوم دفعہ مذکور صرف اُن نیلامات سے متعلق ہیں جو باجرائے ڈگریات محض زرنقد ہوں حالانکہ جائیداد متنازعہ باجرائے ایسی ڈگری کے نیلام ہوئی ہے جسمیں اُسکی نیلام کا حکم تہا اور احکام شرط سوم مواخذجات مابعد سے متعلق ہیں نہ کہ مواخذات ماقبل سے (۳)

(ج) جب جائیداد غیر منقولہ ایسی ڈگری کے اجراء میں نیلام کیجائے جسمیں یہہ حکم مندرج ہو کہ جائیداد فلاں مواخذہ کی بیباقی کے لئے نیلام کیجائے تو زرثمن نیلام حسب ترتیب مفصلہ ذیل کے صرف کیا جائیگا - (۴)

اولاً - نیلام کے اخراجات کی بیباقی میں -

(۱) نمبر ۴۳ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۷ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۲۶ + (۴) بنگالہ میں بعلت بقایا مالگذاری کے اراضیات مقبوضہ یا حصص محال کے متعلق نیلام کی نسبت تصرف کے لئے دیگر قواعد مقرر ہیں - ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ (نمبر ۸ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۶۹ (۵)

(۲) [illegible]

ثانیاً - اُس زر دین اصل و سود کے ادا کرنے میں جسکا مواخذہ جایداد پر ہے -

ثالثاً - مواخذہ ہائے مابعد کے اصل و سود کے ادا کرنے میں اگر ایسے مواخذے ہوں - اور لگان جو بعوض سود کے ہو داخل دفعہ ہذا ہے دیکھو (انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۷) -

رابعاً - تقسیم رسدی درمیان اُن اشخاص کے جو ڈگریات زر نقد کی بمدیون پر رکھتے ہوں اور جنہوں نے جایداد مذکور کے نیلام سے پہلے درخواست جاری کرانیکی اپنی ڈگریات کے اُس عدالت میں داخل کی ہو جس نے ڈگری بحکم نیلام جایداد مذکور صادر کی تھی اور جنکی ڈگریاں ہنوز بیباق نہ ہوئی ہوں -

اگر وہ کل روپیہ یا جزو اُسکا ایسے شخص کو دیا جائے جو اُس کے لینے کا مستحق نہ تھا تو وہ شخص جو لینے کا مستحق ہو اُس شخص پر نالش واسطے جبراً واپس دلانے ایسے روپیہ کے دایر کر سکتا ہے -

اس دفعہ کی کوئی عبارت سرکار کے کسی حق میں خلل انداز نہو گی -

دفعہ ہذا صرف ایک قاعدہ ضابطہ کا ہے اور فریقین کے حقوق دیوانی پر مؤثر نہیں اُن کے حقوق کے انفصال کے لئے علیحدہ نالش ہو سکتی ہے (۱) یعنی اس دفعہ کا یہ منشا نہیں ہے کہ جو حقوق فریقین کو بذریعہ معاہدہ کے حاصل ہوں اُن میں دست اندازی کیجاوے یا وہ محدود کئے جاویں بلکہ محض یہ منشا ہے کہ جو امور مابین ڈگریداران و مدیون واحد کے جنکی حیثیت یکساں ہو اور جنکی نسبت کوئی قاعدہ اور طرح تجویز کرنے اُس طریقہ کا نہیں ہے جس سے زر ثمن نیلام حقیت اُن کے درمیان تقسیم کیا جائے پیدا ہوں طے کئے جاویں (۲) دفعہ ہذا اس قابل کرتی ہے کہ زر نیلام کو مطابق اُن حقوق فریقین کے تقسیم کیا جاوے جو کہ بوقت تقسیم کے موجود ہوں اور تقسیم سے یہ مراد نہیں ہے کہ اُس سے حقوق مذکور کا تصفیہ ہو جاتا ہے (۳) کسی ڈگریدار کا حصہ حاصل نکر سکنا مانع اس امر کا نہیں ہے کہ وہ کسی اور طور پر اپنی ڈگری کا اجرا کرا دے (۴) اور اس امر کے واسطے کہ ڈگریداران کے حقوق یکساں نہیں علیحدہ نالش ہو سکتی ہے (۵) گو کہ احکام دفعہ ہذا قرقی کی حد تک نہیں پہونچتے (۶) تاہم اگر کوئی قرضہ قرق کیا جائے تو اُسکا جایز انتقال بخلاف دوسرے ڈگریدار کے جسنے کہ حکم زیر دفعہ ہذا حاصل کیا ہو نافذ نہیں ہو سکتا (۷)

بذریعہ نیلام یا بطور دیگر | الفاظ "بذریعہ نیلام یا بطور دیگر" کی تعبیر کرنی چاہئے کہ انکی یہ مراد ہے کہ بذریعہ نیلام یا کسی اور کارروائی صیغہ اجرائے ڈگری کے جس کے واسطے مجموعہ ہذا میں حکم ہے (۸) جو روپیہ کہ مدیون ڈگری

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۷۶ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹ - (۳) " " الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۳ و ۳۱۴ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۵۵ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۷ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۵۳ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۷۰۲ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ (۷) " " بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۱ (۸) " " " " جلد ۳ صفحہ ۲۲۵ و " " " " جلد ۲۱ صفحہ ۹۰ -

زیر جراست بایفائے اُس ڈگری کے جو اُس کے اوپر بسواد اکرے وہ حسب منشا ر دفعہ ہذا ایسا زر بیعہ نہیں ہے جو بذریعہ نیلام یا بطور دیگر وصول ہوا ہو دفعہ ہذا کو اسطرح پڑہنا چاہئیے کہ گویا بعد لفظ "وصول ہو" کے الفاظ "جائیداد مدیون سے" مندرج ہیں (۱) "وصول" قرار دینے کے لئے وصول بذریعہ نیلام بصیغہ اجرا حسب حکمنامہ عدالت کے ہونا چاہئیے یا وصول ان طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے ہونا چاہئیے جو دفعات مجموعہ ہذا میں مقرر ہیں (۲) جو روپیہ مدیون کے مدیون نے سپرد کر دیا ہو وہ ایسا متصور ہونا چاہئیے کہ جو بذریعہ نیلام یا بطور دیگر بصیغہ اجرا ڈگری وصول ہوا (۳) اور وہ لگان جائیداد زیر قرقی کا جو رسیور مقرر کردہ بہ تحریک ڈگریدار نے وصول کیا ہو حسب منشا دفعہ ہذا "بصیغہ اجرا ڈگری سے بذریعہ نیلام یا بطور دیگر وصول شدہ" ہے (۴)

جب روپیہ وصول ہو | الفاظ "جب روپیہ وصول ہو" مندرجہ دفعہ ہذا کے واقعی یہ معنے ہیں کہ جب روپیہ اس طور سے وصول ہو کہ واسطے تقسیم درمیان ڈگریداروں کے مل سکے پچیس روپیہ فیصدی جملہ زر ثمن جو نیلام اجرائے ڈگری میں جمع ہو حسب منشائے دفعہ ہذا "روپیہ" نہیں ہے بلکہ محض ایک ڈپازٹ ہے اور اسلئے فوراً واسطے ادائے ڈگریداروں کے نہیں مل سکتا ہے - مقدمات انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۲ ممیز کئے گئے (۵) اس امر سے کہ با ستعمال اس اختیار کے جو دفعہ ۲۹۴ میں دیا گیا ہے بجائے اس کے کہ عدالت میں روپیہ فی الواقعہ ادا کیا جائے وہ مجرا کیا گیا معاملہ کی نوعیت واقعی ایسی تبدیل نہیں ہو جاتی کہ زر ثمن سے ایفائے قرضہ جات دیگر دائنان فارق کا نہ ہو سکے (۶)

ڈگریدار | ڈگریدار سے یہ مراد واقعی ڈگریدار ہے (۷) تا بلغ ڈگری زر داعلالت غیر متحققہ جسنے عدالت سے یہ درخواست کی کہ اُسکی تعداد متحقق کرے اور جائداد غیر منقولہ قرق کرے داخل منشار دفعہ ہذا ہے اور مستحق اس کا ہے کہ دائن فارق کے ساتھ اس مال میں جو وصول کر لیا گیا ہو حصہ رسدی پاوے (۸) لیکن معمولی دائن بموجب دفعہ ہذا اس روپیہ کے پانیکا مستحق نہیں ہے جو بذریعہ نیلام مکان یا عمارت مذکور بموجب اُس ڈگری کے وصول ہوا ہو جس کو کسی اور دائن نے بابت کرایہ کے جو اُسکا

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۸۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۰۹ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۷ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲ -
(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی ۶ صفحہ ۵۷ و ،، ،، مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ -
(۷) ،، ،، ،، جلد ۱۱ صفحہ ۲۴ (۸) ،، ،، مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ -

یا فتنی بابت مکان یا عمارت مذکور کے ہو (۱)

وصول ہونے سے پہلے | لغایت او خال چہارم ہی درخواست ہوسکتی ہے (۲) جب کوئی جائیداد کسی ڈگری کے اجرا میں نیلام ہو جائے تو پھر بطبق درخواست دوسرے ڈگری دار کے نیلام نہیں ہوسکتی (۳)

درخواست | درخواست حسب دفعہ ۲۳۵ ہونی چاہیے صرف سوال کافی نہیں ہے (۴) حصہ رسدی اُس صورت میں ملسکتا ہے جبکہ درخواست قبل از جمع کئے جانے عدالت میں زر ثمن جائیداد مقروقہ کے کیجاوے اور وہ درخواست تا حال فہرست مقدمات میں غیر منفصل ہو۔ چنانچہ جس صورت میں الف و ب و ج نے ڈگریات زر نقد ایک ہی مدیون کے برخلاف حاصل کی تھیں الف نے کچھ رقوم مملوکہ مدیون بقبضہ شخص ثالث بذریعہ حکم امتناعی کے قرق کرائیں بعد ب نے وہی رقوم اپنی ڈگری کے اجرا میں قرق کرائیں بعد اس کے کہ رقوم مذکورہ عدالت میں جمع کرائی گئیں (ج) نے اپنی ڈگری کے اجرا میں قرق کرائیں تجویز ہوئی کہ (الف) و (ب) رقوم مذکور کے باہم تقسیم کرانیکے مستحق تھے اور (ج) نہ تھا (۵) درخواست رجسٹر میں موجود ہو اور غیر طے شدہ ہو (۶) اگر ان تمام نے قرقی نکالی ہو (۷)

ایک ہی مدیون | بمقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۲ یہ منشا قائم کرنیکی تھی کہ ایک شخص جس نے ڈگری زر نقد کی بمقابلہ ایک مدیون ڈگری واحد کے حاصل کی ہے ایک اور شخص کے ساتھ جسنے ڈگری زر نقد کی بمقابلہ اُسی مدیون اور دیگر اشخاص کے حاصل کی ہے حصہ رسدی لینے کا مستحق ہے (۸) جس صورت میں کہ ڈگری دار نے ایک ڈگری بمقابلہ دو مدیونان ڈگری الف و ب کے حاصل کی ہے اور بعلت اجرائے ڈگری اُس ڈگری کے جائیداد مشترکہ ایسی مدیونان ڈگری مذکور کو قرق و نیلام کرایا ہے دیگر ڈگری دار جس کے پاس صرف ایک ڈگری بمقابلہ الف کے ہے اور جسنے واسطے اجرا کے درخواست بھی کی ہے از روئے احکام دفعہ ہذا زر نیلام میں حصہ رسدی پانیکے لئے دعوے کرنیکا مستحق نہیں ہے کیونکہ ڈگری بمقابلہ ایک ہی مدیون ڈگری کے نہیں ہے اور عدالت کو کارروائیات اجرا میں

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۲۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۷۹ و جلد ۵ صفحہ ۵۶۶ -
(۴) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۷ و جلد ۴ صفحہ ۳۰۸ -
(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶ -
(۷) " " کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۸۳ و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ -

مدیون نے ڈگری ستانر کے حصص جداگانہ کی تحقیق کرنیکا اختیار نہیں ہے (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۵ - زیر دفعہ ہذا ڈگریات زرنقد بلحاظ جنکے تقسیم کیگئی ہو ضرور ہے کہ ایک ہی مدیون کے برخلاف ہوں لہذا جس حال میں کہ ایک ڈگری بخلاف باپ کے ہو اور دوسری بخلاف پسر کے بحیثیت قایم مقامی متوفی باپ کے تو وہ ایک ہی مدیون کے برخلاف نہیں ہیں اور اس امر سے کچھہ فرق عاید نہیں ہوتا کہ مؤخرالذکر ڈگری بخلاف جایداد مدیون متوفی کے تھی (۲) لیکن جسحال میں کہ ایک ڈگری بخلاف باپ اور پسر دونوں کے ہو اور دوسری صرف بخلاف پسر کے کیونکہ اسوقت باپ فوت ہوگیا تھا تو ڈگریات مذکور حسب منشاء دفعہ ہذا ایک ہی مدیون ڈگری کے بخلاف ہیں (۳)

کس عدالت میں — کل کی ایک ہی عدالت میں درخواست ہونی چاہیے (۴) - درحالیکہ وہ جایداد جو بعلت اجراے ڈگری عدالت منصفی کے قرق ہو بموجب حکمنامہ قرقی مجریہ عدالت جج ماتحت کے قرق ہو یا ہوجاوے تو ڈگریدار عدالت منصفی کو ضرور ہے کہ بغرض اسکے کہ جایداد مذکور سے حسب دفعہ ہذا کے حصہ رسدی پاسکے عدالت موصوف سے یہ استدعا کرے کہ اُسکی درخواست عدالت جج ماتحت میں منتقل کیجاے مقدمات انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۵۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ پسند کئے گئے (۵) اور صاحب جج ضلع ایسا کرنیکے مجاز ہیں (۶) لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ کارروائیات اجرا کے عدالت اعلیٰ میں منتقل کرنیکی ضرورت نہیں ہے (۷) ایک ڈگریدار نے ایک ڈگری ہائیکورٹ سے برخلاف دو مدیونان ڈگری کے حاصل کی ڈگری مذکور کے اجرا میں اسسٹنٹ جج درجہ دوم نے منجملہ مدیونان کے ایک کی جایداد قرق کرکے حکم نیلام صادر کیا - ایک اور ڈگریدار نے جس نے ایک ڈگری صرف برخلاف اُس مدیون کے جس کی جایداد پہلے قرق ہوچکی تھی عدالت اسسٹنٹ جج درجہ اول میں حاصل کی تھی عدالت صادر کنندہ ڈگری بحق خود سے جایداد مقروقہ سابق کے قرق اور نیلام کئے جانیکا حکم حاصل کیا - بعدازاں اُسنے اسسٹنٹ جج درجہ دوم کے پاس درخواست حصہ رسدی زیر دفعہ ہذا گذرانی جو نامنظور ہوئی برطبق نگرانی بعدالت ہائیکورٹ تجویز ہوئی کہ وہ حصہ لینے کا مستحق نہتھا (۸) مدیون کی جایداد جو پہلے بعض ڈگریات محصلہ بعدالت سٹال خفیفہ کی اجرا میں قرق

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۹۴ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۹۴ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۲ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۵۷ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۶ و جلد ۵ صفحہ ۶۸۰ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۰ و جلد صفحہ ۵۵۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۳ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۵۶ و جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ -

کیجا چکی تھی ایک ڈگری صادرہ ہائیکورٹ کے اجرا میں عدالت مذکور سے بھی قرق کیگئی - ہائیکورٹ والے
بر طبق درخواست ڈگریداران ڈگری صادرہ خود کے کارروائیات اجرا بنالشات مطالبہ خفیفہ کے ہائیکورٹ
میں منتقل کیجانیکا حکم دیا اور نیز کہ جائیداد مقروقہ ہائیکورٹ سے وصول کیجانی چاہئے تجویز ہوئی کہ ڈگریداران
عدالت مطالبہ خفیفہ ڈگریداران عدالت ہائیکورٹ کے ساتھ جائیداد نیلام شدہ کے زرثمن میں حصہ رسدی
کے مستحق ہیں (۱) عدالت مطالبہ خفیفہ اور سپارڈینیٹ جج ایک ہی عدالت نہیں (۲) لیکن بمبئی (۳) اور مدراس
میں بھی اہم ا جملہ فیصلجات مختلف ہائیکورٹوں متعلق دفعہ ۲۹۵ و دفعہ ہذا پر غور کر کے یہ اصول قایم کیا جاتا
ہے کہ اگر مختلف ڈگریات صادرہ مساوی درجہ کے اختیار سماعت والی عدالتہائے کی ہوں تو درخواست
زیر دفعہ ہذا اس عدالت میں کرنی چاہئے جسنے قرقی پہلے کی ہو اور اگر ڈگریات غیر مساوی درجہ کی عدالتہائے کی
صادرہ ہوں تو اُس عدالت میں کرنی چاہئے جو اعلیٰ اختیار سماعت رکھتی ہو اور موخر الذکر صورت میں اگر
درخواست اجرا ادنے درجہ کی عدالت میں کیگئی ہو تو عدالت مذکور میں واسطے منتقل کردینے درخواست کے
بعدالت اعلی درخواست کرنی چاہئے (المولف)

ڈگری زرنقد ہر ڈگری جس کے ذریعہ سے روپیہ واجب الادا ہو اُس حد تک ڈگری زرنقد ہے گو از روے
ڈگری کے کوئی اور چارہ کار بھی عطا کیا گیا ہو اور قابض ڈگری زرنقد کو یہ استحقاق ہے کہ دعوے تقسیم رسدی
زر نیلام کا بشمول ڈگریداران صرف ڈگریات زرنقد کے کرے (۵) جہانکہ مرتہن نے ڈگری واسطے نیلام جائیداد
مرہونہ کے حاصل کی ہو تو وہ اپنا حق مرتہنی چھوڑ سکتا ہے اور حسب دفعہ ہذا کارروائی کر سکتا ہے (۶) اور
وہ اس امر پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ اولاً جائیداد مرہونہ پر اجرا کرائے (۷) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد
جلد ۱ صفحہ ۳۵ - ڈگری بر بنائے رہن بخلاف جائیداد مرہونہ اور نسبت بقایا کے ذات راہن سے جبکہ میعاد
واسطے انفکاک کے بھی بروئے ڈگری عطا کیگئی ہو ایک ڈگری زرنقد ہے اگر بعد نیلام جائیداد مرہونہ کے کچھ بقایا
رہجاوے اور راہن کی دیگر جائیداد ایک اور ڈگریدار نے قرق کرا کر نیلام کرالی ہو تو بقایا زیر دفعہ ہذا دیگر جائیداد
کے زرثمن سے وصول کیا جا سکتا ہے بصورت انکار اُسکی بابت نالش ہو سکتی ہے (۸) عدالت اُن اشخاص کو
جو نیک نیت ڈگریداران نہوں حصہ رسدی دلانے سے خارج کر سکتی ہے (۹) دفعہ ہذا میں کوئی عبارت

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹
صفحہ ۱۷۸ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۴۵ (۵) ,, ,, کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۷ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۹ و
جلد ۱۲ صفحہ ۸۰ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۸۱ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس
جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۵۴ -

ایسی نہیں ہے کہ جس سے ایسے مرتہن سے جس نے بربنائے اپنے رہن کے ڈگری حاصل کی ہو یہ استحقاق چھین لیا گیا ہو کہ اپنے راہن کی اُس جائیداد کو جو اُسکے رہن میں داخل نہیں ہے نیلام کرائے چنانچہ قابض ایسی ڈگری رہن کو جسمیں یہ حکم ہو کہ زر ڈگری جائیداد مرہونہ اور ذات راہن سے وصول کیا جائے یہ استحقاق ہے کہ دعوائے تقسیم رسدی کا حسب دفعہ ہذا کرے اور اُسپر یہ لازم نہیں ہے کہ اولاً ضمانت رہن کو نیلام کرائے اور اُسکو ختم کر دے (۱) جب کوئی مرتہن جسنے اپنی ڈگری بربنائے اپنے رہن کے حاصل کی کوئی جزو جائیداد کا جو اُسکے پاس رہن ہے نیلام کرائے اور اُسکو خود خرید کر لے تو اُس کو قبل اُسکے کہ وہ بمقابلہ راہن کارروائی مزید یا دعوئے تقسیم حصہ رسدی کا حسب دفعہ ہذا کرے اس امر کا ثابت کرنا لازم ہے کہ اُسکا روپیہ ہنوز باقی ہے اور جو جائیداد کہ اُسنے نیلام میں خرید کی اُسکی قیمت مناسب وصول ہوئی ہے محض یہ امر کہ جائیداد نیلام ہوئی ہے واسطے ثبوت اس کی مالیت کے کافی نہیں ہے اور اُسکی تحقیقات اُس عدالت کو جس سے درخواست واسطے اجرائے مزید ڈگری کے یا دلا پانے حصہ رسدی کے کیجائے نہایت احتیاط سے کرنی چاہیئے (۲) ڈگری جو حسب دفعہ ۸۶ - ایکٹ دیوالیہ ہند صادر کیگئی ہو اسکا اجرا حسب احکام دفعہ ہذا ہونا چاہیئے (۳) اس امر سے کہ ڈگری سادہ بربنائے ایسے تمسک کے حاصل کیگئی جسمیں جائیداد رہن تھی حق کفالت اُس جائیداد کا زائل نہیں ہوتا مدعی کو استحقاق ہے کہ بموجب تمسک و نیز بموجب ڈگری کے اپنا استحقاق ثابت کرے (۴)

نالش | وہ بنائے نالش جو کہ دفعہ ہذا کے فقرہ اخیر سے پہلے فقرہ میں مندرج ہے اُسوقت تک پیدا نہیں ہوتی ہے کہ روپیہ فی الواقع اس شخص کو ادا کیا جائے کہ جس کی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ وہ اُسکی پانیکا مستحق نہیں ہے اور اگر نالش کوئی ایسا شخص دائر کرے جو یہ دعوئے رکھتا ہو کہ اُسکو حسب دفعہ ہذا یہ استحقاق ہے کہ اُسکو زر نیلام سے حصہ دیا جاوے اور وہ دعوئے دلا پانے حصہ مذکور کا اُس دوسرے شخص سے جسکو زر نیلام مذکور کے ادا کرنیکا حکم ہوا ہے کرے قبل اس کے زر مذکور اُس شخص دیگر کو فی الواقعہ ادا کیا جائے تو نالش قبل از وقت ہے اور ڈسمس ہونی چاہیئے (۵) نالش واسطے اس امر کے کہ جو شخص روپیہ اجرائے ڈگری میں لیگیا ہے مستحق حصہ رسدی تنہا ہو سکتی ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۲۴ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ - اور ایسی نالش میں تمام اشخاص متعلقہ حصہ رسدی فریق ہونے چاہئیں (۷) اور نالش واسطے واپس دلا پانے اس زر ثمن نیلام کے جو ہر شخص کو ادا کیا گیا ہو جو اُسکو لینے کا مستحق نہیں ہو سکتا ہے (۸) اور نیز بجانب خریدار نیلام واسطے واپسی روپیہ کے اُس شخص کے برخلاف جو زر روپیہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۷ (۴) ,, ,, ,, جلد ۹ صفحہ ۲۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ (۶) ,, ,, کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۳ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴ -

لے گیا ہو بربنائے اسوجہ کے کہ مدیون کو جایداد میں بروقت نیلام جایداد کوئی قابل نیلام حق حاصل تھا ہو سکتی ہے (۱)

تقدم کفالت ہائے معنے دفعہ ہذا کے یہ ہیں کہ جبکہ جایداد غیر منقولہ بعلت اجرائے ڈگریات نیلام ہو اور حکم نیلام واسطے ادائے کفالتوں کے تو زر نیلام واسطے ادائے کفالتوں کے بلحاظ تقدم کے صرف کیا جاویگا (۲) اگر عدالت نے اس جایداد کو بطور ضمانت کے قبول کر لیا ہو تو ایسی مہ داری بالعد کی کل قرقی ہائے اور دیون پر سبقت رکھیگی (۳) بعض جایداد منقولہ باجراء ڈگریات مصدرہ عدالت مطالبہ خفیفہ احمد آباد کے قرق کیگئی بعد قرقی لیکن قبل نیلام جایداد مقروقہ کے دیگر داینان مدیون مذکور نے ڈگریات برخلاف مدیون مذکور . . . . بعدالت سبارڈینیٹ جج مقام مذکور حاصل کیں اور اپنی ڈگریات کے اجرا میں جایداد مذکور کے قرق کیجانیکی درخواست کی۔ چنانچہ سبارڈینیٹ جج نے اسکو قرق کر کے ایک حکم امتناعی جج عدالت مطالبہ خفیفہ کے نام جاری کیا بعد نیلام کے قابضان ڈگریات محصلہ بعدالت سبارڈینیٹ جج سے اس روپیہ میں حصہ رسدی کا دعوے کیا جو عدالت مطالبہ خفیفہ نے وصول کیا تہا تجویز ہوئی کہ وہ حصہ رسدی کے مستحق نہ تھے تا وقتیکہ ڈگریات عدالت مطالبہ خفیفہ کا ایفا ہو جائے (۴)

مواخذہ (الف) نے بعض جایداد اولاً (ب) کے پاس جولائی ۱۸۶۸ء میں اور پہر (ج) کے پاس مارچ ۱۸۶۸ء میں اور پہر وہی جایداد (ب) کے پاس نومبر ۱۸۶۸ء میں رہن کی۔ (ب) نے بربناء اپنی ہر دو رہن ہائے کے نالش کر کے ڈگری نیلام حاصل کی اور جایداد کو نیلام کرایا۔ بعد نیلام (ج) نے ایک ایسی ہی ڈگری بربنائے رہن خود کے حاصل کی اور اپنی نالش میں بنا کامیابی سے یہ درخواست کی کہ اسکی ڈگری کا ایفا زرثمن میں سے بعد اسکے کہ (ب) کا رہن ۱۸۶۸ء ادا کیا جاوے کرایا جاوے ایک نالش فقرہ اخیر سے پہلے فقرہ دفعہ ہذا کے بموجب واسطے دلایانے اس تعداد کے دایر کی جو (ب) نے بابت رہن نومبر ۱۸۶۸ء کی حاصل کر لی تہی۔ تجویز ہوئی کہ (ج) بوجہ اس کے کہ اسکا رہن مقدم ہے مستحق کامیابی ہے (۵) قرقی سے کوئی حق یا مواخذہ جایداد پر حق داین قارق بمقابلہ دیگر داینان کے پیدا نہیں ہوتا (۶)۔

اختیار سماعت ایسی نالش قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ نہیں ہے (۷) لیکن دیکھو فیصلہ سابقہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۵۔

دیوالہ بعد دیئے جانے درخواست دیوالہ کے اور صادر کیئے جانے حکم سپردگی کے مدیون کی جایداد قرق نہیں ہو سکتی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۳ و جلد ۵ صفحہ ۷۷ ۵ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۷۰۔
(۳) نمبر ۶۰ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۷۲ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۷ ۵
(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ (۷) ایکٹ ۹ ۱۸۸۷ء ضمیمہ ۲ (۲۶) و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۷۰۔

البتہ ڈگریداران درخواست تقسیم حصہ رسدی کر سکتے ہیں (۱) ایک حکم زیر دفعہ ہذا صرف اُن حقوق پر مؤثر ہوتا ہے جو اُس وقت موجود ہوں۔ مدیون کے دیوالیہ ہو جانے سے تاریخ دیوالہ سے جدید واقعات پیدا ہو جاتے ہیں مگر ان رقوم کی نسبت جو قبل دیوالہ کے واجب الادا ہوئی ہوں حکم زیر دفعہ ہذا سے ایسے حقوق پیدا ہوتے ہیں جن میں دیوالہ سے کوئی فرق نہیں آتا (۲)

ریسیور زیر دفعہ ہذا ریسیور بلا رضامندی ڈگریدار بدیں ہدایت کہ ڈگریداران کو روپیہ بحصہ رسدی ادا کرے مقرر کیا جا سکتا ہے لیکن اُسے بجز ڈگریداران کے کسی اور شخص کے دعوے کے ایفا کے واسطے ہدایت نہیں کی جا سکتی (۳) تقرر ریسیور بجانب عدالت بہ تحریک ڈگریدار ایک کارروائی اجرائے ڈگری ہے (۴)

میعاد حکم حسب دفعہ ہذا شعر نامنظوری درخواست ڈگریدار بابت تقسیم حصہ رسدی اُس روپیہ کے جو بذریعہ نیلام یا اور طور پر بصیغہ اجرائے ڈگری وصول ہوا ہو حسب دفعہ ۱۳ ایکٹ میعاد ایک حکم کسی اور کارروائی میں بجز نالش کے نہیں ہے (۵) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۹۔ حکم مشعر تقسیم چونکہ ایک کارروائی بنالش ہے لہذا اُس سے مد ۱۳ ضمیمہ ۲ ایکٹ میعاد متعلق نہیں ہوتی (۶)

نگرانی نگرانی نہیں ہو سکتی (۷) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۸ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵۔

اپیل احکام دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں ہیں (۸)

(ب) قواعد متعلقہ جائیداد منقولہ[۱]

قواعد در خصوص دستاویزات قابل خرید و فروخت کے اور حصص عام کمپنیوں کے

دفعہ ۲۹۶ - اگر جائیداد نیلام ہونیوالی از قسم دستاویز قابل خرید و فروخت ہو یا حصہ کسی عام کمپنی یا جماعت سند یافتہ کا ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ بجائے صادر کرنے حکم نیلام عام کے ویسی دستاویز یا حصہ مذکورہ بالا کو مطابق نرخ

---

[۱] دفعات ۲۹۶ لغایت ۳۰۳ (شمول ان دونوں دفعات کے) مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہیں۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۷

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۵ (۳) مارشل رپورٹ صفحہ ۲۶۱ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۷۷

(۵) ،، بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸ و دنمبر ۶۵ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی نوٹس ۱۸۹۵ء صفحہ ۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۲۔

(۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۶۳ و ۲۳۱ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۴ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۰ (۸) انڈین لا رپورٹ

بازار اُس وقت کے معرفت دلال کے فروخت کرنیکی اجازت دے۔

دفعہ ہذا کے موافق عدالت پر یہ امر لازمی نہیں ہے کہ معرفت دلال فروخت کرے بلکہ ایسا کرنا یا نہ کرنا عدالت کا اختیار ہے چند ووٹوں کے نیلام میں نمبر اور تعداد ووٹوں کی درج اشتہار نہیں ہوئی تھی اور نہ ووٹ عدالت میں وقت نیلام کے موجود تھے بلکہ صرف صاحب کلکٹر کے پاس تھے تجویز ہوئی کہ اگرچہ یہ بیضابطگی ہے چونکہ کچھ نقصان نہیں ہوا تھا لہذا نیلام قابل منسوخی نہیں (۱)

ادائے زر بابت دیگر جائداد منقولہ کے جو نیلام ہو۔

دفعہ ۲۹۷ - درصورت اور جائداد منقولہ کے قیمت ہر لاٹ کی وقت نیلام یا جس قدر جلد بعد نیلام کے اہلکار عامل نیلام حکم دے داخل کرنی ہوگی۔ اور درصورت نہ داخل کرنے کے وہ جائداد فوراً پھر نیلام پر چڑھائی جائیگی اور نیلام کیجائیگی۔ بعد ادائے زر ثمن کے اہلکار عامل نیلام ایک رسید اُسکی بابت دیگا اور نیلام قطعی ہو جائیگا۔

ہٹ جائداد منقولہ نہیں (۲) چونکہ عدالت سطانیہ خفیفہ کو جائداد غیر منقولہ میں کسیطرح کا اختیار نہیں ہے اسواسطے جو نیلام ہٹ کا عدالت خفیفہ نے کیا ہے اس سے خریدار کو کچھ حاصل نہیں ہوا (۳) ریل اُرٹنگی کلیں اور انجن اور کراہے فکسچر میں مال و اسباب نہیں ہے (۴) جب زر نیلام جائداد منقولہ کا ادا ہو جائے تو نیلام مختتم ہو جاتا ہے اور کسی بیضابطگی کیوجہ سے قابل منسوخی نہیں ہوتا (۵) لیکن جب (الف) کی جائداد اجرائے ڈگری موسومہ (ب) میں نیلام ہو جائے تو (الف) کو خریدار سے جائداد بطور مرہونہ اُسکی قیمت کے لینے کا اختیار ہے اسواسطے کہ اس جائداد میں (ب) کا حق صرف نیلام ہوا ہے (۶) افسر نیلام کو اختیار ہے کہ خریدار کو مہلت مناسب ادائے زر نیلام کی دے (۷) احکام دفعہ ۲۹۳ مجموعہ ہذا جنکی رو سے خریدار نیلام جو قاصر رہا ہو اس کمی قیمت کا ذمہ وار ہے جو باعث نیلام مکرر کے ہو تمام نیلاموں سے متعلق ہیں خواہ وہ جائداد منقولہ کے ہوں یا غیر منقولہ کے اور نیز اُن نیلاموں پر جو حسب دفعات ۲۹۰ و ۳۰۶ و ۳۰۸ عمل میں آویں (۸) ناظر عدالت کا اجرائے ڈگری میں سلسلہ نیلام کرنا ایک ایسا انتظام ہے جو ملازم سرکاری بہ نفاذ اپنے کار منصبی کے کرتا ہے لہذا موجب دفعہ ۱ فقرہ (ب) کے اسپر اثر ایکٹ اسلحہ ہند ۱۸۷۸ء کا نہیں پہنچتا اسلیے عدالت کیلئے جو حکم ایسے نیلام کا دے یہ قرین مصلحت ہے کہ اطلاع نیلام کی اور خریدار کے نام اور پتہ کی حسب منشاء دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کے مجسٹریٹ ضلع یا اُس عہدہ دار پولیس کو جو قریب ترین پولیس اسٹیشن کا افسر ہو کر دے (۹)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۵۲ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۸ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۰۹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۴۶ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۱۴ (۷) الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۳۰ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۲۷ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۱۸۔

بیضابطگی سے جایداد منقولہ کا نیلام ناجایز نہوگا مگر شخص ضرر رسیدہ نالش کرسکتا ہے

دفعہ ۲۹۸ - جایداد منقولہ کا نیلام اُسکی مشتہری یا تعمیل میں بیضابطگی ہونیکے سبب سے ناجایز نہو جائیگا - لیکن اگر کسی شخص کو ایسی بیضابطگی سے جو کسی اور شخص کی جانب سے واقع ہوئی ہو ضرر پہونچے تو اُسکو اختیار ہے کہ وہ واسطے وصولیابی ہرجہ یا (اگر وہ شخص خریدار ہو) بابت ملنے اُس خاص جائیداد اور بابت اُس ہرجہ کے جو اُس کے نہ ملنے کے باعث عاید ہوا ہو اُس کے نام نالش دایر کرے -

کوئی بیضابطگی نیلام جایداد منقولہ کی نیلام کو منسوخ نہیں کرتی لیکن شخص ضرر رسیدہ منسوخی نیلام کیواسطے دعوے کرسکتا ہے اگر کوئی حق اسکو اشتہار نیلام سے پیدا ہو (۱) یا واسطے معاوضہ کے تمام مقدمات میں (۲) جس حالت میں جایداد ازاں (الف) باجراے ڈگری موسومہ (ب) قرق ہوکر نیلام کیگئی تھی تو یہ ہوا کہ (الف) مستحق ہے کہ مشتری نیلام پر بازیافت جایداد منقولہ خاص کی یا اسکی قیمت کی بابت دعوے کرے مشتری جایداد منقولہ بہ نیلام موقوعہ اجراے ڈگری ایک استحقاق قطعی بلا مواخذہ بہ نسبت جایداد حاصل نہیں کرتا اور اصل امر واقعہ سے کہ اصل مالک سے ایک چارہ کار بذریعہ نالش ہرجانہ بخلاف ڈگریدار بابت قرق و نیلام کرانیکے رکھیگا اُسکو ارجاع نالش بازیافت خود جایداد سے بنام مشتری نیلام کے محروم نہیں کرتا (۳) شخص ضرر رسیدہ کا چارہ خریدار تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ڈگریدار سے بھی ہرجہ پاسکتا ہے (۴) نالش نمبری نہیں ہوسکتی اجراے ڈگری میں فیصلہ ہونا چاہیئے (۵)

بیضابطگی نہیں

اشتہار نیلام میں ترک کرنا قیمت جایداد کا (۶) یا اشتہار نیلام کا مدیون پر تعمیل نکرنا یا اُس گاؤں میں جہاں وہ رہتا ہے نہ بھیجنا (۷) بیضابطگی نہیں ہے - لیکن مدیون متوفی کے قایممقام کو جو قبل از نیلام فوت ہوگیا ہو شامل مسل نکرانا بیضابطگی ہے جسکی بناء پر نیلام منسوخ ہوسکتا ہے (۸)

حوالگی جایداد منقولہ کی جو واقعی ضبط ہوئی ہو

دفعہ ۲۹۹ - اگر جایداد نیلامی کوئی دستاویز قابل خرید و فروخت کے ہو یا اور جایداد منقولہ ہو اور ضبطی واقعی اُسکی عمل میں آئی ہو تو بھی جایداد خریدار کے حوالہ کرنی ہوگی -

(دیکھو شرح زیر دفعہ ۳۰۰)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۴ و ۲۶۶ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۱ والہ آباد رپوٹ جلد ۷ صفحہ ۲۸ (۳) نمبر ۸۲ ۱۸۸۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) ویکلی رپوٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۰ - (۵) نمبر ۱۴ ۱۸۷۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) ویکلی رپوٹ جلد ۲ صفحہ ۶۰ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴ -
(۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹ -

دلایا جانا اُس جائیداد منقولہ کا جسکا مدیون ڈگری بہ تبعیت مواخذہ مستحق ہے

دفعہ ۳۰۰ - جب جائیداد نیلامی از قسم جائیداد منقولہ کے ہو جسپر مدیون ڈگری کو استحقاق اس قید سے ہو کہ کوئی اور شخص اُسپر قبضہ رکھے تو خریدار کو جائیداد مذکور اسطور سے دلائیجائیگی کہ شخص قابض جائیداد مذکور کو اطلاع[۵۱] دیجائے کہ جائیداد مزبور کسی شخص کو سوائے خریدار نیلام کے قبضہ نہ دے -

سپردگی دیون کی اور حصص کی عام کمپنیات میں -

دفعہ ۳۰۱ - اگر جائیداد نیلامی از قسم دین کے ہو جس کے اطمینان کے لئے کوئی دستاویز قابل خرید و فروخت نہ لکھی گئی ہو یا حصہ کسی عام کمپنی کا ہو تو سپردگی اُس کی بذریعہ حکم تحریری[۵۲] عدالت مشعر اس امتناع کے عمل میں آئیگی کہ دائن زر قرضہ یا اُسکا سود وصول نکرے اور مدیون بجز خریدار کے اور کسی شخص کو زر قرضہ مذکور ادا نہ کرے یا یہ کہ وہ شخص جس کے نام سے حصہ مذکور ہو حصہ مذکور کو بجز خریدار کے کسی اور شخص کے ہاتھ منتقل نہ کرے اور نہ کچھ حصہ منافع یا اُس کے سود کا بابت اُسکے لے اور منیجر یا سکرٹری یا کوئی اور عہدہ دار مناسب ایسی کمپنی کا کسی اور شخص کے ہاتھ بجز خریدار کے ویسا انتقال نہ ہونے دے اور نہ کچھ منافع وغیرہ مذکور ادا ہونے دے -

قیاس تعمیل حکم دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۴۶ -

انتقال دستاویزات قابل خرید و فروخت اور حصوں کا -

دفعہ ۳۰۲ - اگر لکھنا عبارت انتقال یا دستاویز انتقال کا منجانب اُس فریق کے جس کے نام کوئی دستاویز قابل خرید و فروخت یا کسی کمپنی عام کا حصہ لکھا ہوا ہو واسطے انتقال اُس دستاویز یا حصہ کے مطلوب ہو تو جائز ہے کہ جج ایسی دستاویز کی پشت پر یا حصہ کے سر٘ٹیفکیٹ پر عبارت انتقال لکھدے یا کسی اور ایسی دستاویز کی تکمیل کرے جو ضروری ہو -

نمونہ عبارت انتقالی یا تکمیل کا حسب ذیل یا مثل اُس کے ہوگا یعنے "زید کے دستخط معرفت خالد عدالت فلاں کا جج (یا جیسی صورت ہو) بنالش بکر بنام زید" -

جبتک کہ دستاویز یا حصہ مذکور کا انتقال ہو عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو واسطے وصول سود یا حصہ منافع کے جو بابت اُس کے یافتنی ہو اور اُسکی رسید پر دستخط کر دینے کے لئے بذریعہ حکم کے مقرر کرے اور اسطرح کی عبارت انتقالی ثبتہ یا دستاویز تکملہ یا رسید دستخطی واسطے تمام اغراض کے مثل ثبتہ یا تکملہ یا دستخطی خود اُسی فریق کے جایز اور ناطق ہوگی -

---

[۵۱] اطلاع کے نمونہ کے لئے - ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱۴۶ -

[۵۲] حکموں کے نمونوں کے لئے - ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱۴۷ و نمبر ۱۴۸ -

لئے کا حکم دیگر جایداد کی صورت میں۔

دفعہ ۳۰۳ - در صورت کسی ایسی جایداد منقولہ کے جسکا قرق کیا جانا بعد بیع ہو نہیں کیا گیا عدالت کو جایز ہے کہ مشتری کو یا جسے وہ نامزد کرے ویسی جایداد کے لئے کا حکم دے اور ڈگری کے مطابق ویسی جایداد ملیگی۔

(ج) قواعد متعلقہ جایداد غیر منقولہ[1]

دفعات ۳۰۴ لغایت ۳۲۹ جملہ نیلام ہائے جایداد غیر منقولہ سے متعلق ہیں (۱) بخلاف دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۰۔

نیلام اراضی کا حکم کون کون عدالت کر سکتی ہے

دفعہ ۳۰۴ - نیلام جایداد غیر منقولہ کا بصیغہ اجرائے ڈگری بجز عدالت مطالبات خفیفہ کے ہر عدالت کے حکم سے ہو سکتا ہے۔

جس ڈگری میں اراضی بغرض ایفاء مطالبہ ڈگری کے مکفول ہو اُسکا نیلام مطابق جایداد غیر منقولہ کے ہوگا (۲) بخلاف دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۴۴ - لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۴۵ - و جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ - خریدار نیلام جایداد غیر منقولہ بذریعہ عدالت خفیفہ کوئی حق نہیں خریدتا (۳) معمولی عدالت دیوانی اپنے اختیار سے باہر نیلام کر سکتی ہے (۴) دیکھو دفعہ ۲۲۳۔

جایداد غیر منقولہ

تمسک کفالتی جایداد غیر منقولہ نہیں (۵) درخت فصل ایستادہ جایداد غیر منقولہ ہیں (۶) نیز دیکھو دفعہ ۳ نمبر ۲۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء استحقاق انفکاک بھی جایداد غیر منقولہ ہے (۷)

ملتوی رکھنا نیلام اراضی کا تاکہ مدیون ڈگری زر ڈگری بیباق کر سکے

دفعہ ۳۰۵ - جب حکم واسطے نیلام جایداد غیر منقولہ کے صادر ہوا اگر مدیون ڈگری عدالت کو مطمئن کر سکے کہ وجہ اسپر بھروسے باور کرنیکی ہے کہ ڈگری کا مطالبہ بذریعہ رہن یا استاجری یا بیع خانگی کسی جایداد یا اُس کے جزو کے یا مدیون ڈگری کی کسی اور جایداد غیر منقولہ کے وصول ہو سکتا ہے تو عدالت مجاز ہے کہ بر طبق گذرانے درخواست مدیون ڈگری کے اُس جایداد کے نیلام کو جو نیلام کے حکم میں مندرج ہو کسی عرصہ تک جو عدالت کو مناسب معلوم ہو ملتوی

[1] دفعات ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۲۲ تا ۳۲۶ بنگالہ میں وصولیابی لگان کی نالشوں سے متعلق نہیں ہیں۔ ملاحظہ طلب بنگال کی اراضی رعیتی کے ایکٹ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۶۸ (الف)۔ (۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۶۹ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۰۹ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳ (۵) الہ آباد رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۲۹ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۹۲ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴ و جلد ۵ صفحہ ۶۵ و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ (۷) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۶۔

رکھے تاکہ مدیون ڈگری روپیہ کی سبیل کر سکے ۔

مدیون ڈگری کو سرٹیفکٹ ملیگا — ایسی صورت میں مدیون ڈگری کو ایک سرٹیفکٹ عدالت سے ملیگا جسمیں اسکو اختیار دیا جائیگا کہ وہ باوصف مندرج ہونے کسی اور حکم کے دفعہ ۲۷۶ میں ایک میعاد معین کے اندر جو سرٹیفکٹ میں درج ہوگی رہن یا مستاجری یا بیع حسب درخواست عمل میں لائے ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ جو کچھ روپیہ ویسے رہن یا مستاجری یا بیع کی بابت واجب الادا ہوں وہ عدالت میں داخل کئے جاینگے اور مدیون ڈگری کو نہ ملینگے ۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ کوئی رہن یا مستاجری یا بیع جو حسب دفعہ ہذا عمل میں آئے ناطق نہوگا تاوقتیکہ عدالت سے اسکی منظوری نہ ہو ۔

التوا رکرنا عدالت کے اختیار تمیزی میں ہے (۱) اختیارات دفعہ ہذا کو عمل میں لانے میں عدالت کو معقول طور سے کام کرنا چاہئیے جبتک مدیون ڈگری وجہ معقول بیان نہ کرے نیلام کو ملتوی نکرنا چاہئیے (۲) اور دیکھنا چاہئیے کہ ڈگریدار کا کچھ ہرج نہیں ہے (۳) اگر مدیون بادائے سود التوا رنیلام کرانا چاہے اور ڈگریدار منظور کرے تو ایسی شرط کی تعمیل اجرائے ڈگری میں کرائی جا سکتی ہے (۴) اور زمانہ معقول واسطے التوا کے ہونا چاہئیے (۵) تین یا چھ ماہ میعاد معقول ہے (۶) ایک سال معقول نہیں (۷) عدالت کو خود جائیداد کے پٹہ پر یا رہن کرنیکا اختیار نہیں (۸) جب ایکدفعہ جائیداد اخیر نیلام ہو جائے اور نیک نیتی سے بولی بھی بولی جائے تو عدالت کو نیلام کے ملتوی کرنیکا مدیوں کے اس بیان پر کہ بذریعہ انتقال خانگی زیادہ قیمت وصول ہوگی اختیار نہیں ہے اور جبتک کہ وہ اس امر کا ثبوت نہ دے اسوقت تک کسیطرح نیلام ملتوی نہیں ہو سکتا (۹) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ - یہ دفعہ متعلق نہیں ہے اس ڈگری سے جسمیں ہدایت ہو کہ جائیداد مرہونہ بابت قرضہ رہن نیلام کیجائے (۱۰) بصورت رہن کرنے جائیداد نابالغ کے منظوری اس عدالت کی حاصل کرنی چاہئیے جسنے کہ نابالغ کا ولی دوران مقدمہ مقرر کیا ہو (۱۱)

دفعہ ۳۰۶ — ضمانت خریدار کیطرف سے جائیداد غیر منقولہ کی بابت — جب جائیداد غیر منقولہ اس باب کے بموجب نیلام کیجائے تو اس شخص کو جو خریدار نیلام قرار دیا جائے بلفور خریدار قرار پانے کے اپنی بولی کی تعداد پر

(۱) انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۷ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۳ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰ (۵) مدراس رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۱۴۵ (۶) صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۰۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۲ (۷) الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱ (۸) ویکلی رپورٹ متفرق ۱۸۶۴ء صفحہ ۵ (۹) آگرہ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ از متفرق (۱۰) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۹۵ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۷ -

پچیس روپیہ سیکڑہ عہدہ دار نیلام کنندہ کے پاس اُسی وقت جمع کرنا ہوگا - اور درصورت جمع نہ کرنے کے جائداد فوراً پھر نیلام پر چڑھائی جائیگی اور نیلام کیجائیگی -

افسر عامل نیلام قبل منظوری بولی کے ادخال پر اصرار نہیں کرسکتا لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ بولی بولنے والا بمقدور اور جھوٹی بولی بولتا ہے تو عامل نیلام کو اس بولی بولنے والے کی حیثیت و نیت کا تحقیق کرنا قبل منظوری بولی کے جائز ہے (۱) اور بموجب دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند جھوٹی بولی بولنے والا بوجہ مزاحمت نیلام قابل سزا ہے (۲) جو افسر حسب دفعہ ہذا دوبارہ نیلام کرے اُس کو یہ ضرور نہیں ہے کہ بولی کو اس تعداد سے شروع کرے جو خریدار قاصر کی آخری بولی تھی لیکن اگر وہ شخص جس کی بولی تھی اپنی پر پابند ہونیکو رضامند ہو تو ہو سکتا ہے اگر وہ منظور کرے تو نیلام از سر نو شروع ہوگا (۳) یہ ضرور نہیں ہے کہ دوبارہ نیلام اُس روز ہو جس روز پہلا ہوا تھا اور نیلام مکرر میں بموجب دفعہ ہذا پہلا خریدار وہ فرق ادا کریگا جو نیلام اول اور دوم میں ہو (۴) دیکھو دفعہ ۲۹۴ - ڈگریدار جو نیلام میں بولی بولے اس کو معمولی روپیہ جمع کرنا ہوگا (۵) اگر ڈگریدار مرتہن جائداد کو نیلام میں خرید کرے اور زر خرید مساوی تعداد ڈگری کے ہو تو پھر ۲۵ فیصدی داخل کرنا ضروری نہیں ہے اُس کو صرف فیس نیلام داخل کرنی چاہئیے - ۲۵ فیصدی کی ذمہ واری صرف اُس صورت میں ہوگی جبکہ زر ڈگری رہن کے حق گرنٹ سے کم ہو (۶) تاوقتیکہ تمام اشخاص جنکا تعلق ہو نقد نہ جمع کرنے پر رضامند ہوں (۷) - عدالت پر لازم ہے کہ اس امر کی تجویز کرے کہ آیا بیعانہ حسب ضابطہ جمع ہوا ہے یا نہیں اگر نہیں تو خریدار ذمہ وار اس کمی کا ہے جو زرثمن نیلام ثانی میں ہوئی ہو (۸) اگر جمع نہیں ہوئی تو کوئی نیلام نہیں ہے (۹) نہ جمع کرنا ۲۵ روپیہ فیصدی اور نہ لینا عہدہ دار عامل کا ایسی بیضابطگی ہے جس کی تحقیقات حسب دفعہ ۳۱۱ ہوسکتی ہے نالش نمبری جائز نہیں (۱۰) جب نیلام سے کمی قیمت معلوم ہو تو نیلام صرف بیضابطہ ہے کالعدم نہیں (۱۱)

اپیل حکم مشعر ڈسمسی درخواست ڈگریدار کہ مشتری اول سے کمی جو مکرر نیلام کے باعث ہوئی ہے وصول کی جائے قابل اپیل ہے (۱۲)

---

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۳۲۸ (۲) ویکلی رپورٹ متفرق سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۴ (۵) ویکلی رپورٹ متفرق سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۰ (۶) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۷) کلکتہ لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ - (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۵۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۸ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۳۳ (۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۷ -
(۱۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۹ -

کل زر کے ادا کا وقت

دفعہ ۳۰۷ - خریدار نیلام کو لازم ہے کہ روز نیلام سے پندرہویں دن علاوہ روز نیلام کے قبل برخاست عدالت کل زرثمن داخل کرے یا اگر پندرہویں دن اتوار یا کوئی روز تعطیل کا واقع ہو تو پندرہویں دن کے بعد جس روز پہلے کچہری کھلے اُسی دن داخل کرنا ضرور ہے۔

پندرہ روز کے شمار کرنے میں روز نیلام شامل نہیں ہے (۱) دفعہ ۲۹۳ مجموعہ ہذا خریدار قاصر سے متعلق ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۔

روز تعطیل | وہ عرصہ جسمیں عدالت باعث تعطیل کلاں کے بند ہو حسب منشاء دفعہ ہذا تعطیل عام کا دن نہیں ہے وہ ایام جنمیں دفتر کھلا ہو اور زرثمن جائداد خرید کردہ برطبق نیلام عدالت ادا کیا جاسکتا ہو ایام دفتر ہیں (۳)

ادائگی بعدالت | ڈاکخانہ ایک حصہ عدالت یا نائب عدالت نہیں ہے اگر خریدار نیلام زرثمن بوساطت ڈاکخانہ کے ارسال کرنا چاہے تو اُس کو چاہئے کہ مطابق دیگر طریقہائے ترسیل زر کے اُس کو ایسے طریق پر ارسال کرے کہ وہ عدالت میں بغرض تعمیل احکام دفعہ ہذا کے میعاد کے اندر پہنچے وہ وقت ادائگی بہ ڈاکخانہ کو بطور وقت ادائگی بعدالت کے متصور نہیں کرسکتا (۴) متعلق دفعہ ہذا ملاحظہ ہو سرکلر آرڈر نمبر ۱۸ و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۱ء ہائیکورٹ مغربی و شمالی و سرکلر نمبر ۳۲ مورخہ ۱۹ جون سنہ ۱۸۸۲ء حکام بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی۔

طریقہ کارروائی عدم ادائے زر کی صورت میں۔

دفعہ ۳۰۸ - اگر روپیہ میعاد مندرجہ دفعہ ملحقہ بالا میں داخل نکیا جاوے تو زر امانت بعد ادا کرنے خرچہ نیلام کے سرکار میں ضبط ہوگا - اور وہ جائداد دوبارہ نیلام کی جائیگی - اور خریدار قاصر کا کچھہ استحقاق نسبت جائداد یا کسی جزو زرثمن نیلام مابعد کے باقی نہ رہے گا۔

داخلہ مطالب دفعہ ہذا ادائگی بہ خزانہ سرکاری ادائگی بعدالت کے متساوی ہے (۵) زیر دفعہ ہذا حکم ضبطی ایک امانت پچیس فیصدی کا جو زرخرید پر بجانب خریدار جائداد غیر منقولہ بااجرائے ڈگری ادا کیا جاتا ہے اگر ۱۵ روز کے اندر جب کہ جائداد حسب دفعہ ۳۰۷ نیلام ہوچکی ہو پوری تعداد داخل کرنے میں ناکامیاب ہے کوئی اپیل نہیں ہوسکتا (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۷ - اگر خریدار نیلام خود ڈگریدار ہو تو حکم ضبطی کا نہیں ہوسکتا اور نیز حکم مشعر منسوخی نیلام اصدار حکم مکرر نیلام حسب دفعہ ہذا کے نگرانی نہیں ہوسکتی (۷)

(۱) اگرہ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۷۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۳۷ -
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۱۵ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۱۱ (۶) نمبر ۱۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰ -

اشتہار جائداد غیر منقولہ کے نیلام مکرر ہونے پر۔

دفعہ ۳۰۹۔ جب کہ زرثمن اُس میعاد کے اندر جو اُس کے ادا کے لئے مقرر ہے ادا نہ ہو تو لازم ہے کہ ہر نیلام مکرر جائداد غیر منقولہ کا بعد صدور اشتہار جدید کے جو بموجب اُسی طریقہ اور بتقرر اُسی میعاد کے ہو کہ دفعات ماسبق میں نیلام کیلئے مقرر ہے عمل میں آئے۔

یہ دفعہ متعلق نہیں ہے جبکہ التوا ارو سطے فائدہ مدیون کے ہوا ہو (۱) لیکن نیلام مکرر سے متعلق ہے۔ اشتہار صرف اُن صورتوں میں جاری ہوگا جنمیں کہ نیلام مکرر بوجہ عدم ادائے زرثمن اندرون میعاد پندرہ یوم تذکرہ دفعہ ۳۰۷ کے ہو (۲)

حصہ دار جائداد غیر منقسمہ کے حصہ کا جو اجرائے ڈگری میں نیلام ہوا ہو بولی کے وقت ترجیح رکھیگا

دفعہ ۳۱۰۔ اگر وہ جائداد جو بعلت اجرائے ڈگری نیلام کیجائے حصہ کسی جائداد غیر منقولہ غیر منقسمہ کا ہو اور دو یا کئی اشخاص جنمیں سے ایک حصہ دار اُس جائداد کا ہو ویسے نیلام کیوقت کسی بولی میں ایک ہی تعداد کی بولی بولیں تو ویسی بولی حصہ دار کی بولی سمجھی جائیگی۔

یہ دفعہ متعلق ہے اُس شخص سے جو بوقت نیلام حصہ دار ہو (۳) اور کسی جائداد غیر منقسمہ میں حق شفع رکھتا ہو (۴) احکام دفعہ ہذا ایسی نالشات سے متعلق نہیں ہیں کہ جب جائداد نیلام شدہ حصہ جائداد غیر منقولہ غیر منقسم ہو بلکہ حقوق مرتہن واقعہ حصہ مذکور ہوں (۵) اگر کوئی شریک اپنا دعوئے حق شفع کا قبل اس کے کہ نیلام ختم ہو پیش کرے اور اس قدر روپیہ ادا کرنیکے لئے پیش کرے کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ بولی ہو تو احکام دفعہ ہذا کی تعمیل نہیں ہو جاتی اس دفعہ کا یہ مقصود ہے کہ شریک بہ طریق معمولی نیلام کے علیحدہ بولی بولے (۶) اپیل نہیں ہو سکتا (۷)

درخواست مدیون ڈگری کی طرف سے واسطے انفساخ نیلام کے زر دین جمع کر دینے پر

دفعہ ۳۱۰ (الف)[1]۔ ہر شخص جس کی جائداد غیر منقولہ اس باب کی رو سے نیلام ہو گئی ہو تاریخ نیلام سے تیس دن کے اندر جب چاہے انفساخ نیلام کی درخواست کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ عدالت میں۔

(الف) خریدار کو ادا کرنیکے لئے اُس قدر روپیہ جمع کر دے جو پانچ روپیہ فیصدی زرثمن کے برابر ہو۔ اور

(ب) ڈگریدار کو ادا کرنیکے لئے اُس قدر روپیہ جمع کر دے جو اشتہار نیلام میں بصورت اُس مبلغ زر کے

[1] یہ دفعہ بذریعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۴ع) کی دفعہ ۲ کے داخل کیگئی۔

(۱) ویکلی رپورٹ مستفرق جلد ۱ صفحہ ۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۵۴ -

(۳) الہ آباد رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۸۱ - (۴) الہ آباد رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۴۳

(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۵ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۰۸ و جلد ۲ صفحہ ۸۵۰ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۷ -

معرح رہے جس کے وصول کرنے کیلئے نیلام کا حکم ہوا ہو۔ مگر وہ روپیہ منہا دیکر جو کسی اشتہار نیلام کی تاریخ سے ڈگریدار کو وصول ہوا ہو۔

اگر تیس دن کے اندر وہ بیباق روپیہ جمع کر دیا جائے تو عدالت نیلام کے انفساخ کا حکم صادر کریگی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے بعد ہی کی دفعہ کے بموجب اپنی جائیداد غیر منقولہ نیلام کی انفساخ کے لئے درخواست کرے تو وہ اس دفعہ کی رو سے درخواست کرنیکا استحقاق نہیں رکھیگا۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ نہیں سمجھا جائیگا کہ اسکی رو سے مدیون ڈگری کسی ایسی ذمہ واری سے سبکدوش ہوا جو اس خرچہ اور زر سود کی بابت اسپر عائد ہوا ہو جو اشتہار نیلام میں مندرج نرہا ہو۔

منشاء دفعہ ہذا جہانتک کہ ڈگریدار اور مدیون کو تعلق ہے یہ ہے کہ اس زمانہ کی توسیع کرے جسمیں شخص آخر الذکر اپنے قرضہ کو تیس یوم بعد تاریخ نیلام کے ادا کرے اور وہ صرف ترمیم اس طریقہ کی ہے جسمیں مختار ہیں میں سے جو کامیاب ہو۔ ثمرہ اپنی ڈگری کا حاصل کرے اور اگر یہ ہی خیال کیا جاوے کہ اس سے ایک نیا اور اصلی حق مدیون ڈگری کو پیدا ہوتا ہے۔ تو الفاظ جو واضعان قانون نے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۴ء میں استعمال کئے ہیں ایسے تصور نہیں کرنی چاہئیں کہ اس خیر کے ارادہ سے استعمال ہوئے ہیں کہ دفعہ مذکور کا اثر متعلق بزمانہ گذشتہ اس معنی میں ہونا چاہیئے کہ اسکا اثر بوقت نیلام ہو جو بعد نفاذ ایکٹ مذکور کے عمل میں آوے اگرچہ کارروائیات اجراء جنکا نیلام ایک جزو ہے قبل اثر پذیر ہونے ایکٹ مذکور کے شروع کی گئی ہوں (۱) واضعان قانون کی منشاء ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۴ء سے یہ تھی جس کے رو سے دفعہ ہذا مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ایزاد کیگئی ہے کہ ترمیم قواعد مجموعہ ہذا کی دربارہ نیلام جو انکی جائیداد کے کریں اور دفعہ ہذا بلحاظ شکل و مضمون دونوں کے صرف ایک قاعدہ ضابطہ کا ہے جس کے بموجب کسی فریق کو کوئی حق حاصل شدہ نہیں ہے اور دفعہ ہذا موضابطہ کر متعلق ہے اور اس نیلام سے متعلق ہے جو بعد نفاذ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۴ء کے عمل میں آیا ہو اگرچہ کارروائیات اجراء قبل اثر پذیر ہونے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۴ء کے شروع کیگئی ہوں (۲) باقی حکام اجلاس کامل نے صاحبان متذکرہ بالا کے رائے سے اختلاف کر کے قرار دیا کہ از روئے دفعہ ہذا ایک جدید اور اصلی حق مدیون ڈگری کو عطا ہوا ہے اور یہ محض ایک معاملہ ضابطہ کا نہیں ہے اور چونکہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۴ء سے واضعان قانون کا صاف طور پر یہ منشاء ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ دفعہ مذکور کا منشاء زمانہ گذشتہ سے متعلق ہونیکا ہے لہذا دفعہ ہذا اس نیلام سے متعلق نہیں ہے جو بعد نفاذ ایکٹ مذکور عمل میں آیا لیکن جس کے متعلق کارروائیات قبل نفاذ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۴ء کے عمل

(۱) رائے پیتھرم صاحب چیف جسٹس مندرجہ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۹۴۰ (۲) رائے او کینیلی صاحب جسٹس مندرجہ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۹۴۰

شروع کی گئی تھیں (۱) – مدراس ہائیکورٹ نے بحضور صاحب چیف جسٹس کی رائے مندرجہ مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۰۴ بصفحہ ۹۰۵ سے اتفاق کرکے قرار دیا ہے کہ دفعہ ہذا اُس نیلام سے متعلق ہے جو بعد نفاذ ایکٹ ۵ سنہ ۹۴ء کے عمل میں آیا ہو اگرچہ کارروائیات اجرا جنکا نیلام مذکور ایک جزو ہے قبل از اثر پذیر ہونے ایکٹ مذکور کے شروع کیگئی ہوں (۲) سنہ ۹۵ء میں اجلاس کامل کلکتہ ہائیکورٹ نے فیصل کیا ہے کہ مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۰۴ غلط طور پر فیصل کیا گیا ہے اور قرار دیا کہ ایکٹ ۵ سنہ ۹۴ء کا اثر پس بین ہے اور وہ کارروائیات اجرا اُس ڈگری سے جو قبل از نفاذ ایکٹ مذکور کے صادر کیگئی ہو متعلق ہے لہذا دفعہ ۳۱۰ (الف) جو ایکٹ مذکور کے رو سے ایزاد ہوئی ہے اُس نیلام سے متعلق ہے جو بعد نفاذ پذیر ہونے ایکٹ ۵ سنہ ۹۴ء کے عمل میں آیا گو کہ ڈگری جس کے اجرا میں نیلام واقع ہوا پہلے کی مصدرہ تھی (۳) دفعہ ہذا ایک حقیت کے نیلام بعلت اجرا اُس ڈگری سے متعلق ہے جو خود اُس حقیت کے نفاذ کی نسبت حاصل کیگئی ہو (۴) دفعہ ہذا اُس نیلام سے متعلق ہے جو بباعث ایک حکم قطعی برائے نیلام مصدرہ زیر دفعہ ۸۹ ایکٹ ۴ سنہ ۸۲ء کے عمل میں آیا ہو گو کہ بروئے ایکٹ مذکور کوئی اختیار ملتوی کرنے اطلاق حکم زیر دفعہ ۸۹ نہیں دیا گیا (۵) – ایک حکم ناطق واسطے نیلام کے بروئے احکام ایکٹ انتقال جائداد خواہ مخواہ بطور ایک شرط مالتقدم نیلام جائداد مرہونہ بعلت اجرا ڈگری رہن کے ضروری نہیں ہے صرف اسیقدر کافی ہے کہ ایک حکم واسطے نیلام کے برطبق درخواست ڈگریدار کے صادر کیا جاچکا ہے (۶) لیکن کلکتہ ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے قرار دیا ہے کہ دفعہ ہذا ان نیلامہائے جائداد مرہونہ سے متعلق نہیں ہوتی جو زیر ایکٹ انتقال جائداد ۴ سنہ ۸۲ء عمل میں آئیں (۷) اور مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۸۲ کو منسوخ کیا ہے – لیکن مدراس ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ دفعہ ہذا اُس صورت سے متعلق ہے جہانکہ جائداد غیر منقولہ کا نیلام بروئے ایک ڈگری رہن کے عمل میں آیا ہو تا کہ جائداد مذکور کے مالک کو جو حسب ضابطہ طور پر اسکی احکام کی تعمیل کرے استرداد نیلام کے قابل بنائے (۸)

مالک جائداد غیر منقولہ

مرتہن ایک جائداد کا جو بعلت اجرا ایک ڈگری مصدرہ برخلاف راہن میں نیلام کیگئی ہو حسب منشا دفعہ ہذا مالک جائداد غیر منقولہ ہے (۹). لیکن وہ شخص جسنے بعض اراضی کے خرید کرنیکا معاہدہ کیا ہو

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۷۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۶۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۶ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۴ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۷۳ و جلد ۲۳ صفحہ ۹۳ و جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۰۳ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۶ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۴۶ بصفحہ ۱۴۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۳۴۶

جو تابع رہن ہو اور باجراء ڈگری مرتہن میں نیلام کی گئی ہو مالک اراضی نہیں ہے اور اسلئے وہ زیر دفعہ ہذا منسوخی نیلام کی درخواست نہیں کرسکتا (۱)

وہ شخص جسکی جائیداد غیر منقولہ نیلام کی گئی ہو۔	اور ایسا ہی وہ شخص جسنے وہ جائیداد خرید کی ہو جو بعد میں باجراء اس ڈگری کے نیلام کیجائے جو اسکو بائیع کے برخلاف حاصل کیگئی ہو زیر دفعہ ہذا نیلام بعلت اجراء

کے منسوخ کرانیکا مستحق نہیں (۲) لیکن باوجود بیع خانگی کے عمل میں آنیکے مدیون ڈگری درخواست منسوخی نیلام کرسکتا ہے (۳) مرتہن حقیت یا مقبوضہ فروخت شدہ باجراء ڈگری باقیات لگان زیر دفعہ ہذا درخواست

اقرار ادائیگی زر رہن وغیرہ	اگر نیلام زیر دفعہ ہذا یا دفعہ ۳۱۱ کے منسوخ نہ کیا جاوے تو عدالت مجاز نہیں ہے کہ بر طبق ادائیگی زر رہن اور سود و خرچہ کے حکم منسوخی نیلام صادر کرے (۴)
وہ روپیہ سنہاد یکر جو قبل اشتہار نیلام کی تاریخ سے ڈگریدار کو وصول ہوا ہو	الفاظ مندرجہ عنوان ایک واقعی وصولی رقم مذکور منجانب ڈگریدار ظاہر کرتے ہیں۔ محض ادائیگی زرثمن بعدالت سے ضروری احکام دفعہ ہذا کی

تعمیل نہیں ہوتی۔ چنانچہ جس صورت میں کہ ایک اشتہار نیلام میں یہ حکم دیا گیا تہا کہ واسطے وصولی مبلغ ۹ ۹/ ۱۱۸۵ عہ کے بعض جائیداد غیر منقولہ مملوکہ مدیون ڈگری دو قطعات الف و ب میں نیلام کیجانی چاہئے قطعہ الف بعوض مبلغ ۱۱۵ عہ کے نیلام کیا گیا تہا اور دوسرے دن قطعہ ب مبلغ ۱۰۰۵ عہ کے عوض نیلام کیا گیا تہا اس کے بعد مدیون ڈگری نے عدالت میں مبلغ ۱۰۷۵ عہ ۱۴ داخل کرکے قطعہ ب کے نیلام کے استرداد کی درخواست دی بیان کی تہی کہ اسنے قطعہ الف بوساطت ایک فریق ثالث کے خرید کرلیا ہے اور کہ زرثمن عدالت میں داخل کیا گیا ہے تجویز ہوئی کہ محض ادائیگی زرثمن بعدالت کافی تعمیل احکام دفعہ ۳۱۰ (الف) کی نہیں ہے اور چونکہ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ زرثمن ڈگریداران نے وصول کرلیا ہے اسلئے نیلام منسوخ نہیں کیا جاسکتا (۵)

پانچ فیصدی	جب رقم واجب الادا منجانب مدیون زیر دفعہ ہذا ایک عہدہ دار عدالت نے محسوب کی ہو

اور وہ اندر میعاد داخل کردی گئی ہو تو حکم مشعر تنسیخ نیلام عدالت کیطرف سے بطور ایک امر استحقاق کے صادر کیا جانا چاہئے گو کہ علاوہ رقم مذکور کے پانچ فیصدی زرثمن کا داخل نکیا گیا ہو (۶) لیکن بعد میں اجلاس کامل نے قرار دیا ہے کہ جب مدیون ڈگری نے نیلام سے تیس یوم کے اندر عدالت میں ایک رقم مساوی

(فیصلہ ... انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ...)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۸۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۲ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۰ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۶۰۹ و جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۵۔

پانچ فیصدی زرثمن کے اور وہ رقم جو اشتہار نیلام میں بطور ایسی رقم کے ظاہر کیگئی ہو جس کے ادا پانیکی
واسطے نیلام کا حکم دیا گیا تھا۔ بہ منہائی کسی ایسی رقم کے جو ڈگریدار نے بعد تاریخ اشتہار نیلام کے وصول کی
ہو ادا نہ کی ہو بلکہ اُسنے میعاد مقررکردہ کے اندر وہ رقم داخل کردی ہو جو کہ کسی عہدہ دار عدالت نے بطور ایک
ایسی رقم کے محسوب کی ہو جو دربارہ پانچ فیصدی زرثمن اور رقم مقررکردہ بروئے اشتہار نیلام کے واجب الادا
تھی اور کسی امر سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عدالت کیطرف سے کوئی ایسی غلطی کیگئی تھی جس کے رو سے مدیون
ڈگری کو ایک ناکافی رقم کے داخل کرنیکی تحریک ہوئی تھی تو نیلام منسوخ کیا جانا چاہیئے (۱) بہرحال مالک
جائداد غیرمنقولہ کیلئے جو زیر دفعہ ہذا استرداد نیلام کی درخواست کرے لازم ہے کہ ایک رقم مساوی
پانچ فیصدی زرثمن کے واسطے ادائیگی خریدار کے داخل کرے خواہ وہ اراضی خود ڈگریدار نے خریدی ہو (۲)
مدیون ڈگری جس کی اراضی بعلت اجرائے نیلام کیگئی ہو مستحق ہے کہ نیلام زیر دفعہ ہذا منسوخ کرائے اگر وہ
زرثمن میں سے پانچ فیصدی نسبت اُس رقم کے عدالت میں داخل کرے جو عدالت نے بطور فیس ناظر کے
محسوب کی ہو اور وہ جملہ شرائط ضمن (ب) کی تعمیل کردے گو بہ عنوان خرچ کسیقدر زیادہ رقم بطور
فیس ناظر کے اُسکی طرف سے واجب الادا ہو (۳)

بازیافت | اگر نیلام منسوخ ہو جائے تو خریدار زرثمن واپس لا پاسکتا ہے (۴)

اپیل | جن صورتوں میں کہ حکم زیر دفعہ ہذا دفعہ ۲۴۴ (ج) کی ذیل میں آتا ہو تو اپیل ہوسکتا ہے (۵)
اور جنمیں تنازعہ الفاظ دفعہ ۲۴۴ (ج) کی ذیل میں نہ آتا ہو تو کوئی اپیل نہیں ہوسکتا (۶) حکم زیر دفعہ ہذا
چونکہ ایک حکم زیر دفعہ ۲۴۴ (ج) ہے اسلئے اُسکی ناراضی سے اُس ڈگریدار کی درخواست پر اپیل ہوسکتا
ہے جو خریدار نیلام بھی ہو (۷) اور بنا راضی حکم مشعر نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا کے اپیل ہوسکتا ہے (۸)
لیکن بنا راضی اُس حکم کے جو زیر دفعہ ہذا مشعر نامنظوری پذیرائی زر امانت کے اس وجہ پر صادر کیا گیا ہو کہ
زر مذکور بعد از وقت داخل کیا گیا ہے تو کوئی اپیل نہیں ہوسکتا (۹) اگر اپیل نہ ہوسکتا ہو تو نگرانی ہوسکتی ہے (۱۰)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۴۴ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۶ (۳) انڈین لارپورٹ
مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۰ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۹۹ (۵) تجاویز مطبوعہ بمبئی ہائیکورٹ ۱۸۹۹ء
صفحہ ۱۰ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۴۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ
۴۸۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۶۳ و ۴۰۴ (۶) لارپورٹ انڈین اپیلز جلد ۹ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۳ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۷ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۷ (۸) انڈین لارپورٹ
مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۷ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۲۳

محسوبی میعاد | جو وقت ایک غلط عدالت میں درخواست استرداد نیلام زیر دفعہ ہذا و دفعہ ۳۱۱ کرنے میں صرف ہو وہ بروئے دفعہ ۱۴ ایکٹ میعاد محسوب نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ کوئی نیک نیت غلطی درباره اختیار سماعت کے نہ کیگئی ہو (۱)

بیضابطگی کی بنا پر اعتراض | زیر دفعہ ہذا نیلام کی نسبت اس وجہ پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اسکو شایع کرنے اور عمل میں لانے میں بیضابطگی کی گئی ہے گو کہ سوال مذکور بطور مناسب درخواست زیر دفعہ ۳۱۱ میں پیدا ہو سکتا ہے (۲)

درخواست واسطے انفساخ نیلام اراضی بوجہ بیضابطگی کی بنیاد پر

دفعہ ۳۱۱ - ڈگریدار کو یا اُس شخص کو جس کی جائداد غیر منقولہ حسب باب ہذا نیلام ہوگئی ہو اختیار ہے کہ عدالت میں درخواست واسطے انفساخ نیلام کے بربنائے کسی بیضابطگی بنفس الامری کے جو اُس نیلام کے اشتہار کرنے یا عمل میں لانے میں ہوئی ہو گذرانے -

لیکن کوئی نیلام بوجہ بیضابطگی فسخ نہ ہوگا اِلّا اُس حال میں کہ درخواست کنندہ حسب اطمینان عدالت ثابت کرے کہ ویسی بیضابطگی سے اُسکو ضرر واقعی پہونچا ہے -

اگر درخواست زیر دفعہ ۳۱۰ (الف) نامنظور ہو جاوے تو درخواست زیر دفعہ ہذا ہو سکتی ہے (۳)

فریقین | ابتداء میں درخواست زیر دفعہ ہذا کے ضروری فریق فریقین اور خود عدالت ہوتے ہیں - صرف اسوقت کسی اور شخص کا درخواست مذکور میں تعلق ہو سکتا ہے جبکہ سائل نے بیضابطگی ہائے ظاہر کردی ہیں اور نیز یہ ظاہر کردیا ہو کہ ان بیضابطگی ہائے سے اس کو نقصان واقعی پہونچا ہے (۴) ڈگریدار درخواست زیر دفعہ ہذا کا ایک ضروری فریق ہے (۵)

کون درخواست کریگا | اشخاص سوائے ڈگریداران کے یا وہ اشخاص جنکی جائداد اجرائے ڈگری میں نیلام ہوئی ہو اندر دفعہ ہذا واسطے منسوخی نیلام کے درخواست کرنیکے مجاز نہیں ہیں (۶) اور لفظ ڈگریدار میں وہ شخص جو حسب دفعہ ۲۹۵ حصہ رسدی لینے کا مستحق ہے شامل نہیں ہے (۷) الفاظ شخص جسکی جائداد نیلام ہوئی ہو میں مرتہن بھی داخل ہے (۸) اور وہ شخص بھی جسکا محال بموجب قانون بنگال نیلام کیا گیا ہو (۹)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۵ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۷۲ - (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۸۲ (۴) نمبر ۲ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۲۱ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۰۸ و جلد ۵ صفحہ ۱۴۲ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۷۵ (۸) ،، ،، کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱ صفحہ ۱۸۱ -
(۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۶

اور وہ شخص جو مدیون کو بطور بینامی قابض جائیداد بیان کرتا ہو۔ اور اپنے آپ کو اصل مالک بیان کرتا ہو (۱) اور اسمیں وہ شخص شامل نہیں جس نے اسی جائیداد کو نیلام اجرائے ڈگری مابعد میں خرید کیا ہو اور ایسا نیلام ماقبل منظور ہوا ہو (۲) اور وہ شخص جس نے جائیداد کے خرید کرنیکا معاہدہ کیا ہو (۳) اگرچہ خریدار نیلام حسب دفعہ ہذا واسطے تنسیخ نیلام کے درخواست نہیں کرسکتا الا وہ اس کارروائی میں جو بعد ایسی درخواست کے عمل میں آوے جو بموجب دفعہ ہذا کی گئی ہو فریق ہوسکتا ہے اور اسحالت میں اگر کوئی حکم خلاف اسکے صادر ہو تو اسکا اپیل ہوسکتا ہے (۴) جو شخص قبل قرقی مدیون ڈگری سے مشتری ہونیکا دعویدار ہو وہ مستحق از روئے دفعہ ہذا حاضر ہونے اور جائیداد مدیون ڈگری کے نیلام میں عذر کرنیکا نہیں ہے (۵) جس صورت میں جائیداد غیر منقولہ نیلام باجرائے ڈگری میں صحیح مالک جائیداد کے برخلاف اجرا پاکر نیلام ہوجائے تو وہ شخص جو اسکا مالک ہوتمن کا ہونیکا دعوے کرتا ہی نیلام کی نسبت عذر کرنیکا مستحق ہوگا (۶)

سائل کو کیا ثابت کرنا ہے | سائل زیر دفعہ ہذا کیلئے یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے کہ نیلام کے مشتہر کرنے اور عمل میں لانے میں اہم بیضابطگی ہوئی ہے اور کہ قیمت بازاری سے کم قیمت وصول ہوئی ہے بلکہ اسے چاہیے کہ ایک امر کو دوسرے کے ساتھ متعلق کرے یعنی نقصان کو بیضابطگی کے ساتھ بطور نتیجہ اور باعث کے بذریعہ بلاواسطہ شہادت کے متعلق کرے (۷) جہاں یہ ثابت کیا گیا ہو کہ نیلام عدالت کے عمل میں آنے میں اہم بیضابطگی وقوع میں آئی ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہو کہ قیمت وصول کردہ اصلی قیمت سے بہت کم ہے تو عموماً یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ کمی قیمت کا باعث بیضابطگی ہے گو وہ طریق جس کے مطابق بیضابطگی کے باعث کم قیمت وصول ہوتی ہے ثابت نکیا گیا ہو (۸)۔ درخواست زیر دفعہ ہذا بغرض تنسیخ نیلام بعلت اجرائے ڈگری میں سائل کے لئے نہ یہ صرف امر ثابت کرنا ضروری ہے کہ نیلام کے مشتہر کرنے اور عمل میں لانے میں اہم بیضابطگی کیگئی ہے بلکہ یہ ثابت کرنا بھی ضروری ہے کہ بباعث اہم بیضابطگی مذکور کے سخت نقصان پہونچا ہے (۹) مدیون ڈگری نیلام عدالت کو فریب کیوجہ پر بعلت عدم موجودگی ثبوت اس امر کے تنسیخ نہیں کرا سکتا کہ خریدار نیلام فریب مذکور میں فریق تھا۔ اور کہ فریب مذکور کا علم مدیون ڈگری کو بعد بحالی نیلام کے ہوا تھا (۱۰) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۵ [illegible]

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۸ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۶۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۱ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۹۶ و ،، ،، الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۲ (۵) ،، ،، کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۸۸ (۶) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۱ (۷) ،، ،، ،، جلد ۱۸ صفحہ ۳۷ و ،، ،، ،، جلد ۱۲ صفحہ ۶۶ و مقدمہ مذکور لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۶ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ (۹) ،، ،، الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ و لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۔

عدالت درخواست واسطے منسوخی اس نیلام کے جو کلکٹر نے باجرائے کسی ڈگری کے جو اسکے پاس واسطے اجراء کے حسب دفعہ ۳۲۰ منتقل کیگئی ہو کیا ہو بر بنائے بیضابطگی اہم کے حسب مراد دفعہ ہذا قابل سماعت عدالت دیوانی نہیں ہے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ کی تقلید کی گئی اور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۳۴ ممیز کیا گیا (۱)

عذرات جو دفعہ ہذا میں داخل نہیں دفعہ ہذا کے موافق جو عذرداری ہو وہ بے ضابطگی کی بناپر ہوگی اور یہ دفعہ ان نیلاموں سے متعلق نہیں ہے جن کی منسوخی علاوہ بیضابطگی کے کسی اور وجہ پر ہو مثلاً ایک عذر منجانب مدیون ڈگری بنسبت اس نیلام کے جو بعلت اجرائے ڈگری کے ہوا تھا اس بناپر کہ جائیداد نیلامی قانوناً قابل نیلام نہتھی ایک ایسا امر نہیں ہے جو عدالت سے از روئے دفعہ ہذا کے اسطور پر منظور ہو سکے کہ اوسکی روسے ایک وجہ منسوخی نیلام کی بسبب ایسے ضابطگی لفصل الامری متعلق مشتہر کرنے یا عمل میں لانے نیلام کے حاصل ہو سکے مقدمات انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۴ وصفحہ ۳۹۳ ممیز کئے گئے (۲) یا یہ کہ جائیداد جو نیلام ہوئی ہے مدیون کی نہتھی (۳) یا منجانب ایسے شخص کے جس کی جائیداد باجرائے ڈگری ادائے زر کہ جسکی تعمیل کی بابت وہ ضامن ہوا تھا قرق و نیلام ہوئی تھی یہ عذر کردہ فریق ڈگری تھا اور اوسکی جائیداد قابل قرقی و نیلام نہتھی اور اسوجہ سے نیلام ناجایز ہے حسب دفعہ ہذا قابل سماعت نہیں ہے (۴) یا جبکہ حکم التوا نیلام ہو گیا ہو گو عہدہ دار عامل کے پاس نہ پہونچا ہو اور وہ ناواقف ہو (۵) یا فریب ہوا ہو (۶) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۴ - یا ڈگری بیباق ہوگئی ہو (۷) یا ڈگری بلا اختیار صادر ہوئی ہو (۸) یا ڈگری یا خریداری اہم فرضی ہوئی ہو (۹) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ وجلد ۲ صفحہ ۳۲۴ - یا یہ کہ اجرا ڈگری از روئے احکام دفعہ ۲۳۰ کے ممنوع تھی (۱۰)

اختیار سماعت درخواست زیر دفعہ ہذا میں عذر اختیار سماعت عدالت اجرا کنندہ ڈگری کا نہیں کیا جاسکتا اور نہ عدالت اسے منظور کر سکتی ہے (۱۱)

حیثیت ڈگریدار جسنے بولی بولنے کی اجازت حاصل کی ہو وہ ڈگریدار جس نے ایک جوڈیشل نیلام میں بولی دینے کی اجازت

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۹ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۶ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۶۵ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹ وجلد ۴ صفحہ ۶۸۶ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸ وجلد ۲۸ صفحہ ۱۳ صفحہ ۶ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۸۶ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ و نمبر ۲۶ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۶۹ (۱۰) انڈین مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ - (۱۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ -

حاصل کی ہو ملحاظ اُن قیود کے جو اُسپر عاید ہوں وہی حیثیت رکھتا ہے جو کسی اور خریدار کی ہو (۱)

بیضابطگی نفس الامری دفعہ ہذا میں جس بیضابطگی کا ذکر ہے اس سے وہ بیضابطگی مراد ہے جو نیلام کے اشتہار کرنے (دیکھو شرح دفعہ ۲۷۴ و ۲۸۷ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱) اور اس کے عمل میں لانے میں ہوئی ہو "عبارت عمل میں لانے نیلام" مستعملہ دفعہ ہذا میں کوئی ایسی کارروائیات شامل نہیں ہیں جو دراصل نیلام کرنے سے متعلق نہوں مگر کسی دوائی عہدہ دار عامل نیلام سے تعلق رکھتی ہے اور نہ کسی ایسی شے سے جو ماقبل حکم نیلام کے عمل میں آئی ہو (۲) اور وہ عدالت جس کے پاس درخواست زیر دفعہ ہذا واسطے منسوخی اُس نیلام کے کیگئی ہو جو باجرائے ایک ڈگری کے عمل میں آیا ہو اُن وجوہات تک محدود ہے جو دفعہ ہذا میں مرقوم ہیں اگر عدالت اہم بیضابطگی تشہیر یا عمل میں آنے نیلام کے معلوم نکر سکے جس سے کہ سائل کو نقصان پہونچا ہو تو اُسپر لازم ہے کہ درخواست کو خارج کر کے نیلام کو بحال رکھے اور نیلام کو اُن دیگر وجوہات پر منسوخ نہیں کر سکتی جنکا کہ عذر سائل نے نکیا ہو (۳) دفعہ ۲۹۰ کی ضروریات کی عدم تعمیل کہ جایداد غیر منقولہ کے نیلام باجراء ڈگری کے پیشتر اشتہار اور نیلام کے مابین تیس یوم کی میعاد واسطے عذرداری کے ہونی ضروری ہے حسب منشاء دفعہ ہذا ایک اہم بیضابطگی ہے لیکن اسکی ایسی تاثیر نہیں ہے کہ بدون ثبوت کسی ضرر واقعی کے جو اُس سے مدیون کو پہونچا ہو نیلام کو کالعدم کر دے اور بغرض اس امر کے بر دئے دفعہ ہذا شہادت باثبات مطلوب ہے (۴) احکام دفعہ ۲۹۱ کی عدم تعمیل ایک اہم بیضابطگی ہے جس کے باعث مدیون کو سخت نقصان پہونچتا ہے اور وہ زیر دفعہ ہذا بغرض منسوخی نیلام کافی ہے اگر شہادت سے (گو وہ بلاواسطہ نہو) یہ ظاہر ہوتا ہو کہ نقصان مذکور ضروری نتیجہ اس بیضابطگی کا ہے جس کی نسبت شکایت کی گئی ہے (۵) نہ جمع کرنا اُس شخص کا جو مشتری نیلام بعلت اجرائے ڈگری قرار دیا گیا ہو اور نہ لینا عہدہ دار عامل نیلام کا ۲۵ روپیہ فیصدی زر نیلام کا اس طریقہ پر جو دفعہ ۳۰۶ میں محکوم ہے ایک ایسی بیضابطگی نفس الامری نیلام کو عمل میں لانے میں ہے جس کی تحقیقات حسب دفعہ ہذا ہونی چاہیئے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۶ سے اختلاف کیا گیا (۶) اجرائے ڈگری میں نسبت نیلام درختان یا اراضی عدم حصول منظوری صاحب فنانشل کمشنر حسب دفعہ ہذا اہم بیضابطگی نیلام کے کرنے یا اس کے مشتہر کرنے میں ہے (۷) ایسا نیلام جایداد بعلت ڈگری زر نقد

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۷ بریوی کونسل (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۶
(۳) " " الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۰ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۳ (۷) نمبر ۵ و ۹۵ سنہ ۱۸۸۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۸۲ -

جو بغیر قرقی کے کیا جاوے (۱) لیکن صرف اُسی صورت میں جبکہ ضرر واقعی پہنچا ہو (۲) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۸۰۔ بنگال میں ایک جوت کا نیلام بعلت اجرائے ڈگری لگان کے اسوجہ سے قابل منسوخی نہیں کہ قرقی نہ کیگئی تھی اور نہ اشتہار نیلام جاری کئے جانیکا کوئی ثبوت ہے اور نہ وہ جاری کیا گیا تھا (۳) یا زیر دفعہ ۲۴۸۔ اطلاعنامہ جاری نکیا جاوے (۴) یا نیلام کا وقت مقررہ اشتہار سے پہلے ہو جانا (۵) یا ڈگریدار کا فریب کرنا اسطرح سے کہ بیرون از عدالت تصفیہ کرلے اور اُسکی تصدیق عدالت سے نکرائے اور مدیون سے درخواست بشرط تصدیق تصفیہ کا پیش کیا جانا بیان کرے (۶) یا نیلام سوائے اسوقت اور مقام کے کیا جاوے جو اشتہار میں درج ہے (۷) یا اشتہار کا جائیداد قابل نیلام پر چسپاں نکیا جانا (۸) یا نیلام جائداد جو بموجب حکم عدالت اعلیٰ کے قرق کیگئی تھی عدالت کمتر درجہ سے وقوع میں آوے (۹) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۶ ۔ یا غلطی اشتہار نیلام میں نسبت مطالبہ کے جو جائیداد پر تھا (۱۰) یا جو شخص حصہ داری کا مستحق تھا اُس کو حصہ رسدی نہیں ملا (۱۱) یا نیلام جائیداد جبکہ جزو قابل مواخذہ ہو (۱۲) یا جائیداد کا باوجود عذر فاتر العقلی مدیون کے نیلام کیا جانا (۱۳) اشتہار کا مطابق نمونہ مقرر کردہ کے نہ ہونا اور اسمیں جائیداد کی وسعت اور مالگذاری مشخصہ کا اور آمدنی محصلہ کا درج نہ ہونا اور کسی مواخذہ سابق بروئے ڈگری کا ذکر نکیا جانا بیضابطگی ہائے ہیں بوجہ جن کے نیلام منسوخ ہوگا (۱۴) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۸ زیر دفعہ ۲۸۷ مجموعہ ہذا۔ اگر کوئی شخص بوقت نیلام بولی بولنا چاہتا ہے الفاظ بہ تحقیر جائیداد اس غرض سے استعمال کرے کہ انکا اثر ان اشخاص پر ہو جو وہاں کھڑے ہیں اور اُنکو جائیداد مذکور کی نسبت بولی بولنے سے باز رکھیں تو وہ استعمال الفاظ ایسی بیضابطگی نفس الامری ہے جو نیلام حسب دفعہ ہذا ناجائز قرار دینے کے واسطے کافی ہے (۱۵) لیکن حال میں پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ ایک الزام برخلاف بولی دینے والے کے جو بدیں مضمون ہو کہ اُسنے اور ان اشخاص نے جنہوں نے اس کے ساتھ سازش کر کے عمل کیا ہے ایسے طریق پر عمل کیا ہے جس سے جائداد کی بہتر قیمت حاصل نہیں ہوئی

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۶

(۲) ،، ،، ،، جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۱ (۳) ،، ،، ،، کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۹ و بنگال لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۸ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۹ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۴

(۵) نمبر ۹۶ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۶ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۶ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۲۲ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۹ و جلد ۶ صفحہ ۶۱۵ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۱۹۶ (۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد صفحہ ۵۷ (۱۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۵۰۴ (۱۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۱۹ (۱۴) ،، ،، مدراس جلد ۲۱

[illegible]

لہذا یہ ایک الزام فریب کی حد تک نہیں پہونچتا اور نہ ایسی سازش کا ثبوت نیلام کو ناجائز بناتا ہے بمقدمہ مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۰۴ کی نسبت حکام پریوی کونسل نے یہ اظہار رائے فرمایا ہے کہ گو فیصلہ مذکور درست ہے تاہم اسمیں نہایت وسعت کے ساتھہ بولی دینے والے کا دیگر اشخاص کو بولی دینے سے روکنا ایک وجہ منسوخی نیلام ظاہر کیا گیا ہے (۱) بعد وفات مدیون کے اور قبل اسکے کہ کوئی شخص اسکا قایم مقام بنایا جاوے نیلام کرنا ایسی بیضابطگی نہیں ہے جس کی وجہ سے نیلام قابل منسوخی ہو (۲) لیکن انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۹ - متوفی مدیون ڈگری کے قایم مقام کا نام بطور ایک فریق کے درج مسل کرنے میں فروگذاشت کرنا ایک اہم بیضابطگی اور مشتری نیلام کے استحقاق میں سخت نقص ہے لیکن اگر بعد اجرا اشتہار مدیون فوت ہو جاوے اور باوجود علم ہونے قایم مقام کو نسبت کارروائیات نیلام کے قایم مقام مذکور کوئی چارہ نکرے تو اس صورت میں کوئی بیضابطگی ایسی نہ ہوگی جو باعث منسوخی نیلام کا ہو (۳) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ زیر دفعہ ۲۹ مجموعہ ہذا - ڈسٹرکٹ جج کا سبارڈینیٹ جج کے حکم امتناعی پر نیلام کو ملتوی کر دینا اہم بیضابطگی نہیں (۴) اور نہ اراضی مقروقہ کا بغرض سہولیت نیلام کئے جانیکے حصص میں تقسیم کیا جانا کوئی بیضابطگی ہے (۵) عدالت اجرا کنندہ ڈگری میں سرٹیفکیٹ مطلوبہ دفعہ ۲۲۴ کا ارسال نکیا جانا محض ایک بیضابطگی ہے جس کے باعث نیلام ناجائز نہیں ہو جاتا (۶) اور نہ واقعی قایم مقامان مدیون متوفی کی بجائے ایک غلط شخص پر نوٹس زیر دفعہ ۲۴۸ کا تعمیل ہونا ایسی بیضابطگی ہے جو باعث ناجوازی نیلام ہو (۷) جس حالت میں کہ جایداد باجرائے ڈگری جایز کے بموجب حکم عدالت مجاز کے نیلام ہوئی اور یہ نیک نیتی اور بقیمت مناسب خرید کیگئی تو محض وجود ڈگری مخالف بہ تعداد زاید بحق مدیون ڈگری بلا کسی بحث فریب کے موید نالش بجانب مدیون بنام خریدار منسوخی نیلام مذکور نہ ہوگا (۸)

کمی قیمت | جایداد کا کم قیمت پر نیلام ہونا صرف اس صورت میں درخواست کیوجہ ہوگی کہ اگر اشتہار نیلام یا نیلام کے کرنے میں کوئی بیضابطگی واقع ہوئی ہو - کیونکہ اس صورت میں سمجھا جائیگا کہ اس بیضابطگی سے درخواست کنندہ کو واقعی نقصان پہونچا (۹) لیکن حال میں پریوی کونسل نے تجویز کیا ہے کہ اشتہار

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۲۷ پریوی کونسل (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۶ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۶ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۵۱ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۷ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰ - (۹) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۵۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ -

نیلام میں جائیداد کی مالیت کا کم بیان کیا جانا جس کے رو سے بولی دینے والوں کو غلطی ہوا اور وہ جائیداد کی مناسب قیمت پیش کرنے اور بولی دینے سے باز رہیں اور نیلام ایک بالکل ناکافی قیمت پر عمل میں آئے تو ایسی غلط بیانی ایک اہم بیضابطگی نیلام کے مشتہر کرنے اور عمل میں آنیکی ہے گو کہ کوئی ایسا قاعدہ موجود نہو جس کے رو سے اشتہار مذکور میں قیمت کا شایع کرنا ضروری ہوا اور اس سے ضرر واقعی وقوع میں آتا ہے (۱) جبکہ ایک مطالبہ کا حسب کافی الواقعہ وجود نتھا اعلان کیا گیا تھا۔ اور جس سے معمولی طور پر قیمت جائیداد کی ضرور کم ہوگئی ہوگی تجویز ہوا کہ یہ بخوبی مستنبط ہوسکتا ہے کہ یہ بیضابطگی عمل میں آنے نیلام کیوجہ کمی قیمت کی ہوتی (۲) اگر یہ ثابت ہو کہ وہ قیمت جائداد کی جو بوقت نیلام حاصل ہوئی نامناسب یا ناملکتفی ہے اور یہ بھی ثابت ہو کہ ایک بیضابطگی اہم بہ اشتہار یا تعمیل نیلام میں ہوئی ہے تو عدالت یہ قیاس کریگی کہ بیضابطگی مذکور وجہ کمی قیمت مذکور کی ہوتی (۳) ڈگریدار کا اسی اقرارنامہ کو عدالت کے روبرو ظاہر کرنا جو اسنے ایک شخص ثالث کے ساتھ بدیں غرض کیا ہو کہ وہ دیگر اشخاص کو بولی بولنے سے باز رکھے تاکہ ڈگریدار کم قیمت پر جائیداد کو خرید کرے فریب کی حد تک پہنچتا ہے اور منسوخی نیلام کے لئے کافی وجہ ہے (۴)

ضرر واقعی | تاوقتیکہ ضرر واقعی ثابت نہو نیلام منسوخ نہو گا (۵) اشتہار نیلام میں سبات کا بیان نکیا جانا کہ جائیداد بلا مواخذہ رہن کے نیلام کیجاتی ہے یا کہ نالش اسکی بابت دائر ہے بلکہ صرف یہ لکھا جانا کہ کوئی دریافت نہیں ہوا ایسا امر نہیں ہے جس سے مدیون کو ضرر واقعی پہونچا ہوا ور نہ یہ امر جس حال میں کہ کوئی شہادت بہ ثبوت اس امر کے موجود نہو کہ کوئی شخص جو امکاناً بولی دیتا بوجہ غیر حاضری بیلف کے بولی نہ دلیسکا باعث ضرر واقعی حقوق راہنان کا ہوسکتا ہے (۶) جس حال میں کہ درخواست بربنا بیضابطگی کے گذرے تو بیضابطگی و نقصان ثابت شدہ ہے یہ قیاس نہیں کرلینا چاہئے کہ نقصان بوجہ بیضابطگی وقوع میں آیا بجز اس کے کہ شہادت بہ ثبوت اس امر کے ہو کہ نقصان نتیجہ بیضابطگی کا ہے (۷) دیکھو متعلق اس کے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۷ و جلد ۷ صفحہ ۳۰۔

تکمیل اجرار | جب اجرار مکمل ہو کر ختم ہوجائے تو تیسرے شخص کی درخواست پر نیلام سرسری طور پر منسوخ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ پریوی کونسل (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۹۹۔ (۳) ,, ,, کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۶۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۲ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۱۵ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۶ پریوی کونسل و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ (۶) نمبر ۳۰ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۸۔

نہ کیا جائیگا اس کو چاہئیے کہ نمبری دعوے کرے (۱) جب نیلام منظور ہو جائے اور سرٹفکیٹ نیلام خریدار کو دیا جاوے تو تمام بقیا لطگیاں اس کے اندر آ جاتی ہیں (۲) اگر درخواست میعاد کے اندر پیش ہو تو اس کی نسبت کارروائی قانونی ہونی چاہئیے سرسری طور سے درخواست کا اسوجہ پر نامنظور کرنا کہ جلد ہونی چاہئیے تھی یا جو بیان اسمیں مندرج ہے وہ غالباً صحیح نہیں ہے بیجا ہے (۳) جس صورت میں کہ ایک مدیون ڈگری نے حسب دفعہ ہذا واسطے منسوخی نیلام باجرائے ایک ڈگری برخلاف اپنے میں درخواست کی ہو اور ڈگری کے مقابلہ کرنیکے لئے بہت دیر بعد انقضائے میعاد ناکے کوئی سعی نکی ہو تو تجویز ہوئی کہ درخواست خارج ہونی چاہئیے (۴) ناظر کی رپورٹ کوئی شہادت نہیں ہے (۵)

میعاد | دیکھو مد ۱۶۶ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۶۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۹ -

نابالغ | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۱۱ -

نالش | اگر اندر میعاد درخواست نکیجاوے تو نمبری نالش ہو سکتی ہے (۶) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۷ - میعاد نالش تاریخ منظوری نیلام سے ایک سال ہے - (مد ۱۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع) -

اپیل | بجانب مدیون ڈگری کے بناراضی حکم مشعر اخراج درخواست بنابر منسوخی نیلام زیر دفعہ ۱۰۲ - اور جس کی درخواست مشعر منسوخی حکم اخراج زیر دفعہ ۱۰۳ مجموعہ ہذا نامنظور کیگئی ہو اپیل نہیں ہو سکتا (۷) اور نیز بناراضی حکم انکار باز بہ عمبر سابق قایم کئے جانے درخواست کے اپیل ہو سکتا ہے (۸) اور نیز بناراضی حکم واپسی مقدمہ بغرض تجویز کئے جانے بربنائے روئداد زیر دفعہ ہذا کے اپیل ہو سکتا ہے (۱۰) اور اپیل دوم بھی ہو سکتا ہے (۱۱) نہیں ہو سکتا (۱۲)

نگرانی | البتہ نگرانی ہو سکتی ہے (۱۳) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۱۸ -

کارروائی محمد اجرار | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۷ -

نامنظوری عذر کی اور اُس کی منظوری کی تاثیر | **دفعہ ۳۱۲** - اگر درخواست متذکرہ دفعہ اخیر مرقوم الفوق

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۴ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۸۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۱ و جلد ۱۵ صفحہ ۹۵ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۷۴ (۵) الہ آباد رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۱ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۴ - (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ (۹) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۰۰ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۴ (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۳۹ (۱۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴ بصفحہ ۶ (۱۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۷ -

نہ گذرے یا پیش ہو کر عذر نامنظور ہو جائے تو عدالت حکم منظوری نیلام جہاں تک فریقین نالش اور خریدار نیلام سے تعلق ہو صادر کریگی۔

اگر ویسی درخواست گذرے اور عذر منظور ہو تو عدالت حکم انفساخ نیلام کا صادر کریگی۔

کوئی نالش بربنا ریسی بضابطگی کے واسطے انفساخ حکم کے جو اس دفعہ کے مطابق صادر ہو طرف سے اس شخص کے جس کے خلاف مطلب ویسا حکم ہوا ہو رجوع نہو گی۔

نہ گذرے | حکم منظوری نیلام زیر دفعہ ہذا صادر نکرنا چاہیے تاوقتیکہ میعاد ۳۰ یوم (دیکھو مد ۱۶۶ ایکٹ میعاد ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) جس کے اندر بموجب دفعہ ۳۱۱ درخواست منسوخی نیلام کی گذر سکتی ہے منقضی نہ ہو جائے (۱) درخواست حسب دفعہ ۳۱۱ بغرض منسوخی نیلام بعد انقضائے میعاد ۳۰ یوم تاریخ نیلام سے اور تاریخ بحالی نیلام سے نہیں گذر سکتی اگرچہ یہ بیان کیجائے کہ نیلام علم سائل سے بعد منظوری تک فریباً مخفی رکھا گیا (۲) نابالغ زیر دفعہ ہذا درخواست گذرانے میں فایدہ دفعہ ۷ ایکٹ میعاد کا اٹھا سکتا ہے (۳) نیز

نامنظور ہو جائے | لفظ نامنظور کیا جائے مندرجہ دفعہ ہذا ایسے حکم سے متعلق نہیں ہے جو صیغہ اپیل سے صادر ہوا ہو بلکہ وہ نامنظوری عذر اس عدالت سے متعلق ہے جس کے روبرو کارروائیات دفعہ ۳۱۱ عمل میں آئی ہوں اگر درخواست نامنظور ہو تو عدالت حکم منظوری نیلام صادر کریگی اور تاریخ نیلام سے خریدار اسکا مستحق ہوگا (۴) اگر انکار کیا جاوے تو جج کا عمل قابل نگرانی ہے (۵)

اپیل | احکام حسب فقرہ (۱) دفعہ ہذا قابل اپیل ہیں (۶) لیکن اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۷) اور حکم مشعر منسوخی نیلام صادرہ زیر فقرہ (۲) دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں (۸) لیکن بعد نفاذ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کے کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ اپیل بناراضی حکم صادرہ حسب فقرہ ۲ دفعہ ہذا اس عدالت میں ہوگا جس میں اس مقدمہ کا اپیل ہوتا (۹) درحالیکہ مدیون ڈگری کی حسب دفعہ ۳۱۱ درخواست گذرانے کے بعد مشتری نیلام کارروائیات مذکور میں فریق بنایا جاوے اور نیلام منسوخ ہو جاوے تو مشتری نیلام بناراضی حکم مشعر تنسیخ نیلام کے اپیل کر سکتا ہے (۱۰) اور جبکہ مدیون نسبت نامنظوری درخواست

دیکھو انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۴۔

(۱) نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۹ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۲۵ (۴) ،، ،، ،، جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷ (۵) فیصلہ پریوی کونسل ۲۳ جون سنہ ۱۸۸۲ء (۶) دفعہ ۵۸۸ (فقرہ ۱۶) مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۸۰۲ و جلد ۸ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۹ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۳ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۴۔ اور مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۶ سے امتیاز کیا گیا ہے (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۵۲۔

(۱) بنگالہ میں استمراری بقبضہ اراضی کے نیلام کی منظوری کے حکم کی قبل صرور ہے کہ بجہہ رسوم داخل کیجائے۔ ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء ...

استرداد نیلام کے اپیل کرے تو اسمیں بھی خریدار ضروری فریق اپیل کا ہے (۱) ایک عذر نسبت عدم جواز اشتہار نیلام کے اول مرتبہ عدالت اپیل میں پیش نہیں ہو سکتا (۲) حکم زیر دفعہ ہذا مرافعہ قابل نہیں ہے (۳)

نالش منسوخی حکم | کوئی فریق نالش بمراد منسوخی حکم کے حسب دفعہ ہذا نہیں کر سکتا (۴) اور ناطق ہونا اس حکم کا اسبات پر منحصر ہے کہ الفاظ دفعہ کی تعمیل کیگئی ہو (۵) جو نیلام باضابطہ بعلت اجرای ایسی ڈگری کے جو اسوقت میں نافذ ہو عمل میں آیا ہو وہ بعد ازاں بمقابلہ مشتری نیک نیت کے جو فریق ڈگری ہو اس بنا پر منسوخ نہیں ہو سکتا ہے کہ ڈگری مذکور بذریعہ کارروائی مزید کے بعد نیلام کے عدالت اپیل سے منسوخ ہو گی (۶) دیکھو خلاف اسکے انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ و جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۴۰ - اگر عدالت نسبت کسی درخواست کے غلطی سے یہ تجویز کرے کہ درخواست مذکور میں تمادی عارض نہیں ہے اور حکم نیلام کا صادر کرے تو وہ حکم اگرچہ غلط اور قابل منسوخی بطور مرافعہ ہو جیساکہ ضابطہ میں حکم ہے تاہم وہ کالعدم نہیں ہے (۷) دیکھو خلاف اسکے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲ - اگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہو تو خریدار کے لئے کسی حکم اجرا کی صحت کی نسبت تحقیقات کرنا ویسا ہی لازمی ہوتا ہے جیساکہ اس فیصلہ کی صحت کی نسبت تحقیقات کرنا جس کی بنا پر اجرا کا مدار ہے ایک سوال میعاد ایک سوال اختیار سماعت نہیں ہوتا (۸) جس حالت میں کہ جائداد غیر منقولہ مدیون ڈگری کی باجرائے چند ڈگریات کے قرق ہوئی جنمیں سے ایک عدالت منصف کی اور باقی جج ماتحت کی عدالت کی تہیں اور جج ماتحت نے نیلام کو ملتوی کیا لیکن منصف نے التوا سے انکار کیا اور جائداد کو نیلام کیا تجویز ہوئی کہ نیلام کالعدم ہے کیونکہ یہ تعمیل حکم ایسی عدالت کے عمل میں آیا تہا کہ جس کو اس کے صادر کرنے کا اختیار نہ تھا (۹) عدالت دیوانی

(۱) نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۸۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵۲ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۴۴ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۱۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۶ و جلد ۷ صفحہ ۵۸۳ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۲ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۰ صفحہ ۱۶ و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۷ و جلد ۹ صفحہ ۹۶ و جلد ۱ صفحہ ۳۷۶ (۸) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۵۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۶ - و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد اول صفحہ ۵۸۸ -

میں نالش واسطے بحالی اُس نیلام کے جو بعلت اجرائے ڈگری کے معرفت کلکٹر حسب دفعہ ۳۲۰ عمل میں آیا ہو اور واسطے منسوخی اس حکم کے جو کلکٹر نے دربارہ منسوخ کئے جانے نیلام کے صادر کیا ہو دائر ہو سکتی ہے (۱)

بنائے دعوے | اُس مدیون ڈگری کا جو زیر دفعہ ہذا عدالت دیوانی سے منسوخی نیلام میں کامیاب ہو یہ فرض ہے کہ وہ عدالت سے اس امر کی درخواست کرے کہ اسکی جائداد اسے واپس دلائی جاوے اور اگر وہ ایسا کرنے میں قاصر رہے تو ڈگریدار کو زرِ نیلام رکھنے میں اور مشتری کو جائداد رکھنے میں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا جب مدیون ڈگری کی درخواست پر مشتری جائداد خرید کردہ خود سے محروم ہو کر بیدخل ہو جاوے تو صرف اسوقت ہی مشتری کو بنائے دعوے بنسبت نالش واپسی زرِ بیعہ خود حاصل ہوتا ہے اور جبتک ایسی بیدخلی عمل میں نہ آوے امر ادائیگی زر بدل مشتبہ ہوتا ہے (۲)

نالش بغرض منسوخی نیلام | میعاد نالش واسطے منسوخی نیلام تاریخ منظوری سے ایک سال ہے (۳)

نالش نمبری واسطے منسوخی نیلام کے بربنائے کسی اور وجہ علاوہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۳۱۱ کے ہو سکتی ہے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۹۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۶ -

خریداران نیلام کا استحقاق | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۰۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۳۴ -

اسٹامپ | نالش منسوخی نیلام میں عرضی دعوے پر اسٹامپ اسقدر لگایا جاتا ہے جس قدر کہ اس نالش پر لگایا جاتا ہے جو واسطے بازیافت جائداد کے ہو (۴)

درخواست انفساخ نیلام کی اس بنیاد پر کہ مدیون ڈگری حق قابل نیلام نہیں رکھتا تھا | **دفعہ ۳۱۲، ۳۱۳** - ہر نیلام کے خریدار کو اختیار ہے کہ عدالت میں درخواست انفساخ نیلام کی اس بنیاد پر گذرانے کہ جائداد جس شخص کی ملکیت ظاہر کر کے نیلام کی گئی تھی وہ دراصل جائداد مذکورہ میں ایسا کوئی

(۱) یہ دفعہ بنگالہ میں اراضیات مقبوضہ یا حصص محال کے اُن نیلاموں سے متعلق نہیں جو بعلت بقایا لگان کے ہوں - ایکٹ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۵ء) کی دفعہ ۱۷(۴) + (۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ جلد ۳ صفحہ ۵۵۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۷۹ مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۷۴ منسوخ کیا گیا -

(۲) نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ (۳) مد ۱۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴ و جلد ۵ صفحہ ۳۳۷ و ۳۳۸ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۳۳ -

حق نہیں رکھتا تھا جو قابل نیلام کے تھا اُسپر عدالت مجاز ہوگی کہ جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی حکم انفساخ نیلام کا بدیں وجہ نہ یا جائیگا تاوقتیکہ اُس حالت میں کہ مدیون ڈگری اور ڈگریدار کو موقع عذرات کے سُننے جانیکا نسبت ویسے حکم کے مل چکا ہو۔

تاثیر دفعہ ہذا و ۳۱۶ یہ ہے کہ حق و حقوق بحق مدیون ڈگری مشتری نیلام عدالت کو تابع اس شرط کے منتقل ہوجاتے ہیں کہ مشتری اپنا زرثمن واپس دلا پا سکتا ہے جبکہ وہ معلوم کرے کہ مدیون ڈگری بالکل کوئی حق قابل نیلام نہیں رکھتا (۱) مدیون ڈگری اس دفعہ کے بموجب درخواست نہیں کرسکتا (۲) دفعہ ۳۱۱ و دفعہ ہذا کے بموجب صرف اُن مقدمات میں درخواست گذر سکتی ہے جو ان دفعات میں مذکور ہے (۳)

مدیون ڈگری کو جائداد میں کوئی استحقاق قابل نیلام حاصل نہ تھا۔	دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۵ - دفعہ ہذا کے یہ معنی ہیں کہ جب خریدار نیلام اجرائے ڈگری میں کوئی ایسی جائداد خرید کرے جسکا کچھ وجود

ثابت ہو یا یہ کہ اسمیں ایسا کوئی حق نہیں ہے جو قابل نیلام ہو تو اس صورت میں عدالت مجاز ہے کہ نیلام زیر دفعہ ہذا منسوخ کردے اگر اشتہار نیلام میں ایسا خلاف بیان یا اخفا ہو جس سے خریدار کو اصل قیمت جائداد کی نسبت زیادہ قیمت پر جائداد کے خرید کرنیکی ترغیب ہو تو یہ امر واسطے استرداد نیلام حسب دفعہ ہذا کوئی وجہ نہیں ہے (۴) اور نہ اس صورت میں جبکہ بوجہ امتناع قانونی یا کسی اور وجہ سے نا قابل نیلام ہو (۵) اور نہ اس صورت میں جبکہ مدیون ڈگری کو کوئی حق قابل نیلام صرف ایک جزو جائداد میں حاصل ہو (۶) اور نہ جب کہ اشتہار نیلام میں ایک بار رہن کا ذکر نہ کیا گیا ہو (۷) یا جبکہ جائداد نیلام طلب کی وسعت کی نسبت خریدار کو دھوکا دیا گیا ہے (۸) اور نہ اشتہار نیلام میں جائداد کا غلط بیان کیا جانا (۹) وجہ منسوخی نیلام کی ہے۔ لیکن جبکہ بصیغہ اجرائے ڈگری جو کسی شخص پر صادر ہوئی ہو جو پیشتر دیوالیہ قرار دیا گیا ہو اجزا اسکی جائداد کے (جو اس وقت آفیشل اسائینی کے ہاتھ میں ہوں) قرق اور نیلام کئے جائیں تو خریدار باوجود اس امر کے کہ آفیشل اسائینی نیلام میں تسلیم یا سکوت کرے اور زرثمن لینے پر قناعت کرے مستحق منسوخی نیلام حسب دفعہ ہذا ہے (۱۰) بعد منسوخ ہونے نیلام کے مشتری نے ڈگریدار پر نالش کی۔

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۱۸ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۱ (۳) ۶ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۶۷ (۵) ،، ،، الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۷۷ ۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۲۸ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۱ و جلد ۸ صفحہ ۹۹ و ۱۰۱ و نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) ،، ،، کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۲۲ و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۲۷ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸ و جلد ۲ صفحہ ۲۶۴ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۹ (۱۰) ،، ،، ،، جلد ۹ صفحہ ۴۹

تجویز ہوئی کہ از انجا نیلام بحق مدیون ڈگری بربنائے عدم اختیار سماعت یا کسی اور نقص قانونی یا بیضابطگی موثر نیلام کو منسوخ نہیں ہوا بلکہ بحق ایک شخص ثالث کے منسوخ ہوا جس کا حق نسبت جائداد کے نا معلوم تھا اور کوئی بحث فریب خواہ غلط بیانی کی نسبت ڈگریدار کے نہیں ہے لہذا نالش قابل پذیرائی نہیں (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ و جلد ۱ صفحہ ۵۶۸۔

عدالت کو | درخواست عدالت میں دینی چاہئے گو اجرائے ڈگری حسب دفعہ ۳۲۰۔ ایکٹ ہذا کلکٹر کے پاس بھیجی گئی ہو (۲) لیکن دیکھو دفعہ ۳۲۰ جیسے کہ اسکی اب ترمیم ہوئی ہے و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۱۔

عملدرآمد | درصورت فوت ہو جانے مدیون ڈگری کے قبل اس کے کہ حسب دفعہ ہذا نیلام جائداد غیر منقولہ کا منسوخ ہو سکے ضرور ہے کہ اس کے قائم مقام کو اطلاع دیجاوے اگرچہ اس دفعہ میں کوئی صریح حکم نسبت حاضری قائم مقام کے نہیں ہے (۳)

اپیل | اپیل دوم اس دفعہ کے حکم کا نہیں ہو سکتا (۴) لیکن اپیل ہو سکتا ہے (۵)

منظوری نیلام | دفعہ ۳۱۴ - کوئی نیلام جائداد غیر منقولہ کا جو صیغہ اجرائے ڈگری سے عمل میں آوے قطعی نہوگا تاوقتیکہ وہ عدالت سے منظور نہ ہو۔

دوبارہ منظوری نیلام کے دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵ زیر دفعہ ۳۱۱ مجموعہ ہذا۔

نیلام مکرر | جب کوئی جائداد کسی ڈگری کے اجرا میں نیلام ہو جائے تو پھر دوبارہ نیلام نہیں ہو سکتی (۶) دیکھو نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ ایک مجنون کی بیوہ نے جو اس کی جائداد کی مہتمم تھی نیلام میں جائداد خریدی اور وہ نیلام منظور ہو گیا لیکن جج نے قبضہ دینے سے تاوقتیکہ وہ ضمانت حفاظت حقوق مجنون نہ دے انکار کیا پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ نیلام ثانی بعد نیلام اول کے ناجائز ہے (۷) جج کو بعد منظور ہو جانے نیلام کے اختیار اس کے منسوخ کرنیکا بذریعہ حکم سرسری کے نہیں ہے (۸) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۸۶۔ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۵۔ جبکہ ڈگری میں ہدایت تھی کہ اول الف کی جائداد نیلام کیجائے اور بعدہ ب کی اگر ڈگریدار الف کی جائداد نیلام کرانیکے ناقابل ہو تو ب کے برخلاف اجرا کرے اور اس سے ڈگری بیباق نہ ہو بعد ازاں الف کی جائداد کو قرق و نیلام کرانیسے ممنوع نہیں (۹)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۰۷ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۰۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۴ (۴) ،، ،، کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۴ (۵) دفعہ ۵۸۸ (۱۶) مجموعہ ہذا (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۰ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۹۸ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹ (۹) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۶ صفحہ ۱

انفساخ نیلام کی صورت میں قیمت خریدار کو واپس دیجائے گی۔

دفعہ ۳۱۵ ۔ جب نیلام کسی جایداد غیر منقولہ کا دفعہ [۳۱۰] (الف) [[1]] خواہ دفعہ ۳۱۲ خواہ دفعہ ۳۱۳ کے بموجب منسوخ کیا جائے۔

یا جب یہ دریافت ہو کہ مدیون ڈگری کوئی حق قابل نیلام جایداد میں جسکا نیلام ہونا ظاہر کیا گیا نہیں رکھتا تھا اور اس وجہ سے خریدار اُس سے محروم کیا گیا ہے۔

تو خریدار مستحق ہوگا کہ اپنا زر ثمن نیلام (معہ یا بلا سود جیسی عدالت ہدایت کرے) اُس شخص سے واپس پائے جسے زر ثمن مذکور ادا کر دیا گیا تھا۔

جایز ہے کہ وہ زر ثمن اور سود (اگر کچھ ہو) جو عدالت سے دلایا گیا ہو ویسے شخص سے بموجب اُن قواعد کے واپس کرایا جائے جو واسطے اجراء ڈگری زر نقد کے اس مجموعہ میں مندرج ہیں۔

دفعہ ہذا صرف اُن صورتوں سے متعلق ہے جنمیں نیلام زیر دفعات ۳۱۰ (الف) یا ۳۱۲ یا ۳۱۳ مسترد کیا گیا ہو یا جنمیں یہ پایا گیا ہو کہ مدیون اس جایداد میں جو نیلام کیگئی بیان کیگئی ہے کوئی قابل نیلام حق نہیں رکھتا تھا اور مشتری اس سے محروم رہا ہے۔ نہ کہ اس صورت سے جسمیں کہ مدیون نیلام کیوقت محض حقوق راہنانہ رکھتا ہو [(۱)] جس صورت میں کہ نیلام عدالت با جرائے ڈگری بوجہ فریب منسوخ نکیا گیا ہو تو صرف حد جس تک مشتری دادرسی کا دعوے کرسکتا ہے وہ ہے جو بروئے دفعہ ہذا ظاہر کیگئی ہے (۲) مفہوم ذمہ واری استحقاق بلحاظ بیع ہائے بذریعہ معاہدہ خانگی بنیلا جہائے عدالت تک وسیع نہیں کیجا سکتی بجز اس کے کہ جہانتک توسیع مذکور بروئے دفعہ ہذا جایز ہے (۳) بموجب دفعہ ۳۱۲ مجموعہ ہذا مشتری نیلام صیغہ اجرائے ڈگری کو یہ منصب ہے کہ نسبت منظوری نیلام کے عذر کرے اور اسکے قطعی ہونے کو روکے اور بموجب دفعہ نامبردہ کو اختیار ہے کہ بعد منظوری نیلام کے درخواست واپسی زر ثمن کی اس بناء پر کرے کہ بذریعہ نیلام کے کچھہ منتقل نہیں ہوا (۴) نہ تو دفعہ ہذا اور نہ اصول اس دفعہ کا متعلق خرید یصیغہ اجرائے ڈگری ہے جس صورت میں مدیون ڈگری کو ایک حق قابل بیع جایداد مبیعہ میں حاصل ہو اور غلطی ایسے حق کی صرف مقدار کی نسبت ہے یہ مسئلہ کہ خریدار پر احتیاط لازم ہے مابین مشتری نیلام و دیگر خریدار نالش مرجوعہ شخص اول الذکر بنام شخص آخر الذکر بابت معاوضہ نقصان بوجہ غلطی مذکور کے متعلق ہے (۵) دیکھو دفعہ ۳۱۳ ۔ ایک خریدار نیلام کی مزاحمت بوقت قبضہ دینے کے ایسے شخص کیطرف سے ہوئی جو اپنے آپکو مالک بیان کرتا تھا

[1] دفعہ ۳۱۰ (الف) کا حوالہ بذریعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۴ء) کی دفعہ ۳ کے داخل کیا گیا۔

(۱) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۳۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ (۳) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۱۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ و پریوی کونسل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۵ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد صفحہ ۹۹ و جلد ۴ صفحہ ۱۱۶ (۵) نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۵۵ و ۲۵۶۔

خریدار نے واپسی زرثمن کی بموجب قانون سابق نالش کی لیکن چونکہ نیلام اُس وقت تک منسوخ نہیں ہوا تھا اسلئے
اُس کی نالش ناقابل سماعت قرار پائی (۱) چونکہ خریداران نیلام و ڈگریداران کے مابین کوئی اخفا نہیں ہوا اسلئے
ڈگریداران کا از روئے قانون یہ فرض نہیں ہے کہ وہ زرثمن جو انہوں نے وصول کیا ہے مشتریان نیلام کو واپس
دیدیں اور نہ خریداران نیلام زرثمن ڈگریداران سے وصول کرسکتے ہیں یا تو اس بنا پر کہ انہوں نے سرٹیفکٹ حسب دفعہ
۳۱۶ یا قبضہ جایداد مبیعہ کا حاصل نہیں کیا یا انہوں نے اپنے دعاوی بابت جایداد مذکور کو خود ترک کردیا ہے (۲)

کوئی شخص جسکو زرثمن ادا کیا گیا ہو | اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ ڈگریدار کو عدالت سے باہر زرثمن نیلام دیا جاسکتا ہے (۳)
اسمیں وہ اشخاص بھی شامل ہیں جنہوں نے بموجب دفعہ ۲۹۵ - ایکٹ ہذا بطور حصہ رسدی روپیہ پایا ہو (۴) اور
جنکو مشتری کا روپیہ ادا ہوچکا ہو (۵) گو روپیہ معرفت دوسری عدالت کے انکو اپنی اپنی ڈگریات برخلاف اُسی
مدیون کی اجرا میں پہونچا ہو (۶) اور شرف عدالت جس نے آمدنی نیلام در کمیشن لیا ہو (۷) خریدار مستحق ہے
کہ اپنا روپیہ واپس پاوے خواہ معہ سود یا بلا سود جیسا کہ مقتضے ہو (۸) عام شرح سود سے روپیہ فیصدی ہے (۹)
مشتری پر اخراجات عاید نہیں ہوسکتے (۱۰) اس کو وہ روپیہ واپس ملنا چاہئے جو بغرض فایدہ خریداری
اسنے دیا لیکن جسقدر منافع اُسنے پایا ہوا اُسکا حساب دینا ہوگا (۱۱)

فریقین | خریدار کو اپنی درخواست میں مدیون کو فریق بنانا چاہئے (۱۲) یا اسکے قایم مقام قانونی کو (۱۳)
بغرض اس امر کے کہ خریدار نیلام برطبق منسوخی نیلام کے اپنا زرثمن ڈگریدار سے واپس پاسکے یہ ضروری ہے
کہ ڈگریدار کو اُن کارروائیات میں فریق بنایا جاوے جو شخص ثالث نے بغرض استقرار حق خود کے کی ہوں یا
بہرحال ڈگریدار کو اُن کی اطلاع ہو (۱۴) -

نالش نمبری | خریدار صرف بصیغہ اجرائے ڈگری مندرجہ دفعہ ہذا پر مقید نہیں ہے نالش نمبری بھی کرسکتا ہے (۱۵)

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶ (۲) نمبر ۹۴ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۱
(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۳ (۵) نمبر ۷ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس
جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۸ (۷) نمبر ۳۸ ۱۸۸۳ء و نمبر ۶ ۱۸۸۵ء و نمبر ۵۴ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰ و نمبر ۵۳ ۱۸۸۳ء و نمبر ۷۵ ۱۸۸۴ء و نمبر ۶ ۱۸۸۵ء و نمبر ۵۴ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -
(۹) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۱ (۱۰) الہ آباد رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۰۹ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۹۳ و مور انڈین
اپیل جلد ۳ صفحہ ۴۲ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۹۷ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۲۴ (۱۴) انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۹۴ (۱۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس
جلد ۸ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ و نمبر ۷ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۵۵

بصورت غریب ڈگریدار سے ومنہ اُن اشخاص سے جن کو زرِ ثمن نیلام سے فائدہ پہونچا ہو زرِ ثمن والیس لیسکتا ہے - دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ - بیروکے دفعہ ہذا العدم موجودگی کسی صریح یا معنوی روک کے حقوق واپسی زرِ ثمن کا نفاذ معمولی طریق سے یعنی بذریعہ نالش ہو سکتا ہے اور نیز اس طریق سے ہو سکتا ہے جو کہ دفعہ ہذا میں مندرج ہے منتقل الیہ مشتری نیلام بھی اسی طریق سے وصولی زرِ نیلام کا مستحق ہے اور نالش متنازعہ نامبردہ محض اسوجہ پر ناقابل سماعت نہیں ہو سکتی کہ بتاریخ ارجاع نالش مذکور اس کی طرف سے ایک درخواست نگرانی حکم بدخلی عدالت ہائیکورٹ میں دایر تھی (۱) بنائے دعوائے نالش اس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ مشتری اس جائیداد سے محروم کیا جاوے جو اسکے ہاتھ نیلام کیگئی ہے (۲) جبکہ زرِ ثمن خریدار کو واپس دیا گیا تھا - تو نالش بغرض واسطے سود کے جائز قرار پائی (۳) دربارہ ضروری فریقہائے نالش کے دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۹۳ زیر دفعہ ۲۹۵ مجموعہ ہذا -

میعاد	بموجب مدہ ۱۲ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء میعاد تین سال ہے (۴)
اپیل	نہیں ہو سکتا (۵)
نگرانی	ہو سکتی ہے (۶)

جائیداد غیر منقولہ کے خریدار کو سرٹیفکیٹ دینا

دفعہ ۳۱۶ - جب نیلام جائیداد غیر منقولہ کا حسب بیان مندرجہ صدر ناطق ہوجائے تو عدالت کو لازم ہے کہ قطعہ سرٹیفکیٹ مشعر تفصیل جائیداد نیلام شدہ اور نام اُس شخص کے جو وقت نیلام اسکا خریدار قرار پایا تھا عطا کرے - ویسی سرٹیفکیٹ میں تاریخ منظوری نیلام کی درج ہوگی - اور جہانتک فریقین نالش سے غرض ہے اور ان اشخاص سے جو فریقین کی معرفت یا اُن کے ذریعہ سے دعوے رکھتے ہوں ملکیت جائیداد نیلام شدہ کی ویسے سرٹیفکیٹ کی تاریخ سے خریدار کی ذات میں داخل ہوجائیگی نہ اس سے پہلے

فریقین یا اشخاص جو اُنکے ذریعہ دعویدار ہوں

الفاظ مندرجہ عنوان میں اشخاص ثالث (یعنے مشتری نیلام) شامل نہیں ہیں (۷)

لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ڈگری جس کے اجراء کے لئے نیلام وقوع میں آیا تھا تاریخ نیلام تک برقرار رہی ہو -

(۱) نمبر ۹۷ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۷ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۲ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۰ (۶) ،، ،، مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴۷ (۷) ،، ،، بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۵ - ؎ سرٹیفکیٹ کے نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ نمبر ۱۵۰ -

ملکیت جائداد نیلام شدہ اس سے مراد اُس پورے مکمل استحقاق سے ہے جو نیلام کے قطعی ہو جانے پر پیدا ہوتا ہے حق مذکور بموجب دفعہ ہذا خریدار کو منظوری پر مفوض نہیں ہوتا لیکن الفاظ مذکور کی خواہ مخواہ ایسی تعبیر کرنی ضرور نہیں ہے جس سے ایک ادنے استحقاق جو برخلاف عام عادلانہ اصول کے پیدا ہوتا ہے زائل ہو جائے (۱)

ڈگری برقرار الفاظ "ڈگری برقرار ہو" مندرجہ شرط دفعہ ہذا متعلق اُس ڈگری سے ہیں جو بحال و کلیتاً نافذ ہو نہ اُس ڈگری سے جس کے اجرا میں تمادی عارض ہو (۲) نہ اُس ڈگری سے جو تاریخ درخواست بحالی نیلام تک کامل نہ رہی ہو (۳) نہ وہ جس کا اجرا نہ ہو سکتا ہو (۴) نہ وہ جس کا الغا ہو گیا ہو (۵) جبکہ نیلام بصیغہ اجرا ڈگری زمانہ دائری اپیل میں عمل میں آیا ہو اور بعد ازاں ڈگری منسوخ ہوئی ہو تو ایسی صورت میں عدالت اجرا کنندہ ڈگری بعد منسوخی مذکور کے نیلام کو منظور نہیں کر سکتی (۶)

سرٹیفکیٹ نیلام درخواست حصول سرٹیفکیٹ کے واسطے کوئی حکم دفعہ ہذا میں نہیں ہے پس کسی درخواست کی قانوناً ضرورت نہیں ہے اور اگر درخواست دینا اختیاری ہی ہے تو کسی سٹامپ کی حاجت نہیں ہے (۷) بمبئی بنالش قبضہ کی ہمراہ سرٹیفکیٹ کا شامل کرنا ضروری ہے (۸) چونکہ مدعی نے حق راہن خرید کیا اور اُسکو واسطے روپیہ ادا کیا۔ لہذا نامبردہ انفکاک کرانیکا مستحق تھا سرٹیفکیٹ نیلام آغاز نالش کے بعد تک نہیں دیا گیا تھا (۹) جس شخص نے جائداد غیر منقولہ بہ نیلام عدالت خرید کی ہو اور عدالت سے اُس کو قبضہ دلایا گیا ہو اُس کو بر بنائے اُس کے استحقاق کامل بمقابلہ جملہ اشخاص کے جو پابند ڈگری کے ہوں حاصل ہے گو اُسکو پاس سرٹیفکیٹ نہ ہو یا صرف ایسا سرٹیفکیٹ ہو جس کی رجسٹری نہ ہوئی ہو (۱۰) بعد ناطق ہونے نیلام کے اگر خریدار فوت ہو جائے تو سرٹیفکیٹ اُس کے قائم مقام کو عطا ہو سکتا ہے (۱۱) جبکہ خریدار نے نہ قبضہ پایا اور نہ سرٹیفکیٹ نیلام حاصل کیا۔ اس کو اس خریدار پر جو بعد پر ترجیح نہیں ہے جس نے دونوں حاصل کئے ہوں (۱۲) کلکتہ و الہ آباد میں حکم منظوری نیلام جائداد غیر منقولہ بصیغہ اجرائے ڈگری واسطے منتقل کرنے حق کے بجانب خریدار جائداد نیلام شدہ کافی ہے اور اسکا پیش کرنا شہادت کافی استحقاق

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۷ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ع صفحہ ۴۵
(۲) " " کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۶ و جلد ۲ صفحہ ۱۹ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۸ - (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۱ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۵ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۸ (۷) " " بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۷۰ (۸) " " بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۵ (۹) " " بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۳۹ (۱۰) " " مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۲۵ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۹ و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ (۱۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۲ (۱۲) " " " جلد ۲ صفحہ ۱۰۔

خریدار کی ہو سرٹیفکٹ نیلام کا پیش کرنا لابدی نہیں ہے (۱) نیز دیکھو نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۳ء زیر دفعہ ۳۱۸ مجموعہ ہذا - بصورت اقبال خریداری سرٹیفکٹ نیلام کا پیش کرنا غیر ضروری ہے (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۲۵ -

اثر سرٹیفکٹ نیلام | تمام بے ضابطگیاں جو نیلام سے واقع ہوں سرٹیفکٹ نیلام سے ڈھکی جاتی ہے اور نالش غیری واسطے منسوخی نیلام کے اس بنا پر نہیں ہو سکتی (۳)

رجسٹری | دیکھو دفعہ ۱۷ و ۵۰ - ایکٹ رجسٹری جیسے کہ اسکی ترمیم بذریعہ دفعہ ۶۵ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کے ہوئی ہے و نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴ و ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۹۵ و جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۶۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۲ -

اسٹامپ | دیکھو مد ضمیمہ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۸ و جلد ۷ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۲۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۸ -

مضمون | سرٹیفکٹ نیلام پر بلا خیال دوسری شہادت کے لحاظ کرنا چاہیے (۴) بجز اس کے کہ جب اس امر کی تحقیق کرنا منظور ہو کہ کسی خاص لفظ مستعملہ سرٹیفکٹ کے کیا معنی ہیں (۵) یا جائداد کی تصریح ہے جس کا جزو صحیح و جزو غیر صحیح ہو (۶) زبانی شہادت قبول کی گئی (۷) جب کوئی شخص ایک خاص تعلقہ خریدے - اور سند نیلام میں یہ بھی مندرج ہو کہ اس قدر اراضی تعلقہ میں ہے تو خریدار نیلام کل اراضی کا جو اس تعلقہ میں ہو مالک ہو گا گو کہ وہ تعداد مندرجہ سرٹیفکٹ سے زیادہ ہو (۸) جبکہ جائداد نیلام شدہ کا سرٹیفکٹ بلجائے تو قیاس یہ ہو گا کہ زر نیلام ادا ہو گیا (۹)

ترمیم | سرٹیفکٹ نیلام ترمیم نہیں ہو سکتا (۱۰)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۸ و جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۷ و ۳۰۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۲ و ۱۵۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۰۷ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۵ و جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ و جلد ۹ صفحہ ۲۷۶ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۴۵۹ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۳ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۱۱ (۸) ،، ،، جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۷ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۸ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۱ -

جدید | جدید سرٹیفکیٹ کس صورت میں دیا جاتا ہے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ و جلد ۹ صفحہ ۵۲۶ و دفعہ ۳۱۷ - ایکٹ ہذا -

میعاد | شرائط ایکٹ میعاد سرٹیفکیٹ نیلام سے متعلق نہیں (۱)

جایداد غیر منقولہ | ایکٹ ہذا میں تعریف جایداد غیر منقولہ کی بیان نہیں ہوئی ہے غالباً معاملات ہنود میں اِن لفظ سے وہ جایداد بھی شامل ہوگی جو شاستر کے بموجب غیر منقولہ قرار دیگئی ہے چنانچہ بمبئی ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ جو ڈگری مشتہر نیلام کرانے جایداد غیر منقولہ کے نیلام ہوئی ہو اسکا سرٹیفکیٹ ملنا چاہئے اسلئے کہ صرف کاغذ نیلام نہیں ہوا بلکہ وہ استحقاق جایداد غیر منقولہ کا جو بموجب ڈگری عطا ہوا نیلام ہوا ہے استحقاق کو حسب دفعہ ہذا جایداد غیر منقولہ سمجھنا چاہئے (۲)

واپسی زرثمن | بجز ان مقدمات کے جو دفعہ ۳۱۲ و ۳۱۳ میں داخل ہوں یا جبکہ مدیون کوئی حق قابل بیع نہ رکھتا ہو نیلام منسوخ ہوجاوے تو خریدار زرثمن کی واپسی کا مستحق نہیں (۳)

مواخذہ | اگر ڈگریدار مرتہن جایداد ہو یا کوئی دوسرا بار جایداد پر رکھتا ہو اور اپنی ڈگری قرضہ سادہ میں نیلام کرائے تو ایسا مشتری جس کو اس سے علم ہو اس جایداد کو بلا مواخذہ کفالت کے حاصل کرتا ہے (۴) یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ڈگریدار نے جو نیلام میں بولی بولے اس سے اُسکا مقصود اس امر کے اظہار کا تھا کہ اُس کو کوئی حق جایداد میں نہیں ہے یا اُسنے اپنے حق سے دست برداری کی (۵) اور بموجب دفعہ ۱۱۴ قانون شہادت عدالت کو اس امر کے قیاس کرنیکا استحقاق ہے کہ احکام دفعہ ۲۸۷ (ج) مجموعہ ہذا کی تعمیل ہوئی ہے اور بدینوجہ اشتہار نیلام سے وجود اس مواخذہ کا جسکی بنا پر نالش کیگئی ہے ظاہر ہوتا تھا (۶) دیکھو دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۰ و نمبر ۸۶ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۳۲ و نمبر ۸۷ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۵۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ و جلد ۵ صفحہ ۱۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۲۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۰۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۸۹ --

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۸۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۷۷
(۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۶ (۳) ،، ،، جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۴ (۴) ،، ،، کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۷
(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۱۴ (۶) ،، ،، الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۹ --

حق مقدم | بموجب دفعہ ہذا تاریخ سرٹفکیٹ سے خریدار مستحق جائداد کا ہوتا ہے حق مقدم کی نسبت دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۵ -

نیک نیت مشتری بمعاوضہ قیمتی | مشتری نیلام عدالت یہ استحقاق پیش نہیں کرسکتا کہ وہ مشتری نیک نیت بعوض مالیت بلا اطلاع ہے اور یہ اُس صورت میں بھی جبکہ خود ڈگریدار مشتری ہو (۱)

استحقاق عطا نہیں ہوتا | بجز استحقاق مدیون ڈگری کے اور کوئی استحقاق خریدار کیطرف منتقل نہیں ہوتا یا دوسرے الفاظ میں مدیون ڈگری اُس جائداد کو پھر حاصل نہیں کرسکتا (۲) اور اگر مدیون ڈگری یا اُسکے ورثا اُس جائداد کو پھر حاصل کریں تو وہ بمقابلہ مشتری کے قابض نہیں رہ سکتے (۳) بجز اُس کے کہ وہ دعوائے قبضہ مخالفانہ زائد از دوازدہ سال کا کریں اور خریدار کو چاہئے کہ قیمت و مقدار جائداد سے اپنا اسی طرح اطمینان کرے جیسا کہ خریدار بیع خانگی میں کرتا (۴)

کیا نیلام ہوتا ہے | اگر جائداد نیلام شدہ مدیون کی نہو تو خریدار کو کچھ نہیں ملتا (۵) اگر مدیون کا کوئی حق اُسمیں ہو تو خریدار مستحق اُسکا ہے (۶) اور حق سے مراد وہ حق مراد نہیں ہے جو بوقت نیلام ہو بلکہ جو تاریخ قرقی و اجرائے اشتہار پر بھی ہو (۷) لیکن جب وہ حق بیان کردیا گیا ہو تو استحقاق خریدار اُسی حق تک محدود ہوگا (۸) دفعہ ہذا و دفعہ ۳۱۳ مجموعہ ہذا کی تاثیر یہ ہے کہ حق حقوق و مرافق مدیون ڈگری مشتری نیلام عدالت کو تابع اس شرط کے منتقل ہو جاتے ہیں کہ مشتری اپنا زرثمن واپس دلا پاسکتا ہے جبکہ وہ معلوم کرے کہ مدیون ڈگری بالکل کوئی حق قابل نیلام نہیں رکھتا (۹) جبکہ متوفی مدیون کے قائممقام کا نام درج مسل نہ کرنیسے کوئی ضرر واقعی نہ پہونچے تو خریدار کو ایک جائز استحقاق حاصل ہو جاتا ہے (۱۰) اور اگر حکم نیلام اور سرٹفکیٹ نیلام میں اختلاف ہو تو حکم نیلام مرجح ہوگا بجز اُس حال کے کہ خریدار نیلام اُس اختلاف سے واقف ہو (۱۱) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۲ و جلد ۳ صفحہ ۸۰۳ -

حقوق و ذمہ داریاں | خریدار اُس چیز کو حاصل نہیں کرسکتا جو اُسکا مدیون حاصل نہیں کرسکتا تھا (۱۲) [illegible] (۱۳)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۱۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۳ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۰ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ و بنگال لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۵ -

(۵) مارشل رپورٹ صفحہ ۶۴۸ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ (۷) صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۴ء ضمیمہ ا صفحہ ۵۶ -

(۸) آگرہ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۲ (۹) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۸ -

(۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۶ (۱۱) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۶۰ - (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۸ (۱۳) آگرہ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ -

اور جس چیز کو مشتری بباعث میعاد حاصل نہیں کر سکتا اُسکا منتقل الیہ بھی اُسکو حاصل نہیں کر سکتا (۱) خریدار موجودہ رہن اور پٹوں کا بھی پابند ہے (۲) اگر یہ رسم ثابت ہو جائے کہ بیع خانگی پر زمیندار چہارم حصہ زر بیع کا مستحق ہوتا ہے تو یہ رسم اُس بیع پر حاوی نہیں ہو سکتی جو بذریعہ اجراے ڈگری ہوئی ہو (۳) مشتری مستحق ہے کہ اُن کارروائیات بیعبات کی اطلاع جو بعد نیلام لیکن قبل منظوری نیلام دائر ہوں اسکو دیجاوے (۴) مشتری ایسے علاقہ کا کہ جس کی بابت مالگذاری سرکار ادا کیجاتی ہے اُسکو تاریخ حملہ مالگذاری محصولات کے خواہ وہ باقی ہوں یا آئندہ واجب ہو لیتا ہے (۵) اور اگر کسی کفالت سے مطلع ہو کر اُسے ادا نکرے تو اُن تمام اخراجات کا ذمہ وار ہوگا جو اُس کفالت کے جاری کرانے میں عاید ہوں (۶) وقت نیلام جو فصل اراضی پر ایستادہ ہو خریدار کیطرف منتقل ہوتی ہے سوائے اس کے کہ جب وہ اشتہار نیلام کے ذریعہ بالخصوص مستثنے کی گئی ہو یا کہ رواج خلاف اسکو ثابت کیا جاوے (۷) درخت غیر مقطوعہ (۸) عمارت جو اُس پر ہو (۹) اور بمقابلہ مدیون حقوق آسایش کا بھی اُسیطرح مستحق ہے جیسا کہ خوش خرید کی حالت میں ہوتا (۱۰) لیکن جب ڈگریدار اراضی زرلگان اُس لگان کو جو اراضی مذکور پر واقعہ ہے قرق کرائے اور اراضی کو نیلام میں خود خرید لے اور پھر لگان کو نیلام کرائے جس کو ایک اور شخص خرید ہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے اراضی کو اس ذمہ واری سے خریدا ہے کہ لگان اُسپر قایم رہے (۱۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸ جلد ۵ صفحہ ۶۱ - خریدار اس امر سے ممتنع نہیں ہے کہ کوئی دوسرا استحقاق علاوہ اُس استحقاق کے جو خرید پر مبنی ہو کرے (۱۲) لیکن وہ بہت امور میں خریدار خانگی سے مختلف حیثیت میں ہے مثلاً یہ اصول کہ جب کوئی شخص ایسی جایداد فروخت کرے جسکا وہ مالک نہ ہو لیکن بعد فروخت کے مالک ہو جائے تو اُسپر لازم ہے کہ حق بیع شدہ کو اپنے اس استحقاق کی روسے جو بعد حاصل ہوا خریدار کے حوالہ کرے اُس صورت سے متعلق نہیں ہے جب کہ بیع بذریعہ عدالت حسب درخواست ڈگریدار ہو اور مدیون جو لازمی ہو (۱۳) اور بغیر علم کے وہ کسی اقرار رہن کا پابند

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۴۴ (۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۰ و ،، بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۹۳ و نمبر ۱۴۹ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۷۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۱ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۱۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۷۰ (۸) الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۹۳ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۸۱ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۲ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲۷

نہیں ہے جو مدیون نے کیا ہو (۱) اور نہ اُس بیان کا پابند ہے جو مدیون ڈگری نے کسی پہلے موقعہ پر ایسی دستاویز رہن میں کیا ہو کہ جسکا خود خریدار نیلام ایک فریق تھا (۲) حسب مراد دفعہ ۱۱۵ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء مشتری قایم مقام مدیون ڈگری نہیں (۳) لیکن منتقل الیہ ڈگری ڈگریدار کا قایم مقام ہے - دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۶ - مشتری نیلام کو اُن اقبال اور ذمہ داریوں پر بھی اعتراض کرنیکا استحقاق جو مدیون نے بدنیتی سے ڈگری کو نقصان پہونچانیکے واسطے کی ہوں نہیں ہے (۴) اور اگر مدیون ممبر خاندان مشترکہ تابع متاکشرا ہو تو مشتری ہم کو تقسیم کرانیکا اختیار ہے (۵) دیکھو نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ -

خریدار نیلام رہن خریدار نیلام رہن جملہ حقوق و مرافق جو کہ راہن بوقت تحریر رہن نامہ کے رکھتا ہو بری از تمام ذمہ داریاں مابعد کے حاصل کرتا ہے (۶) لیکن اگر مرتہن مابعد کوئی فریق اُن کارروائیات کا جو بنام راہن ہوئی نہو تو وہ فک الرہن کرا سکتا ہے (۷)

خریدار بموجب ڈگری زر نقد جو تمسک کفالتی پر حاصل کی گئی ہو۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۲۹ و دفعہ ۹۹ و ۹۷ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء - جب اُس ڈگری کی بنا پر جو مرتہن نے حاصل کی ہو جایداد فروخت ہو تو مشتری اُن پٹہ جات کا پابند نہیں ہے جو راہن نے دیئے ہوں بجز اس کے کہ خریدار مذکور نے پٹہ داران کو اپنا کاشتکار مقبول کیا ہو (۸) بروئے سرٹیفکٹ نیلام کے مشتری نیلام کو وہ حق حقوق مرافق راہن کے حاصل ہوتے ہیں جو رہن کے وقت موجود نہ تھے محض وہ حق حقوق مرافق جو نیلام عدالت کے وقت موجود تھے (۹) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۷۷ - اور جب وہ ڈگریدار بعوض جایداد مرہونہ کو اُس سادہ ڈگری میں جو بربنائے دستاویز کفالت حاصل کی ہو نیلام کرائے تو اُسکا استحقاق کفالت خریدار نیلام پر قطعاً منتقل ہو جاتا ہے اور دوسری نالش واسطے نفاذ کفالت اور جایداد کے نیلام کرانیکے نہیں ہو سکتی (۱۰) لیکن اگر جایداد بعد رہن یا منجانب راہن دیدہ دانستہ یا بذریعہ اثر قانونی مکفول ہو جائے اور اجرائے ڈگری میں نیلام نہ ہو سکتی ہو تو مرتہن اُن کفالت داران پر واسطے نفاذ اپنی کفالت اور

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۰۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ (۴) آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵ - (۵) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۴ و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۶۲ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱ -
(۸) مارشل رپورٹ صفحہ ۱۲۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲۵ - (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸ و ۳۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۲۰ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۶ -

نیلام کرا پانے جائیداد کے نالش کر سکتا ہے (۱) جب مرتہن نے ڈگری سادہ حاصل کی اور جائیداد مرہونہ بار بار نیلام ہوئی اور خریدی گئی تو مرتہن بعد ازاں بمقابلہ نیک نیت خریدار بمعاوضہ قیمتی کے نفاذ اپنی کفالت کا خواہ بذریعہ نالش نمبری یا بذریعہ اجراء کے نہیں کرا سکتا (۲)

خریداری بموجب دہرم شاستر بحث یہ تھی کہ آیا کل جائیداد متعلقہ خاندان مشترکہ جو تابع قانون متاکشرا تھا جس میں حصص پسران شامل تھے بجانب خریدار بذریعہ نیلام بعلت اجرائے ڈگری موسومہ تنہا پدر کے جو بربنائے رہن اُس کے حق کے صادر ہوئی تھی منتقل ہوئی یا صرف حصہ باپ کا ۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ رہننامہ و ڈگری و نیز سرٹیفکیٹ نیلام میں صرف حق پدر مندرج تھا لہذا بادی النظر میں جو نتیجہ نکالا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ خریدار کو صرف حق پدر کا ملا (۳)

باپ کا قرضہ کل حق و حقوق و مراتب جو زمیندار مقروض سے اسکی پسر کو وراثتاً پہونچے تھے واقعہ جزو مکفولہ و نیز بقیہ زمینداری جہانتک کہ وہ ادائے قرضہ پدر میں کام نہیں آتی تھی مستوجب قرقی و نیلام بعلت اجرائے اُس ڈگری کے تھی جو بنام پدر بربنائے اُس کے تسلیم قرضہ کے تھی (۴)

قائم مقام کی ذمہ واری پسران اپنے حصص خریداران سے واپس پا سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ ڈگری بربنائے رہن جائیداد کے حاصل کیگئی ہو ڈگری زرلغد کی صورت مختلف ہے (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۳ و جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۰ ۔

ذمہ واری نابالغ اگر ڈگری برخلاف ولیہ ہو اور سرٹیفکیٹ میں بھی اُسی کا نام درج ہو تاہم حصہ نابالغ بروئے ڈگری کے نیلام ہوتا ہے (۶)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۰ و بنگال لارپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۹ و ۴۰۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۱۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۰ ۔ (۲) بنگال لارپورٹ فل بنچ صفحہ ۲۷ ۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۲ و جلد ۹ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۸۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۹ و جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ و ,, ,, کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ و جلد ۴ صفحہ ۱۸ و جلد ۷ صفحہ ۱۳۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۸۷ و ۲۵۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴ (۴) ,, ,, جلد ۶ صفحہ ۹۱ و جلد ۵ صفحہ ۲۵۱ و جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۵ صفحہ ۱۶ و جلد ۱ صفحہ ۴۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۳ و جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ و ۴۸۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۶ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۴۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۴ ۔

بیوہ | اگر ڈگری واسطے اس قرضہ کے ہو جو بیوہ کی اپنی زندگی میں قرض لیا ہے تو خریدار زیر ڈگری زر نقد صرف اُسکا حق حیاتی حاصل کرتا ہے (۱)

شرع محمدی | مدعی مستحق کل حصہ خدیجہ کا ہے وہ قرضہ جو خدیجہ بیبی پر واجب الادا تھا ایک ایسا قرضہ تھا جسکی دختر بھی ذمہ دار ہے اور بلحاظ شکل نالش اور کار روائیات اجرا کے مدعی کو یہ فرض کرنا جایز تھا کہ وہ نیلام میں کل حصہ خدیجہ بیبی کی بابت بولی بولتا (۲)

اپیل دوم | بنا راضی اُس حکم کے جو مشعر انکار بحالی نیلام بربنائے اسوجہ کے صادر کیا گیا ہو کہ کوئی ڈگری تاریخ درخواست بحالی نیلام پر موجود نہ تھی اپیل دوم ہو سکتا ہے (۳)

بینامی خریدار پر نالش نہو سکیگی۔ | **دفعہ ۳۱۷** - کوئی نالش اس بنا پر خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ کے نام سماعت نہ کیجائیگی کہ خرید کسی اور شخص کی طرف سے یا ایسے شخص کی طرف سے کیگئی تھی جسکی ذریعہ سے ویسا دوسرا شخص دعوے کرتا ہے -

کوئی عبارت اس دفعہ کی مانع نالش درخصوص حاصل کرنے اس حکم کے نہ ہوگی کہ نام خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ کا سرٹیفکیٹ میں از روئے فریب یا بلا رضامندی اصل خریدار کے داخل کیا گیا ہے۔

تعلق دفعہ | یہ دفعہ صرف اُن نیلامات سے متعلق ہے جو باجرائے ڈگریات عدالت دیوانی حسب مجموعہ ہذا عمل میں آئیں اور نہ اُس صورت سے متعلق ہے جبکہ خریدار اقرار بیع کا بعد نیلام کے کرے لہذا خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ ایسے نیلام کا جو حسب مجموعہ ہذا نہ ہوا ہو داخل دفعہ ہذا نہیں ہے (۴) لیکن نیلام جو بعلت باقیات مالگذاری سرکار ہو بینامی خرید سے متعلق ہے (۵) نہ اُس سے جسکا نام سرٹیفکیٹ نیلام میں بذریعہ فریب یا حسب خواہش مشتری کے لکھا گیا ہو (۶) جو مقدمہ بمقابلہ ایسے خریدار نیلام کے ہو جس کی نسبت عدالت سے سرٹیفکیٹ دینے کا حکم ہوا ہو لیکن رجوع مقدمہ تک بھی سرٹیفکیٹ حاصل نہیں ہوا تو اُس سے بھی دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے (۷) جب نالش رجوع ہوئی تھی اُس وقت وہ قابل جواز تھی کیونکہ مدعا علیہ خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ نتھا اور اسوجہ سے دفعہ ہذا متعلق نہ تھی اور جب مدعا علیہ نے سرٹیفکیٹ حسب دفعہ ہذا حاصل کر لیا تو وہ خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ ہو گیا اور نالش صرف اُس صورت

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۷۴ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۶ (۴) ،، ،، کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۸۵ و (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۳ -

میں قابل جواز ہوسکتی ہے کہ مدعی ایسی صورت ثابت کرے کہ جو داخل احکام اخیر جزو دعوے دفعہ ہذا کے ہو (۱) سرٹفکیٹ منظوری نیلام کے ۱۲ سال بعد بھی دیا جاسکتا ہے (۲) اور وہ نامنظور نہ ہونا چاہئیے اس وجہ پر کہ عرضیدعوے کے ہمراہ پیش نہیں کیا گیا (۳)

غرض دفعہ | یہ دفعہ اُن مقدمات تک محدود ہے جو بمقابلہ خریدار سرٹفکیٹ یافتہ دایر ہوں اور جبکہ خریدار سرٹفکیٹ یافتہ واسطے قبضہ جائیداد کے دعوے کرے اور مدعاعلیہ کیطرف سے یہ عذر ہو کہ جائیداد کو اپنے واسطے نہیں بلکہ بطور اسم فرضی کسی اور شخص کے واسطے خریدتا ہے تو اُس کی نسبت یہ تجویز ہوئی کہ ایسی تحقیقات ممنوع نہیں (۴) احکام دفعہ ہذا میں نالشات مابین سرٹفکیٹ یافتہ خریدار اور مالک اصلی کا حکم ہے اور وہ اسطرح پر موثر نہیں ہوتے جس سے ایک فریق ثالث یہ بیان کرنے سے ممتنع ہو کہ سرٹفکیٹ یافتہ خریدار اصلی مالک نہیں ہے (۵) دفعہ ہذا ایک نالش کی بخلاف اُس شخص کے مانع نہیں ہے جو بوساطت سرٹفکیٹ یافتہ خریدار کے دعوے کرے جو اس بیان پر مبنی ہو کہ سرٹفکیٹ یافتہ خریدار ایک اصلی خریدار نہیں ہے بلکہ وہ اُس شخص کیطرف سے بینامی دار ہے جس کی کہ وساطت سے مدعی دعوے دار ہے (۶)

احکام دفعہ ہذا تابع کسی حد کے ماسوائے اُس کے نہیں ہیں جو کہ خود دفعہ مذکور میں درج ہے یعنی وہ نالش جس کے کہ قایم رہنے سے دفعہ ہذا میں امتناع کیا گیا ہے ایک ایسی نالش ہونی چاہئیے جو (۱) بخلاف سند یافتہ خریدار کے رجوع کیگئی ہو اور (۲) اسوجہ پر مبنی ہو کہ خرید ایک ایسے شخص کیطرف سے کیگئی تھی جو سند یافتہ خریدار کے علاوہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ مدعی کون ہوسکتا ہے (۷) ایک شخص نے واسطے دخل اُس جائیداد کے جو نیلام اجرائے ڈگری میں خریدی گئی تھی اس بیان سے نالش کی کہ جائیداد مذکور میرے واسطے خریدی گئی تھی اور اُسنے مشتری نیلام سرٹفکیٹ یافتہ کو اور نیز شخص قابض کو مدعاعلیہم بنایا مشتری نے مدعی کے بیان کو تسلیم کیا تجویز ہوئی کہ از روئے دفعہ ہذا ممنوع نہیں ہے (۸)

اسیطرح نالش منجانب مرتہن انتفاعی مابعد واسطے ایک ڈگری جو اسکی قبضہ اور تحریر کرانے دخلنامہ بر انتقال کے بنام مشتری نیلام کے جس نے بحیثیت ایجنٹ مرتہن کے ایک سابقہ ڈگری کے اجرا میں جائیداد مذکور

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۷ ۴ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۷۲ اور انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۸۶ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۵۷ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲۹ و جلد ۸ صفحہ ۱۳ اور مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۷ و انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۴۵۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۔

(۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۱۶ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۱۹ اور مورز انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۶ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۳۸ و جلد ۹ صفحہ ۴۱۵ و جلد ۱ صفحہ ۲۹ و مورز انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۶ (۸) کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ -

خرید کی نہی اور دستاویز انتقال کے تحریر کردینے کا اقرار کیا تھا ہوسکتی ہے (۱) اور نالش جو ایک
رکن خاندان غیر منقسمہ واسطے تقسیم کرانے اُن اجزا جائیداد کے کرے جو معاملات بینامی میں خرید کیے
گئے ہوں درحالیکہ وہ بوقت خرید بینامی کوئی فریق نہو یا ابھی پیدا نہ ہوا ہو زیر دفعہ ہذا ممنوع نہیں ہے (۲)
نہ وہ نالش جو ڈگریدار واسطے استقرار اس امر کے دایر کرے کہ جائیداد اُس کے مدیون کی ملکیت ہے اور
اُس کی ڈگری کے اجرا میں قابل نیلام ہے ممنوع ہے (۳) بخلاف دیکھو انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۶
صفحہ ۲۹۰ - اور نہ نالش قبضہ جائیداد منجانب مدیون ڈگری بنام مشتری نیلام سے جو بحیثیت ایجنٹ مدیون
کے خرید کرے (۴) جو معاملہ کہ محض خرید بینامی نہیں ہے - اور نہ وہ نالش جو اصلی خریدار بنام بینامیدار
کے بنسبت استقرار حق و حکم امتناعی بدیں مضمون کے دایر کرے کہ اس کو جائیداد مذکور میں دست اندازی
کرنیسے باز رکھا جائے درحالیکہ اصلی خریدار بلا خلش آٹھ سال تک بعد نیلام کے قابض رہا ہو (۵)
نیز دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۴ - اور نہ وہ نالش جو مدیون بنام اپنے وکیل اور اسکے محرر
مشتری نیلام (بابت وکیل) کے بغرض استقرار اس امر کے کہ وکیل خرید مذکور کرنے میں اُسکا ایک امین تھا اور
نیز بغرض حصول ایک حکم بدیں ہدایت کے دایر کرے کہ مدعا علیہم جائیداد کا انتقال بحق اُسکی کردیں (۶) ممنوع ہے
خرید بینامی زیر دفعہ ہذا ثابت کیجا سکتی ہے (۷) وہ شخص جس نے ایک خرید نیلام عدالت سرٹیفکیٹ یافتہ سے
انتقال حاصل کیا ہو زیر دفعہ ہذا اُس نالش کے قابل قیام ہونیکی بنسبت عذر کرنیکا مستحق نہیں ہے جو واسطے دلایانے
اراضی خرید کردہ کے اسوجہ پر کیگئی ہو کہ خرید مذکور بینامی تھی (۸) اور اُسکے برخلاف نالش ہوسکتی ہے (۹)
اور ایسا ہی نالش ہوسکتی ہے جبکہ بینامی خریدار رضامند ہو (۱۰) دفعہ ہذا اُس جائیداد سے متعلق نہیں ہے
جو کوئی شخص ممبر خاندان مشترکہ ہنود آمدنی جائیداد مشترکہ سے صرف اپنے نام سے خریدے (۱۱)
اور نہ معاملات فریبی سے متعلق ہے (۱۲) نہ اُن مقدمات سے متعلق ہے جو منجانب اشخاص ثالث بنام خریدار

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۳۶ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۹ (۳) انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۱۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲۹ و جلد ۸ صفحہ ۱۳ و رپورٹ ممالک مغربی وشمالی
جلد ۶ صفحہ ۲۶۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ (۵) انڈین
لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۹ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۸۰۵ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۶۲ (۸) انڈین
لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۷ (۹) " " جلد ۲۶ صفحہ ۹۵ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۴ و انڈین لارپورٹ
مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۷ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۱۵ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۶ صفحہ ۲۱۶
انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ (۱۲) بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۲ -

سرٹیفکیٹ یافتہ نفس نیلام میں فریب ہونیکی بنا پر دایر کرے (۱) نہ اُس نالش سے جب مرتہن ظاہر کرے
کہ جایداد ملکیت اور مقبوضہ راہن ہے اور شخص اسم فرضی کی ملکیت نہیں (۲) دفعہ ہذا کی تعبیر سخت طور پر
کیجانی چاہئے اور وہ اسکے صحیح الفاظ سے باہر تک وسیع نہ کیجانی چاہئے شرط صرف یہ ہے کہ نالش ایک ایسی
نالش ہونی چاہئے جو سندیافتہ خریدار کے برخلاف رجوع کیجائے اور اسوجہ پر مبنی ہونی چاہئے کہ خرید
بجانب کسی اور شخص کے یا ایسے شخص کیطرف سے کیگئی ہے جس کے ذریعہ سے وہ دوسرا شخص دعویدار ہے اور
اُس صورت سے متعلق نہوگی جہانکہ نالش اسوجہ پر مبنی ہو کہ خرید بینامی طور پر کیگئی تھی بلکہ کسی اور بلا واسطہ
وجہ پر مبنی ہو (۳) جس حال میں کہ خرید بجانب ببینہ ایجنٹ ڈگریدار کے نیلام بصیغہ اجرا میں کیگئی ہو گو اسکی
عام فرائض میں ایسی خرید کا کرنا شامل نہو اور ڈگریداران نے خرید مذکور کی تصدیق کردی ہو اور زرثمن جمع
کردیا ہو اور بعد بحالی نیلام کے انتقال بحق خود حاصل کرنیکا اقرار کرلیا ہو تو نالش بجانب ڈگریدار بغرض
استقرار اس امر کے کہ وہ اصلی خریداران ہیں اور نیز واسطے دلاپانے قبضہ کے دایر نہ ہو سکیگی (۴)
نالش بخلاف سندیافتہ خریدار کے بغرض دلاپانے جزو جایداد خرید کردہ کے جو کہ بروئے ایک ڈگری
برضا کے ایک وارث مدیون کے حق میں چھوڑی گئی ہو لیکن جس کو ڈگریدار نے نیلام کراکر خود خرید کرلیا
ہو نہیں ہو سکتی (۵) اور نہ نالش بجانب مدیون برخلاف سندیافتہ خریدار کے بدیں بیان کہ مدعاعلیہم نے
اس کی استدعا سے خرید کی اور زرثمن اُسنے ادا کیا اور وہ قابض جایداد اور اصلی خریدار ہے ہو سکتی ہے (۶)

حوالگی جایداد غیر منقولہ کی جو مدیون ڈگری کے دخل میں ہو۔

دفعہ ۳۱۸ - اگر جایداد نیلام شدہ مدیون ڈگری یا بجانب اُسکی کسی اور شخص کے دخل میں یا بہ دخل شخص دیگر کے ہو جو بذریعہ ایسے استحقاق کے اُس جایداد کی نسبت دعویدار ہو کہ بعد قرقی جایداد مذکور کے مدیون ڈگری سے حاصل ہوا ہو اور دفعہ ۳۱۶ کے بموجب اُس جایداد کی بابت سرٹیفکیٹ دیا گیا ہو تو عدالت خریدار کی درخواست پر یہ حکم[۱] دیگی کہ خریدار کو یا اور شخص کو جس کو کہ اُسنے اپنی طرف سے قبضہ لینے کیلئے مقرر کیا ہو جایداد مذکور پر قبضہ دلایا جائے - اور اگر ضرورت ہو تو جو شخص دخل دینے سے انکار کرے وہ اُس میں سے نکال دیا جائے -

حسب دفعہ ہذا خریدار کا حق نسبت گذرانے درخواست برائے حصول قبضہ کے اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ سرٹیفکیٹ
حاصل ہو جاوے یعنی میعاد اُس تاریخ سے شمار ہونی چاہئے جبکہ وہ خریدار کے نام جاری کیا جاوے (۷)

---

[۱] حکم کے نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۵۱ - (۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۲ (۴) ۱۷۱ صفحہ ۲۰۸ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۲۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۳ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۸ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۸

درخواست زائدالمیعاد ہے اگر تاریخ سرٹیفکٹ سے تین سال بعد دیجاوے (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ - بعد اس کے کہ نیلام منظور کیا گیا ہو تو بجواب درخواست حصول قبضہ کے مدیون یہ عذر کرنیکا مجاز ہے کہ مقبوضہ نیلام شدہ قابل نیلام تھا اور نیلام خلاف قانون ہے اور منظوری نیلام اس عذر کے کرنیکی مانع نہیں ہے (۲) جس شئی کے حاصل کرنیسے مشتری بوجہ میعاد کے ممنوع ہے اُس شئی کے حاصل کرنیسے اُسکا منتقل الیہ بھی ممنوع ہے (۳) جہانکہ قبضہ اُس جائیداد کا جو نیلام بعلت اجرائے ڈگری میں خرید کیگئی ہو باضابطہ طور پر عدالتنے زیر دفعہ ۳۱۸ یا ۳۱۹ عطا کیا ہو گو وہ قبضہ جائداد مدیون ڈگری کے پاس ہی رہا ہو تاہم تاریخ حوالگی قبضہ مذکور بخلاف مدیون ڈگری کے ایک جدید میعاد کے شروع ہونیکی تاریخ اُس جائیداد کے حصول قبضہ کی نالش کے واسطے بناتی ہے جو خریدار نیلام یا اُسکے قایم مقام نے خرید کی ہو (۴) فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۲ منسوخ ہو گیا ہے ۱۸۸۶ء میں مدعی نے نیلام باجرائے ڈگری میں جو برخلاف (ٹ) (س) اور (م) (س) کے ہتی مکان متنازعہ حال خرید کیا اُسی سال میں ۲۷ مارچ کو نیلام منظور ہوا لیکن سرٹیفکیٹ نیلام ۹ اپریل ۱۸۸۸ء تک عطا نہیں کیا گیا تہا ۱۹ مئی ۱۸۸۶ء کو (ٹ) (س) نے مکان متنازعہ قبیہ مدعا علیہ (ن) (الف) متوفی حال کے پاس بیع کر دیا - ۱۸۹۰ء میں مدعی نے واسطے قبضہ جائیداد نیلام شدہ کے زیر دفعہ ۳۱۸ درخواست کی اور ۱۹ مئی کو درخواست بوجہ زائدالمیعادی کے نامنظور ہوئی ایک نالش میں جو مدعی (خریدار نیلام) برخلاف (ن) (الف) کے مشتریان و بایع کے دائر کی منجانب مدعا علیہ یہ جوابدہی ہوئی (اول) پیشتر عطائے سرٹیفکٹ اور پیشتر اس کے کہ مدعی نے حق قطعی حاصل کیا مکان مذکور خانگی طور پر بیع کیا گیا تہا اور بیع مذکور جائز تہی (دوم) کہ نالش نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ مدعی نے زیر دفعہ ۳۱۸ قبضہ حاصل نہیں کیا ہے (سوم) نیلام بحق مدعی بباعث بیضابطگی ہائے کے ناجائز ہے ہر دو عدالت ہائے ماتحت نے نالش کو ڈسمس کیا عدالت ابتدائی نے اسواسطے کہ بعض خاص بیضابطگی ہائے جائیداد کے قرقی اور اشتہار نیلام میں واقعہ ہوئی تہیں اور ڈویزنل کورٹ نے اسواسطے کہ مدعی نے بذریعہ حاصل کرنے سرٹیفکٹ کے اپنا استحقاق ۱۸۸۶ء میں مکمل نہیں کیا تہا تجویز کی کہ (ٹ) (س) کو ۱۸۸۶ء میں بیع کرنیکا اختیار تہا اور نیز اس لئے کہ مدعی نے زیر دفعہ ۳۱۸ قبضہ حاصل نہ کیا تہا -

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۲۴ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۴ و جلد ۵ صفحہ ۳۴۴ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰ و جلد ۶ صفحہ ۵۳۰ -

تجویز (اول) زیر دفعہ ۳۱۴ و ۳۱۶ مدعی کو استحقاق ۲۷ مارچ ۱۸۸۴ء کو تفویض ہوگیا تہا جو کہ تاریخ منظوری نیلام کی تھی اور کہ اُس توقف نے جو ۱۸۸۸ء تک سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں ہوا - بیع منجانب (ٹ) (س) نے جو بدست مدعا علیہم ۱۸۸۶ء میں ہوئی خود بخود جائز بیع کو نہیں کیا یا کہ وہ ایک کافی جواب نالش کا ہے - (دوم) زیر دفعہ ۳۱۰ خریدار نیلام کا قبضہ حاصل نہ کرنا جو فریق نالش نہیں تہا مانع نالش نمبری قبضہ کا نہیں ہے - (سوم) مدعا علیہم نے کوئی ایسی بیضابطگی ثابت نہیں کی جو بیع کو ناجائز کردیتی گو کہ نامبردگان کے برخلاف کارروائی زیر دفعہ ۳۱۱ میں - نہ کہ بجواب نالش حال منجانب مشتری نیلام بحث کی گئی تہی (۱) جبکہ حق حقوق ومرافق ایک فریق کے جائداد میں نیلام ہوئے اور قبضہ خریدار کو پندرہ سال تک نہیں دیا گیا - تجویز ہوئی کہ قابض جائداد واپس نہیں دلیسکتا - اگر اُسکا قبضہ مخالفانہ ہوگیا ہے (۲) اگر خریدار واقعی قبضہ جائداد کا اجرا میں حاصل نہ کرے تو بدیں بیان نالش قبضہ کی کرسکتا ہے کہ اُس کو کاغذی قبضہ حاصل ہوگیا تہا (۳) خریدار نیلام (جو نالش اصلی کا فریق نہیں ہے) اور جس نے حسب دفعہ ہذا جائداد خرید کردہ کا مدیون سے قبضہ حاصل کرنے کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی قبضہ جائداد کے واسطے نمبری نالش دایر کرسکتا ہے (۴) لیکن دیکھو نمبر ۵ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ -

نگرانی | حکم مشعر عطائے قبضہ قابل نگرانی ہے (۵)

حوالگی جائداد غیر منقولہ کی جو اسامی کے دخل میں ہو -

دفعہ ۳۱۹ - اگر جائداد نیلام شدہ اسامی یا کسی اور شخص کے دخل میں ہو جس کو اُس کے دخل کا استحقاق حاصل ہو اور اُس جائداد کی بابت سرٹیفکیٹ حسب دفعہ ۳۱۶ دیا گیا ہو تو عدالت وہ جائداد اُس کو اسطرح سے دلانیکا حکم دیگی کہ نقل سرٹیفکیٹ نیلام کو جائداد مذکور کے کسی منظر عام پر آویزاں کرائیگی اور بضرب دہل یا بذریعہ دیگر طریقہ مروجہ کے مناسب مقام میں واسطے اطلاع دخیل جائداد کے بہ مشتہر کرائیگی کہ اسمیں حقیت مدیون ڈگری کی خریدار نیلام کے ہاتھ منتقل کیگئی -

خریدار نیلام عدالت کا بغیر امداد عدالت کے قبضہ حاصل کرنا دفعہ ہذا کی رو سے ممنوع نہیں ہے (۶)

(۱) نمبر ۹۲ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۴ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۷ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۹۳ و جلد ۸ صفحہ ۵۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۵ و ،، ،، کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۴ و ،، ،، کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۱ و نمبر ۱۰۳ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۱۴ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۶۳ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ -

قبضہ باضابطہ جو کسی عہدہ دار نے دلایا مابین فریقین اثر انتقال کامل قبضہ کا رکھتا ہے (۱)

درخواست تاریخ اجرائے سرٹیفکٹ سے تین سال کے اندر ہونی چاہیئے (۲) یا بارہ سال کے اندر نالش

کرنی چاہیئے (۳) خواہ حوالگی باضابطہ قبضہ زیر دفعہ ہذا کا اثر بمقابلہ خود مدیون ڈگری کے کچھ ہی ہو

تاہم ایسی حوالگی قبضہ بطور واقعی قبضہ کے بمقابلہ اُس خریدار حقوق مدیون ڈگری کے موثر ہوگی

جس نے پہلے سے واقعی قبضہ حاصل کیا ہو (۴)

اپیل | حکم حوالگی قبضہ قابل اپیل نہیں ہے (۵) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۶۳ زیر دفعہ ۲۱۸

اختیار تقرر قواعد واسطے منتقل کرنے اجراء بعض ڈگریات کے کلکٹر کے پاس

دفعہ ۳۲۰ — لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بہ منظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے اعلان دے کہ فلاں علاقہ اراضی میں اجرائے ڈگریات کا اُن مقدمات میں جنہیں عدالت کے حکم سے کوئی جائداد غیر منقولہ نیلام ہونیوالی ہو یا اجراء کسی خاص قسم کی ڈگری کا منجملہ ویسی ڈگریوں کے یا اجرائے ڈگریات کا جنمیں حکم نیلام کسی خاص قسم کی جائداد غیر منقولہ یا حقیت واقعہ جائداد غیر منقولہ کا دیا گیا ہو کلکٹر کے پاس منتقل کیا جائے۔ اور کسی ایسے اعلان کو منسوخ یا ترمیم کرے۔

اختیار تقرر قواعد در خصوص بھیجے جانے اور جاری کرنے اور پھر بھیجے جانے ڈگریات کے۔

معہذا لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ باوصف احکام مندرجہ کسی دفعہ ماسبق کے وقتاً فوقتاً قواعد[۲] در باب بھیجے جانے ڈگریات کے عدالت سے

[۱] دفعات ۳۲۰ تا ۳۲۶ نالشات و کارروائیات زیر ایکٹ لگان نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ع ممالک مغربی و شمالی و اودہ سے متعلق نہیں ہیں دیکھو دفعہ ۱۹۰ ضمن الف ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ع - [۲] واسطے اُن اشتہارات کے جنکی روسے ویسے قواعد مقرر کئے گئے :-

بمبئی میں .... ملاحظہ طلب بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ع جلد ۱ صفحات ۳۹۸ و ۴۰۶

برہما میں .... ملاحظہ طلب برہما کی قواعد کا مانول (دستور العمل) مطبوعہ سنہ ۱۸۹۷ع صفحات ۱۱۰ و ۱۱۱ -

ممالک مغربی و شمالی و اودہ میں .. ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی و اودہ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ع - صفحات ۱۱۱ و ۱۱۲ -

ممالک متوسط میں ...... ملاحظہ طلب ممالک متوسط کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ع صفحات ۱۵۰ و ۱۵۱

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۷ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۰ و ،، ،، الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۸۰ و ۲۶۰ و ،، ،، کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۶ (۴) ،، ،، ،، جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۹۹۴ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۶

بجدمت کلکٹر اور بہ تقرر اُس ضابطہ کے جس کی پابندی بوقت اجرائے ڈگری کلکٹر اور اُس کے ماتحتوں پر واجب ہوگی اور اس باب میں کہ ڈگری کلکٹر کے پاس سے پھر عدالت میں بھیجی جائے مرتب کرتی رہے۔

قواعد[1] تحت دفعہ ہذا سے کلکٹر یا اس کے ماتحت کے کسی ایسے شخص کو جسکا نام گزٹ میں مندرج ہو ایسی تمام یا بعض اختیارات حاصل ہونگی جو عدالت اجرائے ڈگری میں عمل میں لاسکتی اگر ڈگری منتقل ہوکر کلکٹر کے پاس جاری ہونے کیلئے نہ آتی بشمول اُن اختیارات عدالت کے جو دفعات ۲۹۴ و ۳۱۲ کی رو سے اُس کو حاصل ہیں۔ اور قواعد مذکور میں احکام صادر کردہ کلکٹر کی نسبت یا اُس کے ماتحت کے کسی ایسے شخص کے صادر کئے ہوئے احکام کی نسبت جسکا نام گزٹ میں مندرج ہو یا ایسے احکام کی نسبت ہدایت مندرج رہیگی جو ویسے احکام کی بابت اپیل میں صادر ہوں۔ مگر اس پابندی کے ساتھ کہ احکام مذکور اعلےٰ حکام مال کے پاس اپیل اور نظر ثانی کئے جانیکے حتی الامکان اُسیطرح تابع ہونگے جسطرح کہ عدالت مذکور کے صادر کئے ہوئے احکام یا وہ احکام جو ویسے احکام کی بابت اپیل میں صادر ہوں مجموعہ ہذا کی رو سے یا کسی قانون نافذ الوقت کی رو سے عدالت اپیل یا عدالت نظر ثانی کے اپیل اور نظر ثانی کے تابع ہوتے اگر ڈگری کلکٹر کے پاس منتقل نہ کیجاتی۔

قواعد مذکور کی رو سے جو اختیار کلکٹر یا کلکٹر موصوف کے کسی ماتحت عہدہ دار کو جسکا نام گزٹ میں مندرج ہو یا کسی حاکم اپیل یا نظر ثانی کو بخشا جائے۔ وہ قابل تعمیل عدالت مذکور کے یا کسی ایسی عدالت کے نہ ہوگا جو ایسا اختیار سماعت اپیل یا نظر ثانی رکھتی ہو جو اُس کو عدالت مذکور کی ڈگریوں یا حکموں کی نسبت حاصل ہو۔

ہر ایسی ڈگری کے جاری کرنے میں جو کلکٹر کے پاس دفعہ ہذا کی رو سے منتقل ہوئی ہو کلکٹر اور اُس کے ماتحت کے لوگ حسب منشاء ایکٹ نمبر ۱۸ مصدرہ ۱۸۵۰ء (جو بمراد حفاظت عہدہ داران صیغہ جوڈیشل کے ہے) صیغہ جوڈیشل کے کام کرنے والے کی حیثیت سے کام کرنیوالے متصور ہونگے۔

دفعہ ہذا دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۸ زیر دفعہ ۳۱۱ - اراضی دریا برآمد کا قبضہ اس استحقاق پر ہوتا ہے جس استحقاق پر کہ اراضی متعلقہ کنارہ دریا کا (۱) معاملہ دخل دہانی اندر اختیار

[1] دفعہ ۳۲۰ کے اخیر تین فقرے بذریعہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۰ کے الحاق کئے گئے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۰۲۔

عدالت دیوانی ہے (۱) واسطے منسوخی حکم کلکٹر وبحالی نیلام کے نمبری نالش ہوسکتی ہے (۲) قواعد مرتبہ گورنمنٹ زیر دفعہ ہذا اُن ڈگریات کے اجرار کے ضابطہ میں عدالت کی دست اندازی کرنیکے اختیارات کو محدود کرتے ہیں جو صاحب کلکٹر کے پاس منتقل کیگئی ہوں۔ قواعد مذکور اُس فریق کے مانع نہیں ہوسکتے جو اپنی خرید کے اثبات کے لئے نالش دیوانی رجوع کرے (۳) جس حال میں کہ ڈگری عدالت دیوانی سے صاحب کلکٹر کے پاس بغرض اجرار ارسال کیجاوے تو نیلام جو بعلت اجرار وقوع میں آوے اُس کے منظور کرنیکا اختیار عدالت مرسل کنندہ ڈگری کو ہے نہ کہ کلکٹر کو (۴) جس صورت میں کہ ایک ڈگری واسطے اجرار کے کلکٹر کے پاس بھیجی گئی ہو تو کلکٹر مذکور مجاز نہیں ہے کہ وہ زر نقد جو وصول ہو خلاف حکم عدالت دیوانی کے تقسیم کردے (۵) اور نہ کلکٹر عذرات دربارہ قرقی و نیلام جائیداد کو سماعت اور فیصل کرسکتا ہے (۶) اور نہ درخواست استرداد نیلام کی سماعت کرسکتا ہے (۷) جس صورت میں ڈگری حسب دفعہ ہذا کلکٹر کے پاس بھیجی گئی ہو اور جسمیں فریقین نے باہم نسبت ادائگی ڈگری کے تصفیہ کرکے درخواست واسطے تصدیق عدالت کے دی ہو تو وہ حسب مراد دفعہ ۲۵۸۔ ایک درخواست اُس عدالت میں ہے جو ڈگری کا اجرار کررہی ہو (۸) جبتک اراضی حسب انتظام صاحب کلکٹر بغرض بیباقی ڈگری زر نقد کے زیر رسنا جری رہے مدیون اُسپر کوئی بار عاید نہیں کرسکتا (۹) احکام مصدرہ کلکٹر زیر دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں (۱۰) نسبت قواعد لوکل گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ دربارہ ترسیل واجرار و باز طلب کرنے ڈگریات کے ملاحظہ ہو گزٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ مورخہ ۴ ستمبر ۱۸۸۰ء۔

اختیار کلکٹر کا جب اجراء ڈگری اُس طرح پر منتقل ہو۔

دفعہ ۳۲۱۔ جب کسی ڈگری کا اجرار حسب طریقہ مفصلہ بالا منتقل کیا جائے تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ۔

(الف) اسطرح عمل کرے جسطرح عدالت دفعہ ۳۰۵ کے بموجب عمل کرتی۔ یا

(ب) کل یا جزو جائیداد مشتہرہ بنیلام کو بعد اخذ زر پیشگی کے پٹہ استمراری یا میعادی پر دیکر یا اُس کو رہن رکھکر زر ڈگری کی سبیل کرے۔ یا

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۰۷ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ و جلد ۴ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹ ۳۷ فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۷ ۴ منسوخ کیا گیا (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۱۶ (۴) نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۸ ۴ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳ ۵ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۲ (۹) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ و ۱۵ دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰ ایکٹ ہذا۔

(ج) جائداد بر سرِ نیلام کو یا اُس کے جزو کو جس قدر ضرور ہو بیع کرے۔

لیکن جج اُس مقدمہ کو جو کلکٹر کے پاس بھیجا گیا ہو واپس منگا سکتا ہے (۱) نہ آلہ آباد میں (۲) مشتبہ (۳) کلکٹر کو منجملہ ہر سہ طریقہ متذکرہ دفعہ ہذا کے کسی ایک کو اختیار کرنا لازم ہے اور وہ مجاز نہیں قرضہ کے بذریعہ اقساط واجب الادا ہونیکی اجازت دے (۴) درخواست واسطے منسوخی اُس نیلام کے جو کلکٹر نے باجرائے کسی ڈگری کے جو اُسکی پاس بغرض اجرا حسب دفعہ ہذا منتقل کیگئی ہو کیا ہو بربنائے بیضابطگی اہم حسب مراد دفعہ ۳۱۱ قابل سماعت عدالت دیوانی نہیں (۵) بلکہ کلکٹر سے کیجانی چاہیے (۶) لیکن درخواست زیر دفعہ ۳۱۲ منجانب مشتری نیلام عدالت مرسل کنندہ میں کرنی چاہیے (۷) درباره دینے اراضی کے پٹہ یا مستاجری پر بغرض بیباقی ڈگری زرنقد کے دیکھو نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

اپیل | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۴ زیر دفعہ ۳۲۰ مجموعہ ہذا۔

طریقہ کارروائی کلکٹر کا جب اجرائے ڈگری اُس طرح پر منتقل ہو۔

دفعہ ۳۲۲ ب۔ جب اجرا کسی ڈگری کا حسب دفعہ ۳۲۰ کو منتقل کیا جائے جس میں حکم نیلام جائداد غیر منقولہ کا موافق ایک معاہدہ کے جس کا اثر خاص اُسی جائداد پر پہونچتا ہو نہ دیا گیا ہو بلکہ وہ ڈگری زرنقد کی ہو جس کے ایفاء کے لئے عدالت نے حکم نیلام جائداد غیر منقولہ کا دیا ہو تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ اگر بعد اُس قدر تحقیقات کے جو ضروری معلوم ہو اُس کو وجہ اس گمان کی ملے کہ تمام دیون ذمگی مدیون ڈگری بلا نیلام اُس کی تمام جائداد غیر منقولہ کے بیباق ہو سکتے ہیں تو حسب طریق مذکورہ آئندہ عمل کرے۔

دیکھو نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

ڈگریداروں کو اور اُن لوگوں کو جو جائداد پر دعاوی رکھتے ہوں اطلاع دیجائیگی۔

دفعہ ۳۲۲ ب (الف)۔ صورت متذکرہ دفعہ ۳۲۲ ب میں کلکٹر کو چاہیے کہ قطعہ نوٹس یعنی اطلاع اس حکم کے ساتھ مشتہر کرے

(الف) کہ ہر شخص جو مدیون ڈگری کے نام ایسی ڈگری زرنقد کی رکھتا ہو جو اُس کی جائداد غیر منقولہ کے نیلام سے بیباق ہو سکتی ہے اور جس کو ویسا ڈگریدار خود اُس طور پر بیباق کرانا چاہتا ہو اور نیز ہر شخص قابض ایسی ڈگری زرنقد کا جس کے وصول کے لئے کارروائی نیلام جائداد مذکور کی دائر ہو

لہ دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰۔ ایکٹ ہذا۔ (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۳۲
(۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۴ نیز ملاحظہ ہو جلد ۷ صفحہ ۸۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد صفحہ ۸۰
(۴) ،، ،، بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۳۲ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۹۴ و جلد ۵ صفحہ ۳۱۴۔
(۶) ،، ،، الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۴ (۷) ،، ،، ،، جلد ۹ صفحہ ۳۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۹۔

ایک نقل ڈگری کی اور سرٹیفکیٹ اُس عدالت کا جسنے ڈگری صادر کی ہو یا جو اُسکی تعمیل میں مصروف ہو کلکٹر کے روبرو حاضر کرے جسمیں یہ لکھا ہو کہ ڈگری کی رو سے کسقدر روپیہ واجب الادا ہے۔

(ب) اور یہ کہ ہر شخص جو جائداد مذکور پر کچھہ دعوے رکھتا ہو ویسے دعوے کا حال لکھکر کلکٹر کے پاس داخل اور اُسکی ثبوت کی دستاویزات اگر کچھہ موجود ہوں پیش کرے۔

ویسی اطلاع ضلع کی زبان مروجہ میں مشتہر کیجائیگی اور اُس کی تعمیل کے لئے عرصہ ساٹھہ روز کا تاریخ مشتہری سے دیا جائیگا اور مشتہری اسطرح سے ہوگی کہ اُسکی ایک نقل اُس عدالت کے کچہری گھر میں آویزاں کیجائیگی جس نے اصل حکم حسب منشاء دفعہ ۳۲۰ صادر کیا ہو اور چند نقلیں ایسے مقامات پر (اگر کوئی ہوں) لٹکائی جائینگی جو کلکٹر کو مناسب معلوم ہو۔ اور جب نشان اور پتہ کسی ویسے ڈگریدار یا دعویدار کا معلوم ہو تو اطلاع کی نقل اُس کے پاس بذریعہ ڈاک یا اور طور پر بھیجی جائیگی۔

جس صورت میں کہ ایک ڈگری زرنقد بغرض اجرار کلکٹر کے پاس زیر احکام دفعہ ۳۲۰ منتقل کیگئی ہو تو کلکٹر زیر دفعہ ہذا مجاز نہیں ہے کہ کوئی عذر فریق واسطہ داران جائداد کا جسکا اشتہار نیلام دیا جاچکا ہو نسبت نیلام جائداد مذکور کے سماعت کرے اور نہ یہ کوئی اُس کے فرائض میں سے ہے کہ اس امر کا فیصلہ کرے کہ آیا جائداد مذکور بطور مناسب قرق کیگئی تہی یا نہیں (۱)

مبلغ زر ڈگری اور اُسکی ایفا کے لئے جائداد غیر منقولہ موجودہ کی تحقیق کی جائیگی

دفعہ ۳۲۲ (ب) [لہ] - بعد انقضائے عرصہ مذکور کے کلکٹر واسطے سماعت جملہ عذرات کے جو مدیونان ڈگری اور ایسے ڈگریدار خواہ دعویدار لوگ (اگر کوئی ہوں) پیش کرنا چاہیں۔ اور نیز واسطے عمل میں لانے ایسی تحقیقات کے جو واسطے دریافت نوعیت اور تعداد ویسی ڈگریات اور دعاوی اور نوعیت و تعداد جائداد غیر منقولہ مملوکہ مدیون ڈگری کے کلکٹر موصوف کو ضروری معلوم ہو ایک تاریخ مقرر کریگا۔ اور وہ مجاز ہوگا کہ ویسی سماعت اور تحقیقات کو وقتاً فوقتاً ملتوی کرتا رہے۔

اگر نسبت اصلیت یا مقدار اُس ذمہ واری کے جو اُن ڈگریات یا مطالبہ جات کی رو سے مدیون ڈگری سے لاحق ہو جنکی اطلاع کلکٹر کو ہوگئی ہو یا نسبت تقدیم و تاخیر ویسی ڈگریات یا مطالبہ جات کے یا نسبت ماخوذی و مکفولی جائداد مذکور جہت ادائے ڈگریات یا مطالبہ جات مذکور کسی طرح کا نزاع نہو تو کلکٹر ایک کیفیت تیار کریگا اس تفصیل کے ساتھہ کہ ویسی ڈگریات کے بیباق کرنے کیلئے کسقدر روپیہ وصول کیا جائیگا اور ہر ایک ڈگری اور مطالبہ مذکور کس ترتیب سے بیباق کیا جائیگا۔ اور اس مقصد کے لئے کسقدر

لہ دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰ - ایکٹ ہذا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۵ -

جائیداد غیر منقولہ قابل حصول ہے۔

اگر امر متذکرہ صدر کی بابت کوئی نزاع ہو یا ہو تو کلکٹر نزاع مذکور کو معہ حالات نزاع اور اپنی رائے کے اُس عدالت میں مرسل کریگا جس نے اصل حکم حسب منشاء دفعہ ۲۴۴ صادر کیا ہو۔ اور امر نزاعی کی بابت جو کارروائی ہوتی رہی ہو اُس کو تا آنے جواب کے ملتوی رکھیگا۔ اگر امر نزاعی اس عدالت کی سماعت کے لایق ہو تو وہ امر مذکور کو طے کر دیگی یا مقدمہ کو کسی عدالت مجاز سماعت میں واسطے طے ہونے کے مرسل کریگی۔ اور جو فیصلہ اخیر اُس کی نسبت قرار پائے اُس کی اطلاع کلکٹر کو دیجائیگی۔ اُسپر کلکٹر وہ کیفیت جو اوپر مذکور ہو چکی ہے ویسے فیصلہ کے مطابق تیار کریگا۔

منتقل الیہم ڈگری زر نقد محصلہ بخلاف اُس شخص کے جسکی جائیداد کلکٹر نے زیر دفعہ ۳۲۶۔ ایکٹ ۱۸۸۲ء حاصل کرلی ہو در صورتیکہ جائیداد مذکور کلکٹر کے اہتمام میں ہو اس امر کے مستحق نہیں ہیں کہ اُس فہرست دائنان میں شامل کئے جائیں جو کلکٹر نے زیر دفعہ ۳۲۲ تیار کی ہو اور کہ بہر حال درخواست نسبت شامل فہرست مذکور کئے جانیکے کلکٹر کے پاس لیجانی چاہئے نہ کہ عدالت ضلع میں (۱)

اپیل	دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۶۵۔

عدالت ضلع کب اطلاعنامجات جاری کرسکتی ہے اور تحقیقات عمل میں لا سکتی ہے

دفعہ ۳۲۲ (ج)۔ کلکٹر کو اختیار ہے کہ اطلاعنامجات اور تحقیقات متذکرہ دفعات ۳۲۲ (الف) اور ۳۲۲ (ب) خود اپنی ذات سے مشتہر کرنے اور عمل میں لانے کے بدلے ایک بیان تحریر کرے جسمیں حال مدیون ڈگری اور اُسکی جائیداد غیر منقولہ کا جہانتک کلکٹر کو اُسکا علم ہو یا جس قدر اُس کے سررشتہ کے کاغذات سے واضح ہو صراحت کے ساتھ لکھا جائیگا۔ اور ویسے بیان کو عدالت ضلع میں بھیجدے۔ اُسپر عدالت ضلع وہ اطلاعنامجات صادر کریگی اور تحقیقات عمل میں لائیگی اور وہ کیفیت لکھیگی جو دفعات ۳۲۲ (الف) اور ۳۲۲ ب میں محکوم ہے۔ اور ویسی کیفیت کو کلکٹر کے پاس بھیجدیگی۔

فیصلہ عدالت کا اثر در خصوص نزاع کے جو حسب دفعہ ۳۲۲ (ب) یا ۳۲۲ (ج) پیدا ہو

دفعہ ۳۲۲ (د)۔ فیصلہ عدالت کا نسبت اُس نزاع کے جو حسب بیان مندرجہ دفعہ ۳۲۲ (ب) یا دفعہ ۳۲۲ (ج) کے برپا ہو

۱؎ دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰۔ ایکٹ ہذا۔ ۲؎ بنگالہ اور ممالک مغربی و شمالی اور آسام کی عدالتہائے دیوانی کے ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۷ء کی رو سے، عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ سب آرڈینیٹ ججوں اور منصفوں کو اُن امور کی سماعت کا اختیار دے جو صاحبان کلکٹر حسب دفعہ ۳۲۲ (ج) اُنکو مفوض کریں۔ ملاحظہ طلب بنگالہ اور ممالک مغربی و شمالی اور آسام کی عدالت ہائے دیوانی کے ایکٹ نمبر ۱۲ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۲۳ (۲) (ج)۔ (۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۱۳۔

جہانتک اُس کو فریقین مقدمہ سے تعلق ہو وہی اثر رکھیگا اور اُسیطرح قابل اپیل ہوگا جسطرح ڈگری مؤثر اور قابل اپیل ہوتی ہے۔

اپیل | دیکھو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۲۱ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳۔

تدبیر واسطے اداے زرڈگری کے | **دفعہ ۳۲۳** [۱] - جب تعداد زر جسکا وصول کرنا ضروری ہو اور مقدار جائداد قابل حصول حسب طریقہ مقررہ دفعہ ۳۲۲ (ب) یا دفعہ ۳۲۲ (ج) کے منتج ہوجاے تو کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ۔

(۱) اگر کلکٹر موصوف کی دانست میں تعداد مطلوبہ بلا نیلام کل جائداد قابل حصول کے وصول کرنی غیر ممکن ہو تو ویسی جائداد کو نیلام کر دے۔ یا اگر معلوم ہو کہ تعداد مطلوبہ معہ سود مندرجہ ڈگری (اگر سود کی ڈگری ہوئی ہو) اور جب سود کی ڈگری نہ ہوئی ہو معہ سود (اگر کچھ ہو) اُس شرح کے مطابق جو مشارالیہ کو دلانا قرین انصاف معلوم ہو بلا ضرورت ویسے نیلام کے وصول کرنا ممکن ہے تو۔

(۲) تعداد مطلوبہ معہ سود (یا وصف کسی حکم مندرجہ دفعہ ۳۰۴ کے) فراہم کرے اسطور پر یعنی:-

(الف) بذریعہ دینے پٹہ استمراری یا میعادی کل یا جزو جائداد مذکور کے بادائے زر پیشگی - خواہ

دیکھو نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ -

(ب) بذریعہ رہن کل یا جزو جائداد مذکور کے - خواہ

(ج) بذریعہ بیع جزو جائداد مذکور کے - خواہ

(د) بذریعہ دینے ٹھیکہ یا خود اپنے اہتمام یا دوسرے کی سربراہ کاری میں رکھنے کل یا جزو جائداد مذکور کے کسی میعاد کے لئے جو تاریخ حکم نیلام سے بیس برس سے زیادہ عرصہ کیلئے نہ ہو - خواہ

(ہ) جزو ًا ایک طریقہ اور جزو ًا دوسرے طریقے یا طریقوں کو عمل میں لانے سے۔

(۳) واسطے حسن انتظام کل یا جزو جائداد مذکور کے حسب منشاء دفعہ ہذا کلکٹر مجاز ہوگا کہ تمام اختیارات اُس کے مالک کے نافذ کرے۔

(۴) بغرض افزونی قیمت بازاری جائداد موجودہ یا اُس کے کسی جزو کے یا اس مقصود سے کہ وہ جائداد زیادہ تر قابل ٹھیکہ پر دینے یا انتظام خاص میں رکھنے کے لائق ہوجاے یا اُس کو کسی مواخذہ کی بیباقی کے لئے نیلام کے صدمہ سے بچانیکے لئے کلکٹر کو اختیار رہیگا کہ کسی مواخذہ دار کے مطالبہ کو جو

---

[۱] دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰ - ایکٹ ہذا -

واجب الادا ہو گیا ہو بیباق کر دے - یا کسی مواخذہ دار کے مطالبہ کا مصالحہ عام اس سے کہ وہ واجب الاخذ ہو گیا ہو یا نہیں کر دے - اور بغرض فراہمی ایسی سرمایہ کے جس کی مدد سے ویسی بیباقی یا مصالحہ ہو سکے اُس قدر جزو جائداد کو جو اسکے نزدیک مقدار میں کافی ہو رہن کرے یا ٹھیکہ پر دے یا بیع کرے - اور اگر کوئی نزاع نسبت تعداد اُس مواخذہ کے برپا ہو جسکا طے کرنا کلکٹر کو اس فقرہ کے بموجب منظور ہو تو کلکٹر موصوف کو اختیار ہے کہ خود اپنے یا مدیون ڈگری کے نام سے نالش واسطے لئے جانے حساب مطالبہ کے عدالت مناسب میں رجوع کرے - یا اس بات پر راضی ہو کہ ویسا امر نزاعی دو شخص ثالث کو جنمیں سے ایک ثالث ایک فریق اور دوسرا ثالث دوسرے فریق کی تجویز سے مقرر ہو گا یا ایسے سرپنچ کو جس کو دونوں ثالث نامزد کریں فیصلہ کے لئے سپرد کیا جائے -

بروقت کارروائی مطابق فقرہ ہائے ۲ و ۳ و ۴ متعلقہ دفعہ ہذا کلکٹر کو لازم ہے کہ باتباع اُن قواعد[1] کے کاربند ہو جو اس ایکٹ کے مناسب اور وقتاً فوقتاً اعلیٰ حاکم نگرانی صیغہ مال کی تجویز سے اس بارہ میں مرتب ہوں -

(اگر کچھ ہو) وصول زر باقی بعد ختم ہونے پٹہ یا سربراہ کاری کے

دفعہ ۳۲۴[2] - اگر پٹہ یا سربراہکاری متذکرہ دفعہ ۳۲۳ کے ختم ہونے پر تعداد وصول طلب وصول نہ ہو جائے تو کلکٹر اُس امر کی اطلاع مدیون ڈگری یا اُس کے قائم مقام حقیقت کو تحریراً دیگا اور اُس میں یہ ظاہر کریگا کہ اگر باقی روپیہ جو واسطے بیباقی مطالبہ جات مذکور کے درکار ہو ویسی اطلاعنامہ کی تاریخ سے چھہ ہفتہ کے اندر کلکٹر کے پاس ادا نکیا جائے تو کلکٹر جائداد مذکور کو کلاً یا اُسکا جزو کافی نیلام کریگا اور اگر چھہ ہفتہ مذکور کے گذرنے پر وہ زر باقی حسب مذکورہ بالا ادا نہ کیا جائے تو کلکٹر ویسی جائداد یا اُس کے جزو کو نیلام کرے گا -

کلکٹر کو عدالت دیوانی میں حساب داخل کرنا ہوگا -

دفعہ ۳۲۴ (الف)[2] - کلکٹر کو لازم ہے کہ وقتاً فوقتاً اُس عدالت میں جہاں سے اصل حکم متعلقہ دفعہ ۳۲۰ صادر ہوا ہو حساب تمام مبالغ کا جو

---

[1] واسطے اشتہارات کے جنکی رو سے ویسے قواعد مرتب کئے جائیں :-

ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں ... ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۱۲

برہما میں ... ملاحظہ طلب برہما کے قواعد کا مانول (دستور العمل) مطبوعہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۱۴ -

ممالک متوسط میں ... ملاحظہ طلب ممالک متوسط کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۸۵ -

ممالک متوسط کی صوبہ کے اشتہارات مجموعہ ہذا کی دفعہ ۳۲۰ کی رو سے بھی جاری ہوئے ہیں - [2] دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰ ایکٹ ہذا -

اُس کے قبضہ میں آئے ہوں اور تمام مصارف کا جو اُن اختیارات اور خدمات کی تعمیل میں اُسکے ذمہ عاید ہوئے ہوں جو اُس باب کی شرایط کے مطابق اُس کو مفوض ہوئے ہیں داخل کرے اور جو نقداد باقی رہے اُس کو تا صدور حکم عدالت اپنے پاس رکھے۔

مصارف مذکور میں تمام زرہائے قرضہ اور دیون جو بابت جایداد مذکور یا اُس کے کسی جزو کے سرکار کو وقتاً فوقتاً واجب الادا ہوں اور زر لگان (اگر کچھہ ہو) جو ایسی جایداد یا جزو کی بابت وقتاً فوقتاً کسی قابض اعلے کو دادنی ہوا اور نیز خرچ طلبی گواہان (اگر کلکٹر ایسی ہدایت کرے) شامل ہوگا۔

زر باقی کا صرف — ویسی نقداد باقی عدالت کی معرفت امور مفصلۂ ذیل میں صرف کیجائیگی:۔

اولاً۔ مدیون ڈگری کے خاندان میں سے اُن لوگوں کو (اگر کچھہ ہوں) نان و نفقہ دینے میں جو جایداد کی آمدنی سے پرورش پانیکے مستحق ہیں اور ہر اہل خاندان کیلئے اُس مقدار تک جو عدالت کو مناسب معلوم ہو۔ اور

ثانیاً۔ جب کلکٹر کی کارروائی مطابق دفعہ ۳۲۲ سے ہوئی ہو اُس اصل ڈگری کی بیباقی میں جس کے اجرا کے لئے عدالت نے حکم نیلام جایداد غیر منقولہ کا صادر کیا ہو یا اور طرح پر صرف کیجائے جیسی عدالت حسب الحکم دفعہ ۲۹۵ ہدایت کرے۔ یا

ثالثاً۔ جب کلکٹر کی کارروائی دفعہ ۳۲۳ کے مطابق ہوئی ہو۔ اُن مواخذوں کے سود کی مقدار گھٹانے میں جن سے جایداد ماخوذ ہو اور جب مدیون ڈگری کے پاس کوئی اور ذریعہ کافی پرورش کا نہو) اُس کو اُس نقداد تک نان و نفقہ دینے میں جو عدالت کو مناسب معلوم ہو۔ اور نیز باقی مذکور کو اُس اصل ڈگریدار اور دوسرے ڈگریداروں کے درمیان بطور رسدی تقسیم کرنے میں جنہوں نے نوٹس یعنی اطلاعنامہ مذکور کی تعمیل کی ہو اور جن کے مطالبہ جات اُس مبلغ مجموعی میں شامل ہوئے تھے جس کے وصول کرنیکے لئے حکم ہوا تھا۔

اور کوئی اور شخص قابض ڈگری زر نقد کا اُسوقت تک ویسی جایداد کی آمدنی یا اُس کی باقی سے اپنی ڈگری پانیکا مستحق نہوگا جبتک کہ وہ ڈگریدار لوگ جنہوں نے حکم مذکور حاصل کیا ہو بیباق نکردیئے جائیں۔

اور زر فاضل (اگر کچھہ ہو) اصل مدیون ڈگری یا کسی اور شخص کو (اگر کوئی ہو) اور عدالت اُس کی بابت ہدایت کرے حوالہ کیا جائیگا۔

نیلام کیونکر عمل میں آئیگا — **دفعہ ۳۲۵** ب۔ جب کلکٹر کوئی جایداد اس باب کے بموجب نیلام کرے

اُس کو چاہیے کہ جائیداد کو ایک یا چند لاٹ کرکے جیسا مناسب سمجھے نیلام عام پر چڑہاوے اور اختیار ہے کہ
(الف) ہر لاٹ کے لئے ایک مناسب تعداد اقل قیمت کی مقرر کر دے۔
(ب) ایک میعاد معقول کے لئے نیلام کو ایسی ہر صورت میں ملتوی کر دے جب اُسکا
ملتوی کرنا اس غرض سے ضرور معلوم ہو کہ جائیداد کے عوض قیمت معقول حاصل ہو۔ اور اُس کو
لازم ہے کہ ویسے التوا کی وجوہ قلمبند کرے۔
(ج) جائیداد کو جب نیلام پر چڑہے خود خرید کرلے اور اُس کو بذریعہ نیلام عام یا عہد و پیمان خانگی
کے جیسا مناسب سمجھے پہر فروخت کرے۔

قیود در خصوص انتقال از طرف مدیون ڈگری یا اُسکو قایم مقام کے اور پیروی علاج از طرف ڈگریداروں کو

دفعہ ۳۲۵ (الف)[۱] ۔ جبتک کہ کلکٹر کو نسبت جائیداد غیر منقولہ مدیون ڈگری یا کسی جزو جائیداد مذکور کی منصب نافذ کرنے یا عمل میں لانے اُن اقتدارات یا خدمات کا جو دفعات ۳۲۲ لغایت ۳۲۵ (بشمول ان دونوں دفعات کے) کی رو سے اُسکو مفوض یا اُس کے ذمہ واجب التعمیل کیگئی ہوں حاصل رہے تب تک مدیون ڈگری یا اُس کے قایم مقام حقیت کو کسی طرح اختیار نہو گا کہ ویسی جائیداد یا کوئی جزو اُسکا مرہون یا کسی دین میں ماخوذ کرے یا پٹہ پر دے یا منتقل کرے اِلّا بحصول اجازت تحریری کلکٹر کے۔ اور نہ کسی عدالت دیوانی کو بعلت اجرا کسی ڈگری زر نقد کے ویسی جائیداد یا اُس کے کسی جزو پر کوئی حکمنامہ جاری کرنیکا اختیار ہوگا۔

عرصہ مذکور میں کسی عدالت دیوانی کو منصب نہوگا کہ بعلت اجرائے کسی ڈگری کے جسکی بیباقی کے لئے کلکٹر نے دفعہ ۳۲۲ کے بموجب بندوبست کیا ہو مدیون ڈگری کی ذات یا اُس کی جائیداد پر کوئی حکمنامہ جاری کرے۔

وقت محسوبی میعاد سماعت متعلقہ اجرا ایسی ڈگری کے جسپر اس دفعہ کے احکام کا کچھ اثر پہونچے نسبت کسی چارہ جوئی کے جس سے ڈگریدار بوجہ تاثیر مذکور چند روزہ محروم رکہا گیا ہو عرصہ مذکور حساب سے خارج رکہا جائیگا۔

حکم جبکہ جائیداد چند اضلاع میں واقع ہو

دفعہ ۳۲۵ (ب)[۱] ۔ جب وہ جائیداد جس کے نیلام ہونیکا حکم ہوا ہو ایک ضلع سے زیادہ ضلعوں میں واقع ہو تو وہ اقتدارات اور خدمات جو حسب احکام دفعات ۳۲۱ لغایت ۳۲۵ (بشمول ان دونوں دفعات کے) کلکٹر کو مفوض اور اُسکے ذمہ واجب التعمیل

---

[۱] دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰ - ایکٹ ہذا

کیگئی ہیں وقتاً فوقتاً اضلاع مذکورہ کے کلکٹروں میں سے اُس کلکٹر کی معرفت نافذ ہونگی اور تعمیل پائینگی جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ کسی قاعدہ عام یا حکم خاص کے مقرر کرے۔

اختیارات کلکٹر درخصوص جبراً حاضر کرانے فریقین مقدمہ اور گواہوں اور پیش کرانے دستاویزات کے

دفعہ ۳۲۵ (ج)[1] - بوقت نفاذ اُن اقتدارات کے جو بسبب دفعات ۳۲۲ لغایت ۳۲۵ (بشمول ان دونوں دفعات کے) کلکٹر کو دیئے گئے ہیں کلکٹر موصوف کو بغرض جبراً حاضر کرانے فریقین مقدمہ اور گواہوں کے اور پیش کرانے دستاویزات کے وہی اختیارات حاصل ہونگے جو عدالت دیوانی کو حاصل ہیں۔

کب عدالت کلکٹر کو نیلام اراضی کے موقوف کرنیکا اختیار دیسکتی ہے

دفعہ ۳۲۶[1] - جب کسی علاقہ اراضی میں جسمیں حسب منشاء دفعہ ۳۲۰ کی کوئی اعلان نافذ ہو جایداد مقروقہ قسم اراضی یا حصہ اراضی سے ہو اور کلکٹر عدالت کو یہ رائے لکھ بھیجے کہ اراضی یا حصہ اراضی کا نیلام کرنا نامناسب ہے۔ اور وصول کرنا زرڈگری کا اندر میعاد معقول کے اسطرح ممکن ہے کہ اراضی یا حصہ مذکور چند روز کیلئے منتقل کیا جائے یا ذریعہ رہن براہی رہے - تو عدالت کلکٹر کو اجازت دے سکتی ہے[2] کہ بجائے نیلام اراضی یا حصہ مذکور کے حسب طریقہ مجوزہ اپنے کے زرڈگری کے وصول کرنیکا بندوبست کرے۔ ایسی صورت میں شرائط مندرجہ دفعات ۳۲۰ فقرہ ۲ - لغایت ۳۲۵ (ج) (بشمول ان دونوں دفعات کے) جہانتک متعلق ہو سکیں متعلق کیجائینگی -

دفعہ ہذا متعلق اُن ڈگریات سے نہیں ہے جنمیں اراضی یا حصہ اراضی کے نیلام کا بوجہ کسی خاص معاہدہ کے حکم ہوا اس لیے عدالت صاحب کلکٹر کو یہ اجازت نہیں دیجا سکتی کہ ایسی حالت میں حسب دفعہ ہذا نیلام ملتوی کرے (۱) یہ امر باختیار عدالت ہوگا کہ کلکٹر کو حسب اقتضاء رائے خود اختیار انتظام ایفائے ڈگری کا بطریق تجویز دے یا نہ دے اور قبل دینے حکم اگر کوئی اعتراض پیش ہوا ہو تو اسکو سماعت کرے (۲) اور اگر صاحب کلکٹر یہ خیال کریں کہ اراضیات کا نیلام نہو اور مدیون ڈگری بذریعہ اقساط جو بارہ[12] سال سے زیادہ کی بابت ہوئی ادا کردے تو ایسے انتظام کو عدالت منظور نہیں کر سکتی (۳) صاحبان ڈپٹی کمشنر اور کمشنر کو اس امر کے فیصلہ کرنیکا اختیار نہیں کہ درخواست واسطے منظوری کے بھیجنی چاہیئے یا نہیں انکو خانہ پری کر کے بھیجدینی چاہیئے (۴) دفعہ ہذا یا مجموعہ ہذا کی کسی اور دفعہ میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جسکی رو سے صاحب کلکٹر کو ہدایت اس امر کی کیگئی ہو

---

[1] دیکھو فٹ نوٹ دفعہ ۳۲۰ - ایکٹ ہذا - [2] اجازت نامہ کے نمونہ کیلئے - ملاحظہ طلب ابعد کا ضمیمہ نمبر ۱۵۲ -

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۵۶ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۹۴۳ دنمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

کہ وہ تجویز مفصل اُس صورت میں پیش کریں جبکہ وہ حسب دفعہ ہذا کسی نیلام کے روکنے کی غرض سے کوئی تجویز پیش کرتے ہوں اور یہ کہ عدالت دیوانی مجاز ہے کہ صاحب کلکٹر کو عام الفاظ میں اختیار دے جیسا نمونہ نمبر ۱۴۲ ضمیمہ چہارم مجموعہ ہذا سے ظاہر ہے (۱) تاوقتیکہ جائداد زیر دفعہ ہذا کلکٹر کے اہتمام میں ہو ڈگریداران مجاز اجرا کرانے اپنی ڈگریات برخلاف مدیون کے نہیں ہیں اور جب جائداد کلکٹر واگذار کرائے تو پھر درخواست اجراء ڈگری کر سکتے ہیں اور بروئے قاعدہ میعاد کے ممنوع السماعت نہیں ہوتی (۲) اور نہ منتقل الیہم ڈگری زرنقد محصلہ برخلاف اُس شخص کے جسکی جائداد زیر اہتمام کلکٹر ہو اس امر کے مستحق ہیں کہ فہرست دائنان میں (دفعہ ۳۲۲) شامل کئے جاویں۔ لیکن درخواست شامل فہرست مذکور کئے جانیکی کلکٹر کے پاس کیجانی چاہئے نہ کہ عدالت ضلع میں (۳) کوئی اپیل حسب دفعہ ہذا عدالت دیوانی میں بنا راضی حکم مصدرہ کلکٹر کے جبکہ وہ حسب دفعہ ہذا عمل کر رہا ہو نہیں ہو سکتا لیکن بنا راضی حکم عدالت دیوانی جس کے رو سے صاحب کلکٹر کو زیر دفعہ ہذا اختیار انتظام دیا جاوے یا دینے سے انکار کیا جاوے ہو سکتا ہے (۴)

قواعد مقامی درخصوص نیلام اراضی بصیغہ اجرائے ڈگری زرنقد کے

دفعہ ۳۲۷ - لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ وقتاً فوقتاً بمنظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کسی علاقہ ارضی کیلئے زرنقد کی ڈگریوں کے اجرا میں اراضی کے کسی قسم کے حقوق و مرافق کو نیلام کرنیکے واسطے شرائط مقرر کر کے قواعد خاص منضبط کرے جس حال میں کہ ویسے حقوق و مرافق ایسے غیر معین یا غیر متحقق ہوں کہ بدانست لوکل گورنمنٹ اُنکی مالیت کا تعین کرنا غیر ممکن ہو۔

اور جب یہ مجموعہ کسی علاقہ اراضی کے اندر نفاذ پائے اگر کوئی قواعد خاص درباب نیلام اراضی بعلت اجرائے ڈگری اُس علاقہ میں نافذ ہوں تو لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ ویسے قواعد کو برقرار رکھے یا بمنظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے وقتاً فوقتاً انہیں ترمیم کرتی رہے۔

تمام قواعد جو حسب بیان مذکورہ صدر جاری ہوں یا برقرار رکھے جائیں اور ترمیمات جو اُن قواعد میں ہوتی رہیں تمام کے سرکاری گزٹ میں مشتہر کیجائینگی اور مشتہر ہونیکے بعد مثل قانون کے واجب التعمیل ہونگی۔

نیلام اراضی مالگذار سرکار بلا منظوری حسب منشا فنانشل کمشنر بہادر کالعدم ہے (۵) نیلام مکان کی بابت نہ تو صاحب کمشنر کی اور نہ چیف کورٹ کی منظوری کی ضرورت ہے (۶) جس حال میں کہ عدالت دیوانی کی ڈگری کے اجرا میں اراضی مملوکہ مدیون ڈگری بر طبق درخواست عدالت دیوانی کے کلکٹر نے باجازت صاحب

(۱) نمبر ۲۵ سنہ ۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۳۴

(۴) ،، ،، (۵) نمبر ۹۵ سنہ ۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۲

(۶) نمبر ۶ سنہ ۱۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

فنانشل کمشنر بہادر نیلام کردی ہو تو عدالت دیوانی اجرا کنندہ ڈگری مذکور کو نہ کہ کلکٹر کو نیلام مذکور کے منظور کرنیکا اختیار سماعت حاصل ہے (۱) بر بنائے بیضابطگی دربارہ عدم حصول منظوری کے نگرانی ہو سکتی ہے (۲)

(ج)۔ اجرائے ڈگری میں تعرض

طریقہ کارروائی اجرائے ڈگری میں مزاحمت ہونیکی صورت میں

دفعہ ۳۲۸۔ اگر بوقت اجرائے کسی ڈگری کے جس کی روسے جائیداد پر قبضہ دلانا ہو کوئی شخص اُس عہدہ دار کی نسبت تعرض یا مزاحمت کرے جو دارنٹ کے اجرا کیلئے مقرر ہوا ہو تو ڈگریدار کو اختیار ہے کہ ویسے تعرض یا مزاحمت کے وقت سے ایک مہینے کے اندر کسی وقت عدالت میں اُسکی نالش کرے۔

عدالت نالش کی تفتیش کیلئے ایک دن مقرر کرے گی۔ اور اُس شخص کو جس کی نسبت نالش ہوئی ہو اُسکا جواب دینے کے لئے طلب کریگی۔

یہ دفعہ متعلق ہے اس درخواست سے جو ڈگریدار کو اندر ایک ماہ کے کرنی چاہیئے (۳) از روئے دفعہ ہذا ایسے ڈگریدار پر جس سے اجرائے ڈگری میں مزاحمت کیجائے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اپنی چارہ جوئی حسب دفعہ ہذا کرے نالش نمبری کرنے کی ممانعت نہیں ہے (۴) اور نہ نالش جدید حصول قبضہ کے کرنیکی ممانعت ہے اگر وہ بعد قابض ہونیکے بیدخل کیا گیا ہو (۵) بصورت مزاحمت وہ جدید درخواست حوالگی قبضہ کی کرسکتا ہے (۶) یہ امر کہ مزاحمت کنندہ ملکنی مزارعہ ہے اطلاق دفعہ ہذا کا مانع نہیں ہے (۷)

میعاد — وہ عرصہ میعاد جسکا حکم دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے ایک ایسی میعاد ہے جو بر بنائے دعوائے پر حاوی ہوتی ہے جو ایک خاص مزاحمت یا ہرج سے پیدا ہوا ہو۔ جہانتک اُس مزاحمت یا ہرج کا تعلق ہے ڈگریدار کو چاہیئے اگر وہ زیر دفعہ ہذا کارروائی کرنا چاہے تو کارروائی مذکور کو مزاحمت یا ہرج مذکور کی تاریخ سے عرصہ ایک ماہ کے اندر کرے۔ لیکن وہ امتناع جو بروئے میعاد عائد کردہ دفعہ ہذا کے پیدا کیا گیا ہے اس حد تک نہیں پہنچتا اور نہ اُس صورت سے متعلق ہوتا ہے جبکہ شکایت ہائے بخلاف ان افعال مزاحمت یا ہرج کے کیگئی ہوں جو ڈگریدار کیطرف سے جدید کارروائی کے کیے جانے پر کیگئی ہوں (۸) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۰۲ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۷

(۱) نمبر ۳۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۶۲ و بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۹ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۰۲ و ۴۸۱ (۵) آگرہ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۴ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۷۔

(۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۳۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۱۳۔ ۱؎ دفعات ۳۲۸ لغایت ۳۳۳ ... [illegible] ... وسعت پذیر ہیں۔ ... طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم۔

شکایت ڈگریداران میں لسنبت مزاحمت دوم کے جواندر ۳۰ یوم مزاحمت دوم سے کیگئی ہو جہ مد ۱۴ ضمیمہ ایکٹ حد سماعت کے تمادی عارض ہے (۱) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۷ زیر دفعہ ۳۱۳ مجموعہ ہذا۔

اپیل | حکم مشعر نامنظوری درخواست حسب دفعہ ہذا کا اپیل ہو سکتا ہے (۲)

طریقہ کارروائی مدیون ڈگری کی طرف سے یا اسکی ترغیب سے مزاحمت ہونیکی صورت میں | **دفعہ ۳۲۹** - اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مدیون ڈگری یا کوئی شخص اسکی ترغیب سے مزاحم یا معترض ہوا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ نسبت نالش کے تحقیقات کرے۔ اور ایسا حکم صادر کرے جو اس کے نزدیک مناسب متصور ہو۔

دفعہ ہذا جس قدر جایداد منقولہ سے متعلق ہے عدالت مطالبہ خفیفہ سے بھی متعلق ہے۔ حکم دفعہ ہذا نتیجہ ہے۔ اس امر کا ہونا چاہئیے کہ مدعا علیہ نالش جو استحقاق مدعی کی لسنبت اعتراض کرنیسے بذریعہ ڈگری ممنوع ہے بطور بجا فریق ثالث کو جو اصل استحقاق جایداد میں نہیں رکھتا اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ مدعی کو اس کے اجرا کے فایدہ کے حاصل کرنیسے باز رکھے عدالت کو از روئے دفعہ ہذا یہ اختیار نہیں ہے کہ مابین مدیون ڈگری و فریق ثالث جو اجرائے ڈگری میں مزاحمت کرے اُن امور اہم کی تجویز پر بنائے روئداد کرے جو اس واقعہ سے بالکل غیر متعلق ہوں اور ان پر اسکا اثر نہ پہونچتا ہو کہ مزاحمت بہ ترغیب مدعا علیہ کیگئی ہو (۳) اگر ڈگریدار اس بنا پہ اراضی کا خواستگار ہو کہ وہ بموجب ڈگری کے اسکو ملی ہے اور مدیون یہ عذر کرے کہ ڈگری میں شامل نہیں ہے تو یہ جائز مقابلہ ہوگا (۴) اور جج کو چاہئیے کہ ایک روز واسطے سماعت اس شہادت کے جو ہر فریق پیش کرے مقرر کرے اور اُس معاملہ کو طے کرے (۵) اگر جج یہ ہدایت کرے کہ کل یا جزو جایداد ڈگریدار کو دیا جاوے تو یہ حکم دینا چاہئیے کہ اُن طریقوں میں سے جو ایکٹ ہذا میں بیان ہوئے ہیں کسی طریق کے موافق قبضہ دیا جائے (۶) جو حکم کہ بموجب دفعہ ہذا مابین فریقین صادر ہو وہ از روئے دفعہ ۲۴۴ قابل اپیل ہے (۷)

طریقہ کارروائی جب مزاحمت جاری رہے | **دفعہ ۳۳۰** - اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ تعرض یا مزاحمت بلا وجہ جائز تھی اور یہ کہ مدیون ڈگری یا دیگر شخص اسکی ترغیب سے فریادی کے مقابل جایداد کا قبضہ ملنے میں ابتک معترض یا مزاحم ہے تو عدالت مجاز ہے کہ حسب استدعا ڈگریدار کے مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور کو واسطے اُسقدر میعاد کے جو تیس دن تک ہو سکتی ہے جیلخانہ میں بھیجدے اور اسطرح کی تجویز مانع کسی ایسی سزا کی نہوگی جس کا ویسا مدیون ڈگری یا دیگر شخص بموجب مجموعہ

حراست میں رکھنے کے حکم کے نمونہ کے لئے ملاحظہ طلب ابعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۵۳ - (۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۲۷ و جلد ۳ صفحہ ۸۰ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۸۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۹۸ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۷ (۷) " " " جلد ۳ صفحہ ۸۱۔

قوانین تعزیرات ہند یا کسی اور قانون کے ویسے تعرض یا مزاحمت کے سبب سے سزاوار سمجھا جائے۔ اور یہ ہدایت کرے کہ ڈگریدار کو جایداد کا قبضہ دلایا جائے۔

دفعہ ہذا اُس شخص سے جس کے حق میں مدیون نے بعد ارجاع نالش جسمیں ڈگری صادر ہوئی جایداد کو منتقل کر دیا ہو متعلق نہیں (۱)

طریقہ کارروائی مدیون ڈگری کے سوا کسی دعویدار کیطرف سے نیک نیتی کی راہ سے مزاحمت ہونیکی تقدیر میں۔

دفعہ ۳۳۱۔ اگر تعرض یا مزاحمت منجانب کسی اور شخص کے علاوہ مدیون ڈگری کے سرزد ہوا ہو اور وہ بہ نیک نیتی یہ دعوے کرتا ہو کہ وہ اپنی طرف سے یا منجانب کسی اور شخص علاوہ مدیون ڈگری کے جایداد مذکور پر قابض ہے تو دعوے اسکا بہ ثبت نمبر داخل رجسٹر ہو کر ایک مقدمہ قرار دیا جائیگا جسمیں ڈگریدار مدعی متصور ہوگا اور دعویدار مذکور مدعا علیہ۔

اور عدالت کو لازم ہوگا کہ دعوے کی تفتیش اُسی طور پر اور اُسی طرح کے اختیار سے کرے گویا کہ نالش بابت جایداد کے ڈگریدار کیطرف سے بنام دعویدار حسب احکام باب ۵ اس مجموعہ کے دایر ہوئی تھی اور اس کی تجویز بطرح کسی ایسی کارروائی کی ہوگی جسکی رو سے شخص دعویدار ہو حسب مجموعہ قوانین تعزیرات ہند یا کسی اور قانون متعلقہ سزائے تعرض یا مزاحمت مذکور کے سزاوار ہو۔

اور عدالت ایسا حکم بغرض اجرائے ڈگری یا التوائے اجرائے ڈگری کے صادر کریگی جو اُسکے نزدیک مناسب متصور ہو۔ ویسا ہر حکم مثل ڈگری کا رکھیگا۔ اور مثل ڈگری کے اپیل وغیرہ کی تمام شرائط کا پابند ہوگا۔

ہر امر جو مابین فریقین مقدمہ کے پیدا ہو زیر دفعہ ۲۴۴۔ ایکٹ ہذا کے فیصلہ ہونا چاہئے (۲) مدعی نے ڈگری بعض اراضی کی حاصل کر کے درخواست اجراء بذریعہ دخل دہانی کے کی اسپر ایک شخص ثالث نے یہ عذر کیا کہ اُسی نے پہلے سے ڈگری دخلیابی اُن اراضی کے حاصل کرلی ہے اور ۱۳ لہذا ڈگری مدعی قابل اجراء نہیں ہے یہ عذر منظور ہوتب مدعی نے نالش استقرار اپنے حق دخل مشترکہ اراضی مذکور ساتھ عذردار کے دایر کی اور مدیون ڈگری سابق اور عذردار کو اس نالش میں مدعا علیہ کیا تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے اس لئے دفعہ ۱۳ بھی مانع نہیں ہے (۳)

قبضہ | لفظ ”قبضہ“ مستعملہ دفعہ ہذا دفعی جسمانی قبضہ تک محدود نہیں ہے اُسمیں تعبیری قبضہ مثلاً قبضہ مزارعہ کا بھی شامل ہے جسحال میں کہ جایداد جسکو بصیغہ اجراے دلاپانا لا پانیکی استدعا کیگئی ہو مزارعان کے دخل میں ہو

(۱) دیکھو دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ہذا۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۷۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۱ و دیکھو ویکلی نوٹس ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۵۔ ۵ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۶۰ء

اور مالک اراضی مزارعان مذکور کا عہدہ دار اجرار کنندہ ڈگری کا مزاحم ہو تو مالک مذکور کے دعوے کی تحقیقات زیر دفعہ ہذا ہونی چاہیئے (۱)

کوئی اور بجز مدیون ڈگری | بجز مدیون ڈگری کے اگر اور شخص درخواست کرے تو تحقیقات حسب دفعہ ہذا صرف قبضہ پر محدود ہونی چاہیئے اور سوال استحقاق جو مابین فریقین کے پیش ہو اوس کی تحقیقات اور تجویز مثل نالش نمبری کے کرنی چاہیئے (۲) کارروائی زیر دفعہ ہذا میں جب کہ یہ ثابت کیا گیا ہو کہ قبضہ مدعی کے پاس ہے تو مدعا علیہم تاوقتیکہ یہ ثابت نکریں کہ استحقاق انکو حاصل ہے مجاز نہیں ہیں کہ مدعی کے حق کی بابت اعتراض کریں یا کسی شخص ثالث کا استحقاق پیش کریں بار ثبوت نسبت ثابت کرنے بہتر استحقاق بہ نسبت اسکے جو مدعی کو حاصل ہے مدعا علیہم پر ہوتا ہے اور وہ اپنا استحقاق بطور جواب نالش کے ثابت کر سکتے ہیں (۳) حکم متضمن نامنظوری درخواست بباعث ناید المیعاد ہونیکے ایک حکم حسب دفعہ ہذا تصور نہیں ہو سکتا جس سے وہ فریق جو بار اجر ہو نالش نمبری دایر کرنیسے ممنوع ہو (۴) بار ثبوت زیر دفعہ ہذا مدعی پر ہے (۵) خریدار نیلام نے قبضہ قانونی حاصل کیا مگر مدیون ڈگری فی الواقع قابض رہا بعد از ۱۲ سال خریدار نے قبضہ لینے کے لئے کارروائی کی مگر مدعا علیہ اسکا مزاحم ہوا کہ جنسے جائیداد مدیون ڈگری سے خریدی ہوئی ہے تب مدعی نے واسطے رفع مزاحمت کے درخواست دی اور اسکی درخواست دفعہ ہذا درج رجسٹر کیگئی تجویز ہوئی کہ مدعی کا دعوے ناید المیعاد ہے جس وقت اُس کی درخواست نالش حسب دفعہ ہذا میں تبدیل کیگئی تو فریقین کے استحقاق اسطرح تجویز کئے جانے تھے کہ گویا مدعا علیہ کے برخلاف ایک معمولی نالش واسطے قبضہ کے دایر کیگئی ہے (۶)

اسی طرح کا اختیار | جو عدالت ڈگری جاری کرتی ہے اُس کو بوجہ دفعہ ہذا کے ایک خاص اختیار حاصل ہوتا ہے جسکی رو سے وہ ایسے دعوے کی نسبت تجویز کر سکتی ہے جسمیں دعوے کی مالیت عدالت مذکور کی اختیار معمولی کی جو باعتبار مالیت ہے کم ہو اور از روئے دفعہ ۲۴ مجموعہ ہذا کے ایک عدالت اعلیٰ بوجہ کافی ایسے دعوے کو جو حسب دفعہ ہذا کے درج رجسٹر ہو گیا ہو واسطے تجویز کے ایک عدالت ماتحت کے پاس منتقل کر سکتی ہے (۷) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۰ -

میعاد | حکم متضمن نامنظوری درخواست مخل حق ارجاع نالش فک الرہن نہیں (۸)

اپیل | گو کوئی اپیل اُس حکم کی ناراضی سے نہیں ہو سکتا جو زیر دفعہ ہذا صادر کیا گیا ہو جسکی رو سے ایک شکایت پر

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۷ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۷ و جلد ۲۴ صفحہ ۹۶۷ -
(۳) ،، ،، ،، جلد ۲ صفحہ ۹۶۷ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۲ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۱ (۵) انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۵ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۷ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۵ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۶

نمبر ثبت کیا جا کر وہ بطور نالش کے درج رجسٹر کیگئی ہو تاہم ایسے حکم کی نسبت اُسوقت عذر کیا جاسکتا ہے جبکہ آخری حکم قابل اپیل کی ناراضی سے جسکا اثر ایک ڈگری کا ہے زیر دفعہ ہذا اپیل کیا گیا ہو صاحبِ جج کو بر طبق اپیل کے لازم ہے کہ اس عذر کو سماعت کرے جو اُسوقت کیا جائے اور درخواست کو جبکہ اُسے معلوم ہو کہ وہ غلطی سے کیگئی ہے خارج کر دے (۱) کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ کارروائیات زیر دفعہ ہذا کی نوعیت ایک جدید نالش مابین ڈگریدار و فریق ثالث کی سی ہے اسلئے اپیل ہو سکتا ہے (۲) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۰ ۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۲۳ - اپیل پورے اسٹامپ پر ہوگا (۳) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۷ زیر شرح دفعہ ۳۲۸ مجموعہ ہذا -

طریقہ کارروائی جبکہ شخص بیدخل شدہ ڈگریدار کے حق دخل یابی کی نسبت عذر کرے

دفعہ ۳۳۲ - اگر کوئی شخص سوائے مدیون ڈگری بعلت اجرائے ڈگری کے کسی جائداد سے بیدخل ہو جائے اور ویسا شخص یہ عذر کرے کہ ڈگریدار کو استحقاق اُس کے بیدخل کرنیکا ویسی جائداد سے از روئے ڈگری کے اس وجہ سے نہیں پہونچتا ہے کہ وہ شخص اپنی طرف سے یا دیگر شخص کیجانب سے جو مدیون ڈگری نہو جائداد مذکور پر بہ نیک نیتی قابض ہے اور جائداد ڈگری میں مندرج نہیں ہے - یا اگر عذر اُسکا یہ ہو کہ ڈگری میں مندرج ہے مگر وہ اُس مقدمہ کے فریقین سے نتھا کہ جسمیں ڈگری صادر ہوئی تو وہ مجاز ہے کہ عدالت میں درخواست گذرانے[۱]۔

اگر عدالت کو درخواست کنندہ کی زبان بندی لینے سے یہ ظاہر ہو کہ درخواست گذراننے کی وجہ معقول تھی تو عدالت کو لازم ہے کہ امر متنازعہ کی تفتیش میں مصروف ہو - اور اگر یہ معلوم ہو کہ وہ وجہ موجود ہے جسکا ذکر اس دفعہ کے فقرہ اول میں آیا ہے تو عدالت یہ حکم صادر کریگی کہ درخواست کنندہ کو جائداد پر قبضہ دیا جائے - اور جس صورت میں کہ عدالت سے یہ تجویز نہو درخواست نامنظور کیجائیگی

اس دفعہ کے بموجب درخواستیں سماعت کرنیکے وقت عدالت کو چاہیئے کہ مدار اپنی تجویز کا صرف اُن وجوہ مخاصمت پر رکھے جنکی صراحت اوپر کیگئی ہے -

جس شخص کے نام اس دفعہ کے بموجب حکم صادر کیا جائے اُسکو اختیار ہے کہ نالش نمبری واسطے ثابت کرانے اپنے استحقاق مقابضت جائداد کے جسپر وہ اپنے تئیں دخیل ظاہر کرتا ہے دایر کرے -

[۱] ویسی درخواستوں کی میعاد سماعت کے لئے ملاحظہ طلب ہند کے ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۱۵ بابت ۱۸۷۷ء کے ضمیمہ دوم کا آرٹیکل ۱۶۵ اور ما قبل کی دفعہ ۳۰ -

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۲ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۲۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳ -

(چنوں ۳۰/۶/۱۹۰۲)

اور حکم مذکور بپابندی نتیجہ نالش مذکور کے (اگر کوئی دایر ہو) ناطق ہوگا۔

بجز مدیون | جو شخص کہ اپنی اراضی سے باجراے ڈگری عدالت سو سوم شخص ثالث کے بیدخل کیا گیا ہو اسکو چاہئے کہ بذریعہ درخواست حسب دفعہ ہذا یا بذریعہ نالش نمبری کے بابت مزاحمت مظہرہ کے جو اسکی قبضہ میں ہے کارروائی کرے (۱) جہانتکہ وہ شخص جو فریق نالش نہو ایک ڈگری کے اجرا میں بیدخل کیا جاوے تو اسکی بیدخلی اسکو ایک بناے دعوے عدالت معاملہ دار میں قبضہ نالش کی نہیں دیتی بلکہ شخص مذکور کو چاہئے کہ زیر دفعہ ہذا درخواست کرے (۲) مرتہن جو جایداد مرہونہ پر از روے رہن کے قابض ہو حسب مراد دفعہ ہذا خود اپنی جانب سے "قابض" ہے اور جو شخص حسب دفعہ ہذا دعویدار ہو اُس کو اپنا استحقاق ثابت کرنا ضرور نہیں ہے بلکہ صرف امر قبضہ ثابت کرنا ضرور ہے (۳) کوئی رکن کسی ہندو مشترک خاندان کا یہ نہیں کہہ سکتا کہ اپنی بابت خاص حصہ جایداد مشترکہ پر قابض ہے اسکا قبضہ خاندان کا قبضہ ہے (۴)

نالش | اجراے ڈگری میں چند قطعات کی نسبت جنکو ڈگریدار نے شامل کاشت بیان کیا منجانب اشخاص قابض کے مزاحمت ہوئی کہ جنہوں نے حسب دفعہ ہذا بمقابلہ نامبردہ کارروائی شروع کی اور ان کے دعاوی بحق اس کے فیصل ہوے بعد ازاں ڈگریدار نے ایک نالش بمقابلہ تمام عذرداران کے جنکے دعاوی مختلف تھے نالش کی تجویز ہولی کہ نالش بوجہ اشتمال بیجا وجوہ مخاصمت کے ناقص تھی (۵)

میعاد | دیکھو مد ۱۶۵ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء

انتقال جایداد از طرف مدیون ڈگری بعد ارجاع نالش کے۔

دفعہ ۳۳۳۔ کوئی مضمون مندرجہ دفعہ ۳۳۱ خواہ ۳۳۲ اُس شخص سے متعلق نہیں ہے جس کے نام مدیون ڈگری نے بعد رجوع ہونے اُس نالش کے جسمیں ڈگری صادر ہوئی ہے جایداد منتقل کردی ہو

جایداد غیر منقولہ کا قبضہ حاصل کرنیکی نسبت خریدار کے مقابل متعرض یا مزاحم ہونا۔

دفعہ ۳۳۴۔ اگر کوئی جایداد غیر منقولہ بعلت اجراے ڈگری کے نیلام ہوئی ہو اور اُسکی خریدار کے مقابل نسبت قبضہ پانے کے مدیون ڈگری یا اُس کیطرف سے کوئی شخص متعرض یا مزاحم ہو تو وہ احکام اس باب کے جو ڈگریدار کو نسبت ڈگری پر قبضہ دلانے میں تعرض یا مزاحمت کرنے کی بابت ہیں اُس سے متعلق ہونگے۔

مدیون ڈگری | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ زیر دفعہ ۳۳۵۔

میعاد | دیکھو مد ۱۶۷ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء۔

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۱۳ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵۱ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۹ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۸۱ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۸۔

مزاحمت از طرف دعویدار غیر مدیون ڈگری کے -

دفعہ ۳۳۵ - اگر کسی ایسی جائیداد کے خریدار کے مقابلہ میں سوائے مدیون ڈگری کے کوئی ایسا شخص متعرض یا مزاحم ہو جو نیک نیتی سے اپنی تئیں مستحق قبضہ موجودہ کا سمجھتا ہو یا اگر ایسی جائیداد پر قبضہ دلانے کیوقت کوئی ویسا شخص بیدخل کر دیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ عند الشکایت خریدار یا ایسے شخص بیدخل شدہ کے نسبت تعرض یا مزاحمت یا بیدخلی مذکور کے جیسا موقع ہو تحقیقات کر کے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے -

جس شخص کے نام ویسا حکم صادر کیا جائے اُس کو اختیار ہے کہ نالش[۱] نمبری واسطے ثابت کرانے اپنے استحقاق متعلقہ جائیداد کے جسپر وہ اپنے تئیں دخیل ظاہر کرتا ہے دایر کرے - اور حکم مذکور بپابندی نتیجہ نالش مذکور کے (اگر کوئی دایر ہو) ناطق ہوگا -

جس صورت میں کہ جائیداد تین اشخاص کے زیر انتظام تھی اور منجملہ انکے ایک نے رہن کر دی اور مرتہن نے بربنائے رہن کے ڈگری حاصل کر کے برخلاف دیگر دو منتظمان کے قبضہ حاصل کرنا چاہا تو برطبق انکی درخواست کے تجویز ہوئی کہ مرتہن نے کوئی حق برخلاف اصل مالک کے حاصل نہیں کیا اور منتظمان مستحق ہیں کہ حسب دفعہ ہذا درخواست کر کے اپنے قبضہ پر بازبحال کئے جاویں (۱) جب مدعا علیہ بوجہ حکم صادرہ زیر دفعہ ہذا قابض ہو تو مدعی فقط بروئے تقویت اپنے استحقاق کے کامیاب ہو سکتا ہے (۲) اگر ڈگریدار کو جز وکاہی دخل ملجاوے تو عدالت اور زیادہ کارروائی اجرائے ڈگری میں نکریگی (۳)

حکم زیر دفعہ ہذا

حکم دوبارہ بازقابض کرا دیئے جانے مرتہن انتفاعی کے درحالیکہ وہ اس نالش میں جسکی ڈگری کے اجرا میں بیدخل کیا ہو ایک فریق نالش ہو ایک حکم زیر دفعہ ہذا ہے (۴)

غیر مدیون ڈگری

مرتہن انتفاعی مدیون ڈگری نہیں ہے بلکہ وہ ایک شخص علاوہ مدیون ڈگری کے ہے (۵)

نگرانی

ہو سکتی ہے (۶)

نالش نمبری

جس مقدمہ میں بموقعہ نیلام خریدار نیلام نے یہ ظاہر کیا کہ قبضہ اول کے بعد جو بذریعہ عدالت اسکو حاصل کیا تھا کوئی کارروائی بعوض قبضہ نہیں ہوئی - تجویز ہوئی کہ خریدار قبضہ کے حاصل کرنیکو لئے ۱۲ سال کے اندر دعوے کر سکتا ہے (۷)

---

[۱] ویسی نالشونکی میعاد سماعت کیلئے ملاحظہ طلب ہے ہند کی ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) کی ضمیمہ دوم کا آرٹیکل ۲ -

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۲۲ و ۵۲۳ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۶

(۳) " " مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۲ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۴ -

دخل یابی باضابطہ سے ایسی ڈگری کے اجرا میں جو واسطے دخل دہانی کے ہو وجہ نالش بمقابلہ ایسے مدعا علیہ کے پیدا ہوتی ہے جو جائیداد پر قابض ہو اور جسکا نفاذ بذریعہ نالش نمبری کے ہو سکتا ہے (۱)

اگر کوئی نالش نہ کیجائے | اگر کوئی نالش ایک سال کے اندر دایر نہ کیجاوے تو حکم دفعہ ہذا اثر ڈگری کا رکھے گا (۲)

میعاد | دیکھو ضمیمہ ۲ - مد ۱۶۷ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۴ -

اسٹامپ | اس نالش پر جو بغرض استقرار حق اور دلاپانے واقعی قبضہ جائیداد کے دایر کیجاوے دس روپیہ کا رسوم اسٹامپ ہونا چاہیے (۳) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰ -

حکم برخلاف جسکے صادر ہوا ہو | دفعہ ہذا میں قول درجہ مراد ایسے حکم سے ہے جو ایک فریق کے یا دوسرے فریق کے خلاف ہو اور اگر درخواست سے دست برداری کیگئی ہو تو حکم اجازت دست برداری دفعہ ہذا میں داخل نہیں ہے (۴)

نظر ثانی | حکم مصدرہ زیر دفعہ ہذا بوجہ ہونے قابل اپیل کے تابع نظر ثانی ہے (۵)

(ط) گرفتاری اور قید[1]

حکم مصدرہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری زیر باب ۱۹ (ط) بابت قید کئے جانے مدیون کے بوجہ ہونے ایک سوال تصفیہ طلب اندرون مراد دفعہ ۲۴۴ (ج) مجموعہ ہذا کے بطور ایک ڈگری کے قابل اپیل ہے (۵)

مدیون ڈگری کی قید کا مقام | **دفعہ ۳۳۶** - جائز ہے کہ مدیون ڈگری کسی روز اور کسی وقت بعلت اجرائے ڈگری گرفتار کیا جائے - اور لازم ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو عدالت میں حاضر کیا جائے - اور جائز ہے کہ وہ اس ضلع کے جیلخانہ دیوانی میں قید رکھا جائے جہاں عدالت صادر کنندہ حکم قید واقعہ ہو - یا اگر ویسے جیلخانہ میں گنجائش کافی اور مناسب نہ ہو تو کسی اور جگہ قید[2] کیا جائے جسے

[1] دفعات ۳۳۶ لغایت ۳۴۳ (بشمول ان دو نو دفعات کے) مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں صادر پذیر ہیں - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم - اجمیر و میرواڑہ میں مدیون ڈگری کے قید کرنیکی درخواست کو نامنظور کرنیکا اختیار کیلئے - ملاحظہ طلب اجمیر کی عدالتوں کے ریگولیشن (نمبر ۱ ۱۸۷۷ء) کی دفعہ ۳۱ اور ۳۲ قابل کی دفعہ ۳ - [2] برہما میں ایسی جگہوں کی فہرست کیلئے ملاحظہ طلب اشتہار نمبر ۲۱۷ برہما گزٹ ۱۸۹۷ء حصہ ۱ صفحہ ۲۵۶ - (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۰ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۸ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۲ - (۶) نمبر ۶۹ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

لوکل گورنمنٹ واسطے حبس اور اشخاص کے مقرر کرے جنکی نسبت ایسی ضلع کی عدالتوں سے قید کیئے جانیکا حکم ہو

شرط | لیکن شرط یہ ہے کہ:-

(الف) اس دفعہ کے بموجب گرفتاری کرنیکے وقت جائز نہیں ہے کہ غروب آفتاب کے بعد یا طلوع آفتاب سے پہلے کسی مکان سکونت میں دخل کیا جائے اور نہ کسی مکان سکونت کا دروازہ بیرونی توڑنا جائز ہے الا جب عہدہ دار مجاز گرفتاری کسی مکان کے اندر باضابطہ پہونچ گیا ہو تو اسکو اختیار ہے کہ مکان مذکور کے کسی کمرہ کا دروازہ بند رہنے دے اور کھولے جسمیں کسی وجہ سے اسکو یقین ہو کہ مدیون ڈگری دستیاب ہو جائیگا - مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ کمرہ ایسی عورت کے دخل واقعی میں ہو جو مدیونہ ڈگری نہو اور جو حسب رواج ملک کے باہر نہیں نکلتی ہے تو عہدہ دار مجاز گرفتاری عورت مذکور کو جتا دیگا کہ اسکو باہر نکلجانیکا اختیار ہے - اور بعد دینے مہلت معقول واسطے نکلجانے عورت مذکور کے اور نکلنے کیلئے اس کو ہر طرح کی سہولت مناسب دیکر عہدہ دار مذکور مجاز ہوگا کہ گرفتاری کے لئے ایسے کمرہ کے اندر جائے

(ب) اگر وہ ڈگری جسکا اجرا کرنے میں کوئی مدیون ڈگری گرفتار ہوا ہو بابت زر نقد کے ہو اور مدیون ڈگری اسکی تعداد اور خرچہ گرفتاری کا عہدہ دار گرفتار کرنیوالے کو ادا کر دے تو ایسا عہدہ دار اسکو فوراً رہا کرے گا۔

لوکل گورنمنٹ بذریعہ اشتہار مندرجہ سرکاری گزٹ کے یہ حکم[1] دے سکتی ہے کہ جب کوئی مدیون ڈگری اس دفعہ کے بموجب بعلت اجرا کسی ڈگری زر نقد کے گرفتار ہو کر عدالت کے روبرو حاضر کیا جائے عدالت اسکو مطلع کرے گی کہ اسکو اختیار ہے کہ باب ۲۰ کے مطابق انسالونٹ

---

[1] واسطے ان اشتہارات کے جنکی رو سے ویسا حکم ہو -

(۱) آسام میں .... ملاحظہ طلب آسام کے قواعد مقامی و احکام کا مانول (دستور العمل) مطبوعہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۹۱ -

(۲) بمبئی میں .... ملاحظہ طلب بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء - جلد ۱ صفحہ ۴۰۶ -

(۳) برہما میں .... ملاحظہ طلب برہما کے قواعد کا مانول مطبوعہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۱۵ -

(۴) ممالک متوسط میں ...... ملاحظہ طلب ممالک متوسط کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۴۴ -

(۵) مدراس میں ...... ملاحظہ طلب مدراس کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء - جلد ۱ صفحہ ۱۹۵ -

(۶) ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں ... ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۲ -

یعنی دیوالیہ قرار پانیکے لئے درخواست دے۔ اور اگر اُسنے کوئی فعل بدنیتی کا نسبت مضمون اپنی درخواست کے نہ کیا ہو اور اگر وہ اپنی کل جایداد کو عدالت کے کسی ایسے ریسیور یعنی مہتمم کے قبضہ میں کر دے جسے عدالت نے مقرر کیا ہو تو اُس کو رہائی دیجائیگی۔

اگر بعد ویسے اشتہار کے مدیون ڈگری ایسی درخواست دینے کا ارادہ ظاہر کرے اور ضمانت کافی بوعدہ اس امر کے داخل کر دے کہ جس وقت عدالت طلب کرے وہ حاضر ہوگا اور ایک مہینے کے اندر حسب دفعہ ۳۴۴ کے انسالوینٹ یعنی دیوالیہ قرار دئیے جانیکے لئے درخواست دیگا تو عدالت اُسکو گرفتاری سے رہائی دیگی۔

لیکن جسحال میں کہ وہ ایسی درخواست نہ دے تو عدالت حکم دیسکتی ہے کہ ضمانت کا روپیہ وصول کیا جاوے یا بعلت اجراء ڈگری اُسکو جیلخانہ میں قید کرے۔

بطور ضامن کے جائز ہے کہ ویسا زرضمانت اُس طریق پر وصول کیا جاوے جو دفعہ ۲۵۳ میں مذکور ہے۔

دفعہ ہذا مدیونان عدالت مطالبہ خفیفہ سے بھی متعلق ہے اشخاص مذکور باب ۲۰ کے فوائد سے بذریعہ دینے درخواست کے ایسی عدالت میں مستفید ہو سکتے ہیں جسکو اختیارات باب مذکور کے حاصل ہیں (۱)

رہا کیا جائیگا | ایک شخص جو گرفتار ہو کر عدالت کے روبرو حاضر لایا جاوے بر طبق دینے ضمانت اور ظاہر کرنے ارادہ درخواست اور فرد کے رہا کیا جائیگا (۲) جس حال میں کہ مدیون نے عدالت کے روبرو اول مرتبہ حاضر کئے جانے پر زیر دفعہ ہذا درخواست نہ کی ہو لیکن بعد اسکے کہ کارروائیات زیر دفعہ ۳۳۷ (الف) ختم ہوگئی تھیں درخواست مذکور کی ہو اور یہ معلوم ہوا ہو کہ اُسنے ضمانت مطلوبہ بہم پہنچا دی تھی۔ قرار دیا گیا کہ بدوں قرار دینے اس امر کے کہ درخواست زیر دفعہ ہذا موجودگی کسی حالات کے بعد اسکے کہ کارروائیات زیر دفعہ ۳۳۷ (الف) ہوگئیں نہیں ہو سکتی تھی عدالت اس امر کی پابند نہیں کہ سائل کو رہا کر دے (۳) لیکن جو مدیون جیلخانہ میں مقید ہو۔ یا جیلخانہ بھیجا گیا ہو اُسکی رہائی صرف دفعہ ۳۴۱ کے بموجب ہو سکتی ہے (۴) دیکھو دفعہ ۳۳۷ (الف) اشخاص جو حاضری عدالت حسب دفعہ ۶۴۱، ۶۴۰ معاف ہیں بموجب دفعہ ۲۴۵ (الف) گرفتار ہو سکتے ہیں (۵) جیساکہ دفعہ ۴۸ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء میں دروازہ توڑنیکا حکم ہے۔ ایکٹ ہذا میں نہیں ہے اور بموجب دفعہ ہذا اگر عہدہ دار تعمیل کنندہ مکان میں داخل ہو سکے تو وہ ہر کمرہ مکان کو معہ زنانہ کے زبردستی کھول کر بغرض عمل میں لانے گرفتاری کے

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۹ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۰۴ و نمبر ۹۵ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ (۳) نمبر ۹۵ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۳۸ (۵) دفعہ ۴۴ ۱۰ ایکٹ ہذا

داخل ہوسکتا ہے (۱)

ذمہ واری افسر گرفتار کنندہ | دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۵ و جلد ۴ صفحہ ۲۷۵ - و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۸۳ - بغیر وارنٹ ڈگری کے گرفتار کرنا ناجایز ہے (۲) بخلاف اس مدیون کے جس نے ایک کارروائی اجراء میں درخواست دیوالیہ کردی ہو دوسری کارروائی اجراء میں وارنٹ گرفتاری جاری کیا جاسکتا ہے اور جب وہ عدالت میں وارنٹ گرفتاری کے بموجب حاضر لایا جاوے یا بمطابق نوٹس زیر دفعہ ۳۴۵ (ب) کے حاضر ہو تو عدالت مجاز ہے کہ زیر دفعہ ہذا (درحالیکہ بمطلوبہ اشتہار لوکل گورنمنٹ کیطرف سے شایع کیا جاچکا ہو) اگر وہ ضمانت واسطے حاضری کے بہم پہنچاوے وارنٹ مذکور کو نافذ نہ کرے یا جاری نہ کرے (۳)

ضمانت | اگر مدیون درخواست دیوالیہ کی زیر دفعہ ۳۴۴ کے دیدے تو ضمانت جاتی رہتی ہے (۴) خواہ درخواست بوجہ ناقص ہونیکے واپس دیگئی ہو (۵) اور ایسا ہی جبکہ اجراء ڈگری داخل دفتر ہوجاوے (۶) یا جبکہ مدیون فوت ہوجاوے (۷) ایسی شرائط کہ بصورت نامنظوری درخواست دیوالیہ فلاں امر وقوع میں آئیگا حسب دفعہ ہذا نفاذ نہیں پاسکتیں (۸)

اپیل | حکم مشعر انکار از بریت ضمانت کا اپیل نہیں ہوسکتا حسب دفعہ ۶۲۲ نگرانی ہوسکتی ہے (۹)

وارنٹ گرفتاری بہ ہدایت اس امر کے کہ مدیون ڈگری حاضر کیا جاوے | **دفعہ ۳۴۷** - ہر وارنٹ میں[۱] جو مدیون ڈگری کی گرفتاری کے لئے ہو اس عہدہ دار کو جو اسکی تعمیل کے لئے مقرر ہو یہ ہدایت ہوگی کہ وہ مدیون ڈگری کو عدالت کے روبرو جس قدر جلد کہ بسہولت ہوسکے حاضر کرے الا اس حال میں کہ روپیہ جسکے ادا کرنے کا اسکو حکم دیا گیا ہو معہ سود اور خرچہ کے اگر اسپر عاید ہوا ہو گرفتاری سے پہلے ادا ہوجاوے -

---

[۱] وارنٹ کے نمونہ کے لئے - ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۲ نمبر ۱۵ -

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۸

(۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۷ (۴) " " کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۰ و نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۵۰ (۵) نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۷ (۷) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۶۳۷ (۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۷ (۹) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۸۳ -

دفعہ ۲۴۵ (ب) کی رو سے جو طلاعنامہ جاری ہو اُسکے بموجب مدیون ڈگری کے حاضر ہونے پر یا زر نقد کی بابت اجرائے ڈگری کی علت میں گرفتار ہونیکے بعد کیا کیا کارروائیاں عمل میں آئینگی۔

دفعہ ۳۳۷ (الف)۔[1] (۱) جبکہ مدیون ڈگری بموجب کسی ایسے اطلاعنامہ کے جو دفعہ ۲۴۵ (ب) کی رو سے جاری ہو عدالت کے روبرو حاضر ہو یا زر نقد کی بابت اجرائے ڈگری کی علت میں گرفتار کر کے روبرو عدالت کے لایا جائے اور عدالت پر یہ بات ظاہر ہو کہ مدیون ڈگری بسبب افلاس یا اور معقول وجہ کے ڈگری کا روپیہ ادا نہیں کرسکتا ہے۔ یا اگر ڈگری کا روپیہ بقسط ادا کئے جانیکے لایق ہو تو اُسکی کسی قسط کے ادا کرنیکا مقدور نہیں رکھتا ہے۔ تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ ایسی شرطوں پر (اگر کچھ ہوں) جو وہ مناسب سمجھے یا تو مدیون ڈگری کی گرفتاری اور قید کی درخواست کو نامنظور کرے یا مدیون ڈگری کی رہائی کا حکم صادر کرے یعنے جیسی صورت ہو۔

(۲) دفعہ تحتی (۱) کی رو سے کوئی حکم صادر کرنیکے قبل عدالت کو اختیار ہوگا کہ نیچے کی لکھی ہوئی کسی بات کی نسبت ڈگریدار کے کسی اظہار پر غور کرے۔ یعنے :-

(الف) ڈگری کسی ایسے روپیہ کی ڈگری ہو جسکا مدیون ڈگری بصورت ٹرسٹی (امین) کے یا امانت داری کی کسی اور حیثیت سے جوابدہی کا پابند ہو۔

(ب) مدیون ڈگریکا اپنی جائیداد کے کسی حصہ کو منتقل کرنا یا چھپانا یا سرکانا اُس نالش کے رجوع ہونے کی تاریخ کے بعد جسمیں ڈگری مذکور صادر ہوئی ہو۔ یا تاریخ مذکور کے بعد ڈگریدار کے اجرائے ڈگری میں مزاحمت کرنے یا تاخیر ڈالنے کی غرض سے مدیون ڈگریکا اپنی جائیداد کے متعلق کسی دوسری بد دیانتی کے کام میں مرتکب ہونا یا اسطرح مرتکب ہونا جس سے اجرائے ڈگری مذکور میں مزاحمت یا تاخیر کا اثر پہنچے۔

(ج) مدیون ڈگری کا اُس کے دوسرے قرضخواہوں میں سے کسی کو نامناسب یا غیر معقول ترجیح دینا۔

(د) ڈگری کے روپیئے یا اُسکی کسی جزو کے ادا کرنے میں مدیون ڈگری کا انکار یا غفلت جبکہ اُس کو اُس کے ادا کرنیکا سامان موجود رہے یا تاریخ ڈگری سے موجود رہا ہو۔

(ہ) اُس غرض یا اُس اثر کے ساتھ جسکا دفعہ تحتی ہذا کے ضمن (ب) میں ذکر ہے مدیون ڈگری کا عدالت کی حدود اختیار سے بھاگ جانے یا اُسکو چھوڑ کر چلے جانے کا احتمال۔

[1] دفعہ ۳۳۷ (الف) قرضداروں کے ایکٹ نمبر ۲ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴ کے ذریعہ سے داخل کیگئی

(۳) جبکہ اُن باتوں میں سے کسی بات پر غور و تامل ہو چکے جنکا دفعہ تحتی (۲) میں ذکر ہے عدالت کو اپنی صوابدید کے بموجب اختیار ہوگا کہ یا تو مدیون ڈگری کو قید کرنے کا یا عدالت کے کسی افسر کے زیر حراست رکھنے کا یا عدالت کے حسب طلب اسکی حاضری کی ضمانت کافی داخل کرنے پر اسکی رہائی کا حکم صادر کرے۔

(۴) جو مدیون ڈگری اس دفعہ کی رو سے رہائی پائے وہ دوبارہ گرفتار ہو سکتا ہے۔

(۵) اگر عدالت کوئی ایسا حکم صادر نکرے جسکا دفعہ تحتی (۱) میں ذکر ہے تو اُسکو لازم ہوگا کہ مدیون ڈگری کو گرفتار کرائے اگر وہ گرفتار نہو چکا ہو۔ اور اس مجموعہ کے دوسرے حکموں کی پابندی کے ساتھ اُسکو جیلخانہ میں بھیجے۔

نمونہ وارنٹ دیکھو ضمیمہ ہ نمبر ۱۵۱ - ایکٹ ہذا۔

عدالت ایک ڈگری صادرہ برخلاف شخص مجنون کے اجرا میں اسکو گرفتار کرنیکی پابند نہیں ہے اسکی گرفتاری کا حکم دینا عدالت کے اختیار تمیزی میں ہے اور مجنونیت ایک عمدہ وجہ بغرض نامنظوری درخواست کے جو اُسکی گرفتاری کے لئے کیجاوے ہے (۱) افسر تعمیل کنندہ حکمنامہ گرفتاری کو صرف یہ اختیار ہے کہ مدیون کو گرفتار کرے اور صرف اسقدر عرصہ تک حراست میں رکھے جو معقول طور سے عدالت کے سامنے لانیکے واسطے کافی ہو اور اگر معقول عرصہ سے زیادہ بلا اختیار قانونی رکھیگا تو وہ ناجائز ہوگا (۲) ایک اہلکار شرف کا ایک مدیون ڈگری کو جو بطور ضابطہ جیلخانہ پریزیڈنسی میں بھیجی گئی تھی خود اپنی رائے سے عہدہ دار مہتمم جیلخانہ علی پور کے سپرد کرنا رہائی کی حد تک پہونچتا تھا۔ اور بدینوجہ قیدی مستحق رہائی ہے (۳) وہ شخص جس نے استفادہ دفعات متعلقہ انسالوینٹ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا حاصل کیا ہو اور ہنوز بغیر ناشدہ ہو مگر اُسنے اپنی فہرست میں ایک قرضہ کو جسکی ڈگری بعدہ حاصل کیگئی درج نہیں کیا گرفتاری سے باجرا ایسی ڈگری کے محض بدینوجہ محفوظ نہیں ہے کہ اسکی جایداد بقبضہ رسیور صیغہ انسالوینٹ کے ہے ایسا شخص قابل گرفتاری کے بوجوہ مذکورہ اور حسب کارروائی محکومہ ایکٹ مرقوم مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء کے ہے (۴) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۴۰ و نمبر ۵۹ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۳۳۶۔

اپیل | بنا راضی حکم نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا کے اپیل ہو سکتا ہے (۵)۔

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ (۲) کتاب برگ صاحب صفحہ ۵۹ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۷ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۸ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۹ -

مدارج شرح خوراک

دفعہ ۳۳۸ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً مدارج شرح[1] خوراک ماہواری کے جو مدیونان ڈگری کو بحالت قید دیجائیگی بلحاظ اُن کے درجہ اور قوم اور ملک کے مقرر کیا کرے۔

مدیون ڈگری کا زر خوراک

دفعہ ۳۳۹ - اگر اور تاوقتیکہ ڈگریدار اسقدر مبلغ عدالت میں جمع نکرے جو بلحاظ شرح مقررہ بالا واسطے خوراک مدیون ڈگری کے روز گرفتاری سے تا روز حاضر کئے جانے بحضور عدالت کے بدالنست جج کافی ہو کوئی مدیون ڈگری صیغہ اجراء ڈگری میں گرفتار نکیا جائیگا - جب مدیون ڈگری صیغہ اجراء ڈگری سے جیلخانہ میں بھیجا جائے عدالت اُسکی خوراک کے لئے اُسقدر زر ماہانہ مقرر کریگی جسکا وہ شرح مذکور کی رو سے مستحق ہو یا جہاں شرح مقرر نہو جسقدر عدالت اُس کے درجہ کے لحاظ سے دلانا کافی سمجھے۔

خوراک ماہواری جو عدالت سے مقرر کیجائے بطور پیشگی ہر مہینے کی پہلی تاریخ سے پیشتر ماہ بماہ اُس فریق کو داخل کرنی لازم ہے جسکی درخواست پر ڈگری جاری ہوئی ہو۔

زر خوراک پہلے مرتبہ ماہ رواں کے اُس قدر ایام کی بابت عدالت کے اہلکار مناسب کو ادا کرنا ہوگا جو مدیون ڈگری کے جیلخانہ میں بھیجے جانیکے وقت سے باقی رہیں اور آئندہ روپیہ خوراک کا (اگر کچھہ واجب ہو) افسر مہتمم جیلخانہ کو ادا کیا جائیگا۔

زر خوراک ہمیشہ پیشگی داخل ہونا چاہیئے (۱) اور اگر ایسا نہو تو گرفتاری اور جیلخانہ میں بھیجنا خلاف قانون ہوگا - اور یہ عدالت کا کام ہے کہ وہ دیکھہ لے کہ زر خوراک پورا داخل ہوا ہے یا نہیں مدیون ڈگری کا یہ کام نہیں ہے (۲) ۳۰ ستمبر کو ڈگریدار نے ۳۰ یوم کی خوراک داخل کی اُسوقت افسر جیلخانہ کے پاس ۱۴ خوراک ستمبر کی باقی تھی - تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا کی تعمیل کافی طور سے ہوئی اسلئے جو زر خوراک دیگئی وہ اکتوبر کے مہینے کیواسطے معہ اس بقایا کے کافی تھی (۳) لیکن جب ایک گرفتاری ۱۴ اگست کو ہوئی اسٹیشن شام کو مدیون جیلخانہ بھیجا گیا قبل بھیجے جانے اسکے جیلخانہ میں ڈگریدار نے ۲۷ روز کی خوراک ادا کی تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا کی تعمیل نہیں ہوئی گو کہ ڈگریدار نے اسقدر زر خوراک دوسرے روز تمام داخل کی جس سے ملکر ۲۰ روز کی خوراک ہو گئی (۴) - جو عدالت حسب باب ۱۹ مجموعہ ہذا کارروائی کریں ہو وہ ڈگریدار کو یہ حکم دیگی

(۱) کتاب بروک صاحب صفحہ ۱ (۲) کتاب بروک صاحب صفحہ ۲۱۴ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۰ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۹ - [1] ایسے اشتہار کے نمونوں کیلئے جنکی رو سے دیسی شرحیں مقرر کیگئیں ملاحظہ طلب ہمارے قواعد کا ماتول (دستور العمل مطبوعہ ۱۸۹۲ء کا صفحہ ۱۱۵ - ممالک مغربی و شمالی و اودہ کی فہرست قواعد و احکام متعلقہ مطبوعہ ۱۸۹۴ء کا صفحہ ۱۱۳ - مدراس کی فہرست قواعد و احکام متعلقہ مطبوعہ ۱۸۹۲ء کی جلد ۱ کا صفحہ ۱۹۳

مجاز نہیں ہے کہ وہ مدیون کے گذارہ بصورت نقد (دفعہ ۳۳۹) کے سوا کسی اور چیز کے بہم پہنچانیکا حکم دے۔ عدالت دیوانی کو ہرگز بستر پوش و کہانا پکانیکے برتنوں یا کسی اور چیز سے کچھ غرض نہیں ہے جو افسران جیل کی رائے میں قیدی کیلئے ضروری ہو (۱)

زرخوراک خرچہ نالش ہوگا

دفعہ ۳۴۰ - وہ روپیہ جو ڈگریدار نے مدیون ڈگری کی خوراک کے لئے بابت اُن ایام کے جنمیں کہ وہ جیلخانہ میں رہے۔ دیا ہو۔ نالش کا خرچہ متصور ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ مدیون ڈگری کسی ایسے روپیہ کے لئے جیلخانہ میں نہ رکہا جائیگا اور نہ گرفتار کیا جائیگا جو بابت خوراک کے حسب مذکور صرف ہوا ہو۔

مدیون ڈگری کی رہائی

دفعہ ۳۴۱ - مدیون ڈگری جیلخانہ سے اُن صورتوں میں چہوٹ جائیگا جو ذیل میں مندرج ہیں۔

(الف) جب تعداد مندرجہ وارنٹ سپردگی افسر مہتمم جیلخانہ کو ادا کردیجائے۔ یا

(ب) جب ڈگری کا ایفاء کامل اور طور پر ہوجائے۔ یا

(ج) جب وہ شخص چاہے جسکی درخواست پر مدیون ڈگری قید میں بہیجا گیا ہو۔ یا

(د) جب وہ شخص جس نے اسکو قید میں بہیجا ہو زر خوراک مقررہ بالا داخل نکرے جیسا اوپر مذکور ہے۔ یا

(ہ) جب مدیون ڈگری انسالوینٹ قرار دیا جائے جیسا کہ آئندہ مذکور ہے۔ یا

(و) جب اسکی میعاد قید جسکی حدود دفعہ ۳۴۲ میں مقرر کیگئی ہیں پوری ہوجائے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اُن صورتوں میں جو اس دفعہ کے ضمنہائے ۲ و ۳ و ۵ میں مذکور ہیں مدیون ڈگری بلا حکم عدالت رہا نکیا جائیگا۔

مدیون ڈگری جو اس دفعہ کے بموجب رہائی پائے وہ بدیں وجہ قرضہ سے رہائی نہیں پاتا ہے لیکن اُسی ڈگری کی علت میں پہر گرفتار نہیں ہوسکتا ہے جسکے اجرا میں وہ قید کیا گیا تہا۔

عدالت مجاز نہیں ہے کہ اس ڈگری کے بموجب مدیون ڈگری کو دوبارہ گرفتار او رقید کرنیکا حکم صادر کرے (۲) زیر دفعہ ہذا مدیون ڈگری کی معافی دوبارہ گرفتاری سے نہ صرف اس امر پر منحصر ہے کہ وہ پہلے گرفتار کیا جاچکا ہے بلکہ اس امر پر کہ وہ پہلے گرفتار کیا جاکر قید کیا جاچکا ہے (۳) جبکہ مدیون قبل

(۱) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۲
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۰۔

جانے جیل خانہ کے رہا کیا جاوے وہ دوبارہ گرفتار ہو سکتا ہے (۱)

جب وارنٹ سپردگی جیل خانہ کا مرتب ہو گیا ہو تو ضرور ہے کہ رہائی مدعا علیہ کی جبکہ وہ مکان عدالت میں مقید ہو بوجہ نہ ادا ہونے زر خوراک کے رہائی جیلخانہ تصور کی جائے گی (۲)

مگر جج کو اختیار نہیں ہے کہ بلا درخواست ڈگری دار خود کسی مدعا علیہ کو دوبارہ گرفتار کرے (۳)

اقساط | ہر ایک قسط کی وعدہ خلافی پر مدیون قید نہیں ہو سکتا (۴)

ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ہذا کے اگر مدیون ڈگری جیلخانہ سے چھوڑ دیا گیا ہو اور وہ رقم جو بموجب ڈگری کے واجب الادا ہو ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ اُس کو اُس ڈگری کے متعلق ذمہ داری سے آئندہ سبکدوش قرار دے اور بعد اس حکم کے وہ ذمہ داری ساقط ہو جائیگی (۵)

مدت قید چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

دفعہ ۳۴۲ - کوئی شخص اجرائے ڈگری میں چھ مہینے سے زیادہ عرصہ تک قید نہ کیا جائیگا -

چھ ہفتے سے کب زیادہ نہ ہوگی -

یا اگر ڈگری میں حکم واسطے ادا کرنے کسی مبلغ کے ہو جو پچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو وہ چھ ہفتے سے زیادہ مدت تک قید نہ کیا جائے گا -

زیر دفعہ ہذا عدالت مدیون ڈگری کی قید کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کر سکتی (۶)

قید حسب دفعہ ۱۸۴ بعد ڈگری کے قید بعلت اجرائے ڈگری ہو جاتی ہے قید جو بعد تاریخ مذکور کے برداشت کی جاوے میعاد شش ماہ کے شمار کرنے میں محسوب ہونی چاہیئے (۷)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۶ و جلد ۸ صفحہ ۲۱ -

(۲) " " بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۸۱

(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۶۸	(۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۶

(۵) دفعہ ۱۹۳ ضمن (۴) ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء لگان ممالک مغربی و شمالی و اودھ -

(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۲

(۷) " " بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۴

قید سے ایفائے ڈگری نہیں ہو جاتا اور مدیون واسطے ڈگری مذکور کے دیوالیہ قرار دیا جاسکتا ہے (۱)

دفعہ ۳۴۱ - اس قید سے متعلق نہیں ہے جو تحقیر عدالت میں دی جاوے (۲)

وارنٹ پر عبارت ظہری

دفعہ ۳۴۳ - عہدہ دار جس کو وارنٹ تعمیل کرنے کے لئے سپرد ہوا ہو اُس کی پشت پر لکھے گا کہ اُس کی تعمیل کس تاریخ کو اور کیونکر ہوئی - اور اگر تعمیل اُس روز کے بعد ہوئی ہو جو تعمیل کا آخر روز مقرر کیا گیا تھا تو توقف کی وجہ لکھی جاوے گی - اور اگر تعمیل نہ ہوئی ہو تو تعمیل نہ ہونے کی وجہ لکھی جاوے گی - اور عہدہ دار مذکور ویسی عبارت ظہری لکھ کر وارنٹ کو عدالت میں واپس کرے گا -

اگر کیفیت ظہری اس مضمون کی ہو کہ ویسا عہدہ دار وارنٹ کی تعمیل نہیں کرسکتا ہے تو عدالت اُس کی وجہ معذوری کی بابت اُسکی زبان بندی حلفی لیگی - اور اگر مناسب سمجھے گی تو اُس کی معذوری کی نسبت گواہوں کو طلب کرکے اُن کی زبان بندی لے گی اور نتیجہ تحقیقات قلمبند کریگی -

ناظر اپنے عملہ کی معرفت تعمیل کرا سکتا ہے اور بے ضابطگی سے گرفتاری ناجائز نہیں ہو جاتی (۳)

---

(۱) بمبئی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۶

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵

(۳) ,, ,, الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۸۵

بیسواں باب

انسالونیٹ یعنی دیوالیہ مدیونان ڈگری

بیضابطگی ہائے بکارروائی قرارداد دیوالہ بذریعہ رضامندی قرضخواہان کے رفع ہوجاتی ہین اور قرارداد کالعدم نہین ہوجاتی
چنانچہ جب حال ہرکیم اپیلانٹ نے بتاریخ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست کی معلوم ہوا کہ وہ عدالت جس مین
درخواست مذکور کیگئی ایک عدالت مجاز سماعت تہی اور کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے باب متعلق دیوالہ کے احکام کے بموجب
سماعت کی شرایط بہی پوری ہوگئی تہین۔ عدالت نے قرضخواہون کے رضامند ہونے پر اپیلانٹ کو دیوالیہ قرار دیا۔ الا
عدالت نے امور ذیل مین فروگذاشت کی (۱) دیوالیہ کا اظہار بحوالہ ان واقعات کے جو اوسکی درخواست مین بیان
کیئے گئے تہے نہین لیا اور خود یہ تجویز نہین کی کہ واقعات مذکور فی الاصل راست تہے اور کہ دیگر شرایط مصرحہ دفعہ
۳۵۱ مجموعہ مذکور پوری ہوگئیں تہین اور ان تجاویز کے رو سے نامبردہ کو دیوالیہ قرار نہین دیا (۲) قرارداد مذکور کے
امر کو حسب مطلوبہ دفعہ ۳۵۴ مجموعہ مذکور گزٹ مقامی مین مشتہر نہین کیا۔ بموجب دفعہ ۳۵۱ صادر نہین کیا۔ ہردو
فریق نے حکم عدالت کو منظور کرلیا اور اسپر عمل کیا اور کارروائی عدالت کی بیضابطگی ہائے سے مارچ سنہ ۱۸۹۶ء
تک رضامند رہے جبکہ اپیلانٹ نے بموجب دفعہ ۳۵۰ مجموعہ مذکور اپنی اخیر بری الذمگی کی درخواست کی۔ اجلاس کامل سے
یہ قرار دیا گیا کہ فروگذاشت ہائے نمبر (۱) و (۲) و (۳) متذکرہ صدر محض غلطی ہائے ضابطہ تہین یا ضابطہ معینہ مجموعہ
مذکور کی پیروی مین فروگذاشت ہائے تہین اور ایسی نہ تہین کہ جنسے قرارداد مذکور کالعدم ہوجاوے۔ مزید بران
یہ قرار دیا گیا کہ عدالت نے اپیلانٹ کو دیوالہ قرار دینے مین صرف بوجہ اوس کے کہ قرضخواہان قرارداد مذکور سے رضامند
ہوگئے تہے غلطی کی۔ کیونکہ مجموعہ مذکور مین اس مضمون کا کوئی حکم نہین ہے کہ قرارداد دیوالہ حسب رضامندی قرضخواہان
کیا جاوے یا مصالحت بابین دیوالیہ اور اس کے قرضخواہون کو عمل پذیر کیا جاوے۔ الا یہ قرار دیا گیا کہ چونکہ عدالت ایک
عدالت مجاز سماعت تہی اور اس نے اپنے فرایض منصبی کے مناسب استعمال مین عمل کیا اور چونکہ ہردو فریق
منجانب عدالت باعث اصدار اس حکم کے ہوئے تہے جو عدالت نے صادر کیا تہا اور اوسکو منظور کرکے اسپر عمل کیا تہا اور
امور بیضابطہ یا خلاف قانون سے رضامند ہوگئے تہے۔ پس غلطی صرف ضابطہ کی غلطی تہی اور ایسی نہ تہی کہ جس سے
قرارداد مذکور کالعدم ہوجاوے اور ہردو فریق مین سے کسی فریق کو حکم عدالت کے جواز کی نسبت اعتراض نہین کرنے

ؔ باب ۲۰ کی دفعات ۳۴۴ لغایت ۳۵۹ ایکٹ دادرسی مزارعان ملک دکن نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۹ء کے باب ۴ کی ذریعہ سے در بارہ اضلاع متعلقہ
تحت ایکٹ مذکور کے ترمیم کی گئین۔

دیا جاسکتا۔ عدالت کو سوال دیوالہ کا تصفیہ بحوالہ احکام باب ۲۰ دفعہ ۳۵۱ مجموعہ مذکور کرنا ہوتا ہے۔ اور چونکہ عدالت قرار داد دیوالہ بردے رضامندی فریقین روبرو ہے خود یا بموجب مصالحت مابین مقروض اور اس کے قرضخواہون کے نہین کر سکتی پس ایسے اقرار کے صرف تحریر کرنے اور اوسکو حکم قرارداد مین داخل کرنیکی کوئی قانونی تاثیر اس بارہ مین نہین ہو سکتی کہ مجموعہ مذکور کی کسی دفعہ کے صریح الفاظ ضبط مین لائے جادین دفعہ ۳۵۸ مجموعہ مذکور کی عبارت مین ایسی صورتون کے حق مین کسی مستثنیات کی گنجایش نہین ہے اور تسلیم شدہ قواعد تعبیر کے بموجب ضرور ہے کہ وہ عبارت اُن کل صورتون مین نافذ کیجائے جو اس کے الفاظ کے اندر آتی ہون (۱)

درخواست کرنے کا اختیار داسطے دیوالیہ قرار دیئے جانے کے

دفعہ ۳۴۴ ۔ ہر مدیون ڈگری جو بعلت اجرائے ڈگری زر نقد کے گرفتار یا قید کیا جائے یا جسکی جایداد کی نسبت حکم قرقی بصیغہ اجرائے ڈگری زر نقد کے صادر ہوا ہو مجاز ہے کہ درخواست تحریری اس استدعا سے گذرانے کہ وہ انسالونٹ یعنی دیوالیہ قرار دیا جائے۔

ہر دارندہ ڈگری زر نقد مجاز ہے کہ درخواست تحریری اس استدعا سے گذرانے کہ مدیون ڈگری انسالونیٹ قرار دیا جائے۔

ویسی ہر درخواست اُس عدالت ضلع مین گذریگی جسکے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر مدیون ڈگری سکونت رکھتا یا حراست مین ہو۔

ایسے مدیون ڈگری کو جس کے خلاف کوئی حکم اجرا اوسکی غیبت سے حاصل کیا گیا ہو اس امر کا امتناع نہین ہے کہ پیچھے سے یہ حجت کرے کہ کوئی ڈگری ایسی نہین ہے جسکا اجرا کیا جاوے (۲) جبکہ مدیون ایک ڈگری زر نقد کے اجرا مین گرفتار کیا جا کر سپرد جیل کیا گیا ہو اور اس نے اپنے دیوالیہ قرار دیئے جانے کی بابت درخواست کرنیکا منشا ظاہر نہ کیا ہو تو باوجود اس امر کے بھی وہ قید مین درخواست واسطے غرض مذکور کے کرنیکا مستحق ہے اور عدالت اُسے ضمانت کے بہم پہونچانے پر کہ وہ بر وقت طلبی حاضر ہوگا رہا کر سکتی ہے (۳) جبکہ دو شرکا نے اکٹھی درخواست کی ہو تو انکی نسبت یہ تصور کرنا چاہیئے کہ انہون نے علیحدہ علیحدہ درخواست کی ہے (۴) گیارہ روز بعد سائل کی جایداد بعلت اجرائے ڈگری زر نقد قرق ہوئی بعدش ایک قرضخواہ نے درخواست ناداری پر اسوجہ سے عذر کیا کہ گراوسکے ارجاع کے وقت ضروریات دفعہ ہذا پوری نہین ہوئی تہین تجویز ہوا کہ درخواست خارج نہ ہونی چاہیئے تہی (۵) بر امر کہ مدیون نے درخواست دیوالہ کی ہوئی ہے اس امر کا مانع نہین ہوتا کہ اس کے نام ایک اور ڈگری کے اجرا مین

(۱) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۶ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴ (۴) نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۸۹ - (۵) ملاحظہ ہو مابعد کی دفعہ ۳۶۰ -

وارنٹ گرفتاری جاری کیا جاوے (۱) گو فیصلہ در انتفائے کارروائی دیوالیہ زیر دفعات ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ایسی تجاویز پر مبنی ہو جو دفعہ ۳۵۱ کی ضروریات کے مطابق ہو تاہم وہ فیصلہ تاثیر امر طے شدہ کی کارروائی مابعد مین جو بموجب دفعہ ہذا کے باہین انہین فریقین کے ہو نہین رکھتا (۲)

عدالت ضلع درخواست ہمیشہ عدالت ضلع مین گذرانی چاہیئے (۳) بجز اُس صورت کے کہ مدیون زیر حراست ہو ایسی صورت مین اس عدالت مین کیجا سکتی ہے جسے اختیارات زیر دفعہ ۳۶۰ مفوض ہون (۴) اور صاحب جج ضلع مجاز نہین ہے کہ درخواست زیر دفعہ ہذا اپنے سب جج کے سپرد کرے جسے کہ اختیار حاصل ہو واضعان قانون کا دفعہ ہذا اور دفعہ ۳۶۰ کے بنانے سے صریحاً یہ منشا تھا کہ درخواست ہائے زیر دفعہ ہذا کا تصفیہ جسمین اکثر دقت طلب اور پیچیدہ سوال ہوتے ہین جوڈیشل طور پر یا تو صاحب جج ضلع کرین گے یا کوئی ایسا افسر جوڈیشل کریگا جسکو لوکل گورنمنٹ نے منتخب کیا ہو اور جسے بغرض مذکور اختیارات حاصل ہون (۵) ڈپٹی کمشنر اکیاب کو اختیارات حسب دفعہ ہذا حاصل ہین (۶) لیکن چھوٹا ناگپور مین ڈپٹی کمشنر کو یہ اختیارات حاصل نہین ہین جہانکہ جوڈیشل کمشنر کی عدالت عدالت ضلع ہے (۷)

اختیار سماعت عدالت بعد اس کے کہ ڈگری عدالت اپیل سے بحال کیجاوے مدیون عدالت ابتدائی مین درخواست دیوالیہ گذران سکتا ہے اور عدالت کو استقرار مدعیہ کے کرنیکا اختیار حاصل ہوتا ہے (۸) جہانکہ وہ شخص جو اجرائے ڈگری زر نقد مین اس عدالت سبارڈینیٹ جج درجہ دوم سے گرفتار کیا گیا ہو جس کو زیر دفعہ ۳۶۰ وہ اختیارات عطا کئے گئے ہون جو بروئے دفعہ ہذا لغایت ۳۵۹ کے عدالتہائے ضلع کو مفوض ہوتے ہین ایک درخواست سبارڈینیٹ جج مذکور کی عدالت مین زیر دفعہ ہذا کرے تو عدالت مذکور کو اسکی سماعت کا اختیار حاصل ہے اور اس استقرار کے کرنیکا جسکا حوالہ دفعات ۳۴۴ لغایت ۳۵۱ مین دیا گیا ہے اور یہ امر واقعہ کہ قرضہ واجب الادا بحق دائنان مندرجہ فہرست مبلغ صمـــ ،،، سے زیادہ ہے اوسکے اختیار سماعت کو زائل نہین کرتا (۹) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۶۸۔

نیلام وہ نیلام جسکا حکم قبل از گذرنے درخواست دیوالہ کے صادر کیا گیا لیکن دوران تصفیہ درخواست مین

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ (۲) نمبر ۱۴۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۶۸۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۱۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۔ (۵) نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۴۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹

(۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۷۵۔

(۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۴۵۔

عملین آجاوے بعد مین شخص دیوالیہ کے دیوالہ قرار دئے جانے سی ناجایز نہین ہوجاتا اور نہ اوس مین کچھ خلل واقعہ ہوسکتا ہے (۱)، نیز دیکھو نمبر ۶ ۱۸۸۴ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔

فیصلہ ثالثی | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۰۳۔

درخواست کا مضمون | **دفعہ ۳۴۵** ۔ درخواست مین جو طرف سے مدیون ڈگری کی گذرے یہ مراتب درج کئے جائینگے ۔

(الف) یہ امر کہ فی الحقیقت وہ گرفتار یا قید کیا گیا یا کہ حکم واسطے قرقی اوس کی جایداد کے صادر ہوگیا اور نام عدالت کا جس کے حکم سے وہ گرفتار یا قید کیا گیا یا جسکی معرفت حکم قرقی صادر ہوا۔ اور جبکہ وہ گرفتار یا قید کیا گیا ہو نام اُس مقام کا جہان وہ حراست مین ہے۔

(ب) تعداد اور قسم اور تفصیل اسکی جایداد کی اور مالیت کسی ویسی جایداد کی جو زر نقد نہو۔

(ج) مقام یا مقامات جہان ویسی جایداد موجود ہو۔

اگر درخواست مین یہ بیان نہو کہ جایداد کہان کہان دستیاب ہوسکتی ہے تو نامنظور کرنی چاہیئے (۲)

(د) اوسکا آمادہ ہونا اس بات پر کہ جایداد مذکور کو عدالت کے تحت تصرف کریگا۔

(ہ) تعداد اور تفصیل تمام مطالبہ جات زر نقد کی جو اوس کے ذمہ واجب ہون۔ اور

(و) نام اور سکونت اوس کے قرضخواہونکی جہانتک کہ اوسکو معلوم ہو یا اوسکو متحقق ہوسکتی ہو۔

جہانکہ ایک قرضخواہ ایک مشترک دعوی رکہتا ہے اس صورت مین کہ وہ غیر ہے اور باشندہ سرکار انگریزی نہین ہے کوئی بات ایسی نہین ہے جسکی رو سے نامبردہ عدالتہاے مین رجوع لاکر اپنا دعوی زیر دفعہ ۳۵۲ و ۳۵۳ بعد استقرار دیوالیہ زیر دفعہ ۳۵۱ نہ کر سکے پہر کوئی دیوالیہ جو درخواست زیر دفعہ ہذا کرے اور فہرست دعاوی مین جو اوس کے نام ہون اُن غیر اشخاص کو جو قلمرو سرکار انگریزی مین نہ رہتے [illegible] درج کرنا فروگذاشت کر جاوے تو بڑی جوکہون بوجہ نامنظوری درخواست زیر دفعہ ۳۵۱ اٹہائیگا کیونکہ فقرہ ہذا کی رو سے یہ مطلوب ہے کہ نامبردہ تعداد و کل حالات دعاوی زر جو اسپر ہون صحیح کرے (۳)

درخواست مذکور مین جب طرف [illegible] ڈگری زر نقد کے گذرے تاریخ ڈگری اور نام عدالت کا جہان سے وہ صادر ہوئی ہو اور تعداد باقی جو ڈگری کی رو سے واجب ہو اور مقام جہان مدیون ڈگری رہتا ہو یا حراست مین ہو درج کیا جائیگا۔

درخواست پر دستخط ہونا اور اسکی تصدیق | **دفعہ ۳۴۶** ۔ درخواست پر دستخط اور تصدیق درخواست

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۹۔ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۔ (۳) نمبر ۳۵ ۱۸۸۴ء پنجاب رکارڈ دیوانی

کنندہ کی اسیطور پر ہوگی جیساکہ قبل ازین مجموعہ ہذا مین واسطے دستخط اور تصدیق عرایض نالش کے بیان کیا گیا ہے۔[1]

نقل درخواست اور اشتہار کی تعمیل

دفعہ ۳۴۷ - عدالت ایک دن واسطے سماعت درخواست کے مقرر کریگی اور اُس درخواست کی نقل معہ اشتہار تحریری بہ تعین اُسوقت اور مقام کے جسمین کہ اوسکی سماعت کیجاویگی عدالت مین آویزان کرائیگی اور درخواست کنندہ کے خرچ سے اوسکی تعمیل کرائیگی۔

جب درخواست کنندہ مدیون ڈگری ہو تو نقل اور اشتہار مذکور اُس ڈگریدار پر جاری کیا جائیگا جسکی ڈگری کے اجرا مین مدیون ڈگری گرفتار یا قید کیا گیا ہو یا حکم قرقی کا صادر ہوا خواہ ویسے ڈگریدار کے پلیڈر پر اور نیز مدیون کے اور اور قرضخواہون پر (اگر کچھ ہون) جنکے نام درخواست مین مندرج ہون۔

جب درخواست کنندہ ڈگریدار ہو تو نقل اور اشتہار مدیون ڈگری یا اوس کے پلیڈر پر جاری کیا جائیگا عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے درخواست کنندہ کے خرچ سے درخواست مذکور کو ایسی گزٹ ہائے سرکاری اور اخبارات عام مین چھپوائے جو مناسب معلوم ہون۔

جب درخواست کنندہ مدیون ڈگری ہو تو عدالت مجاز ہے کہ مدیون ڈگری مذکور کو ادائے زر ڈگری بموجب دفعہ ہذا سے معاف رکھے بشرطیکہ عدالت موصوف کو اطمینان اس امر کا ہو کہ مدیون ڈگری مذکور اداکرنے کی مقدرت نہین رکھتا ہے۔

حسب دفعہ ہذا اطلاع کا دیا جانا ضروری ہے (۱)

اور اور قرضخواہون کو نقل وغیرہ پہونچانے کا اختیار

دفعہ ۳۴۸ - اگر عدالت مناسب جانے تو اسیطرح کی نقل اور اشتہار کسی اور شخص کے پاس بہی جو کہ اپنے تئین درخواست کنندہ کا قرضخواہ بیان کرتا ہو اور بابت اس درخواست کے عذر پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہو بہیجا جائیگا۔

اختیار عدالت مدیون ڈگری گرفتار کی نسبت

دفعہ ۳۴۹ - جبکہ مدیون ڈگری (اِس مجموعہ ضوابط کے احکام مندرجہ بالا کے بموجب زیر حراست ہو) تو عدالت کو اختیار ہے کہ دوران سماعت مقدمہ بموجب دفعہ ۳۵۰ کے حکم دے کہ وہ فوراً جیلخانہ مین بھیجا جائے یا اوس کو

---

[1] ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعات ۵۱ و ۵۲ - [2] یہ الفاظ دفعہ ۳۴۹ مین بجائے سابق الفاظ کے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ بابت ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۱ (۱) کی روسے قائم کیے گئے -

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۶۔

اوسی عہدہ دار عدالت کی حراست مین رکھے جسکو کہ اجرا ے وارنٹ کے لیئے مامور کیا ہو یا اس سے ضمانت کافی اُس اقرار کے ساتھہ کہ وہ عند الطلب حاضر ہوگا لیکر اوسکو رہائی دے۔

لفظ حراست کو دفعہ ہذا مین ایسا پڑہنا چاہیے کہ گویا اسکے معنی یہ ہین "زیر حراست یا بقید حوالات مین" (۱) لفظ گرفتاری جس معنی مین دفعہ ہذا مین استعمال ہوا ہے اس مین قید شامل نہین ہی لہذا جو اختیار کہ بموجب دفعہ ہذا دربارہ رہائی مدیون ڈگری گرفتار شدہ کے ضمانت دینے پر عدالت کو دیا گیا ہو وہ اوس کے ایک مرتبہ قید یا جیلخانہ سے ہو آنے سے ساقط ہوجاتا ہے (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۰۳ زیر دفعہ ۲۳۶۔

دربارہ گرفتاری با جراے ڈگری کے دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ زیر دفعہ ۳۳۶ مجموعہ ہذا

ضمانت ضمانت نامہ جو حسب فحواے دفعہ ہذا واسطے پیش کرنے مدیون کے جبکہ عدالت طلب کرے دیا جاوے تو اسکی تعمیل بذریعہ کارروائی سرسری کے نہین ہو سکتی (۳) مجموعہ ہذا مین کوئی وسایل نسبت موثر کرنے بصیغہ اجرا ایک ضمانت نامہ زیر دفعہ ہذا کے درج نہین ہین مدعی کے لیئے درست طریق یہ ہے کہ دستاویز مذکور کا انتقال حاصل کرے بغرض سے کہ اسکی بنا پر نالش کیجاوے (۴) ایک مدیون بر طبق بہم پہونچانے ضامن اس امر کے کہ وہ ایک خاص وقت پر پیش کیا جائیگا حراست سے رہا کیا گیا لیکن قبل از انقضاے وقت مذکور کے وہ فوت ہوگیا۔ اسپر ڈگریدار نے ایک حکم مشعر نفاذ ڈگری بمقابلہ ضامن کے حاصل کیا تجویز ہوئی کہ حکم خلاف قانون ہی۔ عدالت کو کوئی اختیار نہ تہا کہ ذمہ واری مذکور کو بمقابلہ ضامن کے نافذ کرے مزید برآن ذمہ واری ضامن بوجہ وفات مدیون کے جاتی رہی تہی (۵)

اختیار عدالت زیر دفعہ ہذا عدالت مجاز ہے جبکہ مدیون بموجب ایکٹ وارنٹ گرفتاری کے یا بروے ایک نوٹس زیر دفعہ ۲۴۵ (ب) کے حاضر عدالت لایا جاوے کہ وارنٹ گرفتاری کو موثر نہ کرے درحالیکہ وہ ضمانت اس امر کی بہم پہونچاے کہ بروقت طلبی حاضر ہوگا (۶)

طریقہ کارروائی ساعت کے وقت

دفعہ ۳۵۰۔ بتاریخ معینہ مذکور یا کسی اور تاریخ مابعد مین جسپر عدالت سماعت درخواست کی ملتوی رکھے عدالت کو لازم ہے کہ روبرو ان اشخاص کے جنکے پاس ویسا اشتہار بہیجا گیا ہو یا روبرو ان کے پلیڈران کے مدیون ڈگری کی زبان بندی نسبت اس کے حالات موجودہ وقت کے اور نسبت اس کے آیندہ وسایل اداے قرضہ کے لے۔ اور عذرات ڈگریدار اور دیگر قرضخواہون کے جنکے اسماء درخواست مین مندرج ہون اور نیز عذرات ان دیگر اشخاص کے جو اپنے تئین وائین قرار دیتے ہون اگر کچھہ ہون، نسبت بریت

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۷۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۷۳۔
(۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۹۴۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۶۳۔ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۔

مدیون ڈگری کے سماعت کرے۔ اور اگر مناسب جانے تو اوسکو اختیار ہے کہ ڈگریدار اور دیگر قرضخواہون یا اور اشخاص کو مہلت اس بات کی دے کہ وہ شہادت اس امر کی پیش کرین کہ مدیون ڈگری دیوالیہ قرار دیئے جانے کا مستحق نہین ہے۔

ایک تجویز تعمیل صحیح ہدایت مندرجہ دفعہ ہذا کی کارروائی دیوالیہ مین نسبت یعنی اظہار مدیون کے قرضخواہان اور مدیون دونون کے واسطے بالخاصکر اُن کے واسطے جو مدیون کی رہائی کے مخالف ہون نہایت اہم ہین جب مخصوص بیانات نسبت کسی مدیون کے کئے جاوین جنسے بشرط صحیح ہونے کے انکار سایل کو دیوالیہ قرار دینے کا جایز ٹھہرے تو پورا پورا موقعہ وجہ تبلانے کا سایل کو اور پھر ہر ایک فریق یعنی سایل اور قرضخواہان کو موقعہ ثبوت بیانات خود بروے شہادت دیا جانا چاہیئے (۱) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵۔ اگر سایل درخواست کو بدون حصول اجازت تجدید درخواست کے واپس لے لے تو عدالت مجاز نہین ہے کہ سایل کو دائین مخالف کے اخراجات ادا کرنے کی شرط پر اجازت ادخال درخواست مکرر دیدے کیونکہ کارروائی سابقہ سو دستبرداری سایل کے قطعی طور پر فیصل ہو جاتے ہین (۲)

دیوالیہ قرار دیا جانا اور مہتمم کا تقرر

دفعہ ۳۵۱۔ اگر عدالت کو اطمینان امور مفصلہ ذیل کا ہو

(الف) یہ کہ بیان مندرجہ درخواست نفس الامر مین صحیح ہے۔

جو شخص درخواست کرے اوسکو لازم ہے کہ عدالت کو یہ ثابت کر دے کہ اسکا معاملہ احکام دفعہ ہذا مین داخل ہوتا ہے اور بار ثبوت بذمہ نامبردہ ہے (۳) جو شخص عدالت سے اپنے معاملات مین استعانت چاہے اوسکو اپنے پوری حالات ظاہر کر دینی چاہئین اور چونکہ بہترین علم حالات اسی کو ہے اسلیئے اوسکو شہادت سے اس قیاس کو مرتفع کرنا چاہیئے جو بادی النظر مین نسبت اس امر کے پیدا ہو کہ اُسنے اپنی عرضی مین پورے پورے حالات نہین بیان کیئے بلکہ دیدہ و دانستہ اختیار کیا ہے (۴) اگر یہ معلوم ہو کہ مدیون نے فہرست مین ایسی جایداد جو اوس کے قبضہ مین تھی مندرج نہین کی تب وہ رہائی کا مستحق نہین ہے بلکہ حسب دفعہ ۳۵۹ کارروائی ہونی چاہیئے (۵) مدیون کو چاہیئے کہ جو وظیفہ اوسکو ملتا ہے وہ بھی مندرج فہرست کرے (۶) گو کہ غالباً ایسا نہ کرنے سے اُس حالت مین جبکہ اُس نے اپنے قرضخواہونکو پورا موقعہ اپنی موجودہ جایداد کے حاصل کرنے کا دیا ہو اور اسکی موجودہ حالت اوسکو ڈگری کے قابل نہو تو اوسکی رہائی سے انکار نہ کیا جاوے (۷) غلطیان جو سہواً ہوئین واسطے نامنظوری کی کافی وجہ نہین ہے (۸)

(۱) نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۵۶ (۳) نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۴۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۴ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۴۔ (۷) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۸۔ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۵۔

(ب) مدیون ڈگری نے اُس نالش کے رجوع ہونے کے وقت سے جسمین وہ ڈگری صادر ہوئی تھی جسکے اجرا مین وہ گرفتار یا قید ہوا ہے یا حکم قرقی صادر ہوا ہے یا کسی وقت مابعد مین اپنے قرضخواہون کا روپیہ از روئے فریب ہضم کرنے کی نیت سے اپنی جایداد کا کوئی حصہ مخفی یا منتقل یا علیحدہ نہین کیا ہے ۔

فقرہ ہذا مین ایسا مقدمہ مدنظر ہے کہ جسمین بذریعہ فعل کے اخفا یا انتقال یا علیحدہ کرنا اصل جایداد کا بعد رجاع اُس نالش کے جسمین وہ ڈگری صادر ہوئی تھی جسکے اجرا مین مدیون ڈگری گرفتار یا قید ہوا نہ بنسبت محروم کردینے قرضخواہ یا قرضخواہان کے جایداد موجودہ قابل تقسیم سے وقوع مین آیا ہو اور دفعہ مذکور متعلق اس فرد گذاشت سے نہین ہے جو مدیون کی درخواست دیوالیہ قرار پانے مین بنسبت بیان متعلقہ اسکے حق دعویداری تقسیم جایداد موروثی کے جسمین وہ ایک حصہ دار ہے واقعہ ہوئی خصوصاً ایسی صورت مین کہ کچھہ شہادت بنسبت کسی فریب دہی کے نہین (۱)

(ج) یہ کہ اُس نے یہ بات جانکر کہ وہ اپنے قرضخواہون کا کل روپیہ ادا نہین کرسکتا ہے کوئی معاملہ قرضہ بے احتیاطی سے نہین کیا یا اپنے قرضخواہون مین سے کسی کو کچھہ ادا کرنے یا اپنی جایداد کے منتقل کرنے سے ناواجب ترجیح نہین دی ہے

بعد دایری نالش کے دیوالیہ کا اپنی کل جایداد کے قریب ایک داین کے حق مین بیع کرنا مساوی ترجیح بیجا کے ہے (۲) لیکن اگر بموجب اقرار سابقہ کے کیجاوے تو ترجیح بیجا نہین ہے (۳) اور نہ بالخصوص قرضہ زاید المیعاد کی تجدید بذریعہ انتقال کرنے کے دہوکہ دینے والی ترجیح کے فعل کی حد تک پہونچتی ہے (۴)

ترجیح | دفعہ ہذا مین ترجیح غیر واجب کے کچھہ معنی بیان نہین کیئے گئے لیکن اس سے اشارہ اُس شئی کا ہے جسے انگلستان قانون دیوالیہ مین ترجیح فریب آمیز کہتے ہین اور اسکا مدعا جایداد کے ایسی انتقال یا علیحدگی کے رد کرنے سے ہے جو اپنی مرضی سے کیجاوے اور جس کے ذریعہ سے ایک قرضخواہ کا فایدہ اور دیگران کا نقصان متصور ہو (۵) اس امر کے تصفیہ کرنے مین کہ آیا روپیہ جو ایک خاص داین کو دیا جاوے بمنزلہ ترجیح غیر واجب حسب معنی دفعہ ہذا ہے یا نہین ۔ عدالتون کو جایز ہے کہ جس صورت مین کہ معاملہ مذکور کو بطور ترجیح غیر واجب سمجھنے کے لئے علاوہ احکام ایکٹ دیوالیہ کے اور کوئی وجہ نہو احکام ایکٹ دیوالیہ کے معاینہ کر کے اسکے بموجب عملدرآمد کرین جسمین معاملہ بطور ترجیح غیر واجب کے صرف اس صورت مین بیان کیا گیا ہے جبکہ یہ ایک وقت

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۴۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۴ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۲۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۹۹ - (۵) نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب کارڈ دیوانی -

حدود کے اندر قبل کارروائی دیوالیہ کے واقعہ ہوا ہے (۱)

(د) یہ کہ اوس نے متعلق مراتب مندرجہ درخواست کے کوئی اور فعل بدنیتی کا نہین کیا ہے۔

تو عدالت اوسکو انسالوینٹ یعنی دیوالیہ تجویز کرسکتی ہے اور اگر مناسب سمجھے یہ حکم بھی دیسکتی ہے کہ ریسیور (مہتمم) اوسکی جایداد کا مقرر کیا جاوے یا اگر ریسیور جایداد کا مقرر نہ کرے تو اُس دیوالیہ کی رہائی کرے۔

اگر وہ شخص جو درخواست دیوالیہ قرار پانے کی کرتا ہے داخل کسی ضمن (الف) (ب) (ج) (د) دفعہ ہذا نہو تو عدالت کو کچھہ اختیار تمیزی بربنا ہو دیگر نسبت نامنظور کرنے درخواست کے نہین ہے (۲) یہ امر کہ اوسکی جایداد مندرجہ فہرست اس کے دیون سے زیادہ ہے وہ غیر مستحق ایسی دادرسی کا نہین ہے (۳)

کوئی اور فعل بدنیتی کا عبارت مندرجہ عنوان سے وہ فعل بدنیتی کا مراد ہے جو پیشتر سے دفعہ ہذا مین مندرج نہین کیا گیا ہے جو صرف جایدادیون کے طریق عمل متعلقہ ایسے امور سے متعلق ہوتا ہے جو اوسکی درخواست دیوالہ کرنے کا باعث ہوئے ہین اور اس سے کوئی ایسا فعل بدنیتی کا خارج نہوگا جس کے ذریعہ سے اوس نے کسی منجملہ دائنان خود کے موجودہ ذمہ داری کو اپنے اوپر عاید کیا ہو خواہ وہ خاص دائن وہ دائن ہے یا نہین جسکی کہ ڈگری زیر اجرا ہے اور خواہ بدنیتی سے اس ذمہ داری سے متعلق ہے یا نہین جسکا نتیجہ ڈگری مذکور ہے (۴) بدنیتی اور بے احتیاطی سے قرض لینا اور قرضخواہان مین سے کسی کو ترجیح بے واجبی دینا اور جایداد کو منتقل یا علیحدہ یا مخفی کرنا اور بیانات دروغ درخواست مین مندرج کرنا یہ سب مراتب دفعہ ۳۵۱ مین داخل ہین اور مقصود یہ ہے کہ صرف انہین افعال بداعمال کے سبب سے سایل دادرسی اور حفاظت مستدعیہ اپنی سے محروم کیا جاتا ہے (۵)

مراتب مندرجہ درخواست الفاظ مندرجہ عنوان مین بے استطاعتی اور جملہ واقعات اور حالات داخل ہین جو واسطے توضیح بے استطاعتی کے ضروری ہین۔ افعال بدنیتی نسبت دائنان ٹھیک اوسوقت جبکہ سایل بے استطاعت ہونیوالا تھا جزو مراتب مندرجہ درخواست کے متصور ہونے چاہئین اگر صاحب جج نے بعذرات اُن اشخاص کے دادرسی سے انکار کیا جنکو باوجودیکہ یہ علم تھا کہ ہم کو اوسوقت جبکہ قرضہ لیا گیا ادا کرنے کے وسایل حاصل نہ تھے تاہم وہ بربنائے وجوہ معقول نیک نیتی سے یہ باور کرتے تھے کہ بالآخر ادا کرنیکے وسایل حاصل ہون گے تو مشارالیہ نے صحیح اختیار تمیزی مقتضیہ دفعہ ہذا پر عمل نہ کیا (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۱۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۹۱ و نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب کارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۷ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۱۹

جہانکہ مدیون ڈگری نہ تو شہادت پیش کرکے اور نہ اپنے بیانات سے عدالت کا یہ اطمینان کرسکا کہ اوس کے لین دین اسیوقت مین جبکہ وہ خود کو پورے قرضہ ادا کرنیکے ناقابل جانتا تھا لاپرواہی کی تھی اور یہ اس نے بدنیتی سے عمل نہ کیا تھا اور یہ کہ اوسکے پاس اس مقدار سے زیادہ مال اسباب تھا جسقدر کہ اس نے اپنی درخواست مین بیان کیا تھا تجویز ہوئی کہ حکم مشعر عطائے حفاظت مندعویہ منسوخ ہونا چاہئے (۱)

رہائی اگر مدیون کی نسبت حکم رہائی ہوگیا ہو لیکن قواعد باب ہذا کی پوری تعمیل نہ ہوئی ہو تو وہ حکم ایسا سمجھا جائیگا کہ صادر ہی نہین ہوا اور مانع گرفتاری دوبارہ کا نہین (۲)

استحقاق آفیشل اسائنی قرقی قبل از فیصلہ درحالیکہ مدعاعلیہ قبل تمام نالش کے درخواست دیوالیہ دیدی ہو جبکہ حکم تفویض صادر کیا گیا ہو برطبق درخواست آفیشل اسائنی کے رفع ہوسکتی ہے گو کہ مدعاعلیہ بھی دیوالیہ نہ قرار دیا گیا ہو اور جہانکہ بعد قرقی لیکن قبل از ڈگری کے حکم تفویض صادر کیا گیا ہو تو آفیشل اسائنی کا استحقاق موثر ہوتا ہے اور اوس کے رو سے دائن قارق اپنی ڈگری کا ایفا بذریعہ نیلام کرانے سے ممتنع ہوتا ہے ایسی صورت مین آفیشل اسائنی بجائے نمبری نالش کرنے کے عام طور پر درخواست کرسکتا ہے (۳)۔

اپیل دیکھو دفعہ ۵۸۸ (۱۷) ایکٹ ہذا و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۱۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۶۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۱۲۔

سقوط اپیل دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۳۴۔

اگر عدالت کو اس قسم کا اطمینان نہ ہوا وسکو لازم ہوگا کہ حکم مشعر نامنظوری درخواست صادر کرے۔

قرضخواہ اپنے دین ثابت کرین

دفعہ ۳۵۲۔ تب اُن قرضخواہون کو جنکے نام درخواست مین مندرج ہین اور اور اشخاص کو اگر ایسے اشخاص ہون، جو اپنے تئین دیوالیہ کا قرضخواہ ظاہر کرتے ہون اپنے اپنے دعاوی زر نقد کی تعداد اور تفصیل کی شہادت پیش کرنی ہوگی اور عدالت کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم کے تجویز کردے کہ کن اشخاص نے اپنے تئین دیوالیہ کا قرضخواہ اور اپنا اپنا قرضہ ثابت کیا ہے اور ایک فہرست ویسے اشخاص اور قرضونکی مرتب کرنی لازم ہوگی۔ اور قرار پانا دیوالیہ کا جو دفعہ ۳۵۱ مین مذکور ہے ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا وہ اُس ہر قرضخواہ کے حق مین اوس کے قرضہ مذکور کی ڈگری ہے۔

فہرست کا مرتب کرنا

(۱) نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۳۔ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۵۔

ہر ویسی فہرست کی ایک نقل کچہری مین آویزان کیجاویگی۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے کسی انسالوینٹ (دیوالیہ) کوٹھی کے شریک کو یا جبکہ وہ دیوالے سے پہلے فوت ہو تو اوس کے قایم مقام جایز کو یہ استحقاق نہ ہوگا کہ اُس کوٹھی کی اور قرضخواہوں کے مقابلہ مین وہ بھی اپنا ثبوت دے۔

تب | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۰۶۔ جب تک کہ تقسیم نہ ہو قرضخواہ درخواست کرسکتا ہے (۱)

ڈگری | تاوقتیکہ ضابطہ مندرجہ دفعہ دفعہ ہذا پورا نہوا اور فہرست مرتب نہو ایک فیصلہ زیر دفعہ ہذا ڈگری نہیں ہے (۲)

غیر مندرجہ فہرست | ایک مدیون دیوالیہ قرار دیا گیا اور ریسیور اوسکی جایداد کا مقرر کیا گیا اور اوس کے قرضخواہان کو یہ حکم ہوا کہ اندر میعاد معینہ کے حاضر ہو کر اپنے دعاوی کو ثابت کرین کوئی قرضخواہ حاضر نہین ہوا اور مقدمہ خارج ہوا اور کوئی فہرست مرتب نہین کیگئی بعد ازان ایک قرضخواہ نے بغرض اندراج نام درخواست گذرانی تجویز ہوئی کہ باوجودیکہ کوئی فہرست مرتب نہین ہوئی تھی قرضخواہ "غیر مندرجہ فہرست" تھا اور وہ درخواست کرسکتا ہے (۳) نہ بعد اسکے (۴) ایک مدیون ڈگری نے جو بعلت اجرائے ڈگری گرفتار ہوا تھا اپنی درخواست پیش کی اور وہ بموجب دفعات متعلقہ دیوالیہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دیوالیہ قرار دیا گیا اور ڈگریدار کو منجملہ دیگر ڈگریداران کے اپنا قرضہ ثابت کرنیکا حکم ہوا مگر وہ حاضر نہین ہوا اور اسکا نام فہرست دایناان مین داخل نہین کیا گیا دیوالیہ حسب دفعہ ۳۵۵ رہا کیا گیا جن دایناان نے اپنے قرضہ کو ثابت کیا اون کو روپیہ ادا کیا گیا اور باقی جایداد ریسیور نے دیوالیہ کو واپس ادا کی ایک درخواست ڈگریدار پر جو واسطے اجرا اوسکی ڈگری کے بمقابلہ جایداد دیوالیہ کے تھی تجویز ہوئی کہ رہائی دیوالیہ کی یہ تاثیر نہ تھی کہ حسب دفعہ ۳۵۷ قرضہ بیباق ہو گیا۔ لہذا ڈگریدار مستحق ہے کہ اجرا اپنی ڈگری کا بمقابلہ جایداد دیوالیہ کے کرائے اور حسب دفعہ ہذا اگر کوئی داین بغرض ثابت کرنے اپنے قرضہ کے حاضر نہو تو صرف یہ ہوگا وہ دیوالیہ کو مانع حاصل کرنے اس دادرسی کا نہوگا جس سے مجموعہ ہذا مین مقصود ہے کہ اسکو عطا کیجائے بجز اسکے کہ دفعہ مذکور کے یہ معنی سمجھے جاوین کہ دیوالیہ کو یہ اجازت ہو کہ قرضہ جات ایسے دایناان کے جو بغرض ثابت کرنے قرضہ جات کے حاضر نہون ثابت کر جاوے (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۸ اور وہ ڈگریدار جس نے ایک مدیون دیوالیہ کے برخلاف ایک ڈگری نیلام حاصل کی ہو اسوجہ سے اپنے استحقاق اجرائے ڈگری مذکور کو زایل نہین کرسکتا کہ اوسکا قرضہ کارروائیات دیوالیہ مین درج فہرست نہین کیا گیا (۶)

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۱۸۔ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۸۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۴۰۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۹۲ و نمبر ۱۰ ۱۸۹۲ء و نمبر ۹۰ ۱۸۹۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۷۔

کوٹھی دیوالیہ عام قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی کارخانہ تجارت اور کوئی حصہ دار دیوالیہ ہو جاوے تو اس شخص کی وہ جایداد جو کارخانہ تجارت مین ہو اور وہ جایداد جو اوسکی ذاتی ہو اوس مین علیحدہ رکھی جائیگی اور کوٹھی شراکتی جو مفلس ہو گئی ہو مجاز اسکی نہوگی کہ اپنا قرضہ بمقابلہ دیگر قرضخواہون کے نسبت ذاتی جایداد حصہ دار دیوالیہ کے ثابت کراوے اور نہ قرضخواہان نسبت اسکی جایداد کے جو کارخانہ مین ایسے شریک دیوالیہ کے ہو اپنا قرضہ بمقابلہ جماعت شراکتی ثابت کرسکے گی لیکن اگر وہ شریک بہ فریب دہی اپنے دیگر شرکا کے اشیاے شراکتی اپنے ذاتی استعمال مین لایا ہو تو قرضخواہان جماعت شراکتی نسبت جایداد اس شریک کے اپنا استحقاق ثابت کرسکین گے (۱)

تاثیر داخل فہرست ہونے کی ڈگری کے داخل فہرست کئے جانے کی یہ تاثیر نہ تھی کہ وہ ڈگری بیکار ہو جاوے یا کوئی اور حق ڈگری علاوہ اور بلا تعلق اوس کے قایم کیا جاوے اور اس سے وہ نالش جو ایک نئی اور مختلف وجہ خاصمت پر مبنی تھی اور بمقابلہ ایسے اشخاص کے تھی جو فریق ڈگری نہ تھے ناقابل پذیرائی ہو جاوے (۲)

ڈگری بعد دیوالیہ ایک دیوالیہ نے جسکی جایداد کا کوئی رسیور حسب دفعہ ۳۵۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کبھی مقرر نہین ہوا تھا اپنی فہرست مین نام بعض اشخاص کے بطور دایبان ایک رقم کے درج کئے ان دایبان سے بعدازان بنام دیوالیہ ایک ڈگری یک طرفہ بابت اس رقم کے جو اسطرح فہرست مین درج کیگئی تھی حاصل کی اور بصیغہ اجراے ڈگری بعض تنخواہ کو جو دیوالیہ اسوقت پاتا تھا لیکن جو وہ اُس وقت جب اُس نے فہرست مذکور داخل کی تھی نہین پاتا تھا اور جو اوس مین بطور جزو اوسکی جایداد کے مندرج نہ تھی قرق کرایا تجویز ہوئی کہ ڈگریداران مستحق جاری کرانے ڈگری مذکور کے تھے اور اُن کو ایسا کرنا بوجہ کارروائیات صیغہ دیوالیہ کے ممنوع نہ تھا (۳)

وفات دیوالیہ بروقت وفات ایک رسپانڈنٹ دیوالیہ ایک اپیل مین جو منجانب قرضخواہان برخلاف ایک حکم کے جو زیر دفعہ ہذا صادر ہوا ہو ایک ایسا حکم محض متعلق ذات خاص سایل کے ہو تسپر بھی ایسے دیوالیہ کی وفات رسیور کے اختیار پر تاثیر نہین کرتی کیونکہ جایداد دیوالیہ حسب ضابطہ بذریعہ مشتہرہ حکم کے رسیور کے ہاتھ پہونچ جاتی ہے اور وفات دیوالیہ سے بالکل نہین جاتی (۴)

درخواستیں اُن قرضخواہوں کی جو داخل فہرست نہیں ہیں

دفعہ ۳۵۳ - دیوالیہ کے ہر قرضخواہ کو جسکا نام ویسی فہرست مین نہ ہو اختیار ہے کہ عدالت مین درخواست دیگر واسطے داخل کرنے شہادت نسبت تعداد اور تفصیل اپنے دعاوی زر نقد کے جو اوسکو شخص دیوالیہ پر ہون

ف ویسی درخواستوں کی صورت مین میعاد سماعت کی مدت کیلئے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کی ضمیمہ دوم کا آرٹیکل ۱۷۴ اور ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳

(۱) ریڈ بنام ملی ۳۔ اپیل کیسیز صفحہ ۴۹ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۹۴ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۶۳ (۴) نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی

اجازت چاہے اور اگر درخواست کنندہ شخص دیوالیہ کا وہ قرضخواہ اپنے تئین ثابت کرے تو عدالت سے ایسا حکم صادر ہونے کی استدعا کرے کہ اسکا نام قرضخواہون کی فہرست مین نسبت قرضہ ثابت شدہ کے درج کیا جائے۔

ہر قرضخواہ جسکا نام فہرست مین مندرج ہو مجاز ہوگا کہ عدالت مین اس مضمون کی درخواست دے[1] کہ حکم واسطے ترمیم پانے اس قدر فہرست کے جہان تعداد یا نوعیت یا تفصیل اس کے قرضہ کی مندرج ہے یا واسطے خارج ہونے نام کسی اور قرضخواہ کے یا واسطے تبدیلی اسقدر فہرست کے جہان تعداد یا نوعیت یا تفصیل قرضہ کسی اور قرضخواہ کی مندرج ہے صادر کیا جائے۔

جب کوئی درخواست اس دفعہ کے بموجب گذرے عدالت کو اختیار ہے کہ ایسے اطلاعنامجات جو اوسکو مناسب معلوم ہون بصرف درخواست کنندہ شخص دیوالیہ اور دوسرے قرضخواہون پر جاری کرا کر اور اُن کے عذرات اگر کچھہ عذرات پیش ہون سنکر درخواست کو منظور یا نامنظور کرے۔

اپیل — ہر قرضخواہ کو دفعات ۳۵۲ و ۵۸۸ کے بموجب اپیل کرنیکا استحقاق حاصل کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ دیوالیہ کے قرضخواہون کی ایک فہرست زیر دفعہ ۳۵۲ تیار ہوچکی ہو اور اس مین اسکا نام اور اس کے مخالفین کا نام درج ہین اور یہ کہ اُس نے عدالت تحتانی مین نسبت تعداد و نوعیت مراتب قرضہ اپنے مخالفین کی فہرست کو تبدیل کرنے کے واسطے درخواست کی تھی اور عدالت مذکور نے اوسکی درخواست برا وس کے حقوق کے برخلاف حکم صادر کیا ہے (۱) دیکھو نمبر ۶۶ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۵۸۸ -

میعاد — دیکھو ضمیمہ ۲ مد ۱۷۴ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء -

دفعہ ۳۵۴ - تقرر رسیور کے حکم کا اثر — ہر ایک حکم جو دفعہ ۳۵۱ کے بموجب صادر ہو مقام کے سرکاری گزٹ مین مشتہر کیا جائیگا اور[2] ہر ایک حکم تحت دفعہ مذکور کی رو سے جسکے ذریعہ سے کوئی رسیور مقرر ہو، تمام جائداد دیوالیہ کی عام اس سے کہ وہ اوسکی درخواست مین مندرج ہو یا نہو باستثناے اُن اشیا کے جو دفعہ ۲۶۶ کی شرط اول مین مذکور ہین رسیور یعنی مہتمم جائداد کو حوالہ ہو جائیگی۔

جائداد جو بعد مین حاصل کیجائے دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۵۶ - کوئی نتائج خلاف استحقاق ڈگریدار کی درخواست دیوالیہ زیر دفعہ ۳۴۴ سے پیدا نہین ہوتے ہین صرف اس صورت مین جبکہ ایک رسیور زیر دفعہ ۳۵۱

---

[1] ایسی درخواستونکی صورتمین میعاد سماعت کی مدت کے لئے ملاحظہ طلب ہے کی ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء کے ضمیمہ دوم کا آرٹیکل ۱۷۴ اور ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳ - [2] یہ الفاظ دفعہ ۳۵۴ مین مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۳(۲) کی رو سے داخل کئے گئے -

مقرر کیا گیا ہو اسوقت دیوالیہ کی جائداد زیر دفعہ ہذا رسیور کی تفویض مین آجاتی ہے اور دائن کے حقوق مین خلل واقعہ ہوجاتا ہے (۱)

رسیور ضمانت داخل کرکے جائداد قبضہ مین لاسکتا ہے

دفعہ ۳۵۵ - رسیور یعنی مہتمم جائداد جو حسب بیان مرقومہ بالا مقرر کیا جاوے مطابق ہدایت عدالت کے ضمانت داخل کریگا اور ویسی تمام جائداد کو سوائے مستثنیات مفصلہ بالا کے اپنے قبضہ مین لائیگا

دیوالیہ کی رہائی

اور جب رسیور یہ تصدیق کرے کہ دیوالیہ نے اسکو قبضہ دیدیا یا قبضہ دینے کے لیے اپنے مقدور بھر کوشش کی ہے عدالت مجاز ہوگی کہ ایسی شرائط پر (اگر کچھہ ہون) جو عدالت کو مناسب معلوم ہون دیوالیہ کو رہا کرے۔

رہائی قرضہ رہن پر موثر نہین ہے اور رسیور پر بشرط عملدرآمد جائداد مرہونہ کے یہ فرض ہے کہ ہر صورت مین رہن کا ایفا کرے حتے کہ مرتہن نے درج فہرست ہونے کی بہی درخواست نہ کی ہو کیونکہ حیثیت مرتہن کی دراصل اُس دائن سے علیحدہ ہے جسکا حق محفوظ ہو (۲) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۷ زیر دفعہ ۳۵۲ ایکٹ ہذا

جس ڈگریدار کے قبضہ مین مکان نیلام ہوا وسکا زر ڈگری اول وصول ہونا چاہیے (۳)

رسیور کے لوازم خدمت

دفعہ ۳۵۶ - رسیور مذکور زیر ہدایت عدالت کے حسب مفصلہ ذیل کاربند ہوگا۔

(الف) جائداد فروخت کرکے اوسکا روپیہ جمع کریگا۔

تحویلدار کا خود جائداد کو خرید کرکے قابض ہونا ناجایز ہے (۴)

(ب) اس مین سے دیون اور جرمانہ اور تاوان (اگر کچھہ ہون) جو کچھہ ذمہ دیوالیہ کے یا فیتنی سرکار ہون ادا کریگا۔

(ج) ڈگریدار مذکور کا خرچہ ادا کریگا۔

(د) تمام زرہائے قرضہ جنکے استحکام کے لئے انسالوینٹ کی جائداد مرہون ہوئی ہو بلحاظ قاعدہ تقدیم و تاخیر کے ادا کریگا۔

(ہ) جو باقی رہے اوسکو قرضخواہان داخل فہرست کے درمیان کسی کو ترجیح نہ دیکر ہر ایک کے قرضہ کی تعداد کے لحاظ سے بحساب رسدی تقسیم کریگا۔

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۸۱ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۵۵ - (۳) نمبر ۶۴ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۴) نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

اسکا حق الخدمت کی نسبت | اور ویسے رسیور کو اختیار ہے کہ اپنی خدمت کے انصرام کے عوض بطور حق الخدمت اُس باقی کی تعداد پر جو تقسیم کیجاوے اپنا کمیشن جیسی عدالت مقرر کریگی اور فی صدی پانچ روپیہ کی شرح سے زیادہ نہ ہوگا نکال لے۔ اور زر کمیشن جو اسطرح لیا جائے تقسیم مذکور مین داخل سمجھا جائیگا

حوالگی زر فاضل | اور اگر کچھہ فاضل رہے تو زر فاضل دیوالیہ یا اوس کے قایم مقام قانونی کو حوالہ کیا جائیگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس رقبہ ارضی کے اندر جس مین کوئی اعلان دفعہ ۳۲۰ کے مطابق مشتہر ہوکر نفاذپذیر ہو کوئی نیلام جایداد غیر منقولہ کا جو سرکار کو مالگذاری دیتی ہو یا اوسکا قبضہ یا پٹہ اغراض زراعت کے لئے دیا گیا ہو رسیور کی معرفت عمل مین نہ آئیگا الا بعد اس کے کہ رسیور نے دوسری جایداد انسالوینٹ کی نیلام کی ہو عدالت یہ دریافت کریگی کہ (الف) کس قدر مبلغ واسطے بیباقی مطالبہ جات قرضخواہان داخل فہرست بعد وضع مبالغ کے جو پہلے سے وصول ہوئے ہون درکار ہین۔ (ب) کس قدر جایداد غیر منقولہ انسالوینٹ کی نیلام سے باقی ہے اور (ج) اوسپر کون کون مواخذہ جات (اگر کچھہ ہون) قایم و موجود ہین۔ اور ایک کیفیت جس مین تفصیل امور متذکرہ صدر موجود ہو کلکٹر کے پاس مرسل کریگی اُسپر کلکٹر جس طرح مناسب سمجھے مبلغ مطلوبہ بذریعہ نفاذ ان اختیارات کے پیدا اور مہیا کریگا جو حسب احکام دفعات ۳۲۲ لغایت ۳۲۵ اوسکو عطا ہوے ہون مگر بپابندی احکام ان دفعات کے جہان تک وہ متعلق ہوسکین اور تمام مبالغ کو جو اختیارات مذکورہ کے نفاذ سے اوس کے ہاتھہ مین آئین عدالت کے زیر اختیار اپنے پاس رکھیگا۔

رسیور جایداد مرہونہ کو بلا مرضی مدعی (مرتہن) کے یا اوسکا روپیہ ادا کئے بغیر نیلام نہین کرسکتا دفعہ ہذا مین بیشک یہ ذکر ہے کہ قرضجات رہن اس روپیہ مین سے جو دیوالیہ کی جایداد بیچکر حاصل کیا جاے عام دائنان سے پہلے ادا کئے جاوین لیکن اسکو ہمراہ دفعہ ۳۵۴ کے دیکھنا چاہیئے اور ان صورتون سے متعلق سمجھنا چاہئے جنمین جایداد مرہونہ مرتہن کے سابقہ تصفیہ کرنے کے بعد فروخت کیگئی ہو (۱) رسیور مستحق کمیشن ہے مگر اسکا حق مرتہن کے روپیہ وصول شدہ پر صرف اس رقم خالص کے اوپر ہوگا جو بعد منہائی اُن اخراجات کے ہوگا جنکا ذکر مد (ب)، (ج)، (د) دفعہ ۳۵۶ مین ہے (۲) رسیور ایک قرضہ کے واپس پانے کے واسطے دعویٰ کرسکتا ہے (۳)

اثر رہائی کا | **دفعہ ۳۵۷** - دیوالیہ جو دفعہ ۳۵۱ یا ۳۵۵ کے بموجب رہا کیا جائے اُن قرضون کی بابت جو فہرست مین مندرج ہون گرفتار یا قید نہ کیا جائیگا لیکن بلحوظی احکام دفعہ ۳۵۸

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۲۳ (۳) نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ

کے اوسکی جایداد عام اس سے کہ وہ پہلے یا پیچھے پیدا کی گئی ہو (باستثنا اُن اشیا کی جو دفعہ ۲۶۶ کی شرط اول میں مذکور ہیں اور اس جایداد کے جو رسیور کے حوالہ ہو) اس لایق ہوگی کہ جب تک دیون یافتنی قرضخواہان داخل فہرست بقدر ایک ثلث کل زر دیون کے بیباق نہ ہو جائیں یا عرصہ بارہ برس کا تاریخ حکم رہائی سے جو دفعہ ۳۵۱ یا ۳۵۵ کے مطابق صادر ہوا ہو نہ گذر جائے عدالت کے حکم سے قرق اور نیلام کیجائے۔

ایک مدیون ڈگری نے جو ۱۸۸۲ء میں گرفتار ہوا بہ درخواست دی کہ اپنی جایداد عدالت کے حوالہ کردیگا اور اسکا اظہار حلفی نسبت مراتب ضروری جایداد کے لیا گیا اور حسب درخواست مدیون کی رہائی ہوئی اسکی جایداد پر کبھی قبضہ نہیں کیا گیا اور جزو جایداد کو اُس نے ایک شخص اجنبی کے ہاتھ منتقل کردیا تجویز ہوئی کہ وہ دوبارہ ڈگری مذکور کے اجرا میں مستوجب گرفتاری نہ تہا (۱) شرایط دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی ہیں تاوقتیکہ دیوالیہ زیر دفعہ ۳۵۱ و ۳۵۵ کے رہا نہ کیا گیا ہو (۲) احکام دفعہ ہذا زیر دفعہ ۵۸۸ (۱۷) قابل اپیل ہیں (۳)

میعاد | دفعہ ہذا کی روسے ایک میعاد خاص مقرر کیگئی ہے اور وہ بجائے اس میعاد کے ہے جو اجرائے ڈگری کیواسطے بروئے ایکٹ میعاد ہند ۱۸۷۷ء کے مقرر کیگئی ہے (۴)

بہ قرار دینا کہ دیوالیہ ذمہ داری سے بری ہوا۔

دفعہ ۳۵۸۔ اگر میزان کل قرضہ ہائے داخل فہرست کی دو سو روپے تک یا دو سو روپے سے کم ہو تو عدالت مجاز ہوگی اور اس صورت میں جبکہ قرضہ ہائے داخل فہرست بقدر ایک ثلث کے بیباق ہو گئے ہوں یا تاریخ حکم رہائی سے عرصہ بارہ برس کا گذر گیا ہو عدالت پر واجب ہے کہ شخص انسالوینٹ کو جو حسب بیان متذکرہ صدر رہا کیا گیا ہو ہر طرح کی ذمہ داری آیندہ سے بابت ویسے دیون کے بری الذمہ قرار دے۔

ایک دیوالیہ نے جس نے ایک حکم صیغہ انسالونسی حاصل کیا اور لیا اور اسپر عمل کیا تہا اور وہ حکم اس باعث سے عطا ہوا تہا کہ اوس کے قرضخواہان نے مزاحمت سے محض بدینوجہ دست برداری کی تہی کہ نامبردہ نے معاہدا کرنے ایک خاص رقم ماہانہ کا اسوقت تک کہ کل قرضہ اسکا بیباق ہو جا گیا تہا بعد اس کے کہ قرضہ نامبردہ مندرجہ فہرست بقدر ایک ثلث کے ادا ہوگیا حسب دفعہ ہذا کے درخواست بری قرار دیے جانے کی ذمہ داری مزید سے نسبت اپنے قرضہ جات کے گذرانی تجویز ہوئی کہ از روئے حالات کے درخواست نامبردہ نامناسب طور پر نامنظور کیگئی (۵)، دگ، بروئے احکام باب ۲۰ مجموعہ ہذا دیوالیہ قرار دیا گیا اور با صدار حکم حفاظت حسب دفعات ۳۵۷ و ۳۵۸ رہا کیا گیا اس کے بعد

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۷۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۴ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۵۸

نامبردہ نے دعوی کیا کہ وہ جائیداد مقبوضہ ریسیور واپس پانے کا مستحق بدیں وجہ ہے کہ اوس کے قرضہ ہائے مندرجہ فہرست بقدر ایک ثلث بیباق ہو چکے ہیں اور وہ ان قرضہ ہائے کی نسبت ذمہ داری مزید سے بری ہو گیا ہو قرار دیا گیا کہ اس عذر کی بنا درست نہیں جائیداد جو ریسیور کے سپرد کی گئی ہے اس قاعدہ سے مستثنےٰ ہی جو دفعات ۳۵۷ و ۳۵۸ میں جائیداد کی قرقی نہ ہونے کی بابت درج ہے (۱) دیکھو نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۲۰ء۔ اگرچہ کوئی حکم مشعر اس امر کے دیوالیہ کو ذمہ داری آئندہ سے مخلصی دیجاوی اس جائیداد پر مؤثر نہیں ہو سکتا کہ جو حسب دفعہ ۳۵۴ سپرد ریسیور ہوئی ہو اور حسب دفعہ ۳۵۶ قابل تقسیم ہے یا آئندہ ہونے کے قابل ہو تاہم کسی دیوالیہ کی آئندہ تنخواہ جسکا واجب الوصول ہونا ایک امکانی امر ہے ایک ایسی جائیداد نہیں ہے جو حسب دفعہ ۳۵۴۔ ایک نامعلوم غیر معین عرصہ کے لئے ریسیور کے سپرد ہوتی ہو کیونکہ حکم مشعر قرقی ایسی صورت میں یہ ہوتا ہے کہ تنخواہ کو ریسیور کے سپرد کیا جاوے جبکہ وہ واجب الادا ہو نہ کہ اس سے پہلے (۲) دفعہ ہذا دیوالیہ کی اس کارروائی سے متعلق نہیں ہو جسمیں فریقین نے بجائے اسکے کہ کارروائی بموجب احکام مندرجہ باب ۲۰ کے عمل کرتے نیا انتظام آپس میں کر لیا ہو جسکی رو سے علاوہ دیگر شرائط کے یہ اقرار ہو کہ زر واجب باقساط بطور دیگر ادا کیا جائیگا (۳)

اپیل — اگرچہ کوئی حکم مشعر اس امر کا کہ کسی دیوالیہ کو آئندہ کے لئے ذمہ داری حسب دفعہ ہذا سے مخلصی دیجاوے ایک ایسا حکم نہیں ہو جسکا اپیل حسب دفعہ ۵۸۸ ہو سکتا ہو تاہم ایسا حکم بوجہ داخل ہونے اندر تعریف ڈگری کے قابل اپیل ہے (۴)

طریقہ کارروائی بددیانت درخواست کنندہ کی صورت میں

دفعہ ۳۵۹ — اگر حسب دفعہ ۳۵۰ کے مقدمہ کی سماعت ہونے کے وقت درخواست کنندہ کی نسبت ثابت ہو کہ۔

(الف) وہ قصوروار اس بات کا ہے کہ اُس نے اپنی درخواست میں نسبت اپنے قرضہ ہائے ذمگی کے یا نسبت اپنی جائیداد مملوکہ کے عام اس سے کہ وہ جائیداد اوس کے قبضہ میں ہو یا اوس کے ملنے کی آئندہ امید ہو یا کہ وہ درخواست کنندہ کے لئے دوسرے کی امانت میں ہو کچھ حال مخفی رکھا یا عمداً کوئی جھوٹا بیان لکھا۔ یا

(ب) اوس نے فریب سے کوئی جائیداد مخفی یا منتقل کر دی یا اٹھوا دی۔ یا

(ج) نسبت شئے مدعا بہا مندرجہ درخواست کے کوئی اور فعل براہ بدنیتی کے کیا۔

تو عدالت کو لازم ہوگا کہ عند التحریک اس کے کسی قرضخواہ کے اوس کے نام کسی میعاد تک قید

---

(۱) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۳) نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۴) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

رہنے کا حکم بذریعہ تحریر دے جو قید مین جانے کی تاریخ سے ایک سال تک ہو سکتی ہے۔ یا اگر عدالت مناسب سمجھے شخص مذکور کو مجسٹریٹ کے پاس بھیجدے تاکہ اوسکی نسبت قانون کے بموجب عمل کیا جائے۔

جب ایک مرتبہ کوئی فریب منجملہ فریب ہائے متذکرہ ضمنہائے (الف) و (ب) یا (ج) متذکرہ دفعہ ہذا کے بوقت سماعت محکومہ دفعہ ۳۵۰ کے ثابت ہوجائے تو عدالت کو منجملہ دو طریقہ معینہ از روئے دفعہ ہذا کے ایک طریقہ اختیار کرنا لازم ہوگا ایک یہ کہ عدالت موصوف سائل کی نسبت جو مرتکب فریب کے ہوا ہے خود حکم سزا صادر کرے یا اسکو مجسٹریٹ کے روبرو بھیجدے کہ وہ نسبت اوسکی کارروائی مطابق قانون کے کرے عدالت کو اختیار نہین ہے کہ ان دو طریقون مین سے کسی ایک کے اختیار کرنے سے انکار کرے (۱)۔ وہ عدالت جو زیر دفعہ ہذا کارروائی کر رہی ہو مجاز ہے کہ بہ تحریک کسی دائن کے خاص حالات مین سائل کے نام جو دیوالہ قرار دیئے جانے کی درخواست کرتا ہے قید کا حکم صادر کرے یا وہ خاص حالات مین اپنی مرضی سے سائل کو مجسٹریٹ کے کارروائی کیے جانے کے لیے بھیجدے لیکن عدالت مذکور بجز صورت کے کہ کسی دائن نے تحریک کیگئی ہے حسب دفعہ ہذا حکم قید صادر نہین کر سکتی اور اگر اُس نے بہ تحریک کسی دائن کے سائل کی قید کا حکم صادر کیا ہو تو وہ حسب حصہ آخری دفعہ ہذا بعد مین کارروائی نہین کر سکتی (۲)۔ بعض صورت مین کہ واضعان نے دو طریق منضبط کیے ہین جنسے کہ ایک مدیون گرفتاری یا دیگر نتائج شدیدہ سے محفوظ رہ سکتا ہے اور اگر ان طریقون مین سے ایک طریقہ کسی خاص مقدمہ مین دوسرے طریق سے زیادہ تر مفید مدیون ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ اسکو اس فائدہ سے محروم نہ کرین (۳)۔

دوسری عدالت کو عدالت ضلع کا اختیار مفوض کرنا۔

دفعہ ۳۶۰ [1]۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے کسی عدالت کو جو عدالت ضلع نہو وہ اختیارات مفوض کرے جو دفعات ۳۴۴ لغایت ۳۵۹ کی رو سے عدالتہائے ضلع کو عطا ہوئے ہین اور جو مقدمہ دفعہ ۳۴۴ کے بموجب رجوع کیا جائے جج ضلع کو اختیار ہے کہ اُسے کسی عدالت مین سپرد کرے جو اُسی ضلع مین ہو اور جسکو اُس طور پر اختیارات مفوض ہوئے ہون۔

[1] دفعہ ۳۶۰ بلحاظ صدارت کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۵ ضمیمہ دوم اخیر فقرہ برہما کی عدالتون کے ایکٹ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۹ء کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے منسوخ ہو کر ترک ہوا۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۹ء منسوخ ہوا۔ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۸۹ء کے ذریعہ سے ایکٹ ۱۱ ایکٹ برہما مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء ملاحظہ ہو مجموعہ قوانین سنہ ۵۲ استثناآت بحث دفعہ ہذا کے لئے جو ممالک منصلۂ ذیل سے متعلق ہین۔

بمبئی سے۔ ملاحظہ ہو بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء جلد ۱ صفحات ۴۰۶ و ۴۰۸۔

ممالک مغربی و شمالی اور اودہ سے۔ ملاحظہ ہو ممالک مغربی و شمالی اور اودھ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۱۳۔

مدراس سے۔ ملاحظہ ہو مدراس کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۸ء جلد ۱ صفحہ ۱۹۶۔

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۴۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۵۶۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۴۔

جس[۵] عدالت کو ویسا اختیار بخشا جاوے وہ مجاز اس بات کی ہوگی کہ کسی ایسے شخص کی درخواست گذرانیدہ تحت دفعہ ۳۴۴ کو لے لیوے جو کسی ایسی ڈگری زرنقد کے اجرا مین جو اس عدالت سے صادر ہوئی تھی گرفتار یا قید ہوا ہے یا جسکی جایداد کی نسبت ڈگری مذکور کے اجرا مین حکم قرقی صادر ہوا ہے

اختیار سماعت | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۴ زیر دفعہ ۳۴۴ مجموعہ ہذا۔

اپیل | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۲۔ دیکھو فیصلجات ذیل دفعہ سابق پر انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ و جلد ۹ صفحہ ۱۱۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۰۔

پریزیڈنسی شہرون سے اس باب کو تعلق نہین ہے۔ | **دفعہ[۶] ۳۶۰ - (الف)۔** اس باب کا کوئی مضمون کسی ایسی عدالت سے متعلق نہین ہوگا کہ جو شہر کلکتہ یا مدراس[۲] یا بمبئی یا رنگون[۳] کی حدود کے اندر سماعت کا اختیار رکھتی ہو۔

دوسرا حصہ

کارروائی ہای لاحقہ

اکیسوان[۲] باب

[۱] دفعہ ۳۶۰ کا فقرہ دوم فقرہ سابق کے عوض مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۱ (۳) کے ذریعہ سے قایم کیا گیا۔ [۲] دفعہ ۳۶۰ (الف) ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۱ (۲) کی رو سے مندرج ہوئی۔

[۳] بروے ضمیمہ اول ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۰ء کے الفاظ زیرور "بجاے لفظ "بمبئی" کے قایم کیے گئے ہین۔

[۴] ملاحظہ طلب حکم (ل) عدالت العالیہ سپریم کورٹ آف جوڈیکچر کو ترمیم کرنیوالا ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۵ء (اسٹیچوٹ پارلیمنٹ ۳۹ و ۴۰ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۵۹) کے ضمیمہ اول مین۔

باب ہذا مفصلات کی عدالتہاے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ضمیمہ دوم۔

باب ہذا مین الفاظ "مدعی" اور "مدعاعلیہ" اور "نالشات" مین الفاظ بالتناسب اپیلانٹ اور ریسپانڈنٹ اور اپیل داخل ہین۔

وفات اور شادی اور دیوالہ نکلنا فریق ہائے مقدمہ کا

احکام باب ہذا صیغہ اپیل سے بھی متعلق ہین (۱) باب ہذا تغیرات بدوران دعویٰ کے متعلق ہے اور اس مین صرف مدعیان اور مدعاعلیہم کا ذکر ہے جو کارروائیات اجرا مابین دائن و مدیون سے متعلق نہین ہے (۲) الفاظ بنائے دعویٰ باب ۲۱ مین مراد ہر قسم کی بنائے دعویٰ سے ہے خواہ دعویٰ ہرجانہ خواہ جایداد منقولہ کا ہو یا غیر منقولہ کا یا کسی خاص قسم کی چارہ جوئی کا ہو اور اس جملہ سے (کہ بنائے دعویٰ مرجانے کے بعد بھی باقی رہتا ہے) مراد یہ ہے کہ بنائے دعویٰ مدعی یا مدعاعلیہ کے مرجانے سے جیسی کہ صورت ہو بالکل زائل نہ ہوجاتا ہو (۳)

بشرط قایم رہنے استحقاق نالش کے کسی فریق کی وفات سے نالش ساقط نہ ہوگی

دفعہ ۳۶۱ - بشرط قایم رہنے استحقاق نالش کے کوئی نالش مدعی یا مدعاعلیہ کے فوت ہونے سے ساقط نہین ہوجائیگی

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو اور بکر کے ساتھہ یہ معاہدہ کیا کہ بکر کی حیات تک وہ عمرو کو زر سالانہ ادا کرتا رہیگا عمرو اور بکر نے زید پر جبراً ادا کرنے کی نالش کی اور قبل ڈگری عمرو مرگیا تو استحقاق نالش بحق بکر قایم رہا اور نالش ساقط نہین ہوئی۔

پیشتر ڈگری تمثیل (الف)

ازانجاکہ ڈگری قبل وفات مدعی کے حاصل کیگئی ہو۔ لہذا فایدہ اس ڈگری کا یا استحقاق نالش کا بعد اوسکی وفات کے اوس کے قایم مقام قانونی کو پہونچیگا گو یہ امر کہ قایم مقام مدعی متوفی کا کل ڈگری کو نافذ کرا سکتا ہے یا نہین ایک علیحدہ امر ہے (۴)

(ب) اوسی مقدمہ مین قبل ڈگری تمام فریقین مقدمہ مرگئے تو استحقاق نالش عمرو اور بکر مین سے جو پیچھے مرا ہو اوس کے قایم مقام کے لئے قایم رہیگا اور اوسکو اختیار ہوگا کہ زید کے قایم مقام پر نالش قایم رکھے۔

(ج) زید نے عمر پر حرمت بہا کی نالش کی۔ زید مرگیا تو استحقاق نالش قایم نہ رہا اور نالش ساقط ہوجائیگی۔

(د) رام دت نے کہ اصول متاکشرا کے بموجب ایک ہندو خاندان مشترک کا ایک شریک ہے جایداد خاندانی کی تقسیم کے لئے نالش کی رام دت اپنے ایک لڑکے نابالغ دیو دت کو اپنا وارث

(۱) دیکھو دفعہ ۵۸۲ مجموعہ ہذا۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴۔ (۳) نمبر ۶ ماہ ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔
(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۱۔

چھوڑ کے فوت ہوا تو دیو دت کے لئے استحقاق نالش قایم رہا اور نالش ساقط نہین ہوگی۔

تمثیل (د) | دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۳۵۔ دیکھو دفعہ ۳۷ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء اور دفعہ ۲۶۸ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء۔ دفعات ۳۶۱ و ۳۷۱ کی عبارت سے جو سقوط مقدمہ کے متعلق ہین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب مدعی کی وفات پر تجدید مقدمہ کی استدعا کیجائے تو ضرور ہے کہ ابتدائی اور تجدید شدہ نالش کا بنائے دعویٰ ایک ہی ہو اور کوئی جدید بنائے دعویٰ نالش تجدید شدہ مین داخل نہین ہو سکتا (۱)

مدعی | درحالیکہ نقض معاہدہ یا ہرجہ اثنائے زندگی متوفی مین واقعہ ہو تو بشرطیکہ دوران کارروائیات مین یہ ظاہر ہو جاوے کہ ضرر یا نقصان ذات جایداد کو پہونچا ہے۔ وصی مستحق ہے کہ نالش بر بنائے اسکے دایر کرے (۲)

مدعا علیہ | نالش ہرجانہ گرفتاری ناجایز و مخفانہ عداوتی مین اگر مدعا علیہ دوران نالش مین فوت ہوجاوے تو مقدمہ ساقط ہوجاتا ہے مقدمات ٹارٹ مین ورثا پر نالش ایسی صورت مین ہو سکتی ہے جبکہ متوفی نے اپنی جایداد مین مدعی کی جایداد سے کچھ اضافہ کیا ہو (۳) لیکن دیکھو نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ مقدمات دخل اراضی و وصلات اسوجہ سے ساقط نہین ہوجاتے کہ اراضی دریا برد ہوگئی ہے یا کہ مدعا علیہ فوت ہوگیا ہو (۴)

طریقہ کارروائی جبکہ چند مدعیان یا مدعا علیہم مین سے ایک شخص فوت کرے اور حق نالش باقی ہے

دفعہ ۳۶۲ - اگر مقدمہ مین ایک سے زیادہ مدعی یا مدعا علیہ ہون اور منجملہ اُن کے کوئی مرجائے اور استحقاق نالش صرف مدعی یا مدعیان زندہ کے لئے یا صرف مدعا علیہ یا مدعا علیہم زندہ کے نام پر قایم رہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اس مضمون کی ایک عبارت مقدمہ کی مثل مین لکھوائے اور نالش کی کارروائی مدعی یا مدعیان زندہ کی طرف سے یا بمقابلہ مدعا علیہ یا مدعا علیہم زندہ کے بدستور قایم رہیگی۔

دیکھو شرح دفعہ ۳۶۱ مجموعہ ہذا۔ لفظ "صرف" سے یہ مراد ہے کہ "علاوہ" یعنی "علاوہ دیگر اشخاص کے" (۵)

دیکھو نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۳۶۸ مجموعہ ہذا۔

طریقہ کارروائی جبکہ چند مدعیوں مین سے ایک فوت کرجائے اور صرف پسماندہ مدعیوں کو حق نالش باقی نرہے

دفعہ ۳۶۳[1] - اگر مدعی ایک سے زیادہ ہون اور اُن مین سے کوئی فوت کرجائے اور اگر حق نالش صرف مدعی یا مدعیان پسماندہ کو باقی نرہے بلکہ حق نالش اوسکو یا اُن سبہون کو اور مدعی متوفی کی قایم مقام

[1] دفعہ ۳۶۳ سابق دفعہ ۳۶۳ کے عوض مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۲ (۱) کے ذریعہ سے قایم کیگئی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۲۔ (۲) کامن پلیز ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۴۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۴۵۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۷۷۔ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۷ و ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۴ء متفرق صفحہ اول۔ (۵) نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ

جایز کو بالاشتراک حاصل ہو تو عدالت مدعی متوفی کے قایم مقام جایز کو (اگر کوئی ہو) ایک فریق بنا سکتی ہے اور بعد ازان مثل مین اُس مضمون کا ایک داخلہ مندرج کرائیگی اور نالش کی سماعت کریگی

دیکھو نمبر ۱۰۹ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ دفعہ ہذا کارروائی اجراے ڈگری سے متعلق نہین (۱)

دفعہ ۳۶۴ – ضابطہ کارروائی مدعی متوفی کے قایم مقام کی طرف سے درخواست نہ گذرے

(منسوخ ہوئی ملاحظہ طلب مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۲ (۱)

| ایک ہی مدعی یا فقط ایک ہی پسماندہ مدعی کی وفات کی صورت مین طریقہ کارروائی |

دفعہ ۳۶۵ – ایک ہی مدعی یا فقط ایک ہی پسماندہ مدعی کی وفات کی صورت مین متوفی کے قایم مقام جایز کو اگر حق ارجاع نالش باقی ہے اختیار رہیگا کہ اپنا نام مدعی متوفی کی جگہ داخل مثل کرنے کی عدالت مین درخواست کرے اور بموجب اوس کے عدالت اوس کے نام کو داخل کریگی اور نالش کی سماعت کرے گی۔

یہ دفعہ اس مقدمہ سے متعلق نہین ہے جسمین ڈگری ہو چکی ہو (۲)، نہ کارروائی اجراے ڈگری سے (۳)، جس حال مین کہ ایک متوفی اپیلانٹ کے ایک سے زیادہ قایم مقامان جایز ہون تو وہ جملہ قایم مقامان جہانتک کہ ممکن ہو سکے درخواست زیر دفعہ ہذا مین شامل ہونے چاہئین (۴)

| قانونی قایم مقام |

مہتمم زیر ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء قانونی قایم مقام متوفی کا ہے اور اگر ایک سے زیادہ مہتمم ہون تو ایک بغیر مرضی دوسرون کے مقدمہ نہین چلا سکتا (۵)، تاروا د ملابار کے ایک رکن متوفی کا وصی اوسکا قایم مقام قانونی ہے (۶)، لیکن ایک مہتمم مقرر کردہ زیر دفعہ ۱۰ ریگولیشن ۷ ۱۸۱۷ء متوفی کا قایم مقام قانونی نہین ہے (۷)،

الفاظ قایم مقام قانونی مندرجہ دفعہ ہذا نالش کرنے کے حق کے ساتھ پڑھے جانے چاہئین جو عدالت کے روبرو کے مقدمہ مین شامل ہوتا ہے اور یہ کہ اگر وہ شخص جو قایم مقام قانونی متصور ہونے کی درخواست کرے یہ ثابت نہ کر سکے کہ وہ وہی شخص ہے جسکو نالش کرنیکا حق مشمولہ پہونچتا ہے یا قانوناً باقی رہتا ہے تو وہ باوجود اس حق کے حسب مراد دفعہ ہذا قایم مقام قانونی نہین ہے (۸)، بروے دفعہ ہذا جو شخص مدعی متوفی کے قایم مقام ہونیکا

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۹۷، و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۴۔

(۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۸۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۹۷، و جلد ۶ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۴۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۲۵۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۴۔ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۱۔ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۔ (۸) نمبر ۲۳ ۱۸۸۹ء پنجاب رکارڈ

ل دفعہ ۳۶۵ ایکٹ ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۲ (۲) کی رو سے سابق دفعہ کے عوض قایم کی گئی۔

دعوی کرے وہ جایز قایم مقام ہونا چاہئیے لیکن اگر حیثیت قایم مقامی سے انکار کیا جاوے یا دو یا زیادہ اشخاص دعویدار ہون تو ضابطہ مندرجہ دفعہ ۳۶۷ پر عملدرآمد کرنا چاہئیے (۱)۔ الفاظ ”قایم مقام قانونی“ مندرجہ دفعہ ہذا جس حال مین کہ ایک سے زیادہ قایم مقام ہون تو بصیغہ جمع پڑہنے چاہئیین (۲)۔ الفاظ ”قایم مقام جایز“ مندرجہ دفعہ ہذا اور اسیطرح پر الفاظ ”کوئی شخص“ و ”قایم مقام جایز“ مندرجہ دفعہ ۳۶۶ جبکہ اونکی سخت طور پر تعبیر کیجائے ایسی صورت مین بصیغہ جمع بطور شامل کنندہ جمعہ قایم مقامان جایزہ کے پڑہے جانے چاہئیین لیکن جہانکہ جملہ قایم مقامان بطور ایلان کے شامل نہ کئے جاسکین تو دفعہ ہذا اور دفعہ ۳۶۶ کی اسطرح پر تعبیر نہ کیجانی چاہئیے کہ انکا اثر درخواست کو ایک ایسی درخواست کے بنا دینے کا ہے جو حسب منشائے دفعات مذکور منجانب قایم مقام جایز کے نہو تاکہ اپیل ساقط شدہ قرار دیا جاوے (۳)۔ الف نے (ب) پر بوجہ بعض افعال ناجایز کے اور بدنیتی سے نالش کرکے ڈگری پالی (ب) نے اپیل کیا اور اپنی جزو جایداد جو قابل قرقی اجرائے ڈگری (الف) مین تہی (د) کو منتقل کرکے وفات پائی تجویز ہوئی کہ (د) اپیل مین فریق نہین ہوسکتا اس لئے کہ (د) کا کسی طرح سے اصل بنائے مخاصمت مین استحقاق نہین تہا اور استحقاق نالش متعلق جایداد خرید کردہ (د) ہی مین الہی (الف) نے اپیل کیا اور جایداد بطور ہبہ کے (ب) کو دیدی اور وفات پائی (الف) کو اجازت پیروی اپیل کی بطور وارث کے برخلاف دیگر ورثا کے دیگئی نہ بطور موہوب لہ کے (۵)۔ بیوہ اہل ہنود کی وفات پر بعد اجراع نالش بغرض حصول جایداد مملوکہ شوہر متوفی کے شوہر مذکور کے ورثائے بازگشت بیوہ کے قایم مقامان قانونی ہین (۶)۔ نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۹۴۔ مدعیہ نے جو ایک شخص متوفی کی بیوہ تہی نالش واسطے دلا پانے ایک حصہ جایداد متروکہ متوفی برخلاف مدعا علیہم جو اوسکے شوہر متوفی کے ہجدی رشتہ داران تہے دایر کی بدوران اپیل منجانب مدعیہ مدعیہ فوت ہوگئی۔ ورثائے بیوہ متوفی نے درخواست واسطے قایم مقامی کے گذرانی مدعا علیہم بربنائے اسوجہ کے مزاحم ہوئے کہ چونکہ بیوہ کو حق حیاتی حاصل تہا اور وراثت ورثائے شوہر متوفی کی طرف عود کرتی ہے لہذا حق اپیل باقی نہین رہا اور اپیل ساقط ہونا چاہئیے تجویز ہوئی کہ حق اپیل ورثائے شخص متوفی کے لئے باقی رہا ہے خواہ وہ کوئی ہون نیز تجویز ہوا کہ چونکہ جملہ فریق جنکو درخواست حال مین تعلق ہے اس نالش کے فریق تہے جو بغرض تجویز کرنے حق وراثت جایداد متروکہ کے دایر کیگئی ہے پاس مرحلہ پر حسب دفعہ ۳۶۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی یہ حکم صادر کرنا مناسب تہا کہ کارروائی اپیل کو ملتوی کیا جاوے تاوقتیکہ نالش

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۲۵
(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۵۔ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۷۱۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲۔
(۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۶ و جلد ۲۱ صفحہ ۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ و مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۴۳۔

مذکورین جایز ورثائی بیوہ متوفیہ کی بابت تجویز ہو (۱)

میعاد — دیکھو مدہ ۱۷۰ (الف) ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ (۲)

ساقط ہونا جب مدعی متوفی کے قایم مقام کی طرف سے کوئی درخواست نہ ہو۔

دفعہ ۳۶۶ - اگر اندر مدت معینہ قانونی کے اسطرح کی درخواست طرف سے کسی شخص کے جو مدعی متوفی کے قایم مقام جایز ہونے کا دعویدار ہو عدالت مین نہ گذرے تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ حکم مقدمہ ساقط کیے جانے کا صادر کرے اور مدعا علیہ کو اوسکی درخواست پر وہ خرچہ جو جوابدہی نالش مین اوسپر عاید ہوا ہو دلائے اور وہ خرچہ مدعی متوفی مذکور کی جایداد متروکہ سے وصول کیا جائیگا۔

یا اگر عدالت مذکور کو مناسب معلوم ہو تو مدعا علیہ کی درخواست پر ساتھہ ایسی شرایط کے نسبت ادائے یا بعدم ادائے خرچہ جو مناسب جانے کوئی دوسرا حکم جو اوس کے نزدیک مناسب ہو قایم مقام جایز مدعی متوفی کو مقدمہ مین داخل کرلینے کے لیے یا واسطے کارروائی نالش کے بغرض تجویز اخیر نسبت امر متنازعہ کے یا اُن دونون اغراض کے لیے صادر کرے۔

تشریح - محض سرٹیفکٹ وراثت یا سرٹیفکٹ وصول دیون سے قابض اوسکا متوفی کا قایم مقام جایز نہ گردانا جایگا لیکن جب کہ شخص قابض کسی ایسے سرٹیفکٹ کا اوسکی رو سے قبضہ جایداد کا جو متوفی کی ہو حاصل کرے تو اسوقت وہ ایسا قایم مقام جایز متصور ہو سکتا ہے جسپر بابت ویسی جایداد کے ذمہ واری عاید ہو۔

یہ دفعہ اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہے جسمین ڈگری ہوگئی ہو (۲) نہ کارروائی اجراء ڈگری سے (۳)

کوئی شخص قایم مقام جایز — دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۲۵ زیر دفعہ ۳۶۵ مجموعہ ہذا۔

مدعی — اس مین اپیلانٹ بھی شامل ہے (۴) اگرچہ قایم مقامی قانونی کا کامل ہونا زیادہ اشخاص کو حاصل ہو لیکن از روئے دفعہ ہذا بغرض انسداد صدور حکم سقوط کے صرف یہ ضرور ہے کہ درخواست منجانب کسی ایسے شخص کے کیجائے جو قایم مقامی قانونی کا دعویدار ہو اگر دیگر رضامند نہون تو اُن کو مدعا علیہ بنایا جاوے (۵) نیز ڈگری جو بحق یا برخلاف ایک شخص مردہ کے صادر کیگئی ہو فی الواقعہ کالعدم نہین لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر وہ ڈگری صادر ہونے سے

(۱) نمبر ۹۷ ۱۸۹۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۰ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۴ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۰

(۲) دیسی درخواستوں کی میعاد سماعت کے لیے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ آرٹیکل ۱۷۱ (الف) اور دفعہ ۴ مجموعہ ہذا۔

پہلے فوت ہوجاے گو کہ مقدمہ کا خاتمہ کیا گیا ہو لیکن فیصلہ ابہی صادر نہ کیا گیا ہو تو اوس کے وارث کو قایم مقام بنایا جاوے ورنہ مدیون بخلاف فریق مردہ کے کوئی اپیل کر سکیگا اور اوسکی حق تلفی ہوگی (۱)، نیز دیکہو نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۰ و جلد ۵ صفحہ ۳۹۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۷۸۔

ہر مدعی یا مدعا علیہ کو حق اپیل بدون رضامند ہونے کسی فریق نالش کے حاصل ہے۔ اور محض یہ امر واقعہ کہ منجملہ چند اپیلانٹان کے ایک فوت ہوگیا ہے دیگر اپیلانٹان کے حق مین دربارہ کارروائی کرنے نسبت اپیل کے کوئی خلل نہین ڈالتا بشرطیکہ وہ ایسا کرنا پسند کرین۔ جہانکہ منجملہ چند اپیلانٹان (مدعا علیہم) کے ایک بعد ادخال اپیل کے لیکن قبل سماعت کے فوت ہوگیا اور درخواست دربارہ درج کرنے نام اوس کے وارث کو مسل مین بطور ایک اپیلانٹ کیگئی ہو جو بوجہ بعد از وقت دایر کیے جانے کے نامنظور کیگئی۔ ایک منجملہ رسپانڈنٹان (مدعیان) بہی مدوران سماعت اپیل فوت ہوگیا اور اوس کے وارث کی درخواست بہی جو بغرض اندراج نام تہی بربنا اسیوجہ کے نامنظور کیگئی اور جبکہ اپیل سماعت کے لیے پیش ہوا تو وہ بوجہ نقص فریقین خارج کیا گیا تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل کے لئے مناسب طریق یہ تہا کہ اپیل کی اس حد تک ساقط کیے جانے کا حکم صادر کرتی جہانتک کہ متوفی اپیلانٹ (مدعا علیہ) کا تعلق تہا اور بلحاظ دیگر باقیماندہ اپیلانٹان کی اپیل کو سماعت کرتی (۲) لیکن الہ آباد ہایکورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر ایک منجملہ چند اپیلانٹ کے فوت ہوجاوے اور اندر میعاد مقررہ کے کوئی کارروائی واسطے شامل مسل کرنے اوس کے قایم مقام قانونی کے نہ کیجاے تو اپیل ساقط ہوجاتا ہے (۳)۔

اپیل | احکام مصدرہ زیر فقرہ اول دفعہ ہذا کا اپیل نہین ہوسکتا (۴)، ہوسکتا ہے (۵)۔

میعاد | دیکہو مدہ ۱۷۵، (ب) ضمیمہ ۲، ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء۔

طریقہ کارروائی مدعی متوفی کی قایم مقامی کے بارہ مین نزاع ہونیکی صورت مین

دفعہ ۳۶۷۔ اگر نزاع اس امر کی پیدا ہو کہ قایم مقام جایز مدعی متوفی کا کون ہے تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ تا وقتیکہ وہ امر دوسری نالش مین تجویز نہ ہوجاے مقدمہ کو ملتوی رکہے۔ یا بوقت سماعت نالش یا پیشتر اس کے اس بات کو طے کردے کہ واسطے پیروی نالش کے کون شخص قایم مقام جایز مدعی متوفی کا تسلیم کیا جاے گا۔

(۱) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۱۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۲۲۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴۴ و جلد ۷ صفحہ ۲۸۶ و ۷۱۲۔
(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۹۶۔

دیکھو نمبر ۹۷ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹۰ و زیر دفعہ ۳۶۵ مجموعہ ہذا۔
نزاع زیر دفعہ ہذا ہونے کے یہ ضروری ہے کہ وہ مابین اُن اشخاص کے ہو جو متوفی کے قایم مقام ہونے کے دعویدار ہیں (۱) از روئے دفعہ ہذا ہر دو فریق متقابل کے المساوی طور قایم مقام قانونی مدعی متوفی کے مسل میں داخل نہیں ہو سکتے نہ بذریعہ ڈگری کے باہم اُن کے دعاوی مخالف کا فیصلہ ہو سکتا ہے (۲) جبکہ کوئی شخص مستدعا قایم مقام کئے جانے کا بعد ڈگری مدعی متوفی کی کرے اور ڈگری کو جاری کرانا چاہئے تو اوسکی درخواست سرسری طور پر منظور نہونی چاہیئے بلکہ سایل سے اوس کے استحقاق کا ثبوت لینا چاہیئے (۳) نیز دیکھو نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب رکارڈ زیر دفعہ ۳۶۸ مجموعہ ہذا۔

طریقہ کارروائی چند مدعا علیہم میں سے ایک کی وفات کی صورت میں یا ایک ہی مدعا علیہ ایک ہی باقی ماندہ مدعا علیہ کی وفات کی صورت میں

دفعہ ۳۶۸ ۔ اگر مقدمہ میں ایک سے زیادہ مدعا علیہ ہوں اور اُن میں سے کوئی قبل صدور ڈگری فوت ہو اور استحقاق نالش تنہا بمقابلہ مدعا علیہ یا مدعا علیہم زندہ کے قایم نہ رہے

اور نیز ایک ہی مدعا علیہ یا ایک ہی باقی ماندہ مدعا علیہ کی وفات کی صورت میں اگر استحقاق نالش کا قایم رہے۔

تو مدعی کو جایز ہوگا کہ عدالت میں درخواست باندراج نام اور پتہ اور سکونت اس شخص کے جسکو وہ بجائے مدعا علیہ متوفی مذکور کے بہ اظہار ہونے اوس کے قایم مقام جایز کے مدعا علیہ گردانا چاہتا ہے گذرانے۔

اس طرح کی درخواست گذرنے پر عدالت کو لازم ہے کہ مقدمہ کی مسل میں نام ویسے قایم مقام کا بجائے نام ویسے مدعا علیہ کے درج کرے۔

اور سمن بنام ویسے قایم مقام کے بحکم احضار بتاریخ معینہ مندرجہ سمن واسطے جوابدہی نالش کے صادر کرے۔

اور بعد اوس کے مقدمہ کی کارروائی اوسی طرح عمل میں آئیگی کہ گویا وہ ایسا قایم مقام آغاز مقدمہ سے مدعا علیہ گردانا گیا تھا اور مقدمہ کی پہلی کارروائیوں میں ایک فریق رہا تھا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جو شخص اس طور پر مدعا علیہ گردانا جاے وہ یہ عذر کر سکتا ہے کہ وہ مدعا علیہ

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۷۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۴۴ (۴) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۱ صفحہ ۱۰۔

سلہ دیسی ورثاء متوفی کی میعاد سماعت کیلیئے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ آرٹیکل ۱۷۱ (ب) اور دفعہ ۳ ایکٹ ہذا۔

متوفی کا قایم مقام جایز نہین ہے یا کسی اور طرحکی عذر داری مناسب حال اپنے بہ حیثیت اُس قایم مقامی کے پیش کرے۔

جب مدعی ایسی درخواست اُس میعاد کے اندر نکرے جو اوس کے لیے مقرر ہے تو نالش ساقط ہوجائیگی اِلّا اس صورت مین کہ وہ عدالت کے حسب اطمینان ثابت کرے کہ ویسی میعاد کے اندر درخواست نہ داخل کرنے کی کوئی وجہ کافی تھی۔

رہر متوفی مدعا علیہ کا قایم مقام جایز مجاز اِس بات کے درخواست کرنیکا ہوگا کہ متوفی مدعا علیہ کیجگہ آپسے مدعا علیہ بنایا جائے اور اس دفعہ کے احکام جہانتک کہ وہ موثر ہو سکین درخواست مذکور کی نسبت اور اُن کارروائیون اور نتیجون کی نسبت موثر ہونگے جو درخواست مذکور کی بنا پر وقوع مین آئین)

احکام دفعہ ہذا مقدمات زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند سے متعلق نہین ہین (۱) ایک نالش ڈسمس ہوئی مدعی نے اپیل کیا مدعا علیہ فوت ہوگیا اور اوسکی وفات کی اطلاع عدالت کو دیگئی لیکن مدعی نے کوشش وارث متوفی کو رسپانڈنٹ بنانے کی نہ کی اور ڈگری برخلاف جائداد مدعا علیہ کے دیگئی تجویز ہوئی کہ ڈگری منسوخ ہونی چاہیے اور کارروائی حسب دفعہ ہذا ہونی چاہیے (۲) مدعی نے الاکاک رہن کی نالش کی جو مدعا علیہ نمبر ۱ کے متوفی باپ کے نام تحریر کیا گیا تھا اور اس نے مدعا علیہ نمبر ۲ کو بطور مرتہن شکمی منجانب مدعا علیہ نمبر ۱ و قابض جائداد کے شامل مقدمہ کیا۔ مدعا علیہ نمبر ۱ فوت ہوگیا اور مدعی نے اندر میعاد کوئی کارروائی اوس کے قایم مقام قانونی کو فریق بنائے جانے کی نہ کی لیکن نالش بخلاف مدعا علیہ نمبر ۲ جاری رکھی گئی اور ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ ایک مرتہن شکمی تھا نہ کہ منتقل الیہ منجانب مدعا علیہ نمبر ۱ کے اس لیے شخص موخر الذکر کی وفات پر کوئی بنا مر دعوی بحق مدعی بخلاف مدعا علیہ نمبر ۲ باقی نہ رہا تھا اور نالش ساقط ہوگئی تھی (۳) اگر مدعا علیہ قبل ڈگری کے فوت ہوجائے اور بعد ازان ڈگری ہوجاوے تو وہ ڈگری جاری نہین ہوسکتی ہے (۴) اپیل | اگر اپیل مین رسپانڈنٹ فوت ہوجاوے تو وہی ضابطہ برتا جائیگا جو دفعہ ہذا مین ہے (۵) دیکھو نمبر ۱۹ ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ اور جب اوس کے قایم مقام کا نام درج مسل کیا جاوے تو پھر اپیل ساقط نہوگا (۶)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۵۶۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۹ (۴) کلکتہ لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۸۱ (۶) نمبر ۴ ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔

سنہ دفعہ ۳۶۸ کا اخیر فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالی ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۲ (۳) کی رو سے بڑھایا گیا۔

جبکہ منجملہ چندر سپانڈنٹان کے ایک فوت ہوجاوے تو اپیلانٹ کے لیے لازم ہے کہ اندر میعاد مقررہ متوفی کے قایم مقاماں کا نام درج مسل کرادے ورنہ اپیل ساقط ہوجاویگا (۱) اور جہاں کہ منجملہ چندر سپانڈنٹان (مدعیان) کے ایک فوت ہوجاوے اور کوئی درخواست اندر میعاد چھہ ماہ کے واسطے شامل مسل کرنے اوس کے قایم مقام قانونی کے نہ کیجاوے اور اس درخواست مین جو بالآخر کیگئی ہو ایک نادرست شخص بطور قایم مقام قانونی کے بیان کیا جائے تو اپیل بحق پسماندہ رسپانڈنٹان کے قایم نہین رہتا البتہ ان کے اور متوفی کے قایم مقام قانونی کے قایم مقام کے حق مین رہتا ہے (۲)

قایم مقام قانونی | جب کوئی رسپانڈنٹ یا مدعا علیہ فوت ہوجاوے اور اپیلانٹ یا مدعی کسی شخص کا نام بطور قایم مقام اوس کے درج کرنے کے واسطے درخواست دے اور ساتھہ ہی ایک اور شخص اس بات کی درخواست دے کہ قایم مقام متوفی کا مین ہون تو جج کو اس امر کی تحقیقات کرنی چاہیئے کہ در اصل کون دونون مین سے اوسکا قایم مقام ہے اگرچہ دفعہ ہذا مین کوئی صریح حکم ایسے معاملات کے متعلق متنازعہ کی صورت مین نہین ہے تاہم نفس شئے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بصورت ایسی تنازعہ کے عدالت کو اوس کے تصفیہ کا اختیار بذریعہ حکم درمیانی مقدمہ یا اپیل کی بابت کارروائی کرنیکی غرض سے حاصل ہوتا ہے (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۵۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۲۳ کا حوالہ دیا گیا اور نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب رکارڈ دیوانی ممیز کیا گیا) (۳) بصورت وفات ایک رسپانڈنٹ منجملہ چند کے عدالت اپیل کو چاہیئے کہ زیر احکام دفعہ ہذا کارروائی کرے اور یا تو اپیل کو بلحاظ اوس کے ساقط شدہ قرار دے اور بلحاظ دیگر رسپانڈنٹان کے کارروائی کرے یا یہ ہدایت کرے کہ متوفی رسپانڈنٹ کے قانونی قایم مقامان کا نام بجاے اوس کے مسل مین درج کیا جاوے (۴) اگر منجملہ چندر سپانڈنٹان کے دو فوت ہوجاوین جنکے مقابلہ مین استحقاق نالش یا اپیل کچھہ نہ ہو بلکہ بوجہ نہ شامل ہونے بطور مدعی اپیلانٹ کے مدعا علیہم رسپانڈنٹان بنائے گئے ہون تو اپیل ساقط نہین ہوجاتا (۵) جب کوئی شخص سوائے اس شخص کے جسکو اپیلانٹ نے ایسا قایم مقام ظاہر کیا ہو ظاہراً معقول وجہ پر رسپانڈنٹ متوفی کا قایم مقام ہونیکا دعوی کرے اور اس شخص کے حقوق کو جو متعلق جایداد متوفی کا ہو نقصان پہونچنا ممکن ہو تو عدالت کو حسب دفعہ ۳۲ چاہیئے کہ دعویدار کو بھی فریق اپیل کرے (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۰۰۔

اجرائے ڈگری | یہ دفعہ اجراے ڈگری سے متعلق نہین ہے (۷) اور نہ درخواست اجازت مفلسانہ سے (۸)

(۱) نمبر ۵۳ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ (۳) نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۹۲ع پنجاب رکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲ - (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۰۰ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۷۳ - (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۶۳

میعاد | دیکھو ضمیمہ ۲ عدد ۱۵۸ (ج) ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۰۔

وجہ کافی | دیکھو نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۳ع و نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۹۴ع و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۹۷ع پنجاب رکارڈ دیوانی

اعتراض اپیل دوم مین | جبکہ عدالت اپیل ماتحت کا حکم در بارہ ہستقاط کے فیصلہ اور ڈگری مین شامل ہو تو اوس کے متعلق بطریق اپیل دوم بنا رنہی ڈگری مذکور مناسب طور سے اعتراض کیا جا سکتا ہے (۱)

عورت فریق کے نکاح سے نالش ساقط نہوگی | **دفعہ ۳۶۹** - بباعث شادی کرنے مدعیہ یا مدعا علیہا کی نالش ساقط نہین ہوگی بلکہ باوجود شادی کے نالش کی کارروائی تا صدور تجویز جاری رہیگی اور جب کہ ڈگری مدعا علیہا کے اوپر ہو تو اسکا اجرا صرف اسی کے اوپر کیا جائیگا۔

اگر ایسا مقدمہ ہو جسمین قانون کی رو سے شوہر اپنی زوجہ کے دیون کا ذمہ دار ہو تو باجازت عدالت ڈگری کو شوہر پر بھی جاری کرنا جایز ہوگا اور اگر تجویز زوجہ کے حق مین صادر ہو تو بشرطیکہ شوہر قانون کے بموجب شئے ڈگری شدہ کے پانے کا مستحق ہو وہ ڈگری باجازت عدالت شوہر کی درخواست گذرنے پر جاری ہو سکتی ہے۔

ایک شخص پر نالش دایر ہوئی اور دوران نالش مین فوت ہوگیا اور اوسکی زوجہ مدعا علیہا بنائی گئی اور اس کے مقابلہ مین ڈگری صادر ہوئی اور اپیل سے بحال رہی درمیان فیصلہ ابتدائی اور اپیل کے اس نے دوسری شادی کرلی تجویز ہوئی کہ ڈگری اوس کے شوہر ثانی پر جاری نہین ہو سکتی (۲)

مدعی کا دیوالہ نکلنا یا بے استطاعت ہوجانا مانع نالش کب ہوگا۔ | **دفعہ ۳۷۰** - جب مدعی کی نالش کو اوسکا اسائینی یعنی تفویض دار یا رسیور یعنی مہتمم کو جو دفعہ ۳۵۱ کے بموجب مقرر کیا جائے بغرض فایدہ اوس کے قرضخواہون کے قایم رکھہ سکتا ہو اسکا دیوالہ نکلنا یا بے استطاعت ہوجانا مانع اوس نالش کا نہ ہوگا الا اس حالت مین کہ ویسا تفویض دار یا مہتمم نالش کی پیروی کرنے اور ضمانت خرچہ مقدمہ مذکور اندر اس میعاد کے جسکا عدالت حکم دے داخل کرنے سے انکار کرے

طریقہ کارروائی جبکہ تفویض دار پیروی نالش نہ کرے یا ضمانت نہ دے۔ | اگر تفویض دار یا مہتمم اوس نالش کی پیروی اور اندر میعاد معینہ حکم مذکور کے ویسی ضمانت کے ادخال مین تغافل یا انکار کرے تو مدعا علیہ مجاز ہے کہ بغرض ڈسمس ہونے نالش کے مدعی کے دیوالہ نکلنے یا بے استطاعت ہوجانے کی بنا پر درخواست دے اور عدالت کو جایز ہوگا کہ نالش ڈسمس کرکے مدعا علیہ کو بقدر خرچہ دلائے جو اوسکی جوابدہی مین اوسپر عاید ہوا ہو اور خرچہ مذکور کو بطور قرضہ ڈگری جایداد مدعی ثابت کرنا ہوگا۔

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۳ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۲۲-

یہ دفعہ صرف اُن مقدمات سے متعلق ہے جنکے دوران میں دیوالہ نکلنا یا بے استطاعت ہوجانا واقعہ ہو (۱) اُس میں یہ بیان نہیں ہے کہ تفویض دار یا اسائینی فریق مقدمہ بنایا جاوے جیسا کہ بحالت فوت ہونے فریق مقدمہ بنانا مذکور ہوا ہے لیکن عملدرآمد ہندوستان میں یہ ہے کہ وہ شامل کیا جاتا ہے (۲) دفعہ ہذا اُس صورت سے متعلق نہیں ہے جہانکہ صرف ایک درخواست واسطے دیوالیہ قرار دیئے جانے مدعی نالش کے کیگئی ہے اور حکم سپردگی صادر کیا گیا ہو۔ مگر کارروائیات بعدمین کالعدم قرار دیگئی ہوں اور فریق مذکور دیوالیہ قرار نہ دیا گیا ہو (۳) اگر کوئی غلط حکم حسب دفعہ ہذا صادر ہوجاوے تو برطبق درخواست مدعی اوسکی ترمیم ہوسکتی ہے (۴)

| ساقط ہونے یا ڈسمس ہونے کا اثر |

دفعہ ۳۷۱۔ جب کوئی نالش اس باب کے بموجب ساقط ہوجاوے یا ڈسمس کیجاوے تو کوئی نالش جدید اُسی بنا ے دعوی پر رجوع نہ ہوسکیگی

| حکم سقوط یا ڈسمسی کی منسوخی کی درخواست |

لیکن جو شخص مدعی متوفی یا دیوالیہ یا بے استطاعت کا اپنے تئیں قائم مقام جائز ہونے کا دعوی کرتا ہو مجاز ہوگا کہ واسطے صدور حکم منسوخی حکم سقوط یا ڈسمسی مقدمہ کے درخواست دیوے اور اگر ثابت کیا جاوے کہ وہ کسی وجہ کافی کے سبب سے نالش میں پیروی نہ کرسکا تو عدالت حکم سقوط مقدمہ یا حکم ڈسمسی کو منسوخ کرے ایسی شرائط پر جو اوسکو خرچہ کے دلانے یا نہ دلانے کی نسبت مناسب معلوم ہوں۔

اگر نالش مدعی جو دیوالیہ نہ قرار دیا گیا ہو مگر درخواست دیوالیہ کیگئی ہو اور حکم سپردگی صادر کیا گیا ہو زیر دفعہ ہذا بوجہ عدم حاضری مدعی یا افیشل اسائینی کے خارج ہوجاوے تو دفعہ ۱۰۳ متعلق ہوسکتی ہے (۵) یہ دفعہ صرف اُن مقدمات پر محدود ہے جنمیں مدعی فوت ہوجاوے یا دیوالہ یا بے استطاعت ہوجاوے فیصلہ خرچہ کے ادا کرنے پر عموماً منسوخ کیا جائیگا (۶) دفعہ ہذا اُس مقدمہ سے متعلق نہیں جسمین کہ مدعا علیہ یا رسپانڈنٹ فوت ہوجاوے (۷) لیکن اب دیکھو دفعہ ۵۰۰ مجموعہ ہذا۔ ایڈمنسٹر جنرل سمن بغرض تازہ کرنے نالش کے جاری کراسکتا ہے (۸)

| بنا ے دعوی |

دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۲ زیر دفعہ ۳۶۱ مجموعہ ہذا۔

| نالش جدید |

درحالیکہ یہ قرار دیا گیا تھا کہ نالش سنہ ۱۸۶۶ء میں بوجہ عدم پیروی بجانب قائم مقام متوفی کے

(۱) لا جرنل کوئینز بینچ جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۳ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۰۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۱۳ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰۳ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۷۴

سقوط کی درخواست کی میعاد سماعت کیلئے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مد ۱۷۱ و ج ۱ اور ما قبل کی دفعہ ۹۸ کو۔

سبب دفعہ ۱۰۲ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء ساقط ہوگئی تو دفعہ ہذا نالش جدید کی جو کسی بناء دعوی پر سنہ ۱۸۷۷ء میں دایر ہوئی مانع نہیں ہے (۱)

دفعہ ۳۷۲ – اور صورتون مین جو نالش کے دوران مین کسی حق کے منتقل یا پیدا یا دراثنا حاصل ہونے کی ہون جایز ہے کہ

طریقہ کارروائی دوران نالش مین انتقال حق کی صورت مین

عدالت کی اجازت سے جو جملہ فریقین مقدمہ کی رضامندی سے یا بعد اطلاع تحریری کی تعمیل کرنے کے بعد اور ان کے عذرات کی سماعت ہونے پر اگر کچھہ ہون دیگئی ہو نالش مذکور اس شخص کی طرف سے یا اوس کے مقابلہ مین جسکو ویسا حق پہونچا ہو بشمول یا بعوض اوس شخص کے جس کی ذات سے حق مذکور منتقل ہوا ہو جیسی کہ صورت ہو مقدمہ کی مقتضی ہو جاری رکھی جاوے۔

اور صورتون مین – اس سے یہ مراد ہے کہ بجز ان مقدمات کے جو دفعہ مقدم مین بیان ہوئے ہین (۲)، دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷ – مثلاً ایسا مقدمہ جسمین قایم مقام رسپانڈنٹ بعد مین مرجاوے (۳)، یا جسمین وہ شخص جسکو حق مذکور پہونچا ہو نالش مین ایسی زمرہ کا فریق ہو جسکی ذات سے حق مذکور منتقل ہوا ہو (۴)،

فریق مقدمہ – تمام اشخاص جنکو جایداد مین بدوران مقدمہ حق پیدا ہو مثلاً خریدار یا قایم مقام بطور فریق کے زیادہ کئے جانے چاہئین (۵)، لیکن وہ افیشل اسائنی لکارروائیات دیوالہ جو اس نالش سے پہلے بنا ہو جو بخلاف دیوالیہ کے دایر کی گئی ہون زیر دفعہ ہذا فریق نہین بنایا جاسکتا (۶)، اور خود اپنی درخواست پر یا برطبق درخواست یکے از فریقین کے جو پہلے سے شامل مسل ہون ایزاد یا تبدیل کئے جاسکتے ہین (۷)، چونکہ ڈگری زیر دفعہ ۸۸ – ایکٹ انتقال جایداد قطعی نہین ہوتی تاوقتیکہ ایک حکم زیر دفعہ ۸۹ – ایکٹ مذکور حاصل کیا جائے لہذا ایسی ڈگری کا منتقل الیہ ڈگری کو ان تمام ذمہ داری ہاے کے تابع حاصل کرتا ہے جو کہ مسئلہ دوران مقدمہ کے اطلاق سے پیدا ہون اور وہ زیر دفعہ ہذا اس اپیل مین فریق بنایا جاسکتا ہے جو کہ اوس کے انتقال کنندہ کے برخلاف دایر کیا گیا ہو لیکن وہ مجاز نہین ہے کہ کوئی ایسا عذر اوٹھا دے (مثلاً عذر میعاد) جو کہ اسکا انتقال کنندہ نہ اوٹھا سکتا ہو (۸)، مدعی نے قبضہ کا دعوی کیا مدعا علیہ نے زبانی رہن کا عذر کیا حاکم ابتدائی نے مدعا علیہ کے حق مین فیصلہ کیا لیکن ڈویزنل کورٹ نے منسوخ کیا اسپر مدعا علیہ نے

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ – (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۳۷ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۱۰ – (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۰۹ – (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۲۳ – (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۴۳ – (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۵ –

(۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۳ –

چیف کورٹ مین اپیل کیا دوران اپیل مین مدعا علیہ نے مدعی پر اراضی کے حق شفع کا دعوی کیا اور ڈگری پائی اپیل کی سماعت پر مدعی نے عذر کیا کہ اس مین اسکا کوئی حق باقی نہین ہے اور اس کے تمام حقوق بذریعہ ڈگری شفع مدعا علیہ کو پہونچ گئے ہین اسواسطے فیصلہ کے لیئے اب کچھہ باقی نہین ہے قرار پایا کہ یہ عذر صحیح نہین ہے مدعا علیہ کے لیئے یہ امر ضروری تہا کہ اس سوال کی نسبت ایک فیصلہ حاصل کرے کہ آیا وہ زمین پر حق گرفت بحیثیت مرتہن رکھتا ہے یا نہین کیونکہ اسکا اثر اس رقم پر پڑیگا جو اُسے بطور شفع ادا کرنی پڑی (۱) دوران مقدمہ شفع مین سے کسی دیگر نے اس بیع کی نسبت مرتہن مدعا علیہم پر ڈگری حق شفع حاصل کی تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی کی نالش جسکا دعوی دخلیابی جایداد مبیعہ بنام بایع ہے اور تا انفصال نالش ہذا حق بایع بروئے ڈگری کے جو نالش مرجوعہ بر سہ شخص مندرجہ صدر مین صادر ہوئی تہی اُن اشخاص کو پہونچا تہا پس نامبردگان مناسب طور پر فریق نالش ہذا حسب دفعہ ہذا بنائے گئے تہے (۲)

انتقال حق | الفاظ "انتقال حق" مندرجہ دفعہ ہذا کا مراد صرف انتقال بوجہ وفات ہی نہین ہے بلکہ وہ اُس صورت سے بہی متعلق ہے جسمین بدوران نالش مرجوعہ مہتمم علاقہ مواخذہ دار چہوٹا ناگپور کے جایداد اس کے اہتمام سے واگذار کیجا کر مالکان کے حوالہ کیگئی ہو ایسی صورت مین وہ اشخاص جو اپنے آپ کو علاقہ کے مالکان بیان کرین مجاز ہین کہ درخواست واسطے مدعیان بنائے جانے کے بجائے مہتمم مذکور کے گذرانین (۳)

دوران مقدمہ | یہ دفعہ متعلق اُس مقدمہ سے بہی ہے جبکہ ایک مدعا علیہ پیشتر ڈگری کے نالش تقسیم مین فوت ہوجائے (۴) دفعہ ہذا انتقال استحقاق بدوران اپیل سے اسیطرح متعلق ہے جسطرح کہ انتقال استحقاق بدوران نالش سے متعلق ہے (۵) جبکہ نالش بعدم پیروی مین خارج ہوجاوے اور بعد ازان مدعی فوت ہوجاوے تو اس کے ورثا حسب دفعہ ہذا درخواست کرسکتے ہین (۶) دفعہ ہذا اس مقدمہ سے متعلق نہین ہوتی جہانکہ انتقال استحقاق مابین اُس وقت کے جبکہ ڈگری صادر ہوئی ہو اور اُس وقت کے جبکہ ڈگری مذکور کی ناراضی سے اپیل دایر کیا گیا ہو وقوع مین آیا ہو (۷) اور جبکہ ڈگری کے بعد انتقال کیا جاوے (۸) اور جبکہ اخیر حکم صادر ہوا ہو (۹) لیکن دیکہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۱ زیر عنوان فریق مقدمہ دفعہ ہذا اُن اجرائے ڈگریات سے متعلق نہین ہے جو منجانب ڈگریدار منتقل ہوئی ہین عدالت پر یہ لازمی نہین ہے کہ منتقل الیہ ڈگری کا نام واسطے اجرائے ڈگری کے قایم کرے (۱۰) لیکن جب کوئی

(۱) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۲) نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۷۱ - (۴) کلکتہ لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۰۹ - (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۱ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰ - (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۶ - (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۸۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۹۷ - (۹) کلکتہ لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۶۹ - (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۷ -

ڈگری فروخت ہوا اور اوسکی فروخت تسلیم نہ کیجاوے تو مدیون استحقاق خریدار کی نسبت بحث نہین کرسکتا (۱)
ایک ہندو بیوہ نے اپنا جزو استحقاق مقدمہ بکر کے ہاتھ فروخت کیا اور بعد ڈگری فوت ہوئی تجویز ہوئی کہ بکر نے
صرف استحقاق حین حیاتی بیوہ کا خرید کیا اور وہ ڈگری کو جاری نہین کراسکتا (۲) دفعہ ہذا اور دفعہ ۳۶۱ صرف
مدعی اور مدعاعلیہ سے متعلق ہے نہ کہ مدیون ڈگری سے (۳)

سرٹیفکٹ عدالت | بصورت وفات ایک رکن خاندان مشترکہ اہل ہنود تابع متاکشرا کے پسران کے لئے
ضروری نہین ہے کہ سرٹیفکٹ وراثت بغرض پیروی نالش حاصل کرین (۴)

اپیل | ہوسکتا ہے (۵) اپیل اس حکم کی ناراضی سے جسکے روسے ایک درخواست زیر دفعہ ہذا در بارہ
شامل مسل کئے جانے بطور قایم مقام ایک فریق متوفی کے نامنظور کیگئی ہو اور بناراضی ڈگری کے ہوسکتا ہے (۶)
اور بناراضی اس حکم کے بھی جسکے روسے ایک درخواست بنابر شامل کئے جانے منتقل الیہ کے بجائے مدعی یا علاوہ
مدعی کے نامنظور کیگئی ہو ہوسکتا ہے (۷) اور بناراضی حکم منظوری درخواست مشعر اندراج نام کے بھی اپیل
ہوسکتا ہے (۸) وایس ڈگریدار جس نے ڈگری کو بدوران متدائرہی اپیل بناراضی ڈگری مذکور قرق کرایا ہو مستحق نہین
ہے کہ اپیل مذکور مین زیر دفعہ ہذا اور زیر دفعہ ۵۸۲ فریق رسپانڈنٹ بنایا جاوے (۹)

میعاد | دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۷۰۔

اختیار عدالت درخصوص بڑہانے اُس میعاد سماعت کے جو بعض درخواستوں کے لئے مقرر ہے | **دفعہ ۳۷۲[۱] (الف)**۔ ہند کے ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۵ کے احکام جو اپیلوں سے متعلق ہین اُن درخواستوں سے متعلق ہونگے جو حسب دفعات ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۸ و ۳۷۱ و ۳۷۲ گذرانی جائین۔

(۱) ویکلی رپورٹ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۱۳۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۔
(۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴۔
(۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۱۲
(۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۵۱۔
(۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۰۔
(۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۲۔
(۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۱۔
(۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۔

[۱] دفعہ ۳۷۲ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۲ (۴) کی روسے بڑہائی گئی ہے۔

بائیسوان باب

بازدعوےٰ اور تصفیہ نالشات

یہ اختیار کہ مدعی نالش سے بازدعویٰ دیکر پھر نئی نالش رجوع کرسکتا ہے

دفعہ ۳۷۳ - اگر کسی وقت بعد ارجاع نالش مدعی کی درخواست پر عدالت کو اطمینان ہو کہ (الف) نالش بوجہ کسی سقم ضابطہ کے ساقط ہوجائیگی (ب) یا اس بات کے وجوہ کافی ہین کہ اوسکو نالش سے بازدعوے دینے یا جزو دعویٰ سے باز آنے کی اجازت باختیار رجوع نالش جدید کے بابت شئی متنازعہ نالش مذکور کے یا بابت جزو متروکہ کے دیجاوے تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ بقید ایسی شرائط کے جو درباب ادا یا عدم ادائے خرچہ کے مناسب سمجھے اجازت دے۔

اگر مدعی بلاحصول ویسی اجازت کے نالش سے دست بردار ہو یا جزو دعویٰ سے اپنے باز آئے تو وہ اُس خرچہ کا ذمہ وار ہوگا جو عدالت دلاوے اور اوسکو بابت شئی دعویٰ یا اوس کے جزو مذکور کے نالش جدید کرنیکا اختیار نہ رہیگا۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے عدالت کو یہ اجازت دینے کا اختیار نہین ہے کہ چند مدعیون مین سے ایک بلا مرضی دوسرون کے بازدعوے دے۔

عدالت اپیل بھی نالش سے دست برداری کی اجازت باختیار مجدداً رجوع نالش کے دیسکتی ہے (۱) لیکن دفعہ ہذا مقدمات زیر ایکٹ ۱۸۵۹ء سے متعلق نہین ہے (۲) تاثیر ضمن سوم دفعہ ہذا تا کہ باقی شریک مدعیان کی رضامندی ایک مقدمہ کے قایم کرنے مین حاصل ہو ایک شرط جایز استعمال اوس اختیار کی ہے جو ضمن اول مین ایسے مقدمہ مین عطا کیا گیا ہے جہان کئی ایک مدعیان ہون لیکن ضمن سوم ضرور ہے کہ متعلق احکام مجموعہ ہذا نسبت فریقین و ترتیب نالش کے پڑہا جاوے لہذا جہانکہ ایک حکم بموجب ضمن اول بخلاف ورزی ضمن سوم کے صادر کیا جاوے اور وہ ایسا حکم ہو جو کہ کارروائی مابعد مین بلا اختیار صادر کیا گیا ہو اور جہانکہ یہ دادرسی کیگئی ہے کہ حکم

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۲ و مور انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۳ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۷ و جلد ۷ صفحہ ۱۶۴ و مدراس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۸ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۱۴ و ۴۲۸

سے یہ باب مقصلات کی عدالتہای مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۵ ضمیمہ دوم۔

مذکور بخلاف ایک فریق مقدمہ ابتدائی کے اثر پذیر ہو مسترد کیا جاویگا (۱)،

اجازت دیجاویگی

دستاویز مناط دعویٰ رجسٹری کرانیکا مدعی خواستگار رہا اس لئے اجازت دی گئی (۲)، اور اس حالت مین بھی جبکہ مدعی میعاد مقررہ عدالت کے اندر شہادت پیش نہین کر سکتا تھا (۳)، یا جبکہ عدالت اول نے ضروری شہادت غلط اور بیضابطہ طور پر منظور کی (۴)، یا جبکہ مقدمہ حصہ سدی کا ہوا اور بہترین شہادت پیش نہ ہوئی (۵)، اور جب کہ نمونہ نالش خراب ہو (۶)، اور جبکہ جزو کا دعویٰ لیا گیا ہو (۷)، اور منجملہ چند مدعیان کے ایک مدعی کو بلا اختیار ارجاع نالش دیگر کے بدون رضامندی دیگر شریک مدعیان کے دیجا سکتی ہے (۸)، مدعی کو اپنی درخواست دست برداری کے واپس لینے کا اسوقت تک اختیار ہے جب تک کہ حکم قطعی اسپر صادر نہو (۹)، جب مکان واگذار ہوگیا تو مدعیہ نے باز دعویٰ دیدیا جدید قرقی پر جدید دعویٰ ہو سکتا ہے (۱۰)،

اجازت نہین دی گئی

بغیر اجازت عدالت کے مدعی دست برداری نہین کر سکتا (۱۱)، اگر مسل سے اجازت ظاہر نہو تو تجویز ثانی کی درخواست کرنی چاہیئے (۱۲)، جب مقدمہ سپرد ثالثان ہو جاوے تو اجازت وقت دست برداری کے نہین دیجا سکتی (۱۳)، جب کہ نالش اجازت سے رجوع کیجاوے تو اجازت اسوقت زائل ہو جاتی ہے اور اگر وہ با جازت مجدداً ارجاع نالش بر بنائے اسی بنار دعوی کے واپس کیجاوے تو بر طبق درخواست حصول اجازت ارجاع نالش کے اجازت سے انکار کیا جا سکتا ہے (۱۴)،

اجازت حاصل نہین کیگئی

(الف) نے ایک نالش واسطے استقرار حق نیلام کرنے بعض جایداد بایفائے ایک ڈگری برخلاف (ب) کے رجوع کی مگر بدون حصول اجازت برائے جدید نالش کے دست بردار ہوا ازان بعد ایک نالش واسطے استقرار حق نیلام کرنے اسی جایداد کے بایفائے ایک دوسری ڈگری برخلاف (ب) کے رجوع کی تجویز ہوئی کہ نالش دوم ممنوع نہین ہے (۱۵)، لیکن اگر بلا حصول اجازت مجدداً ارجاع نالش کے نالش اول واپس لے لی جاوے اور دوسری نالش اسی بنائے دعویٰ پر دایر کیجاوے تو وہ قایم نہین رہ سکتی (۱۶)، پس جس حال میں کہ مدعی و مدعا علیہ باہم راضی نامہ کر کے عدالت مین بالاشتراک درخواست

(۱) نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۲) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۱۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۰ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۳ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۴ (۷) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۸) کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۳۲ - (۹) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۶۶ - (۱۰) نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۱۱) مدراس رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۵ - (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ (۱۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۶۰ - (۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۳ - (۱۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶ - (۱۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۵ -

کردین کہ نالش خارج کردیجائے اور عدالت حکم اخراج نالش صادر کردے اور شرائط صلحنامہ کو ڈگری مین درج نکریں اور نہ اونکی تعمیل کیجائے تو مدعی بعد مین پہر اوسی بنائے دعوی پر نالش رجوع نہین کرسکتا کیونکہ اسکی نسبت یہ متصور کیا جانا چاہیئے کہ اوس نے نالش کو بدون حصول اجازت مجددًا ارجاع نالش کے واپس لیا ہے (۱)

تعلق دفعہ | یہ دفعہ نالشات لگان سے بہی متعلق ہے (۲) لیکن دیکہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۵ دفعہ ہذا کا رروائیات اجرائے ڈگری سے متعلق نہین ہے (۳) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۱۶ نہ درخواست ہائے حصول پروبیٹ زیر ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۵ء سے (۴)

خرچہ | مدعی نالش سے با جازت ارجاع نالش جدید بادائے خرچہ مدعا علیہ نالش سے دست برداری کرسکتا ہے[5] بصورت عدم حصول اجازت کے وہ خرچہ کا ذمہ دار ہوگا (۶)

نمونہ حکم | جو حکم اجازت حسب دفعہ ہذا صادر ہو اس سے مقدمہ ڈسمس نہونا چاہیے بلکہ یہ لکہنا چاہیئے کہ مدعی کو اجازت دست برداری مقدمہ اس اختیار سے دی گئی کہ وہ مقدمہ ثانی اسی امر کی بابت رجوع کرے[7] اور جبکہ نالش ڈسمس کیگئی تو فیصلہ اپیل پر منسوخ کیا گیا (۸)

اثر حکم | جب مقدمہ مین مدعی کو اجازت باز دعوی مقدمہ کی اس نظر سے دیگئی ہو کہ وہ نالش جدید بشمول اس دعوی کے جو متروک ہوگیا تہا دائر کرے تو ایسی نالش کی نسبت یہ سمجہا گیا کہ دفعہ ۴۳ ایکٹ ہذا اس سے متعلق نہین (۹) اور اجازت کا اثر یہ ہے کہ فریقین کی پہلی حیثیت بحال رہی تہی گویا کہ کبہی نالش رجوع بہی نہین کیگئی (۱۰)

اعتراض | جہانکہ حسب فقرہ اول دفعہ ہذا معہ اجازت مجددًا ارجاع نالش کے دعوی سے دست برداری کیجائے تو اس دست برداری کا اثر فریقین کو ایسی حالت مین رہنے دینے کا ہے جس مین کہ وہ اس صورت

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۰۶ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۱ (۳) نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب رکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۵ - اور مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۱ منسوخ کیا گیا و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴ - اور دیکہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۹ و ۳۹۲ جسمین فیصلہ منسوخ شدہ کی پیروی کی گئی تہی (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۵۸ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴۶ - (۶) مدراس رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲۲ - (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ - (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴۶ و نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۳ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۳ -

ہین ہوتی جبکہ دعویٰ بالکل رجوع نہ کیا جاتا۔ اگر حسب دفعہ ہذا کوئی وجہ بابت دعویٰ دیگر کی نہ ہو اور بار دعویٰ دیا جاوے تو نالش مابعد مین اسپر اسوجہ پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ حکم مذکور بلا اختیار صادر کیا گیا تھا گو اسکا کوئی اپیل نہ کیا گیا ہو اس لیئے وہ نالش حال کا مانع نہین ہے (۱)

چند مدعیان چند مدعیان متخیلہ ضمن اخیر وہ مدعیان ہین جنہین حق کسی ایسی دادرسی متدعوبہ کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہو کہ وہ موجود تھی خواہ مشترکاً یا منفرداً یا بصورت تبادل ایک ہی بنائے دعویٰ کی نسبت (۲)

عملدرآمد بغرض نوٹس دینے فریق ثانی کے حکم نہین ہو سکتا ہے (۳)

اسٹامپ دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۵۔

اپیل کوئی اپیل نہین ہو سکتا (۴) خلاف اسکے دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱۱ ایک حکم زیر دفعہ ہذا جسکے روسے ایک نالش مع باختیار مجدداً ارجاع نالش کے دست برداری کی اجازت دیگئی ہو حسب منشا دفعہ ۲۔ ایک ڈگری نہین اور وہ قابل اپیل نہین لیکن اگر ایسے حکم کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو اور عدالت اپیل ماتحت حکم مذکور کو منسوخ کر کے نالش کو خارج کر دے تو عدالت اپیل کا حکم ایک ڈگری ہے اور وہ قابل اپیل ہے (۵)

نگرانی ہو سکتی ہے (۶)

قانون تمادی ایام مین نالشات سابق سے کوئی خلل واقع نہ ہوگا **دفعہ ۳۷۴** - ہر نالش جدید مین جو باجازت دفعہ اخیر مرقومہ الفوق کے دایر ہو مدعی پابند قوانین تمادی ایام[1] کا اُسی طرح ہوگا کہ گویا نالش سابق دایر نہ ہوئی تھی۔

رفعدادنالش **دفعہ ۳۷۵** - اگر تصفیہ کسی نالش کا کسی طور کے جایز مصالحہ یا رفعداد سے کلاً یا جزءً ا ہو جائے یا مدعا علیہ مدعی کو نسبت کل یا جزو شئے متنازعہ نالش کے راضی کر دے تو اسطرح کا مصالحہ یا رفعداد یا راضی نامہ تحریری ہوگا اور عدالت اوس کے مطابق ڈگری صادر کریگی جہانتک کہ اُس نالش سے علاقہ ہو اور ویسی ڈگری جہانتک اسکو اُس قدر شئے متنازعہ نالش سے تعلق ہو جس سے ایسا مصالحہ یا رفعداد یا تصفیہ تعلق رکھتا ہے ناطق ہوگی۔

---

[1] ملاحظہ طلب ہند کا ایکٹ میعاد نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء۔ (۱) نمبر ۱۴۷ ۱۸۸۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۲) نمبر ۹۳ ۱۸۸۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱۱ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۸ صفحہ ۹۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۲ و ویکلی نوٹس ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۹۲ و جلد ۱۸ صفحہ ۳۲۲ - (۶) ویکلی نوٹس ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۶۹۔

دفعہ ہذا کا برداُیات زیر دفعہ ۴۳ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء پر حاوی نہین ہے (۱) دفعہ ہذا کا منشا اُن مقدمات پر حاوی ہوتے کا ہے جہانکہ فریقین مین بعد اقرار صلحنامہ کے پھر تنازعہ ہوجاے عدالت ابتدائی کو اختیار ہے کہ ایک مزید تنقیح نسبت فیصل کرنے اس امر کے قایم کرے کہ آیا ایک جایز صلحنامہ مابین فریقین کے بعد رجوع نالش عمل مین آیا ہے (۲) جبکہ ایک مقدمہ زیر تجویز مین ایک راضی نامہ بغیر کسی شرط کے کیا گیا ہو تو کسی فریق کو بھی اپنی رضامندی پھیر لینے کا اختیار نہین ہوتا جبکہ دوسرا فریق عدالت کو راضی نامہ زیر دفعہ ہذا قلمبند کرنے کے لئے تحریک کرے (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۰ -

جایز لفظ جایز کا تعلق شے متدعویہ یا شرائط راضی نامہ سے ہے نہ فریق راضی نامہ پر اوسکی رضامندی کی خاصیت سے بنابرین کسی اقرارنامہ یا راضی رجوان اشخاص کے مابین جایز ہو جنہون نے اُسے فی الحقیقت تحریر کیا ہو) کی صورت مین اسوجہ سے فرق نہین آجاتا کہ اُن کو یا اُن مین سے بعض کو شرکا یان دعویداران مین سے اُن اشخاص کے پابند کرنیکا اختیار نہ تھا جو حاضر عدالت نہ تھے گو نالش کنندگان مذکور کے اُن افعال کے پابند ہو سکین (۴)

کلاً یا جزاً عدالت صرف اس صلحنامہ کے نفاذ کی صورت مین حسب دفعہ ہذا پابند ہو سکتی ہے جو ایسا ہو کہ اس سے کلاً یا جزاً نالش کا تصفیہ ہوتا ہو اور جو معاملات کہ نالش سے باہر ہون اگر وہ صلحنامہ مین داخل کئے جاوین تو انکا اسطرح پر نفاذ نہین ہو سکتا لیکن عدالت جو عطا کرنے ڈگری ہے اس بنا پر انکار کرے کہ صلحنامہ مین امور خارج از نالش داخل ہین وہ ایک ڈگری بترمیم صلحنامہ مجوزہ کے نہین صادر کر سکتی بلکہ ضرور ہے کہ وہ فریقین کو نالش مین کارروائی جسطرح پر کہ انکو مشورہ دیا جاوے کرنے دے (۵)

ایک اقرارنامہ حسب دفعہ ہذا خلاف قانون قرار دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس مین مدعا علیہ کو ایک ایسی رقم کے ادا کرنے پر مجبور کیا گیا ہو کہ جو از روئے قانون وصول نہین کیجا سکتی ہے (۶)

اختیار عدالت زیر دفعہ ہذا عدالت کو اس امر کے فیصل کرنیکا اختیار ہے کہ آیا اقرارنامہ درباره تصفیہ نالش جو سپرد ثالثان کیا گیا فی الواقعہ کیا گیا تھا اور اگر اسکا اطمینان ہو جاوے کہ وہ تحریر کیا گیا ہے تو وہ اُسے قلمبند کریگی اور یہ امر کہ آیا امر مذکور کا فیصلہ برطبق بیان حلفی یا زبانی شہادت کے کیا جانا چاہیے بالکل عدالت کے اختیار تمیزی کے اندر ہے (۷) جہانکہ ایک فریق نالش ایک مبینہ اقرارنامہ یا راضی نامہ کی نسبت تنازعہ کرے جو کہ اُسپر

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۶ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۹۴ - (۳) نمبر ۱۰۲ ۱۸۸۱ء پنجاب کارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۰۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ (۴) نمبر ۹۴ ۱۸۹۵ء پنجاب کارڈ دیوانی - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۰ - (۶) نمبر ۱۰۴ ۱۸۸۱ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۳۰ -

قابل پابندی ہو تو عدالت کو چاہیئے کہ اپنا اطمینان بذریعہ شہادت کے اس امر کی نسبت کرے کہ اقرارنامہ یا راضینامہ مذکور جایز ہے اور کہ اوسکی شرائط پر فریقین نالش نے رضامندی ظاہر کی تھی قبل اسکے کہ وہ زیر دفعہ ہذا اُسے قلمبند کرے یا اوس کے مطابق ڈگری صادر کرے (۱) درحالیکہ فریقین نالش نے بروے ایک اقرارنامہ کے نالش کے امر متنازعہ کا تصفیہ کیا ہو تو عدالت بذریعہ ایک حکم مصدرہ نالش زیر دفعہ ہذا کو یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ اقرارنامہ مذکور قلمبند کیا جاے اور ایک ڈگری اوس کے مطابق صادر کر سکتی ہے خواہ یکے از فریقین اقرارنامہ مذکور پر معترض ہو (۲)

برخلاف اُن اشخاص کے جو شامل نہین ہوے

ایک نالش تقسیم مین ایک صلحنامہ باہم جملہ فریقین کے بجز مدعا علیہ نمبر ۷ کے ہوا اور ایک ڈگری حسب شرائط صلحنامہ مذکور حاصل کیگئی اجراے ڈگری مین مدعا علیہ مذکور بیدخل کیے گیے اور اس نے ایک عرضی عدالت مین اس عذر سے پیش کی کہ ڈگری کی پابندی اسپر لازم نہین ہے تجویز ہوئی کہ جو عذر مدعا علیہ نے پیش کیا اوسکی تحقیقات حسب دفعہ ۲۴۴۔ ایکٹ ہذا کے ہونی چاہیئے (۳)

کون صلحنامہ کر سکتا ہے

کونسل کو جو کوئی فریق مقرر کرے تو محض اس تقرر سے اختیار راضی نامہ کرنیکا مقدمہ مین حاصل ہوتا ہے کسی مزید اختیار عطا کرنیکی ضرورت نہین ہے اور جب تک کہ اوسکی موقوفی کی اطلاع فریق ثانی کو نہ دیجاوے اور وہ موقوف نہ کیا جاوے اوسکو ایسا اختیار قایم رہتا ہے (۴) لیکن پنجاب چیف کورٹ نے تجویز کیا ہے کہ وکیل مجاز نہین ہے کہ بدون صریح اختیار منجانب موکل کے اس صلحنامہ سے پابند کرے (۵)۔ ولی نابالغ صلحنامہ نہین کر سکتا تاوقتیکہ وہ نابالغ کے واسطے مفید نہو (۶) نیز دیکھو نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ منجملہ فریقین کارروائی عدالتانہ کے ایک فریق محض یہ اقرار کہ دوسرے فریق کے حلف کا پابند ہوگا بنفسہ کچھہ تصفیہ مقدمہ کا نہین ہے اگر معاملہ مندرجہ اقرارنامہ بطور وجوہ فیصلہ کے کافی ہے تو تجویز صادر کیجا سکتی ہے کیونکہ اس حالت مین وہ قطعی شہادت بموجب ایکٹ حلف کے ہوگی (۷)

ڈگری مطابق راضی نامہ

الفاظ دفعہ ہذا امریہ ہین اور کوئی عدالت ایک جایز اقرارنامہ یا راضی نامہ کے قلمبند کرنے اور مطابق راضی نامہ مذکور کے ڈگری صادر کرنے سے اسوجہ پر انکار نہین کر سکتی کہ اوسکی راے مین وہ ایک فریق کے حق مین بہت مفید ہے (۸) قبل اسکے کہ کوئی عدالت کسی راضی نامہ کے مطابق ڈگری صادر

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۱۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۹۰۸ اجلاس کامل (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۷۳۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۲۔ (۵) نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۸۷۔ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۵۶۔ (۸) انڈین لارپورٹ بمبے جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۸

کر سکے یہ ضروری نہیں ہے کہ کل فریقہائے راضی نامہ اس عدالت کے سامنے اوسکی نسبت رضامندی ظاہر کرین اور اگر کوئی فریق راضی نامہ اسکی نسبت رضامندی ظاہر کرنے سے اسوقت انکار کرے جبکہ وہ عدالت مذکور کے روبرو پیش کیا جائے تو عدالت کو اس امر کا اختیار ہے کہ وہ اس امر کے متعلق تحقیقات کرے کہ آیا کسی اور جگہ رضامندی ظاہر کیگئی ہے یا نہین اور کہ عدالت کی رائے مین یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ جاوے تو اسے اس امر کا اختیار ہے کہ وہ اس راضی نامہ کے مطابق جسکی بابت اسطرح سے رضامندی ظاہر کی جا چکی ہو ڈگری صادر کرے (۱) لیکن اسصورت مین ڈگری مطابق شرائط صلحنامہ کے صادر نہ کیجانی چاہیئے جہانتک صلحنامہ کے زریعے مدعی کو ان دادرسیہائے مین سے کوئی عطا نہ کیگئی ہو جنکا کہ نالش مین دعوی کیا گیا ہو اور جب اُس مین ایسے امور کی نسبت کارروائی کیگئی ہو جو نالش مین امور مابہ النزاع نہ ہون ایسے صلحنامہ کے پیش کئے جانے پر عدالت کو چاہیئے کہ فریقین کو یہ اطلاع دے کہ اوسکی شرائط ایک ڈگری مین شامل نہین کیجاسکتین اور اگر یہ معلوم ہو کہ صلحنامہ اس شرط پر تحریر کیا گیا ہے کہ اوسکی شرائط ایک ڈگری مین شامل کیجائین تو نالش کی سماعت کیجانی چاہیئے (۲)

ڈگری کس طرح منسوخ ہو سکتی ہے | ایک صلحنامہ برنبائے فریب کے بذریعہ نالش نمبری (۳) یا بذریعہ تجویز ثانی (۴) کے منسوخ ہو سکتا ہے اپیل نہین ہو سکتا (۵)

جدید نالش | یہ امر کہ ایک سابقہ دعوی فریقین کے مابین بذریعہ ایک راضی نامہ کے جو مدعی حال نے باتبدیل پوری بیباقی دعوی مذکور کے داخل کیا تہا طے ہو چکا تہا اس بات کا مانع نہین ہے کہ اس کے بعد ایک خاص وعدہ کے ایفا کرانے کی نالش کیجائے جس کے بہروسہ پر دعوی چہوڑ اگیا تہا (۶)

تعریف صلحنامہ | وہ سوال جس کے بعد عدالت کو کسی شخص کا اظہار لینا پڑے صلحنامہ حسب مراد دفعہ ہذا نہین ہے (۷) دفعہ ہذا کے متعلق تصفیہ کم ازکم اس لائق ہونا چاہیئے کہ ڈگری مین داخل ہو جائے (۸) صلحنامہ منشا نالش سے زیادہ وسیع نہین ہو سکتا اگر اس مین چند ایسی شرائط متعلق بعض دادرسیہائے کے درج ہون جو عدالت ایک جداگانہ نالش مین دلا سکتی ہو تو ڈگری بالفاظ ایسی شرائط کے دیجانی چاہیئے جو کہ نالش ہتدائرہ مین متعلق دادرسی مستدعیہ کے دلائی جاسکتی ہو (۹) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۰۴

(۱) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷ و نمبر ۱۱۴ سنہ ۱۸۹۲ء و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۱۲ و نمبر ۱۱۴ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۵) نمبر ۱۱۴ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب رکارڈ (۶) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب رکارڈ دیوانی - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ - (۸) نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب رکارڈ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۰ -

اپیل — اس ڈگری کی نارضی سے کوئی اپیل نہین ہوسکتا جو مطابق ایک جایز صلحنامہ کے صادر ہوئی ہو(۱) لیکن اس ڈگری کی نارضی سے اپیل ہوسکتا ہے جو مطابق اس صلحنامہ کے صادر کیگئی ہو جسمین منشا نالش سے زیادہ شرائط درج ہون (۲) اور نیز بنارضی اس ڈگری کے بھی اپیل ہوسکتا ہے جو اس تجویز پر مبنی ہو جو مدعاعلیہ کی طرف سے پیش کیجاکر مدعی سے قبول کی گئی ہو لیکن جس سے بعدمین مدعاعلیہ نے انکار کردیا ہو (۳) اور نیز جس حال مین کہ ایک فریق کی طرف سے راضی نامہ کے متعلق یہ اعتراض کیا گیا ہو کہ وہ ایک جایز رضی نامہ نہین ہے اور اوسکی درخواست نامنظور کیجاکر اپیل خارج کیا گیا ہو تو بنارضی حکم مذکور کے اپیل ہوسکتا ہے (۴) درخواست نگرانی جو بین المیعاد اپیل کے پیش کیگئی ہو بر طبق ادائگی رسوم عدالت کے بطور اپیل کے متصور ہوسکتی ہے (۵)

درخواست اجرائے ڈگری پر موثر نہین۔

دفعہ ۳۷۵ (الف)[۱] — اس باب کا کوئی مضمون کسی ایسی درخواست یا اور کارروائی سے متعلق نہین ہوگا جو کسی نالش مابعد ڈگری کے کی گئی ہو۔

تشریح — عدالت اپیل مین جو درخواست درزمان دوران اپیل کے گذرے وہ اس دفعہ کے منشا کی رو سے ایسی درخواست نہین ہے جو اپیل شدہ ڈگری کے مابعد گذرانی جائے۔

تیئسوان باب[۲]

عدالت مین روپیہ کا داخل کرنا

مدعاعلیہ کا ایفائے دعوی مین روپیہ کا امانت کردینا

دفعہ ۳۷۶ — جس نالش مین کہ دعوی قرضہ یا خسارہ کا ہو مدعاعلیہ کو مقدمہ کی کسی نوبت مین جایز ہے کہ عدالت مین اس قدر روپیہ امانت داخل کرے جو پورے دعوی کے ایفا کے لئے اوسکی دانست مین کافی متصور ہو۔

ادائگی بمنزلہ ادائگی بعدالت — دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۱۱ و انڈین

(۱) نمبر ۴۹ ؁ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی — (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۴ — (۳) نمبر ۵۰ ؁ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ — (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۰۔

[۱] دفعہ ۳۷۵ (الف) ہند کے ایکٹ میعاد سماعت اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۶ ؁ ۱۸۹۲ء کی دفعہ ۱۰ کے رو سے زیادہ کیگئی۔

[۲] یہ باب مضلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ مین وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ ضمیمہ دوم۔

بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۲۔

زر امانت کی اطلاع

دفعہ ۳۷۷۔ لازم ہے کہ مدعا علیہ اس امانت کی اطلاع[5] تحریری عدالت کی معرفت مدعی کو دے اور زر امانت مدعی کی درخواست پر مدعی کو دیا جائے (الا اس صورت مین کہ عدالت اور طرح پر ہدایت کرے)

جبکہ مدعی کے کل دعوی سے انکار کیا گیا ہو لیکن ایک جزو کا اقبال کیا گیا ہو اور اسیقدر روپیہ داخل عدالت کیا گیا ہو تو مدعی مجاز ہے کہ اسقدر روپیہ داخل کردہ وصول کر لے اور باقی دعوی کو جاری رکھے (۱) دفعہ ہذا کو دفعہ ۳۶ کے ساتھ ملا کر پڑہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ مدعی یا اوس کے وکیل یا مختار مجاز کو دیا جا سکتا ہے بجز اسکے کہ عدالت اور نہج کا حکم صادر کرے یا یہ حکم صادر کرے کہ مدعی اصالتاً حاضر ہو (شرح اوکینلی صاحب زیر دفعہ ۳۷۷)

الا اس صورت مین کہ عدالت اور طرح پر ہدایت کرے

الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد یہ ہے کہ جب متخالف دعاوی پیش ہون تو حکم زیر دفعہ ہذا کا صادر کرنا ضروری ہے (۲)

بعد اطلاع کے زر امانت پر سود مدعی کو نہ دلایا جائیگا۔

دفعہ ۳۷۸۔ جو روپیہ کہ مدعا علیہ نے امانت رکھا ہو اوسکا سود مدعی کو ویسی اطلاع کے پہونچنے کی تاریخ سے نہ دلایا جائیگا خواہ زر امانت بقدر کل دعوی کے ہو یا اُس سے کم۔

مدعی کو تاریخ وصولی اطلاعنامہ سے روپیہ جمع کردہ پر سود دلایا جاویگا لیکن مدیون اپنے جمع کردہ روپیہ پر تاریخ نوٹس سے مستحق ہوگا (۳) پیش کرنا جزو کا ناکافی ہے (۴)

طریقہ کارروائی جبکہ مدعی زر امانت کو جزو دعوی کے ایفا مین قبول کرے۔

دفعہ ۳۷۹۔ اگر مدعی اُس زر امانت کو صرف بطور ایفائے جزو دعوی کے قبول کر لے تو اُسے جایز ہے کہ باقی کی بابت نالش مین پیروی کرے اور اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ روپیہ داخل کیا ہوا مدعا علیہ کا جو بقدر کل دعوی مدعی کے ہے تو مدعی کو اسقدر خرچہ نالش کا جو بعد داخل ہونے زر امانت کے پڑا ہو اور خرچہ ماقبل ادخال امانت کا جس قدر کہ بوجہ زیادتی مطالبہ مدعی کے لازم آیا ہو ادا کرنا ہوگا

طریقہ کارروائی جبکہ وہ اُسے کل دعوی کے ایفا مین قبول کرے

اگر مدعی ویسے زر امانت کو بایفائے اپنے کل دعوی کے منظور کرے تو اسکو لازم ہوگا کہ بیان اس مضمون کا عدالت مین گذرانے اور ویسا بیان شامل مسل کیا جائیگا۔ اور عدالت کو لازم ہے کہ اوس کے مطابق تجویز صادر کرے اور اس امر

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۷۶۶۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۱۔

(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۴۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۶۸۔

(۵) اطلاع کے نمونہ کے لیے ملاحظہ ہو مابعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱۵۵۔

کی تجویز کرنے میں کہ خرچہ ہر فریق کا کس پر عاید ہونا چاہئے عدالت اس امر پہ غور کریگی کہ کس فریق پر نزاع عدالت کا الزام زیادہ عائد ہوتا ہے -

تمثیلات

(الف) زید پر عمرو کے سو روپئے آتے ہیں - عمرو نے زید پر اُس روپیہ کی نالش کی - اور پہلے کچھ تقاضا نہیں کیا - اور کوئی وجہ اس امر کے یقین کرنیکی بہی نہ تہی کہ تقاضا سے جو دیر ہو گی وہ کسی طرح سے اُس کے حق میں مضر ہوگی - اور عرضی نالش کے گذرنے پر زید نے عدالت میں روپیہ داخل کیا - اور عمرو نے اپنے کل دعوے کے ایفا میں اُسکو منظور کرلیا - تو عدالت کو لازم ہے کہ اُسکو خرچہ نہ دلائے اسواسطے کہ نزاع عدالت اُسکی طرف سے قیاساً بے بنیاد تہی -

(ب) عمرو نے زید پر بحالات متذکرہ تمثیل (الف) نالش کی - اور جب عرضی نالش گذری زید نے دعوے کی جوابدہی کی - بعد ازاں زید نے عدالت میں روپیہ امانت داخل کیا - عمرو نے بالایفائے اپنے کل دعوے کے منظور کرلیا - تو اس صورت میں عدالت کو لازم ہے کہ عمرو کو خرچہ مقدمہ کا بہی دلائے - کیونکہ زید کے عمل سے ثابت ہے کہ نزاع عدالت ضروری تہی -

(ج) زید پر عمرو کے ۱۰۰ روپئے آتے ہیں اور چاہتا ہے کہ بغیر رجوع نالش روپیہ اُسکو ادا کردے عمرو ۱۵۰ روپیہ کا دعوے رکہتا ہے اور اُس روپیہ کی نالش اُس نے زید پر کی - جب عرضی نالش گذری تو ۱۰۰ روپیہ اُسنے عدالت میں داخل کرکے باقی ۵۰ روپیہ کی نسبت جوابدہی کی - بعد ازاں عمرو نے ۱۰۰ روپیہ بالیفائے اپنے کل دعوے کے منظور کرلئے - عدالت کو لازم ہے کہ اُسے زید کا خرچہ ادا کرنیکا حکمدے -

دیکہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۶۶ زیر دفعہ ۷۷۳ ایکٹ ہذا - دفعہ ہذا ہر جو یا خرچہ سے متعلق ہے (۱) ایک دعوی پچیس ہزار تین سو اٹہتر روپیہ میں مدعا علیہ نے اول [illegible] ہزار روپیہ داخل کرنیکی درخواست کی لیکن بروز تنقیح باجازت عدالت [illegible] روپئے داخل کئے اور مدعی نے منظور کیا تجویز ہوئی کہ مدعی کا تنقیح تک جو خرچہ ہوا وہ اُسکو پانیکا مستحق ہے (۲)

---

(۱) دیکہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۲

(۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۰ -

باب (۲۵)[1]

طلب کرنا ضمانت خرچہ کا

کب کسی نوبت نالش میں ضمانت خرچہ مدعی سے طلب کی جائے

دفعہ ۳۸۰ - اگر بوقت رجوع نالش یا کسی نوبت مابعد پر عدالت کو معلوم ہو کہ مدعی واحد یا تمام مدعی (جس حال میں کہ ایک سے زیادہ مدعی ہوں) برٹش انڈیا سے باہر مسکن رکھتے ہیں - اور ایسا مدعی یا اُنہیں سے کوئی برٹش انڈیا کے اندر علاوہ جایداد متنازعہ کے کافی جایداد غیر منقولہ نہ رکھتا ہو - تو عدالت مجاز ہوگی کہ خواہ اپنی مرضی سے خواہ کسی مدعا علیہ کی درخواست پر مدعی یا مدعیوں کو حکم دے کہ اُس عرصہ کے اندر جو اُس حکم کی رو سے معین کیا جائے ضمانت ادائے کل خرچہ کی جو کسی مدعا علیہ پر عاید ہوا ہو اور احتمالاً عاید ہونیوالا ہو داخل کریں -

[2][ازانقد کی بابت کسی ایسی نالش میں جسمیں مدعی عورت ہو کسی مدعا علیہ کی درخواست گذرنے پر عدالت کو اختیار ہوگا کہ نالش کی کسی نوبت میں ویسا ہی حکم صادر کرے اگر اُسکو اطمینان ہو کہ ویسی مدعیہ کوئی کافی جایداد غیر منقولہ برٹش انڈیا کے اندر ماسوائے جایداد متنازعہ کے نہیں رکھتی ہے -] .

ضمانت التوا اجرائے ڈگری دیکھو دفعہ ۵۴۵ و ۵۴۶ - و ضمانت خرچہ اپیل دیکھو دفعہ ۵۴۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۴۳ -

برٹش انڈیا | دوہران واقعہ کاٹھیاوار داخل برٹش انڈیا ہے (۱) برٹش چھاونی سکندرآباد برٹش انڈیا سے باہر ہے (۲)

ریاست غیر | جب مدعیان ساکنان ریاست غیر ہوں تو اُنکو ضمانت داخل کرنی چاہئے گو کہ مدعا علیہ بھی ساکن ملک غیر ہو (۳) سکونت سے وہ سکونت مراد ہے کہ جس سے بلحاظ حالات احتمال معقول اسکا ہو کہ وقت فیصل ہونے نالش کے مدعی حاضر ہو گا (۴)

ضمانت خرچہ | بجز مستثنے صورتوں کے نہ تو نابالغ مدعی از قسم اناث اور نہ اسکی رفیق قریب سے ضمانت خرچہ لیجا سکتی ہے (۵)

---

[1] باب ۲۵ مفصلات کی عدالتہائے مدالت خفیفہ میں بشرط بندوبست بلا لحاظ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ ۲ - [2] آخیر فقرہ دفعہ ۳۸۰ کا قرضہ دلی ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۵ کی رو سے بڑھایا گیا - (۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۷ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۵ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۰ -

محض یہ امر کہ مدعی ایک مفلس آدمی ہے اور بغرض پیروی نالش روپیہ حاصل کرنیکے لئے اُسنے شئے متدعویہ میں اپنا کچھہ حق علیحدہ کر دیا ہے کافی وجہ اس بات کی نہیں ہے کہ مدعی سے ضمانت واسطے خرچہ نالش کے طلب کیجاوے اور وہ صورت دوسری ہے جبکہ اصلی نزاع کنندہ نہو بلکہ دوسرونکے ہاتھہ میں محض بطور کھلونے کے ہو (۱) اختیار لینے ضمانت کا جو حسب دفعہ ہذا حاصل ہے اختیار تمیزی ہے اور عدالت کو مطابق حالات مقدمہ کی استعمال کرنا چاہئے جبکہ مدعی مستحق حق انتفاعی واقعہ حصہ زر فاضل آمدنی جایداد غیر منقولہ کا ہے تو وہ حسب مراد دفعہ ہذا قابض جایداد غیر منقولہ کا نہیں ہے (۲)

نالش زر نقد — نالش بنابر دلاپانے بعض اشیاء اور زر نقد کے بدیں مضمون کہ مدعا علیہ انپر بطور ناجائز قابض ہے یا نالش بنابر دلاپانے قیمت ان اشیاء کے ایک ایسی نالش زر نقد ہے جو دفعہ ہذا کے فقرہ دوم کے معنوں میں آسکتی ہے الفاظ نالش زر نقد جو اس دفعہ میں استعمال ہوئے ہیں بہ نسبت نالش قرضہ زیادہ وسیع ہیں ایسی صورت میں عدالت پر لازم ہے کہ درخواست ضمانت خرچہ مدعیہ سے طلب کرے (۳)

ضمانت نہ داخل کرنیکا نتیجہ — **دفعہ ۳۸۱** - اگر ویسی ضمانت میعاد معینہ مذکور کے اندر نہ داخل ہو تو لازم ہے کہ عدالت نالش کو خارج کرے - الا اُس صورت میں کہ مدعی یا مدعیوں کو بموجب احکام دفعہ ۳۷۳ کے مقدمہ سے دست بردار ہونیکی اجازت دیجائے[لہ] [یا وہ وجہ معقول اس بات کی دکھائیں کہ کس لئے ویسی مدت بڑھائی جائیگی - اور اس صورت میں عدالت مدت مذکور کو بڑھا دیگی] -

جبکہ اس دفعہ کی رو سے کوئی نالش ڈسمس ہو جائے تو مدعی درخواست کر سکتا ہے کہ حکم ڈسمسی مسترد کرنیکے لئے حکم صادر کیا جائے - اور اگر حسب اطمینان عدالت یہ ثابت ہو کہ وہ کسی کافی وجہ کے باعث اُس وقت کے اندر جسکی اجازت دیگئی تھی ضمانت داخل نکرسکا تو عدالت حسب صوابدید اپنی ضمانت یا خرچہ دینے یا خرچہ نہ دینے کی بابت شرطیں قایم کر کے حکم ڈسمسی مسترد کریگی - اور تجویز نالش کے ایک دن مقرر کریگی -

حکم ڈسمسی مسترد نہیں ہوگا بجز اُس صورت کے کہ مدعی مدعا علیہ کو اپنی درخواست کی اطلاع تحریری پہنچائے -

---

لہ یہ حصہ دفعہ ۳۸۱ کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ع) کی دفعہ ۳۳ کی رو سے بڑھایا گیا -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۰۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۴ -

(۳) " " " جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۰ -

ہند کے ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء کے احکام درخصوص اُس درخواست کے جو حسب دفعہ ۱۰۳ گذرانی جائے اور اس مجموعہ ضوابطہ کے احکام درخصوص اپیل بنا راضی اُس حکم کے جس کی رو سے ویسی کوئی درخواست نامنظور ہو جہاں تک کہ اُنکو تعلق پذیر کیا جا سکے اُس درخواست سے جو حکم ڈسمسی نالش کے استرداد کے لئے حسب دفعہ ہذا گذرانی جائے اور اُس اپیل سے بالتناسب متعلق ہونگے جو حکم مشعر نامنظوری درخواست مذکور کی ناراضی سے دائر ہو۔

پیشتر ڈسمس کرنے نالش کے بموجب دفعہ ہذا عدالت کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ نوٹس حکم ضمانت کی تعمیل پلائنٹ یا اُسکے وکیل پر ہوئی یا نہیں (۱) جو نالش حسب دفعہ ہذا ڈسمس ہو وہ مانع نالش جدید نہیں (۲)

میعاد معینہ | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ و جلد ۱ صفحہ ۵۵۔

اپیل | جو حکم بموجب دفعہ ہذا صادر ہو وہ ڈگری ہے (۳)

برٹش انڈیا کے باہر سکونت | **دفعہ ۳۸۲**۔ جو شخص برٹش انڈیا سے ایسے حالات میں باہر جائے جنسے وجہ اس امر کے گمان قوی کی ہو کہ جب اُس سے خرچہ طلب کیا جائیگا وہ برٹش انڈیا میں موجود نہ ہوگا تو وہ حسب معنی دفعہ ۳۸۰ کے برٹش انڈیا سے باہر کا ساکن تصور کیا جائیگا۔

جبکہ مدعی قبل فیصلہ کے برٹش انڈیا کو چھوڑ دے تو مدعا علیہ خرچہ کی ضمانت کے واسطے درخواست کر سکتا ہے (۴) بجز اس صورت کے اگر اسکی جائداد غیر منقولہ برٹش انڈیا کے اندر ہو یا معقول گمان اس امر کا ہو کہ بروقت طلبی خرچہ ادا کر دیگا (۵)

باب (۲۵)

کمیشن

(الف) کمیشن واسطے لینے زبانبندی گواہان کے

دفعہ ۳۸۳۔ ہر عدالت کو ہر نالش کی صورتوں میں حسب عدالت گواہ کی زبانبندی لینے کیلئے کمیشن صادر کر سکتی ہے

لہ یہ باب ۲۰ خفیفہ کی عدالتوں کے متعلق نہیں خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ او ضمیمہ دوم۔ یہ باب حصول شہادت گواہان سے متعلق ہے علاقہ ایسے معاملہ فوجداری سے جو یا ستہائے غیر کے اندر نالشات یا محکمہ جات میں دائر ہوں۔ لفظ "نالش" کے وہ معنی لئے گئے ہیں جنسے ہر ایک کارروائی کا بنام مجرم داخل ہوگی۔ ملاحظہ طلب اختیار ریاست غیر حوالگی مجرمان کے ایکٹ (نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۹ء) کی دفعہ ۱۹۔ مقابلہ کیجیے نیز دفعات ۲۰ و ۲۱ عہدنامہ پورچوگیز کے ایکٹ (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۱ء) کی جس کی میعاد سنہ ۱۸۹۱ء کو منقضی ہو گئی ہے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۶۵ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۸۲ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۸ (۴) دیکھو ... رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۱۷ (۵) شرح اکینلی صاحب

میں اختیار ہے کہ واسطے لینے زبان بندی اُن اشخاص کے جو عدالت کے علاقہ اختیار کی حدود ارضی کے اندر رہتے ہوں مگر اس مجموعہ کے احکام کے بموجب عدالت میں حاضر ہونیسے معاف ہوں یا جو کسی بیماری یا ضعف جسمانی کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتے ہوں کمیشن صادر کرے کہ بموجب تحریری سوالات کے یا اور طور پر زبان بندی لیجائے۔

عدالت کو اجرائے کمیشن بابت اسکے انکار کرنیکا اختیار رہے (۱) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۶۔ لیکن جج کا اسوجہ سے انکار کرنا کہ اسکو یہ بیک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کیا فائدہ گواہان کے اظہار سے ہوگا در حقیقت اس اختیار کا بیجا استعمال تہا (۲) اور جج کو اجرائے کمیشن سے اسوجہ پر انکار نہیں کرنا چاہیئے کہ اسکی نزدیک کافی زمانہ اجرائے کمیشن کیلئے نہیں ہے کیونکہ یہ خیال کرنا سائل کا کام ہے اور جج کو چاہیئے کہ کمیشن بطور معمولی جاری کرے فریق مقدمہ کا اظہار بذریعہ کمیشن صرف اس لئے کہ کوئی بہت مضبوط وجہ نہ ہو نہ ہونا چاہیئے (۳) کوئی عورت اظہار لئے جانیسے بری نہیں اسکا اظہار پالکی میں ہو سکتا ہے (۴) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۰۷۔ اور نہ کوئی نابالغ محفوظ ہے (۵) قیدی کی نسبت دیکھو ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۹ء حصہ سوم۔

اپیل | محض یہ امر کہ کسی پردہ نشین عورت کا اظہار بذریعہ کمیشن لینے سے انکار کیا گیا ہے کوئی جائز وجہ اپیل نہیں ہے (۶)

کمیشن | **دفعہ ۳۸۴** - جائز ہے کہ عدالت ایسا حکم اپنی مرضی سے یا برطبق گذرنے درخواست معہ تحریری بیان حلفی یا بطور دیگر منجانب کسی فریق نالش کے یا از طرف اس گواہ کے جسکی زبان بندی مطلوب ہے صادر کرے۔

جب گواہ عدالت کے علاقہ اختیار کے اندر رہتا ہو۔ | **دفعہ ۳۸۵** - اگر کمیشن واسطے زبان بندی ایسے شخص کے ہو جو اندر حدود ارضی علاقہ عدالت صادر کنندہ کمیشن کے ساکن ہو تو جائز ہے کہ کمیشن کسی ایسے شخص کے نام صادر کیا جائے جسے عدالت صادر کنندہ کمیشن اسکو اجرا کے لائق سمجھے۔

وہ اشخاص جنکی زبان بندی کیلئے کمیشن صادر ہو سکتا ہے | **دفعہ ۳۸۶** - ہر عدالت کو ہر نالش میں اختیار ہے کہ کمیشن[a] واسطے زبان بندی اشخاص مفصلہ ذیل کے صادر کرے۔

(الف) کوئی شخص جو عدالت کے علاقہ حکومت کی حدود ارضی سے باہر رہتا ہو۔

---

[a] کمیشن کے نمونہ کے لئے ملاحظہ طلب ما بعد کا ضمیمہ ہہ نمبر ۱۵۶ - (۱) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۸ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۴ (۳) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۳۵۷ و بنگال جلد ۸ صفحہ ۱۶ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۰ (۵) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۲ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۰۷۔

(ب) اشخاص جو اُس تاریخ سے پہلے ویسی حدود سے باہر جانے والے ہوں جو اُنکی واسطے عدالت میں زبان بندی لئے جانیکے لئے مقرر ہوئی ہو۔

(ج) سرکاری عہدہ داران ملکی اور جنگی جنکا عدالت میں حاضر ہونا جج کی دانست میں موجب ہرج کار سرکار ہوگا۔

جائز ہے کہ ایسا کمیشن کسی ایسی عدالت میں بھیجا جائے جو عدالت ہائیکورٹ[لے] نہو جس کے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر ویسا شخص رہتا ہو [یا کسی پلیڈر[ٹہ] یا اور شخص کے نام جسکو کمیشن صادر کرنیوالی عدالت بپابندی کسی قواعد ہائیکورٹ کے جو اس بارہ میں ہوں مقرر کرنا مناسب سمجھے۔]

جب عدالت اس دفعہ کے بموجب کوئی کمیشن صادر کرے تو یہ ہدایت کیجائیگی کہ آیا کمیشن اُسی عدالت میں واپس کیا جائیگا یا کسی عدالت ماتحت میں۔

کمیشن اُس گواہ کی زبان بندی لیگا جو برٹش انڈیا کے اندر نہ ہو۔

دفعہ ۳۸۷۔ جب کسی عدالت میں درخواست واسطے صادر کرنے کمیشن کے بغرض لئے جانے زبان بندی کسی ایسے شخص کے دیجائے جو برٹش انڈیا سے باہر کسی جگہ کا ساکن ہو اور اُس عدالت کو اطمینان ہو کہ اُسکی شہادت ضروری ہے تو اُسے جائز ہے کہ ایسا کمیشن جاری کرے۔

عدالت کمیشن کے مطابق گواہ کی زبان بندی لیگی۔

دفعہ ۳۸۸۔ ہر عدالت کو جس میں کمیشن بغرض تحریر اظہار کسی شخص کے پہونچے لازم ہے کہ کمیشن کے مطابق اُسکی زبان بندی لے۔

واپسی کمیشن معہ اظہار گواہوں کے

دفعہ ۳۸۹۔ جب کمیشن کی تعمیل حسب ضابطہ ہو جائے تو وہ معہ اُس شہادت کے جو اُسکی بموجب لیگئی ہو عدالت صادر کنندہ کمیشن میں واپس کیا جائیگا۔ بجز اُسحال میں کہ حکم اصدار کمیشن میں اور طرح کی ہدایت ہو تو مطابق اُسکے کمیشن واپس کیا جائیگا اور کمیشن اور کیفیت اُسکی تعمیل کی اور شہادت جو کمیشن کے بموجب لیگئی ہو برعایت احکام دفعہ ملحقہ ذیل شامل مثل رہیگی۔

جس فریق کی درخواست پر کمیشن واسطے اظہار گواہان جاری ہوا ہو اُسکو لازم ہے کہ ضروری کارروائی حاضری گواہان کے واسطے کرے (۱) اور وہ فریق جو درخواست اجراء کمیشن میں شریک نتھا مجاز ہے کہ سوالات جرح ان گواہوں سے کرے جنکا اظہار بموجب کمیشن لیا گیا ہو (۲) جو کمیشن جاری ہوا اسکی رپورٹ سے ظاہر ہونا چاہیے کہ اہل کمیشن نے خود حلف کیا یا مترجم کو (اگر کوئی ہو) حلف دیا (۳)

(۱) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۰ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷ (۳) بنگال لا رپورٹ اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۰۱۔

لے یہاں سے الفاظ "یا رنگون کے رکارڈر کی کورٹ" بہ فقرہ ضمیمہ دوم ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۰۰ء کے منسوخ کئے گئے ہیں۔ ٹہ یہ الفاظ دفعہ ۳۸۶ میں بجائے الفاظ "اور یا کسی ایسی عدالت ہائیکورٹ کے کسی وکیل کے نام بھیجا جائے جسکو عدالت صادر کنندہ کمیشن مقرر کرنا مناسب سمجھے" کے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۴۳ کی رو سے قایم کئے گئے۔

اور یہ شہادت حسب منشاء قانون تحریر ہوئی (۱) اور مابعد زمانہ معینہ کے لیگئی کمیشن بلا میعاد بھی ہو سکتا ہے لیکن جب میعاد مقرر کیجاوے اور اہل کمیشن بعد گذرجانے اس میعاد کے اظہار لے تو وہ اظہارات قابل قبول شہادت نہیں (۲) جب شہادت اہالی کمیشن کے روبرو لیجاوے اور کوئی دستاویز پیش کیجاوے اور اسپر کسی بناء پر اعتراض کیجاوے تو فریق مخالف بوقت تجویز کسی اَور بناء پر نسبت اس دستاویز کے اعتراض کرنیسے ممتنع نہیں ہے یہ ضرور نہیں ہے کہ کل عذرات نسبت قابل پذیرائی ہونے کسی دستاویز کے اُسیوقت ظاہر کردیئے جاویں جبکہ وہ اول مرتبہ پیش ہوئی (۳) جو دستاویزات کہ جواب یعنی رپورٹ کمیشن کے ساتھ عدالت میں بھیجی جاویں اور وہ وہی دستاویزات ہوں جنکا حوالہ شہادت میں ہو تو اظہارات کے ساتھ پڑھی جاوینگی بجز اس صورت کے کہ انکے ادخال کی نسبت اہل کمیشن کے سامنے بوقت پیشی عذر ہوا ہو ایسی دستاویزات کے ادخال کی نسبت بوقت سماعت عذر نہیں ہو سکتا (۴)

کب اظہارات بطور شہادت پڑھے جاینگے

دفعہ ۳۹۰ - شہادت جو بذریعہ کمیشن لی گئی ہو وہ اُس نالش میں بطور شہادت بلا رضامندی اُس فریق کے جس کے خلاف میں وہ دیگئی ہو پڑھی نہ جائیگی الا۔

(الف) جبکہ وہ شخص جسنے شہادت دی ہو عدالت کے علاقہ سے باہر رہتا ہو۔ یا مر گیا ہو۔ یا بسبب بیماری یا ضعیفی کے اصالتاً ازبان بندی کیلئے حاضر نہیں ہو سکتا۔ یا عدالت میں اصالتاً حاضر ہونیسے معاف ہو۔ یا

(ب) جبکہ عدالت اپنی رائے کے موافق مراتب مندرجہ ضمن اخیر مرقوم الفوق میں سے کسی کے ثبوت کے لینے سے درگذر کرے۔ اور نالش میں کسی شخص کی شہادت کو بطور شہادت پڑھے جانیکی اجازت دے باوصف ثبوت اسبات کے کہ بروقت انکے پڑھے جانیکے وہ وجہ جسکے لحاظ سے ویسی شہادت بذریعہ کمیشن لی گئی تھی باقی نہیں رہی۔

جبکہ مدعا علیہ نے ایک گواہ کا بیان کمیشن پر لیا ہو اور کمیشن عدالت میں واپس ہو آیا ہو تو مدعی مستحق ہے کہ اُس شہادت کا حوالہ جو بذریعہ کمیشن لیگئی ہو بطور ایک جزو مسل مقدمہ کے دے (۵)

کمیشنوں کی تعمیل و واپسی کے متعلق احکام اُن کمیشنوں سے متعلق ہونگے جو عدالت ہائے ریاست غیر سے صادر ہوں۔

دفعہ ۳۹۱ - احکام مندرجہ دفعات بالا در باب تعمیل اور واپسی کمیشن کے اُن بندہائے کمیشن سے بھی متعلق ہونگے جو عدالت ہائے مفصلہ ذیل سے صادر ہوں:-

(الف) وہ عدالتیں جو برٹش انڈیا کی حدود سے باہر ہوں اور بموجب فرمان ملکہ معظمہ دام اقبالہا یا جناب

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۹ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۰ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۰۹ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۱ و بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۲۔

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے مقرر ہوئی ہوں - یا

(ب) وہ عدالتیں جو سوائے ممالک برٹش انڈیا کی سلطنت برطانیہ کے کسی جزو میں واقع ہوں - یا

(ج) وہ عدالتیں جو کسی ایسی ریاست غیر میں ہوں جو بوقت ملکہ معظمہ ام اقبالہا کے ساتھہ ربط اور اتحاد رکھتی ہوں -

(ب) کمیشن بغرض تفتیشات موقع

کمیشن تفتیشات موقع کریگا | **دفعہ ۳۹۲** - اگر کسی نالش یا کارروائی[1] میں عدالت واسطے انکشاف اصلیت کسی امر مابہ النزاع یا واسطے دریافت مالیت بحساب نرخ بازار کسی مال کے یا تعداد واصلات یا خسارہ یا سالانہ خالص منافعہ کے تفتیش موقع ضرور یا مناسب سمجھے - اور اسکی تفتیش جج خود بسہولت نہ کرسکتا ہو - تو عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کے نام جس کو وہ لائق سمجھے کمیشن[2] صادر کرے اور اُس کو یہ حکم دے کہ ویسی تفتیش کرکے اپنی کیفیت اُسکی بابت عدالت میں گذرانے -

لیکن شرط یہ ہے کہ جس حال میں لوکل گورنمنٹ نے اسباب میں قواعد[3] مرتب ہوئے ہوں کہ ویسا کمیشن کس کس شخص کے نام صادر کرنا چاہئے - عدالت کو اُن قواعد کا پابند رہنا لازم ہوگا -

دفعہ ہذا کارروائی زیر دفعہ ۱۵۸ - ایکٹ لگان بنگال سے بھی متعلق ہے (۱) -

جج مذاتہ | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۶ -

اجرائے کمیشن | جائز ہے کہ تحقیقات موقعہ بذریعہ امناء کے کرائی جاوے جبکہ رقبہ ہائے متنازعہ اراضی کا بذریعہ پیمائش کے تحقیق کرنا ضرور ہو اور صاحب جج ضلع کو کوئی اختیار ملتوی کرنے تحقیقات کا نہیں ہے (۲) حکم اجرا یا انکار تحقیقات بذریعہ کمیشن کا اپیل نہیں ہوسکتا لیکن جب مقدمہ کا اپیل ہو تو اُسکی جواز کی نسبت بحث ہوسکتی ہے اور ایسے حکم کی بنا پر اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۳) جب عدالت کو معلوم ہو کہ اس معاملہ کی تحقیقات بلا اجراء کمیشن آسانی سے ہوسکتی ہے مثلاً اظہار گواہان تو عدالت کو لازم ہے کہ اجراء کمیشن نہ کرے (۴) مقامی تحقیقات جس کا ذکر دفعہ ہذا میں ہے

[1] بنگال میں شرح لگان رائج کی تشخیص اور لوازمات قبضہ اراضی کی تجویز کی غرض سے تحقیقات مقامی کے حکم دینے کے اختیار کیلئے ملاحظہ ہو بنگال کی اراضی زراعتی کا ایکٹ (نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء) کی دفعہ ۱۳۳ (ب) اور دفعہ ۱۵۸ - [2] کمیشن کے نمونہ کیلئے ملاحظہ ہو ضمیمہ ج کا ضمیمہ نمبر ۱۵۷ - [3] ایسے قواعد کے وضع کے متعلق اشتہار کے نمونہ کیلئے ملاحظہ ہو ممالک متوسط کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۴۴ - (۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۱ و ۱۹۶ و ۳۴۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۰۸ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۰ -

پہلے ہی سے یہ فرض کر لیتی ہے کہ مسل میں صاف صاف شہادت موجود ہے جسکی تشریح کیجانی ضرور ہے اور اور دفعہ مذکور کسی عدالت کو یہ اختیار نہیں دیتی کہ صاحب کمشنر کے پاس کسی اہم امر تنقیح طلب کی تجویز جسکی تجویز کرنیکی وہ خود پابند ہے سپرد کرے (۱) جبکہ ایک حاکم نے حکم اجراء کمیشن کا صادر کیا ہو اور اسکی بجائے دوسرا حاکم دوران مقدمہ میں مقرر ہو جائے تو اسکو چاہئے کہ قبل تصفیہ مقدمہ کے ایک تحقیقات کو ختم کر لے (۲)

ایسا شخص | ضرور نہیں ہے کہ کمشنر عہدہ دار عدالت ہو (۳) ڈسٹرکٹ جج منصف کو کمیشن مقرر کر سکتا ہے (۴)

اختیار اہل کمیشن | اہل کمیشن کو صرف اسیقدر کارروائی کرنی چاہئے جسقدر کہ کرنیکی اسے ہدایت ہوئی ہو پس جس صورت میں کہ ایک اہل کمیشن واسطے تیار کرنے نقشہ رقبہ متنازعہ کے مقرر کیا گیا تھا اور اسنے عہدہ داران دیہہ سے بیانات لئے تو بیانات مذکور قابل پذیرائی شہادت قرار نہ دیئے گئے (۵)

اہل کمیشن کا طریقہ کارروائی | **دفعہ ۳۹۳** - اہل کمیشن بعد معاینہ موقع کے جو اسکی دانست میں ضروری متصور ہو اور قلمبند کرنے شہادت کے جو اسکی معرفت لیجائے اس شہادت کو معہ اپنی کیفیت تحریری کے جسپر وہ اپنے دستخط بھی ثبت کرے عدالت میں بھیجیگا -

رپورٹ اور اظہارات نالش میں جو حیثیت ہونگی - خود اہل کمیشن سے استفسار کیا جائیگا - | کیفیت اہل کمیشن کی اور جو شہادت کہ اسنے لی ہو (لیکن نہ وہ شہادت جسکی ساتھ ایسی کیفیت نہو) نالش میں شہادت ہوگی اور شامل مسل رہیگی لیکن عدالت یا اشخاص متخاصمین مقدمہ میں سے کوئی فریق باجازت عدالت مجاز ہوگا کہ خود اہل کمیشن سے بہ نسبت کسی مراتب کے جنکی تحقیقات کے واسطے وہ مامور ہوا ہو یا جسکا تذکرہ اسکی کیفیت میں ہو یا بہ نسبت طرز تفتیش کے سر اجلاس استفسار کرے -

کمیشن جو امین کے نام واسطے تحقیقات موقعہ بغرض دریافت تعداد واصلات کے جاری ہو حکمنامہ حسب مراد ضمن (۱) دفعہ ۲ ایکٹ سوم عدالت کے نہیں ہے (۶) ایک تاریخ واسطے رپورٹ امین کے مقرر ہونی چاہئے (۷)

شہادت | ایک امین کی رپورٹ اگر تحقیقات مکمل ہو شہادت ہے (۸) رپورٹ کمیشن اور اظہارات جو وہ لے جزو مسل ہونگے اور بطور شہادت سمجھے جاوینگے لیکن شہادت قطعی نہیں ہے (۹) اور تاوقتیکہ رپورٹ کی نسبت عدالت ادنے میں اعتراض نہ ہو یا موجبات اپیل میں لکھے جائیں سماعت نہ ہونگے (۱۰) ضرور ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۸ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۳ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۴ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۸۱ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۴ و جلد ۸ صفحہ ۲۸۰ و جلد ۹ صفحہ ۲۱۳ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۷۰ (۱۰) انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۴ -

کہ بیانات گواہوں کے جو بروئے کمیشن تحقیقات کنندہ موقعہ کے گذریں قلمبند ہوں اور جب قلمبند ہوں رپورٹ کے ساتھ شامل کئے جاویں (۱) رپورٹ اہل کمیشن کی وقعت اس شہادت کے لحاظ سے ہونی چاہئے جسپر وہ مبنی ہو (۲) عدالت ایک جزو رپورٹ اہل کمیشن کو منظور اور جزو دیگر کو نامنظور کر سکتی ہے (۳)

اپیل | عدالت اپیل کو تاوقتیکہ صاف اور کافی وجوہ بذات خود تحقیقات موقعہ کو نامنظور نہ کرنا چاہئے اور جو وجوہ نامنظور ہوں انکو تجویز میں لکھنا چاہئے (۴) اور خصوصاً جبکہ عدالت ماتحت نے منظور کر لیا ہو اور نہ عدالت ابتدائی کو اس نقشہ کو نامنظور کرنا چاہئے جو رپورٹ کمیشن کے ساتھ ہو اور جبپر کسی فریق نے اعتراض نکیا ہو (۵) اگر عدالت کو رپورٹ اہل کمیشن میں کسی امر کی کمی معلوم ہو تو اہل کمیشن کو طلب کر کے اسکا اظہار لینا چاہئے (۶) اور بلحاظ دیگر شہادت مقدمہ کے صرف رپورٹ اہل کمیشن پر تجویز مقدمہ نہیں ہو سکتی (۷) جب رپورٹ اہل کمیشن عدالت میں پہونچے تو ایک تاریخ واسطے سماعت عذرات مقرر ہونی چاہئے اور اسکی اطلاع فریقین کو دینی چاہئے (۸)

تقرر وقت | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۰ -

اختیار عدالت نسبت انکار کرنے لینے شہادت کے بعد اسکے کہ رپورٹ پہونچ گئی ہو | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ -

(ج) کمیشن واسطے جانچ حسابات کے

کمیشن جانچ یا تصفیہ حساب کا کر سکتا ہے | **دفعہ ۳۹۴** - ہر نالش میں جسمیں جانچ یا تصفیہ حسابات ضرور ہو عدالت کو اختیار ہوگا کہ جس شخص کو مناسب سمجھے اسکے نام کمیشن[۱] اس ہدایت سے صادر کرے کہ وہ جانچ یا تصفیہ حساب کا کر دے -

خرچہ کمیشن نہ داخل کرنے سے نالش ڈسمس نہیں ہو سکتی (۹) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۵۴ و جلد ۱۶ صفحہ ۷۵ -

عدالت اہل کمیشن کو ضروری ہدایتیں کریگی | **دفعہ ۳۹۵** - عدالت کو لازم ہوگا کہ اہل کمیشن کے پاس اسقدر کاغذات نالش اور ہدایات مشرح جو ضروری ہوں بھیجدے -

اور بصراحت حکم میں لکھے کہ اہل کمیشن صرف اپنی روبکارات جو بابت تحقیقات کے تحریر ہوں

---

[۱] کمیشن کے نمونہ کے لئے - ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ نمبر ۱۵۷ - (۱) نمبر ۱۶ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۱ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰ و جلد ۹ صفحہ ۳۶ و مور انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۷ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۱ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۴۲ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۲ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۲ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ -

عدالت میں بھیجدے یا خاص اپنی رائے بھی نسبت اُس امر کے جسکی جانچ کا اُسکو حکم ہے تحریر کرے۔

عدالت اہل کمیشن کی روبکاری لیلیگی یا تحقیقات مزید کا حکم دیگی۔

اہل کمیشن کی روبکارات بمنزلہ شہادت کے نالش میں لے لیجائینگی الا اُس صورت میں کہ عدالت کے نزدیک کوئی وجہ اُنکی نسبت بے اطمینانی کی پائی جائے۔ ایسی صورت میں عدالت اُس تحقیقات مزید کا حکم دیگی جو اُسکی نزدیک مناسب ہو۔

نوعیت عامہ سرٹیفکٹ یا کیفیت عام ہو یا علیحدہ اہل کمیشن کی جو واسطے حساب لینے کے مقرر کیا گیا ہو یہ ہے کہ بصورت سرٹیفکٹ عام کی وہ مشتمل اوپر نتیجہ اُن جملہ کارروائیات کے ہو جو بموجب ڈگری یا حکم سپردگی کے عملمیں آئی ہوں یا بصورت سرٹیفکٹ یا رپورٹ علیحدہ کے وہ محتوی اوپر نتیجہ چند یا ایک کے منجملہ کارروائیات مذکور کے ہو اور عدالت پر فرض نہیں ہے کہ کسی سرٹیفکٹ عطیہ اہل کمیشن پر لحاظ کرے تاوقتیکہ اہل کمیشن نے تصدیق کسی ایسی بات کی نکی ہو جو نتیجہ کل تحقیقات سپرد کردہ اُسکی کا یا کسی شاخ یا خود اُسکی کا ہو اختیار اہل کمیشن بیچ دربارہ عطائے سرٹیفکٹ ہائے و اختیار عدالت پر دربارہ تجویز تحریکات کے جو اُسکی نسبت کیجاویں لحاظ کیا گیا (۱)

خرچہ | الکمیشن اپنے خرچہ کی بابت نالش کرسکتا ہے (۲)

میعاد | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ و ۲۵۹۔

توسیع میعاد | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۰۔

(د) کمیشن واسطے تقسیم کرنے کے

کمیشن اُس جائداد غیر منقولہ کی تقسیم کرسکتا ہے جو مالگذار ہو

دفعہ ۳۹۶[ا] - اگر کسی نالش میں تقسیم جائداد غیر منقولہ کی جو مالگذار سرکار نہو عدالت کی دانست میں ضروری ہو۔ تو عدالت کو جائز ہے کہ بعد تحقیق کرنے اس بات کے کہ کون کون اشخاص ویسی جائداد میں حقیت رکھتے ہیں اور اُنکے کیا کیا حقوق اُسمیں ہیں۔ کمیشن بنام ایسے اشخاص کے جنکو مناسب جانے ویسے حقوق کے موافق تقسیم کردینے کے لئے صادر کرے۔

اہالی کمیشن کا طریقہ کارروائی

لازم ہے کہ اہالی کمیشن اُس جائداد کی تحقیق اور معائینہ کرکے اُسکو اُتنے حصوں میں جنکی ہدایت اُس حکم میں ہو جس کے بموجب کمیشن صادر کیا گیا ہو تقسیم کردیں۔ اور اُن حصوں کو اُن اشخاص کے واسطے مقرر کریں۔ اور اگر اُس حکم میں ایسی اجازت ہو تو حصص کی مالیت کے مساوی کرنیکے لئے جو روپیہ دینا واجب ہو اُسکی تجویز بھی کردیں۔

ا ملاحظہ مطلب ما قبل کی دفعہ ۴ - (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۹۹

بعد ازاں اہالی کمیشن ایک کیفیت مرتب کرکے اُسپر دستخط کریں یا (جس حال میں کہ اُنکا اتفاق رائے نہ ہو سکے) تو کیفیت ہائے جداگانہ مرتب کریں - اُس کیفیت میں ہر شخص کا حصہ مقرر کردیں - اور اگر اُس حکم میں ایسی ہدایت ہو تو) ہر حصہ کی شناخت پیمایش اور حدود سے قایم کردیں - اور وہ کیفیت یا کیفیات کمیشن کے ساتھہ منسلک کرکے عدالت میں بھیجدینگی - اور عدالت کو لازم ہے کہ اُن عذرات کو جو فریقین نسبت کیفیت یا کیفیات کے کریں سماعت کرکے اُنکو فسخ کردے اور کمیشن جدید صادر کرے - یا (جسحال میں کہ اہالی کمیشن بالاتفاق کیفیت بھیجیں) اُسکے مطابق ڈگری صادر کرے -

میعاد | کارروائیات بغرض مؤثر کرانے تقسیم کے کارروائیات بنالش ہیں نہ کہ کارروائیات با جراء ڈگری اور اسلئے عذر تمادی انسے متعلق نہیں ہو سکتا (۱) اور نہ امین کا فعل دربارہ محدود کرنے اُن حصص کے جو ہر ایک فریق کو عطا کئے گئے ہوں کوئی کارروائی متعلق اجراء ہے (۲)

اشخاص | لفظ اشخاص مندرجہ ضمن اول دفعہ ہذا سے مراد "ایک سے زیادہ اشخاص" نہ کہ "دو ایک یا زیادہ اشخاص" ہیں اور کوئی عدالت حسب دفعہ ہذا مجاز نہیں ہے کہ ایک کمیشن بنام ایک شخص واحد بجز رضامندی فریقین کے جاری کریں (۳)

ڈگری | ایک حکم ابتدائی مشعر استقرار حقوق فریقین بنالش تقسیم میں لیکن اُنکے حصص کا قابل تصفیہ اجراء ڈگری میں باقی رکھا جانا ایک ڈگری ہے اور قابل اپیل ہے (۴) لیکن اگر صرف حیثیت فریقین تجویز کیجاوے اور اُنکے ہٹیا کے حقوق کا استقرار نکیا جاوے تو وہ ڈگری نہیں ہے اور اسیوجہ سے ناقابل اپیل ہے بلکہ وہ ایک حکم درمیانی ہے (۵) جس حال میں کہ عدالت ماتحت نے ایک غلط طریق عمل کی تقلید کرکے وہ کچھہ تیار کیا ہو جسکو ایک قانونی تجویز اور ڈگری بدون کرنے تحقیق خاص جائداد ہائے قابل تقسیم کے ہونا متصور کیا گیا ہے تو اسیطرح سے تیار کردہ ڈگری بہرکیف ڈگری نہیں ہے کیونکہ وہ ایک ابتدائی تصفیہ اور حکم ہونا ضروری ہے اور اسکا اپیل نہیں ہو سکتا ہے - اور بہ بنا اس امر کے قابل منسوخی ہے کہ وہ ایک قبل از وقت اور ناقص ڈگری ہے (۶) اور اسیطرح وہ حکم بنالش تقسیم جس کے رو سے مدعی کا حصہ مقرر کیا گیا اور تقسیم کی ہدایت کیگئی ہو ڈگری نہیں ہے اور قابل اپیل ہے (۷) اور وہ حکم جو ایک نالش تقسیم ابتدائی ڈگری کے بعد صادر کیا گیا ہو جسکی رو سے ایک کمیشن واسطے عمل میں لانے تقسیم کے مقرر کیا گیا ہو ایک حکم بکارروائیات اجراء نہیں ہے اور وہ قابل اپیل نہیں ہے (۸) -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۵ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۱ (۳) نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۰ و ۲۰۹ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۳ و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -
(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۵ (۶) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ ڈیوانی (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۵ -

حدود عدالت کو کوئی اختیار زیر دفعہ ہذا در بارہ اس امر کے حاصل نہیں ہے کہ اپنے امین کو یہ حکم دے کہ ایک دیوار تعمیر کیجائے جسکی رو سے اس جائداد کے حصص ایکدوسرے سے جدا ہو جائیں جسکی تقسیم کی ڈگری دیگئی ہو (۱)

مالیت نالشات دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۸۰۔

کمیشن عدالت ایک سے زیادہ کمیشن مقرر کرنیکی پابند نہیں ہے (۲)

مالگذاری ادا کرتی ہو دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و جلد ۶ صفحہ ۲۰۳۔

(۵) احکام عام

کمیشن کے اخراجات عدالت میں داخل کئے جائینگے

دفعہ ۳۹۷ - جب کوئی کمیشن بموجب باب ہذا کے صادر ہو۔ تو عدالت قبل صدور کمیشن مجاز ہوگی کہ جس قدر روپیہ واسطے اخراجات کمیشن کے مناسب سمجھے اس کے داخل کرنیکے لئے اندر میعاد مجوزہ عدالت کے اُس فریق کو جس کی درخواست کے موافق یا جس کے فائدہ کے واسطے کمیشن صادر ہو حکم دے۔

عدالت یہ حکم صادر نہیں کریگی کہ خرچہ کمیشن واسطے اظہار مدعا علیہ کے جو عورت پردہ نشین ہے خود مسماۃ ادا کرے نہ یہ حکم صادر کریگی کہ تخمیناً خرچہ کمیشن کا عدالت میں داخل کیا جاوے گو درخواست کمیشن کی خود عورت نے کی ہو (۳) اگر ملازم سرکاری کمیشن مقرر کیا جاوے تو وہ بھی مستحق یافتنی فیس کمیشن کا ہے (۴) لیکن ممالک مغربی و شمالی واودھ میں نہیں (۵)۔

اہلکمیشن کے اختیارات

دفعہ ۳۹۸ - ہر اہلکمیشن جو اسباب کے بموجب مقرر ہوا ہو اگر اُس کو حکم تقرر کی رو سے اور نہج کی ہدایت نہو تو مجاز ہوگا کہ -

(الف) خود فریقین اور کسی گواہ کی جسکو وہ یا اُنمیں سے کوئی پیش کرے اور کسی اور شخص کی زبان بندی جسے اہلکمیشن مذکور اُس معاملہ میں جو اسکو سپرد ہوا ہو شہادت دینے کیلئے طلب کرنا مناسب سمجھے -

(ب) دستاویزات اور دیگر اشیاء کو جو امر تحقیقات طلب سے متعلق ہوں طلب کرے کو معائنہ کرے -

(ج) کسی وقت مناسب میں اُس اراضی یا عمارت کے اندر جسکا ذکر اُس حکم میں ہو داخل ہو -

جملہ ہدایات کہ اہلکمیشن کو کیجائیں وہ بمواجہ فریقین ہونی چاہئیں اور اگر وہ اُن کی نسبت معترض ہوں تو بعد میں حسب امین تعمیل ہدایات مذکور کرے تو شکایت نہیں کر سکتے (۶) اہلکمیشن کو پورے اختیارات تحقیقات متعلقہ امور مفوضہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۴ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۲۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۰ (۴) چٹھی نمبر ۵ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۷۶ء پنجاب چیف کورٹ (۵) دفعہ ۱۹ کتابی سرکلر نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۶ء صاحب جوڈیشل کمشنر اودھ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۵

اپنے میں حاصل ہیں (۱) بجز اس حالت کے کہ حکم کمیشن میں اختیارات محدود کردیئے گئے ہوں (۲) اور اس حالت میں وہ ان اختیارات سے تجاوز نہیں کرسکتا (۳) اگر امین کو تحقیقات و داحلات کا حکم ہو تو اسکو یہ اختیار نہیں ہے کہ تاریخ بیدخلی کی تحقیقات کرے (۴) اور اگر وہ واسطے تقسیم اراضی متنازعہ کے کسی جہت سے مقرر ہو تو اسکو شہادت نہ لینی چاہیئے اور جبکہ امین نے عدالت سے یہ درخواست کی کہ اسکو اجازت تحقیق کرنی استحقاق کی بذریعہ معائنہ دستاویزات دیجاوے اور وہ نامنظور ہوئی تو یہ تجویز ہوئی کہ امین مطلقاً تحقیقات استحقاق یا قبضہ کی نہیں کرسکتا (۵)۔

اہل کمیشن کے روبرو گواہوں کی حاضری اور زبانبندی اور سزا

دفعہ ۳۹۹ - احکام مجموعہ ہذا درباب طلب کرنے اور حاضر ہونے اور لینے زبان بندی گواہان[ا] کے اور نسبت خرچ گواہوں (اور ہرجانہ) تاوانات کے جو گواہوں پر ہوسکتے ہیں ان اشخاص سے بھی متعلق ہونگے جن کو اس باب کے بموجب شہادت دینے یا دستاویز پیش کرنیکا حکم دیا گیا ہو - عام اس سے کہ وہ کمیشن جسمیں ایسا حکم ہو ایسی عدالت سے صادر ہوا ہو جو برٹش انڈیا کی حدود کے اندر واقع ہو یا کسی اور عدالت سے جو حدود مذکور کے باہر واقع ہو - اس دفعہ کی اغراض کیلئے اہل کمیشن بمنزلہ عدالت دیوانی کے سمجھا جائیگا -

بر طبق ایک درخواست بعدالت ہائیکورٹ نسبت اختیار دینے کمشنر کو واسطے جاری کرنے حکمنامہ بغرض احضار بالجبر گواہان کے تجویز ہوئی کہ کمشنر کو چاہیئے کہ کمیشن ہائیکورٹ میں واپس بھیجے اسپر ہائیکورٹ مجاز ہے کہ کمیشن کو اس عدالت دیوانی میں بھیجے جسکے کہ اختیار سماعت کے اندر وہ گواہ رہتا ہو جسکا اظہار لیا جاوے (۶)

عدالت فریقین کو اہل کمیشن کے روبرو حاضر ہونیکے لیئے ہدایت کرسکتی ہے

دفعہ ۴۰۰ - جب کمیشن بموجب باب ہذا صادر کیا جائے عدالت ہدایت کریگی کہ فریقین نالش روبرو اہل کمیشن کے اصالتاً یا بذریعہ ایجنٹ یا پلیڈر کے حاضر ہوں -

یکطرفہ کارروائی

اگر فریقین مذکور حاضر نہوں تو اہل کمیشن کو اختیار ہے کہ یکطرفہ کارروائی کرے -

اگر مدعی اہل کمیشن کے پاس حاضر نہیں ہوا اور امین نے یہ رپورٹ کی کہ وہ تحقیقات یکطرفہ نہیں کرسکتا تو عدالت نے صحیح طور پر بموجب دفعہ ۱۱۴ (دفعہ ۱۰۲ حال) مقدمہ کو ڈسمس کیا (۷) جو فریق کہ امین کے سامنے حاضر ہوئے انکار کرے تو اسکو بعد میں رپورٹ امین پر عتراض کرنیکا منصب نہیں ہے (۸) جو الزامات امین پر کوئی فریق لگائے انکی فوراً تحقیقات ہونی چاہیئے (۹)

ا ملاحظہ طلب یا قبل کے باب ۱۴ و ۱۵ - (۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۶۶ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۶۹ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۸ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۹۴ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۶۹ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۴ (۷) مارشل رپورٹ صفحہ ۱۳۹ (۸) " " جلد ۳ صفحہ ۱۳ (۹) " " جلد ۲ صفحہ ۱۸ و جلد ۶ صفحہ ۲۰

تیسرا حصہ (۳)

خاص قسم کی نالشات

باب (۲۶) سلہ

نالشات مفلسی

احکام باب ہذا اس شخص کو نالش بصیغہ مفلسی دایر کرنیکی اجازت دینے کے مانع نہیں ہیں جنسے کہ زیر دفعہ ۱۔
ایکٹ ۴ بابت ۱۸۶۳ء بغرض برطرفی امتناع ایک سمندر کے نالش کرنیکی اجازت حاصل کر لی ہو (۱)

نالشات بصیغہ مفلسی رجوع ہو سکتی ہیں۔

دفعہ ۴۰۱ - بپابندی قواعد مندرجہ ذیل کے مفلس کی طرف سے ہر نالش ہو سکتی ہے۔

تشریح - وہ شخص مفلس کہلائیگا جس کو اسقدر استطاعت نہیں ہے کہ وہ ویسی نالش میں عرضی نالش کی فیس جو قانون سٹامپ میں مقرر ہے ادا کر سکے۔ یا جس حالت میں کہ عرضی نالش کے لئے کوئی فیس معین نہ ہو سوائے اپنے پارچہ پوشیدنی ضروری اور شئے متنازعہ نالش کے کسی اور جایداد مالیتی ایک سو روپیہ کا استحقاق نہ رکھتا ہو۔

اپیل مفلسی دیکھو دفعہ ۵۹۲ -

منشار نالش | جو تحقیقات مفلسی حسب دفعہ ۴۰۸ و ۴۰۹ کیجاتی ہے وہ قبل وجود نالش کے عمل میں آتی ہے کیونکہ جبتک درخواست مفلسی میں نالش کرنیکی واسطے منظور نہو تب تک عرضی دعوے نہیں ہوتی اسوجہ سے نالش کا وجود نہیں ہوتا (دفعہ ۴۱۰) پس جو کچھ جایداد تحقیقات مذکور کے وقت واقعی غیر متنازعہ ہو وہ جزو جایداد منشار نالش نہیں متصور ہو سکتیں جبکہ ایسی تحقیقات میں مدعاعلیہ نے سو روپیہ سے زیادہ کی اشیاء داخل عدالت کیں تجویز ہوئی کہ یہ اشیاء منشار نالش میں داخل نہیں ہیں اور سائل مفلس نہیں ہے (۲) نالش مدعی مفلس بدیں بیان کہ جایداد متنازعہ فیہ اسکی اور مدعاعلیہم کی مشترک ملکیت ہے لیکن مدعاعلیہ کا یہ جواب دینا کہ جایداد مذکور کا

سلہ باب ہذا نالشات و کارروائیات زیر ایکٹ لگان نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے متعلق نہیں ہیں (دیکھو دفعہ ۱۹۳ ضمن الف ایکٹ مذکور) نیز ملاحظہ ہو رسوم عدالت کا ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و ۱۹۰۵ء یہ باب (۲۶) مفصلات کی عدالتہائے خفیفہ میں وسعت پذیر ہے۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم نمبر (۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۰ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۷ -

ایک حصہ مدعی کی علیحدہ ملکیت ہے پس کوئی امر مانع تجویز سوال مفلسی کا نہیں ہے کیونکہ مدعی کے بیان سے یہ مراد ہے کہ جایداد متدعویہ خود میں سے کوئی بہی اسکی علیحدہ ملکیت نہیں ہے بلکہ اسکی اور مدعا علیہ کی مشترک جایداد کا جز تہی اور مدعا علیہ کے جواب کا یہ منشا رہے کہ کوئی مشترک جایداد نہیں ہے کیونکہ وہ اور مدعی دونوں اُس جایداد کے جو اُنکی جداگانہ قبضہ میں ہے علیحدہ علیحدہ مستحق تہے (۱) اس امر کے فیصل کرنیمیں کہ آیا مدعی کے پاس جایداد کورٹ فیس لگانے کے واسطے مکتفی ہے یا نہیں اس جایداد پر حساب لگانا چاہئیے جو جایداد متنازعہ فیہ سے علاوہ ہو (۲)

مدعی اختیار ارجاع نالش صیغہ مفلسی میں یہ اختیار بہی داخل ہے کہ جب نالش بصیغہ معمولی آغاز ہوتی ہو تو بطور نالش مفلسانہ کے اسکو قایم رہنے کی اجازت دے (۳) عدالت حسب باب ہذا ایک ایسی نالش کی نسبت جو معمولی طور پر دایر ہوئی ہو بصیغہ مفلسی جاری رہنے کا حکم دیسکتی ہے (۴)

نابالغ نابالغ بذریعہ اپنے ولی کے جو صاحب جایداد ہو صیغہ مفلسی میں نالش کرسکتا ہے (۵) ناکامیابی کی صورتمیں ولی خرچہ کا ذمہ وار نہیں ہے (۶)

بیٹا ہندو باپ کا متمول ہونا مانع ارجاع نالش بصیغہ مفلسی بیٹے کے لئے نہیں ہے (۷)

زوجہ اور نہ شوہر کا دولتمند ہونا مانع ارجاع نالش بصیغہ مفلسی بجانب زوجہ کے ہے (۸)

قائم مقام جب مدعی مفلس کا قایم مقام درخواست اجازت مفلسی کی دیوے تو عدالت کو اس تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا قایم مقام بہی مفلس ہے یا نہیں لیکن یہ طمانیت کرنی چاہئیے کہ جو شخص اپنے تئیں قائمقام بیان کرتا ہے وہ دراصل قائمقام کی حیثیت رکہتا ہے یا نہیں اگر طمانیت ہو جاے تو اجازت دینی چاہئیے (۹) مہتمم جایداد شخص متوفی درخواست استجازت مفلسانہ کی گذران سکتا ہے (۱۰) مدعا علیہ کو بہی صیغہ مفلسی میں اجازت جواب دہی کی ہوسکتی ہے (۱۱)

کون کون نالشیں مستثنیٰ ہیں **دفعہ ۴۰۲** مفلس کیطرف سے کوئی نالش بغرض وصول زر معاوضہ بابت خارج ہونیکے ذات سے یا تہمت یا تہتک یا دشنام دہی یا حملہ کے رجوع نہ ہوسکیگی ۔

(۱) نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۱ع پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۱۵ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۳۱۶ (۷) صدر دیوانی عدالت مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ع (۸) صدر دیوانی عدالت مورخہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ع ڈفلش رپورٹ صفحہ ۹۴۸ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۹۰ (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۱۹ ۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۴ زیر باب ہذا -

درخواست تحریری ہوگی اور درخواست کے مضامین دفعہ ۴۰۳ - درخواست استجازت[۱] نالش مفلسانہ تحریری ہوگی - اور اُس میں وہ مراتب مندرج کرنے ہونگے جو حسب دفعہ ۵۰ عرضی نالش میں درج ہونے چاہئیں - اور ایک فہرست ہر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ مملوکہ سائل کی بہ تفصیل مالیت تخمینی درخواست کے ساتھ منسلک کرنی ہوگی - اور درخواست کے ذیل میں دستخط اور عبارت تصدیق اسیطرح لکھی جائیگی جسطرح عرضی نالش کے ذیل میں دستخط اور عبارت تصدیق لکھنے کا اس مجموعہ میں پہلے حکم[۲] ہوچکا ہے -

زوجہ کیطرف سے درخواست اجازت ارجاع نالش مہر بصیغہ مفلسی گذری جسکے جواب میں شوہر نے ذمہ داری مہر سے انکار کیا اُسکی نسبت تجویز ہوئی کہ اسمیں طلب وانکار سے بنا مخاصمت پیدا نہیں ہوتی اسلئے کہ بذریعہ اس درخواست کے اگر منظور ہوجاتی تو مدعیہ کا ارادہ ایک خاص طریقہ سے طلب مہر کا تھا (۱)

میعاد دیکھو دفعہ ۴ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء مشرح مؤلف و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۲ و نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ -

پیشی درخواست دفعہ ۴۰۴ - گو دفعہ ۶۴ میں کوئی حکم ہو درخواست مذکور کو درخواست کنندہ اصالتاً عدالت میں پیش کریگا - بجز اس صورت کے کہ وہ دفعہ ۶۴۰ یا دفعہ ۶۴۱ کے بموجب عدالت میں حاضر ہونے سے معاف ہو کہ اُس صورت میں درخواست معرفت ایسے ایجنٹ کے پیش ہوسکتی ہے جو حسب ضابطہ مجاز ہو - اور جواب ہر سوال ضروری کا جو درخواست سے متعلق ہو دے سکتا ہو - اور جو اسیطرح زبان بندی لئے جانیکا مستوجب ہوگا جسطرح وہ شخص جسکا وہ مختار ہو عدالت میں اصالتاً حاضر ہونیکی صورت میں زبان بندی دینے کے لائق ہوتا -

کارروائی دفعہ ہذا لازمی ہے اور درخواست استجازت ارجاع نالش مفلسانہ اصالتاً ہونی چاہئے بجز اُسحالت کے کہ مفلس حاضری عدالت سے معاف ہو (۲) درخواست کا منجانب منتظم جائیداد مفلس مدعیہ فاتر العقل کے داخل کرنا جائز ہے (۳) یہ ضرور نہیں ہے کہ مختار مقبولہ بھی مفلس ہو (۴) اور وہ وکیل ہونا چاہئے (۵) لیکن ایسی حالت میں معمولی وکالت نامہ کافی نہیں ہے بلکہ خاص اختیارات مثل مختار نامہ مقبولہ کے ہونا چاہئے (۶)

درخواست کی نامنظوری دفعہ ۴۰۵ - اگر درخواست اُسطریقہ سے مرتب یا پیش نکی جائے جو دفعات ۴۰۳ و ۴۰۴ میں مقرر ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُسکو نامنظور کرے -

[۱] دیسی درخواستوں کی رسوم عدالت کے لئے - ملاحظہ طلب رسوم عدالت کے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء کا ضمیمہ دوم - آرٹیکل ۲ -

[۲] ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعات ۵۱ و ۵۲ - (۱) انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۰۶ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۳ (۳) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۴) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۳ صفحہ ۳۰ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۹۰ (۶) ویکلی رپورٹر

یہ کوئی بنا واسطے نامنظوری ایک درخواست کے جو زیر دفعہ ہذا بصیغہ مفلسی میں نالش کرنیکے لئے کیجائے نہیں ہے کہ درخواست دہندہ نے اپنی کل جایداد فہرست منسلکہ خود میں درج نہیں کی ہے (۱)

درخواست کنندہ کی زبان بندی

دفعہ ۴۰۶ - اگر درخواست طریقہ مناسب پر مرتب اور حسب ضابطہ پیش کیجائے تو جج زبان بندی سائل یا اُس کے ایجنٹ کی جب اسکو مختار تاً حاضر ہونیکی اجازت ہو درخواست کنندہ کے استحقاق دعوے اور جایداد کی نسبت اگر مناسب سمجھے قلمبند کریگا۔

مختار کے ذریعہ سے گذرنیکی تقدیر میں عدالت حکم کرسکتی ہے کہ درخواست کنندہ کی زبان بندی کمیشن کے ذریعہ سے لیجائے

جب درخواست بذریعہ ایجنٹ کے گذرے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھے حکم دے کہ درخواست کنندہ کی زبان بندی بذریعہ کمیشن کے اُس طور پر لیجائے جسطرح زبان بندی گواہ غیر حاضر کی بموجب احکام مجموعہ ہذا[1] کے لیجاسکتی ہے۔

جج کو خود سائل یا مختار سائل کا اظہار لینا چاہیے۔ اُسکو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختیارات کسی دوسرے پر منتقل کرے (۲)

درخواست کی نامنظوری

دفعہ ۴۰۷ - اگر عدالت کو ظاہر ہو کہ۔

(الف) درخواست کنندہ مفلس نہیں ہے۔ یا

(ب) درخواست کنندہ نے درخواست گذراننے سے پہلے دو مہینے کے اندر از راہ فریب یا اس باب کے احکام سے مستفید ہونیکی نیت سے کوئی جایداد منتقل کردی ہے۔ یا

(ج) اُسکے بیانات سے ویسی عدالت میں نالش کرنیکا استحقاق پایا نہیں جاتا۔ یا

(د) اُسنے نسبت شے مدعا بہا اُس نالش کے جسکی اجازت چاہتا ہے کوئی ایسا قول و قرار کیا ہے جسکی رو سے کسی اور شخص کو شے مذکور میں حقیت حاصل ہوگئی ہے۔ تو عدالت کو لازم ہے کہ درخواست مذکور کو نامنظور کرے۔

عبارت "اُس عدالت میں نالش کرنیکا استحقاق" مندرجہ ضمن (ج) دفعہ ہذا سے یہ منشا رکھا گیا تھا کہ صرف اُس خاص عدالت کے بعض اختیار سماعت کا ذکر کیا جاوے جسمیں درخواست دیگئی ہے بلکہ اُس صورت تک وسیع ہے جہانتک استحقاق نالش بروئے قانون میعاد ممنوع ہے (۳) ضمن (ج) دفعہ ہذا کا تعلق کلیتاً ایک سوال اختیار سماعت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ سائل کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اُسکو ایک بہتر قابل قیام دعوے قابل موثر کیے جانے کے عدالت میں اور قابل جواب طلب کیے جانیکی حاصل ہے (۴) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۷ زیر دفعہ ۴۰۹ مجموعہ ہذا۔

---

[1] ملاحظہ طلب مقابل کا باب ۲۵ - (۱) نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ (۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ (۳) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۹ -

اگر دعوے میں سماعت عارض ہو (۱) یا عدالت کو اختیار سماعت نہیں (۲) یا معاہدہ برخلاف مصلحت عامہ پر مبنی ہے (۳) یا دعویٰ نامعقول ہو (۴) یا پہلی درخواست منظور ہو چکی ہے یا اور صراحت جو دفعہ ہذا میں مذکور ہیں ان صورتوں میں درخواست نامنظور کیجائیگی (۵) دفعہ ہذا کی رو سے جایز نہیں ہے کہ درخواست دایر کرنے نالش کی بصیغہ مفلسی اس وجہ پر خارج کر دیجائے کہ مدعی غالباً اپنا دعوے حسب اطمینان عدالت مناسب ثابت نکر سکیگا اصل مطلب یہ ہے کہ آیا بادی النظر میں استحقاق دعوے کرنیکا موجود ہے یا نہیں (۶) اجازت کل دعوے کی بابت دینی چاہیئے نہ جزو کی بابت (۷)

اہم بیضابطگی | بغیر تحقیقات کرنیکے مدعا علیہ کے نام نوٹس بغرض لینے شہادت فریقین جاری کرنا ایک اہم بیضابطگی ہے (۸)

اقرار نامہ | اگر مدعی جایداد متنازعہ میں وکیل کو حصہ دینا کرے تو درخواست نامنظور کیجائیگی (۹) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۳۳ -

اپیل | کوئی اپیل درخواست نامنظور ہونیکا زیر دفعہ ہذا نہیں ہوسکتا (۱۰) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۹ -

میعاد | اگر کوئی مدعا علیہ دوران تحقیقات مفلسی میں مرجاوے تو خاص میعاد مندرجہ دفعہ ۳۶۸ ضابطہ ہذا متعلق نہیں (۱۱)

نگرانی | حکم زیر دفعہ ہذا قابل نگرانی ہے (۱۲)

اطلاع اُس روز کی جس روز درخواست کنندہ کی مفلسی کی شہادت لی جائے گی -

دفعہ ۴۰۸ - اگر عدالت کے نزدیک کوئی وجہ نامنظوری درخواست کی منجملہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۴۰۷ کے نہ پائیجائے تو اُس کو لازم ہے کہ ایک تاریخ جسکی اطلاع کم سے دس روز پہلے فریق ثانی اور سرکاری پلیڈر کو

---

۵۱ واسطے اُس اشتہار کے جسکی رو سے بمبئی میں سررشتہ دار ڈپٹی کمشنر تھر و پارکر بعض عدالتوں میں بغرض انجام دہی اُن خدمتوں کے مقرر کئے جاتے ہیں جو مجموعہ ہذا کے باب ۲۶ کے ذریعہ سے سرکاری پلیڈر کے ذمہ کیگئی ہیں ملاحظہ طلب بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء جلد ۱ صفحہ ۴۰۸ - (۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۱ و نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴، ۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۱ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲۶ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ (۵) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۸۹ (۶) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ (۷) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ (۸) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۱ (۱۰) دفعہ ۵۸۸ - ایکٹ ہذا و نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۳ (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۷۳ (۱۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۸

دینی ہوگی) واسطے لینے شہادت کے جو درخواست کنندہ بہ ثبوت اپنی مفلسی کے گذران سکے اور واسطے
سماعت شہادت کے جو بہ تردید مفلسی درخواست کنندہ کے پیش کیجائے مقرر کرے۔

دیکھو نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

طریقہ کارروائی سماعت کے وقت

دفعہ ۴۰۹ - اُس تاریخ کو جو اس نہج سے مقرر کیجائے یا اُس کے بعد جسقدر جلد بسہولت ممکن ہو عدالت کو لازم ہے کہ گواہان فریقین کی زبان بندی لے (اگر کوئی ہوں)۔ اور اگر چاہے درخواست کنندہ یا اُسکے ایجنٹ سے جرح کے سوالات کرے۔ اور اُنکی شہادت کا خلاصہ بطور یادداشت کے لکھنا ہوگا۔

بابت اس امر کے کہ آیا محض از روئے درخواست اور اُس شہادت کے (اگر کچھ ہو) جو کہ عدالت میں حسب محکومہ دفعہ ہذا لی گئی ہو درخواست کنندہ کا پابند ہونا کسی ممانعت کا ممنوعات مصرحہ دفعہ ۴۰۷ سے پایا جاتا ہے یا نہیں جو دلیل فریقین پیش کیا چاہیں اسے بھی عدالت کو سماعت کرنا لازم ہے۔

بعد ازاں عدالت درخواست کنندہ کو بمفلسی میں نالش کرنیکی اجازت دیگی یا نہ دیگی۔

بر طبق سماعت کی جانے ایک درخواست زیر دفعہ ہذا بغرض حصول اجازت نالش بصیغہ مفلس کے عدالت کو فیصل کرنا چاہیئے کہ آیا سائل کو تاریخ درخواست پر ایک موجودہ بنائے دعوی مؤثر کی جانیکی قابل حاصل تھا اور جہانتک بنائے دعوے بروئے امر فیصلشدہ یا میعاد کے ممنوع السماعت ہو تو وہاں درخواست ناکامیاب ہونی چاہیئے (۱) اظہارات باہتمام و نگرانی عدالت کے ہونے چاہئیں (۲) اور وہ اظہارات نہ صرف معاملہ مفلسی پر محدود ہونگے بلکہ تمام امور جو دفعہ ۴۰۷ میں بیان ہوئے ہیں دریافت کئے جا سکتے ہیں (۳) ایک درخواست بمفلسی کی سماعت کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہ تھی اور جج نے بوجہ عدم حاضری درخواست مذکور کو ان الفاظ سے کہ "بالفعل خارج کردیا" خارج کردیا۔ تجویز ہوئی کہ سائل کو دوبارہ درخواست دینے کا اختیار ہے اور ایسے اخراج سے نامنظوری درخواست استجازت نالش مفلسانہ نہیں سمجھی جاتی (۴) اور اسطرح اگر درخواست عدم پیروی میں خارج ہو تو دوبارہ منظور ہوسکتی ہے (۵) لیکن بر طبق ادائگی

لہ دفعہ ہذا کا اُسقدر جو یادداشت کے لکھنے سے متعلق ہے عدالتہائے ہائیکورٹ مقررہ حسب سند شاہی یا عدالت چیفکورٹ پنجاب سے متعلق نہیں ہے بتعمیل اُنکی اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے۔ بلاحظہ طلب بعد کی دفعہ ۶۴۸ - اور عدالتہائے پنجاب کے ایکٹ (نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء) کی دفعہ ۱۶ (۲) - (۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۷ - (۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۸۱ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۳ (۴) آگرہ رپورٹ متفرق جلد ۳ صفحہ ۱ - (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۹ -

خرچہ کے جو پہلے درخواست میں گورنمنٹ پر عاید ہوا ہو ورنہ حکم مذکور ایک حکم زیر دفعہ ہذا ہوگا (۱) حکم زیر دفعہ ہذا مانع جدید درخواست بر بنائے اُسی بنائے دعوے کا ہے (۲) اگر درخواست اس وجہ سے واپس ہو جاوے کہ وہ عدالت مجاز میں پیش کیجائے تو جو عرصہ اس عدالت غیر مجاز میں گذرا ہو وہ محسوب ہونا چاہئیے (۳) نامنظوری درخواست کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے (۴)

میعاد — جبکہ ایک درخواست اجازت ارجاع نالش بصیغہ مفلسی نامنظور ہو اور سائل بعد میں اُسی معاملہ کی نسبت پورا رسوم عدالت لگا کر نالش دائر کرے تو اُس نالش کی میعاد تاریخ ارجاع عرضی دعوے سے شمار ہوتی ہے نہ کہ تاریخ درخواست اجازت ارجاع نالش بطور مفلسی سے (۵) لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۴۱ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۷۴ - نسبت چارہ کار بعد نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا کے ملاحظہ ہو دفعہ ۴۱۳ مجموعہ ہذا و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۸ - نسبت اپیل بصیغہ مفلسی کے دیکھو دفعہ ۵۹۲ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۷۹ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۰ - جبکہ عدالت ابتدائی سے اجازت ارجاع نالش بصیغہ مفلسی دی گئی ہو اور ڈگری بھی بحق مفلس مدعی کے صادر کیگئی ہو تو بطریق اپیل عدالت اول کے حکم مشعر استجازت نالش بطور مفلس کی مناسبت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (۶) حکم مشعر نامنظوری درخواست مشعر اجازت ارجاع نالش بصیغہ مفلسی کی بابت سے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا (۷)

طریقہ کارروائی اگر درخواست منظور ہو

دفعہ ۴۱۰ - اگر درخواست منظور کیجائے تو اُس پر نمبر ڈالا جائیگا - اور وہ داخل رجسٹر کیجائیگی - اور بمنزلہ عرضی نالش مقدمہ کے متصور ہوگی - اور نالش کی کارروائی بجمیع الوجوہ مثل نالش مبتدائرہ حسب باب ۵ کے کیجائیگی - باستثناء اسبات کے کہ مدعی بابت کسی سوال یا تقرر پلیڈر کے یا دیگر کارروائی متعلقہ نالش کے مستوجب ادا کسی رسوم عدالت کا نہ ہوگا سوائے اُن رسوم کے جو واسطے اجراء حکمنامجات کے واجب الادا ہوں -

بمنزلہ عرضی دعوے — جبتک درخواست مفلسی میں نالش کرنیکی منظوری نہو تب تک عرضی دعوے نہیں ہوتی (۸)

رسوم عدالت — جب درخواست نظر ثانی ایک نالش بصیغہ مفلسی میں پیش کیجاوے تو درخواست پر مثل عرضی دعوے بنالش کے کوئی رسوم عدالت واجب الاخذ نہیں ہوگی (۹)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۶ (۲) دفعہ ۱۳ مجموعہ ہذا و نمبر ۱۳ سنہ ۹۴ پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۶ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۳ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۱۲ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۲۶ و جلد ۸ صفحہ ۲۰۶ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۰۹ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۶ (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۳ (۸) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد [illegible] (۹) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰ [illegible]

میعاد | تاریخ درخواست سے شروع ہوتی ہے نہ تاریخ منظور اور درج رجسٹر ہونیسے (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۳۰ و جلد ۴ صفحہ ۲۷ - اگر درخواست اجازت ارجاع نالش بصیغہ مفلسی کی مدعا علیہ مخالفت کرے اور سایل مناسب رسوم عدالت ادا کرکے درخواست مذکور کو بطور عرضید عوی نالش کی متصور کیجاتی کی استدعا کرے تو درخواست مذکور بغرض میعاد کے ایک عرضید عوے اُس تاریخ کا مرجوعہ سمجھی جانی چاہئے جبکہ وہ داخل کیگئی تھی (۲) بخلاف دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۶-

خرچہ جب مفلس کامیاب ہو | **دفعہ ۴۱۱** - اگر مدعی نالش میں کامیاب ہو - تو عدالت کو لازم ہے کہ تعداد رسوم عدالت کی جو بحالت نہ ملنے اجازت ارجاع نالش مفلسانہ مدعی کے ذمہ واجب الادا ہوتی محسوب کرے - اور بابت اس تعداد کے شئی متنازعہ نالش پر مطالبہ مقدم ہوگا - اور گورنمنٹ کو اختیار ہوگا -

رسوم عدالت کا وصول | تعداد مذکور اُس شخص سے جسکو ڈگری کی رو سے ادا کرنیکا حکم دیا گیا ہو اُسیطرح وصول بھی کر لے جسطرح خرچہ نالش کا اُس مجموعہ کے بموجب وصول کیا جاسکتا ہے -

گورنمنٹ کو | گورنمنٹ کا کوئی حق لیٹنے ڈگری بپاسٹامپ کے لئے نہیں ہے اور اسکو معمولی ڈگریدار سے زیادہ حیثیت نہیں ہوتی جبکہ گورنمنٹ نے بعد قرقی ڈگری مدعی کے اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ ڈگری اُس شخص کی اجرائے ڈگری میں جو بنام مدیون ہے نیلام ہو اور جو فاضل بچے وہ گورنمنٹ کو ملے - تجویز ہوئی کہ خریدار پر مواخذہ نہیں ہوسکتا (۳) جس صورت میں کہ نالش متدائرہ بصیغہ مفلسی میں مدعی کامیاب ہوا اور ڈگری میں یہہ ہدایت کیگئی ہو کہ وہ رسوم عدالت جو اُس صورت میں واجب الادا ہوتا اگر نالش بصیغہ مفلسی دایر نکیجاتی نالش کے امر مدعا بہا پر مواخذہ اول ہونا چاہئے اور وہ اسیطرح مدعا علیہ سے واجب الوصول ہوگا جسطرح پر کہ خرچہ نالش ہے تو سرکار کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جداگانہ نالش رسوم عدالت کے وصول کرنے کے لئے دایر کرے بلکہ وہ اُس جایداد سے جو نالش کا امر مدعا بہا ہے کارروائیات اجرا میں وصول کیا جاسکتا ہے (۴) - ایک مقدمہ مفلسی میں واسطے دخل جایداد اور دلاجانے واصلات کے جسکی تنقیح صیغہ اجرائے ڈگری میں ہو ڈگری ہوا اور ڈگری میں خرچہ کی نسبت جیمیں رسوم عدالت بھی داخل تھا یہہ حکم تھا کہ مدعی و مدعا علیہ بحصہ رسدی نتیجہ تحقیقات واصلات پر ادا کردیں فریقین نے واصلات کی تحقیقات نہیں کرائی گورنمنٹ کی درخواست پر عدالت نے فریقین کو طلب کیا اور اُن کے انکار پر عدالت نے اپنے اصلی حکم کو نسبت رسوم عدالت کے تبدیل کردیا

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۴ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۴۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۱ و لارپورٹ انڈین اپیلز جلد ۶ صفحہ ۱۲۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۵ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۹ -

اور یہ حکم دیا کہ فریقین بالاشتراک رسوم عدالت ادا کریں تجویز ہوئی کہ یہ کارروائی خلاف قانون تھی (۱)

مدعی سے بقدر ڈگری رسوم لیجائیگی (۲) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۶ -

منشاء نالش | (الف) نے ڈگری برخلاف (ب) مبلغ الاعہ کی حاصل کی اور خرچہ عہ روپیہ اور (ب) نے ڈگری خرچہ مبلغ لالعہ کی اور ڈگریمیں یہ بھی حکم تھا کہ مدعی رسوم عدالت ادا کرے جو اسکو بوجہ مفلسی معاف ہوئے تھے عدالت کو مجاز نہ تھا کہ ادا کرنی پڑتی تجویز ہوئی کہ مدعی ایسا شخص ہے کہ جو حسب معنے دفعہ ۴۱۱ کے بنسبت جزو شئے منشاء نالش کے کامیاب ہوا ہے اور ایسلئے اُس جزو پر اول مطالبہ سرکار عائد اور محفوظ ہے اور گورنمنٹ اُسیطرح مدعا علیہ سے وصول کر سکتی ہے جیسے کہ معمولی خرچہ اور مدعا علیہ یہ عذر نا منظور ہوکہ اُسکا خرچہ اور اُسکی ڈگری جو مدعی سے یافتنی ہے محسوب کیجائے (۳)

نیلام | دفعہ ہذا عدالت کو مجاز نہیں کرتی کہ ڈگری مدعی کو برطبق درخواست کلکٹر بغرض وصولی اسٹامپ نیلام کردے (۴) حکم نیلام اور نیلام بموجب ایسے حکم کے خلاف اختیار اور کالعدم ہیں جبکہ فی الحقیقت عدالت صادر کنندہ حکم کو کوئی اختیار حاصل نہیں (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ -

اپیل | جب کلکٹر واسطے وصول رسوم عدالت کے درخواست کرے تو وہ فریق نالش حسب دفعہ ۲۴۴ (ج) کے تصور ہوتا ہے اور اپیل ہوسکتا ہے (۶) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۰۷ زیر دفعہ ۴۱۲ ایکٹ ہذا۔

طریقہ کارروائی جب مفلس کامیاب نہ ہو۔ | **دفعہ ۴۱۲** - اگر مدعی نالش میں کامیاب نہو یا اُسکی مفلسی آئندہ فسخ ہوجائے - یا اگر نالش دفعہ ۹۷ یا دفعہ ۹۸ کے بموجب ڈسمس ہوجائے - تو عدالت کو لازم ہے کہ مدعی یا کسی اور شخص کو جو دفعہ ۳۲ کے بموجب اُس نالش میں مدعی کا شریک ہوا ہو یہ حکم دے کہ وہ اُسقدر رسوم عدالت جمع کرے جو درصورت نہ ملنے اجازت ارجاع نالش مفلسانہ کے مدعی کو ادا کرنی واجب ہوتی -

اور اگر عدالت تجویز کرے کہ وہ نالش براہ ناحق کشی یا ایذا رسانی کے دائر ہوئی تہی - تو وہ مجاز ہوگی کہ مدعی پر کسی قدر جرمانہ بھی کرے جو سو روپیہ سے زیادہ نہو - یا اُسکو کسی میعاد تک قید کرے جو ایک مہینے سے زیادہ نہو - یا اُس کے لئے دونوں سزائیں تجویز کرے -

مدعی مفلس نے مدعا علیہم سے مصالحت کرلی تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے دفعہ ہذا صرف اُن

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۵ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۳ - (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۴ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ (۶) انڈین لارپورٹ

مقدمات سے متعلق ہے جنمیں مدعی تجویزاً مغلوب ہوا ہو اور اُن مقدمات سے جنکی تصریح کیگئی ہے مثلاً جب مدعی مفلس قرار پایا ہو یا جبکہ نالش حسب دفعہ ۹۷ یا دفعہ ۹۸ ڈسمس ہوئی ہو (۱) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۳ - جج ماتحت نے ایک عرضی بغرض بطور مفلسی منظور کیا لیکن مدعی تجویز کہ حاکم موصوف کو اختیار تجویز نالش تھا عرضی عونے کی واپسی کا حکم دیا اور حکم دیا کہ ہر فریق اپنا خرچہ ادا کرے تجویز ہوئی کہ جج ماتحت کو یہ اختیار تھا کہ مدعی کو واسطے ادائے رسوم عدالت کے حکم دیتا (۲) درحالیکہ کوئی شخص بوقت دینے درخواست کے مفلس ہو لیکن بعد ازاں اُسکو روپیہ ملجائے اور وہ رسوم ادا کردے تو اُسکی نالش کی نسبت اُس تاریخ سے دائر ہونا سمجھا جائیگا جبکہ اُسنے درخواست مفلسی گذرانی (۳) اگر عدالت نسبت رسوم عدالت کے اپنے حکم میں کوئی ذکر نکرے تو بمطابق درخواست کلکٹر کے صحت ہوسکتی ہے (۴) جب کلکٹر واسطے وصولی رسوم عدالت کے جائیداد مملوکہ رفیق قریب نابالغ (ناکامیاب) کی نیلام کرانیکی غرض سے قرق کرائے تو کلکٹر کوئی فریق نالش حسب دفعہ ۲۴۴ (ج) کے متصور نہیں ہوتا اور نہ وہ اپیل کرسکتا ہے (۵)

مدعا علیہ | دفعہ ہذا کامیاب مدعا علیہ کے خرچہ سے متعلق نہیں ہے بلکہ دفعہ ۲۲۰ سے متعلق ہے (۶)

درخواست کنندہ کی درخواست نالش مفلسی کی نامنظوری اسی نوع کی درخواست مابعد کی مانع ہوگی

دفعہ ۴۱۳ - اگر درخواست کنندہ کی درخواست پر متضمن استجازت ارجاع نالش مفلسی دفعہ ۴۰۹ کے بموجب حکم نامنظوری کا صادر ہو۔ تو اُسکی ہر درخواست مابعد جو اُسی قسم کی ہو نسبت اُسی حق نالش کے بعد ازاں مسموع نہوگی۔ مگر درخواست کنندہ کو اختیار ہوگا کہ حسب طریقہ معمولی نسبت ویسی حق کے نالش دائر کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر کچھہ خرچہ اُس کی درخواست اجازت نالش مفلسی کے نامنظور کرنے میں سرکار پر عائد ہوا ہو تو وہ پہلے ادا کردے۔

ایک حکم زیر دفعہ ۴۰۹ مانع اس امر کا ہے کہ جدید درخواست بلحاظ اسی بنائے دعوے کے کرے (۷) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۱۴ لیکن نالش مستطیعانہ دائر کرسکتا ہے (۸)

سیعاد نالش مستطیعانہ | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۹۵ و جلد ۸ صفحہ ۲۰۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۹۰ زیر دفعہ ۴۰۹ مجموعہ ہذا - و انڈین لارپورٹ کلکتہ [illegible] +

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۷۰ و جلد ۸ صفحہ ۴۷۶ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۹۱ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۷ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲۶ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۷ (۶) " " بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷۷ (۷) نمبر ۱۲۰ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۸۰۶ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۰

اپیل — قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا اپیل بصیغہ مفلسی کے متعلق نہیں ہے (۱)

تعلق دفعہ — دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے جبکہ عدالت نے کوئی حکم نامنظوری کا صادر کیا ہو بلکہ صرف درخواست اس غرض سے واپس کی ہو کہ دوسری ہم اختیار عدالت بحث مفلسی کو طے کرے (۲) یا بوجہ عدم پیروی کے خارج ہو جائے (۳)

خرچہ ادا کرے — دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۰ زیر دفعہ ۹ ۴۰ مجموعہ ہذا۔

مفلسی کا فسخ ہونا

دفعہ ۴۱۴ ۔ عدالت کو اختیار ہے کہ مدعا علیہ یا سرکاری پلیڈر کی درخواست پر جسکی اطلاع تحریری ایک ہفتہ پہلے مدعی کو دی گئی ہو مدعی کی مفلسی کے فسخ ہونیکا حکم دے۔

(الف) اگر وہ دراثنائے نالش قصور وار ایذا رسانی یا طریق نامناسب کا ہو۔ یا

(ب) اگر یہ ظاہر ہو کہ اسکو پاس ایسے وسائل ہیں کہ اس کی نالش مفلسانہ کا قائم رہنا مناسب نہیں ہے۔ یا

(ج) اگر اسنے درباب شئے متنازعہ نالش کے کوئی ایسا معاہدہ کیا ہو جسکی اعتبار سے کسی اور شخص نے اسی شئے متنازعہ میں کوئی حق حاصل کیا ہو۔

جب بعد اجازت ارجاع نالش بصیغہ مفلسی معلوم ہو کہ مدعی کو اب اجازت قائم کرنے مقدمہ کے بصیغہ مفلسی نہ دینی چاہئے تو ضابطہ صحیح یہ ہے کہ موافق دفعہ ہذا عملدرآمد کیا جاوے نہ یہ کہ عدالت اعلیٰ ہیں نذریعہ درخواست نگرانی یا اپیل کے کارروائی کیجاوے (۴)

خرچہ

دفعہ ۴۱۵ ۔ خرچہ اس درخواست کا جسمیں نالش مفلسانہ دائر کرنیکی اجازت کیجاوے اور تحقیقات مفلسی سائل کا مقدمہ کے خرچہ میں داخل ہے۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ ۔

باب (۲۷) ۵۲

نالشات از جانب یا بنام سرکار یا عہدہ داران سرکار

۵۱ بمبئی کے استثنا رتحت دفعہ ہذا و دفعہ ۴۱۰ کے ملیحہ۔ ملاحظہ طلب قبل کا فٹ نوٹ متعلق دفعہ آخر الذکر۔ ۵۲ یہ باب کا مفصلات کی عدالتہائے کسوال تہائے خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم۔ (۱) دیکھو دفعہ ۵۹۲ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۴۹ (۲) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۲۵ (۳) آگرہ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۹۔

دفعہ ۴۱۶ - نالشات جو از طرف یا بنام گورنمنٹ ہوں از طرف یا بنام (یعنی جیسی کہ صورت ہو) جناب سکرٹری آف سٹیٹ بہادر ہند	نالشات از طرف یا بنام سکرٹری آف سٹیٹ بہادر باجلاس کونسل

باجلاس کونسل رجوع کیجائینگی -

کوئی دعوائے واپسی قبضہ کا بنام گورنمنٹ نہیں ہوسکتا (۱) اور جو افعال سرکار نے باستعمال اختیارات شاہی کئے ہوں اُنکی بابت عدالت دیوانی میں دعوی نہیں ہوسکتا (۲) اور نہ پنشن کیلئے (۳) اور نہ بابت ناجائز افعال افسران سرکاری کے (۴) اور نہ بابت افعال افسران مقررہ بغرض وصولی محصول آبکاری کے سکتا ہے (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ و جلد ۷ صفحہ ۶۶۷ - اور نہ بابت ضبطی جاگیر کے (۶) جب کوئی فعل جسکی شکایت ہے منظوری قانون میونسپل یعنی ملکی اور بہ نفاذ اختیارات عطیہ مذکور کیا گیا ہو تو اس واقعہ سے کہ اس فعل کو بادشاہ نے کیا ہے اختیار عدالت دیوانی کا نہیں جاتا رہتا (۷)

نالشات بنام گورنمنٹ	نالش ہرجہ بوجہ اس امر کے کہ بذریعہ ڈاک اسباب کے لیجانے میں غفلت کیگئی ہے (۸)

اور واسطے منسوخی بندوبست اور حصول قبضہ کے (۹) اور تعمیل مختص معاہدہ بیع کی (۱۰) اور نالش ہرجہ بوجہ موقوفی ملازم (۱۱) اور نالش نقض معاہدہ (۱۲) اور واسطے استقرار اس امر کے کہ اراضی متشخصہ مالگذاری جنبہ بندوبست استمراری کا ہے (۱۳) اور جب بورڈ مال اُس اراضی پر جو داخل بندوبست استمراری ہو اور جسپر بندوبست مذکور کے وقت سے یکساں مالگذاری ادا ہوتی رہے مالگذاری کی تشخیص کرے تو بمراد منسوخی حکم مذکور کے (۱۴) اور نالش ہرجہ بابت میر بحری (۱۵) ہوسکتی ہے -

دعاوی بمدعیت اعمال ایکٹ میونسپلٹی ہائے	دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ و جلد ۶ صفحہ ۴ و نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و دفعہ ۳۸ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۱ء

(۱) دفعہ ۹ - ایکٹ دادرسی خاص (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱ و نمبر ۶ و ۷ و ۱۳ و ۱۴ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۹ صفحہ ۱۰۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۵ -

(۳) ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء دفعہ ۴ - (۴) بمبئی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱ -

(۶) سورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۵۵۵ و انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۸ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۵۶ (۸) الہ آباد رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۲ جلد ۲ صفحہ ۵۲ - (۱۰) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۴ (۱۱) مدراس رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۶۶۷ (۱۲) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳

(۱۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۰ (۱۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۹۰ -

(۱۵) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ -

نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۱ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۲۶ -

کورٹ آف وارڈس | جب گورنمنٹ بذریعہ کورٹ آف وارڈس یہ ہدایت کرے کہ کسی علاقہ کا انتظام زمانہ نابالغی میں لیا جائے تو وہ مالک مستحقاق کی امانتدار نہیں ہو جاتی (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۳ -

ترمیم | جبکہ نالش غلطی سے بنام مجسٹریٹ دائر کیگئی ہو تو اپیل میں اجازت دیگئی کہ نام مجسٹریٹ کا خارج کیا جائے اور نام سکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل کا قایم کیا جاوے (۲)

وہ اشخاص جو منجانب گورنمنٹ مجاز پیروی کے ہوں - | **دفعہ ۴۱۷** - جو اشخاص کہ ایکس اوفیشیو یا اور نہج سے مجاز پیروی کے منجانب گورنمنٹ لینت کسی کارروائی عدالت کے ہوں - وہ ایسے ایجنٹ مقبولہ متصور ہونگے جو حسب احکام مجموعہ ہذا منجانب گورنمنٹ[ا] حاضر ہو کر پیروی کر سکتے ہیں اور درخواستیں گذران سکتے ہیں -

عرائض نالش اُن نالشات میں جو جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل کیطرف سے ہوں | **دفعہ ۴۱۸** - جو نالشات کہ منجانب جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل کے ہوں - اُنمیں عرضی نالش کے اندر بجائے لکھنے نام اور پتہ اور مقام سکونت مدعی کے ان الفاظ کا داخل کرنا کافی ہوگا جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل -

گورنمنٹ کا ایجنٹ واسطے لینے حکمنامہ کے - | **دفعہ ۴۱۹** - سرکاری پلیڈر ہر عدالت میں [یا ایسا دوسرا شخص جسکو لوکل گورنمنٹ کسی عدالت کے لئے اس بارے میں مقرر کرے][۵] واسطے حصول حکمنامجات موسومہ جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل ممدوح کے جو کسی ایسی عدالت سے صادر ہوں سرکار کیطرف سے ایجنٹ ہوگا -

حاضری اور جواب ازطرف جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل | **دفعہ ۴۲۰** - عدالت بروقت تقرر تاریخ ادخال جواب عرضی نالش کے منجانب جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل ممدوح مہلت جو واسطے کرنے خط وکتابت ضروری ساتھ گورنمنٹ کے بتوسط سررشتہ ہائے مناسب اور صدور ہدایات کے بنام سرکاری پلیڈر بابت حاضری وجوابدہی مقدمہ ازجانب جناب سکرٹری آف

---

۵ واسطے اس اشتہار کے جسکی رو سے مانڈلی کا پیروکار سرکار جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر کا ایجنٹ مقدمات دیوانی کیلئے عدالت دیوانی مانڈلے میں اور اُن مقدمات دیوانی اور اپیلوں کے لئے جنکی سماعت مانڈلی میں ہوتی ہے مقرر کیا جاتا ہے - ملاحظہ طلب اشتہار نمبر ۲۹۹ مطبوعہ برہما گزٹ ۱۸۹۱ء حصہ ۱ صفحہ ۲۳۲ - ۵ ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۵ - ۵ یہ الفاظ دفعہ ۴۱۹ میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۵ کی رو سے داخل کئے گئے - (۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۰ و ۶۷۳ -

اسسٹنٹ بہادر باجلاس کونسل یا از جانب سرکار کے معقول ہو جائیز رکھیگی - اور حسب اقتضائے رائے اپنے اُس مہلت کو بڑھا سکتی ہے -

حاضری اُس شخص کی جو نالش بنام گورنمنٹ کے متعلق سوالات کا جوابدہ سکیگا

دفعہ ۴۲۱ - جس مقدمہ میں سرکاری پلیڈر کے ساتھ کوئی اور شخص منجانب جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل ممدوح ایسا نہ ہو جو نالش کے مراتب نفس الامری کا جوابدہ سکے - اُسمیں عدالت کو ویسے شخص کی حاضری کا حکم دینا بھی جائیز ہے -

تعمیل سمن عہدہ داران سرکار پر

دفعہ ۴۲۲ - اگر مدعا علیہ عہدہ دار سرکار ہو اور عدالت کو معلوم ہو کہ ایک نقل سمن کی اُس کچہری کے سر دفتر کے پاس جہاں مدعا علیہ نوکر ہے بغرض تعمیل کے بھیجنے سے تعمیل سمن کی سب سے زیادہ سہولت کے ساتھ ہو سکتی ہے - تو ایسا کرے -

(۱) رجسٹرار ضروری فریق اُس نالش کا نہیں ہے جو زیر دفعہ ۷۹ - ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء کے دائر کیجائے -

(۲) گورنر اور کونسل مدراس - مدراس ہائیکورٹ کو کوئی اختیار اوپر گورنر اور کونسل کے نہیں ہے -

(۳) جوڈیشل افسر - از روئے احکام دفعہ ۱ - ایکٹ ۱۸ ۱۸۵۰ء کوئی شخص جو عدالتانہ کام کرتا ہو مواخذہ دار کسی فعل کا نہیں ہے جو شخص اپنے کار عدالتانہ کے سر انجام میں کیا ہو یا جسکے عمل میں آنیکا حکم دیا ہو جو اسکو حیطہ اختیار میں سمجھا ہو ایسی صورت میں بحیثیت کہ نامبردہ نے بہ نیک نیتی عمل نہیں کیا پیدا نہیں ہوتی (۳) دیکھو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۸۹ -

وسعت میعاد تاکہ عہدہ دار گورنمنٹ سے استفسار کر سکے

دفعہ ۴۲۳ - اگر عند الوصول سمن کے عہدہ دار سرکار کو عرضی نالش کا جواب داخل کرنے سے پہلے گورنمنٹ سے استصواب کرنا مناسب معلوم ہو تو وہ عدالت سے استدعا کر سکتا ہے کہ میعاد معینہ سمن اُس قدر بڑھا دیجائے جو استصواب کر سکنے اور بتوسط سر رشتہ ہائے مناسب اُسکی بابت حکم کے وصول ہونیکے لئے ضروری ہو - اور عدالت کو اختیار ہے کہ ویسی درخواست پر میعاد مذکور کو جسقدر اُسکو ضرور معلوم ہو وسعت دے -

اطلاع قبل نالش بنام جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل یا عہدہ دار سرکار کے

دفعہ ۴۲۴ - کوئی نالش بنام سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل ممدوح بنام کسی عہدہ دار سرکار کے بابت

(۱) دفعہ ۴۲۴ کے عمل سے اُن اقسام نالشات کے استثناء کے لئے جو ایکٹ قبضہ رعیتانہ پنجاب نمبر ۱۶ ۱۸۶۸ء کی دفعہ ۷۶ میں مذکور ہیں ملاحظہ طلب ہے اس ایکٹ کی دفعہ ۹۴ - (۱) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷ -

(۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۰ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۲ و نمبر ۸۵ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ -

کسی فعل کے جو اُسنے اپنے اختیار منصبی سے کیا ہو رجوع نہ کیجائیگی - اُسوقت تک کہ جس تاریخ کو اطلاعنامہ تحریری باندراج بنائے دعوے اور نام اور سکونت مدعی مقصود کے [ل اور اُس دادرسی کے جسکا وہ دعوے کرتا ہو] جس حال میں کہ نالش بنام جناب سکرٹری آف سٹیٹ بہادر باجلاس کونسل کے ہونیوالی ہو تو لوکل گورنمنٹ کے کسی سکرٹری کے پاس یا اُس کے دفتر میں یا ضلع کے کلکٹر کے پاس یا اُسکے دفتر میں - اور جسحال میں کہ نالش بنام کسی عہدہ دار سرکار کے ہونیوالی ہو تو عہدہ دار مذکور کے پاس یا اُس کے دفتر میں - پہونچا دیا گیا ہو - اُس سے دو مہینے کا عرصہ نہ گذر لے - اور عرضی نالش میں یہ بیان مندرج ہونا چاہئے کہ ویسا اطلاعنامہ اسطور پر حوالہ کیا گیا یا پہونچا دیا گیا -

دفعہ ہذا اُس صورت سے متعلق نہیں ہے جہانکہ نالش معاہدہ پیدا ہوئی ہو (۱) الفاظ بابت کسی فعل کے جو اُسنے اپنے اختیار منصبی سے کیا ہو" صرف عہدہ دار سرکاری سے علاقہ رکھتے ہیں نہ کہ سکرٹری آف اسٹیٹ سے - تاہم کوئی نالش بخلاف سکرٹری آف سٹیٹ کے اُسوقت تک نہیں ہو سکتی جبتک کہ نوٹس مطلوبہ دفعہ ہذا نہ دیا گیا ہو (۲)

ایزادی فریقین | از روئے دفعہ ہذا عدالت کو یہ امر منع ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ کو بطور فریق ضروری حسب دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا کے شامل کرے (۳)

بنائے دعوےٰ | لفظ بنائے دعوے مندرجہ دفعہ ہذا تعبیر محدود مضمون میں نہ کیجانی چاہئے کیونکہ دفعہ ہذا کی غرض محض یہ ہے کہ مدعا علیہ کو وجہ شکایت کی اطلاع دیجائے (۴)

غرض نوٹس | نوٹس مطلوبہ دفعہ ہذا کی غرض یہ ہے کہ مدعا علیہ کو دعوے کے تصفیہ کا موقع دیا جائے اگر اُسکو ایسا مشورہ دیا گیا ہو چنانچہ جس حال میں کہ نوٹس منجملہ تین مشترک مدعیان کے صرف دو کی جانب سے دیا گیا ہو تو وہ نوٹس ناجائز نہیں ہو جاتا کیونکہ نوٹس کی غرض نوٹس کے دیئے جانیسے پوری ہو جاتی ہے (۵)

نوٹس کب مطلوب ہے | وہ صورتیں جنمیں عہدہ دار سرکاری مستحق اطلاع نامہ ہے وہ ہیں جنمیں اسپر نالش بر وجہ بابت کسی فعل بیجا کے کیجائے جو اُس سے اتفاقیہ یا انصرام خدمات اپنے عہدہ کے سرزد ہو (۶) دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد صفحہ ۲۴۹

ل یہ الفاظ دفعہ ۴۲۴ میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۷ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۳۶ کی رو سے مندرج کئے گئے۔

ع ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۸۰ - (۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۹۷ -

(۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۹ بصفحہ ۲۴۰ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۷۱

(۴) ،، ،، مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۷۹ و ۲۸۰ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۷۹ و ۲۸۰

(۶) ،، ،، کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۹۹ و جلد ۸ صفحہ ۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۵۸۴ -

انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۲۴ - جب کلکٹر بحیثیت کورٹ آف وارڈس نالش ہو تو نوٹس کی ضرورت نہیں (۱)

نمونہ نوٹس | اطلاع بطریق نوٹس کے ہونی چاہئیے اٹرنی کی چٹھی جسمیں صرف یہ لکھا ہو کہ اُسکو ہدایت کارروائی قانونی کرنیکی ہوئی ہے کافی نہیں (۲) نہ یہ کافی ہے کہ نوٹس میں عذرات ہوں اور یہ مستدعا ہو کہ غور ثانی اس معاملہ میں کیجائے (۳) نوٹس میں وجہ نالش مندرج ہونی چاہئیے طرز دعوے کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے (۴) نیز دیکھو نمبر ۶۰ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ -

تعمیل | تعمیل نوٹس کی بحالت افسر سرکار کے اُسکی ذات پر ہونی چاہئیے یا اُسکے دفتر میں چھوڑ دینے کے ذریعہ کیجائے اور تاریخ تعمیل نوٹس اور رجوع نالش دونوں شمار میعاد نوٹس میں محسوب ہونگی (۵) ڈاک کے ذریعہ سے بھی تعمیل نوٹس ہو سکتی ہے (۶)

اعتراض | بعد امور تنقیح طلب برضامندی وکلا لگائی گئی ہوں نوٹس کے نا مکتفی ہونے پر اعتراض نہیں ہو سکتا (۷) نہ اپیل ہو سکتا ہے (۸)

سرکاری افسر | کلکٹر جو مہتمم جائداد نابالغ کا ہو سرکاری افسر ہے (۹) لیکن ناظر (۱۰) اور نہ کلکٹر جو بطور ولی عدالتی نابالغ کے مقرر ہو (۱۱)

ولیسی نالشوں میں گرفتاری | **دفعہ ۴۲۵** - لازم ہے کہ ویسی نالش میں وارنٹ گرفتاری بلا رضامندی تحریری جج ضلع کے صادر نہ کیا جائے -

درخواست جب گورنمنٹ جوابدہی اپنے ذمہ لے | **دفعہ ۴۲۶** - اگر سرکار جوابدہی نالش کی جو کسی عہدہ دار سرکار پر ہو اپنے ذمہ قبول کرے - تو سرکاری پلیڈر جسکو اُسکو اجازت حاضری و جوابدہی عوضی نالش کی دیجائے عدالت میں درخواست گذرانیگا - اور ایسی درخواست پر عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک یادداشت اُس اجازت کی رجسٹر میں مندرج کرائے -

(۵) ملاحظہ طلب ما قبل کی دفعہ ۵۸ (ضمن اخیر) - (۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۹ و نمبر ۲۴ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۲) کتاب لٹ صاحب صفحہ ۲ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۹۲ - (۴) کیمبل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ (۵) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۹ (۶) نمبر ۱۷ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۵ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۱۸ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۳۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۶ (۱۱) ” ” مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۹ و ” ” ” جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ -

طریقہ کارروائی جبکہ ایسی درخواست نہ کیجائے اور مدعاعلیہ قبل تجویز مستوجب گرفتاری نہیں ہے

دفعہ ۴۲۷ - اگر سرکاری پلیڈر اُس تاریخ کو جو اطلاعنامہ میں واسطے حاضری مدعاعلیہ وجوابدہی عرضی نالش کے مقرر ہو یا اُس سے پیشتر درخواست نہ گذرانے - تو مقدمہ کی ترتیب مثل اُس نالش کے ہوگی جسمیں سرکار احد الفریقین نہ ہو - بجز اسکے کہ نہ مدعاعلیہ کی ذات لائق گرفتاری کے نہ اُسکی جایداد قابل قرقی کے ہوگی - الا بحالت جاری ہونے ڈگری کے -

عہدہ داران سرکار کا اصالتاً حاضر ہونیسے بری ہونا -

دفعہ ۴۲۸ - اُس نالش میں جو بنام کسی عہدہ دار سرکار کے بابت کسی فعل مرقوم الفوق کے ہو عدالت مدعاعلیہ کو اصالتاً حاضر ہونیسے ایسے حال میں بری کریگی کہ وہ عدالت کا اطمینان کردے کہ وہ بلا ہرج کار سرکار اپنے عہدہ سے غیرحاضر نہیں رہ سکتا -

طریقہ کارروائی جب ڈگری گورنمنٹ یا عہدہ دار سرکار پر ہو

دفعہ ۴۲۹ - جبکہ ڈگری جناب سکرٹری آف سٹیٹ بہادر بیند باجلاس کونسل ممدوح پر یا کسی عہدہ دار سرکار پر بابت کسی فعل مرقوم الفوق کے ہو تو ڈگری میں ایک میعاد اُسکے ایفا کیلئے مندرج ہوگی - اور اگر ڈگری کا ایفا اُس میعاد معین کے اندر نہو - تو عدالت مقدمہ کی کیفیت لکھکر واسطے صدور حکم کے لوکل گورنمنٹ کے حضور مرسل کریگی -

کسی ایسی ڈگری کی بابت حکمنامہ اجرا صادر نکیا جائیگا الا اُس حال میں کہ وہ تین مہینے تک جسکا شمار کیفیت کی تاریخ سے کیا جائیگا بلا ایفا رہے -

باب (۲۸) [1]

نالشات از طرف رعایا ممالک غیر و از طرف یا بنام والیان ممالک غیر و والیان ریاست ہندوستانی

کہ رعایا ملک غیر نالش کرسکتی ہے

دفعہ ۴۳۰ - دشمن کے ملک کی رعایا جو برٹش انڈیا کے اندر جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی اجازت سے رہتی ہو - اور دوست کے ملک کی رعایا اسیطرح برٹش انڈیا کی عدالتوں میں نالش کرسکیگی کہ گویا وہ جناب ملکہ معظمہ کی رعایا تھی -

[1] یہ باب ۲۸ مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں بصحت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۸ اور ضمیمہ دوم -

دشمن کے ملک کی کوئی رعیت جو بلا ویسی اجازت کے برٹش انڈیا کی حدود کے اندر رہتی ہو یا کسی ملک غیر میں رہتی ہو برٹش انڈیا کی کسی ویسی عدالت میں نالش نکر سکیگی۔

تشریح۔ ہر شخص جو کسی ملک غیر میں رہتا ہو جبکہ درمیان سرکار اُس ملک غیر کے اور مملکت متحدہ گریٹ برٹن اور آئیرلینڈ کے لڑائی ہو رہی ہو۔ اور ملک مذکور میں بلا حصول لائسنس دستخطی کسی سکرٹری آف سٹیٹ منجملہ سکرٹری ہائے جناب ملکہ معظمہ یا دستخطی کسی سکرٹری گورنمنٹ ہند کے کاروبار کرتا ہو۔ اور اس دفعہ کے فقرہ ۲ کی غرض کیلئے دشمن کے ملک کی رعیت ساکن ملک غیر متصور ہوگا۔

کب ریاست غیر نالش کر سکتی | **دفعہ ۴۳۱**۔ جائز ہے کہ کوئی ریاست ملک غیر برٹش انڈیا کی عدالتوں میں نالش کرے بشرطیکہ۔

(الف) جناب ملکہ معظمہ یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے اُس ریاست کو تسلیم کیا ہو۔ اور

(ب) نالش کا یہ مقصود ہو کہ اُس ریاست غیر کے والی یا رعایا کے حقوق خانگی دلائے جائیں۔

عدالت کو اس امر واقعہ پر بلا التماسہ لحاظ کرنا ہوگا کہ ریاست غیر کو جناب ملکہ معظمہ یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے تسلیم نہیں کیا۔

اُن حقوق خانگی سے جنکا ذکر ضمن (ب) دفعہ ہذا میں ہے مراد حقوق شخص واحد خلاف حقوق جمہور مملکت کے نہیں ہے بلکہ مملکت کے اُن حقوق خانگی سے مراد ہے کہ جنکا نفاذ عدالت انصاف سے ہونا چاہیئے اور جو اُنکی حقوق کا انتظام بلحاظ خود اُنکی نوعیت کے مابین ایک مملکت اور دوسری مملکت کے ہونا چاہیئے اور وہ ایسے حقوق ہیں کہ جنکا نفاذ ریاست غیر بمقابلہ عوام الناس کے بطور ایسے حقوق کے کرا سکتی ہے جو ان حقوق سے علیحدہ ہیں جو ایک مملکت کو بحیثیت ملک داری بمقابلہ دوسری مملکت کے بحیثیت ملک داری کے حاصل ہو (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ منفصلہ پریوی کونسل جو مقدمہ نمبر ۱۹ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ کا اپیل ہے۔

وہ اشخاص جنکو والیان ملک رئیسوں کی طرف سے پیروی یا جواب دہی نالش کرنیکے لئے گورنمنٹ خاصتاً مقرر کرے | **دفعہ ۴۳۲**۔ وہ اشخاص جو حسب درخواست کسی والی خود مختار یا رئیس حکمران کے عام اس سے کہ وہ بہ تبعیت برٹش گورنمنٹ کے گورنمنٹ موصوف سے اتحاد رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اور برٹش انڈیا کے اندر رہتا ہو یا اُس سے باہر [یا حسب استدعا کسی ایسے شخص کے جو گورنمنٹ کی رائے میں ویسے والی ملک یا رئیس کیطرف سے کارگذار ہونیکے لائق ہو][1] والی یا رئیس مذکور کی طرف سے نالش یا نالش کی

[1] یہ الفاظ دفعہ ۴۳۲ میں مجموعہ ضابطہ دیوانی کو ترمیم کرنیوالی ایکٹ (نمبر ۷ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۳۷ کی رو سے مندرج کیے گئے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰ و نمبر ۱۹ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ۔

جوابدہی کرنیکے لئے گورنمنٹ کے حکم خاص سے مقرر ہوں ۔ بمنزلہ ایسے ایجنٹان مقبولہ کے سمجھے جاینگے جنکی معرفت حاضری عدالت اور کارروائی اور اد خال درخواست منجانب والی یا رئیس مذکور کے حسب مجموعہ ہذا عمل میں آسکتا ہے ۔

[۱] اس دفعہ کے تحت میں تقرر کسی خاص نالش کے لئے یا چند خاص نالشوں کے لئے یا اُن جملہ نالشوں کے لئے جنکی پیروی یا جنمیں جوابدہی کسی والی ملک یا رئیس کیطرف سے وقتاً فوقتاً ضرور ہو ۔ عمل میں آسکتا ہے ۔

جو کوئی شخص کہ اس دفعہ کی رو سے مقرر ہو اسکو جایز ہے کہ کسی ویسی نالش یا نالشوں میں لوگوں کو حاضر ہونے اور درخواست کرنے اور دوسرے کام کیلئے اسطرح پر اختیار دے یا مقرر کرے کہ جسطرح پر وہ خود اُس نالش یا اُن نالشوں میں ایک فریق ہونیکی حالت میں اختیار دیسکتا یا مقرر کر سکتا ۔

پولیٹکل ایجنٹ بلا اختیار نالش نہیں کر سکتا (۱) دفعہ ہذا مانع ارجاع اُس نالش کی نہیں ہے جو والی خود مختار نے عدالت برٹش انڈیا میں اپنے نام پر اور معرفت ایجنٹ مقبولہ کے دایر کی ہو جو دفعہ ہذا میں مقرر نہیں کیا گیا (۲)

دفعہ ۴۳۴ ۔ [۳] (۱) کسی ویسے والی ملک یا رئیس پر اور کسی ریاست غیر کے کسی سفیر یا ایلچی پر جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی	والیان ملک اور رئیسوں اور سفیروں اور ایلچیوں کے نام پر نالشیں

اجازت سے جسکی تصدیق صاحبان سکرٹری گورنمنٹ ہند میں سے ایک صاحب سکرٹری کے دستخط سے ہو (مگر نہ بدوں ویسی اجازت کے) کسی اختیار رکھنے والی عدالت میں نالش ہو سکتی ہے ۔

(۲) ویسی اجازت درخصوص کسی خاص نالش یا چند خاص نالشات کے یا درخصوص جملہ نالشات کسی خاص قسم یا قسموں کے دیجا سکتی ہے ۔ اور کسی نالش یا قسم نالشات کی صورت میں اجازت مذکور میں اُس عدالت کا ذکر رہیگا جہاں والی ملک یا رئیس یا سفیر یا ایلچی پر نالش ہو سکیگی ۔ مگر اجازت مذکور نہ ملیگی الاجبکہ اُس والی ملک یا رئیس یا سفیر یا ایلچی نے ۔

(الف) عدالت میں اُس شخص پر نالش کی ہو جو اُسپر نالش کرنا چاہتا ہے ۔ یا

---

[۱] اخیر دو فقرات دفعہ ۴۳۳ کے ایکٹ ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۴ (۲) کی رو سے ہٹائے گئے ۔

[۲] واسطے اُس اشتہار کے جو اختیار مفوضہ حسب دفعہ ہذا کی رو سے بمبئی میں دیا گیا ہے ۔ ملاحظہ طلب بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۶ء ۔ جلد ا صفحہ ۴۰۸ ۔

[۳] دفعہ ۴۳۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳۸ کی رو سے سابق دفعہ کی جگہ قایم ہوئی ۔ (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶ ۔ ۱۸۷۵ء نمبر ۱۲۵ پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۸۱۰ ۔

(ب) جبکہ وہ خود یا کسی اور کے ذریعہ سے عدالت کے علاقہ اختیار کی حدود ارضی کے اندر تجارت کرتا ہو۔ یا

(ج) جبکہ اُس کے قبضہ میں وہ جایداد منقولہ ہو جو اُن حدود کے اندر واقع ہے۔ اور جبکہ اُسپر ویسے قبضہ کے متعلق یا بابت اُس روپئے کے جسکا بار اُس جایداد پر ہو۔ نالش رجوع ہونے والی ہو۔

(۳) کوئی ویسا والی ملک یا رئیس یا سفیر یا ایلچی تحت مجموعہ ضابطہ ہذا گرفتار نہو سکیگا۔ اور بدوں اجازت جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جسکی تصدیق حسب طریقہ مذکورہ بالا ہو کوئی ڈگری کسی ویسے والی ملک یا رئیس یا سفیر یا ایلچی کی جایداد پر جاری نہوگی۔

(۴)[۱] جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ اشتہار مشتہرہ گزٹ آف انڈیا کے کسی لوکل گورنمنٹ کو اور اُس گورنمنٹ کے کسی سکرٹری کو اختیار دیں کہ وہ کسی ایسے والی ملک یا رئیس یا سفیر یا ایلچی کی نسبت جسکا نام اشتہار میں لکھا ہوا ہو وہ لوازم خدمت عمل میں لائیں جو اوپر لکھی ہوئی دفعات تحتی کی رو سے جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اور سکرٹری گورنمنٹ ہند کو علیحدہ علیحدہ تفویض ہوئے ہوں۔

(۵) کوئی شخص جایداد غیر منقولہ کی نسبت رعیت کی حیثیت سے بدوں اُس اجازت کے جو اس دفعہ میں مذکور ہے کسی ایسے والی ملک یا رئیس یا سفیر یا ایلچی کے نام پر نالش رجوع کر سکتا ہے جس کے پاس سے اُس نے اُس جایداد پر قبضہ حاصل کیا ہے۔ یا جس کے پاس سے وہ دعوے کرتا ہے کہ اُس نے اُس جایداد پر قبضہ حاصل کیا ہے۔

ڈیبا ایسی پیادی جو ایک تعلقہ دار درجہ پنجم کا صوبہ کاٹھیا وار میں ہے بوجہ اس کے کہ وہ ملک سات وہ کا اندر علاقہ برٹش پولیٹیکل ایجنسی کاٹھیاوار کے ہے ایک رئیس حکمران حسب مراد دفعات ۴۳۲ و ۴۳۳ مجموعہ ہذا ہے اور اُسپر صرف برضامندی گورنمنٹ عدالت مجازمیں جو عدالت ضلع کے ماتحت نہو نالش ہو سکتی ہے (۱) خود مختار راجہ پر جو انگریزی علاقہ میں تجارت کرتا ہو نالش نہیں ہو سکتی (۲)

اجازت | زیر دفعہ ہذا وہ منظوری (اجازت) جو گورنر جنرل باجلاس کونسل نے بعد شروع کیے جانے ایک نالش

[۱] دا سطے اُس اشتہار کی جو اختیارات مفوضہ حسب دفعہ ہذا کی رو سے بہ نسبت گورنمنٹ ہائے مدراس و بنگالہ و ممالک مغربی و شمالی و اودہ و پنجاب و ممالک متوسط و آسام کے جاری ہوا ہے ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۱۸۷۹ء حصہ ۱ صفحہ ۱۰۸۷۔ اور در خصوص گورنمنٹ بمبئی ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۱۸۹۶ء حصہ ۱ صفحہ ۳۲۲۔ (۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۵ (۲) نمبر ۳ ۱۸۷۵ء نمبر ۷۹ و نمبر ۳ ۱۸۷۶ء

برخلاف فرمانروا اسرو اگرکے دی ہو (جو رضامندی ارجاع نالش کی نسبت نہو بلکہ نالش کے جاری رکہے جانیکی نسبت ہو) کافی منظوری نہیں ہے۔ اگر منظوری قبل شروع کئے جانے نالش کے حاصل نکیگئی ہو تو عدالت کو چاہئے کہ نالش کو خارج کرے یا مدعیکو اسکے باختیار مجدداً ارجاع نالش زیر دفعہ ۳۷۳ واپس لینے کی اجازت دے جہانکہ مدعی نے ناکافی منظوری حاصل کی ہو تو مدعا علیہ بذریعہ اپنے طریق عمل کے نقص مذکور کو ترک کرسکتا ہے چنانچہ باوجود عدم موجودگی ایک جائز منظوری زیر دفعہ ہذا کے نالش کی سماعت اور اسکا فیصلہ واقعات پر کیا جاسکتا ہے (۱)

جایداد غیر منقولہ | نالش نان نفقہ جسمیں یہ استدعا ہو کہ نان و نفقہ کا مطالبہ جایداد غیر منقولہ پر قایم کیا جاوے مراد ضمن (ج) دفعہ ہذا میں نالش ہائے جایداد غیر منقولہ مصرحہ ضمن (ج) ہے (۲)

والیان ملک اور رئیسوں کا لقب بحیثیت فریق نالش ہونے کے | **دفعہ ۴۳۴**[ل] - والی خود مختار یا رئیس حکمران اپنی ریاست کے نام سے نالش کرسکتا ہے۔ اور اسکی ریاست کے نام سے اسپر نالش ہوسکتی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس اجازت کو دیتے وقت جسکا ذکر دفعہ اخیر مرقوم الفوق میں کیا گیا ہے جناب نواب گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ یعنی جیسی صورت ہو یہ ہدایت کرسکتی ہے کہ کسی ایسے والی ملک یا رئیس کسی ایجنٹ یعنی مختار کے نام سے یا کسی اور نام سے نالش کیجائے۔

باب (۲۹)[۲]

نالشات از طرف اور بنام جماعت سند یافتہ اور کمپنیوں کے

عرضی نالش پر دستخط اور اسکی تصدیق | **دفعہ ۴۳۵** - نالشات منجانب جماعت سند یافتہ یا کمپنی میں جسکو اجازت ہے کہ کسی اہلکار یا امانتدار کے نام سے نالش کرے اور کسی اہلکار یا امانتدار کے نام سے اسپر نالش کیجائے جایز ہے کہ کوئی ڈائرکٹر یا سکریٹری یا اور کوئی افسر اعلیٰ جماعت یا کمپنی مذکور کا جو نسبت واقعات مقدمہ کے اظہار دیسکے طرف سے جماعت یا کمپنی مذکور کے عرضی نالش پر دستخط اور تصدیق کرے۔

دفعہ ہذا جماعت سند یافتہ یا کمپنی سے متعلق ہے۔ چونکہ بورڈ آف دی پریسبیٹیرین چرچ آف نیویارک کوئی جماعت سند یافتہ یا کمپنی نہیں ہے اسلئے دفعہ ہذا متعلق قرار نہ دیگئی (۳) وہ کارپوریشن (جماعت سند یافتہ) جسکا ذکر دفعہ ہذا میں ہے ایسی جماعت اشخاص ہے جو قانون انگلستان میں مذکور ہے یعنی جو صریح رضامندی گورنمنٹ سے بنائی گئی ہو یا بعد عرصہ درازکی ہو کہ گورنمنٹ کی رضامندی مفہوم ہوسکے (۴)

ل دفعہ ۴۳۴ نئی ہے - یہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۶ مشتہرہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۲۴ کی رو سے مندرج ہوئی ہے - اور سابق دفعہ ۴۳۴ اُسلی ایکٹ کی دفعہ ۳۹ (۱) کی رو سے اسی ایکٹ کی اور کی دفعہ ۲۲۹ (ب) ہوگئی ہے - ۲ یہ باب ۲۹ مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے - ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم - (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۰۴ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۱۷

تمام نالشات میں جو بجانب یا برخلاف جماعت سند یافتہ اور کمپنیوں کے ہوں نام افسر یا امین اور نام جماعت سند یافتہ یا اسما کے افسر یا امین کمپنی عرضیدعوے میں بطور مدعی یا مدعا علیہ کے لکھی جاینگی جیسی کہ صورت ہو (۱)

دستخط اور تصدیق کرے | بروے دفعہ ہذا دفعہ ۴۳۵ جماعت سند یافتہ کے افسر اعلی کو عرضیدعوے یا بیان تحریری کی تصدیق کرنیکا اختیار دیا گیا ہے اور اسلیے ضروری نہیں ہے کہ بغرض مذکور اجازت حاصل کیجاوے مگر اُن مقدمات میں جنسے دفعہ ہذا متعلق ہوتی ہو یہ ثابت کیا جانا چاہئے کہ شخص تصدیق کنندہ عرضیدعوے یا بیان تحریری بجانب جماعت سند یافتہ یا کمپنی کے جماعت سند یافتہ کا افسر اعلی ہے اور واقعات مقدمہ بیان کرنیکو قابل ہے اگر عرضیدعوے یا بیان تحریری میں اس قسم کا بیان ہو تو معمولی تصدیق غالباً کافی ہوگی (۲) قایم مقام منیجر حسب منشا دفعہ ہذا افسر اعلی بنک کا ریورلیشن کا ہے اور عرضیدعوے پر دستخط اور تصدیق کرسکتا ہے (۳) کمپنی معرفت اپنے ایجنٹ کے نالش نہیں کرسکتی (۴) اگر کمپنی غیر رجسٹری شدہ ہو تو نام تمام اشخاص کا جنسے کمپنی مرکب ہو اگر معلوم ہو اور اگر کمپنی پر نالش اُس نام سے ہو جس سے وہ کاروبار کرتی ہو تو اُسکو اپنی مندرجہ تمام اشخاص کا نام تہ بیان کرنیکی عرضیدعوے میں لکھنی چاہئے (۵) ورنہ عرضیدعوے ناقص ہے (۶) ایسی کمپنی اپنے نام سے اپنے سکریٹری کی معرفت نالش دایر نہیں کرسکتی (۷)

اجرای سمن جماعت سند یافتہ یا کمپنی پر — **دفعہ ۴۳۶** — جو مقدمہ بنام کسی جماعت سند یافتہ یا کمپنی کے ہو جس کو یہ منصب ہے کہ کسی اہلکار یا امانت دار کے نام سے نالش کرے اور کسی اہلکار یا امانت دار کے نام سے اُسپر نالش کیجائے اُسمیں سمن کا اجرا اسطرح ہو سکتا ہے کہ –

(الف) جماعت یا کمپنی مذکور کے دفتر رجسٹری شدہ میں بشرطیکہ کوئی ایسا دفتر ہو پہونچا دیا جائے یا

(ب) ایک چٹھی میں جو اُس جماعت یا کمپنی کے دفترخانہ (یا اگر ایک سے زیادہ دفتر ہوں تو صدر دفتر واقع برٹش انڈیا) کے کسی عہدہ دار یا امین کے نام بہ سبیل ڈاک بھیجدیا جائے۔ یا

(ج) جماعت سند یافتہ یا کمپنی مذکور کے کسی ڈایرکٹر یا سکریٹری یا اور کسی عہدہ دار اعلی کو حوالہ کیا جائے۔

اور عدالت کو اختیار ہے کہ اُس جماعت سند یافتہ یا کمپنی کے کسی ڈایرکٹر یا سکریٹری یا اور اعلی عہدہ دار کو جو امورات نفس نالش کا جواب دے سکتا ہو اصالتاً حاضر ہونیکا حکم دے۔

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ و نمبر ۱۴ ۱۸۸۶ ع و نمبر ۸ ۱۸۸۶ ع پنجاب ریکارڈ دیوانی – (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۰ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۷ – (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۷ (۷) ״ ״ ״ جلد ۷ صفحہ ۲۸ –

باب (۳۰) [1]

نالشات منجانب اور بنام امنا اور اوصیا اور مہتممان ترکہ کے

قایم مقام اشخاص مستحق حصول انتفاع کی ان نالشات میں جو ایسی جایداد سے متعلق ہوں جو امین وغیرہ کی سپردگی میں ہو

دفعہ ۳۷ھ [1] - جملہ نالشات میں جو ایسی جایداد سے متعلق ہوں جو کسی امین یا وصی یا مہتمم ترکہ کی سپردگی میں ہو جبکہ جھگڑا [2] اُس جایداد کا مابین اُن اشخاص کے جو ایسی جایداد میں استحقاق حصول انتفاع رکھتے ہوں بطور فریق اوّل اور کسی شخص غیر فریق ثانی کے ہو تو ویسا امین یا وصی یا مہتمم ترکہ ایسے اشخاص مذکور کا قایم مقام سمجھا جائیگا اور علی العموم اُن اشخاص کو فریق نالش کرنا ضرور نہوگا -

لیکن اگر عدالت مناسب جانے تو حکم دے سکتی ہے کہ وہ سب یا اُنمیں سے کوئی فریق نالش [3] کیا جائے -

[1] بلحاظ دفعہ ہذا وہ اشخاص جو بطور ایسے امانتداران کے یکے بعد دیگرے بذریعہ وصیت نامہ مذکور کے عمل کرتے ہیں بخوبی قایم مقام اُن تمام اشخاص کے جنکو ترکہ مذکور میں حق انتفاع حاصل ہو جملہ نالشات متعلقہ ترکہ مذکور میں ہیں (۱) جب جایداد نابالغ بقبضہ کورٹ آف وارڈس کے ہو تو نالش واسطے تنسیخ اُس پٹہ کے جو اُسکے باپ نے لکھدیا ہو اور بعد ازاں کلکٹر نے بھی لکھدیا ہو منجانب کلکٹر کے ہو سکتی ہے اور اُن اشخاص کا بطور مدعاعلیہ کے شامل کرنا ضرور نہیں ہے جنکے حق میں پٹہ داروں نے آگے پٹہ لکھدیا ہو (۲) نالش بخلاف باپ بحیثیت مہتمم رکن خاندان میں پسران کو کوئی ضروری فریق نہیں جبکہ نالش بربنا اُس رہن کے دایر کیگئی ہو جو باپ نے پہلے قرضہ کے ایفا کیلئے لکھدیا ہو اور قرضہ ناجایز یا خلاف تہذیب ہونا ثابت نہ ہو (۳)

او صیا اور مہتممان ترکہ کو فریق نالش میں شامل کرنا

دفعہ ۳۸ھ - جس حال میں کہ کئی اوصیا یا مہتممان ترکہ ہوں اگر کوئی نالش انمیں سے ایک یا کئی کے نام رجوع کیجائے تو وہ سب فریق نالش کئے جائیں گے مگر شرط یہ ہے کہ جن اوصیا نے کہ اپنے موصی کے وصیت نامہ کو عدالت سے ثابت کیا ہو اور جو اوصیا اور مہتممان ترکہ عدالت کے اختیار کی حدود ارضی سے باہر ہوں اُنکو فریق کرنا ضروری نہیں ہے -

جہانکہ ایک مسلمان موصی نے بذریعہ اپنی وصیت کے تین اوصیا مقرر کئے جنمیں سے کہ صرف ایک نے عمل کیا اور ترکہ حاصل کیا تھا نالش منجانب بیوہ موصی بغرض اہتمام ترکہ میں رسیور مقرر کئے جانیکے لئے بطور کافی جایز قرار دیگئی گو صرف اُسی مدعاعلیہ

---

[1] یہ باب ۳۰ مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵ اور ضمیمہ دوم [2] ملاحظہ طلب عدالت سوپریم کورٹ آف جوڈیکیچر کی ترمیم کردہ ایکٹ ۱۸۷۵ء [illegible] و ۳۹ و ۱۸۷۳ء جلوس ملکہ وکٹوریہ باب [illegible] کی ضمیمہ اوّل میں حکم ۱۶ کا قاعدہ نمبر [illegible] - [3] ملاحظہ طلب ماقبل کا باب ۳ - (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۷۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۷ لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۱

بنایا گیا تہا جس نے کہ عملدرآمد کیا تہا اور دیگر وموصی فریق نالش نہ تہے (۱)

کسی وصیۂ منکوحہ کے شوہر کو شامل نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۴۳۹ - اگر عدالت اور بنچ کا حکم نہ دے تو شوہر کسی عورت منکوحہ مہتمم ترکہ یا وصیہ کا فریق اُس نالش کا نہ کیا جائے گا جو اُس عورت کی طرف سے یا اُس کے نام ہو۔

باب (۳۱)[ط]

نالشات منجانب اور بنام اشخاص نابالغ اور فاترالعقل کے

احکام باب ہذا مکمل نہیں ہیں اور جس صورت میں کہ ایک شخص فاترالعقل تسلیم کیا گیا یا معلوم کیا گیا ہو گو وہ زیر ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء یا کسی اور قانون نافذالوقت کے ایسا نہ قرار دیا گیا ہو اگر وہ مدعی ہے تو اُسکو اجازت دیجانی چاہئے کہ معرفت اپنے رفیق قریب کی نالش کرے اور جس صورت میں کہ وہ مدعا علیہ ہے تو عدالت کو اُسکا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کرنا چاہیے (۲)

نابالغ کیطرف سے نالش اُس کے رفیق کی معرفت ہوگی خرچہ

دفعہ ۴۴۰ - جو نالش کہ کسی نابالغ کیطرف سے ہو وہ نابالغ کے نام سے کسی شخص بالغ کی معرفت جو کہ ویسی نالش میں رفیق نابالغ کہا جائیگا رجوع ہوگی اور جائز ہے کہ اُس شخص کو حکم دیا جائے کہ وہ خرچہ نالش کا ایسی طرح ادا کرے کہ گویا وہ مدعی تہا۔

نالشات طرف نابالغ بذریعہ اشخاص غیر ولی کے جبکہ کوئی مقرر ہوا ہو۔

اگر کوئی[ط] نابالغ ایسا ولی رکہتا ہو جو کسی ایسے حاکم کیطرف سے مقرر کیا یا قرار دیا جائے جس کو ساعت کا اختیار ہے تو کوئی نالش اُس نابالغ کیطرف سے کسی ایسے شخص کے ذریعہ سے رجوع نہیں کیجائیگی جو ایسا ولی نہو الّا عدالت کی اجازت سے جو ویسے ولی کو اطلاع دینے کے بعد اور جو کچہہ اعتراض کہ اُس نالش کے رجوع کرنیکی بابت وہ کیا چاہے اُس کے سننے کے بعد عطا ہو اور عدالت ویسی اجازت نہ دیگی تاوقتیکہ اُسکی یہ رائے نہو کہ شخص تحریک کنندہ ارجاع نالش ازطرف نابالغ مذکور کو نالش کرنیکی اجازت دینے میں نابالغ مذکور کی صلاح و فلاح متصور ہے۔

ط یہ باب (۳۱) مفصلات کی عدالت ہائے سطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم۔

ط بموجب دفعہ ۵۳ (الف) ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ء یہ عبارت ابزاد ہوئی۔

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۳۲۔

نابالغ اس فیصلہ کا جو اُسکے دعوے کی نسبت کیا جائے ویسا ہی پابند ہے جیسا کہ بحالت بلوغ ہوتا (۱) اور نیز اس فیصلہ کا جو ولی نے حاصل کیا ہو ویسا ہی پابند ہے جیسا کہ وہ خود حاصل کرتا (۲) لیکن بصورت ثبوت فریب یا سازش ولی کے وہ اُسکا پابند نہوگا اور منسوخ کرا سکتا ہے (۳) ایک مقدمہ میں ماں نے اپنے نابالغ بیٹے کی جایداد کے واسطے اپنے نام سے نالش کی اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ اُسکی ولیہ ہے عدالت ابتدائی نے مقدمہ کو قایم کر کے فیصلہ کیا لیکن صراحتاً اجازت نہیں دی تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل اس وجہ پر کہ بیجا طور سے مقدمہ دایر ہوا - فیصلہ عدالت ماتحت منسوخ نہیں کر سکتی کیونکہ یہ موثر حالات مقدمہ نہیں ہے (۴) اگرچہ نابالغ اور اُسکی جایداد پابند فیصلہ عدالت ہے (۵) تاہم وہ اُسمیں گرفتار نہیں ہو سکیگا (۶)

جب ڈگری نابالغ پر ہو تو اُسکی عذر کی سماعت صیغہ اجرائے ڈگری میں نہیں ہو سکتی کہ اُسکی قایم مقامی بطور جایز نہیں ہوئی تھی بلکہ اُسکو درخواست تجویز ثانی یا نالش عنبری کرنی چاہیئے (۷)

اور اسبات کے کہنے کی کوئی سند نہیں ہے کہ جب نابالغان پر فی الواقعہ نالش ہوئی ہو گو غلط شکل میں تو ڈگری جو بمقابلہ اُن کے ہو ناجایز ہوگی (۸)

ایک نالش از نام ہندہ خود بطور ولیہ دختر نابالغ کے رجوع کیگئی اور یہ اعتراض کیا گیا کہ نالش از نام اُسکی دختر نابالغہ بذریعہ اُسکی رفیق کے رجوع ہونی چاہیئے تھی تجویز ہوئی کہ اعتراض مذکور مہلک نہیں ہے (۹) جب عرضی دعویٰ بخلاف ورزی دفعہ ہذا کے دایر کیجائے تو مناسب طریقہ یہ ہے کہ عرضی دعویٰ واسطے تصحیح غلطی کے واپس کیا جانا چاہیئے (۱۰) جہانتک نالش منجانب نابالغ ایسے شخص نے دایر کی ہو جو ہکا سند یافتہ ولی ہو اور ایکٹ کی حسب ضابطہ مقررہ منجانب عدالت مجاز اُسوقت موجود ہو تو نالش نادرست طور سے رجوع کیجانی متصور ہوگی اور بغرض ترمیم واپس کیجانی چاہیئے (۱۱) جس طریق پر نابالغ کو بحیثیت فریق نالش حاضر ہونا چاہیئے اس طریق کی پابندی خوب ہونی چاہیئے (۱۲)

ذات مجنون کا ولی کوئی حق مجنون کی جایداد کے متعلق نالش کرنیکا نہیں رکھتا صرف مہتمم جایداد مجنون ہی نالش رجوع کر سکتا ہے - لفظ ولی مندرجہ دفعہ ہذا جب مجنون سے متعلق کیا جاوے	نابالغ مجنون کیطرف سے کون شخص نالش کر سکتا ہے

تو اس سے مراد مہتمم جایداد ہی ہے بر دفعہ ہذا ماسوا ولی جایداد کے اگر کوئی شخص نالش کرنا چاہے تو وہ بلا اجازت عدالت کر سکتا ہے (۱۳)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۳۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۹ وانڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۷۲ وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ وانڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۷ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۴ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۲ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۷۵ (۷) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۹ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۴ و جلد ۳ صفحہ ۱۱۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۸ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۲ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۲ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۴ وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۳

اجازت نالش | عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ کسی شخص کو جسنے سرٹیفکیٹ اہتمام حاصل کیا ہو نالش میں بجانب نابالغ بحیثیت ولی نابالغ مذکور جوابدہی کرنے کی اجازت نہ دے (۱)
بعد اپیل کے جو منظوری دیگئی ہو اُس کا اثر زمانہ گذشتہ پر نہیں ہو سکتا (۲)
جب ڈگری ہو جاوے تو عذر عدم تحریر حکم منظوری اجازت رفیق کا نقص مہلک نہیں ہے (۳)

مفلسی | نابالغ بذریعہ رفیق کے جو مفلس ہو بصیغہ مفلسی نالش کر سکتا ہے (۴)

ثالثی | رفیق نابالغ معاملہ سپرد ثالثان کر سکتا ہے (۵)

حلف | نابالغ اپنے رفیق کی حلف کا پابند ہے (۶) لیکن دیکھو نمبر ۱۸۶ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ۔

سرٹیفکیٹ | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۹۵ و جلد ۷ صفحہ ۵۹۵ و جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۸۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۴۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۰۔

خرچہ | جبکہ رفیق نابالغ اٹرنی کو منجانب نابالغ کام کرنیکے واسطے مقرر کرے تو کوئی معاہدہ مابین اٹرنی اور نابالغ کے قائم نہیں ہوتا کہ جسکی بنا پر اٹرنی اپنے خرچہ کا دعوے نابالغ پر کر سکے (۷) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۰ نابالغ کی جائداد سے خرچہ نہیں دلایا جا سکتا (۸)
جبتک مقدمہ بوجہ رجوع نہ کیا گیا ہو رفیق نابالغ خرچہ کا ذمہ وار نہ ہوگا (۹)
رشتہ مند قریب ترین ذمہ وار خرچہ کا بر طبق اسکے پیش نکرنے شہادت بہ ثبوت اس امر کے کہ نالش مذکور واسطے فائدہ نابالغہ کے دائر کیگئی تھی قرار دیا گیا (۱۰)
اور جبکہ ذاتی ولی نابالغ ذمہ وار خرچہ قرار دیا جاوے تو ڈگری میں یہ امر صاف مندرج ہونا چاہیے ورنہ وہ معمولاً بطور قائم مقام نابالغ ذمہ وار ہوگا (۱۱)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۱۴ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۸۹۔
(۳) نمبر ۱۲۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹، ۷۱ و ۵۰۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۷۶ و ۶۲۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ و ۱۳۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۹۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ و جلد ۹ صفحہ ۵۰۸ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۔
(۵) نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۶) نمبر ۸۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۸۳۴۔
(۷) انڈین جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۴۸ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۴۸
(۹) لارپورٹ ایکسچکر جلد ۹ صفحہ ۳۳۳ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۲ و ،، ،، جلد ۸ صفحہ ۳۹۱
(۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۸ و جلد ۴ صفحہ ۲۴ و ۶۲ و ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۷۳۔

کورٹ آف وارڈس | جبکہ ایک نالش کورٹ آف وارڈس نے منجانب نابالغ رجوع کی اور وہ افسر جسکی تحریک سے نالش ہوئی تھی اس ملک کو چھوڑ کر چلا گیا۔ تجویز ہوئی کہ نالش غلط طور سے رجوع ہوئی تھی اور خرچہ بذمہ کورٹ آف وارڈس یا ذات نابالغ کے عاید نہیں ہو سکتا بلکہ مدعاعلیہم کو ادا کرنا چاہئیے اسلئے کہ انپر الزام ہے کہ انہوں نے بیجا طور پر نالش کو قایم رہنے دیا (۱) ایک ڈگری برخلاف صاحب ڈپٹی کمشنر بحیثیت کورٹ آف وارڈس بابت ایک قرضہ کے صادر کیجا سکتی ہے جو ایک مالک سے واجب الادا تھا جسکی کہ جائیداد بروئے ایک حکم مصدرہ عدالت ضلع زیر ایکٹ ۵ ۱۸۵۸ء حاکم موصوف کے اہتمام میں آئی تھی کیونکہ مدیون فاتر العقل اور ناقابل انتظام معاملات خود قرار دیا گیا تھا (۲)

نظر ثانی | اگر نابالغ اسوجہ پر ڈگری کو منسوخ کرانا چاہے کہ کوئی عمدہ جواب نالش نہیں دیا گیا تھا جو کہ اسکی ولی نے بروقت سماعت دیا تھا تو اُسے درخواست نظر ثانی کرنی چاہئیے (۳)

یکطرفہ ڈگری | ڈگری یکطرفہ برخلاف نابالغ کی منسوخی کیلئے وہی ضابطہ ہے جو مجموعہ ہذا میں نسبت منسوخی ڈگریات یکطرفہ کے درج ہے (۴)

اپیل | جو حکم دربارہ عذر طبوعت مدعاعلیہ کے صادر کیا جائے وہ قابل اپیل ہے۔ (۵)

میعاد | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۳۷ اور انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۱

درخواستیں رفیق یا ولی کے دوران مقدمہ کیطرف سے ہونگی

دفعہ ۴۴۱ - ہر درخواست (باستثناء درخواست تحت دفعہ ۴۴۹ کے) جو عدالت میں کسی نابالغ کیطرف سے گذرے لازم ہے کہ وہ اُس کے رفیق یا اُس کے ولی دوران نالش کیطرف سے ہو۔

دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۷ - درخواست بموجب دفعہ ہذا بذریعہ منتظم جایداد جو زیر ایکٹ ۳۵ ۱۸۵۸ء مقرر کیا گیا ہو پیش ہو سکتی ہے (۶)

عرضی نالش بلا توسط رفیق گذرنے پر فہرست سے خارج کیجائے گی۔

دفعہ ۴۴۲ - اگر کوئی عرضی نالش بلا توسط رفیق کے کوئی نابالغ خود یا معرفت کسی اور کے گذرانے تو مدعاعلیہ کو جائز ہے کہ اس امر کی درخواست کرے کہ عرضی نالش فہرست سے خارج کیجائے اور اسکا خرچہ پلیڈر یا وہ شخص جس نے نالش کی ہو ادا کرے۔

خرچہ | مدعاعلیہ کو لازم ہے کہ ویسی درخواست کی اطلاع اُس شخص کو دے اور عدالت اُسکی عذرات سنکر اگر اُسکی طرف سے کچھ عذر ہو جو حکم اس معاملہ میں مناسب سمجھے صادر کریگی۔

(۱) دیکھو ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۲ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۷ منفصلہ پریوی کونسل (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۹ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۶۶۹ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹ (۶) نمبر ۱۹ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

دفعہ ہذا میں ذکر اس مقدمہ کا ہے کہ جسمیں عرضیدعوے کے ملاحظہ سے معلوم ہو کہ وہ ایسے شخص نے داخل کیا ہے جو نابالغ ہے (۱) دفعہ ۲ ایکٹ ۹ ۱۸۷۵ء متعلق صرف قابلیت کرنے معاہدہ کے ہے جو از روئے دفعہ ۱۱ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء محدود کیگئی ہے اور نہ قابلیت کرنے نالش سے متعلق ہے جو کہ محض ایک بحث ضابطہ کی ہے (۲) عدالتیں بطور قاعدہ کے عرضیدعوے کو صرف ان صورتوں میں خارج کر سکتی ہیں جب ملاحظہ عرضیدعوے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو ایسے شخص نے داخل کیا ہے جو نابالغ ہے یا جب یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اس علم سے داخل کیگئی ہے کہ مدعی نابالغ ہے اور یہ نیت ہوتی ہے کہ عدالت کو دھوکا دیا جائے اور اگر مدعی کا دعوی نامنظور ہو تو وہ خرچہ نہ دینا پڑے اور جب امر نابالغی ایک امر واقعی شہادت کا ہو اور مدعا علیہ کا بیان صحیح پایا جائے تو ان صورتوں میں معمولی طریقہ یہ ہے کہ نابالغ کو مہلت دیجائے کہ وہ کسی رفیق قریب بین کو اپنا قائم مقام نالش میں مقرر کرے (۳)

خرچہ

عدالت نے بلا تحقیقات کرنے مفلسی نابالغ کے درخواست کو محض اس بنا پر نامنظور کیا کہ وہ نابالغ ہے اور اسکی طرف سے کوئی رفیق مقرر نہیں کیا گیا اور حکم دیا کہ خرچہ جائیداد نابالغ سے ادا کیا جائے تجویز ہوئی کہ حکم مذکور صریحاً خلاف احکام دفعہ ۴۴ مجموعہ ہذا کے ہے اور چونکہ کوئی تحقیقات نسبت مفلسی نابالغ نہیں کیگئی اور نہ کوئی حکم زیر دفعہ ۴۰۹ یا ۴۱۲ صادر ہوا لہذا کلکٹر مستحق خرچہ نہیں (۴) جس صورت میں کہ عرضیدعوے منجانب نابالغ بعد تقرری رفیق کے دایر کیا جاوے تو شخص پیش کنندہ عرضیدعوے ذمہ دار خرچہ کا ہو گا (۵)

ولی دوران مقدمہ عدالت سے مقرر ہوگا

دفعہ ۴۴۳ جبحال میں کہ مدعا علیہ کسی نالش کا نابالغ ہو عدالت کو لازم ہے کہ اگر اسکی نابالغی واقعی کا یقین کامل ہو تو کسی شخص مناسب کو ایسے نابالغ کیواسطے ولی دوران نالش مقرر کرے تاکہ وہ ایسے نابالغ کیطرف سے جوابدہی کر سکے اور عموماً مقدمہ کی پیروی میں نابالغ کیطرف سے عمل کرے۔[1]

[2](جب کسی حاکم نے جو اسبات کا مجاز ہو نابالغ کی ذات یا جائیداد یا دونوں کیلئے کوئی ولی یا چند ولی مقرر کئے یا قرار دئے ہوں تو عدالت اسکو یا انمیں سے کسی ایک کو جیسی صورت ہو دفعہ ہذا کی رو سے دوران نالش کا ولی مقرر کریگی الا اس صورت میں کہ وہ ایسی وجوہات سے جن کا قلمبند کرنا اسکو لازم ہے یہ سمجھے کہ کسی اور شخص کو ویسا ولی مقرر کرنا چاہئے)۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۴۸ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵

[1] الفاظ مرقوم لذیل جو ابتداً دفعہ ہذا کا اخیر فقرہ تھے گارڈین اور وارڈس کے ایکٹ نمبر ۸ ۱۸۹۰ء کی رو سے منسوخ ہوئے۔
"ولی دوران نالش قانون سنہ بلوغ مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۵ء کی دفعہ ۳ کے منشا کے بموجب ذات یا جائیداد کا ولی نہیں ہے"۔

[2] یہ الفاظ گارڈین اور وارڈس کے ایکٹ نمبر ۸ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۵۳ ضمن (ب) کی رو سے بڑھائے گئے۔

بعد ترمیم دفعہ ہذا بروئے دفعہ ۵۳ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ء کے یہ صحیح طور پر ضروری ہے کہ ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جانا چاہئیے خواہ ایک ولی زیر ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ء مقرر کیا گیا ہو یا نہ (۱)

لیکن محض اس امر واقعہ سے کہ حسب منشاء دفعہ ہذا کوئی باضابطہ حکم عدالت مشعر تقرر ولی دوران مقدمہ بنام نابالغ مدعا علیہ موجود نہیں ہے کارروائی کالعدم نہیں ہو جاتی جبکہ مسل سے یہ ظاہر ہو کہ عدالت نے ایک خاص شخص کے تقرر کو ولی مذکور کے فی الحقیقت منظور کیا تھا گو بضابطہ طور پر کیا ہو (۲)

لیکن دیکھو نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ۔

اگر عدالت کو اطمینان مدعا علیہ کے نابالغ ہونیکا علم ہو تو اسکو لازم ہے کہ حسب احکام دفعہ ہذا کے عمل کرے (۳)

ایک نالش کے عرضی دعوے میں ایک مدعا علیہ کو اسطرح بیان کیا گیا۔ (ن) ولیہ بحیثیت اپنے پسر نابالغ (س) کے"۔ تجویز ہوئی کہ بلحاظ احکام عدالت اور بیانات مندرجہ عرضی دعوے و بیان تحریری کے نالش مذکور فی الواقعہ بنام نابالغ دائر کیگئی تھی (۴)

اگرچہ نالش صرف بنام ولیہ ہو اور نابالغ فریق نہ ہو تاہم ڈگری بمقابلہ نابالغ کی متصور کیجائیگی (۵) دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۵۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۹۔

کسی عدالت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ خلاف اسکی مرضی کے کسی شخص کو رفیق یا ولی دوران مقدمہ یا مہتمم جائیداد یا ذات نابالغ مقرر کرے (۶) عدالت اپیل بھی ولی دوران مقدمہ مقرر کر سکتی ہے اگر کسی نالش میں عذر نابالغیت کو نامنظور کیا جائے اور نالش کا فیصلہ بدوران تقرر ولی کے کیا جائے تو جملہ کارروائیات کالعدم ہو جاتی ہیں اور عدالت اپیل نابالغ کا ولی دوران مقدمہ مقرر کر کے نالش کو بغرض تجویز بربنائے روئیداد کے واپس بھیج سکتی ہے (۷)

تقرر ناظر کی نسبت دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۳۸ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۳۔

نابالغی واقعی کا یقین کامل ہو | دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۴۔

تعمیل سمن کی نابالغ پر | دفعات ۴۷، ۶۴ مجموعہ ہذا تابع دفعہ ہذا کے ہیں لہذا ان نالشوں میں جو بخلاف چند نابالغان اور دیگر اشخاص کے جو نابالغان کے ساتھ شریک کاروبار ہوں درحالیکہ نابالغان علاقہ حدود اراضی عدالت کے اندر نہ رہتے ہوں

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵ (۲) نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۴ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۰ (۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۴۴ و ،، ،، الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۰۴ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۴ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۷ و ،، ،، کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۹ (۵) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱ و جلد ۹ صفحہ ۴۰ (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۶ (۷) نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

جسمیں نالش رجوع کی گئی ہو تو سمن ہائے کی تعمیل مکان کاروبار شراکت پر چسپاں کرنیسے کافی نہیں ہے
انکی تعمیل خاص نابالغان پر یا انکو ولی پر ذاتی طور سے کیجانی چاہیئے (۱) سمن کی تعمیل نابالغ کی
ذات پر اور نیز اُس کے ولی پر ذاتی طور سے ہونی چاہیئے (۲)

انتقال | جو ولی دوران مقدمہ بحکم عدالت مقرر ہوا ہو وہ درخواست انتقال مقدمہ کی دیسکتا ہے (۳)

وہ حکم فسخ ہو جائیگا جو بلا توسط رفیق یا ولی حاصل ہو | **دفعہ ۴۴۴** - جو حکم کسی نالش میں یا کسی درخواست پر جو عدالت کے حضور گذری ہو دیا جائے اور اُسمیں کسی نابالغ کو کسی طور کا سروکار ہو یا کسی طور پر اُسکو اُس سے اثر پہونچتا ہو اور اُسمیں ویسے نابالغ کیطرف سے اُسکا کوئی رفیق یا ولی دوران نالش یعنی جیسی صورت ہو قایم مقام اسکا نہو تو جایز ہے کہ وہ حکم فسخ کر دیا جائے اور اگر پلیڈر اُس فریق کا جس نے ویسا حکم

خرچہ | حاصل کیا ویسی نابالغی کا حال جانتا تہا یا عقلاً قرینہ سے جان سکتا تہا تو خرچہ اُس پلیڈر کے ذمہ رکہا جائیگا -

دیکہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ و نمبر ۲۳ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ -

رفیق کون ہو سکتا ہے | **دفعہ ۴۴۵** - جو شخص کہ صحیح العقل اور بالغ ہو جایز ہے کہ وہ بطور رفیق کسی نابالغ کے کارپرداز ہو - بشرطیکہ اُسکا حق مخالف حق ویسے نابالغ کے نہو اور وہ اُس نالش میں مدعاعلیہ نہ ہو -

دیکہو نمبر ۷۵ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۴۴۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۸۸ -

موقوفی | **دفعہ ۴۴۶** - اگر حق نابالغ کے رفیق کا مخالف حق ویسے نابالغ کے ہو یا وہ کسی ایسے مدعاعلیہ سے جس کا حق مخالف حق نابالغ کے ہو اس قدر رابطہ رکہتا ہو جس سے گمان ہو کہ وہ بطور مناسب حفاظت حقیت اُس نابالغ کی نہ کرے گا یا وہ اپنے کار لازمی ادا نہ کرے یا درا ثناء دوران نالش کے برٹش انڈیا کی سکونت ترک کر دے یا کوئی اور وجہ کافی ہو تو جایز ہے کہ اُس نابالغ یا مدعاعلیہ کیجانب سے درخواست اسکی موقوفی کی کیجائے اور عدالت کو جایز ہے کہ (اگر وجہ پیش شدہ کو کافی سمجہے تو) اُس درخواست کے مطابق اُس رفیق کے موقوف کئے جانے کا حکم دے -

(۱) اگر رفیق ایسا ولی نہو جو کسی ایسے حاکم کیطرف سے مقرر کیا گیا یا قرار دیا گیا ہو جو اسبارے میں اختیار

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۵ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۷ -
۵۱ یہ فقرہ گارڈین اور وارڈس کے ایکٹ نمبر ۸ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۵۳ کے ضمن (ج) کی رو سے بڑہایا گیا -

رکہا ہو اور درخواست کسی ایسے ولی کیطرف سے کیگئی ہو جو اسطرح پر مقرر کیا گیا یا قرار دیا گیا ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ رفیق کی جگہ وہ خود مقرر کیا جاے تو عدالت رفیق مذکور کو موقوف کریگی اِلّا اُس صورت میں کہ وہ ایسی وجوہات سے جنکا قلمبند کرنا اوسکو لازم ہے یہ سمجہے کہ ولی مذکور کو نابالغ کا رفیق مقرر کرنا نہیں چاہیئے۔

رفیق کا دست بردار ہونا

دفعہ ۴۴۷۔ اگر عدالت اور نہج کا حکم نہ دے تو نابالغ کا رفیق بغیر اسکے کہ پیشتر سے اپنی قائم مقامی کیواسطے کسی شخص لائق کو پیدا کرے اور جو خرچہ کہ ہو چکا ہو اسکی ضمانت داخل کردے خود اپنی مرضی سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔

نئے رفیق کے تقرر کی درخواست

جو درخواست بغرض تقرر نئے رفیق کے گذرے اوسکے ساتھ تحریری بیان حلفی اِس مضمون کا کہ شخص مجوزہ لائق ہے اور نیز یہ کہ وہ حق مخالف حق نابالغ کے نہیں رکھتا ہے منسلک ہو۔

رفیق کے فوت ہونے یا موقوفی سے کارروائی ملتوی رہے گی

دفعہ ۴۴۸۔ جب کہ رفیق نابالغ کا فوت ہو یا موقوف کیا جاے تو کارروائی مزید ملتوی رہے گی تا وقتیکہ اُسکی جگہ تقرر دوسرے رفیق کا ہو۔

عدالت نے منجانب دو نابالغان کے ایک شخص کو بحیثیت رفیق نالش کی دی اور بعدازاں اُسکو موقوف کر دیا اور پیروی منجانب دو نابالغان ہوتی رہی تجویز ہوئی کہ اگر عدالت نے ولی کو موقوف کر دیا تہا تو کارروائی زیر دفعہ ہذا کرنی چاہیئے تہی اور منجملہ نابالغان کے ایک کا ولی مقرر کرنا خلاف احکام دفعہ ۴۴۵ ایکٹ ہذا کے تہا۔(۱)

نئے رفیق کے تقرر کی درخواست

دفعہ ۴۴۹۔ اگر ولیسے نابالغ کا پلیڈر ایک میعاد مناسب کے اندر رفیق جدید کے مقرر کرانے کی تدبیر نکرے تو ہر شخص جسکو نابالغ سے غرض ہو یا جو شئے متنازعہ سے واسطہ رکہتا ہو عدالت سے درخواست کر سکتا ہے کہ کوئی رفیق مقرر کر دیا جائے اور عدالت جسکو مناسب تصور کرے مقرر کر سکتی ہے۔

نابالغ مدعی یا درخواست کنندہ کے سن بلوغ کو پہنچنے پر کونسا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

دفعہ ۴۵۰۔ جب مدعی نابالغ یا وہ نابالغ جو کہ فریق نالش نہو اور جسکی طرف سے کوئی درخواست دائر ہو حد بلوغ کو پہنچے تو اسکو چاہیئے کہ اپنی رائے اسباب میں قائم کرے کہ وہ نالش یا درخواست کی پیروی میں خود مصروف ہوگا یا نہیں۔

جب وہ پیروی کرنا نا پسند کرے۔

دفعہ ۴۵۱۔ اگر وہ پیروی میں مصروف ہونا پسند کرے تو اوسے لازم ہے کہ اوس رفیق کی موقوفی کا حکم اور اپنے نام سے پیروی کرنے کی اجازت حاصل کرے۔ بعدازاں اوس نالش یا درخواست کے فریقین کے ناموں میں اصلاح اِس طور پر کیجائے گی۔

(۱) نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

"(۱-ب) سابق نابالغ معرفت (ج-د) اپنے رفیق کے - حال نابالغ "

تاوقتیکہ کوئی قطعی ممانعت کسی صریح قانون سے پیدا نہ ہوئی ہو کوئی شخص جو بالغ ہو گیا ہو بادی النظر میں اس نالش کی پیروی کرنے یا اوسمیں کوئی درخواست کرنیکا مستحق ہے جو اسکی طرف سے اسکے زمانہ نابالغی میں رجوع کیگئی ہو اور بشرط ضرورت عدالت اسے بشرطیکہ اپنے نام سے پیروی یا کارروائی کرنیکی اجازت دیگی اور کسی درخواست زیر دفعہ ہذا بغرض حصول اجازت پیروی مقدمہ میں کسی نوٹس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایسی درخواست ہر وقت یکطرفہ ہو سکتی ہے حکم مندرجہ دفعہ ہذا متضمن بدین ہدایت کہ عنوان مقدمہ میں عنوان نالش درست کیا جائے ایک متدایرہ نالش سے متعلق ہے نہ کہ ایک نالش بعد ڈگری قطعی سے جسمیں صرف اجراء کرنا باقی ہو۔(۱)

جب وہ دست بردار ہونا پسند کرے خرچہ

دفعہ ۴۵۲ - اگر وہ نالش یا درخواست سے دست بردار ہونا پسند کرے اوسکو لازم ہے کہ اگر مدعی بذات واحد یا سائل بذات واحد ہو تو جو خرچہ مدعا علیہ یا ریسپانڈنٹ کا ہوا ہو یا جو کچھہ کہ اوس کے رفیق نے ادا کیا ہو داخل کرکے اوس نالش یا درخواست کے خارج کیے جانیکے لیے حکم حاصل کرے۔

درخواست حسب دفعہ ۴۵۱ و ۴۵۲ کا گذرنا اور ثبوت

دفعہ ۴۵۳ - ہر درخواست حسب دفعہ ۴۵۱ یا ۴۵۲ یکطرفہ گذر سکتی ہے اور یہ بات تحریری بیان حلفی سے ثابت کرنی چاہیئے کہ نابالغ حد بلوغ کو پہنچگیا ہے -

جب نابالغ شراکتی مدعی سن بلوغ کو پہونچکر نالش سے دست بردار ہونا چاہے - خرچہ

دفعہ ۴۵۴ - اگر نابالغ شراکتی مدعی حد بلوغ کو پہونچکر چاہے کہ نالش سے دست بردار ہو جائے تو اسکو لازم ہے کہ زمرہ مدعیان سے اپنا نام خارج کرلینے کی استدعا کرے اور عدالت کو لازم ہے کہ اگر اسکو فریق مقدمہ کرنا ضروری نہ سمجھے تو نالش میں سے اوسکو ایسی شرائط پر درباب دلانے خرچہ یا نہ دلانے خرچہ کے جو عدالت کی دانست میں مناسب ہوں نکالدے -

اطلاع درخواست کی رفیق پر اور نیز مدعا علیہ پر جاری کیجائے گی اور از روئے تحریری بیان حلفی کے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ نابالغ سابق حد بلوغ کو پہونچگیا ہے اور خرچہ تمام فریقین درخواست مذکور کا اور تمام کارروائیوں کا یا کسی کارروائیوں کا جو قبل اس کے اوس نالش میں ہوئی ہوں اُن اشخاص کو ادا کرنا ہوگا جنکو کہ عدالت حکم دے -

اگر شریک ہونا اُس نابالغ کا جو بلوغ کو پہنچا ہو ضروری ہو تو عدالت ہدایت کر سکتی ہے کہ وہ مدعا علیہ گردانا جائے

جب نالش بوجہ نامعقول ہو یا نامناسب ہو۔

دفعہ ۴۵۵ - اگر کوئی نابالغ حد بلوغ کو پہونچکر حسب اطمینان عدالت یہ بات ثابت کرے کہ نالش جو اُسکے نام سے اُسکے رفیق نے رجوع کی تھی غیر معقول یا نامناسب تھی تو اسے اختیار ہوگا کہ اگر وہ مدعی بذات واحد ہو تو اس نالش کو خارج کرانیکیلئے درخواست کرے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۰

خرچہ — اطلاعنامہ اوس درخواست کا بنام تمام فریق کے جنکو تعلق ہو جاری کیا جائے گا اور جایز ہے کہ جب عدالت کو اُس نالش کے نامعقول یا نامناسب ہونے پر اطمینان ہو تو اُس کی درخواست کو منظور کرے ۔ اور حکم دیوے کہ رفیق خرچہ تمام فریق کا نسبت اوس درخواست کے اور اُس پیروی کا جو اُس نالش میں لگگئی ہو ادا کرے

درخواست واسطے تقرر ولی دوران مقدمہ کے ۔

دفعہ ۴۵۶ ۔ حکم واسطے تقرر ولی دوران نالش کے اوس درخواست پر جو نابالغ کے نام اور اسکی طرف سے یا مدعی کیطرف سے گذری ہو سکتا ہے اور ویسی درخواست کی تائید میں بذریعہ تحریری بیان حلفی کے اس بات کی تصدیق کیجائے گی کہ ولی مجوزہ کو معاملات متنازعہ فیہ نالش مذکور میں کچھہ حق مخالف حق نابالغ کے نہیں ہے اور وہ شخص جسکو مقرر ہونیکا لائق ہے جب کوئی اور شخص بطور ولی دوران نالش عمل کرنیکے لائق اور اسبات پر راضی نہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اپنے کسی عہدہ دار کو ویسے ولی کے عہدہ پر مقرر کرے بشرطیکہ اُسکو کچھہ واسطہ مخالفانہ نابالغ کیساتھہ ہو

کوئی شخص بلا اپنی رضامندی کے کوئی عدالتی مقرر نہیں کیا جاسکتا ۔ (۱) لیکن جب اگر ایک دفعہ مقرر ہوجاوے تو اسکا تقرر مقدمہ کے اخیر تک قایم رہتا ہے تاوقتیکہ وہ عدالت کیطرف سے موقوف نہ کیا جاوے (۲) عدالت دیوانی مجاز نہیں ہے کہ کسی شخص کو جسنے سرٹیفکیٹ مقدمہ متعلقہ جائداد نابالغ کے حاصل کیا ہو ولی منظور کرنے سے انکار کرے لیکن اگر انکار کیا جاوے تو حکم انکار زیر دفعہ ۶۲۲ قابل نگرانی نہیں ہے ۔ (۳)

دوران مقدمہ میں کون ولی ہو سکتا ہے

دفعہ ۴۵۷ ۔ شرکت عامہ علیہ جو صحیح العقل اور بالغ ہو جایز ہے کہ ولی دوران نالش مقرر کیا جائے بشرطیکہ وہ کوئی حق مخالف حق نابالغ نرکھتا ہو ۔ لیکن کوئی مدعی یا عورت منکوحہ ولی حسب مذکور مقرر نہیں ہو سکتی ہے ۔

ایک منکوحہ عورت ایک نابالغ مدعی کیطرف سے بطور رفیق دوم کارروائی مقدمہ کر سکتی ہے (۴) لیکن نالش متدایرہ منجانب نابالغ پسران برخلاف اُن کے باپ کے اُن کی ماں بطور رفیق کے کارروائی نہیں کر سکتی (۵)

وہ ولی موقوف ہو سکتا ہے جو اپنی خدمت میں غفلت کرے ۔ خرچہ

دفعہ ۴۵۸ ۔ اگر ولی دوران نالش مدعا علیہ نابالغ کا اپنے ذمہ کی خدمت کو نہ انجام دے یا اور کوئی وجہ کافی نظر آئے تو عدالت کو جایز ہے کہ اوسکو موقوف کرے اور حکم دے کہ جو خرچہ کسی فریق پر اوس کے قصور خدمت سے عاید ہوا ہو اوسکو ادا کرے ۔

اوس شخص سے جو بطور ولی کے عمل کرکے کوئی غیر مناسب فعل کرے خرچہ وصول کیا جا سکتا ہے (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۶ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۹۱ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۹۱ ۔

دفعہ ہذا کے مطابق جو ولی پر خرچہ عائد کیا جا سکتا ہے وہ ایسے ولی پر نہیں ہو سکتا ہے جو بلا رضامندی ظاہر کئے مقرر کیا گیا ہو (۱) عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ ڈگری خرچہ کی ولی مدعا علیہ پر سوائے صورت متذکرہ دفعہ ہذا کے کرے۔ (۲) جبتک کہ ولی حسب دفعہ ہذا موقوف نہ ہو ہر ایک کارروائی مقدمہ کی کر سکتا ہے۔ (۳)

ولی کی جگہ میں تقرر جو بایام دوران مقدمہ فوت ہو۔

دفعہ ۴۵۹۔ اگر ولی دوران نالش بایام دوران نالش مذکور فوت ہو یا عدالت کے حکم سے موقوف کیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ نیا ولی اُسکی جگہ مقرر کر دے۔

بصورت وفات فریق نابالغ کے یا جبکہ وہ موقوف ہو جائے تو نابالغ کے رشتہ داران بدی قریب درخواست تقرری رفیق دوم کرنے کے مستحق ہیں (۲)

مدیون ڈگری متوفی کی قائم مقام نابالغ کا ولی دوران مقدمہ۔

دفعہ ۴۶۰۔ جب کسی فریق متوفی کے نابالغ وارث یا قائم مقام پر ڈگری جاری کرنے کی درخواست کیجائے تو ضروری ہے کہ ولی دوران نالش ویسے نابالغ کا بحکم عدالت مقرر کیا جائے اور ڈگریدار اطلاع ویسی درخواست کی ویسے ولی پر جاری کرے۔

رفیق یا ولی دوران مقدمہ ڈگری بحق نابالغ کی رو سے جائداد لے سکتا ہے یا نہیں۔

دفعہ ۴۶۱۔ (۱) رفیق یا ولی دوران نالش کو جائز نہ ہوگا کہ بدون اجازت عدالت کے نابالغ کیطرف سے کوئی زر نقد یا کوئی اور جائداد منقولہ وصول کرے۔ خواہ

(الف) بطریق مصالحہ قبل ڈگری یا حکم کے۔ یا

(ب) از روئے ڈگری یا حکم بحق نابالغ کے۔

(۲) اگر رفیق یا ولی دوران نالش کسی ایسے حاکم ذی اختیار کیطرف سے نابالغ کی جائداد کا ولی مقرر کیا یا قرار دیا گیا ہو یا اسطرح پر مقرر کئے یا قرار دئے جانے پر نابالغ کا روپیہ یا جائداد منقولہ کے وصول کرنیکی نسبت ایسی ناقابلیت رکھتا ہو جسکا عدالت کو علم ہو تو عدالت کو اگر اُسنے جائداد کی وصول کرنیکی اسکو اجازت دی ہو لازم ہوگا کہ ایسی ضمانت اوس سے طلب کرے اور ایسی ہدایت کرے جو اُسکی رائے میں جائداد کو برد بار ہونے سے محفوظ رکھنے اور اسکے استعمال مناسب کی نسبت یقین کرنیکیلئے کافی ہو۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۶ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ (۳) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(؟) لا رپورٹ ایکوئٹی جلد ۱ صفحہ ۳۴۴ و چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۱۹۔

سلہ دفعہ ۴۶۱ سابق دفعہ کی جگہ گارڈین اور وارڈز کے ایکٹ ۱۸۹۰ء نمبر ۸ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۵۳ (د) کی رو سے قائم کی گئی۔

رفیق یا ولی دوران مقدمہ بلا اجازت عدالت مصالحہ نکرے

دفعہ ۴۶۲ ۔ ایسے کسی رفیق یا ولی دوران نالش کو جائز نہوگا کہ بلا اجازت عدالت نابالغ کیطرف سے کوئی معاہدہ یا صلحنامہ درباب اُس نالش کے کرے جسمیں کہ وہ بحیثیت رفیق یا ولی کے کارپرداز ہو۔

صلحنامہ بدون اجازت قابل انفساخ ہے۔

جو مُعاہدہ یا صلحنامہ بدون اجازت عدالت کے کیا گیا ہو وہ نابالغ کے سوا اور جتنے فریق ہوں سب کے مقابلہ میں فسخ ہونے کے قابل ہوگا۔

بغرض اس امر کے کہ ایک ایسا اقرارنامہ یا صلحنامہ کو جس سے دفعہ ہذا متعلق ہوتی ہو ایک جائز اقرارنامہ یا صلحنامہ بنایا جاوے یہ ضروری ہے کہ رفیق قریب تر یا ولی کو چاہئیے کہ عدالت سے اس امر کی استدعا کرے کہ وہ پیش کردہ شرائط اقرارنامہ یا صلحنامہ پر غور کرے اور اُسے چاہیئے کہ قبل تحریر کرنے اقرارنامہ کے یا شامل ہونے صلحنامہ میں عدالت سے اقرارنامہ یا صلحنامہ مذکور میں شامل ہونیکی اجازت حاصل کرے عدالت کو چاہیئے کہ اس امر کو قلمبند کرے کہ اُسکے پاس ایسی درخواست گذرانی گئی اور کہ شرائط اقرارنامہ یا صلحنامہ پیش کردہ پر عدالت نے غور کیا تھا اور کہ بلحوظی فائدہ نابالغ کے عدالت نے اقرارنامہ یا صلحنامہ مذکور کی تحریر کیئے جانیکی اجازت دی تھی محض اس امر واقعہ سے کہ عدالت نے مطابق صلحنامہ مذکور کے ایک ڈگری صادر کی تھی یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ ان کارروائیوں میں سے کوئی جو ڈگری مذکور کے صادر کرنیکے لئے ضروری اور ابتدائی تھیں عدالت نے کرلی تھی۔ (۱)

لیکن جہانتک ولی دوران مقدمہ بعض نابالغان نے اُنکی طرف سے ایک راضی نامہ کیا جسکو عدالت نے تسلیم کیا تھا اور اسکی بناء پر ایک ڈگری صادر ہوئی تھی اور وہ نابالغان کی حقوق کیواسطے مضر ثابت ہوا تھا یہ تجویز ہوئی کہ نابالغان بعد ڈگری مذکور کے قطعی ہونیکے ایک نالش تنسیخ راضینامہ مذکور میں صرف اسوجہ پر کامیاب نہ ہوسکتے تھے کہ عدالت نے ولی کو پہلے سے راضینامہ کرنیکی اجازت نہ دی تھی (۲) جب کہ ایک ڈگری کا جسمیں نابالغ ایک فریق ہو با جازت عدالت عطا کردہ زیر دفعہ ہذا کے راضینامہ کیا گیا ہو تو راضی نامہ مذکور عدالت سے اسطرح پر منسوخ نہیں کیا جا سکتا کہ اسکے رو سے نابالغ کو کتنہ جائداد کی بنسبت اسکے لائی گئی ہے جبکہ کہ تحق وہ بذریعہ ڈگری کی تھا وہ طریقہائے جنپر کہ ایسے حکم کی نسبت اعتراض کیا جا سکتا ہے زیادہ سے زیادہ دو طریقہائے ہیں یعنی بذریعہ نظرثانی کے یا بذریعہ نالش کے (۳) جس حال میں کہ ولی دوران مقدمہ نے بدون حصول اجازت عدالت کے راضینامہ کیا ہو لیکن عدالت میں پیش کئے جانے پر اُسکے مطابق ڈگری صادر کئے جانیکی مخالفت کی ہو تو عدالت اُسے مؤثر نہیں کرسکتی گو کہ شرائط راضی نامہ مفید نابالغان ہوں۔ (۴) نابالغ مدعا علیہ کو ولی کا نابالغ کیطرف سے یہ درخواست کرنا کا اُسپر وہ بیان قابل پابندی ہوگا جو مدعی ایک خاص طریق پر زیر ایکٹ حلف حلف پر کرے اقرارنامہ یا راضی نامہ منشاء جہ دفعہ ہذا سے مختلف وجہ پر مبنی ہوتا ہے

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۳۱
(۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۹۸۔
(۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۱۔
(۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۸۔

ایسی صورتوں میں نابالغ پر اپنے ولی کی رضامندی قابل پابندی ہوتی ہے گو کہ وہ بلغیر منظوری عدالت کے دیگئی ہو مگر شرط یہ ہے کہ کوئی فریب یا سخت غفلت ولی مذکور کی طرف سے نہ کیگئی ہو (۱) اس اقرار نامہ کیواسطے منظوری کی ضرورت نہیں جو منجانب ولی نسبت اس امر کے ہو کہ تنقیح کا فیصلہ مدعی کی حلف پر ہونا چاہیئے (۲) دیکھو بخلاف نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ ورنہ اس صورت میں منظوری کی ضرورت ہے جبکہ ولی نے بعض عذرات سے جو نسبت حسابات مدعا علیہ کے ہوں حسب مشورہ کونسل کو دستبرداری کی ہو (۳) منظوری صریح ہونی چاہیئے (۴) ایسی ڈگری قابل تنسیخ ہے جو بروئے ایک ایسے راضینامہ کے صادر ہو جو نابالغ کے حقوق پر موثر ہو اور عدالت کی اجازت سے کیا گیا ہو بشرطیکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ عدالت کو جب اوس نے اجازت عطا کی تھی امور واقعہ کا پورا علم نہ تھا گو علم کو فریبا دریغ نہ رکھا گیا تھا اور نہ واقعات کو فریبا مخفی رکھا گیا تھا (۵) جو شخص بروئے ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۵۸ع نابالغ کی جایداد کا منتظم مقرر ہوا ہو وہ اسکی طرف سے درخواست حصول اجازت برائے دخال اپیل بطبیعہ مفلسی کر سکتا ہے (۶) عدالت کا قبل اس کے کہ نابالغ مدعاعلیہ کے ولی کو مقدمہ سپرد ثالثان کرنیکی اجازت دے حکم زیر دفعہ ہذا تحریر کرنا بضابطگی عظیم ہے جو منسوخی ڈگری کیلئے کافی ہے (۷) نابالغ کا ولی دوران مقدمہ بدون حصول اجازت عدالت کے ایک تنقیح کے قایم کئے جانے یا اوس کے ترک کئے جانیکی درخواست کر سکتا ہے اور اسکا ایسا کرنا راضینامہ کی حد تک نہیں پہونچتا۔ (۸) اگر نابالغ ناراض ہو تو اوس کو تین طریقوں سے کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے اول بذریعہ دینے درخواست کے اس عدالت میں جسمیں بازدعوی دیا گیا ہو دوم بذریعہ نالش نمبری بابت منسوخی اس فیصلہ کے سوم بذریعہ ارجاع نالش جدید بابت غرض مذکور (۹) نابالغ اپنے رفیق کی معرفت منسوخی صلحنامہ کا (۱۰) اور منسوخی ڈگری برضا کا بربنائے فریب (۱۱) دعوی کر سکتا ہے - اگر درخواست مشعر اس امر کے کہ صلحنامہ بلا منظوری عدالت کے کیا گیا ہے نا منظور ہو جاوے تو نابالغ بعد میں سنہ بلوغ حاصل کرنے پر نالش نمبری واسطے منسوخی ڈگری برضا کے کر سکتا ہے - (۱۲) جس حال میں کہ نابالغ کا کوئی ولی دوران مقدمہ نہ مقرر کیا گیا ہو اور راضینامہ منظور کردہ شریک مدعا علیہ برائے مفاد نابالغ نہو تو ڈگری بربنائے راضینامہ مذکور نابالغ پر واجب التعمیل نہیں ہوتی (نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۹ع پنجاب ریکارڈ)

امر بالغ تقرر نابالغ | دیکھو نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - صفحہ ۲۲۹

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۴
(۲) " " " " ۴۸۴
(۴) " " " ۳ " ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۸۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۳ و ۵۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۴ و نمبر ۵۶ و نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ
(۵) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۹ع پنجاب ریکارڈ (۷) نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۳ (۹) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۱ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۹ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۸۶
(۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۲

دفعہ ۴۴۰ سے دفعہ ۴۶۲ تک اشخاص فاتر العقل سے متعلق ہون گی۔

دفعہ ۴۶۳ - احکام مندرجہ دفعات ۴۴۰ لغایت ۴۶۲ بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب اون اشخاص فاتر العقل سے بھی متعلق ہونگے جو بموجب ایکٹ نمبر ۳۵ مصدرہ ۱۸۵۸ء یا کسی اور قانون نافذ الوقت کے فاتر العقل قرار پائیں۔

جو شخص کہ مجنون بیان کیا جائے گو وہ بموجب ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء مجنون نہ قرار پایا ہو وکالتاً یا اصالتاً حاضر ہو سکتا ہے (۱) اور عدالت کو چاہیے کہ ایک قابل اور مناسب شخص کو بعد اسکے کہ اوسکا اطمینان اس بارہ میں ہو جائے کہ مدعا علیہ فاتر العقل یا مجنون ہے ولی بدوران مقدمہ مقرر کرے۔ (۲) لیکن پنجاب چیفکورٹ نے قرار دیا ہے کہ بموجب دفعہ ہذا عدالت دیوانی کو اس امر کا اختیار نہیں ہے کہ وہ بذریعہ رفیق مقدمہ کسی شخص کی طرف سے جسے دیوانہ بیان کیا گیا ہو نالش دائر ہونیکی اجازت دے بجز اس صورت کے کہ اوس وقت تک جبکہ مدعی مذکور کو باضابطہ طور پر بروے ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء یا کسی اور قانون نافذ الوقت کے رو سے مخبوط الحواس قرار دیا ہو گیا (۳)

دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲ و جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۲۔

والیان ملک اور رؤسا اور عدالت کے نابالغ۔

دفعہ ۴۶۴ - باب ہذا کا کوئی مضمون کسی ایسے والئی ملک خود مختار یا رئیس حکمران سے متعلق نہوگا جو اپنی ریاست کے نام سے نالش کرے یا جسپر ریاست کے نام سے نالش کی گئی ہو۔ یا حسب الہدایت جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ کے اسکے ایجنٹ یا کسی اور شخص کے نام سے اوسپر نالش کی گئی ہو اور نہ اوس کے ایسے معنے لگائے جائینگے جس کا کسی قانون مختص المقام نافذ الوقت متعلق نالشات از طرف یا بنام نابالغان یا از طرف یا بنام مجنونان یا دیگر اشخاص فاتر العقل پر اثر پونہچے یا جو کسی طرح پر اوس کے خلاف ہو۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۲۹ زیر دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ہذا۔

درخواست تقرر ولی دوران مقدمہ نابالغ مدعا علیہم کی بعد ارجاع نالش کے ہو سکتی ہے اور میعاد تاریخ ارجاع دعوے سے شمار ہوتی ہے (۴)

حکم انکار تقرر ولی کی نگرانی نہیں ہو سکتی (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۔

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۰۴ و ۵۰۵۔ (۳) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

۵۱ یہ دفعہ اصل دفعہ ۴۴۰ کے عوض جیسی کہ اوسکی ترمیم مجموعہ ضابطہ دیوانی سے ترمیم کرنے والے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱ کی رو سے ہوئی تھی گارڈین اور وارڈ کے ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۰ء مصدرہ ۱۸۹۰ء کی دفعہ ۵۳ کے ضمن (ط) کی رو سے قائم کی گئی۔

(۴) نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۔

باب ۳۲

نالشات از طرف اور بنام ملازمان فوج

جو افسر یا سپاہی رخصت نہ پائیں وہ کسی شخص کو مقدمہ کی پیروی یا جوابدہی کرنیکیلئے اپنی طرف سے مختار مقرر کر سکتے ہیں۔

دفعہ ۴۶۵ - اگر کوئی افسر یا سپاہی جو فی الحقیقت صیغہ فوج میں ملازم سرکار ہو کسی نالش کا فریق ہو اور نالش کی پیروی یا جوابدہی اصالتاً کرنے کے لئے رخصت نہ پاسکتا ہو تو وہ مجاز ہوگا کہ وہ کسی شخص کو مقدمہ کی پیروی یا جوابدہی کرنے کے لئے اپنی طرف سے مختار مقرر کرے۔

تقرر شخص مذکور کا تحریری ہوگا اور افسر یا سپاہی مذکور اُسپر اپنے دستخط کرے گا (الف) روبروئے کمان افسر کے یا اگر دستخط کرنیوالا خود کمان افسر ہو تو روبروئے اس افسر کے جو عین اُسکا ماتحت ہو۔ یا

(ب) اگر افسر یا سپاہی مذکور فوج کے صیغہ اسٹاف کا ملازم ہو تو روبروئے سر دفتر یا کسی افسر بالادست اوس دفتر کے جسمیں وہ ملازم ہو۔ پس ویسا کمان افسر یا اور افسر اوس مختار نامہ پر اپنے دستخط تصدیقی کریگا اور وہ مختار نامہ عدالت میں داخل کیا جائے گا۔

جب وہ مختار نامہ عدالت میں داخل ہو جائے تو کمان افسر وغیرہ کے دستخط تصدیقی ثبت ہونیسے یہ بات ثابت ہوگی کہ مختار نامہ حسب ضابطہ بتحریر آیا ہے اور یہ کہ وہ افسر یا سپاہی جسکی طرف سے وہ مختار نامہ لکھا گیا نالش کی پیروی یا جوابدہی اصالتاً کرنے کے لئے رخصت حاصل نکر سکتا تھا۔

تشریح - اس باب میں لفظ کمان افسر سے وہ افسر مراد ہے جو کسی وقت کسی ایسی رجمنٹ یا پلٹن یا جزو پلٹن یا ڈپو کا کمانیئر ہو جس سے افسر یا سپاہی مذکور علاقہ رکھتا ہو۔

چونکہ دفعہ ۱۵۱ - ایکٹ فوج مجریہ ۱۸۸۱ء بروئے دفعہ ۵ - ایکٹ افواج مجریہ ۱۸۹۵ء کے صراحتاً منسوخ کیگئی ہے اسلئے فیصلہ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ متروک الاستعمال ہو گیا ہے اور اب عدالت دیوانی کے اختیار السماعت برخلاف افسر فوجی کا معیار مثل دیگر مقدمات کے جو معاہدہ سے پیدا ہوتے ہیں وہی ہے جو دفعہ ۷ - مجموعہ ہذا سے بہم پہنچتا ہے (نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ)۔

نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۴ و ۲۷۲ - ۳۰ - افسر کمان مدعا علیہ کا پابند اس امر کا ہے کہ تعمیل سمن مجریہ عدالت خفیفہ کی سپاہی پر کرائے۔ (۱)

ؔ یہ بات دفعہ نمبر ۲ ہم فیصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۹

شخص اختیار یافتہ جو کہ خود کار گذار ہو سکتا ہے یا پلیڈر مقرر کر سکتا ہے

دفعہ ۴۶۶ جب شخص کو کوئی افسر یا سپاہی واسطے پیروی یا جوابدہی نالش کے مختار کرے اوسے اختیار ہوگا کہ اوسیطرح نالش میں اصالتاً پیروی یا جوابدہی کرے جیسا کہ افسر یا سپاہی درحالت خود حاضر ہونیکے کرتا یا واسطے پیروی یا جوابدہی نالش کے طرف سے ویسے افسر یا سپاہی کے کسی پلیڈر کو مقرر کرے۔

شخص اختیار یافتہ مذکور یا اوس کے پلیڈر پر حکمنامہ کا اجرا ایسے اجرا معقول ہوگا

دفعہ ۴۶۷ حکمنامجات جو کسی شخص پر جسکو افسر یا سپاہی کیطرف سے حسب دفعہ ۴۶۵ مختارنامہ حاصل ہو یا کسی پلیڈر پر جسے ویسے افسر یا سپاہی کے مختار نے حسب طریقہ مذکورہ بالا مقرر کیا ہو جاری کیئے جائیں بجمیع وجوہ نسبت مقدمہ کے اوسی طرح مؤثر ہونگے گویا وہ اطلاعنامجات وغیرہ بذات خاص فریق مقدمہ پر یا اوس کے پلیڈر پر جاری کیئے گئے تھے۔

افسروں اور سپاہیوں پر سمن کی تعمیل

دفعہ ۴۶۸۔ اگر مدعاعلیہ[1] سپاہی ہو تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک نقل سمن کی اوس کے کمان افسر کے پاس اسلیئے روانہ کرے کہ تعمیل اوسپر عمل میں آئے۔

افسر مذکور کو جسکے پاس نقل سمن بھیجی جائے لازم ہے کہ بعد تعمیل سمن کے اور شخص مطلوبہ سمن کے اگر ممکن ہو سمن مذکور معہ رسید تحریری شخص مذکور مثبتہ پشت سمن کے عدالت میں واپس بھیجے۔

اگر کسی وجہ سے تعمیل نقل سمن اسطرح ممکن نہ ہو تو نقل مذکور اوس عدالت میں جہاں سے وہ آئی ہو معہ کیفیت وجہ عدم تعمیل واپس بھیجی جائے گی۔

دفعہ ۴۶۹۔ وارنٹ گرفتاری کی تعمیل چھاؤنیوں وغیرہ میں (چھاؤنیوں کے ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء مصدرہ سنہ ۱۸۸۹ء) کی دفعہ ۲ (۱) کی روسے اس دفعہ کے کل مضامین منسوخ ہوئے۔

باب[2] ۳۳[3]

انٹرپلیڈر یعنی نالش امین براد تصفیہ بین المتنازعین

کب وہ نالش رجوع ہو سکتی ہے جو براد تصفیہ بین المتنازعین ہو

دفعہ ۴۷۰ جب دو یا کئی اشخاص دعوی مخالف یکدیگر ایک ہی زر قابل ادا یا جائداد کے ملنے کا دوسرے شخص سے رکھتے ہوں

---

[1] الفاظ منسوخ شدہ بروئے ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۹۹ء دفعہ ہذا سے نکالدیئے گئے ہیں۔

[2] باب ہذا ناقشات وکار روائیات زیر ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی واودھ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء سے متعلق نہیں (دیکھو دفعہ ۱۹۲ ضمن (الف) ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء)

[3] یہ باب (۳۳) ... [illegible] ... خط طلب فقرہ ۵ ضمیمہ دوم

اور اُس دوسرے شخص کو اسمیں صرف غرض امانت رکھنے سے ہو اور وہ صرف یہ چاہتا ہو کہ وہ حقدار مالک کے حوالہ کیجائے تو جائز ہے کہ ویسا امانتدار خود نالش تصفیہ بین المتنازعین کی بنام اُن تمام عویداروں کے بغرض فیصلہ اس امر کے کرے کہ کس کو وہ زر ادا کیا جائے یا جائداد حوالہ کیجائے اور اُس کو واسطے بریّت حاصل ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی نالش دائر ہو جسمیں حقوق تمام فریق کے بطور مناسب تصفیہ پا سکتے ہوں۔ تو ضرورت کسی نالش امین کی بمراد تصفیہ بین المتنازعین کے نہیں ہے۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵۵-

عرضی نالش ویسی نالشوں میں

دفعہ ۴۷۱- امین کی ایسی ہر نالشمیں جو بمراد تصفیہ بین المتنازعین ہو ضرور ہے کہ عرضی نالش میں سوائے دیگر بیانات کے جو کہ عرائض[1] نالش کیواسطے ضروری ہیں یہ امر اب بھی درج کئے جائیں۔

(الف) یہ کہ مدعی کو کچھہ غرض شئے دعویٰ میں بجز اسکے نہیں ہے کہ وہ اسکا محض امانتدار ہے۔

(ب) دعاوی مدعا علیہم کے جداگانہ ہیں۔ اور

(ج) یہ کہ درمیان مدعی اور کسی مدعا علیہ کے سازش نہیں ہے۔

شئے دعویٰ کا عدالت میں داخل کیا جانا

دفعہ ۴۷۲- جب کہ شئے دعویٰ عدالت میں داخل کئے جانے یا عدالت کی تحویل میں رکھے جانے کے قابل ہو تو لازم ہے کہ مدعی قبل از انکہ اوسکو نالش میں استحقاق کسی حکم کے ملنے کا حاصل ہو شئے مذکور کو حسب حکم عدالت میں داخل کردے یا تحویل میں رکھدے۔

طریقہ کارروائی سماعت اول کے وقت

دفعہ ۴۷۳- بروقت سماعت اول کے عدالت کو جائز ہے کہ

(الف) یہ قرار دے کہ مدعی مدعا علیہم کے تمام مواخذہ سے نسبت شئے متدعویہ کے بری ہے اور اوسکو خرچہ دلوائے اور نالش سے اوسکو سبکدوش کرے۔

یا جس حال میں کہ بمقتضائے انصاف یا سہولت ضرور ہو۔

(ب) تمام اشخاص فریق مقدمہ کو تا اخیر فیصلہ نالش کے قائم رکھے۔

اور اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ باعتبار اقبال فریقین یا اور شہادت کے ممکن ہے تو۔

(ج) شئے متدعویہ کے استحقاق کا تصفیہ کردے یا اوس کو یہ جائز ہے کہ

[1] ملاحظہ طلب ما قبل کی دفعہ ۵- ویسی نالشوں میں عرضی نالش کے نمونہ کے لئے - ملاحظہ طلب ما بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۰۴

(د) مدعاعلیہم کو حکم دے کہ اون میں سے ایکدوسرے پر اپنا دعویٰ عدالت کے روبرو پیش کرنے کے لئے اپنے اپنے بیانات اور وجہ ثبوت داخل کرکے مقدمہ کی پیروی کرے ۔ اور عدالت ویسے دعویوں کی نسبت تجویز کرے گی ۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳۱ء ۔

کب ایجنٹان اور اسامیان نالش تصفیہ بین المتنازعین رجوع کر سکتے ہیں ۔

دفعہ ۴۷۴ ۔ باب ہذا کی کسی عبارت سے یہ مقصود نہوگا کہ ایجنٹ اپنے مالکوں پر یا اسامی اپنے زمینداروں پر اس امر پر مجبور کرنے کی نالش کریں کہ وہ کسی اشخاص کے مقابلہ میں بجز اون کے جو ویسے مالکوں یا زمینداروں کے ذریعہ سے دعویٰ کرتے ہوں جوابدہی از قسم نالش تصفیہ بین المتنازعین کریں ۔

تمثیلات

(الف) زید نے ایک بکس زیورات کا اپنے ایجنٹ عمرو کے پاس رکھا بکر نے بیان کیا کہ زیورات بطور بیجا مجھ سے زید نے لئے ہیں اور عمرو سے انکے دلاپانے کا دعویٰ کیا ۔ عمرو بمقابلہ زید اور بکر کے نالش تصفیہ بین المتنازعین رجوع نہیں کر سکتا ہے

(ب) زید نے ایک بکس زیورات کا اپنے ایجنٹ عمرو کے پاس رکھا بعد ازاں اُسنے بکر کو لکھا کہ جو قرضہ کہ اوس سے بکر کو پانا تھا اوسکی ضمانت میں زیورات مذکور مکفول رہیں زید نے بعد ازاں بیان کیا کہ بکر کا قرضہ ادا ہو گیا اور بکر کا بیان اُسکے خلاف ہے اب دونوں عمرو سے زیورات کے لینے کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ جائز ہے کہ عمرو نالش تصفیہ بین المتنازعین زید اور بکر کے نام رجوع کرے ۔

مدعی کے خرچے کا بار ۔

دفعہ ۴۷۵ ۔ جبکہ نالش بطور مناسب رجوع کیجائے تو عدالت واسطے خرچہ مدعی کے یہ تدبیر کریگی کہ اوسکو شئے متدعویہ کا اہتمام سپرد کریگی یا کوئی اور تدبیر مؤثر کر دیگی ۔

طریقہ کارروائی جبکہ مدعاعلیہ امین پر نالش کرے ۔

دفعہ ۴۷۶ ۔ اگر کسی نالش تصفیہ بین المتنازعین میں منجملہ مدعاعلیہم کے کسی نے بابت شئے متنازعہ ویسی نالش کے امین پر فی الواقعہ کوئی نالش کی ہو تو حسب الحکم عدالت کہ وہ نالش بنام امین دائر ہو اُسے لازم ہے کہ حسب ضابطہ اوسکو اسبات کی اطلاع بجانب عدالت صادر کنندہ ڈگری دیجائے کہ ڈگری نالش تصفیہ بین المتنازعین میں بحق امین صادر ہو گئی ہے تو کارروائی مقدمہ کی بمقابلہ امین مذکور موقوف رکھی اور اُس نالش موقوف شدہ میں جو خرچہ اُس امین کا ہوا ہو اسکے وصول ہونیکے واسطے اُس کی ویسی نالش میں تدبیر کرے لیکن جس حال میں کہ اُس نالش میں بالکل یا کسی قدر خرچہ کی تدبیر نہ کیگئی ہو

تو وہ خرچہ نالش تصفیہ بین المتنازعین کے خرچہ جانب امین مذکور میں بڑھایا جائے۔

حصہ (۴)

چارہ کار مقتضائے وقت

باب (۳۴)

گرفتاری اور قرقی قبل تجویز

(الف) گرفتاری قبل تجویز

کب مدعی حاضر ضامنی لیجانے کے لئے درخواست کر سکتا ہے۔

دفعہ ۴۷۷۔ اگر نالش کی کسی نوبت میں بشرطیکہ وہ نالش بابت قبضہ جائداد غیر منقولہ کے نہو مدعی تحریری بیان حلفی کی رو سے یا بطور دیگر عدالت کو اس بات سے طمئین کر دے کہ

مدعا علیہ بارادہ گریز کرنے یا دیر لگانے کے یا کسی حکمنامہ عدالت کی تعمیل سے گریز کرنے کے لئے یا بغرض ہونے مزاحمت یا توقف کے کسی ڈگری کے اجراء میں جو آئندہ اسپر صادر ہو۔

(الف) فرار ہو گیا ہے یا عدالت کے علاقہ اختیار سے چلا گیا ہے۔ یا

(ب) یہ کہ فرار ہونے کو یا عدالت کے علاقہ اختیار سے چلے جانے کو ہے یا

(ج) یہ کہ اس نے اپنے مال کو یا اوس کے کسی جزو کو منتقل کر دیا ہے یا عدالت کے علاقہ اختیار سے نکال دیا ہے یا یہ کہ مدعا علیہ برٹش انڈیا سے ایسے حالات میں چلے جانے کو ہے جنسے بوجہ معقول یہ گمان قوی ہوتا ہے کہ مدعی کو اس ڈگری کے اجراء میں جو کہ مدعا علیہ پر اس نالش میں صادر کیجائے مزاحمت ہوگی یا اوسمیں توقف پڑیگا۔ یا مزاحمت ہو یا توقف پڑے

لـ یہ باب (۳۴) بجز اس قدر کے کہ جائداد غیر منقولہ سے متعلق ہے مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ یا ضمیمہ دوم

تو مدعی کو یہ عدالت سے بیہہ درخواست کرنا جائز ہے کہ مدعا علیہ سے حاضر ضامنی واسطے ایفاء اوس ڈگری کے جو اس نالش میں اوسپر صادر ہو طلب کیجائے۔

دائن کو صرف اسوجہہ سے کہ اسکا بڑا مطالبہ مدیون کے ذمہ ہے قبل تجویز کے گرفتار کرانے کا منصب نہیں ہے اس کارروائی سے صرف یہ مقصود ہے کہ جب وجہ کافی اس امر کے باور کرنیکی ہو کہ مدیون علاقہ عدالت سے باہر جاتا ہے یا اپنی جائداد علیحدہ کر رہا ہے تو ڈگریدار کے حق کی حفاظت کیجائے اگر دائن بغیر وجہ معقول گرفتاری مدیون کرائے تو وہ ذمہ وار ہرجانہ کا بذریعہ نالش جداگانہ حسب مندرجہ دفعہ ۴۹۱ کے ہوگا۔ (۱) کوئی حکم حسب ضمن (الف) (ب) (ج) اوس وقت تک جاری نہوگا جبتک یہ معلوم نہو کہ مدعا علیہ علاقہ عدالت سے باہر جانیوالا کسی نیت مندرجہ تین دفعہ ہذا کی ہے (۲)

لیکن جب مدعا علیہ برٹش انڈیا سے باہر جانیوالا ہو تو اگر گمان معقول ہو کہ اس کے جانے سے اجرا اس ڈگری میں جو اسپر صادر ہو تاخیر یا حرج واقع ہوگا تو یہ کافی وجہ اجرا ایسے حکم کی ہوگی (۳) اس حالت میں جبکہ مدعا علیہ برٹش انڈیا سے باہر جاتا ہے اور اس حالت میں جبکہ مدعا علیہ علاقہ عدالت سے باہر جاتا ہے فرق ہے حالت موخر الذکر میں گرفتاری کے واسطے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ مدعا علیہ بنیت گریز یا ڈالنے حرج یا تاخیر اجرا اس ڈگری میں جو اوسپر صادر ہو علاقہ اختیار سے باہر جاتا ہے اور حالت مقدم الذکر میں یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے (۴)

ملک جہاز | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۵۔

حکم واسطے حاضر ہونے مدعا علیہ کے بغرض دکھانے اس وجہ کے کہ کیوں اس سے حاضر ضامنی نہ لیجائے گی

دفعہ ۴۷۸ اگر بعد لینے زبان بندی درخواست کنندہ کے اور دیگر تفتیش مزید کے جو عدالت کے نزدیک ضرور ہو عدالت کا اطمینان ہو۔ کہ مدعا علیہ کسی ارادہ سے منجملہ ارادہ ہائے متذکرہ بالا کے۔

(الف) فرار ہو گیا ہے یا عدالت کے علاقہ اختیار سے باہر چلا گیا ہے۔ یا

(ب) فرار ہونیوالا یا عدالت کے علاقہ اختیار سے باہر جانیوالا ہے۔ یا

(ج) اوس نے اپنے مال یا اوس کے کسی جزو کو منتقل کر دیا ہے یا عدالت کے علاقہ اختیار سے نکال دیا ہے یا بموجب حالات متذکرہ بالا کے برٹش انڈیا کو چھوڑنے والا ہے۔

تو عدالت مجاز ہوگی کہ وارنٹ اس مضمون سے صادر کرے کہ مدعا علیہ گرفتار ہو کر عدالت میں حاضر لایا جائے یا کہ وہ وجہ اسباب کی ظاہر کرے کہ کیوں اوس سے حاضر ضامنی نہ لیجائے۔

تاوقتیکہ سائل کا اظہار نہ ہولے اور وہ تحقیقات مزید جو حسب حالات معاملہ مناسب معلوم ہو نہ ہو سکے کوئی حکم صادر نہوگا (۵)

(۱) الہ آباد ہائی کورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱ (۲) نارتھ ویسٹرن پراونسز ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۳) انڈین جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ - و آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۳ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۸ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۸ ۔ واسطے نمونہ وارنٹ کے ملاحظہ طلب باب ۳۴ کا ضمیمہ نمبر ۱۵ دیکھو

اگر مدعا علیہ وجہ نہ دکھائے تو عدالت حکم کر سکتی ہے کہ وہ زر نقد داخل کرے یا حاضر ضامنی دے۔

دفعہ ۴۷۹ - اگر مدعا علیہ وجہ کافی پیش نکر سکے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اوسے اس امر کا حکم دے کہ وہ عدالت میں زر نقد یا اور جائداد اوس دعوی کے ایفاء کے لائق جو تجویز کیا گیا ہے داخل کرے۔ یا ضمانت اسبات کی دے کہ وہ کسی وقت ایام دوران نالش میں تا تاریخ اجراء یا ایفاء ڈگری کے جو تجویز اُس نالش میں صادر ہو عند الطلب حاضر ہوگا۔

پس ضامن ذمہ دار اسبات کا ہوگا کہ درصورت عدم حاضری اوس کے اُسقدر روپیہ داخل کرے جسقدر نالش میں مدعا علیہ کو ادا کرنیکا حکم ہو۔

ضمانت | جو ضمانت مدعا علیہ گرفتار شدہ قبل فیصلہ سے لیجاتی اُسمیں خرچہ مقدمہ شامل نہیں ہے اور لفظ دعوی سے جو دفعہ ہذا میں بیان ہوا ہے اس سے مراد اس قسم کی ہے جیسا کہ دفعہ ۵۰ میں بیان ہوا ہے۔ (۱)

وجہ | اگر مدعا علیہ وجہ معقول بیان کرے یا زر مطالبہ کی بابت زر نقد داخل کرے یا اپنی حاضری کی ضمانت دیدے تو وہ حراست میں نہ رکھا جائیگا اور حسب دفعہ ہذا ضمانت زر نقد دینی ضرور نہیں ہے بلکہ صرف حاضر ضامنی کا دینا کافی ہے (۲) اگر وجہ بیان کرے تو بعد ازاں اعتراض نہیں کر سکتا (۳)

اپیل | حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (دفعہ ۵۸۸ (۲۴) مجموعہ ہذا۔

طریقہ کارروائی جب حاضر ضامن اپنی برأت کیلئے درخواست کرے

دفعہ ۴۸۰ - مدعا علیہ کے حاضر ضامن کو اختیار ہوگا کہ جس وقت چاہے اوس عدالت میں جس میں اوسکا ضمانت نامہ داخل ہوا ہو اپنے بری الذمہ ہونے کی درخواست کرے

جب ایسی درخواست گذرے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ مدعا علیہ کے حاضر آنے کیلئے سمن یا اگر مناسب سمجھے پہلے ہی سے وارنٹ گرفتاری صادر کرے۔

اور جب مدعا علیہ سمن یا وارنٹ کے بموجب یا از خود حاضر ہو عدالت یہ حکم صادر کریگی کہ ضامن ضمانت سے بری الذمہ کیا جائے اور مدعا علیہ سے ضمانت جدید طلب ہو۔

حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۴)

طریقہ کارروائی جب مدعا علیہ حاضر ضامنی یا ضمانت جدید نہ دے

دفعہ ۴۸۱ - جو حکم حسب دفعہ ۴۷۹ یا دفعہ ۴۸۰ کے صادر ہوا گر اوسکی بجا آوری میں مدعا علیہ قاصر رہے تو عدالت مجاز ہوگی کہ مدعا علیہ کو تا انفصال نالش یا اگر تجویز خلاف مدعا علیہ صادر ہوئی تو اجراء ڈگری تک جیلخانہ میں بھیجدے۔

(۱) مقدمہ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء (۲) بنگال رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۷ (۳) نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) دفعہ ۵۸۸ (۲۴)

واسطے نمونہ حکم سپردگی کے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۵۹

مگر شرط یہ ہو کہ اس دفعہ کے بموجب کوئی شخص کسی حالمیں چھ مہینے سے زیادہ عرصہ کیلئے قید نہ کیا جائے گا اور نہ چھ ہفتہ سے زیادہ عرصہ کیلئے اسحالمیں کہ تعداد یا مالیت شئی متنازعہ کی پچاس روپیہ سے زیادہ نہو۔

اور شرط یہ ہو کہ کوئی شخص اسدفعہ کے بموجب بعد اس کے کہ وہ ایسی حکم کی تعمیل کردے قید میں نہ رکہا جائیگا۔

اگر کوئی شخص حسب دفعہ ہذا گرفتار ہوا اور بعد میں اسپر ڈگری صادر ہو تو ڈگریدار اوسکو بعلت اجراء ڈگری قید کرانا چاہے تو اوسکو لازم ہے کہ مدیون کو عدالت کے سامنے پیش کرا کے اسکی خوراک اسی طرح مقرر کرائے گویا وہ بعلت اجراء ڈگری گرفتار ہوا اور اگر وہ ایسا نکرے تو مدیون مستحق رہائی ہے (۱) جو قید حسب دفعہ ہذا ہو وہ اجراء ڈگری کی قید میں محسوب ہوگی۔ (۲)

گرفتار مدعا علیہم کا زر خوراک | دفعہ ۴۸۲۔ احکام دفعہ ۳۳۹ بابت تعداد زر نقد جو در باب زر خوراک مدیونان ڈگری کے ہیں ان جملہ مدعا علیہم سے متعلق ہونگے جو اسباب کے بموجب گرفتار کیے جائیں۔

(ب) قرقی قبل تجویز۔

درخواست قبل تجویز کے واسطے طلب ضمانت کے مدعا علیہ سے ایفائے ڈگری کیلئے اور ضمانت نہ داخل ہونیکی صورت میں قرقی جائداد کے لئے۔ | دفعہ ۴۸۳۔ اگر نالش کی کسی نوبت میں مدعی عدالت کو تحریری بیان حلفی سے یا بطور دیگر اطمینان کرا دے کہ مدعا علیہ بہ پیچ ڈالنے یا توقف کرنے کی نیت سے کسی ڈگری کے اجراء میں جو اسپر صادر ہو۔

(الف) اپنی کل جائداد یا اوس کے کسی جزو کو علیحدہ کرنے کو ہے یا اوسے اوس عدالت کے علاقہ سے باہر جہان نالش دائر ہے ہٹا دینے کو ہے۔ یا

(ب) اس عدالت کے علاقہ سے جسکے علاقہ میں اسکی جائداد موجود ہے باہر چلا گیا ہے۔

تو مدعی مجاز ہے کہ عدالت میں اس مضمون کی درخواست دے کہ مدعا علیہ سے ضمانت واسطے ایفاء کسی ڈگری کے جو ویسی نالش میں اوسپر صادر ہو طلب کیجائے اور یہ کہ درصورت عدم ادخال ضمانت مذکور کے حکم اس مضمون کا صادر ہو کہ اسکی جائداد کا کوئی حصہ جو اندر علاقہ عدالت واقع ہو تا صدور حکم ثانی عدالت کے قرق رہے۔

درخواست کا مضمون | درخواست میں تفصیل جائداد قرقی طلب اور قیمت تخمینی جائداد مذکور کی درج کیجائیگی الا اسصورت میں کہ عدالت اسکے خلاف ہدایت کرے۔

(۱) انڈین جورسٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۱۔

جائداد | لفظ جائداد مندرجہ دفعہ ہذا اسقدر وسیع ہے کہ اسمیں ہر ایک قسم کی جائداد غیر منقولہ و منقولہ شامل ہے خواہ ایسی جائداد مدعا علیہ یا اوسکی طرف سے کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو (۱)

علیحدہ کرنا اپنی جائداد کا | بموجب دفعہ ہذا پیشتر جاری کرنے حکم کے جج کو اطمینان اس امر کا کرنا چاہیئے کہ ہٹا دینا یا علیحدہ کرنا جائداد کا اس نیت سے ہے کہ جو ڈگری مدیون پر ہونیوالی ہے اُسکے اجرا میں ہرج یا توقف واقعہ ہو (۲) دفعہ ہذا اُس جائداد سے متعلق نہیں ہے جو واقعی مدعا علیہ نے علیحدہ کردی ہو (۳) اور جو علاقہ عدالت سے جہاں مقدمہ دائر ہے باہر ہو (۴) یا وہ جائداد متنازعہ ہو جسکی نسبت حسب دفعہ ۴۹۲ کارروائی ہونی چاہیئے (۵) کوئی خانگی انتقال اُس جائداد کا جو قبل فیصلہ کے قرق کیگئی ہو دوران قرقی میں اُن جملہ دعاوی کے مقابل میں کالعدم ہے جو زیر قرقی مذکور موثر کئے جانیکے قابل ہوں جائداد کے زیر مجموعہ ہذا قرق کئے جانے کا اثر خواہ قرقی قبل یا بعد ڈگری کے کیگئی ہو یکساں ہے مگر شرط یہ ہے کہ صورت اول الذکر میں ڈگری مدعی کے حقمیں صادر کیجاتی ہے جسکی کہ تحریک سے قرقی کی گئی ہو۔ (۶)

اثر قرقی | بموجب قانون حال قرقی قبل فیصلہ سے کوئی ترجیح نہیں ہو سکتی (۷) قرقی جائداد میں منافعہ جائداد بھی شامل ہے دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۰۔

قرقی بیجا | اگر اسباب کسی ایسے شخص کا جو فریق مقدمہ نہیں ہے قرق کیا جائے تو نالش ہرجانہ دائر کرسکتا ہے اور ہرجانہ کی مقدار وہ مالیت جائداد کی ہوگی جو تاریخ قرقی پر تھی۔ (۸) جو کارروائی مدعا علیہ کی گرفتاری یا اسکی جائداد کی قرقی کیواسطے کیجاتی ہے وہ کارروائی ہے جو اُس عام قاعدہ کے استثنے کا حکم رکہتی ہے کہ بغیر معقول اور وجہ موجہ کے کارروائی دیوانی دایر کرنا نا قابل نالش نقصان رسانی نہیں ہے اور وہ ایسی نالش باوجہ ہونا قابل سماعت نہیں ہو جاتی کہ ضمانت دیئے جانے اور منظور ہو جانیکی وجہ سے قرقی واقعی عمل میں نہ آئی تھی ایسی نالش میں مدعی کے لئے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ مدعا علیہ نے نقصان پہونچانیکی غرض سے نالش کی تھی اور اسکی کارروائی بغیر کسی معقول اور موجہ وجہ کی تہی (۹)

عدالت مدعا علیہ کو حکم کرسکتی ہے کہ وہ ضمانت داخل کرے یا وجہ دکہائے | **دفعہ ۴۸۴** - اگر عدالت کو بعد لینے زبان بندی درخواست کنندہ کے اور کرنے تفتیش مزید کے جو وہ مناسب سمجھے اسبات کا اطمینان ہو کہ مدعا علیہ بغرض ڈالنے ہرج یا کرنے تاخیر کے بیچ اجرا کسی ڈگری کے جو نالشمیں اوس کے نام صادر ہو اپنی جائداد علیحدہ کرنے یا ہٹا دینے کا ارادہ رکہتا ہے یا کہ مدیون ڈگری بارادہ مذکور عدالت کے علاقہ

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۲ و جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ (۲) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۳ (۳) کرسی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۳ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰ (۵) صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۱ع جلد ۲ صفحہ ۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۲۵ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۶ (۹) نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

علاقہ میں کچھہ مال مملوکہ اپنا چھوڑ کر علاقہ مذکور سے باہر چلا گیا ہے تو عدالت اسکو یہ حکم دے کہ اوس میعاد کے اندر جیسے عدالت کو مقرر کر دینا چاہیئے ضمانت اوس قدر روپیہ کی جسکی تصریح اوس حکم میں کر دیجائے اس مراد سے کہ وہ جائداد مذکور یا اسکی مالیت یا اوسکا اوسقدر جزو جو کہ واسطے ایفاء ڈگری کے کافی ہو عند الطلب عدالت میں حاضر کرے اور عدالت کے تحت تصرف رکھدے - داخل کرے خواہ عدالت میں حاضر ہو کر وجہ اس بات کی پیش کرے کہ اسکو ضمانت کیوں نہ داخل کرنی چاہیئے -

نیز عدالت اوس حکم میں قرقی شرطیہ کل یا جزو جائداد مصرحہ درخواست کی ہدایت کر سکتی ہے -

ضمانت داخل کرنے سے مدعا علیہ وجہ ظاہر کرنے سے ممنوع نہیں ہے کہ ضمانت نہ داخل ہونی چاہیئے تھی (۱)

چارہ جوئی واسطے مدعا علیہ کی | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۰ -

عدالت اسکو یہ حکم دے کہ ...... وہ | الفاظ سند منہ عنوان صرف ایسی جائداد سے متعلق ہیں جو عدالت میں حاضر کئے
حاضر کرے اور عدالت کے تحت تصرف کر دے | جانے کے قابل ہو - (۲)

اپیل | حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں ہے (۳)

قرقی اگر وجہ نہ دکھائی جائے یا ضمانت نہ داخل کیجائے | **دفعہ ۴۸۵** - اگر مدعا علیہ اندر میعاد معینہ عدالت کے وجہ نہ داخل کرنے ضمانت کی بیان نہ کر سکے یا ضمانت مطلوبہ داخل کرنے سے قاصر رہے تو عدالت کو اختیار اصدار اس حکم کا حاصل ہے کہ جائداد مصرحہ درخواست یا اسقدر منجملہ اوس کے جو واسطے ایفاء ڈگری کے جو اوس نالش میں صادر ہو کافی متصور ہو - قرق کیجائے -

قرقی کی برخواستگی | اگر مدعا علیہ ویسی وجہ پیش کرے یا ضمانت مطلوبہ داخل کرے اور جائداد مصرحہ درخواست یا اسقدر منجملہ اوس کے قرق کی ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ حکم برخواستگی قرقی کا صادر کرے -

قرقی قبل از فیصلہ جو فریق ثالث کی درخواست پر جاری کی گئی ہو اور جسکے رو سے عدالت نے دائن کو ایصال قرضہ از مدیون کو ادائیگی سے منع کیا ہو کوئی حکم مشعر التوا اجراء نالش بمقابلہ دائن بنام مدیون نہیں ہے (۴) حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۵)

قرق کرنیکا طریقہ | **دفعہ ۴۸۶** - قرقی اس طرح ہو گی جس طرح بعلت اجرائے ڈگری زر نقد کے جائداد کی قرقی کیلئے اس مجموعہ میں حکم ہے -

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ و (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۸۲ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۰ نیز دیکھو دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ہذا - واسطے نمونہ حکم کے ملاحظہ طلب بالعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۶۰ - ۵۲ ملاحظہ طلب قبل کا باب ۱۹ واسطے نمونہ جات احکام کے - ملاحظہ طلب بالعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۴۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ -

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد [illegible] صفحہ [illegible] (۵) [illegible] مجموعہ ہذا

جبانکہ وہ جائداد جسکی قرقی کا حکم ہوا ہو اس عدالت میں امانتاً رکھی گئی ہو جسنے کہ حکم قرقی کا صادر کیا ہے تو حکم مذکور خود اس کیلئے ایک کافی نوٹس ہے کہ جائداد جسکی کہ قرقی کا حکم ہوا ہے بقید احکام مزید عدالت رکھی جائیگی اور یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی علیحدہ باضابطہ نوٹس مرتب کیا جائے۔ (۱)

تفتیش دعوی اوس جائداد کی بابت جو قبل تجویز قرق ہوئی ہو۔

دفعہ ۴۸۷ - اگر کوئی دعوی بابت کسی جائداد کے جو قبل تجویز کے قرق ہو پیش ہو تو تفتیش ویسے دعوی کی بموجب اُس قاعدے کے جو اس مجموعہ کی دفعات ماسبق میں بابت تفتیش دعاوی متعلقہ جائداد مقروقہ بعلت اجرائے ڈگری زر نقد کے مقرر ہے عمل میں آئے گی

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۳ زیر دفعہ ۴۸۳ مجموعہ ہذا - جبانکہ بعد قرقی قبل از فیصلہ کے اور قبل صدور ڈگری کے ایک حکم تفویضگی صادر کیا گیا ہو تو آفیشل اسائنی کا استحقاق موثر ہوتا ہے اور اس کیوجہ سے دائن قارق اپنی ڈگری کا ایفاء بذریعہ نیلام کرانے سے ممتنع ہوتا ہے ایسی صورت میں آفیشل اسائنی بجائے ممبر ہی نالش کے عام طور پر تحریک کرسکتا ہے۔ (۲)

برخواستگی قرقی جب ضمانت دیجائے یا نالش ڈسمس کیجائے۔

دفعہ ۴۸۸ - جب حکم قرقی کا قبل صدور تجویز صادر ہو عدالت آمر قرقی کو لازم ہے کہ جب ضمانت مطلوبہ مع ضمانت خرچہ قرقی منجانب مدعاعلیہ داخل ہو یا نالش ڈسمس کیجائے قرقی برخواست کرے۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳۔

قرقی غیروں کے حقوق کی مخل نہوگی ڈگریدار کو درخواست نیلام کرنے سے باز نہیں رکھیگی۔

دفعہ ۴۸۹ - قرقی قبل تجویز اُن حقوق پر موثر نہوگی جو قرقی سے پہلے اون اشخاص کے ہوں جو فریق نالش نہیں ہیں اور نہ مانع اسبات کی ہوگی کہ کوئی شخص جسکو ڈگری بنام مدعاعلیہ حاصل ہوئی ہو بعلت اجراء ویسی ڈگری کے اوس جائداد مقروقہ کو نیلام کرانے کی درخواست کرے۔

جو جائداد حسب باب ہذا قرق ہو وہ ثانیاً اجراء ڈگری میں قرق نہوگی

دفعہ ۴۹۰ - جب کہ جائداد اس باب کے احکام کے بموجب زیر قرقی ہو اور ڈگری مدعی کے حق میں صادر کیجائے تو ویسی ڈگری کی صیغہ اجراء میں جائداد کو دوبارہ قرق کرنا ضرور نہ ہوگا۔

(ج) ہرجہ اوس گرفتاری یا قرقی کا جو بیجا ہو

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۰۴۔

بموجب گرفتاری یا قرقی بوجہ غیر کافی ہوئی ہو

دفعہ ۴۹۱ - اگر کسی نالش میں جسمیں گرفتاری یا قرقی ہوئی ہو عدالت کو دریافت ہو کہ درخواست ویسی گرفتاری یا قرقی کی بوجوہ غیر کافی کیگیی تہی -

یا اگر مدعی کی نالش ثابت نہو اور عدالت کو دریافت ہو کہ نالش رجوع کرنے کی غالباً کوئی وجہ نہ تہی تو عدالت مجاز ہوگی کہ مدعاعلیہ کی درخواست پر اپنی ڈگری میں مدعی کے ذمہ اسقدر روپیہ جو ایکہزار سے زیادہ نہو اور جو مدعاعلیہ کیلئے بعوض اوس خرچہ یا نقصان کے جو اوس گرفتاری یا قرقی کے باعث اوسکے لاحق حال ہوا ہو ہرجہ معقول معلوم ہو عائد کرے -

شرط مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اس دفعہ کے بموجب اوس تعداد سے زیادہ نہیں دلا سکتی ہے جو زر ہرجہ کی نالش میں دلا پانے کی مجاز ہے -

اگر اس دفعہ کے بموجب کسی کو ہرجہ دلایا جائے تو بابت اوسی قرقی یا گرفتاری کے اوس پر پہر نالش ہرجہ کی نہیں ہو سکتی ہے

نالش سرسری میں اگر مدعاعلیہ قبل فیصلہ کے گرفتار کیا جاوے اور دعوی معاوضہ بابت ایسی گرفتاری کے حسب دفعہ ہذا کرے تو وہ اسوجہ پر مستحق ہے کہ درخواست جوابدہی نالش کی کرے اور اگر مقدمہ بادی النظر میں ثابت ہو جاوے تو اجازت جوابدہی کی دیجانی چاہیئے (۱) مدعاعلیہ پر ابہی تعمیل سمن نہیں ہوئی تہی کہ مدعی نے مدعاعلیہ کو قبل صدور فیصلہ گرفتار کرایا اسروز مدعاعلیہ روبرو حاکم کے حاضر لایا گیا بتاریخ تقرر مدعی نے اجازت دست برداری کی درخواست کی تجویز ہوئی کہ از انجا کہ مدعی مدعاعلیہ کو روبرو عدالت کے از روے حکمنامہ قانونی حاضر لایا اسلیے مدعاعلیہ کو حق حاضری بوقت سماعت مقدمہ حاصل ہے گو اوسپر تعمیل سمن نہیں ہوئی اور وہ مستحق معاوضہ حسب دفعہ ہذا ہے (۲) حسب دفعہ ہذا معاوضہ وہی عدالت دلا سکتی ہے جو مقدمہ کا تصفیہ کرے (۳) اور وہ معاوضہ مدعاعلیہ کی درخواست تحریری پر دلایا جائے گا نہ عدالت خود بلا درخواست مدعاعلیہ کو دلائے گی (۴) مدعاعلیہ پر درخواست معاوضہ کا کرنا لازمی نہیں ہے (۵) اگر نہ کرے تو اوسکا حق نالش نمبری کا ضائع نہیں ہوتا - (۶) لیکن اگر درخواست کرے اور اوسی قدر معاوضہ دلایا جاوے تو وہ مانع نالش نمبری کا ہوگا (۷) جب نالش نمبری رجوع کیجائے تو مدعی کو یہ ثابت کرنا ضرور ہے کہ حکمنامہ بد نیتی سے بلا وجہ معقول حاصل کیا گیا تہا (۸) اور قیاس قانونی یہ ہے کہ باضابطہ اور بوجہ معقول تہا گو اصل مقدمہ ڈسمس ہو گیا (۹)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۷۰

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۶۰

(۳) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۳ صفحہ ۲۸ -

(۴) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۱۳۶ -

(۵) الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱

(۶) آگرہ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴

(۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۰۵ -

(۸) الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۵۳ و جلد ۴ صفحہ ۴۲ -

(۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۰

اگر ضرورت سے زیادہ قرقی کیجائے تب بھی عدالت معاوضہ دلا سکتی ہی گو کہ مدعی اصل مقدمہ میں کامیاب ہوا ہو[1]

اگر مدعی یہ سازش پیادہ عدالت جایداد مقروقہ کا تصرف کرے تو اوس جایداد کیواسطے قبل از رجاع استغاثہ فوجداری نالش دیوانی بھی ہو سکتی ہے[2] دعوی حسب دفعہ ہذا بابت معاوضہ گرفتاری بر بناء وجوہ ناکافی کسی نالش میں محسوب ہو سکتا ہے وہ رقم جو دلائی گئی ہو از روئے ڈگری کی بطور معاوضہ دلائی جا سکتی ہی اور اسطرح سے بقدر رقم مذکور دعوی مدعی مندرجہ نالش کا جواب ہو سکتی ہے گو کہ دیگر مقدمات مجرائی میں یہ ضروری ہی کہ دعوی مخالف اوسی معاملہ سی جسکی بنا پر نالش دائر کی گئی ہو پیدا ہوتا ہو۔[3]

اپیل | اوس حکم کی ناراضی سی کوئی اپیل نہیں ہو سکتا جسکے روسے زیر دفعہ ہذا معاوضہ دلایا گیا ہو۔[4]

باب (۳۵)

احکام امتناعی چندروزہ و احکام درمیانی

(الف) احکام امتناعی چندروزہ

وہ صورتیں جنمیں حکم امتناعی چندروزہ صادر ہو سکتا ہے۔ | **دفعہ ۴۹۲** - اگر کسی نالش میں از روئے تحریری بیان حلفی یا اور طور پر یہ ثابت کیا جائے کہ

(الف) کوئی جائداد متنازعہ نالش اس خطرہ میں ہی کہ کوئی فریق نالش اوسکو ضائع کر ڈالے گا یا اوسے نقصان پونچائے گا یا منتقل کر دیگا یا کہ وہ کسی ڈگری کے اجرا میں بطور بیجا نیلام ہو جائیگی - یا

(ب) مدعا علیہ اپنے قرضخواہوں کا روپیہ از راہ فریب ہضم کرنے کے لئے اپنی جائداد ہٹا دینے یا انتقال کرنے کی دہمکی دیتا ہے یا نیت رکہتا ہے۔ تو

عدالت مجاز ہے کہ حکم امتناعی چندروزہ واسطے باز رہنے مدعا علیہ کے ویسے فعل سی صادر کرے یا جایداد کی بربادی یا نقصان یا انتقال یا بیع یا ہٹا دینے یا علیحدگی کی انسداد اور موقوف کرنے کے لئے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے یا ایسا حکم امتناعی یا اور حکم دینا نامنظور کرے۔

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴ (متفرق)

(۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۷

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۰ ۔

(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۶۲ ۔

۱ء ملاحظہ طلب ایکٹ اوسی عمر نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۷۷ء

۲ء واسطے نمونہ حکم کے ملاحظہ طلب بالعموم ضمیمہ کا نمبر ۱۶۹

معنے دفعہ ہذا بلسبت معنے دفعہ ۹۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے وسیع تر ہیں اور اسکا وسیع تر ہونا مقصود تھا اور اسمیں چارہ کار اس صورت کے لیئے معین ہے جبکہ جائداد بیجا طور پر نیلام ہو جانے کے خطرہ میں ہو (۱) فرق مابین اسصورت کے جسمیں کہ عارضی حکم امتناعی صادر کیا جا سکتا ہو اور اسصورت میں کہ جسمیں یہ سپرد کیا جا سکتا ہو یہ ہے کہ ہر ایک صورت میں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ جائداد تلف اور منتقل کیئے جانے سے محفوظ کیجاوے گی اور صورت اول الذکر میں صرف اسقدر ثابت کرنا کافی ہوگا بشرطیکہ ثابت کیا جاوے کہ مدعی نالش ایک معقول اعتراض بابت وجوہ استحقاق ملبیہ کے اٹھا سکتا ہے مگر صورت موخر الذکر میں ایک بہتر استحقاق بادی النظر میں ثابت کرنا ضروری ہے (۲)

نمونہ حکم امتناعی | دیکھو نمبر ۱۶ ضمیمہ چہارم مجموعہ ہذا۔

عارضی حکم امتناعی | دیکھو دفعہ ۵۳ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ء (دادرسی خاص) مشرح مولف - دفعہ ہذا عارضی حکم امتناعی سے متعلق ہے نہ کہ دوامی سے لہذا دفعہ ۵۶ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ء کے احکام زیر دفعہ ہذا میں خلل انداز نہیں ہو سکتی (۳) از انجا کہ عدالت بذریعہ ڈگری تعمیل مختص یا حکم امتناعی کے کمپنی کو اسبات پر مجبور نکرے گی کہ مدعیان کو اعتبار کی عہد ایجنٹان پر قایم رکھے لہذا وہ مدعاعلیہم یا کمپنی کو سالسٹر مقرر کرنے سے کہ جو صرف خلاف ورزی اس چیز کی ہے کہ جو فرع یا لازم اصل جزو معاہدہ کا ہے یعنی اس اقرار کے کہ مدعیان پچیس برس تک کمپنی کے ایجنٹان رہیں منع نکرے گی (۴) جبکہ زر واجب الادا دیوالیہ عدالت میں جمع ہو اور عدالت نے بجائے آفیشل اسائینی کے قرضخواہان کو ادا کرنے کا حکم دیا تو آفیشل اسائینی کیواسطے چارہ کار یہ ہے کہ وہ نالش بحکم امتناعی اس امر کی کہ قرضخواہان کو ندیا جاوے لکرکے درخواست حکم امتناعی دعوی کی کرے (۵) جبکہ الف نے ڈگری قبضہ مکان سکونتی بمقابلہ ب حاصل کی اور ج کا اسمیں حقہ دار ہونا تسلیم تھا اور ج نے نالش اس امر کے استقرار کی دائر کی کہ الف کو کوئی استحقاق جائداد میں نہیں ہے تو حکم امتناعی نسبت جاری کرانے ڈگری کے بنام الف جاری ہوا (۶) جبکہ الف غلط طور پر ج کو بطور وارث ب کے درج مثل کرائے تو ج ایک حکم امتناعی حاصل کر سکتا ہے کہ الف اوسپر ڈگری جاری نہ کرائے (۷) دیکھو تفصیلات زیر دفعہ ۲۸۳ مجموعہ ہذا۔

ہتک عزت | ایک حکم امتناعی واسطے امتناع مشتہر کرنے مضمون ہتک عزت کے جاری کیا جا سکتا ہے (۸)

روشنی | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۵۳۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۴۵۹

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۱ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶۔

(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷۱۔

(۷) انڈین لا جیٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۶ (۸) چانسری ڈویژن جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۳

شادی | کوئی حکم امتناعی اس امر کی نسبت صادر نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی ہندو عورت اپنی نابالغ لڑکی کی شادی کسی تیسرے شخص کے ساتھ کرنے سے باز رہے جبتک کہ مقدمہ بتعمیل مختص معاہدہ شادی کا فیصلہ نہولے (۱)

شہادت | بذریعہ شہادت یہ امر ثابت کرنا چاہیئے کہ جائداد متنازعہ کی نسبت خوف ضائع ہونے یا کسی دوسری طرح سے جو ضمنہائے دفعہ ہذا میں مذکور ہے برباد ہونیکا اندیشہ ہے (۲) مدعا علیہ کو تجارت میں اس روپیہ کے لگانے سے باز رکھنے کیلئے جو صاحب مجسٹریٹ کے ہاں جمع تھا حکم امتناعی جاری کیا گیا (۳) حکم امتناعی حسب ذیل صورتوں میں جاری نہوگا اول جبکہ مقدمہ اصل جائداد کیلئے ہے اور مدعا علیہ کافی الواقعہ اسمیں نصف حقہ ہے (۴) ثانیاً جب کہ وہ جائداد جسکی نسبت حکم امتناعی صادر ہوا ہے جائداد متنازعہ نہیں ہے (۵) ثالثاً جب کہ وہ شخص جسکے مقابلہ میں حکم امتناعی چاہا گیا ہے کوئی فریق مقدمہ نہیں ہے (۶)۔

ڈگری | لفظ ڈگری مستعملہ مجموعہ ہذا میں ڈگری عدالت مال داخل نہیں ہے۔ لہذا درخواست حسب دفعہ ہذا واسطے التوائے نیلام بعلت اجرائے ڈگری عدالت مال دیوانی میں مسموع نہیں ہو سکتے (۷)

غلطی سے اجرائے ڈگری میں نیلام ہو | درحالیکہ جائداد موروثی بعلت اجرائے ڈگری قرق کیگئی اسپر مدیون ڈگری نے ایک نالش اثبات حق اپنے نسبت جائداد مذکور کے دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ جو کچھ شئی نیلام ہونیکے لئے مشتہر ہوئی وہ حقوق ومرافق پدر مدعی واقعہ اُس جائداد کے تھی اور یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ جائداد مذکور کسی ڈگری کی اجرا میں بطور بیجا نیلام ہوئی تھی۔ اور کوئی وجہ کافی واسطے حکم مقتضیہ دفعہ ہذا کے نہیں (۸) چونکہ کوئی نقصان عمداً کسی شخص کو بوجہہ باز رکھنے ڈگریدار کے نیلام کرانے سے تا فیصلہ اپیل کے نہوگا۔ لہذا مناسب ہے کہ چند روز حکم امتناعی بشرط حاصل ہونے ضمانت کے منجانب سائل کے صادر کیا جائے (۹)

ضائع کرنا جائداد کا۔ | بعد کا انتقال کالعدم نہیں ہے (۱۰)

دوران مقدمہ | حکم امتناعی صرف وہی عدالت صادر کر سکتی ہے جو مقدمہ کی تحقیقات کرتی ہو (۱۱) مقدمہ اس تاریخ کو ختم ہو جاتا ہے جبکہ خارج ہو جائے۔ (۱۲) جج ماتحت کو منصب تھا کہ ڈگریدار کو اپنی ڈگری جاری کرانے سے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۰۷ — (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۹ —
(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۵ — (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۶۰ —
(۵) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۶ صفحہ ۱۳ اول (۶) شرح او کنیلی صاحب —
(۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۹۶ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۵۰ —
(۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۹۷ —
(۱۱) بمبئی ہائی کورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۰ (۱۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۴۴ سنہ ۱۸۸۹ء

محض اسوجہ سے منع کرے کہ ممکن ہو کہ عدالت اپیل سے فیصلہ حاکم موصوف کا منسوخ ہو جائے (۱) صدور حکم امتناعی کیلئے فریق دیگر کو اطلاع دینی چاہیئے اور جبتک کہ وہ حاضر ہو کر وجہ ظاہر نکرے صادر نکرنا چاہیئے ورنہ بے ضابطہ ہوگا (۲)

چارہ جوئی مدعا علیہ | جب بعد حصول حکم امتناعی زیر دفعہ ہذا کے نالش خارج ہو جاوے تو مدعا علیہ کو چاہیئے کہ زیر دفعہ ۴۹۷ درخواست دلاپانے معاوضہ کی عدالت جاری کنندہ حکم مذکور سے کرے - (۳)

صفحہ ۵۱۷ —

اپیل | حکم صادر کئے جانے حکم امتناعی کا اپیل ہوسکتا ہے دیکھو دفعہ ۵۸۸ ضمن (۲۴) و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳

حکم امتناعی درخصوص باز رکھنے کے دربارہ ارتکاب یا اجراء ارتکاب عہد شکنی سے

دفعہ ۴۹۳ - جس نالش میں کہ مدعا علیہ کو ارتکاب عہد شکنی یا اور مضرت سے باز رہنے کی استدعا ہو عام اس سے کہ اسمیں دعوی کسیقدر ہرجہ کا ہو یا نہو اسمیں جائز ہوگا کہ مدعی کسی وقت بعد شروع ہونے نالش کے عام اس سے کہ ہنوز تجویز صادر ہوئی ہو یا نہیں درخواست گذرانے کہ عدالت سے حکم امتناعی چند روزہ مشعر اس مضمون کے صادر ہو کہ مدعا علیہ ارتکاب عہد شکنی یا اُس ضرر سے جسکا استغاثہ ہے یا ارتکاب عہد شکنی یا ضرر اسی قسم سے جو اُس معاہدہ سے پیدا ہو یا اوسی جائداد یا حقیت سے متعلق ہو باز رکھا جائے -

عدالت اس بات کی مجاز ہوگی کہ ویسا حکم امتناعی ایسی قیود کے ساتھ صادر کرے جو اسکو اسباب بابت اسکے کہ حکم امتناعی کس میعاد تک ہونا چاہیئے اور حساب مرتب رکھا جائے یا ضمانت داخل کرائی جائے یا نہیں مناسب متصور ہوں یا عدالت ایسا حکم دینا نامنظور کرے -

درصورت تمرد کے تعمیل اُس امتناع کی جو از روئے دفعہ ہذا یا دفعہ ۴۹۲ کے ہو بذریعہ قید مدعا علیہ کے جو چھ مہینے تک ہوسکتی ہے یا بذریعہ قرقی اُسکی جائداد کی یا دونوں ذریعہ سے کرائی جائے گی -

کوئی قرقی جو اس دفعہ کے بموجب ہو ایک سال سے زیادہ قائم نرہے گی مگر بعد گذرنے اکیسال کے مدعا علیہ نے حکم امتناعی کی تعمیل نہ کی ہو تو جائز ہے کہ جائداد مقروقہ نیلام کیجائے اور زرثمن میں سے اُسقدر ہرجہ جو عدالت کو مناسب معلوم ہو مدعی کو دلائے اور اگر زرثمن سے کچھہ باقی رہے تو وہ مدعا علیہ کو حوالہ کرے -

یہ دفعہ متعلق نہیں ہے اُس قید سے جو بہ تحقیر عدالت کے ہو (۴)

یا اور مضرت | الفاظ "یا اور مضرت" مندرجہ دفعہ ہذا میں فعل مداخلت بیجا جائداد شامل نہیں ہے (۵)

خلاف ورزی معاہدہ | یہ دفعہ اُس نالش سے متعلق نہیں ہے جو واسطے تعمیل خاص کردینے بیاہ کے رجوع کیجائے اور عدالت

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۶　(۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵۰ —

(۳) انڈین لا رپوٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۲　(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۵۵ -

(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۴ —

کوئی حکم امتناعی دربارہ باز رکھنے مدعا علیہ کے کر دینے دوسری شادی سے ساتھ شخص ثالث کے صادر کریگی (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۶۶

اپیل حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے دفعہ ۵۸۸ (۲۴) مجموعہ ہذا لیکن جو حکم برطبق اپیل صادر ہو وہ چونکہ ناطق ہوتا ہے اسلئے اسکی بابت کوئی اپیل نہیں ہو سکتا ہے (۲)

قبل صادر کرنے حکم امتناعی کے عدالت ہدایت کریگی کہ فریق ثانی کو اطلاع دیجائے

دفعہ ۴۹۴ - عدالت کو لازم ہے کہ تمام صورتوں میں سوائے اس کے کہ جسمیں عدالت کے نزدیک حکم امتناعی جاری کرنے کا منشاء توقف کے باعث فوت ہوجانے والا معلوم ہو حکم امتناعی جاری کرنے سے پہلے فریق ثانی کو درخواست کے گذرنے کی اطلاع دینے کا حکم صادر کرے -

حکم امتناعی یکطرفہ صادر نہیں ہو سکتا (۳)

حکم امتناعی بنام جماعت سند یافتہ کے اس کے تمام شرکا اور عہدہ داران پر واجب الاتباع ہوگا۔

دفعہ ۴۹۵ - جو حکم امتناعی کہ بنام کسی جماعت سند یافتہ یا کمپنی عام کے ہو وہ نہ صرف اسکی جماعت یا کمپنی پر واجب الاتباع ہوگا بلکہ اُس کی تمام شرکا اور عہدہ داران پر ہوگا جن کی ذاتی فعل کی امتناع اُس سے مقصود ہو۔

حکم امتناعی منسوخ یا مبدل یا فسخ ہو سکتا ہے

دفعہ ۴۹۶ - ہر حکم امتناعی عدالت سے منسوخ یا مبدل یا فسخ کسی ایسے شخص کی درخواست پر جوکہ ویسے حکم سے ناراض ہو اُس کے حضور گذرنے پر ہو سکتا ہے -

انکار حکم امتناعی کا اپیل ہو سکتا ہے (دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۰ و دفعہ ۵۸۸ (۲۴) مجموعہ ہذا

دلایا جانا زرہرجہ کا مدعا علیہ کو بعلت اجرا حکم امتناعی کی غیر کافی وجوہ پر

دفعہ ۴۹۷ - اگر عدالت کی یہ رائے قرار پائے کہ حکم امتناعی اجراء یافتہ کے صادر کی درخواست بوجہ غیر کافی کی گئی - یا اگر بعد صدور حکم امتناعی کے مقدمہ ڈسمس ہو یا بعلت عدم پیروی یا اور وجہ سے تجویز مدعی کے خلاف صادر ہوئی ہو اور عدالت کو معلوم ہو کہ نالش دائر کرنے کی بقیاس غالب کوئی وجہ نہ تھی - تو عدالت موصوف برطبق درخواست مدعا علیہ مجاز اس بات کی ہوگی کہ جسقدر روپیہ اس کے نزدیک بابت خرچ یا نقصان کے جو بسبب اجرائے حکم امتناعی مدعا علیہ پر عائد ہوا ہرجہ مناسب معلوم ہو اور جو ایکہزار روپیہ سے زائد نہو اپنی ڈگری میں مدعی سے دلائے -

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۴ -

(۳) انڈین رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۵ و انڈین رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۶ واسطے نمونہ اطلاع کی ملاحظہ طلب بابعد کا ضمیمہ ہ نمبر ۱۶۷ -

شرط۔ پر شرط یہ ہے کہ عدالت مذکورہ ہرجہ بموجب اِس دفعہ کے زیادہ اُس تعداد سے نہ دلائے گی جسکی ڈگری کرنے کا نالش زرہرجہ میں اُس کو اختیار ہے۔

جب زرہرجہ بعد دفعہ کے بموجب دلایا جائے تب نالش بابت زرہرجہ جو بسبب اجرائے حکم امتناعی مذکور کے ہوا ہو نہ ہوسکیگی۔

جب حکم امتناعی زیر دفعہ ۴۹۲ جاری ہو اور مقدمہ بعد میں خارج ہوجائے تو مدعا علیہ کو چاہیئے کہ زیر دفعہ ہذا درخواست معاوضہ عدالت جاری کنندہ حکم امتناعی سے کرے نہ کہ عدالت اجرا کنندہ سے (۱) حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (دفعہ ۵۸۸ (۲۴) مجموعہ ہذا) جو شخص معاوضہ حسب دفعہ ہذا نہ لینا چاہے وہ نالش ہرجہ کی کرسکتا ہے۔ (۲)

(ب) احکام درمیانی

سریع الزوال اشیاء کی نیلام کے حکم کا اختیار دوران مقدمہ کے اندر

دفعہ ۴۹۸۔ عدالت مجاز ہے کہ کسی فریق نالش کی درخواست پر حکم واسطے فروخت کرنے کسی جائداد منقولہ کے جو ویسی نالش میں متنازعہ فیہ ہو اور جسکے جلد از خود خراب ہوجانے کا احتمال ہو بموجب اوس طریقہ اور بپابندی اون شرائط کے جو مناسب معلوم ہوں کسی شخص کے نام جسکا نام اُس حکم میں مندرج ہو صادر کرے۔

شئی متنازعہ فیہ کو روکنے وغیرہ کا حکم صادر کرنے کا اور داخل ہوکر نمونہ لینے اور امتحان کرنیکا اختیار دینے کا اختیار

دفعہ ۴۹۹۔ عدالت کو بر طبق گذرنے درخواست کسی فریق نالش کے اور بپابندی اون شرائط کی جو مناسب معلوم ہوں اختیار ہے کہ۔

(الف) واسطے روکی جانی یا قایم رکھے جانے یا معائنہ کسی جائداد کی جو ویسی نالش میں متنازعہ فیہ ہو حکم صادر کرے

(ب) کل اغراض متذکرہ صدر یا اون میں سے کسی غرض کیلئے کسی شخص کو اختیار دے کہ کسی اراضی یا مکان مقبوضہ کسی اور فریق نالش مذکور پر یا اوس کے اندر دخل کرے اور

(ج) کل اغراض متذکرہ صدر یا اون میں سے کسی غرض کیلئے نمونہ حاصل کرنیکا اختیار دے یا یہ اختیار دے کہ حالات یا ثبوت کامل کی حاصل کرنے کے لئے ایسا معائنہ یا امتحان کیا جائے جو ضروری یا قرین مصلحت معلوم ہو۔

احکام درباب اجرائے حکمنامہ جو اوپر بیان ہوچکے ہیں بہ تبدیل مراتب تبدیل طلب اُن اشخاص سے بھی متعلق ہونگے جنکو اس دفعہ کے بموجب دخل کرنے کی اجازت ہو۔

درخواست واسطے صدور حکم دفعہ ہذا مدعی اُسوقت کرسکتا ہے جبکہ مدعا علیہ پر سمن کی اطلاع ہوگئی ہو۔ اور مدعا علیہ کو وجب اطلاع نسبت درخواست حکم حسب مذکورہ بالا دیگئی ہو۔ (۳) ایک نالش ہرجانہ میں بر طبق درخواست مدعا علیہ بغرض حصول …

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۲ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۳ - (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۱ -

اُس حکم کے کہ اُس کو یا اُس کے کارندہ کو یہ اجازت دیجائے کہ وہ مدعی کے مکان میں داخل ہو تاکہ معائنہ اور امتحان اور پیمائش مبینہ نقصانات کی کرے اور اس مصالحہ کا امتحان کرے جو اُسمیں لگایا گیا ہے اور بنا ہائے کی ظاہر کرنے کیواسطے گڑھے کھودے مدعی نے یہ عذر کیا کہ عدالت کو کوئی اختیار نسبت صدور حکم مذکور کے حاصل نہیں ہے کیونکہ وہ مکان جسکے معائنہ کی استدعا کی گئی ہے حسب منشائے دفعہ ہذا نالش کا امر مدعا بہا نہیں ہے۔ اور کہ اگر حکم نسبت معائنہ مکان مذکور کے صادر کیا جا سکتا ہے تو وہ نسبت معائنہ مکان مذکور بشمولیت زنانہ طرف کے صادر کیا جانا چاہیئے اور کہ کوئی حکم نسبت کھودنے بنا ہائے کے صادر کیا جانا چاہیئے۔ تجویز ہوئی کہ مکان و عمارات مدعی حسب منشار دفعہ ہذا۔ نالش کا امر مدعا بہا بناتی تھیں اور بروئے دفعہ ہذا عدالت کو اختیار اصدار حکم مستدعیہ حاصل تھا اور یہ ایک ایسا مقدمہ نہیں جس میں حکم مذکور صادر کیا جانا چاہیئے۔ (۱)

ویسے حکموں کیلئے درخواست بعد اطلاع کے ہونی چاہیئے

دفعہ ۵۰۰۔ جایز ہے کہ درخواست از طرف مدعی بغرض صادر ہونے حکم کے حسب دفعہ ۴۹۶ یا دفعہ ۴۹۹ کے کسی وقت بعد اجراء سمن کے اور بعد پہونچانے اطلاع تحریری پاس مدعا علیہ کے داخل کیجائے۔

جایز ہے کہ مدعا علیہ کیطرف سے درخواست واسطے جاری ہونے حکم قسم مذکور کے کسیوقت بعد حاضر ہونے درخواست کنندہ اور بعد پہونچائے جانے اطلاعنامہ تحریری پاس مدعی کے داخل کیجائے۔

کب کسی فریق کو فوراً اُس اراضی پر دخل دلایا جا سکتا ہے جو نالش میں متنازعہ فیہ ہو۔

دفعہ ۵۰۱۔ جبکہ اراضی مالگذاری سرکار یا کوئی حقیت قابل نیلام نالش میں متنازع فیہ ہو اگر وہ شخص جو ویسی اراضی یا حقیت پر قابض ہو مالگذاری سرکار ادا نکرے یا حقیت کے مالک کو لگان حسب مدعی یعنی جیسی صورت ہو اور ویسی اراضی یا حقیت کے نیلام کا اس سبب سے حکم ہو جائے تو جایز ہے کہ کوئی اور فریق نالش جو ویسی اراضی یا حقیت پر کچھہ استحقاق رکھنے کا دعویدار ہو زر مالگذاری یا زر لگان جسقدر نیلام سے پہلے واجب الادا ہو ادا کرکے (بادخال یا بلا ادخال ضمانت یعنی جیسا عدالت تجویز کرے) فوراً اراضی یا حقیت مذکور پر قبضہ دلایا جائے۔

اور عدالت کو اختیار ہے کہ اپنی ڈگری میں تعداد ادا شدہ مذکور باقیدار کے ذمہ ڈالے مع سود بشرح اُس شرح کے جو عدالت کو مناسب معلوم ہو یا تصفیہ حساب کے وقت جسکے تصفیہ کا حکم ڈگری نالش مذکور میں درج ہوا ہو تعداد مذکور مع اُسقدر سود کے جو عدالت کو دلانا منظور ہو حساب میں مجرا دے۔

ہر فریق تعدادی حکم حسب دفعہ ہذا بعد دینے اطلاع فریق ثانی کے درخواست کر سکتا ہے مدعی بعد تعمیل سمن بعد مدعا علیہ بعد اُس کے کہ وہ حاضر ہو ہر صورت میں ہر فریق کو ضرور ہے کہ دوسرے فریق کو قبل ایسی درخواست دینے کی اطلاع دے اگر فریقین درخواست

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۷۔

کریں تو صرف ایک حکم بر دو درخواست پر صادر ہوگا (۱) مدعی کو اپنی درخواست میں علاوہ حکم امتناعی کیواسطے درج کردینا چاہیے جبکہ اوسکا حاصل کرنا اس کے مقدمہ کیلئے ایک امر اہم ہو (۲)

عدالت میں زر نقد وغیرہ کا داخل کردینا۔

دفعہ ۵۰۲۔ اگر نالش میں شئی متنازعہ فیہ از قسم زر نقد یا اور ایسی شئی ہو جو حوالہ ہو سکتی ہو اور کسی فریق نالش کو تسلیم ہو کہ وہ اوس زر نقد یا اور شئی مذکور پر بطور امانتدار دوسرے فریق کی قابض ہے یا کہ کوئی اور شخص اوس نقد یا شئی کا مالک ہے یا وہ اوسکی پانے کا مستحق ہے تو عدالت یہ حکم صادر کر سکتی ہے کہ وہ نقد یا شئی عدالت میں جمع یا فریق آخر الذکر کو بادخال یا بلا ادخال ضمانت بپابندی کسی ہدایت آئندہ مصدرہ عدالت کے حوالہ کیجائے۔

مدعا علیہ کو حکم داخل کرنے روپیہ کا ہوا تھا لیکن اوسنے داخل کرنیمیں التوا کیا تجویز ہوئی کہ وہ تاریخ حکم سے دو ہرا ادا ہو (۳) حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے دفعہ

باب ۳۶ [1]

تقرر ریسیور یعنی مہتمم کا

عدالت کو ریسیور (مہتمم) مقرر کرنیکا اختیار

دفعہ ۵۰۳۔ جب عدالت بنظر دستیابی یا حفاظت یا حسن حراست یا انتظام کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے جو متنازعہ فیہ نالش یا زیر قرقی ہو ضرور سمجھے تو اوسے اختیار ہوگا کہ بذریعہ حکم [2] کے

(الف) کوئی ریسیور یعنی (مہتمم) ویسی جائداد کیلئے مقرر کرے۔ اور اگر ضرورت ہو تو۔

(ب) جس شخص کے قبضہ یا حفاظت میں جائداد مذکور ہو اوس کے قبضہ یا حفاظت سے نکال ہے۔

(ج) اور اوسکو واسطے حراست یا انتظام کے ویسے ریسیور کے سپرد کرے اور

(د) عدالت و ریسیور کو وہ فیس یا کمیشن جائداد مذکور کے کرایہ یا لگان اور منافع پر بطور حق الخدمت دلائے [3] جو عدالت مناسب سمجھے اور وہ تمام اختیارات درباب رجوع اور جوابدہی نالشات اور بغرض دستیابی اور انتظام حراست و حفاظت اور ترقی جائداد اور تحصیل زر کرایہ یا لگان اور منافع جائداد اور اس کے صرف کرنے اور کسی کام میں لگانے کے اور درباب تحریر دستاویزات کے جو خود مالک کو حاصل ہوں یا اون میں سے وہ اختیارات جو عدالت کے نزدیک مناسب معلوم ہوں عطا کرے۔

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۶۰۰ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۶۹۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۷

[1] یہ باب ۳۶ مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم [2] واسطے نظیر حکم تقرر کے ملاحظہ طلب بعد کا ضمیمہ نمبر ۱۹۰ [3] یہ الفاظ دفعہ ۵۰۳ کی ضمن (د) میں ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۲ کی رو سے شامل کئے گئے

رسیور کی ذمہ واریاں | ہر رسیور جو اس طرح پر مقرر کیا جائے اوسے لازم ہے کہ

(الف) ضمانت (اگر ہو) اسقدر تعداد کی جو عدالت مناسب سمجھے اس اقرار کیساتھہ داخل کرے کہ جائیداد کی بابت جو کچھہ وصول ہو اسکا حساب حسب ضابطہ دے۔

(ب) اپنا حساب ایسے اوقات پر اور موافق ایسے نمونوں کے مرتب کرے جسطرح عدالت ہدایت کرے۔

(ج) جو باقی حساب کی رو سے برآمد ہو حسب ہدایت عدالت حوالہ کر دے۔

(د) اگر کچھہ نقصان جائیداد کو اس کے قصور بالعمد یا غفلت اشد سے پہنچے اوسکا ذمہ وار ہے۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے عدالت کو یہ اجازت نہیں ہے کہ جس شخص کو اہالی مقدمہ یا ان میں سے چند یا ایک بالفعل موقوف کرنیکا حق نہیں رکھتا ہے اوسی جائیداد متدعویہ کے قبضہ یا حراست سے علیحدہ کر دے۔

اختیار ہائیکورٹ | ہائیکورٹ کو رسیور مقرر کرنیکے وہی اختیار حاصل ہیں جو انگلستان میں عدالت عالیہ کو ہیں (۱)

جائیداد متنازعہ فیہ مقدمہ | الفاظ "جائیداد متنازعہ فیہ مقدمہ" سے مراد تمام جائیداد مشترکہ ہے (۲)

نہ مقرر ہوگا۔ | عدالت کسی اور وجہ پر جو دعوی میں مندرج نہیں ہوئی مہتمم مقرر نہیں کر سکتی اور نہ عدالت کو ایسی حالت میں جبکہ درخواست صرف بالتوار امارند قرضہ وغیرہ پیش ہو تو مہتمم وغیرہ مقرر کرنا چاہیے۔ (۳) اور نہ اوس روپیہ کی بابت جو ۱۲ برس بعد دائنان کو دیا جائے (۴) یا پندرہ برس کے بعد (۵) یا ایک برس کے بعد (۶) مگر چھہ مہینے کی مدت غیر معقول نہیں سمجھی گئی (۷) ریلوے کے کسی حصہ پر رسیور مقرر نہیں کیا جا سکتا (۸) اور نہ عدالت بذریعہ تقرر رسیور کے اس حالت میں کہ جب کوئی حق نسبت جائیداد کے جو مدعاعلیہ کے قبضہ میں ہو اور جسکی نسبت وہ بذریعہ استحقاق قانونی قابض ہونے کا دعوی رکھتا ہو اوسوقت تک دست اندازی کریگی جبتک کہ کوئی قوی وجہ ثابت نہ کیجائے (۹) جب کہ ایک جائیداد جسکا مہتمم مقرر ہونا ہے جائیداد متنازعہ نہیں تو قرقی سے پیشتر اوسکا مہتمم مقرر نہیں ہو سکتا (۱۰) اور مہتمم کے تقرر سے جائیداد متقروقہ از قرقی واگذار نہیں ہو جاتی (۱۱) ایک نالش رہن میں جائیداد مرہونہ کی نیلام کیے جانیکی ہدایت کی گئی تہی اور میعاد رعایتی منقضی ہو گئی تہی بعد میں مدیون کیطرف سے درخواست تقرر رسیور نسبت جائیداد مرہونہ و دیگر جائیداد ہائے مملوکہ مدیون ڈگری سے گذرانی گئی تجویز ہوئی کہ عدالت کو کوئی اختیار تقرر رسیور نسبت ان جائیداد ہائے کے حاصل نہ تہا جو علاوہ جائیداد متنازعہ نالش مذکور تہیں اور نسبت جائیداد مرہونہ کے رسیور اس وجہ سے مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ جائیداد کی قیمت بذریعہ جبریہ نیلام کے اسقدر حاصل نہ ہوگی

۱؎ اقرارنامہ کے نمونہ کے لئے ملاحظہ طلب مابعد کا ضمیمہ ۱۴ نمبر ۱۲۹ (۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۰ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۲ (۵) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ (۶) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۲ (۸) جالندہری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۳۸۵ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۱ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۳ (۱۱) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۴۔

جسقدر کہ اسکی قیمت بروئے ایک خانگی معاہدہ کے حاصل ہوسکتی ہو (۱)

مقرر ہوگا | جب کسی جائداد کے ایک حصہ کے مالکان نے تمام جائداد کو ریسیور مقرر کئے جانے کی درخواست کی ہو اور بعض شریک حصہ داران نے جو عدالت کے حدود اختیار سماعت کے باہر رہتے ہوں درخواست مذکور کی تردید کی ہو تو ریسیور صرف بقدر حصہ جائداد درخواست دہندگان کے مقرر کیا جائیگا (۲) لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہو کہ عدالت مجاز ہو کہ کل جائداد مشترکہ جسمیں سے مدعی اپنے حصہ کی تقسیم کی استدعا کرتا ہو ریسیور کے قبضہ میں دیدے اور یہ حکم صادر کرے کہ ریسیور مقرر شدہ مجاز ہوگا کہ کل جائداد مشترکہ کی کفالت پر قرضہ برداشت کرے (۳) اور ایسی صورت میں لفظ "مالک" مندرجہ ضمن (و) دفعہ ہذا سے مراد وہ تمام اشخاص ہیں جن سے جائداد مشترکہ متعلق ہو (۴) صرف یہ امر کہ مدیون ڈگری کی اور بھی جائداد علاوہ جائداد مقرقہ کے ہو باعث نامنظوری درخواست تقرر مہتمم نہیں ہو جبکہ کل جائداد کو عدالت زیر اہتمام دینے پر رضامند ہو تو تمام حالات مقدمہ پر غور کرنا چاہیئے (۵) تقرر ریسیور بلا رضامندی ڈگریدار کے ہوسکتا ہے (۶) یہ امر واقعہ کہ افعال شکایت کردہ زیادہ تر بہ نسبت تلف کرنے کے تصرف بیجا کی حد تک پہونچتے ہیں واسطے اغراض دفعہ ہذا کے کوئی فرق نہیں ڈالتا اور ریسیور مقرر کیا جاسکتا ہے (۷) اور بہت سی مقدار جائداد کا مدعا علیہ سے ایسے اوقات کی موجودگی میں جنسے معقول طور پر شبہ پیدا ہوا اس نالش کے دوران میں لیجایا جانا جسمیں سوال استحقاق جائداد مذکور کا فیصلہ کیا جائے کافی طور پر قوی وجہ تقرر ریسیور کی ہے (۸) آیا تقرری سپردار کی ان اغراض کیلئے جن کی تشریح دفعہ ہذا میں ہو ضروری ہو یا نہیں ایک ایسا امر ہو جسکا فیصلہ جوڈیشل طور پر ہونا چاہیئے اگر فریقین میں بہ نسبت ضروری تقرری کے تنازع ہو تو اس تنازع کا تصفیہ صرف بعد تحقیقات کے بروئے شہادت کے ہوسکتا ہے (۹) بیشتر اسکے کہ وہ اختیار استعمال کیا جائے جو بابت تقرری ریسیور از روئے دفعہ ہذا کے دیا گیا ہے ایک نہایت مقوی مقدمہ ثابت کرنا چاہیئے کہ اسکا تقرر اس مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہو جو دفعہ مذکور میں بیان کیا گیا ہو (۱۰) جو اختیارات بموجب دفعہ ہذا عطا ہوئے ہیں وہ خواہ مخواہ استعمال نہ کرنے چاہییں اور تقرر ریسیور کی درخواست کے منظور کرنے کی یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسکے مقرر کرنے سے کچھ ہرج نہیں ہو سکتا (۱۱) احکام دفعہ ہذا سے ضروری طور پر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ عدالت جسنے ریسیور مقرر کیا ہو اگر ضرورت ہو تو اس شخص کی حفاظت یا قبضہ سے جس کی قبضہ یا حفاظت میں مال متنازعہ ہو مال کو نکال لے اور اسکو واسطے حفاظت یا انتظام کے ریسیور کے سپرد کرے نہ اس حکم سے کہ عدالت ریسیور کو ہر قسم کا اختیار عطا کرسکتی ہو جسکا دفعہ ہذا میں ذکر ہو یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ عدالت مہتمم کو کسی جائداد غیر منقولہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۷ (۲) ٹیلر و بل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۱۴ –
(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۱۴ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۷ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۹
(۶) رشل رپورٹ صفحہ ۲۶۱ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۹ –
(۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۵ع (۱۰) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۹۰ع (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۵۶ –

پر جو قبضہ غیر سے بلا مرضی اس شخص کے دخل ہونیکا اختیار ہے بہ یں غرض دیسکتی ہے کہ وہ تمام ایسی جائداد کی فہرست بنا دے جس سے مدعی جائداد متنازعہ ظاہر کرتا ہے (۱) دربارہ فرق مابین اُس صورت کے جسمیں عارضی حکم امتناعی صادر کیا جا سکتا ہے اور اُس صورت میں جسمیں رسیور مقرر کیا جا سکتا ہے (ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۵۷ سنہ زیر دفعہ ۴۹۲ مجموعہ ہذا)

درخواست | جو شخص فریق مقدمہ نہو درخواست کر سکتا ہے (۲)

اختیار رسیور | رسیور مجاز نہیں ہے کہ وہ فرض جو عدالت کیطرف سے اسے مفوض ہوا ہے کسی اور شخص کے حوالہ کرے یا اُسکی نسبت کسی کو نائب بنا دے اسے چاہیے کہ تمام ضروری امور میں جج کی بابت درخواست کرکے ہدایات حاصل کرے جسنے اُسکو مقرر کیا ہو (۳)

حصہ رسدی | جبکہ روپیہ بقبضہ رسیور تھا بعض قرضخواہوں نے قرق کرایا تجویز ہوئی کہ ایسی قرقی سے انکو کوئی حق ترجیح حاصل نہیں ہوتا (۴)

ذمہ واری فرائض مہتمم | مہتمم نالش کر سکتا ہے (۵) اور عدالت اُسکو از خود ایسا کرنیکی اجازت دیسکتی ہے (۶) دفعہ ہذا کا منشاء ہے کہ یہ بات قرار دیجاوے کہ رسیور کل جائداد کی نسبت جو قرق کیگئی ہو یا قرق کیجا سکتی تھی اختیارات مالک کی جو اُسوقت پر تھے جب جائداد عدالت کی حکومت کے اندر بذریعہ قرقی کے آئی رکھتا ہے بشرطیکہ اختیارات مذکور کسی اثر قانونی سے زائل نہو گئے ہوں عمل میں لاوے (۷) جبکہ جائداد زیر قرقی ابھی نیلام نہیں ہوئی تھی عدالت نے مزارعان کو ہدایت کی کہ وہ زر لگان ڈگریدار کو ادا کریں تجویز ہوئی کہ ڈگریدار کی حیثیت رسیور کی ہے (۸) اس رسیور پر جو زیر دفعہ ہذا ایک جائداد کے منافعجات وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو لازم ہے کہ اُس نقصان کو پورا کرے جو اُس کے فرائض کی عدم تعمیل کی باعث اُس جائداد کو پہنچا ہو (۹) اُن مقدمات میں جن میں رسیور حسب درخواست ڈگریدار بموجب دفعہ ہذا مقرر ہوا ہو اگر وہ اس روپیہ کو جو اُسنے وصول کیا ہے اپنے تصرف میں لاوے تو ڈگری کا ایفا بقدر زر مذکور نہیں ہوتا بلکہ نقصان مذکور جائداد پر یا اوس کے مالک پر بتابع ذمہ واری رسیور کے عائد ہوتا ہے (۱۰)

خرچہ مہتمم | کسی کوٹھی کی نوکر کو جسکے کاروبار کا اہتمام بذریعہ کسی مہتمم معینہ ڈگریدار کے کیا جاتا ہو کوئی دعوے مقابلہ دائن قرق کنندہ کے جائداد موجودہ کوٹھی پر بابت تنخواہ یافتنی قبل ایام تقرری مہتمم کے حاصل نہیں ہوتا (۱۱) رسیور اُس خرچہ اور مواخذہ جات اور اخراجات کے حاصل کرنیکا مستحق ہے جو اُس کے فرائض کی تعمیل میں درست طور پر عاید ہوئے ہیں (۱۲)

بعد ڈگری | بعد ڈگری کے بھی رسیور مقرر ہو سکتا ہے (۱۳)

اپیل | عدالت اپیل بھی رسیور مقرر کر سکتی ہے (۱۴) جو حکم حسب دفعہ ہذا ہو اسکا اپیل ہو سکتا ہے (۵) گو انکار ہوا ہو (۱۶)

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۹۱ء (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۵ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۱ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۷ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۴۰ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴۸ جلد ۳ صفحہ ۱۸ جلد ۳ صفحہ ۴۳ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۱ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹۹ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۶۲۱ (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۳ (۱۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۹ (۱۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۹۵ سنہ ۱۸۸۱ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴ (۱۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵

لیکن ان ہدایات تک وسیع نہیں جو عدالت کسی ریسیور کو اس کے تقرر کے بعد دی (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۵

موقوفی | موقوفی ریسیور کی محض عدالت ماتحت کے اختیار میں ہے (۲)

کب کلکٹر ریسیور مقرر ہو سکتا ہے | **دفعہ ۵۰۴** - اگر جائداد مذکور اراضی مالگذار سرکار یا ایسی اراضی ہو جسکی مالگذاری منتقل کیگئی ہو یا بالغرض معاوضہ کے چھوڑ دیگئی ہو اور عدالت کے نزدیک جائداد کا کلکٹر کے اہتمام میں رہنے سے فریقین کا فائدہ متصور ہو تو (۱) عدالت مجاز ہوگی کہ کلکٹر کی رضامندی سے اوسکو ویسی جائداد کا ریسیور مقرر کرے۔

عدالتوں کو اس باب کے روسے اختیار دیا گیا۔ | **دفعہ ۵۰۵** - جو اختیارات اس باب کے روسے عطا ہوئے ہیں انکو صرف عدالتہائے ہائیکورٹ اور عدالتہائے ضلع عمل میں لائیں گی

مگر شرط یہ ہو کہ جب کسی عدالت کا جج جو عدالت ضلع کے ماتحت ہو اپنی عدالت کی کسی نالش مرجوعہ میں ریسیور مقرر کرنا مناسب سمجھے تو اوسے لازم ہو کہ ویسے تقرر کیلئے جس شخص کو لائق سمجھے نامزد کرکے اوسکا نام مع وجوہ اوس کے نامزد کئے جانے کے عدالت ضلع کو لکھ بھیجے اور عدالت ضلع ویسے جج کو ایسے شخص نامزد کئے ہوئے کے مقرر کرنے کی اجازت دیگی یا اور حکم جو اوس کے نزدیک مناسب ہو صادر کریگی۔

لفظ "صرف" جو دفعہ ہذا میں مستعمل ہوا ہے اس سے صرف وہ عدالتیں مستثنیٰ ہیں جو عدالت ضلع سے کمتر درجہ کی ہیں (۳) مجموعہ ہذا میں کسی جگہ اسبات کا اختیار نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ جج خود اپنے روبرو سوال پیش ہونے پر بابت آرڈینیٹ جج کیجانب سے استفسار ہونے پر حکم تقرری زیر دفعہ ۵۰۳ کو ایسی نالش میں منسوخ کرے جو ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں زیر تجویز ہو (۴) ڈسٹرکٹ جج کو کوئی اختیار تقرر ریسیور نسبت اُن جائدادہائے کے حاصل نہیں جو ایک نالش یا قرقی بعد التہائے دیگر کی مدعا بہا ہوں گو عدالتہائے مذکور اُسکی عدالت کے ماتحت ہوں (۵) آخری الفاظ دفعہ ہذا "یا اور حکم جو اس کے نزدیک مناسب ہو صادر کریگی" اسطرح پر پڑھے جانے چاہئیں کہ وہ الفاظ ماقبل کی تابع ہیں اور ان کی رو سے عدالت ضلع کو یہ اختیار عطا نہیں ہوتا کہ خود بخود ایک ریسیور مقرر کرے جسے کہ عدالت ماتحت نے نامزد نہ کیا ہو (۶) جبکہ سب آرڈینیٹ جج تقرر ریسیور کی قرین مصلحت ہونے پر غور کر رہا ہو تو حسب منشاء دفعہ ہذا زیر دفعہ ۵۰۳ عمل کرتا ہے (۷) مجسٹریٹ کا حکم دربارہ بحالی قبضہ کے زیر دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری مانع اس امر کا نہیں ہے کہ ایک ریسیور عدالت دیوانی سے اسی جائداد کی نسبت۔۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰ (۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۵ء لغایت یہ الفاظ دفعہ ۵۰۴ میں منجملہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۲ کی رو سے الفاظ "عدالت مجاز ہوگی کہ جب کلکٹر کی رضامندی سے اسکو ریسیور مقرر کرے" کی جگہ قائم کئے گئے۔ (۳) (۱) نمبر ۶۰ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۸۹ء۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۱ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۳ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۱ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۱۔

قبضہ کی مانع (۸)

حکم زیر دفعہ ہذا کی نظر ثانی ہو سکتی ہے (۱) لیکن اپیل نہیں ہو سکتا (۲)

حصہ (۵)

کارروائی ہائے خاص

باب (۳۷)

تفویض مقدمہ بثالثی

باب ہذا میں تین طریق واسطے ثالثی کے بیان کئے گئے ہیں (اوّل) بذریعہ ایک حکم سپردگی کی اوس نالش میں جو پہلے سے متدائرہ ہے (دوم) بذریعہ ایک حکم سپردگی کے جو اوس اقرارنامہ پر مبنی ہو جو واسطے غرض مذکور کے داخل کیا گیا ہے۔ (سوم) بذریعہ نفاذ ایک فیصلہ ثالثی کے جو ثالثان نے پہلے سے بدون توسل عدالت کے صادر کیا ہو۔ باب ہذا میں مختلف احکام در بارہ مختلف معاملات کے درج کئے گئے ہیں تاکہ حکم سپردگی جو نالش متدائرہ میں صادر کیا جا چکا ہو ناقص ثابت ہو۔ بلکہ اس کا یہ نتیجہ ہو کہ ایک فیصلہ ثالثی مطابق ابتدائی منشاء فریقین کی ہو۔ (۳)

دفعہ ۵۰۶ — حکم تفویض کیلئے فریقین نالش درخواست کر سکتے ہیں — اگر جملہ فریقین نالش کو یہ منظور ہو کہ کوئی امر جو نالش میں باہم ان کی متنازع ہو واسطے فیصلہ کی سپرد ثالثی کیا جائے تو ان کو اختیار ہے کہ کسیوقت قبل سنائی جانے تجویز کے اصالتاً یا معرفت اپنے اپنے پلیڈروں کے جن کو بذریعہ تحریر کے اختیار خاص اس باب میں دیا گیا ہو عدالت میں گذرانیں کہ ثالثی کا حکم دیا جائے

ایسی ہر درخواست تحریری ہو گی اور وہ خاص امر جسکو ثالثی میں سپرد کرنا منظور ہو اسمیں لکھا جائیگا۔

فریق مقدمہ — جملہ فریقین نالش جو مستحق ہیں ثالثی میں رضامند ہونی چاہییں (۴) الفاظ "فریق مقدمہ" مندرجہ دفعہ ہذا کے الفاظ "کوئی امر جو مقدمہ میں باہم اون کے متنازع ہو" سے مقدمہ رکھتے ہیں اور خواہ مخواہ انکیں وہ فریق شامل نہیں ہیں

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۰ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۱ — یہ باب (۳۷) مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم — (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹۸ و ۴ صفحہ ۵۰۰ — (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱ و ۵ و انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ و نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۲ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۷ء و نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ

جبکہ عدالت میں کبھی حاضر نہیں ہوئی اور باہمی جن کی اور کسی فریق ثالثی کے کوئی امر فی الواقعہ متنازعہ فیہ نہیں ہے (۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ

دستخط فریق | ثالث مقرر کرنے کی درخواست جو منجانب دو مدعیان اور ایک مدعا علیہ کے تھی اور دستخط صرف ایک مدعی کی تھی

وہ ایک تحریری درخواست منجانب ہر دو مدعیان سمجھی گئی (۱) اگر کوئی فریق تقرری ثالثان میں شامل نہو لیکن سپردگی کے بعد

وہ رضامند ہو جائے اور ثالثان کی پاس تحقیقات کے وقت حاضر آئے اور اپنے عذرات پیش کرے تو وہ بعد ازاں ثالثی سے انکار نہیں کر سکتا (۲)

جو شخص فریق نالش نہو وہ اُسکا پابند نہیں ہے (۳) دیکھو ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۸۰۔

اختیار خاص | کسی فریق کو اختیار ہے کہ بذریعہ مختار مسلمہ درخواست حسب دفعہ ہذا دے اور اس امر کے متعلق مختار مسلمہ

کی صورت میں کسی خاص مختار نامہ کی ضرورت نہیں ہوتی جسکی بناء پر مختار مذکور تفویض نالش کی درخواست کر سکے

جیسکہ کسی وکیل کی صورت میں ہوتی ہے جسکے کیلئے ضرور ہے کہ اسے خاص طور پر اختیار دیا جاوے (۴)

درخواست تحریری۔ | بروئے دفعہ ہذا فریقین کیطرف سے درخواست تحریری کا ہونا پیشتر اس کے کہ ایک مقدمہ تفویض

ثالثان کیا جائے لازمی ہے اور یہ کہ جب یہ نہو تفویضگی منجانب عدالت اور کارروائی ثالثان بغیر اختیار سماعت کے ہیں اور ڈگری

مبنی بر فیصلہ ثالثان مختتم نہیں ہے (۵) لیکن کلکتہ ہائی کورٹ نے تجویز کیا ہے کہ فقرہ دوم دفعہ ہذا صرف ہدایتی ہے اس لئے اس صورت

میں جسمیں فریقین نے سپردگی بہ ثالثان کی نسبت رضامندی ظاہر کر دی ہو اور حکم سپردگی عدالت نے اُن کی وکلاء

یا ایڈووکیٹوں کی موجودگی میں صادر کر دیا ہو لیکن بمطابق تحریری درخواست کے نہیں تو ایسی سپردگی کالعدم نہیں (۶)

اور جبکہ بذریعہ ایک حکم عدالت کے جسمیں فریقین نے رضامندی ظاہر کی ہو نالش سپرد ثالثان کیگئی ہو تو عدم

موجودگی تحریری اختیار کی اٹارنی کے نام حکم سپردگی کو ناجائز نہیں بناتی (۷)

نابالغ | نابالغ کا رفیق ثالث مقرر کر سکتا ہے (۸)

رضامندی | عدالت کا جبراً ثالث مقرر کرانا ناجائز ہے (۹)

تعلق دعویٰ | درخواست حصول بازو نابالغ میں ثالث مقرر نہیں ہو سکتے (۱۰) نالش لگان سے متعلق نہیں (۱۱) ہے (۱۲)

دعویٰ بھی کہاتہ میں مناسب ہے کہ ثالث مقرر ہوں (۱۳)

(۱) نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۰ (۲) نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و

انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۰۹ و ۶۱۶ و ۳۲۲ (۴) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ

و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۰۳ (۵) نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۸۰ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷

صفحہ ۱۶ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۹ (۸) نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ (۹) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۵ء و نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۶۹ء

پنجاب ریکارڈ (۱۰) نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰

جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۹ (۱۳) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ

تنسیخ اگر تقرر ثالثان باقاعدہ ہوجاوے تو وہ منسوخ نہیں ہوسکتا (۱) اور صرف اُن وجوہات پر جو دفعہ ۱۵ میں مندرج ہیں (۲)
جب سپردگی ثالثان بموجب حکم عدالت حسب دفعہ ہذا ہوجاوے تو کوئی فریق اسکو منسوخ نہیں کرسکتا (۳)

ثالث جائداد کی مالیّت کا تعین کرنیوالے اشخاص ثالث نہیں ہیں (۴)

حق نالش کا باقی رہنا جبکہ فریقین نے جائداد کی مالیّت کے بعض اشخاص نامزد کردہ کیطرف سے تشخیص کیے جانے میں رضامندی دیدی ہو اور بعد میں مدعی فوت ہوجاوے تو اس کے قائم مقامان نالش کو از سر نو جاری کرسکتے ہیں۔ (۵)

فیصلہ ثالثی گو بعض امور کے لحاظ سے ناقص ہو مگر باقی امور کے لحاظ سے جائز ہو تو وہ منسوخ نہیں کیا جاسکتا (۶)

از سپردگی جب ثالث مقرر ہوجائیں تو عذر بعیاد کا نہیں ہوسکتا (۷) ایک فیصلہ پنچائیت ایسی امر کی نسبت جو سپرد ثالثان کیا گیا ہو جسکی بدچلنی یا غلطی معلوم نہیں ہوئی اُن اشخاص کو جنہوں نے سپرد کیا بعد ایک نالش از سر نو فیصلہ فیصلہ پنچائیت کے نسبت سماعت کرنے کے لئے مانع ہے (۸)

باز دعوی جب ایک دفعہ مقدمہ سپرد ثالثان ہوجاوے تو عدالت یکطرفہ درخواست پر زیر دفعہ ۲۳ مجموعہ ہذا اجازت باز دعوی کی

عدالت اپیل عدالت اپیل بھی بموجب دفعہ ہذا عمل کرسکتی ہے (۱۰) لیکن نہ وہ عدالت جسکو خاص امور تنقیح طلب تحقیقات کے واسطے حسب دفعہ ۵۶۶ ایکٹ ہذا بھیجے گئے ہوں (۱۱) ایک مقدمہ عدالت ماتحت میں اسغرض سے بھیجا گیا فریقین کو بلایا جاکہ بعض امور تنقیح طلب سپرد ثالثان کریں یا قاصر رہیں تو ایسا کرے عدالت نے خود بخود ثالث مقرر کردیئے تجویز ہوئی کہ حکم بلا اختیار نہ تھا بلکہ بے ضابطہ تھا جو فریقین کی رضامندی سے درست ہوسکتا تھا۔ (۱۲)

ادخال اقرارنامہ جب فریقین امر متنازعہ ثالثان کے سپرد کریں تو عند الدرخواست کسی فریق کی اقرارنامہ داخل عدالت کرایا جاسکتا ہے (۱۳) اور جب کوئی فریق اقرارنامہ ثالثی سے انکار کرے تو عدالت کو اسکی تحقیقات کرنی چاہیے۔ (۱۴)

اقرارنامہ ثالثی جسمیں ایسے امور ہوں جو عدالت دیوانی کے اختیار سے باہر ہوں داخل عدالت نہیں کرایا جاسکتا ہے (۱۵)

دیکھو نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ مدعی کا دعوی عدالت مطالبہ خفیفہ سے خارج ہوا حسب درخواست اس کے قبل منظوری درخواست تجویز ثانی عدالت نے ثالث مقرر کئے ایسی تقرری عدالت کے اختیار سے باہر قرار دیگئی (۱۶)

(۱) نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۶ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ (۶) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ
(۷) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۷۴ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۰
(۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۲۸ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۷ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۲۳ - (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۶ (۱۳) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ (۱۴) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۱۵) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ (۱۶) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ۔

ثالث کا نامزد کیا جانا

دفعہ ۵۰۷ - ثالث کا نامزد کیا جانا فریقین کیطرف سے بموجب اُس طریقہ کے عمل میں آئے گا جو بتراضی طرفین قرار پائے۔

عدالت کب ثالث کو نامزد کریگی

اگر کسی ثالث کے نامزد کرنے میں فریقین کو باہم نزاع ہو یا اگر وہ شخص جسے نامزد کریں ثالثی منظور کرنے سے انکار کرے اور فریقین کی یہ خواہش ہو کہ عدالت اپنی تجویز سے ثالث نامزد کرے تو عدالت ثالث نامزد کریگی۔

فریقین ثالثان کو نامزد کریں گے یا رضامندی عدالت کو نامزد کرنے کے لئے ظاہر کریں گے - (۱) جبتک کہ عدالت یہ دریافت نہ کرے کہ ثالث اپنا تقرر منظور کریگا اوس کو مقرر نہ کرنا چاہیئے (۲) جبکہ دونوں فریق نامزدگی ثالثان میں متفق نہوں اور جج ایک کو زیر دفعہ ہذا نامزد کرے اور مدعا علیہ نے ایک ہفتہ بعد یہ اعتراض کیا کہ اسکو نامزد کرنا نہیں چاہتا - تجویز ہوئی کہ جبکہ مدعا علیہ نے خواہش ظاہر کی کہ عدالت نامزد کرے تو اب اسکا وہ پابند ہے (۳) ثالث کو پورا اختیار اپنے استعفے کی منظور کرنیکا قبل اسکے کہ وہ عدالت سے منظور ہو حاصل ہے (۴)

حکم تفویض

دفعہ ۵۰۸ - عدالت بذریعہ حکم کے وہ امر متنازعہ مقدمہ ثالث کو تفویض کریگی جسکا تصفیہ مقصود ہے اور واسطے داخل کرنے فیصلہ ثالثی کے ایک میعاد مقرر کریگی جو اُس کے نزدیک معقول متصور ہو اور میعاد مقررہ حکم مذکور میں لکھی جائے گی۔

جب کوئی معاملہ ثالثی میں سپرد کیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ اُس مقدمہ میں عمل نہ کرے بجز اس کے جو بعد ازیں مجموعہ ہذا میں مذکور ہے۔

دفعہ ہذا ہدایتی ہے امر یہ نہیں لہذا فیصلہ ثالثی محض اسوجہ سے ناجائز نہیں ہے کہ فیصلہ ثالثی کے صادر کرنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا (۵) حکم مندرجہ دفعہ ہذا جسکا یہ منشا ہے کہ میعاد معقول واسطے صادر کرنے فیصلہ ثالثی کے مقرر کرے حاکمانہ نہیں ہے بلکہ ہدایتی ہے اور اسکی تعمیل نہ کرنے سے حکم سپردگی ناقص نہیں ہو جاتا ہے اور کوئی کارروائی ثالثی بیکار اور ناقص نہیں ہو جاتی (۶) دیکھو خلاف اس کے ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۰۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳ و مور انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۴ فیصلہ ثالثی قانوناً اسوجہ سے ناقص ہے کہ وہ میعاد جس کے اندر فیصلہ صادر کئے جانے کا حکم تھا کبھی نہیں بڑھائی گئی (۷) الفاظ "داخل کرنے" موقوعہ دفعہ ہذا سے مراد فیصلہ کرنا ہے نہ کہ عدالت میں داخل کرنا - (۸)

(۱) مور انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۸۵ (۲) ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۸۸ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۸ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۷ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۲ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۰ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ و صفحہ ۲۴ -

۱۔ واسطے نمونہ جات احکام کے ملاحظہ طلب فارم نمبر ۱۷ ۱۷ ۱۸

لہذا بوجہ فروگذاشت اس امر کے کہ فیصلہ ثالثی قبل تاریخ معینہ کے داخل نہیں کیا گیا فیصلہ مذکور ناجائز نہیں ہوتا۔ لفظ کرنا یا کیا گیا جو موقعہ دفعہ ۵۱۴ و ۵۲۱ میں داخل کرنا فیصلہ ثالثی کا شامل نہیں ہے (۱) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۴۲ اگر فیصلہ ثالثی کا اندر میعاد معینہ کے کیا جانا لیکن اوسکا عدالت میں بعد میعاد مذکور کے ارسال کرنا فیصلہ مذکور کو جائز نہیں بناتا (۲)

امور نزاعی حکم سپردگی میں تمام امور نزاعی کو درج کرنا چاہیئے (۳) کل مقدمہ سپرد ثالثان ہو سکتا ہے (۴) جب کل مقدمہ سپرد ثالثان ہو تو وہ خرچہ کی نسبت بھی فیصلہ کر سکتے ہیں (۵) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۱ بموجب دفعہ ۱۹ ایکٹ کے عدالت کو پنچوں کے خرچہ کی نسبت اختیار ہے جب امور متنازعہ سپرد ثالثان ہوا اور یہ معلوم ہو کہ کوئی امر متنازعہ حکم سپردگی ثالثی میں مندرج نہیں ہوا اور فیصلہ ثالثی میں اسکی نسبت کوئی امر مندرج نہیں ہے تو اس فریق کو جسے تعلق ہو عدالت کو جتانا چاہیئے اور اگر وہ مطلع نکرے تو جبکہ اسکی نسبت کوئی فیصلہ صادر نہو تو اس میں عدالت کی کچھ غلطی نہیں ہے (۶) امور غیر متنازعہ اور غیر مفوضہ کی بابت فیصلہ ثالثی کالعدم ہے (۷) جبکہ خاص امور سپرد ثالثی عدالت سے اور دیگر بذریعہ فریقین ہوں تو ثالثان کو نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے فیصلہ کرنا چاہیئے اور انکو مخلوط نہ کرنا چاہیئے (۸) ثالثان اپنا اختیار دوسرے کو نہیں دے سکتے (۹) ثالثان حکم تفویضگی سے باہر نہیں جا سکتے (۱۰) اور ان کو صرف ان امور کا تصفیہ کرنا چاہیئے جو ان کے سپرد ہوئے ہوں اور اسیقدر شہادت لینی چاہیئے جو ان کے تصفیہ کے لئے ضروری ہے (۱۱) جبکہ اقرارنامہ ثالثی مبہم اور بلا صراحت ہو تو فیصلہ ثالثی نافذ نہو جائیگا (۱۲) وجہ اسواسطے ناجائز قرار دیکر فیصلہ ثالثی کے گئی کہ چونکہ بروئے فیصلہ ثالثان جملہ امورات مفوضہ کا فیصلہ نہیں ہوا یہ ظاہر ہوتی کہ فریقین کے معاملہ کی سپرد ثالثی کرنے میں یہ ایک شرط مفہوم ہے کہ ثالثان کل فیصلہ کریں لہذا ایسی شرط برضامندی جملہ فریقین بعض امور ورثہ ثالثان کے ترک کیجا سکتی ہے۔ (۱۳)

ایک مقدمہ میں ثالث نے اپنی تحقیقات سابقہ اور ان قیاسوں کی بنا پر جو کارروائی سابقہ میں کئے گئے تھے فیصلہ کیا وہ فیصلہ غلط قرار دیکر منسوخ کیا گیا (۱۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۳ و اپیل دوم نمبر ۵۱۷ الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۸ (۴) نمبر ۵۵ و نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۵ (۵) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین جورسٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۴ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۷۲ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷ متفرق (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۶۹ (۱۰) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۲ (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۰ (۱۴) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۔

عدم تحریر حکم تقرری — اگر کوئی عدالت مقدمہ سپرد ثالثان کرے مگر حکم سپردگی جیسا کہ دفعہ ہذا اور دفعہ ۵۰۹ کی رو سے درکار ہے تحریر کرے بعض کارروائیات مابعد میں ہرجائل ہے اور اس حکم کی عدم موجودگی میں ثالثان ایسا فیصلہ جو قانوناً جائز ہو صادر نہیں کر سکتے (۱)

عدالت اُس مقدمہ میں عمل نکرے — جب کوئی معاملہ ایکدفعہ سپرد ثالثی ہو جاوے تو عدالت کو بجز احکام باب ہذا کے معاملہ متنازعہ کی نسبت تجویز کرنا جائز نہیں ہے (۲) وہ واقعات مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتی (۳) لیکن جب فریقین عدالت کے باہر ثالث مقرر کر لیں اور درخواست عدالتیں گذرانیں تو مقدمہ عدالتیں برابر جاری رہیگا۔ (۴) دیکھو نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی جب عدالت سے مقدمہ سپرد ثالثی ہو تو عدالت کو اختیار واپس طلب کرنے شہادت کا جو ثالثوں کے روبرو پیش ہوئی ہے اور مثل مقدمہ کا حاصل ہے اور یہ عمل بر طبق درخواست کے کر سکتی ہے (۵) مجموعہ ہذا میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جس سے ثالثان کو یہ اختیار ہو کہ عدالت سے استدعاء بحالی اپنے ایسے حکم کی کریں جسکے رو سے اونہوں نے فیس ادا کرنے کو ایک شرط قبل سماعت معاملہ مفوضہ قرار دیا ہو (۶)

اگر مقدمہ دو یا کئی ثالثوں کو سپرد ہو تو حکم مذکور میں اختلاف رائے کی صورت کیلئے تدبیر مندرج رہے گی

دفعہ ۵۰۹۔ اگر مقدمہ دو یا کئی ثالثوں کو سپرد ہو تو حکم سپردگی میں ثالثوں کے اختلاف رائے کی صورت کیلئے تدبیر مفصلہ ذیل کی جائے گی۔

(الف) ایک سرپنچ مقرر کیا جائے گا۔ یا

(ب) یہ قرار دیا جاویگا کہ بلحاظ کثرت رائے کے نزاع کا فیصلہ ہو جبکہ ثالثوں کی تعداد کثیر اتفاق کرے۔ یا

(ج) ثالثوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اپنی تجویز سے ایک سرپنچ مقرر کریں۔ یا

(د) اور جسطرح سے کہ بتراضی طرفین قرار پائے یا اگر فریقین راضی نہوں تو جسطرح عدالت تجویز کرے۔

اگر کوئی سرپنچ مقرر کیا جائے تو عدالت اوسقدر میعاد جو مناسب معلوم ہو اُسکا فیصلہ داخل ہونے کیلئے مقرر کرے گی بشرطیکہ اوس سے کام لینا مقصود ہو۔

جب تقرری سرپنچ کی ہو تو اس سے خود یہ شرط مفہوم ہوتی ہے کہ فریقین معاملہ نے خود کو حسب فیصلہ سرپنچ یا کثرت رائے کا پابند کیا ہے (۷) قانونی تاثیر ایک اقرار کی جیکہ کوئی شرط نہو کہ فیصلہ کثرت رائے ثالثان کا واجب التعمیل ہوگا یہ ہے کہ صرف فیصلہ متفق علیہ کی پابندی لازمی ہوتی ہے (۸) جب اقرار نامہ میں یہ شرط ہو کہ اگر منصفان میں رائے

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۳ و نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴۴ (۴) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۲ و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۰۹ (۷) نمبر ۷ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۸ (۸) نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ۔

گا اختلاف ہو تو سرپنچ مقرر ہوگا اوسکا ہرگز یہ مقصود ہو کہ فیصلہ کثرت رائے پر ہوگا (۱) فیصلہ ثالثی پر تمام ثالثان کی دستخط ہونے چاہئیں (۲) جب قرار یہ ہو کہ بصورت اختلاف رائے حصر کثرت رائے پر ہوگا مختلف الرائے کا کچھ رائے نہ لکھنا فیصلہ کو ناقص نہیں کرتا (۳) فیصلہ ثالثی اس وجہ سے ناقص نہیں ہوتا کہ سرپنچ نے ثالثان کیساتھ مشورہ نہیں کیا۔ (۴) لیکن جب قرارنامہ سے یہ منشا پایا جاتا تھا کہ دونو ثالث مقرر کردہ فریقین مقدمہ کے فیصلہ میں شریک ہوں تو جو فیصلہ ایک ثالث اور ایک سرپنچ نے ملکر پیش کیا اور دوسرا ثالث شریک نہوا ایسا فیصلہ فریقین پر قابل پابندی نہیں (۵) جب حکم سپردگی میں یہ ذکر ہو کہ بصورت اختلاف رائے کیا ہوگا فیصلہ ثالثی کو جائز نہیں کرتا جب کچھ ایسا ہی اختلاف ہو (۶) دو ثالثوں میں اگر بعض امور میں اختلاف ہو تو کل فیصلہ نا جائز نہوگا (۷) ثالث خود سرپنچ مقرر نہیں کر سکتے (۸)

ثالثوں یا سرپنچوں کا فوت یا ناقابل وغیرہ ہونا۔

دفعہ ۵۱۰۔ اگر ثالث یا جسحال میں کہ کئی ثالث ہوں تو کوئی اُن میں سے یا سرپنچ فوت ہو جائے یا ثالثی کرنے سے انکار کرے یا غفلت کرے یا نالایق ثالثی کرنے کے رہے یا ایسے حالات میں برٹش انڈیا کے باہر جائے جسنے واضح ہو کہ وہ غالباً جلد واپس نہیں آئیگا تو عدالت کو اختیار ہے کہ اپنی تجویز سے ثالث یا سرپنچ جدید بجائے شخص متوفی یا انکار کنندہ یا غفلت کنندہ یا ناقابل مذکور کے یا بجائے اُس کے جو برٹش انڈیا سے چلا جائے مقرر کردے یا حکم فسخ ثالثی کا دے اور اُس اخیر صورت میں اُس کو لازم ہے کہ کارروائی نالش میں مصروف ہو۔

اگر ثالث انکار کرے

از روئے دفعہ ہذا عدالت کو یہ اختیار نہیں کہ کوئی جدید ثالث بجائے دوسرے کے صرف اُسی صورت میں مقرر کرے کہ جب ثالث آخر الذکر بطور ثالث عمل کرنے پر رضامند ہوا ہو (۹) اور ایک جدید ثالث بجائے دوسرے کے مقرر نہیں کر سکتی جب کہ مؤخر الذکر نے اپنے تقرر کے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہو (۱۰) کوئی دفعہ باب ہذا ایسی نہیں ہے کہ جسکی رو سے عدالت کو یہ اختیار ہو کہ وہ اختیار جو ثالثان کو دیا گیا ہو مسترد کرے اور دوسرا ثالث مقرر کرے سوائے اُن صورتوں کے جو ٹھیک داخل فحوائے دفعہ ہذا ہوں یعنی جس صورت میں کہ غرض و منشاء سپردگی کی تعمیل نہیں ہو سکتی ظاہر ہے کہ صرف انہی صورتوں میں وہ اختیار جو ثالثان کو دیا گیا ہو بوجہ معقول مسترد ہو سکتا ہے۔ اور وہ وجہ ایسی ہونی چاہیے کہ جیسی اس دفعہ میں بیان کی گئی ہے مثلاً جس حال میں کہ ثالث ثالثی کرنے سے انکار کرے

(۱) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۴۷ و جلد ۷ صفحہ ۲۶۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۹
(۳) نمبر ۱۳۲ سنہ ۱۸۸۵ع پنجاب ریکارڈ
(۴) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۱ع پنجاب ریکارڈ۔
(۵) نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۸۵ع و نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۲۳
(۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۹۰۔
(۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲۔
(۸) نمبر ۱۹۱ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ
(۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۸۔
(۱۰) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۰ع پنجاب ریکارڈ

یا غفلت کرے یا لایق ثالثی کے نہ رہے یا ایسی حالات میں برٹش انڈیا سے باہر جائے جس سے یہ واضح ہو کہ وہ غالباً جلد واپس نہیں آئے گا (۱) جبکہ ثالثان نے ثالثی سے انکار کیا اور عدالت نے حکم دیا کہ ضرور انہیں فیصلہ کرنا چاہیے تجویز ہوئی کہ ایک فیصلہ جو بموجب ایسے حکم کے کیا گیا ہو ناجائز ہے (۲) اختیار عدالت دربارہ تقرری محدود اقرار نامہ پر بہ الف اور ب نے بعض الفاظ میں اقرار ثالثی کیا کہ سرپنچ منجملہ سات اشخاص نامبردہ کے مقرر ہوگا سرپنچ منجملہ اُن کے ایک مقرر کیا گیا لیکن اُس نے انکار کیا بعدازاں عدالت نے ایک نیا سرپنچ مقرر کیا جو منجملہ اُن سات کے نہ تھا تجویز ہوا کہ چونکہ سرپنچ منجملہ اُن سات کے نہ تھا لہذا فیصلہ ناجائز ہے (۳) عدالت ایک ثالث کو بجائے بہت سے ثالثان کے مقرر کرسکتی ہے (۴) جب فیصلہ ثالثی نہ ہو اور مثل واپس آئی ہو تو عدالت مقدمہ کو ڈسمس نہیں کرسکتی بلکہ لازم ہے کہ ایک تاریخ واسطے سماعت مقدمہ کے مقرر کرکے فریقین کو اطلاع دے (۵)

رضامندی | رضامندی فریقین زیر دفعہ ہذا تقرر ثالثان کے واسطے ضروری نہیں (۶) خلاف شرائط اقرار نامہ عدالت کوئی کارروائی نہیں کرسکتی گو اُس میں کوئی شرط بنسبت امر مذکور کے ہو۔ (۷)

اخراج نالش بہنگام دائری تفویضگی بہ ثالثی | حکم مشعر اخراج نالش زیر دفعہ ۹۸ مجموعہ ہذا مناسب طور پر اُس وقت صادر نہیں کیا جاسکتا جبکہ نالش ایسی ثالثی کے سپرد کی گئی ہو جو بتاریخ حکم اخراج ہنوز زیر تجویز ہو بجز اُس صورت کے کہ ایک صریح حکم مشعر ملتوی نالش بوجوہات کافی بموجب دفعہ ہذا پہلے صادر کیا جائے اور حکم ڈسمسی کی یہ تعبیر نہیں کیجا سکتی کہ وہ ایک حکم مشعر ملتوی ثالثی حسب دفعہ ہذا ہے (۸)

سرپنچ کا عدالت کے ذریعہ سے مقرر ہونا

دفعہ ۵۱۱ جب ثالثوں کو بموجب حکم ثالثی کے اختیار تقرر سرپنچ کا دیا گیا ہو اور وہ سرپنچ مقرر نہ کریں تو منجملہ فریقین کے کوئی فریق ثالثوں کے پاس اطلاعنامہ تحریری واسطے تقرر سرپنچ کے پہنچا سکتا ہے اور اگر سات روز کے اندر بعد پہنچانے ایسے اطلاعنامہ کے یا اُس میعاد زائد کے اندر جسکی عدالت ہر صورت میں اجازت دے کوئی سرپنچ مقرر نہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ بر طبق گذرانے درخواست اُس فریق کے جسنے اطلاعنامہ حسب طریقہ متذکرہ بالا پہنچایا ہو ایک سرپنچ مقرر کرے۔

اوس ثالث یا سرپنچ کے اختیارات جو حسب دفعات ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ مقرر ہوا ہو

دفعہ ۵۱۲ ہر ثالث یا سرپنچ جو دفعہ ۵۰۹ یا دفعہ ۵۱۰ یا دفعہ ۵۱۱ کے بموجب مقرر ہو وہ اُسی مقدمہ میں کاربند ہونیکا اُسی طرح اختیار ہوگا کہ گویا اس کا نام حکم سپردگی مقدمہ ثالثی میں مندرج تھا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۱ و نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۰ (۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۰ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ اول (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۲ (۶) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹ (۸) نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ

گواہوں کو طلب کرنا

دفعہ ۵۱۳ - عدالت کو لازم ہے کہ بنام اون فریقین اور گواہوں کی جن کی زبان بندی ثالثان یا سرپنچ لیا چاہتا ہو ویسی ہی حکمنامے صادر کرے جیسے کہ عدالت اپنے اجلاس کی نالشات دایرہ میں صادر کرنے کی مجاز ہے

قصور وغیرہ کی علت میں سزا

جو اشخاص کہ مطابق ویسی حکمنامہ کے حاضر نہوں یا اون سے اوسطرح کا قصور سرزد ہو یا ادائی شہادت کیلیے انکار کریں یا اثنائے تفتیش امورات مفوضہ ثالثی میں ثالث یا سرپنچ کی نسبت گستاخی کریں تو وہ مستوجب اس امر کے ہونگے کہ ایسا تاوان اور تدارک اور سزا بحکم عدالت برطبق گذارش ثالث یا سرپنچ کے اون پر عاید ہو جیسے بحالت فیصل ہونے نالشات کے عدالتہا بوجہ انہی قصورات کے عاید ہوتی۔

زائد میعاد واسطے صادر کرنے فیصلہ کے

دفعہ ۵۱۴ - اگر بسبب بہم نہ پونچنے شہادت یا دریافت نہونے حالات ضروری کے یا کسی اور وجہ سے ثالثان مابین میعاد مندرجہ حکم کے تکمیل اپنے فیصلہ کی نکرسکیں تو عدالت اِس بات کی مجاز ہوگی کہ واسطے داخل ہونے فیصلہ کے اگر مناسب سمجھے میعاد زائد عطا کرے۔

منسوخی ثالثی کی

اور وقتاً فوقتاً اُس کو زیادہ کرتی رہے یا حکم مشعر منسوخی ثالثی صادر کرے اور ایسی صورت میں کارروائی نالش جاری کرے گی

حسب دفعہ ہذا عدالت کو میعاد سپردگی کی وسعت کا خلاف رضامندی فریقین اختیار ہے (۱) اگرچہ بعد زمانہ معینہ گذرگئی ہو لیکن صدور فیصلہ کے بعد نہیں (۲) بعد میعاد جو فیصلہ صادر ہو وہ ناجایز ہے (۳) درخواست بغرض توسیع میعاد کے تحریری ہونی چاہیے اور احکام متعلقہ اُن کی تحریر ہونے چاہیئں اور قلمبند ہونے چاہیئیں (۴)۔

کب سرپنچ ثالثوں کی عوض ثالثی کرسکتا ہے

دفعہ ۵۱۵ - جب سرپنچ مقرر ہوچکے تو اسے اختیار ہوگا کہ بجائے ثالثوں کے صورتہائے مفصلہ ذیل میں مقدمہ کو خود تجویز کرے

(الف) اگر اونہوں نے میعاد معینہ کو بلا صدور فیصلہ کے منقضی ہونے دیا ہو۔ یا

(ب) جب اونہوں نے عدالت یا سرپنچ کو اطلاع تحریری اس امر کی دی ہو کہ باہم اون کے اتفاق رائے نہیں ہوسکتا ہے

جسطرح عدالت کو اختیار توسیع میعاد کا جسمیں فیصلہ بھیجا جائے نسبت ثالث کے حاصل ہے اوسیطرح نسبت سرپنچ کو حاصل ہے (۵)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸۵ و انڈین رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۸ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۹ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۱۱۔

فیصلہ دستخط ہوکر داخل ہوگا | **دفعہ ۵۱۶** — جب کسی نالش میں فیصلہ ثالثی صادر ہو تو اشخاص مجوزہ فیصلہ کو لازم ہے کہ اُس پر دستخط کر کے عدالت میں مع کسی اظہارات اور دستاویزات کے جو ان کو روبرو لی گئی ہوں اور ثابت ہوئی ہوں داخل کروادیں[1] اور لازم ہے کہ اطلاع داخل کرنے فیصلہ ثالثی کی فریقین کو دیجائے

فیصلہ ثالثی ایک عدالتانہ کام ہے اسلئے لازم ہے کہ تمام اشخاص کے دستخط ایک وقت اور ایک دوسرے کے سامنے ہوں (۱)

لیکن مدراس ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ بروئے دفعہ ہذا یہ ضروری ہے کہ جملہ ثالثان عبارت فیصلہ ثالثی پر متفق ہوں لیکن قانون کا کوئی ایسا حکم نہیں ہے جسکے رو سے یہ ضروری ہو کہ وہ موجودگی یکدگر فیصلہ ثالثی پر دستخط کریں (۲)

جب مقدمہ کی سماعت تمام پنچوں نے صحیح طور پر ایک وقت میں کی ہو اور فیصلہ پنچایت لکھا گیا ہو اور انکی دستخط ثبت ہو رہی ہیں تو صرف اس وجہ سے کہ ایک وقت اور ایک دوسرے کے سامنے دستخط نہیں کیے وہ فیصلہ ناجائز نہیں ہوجاتا (۳) کس واسطے کہ انکا عدالتانہ کام اُس وقت ختم ہوجاتا ہے جب کہ انہوں نے آخری رائے قایم کرلی اسلئے کہ تمام ثالثان نے مسودہ فیصلہ کا تیار کر کے دستخط کر دیئے تو وہ مسودہ ہی بمنزلہ فیصلہ کے ہے اور اُس کے صاف کر دینے سے کچھ فرق نہیں آتا۔ (۴) بموجب دفعہ ہذا فیصلہ مثل ایک دستاویز کے ہونا چاہیئے اور دو کاغذوں پر مختلف تاریخوں کا نہ ہونا چاہیئے (۵)

حلف | مدعی نے ایک نالش میں ثالثی کو منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ مدعا علیہ کے حلف کا پابند ہوگا ثالث نے مطابق اس کے فیصلہ کیا تجویز ہوئی کہ یہ ایک فیصلہ ہے (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۲۔

حوالگی | یہ فعل ثالث کہ اُس نے عدالت کے عہدہ دار مناسب کو فیصلہ ثالثی بغرض اس کے کہ فیصلہ مذکور داخل کیا جاوے حوالہ کیا حسب منشاء ایکٹ میعاد درخواست متصور نہیں ہوسکتی۔ (۷) ثالثوں کو اختیار ہے کہ اپنے فیصلہ کو کسی شخص ثالث کی معرفت داخل عدالت کرائیں (۸) اور اگر وہ فریق مقدمہ کو دیں تو کارروائی اور اظہارات اور دستاویزات اسکو نہیں دینی چاہئیں انکو عدالت میں داخل کرنا چاہیئے اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ کل مسل کو مع فیصلہ کے عدالت میں داخل کریں (۹)

نوٹس | یہ بعینہ لغو کی امر ہے کہ فیصلہ بغیر دینے نوٹس بنام فریقین کے صادر کیا جائے اور صیغہ نگرانی میں ایسا فیصلہ منسوخ ہوسکتا ہے (۱۰) اگر سائل کو اطلاع معرفت دوسرے شخص کے ہو جاوے کہ فیصلہ ثالثی داخل کیا گیا ہے (۱۱)

---

[1] درخواست تحت دفعہ ہذا کی میعاد سماعت کے لئے ملاحظہ طلب ہے بند ایکٹ میعاد سنہ ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ بابت سنہ ۱۸۷۷ء کا ضمیمہ دوم آرٹیکل نمبر ۱۷۶

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ و جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۲ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۲

(۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷۰ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۲

(۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۴۳ (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۵ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷۔

(۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۴ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۴۔

ثالثان یا سرپنچ مقدمہ خاص کا بیان کر سکتا ہے

دفعہ ۵۱۷ - اگر کوئی مقدمہ بحکم عدالت سپرد ثالثی ہو تو ثالثوں یا سرپنچ کو اختیار ہوگا کہ عدالت کی رضامندی سے اپنی تجویز ثالثانہ نسبت کل یا جزو اُس امر کے جو سپرد ثالثی ہُوا ہو بطور مقدمہ خاص عدالت کی رائے کے واسطے تحریر کریں اور عدالت اُسکی نسبت اپنی رائے لکھیگی اور ویسی رائے فیصلہ میں شامل ہو کر فیصلہ کا ایک جزو قرار پاوے گی۔

ثالثان کا عدالت سے یہ دریافت کرنا کہ بار ثبوت کس پر ہے جزو فیصلہ ثالثان اور جزو عدالت کا نہیں ہو جاتا (۱) فیصلہ ثالثان کیلئے وجوہات ضروری نہیں (۲) لیکن فیصلہ ایسا ہونا چاہیئے جسکی تعمیل ہو سکے (۳) عدالت ایسا قاعدہ منظور نہیں کر سکتی جسمیں کہ ثالثان نے ادائیگی فیس کو قبل سماعت مقدمہ کے ایک شرط مقدم قرار دیا ہو (۴)

عدالت حسب درخواست بعض صورتوں میں فیصلہ کی ترمیم یا اصلاح کر سکتی ہے۔

دفعہ ۵۱۸ - عدالت مجاز ہے کہ بذریعہ حکم کے صورتہائے مصرحہ ذیل میں فیصلہ ثالثی کو ترمیم یا اوس کی اصلاح کرے۔

(الف) جب کہ معلوم ہو کہ جزو فیصلہ ثالثی ایک ایسے امر کی بابت ہے کہ سپرد ثالثی نہیں کیا گیا تھا۔ مگر شرط یہ ہے کہ ویسا جزو دوسرے جزو سے علیحدہ ہو سکتا ہو اور فیصلہ ثالثی پر جو نسبت امر مفوضہ کے ہو مؤثر نہو - یا

(ب) جب کہ ترتیب فیصلہ ثالثی کی ناقص ہو یا اوسمیں کوئی ایسی غلطی صریح پائی جاتی ہو جسکی اصلاح ویسے فیصلہ ثالثی میں مخل ہونے کے بغیر ممکن ہو۔

ثالثان کو چاہیئے کہ اپنی تحقیقات اور شہادت انہیں اُمور تک محدود رکھیں جو اُن کے سپرد ہوئے ہوں (۵) جو فیصلہ امور غیر مفوضہ کی نسبت ہو وہ محض کالعدم ہے (۶) اور جو کچھہ امور مفوضہ سے زیادہ انہوں نے تجویز کئے ہوں اونکی اصلاح عدالت حسب دفعہ ہذا کر سکتی یا بموجب دفعہ ۵۲۰ فیصلہ کو واسطے غور مکرر کے واپس کر سکتی ہے بجز اس صورت کے کہ اوس فیصلہ کو جیسا کہ وہ ہے فریقین منظور کریں (۷) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۷۴ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

اور جب چند امور عدالت سے سپرد ہوں اور بعض دیگر فریقین خود سپرد کریں تو اُن کی نسبت علیحدہ علیحدہ فیصلہ ہو جانا چاہیئے (۸) لیکن عدالت اوس جزو فیصلہ ثالثی کی نسبت کوئی حکم صادر نہ کرے گی جسمیں اس امر سے متعلق کارروائی کی گئی ہو جسکا امر مدعا بہا نالش سے کوئی علاقہ نہو (۹) حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۱۰)۔

حکم در خصوص خرچہ ثالثی کے

دفعہ ۵۱۹ - نیز عدالت کو اختیار ہے کہ ایسا حکم جو وہ مناسب سمجھے

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

(۳) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۳۹۔

(۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ ضمیمہ صفحہ ۲۵ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۲۔

(۷) صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۱ع صفحہ ۶۱۔ (۸) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۳ صفحہ ۲۷

(۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۱۴۔ (۱۰) دفعہ ۵۸۸ (۲۶) مجموعہ ہذا۔

نسبت خرچہ ثالثی کے صادر کرے۔ بشرطیکہ کوئی اعتراض نسبت ویسے خرچہ کے پیدا ہوا ہو اور فیصلہ مذکور میں خرچہ کی نسبت تجویز کافی درج نہ ہوئی ہو۔

تفویض ثالثی پر عدالت کو فریقین کی طرف سے کسی معاہدہ کی عدم موجودگی میں (یا خود بخود ثالثان کے مطالبہ کے جواب میں) جو ثالثان کو بطور معاوضہ کچھہ روپیہ دینے کی بابت ہو کوئی اختیار خاص یا عام اس مضمون کا حکم صادر کرنے کا کہ عدالت میں کچھہ روپیہ اس مطلب کیواسطے جمع کیا جاوے یا اوس میں سے ثالثان کو ادا کئے جانے کی ہدایت کرنیکا نہیں ہے (۱) نسبت حق گرفت ثالث دیکھو نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۹٦ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

کب فیصلہ یا کوئی امر محولہ ثالثی واپس ہو سکتا ہے

دفعہ ٥٢٠ – عدالت مجاز ہوگی کہ فیصلہ ثالثی کو یا کسی امر محولہ ثالثی کو واسطے نظر ثانی کے اونہیں ثالثوں یا سرپنچ کے پاس ایسی شرائط کے ساتھہ جو اوس کے نزدیک مناسب متصوّر ہوں واپس کرے۔ یعنے۔

(الف) اوس حالمیں کہ منجملہ امور مفوضہ ثالثی کے کوئی امر بلا تجویز رہ گیا ہو یا جو امر کہ ثالثی کیواسطے نہیں سپرد کیا گیا تھا اوس کی تجویز ہوئی ہو۔

(ب) جس حال میں کہ فیصلہ ثالثی ایسا مبہم ہو کہ تعمیل اوس کی ناممکن ہو۔

(ج) جس حال میں کہ بملاحظہ فیصلہ ثالثی کے کوئی اعتراض نسبت جواز فیصلہ مذکور کے بادی النظر میں پایا جاتا ہو۔

بعد اس کے کہ فیصلہ ثالثی صادر اور فریقین کے حوالہ کیا جاوے خدمات ثالثان ختم ہو جاتی ہیں بعد ازاں انکو اختیار نہیں ہے کہ درخواست نظر ثانی اپنے فیصلہ کی نسبت تجویز کریں (۲) عدالت فیصلہ ثالثان کے پیچھے نہیں جا سکتی تا وقتیکہ اوسکو اختیار سپردگی نہو (۳) بغرض دیکھنے اس امر کے کہ عدالت کو اختیار سماعت ہے شہادت نسبت مالیت جائیداد کی لینی لازم ہے (۴) فیصلہ ثالثی کی تعبیر اس کے الفاظ سے کرنی چاہیئے نہ بذریعہ زبانی شہادت ثالثان (۵)

واپس | اگر فیصلہ کے دیکھنے سے معلوم ہو کہ ثالثان نے ایسی غلطی یا ترک کیا ہے کہ اسکی اصلاح نہیں ہو سکتی تو فیصلہ واسطے غور ثانی کے واپس کرنا چاہیئے (٦) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹٦ع پنجاب ریکارڈ۔ ایک مقدمہ سپرد ثالثان ہوا اور ثالثان نے بوجہ عدم پیروی ڈسمس کیا اور سپرد ہی نے عذر کیا اور ثالثان پر سازش کر لینے کا الزام لگایا لیکن جج نے یہ تجویز کر کے کہ الزام ثابت نہیں کیا گیا مقدمہ کو ثالثان کے پاس بغرض فیصلہ بھیجا تجویز ہوئی کہ مسل کی سپردگی سے

(۱) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰۹۔
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۔ (۴) " " " " ۱٦ " ۴۸۲
(۵) الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱٦ (٦) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰٦۔

ناراض ہونے کی وجہ پر ثالثان کے اختیارزائل نہیں ہوئے (۱) جس حال میں کہ ثالثان نے جنکی سپرد جملہ معاملات متنازعہ کیئے گئے ہوں منجملہ تنقیحات کے چند ایک۔ کا فیصلہ بدینوجہ نکیا ہو کہ مدعا علیہ نے تنقیحات مذکور کے متعلق کوئی گواہ پیش نہیں کیا تو عدالت مجاز ہے کہ فیصلہ کو بغرض غور ثانی تجویز تنقیحات غیر منفصلہ کے واپس بھیجے کیونکہ ثالثان کا ایسا کرنا کوئی بیضابطگی نہیں ہے۔ (۲)

بلا تجویز | اگر عام سپردگی ہو اور ثالث خرچہ دلائیں لیکن اوسکا اندازہ نہ کریں (۳)۔ یا سود کی نسبت تجویز ترک کریں تو فیصلہ واپس ہونا چاہیئے (۴)

بیضابطگی ظاہر | فیصلہ بجز اُس صورت کے کہ اُس سے بیضابطگی تمکل فیصلہ سے ہویدا ہو واپس نہیں ہو سکتا (۵)

حکم مشعر واپسی فیصلہ ثالثی بغرض غور کے جواز کی نسبت برطبق اپیل بنا راضی اُس ڈگری کے عذر کیا جا سکتا ہے جو بالاخر صادر کیگئی ہو (۶)

فیصلہ منسوخ کرنے کے لیئے وجوہ۔

دفعہ ۵۲۱ - جو فیصلہ کہ حسب دفعہ ۵۲۰ کے واپس کیا گیا ہو اگر ثالث یا سرپنچ اوسپر نظرثانی کرنے سے انکار کرے تو وہ کالعدم ہو جائے گا لیکن کوئی فیصلہ ثالثی قابل منسوخی نہوگا بجز کسی سبب کی منجملہ وجوہ مندرجہ ذیل (یعنی)

(الف) ثالث یا سرپنچ کی رشوت ستانی یا بدمعاملگی۔

(ب) کسی فریق کا اس تنخیر پر قصوروار ہونا کہ جس امر کو اوسنے ظاہر کر دینا چاہیئے تھا وہ اُس نے ازرہ فریب مخفی رکھا یا عمداً ثالث یا سرپنچ کو مغالطہ یا دہوکا دیا ہو۔

(ج) فیصلہ ثالثی بعد اس حکم کے کیا گیا ہو جو عدالت نے درباب فسخ ثالثی اور بازیہ نمبر داخل ہونے مقدمہ کے صادر کیا ہو

اور کوئی فیصلہ ثالثی جایز نہ ہوگا الا اُس حال میں کہ وہ میعاد معینہ عدالت کے اندر کیا جائے۔

بددیانتی | بددیانتی یا بداعمالی ثالث یا سرپنچ کی ضروری امر ہے اور اگر ایسا الزام لگایا جاوے تو عدالت کو بہت احتیاط سے مسل کا معائینہ کرنا چاہیئے (۷) اور تحقیقات کامل ہونی چاہیئے (۸) یہ امر کہ ایک ثالث رشتہ دار کسی فریق کا ہے وجہ منسوخی نہیں (۹) یا یہ کہ ثالثان نے استعفٰے دیدیا تھا درحالیکہ وہ قبل منظوری واپس لیا ہو (۱۰)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ (۳) گارڈین رپورٹ صفحہ ۱۵۰ (۴) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۲ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۳ و جلد ۲۲ (۸) الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ منسوخی فیصلہ ثالثی کی بابت عرضیوں کی میعاد سماعت کیلئے ملاحظہ طلب ہند کا ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ جدول ۲ آرٹیکل ۱۵۸

یا باوجودیکہ مدعی کو ہرجہ دلانے کے پنچون نے خرچہ اوس کے ذمہ ڈالا (۱) یا یہ کہ اونکا فیصلہ غلطی پر مبنی ہے (۲) یا اوّل فیصلہ سے مختلف ہے (۳) یا یہ کہ ثالثان قانون سے بیخبر اور ناخواندہ ہیں (۴) - یا یہ کہ قانون اور رواج پر لحاظ نہیں کیا (۵) یا یہ کہ دیر یا عدم توجہی کی (۶) یا یہ کہ بیان تحریری مدعاعلیہ کے خلاف فیصلہ کیا ہے (۷) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۲ - یا اونہون نے ایسی شہادت پر فیصلہ کیا جو قابل قبول نہ تھی (۸) یا صرف یہ امر کہ امر متنازعہ میں ثالثان کا کچھہ تعلق نہ تھا (۹) یا یہ کہ فیصلہ ثالثی اس اقرارنامہ پر مبنی ہے جو بعد سپردگی ثالثی کے فیمابین فریقین کے ہوا ہے (۱۰) یہ امر تنسیخ فیصلہ کیلئے ناکافی ہیں - تعبیر لفظ "بداعمالی" کی جس طرح پر کہ دفعہ ہذا کے فقرہ الف میں استعمال کیا گیا ہے اس معنی کیساتھہ کرنی چاہیئے کہ جس معنی میں یہ لفظ قانون انگریزی میں کارروائیات ثالثی کی نسبت مستعمل ہوا ہے خواہ مخواہ اس لفظ سے اخلاقی ذلالت مفہوم نہیں ہوتی بلکہ اسمیں غفلت فرائض منصبی ثالثان اور وہ امور داخل ہیں کہ جنکی عدالتہائے انصاف قبل اسکے کہ انکے فیصلہ کو مختتم قرار دین اون سے امید رکھتی ہیں (۱۱) شہادت کا نہ لینا (۱۲) یا ایک فریق کی غیر حاضری میں فریق ثانی کی شہادت لینا (۱۳) یا جبکہ ثالثان نے رقم بیجا دلائی (۱۴) یا جبکہ بعد میعاد کے فیصلہ کیا گیا ہو (۱۵) یا جب کہ ثالث مقرر کردہ مدعی کا وکیل ہو اور مدعاعلیہ سے قبل تقرر کے کوئی اظہار ایسا نہ کیا گیا ہو اور وہ بیخبر ہو (۱۶) یا جبکہ کسی کارروائی میں حاضر رہا ہو اور فیصلہ ثالثی پر دستخط کر دیے (۱۷) ان صورتوں میں فیصلہ منسوخ ہوگا تقرر ثالثی سے جبکہ یہ مراد تھی کہ بعض حساب دیکھے جاویں تو بغیر حساب دیکھنے کے فیصلہ ثالثان قاصر ہے (۱۸) بجز بداعمالی کے فیصلہ ثالثان منسوخ نہیں ہو سکتا - (۱۹) جب ثالث دوبارہ تجویز امور سے انکار کریں تو عدالت خود مقدمہ کو فیصل کر سکتی ہے (۲۰) تنسیخ تجویز ثالثان کے بعد جو کارروائی ہوا اسپر مدعی کا خاموش رہنا تجویز مذکور پر اصرار کرنیکا مانع ہے (۲۱)

---

(۱) انڈین جورسٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۴ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۲۴ - (۳) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۴) نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۔ سنہ ۱۸۹۱ء (۵) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ (۶) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸ - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳ (۹) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ (۱۰) ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۷۹ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ (۱۲) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۹۹ (۱۴) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ (۱۵) ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲ (۱۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴ (۱۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۴ و انڈین لا رپورٹ لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۳ (۱۸) نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۹) نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ (۲۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۸۰۶ (۲۱) نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ

کیا جائے | سے مراد فیصلہ ثالثی کا بعد از میعاد مقررہ کے عدالت میں داخل کیا جانا نہیں ہے۔ بلکہ اندر میعاد معینہ کے فیصلہ ثالثی کے صادر کرنے سے فروگذاشت کرنا ہے لہذا وہ فیصلہ جو میعاد معینہ کے اندر کیا گیا ہو لیکن عدالت میں بعد میعاد کے داخل کیا جائے ناجائز نہیں ہو جاتا (۱) نیز دیکھو انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۹ زیر دفعہ ۵۰۸ مجموعہ ہذا۔ اور جسحال میں کہ ایک فیصلہ ثالثی کے ۹۔ اگست ۱۸۹۸ء کو داخل کرنیکی ہدایت کیگئی تھی لیکن جو فی الواقعہ ۱۰۔ اگست ۱۸۹۸ء کو داخل کیا گیا اور یہ ظاہر ہوا کہ ۹ اگست کو عدالت بوجہ تعطیل بند تھی تو قرار دیا گیا کہ فیصلہ ثالثی اندر میعاد کے داخل کیا گیا ہے (۲)

تجویز مطابق فیصلہ ثالثی کی ہوگی | **دفعہ ۵۲۲**۔ اگر عدالت کے نزدیک کوئی وجہ اس کی نہ پائی جائے کہ فیصلہ یا کوئی امر منجملہ امور مفوضہ ثالثی حسب طریقہ مرقومہ بالا نظر ثانی کرنے کے لئے واپس بھیجا جائے اور کوئی درخواست واسطے تنسیخ فیصلہ ثالثی کے نہ گذرے یا اگر عدالت نے ویسی درخواست کرنا نامنظور کیا ہو

تو عدالت کو لازم ہوگا کہ جب درخواست گذرنے کی میعاد گذر جائے[1] مطابق فیصلہ ثالثی کے تجویز صادر کرے۔

یا اگر فیصلہ ثالثی مذکور بطور مقدمہ خاص سپرد عدالت ہوئی ہو تو مطابق اپنی رائے کے نسبت ویسے مقدمہ کے فیصلہ صادر کرے۔

بعنوان ڈگری کا صادر ہونا | بلحاظ تجویز مصدرہ کے ڈگری صادر ہوگی اور اجرا اوسکا اسطور پر ہوگا جسکا کہ مجموعہ ہذا میں اجراء ڈگری کیلئے حکم ہے ویسی ڈگری[2] کی نار اضی سے اپیل نہو سکیگا بجز اسقدر کے کہ جو اوس فیصلہ میں لکھے ہوئے سے زیادہ کی ڈگری ہو یا اوس کے مطابق نہو۔

لفظ "فیصلہ ثالثی" جو دفعہ ہذا کے اخیر میں مستعمل ہوا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جو فیصلہ ثالثان نے کیا ہو (۳)

میعاد | عرصہ میعاد جسکے اندر درخواست حسب دفعہ ہذا ہو سکتی ہے دس دن ہے (۴) اور فیصلہ اسوقت تک صادر نہیں ہونا چاہیئے جبتک کہ دس دن منقضی نہو جاویں (۵) اگر پیشتر میعاد کے ڈگری صادر کیجائے تو وہ کوئی ڈگری نہیں ہے جسکا اجرا ہو سکے (۶) یا فریقین صریح طور پر رضامند ہوں۔ (۷)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۲ صفحہ ۲۴ (۲) نمبر ۸ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴۹ (۴) مدہ ۱۵ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲ (۶) نمبر ۱۱۲ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ (۷) صدر دیوانی عدالت ۱۸۶۳ء صفحہ ۴۲

[1] ملاحظہ طلب ما قبل کے صفحہ ۲۸۱ کا فٹ نوٹ۔

[2] ملاحظہ طلب ما قبل کا باب ۱۹

اختیار ایجنٹ | جس حال میں کہ مدعا علیہ کے ایجنٹ کو اختیار درخواست ثالثی کے کرنے اور اسکی نسبت رضامندی دینے کا نہو تو وہ ایسا نہیں کر سکتا لیکن اگر مدعا علیہ کو کارروائیات کا علم ہو اور اس نے اپنے ایجنٹ کے طریق کی تصدیق کی ہو تو پھر اوسی فیصلہ ثالثی کے جواز پر اعتراض کرنیکی اجازت نہیں دیجاویگی (۱)

فیصلہ ثالثی کا قابل پابندی ہونا | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۴ زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ہذا۔

اعتراض | یہ ضرور نہیں ہے کہ درخواست اعتراض کیساتھ ثبوت پیش کیا جاوے اور عدالت بغیر تحقیقات عذرات کے فیصلہ صادر نہیں کر سکتی (۲) جب کہ کوئی شخص ابتدا میں عذر نکرے تو وہ بعد ازاں عدالت اپیل میں عذر کرنے سے ممنوع نہیں ہے کیونکہ اُس نقصان کا حال اسکو معلوم نہ تہا (۳) جب کہ عذرات نسبت بدچلنی جو حسب ضابطہ اسکی عدالت میں سماعت ہو کر فیصل ہو چکے ہوں اور اس کے بعد وہ اپنا فیصلہ مطابق فیصلہ ثالثان صادر کر چکی ہو اعلیٰ عدالت میں اپیل پر پیش نہیں کیے جا سکتے (۴) اور نہ ایک نالش واسطے منسوخی ڈگری کے جو مطابق فیصلہ ثالثان صادر کی گئی ہو صرف اسوجہ پر کہ وہ ڈگری فریب سے حاصل کیگئی تہی ہو سکتی ہے (۵) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۹۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۹ زیر دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ہذا

فیصلہ مطابق فیصلہ ثالثی | جس حال میں کہ وہ اشخاص جنکے سپرد معاملہ کیا گیا ہو دراصل تقیین کنندگان قیمت ہوں نہ کہ ثالثان جو کوئی فیصلہ مناسب طور پر حسب احکام دفعہ ہذا مطابق شرائط اُنکو فیصلہ کے صادر نہیں کیا جا سکتا (۶)

نظر ثانی | اُس حکم کی جو زیر دفعہ ہذا مطابق فیصلہ ثالثی کے صادر کیا جاوے اگر وہ بغیر حاضری مدعا علیہ بھی صادر کیا گیا ہو تو بطور حکم یکطرفہ کے نظر ثانی نہیں کیجا سکتی اور نہ وہ منسوخ کیا جا سکتا ہے (۷)

ڈگری | مطابق فیصلہ ثالثان کے صادر ہونی چاہیئے (۸)

امر فیصل شدہ | فیصلہ و ڈگری مطابق شرائط فیصلہ ثالثی امر فیصلشدہ کا اثر رکھتے ہیں (۹)

اپیل | کوئی اپیل زیر دفعہ ہذا ایسی ڈگری کی نار ضی سے جو مطابق فیصلہ ثالثان کے ہو اور جو تبدیل یا صحیح مطابق

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۶۹　(۲) نمبر ۱۸۴ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ۔

(۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۴۹　(۴) نمبر ۷۱ ۱۸۸۹ء " "

(۵) نمبر ۱۱۲ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ۔　(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۵

(۷) نمبر ۹ ۱۸۹۰ء " "　(۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ... صفحہ ۶۲۶

(۸) [illegible]

دفعہ ۵۱۸ نہ کیا گیا ہو نہیں ہو سکتا بجز اوپر ایک یا دوسری دو وجوہات کے جو دفعہ ۵۲۱ میں درج ہیں (۱) لیکن اگر وہ فیصلہ ثالثی جائز اور مطابق قانون نہو تو اپیل ہو سکیگا — (۲) دیکھو متعلق اپیل نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۳۲ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۳۰ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۳ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰ و جلد ۹ صفحہ ۹۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۶۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۸۸ و جلد ۸ صفحہ ۴۹۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۵ —

نگرانی | ہو سکتی ہے (۳)

انتقال خانگی | ایک ڈگری جو حسب فیصلہ ثالثی دیجائے انتقال خانگی نہیں (۴)

اقرارنامہ کہ مقدمہ سپرد ثالثی بعدالت میں داخل کیا جا سکتا ہے | **دفعہ ۵۲۳** — جب چند اشخاص بذریعہ اقرارنامہ تحریری کے یہ بات قبول کریں کہ کوئی نزاع جو باہم اون کے واقعہ ہو کسی شخص مندرجہ اقرارنامہ یا مقرر کیئے ہوئے اوس عدالت کے جسکو نزاع مندرجہ اقرارنامہ کی نسبت اختیار سماعت کا حاصل ہو واسطے ثالثی کے سپرد کیجائے تو درخواست منجانب نویسندگان اقرارنامہ یا منجملہ اون کے کسی شخص کی طرف سے مشعر اس بات کے گذر سکتی ہے کہ اقرارنامہ مذکور عدالت میں داخل کیا جائے

درخواست پر نمبر ثبت ہوگا اور وہ درج رجسٹر ہوگی | درخواست تحریری ہونی چاہیئے اور اسپر نمبر ثبت کیا جائیگا اور درصورتیکہ درخواست فریقین میں سے سب کیطرف سے ہو تو نالش مابین ایک یا کئی فریق اہل غرض یا دعویدار کے بطور مدعی یا مدعیان اور دوسرے ایک یا کئی فریق بطور مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے رجسٹر میں قائم کیجائے گی اور اگر درخواست جملہ فریقین کیطرف سے نہو تو باہم درخواست کنندہ بطور مدعی اور دیگر اشخاص بطور مدعا علیہم کے نالش قائم ہوگی —

(۱) نمبر ۴۴ دسمبر ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۷۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۷۲ — (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ — (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۳ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۵ — له دفعات ۵۲۳ لغایت ۵۲۶ اون پنچیتوں یا ثالثیوں سے متعلق نہیں ہیں جنسے ثالثی کی ایکٹ مجریہ ہند سنہ ۱۸۹۹ء نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۹ء کو تعلق پذیر ہیں ملاحظہ طلب اس ایکٹ کی دفعہ ۳ — ۳ لیں درخواستوں کی رسوم عدالت کیلئے ملاحظہ طلب رسوم عدالت کی ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ء نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء کا ضمیمہ دوم

اطلاعنامہ واسطے دکہلانے وجہ کے اقرارنامہ کیون نہیں داخل ہوگا

ویسی درخواست کے گذرنے پر عدالت کو یہ حکم دینا لازم ہوگا کہ اطلاعنامہ بنام باقی تمام فریقہاے اقرارنامہ کے جو شریک درخواست نہوئی ہون متضمن اسبات کے جاری کیا جاوے کہ ویسے فریقان اندر میعاد مصرحہ اطلاعنامہ کے وجہ کافی نسبت نہ داخل ہونے اقرارنامہ کے پیش کریں۔

اگر کوئی وجہ کافی پیش نہ کیجائے تو عدالت اوس اقرارنامہ کو داخل کرائے اور لازم ہے کہ حکم تفویض ثالثی کا اوسپر صادر کرے اور اگر اقرارنامہ میں کوئی ثالث نامزد نہوا ہو اور فریقین نامزد کرنے میں متفق نہوں تو جائز ہے کہ ثالث کو بھی نامزد کر دے۔

اقرارنامہ اقرارنامہ سپردگی تنازعات آئندہ بحق ثالثان خارج دفعہ ہذا ہے اور وہ داخل عدالت کیا جا سکتا ہے۔ دفعہ ہذا اُن مقدمات تک محدود نہیں جنمیں کہ صرف اُن تنازعات کے سپرد ثالثان کئے جانیکا اقرار کیا گیا ہو جو واقعی طور پر تاریخ مذکور پر موجود ہون اقرارنامہ میں ثالث یا ثالثان نامزد کئے جانے چاہئیں اور وہ اقرارنامہ جسکے روسے آئندہ تقرر یا انتخاب ثالثان کا اقرار کیا گیا ہو داخل دفعہ ہذا نہیں (۱)

اشخاص جو اقرار کریں جو اشخاص فریق اقرارنامہ ہوں وہی اُس کے ذمہ وار ہیں اور اگر تیسرے شخص کا حق اُسپر قایم کیا گیا ہو تو وہ اسکا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا (۲) دیکھو ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۸۰۔ زیر دفعہ ہذا صرف اُس صورت میں تعمیل معاہدگی کرائی جا سکتی ہے جبکہ کل اشخاص جنکو اس سے تعلق ہے فریق معاہدہ ہوں (۳)

نابالغ نابالغ فریقین کے ولی مقدمہ بازو عورت میں مقدمہ سپرد ثالثان نہیں کر سکتے اور نہ عدالت ایسا کر سکتی ہے بلکہ اُسے خود ایسا مقدمہ منفصل کرنا چاہیئے (۴)

اقرارنامہ سپردگی فرق مابین سپردگی بعد ایک اقرارنامہ سپردگی۔ دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۹ و صفحہ ۲۱۰ و ۲۱۲ و ۲۱۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۔

تحقیقات عذر عدالت علاوہ عذرات مندرجہ دفعات ۵۲۰ و ۵۲۱ کے دیگر عذرات کی نسبت بہی تحقیقات اور فیصلہ کر سکتی ہے دیکھو نمبر ۴۸ سنہ ۱۹۰۱ء و نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ۔ فیصلہ نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ منسوخ کیا گیا ہے۔ نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۸۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۴

کب عدالت اقرارنامہ کو شامل مسل کئے جانے کا حکم صادر کرے گی جب کوئی شخص پیروی نکرے اور دوسرے شخص کی شرکت اُس توقف میں معلوم نہو تو شخص آخر الذکر مستحق اس امر کا ہے کہ سپردگی ثالثی کو فسخ کرے

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۴ و جلد ۴ صفحہ ۸۰۹

(۳) نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ۔

اور اسصورت میں عدالت مجاز اسکی نہیں ہے کہ حکم ادخال اقرارنامہ ثالثی کا دے (۱) جبکہ فریقین نے ایک اقرارنامہ تمام کے سپرد کرنیکا تین ثالثان کے نام تحریر کیا اور منجملہ اُن نے ایک نے عمل کرنے سے انکار کیا اور دوسروں نے بھی تو عدالت نے ادخال اقرارنامہ سے انکار کیا۔ (۲) فریقین نالش اسی طرح مجاز کرنے قرار سپردگی معاملہ متنازعہ باہمی اپنے کو پنچایت خانگی کے بلاتوسط عدالت کے ہیں جسطرح پر کہ وہ اشخاص فریق نالش نہوں (۳)

نامزدکردگی | جبکہ اقرارنامہ ثالثی میں سرپنچ کی بابت کوئی شرط درج نہو تو عدالت سرپنچ مقرر نہیں کر سکتی (۴) باوجودیکہ فریقین نے نسبت اس امر کے قرار کیا ہو کہ ثالثان عدالت سے مقرر کئے جاینگے تاہم وہ خود نہیر نامزد کر سکتے ہیں اور عدالت کو چاہیئے کہ اُن کے نامزد کردہ اشخاص کو مقرر کرے (۵)

واپسی | جب مقدمہ عدالت ماتحت میں حسب دفعہ ۵۶۶ واپس ہو تو حسب دفعہ ہذا عدالت عمل نہیں کر سکتی (۶)

اپیل | حکم متعلق نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہو دنمبر ۱۸ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ) لیکن حکم متعلق نامنظوری ادخال اقرارنامہ ثالثی عدالت میں قابل اپیل نہیں (۷) اور فیصلہ متعلق انکار سپردگی اسوجہ پر کہ اقرارنامہ سپردگی ثابت نہیں کیا گیا۔ چونکہ ایک ڈگری ہے لہذا قابل اپیل ہو (۸)

اس باب کے احکام اوس کارروائی سے متعلق ہونگے جو بموجب حکم تفویض عمل میں آئی ہو۔ | **دفعہ ۵۲۴** ۔ باب ہذا کے احکام مندرجہ بالا جہانتک وہ کسی اقرارنامہ داخل شدہ کے خلاف نہوں کل کارروائی سے جو بموجب حکم مصدرہ عدالت متعلق تفویض ثالثی حسب دفعہ ۵۲۳ کے عمل میں آئی ہو اور فیصلہ ثالثی سے اور اُس ڈگری کے اجرا سے جو اوس کے بموجب صادر ہوئی ہو متعلق ہونگے۔

جہانتک وہ ایسے اقرارنامہ داخل شدہ کے خلاف نہوں | الفاظ مندرجہ عنوان سے یہ مراد نہیں ہے کہ اقرارنامہ میں ہر صورت میں ایک شرط صریح نسبت اس امر کے درج ہو کہ اگر کوئی ثالث ثالثی پر رضامند نہو تو کیا کیا جائے تاکہ حاکم عدالت مطابق اُس کے عمل کر سکے اور دفعہ ۵۱۰ اور پنچ سے متعلق نہیں ہے تعبیر معقول یہ ہو کہ کارروائی حاکم عدالت حسب منشاء خلاف اقرارنامہ نہیں ہونی چاہیئے اگر اوسمیں کوئی شرط خاص نسبت امر مذکور کے ہو (۹) اقرارنامہ تفویض ثالثی میں جو عدالت سے عمل ہوا یہ شرط تھی کہ فیصلہ ثالث بطور قطعی کے قبول کیا جائے اور اسکی ناراضی سے کوئی فریق اپیل نکرے تجویز ہوئی کہ یہ شرط عدالت کو مانع اسبات کی نہیں ہو کہ فیصلہ ثالثی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰　　(۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱　　(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۶۴ (۵) انڈین لا
(۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۳۳　　(۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۳۳
(۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۹　　(۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۸۔

کو بوجہ بدعمالی ثالث کے منسوخ کرے (۱)

فیصلہ کا داخل کرنا اوس معاملہ میں جو بلا توسط عدالت سپرد ثالثی ہو

دفعہ ۵۲۵ - جب کوئی امر بلا توسط کسی عدالت کے ثالثی میں رجوع اور اوس کی بابت فیصلہ ثالثی ہوگیا ہو تو ہر شخص جو فیصلہ سے علاقہ رکھتا ہو مجاز ہے کہ اوس عدالت درجہ ادنیٰ میں جسے معاملہ متعلقہ فیصلہ ثالثی کی سماعت کا اختیار حاصل ہو اس امر کی درخواست گذرانے کہ فیصلہ ثالثی داخل عدالت کیا جاوے -

درخواست پر نمبر ثبت ہوگا اور داخل رجسٹر ہوگی

درخواست تحریری ہونی چاہیے اور اوسپر نمبر ثبت ہوگا اور وہ داخل رجسٹر ہو کر بمنزلہ ایک نالش کے تصور کیجائے گی جسمیں درخواست کنندہ بطور مدعی ہوگا اور دیگر اشخاص بطور مدعا علیہم

اطلاعنامہ بنام اُن اشخاص کے جنہوں نے ثالثی کرائی ہو -

عدالت حکم صادر کرے گی کہ اطلاعنامہ بنام اُن اشخاص کے جنہوں نے ثالثی کرائی ہو اور شریک درخواست نہوں متضمن اس بات کے جاری ہو کہ اشخاص مذکور اندر میعاد مصرحہ کے وجہ واسطے نہ داخل ہونے فیصلہ ثالثی کی پیش کریں -

عدالت دیوانی اوس خانگی فیصلہ ثالثی کو جسمیں کاشتکار مدیون فریق ہوں بلا تفصیل کرنے حساب کتاب کے داخل کر سکتی ہے (۲) جب عدالت کا اطمینان اس امر کی نسبت ہو جائے کہ اقرار نامہ شرط تصفیہ نالش کیا جا کر تحریر کیا گیا ہے تو وہ اسے داخل اور قلمبند کرنیکا حکم صادر کریگی (۳) فیصلہ ثالثی ایسا کاغذ ہے جسکی پیشانی پر لفظ "فیصلہ ثالثی" کا لکھا ہو اور اُسپر دستخط ثالث کے ہوں مگر جسمیں محض یہ امر ظاہر کیا گیا ہو کہ اس طرح پر تصفیہ نزاع کا جو سپرد ثالثی کیا گیا ہے ہو سکتا ہے فیصلہ ثالثی تصور نہیں ہو سکتا (۴)

نالش نمبری | برنبائے فیصلہ ثالثی نالش نمبری ممنوع نہیں ہے (۵) دیکھو نسبت دعویٰ علی سبیل البدل انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴، ۴۴ و جلد ۲ صفحہ ۴۹۰ -

درخواست گذرانے | لفظ "فریقین" مستعملہ دفعہ ہذا کو صرف انہیں اشخاص پر محدود نہیں کرنا چاہیے جو فی الواقعہ روبرو ثالثان کے حاضر ہوں اگر بعض اشخاص نے بذریعہ ایک اقرار کے مابین اپنے یہ معاہدہ کیا ہو کہ بصورت وقوع کسی خاص امر کے ایک خاص ضابطہ پر عمل کیا جائیگا جو ایک صورت میں حسب مرضی خود

---

(۱) دیسی درخواستوں کی میعاد سماعت کے لیے ملاحظہ طلب ہند کے ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ صد ۱۸۷۷ء کا ضمیمہ دوم آرٹیکل ۱۷۶

(۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۶۸ -

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۲ و جلد ۵ صفحہ ۲۰ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴ ۳۵ - ۵۲) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ و نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۱ع و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۲ع و نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۰ع و نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ و جلد ۵ صفحہ ۹۹ -

اختیار کیا جا سکتا ہے اشخاص مذکور واسطے اغراض دفعہ ہذا کے فریق ثالثی تصور کئے جائینگے اور جو فریق نسبت داخل کئے جانے فیصلہ ثالثی کے عذر کرنے کو عدالت میں آوے اوس کو وجہ ظاہر کرنی چاہیئے۔ (۱)

اختیار سماعت | جو دعویٰ واسطے تردید فیصلہ ثالثی کے نہو بلکہ واسطے ادخال فیصلہ ثالثی کے ہو اگر وہ قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ ہو تو عدالت خفیفہ میں ہو سکتا ہے (۲) اختیار ادخال فیصلنامہ ایک ایسی عدالت کو حاصل ہے جسمیں نالش بابت شئی متنازعہ جسکی بابت فیصلہ ثالثی ہو سکتی ہو (۳) جج ماتحت جسکو اختیار جج عدالت خفیفہ حاصل ہو فیصلہ ثالثی داخل کرا سکتا ہے (۴) بعد اس کے کہ درخواست زیر دفعہ ہذا گذر گئی ہو اور نوٹس بنام فریقین بابت ثالثی کے دیا گیا ہو۔

اختیار سماعت عدالت نسبت صدور اوس حکم کے کہ فیصلہ ثالثی داخل کیا جائے اور اوس کے بموجب کارروائیات کیجاویں محض اس امر سے جاتا نہیں رہتا کہ بر طبق عذر جواز سپردگی کے سپردگی ثالثان سے انکار کیا گیا ہے (۵)

تحقیقات عذرات | عدالت مجاز ہے کہ بر طبق ایک درخواست زیر دفعہ ہذا در بارہ داخل کرنے ایک فیصلہ ثالثی کے ان عذرات کی نسبت تحقیقات اور اونکا فیصلہ کرے اور علاوہ عذرات مندرجہ دفعات ۵۲۰ و ۵۲۱ مجموعہ ہذا کے ہوں (۶)

وجہ پیش کرے | زیادہ درست تعبیر الفاظ "وجہ پیش کرے گی" جو دفعات ۵۲۳ و ۵۲۵ میں رکھی ہے وہ یہ ہے کہ ظاہر کرے اور ثابت کرے (۷) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۵۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۵ و جلد ۱ صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۵۴ و جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ و جلد ۱ صفحہ ۶۷۴ — ثبوت موجودگی ایک مشکل یا مشتبہ بحث کا وجہ کافی ہے (۸)

اسٹامپ | درخواست زیر دفعہ ہذا پر اسٹامپ بطور درخواست کے چسپاں ہوگا اور اپیل پر بموجب مالیت کے (۹)

شہادت زبانی | اگر فیصلہ ثالثان گم ہو جائے تو اسکی نسبت زبانی شہادت نہیں لیجا سکتی (۱۰) لیجا سکتی ہے (۱۱)

اپیل | تاوقتیکہ کل مقدمہ کا فیصلہ نہو کسی درمیانی حکم کا نہ تو اپیل ہو سکتا ہے اور نہ نگرانی (۱۲) لیکن بنا بر منظوری یا نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا کی اپیل ہو سکتا ہے جبکہ فیصلہ ثالثی ابتدا ہی سے ناجائز اور خلاف قانون ہو (۱۳)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۴۳ — (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۴ —

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۳۱ —

(۴) " " بمبئی " ۳ " ۲۱۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۷ —

(۶) نمبر ۴۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی — (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۶۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴ (دیکھو صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۵) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸

(۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۸۵ (۹) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۱ و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ —

(۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۱ — (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۹ (۱۲) نمبر ۵۱ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ

(۱۳) نمبر ۴۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ —

ویسے فیصلہ کا داخل ہونا اور مؤثر ہونا | **دفعہ ۵۲۶** - اگر کوئی ایسی وجہ جسکا ذکر یا حوالہ دفعہ ۵۲۰ یا ۵۲۱ میں ہے بسنبت فیصلہ ثالثی کے پیش نہو تو عدالت ویسے فیصلہ کے داخل کئے جانے کا حکم دے گی اور ویسا فیصلہ بعد ازاں مثل ایک ایسی فیصلہ کے مؤثر ہوگا جو کہ حسب احکام اس باب کے کیا جائے۔

صرف عذرات جنکی تحقیقات ہوسکتی ہے وہ ہیں جو دفعات ۵۲۰ یا ۵۲۱ میں بیان ہوئی ہیں (۱) لیکن دیکھو نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۵۲۵ مجموعہ ہذا جسکی رو سے نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ منسوخ کیا گیا ہے۔

تحقیقات | دفعہ ہذا اُس تحقیقات کو محدود نہیں کرتی جنکی نسبت زیر دفعہ ۵۲۳ اجازت دیگئی ہو اور عدالت مجاز ہے کہ بر طبق درخواست زیر دفعہ مذکور کے معاملہ کو سپرد ثالثی کرے باوجودیکہ مدعا علیہ اقرار نامہ سپردگی سے انکاری ہو (۲)

وجہ پیش کرے | الفاظ "وجہ پیش کرے" مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد بیان کرنے سے نہیں ہے بلکہ یہ کہ حسب اطمینان عدالت وہ وجوہ جنکا ذکر دفعہ ۵۲۰ و ۵۲۱ میں ہے ثابت کرے (۳) اور عدالت کو اُنکی تحقیقات کرنی چاہیئے (۴)

لیکن جس حال میں کہ بر طبق درخواست ادخال فیصلہ ثالثی کے ایسے عذرات بسنبت امر واقعہ یا جواز سپردگی و فیصلہ ثالثی کی اٹھائے جائیں جو عدالت کی رائے میں صرف دق کرنیوالی یا نمائشی ہوں اور بربنائے کسی وجہ منجملہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۲۱ کے نہوں تو عدالت کو کوئی اختیار اُنکی نسبت کارروائی کرنے کا حاصل نہیں ہے اور اُسے چاہیئے کہ درخواست کو نامنظور کرکے فریقین کو نالش نمبری کی ہدایت کرے (۵) لیکن الہ آباد و مدراس ہائیکورٹوں نے تجویز کیا کہ جبکہ درخواست ادخال فیصلہ ثالثی پر عذرات بسنبت جواز سپردگی و درستی و جواز فیصلہ ثالثی کے کئے جاویں تو اُن کی تحقیقات عدالت کو کرنی چاہیئے۔ (۶) نیز دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۵ زیر دفعہ ۵۲۵۔

فیصلہ ثالثی کا مؤثر ہونا | جہانکہ ایک فیصلہ ثالثی جس کو ایک ایسا عذر کردہ فیصلہ ثالثان ہونا متنازعہ کہا گیا ہو جو بیانات فریقین و شہادت گواہان پر غور کرنے کے بعد مرتب کیا گیا ہو لیکن در اصل صرف ایک اقرار نامہ منجانب فریقین ثالثی معلوم ہو جنہوں نے اُسپر دستخط بھی کئے ہوں تو یہ امر فیصلہ ثالثی کو جائز اور فریقین کو ما بین تابع پابندی ہونے سے باز نہیں رکھتا۔ (۷)

اپیل | بنا رضی ڈگری زیر دفعہ ہذا و دفعہ ۵۲۵ کے اپیل نہیں ہوسکتا (۸) ہوسکتا ہے (۹) جبکہ ہو جیسے جو خلاف داخل کرنے فیصلہ ثالثی کے ظاہر کیگئی ہے سپردگی بہ ثالثی اور فیصلہ ثالثی کی صحت کی نسبت انکار ظاہر ہوتا ہو۔ (۱۰)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷ (۲) نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۱ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۳

(۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۶۹ و جلد ۹ صفحہ ۵ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۳ و نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۹ (۷) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۲ (۸) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۸۶ و جلد صفحہ ۲۳ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد صفحہ ۱۱ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۳۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۱

(۹) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۸ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد صفحہ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد صفحہ ۱۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲

حکم مشعر تجویز اس امر کے کہ کوئی جائز سپردگی ثالثی نہیں کیگئی اور جسکے رو سے درخواست نامنظور کیجاوے ڈگری ہے اور بنا بر آں حکم مذکور کے اپیل دایر ہو سکتا ہے (۱)

باب ۳۸

کارروائی عدالت نسبت اقرارنامہ فیمابین فریقین

دفعہ ۵۲۷ - جن اشخاص کو کسی امر واقعہ یا بحث قانونی کے انفصال میں غرض کہنے کا دعویٰ ہو وہ مجاز ہونگے کہ باہم اقرارنامہ تحریری کرکے اوس میں ویسے امر کو بطور ایک مقدمہ کے واسطے رائے عدالت کے لکھیں اور یہ شرط کریں کہ حسب تجویز عدالت نسبت ویسے امر کے صادر ہو تو۔

مقدمہ کے بیان کرنیکا اختیار واسطے رائے عدالت کے

(الف) وہ تعداد زر جو باہم فریقین مقرر کریں یا جسے عدالت تجویز کرے اُن میں سے ایک فریق دوسرے فریق کو ادا کرے گا یا۔

(ب) ایک فریق دوسرے فریق کو کچھ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ مصرحہ اقرارنامہ حوالہ کریگا۔ یا

(ج) منجملہ فریقین کے ایک یا کئی اشخاص کسی خاص امر مفصلہ اقرارنامہ کی تعمیل کرینگے یا اوس کے کرنے سے باز رہیں گے

ہر مقدمہ جو بموجب اس دفعہ کے قلمبند کیا جائے چند ایسے فقرات پر منقسم ہوگا جنپر نمبر مسلسل ثبت کیا جائے گا اور اُسمیں مختصر کیفیت ایسے واقعات اور دستاویزات کی لکھی جائے گی جو واسطے اس امر کے ضروری ہوں کہ عدالت اوس بحث کو جو اُن سے پیدا ہوتی ہے طے کر سکے۔

دفعہ ۵۲۸ - اگر اقرارنامہ بابت حوالگی کسی جائداد کے ہو یا بابت کرنے یا باز رہنے کے کسی فعل خاص سے ہو تو اُس اقرارنامہ میں مالیت تخمینی اوس جائداد کی جسکے حوالہ کرنے کا اقرار ہے یا جس سے وہ فعل مندرجہ اقرارنامہ متعلق ہو درج کیجائے گی۔

کب مالیت شی متنازعہ کا بیان کرنا ضرور ہے

دفعہ ۵۲۹ - اقرارنامہ بشرطیکہ وہ مطابق قواعد مندرجہ صدر کے مرتب ہُوا ہو کسی ایسی عدالت میں داخل ہو سکتا ہے جسکو اختیار سماعت

اقرارنامہ بطور نالش کے داخل ہوگا اور اُس پر نمبر ثبت ہوگا

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۵۰ (۱۴۷) ۱ یہ باب مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۱۳ ضمیمہ دوم ضمیمہ سوم عدالت ہائے ملاحظہ طلب سوم عدالت کا ایکٹ ۱۸۸۰ء ۲ دسمبر ۱۸۸۲ء ضمیمہ دوم آرٹیکل ۱۹۔

اوسی تعداد یا مالیت کی شئے متنازعہ کی نالش کا حاصل ہو جو تعداد یا مالیت شئے متنازعہ مندرجہ اقرارنامہ کی ہو۔

بعد داخل کے وہ اقرارنامہ بہ ثبت نمبر داخل رجسٹر ہو کر ایک نالش جسمیں ایک یا چند اشخاص منجملہ دعویداران غرض کے مدعی یا مدعیان ہونگے اور دوسرے منجملہ اون کے مدعاعلیہ یا مدعاعلیہم ہونگے قایم ہو گی اور اطلاعنامہ بنام جملہ فریق اقرارنامہ کے جو شریک اوداخل اقرارنامہ کے نہوئے ہوں جاری ہو گا۔

فریقین عدالت کے اختیار کے تابع ہوں گے

دفعہ ۵۳۰ - بعد داخل اقرارنامہ کے نویسندگان اقرارنامہ تحت اختیار عدالت کے ہونگے اور اون پر پابندی بیانات مندرجہ اقرارنامہ کی لازم ہو گی

مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ

دفعہ ۵۳۱ - ایسا مقدمہ سماعت کے واسطے مثل نالش مرجوعہ حسب باب ۵ کے داخل ہو گا اور اس باب کے احکام جہانتک ممکن ہو ایسی نالش سے متعلق ہونگے۔

اگر بعد زبانبندی فریقین یا بعد لینے شہادت مناسب کے عدالت کو اطمینان ہو کہ

(الف) اقرارنامہ مذکور کی تکمیل اونہوں نے حسب ضابطہ کی ہے۔ اور

(ب) یہ کہ از راہ نیک نیتی غرض اون فریقین کی نزاع مندرجہ اقرارنامہ سے متعلق ہے۔ اور

(ج) یہ کہ نزاع قابل انفصال کے ہے۔

تو عدالت ایسے امر میں اوسیطرح تجویز صادر کرے گی جسطرح معمولی نالشیں کرتی ہے اور اوس تجویز کے مطابق ڈگری صادر ہو گی اور ڈگری مذکور کی تعمیل کرنا اوسی طرح پر لازم ہو گا جیسے کہ مجموعہ ہذا میں اجراے ڈگریات کے لئے حکم ہے۔

باب ۳۹

ضابطہ سرسری دستاویزات قابل خرید و فروخت کا

اجلاع نالشات سرسری بل آف ایکسچنج وغیرہ کی بنا پر

دفعہ ۵۳۲ - وہ سب نالشات بل آف ایکسچنج یا ہنڈی یا پرامیسری نوٹ کی جنمیں مدعی اس باب کے بموجب کارروائی کرنی چاہتا ہے

ؔلہ ملاحظہ طلب ماقبل کا باب ۱۹ سے ۲۰ نالشات تحت باب ۳۹ کی میعاد سماعت کیلئے ملاحظہ طلب ہند کے ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۹ مصدرہ سنہ ۱۹۰۸ع کا ضمیمہ دوم آرٹیکل ۵ حاضر ہو کر نالش کی جوابدہی کرنیکی اجازت کی بابت درخواستوں کی میعاد سماعت کیلئے ملاحظہ طلب ایکٹ مذکور کا آرٹیکل نمبر ۵)۔ ؔلہ باب ہذا نالشات و کارروائیات زیر ایکٹ لگان نمبر ۲ بابت ۱۹۰۱ع ممالک مغربی شمالی و اودہ سے متعلق نہیں دیکھو مجموعہ ۱۹۰۳ع

ہر عدالت میں جس سے یہ دفعہ متعلق ہے اوسی طرح سے رجوع کیجا سکتی ہیں کہ عرضی نالش اوس نمونہ کے مطابق ہو جو اس مجموعہ میں[1] مقرر ہے مگر سمن اوسی نمونہ کے مطابق ہونا چاہیے جو اس مجموعہ کے چوتھے ضمیمہ کے نمبر ۱۷۲ میں مندرج ہے یا کسی اور نمونہ کا جو وقتاً فوقتاً عدالت ہائی کورٹ سے مقرر کیا جائے

پس جب مقدمہ میں عرضی نالش اور سمن مطابق نمونہ جات متذکرہ بالا کے ہوں اوس نالش میں مدعاعلیہ کو حاضر ہونے یا جوابدہی کرنے کا استحقاق نہوگا تاوقتیکہ وہ اجازت حاضری اور جوابدہی کی حسب متذکرہ آیندہ کسی نہج سے حاصل نکرے۔

اور اگر مدعاعلیہ ایسی اجازت حاصل نکرے یا اجازت لیکر اوس کے بموجب حاضر اور جوابدہ نہو تو مدعی مستحق ہوگا کہ بابت اوس قدر مبلغ کے جو تعداد مندرجہ سمن سے زیادہ نہو مع سود بشرح مصرحہ اگر کچھ ہو تا بتاریخ ڈگری اور نیز زرخرچہ مقررہ حسب قواعد مصرحہ عدالت عالیہ ہائی کورٹ کے بجز اوس صورت کے کہ مدعی ویسی تعداد مقررہ سے زیادہ کا دعویدار ہو کہ اوس صورت میں زرخرچہ بطور معمولی معین کیا جائیگا ڈگری حاصل کرے اور جائز ہے کہ ویسی ڈگری کی فوراً تعمیل کرائی جائے۔

زرمتذکرہ سمن کا عدالت میں داخل ہونا۔ تعداد مندرجہ سمن کو مدعاعلیہ سے عدالتمیں جمع نکرائی جائیگی اور نہ تعداد مذکور کی ضمانت اوس سے داخل کرائی جائیگی بجز اوس صورت کے کہ بدلہنت عدالت مدعاعلیہ کی جوابدہی بادی النظر میں قابل تسلیم نہو یا اوس میں اوسکی نیک نیتی کی بابت عدالت کو شبہہ معقول ہو۔

تشریح۔ یہ دفعہ اون مقدمات سے متعلق نہیں ہے جنمیں بل آف اکسچینج یا ہنڈی یا پرامیسری نوٹ جسکی بنیاد پر نالش دایر ہو محض مدت گذر جانے کیسا تھہ بادی النظر میں زر واجب الادا پانیکا استحقاق قایم کرنے کے واسطے کافی ہے۔

دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۸ و جلد ۳ صفحہ ۵۳۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۱

دفعہ ۵۳۳۔ عدالت کو لازم ہے کہ مدعاعلیہ کی درخواست پر اوس نالش میں مدعاعلیہ کو حاضر ہونے اور جوابدہی کرنے کی اجازت اس بات پر دے کہ مدعاعلیہ تعداد مندرجہ سمن عدالت میں داخل کرے یا ایسے تحریری بیانات حلفی پیش کرے جو لایق اطمینان عدالت ہوں اور جن سے ایسی جوابدہی یا ایسے وقعات ظاہر ہوں کہ باعتبار اون کے شخص دارندہ بل آف اکسچینج وغیرہ پر زرمعاوضہ کے ادا کر دینے کا ثبوت دینا لازم ہو یا ایسے اور واقعات ظاہر ہوں جو بدلہنت عدالت واسطے تائید درخواست کے کافی ہوں اور اجازت مذکور بعبدہ

(حاشیہ: مدعاعلیہ کو حاضر ہونیکی اجازت ملیگی جو حقیقت حال مقدمہ کی نسبت جواب پیش کرے)

[1] ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۵۰۔

ایسے احکام بنسبت ادخال ضمانت اور ترتیب و تحریر تنقیحات طلب کے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں دے یا بدون کسی ایسے حکم کے۔

ڈگری کو منسوخ کرنے کا اختیار

دفعہ ۵۳۴۔ عدالت کو اختیار ہے کہ بعد صدور ڈگری کے ڈگری کو صورت ہائے خاص میں منسوخ کر دے اور اگر ضرورت ہو اُسکے اجرا کو ملتوی رکھے یا خارج کرے اور اگر عدالت کی دانست میں ایسا کرنا معقول ہو تو مدعا علیہ کو اجازت واسطے حاضر ہونے بموجب حکم سمن اور کرنے جوابدہی نالش کے بپابندی ایسی شرائط کے عطا کرے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں

اس حکم کے دینے کا اختیار کہ بل وغیرہ اہلکار عدالت کی تحویل میں رکھا جائے

دفعہ ۵۳۵۔ ہر کارروائی محکومہ باب ہذا میں عدالت کو ایسا حکم صادر کرنا جایز ہوگا کہ بل یا ہنڈی یا نوٹ جسپر نالش مبنی ہو فوراً عدالت کے کسی اہلکار کی تحویل میں رکھا جائے اور یہ کہ جبتک مدعی نالش مذکور کے خرچہ کی بابت ضمانت داخل نکرے مقدمہ کی تمام کارروائی ملتوی رکھی جائے۔

دلاپانا خرچہ کا در باب لکھا دینے ہبات کے کہ بل یا نوٹ جو پٹا نہیں وہ نہ سکارا گیا

دفعہ ۵۳۶۔ قابض ہر بل آف ایکسچینج یا پرامیسری نوٹ کا جو نہ پٹے واسطے دلاپانے اُن اخراجات کے جو اُس کے نہ سکاری جانے یا ادا نکئے جانے کو لکھا دینے میں یا اور طور پر بوجہ پیسی نہ پٹنے کے عائد ہوئے ہوں اونہی سبیلوں سے وصول کر سکیگا جن سبیلوں سے تعداد بل یا نوٹ مذکور کی اس باب کے مطابق وصول کر سکتا ہے

نالشات تحت باب ہذا میں طریقہ کارروائی

دفعہ ۵۳۷۔ باستثناء اون شرائط کی جو دفعہ ۵۳۲ لغایت دفعہ ۵۳۶ میں مندرج ہیں اُن نالشات میں جو اسباب کے مطابق رجوع کیجائیں وہی کارروائی ہوگی جو اُن نالشات میں ہوتی ہے جو باب ۵ کے مطابق دایر ہوں۔

باب ہذا کی تعلق پذیری

دفعہ ۵۳۸۔ دفعات ۵۳۲ لغایت ۵۳۷ صرف عدالتہائے مفصلہ ذیل سے متعلق ہیں۔

(الف) عدالتہائے ہائیکورٹ بمقام فورٹ ولیم اور مدراس و بمبئی

(ب)[1] چیف کورٹ لوئیر برہما۔

(ج) عدالتہائے مطالبات خفیفہ واقعہ کلکتہ و مدراس و بمبئی

(د) عدالت صاحب جج کراچی اور

(ہ) ہر دیگر عدالت ذی اختیار سماعت معمولی مقدمات ابتدائی دیوانی جسے لوکل گورنمنٹ بذریعہ

[1] ضمن ہذا بروئے ضمیمہ اول ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۸۸ء کے ترمیم ہو کر درج کیا گیا ہے۔

اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے دفعات مذکورہ بالا کو متعلق فرمائے[۵۱]۔

دفعات مذکورہ کے اسطور پر متعلق کئے جانے کی صورت میں لوکل گورنمنٹ ہدایت کر سکتی ہے کہ اُن اختیارات اور خدمات میں سے جو اُن دفعات کی تعمیل مذکور سے متعلق ہوں کس کو کون عمل میں لائیگا اور انجام دیگا اور قواعد جو واسطے تعمیل احکام مندرجہ دفعات مذکور کے ضروری معلوم ہوں مرتب کر سکتی ہے۔

ویسے اشتہار کے مشتہر ہونے سے ایک مہینے کے اندر ویسے احکام اوسی کی مطابق متعلق ہو جائینگے اور قواعد جو حسب طریقہ متذکرہ بالا مرتب کئے جائیں حکم قانون کا رکھینگے۔

لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً کسی ویسے اشتہار کو تبدیل یا منسوخ کرتی رہے۔

باب ۴۴[۵۲]

نالشات بابت اشیائے خیرات عام کے

کب نالشیں خیرات عام کے متعلق رجوع ہو سکتی ہیں

دفعہ ۵۳۹ - جو امانت صریحاً یا معناً واسطے اغراض خیرات عام یا امور مذہبی کے قرار دیگئی ہو جب وسکی خلاف ورزی بیان کیجاے یا کسی ایسی امانت کے انتظام کیلئے عدالت کی ہدایت ضروری متصوّر ہو تو اڈوکیٹ جنرل ایکس افیشیو یا دو یا کئی اشخاص جو اس امانت سے[۵۳] غرض رکھتے ہوں، اور اڈوکیٹ جنرل کی رضا مندی تحریری حاصل کر چکے ہوں عدالت ہائی کورٹ میں یا ضلع کی عدالت میں جسکے اختیار سماعت دیوانی کی حدود اراضی کے اندر کل یا کوئی جزو شئے امانتی کا واقعہ ہو واسطے حصول ڈگری امور مفصلہ ذیل کی نالش رجوع کر سکتے ہیں

[۵۱] دفعات ۵۳۲ لغایت ۵۳۷ ممالک مفصل الذیل میں نیچے کی لکھی ہوئی وسری عدالتوں سے متعلق کی گئی ہیں۔ یعنے۔

(۱) برہما میں (الف) عدالت جج مولمین سے۔ اور

(ب) عدالت ڈپٹی کمشنر اکیاب سے۔ ملاحظہ طلب برہما کی قواعد مانیول مطبوعہ ۱۸۹۷ء کا صفحہ ۱۱۶۔

(۲) مدراس پریزیڈنسی میں (الف) جج ضلع اور سبارڈینیٹ جج کی عدالت سے۔ اور

(ب) عدالتہائے مضفان ضلع سے ملاحظہ طلب مدراس کی فہرست قواعد احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۹ء جلد ۱ صفحہ ۱۹۶

[۵۲] باب ہذا نالشات و کلیم اثبات نیر ایکٹ لگان و نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی و اودہ سے متعلق نہیں (دیکھو دفعہ ۱۹۳ ضمن الف ایکٹ مذکور سنہ ۱۹۰۱ء)

[۵۳] یہ الفاظ دفعہ ۵۳۹ میں بجائے الفاظ "خود بلا وساطت غیر کے غرض رکھتے ہوں" کے نمبر ۷ بابت سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۴ کی روسے قایم کئے گئے۔

(الف) تقرر نئے امنائے خیرات کا حسب منشاء امانت۔

(ب) حوالہ کیا جانا کسی جائداد کا اُمنائے خیرات کو حسب منشائے امانت۔

(ج) قرار دیا جانا اون حصص کا جو اُس خیرات کی اغراض کیواسطے وجبی ہوں۔

(د) اس بات کی اجازت کا دینا کہ کل یا کوئی جزو اُس کے متعلق جائداد کا کرایہ یا پٹہ پر دیا جائے یا بیع کیا جائے یا رہن رکھا جائے یا بدل لیا جائے۔

ضمن ہذا میں اون معاملات کے متعلق حکم ہے جہاں کہ امنائے امانت کو اہتمام کے متعلق ہدایات حاصل کرنے کے خواہاں ہوں[1]

(ھ) قرار دینا ضوابط کا واسطے اوس کے انتظام کے۔

یا دادرسی مزید یا اور کسیطرح کی ایسی دادرسی کرنی جو بنظر نوعیت مقدمہ کے ضروری ہو۔

اختیارات جو بذریعہ اس دفعہ کی رو سے ایڈوکیٹ جنرل کو دیئے گئے ہیں جائز ہے کہ بلاد پریذیڈنسی کے باہر بعد حصول منظوری لوکل گورنمنٹ کے نیز کلکٹر یا وہ عہدہ دار جسے لوکل گورنمنٹ اس کام کیلئے مقرر کرے عمل میں لائے۔

دفعہ ہذا صرف اس صورت سے متعلق ہے جہانکہ مبینہ خیانت عام خیراتی اور مذہبی غرض کی نسبت کیگئی ہو اور عدالت کی ہدایت اہتمام امانت کیواسطے ضروری ہو۔ دفعہ ہذا بمقابلہ اشخاص اجنبی کے متعلق نہیں ہوتی ہے[2]

خیرات عام	دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۔
فرض کلکٹر	کلکٹر کو چاہیئے کہ اپنی منظوری اجلاع نالش زیر دفعہ ہذا عطا کرنے میں اپنے اختیار تمیزی کا استعمال کرے۔

[a] اختیارات جو اس دفعہ کی رو سے ایڈوکیٹ جنرل کو دیئے گئے ہیں

(الف) لوور برہما میں سرکاری ایڈوکیٹ عمل میں لاتا ہے ملاحظہ طلب برہما گزٹ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ء حصہ ۱ صفحہ ۹۹۔

(ب) مولمین میں درخصوص اُس امانت کے جو بعض بت خانون کے قیام کیلئے ہے ڈپٹی کمشنر عمل میں لاتا ہے ملاحظہ طلب برہما گزٹ مطبوعہ سنہ ۱۸۸۹ء حصہ ۱ صفحہ ۲۳۔

(ج) مانڈلے میں ڈپٹی کمشنر عمل میں لاتا ہے۔ ملاحظہ طلب برہما گزٹ سنہ ۱۸۹۱ء حصہ ۱ صفحہ ۴۵۵۔

(د) ممالک متوسط میں چیف کمشنر وہاں کا سکرٹری عمل میں لاتا ہے ملاحظہ طلب ممالک متوسط کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۵۷۔

(ھ) پریزیڈنسی مدراس میں تمام کلکٹران بجز کلکٹر مدراس کے عمل میں لاتے ہیں ملاحظہ طلب اس کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۸ء جلد ۱ صفحہ ۱۹۷۔

(و) ممالک مغربی و شمالی و اودہ میں لیگل ریممبرنسر عمل میں لاتا ہے ملاحظہ طلب ممالک مغربی و شمالی و اودہ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۱۴۔

[b] دفعہ ۵۳۹ کا فقرہ اخیر منسوخ اور ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۹۱ء (نمبر ۱۲ بابتہ سنہ ۱۸۹۱ء) کے ضمیمہ دوم کی رو سے منسوخ کیا گیا

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۷ و ۳۲۸۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۰۔

اور صرف یہ بات ہی معلوم کرے کہ آیا اشخاص نالش کنندگان اشخاص حقدار امانت ہیں بلکہ یہ بھی معلوم کرے کہ آیا امانت ایک ایسی قسم کی امانت ہے جسکا ذکر دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے اور کہ آیا بادی النظر میں اس امر کا خیال کرنے کی وجوہات موجود ہیں کہ امانت میں خیانت کیگئی ہے (۱)

رضامندی تحریری | نالش جسکی اجازت دیگئی ہو وہی دایر ہونی چاہیئے (۲) خیرات عام کے ایک امین کے دوسرے امین کے خلاف نقص امانت کی نالش دایر کرنے کے لئے منظوری کی ضرورت ہے (۳) الف نے نالش دایر کی اور بعد ازاں (ب) جس نے کلکٹر سے منظوری حاصل کی تہی بعد ازاں بطور مدعی شامل کیا گیا - تجویز ہوئی کہ جو منظوری (ب) نے حاصل کی تہی وہ زمانہ گذشتہ دایر شدہ نالش سے متعلق ہو (۴) نیز دیکھو نمبر ۹۱ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ -

منظوری عدالت | جب کہ ارجاع نالش کی منظوری زیر دفعہ ہذا عطا کیگئی ہو تو نالش اُن واقعات تک محدود ہونی چاہیئے جو منظوری مذکور میں شامل ہوں (۵) اور عدالت کو کوئی اختیار درباره وسعت دینے منشار نالش کے حاصل نہیں ہے اور نہ وہ کوئی دادرسی علاوہ اُس کے جو الفاظ دفعہ ہذا میں شامل ہو عطا کر سکتی ہے (۶)

اختیار عدالت | عدالتہائے انگلستان ہمیشہ اُن عام خیراتہائے کے اہتمام میں دست اندازی کرتی ہیں جن کے امناء نے غلطی سے سرمایہ وقف کو بیجا طور پر صرف کیا ہو اوسی طرح عدالتہائے ہندوستان کسیقدر دست اندازی اُن مہتممان و پوجاریان منادر اہل ہنود کے متعلق کر سکتی ہیں جو بہت عرصہ سے اپنے آپکو اُس مندر کے مالکان سمجھ بیٹھے ہوں جس کے کہ قانوناً وہ صرف امناء و مہتممان و پوجاری ہوں اور نیز اس امر کی مجاز ہیں کہ گذشتہ امور کو نظر انداز کر کے آئندہ کیواسطے اہتمام مندر کو کسی بہتر وجہ پر مبنی رکھیں اور انکو اختیار ہے کہ عام منادر اہل ہنود کے مہتممان کی نسبت اگر ضروری ہو تو فائدہ وقف مذہبی کیواسطے کارروائی کریں اور اُنکو عہدہ مہتمم سے معزول کریں مگر اس امر کے متعلق کوئی خاص قاعدہ موجود نہیں ہے کہ ہر ایک ایسا مہتمم مندر جسنے اپنے آپکو اُسکا مالک متصور کیا ہو عہدہ امانت سے معزول کیا جانا چاہیئے ہر ایک مقدمہ کا فیصلہ بلحاظ اوس کے واقعات کے کیا جانا چاہیئے (۷) عدالتہائے دیوانی مجاز نہیں ہیں کہ ایک مذہبی یا خیراتی مصرف کے لئے کوئی تدبیر انتظام بالجبر موثر کرا دیں - الا اُس صورت میں کہ صاف ثبوت اِس امر کا موجود ہو کہ کوئی ایسی بدنظمی یا بدعملی کیگئی ہے جس سے عدالتی دست اندازی ضروری ہوئی ہے (۸)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۸ - ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء
(۳) ؍؍ ؍؍ بمبئی ؍؍ ۱۶ ؍؍ ۶۲۷ (۴) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۰ ؍؍ ۱۸۵ -
(۵) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲۱ ؍؍ ۲۵۷ و نمبر ۸۹ (۶) بجیرو ۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ -
(۷) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲۲ ؍؍ ۴۹۳ (۸) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍

فراق | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۶۳-

امر فیصلشدہ | دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱-

اشخاص جنکا حق صریح ہو | دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۷ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۱۴ و جلد ۶ صفحہ ۳۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۱۲ و جلد ۴ صفحہ ۱۷۰-

تبدیل امین | دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۹-

نسبت فرق مابین دفعہ ہذا اور دفعہ ۵۳۹-ایکٹ ۱۸۷۷ع دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۳ و جلد ۱ صفحہ ۳۷۵ و ۵۰۶-

نسبت دفعہ ۲۴ ایکٹ دادرسی خاص دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۷۰-

نالشات جو داخل دفعہ ہذا ہیں- | نالش واسطے معزولی امناء ایک عام خیرات کے اور نسبت اس امر کے کہ وہ حساب کتاب دیں اور اس کمی کو پورا کرنے پر مجبور کئے جاویں جو خیرات مذکور میں انکی غفلت سے عائد ہوئی ہے (۱) اور نالش واسطے معزولی امین اور دلا پانے جائداد امانت کے ایک شخص ثالث سے جسکے حق میں ناجائز طور پر منتقل کیگئی ہو (۲) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۶۵ و ۲۰۰-نالش واسطے معزولی پرانے امین کے جسنے خیانت کی ہو اور واسطے تقرر جدید امین کے (۳) نالش واسطے معزولی مدعا علیہ کے اہتمام مندر سے اس وجہ پر کہ اسکا چال چلن برا ہے اور وہ جائداد امانت میں بدانتظامی کرتا ہے (۴) نالش منجانب ایک عام امین مندر اور پوجاری کے بغرض اس امر کے کہ بعض امناء ناقابل قرار دیئے جاکر معزول کئے جانے چاہئیں-اور انکی بجائے دیگر امناء مقرر کئے جائیں-اور کہ جائداد مملوکہ اوقاف مندر انکی تفویض میں دیجائے اور کہ ایک تجویز واسطے اہتمام امانت کے مقرر کیجائے (۵)-

نیز دیکھو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۶۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۱۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۵۰-

نالشات جو داخل دفعہ ہذا نہیں | نالش واسطے موقوفی ایک امین کسی امانت خیراتی کے (۶) بخلاف دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۰-نالش بابت بیدخلی ایک قابض ناجائز کے جائداد امانت سے منجانب امناء-(۷) نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ ایک خاص قطعہ زمین قبرستان ہے جو ان اشخاص کے استعمال کیواسطے وقف کیا گیا ہے جنکا کہ کوئی اپنا قبرستان نہو اور جسمیں عدالت سے یہ استدعا کیگئی ہو کہ ایک متولی مقرر کیا جائے جو اہتمام

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۲۶- (۲) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۱۴ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۶- (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۰-

(۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۹ (۵) " " " مدراس جلد ۲۳ " ۵۳۷

(۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۶۲ و ۴ و جلد ۱ صفحہ ۶۵ اور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۲۷ مقدمہ مندرجہ انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱ منسوخ کیا گیا

(۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ...

قبرستان کے متعلق تجاویز مقرر کرے - (۱)

نالش منجانب ایک عبادت کنندہ مسجد یا مندر کے واسطے منسوخی اُس انتقال کو جو بحق ایک شخص اجنبی کے کیا گیا ہو (۲) نالش منجانب ایک مسلمان کے کہ وہ مسجد میں عبادت کرنیکا حق رکھتا ہے (۳) نالش واسطے واپس دلاپانے جائداد امانتی کے مداخلت کنندگان سے (۴) نالش بغرض استقرار اِس امر کے کہ مدعی شریک امین ہی اور بدیں امر کے کہ اہتمام درگاہ و منافعجات میں حصہ دار ہو (۵) نالش واسطے دلاپانے ایک رقم زرنقد کے جو قائم مقامان امین مندر نے بیجا صرف کی ہو اور بغرض حصول تقرر خود بجائے اوس یا کسی اور لائق شخص کے (۶) دعویٰ بابت انتقال جائداد کے جسکی بنسبت مدعیان کا بیان تہا کہ وہ جائداد متعلق خانقاہ مسلمانان کے ہے جسکے قائم رکہنے میں مدعیان غرضمند ہیں (۷) نیز دیکہو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۳ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۱ - نیز دیکہو متعلق اسکے انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۷ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۰۰ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۵ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۶ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۵ و جلد ۴ صفحہ ۱۵۷ -

بنائے دعویٰ	دیکہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۹ -
اجداد گری	دیکہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۵ -
نالش عمبری	دیکہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۵ -
ترمیم تجویز اہتمام	دیکہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۵ -

فرائض مہتمم مندر کے — مہنت قابض ایک مذہبی مصرف کا اسکا مہتمم قیاس کیا جاتا ہے اور اُس کیلئے یہ لازم نہیں ہی کہ حساب و کتاب واسطے اطلاع یا منظوری پوجاریان مندر کے ارسال کرے اِلّا اُس صورت میں کہ شہادت سے ثابت کیا گیا ہو کہ رواج اور دستور مصرف مذکور کا ایسا کئے جانیکا خواہاں ہے - (۸)

خرچہ	ایڈوکیٹ جنرل کا خرچہ مد امانتی سے نکلیگا (۹)
اسٹامپ	دیکہو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۶ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۶۰ و جلد ۲ صفحہ ۲۰ -

(۱) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۰ - (۲) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۰ -

(۳) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ - (۴) ” ” ” ” ” ۳۶۵ -

(۵) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۹۶ (۶) ” ” مدراس ” ۲۱ ” ۴۰۶ -

(۷) نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۹۲ء و نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ و انڈین ریورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹ و جلد ۵ صفحہ ۶۰ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۴ و انڈین ریورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ (۸) نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ (۹)

حصہ (۶)

اپیل

باب ۴۱

اپیل بناراضی ڈگریات ابتدائی کے

تمام ڈگریات ابتدائی کی ناراضی سے اپیل دائر ہوگا الّا جب کہ صریحًا ممانعت ہو

دفعہ ۵۴۰ ۔ سوائے اُس صورت کے کہ مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت میں کوئی اور حکم صریح ہو اور صورتوں میں اپیل بناراضی ڈگریات یا کسی حصہ ڈگریات عدالتہائے ذی اختیار سماعت ابتدائی کے اون عدالتوں میں داخل ہو سکیگا جو عدالتہائے سماعت ابتدائی کے فیصلوں کی ناراضی سے اپیل سُننے کی مجاز ہیں ۔

اُس دفعہ کے بموجب اپیل اوس ابتدائی ڈگری کی ناراضی سے رجوع ہو سکیگا جو یکطرفہ صادر ہوئی ہو۔ قانون متعلق اپیل وہ قانون ہونا چاہیئے جو کہ اُس کے دائر کرنے کے وقت جاری ہو (۱) دیکھو نمبر ۱۲۹ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ اپیل صرف اُن معاملات کی نسبت ہو سکتا ہے جو ڈگری میں مندرج ہوں نہ تجاویز کا (۲) اگر کوئی شخص کسی تجویز کا اپیل کرنا چاہتا ہے تو اسکو چاہیئے کہ اس بات کی درخواست کرے کہ ڈگری مطابق اُس فیصلہ کے ترمیم کیجاوے (۳) بذریعہ عرضی دعوی زیر دفعہ ۲۰۶ مجموعہ ہذا (۴) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۹۶۔

لہ اپیلوں کی میعاد سماعت کے لئے ملاحظہ طلب ہند کے ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ دوم آرٹیکل ۱۵۰ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۶ ۔

اُن نالشات کے اپیلوں کے قیود کے لئے جو وصول لگان کی غرض سے بنگالہ میں رجوع کیجائیں ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ ۱۸۸۵ء نمبر ۸ مصدرہ ۱۸۸۵ء کی دفعہ ۱۵۳ اور ضمیمہ ۔

یہ باب جسطرح پر کہ ایکٹ نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی رو سے ترمیم ہوا ہے اُس کے احکام جہانتک ممکن ہے اوس ایکٹ کی جسطرح پر کہ اُسکی عدالتہائے پنجاب کے ایکٹ ۱۸۹۹ء (نمبر ۴ مصدرہ ۱۸۹۹ء) کی رو سے ترمیم ہوئی ہے دفعہ ۱۳ کی تحت میں بلحاظ مدیہ سے اور اُن اپیلوں پر جو ڈگریاں کہ صادر ہوں اونکی اجرا کے متعلق ہیں سے ۲ یہ فقرہ ایکٹ ۱۸۸۸ء (نمبر ۶ مصدرہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے بڑھایا گیا۔

(۱) نمبر ۶۵ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۹ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۰۶

اختیار سماعت اپیل اختیار سماعت اپیل اُن صورتوں میں جنمیں کہ عدالت اوّل کو نالش کی سماعت کا اختیار ہو جبکہ نالش رجوع کیگئی ہو اور فریقین کو بروقت ارجاع نالش کے استحقاق اپیل حاصل ہو محفوظ رہتا ہے الا جبکہ استحقاق اپیل بروئے صریح الفاظ ایکٹ منسوخ کنندہ کے زائل کیا گیا ہو (۱)

ڈگری دیکھو دفعہ ۲ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۹ زیر دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۲ — ہر ایک ڈگری قابل اپیل ہے بجز اسکے کہ دوسری طرح پر حکم ہو (۲) ایسی ڈگری کی نارضی سے اپیل نہیں ہو سکتا جسکی بابت درخواست نظر ثانی منظور ہو چکی ہو اور ایکڈگری جدید قایم کردی گئی ہو۔ (۳)

یکطرفہ ڈگری دیکھو شرح دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ہذا۔ حکم مشعر دستمی عذرات متعلق باجرائے ڈگری بباعث عدم پیروی ایکڈگری ہے اور اسلئے قابل اپیل ہے۔ (۴)

اپیل خرچہ خرچہ کی بابت اپیل ہو سکتا ہے (۵)

صریح ہو شرط مندرجہ دفعہ ۴۹۔ ایکٹ عدالتہائے بر بنائے اُس استقرار صریح کی حد تک پونچتی ہے کہ واسطے حق اپیل بنا راضی عدالت صاحب بیکار ڈ یہ شرط قابل ہے کہ وہ نالش ایسی ہو جسکی تعداد یا مالیت کا مجموعہ زر نقد میں نہیں ہو سکتا (۶)

کون اپیل کر سکتا ہے کوئی شخص اپیل نہیں کر سکتا جبتک کہ وہ فریق مقدمہ نہو (۷) جبکہ ڈگری صادر ہو جاوے (۸) اور وہ ڈگری برخلاف اسکے ہو (۹) اور اُس سے اوس کو اثر پونچتا ہے (۱۰) مدعی جزو کی نسبت اجرا کر اکے باقیماندہ کی نسبت اپیل نہیں کر سکتا (۱۱) لیکن اگر مدیون خود روپیہ داخل عدالت کردے اور ڈگریدار لے لے تو باقیماندہ کیواسطے اپیل کر سکتا ہے (۱۲) مدیون عدالمتیں روپیہ جمع کر کے اپیل کر سکتا ہے (۱۳) جو ڈگری برخلاف فریق مردہ یا بحق فریق مردہ کی ہو وہ کالعدم ہے اور اُسکی بابت اپیل نہیں ہو سکتا (۱۴) ڈگری حق شفع میں اگر زر ثمن اندر میعاد کے داخل نکیا جاوے تو اپیل نہیں ہو سکتا (۱۵) دیکھو نمبر ۶۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۶ اسڈگری مشروط کا جو نسبت کسی جائیداد خاندانی مشترکہ ہو تاوقتیکہ شرط کا انفاذ نہ کیا جاوے اپیل نہیں ہو سکتا (۱۶)

منتقل لہٗ کوئی قایم مقام فریق مقدمہ کا بجز اُس کے کہ عدالت سے حکم ادخال نام اوسکا رجسٹر مقدمات میں نہو جاوے اپیل نہیں کر سکتا (۱۷)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۹
(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۶۹ (۳) نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۰ و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۰ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ (۷) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸ (۵) انڈین لا رپورٹ ״ ״ ۲۸ ״ ۸۲ و ۱۸۱
(۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۹ — (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۸۹ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۵ (۱۱) نمبر ۸۲ سنہ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۲) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۴) نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۵) ۱۰۱ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۶۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۳ (۱۷) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۳۳ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۸۳ و شرح مندرجہ زیر دفعہ ۳۴۴ بعنوان اپیل۔

اگر وہ بندلیہ خرید ہو تو بائع کو بھی شامل کرنا چاہیے۔(۱) بجز اُس حالت کے کہ انتقال شروع مقدمہ میں ہوا ہو اور مشتری نے
بلا عذر فریق نالش ثانی کے اپنا نام بجائے اصلی فریق کے قائم کرا لیا ہو (۲) اور اسی طرح ایک اور مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی
کہ خریدار مقدمہ کے حقوق و مرافق مدعا علیہ کو یہ استحقاق نہیں ہے کہ اُس ڈگری کا اپیل کرے جو بمقابلہ مدعا علیہ صادر ہوئی (۳)

محدد حق استحقاق اپیل فریق مخالف کے مقابلہ میں ہوتا ہے کوئی مدعا علیہ گو وہ ترتیبی ہو یا اصلی دوسرے مدعا علیہ کے مقابلہ میں
اپیل نہیں کر سکتا (۴) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۰۔ لیکن اگر وہ اپیل کرے اور ڈگری اسکی مقابلہ میں صادر
ہو جاے تو وہ اُس ڈگری کا پابند ہوگا۔(۵) اور اگر ڈگری جزواً حسب مراد اور جزواً خلاف مدعی صادر ہو اور ایک مدعا علیہ
اُس جزو ڈگری کی ناراضی سے اپیل کرے جو حسب مراد مدعی صادر ہوئی ہو اور اپنے شریک مدعا علیہ کو ریسپانڈنٹ بنائے
تو ایسے شریک مدعا علیہ کو عدالت اپیل کے روبرو حاضر ہونیکی ضرورت نہیں ہے اور مدعی ریسپانڈنٹ وقت سماعت اپیل عذرات
اُس جزو ڈگری کی نسبت نہیں کر سکتا جو حسب مراد اُس مدعا علیہ کے ہو جسنے اپیل نہیں کیا اور خلاف مدعی صادر ہوئی۔(۶)

اقرار نامہ اپیل نکرنیکا اگر اپیلانٹ اقرار کرے کہ اپیل نہیں کرونگا تو اپیل نہیں کر سکتا (۷)

واپسی ایک مقدمہ میں ایک شخص غلط طور پر حسب دفعہ ۷۳، ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء (دفعہ ۳۲ حال) مدعا علیہ بنایا گیا
اور مقدمہ بحق مدعی فیصل ہوا اُسکی ناراضی سے صرف مدعا علیہ حسب دفعہ ۷۳، نے اپیل کیا عدالت اپیل نے بعد اخراج
نام اوس کے مقدمہ واپس کیا اور عدالت موصوف سے پھر مقدمہ بحق مدعی فیصلہ ہوا جسکی ناراضی سے اصل مدعا علیہ نے
اپیل کیا تجویز ہوئی کہ اگرچہ اوس نے ڈگری اول کی ناراضی سے اپیل نہیں کیا تاہم وہ ڈگری ثانی کا اپیل کر سکتا ہے (۸)
(الف) اس طرح سے اپیل نہیں کر سکتا کہ (ب) کے استحقاق مندرجہ ڈگری پر اثر ہوتا ہے تاوقتیکہ (ب) ریسپانڈنٹ

اسٹامپ کسی عدالت اپیل کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ہدایت واسطے قبول کرنے ایک ایسی دستاویز کے جس پر اسٹامپ لگا ہو
کرے بجز اس کے کہ رقم رسوم اسٹامپ اور تاوان جسوقت پیش کیا گیا ہو کہ دستاویز واسطے شہادت کے پیر
پیش کیگئی تھی اور نامنظور ہوئی (۱۰)

وجہ کافی نہیں غلطی شمار عرصہ میعاد وجہ کافی نہیں (۱۱) جبکہ اپیلانٹ نے اپنا اپیل واپس لے لیا اور اس وجہ سے ریسپانڈنٹ
کو عذرات بنسبت اس جزو فیصلہ کے پیش کرنیکا جو اُسکے خلاف صادر ہوا تھا موقعہ نہیں ملا تو یہ وجہ بھی کافی نہیں ہو سکتی (۱۲)

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۰۹ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۲ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۵ و بنگال لا رپورٹ
جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۶۶ ۔ و نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ (۵)
ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۶ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۵۴ و نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ
(۸) " " " ۵ " ۵۷۵ (۹) " " ۲۰ " ۱۴۹ (۱۰) " " ۴ " ۳۴۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱
صفحہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۵ (۱۲) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹۶ ۔

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۸ و جلد ۹ صفحہ ۷۳۹ و جلد ۱ صفحہ ۵۴۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ صرف عذر بیماری بھی کافی نہیں (۱) مفلسی و پردہ نشینی بھی وجہ کافی نہیں (۲) اور نہ عدم واقفیت قانون (۳) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳۹ اور نہ اپیلانٹ کا تجویز ثانی کرانے میں مصروف رہنا (۴)

وجہ کافی بیماری قطعی کی (۵) یا یہ کہ تجویز ثانی دائر تھی (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۶۰ اگر وجوہات تجویز ثانی معقول اور مناسب ہوں (۷) یا نقل ڈگری نہ مل سکتی ہو (۸) نیز دیکھو نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵ یا غلطی ہو دوسری عدالت میں دائر کیا جائے (۹) کافی ہے نیز ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۵ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء موسوم دربارہ کافی و ناکافی وجہ کے۔

تجویز ثانی حکم یکطرفہ جو بشرح منظوری اپیل بعد اس میعاد کے جو اس کے لئے مقرر ہے صادر کیا گیا ہو اگر وجہ مناسب ظاہر کی جائے تو وہ عدالت جس نے اسکو صادر کیا ہے منسوخ کر سکتی ہے (۱۰)

اپیل کا نمونہ یادداشت کے ساتھ کیا رہے گا دفعہ ۵۴۱۔ اپیلانٹ کو لازم ہے کہ درخواست اپیل بطور یادداشت کے تحریری گذرانے اور اس کے ساتھ نقل ڈگری جسکی ناراضی سے اپیل ہو اور اگر عدالت اپیل اس سے درگذر نہ کرے تو نقل تجویز کی جس پر وہ مبنی ہو داخل کرنی چاہیئے۔

یادداشت کے مضامین ویسی یادداشت میں وجوہات ناراضی اس ڈگری کی جسکی نسبت اپیل ہو بعبارت مختصر اور دفعہ وار بلا تحریر کسی حجت یا حکایت کے لکھی جاوے گی اور وجوہات مذکور پر نمبر سلسلہ وار ثبت ہوگا

نقل ڈگری ایک اپیل جس کے ساتھ نقل فیصلہ شامل کیا گیا مگر نقل پرچہ ڈگری عدالت ماتحت شامل نہیں وجہ منشار دفعہ ۴ ایکٹ میعاد و جب ٹے رپریشن نہیں ہوا (۱۱) نقل ڈگری جسکی ناراضی سے اپیل ہو شامل یادداشت

نقل فیصلہ دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۲۔

اپیل دوم مجموعہ ضابطہ دیوانی میں یہ حکم نہیں ہے کہ اپیلانٹ اپیل دوم میں موجب اپیل کے ساتھ نقل ڈگری

ترتیب یادداشت اپیل جو داخل ہوئی اسمیں یہ لکھا تھا کہ "اپیل اول بنا راضی حکم" بعد ازیں معلوم ہوا کہ جسکی ناراضی سے اپیل تھا ایک حکم دفعہ ۲۴۴ کا تھا جو ڈگری کی تعریف میں داخل ہے منجانب ریسپانڈنٹ بحث ہوئی کہ چونکہ

(۱) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۹ صفحہ ۲۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ و جلد ۵ صفحہ ۵۸ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۰ (۵) مور انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۶ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۶۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۴ (۱۰) نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۸۴ء نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۶ء نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۷۶ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۴۴ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۱۱

نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب ہو بعد کا ضمیمہ نمبر ۱۷۳ ملاحظہ طلب نیز ہو بعد کی دفعہ ۵۹۰

اپیل غلط ترتیب سے داخل ہوئی ہو ڈسمس ہونا چاہیئے تجویز ہوئی کہ کسی شخص کی حق تلفی ایسی غلط تحریر سے نہیں ہوئی اسٹامپ میں کمی بیشی نہیں ہوئی ترمیم یادداشت اپیل ہو چکی ہے لہٰذا اس بنا پر اپیل ڈسمس نہیں ہو سکتا[1]

پیش کیا جانا یادداشت اپیل کے وکیل کے منشی کیطرف سے پیش کیا جانا جائز نہیں ہو لیکن اگر اوس کے ہمراہ اپیلانٹ بذات خود ہو اور اوسنے منشی کو یادداشت اپیل کے پیش کرنیکا اختیار دیدیا ہو تو جائز ہے اور ضروری نہیں ہے کہ اختیار دہی مذکور تحریری ہو۔ (۲)

اپیلانٹ کو اونہی وجوہ کی پابندی ہوگی جو اوسنے لکھی ہوں

دفعہ ۵۴۲

دفعہ ۵۴۲ - اپیلانٹ کو لازم ہے کہ بلا اجازت عدالت کے کوئی اور وجہ نارضامندی کی بیان نکرے اور نہ کسی اور وجہ کی تائید میں اوس کا بیان سماعت کیا جائیگا - لیکن اگر بعدالت اپیل اپیل کے فیصلہ کرنے میں اونہی وجوہ کی پابند نہوگی جو کہ اپیلانٹ نے لکھی ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اپنا فیصلہ کسی ایسی وجہ پر قایم نکریگی جو اپیلانٹ نے نہ لکھی ہو اِلّا اُس حال میں کہ رسپانڈنٹ کو موقعہ کافی اپیلانٹ کے مقدمہ کی نسبت اس وجہ پر جوابدہی کا ملا ہو۔

گو بطور قاعدہ عام عدالت اس امر کی اجازت ندیگی کہ وجوہ اپیل جو یادداشت اپیل میں پیش نہ کیگئی ہوں وقت مباحثہ کے پیش کیجائیں تاہم جبکہ ایسی ڈگری عدالت کے روبرو پیش ہو جو فی البدیہہ ناجائز ہو تو عدالت پر لازم ہے کہ خود اُس امر پر لحاظ کرے اور غلطی کی تصحیح کرے - (۳)

دفعہ ہذا کا صرف یہ منشا ہے کہ عدالت اُن موجبات کی پابند نہیں ہے بلکہ اُن وجوہ پر بھی تجویز مقدمہ کر سکتی ہے جو موجبات میں درج نہوں مگر اوس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اپیلانٹ اُن وجوہات پر اصرار کر سکتا ہے جو موجبات اپیل میں درج نہوں اور جنکی بابت رسپانڈنٹ کو کچھ اطلاع نہیں ہے یہ صرف عدالت کا کام ہے کہ موجبات اپیل کو سوا دیگر وجوہ پر بھی فیصلہ کرے (۴) عدالت پر لازم ہے کہ بحث تمادی کی تجویز کرے گو اسکی نسبت عذر بیان تحریری یا موجبات میں ہو یا نہو (۵) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ - عذر امر تجویز شدہ کا باوجودیکہ وہ موجبات اپیل میں درج نہو صرف اپیل دوم میں حسب دفعہ ہذا ہی منظور نہوگا بلکہ جب ایسا عذر اپیل دوم میں پیش ہو تو وہ باوجودیکہ عذر مذکور کسی عدالت ماتحت میں پیش نہوا ہو اور نہ موجبات اپیل میں درج ہوا ہو تاہم ضرور ہے کہ اوسپر لحاظ ہو (۶) اپیل دوم کے فیصلہ کرنے میں ہائیکورٹ مجاز ہے کہ بروئے دفعہ ہذا اس امر پر غور کرے کہ آیا مدعی کو نالش کی سمت حاصل ہے یا نہیں گو اس قسم کی بحث منجانب مدعاعلیہ اپیلانٹ عدالتہائے ماتحت میں یا اپیل دوم کی یادداشت اپیل میں پیش نہوئی ہو بلکہ اول مرتبہ وقت

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ (۲) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۲ (۴) انڈین لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۵ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۴۲ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۴۱ و نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۹۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۰ و نمبر ۷۸ سنہ ۱۸۹۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی

یادداشت کی نامنظوری یا ترمیم

دفعہ ۵۴۳ - اگر یادداشت اپیل اوس طور پر جو کہ قبل ازین بیان کیا گیا ہے مرتب نہو تو جایز ہے کہ وہ نامنظور کیجائے یا اپیلانٹ کو اس واسطے واپس کیجائے کہ اوسکی ترمیم میعاد معینۂ عدالت کے اندر ہو یا اوسی جگہ اور اوسیوقت اوسکی ترمیم کیجائے۔

جبکہ عدالت حسب دفعہ ہذا کسی یادداشت کو نامنظور کرے تو اسکی وجوہ ویسی نامنظوری کی قلمبند کرنی ہوگی

جب کوئی یادداشت اپیل اس دفعہ کے بموجب ترمیم کیجائے تو جج یا وہ عہدہ دار جسکو جج اس کام کے لیے مقرر کرے۔ عبارت ترمیمی کی اپنے دستخط سے تصدیق کریگا۔

یادداشت اپیل | کوئی فریق ایسی غلطی کی بنا پر اپیل نہیں کر سکتا جو اوسکی تحریک یا رضامندی سے ہوئی ہو۔ (۱)

یادداشت اپیل میں ایسی وجوہ مندرج ہونی چاہیئے جو شہادت و بیانات فریقین سے پیدا ہوں اور جنکا طے ہونا اوس فیصلہ مقدمہ کیواسطے ضروری ہو (۲) مثلاً جب مقدمہ منجانب بیوہ ہندو واسطے دخل اور استقرار حق کی ہو اوسمیں مدعا علیہ اول ہی مرتبہ اپیل میں یہ عذر نہیں کر سکتا کہ بموجب رسم خاندان اناث وارث نہیں ہو سکتیں (۳) نسبت دست اندازی جج کی ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴۳

واپس | جب یادداشت اپیل واپس ہو تو عدالت سے ایک وقت معین ہونا چاہیے جس کے اندر پھر واپس ہونی چاہیئے (۴)

اگر یادداشت اپیل میں الفاظ تہتک آمیز درج ہوں (۵) یا پر از حجت و دلیل ہوں۔ (۶) تو واپس ہوگی۔ اور عدالت کو چاہیئے کہ قابل اعتراض کو خارج کرنیکا حکم دے اور اون بعد اپیل کو داخل کر لے اگر قابل اعتراض مواد کو خارج نہ کیا جاوے تو یادداشت اپیل کے لینے سے انکار کر دینا چاہیئے۔ (۷)

اپیل | حکم نامنظوری اپیل قابل اپیل ہے (۸) اور نامنظوری اپیل بوجہ عارضہ تمادی کا بھی اپیل ہو سکتا ہے (۹)

میعاد | کوئی میعاد مقرر نہیں ہے جسکے اندر یادداشت اپیل نامنظوری یا ترمیم کیجائے۔ (۱۰)

چند مدعیان یا مدعا علیہم میں سے ایک شخص کل ڈگری کی منسوخی حاصل کر سکتا ہے اور اگر وہ ایسی وجہ پر مبنی ہو جو سب پر یکساں موثر ہو

دفعہ ۵۴۴ - اگر کسی نالش میں چند مدعی یا مدعا علیہ ہوں اور ڈگری جسکا کہ اپیل ہو ایسی وجہ پر مبنی ہو جو تمام مدعیان یا تمام مدعا علیہم پر یکساں موثر ہو تو کوئی شخص منجملہ مدعیان یا مدعا علیہم کی کل ڈگری کی نسبت اپیل کر سکتا ہے اور بر طبق اوسکے عدالت اپیل مجاز ہوگی کہ ڈگری کو کل مدعیان یا مدعا علیہم کے حق میں یعنی جیسی کہ صورت ہو منسوخ یا ترمیم کرے۔

(۱) مونز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۹۹ (۲) مونز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۵۵۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰ و مونز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۵ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶ (۶) ویکلی رپورٹ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۰۶ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶ (۸) " " " " " " " " " (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۵۲ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۶۹ و ۵۵۰

کوئی وجہ جو تمام مدعیان یا تمام مدعاعلیہم پر یکساں موثر ہو

دفعہ ہذا میں پیشتر ہی سے موجودگی ایک ایسی وجہ فیصلہ کی قیاس کیگئی ہے جو اُس جائداد پر یکساں طور پر موثر ہو جسمیں اُن اشخاص کو جنہوں نے اپیل کیا ہو اور نیز اُن اشخاص کو جنہوں نے اپیل نہ کیا ہو ایک صریح اور غیر صریح حق حاصل ہو چنانچہ صاحب ڈسٹرکٹ جج کو بموجب دفعہ ہذا کچھہ اختیار منسوخی ڈگری عدالت ماتحت مصدرہ بحق مدعی کا حسب مراد مدعاعلیہ کے جسنے اپیل نہ کیا ہو اور بابت اوس جائداد کے نہیں ہے جسکی نسبت دیگر مدعاعلیہم جنہوں نے اپیل کیا کسی حق کا دعوے نکرتے ہوں (۱) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۳ – دفعہ ہذا عدالت اپیل کو اس قابل نہیں کرتی کہ بربنائے ایک وجہ کے جو عدالت مذکور کے نزدیک جملہ مدعاعلیہم کیلئے مشترک ہو اس اپیل کا فیصلہ کرے جو صرف ایک نے منجملہ مدعاعلیہم مذکور کے دائر کیا ہے اور ڈگری عدالت ماتحت کو بحق جملہ مدعاعلیہم کے مسترد یا ترمیم کرے بجز اُس صورت کے کہ عدالت ماتحت نے ایک ایسی وجہ پر جو جملہ مدعاعلیہم کیلئے مشترک ہو کارروائی کی ہو یہ صرف اسصورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ڈگری بنا رہ ضمنی جسکے اپیل کیا گیا ہے بربنائے ایک وجہ کے جو جملہ مدعاعلیہم کیلئے مشترک ہو صادر کیگئی ہو یعنی جب کہ عدالت ماتحت نے ایک ڈگری برخلاف چند مدعاعلیہم کے بربنا اُس قرارداد کے صادر کی ہو جو اُن تمام سے یکساں متعلق ہوتی ہو کہ زیر دفعہ ہذا کوئی ایک منجملہ مدعاعلیہم مذکور کے بنا ضمنی کل ڈگری کی اپیل کرے اور عدالت اپیل ڈگری مذکور کو جملہ مدعاعلیہم کے حقمیں مسترد یا ترمیم کرے (۲)

عام قاعدہ یہ ہے کہ جب عدالت ابتدائی میں مختلف تجویزیں مختلف فریق کے حقمیں ہو سکتی ہوں تو تجویز بمقابلہ اپیلانٹ کے بلا موثر ہونے اور اُن اشخاص کے جو اپیل نکریں منسوخ ہونی چاہیئے (۳) مثلاً جہاں کہ الف نے ب اور ج پر واسطے قبضہ اراضی کے ایک پر بحیثیت پٹی دار اور دوسرے پر بحیثیت تقرری دار نالش کی عدالت ابتدائی نے ب پٹی دار پر ڈگری صادر کی عدالت اپیل نے ب کے اپیل پر ج پر ڈگری صادر کی عدالت ہائیکورٹ نے ایسا فیصلہ غلط قرار پایا (۴) ضابطہ کا کوئی ایسا قاعدہ نہیں ہے جسکے روسے عدالت اپیل ایک مدعاعلیہ کے اپیل دائر کرنے پر مدعی رسپانڈنٹ کے حقمیں ایک رسپانڈنٹ کے برخلاف جو عدالت ابتدائی میں ایک مدعاعلیہ تھا ڈگری صادر کرنیکی مجاز ہو بصورت عدم موجودگی کسی اپیل یا عذر بالمقابل کے جو مدعی کیطرف سے عدالت اپیل میں دائر کیا جاوے عام قاعدہ یہ ہے کہ عدالت اپیل صرف کسی فیصلہ یا ڈگری کی ترمیم اُن فریقہائے کی نسبت مداخلت کرنیکے بغیر جو شامل اپیل نہیں ہیں صرف اُس حد تک کر سکتی ہے جہانتک کہ فیصلہ یا ڈگری مذکور اپیلانٹ پر موثر ہو اُس عام قاعدہ کی کم از کم دو مستثنیات صریح ہیں جو دفعہ ہذا اور

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۶۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۹ و بنگال لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۴ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸ و جلد ۴ صفحہ ۳۸۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۵۴ – ۳۵۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۹۴ و جلد ۴ صفحہ ۱۷۰

دفعہ ۵۱۶ میں مندرج ہیں (۱) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۹ دفعہ ہذا صرف اُن مقدمات سے متعلق ہے جنمیں ایک یا ایک سے زیادہ شخاص نے جو ایک ہی جانب ہوں بنا رضی ایسی ڈگری کی اپیل کیا ہو جو ایسی بنا پر صادر ہوئی ہو جو سب سے متعلق ہو اور اُن مقدمات سے متعلق نہیں ہے جنمیں دو فریق مخالف ہیں سے کسی نے بنا رضی ایک جزو ڈگری کی بابت اس مقدمہ میں عدالت سے اپیل کیا ہو جو کل مقدمہ کی بنا رضی سے اپیل کرنے کے واسطے کافی ہو (۲) دفعہ ہذا سے یہ ظاہر ہے کہ جب اپیلانٹ کل ڈگری کا اپیل کرے (۳) اور ڈگری عدالت ماتحت خواہ یکطرفہ ہو یا نہیں (۴) اسوجہ کی بنا پر صادر ہوئی ہو جو سب مدعیان یا مدعا علیہم پر یکساں مؤثر ہو (۵) تو صرف اسمقدمہ میں عدالت اپیل ڈگری کو ایک شخص کے اپیل پر منسوخ کر سکتی ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۹ بصفحہ ۲۴۵ —

اور حسب دفعہ ہذا عدالت اپیل کو صحیح ڈگری مرتب کرنیکا جہانتک کہ کل فریق مقدمہ کو تعلق ہو اختیار ہے گو کہ اُنمیں سے بعض نے اپیل نہ کیا ہو (۷) یہ صرف اُن ڈگریوں سے متعلق ہے جو ایک طرح سے تمام مدعیان یا مدعا علیہم پر مؤثر ہوں یعنی ایسی نہوں جو بلحاظ حالت ہر فریق کی قابل تفریق ہو اور جسکی وجہ سے یہ ناممکن ہو کہ عدالت الحکم بعض مدعیان یا مدعا علیہم کی نسبت صادر کرے اور اسکے خلاف دیگر مدعیان یا مدعا علیہم کی نسبت دوسرا حکم صادر کرے مثلاً جب دعوی متعلق جائداد ہو جسمیں تمام مدعیان یا مدعا علیہم حصہ دار یا مالک مشترک جائداد کے ہوں۔ اگر مستحق قرار پاویں اور برخلاف اسکے اگر غیر مستحق قرار پاویں تو جملہ مدعیان یا مدعا علیہم (۸) مثلاً الف اور ب پر بربنائے معاہدہ مشترک نالش ہوئی اور اُنپر ڈگری بلا حاضری ہوا الف نے ایک مدعا علیہ کی ہو گئی۔ تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل صرف اپیل منجانب ب پر کل ڈگری عدالت ماتحت کو منسوخ کر سکتی ہے اسوجہ پر کہ ذمہ واری مشترک نہیں ہے بلکہ ب کی قبضہ میں دوسری جائداد ہے (۹) ایکمقدمہ میں نالش بربنائے تمسک دائر ہو کر کل مدعا علیہم پر ڈگری ہوئی ایک مدعا علیہ نے اپیل کیا اور تمسک جعلی قرار پاکر بمقابلہ کل مدعا علیہم کو ڈگری عدالت ماتحت منسوخ ہوئی ہائیکورٹ کلکتہ سے یہ ڈگری صحیح قرار پائی۔ (۱۰) اگر ایک اپیلانٹ دست بردار ہو جاوے تو دوسرا پیروی کر سکتا ہے (۱۱) اور اگر منجملہ چند اپیلانٹ کے ان ایک فوت ہو جاوے تو بلحاظ اسکے اپیل ساقط ہو جاتا ہے اور بلحاظ دیگروں کے جاری رہ سکتا ہے (۱۲) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ زیر دفعہ ۳۶۶ مجموعہ ہذا۔ اور ایسا ہی اگر ایک رسپانڈنٹ فوت ہو جاوے تو بلحاظ دیگر رسپانڈنٹان کے اپیل جاری رہ سکتا ہے (۱۳) نیز دیکھو شرح زیر دفعہ ۳۶۸ مجموعہ ہذا —

مقدمات جن سے دفعہ ہذا متعلق قرار پائی	الف نے ب او ج پر کرایہ کی نالش کی انہوں نے کرایہ دار ہونا تسلیم کر کے شرح کرایہ سے انکار کیا عدالت ماتحت نے مقدمہ کو ڈگری کیا لیکن ب کے اپیل پر کل فیصلہ منسوخ ہوا — (۱۴) اور اسی طرح مقدمہ بربنائے

(۱) نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۵ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۶ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۶ کیٹ ۱۰ و نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ۔ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ اول بصفحہ ۱۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۸ ۷ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۶ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۲ (۹) مارشل رپورٹ صفحہ ۲۸۱ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد صفحہ ۲۲۲ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۸ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۸ (۱۴) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۳۴

دستاویز رہننامہ مشترک کی نسبت عدالت اپیل نے ایک مدعا علیہ کے اپیل پر رہن کو سازشی قرار دیکر کل دعوی ڈسمس کیا (۱) الف نے ب اور ج اور د پر واسطے کرایہ کے بربنائے معاہدہ شرکت نالش کی عدالت اپیل نے ایک مدعا علیہ کے اپیل پر مقدمہ کو خارج از اختیار عدالت قرار دیکر کل ڈگری منسوخ کردی (۲) ازروے دفعہ ہذا عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ ایسی ڈگری مرتب کرے جو نسبت جملہ فریق نالش کے مناسب ہو گو ان میں سے بعض نے اپیل کیا ہو (۳) ایک مقدمہ کرایہ میں ب نے فریق ثنی کی درخواست اس بنا پر کی کہ وہ مستحق کرایہ ہے اور وہ مدعا علیہ بنایا گیا اور مقدمہ ڈگری ہوا ب نے تنہا اپیل اس ڈگری کا کیا اور وہ بمقابلہ دونوں کے منسوخ ہوئی (۴) اور جب چند اشخاص بطور حصہ داران مدعا علیہ بنائے گئے اور ان کی غیر حاضری میں دعوی ڈگری ہوا اور ایک مدعا علیہ کے اپیل پر کل فیصلہ منسوخ ہوا (۵) دو شخصوں نے جو مختلف تعلق ایک حصہ کی نسبت رکھتے تھے علیحدہ نالشیں واسطے تنسیخ بیع اس حصہ کے دائر کیں دونو مقدمے ڈسمس ہوئے ایک مقدمہ کی نسبت اپیل ہوا اور اپیل میں بیع کل حصہ کی منسوخ کیگئی نہ صرف اس قدر کی کہ جس سے اپیل کرنیوالے کو تعلق تہا (۶) الف خریدار حقوق مرافق ب نے ج اور د پر واسطے قبضہ جائداد کے اس بنا پر نالش کی کہ انکا نام فرضی ہے اور درحقیقت مالک ب تہا اور اس نالش میں یہ بیان نہیں کیا کہ وہ جداگانہ حصص پر قابض ہیں عدالت سے دعوی مدعی ڈگری ہوا د کے اپیل پر کل فیصلہ منسوخ ہوا (۷) ایک مقدمہ میں الف نے ب ج د پر واسطے قبضہ اراضی کے بربنائے رہننامہ اقراری ب ج نالش کی ب ج نے دستاویز لکہنے سے انکار کیا اور د نے بیان کیا کہ اس نے ب ج سے خریدا ہے مقدمہ ان سب کے مقابلہ میں ڈگری ہوا د کے اپیل دستاویز جہوٹی قرار پاکر کل فیصلہ منسوخ ہوا (۸) جب عدالت ابتدائی مقدمہ کو بوجہ میعاد ڈسمس کرے تب بہی یہ دفعہ متعلق ہے (۹) اور اس صورت میں بہی جبکہ مقدمہ عدالت اپیل سے واپس جائے اور ایک مدعا علیہ منجملہ چند مدعا علیہم کے حکم واپسی کا اپیل کیا ہو اور حکم واپسی منظور کیا جاکر ڈگری عدالت اول بحال کیگئی ہو چنانچہ ایک نالش برخلاف چند مدعا علیہم مع خرچہ خارج کیگئی مدعیان نے اپیل کیا مقدمہ عدالت ماتحت اولے میں واپس بہیجا گیا ایک نے منجملہ مدعا علیہم کے بنا راضی حکم واپسی کے اپیل کیا اور حکم واپسی منسوخ کیا جاکر ڈگری عدالت اول بحال کیگئی تجویز ہوئی کہ چونکہ عدالت اول کی ڈگری کل بحال کیگئی ہے لہذا مدعا علیہم جنہوں نے اپیل نہیں کیا اور باوجودیکہ وہ ڈگری عدالت اپیل میں فریق نہ تہے مستحق ہیں کہ ڈگری بابت خرچہ کا اجرا کراویں جو انکو دلایا گیا ہے (۱۰) الف نے بربناء استحقاق تقرری دار ب اور ج پر نالش کی جنہوں نے الف کے استحقاق سے انکار کیا ج ٹہیکہ دار منجانب ب کے تہا عدالت ابتدائی نے الف کا استحقاق بمقابلہ ب اور ج کے قرار دیا وہ فیصلہ ب کی اپیل پر کل منسوخ ہوا۔ (۱۱)

مقدمات جن سے دفعہ ہذا غیر متعلق قرار دیگئی

اس اختیار کا استعمال جو بروے دفعہ ہذا عدالتہائے اپیل کو دیا گیا ہے حکمی نہیں ہوتا بلکہ اقتضائے رائے پر منحصر ہوتا ہے اور ضرور ہے کہ ایک معقول اور مدلل طریق پر استعمال کیا جائے چنانچہ ایک مدعی نے بربناء تمسک جو گزر کردہ ایک مغیر

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۳ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۹۹ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ و جلد ۵ صفحہ ۲۹ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۰ (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۶
(۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۶ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۳ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲

تھی کا تہا اوسکے باپ و بہائی و بیٹے و بیوی پر بطور قائم مقامان تھی و قابضان جائداد مشترکہ کی ایک نالش دائر کی بدین بیان کہ تس نے تمسک مذکور بہ حیثیت منتظم خاندان مشترکہ کے تحریر کیا تہا اور وہ روپیہ ضروریات خاندان میں صرف ہوا تہا عدالت ابتدائی نے کل مدعاعلیہم کے برخلاف ڈگری صادر کی عندالاپیل منجانب برادر تھی کو عدالت اپیل ماتحت نے ڈگری کو اپیلانٹ کے حصہ تک منسوخ کیا برطبق اپیل کہ ڈگری بمقابلہ کل مدعاعلیہم کو منسوخ ہونی چاہیے تھی تجویز ہوئی کہ اگرچہ عدالت ابتدائی کی ڈگری کل مدعاعلیہم کے برخلاف اس وجہ مشترک کی بنا پر صادر ہوئی تھی کہ ایک خاندان مشترکہ کے ارکان ہیں او راسی حیثیت سے وہ اپنے منتظم تس کے افعال کے پابند ہیں تاہم ہمگی تائید ایک خاص وجہ سے بھی ہوتی تہی جسکا اثر تھی کے قائم مقام پر پڑتا تہا یعنی یہ کہ تس وہ شخص تہا جس نے تمسک تحریر کیا تہا اور بنا برین اوسکا قائم مقام بہرحال ذمہ وار تہا اور کہ دفعہ ہذا اس قسم کی ڈگری سے متعلق نہیں ہوتی کیونکہ اس اختیار کی استعمال جائز کیلئے جو بروے دفعہ ہذا دیا گیا ہے یہ ضروری ہے کہ صرف وجہ مشترک بحوالہ دفعہ ہذا ہی اس ڈگری کا باعث ہے جسکی نارضی سے اپیل دایر کیا جائے (۱) ایک اپیل عدالت اپیل ماتحت میں بعد از میعاد داخل کیا گیا تہا لیکن منجملہ چند اپیلانٹان کے صرف ایک نے توقف کی معافی کی درخواست کی وجہ معافی صرف اسکی ذات سے متعلق تہی مگر نتیجہ یہ ہوا کہ اپیل منجانب کل اپیلانٹان کے منظور کیا گیا اور ڈگری عدالت اول ترمیم کیگئی اس ترمیم میں پیلانٹ پیش کنندہ وجہ توقف کا کوئی تعلق نہ تہا تجویز ہوئی کہ مقدمہ دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتا کیونکہ کوئی وجہ مشترک نہ تہی (۲) مدعی نے واسطے دخل اراضی کی اس بیان سے نالش کی کہ وہ جائداد پیدا کردہ ب کی ہے اور اس نے بحق مدعی بیع کر دی ہے مدعی نے بائع اور دیگر اشخاص کو جو اپنے تئیں شریک بائع بیان کرتے تہے مدعاعلیہ بنایا بائع نے تحریر دستاویز بیعنامہ اور بیع سے انکار کیا اور یہ عذر کیا کہ جائداد مشترکہ خاندان ہنود ہے وہ اسکو بیع نہیں کر سکتا تہا دیگر مدعاعلیہم نے بھی یہی عذر کیا عدالت ابتدائی نے بیعنامہ صحیح قرار پاکر بحق مدعی ڈگری دی ب نے اپیل نہیں کیا لیکن دیگر مدعاعلیہم نے ان عذرات سے اپیل کیا کہ جائداد مشترکہ تہی اور بیعنامہ ب میں جیساکہ بیان ہے نہیں لکہا اور ب کو رسپانڈنٹ مدعاعلیہم اپیلانٹان نے بنایا اس نے حسب دفعہ ۵۵۹ عذرات پیش کیے عدالت اپیل نے یہ تجویز کی کہ جائداد مشترکہ ہے اور ڈگری عدالت ماتحت کو منسوخ کیا تجویز کہ اپیلانٹ اپنے استحقاق کی نسبت اپیل کر سکتے تہے لیکن صحت بیعنامہ اقراری ب کی نسبت جسنے اپیل نہیں کیا انکو بحث کرنیکا منصب نہیں تہا اور جہاں تک کہ ڈگری صحت بیعنامہ سے متعلق تہی منسوخ کیگئی (۳) الف نے ایک مکان کو ب کے ہاتھ بیع کرنیکا معاہدہ کیا جب الف معاہدہ کی تکمیل سے قاصر رہا تو ب نے تعمیل مخصص کی نالش کی الف نے عذر کیا کہ وہ معاہدہ سے بیشتر مکان کو ج و د کے نام ہبہ کر چکا تہا عدالت ابتدائی نے ج و د کو فریق مقدمہ بنا کر اور یہ تجویز کر کے کہ ہبہ ناجائز تہا جملہ مدعاعلیہم پر ڈگری صادر کر دی ج و د نے اپیل کیا عدالت اپیل نے یہ قرار دیکر کہ ہبہ جائز تہا مقدمہ کو بالکل خارج کر دیا تجویز ہوئی کہ فیصلہ عدالت اپیل غلط ہے عدالت ماتحت کی ڈگری ایسی وجہ پر نہ تہی جو جملہ مدعاعلیہم سے یکسان متعلق ہو (۴) ۱۱ اشخاص نے حساب فہمی کی نالش بنام ۱۷ اشخاص کے کی منجملہ مدعیان کے دو نے عدالت جج ضلع میں اپیل کیا اور اسمقدمہ کے بعد

(۱) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۹۹ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ (۴) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

حسب دفعہ ۵۴۴ - اُن کے حق میں برخلاف مدعاعلیہ نمبر ۱ کے ڈگری حسب قدر رقم کے وہ مستحق تھے صادر کی بعض دیگر مدعیان جنہوں نے اپیل نہیں کیا تھا عدالت چیفکورٹ میں اپیل کیا کہ صاحب ڈسٹرکٹ جج کو ساری حصہ کی ہی ڈگری دینی چاہیے تھی قرار دیا گیا کہ ایسا اپیل نہیں ہوسکتا کیونکہ اپیلانٹان اس اپیل کے فریق نہ تھے جو عدالت ڈویژنل جج میں دائر کیا گیا تھا اور نہ ہی کسیطرح اوپر اس ڈگری کا اثر پڑتا تھا۔

نگرانی | اگر کسی فریق کو جسنے نا راضی ڈگری عدالت اوّل اپیل نہیں کیا بغرض منسوخ کرانے ڈگری موسومہ اپنے کے اختیار اپیل کرنیکا نہ ہو تو بھی غلطی جج ماتحت کی بموجب دفعہ ۶۲۲ اس ہدایت سے اصلاح ہوسکتی ہے کہ وہ اس اختیار تمیزی کو جو بموجب دفعہ ہذا کے عطا ہوا ہے عمل میں لاوے (۲)

ذکر ملتوی رکھنے اور جاری کرنے ڈگریوں کا دراثناء اپیل

اجراء ڈگری محض بوجہ اپیل کے ملتوی نہ رہے گا۔ | **دفعہ ۵۴۵** - اجراء کسی ڈگری کا صرف اسوجہ سے کہ اسکی ناراضی سے اپیل دائر ہوا ملتوی نہ کیا جائیگا مگر عدالت اپیل مجاز ہوگی کہ درصورت پائے جانے وجہ کے حکم التوا صادر کرے

ڈگری قابل اپیل کے اجراء کا التوا میعاد اپیل گذرنیکے قبل | اگر درخواست التوا اجرائے ڈگری قابل اپیل کی قبل انقضا میعاد کے جو واسطے رجوع اپیل کے معین ہے گذری تو عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اختیار ہوگا کہ درصورت پیش ہونے وجہ موجہ کے اجراء کو ملتوی رکھے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی حکم بسند دفعہ کے بموجب صادر نکیا جائیگا الا اس حالمیں کہ عدالت صادر کنندہ حکم مذکور کو اطمینان ہو۔ کہ

(الف) جو فریق التوا اجرائے ڈگری کی درخواست کرے اسکو درصورت نہونے حکم التوا کے ضرر واقعی پہنچیگا۔

(ب) درخواست بلا درنگ نامناسب کے گذری ہے۔ اور

(ج) درخواست کنندہ نے واسطے تعمیل قرار واقعی اس ڈگری یا حکم کے جو بالآخر اسکے ذمہ واجب التعمیل ہو سکتا ہے ضمانت داخل کردی ہے۔

یہ دفعہ متعلق نہیں ہے جبکہ ڈگری کا اجراء ہو جائے (۳) نہ اس ڈگری سے جو قطعی ہو اور قابل اپیل نہیں ہے (۴) عدالت دیوانی کا یہ حکم کہ کسی فریق یا گواہ کی بابت کارروائی فوجداری کیجائے خود ڈگری کا نہیں ہے اور اسلئے ڈگری میں مندرج نہیں ہونا چاہیے اور یہ تجویز ہوئی کہ اس قسم کے حکم کا التوا حسب دفعہ ہذا نہیں ہو سکتا (۵) یہ دفعہ متعلق ڈگریات جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ سے ہے (۶) نیز ڈگریات بازدعویٰ سے (۷) اور ڈگری کہ جسکا اپیل پریوی کونسل میں ہے ہے (۸)

وجوہات درخواست | ہر شخص کو جسکے حق میں ڈگری صادر ہو فقط بعد صدور ڈگری کے اوسکے اجراء کا منصب ہے اوسکو یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ اسکا اجراء بدین وجہ باز رہے کہ میعاد اپیل منقضی نہیں ہوئی۔ (۹) اگر ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہو گیا ہو تو عدالت اپیل اور اگر اپیل نہوا ہو اور میعاد اپیل منقضی نہوئی ہو اور مقدمہ قابل اپیل ہو تو عدالت ابتدائی کو اختیار التوائے اجرائے ڈگری ہے کوئی دوسری عدالت (۱۰) اپنے اختیار تمیزی سے (۱۱) اجراء کو ملتوی نہیں کر سکتی۔ درخواست التوا دینے اور وجوہ کافی بیان کرنے کا منصب صرف فریق مقدمہ کو ہے (۱۲) لیکن بشرطیکہ درخواست کنندہ ضمانت داخل کرے گا (۱۳)

(۱) نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (دیوانی) (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۲ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۲ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶ - (۵) صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۳۶۰ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۴۲ (۷) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۰ (۹) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۵ صفحہ ۱۰۵۲ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۱ (۱۱) بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل صفحہ ۵۵۰ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۰۳ و تتمہ رپورٹ صفحہ ۴۷۸ (۱۳) رپورٹ بروک صاحب صفحہ ۱۰۳ -

اسدرخواست کرنےمیں بہت دیر کیجائے (۱) اور اگر درخواست منظور نہوگی تو بہت حرج و نقصان ہوگا (۲) اگرچہ ڈگری کے اجراء کو ملتوی کرنیکے واسطے کسی روپے کی ادائگی زرنقد کی ہدایت کیگئی ہو سائیل پر لازم ہوکہ عدالت کا اطمینان بذریعہ بیان حلفی کی اس امر کی نسبت کریکہ اسکو نقصان پہونچیگا اگر اجراء ملتوی کیا جائے (۳) ڈگری بید خلی کا اجراء اسوجہ سے ملتوی نہیں ہوسکتا کہ مدعا علیہ نے دوسری نالش بغرض استقرار استحقاق قبضہ دائر کی ہی (۴) مدیون جس نے اپیل کیا ہو التماس درخواست التواء اجراء ڈگری گذرانی اور اسکے ساتھ کوئی حلف نامہ نہیں دیا اور بیان کیا کہ جائداد بہ الیسی حالت میں کم قیمت کو فروخت ہوگی ڈگریدار کے نام تحریری اطلاعنامہ جاری نہیں ہوا تجویز ہوا کہ ڈگریدار کو اطلاع دینی ضروری تھی اور نیز درخواست کے ساتھ حلف نامہ کا ہونا ضروری تھا درخواست مدیون بیجا منظور ہوئی (۵) بروئے دفعہ ہذا عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ حکم التواء اجراء دیوے گو اپیل بطور مفلسانہ داخل ہی نہ کر لیا گیا ہو (۶)

ضمانت | ذمہ داری ضامنان واسطے ایفاء ڈگری عدالت اپیل ڈگری اول عدالت مذکور سے محدود نہیں ہے بلکہ اخیر ڈگری سے متعلق ہے جو بعدالت موصوف نے بروقت واپسی آنے مقدمہ کے بصیغہ اپیل خاص ہائیکورٹ سے صادر کی تھی (۷) ایسی ضمانت کی بابت کاروائی اجراء میں نہیں ہوسکتی بلکہ علیحدہ نالش کرنی چاہئے (۸) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴ و ۱۰ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱ زیر دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ہذا جمع کرنیوالا زرضمانت کا اور نہ سیعت ڈگری اس قسم کے زر جمع کردہ کے واپس پانے یا بہر ملنے کا دعوی کر سکتا ہے باوجود اسکے کہ ڈگریدار نے ۳ سال تک روپیہ وصول نہ کیا ہو (۹)

دفعہ ۲۶۲ | دفعہ ۲۴۳ مجموعہ ضابطہ مندرجہ دفعہ ہذا کے مستثنیات میں سے نہیں ہے (۱۰)

اپیل | ایک حکم التواء یا انکار التواء اجراء ڈگری کا زیر دفعہ ۲۴۴ کے قابل اپیل ہے (۱۱)

ضمانت جبکہ حکم اجراء ڈگری کی نارضی سے اپیل ہو

دفعہ ۵۴۶ — جب کوئی حکم واسطے اجراء ایسی ڈگری کے صادر ہو جسکی نارضی سے اپیل دائر ہو اور اپیلانٹ وجہ کافی بیان کرے تو عدالت صادر کنندہ ڈگری کو لازم ہوگا کہ برائے اطمینان واپسی اوس جائداد کے جو بصیغہ اجراء ڈگری میں لے لی گئی ہو یا اطمینان ادائے مالیت ویسی جائداد کی اور نیز واسطے تعمیل قرار واقعی ڈگری یا حکم عدالت اپیل کے ضمانت طلب کرے۔

یا عدالت اپیل مجاز ہوگی کہ ویسی ہی وجہ سے اوس عدالت کو جسنے کہ ڈگری صادر کی تھی ویسی ضمانت لینے کی ہدایت کرے۔

اور جہاں ایسی کہ بعلت اجراء ڈگری زرنقد کے حکم نیلام جائداد غیر منقولہ کا ہوچکا ہو اور بنارضی ایسی ڈگری کے اپیل دائر ہو تو مدیون ڈگری کی درخواست پر نیلام تا فیصلہ اپیل ان شرائط پر ملتوی رہیگا جو در باب ادخال یا عدم ادخال ضمانت عدالت صادر کنندہ ڈگری کی دانست میں مناسب ہوں۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۰ (۲) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ا صفحہ ۸۵ ادیانسی ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۴۲ (۴) ،، ،، ۲۰۰ ،، ،، ۳۹۲ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۳ (۶) نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۶۵ و جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ و جلد ۱۲ سنہ ۱۸۷۱ء (۸) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵ و جلد ۱۸ صفحہ ۴۹۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۲ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۸ — (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹ و ۳۰۹ —

دفعہ ہذا ڈگری لگان سے کیونکہ وہ ایک ڈگری زر نقد سے (۱) متعلق ہے دفعہ ہذا کے موافق کوئی کارروائی تاوقتیکہ اپیل دائر نہو جائے نہ کیجائیگی (۲)

اگر درخواست قبل اجرائے ڈگری پیش ہو تو مدعائی کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ اگر ڈگری دار کو جائداد دیجائیگی تو غالب قیاس اُسکا ہے کہ سائیل بصورت منسوخی ڈگری جائداد یا اسکی قیمت حاصل نکر سکیگا (۳) اگر قبل داخل اپیل ڈگری جاری ہوچکی ہے تو ضمانت صرف اس غرض سے لیجاسکتی ہے کہ جو ڈگری عدالت اپیل سے صادر ہو اسکی تعمیل کیجائیگی (۴) اور اُسکو واسطے خاص جس قبل اسکے کہ جائداد تلف یا بیجا استعمال کیگئی ہو لینی چاہیئے - (۵) ضمانت حسب دفعہ ہذا لیجائے اسکی بابت صرف عدالت اپیل ابتدائی تک محدود نہیں ہے بلکہ اُسمیں حکم اپیل ابتدائی اور حکم ہائیکورٹ جو اپیل خاص میں صادر ہو شامل ہے (۶)

ایکہ درخواست حسب فقرہ سوم دفعہ ہذا صرف اُس التماس کو کہتے ہیں جو جب سے ڈگری صادر کی عدالت اپیل میں (۷) نیز دیکھو بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل جب مدعا کی حقیقت اُسکے دعویٰ کی صرف ایک جزو کی بابت ڈگری زر نقد صادر کیجائے اور وہ جزو دیگر کی بابت اپیل کرے اور مدعا علیہ کیطرف سے کوئی اپیل یا عذر بالمقابل اُس جزو ڈگری کی بابت جو مدعی کے حق میں ہوئی ہے داخل نہو تو دفعہ ہذا کے آخری فقرہ کی مراد کی رو سے کوئی اپیل بنا راضی اُس ڈگری کے جو اُس جزو کی بابت صادر ہوئی ہے زیر تجویز نہیں ہے جس سے مدعا علیہ کو اُس حکم کی صدور کا استحقاق حاصل ہو جائے کہ نیلام جائداد جس کے لئے انکا اجرائے ڈگری میں حکم ہوا تھا ملتوی کیا جائے (۸) عدالت کو یہ منصب نہیں ہے کہ ڈگری دار کو اپنی ڈگری جاری کرانے سے محض اسوجہ سے منع کرے کہ ممکن ہے کہ عدالت اپیل سے فیصلہ حاکم موصوف منسوخ ہو جائے - (۹)

واپسی | جبکہ ڈگری عدالت ابتدائی کی اپیل سے منسوخ ہو جائے تو عدالت ابتدائی کو چاہیئے کہ بر طبق گذرنے درخواست کے حکم واپسی جائداد کا جو بر اجرائے ڈگری میں دلائی گئی ہو صادر کرے خواہ عدالت اپیل نے صریح طور پر ہدایت کی ہو یا نہ (۱۰)

نفاذ بابت ضمانت | ضمانت نامہ جو ایک فریق نالش نے واسطے تعمیل با ضابطہ ایک ڈگری عدالت اپیل کی زیر دفعہ ہذا تحریر کر دیا ہو ڈگری مذکور کے اجرا میں نافذ نہیں کیا جاسکتا بلکہ بذریعہ نالش جداگانہ کے نافذ کرایا جانا چاہیئے (۱۱) اور بذریعہ سرسری کارروائی اجرا کے نافذ کرایا جاسکتا ہے (۱۲)

اپیل | حکم جسکی رو سے ضمانت طلب کیجائے از روئے احکام دفعہ ۲ و ۵۴۴ (ج) قابل اپیل ہے (۱۳) عدالت اپیل ایک حکم زیر دفعہ ہذا واسطے التوار اجرائے ڈگری زیر اپیل کے صادر نہیں کر سکتی تاوقتیکہ ایک حکم واسطے اجرائے ڈگری مذکور کے صادر نہ کیا گیا ہو (۱۴)

کوئی ویسی ضمانت گورنمنٹ یا عہدہ داران سرکار سے طلب نہیں کیجائے گی —

دفعہ ۵۴۷ - ایسی کوئی ضمانت جسکا ذکر دفعات ۵۴۵ و ۵۴۶ میں مندرج ہے جناب سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند با جلاس کونسل سے جبکہ گورنمنٹ نے جوابدہی نالش کی اپنے ذمہ لی ہو کسی عہدہ دار سرکار سے جبکہ نالش بربنیاد کسی فعل کی دائر ہو چکا ہو نگی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۲ (۲) ویکلی رپورٹ متفرق جلد صفحہ ۱۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶ و جانسری ڈٹو فرن جلد ۵ صفحہ ۳۹۴ و بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل صفحہ ۶۰۷ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۹ (۴) سوزر انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۹۶ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد

(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱ (۶) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ (۸) نمبر ۱۸ بابت ۱۸۹ء پنجاب ریکارڈ

(۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۰ (۱۰) بنگال رپورٹ فل بنچ صفحہ ۹۰۷ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۱۱ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳

صفحہ ۴۱۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۵ و جلد ۸ صفحہ ۹۴ و جلد ۳ صفحہ ۲۰۴ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱ (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲ (۱۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۰۳

خدمت منصبی کی انجام دینے میں واقع ہونا ظاہر کیا گیا ہو طلب کیجائے گی۔

ڈگریونکی ناراضی سے اپیل کی کارروائی

یادداشت اپیل کا درج رجسٹر ہونا

دفعہ ۵۴۸ — جب یادداشت اپیل داخل ہوکر منظور ہوجائے تو عدالت اپیل یا عہدہ دار مجاز اوس عدالت کا تاریخ داخلہ اسکی ظہر پر ثبت کریگا اور اپیل مذکور کو کتاب رجسٹر میں جو اس امر کیواسطے مرتب رہے گی داخل کرے گا۔

اپیلوں کی کتاب رجسٹر

ویسی کتاب رجسٹر اپیل کہلائے گی۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۶۔

عدالت اپیل اپیلانٹ سے ضمانت خرچہ طلب کرسکتی ہے

دفعہ ۵۴۹ عدالت اپیل کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ اپنی رائے کے موافق قبل طلبی رسپانڈنٹ واسطے حضار اور جوابدہی کے یا بعد ازاں رسپانڈنٹ کی درخواست پر اپیلانٹ سے ضمانت واسطے ادائے خرچہ اپیل یا خرچہ نالش مرافعہ اولی یا دونوں کو طلب کرے

جب اپیلانٹ برٹش انڈیا کے باہر سکونت رکھتا ہو

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت مذکور اُن کل مقدمات میں ویسی ضمانت طلب کریگی جنمیں اپیلانٹ ساکن بیرون برٹش انڈیا کا ہو اور کافی جائداد غیر منقولہ برٹش انڈیا کے اندر علاوہ اُس جائداد کی (اگر کچھ ہو) جس سے وہ اپیل متعلق ہے نرکھتا ہو۔

اور در صورت نہ داخل ہونے ویسی ضمانت اندر میعاد معینہ عدالت کے عدالت مذکور اپیل کو نامنظور کریگی۔

[۲] داگر ویسی ضمانت داخل کیجائے تو وہ خرچہ جسکا شخص ضامن نے اپنے تئیں ذمہ وار کیا ہو اُس سے عدالت اپیل کے اجرائے ڈگری میں اوسی طریق پر وصول ہوسکتا ہے کہ جس طریق پر اُس کے اپیلانٹ سے ہونے کی تقدیر پر اوس سے وصول ہوسکتا۔

عدالت اپیل مجاز ہے کہ اپیلانٹ بنا بر انہی حکم مصدرہ زیر دفعہ ۵۴۴ بر طبق اجرا ڈگری سے اپیل اور نالش ابتدائی کی خرچہ کی ضمانت طلب کرے[۱]۔

جس صورت میں کہ عدالت اپیل نے زیر دفعہ ہذا کارروائی کر کے بوقت اپیلانٹ کو خرچہ کی ضمانت دینے کا حکم دیا ہو تو یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی رقم کا جس کے واسطے ضمانت طلب کیگئی ہو حکم ضمانت میں ذکر کیا جاوے حکم مذکور کیواسطے یہی کافی ہے کہ اوس کے ذریعہ اپیلانٹ کو ضمانت کے داخل کرنیکی ہدایت ایک ایسے عرصے کے اندر کیجائے جو "واسطے خرچہ اپیل کے" یا واسطے خرچہ ابتدائی نالش کے" یا دونوں کے بیان کیا گیا ہو (۲) حکم نامنظوری اپیل عدالت صادر کنندہ حکم ضمانت سے حاصل کیا جانا چاہیے۔ (۳)

۱؎ نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب بالعکس کا ضمیمہ ۶ نمبر ۸۔ اس نمونہ کی تبدیل کرنیکی بابت میں عدالت ہائیکورٹ منعقدہ سنتنہ کے اختیار کیلئے ملاحظہ طلب بعد کی دفعہ ۶۴۴

۲؎ یہ اخیر فقرہ دفعہ ۵ کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء (۶ دسمبر منعقدہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۴۴ کی رو سے بڑھایا گیا۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۱۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ مقدمہ منضبطہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۴ اس میں حکم منسوخ کیا گیا ہے (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۸

اپیل | جو حکم بموجب فقرہ اوّل دفعہ ہذا دیا جائے اوسکا اپیل نہیں ہوسکتا۔(۱)

ڈگری | ایک حکم نامنظوری اپیل زیر دفعہ ہذا ڈگری نہیں ہے لہذا نہ وہ بطور حکم کے اور نہ ڈگری کے قابل اپیل ہے (۲)

وجہ کافی | بغیر اسکے کہ کوئی عام اصول بسبب تقاضاء اختیار تمیزی مفوضہ دفعہ ہذا کے قایم کیا جاوے یہ تجویز ہوئی کہ محض ناداری اپیلانٹ کی اور خود اور بلا لحاظ عام واقعات مقدمہ زیر اپیل کے وجہ کافی اس امر کی خیال نہیں کیجاسکتی کہ اپیلانٹ سے خرچہ کی ضمانت طلب کرنا جایز ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۶ لیکن بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۶۶۔

تمسک | تعمیل ایسے تمسک کی جو بطور ضمانت خرچہ لکھدیا گیا ہو بطور رسمی بذریعہ کارروائیات صیغہ اجراء کرائی جاسکتی ہے (۴)

میعاد معینہ | دفعہ ہذا توسیع میعاد کا حکم صادر کرنیکی مانع نہیں ہو بشرطیکہ واقعات کی رو سے ایسا کرنا قرین انصاف ہو (۵) اور عدالت کو اختیار وسعت میعاد کا بہر صورت حاصل ہے خواہ اندر میعاد معینہ کے درخواست گذری یا نہ (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۱۶ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۔

نامنظور کریگی | حکم نامنظوری نہ صادر کرنا چاہیے بجز اسکے کہ اپیلانٹ کو اطلاع دیجاوے کہ وہ وجہ ظاہر کرے کہ کیوں حکم صادر نکیا جاوے (۷) جاری ہونا اطلاعنامہ ابتدائی کا واسطے اظہار اس وجہ کے کہ اپیلانٹ سے کیوں ضمانت خرچہ اپیل کی نہ لیجائے مساوی مطالبہ کے نہیں (۸) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۔

بہر قایم کرنا | گو کوئی اپیل عدالت اپیل سے حسب دفعہ ہذا بوجہ ندینے ضمانت مطلوبہ کے حسب دفعہ ہذا خارج ہوگیا ہو مگر وہ حسب اقتضائے رائے عدالت بربنائے وجوہ کافی بہ نمبر سابق قایم ہوسکتا ہے (۹)

چارہ کار برخلاف ضامن | بموجب قانون حال ضامن سے خرچہ بذریعہ اجراء کے وصول ہوسکتا ہے (۱۰)

---

(۱) الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۸۰ منسوخ کیا گیا ہے۔

(۳) ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۳ و جلد ۳ صفحہ ۵۴۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۱ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۸۔

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۱۴

(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۵۷۶۔

(۶) " " کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۱۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۵۷۶

(۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۸۰۔ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۶۵

(۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ (۱۰) نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ۔

دفعہ ۵۵۰۔ جب کہ یادداشت اپیل داخل رجسٹر ہوجائے تب عدالت اپیل کو لازم ہے کہ اوس عدالت کو اطلاع اپیل کی کرے جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو۔

عدالت اپیل اوس عدالت کو اطلاع دیگی جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہے

اگر اپیل کسی ایسی عدالت کے حکم سے ہو جس کے کاغذات عدالت اپیل میں نہ بھیجتے ہوں تو اوس عدالت کو جسمیں کہ ویسی اطلاع بھیجی گئی ہو لازم ہے کہ برطبق تعمیل اطلاع کے جہانتک جلد ممکن ہو کل کاغذات ضروری نالش یا ایسے کاغذات جن کی نسبت عدالت اپیل سے طلبی خاص ہوئی ہو عدالت اپیل میں مرسل کرے۔

کاغذات کا عدالت اپیل میں بھیجدینا

فریقین میں سے کوئی فریق درخواست تحریری اوس عدالت میں جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو باندراج صریح اون کاغذات موجودہ عدالت مذکور کے جنکی وہ نقل کرانا چاہتا ہے پیش کرسکتا ہے اور نقول ویسے کاغذات کی بصرف درخواست کنندہ مرتب ہوکر رکھی جائیں گی۔

نقول کاغذات اوس عدالتمیں جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو

دفعہ ۵۵۱[1]۔ (۱) عدالت اپیل کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب سمجھے بعد مقرر کرنے ایک روز واسطے سماعت اپیلانٹ یا اوس کے پلیڈر کے اور اگر وہ اوس روز حاضر آئے تو اوس کے سن لینے کے بعد بھیجنے اطلاع اپیل کے اوس عدالتمیں جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہے اور بغیر بھیجنے اطلاع کے ریسپانڈنٹ یا اوس کے پلیڈر کو اپیل ڈسمس کردے۔

اپیل کے ڈسمس کرنیکا اختیار بغیر بھیجنے اطلاع کے عدالت ماتحت کو

(۲) اگر اوس روز جو حسب دفعہ تحتی (۱) مقرر ہو یا کسی اور روز کہ جس روز سماعت ملتوی ہے۔ اپیلانٹ اصالتاً یا بذریعہ اپنے پلیڈر کے حاضر نہو تو اپیل غیر حاضری کی وجہ سے ڈسمس کردیا جائیگا۔

(۳) جو اپیل کہ ماتحت دفعہ ہذا ڈسمس ہو اوسکی اطلاع اوس عدالت کو دیجائے گی جس کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو۔

دفعہ ہذا اپیلہائے مدخلہ سے متعلق ہے (۱) حکم مشعر بحالی جو حسب دفعہ ہذا صادر ہوتا ہے ڈگری ہے اور بوجہ اوس ضابطہ کے کہ جسکی اجازت اس دفعہ میں ہے ضرورت تجویز کرنیکی رفع نہیں ہوجاتی (۲) اور فیصلہ اور ڈگری اسطرح پر کیا جانا چاہیئے جیسا کہ عام طور پر ایک مقدمہ میں کیا جاتا ہے (۳)۔

[1] دفعہ ۵۵۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۹۲ع (نمبر ۶ مقدمہ سنہ ۱۸۹۲ع) کی دفعہ ۴۴ (۱) کی رو سے سابق دفعہ کی بجگہ قایم ہوئی۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۸ و نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۹۱ع پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۸۱

ڈسمسی اپیل زیر دفعہ ہذا منجانب اوس عدالت کے جسکے فیصلہ کی ناراضی سے اپیل ہو سکے عدالت کو جزو قلمبندی تجویز سے سبکدوش نہیں کرتی جس کو مطابق احکام دفعہ ۵۷۴ وہ امور ظاہر کرنے چاہئیں جو اٹھائے گئے ہوں اور نیز امور مذکور کا فیصلہ اور ان کے فیصل کرنے کی وجوہات چنانچہ عدالت اپیل ماتحت کا یہ تجویز قلمبند کرنا۔ "نالش بابت مبلغ اسّی۸۰ قیمت گاؤ میشان اپیل زیر دفعہ ۵۵۱ خارج کیا گیا" ایک تجویز مطابق قانون قرار نہ دیگئی (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ عدالت اپیل اس امر کی پابند نہیں ہے، کہ قبل ڈسمس کرنے اپیل بغیر اطلاع رسپانڈنٹ کے اسلا مقدمہ کا ملاحظ کرے۔ (۲) ڈسمسی اپیل زیر دفعہ ہذا کے رو سے عدالت ماتحت کی ڈگری غیر موثر رہتی ہے اور وہ نہ تو بحال اور نہ ترمیم اور نہ منسوخ کیجاتی ہے۔ اور وہ عدالت ماتحت کی ڈگری ہوتی ہے جو عدالت کہ اسکی ترمیم اس غرض سے کر سکتی ہے کہ وہ مطابق اوس کے حکم ڈسمسی اپیل زیر دفعہ ہذا ایک آخری فیصلہ ان سوالات کا ہے جو اپیل میں اٹھائے گئے ہوں اس لیئے وہ ایک ڈگری ہے اور اس امر میں کوئی تمیز مابین اوس اپیل کے جو زیر دفعہ ہذا خارج کیا گیا ہو اور اوس اپیل کے نہیں ہے جو کسی اور دفعہ مجموعہ مذکور کے رو سے بعد کامل سماعت کے خارج کیا گیا ہو جبکہ ایک اپیل زیر دفعہ ہذا خارج کیا گیا ہو بالصبوت دیگر اپیلدوم کے جب ڈگری مستغیث ڈسمسی نالش ہو تو اوس کا اثر عملی طور پر یہ ہے، کہ وہ ڈگری جو بحال کی گئی ہے ایک قطعی ڈگری قابل اجرا ہو جاتی ہے اور ہائیکورٹ کو جو ایسا حکم صادر کرے اختیار ہے کہ عدالت ماتحت کی ڈگری کو جو در اصل بحال رکھی گئی ہے ترمیم کرے تا کہ وہ مطابق اوس فیصلہ کے ہوجاوے جو بزکہ بحال رکھا گیا ہے (۳) (۴) بعد اخراج اپیلیہ معم زیر دفعہ ہذا عدالت اول ڈگری کو ترمیم نہیں کر سکتی (۵) بعد معائنہ فیصلہ جس کے برخلاف اپیل کیا گیا ہو یا درخواست اپیل وسماعت عذرات اپیلانٹ فیصلہ بحال رکھنے کا جو اختیار دیا گیا ہے ایک ایسا اختیار ہے جو کبھی کبھی اور احتیاط کے ساتھ عمل میں لانا چاہیئے خصوصاً ایسے مقدمات میں جو حقوق اراضی کے متعلق ہوں مگر ایسے اختیار کا کسی دوسری طرح پر استعمال کرنا جو امر متذکرہ بالا کے مطابق ہو ایسی غلطی نہیں ہے جسکی اصلاح چیف کورٹ اپیل خاص میں کر سکے (۶) اگر اپیل عدم پیروی میں خارج ہو سکتا ہو تو روئداد پر خارج نہ کرنا چاہیئے (۷)

سماعت اپیل کا روز | **دفعہ ۵۵۲** عدالت اپیل ایک روز واسطے سماعت اپیل کے مقرر کریگی اِلّا جبکہ وہ اپیل تحت دفعہ اخیر مرقوم الفوق ڈسمس کرے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۷ (۲) نمبر ۱۴ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۷ (۴) " " " ۲۴ " ۷۵۹ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ (۶) نمبر ۱۹ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ (۷) نمبر ۱۴۲ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔ دفعہ ۵۵۲ کا فقرہ اوّل ایکٹ ۷ نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۸ (۲) کی رو سے فقرہ سابق کی جگہ قایم کیا گیا سابق فقرہ حسب ذیل تہا "عدالت اپیل بجز صورت کے حسب دفعہ ۵۵۱ تجویز عدالت ماتحت کو بحال رکھے واسطے سماعت اپیل ایک تاریخ مقرر کریگی"

ویسی تاریخ بلحاظ کار روزمرّہ عدالت اور مسکن رسپانڈنٹ اور اُس مُدت کے جو واسطے تعمیل اطلاعنامہ اپیل کے ضرور ہو مقرر ہو گی تاکہ رسپانڈنٹ کو ویسی تاریخ پر حاضر ہونے اور اپیل کی جوابدہی کرنے کے لئے مُہلت کافی ملے۔

سماعت اپیل کی تاریخ کے اطلاعنامہ کا اشتہار اور تعمیل۔

دفعہ ۵۵۳- اطلاعنامہ[1] بہ تعیین اوس تاریخ کے جو حسب مذکور بالا مقرر کی گئی ہو اپیل کی کچہری میں آویزان کیا جائیگا اور اُسی مضمون کا اطلاع نامہ عدالت اپیل اوس عدالت میں مرسل کرے گی جس کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو اور اطلاعنامہ مذکور رسپانڈنٹ یا اوس کے پلیڈر پر متعلقہ عدالت اپیل بطریق مندرجہ باب ۶ جو در باب تعمیل سمن مُدعا علیہ بشمول حضار اور جوابدہی کے اوس کے ہے تعمیل ہو گا اور کل قواعد جو ویسے سمن اور کارروائی متعلقہ تعمیل سمن سے متعلق ہیں ویسے اطلاع نامہ کی تعمیل سے متعلق ہونگے۔

عدالت اپیل خود اطلاع نامہ تعمیل کرا سکتی ہے

بجائے اِس کے کہ اطلاع نامہ اوس عدالت میں مرسل ہو جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو عدالت اپیل کو جائز ہے کہ اطلاع نامہ خود رسپانڈنٹ یا اوس کے پلیڈر پر بموجب قواعد متذکرہ بالا کے تعمیل کرائے۔

اگر رسپانڈنٹ برٹش انڈیا کے باہر رہتا ہو تو اطلاع نامہ اپیل بذریعہ رجسٹری بھیجا جانا چاہیئے اگر وہ حاضر نہ ہو تو یہ امر بطور کافی شہادت سے ثابت کیا جانا چاہیئے کہ وہ اس وقت وہاں رہتا ہے یا اِس سے پہلے رہتا تھا (۱)

اگر وہ رجسٹری شدہ چٹھی کے لینے سے انکار کرے تو بعد میں عدم واقفیت مضمون چٹھی کا عذر نہیں کر سکتا (۲)

اطلاع نامہ کا مضمون

دفعہ ۵۵۴- اِطلاع نامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اِس بات کے ہو گا کہ اگر وہ حسب مذکور مقرر کی ہوئی تاریخ پر عدالت اپیل میں حاضر نہ ہو گا تو اپیل یکطرفہ سُنا جائے گا۔

---

[1] اِطلاعنامہ کے نمونہ کیلئے ملاحظہ طلب مالعبد کا ضمیمہ نمبر ۱۷۵-

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۱-

(۲) " " " ۱۶ " ۲۳۳-

کارروائی وقت سماعت

حق شروع سماعت دفعہ ۵۵۵۔ تاریخ مقررہ مذکور پر یا کسی ور تاریخ کو جسپر سماعت مقدمہ ملتوی کی گئی ہو اپیلانٹ کے عذرات بتائید اپیل سُنے جائینگے اُسپر اگر عدالت اُسیوقت اپیل ڈسمس نکردے عذرات رسپانڈنٹ کو بتردید اپیل سماعت کریگی اور ویسی صورت مین اپیلانٹ تردید کے جواب دینیکا مستحق ہوگا۔

اپیلانٹ کے قصور سے اپیل کا ڈسمس ہونا۔ دفعہ ۵۵۶۔ اگر تاریخ مقررہ مذکور پر یا کسی ور تاریخ کو جسپر سماعت مقدمہ ملتوی کی گئی ہو اپیلانٹ اصالۃً یا بذریعہ اپنے پلیڈر کے حاضر نہو تو اپیل بعلت عدم پیروی کے خارج کیا جائیگا۔

اپیل کی سماعت یکطرفہ اگر اپیلانٹ حاضر ہو اور رسپانڈنٹ حاضر نہو تو اپیلانٹ کی سماعت اُسکی غیر حاضری مین یک طرفہ ہوگی۔

اگر اپیلانٹ غیر حاضر ہو تو اپیل ڈسمس کیا جائیگا (۱) لیکن شرط یہ ہے کہ سماعت مقدمہ تاریخ معینہ مندرجہ اطلاعنامہ پر ہا ہو یا اس تاریخ پر ہو جب تک کہ ملتوی کیا گیا ہو اور اس تاریخ کی اطلاع اپیلانٹ کو ہوئی ہو (۲) اطلاعنامہ مین مقام سماعت درج ہونا چاہیے (۳) جب اپیل واپس تحقیقات کے واسطے بھیجا جاوے تو حکم واپسی کے جواب آنے پر اپیلانٹ کو تاریخ پیشی سے مطلع کرنا چاہیے (۴) اور یہ حکم بین طور پر ہونا چاہیے (۵) اگر اپیلانٹ اصالۃً یا وکالتاً غیر حاضر ہو تو اپیل عدم پیروی مین ڈسمس ہونا چاہیے نہ روئیداد پر۔ اگر جج روئیداد پر فیصلہ کرے تاہم حسب دفعہ ۵۵۸ درخواست ہوسکتی ہے (۶)۔

عدم پیروی احکام دفعہ ہذا و دفعہ ۵۵۸ اُس صورت سے متعلق نہین ہوتے جبکہ وکیل اپیلانٹ نہ صرف عدالت کو اس امر کی اطلاع دے کہ اوسکو کوئی ہدایات نہین گئین بلکہ ایک درخواست التوا کرے جو نامنظور کیجائے اور اسپر اپیل خارج کیا گیا ہو۔ (۷)۔

جس صورت مین کہ بوقت پیشی اپیل کے وکیل غیر حاضر نہو۔ مگر پیروی کے لئے آمادہ نہ ہو ڈسمس ہونا اس قسم کا بحسب احکام دفعہ ہذا کے عدم پیروی مین ڈسمس ہوا اور اسلئے حسب دفعہ ۵۵۸ کے پیر منظور ہوسکتا ہے (۸) لیکن

(۱) مارشل رپورٹ صفحہ ۵ (۲) ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۵ صفحہ ۲۲ دنمبر ۳ سنہ ۱۸۷۱ء و نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۷۸ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب کارڈ دیوانی (۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۸۴ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۱ء (۴) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۹ء (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۷۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۹

(۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۳۔

الہ آباد و بمبئی ہائیکورٹوں نے تجویز کیا ہے کہ جس صورت مین کہ بروقت پیش ہونے اپیل کے بغرض سماعت اپیلانٹوں کا وکیل بیان کرے کہ وہ بحث کرنیکے ناقابل ہے جسکی وجہ یہ ہو کہ مقدمات کے نوٹ بہت دیر بعد پہونچے تھے اور وہ مقدمہ تیار نہ کرسکا تھا اور اپیل اسوجہ سے خارج کیا جاوے تو ڈسمسی مذکور ایک ڈسمسی بباعث عدم حاضری نہین ہے (۱) جب درخواست بحالی اپیل کیجاوے جو کہ غیر حاضری مین خارج کیا گیا ہو تو سائل کو چاہیئے کہ اس عدالت مین جس مین درخواست کیجاوے کل شہادت بتائید اپنی درخواست کے پیش کرے اگر وہ ایسا نہ کرے اور وہ درخواست خارج کیجاوے تو اسکو عدالت اپیل مین بنا راضی حکم مذکور مزید شہادت پیش کرنیکی اجازت نہین دیجاسکتی (۲) ✣

اپیل | جو ڈگری بموجب دفعہ ہذا صادر ہوا سکا اپیل ہو سکتا ہے (دفعہ ۵۸۴) حکم مشعر ڈسمسی اپیل بوجہ عدم حاضری کا اپیل نہین ہو سکتا (۳) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۳ ✣

میعاد | جبکہ اپیل بعدم پیروی مین ڈسمس ہوا اور درخواست برآمدگی جو بعد تین یوم کے گذری تھی منظور کیگئی تجویز ہوئی کہ مدعی کی اپیل کی نسبت عدم پیروی مین ڈسمس ہونیکی تاریخ سے ۳۰ دن ختم ہونے پر کوئی درخواست اسکی جانب سے بغرض ادخال اپیل کے واسطے پیش نہین ہوئی اسواسطے حکم

چارہ جوئی سائل | ایسے سائل کو جسکی درخواست بنا بر تنسیخ ڈگری یکطرفہ عدم پیروی مین ڈسمس کی گئی ہو اختیار ہے کہ یا تو اُس حکم کی نظر ثانی کی درخواست کرے جسکے رو سے اوسکی درخواست عدم پیروی میں ڈسمس کیگئی ہو یا اوسکی ناراضی سے بموجب دفعہ ہذا و دفعہ ۵۶۰ اپیل کرے اگر بجائے درخواست نظر ثانی کرنیکے نامبردہ اپنی سابق درخواست کی برآمدگی کی درخواست کرے تو عدالت مجاز ہوگی کہ درخواست مذکور کو در اصل بطور درخواست نظر ثانی کے تصور کرے (۵)

ڈسمس ہونا اپیل کا جب طلاعنامہ اپیلانٹ کے خرچہ نہ داخل کرنیکی وجہ سے نہ تعمیل کیا جائے |

دفعہ ۵۵۷ - اگر تاریخ مقررہ مذکور پر یا کسی اور تاریخ کو جسپر سماعت مقدمہ ملتوی کیگئی ہو یہ دریافت ہو کہ طلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ اسوجہ سے نہین تعمیل کیا گیا کہ اپیلانٹ نے میعاد معینہ عدالت کے اندر اجرائے طلاعنامہ کا خرچہ مطلوبہ داخل نہین کیا تو عدالت کو یہ حکم دینا جائز ہے کہ اپیل ڈسمس ہو۔

شرط | مگر شرط یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ طلاعنامہ رسپانڈنٹ پر تعمیل نہوا ہو ایسا حکم اُس صورت

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۶۶ (۳) ,, ,, کلکتہ ,, ۲۲ ,, ۱۱۵ و ۸۲۷ ,, ,, ,, ۱۸۷ صفحہ ۱۱۹ و نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء (۵) و نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ ✣

مین صادر نہوگا کہ سماعت اپیل کے روز معین پر رسپانڈنٹ اصالتاً یا بذریعہ پلیڈر کے یا بذریعہ کسی ایجنٹ مجاز حسب ضابطہ کے حاضر ہو۔

عدالت کو ایک میعاد مقرر کرنی چاہئیے جس کے اندر طلبانہ داخل ہونا چاہئیے (۱) ورنہ عدم ادخال طلبانہ کوئی وجہ ڈسمسی نہ ہوگی۔ (۲) +

عدم پیروی — دیکھو نمبر ۷۶ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی۔

اُس اپیل کا ادخال ثانی جو بوجہ قصور کے ڈسمس ہوا ہو

دفعہ ۵۵۸ [اگر دفعہ ۵۵۱ کی دفعہ تحتی (۲) یا دفعہ ۵۵۶ یا دفعہ ۵۵۷ کے[1]] بموجب اپیل ڈسمس ہو تو اپیلانٹ مجاز ہوگا کہ واسطے ادخال ثانی اپیل کے عدالت اپیل مین درخواست گذرانے۔ اور اگر ثابت ہو کہ جب اپیل واسطے سماعت کے پیش ہوا تہا اوس وقت وہ حاضر ہونے یا جو خرچہ کہ حسب مرقومہ بالا مطلوب تہا اُسکے داخل کرنے سے بوجہ موجہ معذور رہا۔ تو جائز ہے کہ عدالت مذکور ادخال ثانی اپیل کا ایسی شرائط پر دربارہ ادا یا عدم ادا ئے خرچہ کے جو عدالت اپیلانٹ پر عائد کرنا مناسب جانے منظور کرے +

دفعہ ہذا اُن اپیلوں سے متعلق ہے جو زیر دفعہ ۵۵۱ یا ۵۵۶ ڈسمس ہوئے ہون نہ کہ جنکا فیصلہ یکطرفہ ہوا ہو (۳)

میعاد — میعاد درخواست زیر دفعہ ہذا تاریخ اخراج اپیل سے تیس یوم ہے (۴)

عدالت — درخواست زیر دفعہ ہذا اسی عدالت مین ہوگی جس نے اپیل ڈسمس کیا ہو (۵)

اپیلانٹ — لفظ "اپیلانٹ" موقومہ دفعات ۵۵۶ و ۵۵۸ و ۵۵۸ سے مراد تنہا اپیلانٹ یا ایک گروہ اپیلانٹان کا یا ایک یا زیادہ ممبران گروہ اپیلانٹان ہے (۶) بخلاف دیکھو نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ۔ +

شہادت — نسبت پیش کرنے شہادت بتائید درخواست بحالی اپیل کے ملاحظہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۷۲ زیر دفعہ ۵۵۶ مجموعہ ہذا۔

وجہ موجہ — اپیلانٹ نے درخواست ادخال ثانی گذرانی اور بیان کیا کہ تاریخ پیشی پر اسکا بیٹا سخت بیمار تہا عدالت نے اس بنا پر درخواست کو نامنظور کیا کہ بیٹے کا سخت بیمار ہونا وکیل کی حاضری کا مانع نہین ہو سکتا تجویز

---

(۱) پنجاب رکارڈ نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۸۹ء (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۴ (۴) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب رکارڈ و مد ۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء (۵) ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۱۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۷ (۶) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۳ء۔ +

[1] یہ حصہ دفعہ ۵۵۸ کا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۷ (ص) کی رو سے بڑہایا گیا۔

ہوئی کہ اپیلانٹ کیواسطے یہ امر کافی تہا کہ اپنی غیر حاضری کیوجہ بیان کرتا وکیل کی غیر حاضری کی وجہ بیان کرنا اسکا فرض نہیں ہے (۱) اگر مقدمہ ایک جج کے پاس سے دوسرے جج کے پاس تبدیل ہو جاتا تو یہ کافی وجہ بکررادخال اپیل کی ہے (۲) تاریخ پر رسپانڈنٹ حاضر ہوا مگر اسروز مقدمہ پیش نہ ہوا بعد کیئی التواؤں کے مقدمہ فیصل کیا گیا اور رسپانڈنٹ کو کوئی اطلاع نہ دیگئی اور تاریخ ابتدائی کے بعد رسپانڈنٹ نے کوئی تدبیر اس امر کی تحقیق نہ کی کہ اپیل مین کیا ہو رہا ہے باوجودیکہ ایک روز قبل فیصلہ کے مقام عدالت اپیل مین حاضر تہا چیفکورٹ نے اس درخوست کو جو حسب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ہذا از اید از یکماہ بعد سماعت اپیل بنابر منسوخی ڈگری کیگئی تہی جو بصیغہ اپیل بغیر اسکے صادر کیگئی تہی کہ تاریخ ملتوی شدہ کی اسے اطلاع دیجاتی نامنظور کر دیا (۳)۔

اپیل حکم مصدرہ عدالت ماتحت مشعر ہدایت اس امر کہ کوئی مقدمہ بکرر منظور اور بازیہ نمبر سابق عدالت کے رجسٹر مین درج کیا جائے قابل اپیل نہیں ہے (۴) لیکن حکم مشعر انکار ادخال اپیل ثانی قابل اپیل ہے (۵) نہین ہے (۶) اور جبکہ اپیل عدم پیروی مین خارج کیا گیا ہو تو عدالت اپیل اول کے حکم مشعر انکار ادخال ثانی کی نارضی سے اپیل دوم بہی نہین ہو سکتا (۷) کوئی اپیل بنا راضی حکم مشعر نامنظوری درخوست بابت برآمدگی ایسی درخوستکے نہین پہونچتا جو بنا بر تنسیخ ڈگری یکطرفہ ہوا اور عدم پیروی مین ڈسمس کیگئی ہو (۸)+

نگرانی دیکھو نمبر ۱۴ ۱۸۸۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی وانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۹۔

التوا سے سماعت کا اور اس امر کے حکم کرنے کا اختیار کہ جو لوگ غرض رکہتے ہوئے معلوم ہون وہ رسپانڈنٹ بنائے جائین

دفعہ ۵۵۹۔ اگر سماعت کیوقت عدالت کو دریافت ہو کہ کوئی شخص جو اُس عدالت مین فریق نالش تہا جسکی ڈگری کی نارضی سے اپیل ہوا ہے لیکن جو اُس اپیل مین فریق نہین کیا گیا ہے اپیل کے نتیجہ مین کچہ غرض رکہتا ہے۔ تو عدالت مجاز ہوگی کہ اپیل کی سماعت ایک تاریخ آئندہ پر ملتوی رکہے جو عدالت کی رائے سے مقرر ہوگی۔ اور ویسے شخص کے رسپانڈنٹ کیئے جانے کا حکم دے۔

اختیار تمیزی مشعر ہدایت اس امر کے کہ ایک شخص کو رسپانڈنٹ بنایا جاوے جو بروے دفعہ ہذا عدالت اپیل کو

(۱) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۱۳ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۰۱ ۱۸۹۰ء (۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۰۳ (۳) نمبر ۴۳ ۱۸۹۰ء پنجاب رکارڈ دیوانی (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸ (۵) نمبر ۱۴ ۱۸۸۹ء پنجاب رکارڈ دیوانی و دفعہ ۵۸۸ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۹ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۲۹ (۸) نمبر ۶۵ ۱۹۰۰ء پنجاب رکارڈ+

مفوض ہوا ایکٹ میعاد کے کسی حکم کے رو سے محدود نہین کیا گیا اور نہ اُس سے اسمین کچھہ خلل واقعہ ہوتا ہے باستعمال اختیار مذکور کے عدالت اپیل مجاز ہے کہ کسی شخص کو ریسپانڈنٹ بناوے جو کہ عدالت ابتدائی مین اسی جانب فریق تہا جسطرف کہ اپیلانٹ تہا (۱)۔

اشخاص جو اپیل کے نتیجہ مین کچھہ غرض رکھتے ہون۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۵۵۔ لیکن جس حال مین کہ چند مدعیان کی مشترک نالش خارج کر دیگئی ہو اور بر طبق اپیل منجانب کل کے صرف ایک کا اپیل منظور ہوا ہو تو عند الاپیل مزید منہا بانب مدعا علیہ بنا رجنی ڈگری عدالت اپیل کو دیگر مدعیان بطور ایسے اشخاص کے شامل اپیل نہین ہو سکتے کہ وہ اپیل کے نتیجہ مین کچھہ غرض رکھتے ہین (۲) از روئے دفعہ ہذا کسی عدالت اپیل کو یہ اختیار نہین ہے کہ ایک اپیل واسطے کسی اپیلانٹ کے جو اپنے حقوق متقضیہ قانون سے فائدہ اٹہانے مین باز رہا ہو اسطور پر قایم کرے کہ علاوہ ان ریسپانڈنٹون کے جو اسنے اپنی درخواست اپیل مین مندرج کئے ہون دیگر ریسپانڈنٹان کو نامبردہ کیطرف سے داخل کرے (۳) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۶۵ دفعہ ہذا کے بموجب اختیار عدالت صرف دو طرح پر محدود ہے۔ ایک یہ کہ جس شخص کو عدالت فریق اپیل کرے وہ فریق مقدمہ ابتدائی ہونا چاہئے اور دوسرے یہ کہ اسکا فائدہ یا نقصان فیصلہ اپیل سے ہوتا ہو۔ عدالت اپیل بعد میعاد کسی فریق کو ریسپانڈنٹ اپیل مین قرار دیسکتی ہے (۴) دیکھو نمبر ۸۸ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی کسی عدالت اپیل کو نہ تو از خود نہ فریق متعلق کی درخواست پر یہ اختیار ہے کہ ایک فریق مقدمہ کو جو شامل اپیل نہین ہوا بطور اپیلانٹ اس اپیل مین شامل ہونیکی ہدایت کرے جو نالش علیٰحدہ کسی دیگر فریق نے دائر کی ہو (۵) کوئی عدالت اپیل دوم مین حسب دفعہ ہذا کارروائی نہین کر سکتی اور نہ کسی فریق کو بطور ریسپانڈنٹ ایزاد کر سکتی ہے تاوقتیکہ وہ اپیل ماتحت مین فریق نہو اور یہ امر کچھہ ملحوظ نہو گا کہ وہ نالش بعدالت ابتدائی مین ایک فریق تہا (۶) لیکن مدراس ہائی کورٹ نے تجویز کیا ہے کہ عدالت مجاز اپیل کو بطور فریق کے شامل کرے جو عدالت اپیل مین مدعا علیہم ہون گو وہ بطور ریسپانڈنٹان عدالت اپیل اوّل مین شامل نہ کئے گئے ہون (۷)

سماعت ثانی اس ریسپانڈنٹ کی درخواست پر جسکے خلاف مین ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی ہو۔

دفعہ ۵۶۰۔ جب بغیر حاضری ریسپانڈنٹ کے اپیل یکطرفہ سماعت ہو اور تجویز خلاف مراد اُس کے صادر کی جاے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ و جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۹ و جلد ۲۵ صفحہ ۵۶۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۰ (۲) نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۵ و جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۷ (۶) ،، الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۱ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۱

تو اُسے جائز ہے کہ عدالت اپیل میں اپیل کے ازسرنو سماعت کئے جانے کی درخواست کرے۔ اور اگر عدالت کو مطمئن کردے کہ اطلاعنامہ اُس پر حسب ضابطہ تعمیل نہیں ہوا تھا۔ یا کہ وہ بوجہ کافی بروقت سماعت اپیل عدالت میں حاضر ہونے سے معذور تھا۔ تو عدالت کو جائز ہے کہ اپیل کی ازسرنو سماعت ایسی شرائط پر کرے جنکا درباب لانے خرچہ یا نہ دلانے خرچہ کے ریسپانڈنٹ پر عائد کرنا اُس کی دانست میں مناسب ہو۔

نسبت میعاد درخواست زیر دفعہ ہذا کے ملاحظہ ہو مد ۱۶۹ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۱۵ بابت ۱۸۷۷ء کو کسی عدالت مجاز نوسیع میعاد درخواست زیر دفعہ ہذا کی نہیں ہے (۱) نسبت باضابطہ تعمیل اطلاعنامہ کے ملاحظہ ہو نمبر ۵ بابت ۱۸۹۶ء پنجاب رکارڈ دیوانی ایک سائل کو جس نے درخواست ازسرنو سماعت اپیل کیلئے جو یکطرفہ فیصل ہوا ہو گذرانی ہو بروقت پیش کرنے ایسی درخواست کے عدالت کا اطمینان نسبت اس امر کے کرانے کیلئے تیار رہنا چاہیئے کہ اطلاعنامہ اپیل اسپر باضابطہ جاری نہیں کیا گیا یا وہ بوجہ کافی اُسوقت حاضر ہونے سے معذور رہا جبکہ اپیل سماعت کی غرض سے پیش ہوا (۲) دفعہ ہذا کی رو سے ایسی اپیل کو جو یکطرفہ فیصل ہوا ہو ازسرنو سماعت کرنیکا اختیار عدالت کو پابندی شرائط نسبت خرچہ یا کسی دیگر امر کے حاصل ہے جو عدالت کو لگا دینی چاہیئے الفاظ ذیل یعنی اور کسی امر سے عدالت مجاز ہے کہ خرچہ ایسی شرائط سے جو خرچہ سے تعلق رکھتے ہوں لگا دے چنانچہ ایفاء ڈگری کیلئے ضمانت طلب کرنی بھی اسمیں داخل ہے (۳)۔

اپیل

ریسپانڈنٹ جسکی غیرحاضری میں اپیل یکطرفہ سماعت ہوا اور جسکے خلاف ڈگری صادر کیگئی۔ اپیل دوم بنا راضی ڈگری بموجب احکام دفعہ ۵۸۴ کے دائر ہو سکتا ہے اور یہ کا چارہ کار درخواست مقتضیہ دفعہ ہذا کے اس عدالت میں داخل کرنے پر بغرض دوبارہ سماعت اپیل کے جسنے ڈگری صادر کی محدود نہیں ہے (۴) نیز دیکھو نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب رکارڈ زیر دفعہ ۵۵۶ مجموعہ ہذا۔ جہانکہ اپیل کی سماعت عدالت اپیل ماتحت نے یکطرفہ کر کے ڈگری عدالت اول کو ریسپانڈنٹ کی عدم موجودگی میں منسوخ کیا جبکہ نوٹس اپیل کی تعمیل حسب ضابطہ طور پر نہ کیگئی تھی اور جسے کارروائیات کا اسوقت تک ہرگز علم نہ تھا جبتک کہ میعاد درخواست تجویز جدید زیر دفعہ ہذا از مد ۱۶۹۔ ایکٹ ۱۵ بابت ۱۸۷۷ء منقضی نہ ہو گئی تھی تجویز ہوئی کہ ہائیکورٹ کو بر طبق اپیل دوم زیر دفعہ ۵۸۴ (ج) دست اندازی کرنیکا اختیار حاصل ہے (۵) حکم نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ہذا)۔ نیز دیکھو نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب رکارڈ زیر دفعہ ۵۵۸ مجموعہ ہذا

(۱) نمبر ۹۶ بابت ۱۸۹۵ء پنجاب رکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۴۵ (۳) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۲ بابت ۱۸۸۵ء (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۴۵ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۱۴ +

سماعت کے وقت ریسپانڈنٹ ڈگری کی نسبت عذر کرسکتا ہے اس طرح پر کہ گویا اوسنے علیحدہ اپیل دائر کیا ہے۔

دفعہ ۵٦١ - گو کہ کسی ریسپانڈنٹ نے ڈگری کے کسی جزو کی ناراضی سے اپیل نہ کیا ہو۔ تاہم اُس کو جائز ہے کہ جب اپیل کی سماعت ہو تو نہ صرف تائید ڈگری کی کسی عذر پر منجملہ اُن عذرات کے کرے جنکی نسبت فیصلہ عدالت ماتحت نے اوس کے خلاف کیا ہو۔ بلکہ نسبت ڈگری کے وہ عذر بھی جو کہ وہ بطور اپیل کرسکتا تھا پیش کرے [بشرطیکہ اُس نے اندر ایک مہینے کے اُس تاریخ سے کہ جس تاریخ کو اُس پر یا اُسکے پلیڈر پر حسب دفعہ ۵۵۳ اطلاعنامہ تعیین روز سماعت اپیل تعمیل کیا گیا ہو یا اُس مدت مزید کے اندر جس کی اجازت دینا عدالت اپیل مناسب سمجھے۔ عدالت اپیل مین عذرداری مذکور پیش کی ہو] ✤

اطلاعنامہ کا نمونہ اور وہ احکام جو اُس سے متعلق ہین

ویسا عذر بطور نمونہ یادداشت کے ہوگا۔ اور احکام دفعہ ۵۴١ جہانتک کہ وہ یادداشت اپیل کے نمونہ اور مضمون سے متعلق ہین اُس عذر سے بھی متعلق ہونگے۔ [اگر ریسپانڈنٹ عذرداری کے ساتھ ایک تحریری اپیلانٹ یا اُس کے پلیڈر کی اس مضمون کی کہ اُس کو ایک نقل اُس کی پہنچی ہے داخل نہ کرے۔ تو عدالت اپیل کو لازم ہوگا کہ اُس عذرداری کے داخل ہونے کے بعد جہانتک جلد ہو ویسی ایک نقل اپیلانٹ یا اُس کے پلیڈر کو ریسپانڈنٹ کے خرچ سے پہنچا دے۔

باب ۴۴ کے احکام جہانتک کہ وہ تعلق پذیر کئے جاسکین عذرداری تحت دفعہ ہذا سے متعلق ہونگے] ✤

دفعہ ہذا اپیل ہائے زیر دفعہ ١٠ فرمان شاہی سے متعلق نہین[1] دفعہ ہذا کے پہلے اور دوسرے فقرے ایک ہی بنا پر نہین ہین اور کسی ڈگری کی تائید کسی ایسے عذر سے جو اس ڈگری کی جڑ تک جاتا ہو نہین ہوسکتی (۲) ✤

مقصود اپیل بالمقابل

مقصود اس دفعہ سے یہ ہے کہ جب ایک فریق ڈگری عدالت سے رضامند ہو اور اگر فریق ثانی اس ڈگری کو اسیطرح رہنے دے تو وہ بھی تبدیلی کا خواہش مند نہ ہو لیکن یہ ممکن ہے کہ وہ اس امر سے رضامند نہ ہو کہ اسکا فریق مخالف اس ڈگری کو اپنے حق مین ترمیم یا منسوخ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ١٢ صفحہ ٢٩٦ - (۲) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹٦ع پنجاب کارٹ دیوانی ✤

سلہ ویسی صورت مین رسوم عدالت مزید کے ادا کرنیکے بارے مین - ملاحظہ طلب رسوم عدالت کے ایکٹ ٧ سنہ ۱۸٧٠ع (نمبر ٧ مصدرہ سنہ ۱۸٧٠ع کی دفعہ ١٦)۔ سلہ الفاظ دفعہ ۵٦١ مین اور اخیر دو فقرے اس دفعہ کے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ع (نمبر ٦ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ع) کی دفعہ ۴۴ کی رو سے بالفاظ سابق عبارت کے عوض قایم کئے گئے اور بڑہائے

کرلے اور یہ بدستور ساکت رہے۔ بلکہ یہ خواہش ہو کہ اگر تصحیح کیجائے تو کل ڈگری کی تصحیح ہو مثلاً ایک مدعا علیہ دو جوابدہین ایک نالش کی کرے اور عدالت ایک جوابدہی کو اسکے موافق اور دوسری کو اسکے مخالف تجویز کرکے دعوی مدعی کو ڈسمس کرے اور ممکن ہے کہ عدالت کی دونو تجویزین صحیح نہون اور جو امر کہ موافق مدعا علیہ تجویز کیا تہا وہ مخالف مدعا علیہ تجویز ہونیکے لائق ہو اور اسیطرح جو مخالف مدعا علیہ تجویز کیا تہا وہ موافق مدعا علیہ کے تجویز ہونیکے قابل ہو تب اگر مدعی اپیل کرے اور فیصلہ عدالت ماتحت بوجہ غیر صحیح ہونے نسبت اس عذر کے جو موافق مدعا علیہ ہوا تہا منسوخ ہو تو یہ بیجا ہوتا اگر مدعا علیہ کو اس دفعہ کے موافق موقعہ اس جزو فیصلہ کی نسبت اس امر کے بیان کرنیکا نہ دیا جاتا کہ جو امر عدالت نے خلاف اسکے فیصلہ کیا اسمین غلطی کی ہے اور حکم عدالت نسبت ڈسمس کرنے اس دعوی مدعی کے گو وہ دوسری وجہ پر ہے درحقیقت صحیح ہے اور گو وہ تجویز عدالت جس سے دعوی ڈسمس کیا صحیح ہے (۱) دفعہ ہذا کے روسے ریسپانڈنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ وقت پیشی اپیل کے جو کچہ کہ عذر نسبت ڈگری کے بذریعہ اپیل پیش کرسکتا تہا پیش کرے اور یہ کہ اختیار بلا تعلق اس بحث کے ہے کہ آیا اپیل محض بابت خرچہ کے ہو سکتا ہے (۲) اگر ایک جزو ڈگری کا اپیل کیا جاوے تو اسصورت مین بہی ریسپانڈنٹ عذرات بالمقابل کرسکتا (۳) اپیل کا بربنا عدم اشتمال فریقین خارج کیا جاتا گو کہ روئداد پیشی اپیل کی سماعت کی حد تک پونہچتا ہے لہذا عذرات بالمقابل کے بہی سماعت ہونے چاہئے (۴) دفعہ ہذا سے ایک ریسپانڈنٹ کے جو اپنی ڈگری کی تائید بوجوہات منفصلہ عدالت ماتحت برخلاف نامبردہ کرتا ہے اور نسبت ڈگری کے عذر اٹھانیکے جو نامبردہ بذریعہ اپیل کے اٹہا سکتا ہے فرق ظاہر ہوتا ہو صورت مقدم الذکر مین ریسپانڈنٹ اپنی ڈگری کی تائید طریقہ مذکورہ بوقت پیشی کرسکتا ہے گو نامبردہ نے کوئی تحریری نوٹس اپنے ایسے منشا کا داخل نہ کیا ہو لیکن جبکہ ریسپانڈنٹ کی مراد خود ڈگری کی نسبت عذر کرنیکی ہو تو اس صورت مین دفعہ مذکور مین یہ شرط ہے کہ ایسے عذر کا نوٹس بشکل یادداشت بہ تعمیل شرائط دفعہ ۵۴۱ داخل کیا جائیگا (۵) دربارہ سماعت اپیل ایک ابتدائی سوال از جانب مدعا علیہ ریسپانڈنٹ پیدا ہوا کہ دعوی مدعی بسبب پہلے فیصل شدہ ہونیکے ناقابل دائر ہونیکے تہا جو اعتراض عدالت ماتحت نے چہوڑ دیا تہا اور اپیلانٹ کیطرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ اعتراض مذکور حسب دفعہ ہذا کوئی عذر نہین کیا گیا۔ تجویز ہوا کہ غور کرنا ضروری تہا کیونکہ مدعا علیہم اس ڈگری کے

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد اسپیشل نمبر ۹ وہ مارشل رپورٹ ۵۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۶۸ (۳) نمبر ۱۴ بابت ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳۸ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۲ (۵) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲۶ بابت ۱۸۸۵ء

معترض نہین تہے جو انکے حق مین دیگئی تہی بلکہ وہ باستمداد اس ڈگری کے تہی جو ایک وجہ پر عدالت ماتحت مین ان کے برخلاف فیصل کیگئی۔ (۱) ارسپانڈنٹ کو یہ دکہانیکا اختیار ہے کہ جو امر عدالت نے اسکے خلاف فیصل کیا وہ اسکے موافق ہونا چاہیئے تہا (۲) مدعاعلیہم بحیثیت رسپانڈنٹان ایسا اعتراض پیش کرنیکے مجاز نہین ہین جو بطور اپیل کے پیش نہین کرسکتے (۳) اگر وہ ایسا نہ کرے تو اپیلانٹ اپنے اپیل سے بدتر حالت مین نہین پہونچایا جاسکتا ہے یعنی جو امر کہ اسکے موافق تجویز ہوا تہا وہ بلا اپیل فریق ثانی اسکے خلاف فیصل نہین ہوسکتا اور سب سے زیادہ ناموافق حکم ایسی حالت مین اسکے حق مین اپیل کا ڈسمس کرنا ہوسکتا ہے (۴) جب ڈگری بحق رسپانڈنٹ ہو تو عدالت اپیل کو جایز نہین ہے کہ ان واقعات کو جنکو عدالت مرافعہ اولے نے قرار دیا ہو صرف اس وجہ سے کہ رسپانڈنٹ نے کوئی عذر مناسب نسبت ڈگری کے حسب دفعہ ہذا پیش نہین کیا اس طرح پر ثابت تسلیم کرے کہ اسکی نسبت حجت نہین ہوسکتی (۵) ایک مدعی نے جسکی نالش جزاً ڈگری ہوئی تہی اپیل بنا راضی اسقدر ڈگری عدالت مرافعہ اولی کے کیا جو اسکے خلاف تہی اور اپنی یادداشت اپیل پر اسقدر قیمت کا اسٹامپ چسپان کیا جو کل ڈگری کی نا رضی سے اپیل کرنے کیواسطے کافی ہوتا مدعاعلیہ نے نہ تو اپیل کیا اور نہ عذرات اپنی طرف پیش کئے عدالت ماتحت اپیل نے جب دفعہ ۵۶۲ کل مقدمہ کو عدالت مرافعہ اولے مین واپس بہیجا تجویز ہوئی کہ حکم واپسی جہانتک کہ وہ اس جزو ڈگری عدالت مرافعہ اولے سے متعلق تہا جو بسفید مدعی تہا خلاف اختیار تہا اور عدالت اپیل ماتحت کو بصورت نہ پیش ہونے کسی اپیل یا عذرات کے منجانب مدعاعلیہ اس جزو ڈگری کی نسبت دست اندازی کرنیکا اختیار نہ تہا (۶) دیکہو نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۵۴۴ ۔ ✣

متعلق نہین ہے | یہ اصول ان امور سے متعلق نہین ہے جو مابین رسپانڈنٹان فیصل ہوئی ہون بلکہ جو امر رسپانڈنٹ اور اپیلانٹ مین طے ہوا ہو اس سے متعلق ہو (۷) عبارت دفعہ ہذا کی ایک مدعی رسپانڈنٹ کو ایک مدعاعلیہ کے اپیل پر کسی ایسے عذر کرنیکی اجازت دینے کیلئے جس کو مدعی بطریق اپیل کرسکتا تہا برخلاف ایک دوسرے مدعاعلیہ کے جو اپیل مین رسپانڈنٹ ہو کافی وسیع نہین ہے۔ اصلی تعبیر دفعہ ہذا یہ ہے جسکے ذریعہ رسپانڈنٹ کی تعبیر اس طرح کیگئی ہے کہ وہ ایک رسپانڈنٹ یہ

(۱) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۸۶ء (۲) مارشل رپورٹ صفحہ ۱۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ (۴) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۴۵ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹۵ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ (۷) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۳۱۱ ۔

بہ تعلق اپیلانٹ ہے محدود ہے اور کہ بر تقدیر مذکور ہے کے دفعہ ہذا کی رو سے ایک ریسپانڈنٹ شریک کو
ڈگری کی نسبت برخلاف ایک اور شریک ریسپانڈنٹ مندرجہ اپیل کے عذر کرنیکی اجازت نہیں ہے (۱)
(الف) نے (ب) پر واسطے قبضہ اراضی کے نالش کی اور (ج) کو اس بیان سے کہ اسنے (الف) سے
سازش کی ہے مدعاعلیہ بنایا عدالت نے بمقابلہ (ب) دعوی ڈگری کیا اور (ج) کی نسبت یہ تجویز کر کے
کہ اسکا قبضہ بحیثیت مالک عرصہ دراز کا ہے اور کوئی سازش (ب) اور (ج) مین نہین ہے اسکے
مقابلہ مین دعوی ڈسمس کیا (ب) نے اس ڈگری کی نارضی سے اپیل کیا اسمین تجویز ہوئی کہ (الف)
کو نسبت تجویز ڈسمس مقدمہ بمقابلہ (ج) اعتراض حسب دفعہ ہذا کرنیکا منصب نہین ہے (۲) اور جبکہ
(الف) مدعی (ب) اور (ج) پر نالش کرے اور بمقابلہ (ج) دعوے ڈسمس ہوا۔ اور (ب) اپیل کرے
تو یہ تجویز ہوئی کہ (الف) (ب) کے اپیل پر یہ اعتراض پیش نہین کر سکتا کہ بمقابلہ (ج) دعوی ڈگری ہونا
چاہئے تھا (۳) ہر دو فریق نے بنارضی ڈگری عدالت مرافعہ اولے کے اپیل کیا اور ہر دو اپیل کو عدالت
ماتحت نے ڈسمس کیا مدعی نے بنارضی ڈگری عدالت ماتحت اپیل مشعر ڈسمسی اپنے اپیل کے ہائیکورٹ مین
اپیل کیا بطبق اسکے مدعاعلیہ نے نسبت ڈگری عدالت ماتحت اپیل مشعر ڈسمسی اپنے اپیل کے عذر کیا تجویز
ہوئی کہ عذرات مذکور منظور نہین ہو سکتے (۴) (الف) نے ڈگری دخلیابی اراضی بنام (ب) اور ڈگری خرچہ
بنام (ب) (ج) (د) و دیگر مدعاعلیہ حال کی (ج) (د) و دیگر مدعاعلیہم نے خرچہ کی ڈگری کی بابت اپیل کیا اور
(الف) اور (د) کو ریسپانڈنٹ بنایا حسب دفعہ ہذا (د) نے ڈگری کو اس جزو کی بابت جس (الف) کو اراضی
کے دخل کا حکم ملا تھا عذر کیا عند الاپیل عذر ہوا کہ (د) باقی ڈگری کی نسبت عذر کر سکتا ہے اگرچہ (ج) نے
(الف) پر اپیل کرنیسے (د) کو نامناسب طور پر فریق اپیل قائم کیا تھا (۵) (الف) اور (ب) اور (ج)
نے (د) وغیرہ پر واسطے دخل کے دعوی کیا نصف اس دعوے کا بخلاف (الف) اور (ب) ڈسمس ہوا
اور بقیہ النصف بحق (ب) اور (ج) (د) کے استحقاق کی بنا پر ڈگری ہوا (الف) اور (ب) نے
نسبت جزو ڈسمس شدہ کے اپیل کیا اسمین تجویز ہوئی کہ (د) اس جزو کی نسبت جو (ب) اور (ج) کے
حق مین ڈگری ہوا عذرات حسب دفعہ ہذا اسوجہ سے نہین کر سکتا کہ (ج) عدالت کے سامنے موجود
نہین ہے (۶) اس فیصلہ سے تاثیر دفعہ ہذا بابت محدود کیگئی ہے اور یہ وجہ کہ (ج) اس اپیل کا فریق

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۶۶ع (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۳۴ (۴) ویکلی رپورٹ
جلد ۷ صفحہ ۹۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵ (۵) ۲۶ انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۱۵ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۳

نہیں ہے اس لئے ایسے امر کی نسبت جسمین وہ بالاجمال اپیلانٹ کا شریک ہو سماعت نہ ہو بیجا معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ جب عدالت کو کسی مقدمہ مین یہ ضرور معلوم ہو کہ کسی فریق غیر حاضر کو حاضر کیا جاوے تو عدالت کو چاہئے کہ رسپانڈنٹ کو موقوف اسکے حاضر کرانیکا حسب دفعہ ۵۵۹ دے (۱) اسیطرح ایک اور مقدمہ مین مدعی نے چند اشخاص پر بہرچہ کی نالش کی لیکن ڈگری جزو دعوی کی صرف بمقابلہ ایک مدعا علیہ صادر ہوئی اس کی اپیل پر مدعی نے یہ عذر کیا کہ مقدار ہرجہ کا ناکافی ہے اور دیگر مدعا علیہم بھی بالاشتراک ذمہ دار قرار دے جاوین۔ تجویز ہوئی کہ عدالت کو واسطے زیادہ کرنے مقدار ہرجہ کے اور اپیلانٹ کو ساتھ دیگر مدعا علیہم کو مشترک ذمہ وار دلانے ہرجہ کرنیکے ٹھو دیگر مدعا علیہم کو فریق اپیل بنانیکا اختیار تھا (۲) علی ہذا اس امر کے کہ آیا وہ ڈگری جو برخلاف بیچے از رسپانڈنٹان کے صادر کیگئی ہو اسکے حق مین تبدیل ہو سکتی ہے جبکہ اسنے اپیل بالمقابل نہیں کیا حکام عالی مقام پریوی کونسل نے تجویز کیا ہے کہ قاعدہ یہ ہے کہ وہ صرف بمقابلہ ڈگری سماعت کیا جا سکتا ہے اور دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی (۳)

عذرات کی اجازت نہیں دیگئی | جب اپیل عدم پیروی مین ڈسمس ہوجائے تو رسپانڈنٹ کے عذرات سماعت نہیں ہو سکتے (۴) عام قاعدہ یہ ہے کہ رسپانڈنٹ عذرات بالمقابل کی نسبت بمقابلہ اپیلانٹ کے بحث کر سکتا ہے اور اسے کرنی چاہئے لیکن اس قاعدہ کی ایک استثناہی ہے یعنی یہ کہ ایک رسپانڈنٹ بمقابلہ دوسرے رسپانڈنٹ کے عذرات بالمقابل کی نسبت بحث کر سکتا ہے لیکن ایسا اس صورت مین ہو سکتا ہے جبکہ کوئی ایسا امر پیدا ہو جو تا وقتیکہ باہمی شریک رسپانڈنٹان فیصل نہ کیا جاوے اپیل کا فیصلہ کامل طور پر نہ ہو سکتا ہو (۵) یا پیشتر سماعت اپیل اپیل سے دست برداری کیگئی ہو (۶) یا جبکہ مدعا علیہ کا اپیل بوجہ زائد المیعادی ڈسمس کیا گیا ہو (۷) یا جبکہ مدعا علیہ کا اپیل روئیداد پر فیصلہ نہ ہو کر ڈسمس ہو (۸) لیکن دیکھو نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ یا جبکہ بوجہ ناکافی ہونے رسوم عدالت کے نامنظور کیا گیا ہو (۹)

اپیل کی اجازت دیگئی | اپیلانٹان (مدعا علیہم) نے ایک اپیل بنا راضی ڈگری کیا اور روسیدن اونہون نے اسکی اطلاع رسپانڈنٹان کو دی جنہون نے بین المیعاد ۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو عذرات بالمقابل ڈگری

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۰ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ (۳) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۲۲ (۴) ” ” ۲۳ ” ۵۷ (۵) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۴ و ۱۱۵ (۶) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۵ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۸ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۱ و جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۹ (۷) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۸ء (۸) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۸ (۹) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۹ء

مذکورگی نسبت داخل کئے تھے۔ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کو اپیلانٹان نے ایک نوٹس رسپانڈنٹان کو بدین مضمون دیا تہا کہ وہ اپیل چلانا نہین چاہتے اسپر رسپانڈنٹان نے اپیل کی اجازت لینے کی درخوست بدین بیان کی کہ اونکا منشا اول ہی سے اپیل کے کرنیکا تہا لیکن اونہون نے اسوجہ سے ایسا نہین کیا کہ فریق مخالف نے اپیل کیا تہا اسیوجہ سے اونہون نے صرف عذرات بالمقابل داخل کئے تھے تجویز ہوئی کہ درخواست مذکورکیجانی چاہیے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سائیلان کا منشا اپیل کرنیکا تہا اور اونہون نے اپیل کیا ہوتا اگر اپیل فریق مخالف کیطرف سے پہلے سے نہ کیا گیا ہوتا۔ (۱) ٭

وجہ کافی — بلحاظ حالات مقدمہ مندرجہ بالا کے سائیلان کے اپیل اندر میعاد نہ داخل کرنیکی نسبت قرار دیا گیا کہ وجہ کافی موجود تھی (۲) ٭

اپیل دوم — یہ عذر تمہیدی رسپانڈنٹ کا بلا وقعت ہے کہ اپیل دوم اسقدر ڈگری جج ماتحت کا نہین ہوسکتا کہ جسکے روسے عذرات پیش کردہ اپیلانٹ از روے دفعہ ہذا نامنظور ہوئے (۳)

اسٹامپ — عذرات رسپانڈنٹ نسبت ڈگری حسب دفعہ ہذا بصیغہ مفلسی داخل نہین ہوسکتے (۴) پورے اسٹامپ پر داخل ہوسکتے ہین (۵) اگر ایک جزو ڈگری کا اپیل کیا جاوے تو رسپانڈنٹ کو اپنے عذرات بالمقابل پر اسقدر رسوم اسٹامپ لگانا چاہیے جسقدر کہ اس جزو ڈگری پر واجب الادا ہے جسکا اپیل نہین کیا گیا ہے (۶) ٭

واپسی مقدمہ عدالت اپیل کی طرف سے — **دفعہ ۵۶۲** - اگر اوس عدالت نے جسکی ڈگری کا اپیل ہو نالش کو کسی امر ابتدائی پر فیصل کیا ہو اور ڈگری فیصلے امر ابتدائی کی بنا پر اپیل مین منسوخ ہو۔ تو عدالت اپیل مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے حکم دے کہ مقدمہ مع نقل حکم صیغہ اپیل کے اس ہدایت سے اوس عدالت مین بہیجا جاوے جس کی ڈگری کی نارضی سے اپیل ہوا کہ نالش کو بازبہ نمبر سابق رجسٹر مین قائم کرے۔ اور نالش کی (تجویز) بحسب اوسکی روئداد کے عمل مین لاوے ٭

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۹۲ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۹۲ - (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۲ - (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۰۳ و ״ ״ بمبئی ۱۹ / ۱ ״ ۵ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۹ (۶) دیکہو نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ و دفعہ ۱۶ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء ٭

سلہ یہ الفاظ "او اسطور سے فیصل کیا ہو کہ کوئی شہادت واقعاتی جو عدالت اپیل کے نزدیک فریقین کے حقوق کی تجویز کیلئے ضروری تہی نہ لیگئی ہو" دفعہ ۵۶۲ کے ایکٹ نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۹ (۱) کے ذریعہ سے منسوخ کئے گئے ٭ سلہ ملاحظہ طلب یا قبل کی دفعہ ۵ ضمن اخیر ٭ سلہ یہ لفظ "تجویز" دفعہ ۵۶۲ مین مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء یعنی ایکٹ نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۴۹ (۲) کی روسے لفظ "تحقیقات" کی جگہ قائم کیا گیا ٭

عدالت اپیل کو جایز ہے کہ اگر مناسب جانے یہ ہدایت کرے کہ کونسا امر یا کونسے امور تنقیح طلب کی تجویز مقدمہ واپس شدہ مذکورمین کی جائیگی +

مقدمہ اس عدالت مین واپس بہیجا جائیگا جس نے کہ پہلے نالش کا فیصلہ کیا ہو نہ کسی اور عدالت مین (۱) اور تا وقتیکہ مقدمہ مین کوئی ڈگری عدالت ابتدائی سے صادر نہو واپسی کا حکم صادر نہین ہو سکتا (۲)۔

امر ابتدائی — صرف اس صورت مین عدالت اپیل مقدمہ واسطے تجویز جدید کے باز بہ نمبر سابق واپس کر سکتی ہے جبکہ عدالت ماتحت نے فیصلہ مقدمہ کا ایک امر تمہیدی پر کیا ہو اور شہادت مقدمہ مین جو واسطے تجویز ضروری امور کے لازمی ہو نہ لی ہو اگر ایسی صورت نہین ہے اور مقدمہ واسطے تجویز روئیدادی کے واپس ہوا ہو تو وہ حکم خلاف قانون ہے (۳) شہادت کا عدالت اول مین نامناسب طور پر بلا لحاظ احکام دفعہ ۸۲ و ۸۴ اسکے تحریر کیا جانا کوئی وجہ واپسی مقدمہ زیر دفعہ ہذا نہین ہے (۴) عدالت اول مین مقدمہ کا صرف اسوجہ پر خارج کیا جانا کہ مدعی کو کوئی بناء دعوی حاصل نہین ہے ایک امر ابتدائی پر فیصلہ کئے جانیکی حد تک پہونچتا ہے اور ایک وجہ واپسی ہے (۵) لیکن حکم مشعر فیصل کرنے جواز ایک فیصلہ ثانی کے ایک امر ابتدائی پر فیصل کیا جانا نہین ہے (۶) از روئے دفعہ ہذا صرف اس صورت مین اختیار واپسی مقدمہ عطا ہوا ہے کہ کلیت مقدمہ محض اور نہ اسکے ایک امر کا فیصلہ عدالت ماتحت نے بربناء امر تمہیدی کے کیا ہو (۷) بروئے دفعہ ہذا یہ جایز نہین ہے کہ چند مدعا علیہم کی بابت مقدمہ مین قطعی حکم صادر کیا جاوے اور چند کی نسبت مقدمہ واپس کیا جاوے (۸) عدالت ہائے اپیل ماتحت واقع صوبہ پنجاب کی توجہ ان ضررہا کی نسبت دلائی گئی ہے جو بیجا اطلاق دفعہ ہذا سے اور حسب دفعہ ہذا مقدمات کو واپس کرنیسے پیدا ہو سکتے ہین درحالیکہ طریقہ مناسب یہ ہو کہ مقدمات مذکور بموجب کسی اور دفعہ کے واپس ارسال ہونے چاہئین (۹) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۲ واسطے جواز حکم واپسی منجانب عدالت اپیل زیر دفعہ ہذا کے لئے ضرور ہے کہ عدالت ماتحت نے مقدمہ کو کسی امر تمہیدی پر نہ کہ واقعات پر فیصلہ کیا ہو اور واقعات کی شہادت کا لینا فی نفسہ کافی نہین کہ اس دفعہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۳ (۲) نمبر ۹۵ بابت ۱۸۹۶ع پنجاب کارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۲
" کلکتہ " ۱۷ " ۸۰ و جلد ۸ صفحہ ۹۲۳ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۱ بابت ۱۸۹۲ع و " " مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸
و جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۶ و ۹۱۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۳۔
(۴) نمبر ۵ بابت ۱۸۹۶ع پنجاب کارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵ (۶) " " " مدراس " ۲۲ " ۲۱۲ (۷)
(۷) ویکلی نوٹس ۱۸۹۲ صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۸۰۸ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۲۸ بابت ۱۸۹۴ع (۸) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۱ بابت ۱۸۹۲ع
(۹) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۸۹۶ع

کی رو سے واپس بھیجا جا سکتا الا اس حالت مین کہ ار منفصلہ فیصلہ روئیداد کسی امر تمہیدی ہی ہو (۱) جبکہ عدالت ماتحت
اپیل نے اپیل کی سماعت سے بدین وجہ انکار کر دیا ہو کہ اپیلانٹ کو اپیل کرنیکا کوئی منصب نہ تہا اور اسکی روئیداد تک
بھی غور نہین کیا فیصلہ مذکور اپیل ثانی پر بدین وجہ منسوخ کیا گیا تہا کہ اپیلانٹ مذکور اپیل کرنیکا مجاز تہا مقدمہ
واقعات پر فیصل کرنیکے واسطے عدالت ماتحت مین واپس بہیجا گیا (۲) عدالت اپیل کو اختیار نہین ہے کہ
مقدمہ کو حسب دفعہ ہذا بغرض ترمیم کے واپس ارسال کرے (۳) اور وہ خود بھی ترمیم نہین کر سکتی (۴) لیکن
دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۳۹ اور خود بجدید فریقین ایزاد کر سکتی ہے اور تنقیحات کو ترمیم
یا ایزاد کر سکتی ہے (۵) منصف ضلع نے بعد لینے کل شہادت کے جو نسبت امور تنقیح طلب مقدمہ کی پیش کیگئی
تہی مقدمہ کو بربنا اپنی رائے نسبت ایک امر تنقیح طلب کے بلا فیصل کرنے باقی امور کے طے کیا بر طبق اپیل
کے جج ضلع نے ڈگری مذکور کو منسوخ کیا اور مقدمہ کو واسطے تجویز امور کے جو بلا تجویز کے باقی تہے واپس
بہیجا تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ہذا کے حکم واپسی کا ناجائز تہا (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰
جبکہ بعد لینے شہادت کے عدالت مرافعہ اولے بربنائے اعتراض تمہیدی بلا صادر کرنے فیصلہ روئیداد دعوی مقدمہ
کے نالش کو ڈسمس کرے اور ڈگری حسب اپیل سے منسوخ ہو جاتے تو عدالت اپیل اگر شہادت موجودہ مسل اسکو
کافی معلوم ہو مقدمہ کو فیصلہ کر سکتی ہے اور اسپر لازم نہین ہے کہ مقدمہ کو واسطے تجویز کے از روئے دفعہ ہذا
کے واپس کرے (۷) دفعہ ہذا نہ صرف ان مقدمات سے متعلق ہے جنمین عدالت مرافعہ اولے نے
صریحا شہادت کو خارج کیا ہو بلکہ ان مقدمات سے متعلق ہے کہ جنمین فریقین کو عدالت کی فعل
سے نسبت امور تنقیح طلب یا شہادت ضروری کے غلطی ہوئی یا غلطی ہو سکتی اور جس صورت مین بوجہ عدالت
کی غلطی کے ایک امر پر لحاظ کرنیسے فریقین نے اپنی شہادت پیش یا داخل نہین کی (۸) جبکہ عدالت
مرافعہ اولی نے بتائید دعوی شہادت دستاویزی و زبانی پیش کردہ مین سے دستاویزی شہادت پر
مطمئن ہو کر اور زبانی شہادت پیش کردہ کے لینے سے انکار کر کے ڈگری بحق مدعی صادر کر دی جو
بر طبق اپیل منسوخ کیگئی تو ہائیکورٹ نے عند الاپیل تجویز کیا کہ عدالت کو جملہ قابل پذیرائی شہادت جو اسکے
روبرو پیش کیگئی تہی لینی چاہئے تہی (۹) جبکہ واپسی مقدمہ اخراج شہادت دستاویزی ہو تو نہ پیر دفعہ ہذا

(۱) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۷۴ سنہ ۱۸۸۵ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۳۹ (۲) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۶ع
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ " " مدراس " ۱۷ " ۱۸۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳
(۵) " " " مدراس " ۱۹ " ۱۵۷ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ و " " " " ۱۳ " ۲۳
(۷) " " " " ۳ " ۹۹۶ (۸) " " الہ آباد " ۱۰ " ۲۰۹ (۹) " " الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۹

مقدمہ واپس نہیں کرنا چاہئے بلکہ عدالت اپیل کو خود وہ شہادت لینی چاہیے (۱) دفعہ ہذا اپیل ہائے از عدالت مال بعدالت ڈسٹرکٹ جج سے بھی متعلق ہے اور ایسے حکم کا اپیل ہو سکتا ہے (۲) جس عدالت کو بیان مقدمہ واپس بھیجا جاوے وہ مجاز نہیں کہ اپنی کسی ماتحت عدالت میں مقدمہ کو منتقل کرے چنانچہ جبکہ مقدمہ صاحب جج ضلع کی عدالت میں زیر دفعہ ہذا واپس بھیجا جاوے تو وہ اوسے سبارڈینیٹ جج کی عدالت میں بغرض تجویز منتقل نہیں کر سکتا (۳) ٭

اثر حکم واپسی دعویٰ مدعی ڈسمس ہوا بر طبق اپیل مقدمہ حسب دفعہ ہذا واپس ہوا اگر مدعا علیہ نے میعاد کی بابت کوئی عذر نہ کیا بعد ازاں مدعا علیہ نے اپیل کیا کہ دعویٰ زائد المیعاد ہے تجویز ہوئی کہ عذر بہت دیر بعد کیا گیا ہے مدعا علیہ کو عدالت ماتحت اپیل میں کرنا چاہئے تھا (۴) جب ایک حاکم کسی امر ابتدائی کی تجویز کر دے تو دوسرا حاکم مجاز نہیں ہے کہ پھر اوس امر کی نسبت تجویز کرے (۵) حکم واپسی کے ساتھ ترمیم عرضی دعوے کا حکم نہیں ہو سکتا (۶) اگر حکم واپسی زیر دفعہ ہذا ناجائز ہو تو جملہ کارروائی جو بر طبق واپسی کی گئی ہوں کالعدم سمجھی جاویگی (۷) ٭

اختیار عدالت اپیل دفعہ ہذا عدالت اپیل کیلئے مانع استعمال اختیار سماعت عطیہ زیر دفعات ۳۴۴ و ۴۴۴ و ۵۰۲ مجموعہ ہذا کی نہیں ہے (۸) عدالت اپیل مجاز ہے کہ باوجود احکام دفعہ ہذا و دفعہ ۵۶۴ کے اوس صورت میں جبکہ یکطرفہ فیصلہ عدالت اول جو بعد سماعت شہادت مدعی کے صادر کیا گیا ہو منسوخ کرکے مقدمہ کو بغرض فیصلہ بعد سماعت شہادت مزید کے واپس مرسل کرے اور نیز اس امر کے ہدایت کرنیکی مجاز ہے کہ مقدمہ کی تجویز از سر نو کیجائے (۹) ٭

اپیل حکم واپسی کا اپیل ہو سکتا ہے (۱۰) اور صرف اس امر سے کہ فریق مذکور نے اس کارروائی کو تسلیم کیا جو حکم واپسی سے پیدا ہوئی ہو یا عدالت ماتحت نے حکم مذکور کی تعمیل کی ہے عدالت اپیل مجاز نہیں ہوتی کہ سماعت اپیل سے انکار کرے (۱۱) لیکن کوئی اپیل بنا راضی اوس حکم واپسی کی نہو سکیگا جو زیر دفعہ ہذا صادر کیا گیا ہو جبکہ حکم مذکور خود ایک اپیل زیر دفعہ ۵۸۸ بنا راضی حکم زیر دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ہذا میں صادر

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۵ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۴۲ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۵۴ (۵) ” ” ” ” ۳ ” ۵۵ (۶) ” ” مدراس ” ۱۲ صفحہ ۱۰ (۷) ” ” مدراس ” ۱۸ ” ۴۲ (۸) نمبر ۴۲ ۱۸۹۹ء پنجاب کارڈ دیوانی (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۵۵ (۱۰) دفعہ ۵۸۸ (۲۸) مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۲ (۱۱) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۹۱ ۱۸۹۸ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴ و جلد ۱ صفحہ ۵۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۹۲ و جلد ۸ صفحہ ۲۶۰ ٭

ہوا ہو (۱) ایسے اپیل میں ہائیکورٹ کو جائز ہے کہ صحت تجویز عدالت مرافعہ اولی پر جو امر تمہیدی پر مبنی ہو لحاظ کرے اور اگر حکم عدالت ماتحت ناقص معلوم ہو تو باخراج اپیل مرجوعہ بعدالت ماتحت اس فریق کو جسکے حق میں عدالت مرافعہ اولے سے ڈگری صادر ہوئی ہو ڈگری سے مستفید ہونے دے (۲) ایک عدالت اپیل کا جو حکم واپسی کی نارضی سے اپیل سماعت کرے ضروری غرض نہیں ہے کہ وہ صرف اس سوال کی نسبت غور کرے کہ آیا حکم واپسی جسکی نارضی سے اپیل کیا گیا ہے دفعہ ہذا کے مضمون کے مدنظر درست ہے مگر جبکہ عدالت مذکور کو کوئی امر تمہیدی معلوم ہو تو ایسے امر تمہیدی کی روئداد کی نسبت غور اور فیصلہ کر سکتی ہے لیکن جونہی یہ قرار دیا جاوے کہ حکم واپسی جسکی نارضی سے اپیل کیا گیا ہے دفعہ ہذا کی مضمون کی روسے جائز نہیں ہے کیونکہ مقدمہ کا فیصلہ عدالت ابتدائی نے امر تمہیدی پر نہیں کیا تو وہ عدالت جو سماعت اپیل کرے کسی طرح سے حکم واپسی کی روئداد کی نسبت غور یا کسیطرح سے کارروائی نہیں کر سکتی (۳) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب کارڈ زیر دفعہ ۵۸۸ (۲۸) جس صورت میں کہ ایک خاص امر واقعہ بناء نالش ہو اور اس امر کی بابت کوئی بیان نہو کہ عدالت اول نے جو تحقیقات امر مذکور کی نسبت کی ہے وہ ناکافی یا نامکمل ہے اور عدالت ماتحت نے عدالت مرافعہ اولے سے بلحاظ وجود امر واقعہ مذکور کے اختلاف کیا ہو اور مقدمہ کو زیر دفعہ ہذا واپس کیا ہو تو چیفکورٹ بوقت اپیل بنارضی حکم واپسی مستحق ہے جبکہ وہ یہ معلوم کرے کہ حکم واپسی زیر دفعہ مذکور صادر نہ کیا جانا چاہئے تھا کہ امر واقعہ مذکور کی سچائی کی نسبت غور کرکے اسکا فیصلہ کرے اور وہ اس امر کا پابند نہیں ہے کہ اپیل کو عدالت اپیل ماتحت میں اس غرض سے واپس بھیجے کہ امر مذکور پر فیصلہ کیا جاوے (۴) اس اپیل میں جو بنارضی حکم عدالت اپیل متعلقہ واپسی مقدمہ کے ہو ہائیکورٹ قرار داد امر واقعہ کو جسپر عدالت اپیل ماتحت پہونچی ہے اسیطرح قبول کرنیکی پابند ہے جیسا کہ وہ اپیل دوم بنارضی ایک ڈگری میں ہوتی (۵) ہائیکورٹ نسبت جواز حکم واپسی کے غور کرنیکی مجاز ہے گو اس کی نسبت بالتخصیص اپیل نہ کیا گیا ہو (۶) نسبت جواز حکم واپسی کے اپیل دوم میں جو بنارضی اس ڈگری کے ہو جو بالآخر صادر ہوئی بحث ہو سکتی ہے ضرور نہیں ہے کہ حکم واپسی کی بابت اپیل

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۰۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۴ و جلد ۷ صفحہ ۱۶۸ و انڈین لارپورٹ ۲۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۱۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۲ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۳۶ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۶۱ سنہ ۱۸۹۲ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۸۔ دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۷۵ و جلد ۵ صفحہ ۳۱۲ (۴) نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۲ (۶) نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۵۶۔

کیا جاوے (۱)، دیکھو ضمن ۲۸ دفعہ ۵۸۸ اپیلانٹ اپیل دوم میں حکم واپسی کے جواز کی نسبت جو حسب دفعہ ہذا پہلے صادر ہو چکا ہو کوئی اعتراض تا وقتیکہ یادداشت اپیل میں نہ لکھا گیا ہو نہیں کر سکتا (۲)، جواز حکم واپسی کارروائیات مابعد کی نسبت بر طبق اپیل دوم بنا راضی ڈگری آخری کے اعتراض کیا جا سکتا ہے گو کوئی اپیل بنا راضی خود حکم مذکور کے زیر دفعہ ۵۸۸ (۲۸) مجموعہ ہذا نہ کیا گیا ہو (۳) اور جس حال میں کہ ہائیکورٹ کے حکم واپسی کا یہ منشا ہو کہ ڈگری یکطرفہ بخلاف مدعاعلیہ کو منسوخ کیا جاوے بلکہ یہ ہو کہ مدعاعلیہ کی عدم حاضری کی وجہ کی نسبت تحقیقات کیجاوے تو چونکہ حکم مذکور درمیانی حکم ہوتا ہے نہ کہ قطعی لہذا وہ قابل اپیل نہیں ہے (۴)

دفعہ ۵۶۳۔ (کب ثبوت مزید ممنوع السماعت ہے) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۰ کی رو سے منسوخ کی گئی۔

قید واپسی

دفعہ ۵۶۴۔ عدالت اپیل مجاز نہ ہوگی کہ کسی مقدمہ کو دوبارہ فیصلہ کے لئے بھیجے الا بصورت مندرجہ دفعہ ۵۶۲ کے۔

دفعہ ہذا تابع دیگر احکام مجموعہ ہذا مثلاً احکام مندرجہ دفعہ ۲۷ یا ۳۲ یا ۵۳ کے پڑھی جانی چاہیے اور عدالت اپیل مجاز ہے کہ ایک حکم بروئے کسی دفعہ منجملہ دفعات مذکورہ بالا کے صادر کرے اور اس دفعہ کے احکام کو موثر کرنیکے واسطے جو متعلق تجویز ضروری ہے کہ عدالت مذکور بعض صورتوں میں مقدمہ کو عدالت اول میں ارسال کرے (۵) ہر دو دفعہ ہذا عدالت اپیل مجاز واپس کرنے مقدمہ کی اور یہ ہدایت کرنیکی ہے کہ جج ماتحت عرضی دعوی کو بر ترمیم واپس کرے (۶) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۲ زیر دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ہذا۔

شہادت موجودہ مثل جب کافی ہو تو عدالت اپیل تجویز ناطق مقدمہ صادر کر سکتی ہے۔

دفعہ ۵۶۵۔ جب کہ شہادت موجودہ مثل اس بات کے واسطے کافی ہو کہ عدالت اپیل تجویز صادر کر سکے تو عدالت اپیل بعد از سر نو قرار دینے امور تنقیح طلب کے اگر ضروری ہوں مقدمہ کی نسبت تجویز ناطق صادر [کر سکتی ہے] گو تجویز اس عدالت کی جس کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو بالکل کسی اور بنیاد

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۹ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۰ پریوی کونسل - (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۷

(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۳۹ +

لفظ "صادر کر سکتی ہے" الفاظ "صادر کریگی" کی جگہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۱۵ کے ذریعہ سے قائم کئے گئے +

پر بجز اُس کے جس پر کہ عدالت اپیل نے فیصلہ کیا ہو مبنی ہو ✤

دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۹۶ - زیر دفعہ ۵۶۲ از روئے دفعہ ہذا کے عدالت اپیل کو اختیار استقرار کسی استحقاق کا بحق احد الفریقین ایسی صورت مین نہین ہے کہ نسبت امر مذکور کے امر تنقیح طلب قرار نہ دیا گیا ہو اور عذر حق مذکور عدالت ماتحت مین نہ کیا گیا ہو (۱) اگر درصورتیکہ جملہ امور متنازعہ کی نسبت امور تنقیح قرار دیئے گئے ہون اور انکے فیصلہ کیلئے شہادت بھی موجود ہو تو حکم واپسی نہین دیا جا سکتا (۲) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۵۶۶ مجموعہ ہذا۔

اپیل دوم | جب عدالت اپیل اول نے کسی اہم امر واقعہ تنقیح طلب کی تجویز نہ کی ہو تو عدالت اپیل دوم حسب دفعہ ہذا کے خود اس امر کے تجویز کرنیکی مجاز نہین ہے بلکہ اُسکو عدالت اپیل اول سے اس امر کی تجویز کرانی چاہئے (۳) حکم زیر دفعہ ہذا قطعی ہے اور وہ قابل اپیل ہے (۴) ✤

کب عدالت اپیل امور تنقیح طلب قرار دے سکتی ہے اور اُس عدالت کے بغرض تجویز تفویض کر سکتی ہے جس کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو۔

دفعہ ۵۶۶ - اگر اُس عدالت نے جس کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو کسی ایسے امر کو تنقیح طلب قرار نہ دیا ہو یا اس کی تجویز نہ کی ہو یا کسی ایسے امر واقعہ کو طے نہ کر دیا ہو جو عدالت اپیل کے نزدیک واسطے اصدار فیصلہ مناسب نسبت روئداد نالش کے ضروری ہو تو عدالت اپیل [^۱] [بشرط ضرورت] [^۲] مجاز ہے کہ امور تنقیح طلب واسطے تجویز کے مرتب کر کے اُن کو اُس عدالت مین تجویز کے لئے مرسل کرے جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو۔

اور ویسی صورت مین ویسی عدالت کو شہادت زائد مطلوبہ لینے کی ہدایت کریگی۔

اور ویسی عدالت ویسے امور تنقیح طلب کی تجویز مین مصروف ہوگی اور اُنکی نسبت اپنی رائے مع شہادت مذکور کے عدالت اپیل مین ارسال کریگی ✤

اگر عدالت ابتدائی مقدمہ کے واقعات کیطرف رجوع ہوئی ہو اور صحیح امور تنقیح طلب قرار دئے ہون اور شہادت کافی لی ہو (دفعہ ۵۶۵) یا صحیح امور تنقیح طلب قرار نہ دئے ہون لیکن شہادت

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۹ (۲) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۵ صفحہ ۱۵۶ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴ و جلد ۹ صفحہ ۷۰۴ و ۳۰ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۲ ✤

[^۱] یہ الفاظ "اور شہادت موجودہ شامل اثبات کو واسطے کافی ہو کہ عدالت اپیل تصفیہ امر تنقیح طلب یا امر واقعہ مذکور کا کر سکے" ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۵۲ (۱) کے ذریعہ سے منسوخ کئے گئے ✤

[^۲] یہ الفاظ ایکٹ ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۵۲ (۲) کی روسے داخل کئے گئے ✤

کافی لی ہو (دفعہ ۵۶۵) تو عدالت اپیل کو خود فیصل کرنا چاہئے (۲) اور حالتین یعنی عدالت
ابتدائی نے کسی امر تنقیح طلب کو طے نہ کیا ہو جو واسطے صحیح تصفیہ مقدمہ کے ضرور ہو یا طے کیا ہو لیکن
شہادت غیر کافی پر تو آخر الذکر حالت سے دفعہ ۵۶۶ اور حالت مقدم الذکر سے دفعہ ہذا متعلق ہو گی (۱)
لیکن دیکھو انڈین لا ریورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۶ زیر دفعہ ہذا واپسی کا حکم ایک مزید تجویز کیواسطے
نہیں دیا جاتا اور نہ عدالت اول کے کل مقدمہ کو فیصل کرنیکو واسطے دیا جاتا ہے بلکہ بدین غرض دیا
جاتا ہے کہ خاصکر وہ تنقیحات پر قرارداد قلمبند کیجائے تاکہ عدالت اپیل خود ایک مناسب فیصلہ کرنیکے
قابل ہو (۲) ایک نالش زر نقد واجب الادا و بربنائے تمسک میں عدالت اول منجملہ تین گواہان بہ ثبوت
تمسک کے صرف ایک کا اظہار لیکر مطمئن ہو گئی اور باقی گواہان کا اظہار لینے سے انکار کر دیا اور ڈگری بحق
مدعی صادر کر دی ۔ بر طبق اپیل منجانب مدعا علیہ عدالت اپیل اول نے امر تنقیح دربارہ تحریر یا عدم تحریر تمسک اپنا
فیصلہ بالفاظ صادر کیا "میں نہیں خیال کرتا کہ مدعی نے دعویٰ اپنی شہادت سے ثابت کیا ہے" تجویز
ہوئی کہ بہ وجوہات متذکرہ بالا ہائیکورٹ با اپیل دوم زیر دفعہ ہذا کارروائی کرنے اور امر تنقیح
طلب دربارہ تحریر یا عدم تحریر تمسک مناط نالش کو عدالت اپیل اول میں ارسال کرنیکی مجاز تھی کیونکہ
عدالت مذکور نے فی الواقعہ تنقیح مذکور کی تجویز نہیں کی تھی (۳) عدالت اپیل کو یہ اختیار ہے کہ جو امور
تنقیح طلب ضروری معلوم ہوتے ہیں انکو قایم کر کے بغرض تصفیہ عدالت ماتحت میں ارسال
کرے لیکن اسے یہ نہیں چاہئے کہ مقدمہ کو واپس بھیجے اور امور تنقیح قایم طلب کرنیکی عدالت ماتحت
کو ہدایت کرے (۴) اگر عدالت ماتحت نے ان امور کی نسبت جو اسکے سامنے پیش ہوئے ہوں اور امور تنقیح
طلب صحیح طور سے قایم نہ کئے ہوں اور انکی نسبت قابل اطمینان تجویز نہ صادر کی ہو (۵) یا اگر تحقیقات
بے قاعدہ اور ناتمام ہو (۶) تو عدالت اپیل کو امور تنقیح طلب قایم کر کے واسطے تصفیہ کے عدالت
ماتحت میں بھیجنے چاہئیں۔ اگر عدالت اپیل کو کوئی نقص عرضی دعوے میں ظاہر ہو تو اُسے چاہئے
کہ خود ایک تنقیح قایم کرے اور اُسے عدالت ماتحت میں بغرض تجویز ارسال کرے (۷) عدالت
کو ایسے امور کو تنقیح طلب قرار دینے میں احتیاط کرنی چاہئے جن کی درخواست نہو (۸) اور نیز ایسے

---

(۱) لا ریورٹ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۱۴۶ و انڈین لا ریورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹ و انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۲ و ویکلی ریورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۱ (۲) انڈین لا ریورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۷ بصفحہ ۱۷۱-۱ (۳) انڈین لا ریورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱ (۴) ویکلی ریورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۹ و کلکتہ لا ریورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۶۸ (۵) مور انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۶ و ۵۴۳ و ویکلی ریورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۰ (۶) ویکلی ریورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۳ (۷) انڈین لا ریورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ (۸) مور انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۴۸ و ایضاً جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۸

امور تنقیح طلب قرار نہ دینی چاہئیں جو عرضی دعوی یا بیانات فریقین سے جو عدالت ماتحت مین ہوئے نہ پائے جاوین (ا) کسی نالش مین جو بابت غفلت کے کیجاوے جبکہ عدالت نسبت صحیح قیاس ہرجے دیا کسی مختلف طور پر رے قایم کر سکتی ہو تو مدعی کو لازم ہی کہ شہادت نسبت تعداد ہرجہ کی مطابق ہر رائے کے جو عدالت قایم کرے پیش کرے اور اگر شہادت پیش کردہ صرف ایک رائے سے ہی متعلق ہو تو عدالت مدعی کو موقعہ از سر نو تجویز ہونیکا نہین دیسکتی اور یہ اجازت نہین دیسکتی کہ حسب دفعہ ۵۶۶ کے شہادت جدید پیش کر کے مقدمہ کو از سر نو مرتب کرے قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا ایسے مقدمات کیواسطے رکہا گیا ہے کہ جنمین عدالت اپیل مین کوئی ایسا امر ظاہر ہو کہ جو پیش نہ کیا گیا ہو یا جسکی وقعت فریقین یا حاکم عدالت ماتحت کے ذہن مین نہ گذری ہو (۲) جب حسب دفعہ ہذا جج کارروائی کرے تو ڈگری عدالت ماتحت کو منسوخ کر کے واپس کرنا چاہئے (۳) مقدمہ اسوقت تک اپنی ہان دائر رکہنا چاہئے جبتک کہ عدالت ماتحت کی تجویز امور تنقیح طلب پر مسل کارروائی واپس نہ کرے (۴) جبکہ حکام نے دلائل نسبت بعض امور تنقیح طلب کے سماعت کئے ہون اور اپنی رائے نسبت اسکے ظاہر کی ہو اور دیگر امر یا امور تنقیح طلب حسب دفعہ ہذا ارسال کئے ہون تو حکام ممدوح بوقت آنے تجویز واپسی کے اس امر کے پابند نہین ہین کہ تجویز مقدمہ کی از سر نو کرین (۵) جبکہ منجملہ دو عذرات مدعا علیہ کے ایک عذر پر مقدمہ خارج کیا اور دوسرا اسکے برخلاف فیصل کیا تو عدالت اپیل نے جس عذر پر اس عذر کو جسپر عدالت ماتحت نے دعوی مدعی خارج کیا تہا

۴ ناقص تصور کر کے مقدمہ واپس کیا تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل کا بغیر غور کرنے دوسرے عذر کے مقدمہ کا عدالت ماتحت مین واپس بہیجنا بیضابطہ تہا (۶) فریقین کو اپنی اپنی شہادت کے پیش کرنیکا پورا موقعہ ملنا چاہئے (۷) عدالت مرافعہ اولے کو جسکے پاس امور تنقیح طلب حسب دفعہ ہذا کے عدالت اپیل مرسل کرے صرف اختیار تجویز امور مرسلہ کا ہے اور دیگر امور کی نسبت کچہہ اختیار نہین ہوتا ہی وہ مقدمہ کو سپرد ثالثی نہین کر سکتی (۸) دوسری عدالت مین مقدمہ واپس ہو سکتا ہے (۹) اور وہ تجاویز بر طبق حکم واپسی کو نظر انداز کر سکتی ہے بشرطیکہ اسکی رائے مین حکم واپسی غیر ضروری ہو اور تجاویز ابتدائی واقعاتی بعدالت ماتحت فیصلہ اپیل کیلئے کافی ہون (۱۰) اور وہ خود فریقین کو

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۶۹ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۷ صفحہ ۴۰۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۴۷ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۸۰ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۶۱ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ جلد ۷ صفحہ ۲۶ (۹) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۱۱ سنہ ۱۸۷۶ع (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷ +

ابنا دیا تنقیحات کو ترمیم یا ایزاد کر سکتی ہے (۱) اور ہائیکورٹ بر طبق اپیل دوم مجاز ہے کہ کل مقدمہ بشمول حکم واپسی پر غور کرے (۲) عدالت اپیل ماتحت کیلئے ان قرار دادنا امور تنقیح طلب کی تصدیق کرکے ہائیکورٹ میں بھیجنے کیلئے جو بر طبق واپسی کے واپس بھیجی گئی ہوں اور عدالت اول نے قرار دی ہوں بقصور بعدم موجودگی کسی تسلیم اس فریق کے جسکی بر خلاف تنقیحات قرار دیگئی ہوں ضروری ہے کہ شہادت کی رو سے خود اپنی رائے قایم کرے اور اپنی قرار دادنا کو معہ اسکی وجوہات کے قلم بند کرے (۳) جو عدالت جس حالت میں مقدمہ واپس ہوا ہو وہ آگے دوسری عدالت میں واپس نہیں کر سکتی (۴) اور حکم کا جواب اسی عدالت اپیل کو دینا چاہئے جس نے مقدمہ واپس بھیجا ہو (۵) اور اوسے خود فیصلہ کرنا چاہیے وہ دوسری عدالت کے پاس منتقل نہیں کر سکتی (۶) حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں (۷) البتہ قابل نگرانی ہے (۸)*

تجویز اور شہادت شامل مقدمہ ہو گی

دفعہ ۵۶۷ - ویسی رائے اور شہادت شامل نالش میں شامل کی جائیگی اور فریقین میں سے ہر ایک کو جایز ہے کہ مابین اوس میعاد کے جو کہ عدالت اپیل نے مقرر کی ہو ایک یادداشت عذرات کی نسبت رائے مذکور کے داخل کرے -

رائے کی نسبت عذرات

اپیل کی تجویز

بعد منقضی ہونے اوس میعاد کے جو ویسی یادداشت کے داخل کرنے کیلئے مقرر ہو عدالت اپیل کو لازم ہے کہ اپیل کی تجویز کیلئے کارروائی کرے -

جب مسل معہ تجویز و شہادت کے واپس آوے تو عدالت اپیل کو چاہیے کہ ایک معقول میعاد اعتراضات داخل کرنیکے واسطے مقرر کرے (۹) ایک روز کی میعاد کافی متصور نہیں ہوگی (۱۰) عدالت کو وقت مقررہ کے بعد تحریری عذرات کے لینے یا انکے لینے سے انکار کر دینے کے بارہ میں پورا اقتضائے رائے حاصل ہوتا ہے اگر کوئی یادداشت داخل نہ کیگئی ہو تو کسی فریق کی سماعت بر خلاف تجویز زبانی ہو سکتی ہے عدالت تجویز کے منظور کرنیکی پابند نہیں ہے جبکہ کوئی تحریری اعتراض پیش نہ کیا گیا ہو (۱۱) بعد پہونچنے رائے واپسی کے عدالت اپیل یہ تصور نہیں کر سکتی کہ اپیل پہلے فیصل کیا گیا ہے اور صرف عذرات پر غور کرنا باقی ہے بلکہ لازم ہے کہ اپیل اور عذرات دونوں پر غور کرکے کل مقدمہ کو فیصل

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۰۵ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۳ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۱ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۲۳ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۵ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ (۷) کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۶۲ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۵ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۶ (۱۰) آگرہ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۶ (۱۱) پنجاب کا رڈ دیوانی نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء*

کرے (۱) جس فریق نے حسب دفعہ ہذا ایسی تجویز کی نار اضی سے جو حکم واپسی زیر دفعہ ۵۶۶ پر صادر کی گئی ہو یا دو ہفتہ عذرداری پیش نہ کی ہو وہ کوئی حق عذرات کے کرنیکا اور موقعہ سماعت اپیل انکی تائید تقریر کے سماعت کئے جانے پر مصر ہونیکا نہیں رکھتا لیکن عدالت ایسی عذرات کے کرنیکی اجازت دیسکتی ہے (۲) قطع نظر کسی اعتراض فریقین کے جج ماتحت کو چاہئے تھا کہ تجویز کا معائنہ و امتحان بغرض دریافت اس امر کے کرتے کہ آیا انکو وہ تجویز منظور کرنی چاہئے یا نہیں (۳)۔

اپیل دوم | الفاظ "جہانتک ہو سکے" مندرجہ دفعہ ۵۰۷ کے یہ معنی ہونے چاہئیں جہانتک کہ مطابق ان اصول کے ہو جن پر اپیل ہائے بنار اضی ڈگریات داخل ہوں اور اسکا تصفیہ کیا جاوے اسلئے کوئی عذرات نسبت تجویز عدالت ضلع بموجب دفعہ ہذا کے نہیں ہو سکتے (۴)۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۱۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۔

دفعہ ۵۶۸ - فریقین اپیل مستحق نہونگے کہ عدالت اپیل میں شہادت مزید خواہ زبانی ہو یا دستاویزی پیش کریں۔ لیکن۔

عدالت اپیل میں شہادت مزید کا پیش کرنا۔

(الف) اگر وہ عدالت جسکی ڈگری کی نار اضی سے اپیل ہوا ہو ایسی شہادت کے لینے سے انکار کرے جو لینی چاہئے تھی۔ یا

(ب) اگر عدالت اپیل واسطے صادر کرنے تجویز کے پیش ہونا کسی دستاویز کا یا کسی گواہ کی زبان بندی لینی ضرور سمجھے[۱] یا کسی اور وجہ موجہ سے۔

عدالت اپیل اس بات کی مجاز ہوگی کہ ویسی شہادت کے پیش کرنے یا دستاویز کے لئے جانے یا گواہ کی زبان بندی لئے جانے کی اجازت دے۔

جب شہادت مزید کو عدالت اپیل منظور کرے تو عدالت مذکور وجہ ویسی منظوری کی اپنی کارروائی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ (۲) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۷۴ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۳ و جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ و جلد ۱۳ صفحہ ۹۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۴ (۳) " " " " ۶ " ۳۹۱
(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۵۲۔

[۱] جب ضمن (ب) پنجاب سے متعلق کیا جائے تو اسکو ترمیمات مرقوم الذیل کے ساتھ پڑھنا چاہئے یعنی۔ بعد الفاظ "یا کسی گواہ کی زبان بندی لینی" کے الفاظ "یا ویسی تحقیقات کرنی" داخل کئے جائیں۔
ضمن مذکور کے اخیر میں ذیل کے الفاظ بڑھائے جائینگے یعنی۔ یا (ج) اگر عدالت اپیل کسی امر تنقیح طلب یا امر واقعہ کی نسبت تحقیقات مزید ضروری سمجھے۔ ملاحظہ طلب دفعہ ۶۰ عدالتہائے پنجاب کے ایکٹ ۱۸۸۴ء دنمبر ۱۸ مصدرہ ۱۸۸۴ء۔

مین قلمبند کرے گی ✣

دفعہ ہذا مین صرف ایک ایسی صورت کا قیاس کیا گیا ہے جہانکہ کسی شہادت مندرجہ مسل پر مابین فریقین کے غور نہ کیا جاتا ہو مگر جہان مزید شہادت پر شمولیت اُس شہادت کے غور کیا جانا ضروری ہو جو کہ پہلے سے لیگئی ہو۔ (۱) ✣

نیا مقدمہ برو‌ئے دفعہ ہذا یہ ہمیشہ خطرناک ہے کہ فریقین کو اجازت دیجائے کہ وہ نیا مقدمہ بنا دین اور نئی شہادت امور تنقیح طلب کی بابت پیش کرین جنکے پیش کرنیسے وہ پہلے قاصر رہے ہین (۲) جب اپیلانٹ کو عدالت ماتحت مین شہادت کا موقعہ کیثر دیا گیا ہو اور اسنے شہادت کا دینا پسند نہ کیا ہو بلکہ اپنی مقدمہ کو موجودہ شہادت پر منحصر رکھا ہو یہ اجازت نہ دینی چاہیئے کہ بروقت سماعت اپیل کے وہ شہادت پیش کرے جبکہ وہ عدالت ماتحت مین دیسکتا تھا (۳) وہ اختیار جو دفعہ ہذا کی رو سے دیا گیا ہے باحتیاط عمل مین آنا چاہیئے اور وجوہ اختیار کے عمل مین لانے کی ہمیشہ ضبط تحریر مین آئین اسلئے کہ جب بلا درخواست کسی فریق کے عدالت اپیل خود اسکا استعمال کرے تو ایسے گواہ طلب ہو جائینگے جنکو فریقین مقدمہ نے پیش کرنا مناسب نہ سمجھا ہو اور ممکن ہے کہ ایک نئی تحقیقات عدالت سے شروع ہو اور ناتمام رہے اور اسقدر کافی نہو کہ انصاف ہو سکے (۴) مقدمہ اس غرض سے واپس نہ کیا جا کہ مدعی ایک نیا مقدمہ قایم کرے اور جبکہ مقدمہ ابتدأً عدالت ابتدائی کے سامنے ہوتا ہے تو ہر فریق اپنے مقدمہ کو ثابت کرنا چاہتا ہے اور جہانتک اسکی قدرت مین ہو اسکو بتائید اپنے بیان کے شہادت پیش کرنی چاہیئے اگر مقدمات اس غرض سے واپس کئے جائین کہ فریقین اپنے اپنے مقدمہ کو شہادت پیش کر کے زیادہ قوی کرین تو تنازعات کا کبھی خاتمہ نہین ہو سکتا (۵) معیار بلحاظ اس امر کے کہ آیا شہادت مزید عدالت اپیل مین حسب دفعہ ہذا لینی چاہیئے یا نہ اس سوال پر منحصر ہے کہ آیا عدالت اپیل کو بغرض قابل ہونے واسطے صادر کرنے فیصلہ کے یا کسی اور وجہ موجہ کے شہادت مطلوب ہے کیونکہ عدالت اپیل کیلئے تنہا جج ہونا ضروری ہے (۶) شہادت مزید کا لینا ایسی حالت مین مناسب ہے جبکہ عدالت کو یہ معلوم ہو کہ کسی اتفاق یا غلطی سے فریق نے وہ شہادت پیش نہین کی جو وہ پیش کر سکتا تھا اور غالب قیاس یہ ہو کہ ایسے ترک سے اس فریق کو نقصان پہونچتا ہے تو عدالت

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۶۷ (۲) انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ 219

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۶ (۴) سو نا انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۸۴ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ (۶)

(۶) ,, ,, ,, ,, ۲۱ ,, ۴۸ ✣

شہادت مزید پیش کرنیکی اجازت دیسکتی ہے (۱)*

شہادت لیگئی

مدعی نے عدالت ابتدائی سے التواء مقدمہ کی اسواسطے درخواست کی کہ پانچ گواہان طلب نہیں ہوئی ہیں طلب کرائے جاویں جج نے مقدمہ دس روز کیواسطے ملتوی کیا کہ پندرہ گواہان مدعی موجود ہیں اور ادائے شہادت کیواسطے تیار ہیں لیکن حسب درخواست مدعی سمن جاری نہیں کیا۔ تجویز ہوئی کہ جج کا گواہان کو طلب کرنا وجہ کافی عدالت اپیل کیلئے گواہ طلب کرنے اور انکی شہادت لینے کی تہی (۲) اسیطرح ایک مقدمہ مین مدعی کا اظہار بعض امور کی نسبت نہیں ہوا اور بوقت ختم ہونے مدعاعلیہ کے مقدمہ کے ایک گواہ نے اسکے خلاف شہادت دی اور وہ اس قسم کی تہی جو باسانی مصنوعی نہیں ہوسکتی تہی عدالت اپیل نے بلادرخواست کسی فریق کے شہادت تردیدی دینے کی اجازت دی (۳) جبکہ بعض دستاویزی شہادت پیش کردہ مدعاعلیہ کو خارج رکہا گیا ہو اور مدعی کے بہی سب گواہان مندرجہ فہرست کا اظہار نہ لیا گیا ہو تو عدالت اپیل کو مقدمہ زیر دفعہ ۵۶۲ واپس نہ بہیجنا چاہئے بلکہ اسکو چاہئے کہ خود شہادت مذکور لیوے یا عدالت ماتحت کو اسکے لینے کی ہدایت کرے (۴) اور جبکہ منصف نے بلاقرار دینے امور تنقیح طلب کے اور بلا لینے اظہار مدعی کے اسکے حق مین مدعاعلیہ کے اقبال اور معائنہ دستاویز مشمولہ مسل سابق پر ڈگری صادر کی جج نے اپیل مین اس فیصلہ کو بوجہ عدم موجودگی شہادت ڈسمس کیا اسمین تجویز ہوئی کہ جج کو حسب دفعہ ہذا کارروائی کرنی چاہئے تہی اسلئے کہ منصف نے باوجود درخواست ایک فریق کے مدعی کی شہادت لی تہی (۵) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۲۹۔ عدالت اپیل اول نے مقدمہ کو بغرض لینے مزید شہادت دربارہ تحریرات ظہری ایک کفالت نامہ دربارہ ادائیگی زرِ کے واپس بہیجا اور عدالت کو ہدایت کی کہ تحریرات ظہری کے دستخط کی نسبت اپنی رائے قلمبند کرے اور شہادت کے واپس آنے پر قرار دیا کہ تحریرات ظہری جعلی نہیں۔ تجویز ہوئی کہ شہادت جو واپسی پر لی گئی تہی جائز طور پر پذیرا کیگئی ہے (۶) تحقیقات موقعہ بہی اس دفعہ کی موجب ہوسکتی ہے (۷) اگر تجویز ثانی ہوئی بہی ہو تاہم بعد منظور ہوجانے تجویز ثانی کے شہادت جدید پیش کرنیکی درخواست حسب دفعہ ہذا گذر سکتی ہے (۸) عدالت اپیل ماتحت جسکے پاس کوئی امر تنقیح طلب متعلق واقعات بغرض تجویز ارسال کیا جاوے مجاز ہے کہ شہادت بہ تعلق امر مذکور لے (۹)*

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰ دچانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۳۲ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۵ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۰ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۴ (۵) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۸ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۹۴ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۰ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۰

عملدرآمد — جس حال مین کہ عدالت اپیل ماتحت اجازت لینے شہادت مزید کے دیگو عدالت کو اس بات کا اطمینان ہو کہ شہادت مذکور کی ضرورت از روے ضمن (الف) یا (ب) دفعہ ہذا کے ہے تو ہائیکورٹ دست اندازی کریگی لیکن جبصورتیکہ مین منجانب عدالت اپیل کے محض یہ امر متروک ہوا ہو کہ اپنے وجوہ بابت لئے جانے شہادت مزید کے تحریر کرے تو ہائیکورٹ دست اندازی نہ کریگی (۱) حکم مندرجہ دفعہ ہذا نسبت اس امر کے کہ عدالت اپیل اپنے وجوہات بابت لینے شہادت مزید کے تحریر کرے محض ہدایتی ہے نہ حکمی (۲) ✤

اپیل — اپیل خاص نسبت شہادت مزید لئے جانیکے نہین ہو سکتا ہے (۳) جس حال مین اول عدالت اپیل نے شہادت مزید لی ہو دوم عدالت اپیل مین سماعت اپیل اول کی تصور نہ کیجائیگی کہ وکلاء کو اجازت بحث واقعات کی دیجاوے (۴) ✤

شہادت مزید لینے کا طریقہ۔ — **دفعہ ۵۶۹**۔ جب شہادت مزید لینے کی اجازت ہو تو عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ خواہ وہ خود ویسی شہادت لے یا اس عدالت کو جس کی ڈگری کا اپیل ہوا ہو یا کسی اور عدالت ماتحت کو حکم دے کہ وہ ویسی شہادت کو لے۔ اور جب لی جائے تو عدالت اپیل مذکور مین بھیجدے ✤

دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸۸ زیر دفعہ ۵۶۸ مجموعہ ہذا ✤

دفعہ ہذا کے موافق جب عدالت ماتحت بہ تعمیل حکم عدالت اپیل شہادت لے تو وہ بطور نائب عدالت اپیل کے کام کرتی ہے اس لئے اس شہادت کے قابل قبول ہونیکی نسبت عدالت اپیل مین جبکہ وہ شہادت پہونچے اعتراض ہو سکتا ہے گو بوقت تحریر بابت لینے شہادت کے ایسا اعتراض نہ ہوا ہو (۵) ان قرارداد ہاے امور تنقیح طلب کی تصدیق کر کے ہائیکورٹ مین بھیجنے کیلئے جو بطریق واپسی کے واپس بھیجی گئی ہون اور عدالت اول نے قرار دی ہون عدالت اپیل ماتحت کیلئے بصورت عدم موجودگی کسی ترمیم اس فریق کے جس کے برخلاف تنقیحات قرار دی گئی ہون ضروری ہے کہ شہادت کی رو سے خود اپنی رائے قائم کرے اور اپنی قرارداد ہا کو معہ انکی وجوہات کے قلمبند کرے (۶) اگر کسی خاص شہادت کے لینے کا حکم ہو تو عدالت ماتحت اس سے زیادہ شہادت نہین لے سکتی اور اگر یہ حکم ہو (الف) کا اظہار لیا جائے تو عدالت (الف) اور (ب) کا اظہار

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۹
(۴) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۲ ؍؍ ۲۳۷ و جلد ۱۴ صفحہ ۹۸ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۰ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۵

نہین دے سکتی (۱) لیکن جب الف کے اظہار کا حکم تہا اور وہ بوجہ علالت اظہار نہ دے سکا تو اسکے کارندہ کا اظہار لینا جائز قرار پایا (۲)۔

اُمور کا معین اور قلمبند ہونا

دفعہ ۵۷۰۔ ہر صورت مین کہ حکم یا اجازت واسطے اخذ شہادت مزید کے دیجائے عدالت اپیل تخصیص اُمور شہادت طلب کی کریگی اور اُن اُمور تخصیص کردہ کو عدالت اپنی کارروائی مین قلمبند کرے گی۔

ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین شہادت مزید لینے کا حکم ذیل صادر کیا تہا جو بطور نمونہ قابل ملاحظہ ہے "صدر امین اعلے نے امور تنقیح طلب اول و دوم بحق مدعی ایسی شہادت پر تجویز کئے ہین جو قانوناً قابل قبول نہین تہے اور عدالت ہذا صحیح ڈگری واقعات پر بغیر شہادت مزید کے صادر نہین کر سکتی اور عدالت ہذا مناسب سمجہتی ہے کہ مدعی کو اجازت شہادت مزید دینے کی جو وہ مناسب سمجہے دیجائے اور شہادت امور مفصلہ ذیل پر محدود رہے۔

اول۔ آیا موافق دستور خاندان مدعی بوجہ پسر اکبر ہونے کے مستحق وراثت اپنے باپ کی وفات پر ہے یا نہین؟

دوم۔ آیا اگر کوئی رواج خاندان مین جاری ہے تو آیا اس سے باپ کی وفات پر دست برداری کی گئی ہے یا نہین؟

سوم۔ آیا کسی عطیہ یا دوسری دستاویز متعلق ریاست مین خواہ قبل خواہ بعد قائم ہونے سلطنت انگریزی کے ہو کوئی ایسی ممانعت نسبت انتقال یا تقسیم ریاست مندرج ہے یا نہین جس سے مدعی اپنے باپ کے افعال اور غفلت کا پابند ہو۔ اگر مدعی شہادت مزید دے تو مدعاعلیہم بہی مجاز ایسی شہادت مزید دینے کے ہونگے جو وہ ضروری سمجہے صدر امین اعلیٰ شہادت لیکر مسل واپس کرین اور تمام دستاویزات جنکا استعمال کرنا کوئی فریق چاہتا ہو چہ ہفتہ مین تاریخ درود حکم ہذا سے عدالت صدر امین اعلےٰ مین یا اس میعاد زائد مین جو صدر امین اعلے اس واسطے مقرر کرے پیش کرین اور بعد داخل ہونے دستاویزات کے کوئی تاریخ قریب صدر امین اعلے واسطے لینے اور تحریر کرنے شہادت کے مقرر کرین۔ مسل اس مقدمہ کی صدر امین اعلے کے پاس بہیجی جاوے اور بمعہ شہادت کے اس عدالت مین واپس کرین (۳)۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۵۷۔ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۳۰۔
(۳) ویکلی رپورٹ جلد ششم ضمیمہ ۱۲۵۔

ذکر تجویز اپیل

تجویز کب اور کہاں سنائی جائے گی۔

دفعہ ۵۷۱ - عدالت اپیل کو لازم ہے کہ بعد سماعت عذرات فریقین یا اُن کے پلیڈروں کے اور بلاحظہ کسی جزو کارروائی کے جو کہ بصیغہ اپیل یا اگر عدالت میں ہوئی ہو جس کی ڈگری کا اپیل کیا گیا اور جس کا ملاحظہ ضروری متصور ہو اپنی تجویز بسر اجلاس اُسی وقت یا کسی تاریخ مابعد میں جس کی اطلاع فریقین یا اُن کے پلیڈروں کو دی جائیگی۔ سنائے ۔

سماعت

جب مقدمہ کی سماعت ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ فریقین یا اُنکے وکلا کو شہادت موجودہ مسل کے معائنہ کرانے اور اسکی جرح اور توضیح کرنیکی اجازت دے (۱) ۔

عذر جو اپیل اول میں نہ اٹھایا جاوے

عذر جو اپیل دوم میں پہلی ہی مرتبہ کیا جائے قبول ہو سکتا ہے (۲) کسی جج کو اجازت نہیں ہے کہ اپیل میں اپیلانٹ کے واسطے ایک مختلف صورت بہ نسبت اس کے قرار دیں جو اسنے اپنے واسطے عدالت ابتدائی میں بیان کی ہو (۳) عدالت اپیل کو وہ امور تنقیح طلب قایم کرنے چاہئیں جو عدالت ماتحت میں پیش نہ ہوئے تھے (۴) لیکن جب ایسا امر تنقیح طلب قایم کیا جائے تو یہ احتیاط چاہئے کہ فریقین کو پورا موقع اپنی شہادت دینے کا حاصل ہو (۵) جس امر کی بابت اپیل نہیں کیا گیا عدالت اپیل اسپر لحاظ نہیں کر سکتی گو وہ عذر میعاد ہو (۶) اگرچہ کسی بابت اپیل ہو تو مقدمہ اصلی واقعات کی تحقیقات کیواسطے واپس نہیں ہو سکتا (۷) ۔

امر جو پہلے اپیل میں نہ اٹھایا گیا ہو

از انجا کہ نالش واسطے دخل کے تھی اور مدعا علیہ کو عدالت اپیل ماتحت میں اطلاع صحیح اس امر کی ہوئی کہ مدعی استحقاق قبضہ مخالفانہ پر استدلال کرتا ہے اور چونکہ مدعا علیہ نے کوئی عذر اس بنا پر نہیں کیا کہ اسکو موقعہ طلب کرنے شہادت کا بہ تردید امر مذکور دیا جاوے اور چونکہ اسکو کوئی مضرت اس طریقہ سے نہیں پہونچی جو عدالت ماتحت نے اختیار کیا تھا۔ لہذا ڈگری عدالت موصوف بحال رہنی چاہئے (۸) عذر امر متجویز شدہ کا گو عدالت اپیل اول میں پیش نہ ہوا ہو اپیل دوم میں پیش ہو سکتا ہے (۹) اور عذر اختیار عدالت (۱۰) اور میعاد سماعت (۱۱) ۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۴۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۲۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۴۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۳۵ (۷) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۲ (۹) ،، ،، الہ آباد ،، ۴ ،، ۶۹ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۴ ۔

فیصلہ عدالت جبکہ ایک اپیل بنا راضی ایک ایسے حکم کے جو واقعات پر مبنی ہو عدالت ماتحت کے عدالت اولی مین دیجاوے تو جو اختیار یا مرضی عدالت اول الذکر کو حاصل تہی عدالت آخر الذکر کو حاصل ہوجاتے ہین اور عدالت اولی مذکور کا فرض ہے کہ وہ اُن واقعات کا جنپر عدالت ماتحت مذکور کا فیصلہ مبنی ہے وزن کرے اور اپنا ہی نتیجہ پیدا کرے اور اختیار مذکور اُس عدالت مین بھی حاصل ہے جبکہ عدالت عدالت ماتحت مذکور نے اپنے اختیار کو پوری پوری تحقیقات اور مناسب توجہ واقعات کے بعد جو اُس کے سامنے ہون استعمال کیا ہو اور نہ بلا سوچے سمجھے (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ و جلد ۶ صفحہ ۱۹۳ و زیر دفعہ ۵۶۷ و ۵۷۵

بحالی فیصلہ اگرچہ عدالت اپیل کو شہادت پر اپنی رائے قایم کرنی چاہیے تاہم یہ خیال بھی رکھنا چاہیے کہ حاکمان عدالت ابتدائی کو نسبت قابل اعتبار ہونے گواہ کے تجویز کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے اور اس وجہ سے اُن کے فیصلون کی نسبت حسن کا قیاس کرنا چاہیے اور عدالت پریوی کونسل نے بھی ایک مقدمہ مین یہ تجویز کی ہے کہ جن مقدمات مین واقعات متنازعہ ہون اور یہ معلوم ہو کہ ان واقعات کی مناسب اور ہوشیاری سے عدالت ماتحت مین تحقیقات ہوئی ہے اور کوئی صریح غلطی عدالت ماتحت کی کارروائی مین نہ معلوم ہو تو ڈگری عدالت ماتحت کو ایسی حالت مین منسوخ کر کے اصلاح نہین دی جا سکتی (۲) +

قیاس بحق عدالت اول قانونی قیاس فیصلہ عدالت ماتحت کے موافق ہوتا ہے اور جبتک کہ اسکی غلطی نہ جتائی جائے عدالت اپیل کو مداخلت نہ کرنی چاہیئے (۳) +

تجویز کس زبان مین ہوگی **دفعہ ۵۷۲** - تجویز بزبان انگریزی تحریر ہوگی - مگر شرط یہ ہے کہ اگر جج کی زبان مادری انگریزی نہو اور وہ تجویز اُس زبان مین سمجھنے کے لائق نہ لکھ سکتا ہو تو لازم ہے کہ تجویز اُسکی زبان مادری مین لکھی جائے - یا عدالت کی زبان مین +

تجویز کا ترجمہ **دفعہ ۵۷۳** - جب تجویز اُس زبان مین لکھی جائے جو عدالت کی زبان نہو - تو اگر کوئی فریق چاہے تجویز کا ترجمہ ویسی زبان مین ہوگا - اور بعد اطمینان صحت ترجمہ کے ترجمہ پہ دستخط جج یا اُس عہدہ دار کے ہونگے جسے وہ اسکے لئے مقرر کرے +

تجویز کے مضامین **دفعہ ۵۷۴** - عدالت اپیل کی تجویز مین امور مندرجہ ذیل مندرج

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰ (۲) سورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۹۰۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۸۳ء +

ہونے چاہئیں ۔

(الف) اُمور تجویز طلب ۔

(ب) فیصلہ نسبت اُمور تجویز طلب کے ۔

(ج) وجوہات فیصلہ ۔ اور

(د) جس حال مین کہ وہ ڈگری جس کی نارضی سے اپیل ہوا ہو منسوخ یا ترمیم کیجائے تو وہ دادرسی جس کا اپیلانٹ مستحق ہے ۔

تاریخ اور دستخط — اور جس وقت کہ تجویز سنائی جائے اُسپر تاریخ اور دستخط جج یا ججون کے جو اُس مین متفق الرائے ہون ثبت ہونگے ۔

امور تجویز طلب — فیصلہ صرف اُن امور تنقیح طلب کی نسبت ہونا چاہئے جنکی تجویز عدالت ماتحت مین ہوئی ہو (۱)

تجویز نسبت امور تجویز طلب — ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ زیر دفعہ ۵۶۶ مجموعہ ہذا ۔

وجوہات تجویز — امر واقعہ کے کسی نتیجہ پر پہونچنے کی وجوہات مراد نہین بلکہ وہ وجہ مراد ہے جس سے ظاہر ہو کہ کن امورات واقعاتی و قانونی پر فیصلہ مبنی ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۵ زیر دفعہ ۵۶۶ ۔ اُس جج کو جس نے مقدمہ کو مزید شہادت کے لئے جانے اور جدید قرارداد متعلق سوال امر واقعہ کے قلمبند کئے جانیکو واسطے واپس بھیجا ہو لازم ہے کہ قرارداد مذکور کی درستی کا امتحان کرے اور اپنے فیصلہ مین وہ وجوہات بیان کرے جنکی رو سے اُس نے قرارداد مذکور کو منظور یا نامنظور کیا ہے (۳) برطبق سماعت مدعی کے اپیل بنا راضی حکم مشعر ڈسمسی نالش کے صاحب جج ضلع نے اُن تنقیحات کو جو قایم کیگئی تھین نادرست قرار دیکر منسوخ کردیا ۔ اور اُنکی بجائے دیگر تنقیحات قائم کرکے نالش کو بعد لینے شہادت کے جدید قرارداد قلمبند کئے جانے کیواسطے واپس بھیجا جب اپیل بعد قرارداد ہائے مذکور کے موصول ہونیکے بغرض سماعت پیش ہوا تو فریقین مین سے کسی نے کوئی عذرات داخل نہ کئے صاحب جج ضلع نے نالش کو اس وجہ پر خارج کیا کہ چونکہ مدعی نے عذرات داخل نہین کئے اسلئے یہ سمجھا جانا چاہئے کہ اُس نے جدید قرارداد ہائے پر رضامندی ظاہر کی ہے جو اُسکے برخلاف ہین تجویز ہوئی کہ صاحب جج بباعث عدم موجودگی یادداشت عذرات کے اپیل کی سماعت سے سبکدوش نہوا تھا (۴) ڈسمسل اپیل زیر دفعہ ۵۵۱ منجانب اُس عدالت

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۸۶ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۳ ۔

سکے جس کے فیصلہ کی ناراضی سے اپیل ہو سکے عدالت کو ضرورت قلمبندی تجویز سے سبکدوش نہین کرتی اُسکو چاہئے کہ زیر دفعہ ہذا وہ امور ظاہر کرے جو اُٹھائے گئے ہون اور نیز امور کا فیصلہ اور اُن کے فیصل کرنیکی وجوہات (۱)✣

مراتب مندرجہ فیصلہ | دفعہ ہذا کے موافق عدالت اپیل کو لازم ہے کہ اپنی تجویز اسطرح کرے جس مین تمام امور متنازعہ مندرجہ دفعہ ہذا آجاوین (۲) اور فیصلہ عدالت کی شکل سے یہ ظاہر ہونا چاہئے کہ صاف طور پر امور متنازعہ صاحب جج کے روبرو تھے اور کہ اُس نے ان کے فیصل کرنے مین اپنی اقتضائے رائے کو برتا ہے (۳) دفعہ ہذا حکمی ہے اور عدالت کو اپنے فیصلہ کے وجوہات دینی چاہئین (۴) گو کہ عدالت عام طور پر فیصلہ عدالت ماتحت کو بحال رکھے (۵) جہانک فیصلہ یہ تہا کہ اپیل معہ خرچہ ڈسمس (۶) یا فیصلہ کا نتیجہ اسطرح لکھدیا کہ عدالت ماتحت کے فیصلہ کے موجب ہونیکے متعلق نزاع کرنیکی کوئی وجہ نہین (۷) یا یہ کہ مدعی کی شہادت سے اُسکا مقدمہ ثابت ہے (۸) یا یہ کہ فلان تنقیح کے متعلق کسی فیصلہ کا تحریر کرنا ضروری نہین اور بصورت ضروری ہونیکے میرے نزدیک وہ بروے شہادت مقدمہ ثابت شدہ ہے (۹) یا یہ کہ دعوے فضول ہے یا یہ کہ دعوے کی نسبت کوئی ثبوت نہین (۱۰) یا یہ کہ جواب فضول ہے (۱۱) یا بدون اظہار رائے خود کے عدالت ابتدائی سے حرف اتفاق رائے ظاہر کرنا (۱۲) یا صرف ایک امر مین اظہار رائے کرنا اور باقی کو بہی اُس کے مطابق واپس کرنا (۱۳) یا یہ کہ مین منصف کے فیصلہ کو عمدہ اور مناسب خیال کرتا ہون (۱۴) یا یہ کہ نالش بابت مبلغ اسالسہ قیمت گاؤ میشان۔ اپیل زیر دفعہ ۵۱۰ خارج کیا گیا" (۱۵) یا کسی امر تنقیح طلب پہ فیصلہ تحریر کرنا کہ مین نہین خیال کرتا کہ مدعی نے دعوی اپنی شہادت سے ثابت کیا ہے" (۱۶) یہ تمام تجاویز مطابق قانون تجویز نہ ہوئین لیکن

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۹ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۱ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۸۰ وجلد ۹ صفحہ ۵۲۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۲ع و نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۰ع و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۳ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۴۰ (۶) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ (۷) اگرہ رپورٹ اجلاس کامل جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۶ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۴۶ (۱۰) مارشل رپورٹ صفحہ ۳۳۲ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۹۵ وجلد ۲ صفحہ ۷ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۵ (۱۴) مدراس رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷ (۱۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۷✣

(۱۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۷✣

یہ فیصلہ کہ "مدعاعلیہ کے بیعنامہ کا تحریر پانا ثابت ہے اور منصف نے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں بعض جگہ مشکوک ہیں غلطی کی ہے" کافی خیال کیا گیا ہے (۱) اور جہانکہ جج ماتحت نے بہت سے امور کی نسبت تجویز بوجوہ لکھی تھی لیکن صاحب جج نے صرف ایک اظہار راے کر کے اختلاف رائے ظاہر کیا ہو تو اب فیصلہ بھی منسوخ کیا گیا اور مقدمہ واسطے تجویز مکرر کے واپس ہوا (۲) جب ایسے مقدمہ کا فیصلہ ہو جسمیں واقعات متنازعہ ہوں اور عدالت ابتدائی نے باحتیاط اُنکی تجویز کی ہو اور عدالت اپیل تجویز عدالت ماتحت سے متفق ہو تو یہ لازمی نہیں ہے کہ بالتفصیل ان وجوہ کو جن سے اتفاق ہے تحریر کیا جاوے (۳) ہائی کورٹ سے بھی یہی قواعد متعلق ہیں (۴) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۹۳ ٭

اپیل خاص | یہ امر کہ تجویز عدالت اپیل اس طریقہ پر تحریر نہیں ہوئی جو دفعہ ہذا میں محکم ہے کوئی وجہ اپیل دوم کی حسب دفعہ ۵۸۴ کے نہیں ہے بجز اسکے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ تجویز میں فیصلہ کسی اہم امر تنقیح طلب قانون کا نہیں کیا گیا (۵) جس حال میں عدالت اپیل ماتحت وجوہ اپنے فیصلہ کے تحریر نہ کرے تو ہائیکورٹ مقدمہ کو صیغہ اپیل دوم میں قایم رکھے گی اور حاکم عدالت کو یہ حکم دے گی کہ اپنی وجوہ تحریر کرے یا اگر حاکم موصوف موجود نہو تو امور مابہ البحث کو اُس کے جانشین کے پاس واسطے تجویز جدید کے ارسال کریگی (۶) ٭

فیصلہ جب اپیل دو یا زیادہ ججوں کے حضور سماعت کیا جاے | **دفعہ ۵۷۵** ۔ جب اپیل دو یا زیادہ ججوں کے بنچ (اجلاس) میں سماعت کیا جائے تو اپیل کا فیصلہ مطابق رائے ویسے ججوں کے یا مطابق کثرت رائے ویسے ججوں کے (اگر کثرت رائے ہو) کیا جائیگا۔

اگر تجویز میں ویسی کثرت رائے کا اتفاق واسطے تبدیلی یا منسوخی اُس ڈگری کے نہ ہو جس کی نارضی سے اپیل دائر ہوا ہو تو ویسی ڈگری بحال رکھی جائے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اپیل اُس عدالت کے دو ججوں کے بنچ میں سماعت کیا جائے جس میں دو سے زیادہ جج ہوں اور اُس بنچ کے دونوں جج کے درمیان کسی امر قانونی کی بابت اختلاف رائے ہو تو جایز ہے کہ اپیل اُسی عدالت کے اور ججوں میں سے ایک یا زیادہ ججوں کے پاس بھیجا جائے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۹ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۰۵ ۔ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵ ۔ (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۶ء (۵) سورنا انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۲ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۳۳ ۔ ٭

اور فیصلہ اپیل کا مطابق کثرت رائے اُن سب ججون کے ہوگا اگر کثرت رائے ہو جنہون نے اپیل کی سماعت کی ہو مع اُن دو ججون کے جنہون نے اُس کی سماعت پہلی کی تھی ٭

جب تجویز مین ویسی کثرت رائے کا اتفاق واسطے تبدیلی یا منسوخی اُس ڈگری کے نہ ہو جس کی ناراضی سے اپیل دائر ہوا ہو تو ویسی ڈگری بحال رکھی جائیگی ۔

عدالت ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ حسب مراد دفعہ ہذا استفسارات کو اجلاس مین بھیجنے کے انتظام کیلئے وقتاً فوقتاً ایسے قواعد مرتب کرے جو اس مجموعہ کے مطابق ہون ٭

| عدالت کا اجلاس | جو اپیل حسب دفعہ ہذا استصواباً مرسل کیجائے اُسکو صرف وہ اجلاس سماعت کرسکتا

ہے جسمین وے صاحبان جج جنہون نے اپیل کو اولاً سماعت کیا شامل ہون (۱) دیکھو پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵۱ سنہ ۱۸۸۷ء بمبئی مین صرف دو ججون کے بنچ مین سے ایک جج مجاز ہے کہ حسب دفعہ ہذا تیسرے جج سے استصواب کرے (۲) ٭

| تعلق دفعہ | یہ دفعہ کارروائی متفرقہ سے بھی متعلق ہے اور اُسکی رو سے دفعہ ۲۱۴ فرمان شاہی کی

منسوخ ہوتی ہے (۳) اور اجرائے ڈگری سے بھی متعلق ہے (۴)۔ نہ تجویز ثانی سے (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۷۶۔ اگر دو جج کسی امر کو جسمین اُنکا اختلاف رائے ہو باقی رکھکر تجاویز صادر کرین تو بعد ازان استصواب نہین کرسکتے (۶) جبکہ بوجہ اختلاف رائے مابین دو ججان کے کسی امر قانونی کا استصواب کیا جاوے تو کل اپیل پر بحث ہوسکتی ہے نہ کہ صرف اُسی امر قانونی پر جسپر کہ حکام استصواب کنندگان کے مابین اختلاف ہوا تھا (۷) ٭

| عدم اتفاق رائے کا قلمبند ہونا۔ | **دفعہ ۵۷۶** ۔ جب اپیل کی سماعت ایک سے زیادہ ججون کے حضور ہو

تو وہ جج جو عدالت کی تجویز پر اتفاق نہ کرے فیصلہ یا حکم جو بدانسبت اُسکے اپیل مین صادر ہونا چاہئے قلمبند کریگا اور مجاز ہوگا کہ اُس کی وجوہ لکھے۔

| تجویز مین کیا حکم ہوسکتا ہے | **دفعہ ۵۷۷** ۔ جائز ہے کہ تجویز واسطے بحالی یا تبدیلی یا تنسیخ

اُس ڈگری کے ہو جسکی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو۔ یا جس حال مین کہ فریقین اپیل اس امر پر اتفاق کرین کہ ڈگری اپیل کی کس طور پر ہونی چاہئے یا کیا حکم بصیغہ اپیل صادر ہونا چاہئے تو عدالت اپیل اُسی

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۰۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۸۶ (۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۶ء (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۴ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۰ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۵ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۹ ۔ ٭

کے مطابق ڈگری یا حکم صادر کرے گی +

دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۴۰ زیر دفعہ ۵۱۵ مجموعہ ہذا۔ غیر مصدقہ صلحنامہ پر عدالت ہائیکورٹ ڈگری حسب دفعہ ہذا صادر نہیں کر سکتی اور وہ دستاویز واسطے فیصلہ مقدمہ کے محض بیفائدہ ہے (۱) +

کوئی ڈگری کسی غلطی یا بیضابطگی کی وجہ سے جو رویداد مقدمہ یا حد اختیار عدالت کی مخل نہ ہو منسوخ یا اُس کی ترمیم نہیں ہوگی۔

دفعہ ۵۷۸۔ کوئی ڈگری بصیغہ اپیل اس وجہ سے منسوخ یا نفس الامر میں بدل نہ جائیگی اور نہ کوئی مقدمہ اس جہت سے باز نہمبر واپس کیا جائیگا کہ ایسی غلطی یا سقم یا بیضابطگی خواہ فیصلہ میں یا اُس حکم میں پائی گئی ہے جو نالش کی نسبت صادر ہوا ہے یا اور نہج سے جس سے رُویداد مقدمہ مذکور یا حد اختیار عدالت میں خلل نہ پڑے۔

جبکہ ایسی بیضابطگی ہو جو موثر بر رُویداد مقدمہ ہو سکتی ہو تو دفعہ ہذا متعلق نہوگی (۲) اگر کوئی نقص متعلق تصدیق عرضیدعوے ایسا ہو جو دفعہ ہذا کی ذیل میں آتا ہو تو عدالت کے لئے لازم نہیں ہو کہ کوئی کارروائی نسبت ترمیم عرضیدعوے کے کرے لیکن اس سے یہ ضروری نتیجہ نہیں نکلتا کہ نالش خارج کر دی جائے (۳) نیز دیکھو نمبر ۴۲ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

حد اختیار عدالت کی مخل نہ ہو۔ الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد یہ ہے کہ عدالت کے بجائز سماعت ہونے پر موثر ہو (۴) الفاظ مندرجہ عنوان مستعملہ دفعہ ہذا کا استعمال مالی یا مقامی اختیار سماعت کے معنوں میں کیا گیا ہے یا اختیار سماعت متعلق بامر مابہ النزاع کے معنوں میں اس سے مراد قانونی اختیار ایک عدالت کا دربارہ کرنے بعض امور کے نہیں ہے (۵) ایک نقص عرضیدعوے پر دستخط کئے جانیکا یا اُسپر دستخط نہ کئے جانیکا جہاں یہ معلوم ہو کہ نالش دراصل اُس مدعی کے علم اور اُسکے اختیار سے داخل کیگئی تھی جو کہ اسمیں مذکور ہو مدعاعلیہ کیطرف سے ترک کیا جا سکتا ہے یا اگر ضروری ہو تو وہ نالش کے کسی مرحلہ میں بذریعہ ترمیم کے رفع کیا جا سکتا ہے اور بلحوظی احکام دفعہ ہذا کے

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۰۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۷ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۶۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۵۰۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۲ +

۱-۵۔ درخصوص ترمیم دفعہ ۵۷۸ کے اُن صورتوں میں کہ جب بوقت اپیل یہ عذر کیا جائے کہ نالش یا اپیل کی مقدار یا قیمت واسطے اغراض حد اختیار عدالت کے مناسب طور پر قرار نہیں دی گئی ہے۔ ملاحظہ طلب نالشات کی تخمین مالیت کے ایکٹ ۱۸۸۷ء نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۱۱ +

وہ ایکٹ جہ دست اندازی برطبق اپیل نہین ہے (۱)۔

منسوخ نہ کی جائیگی غلطی متعلقہ ترتیب و تعین نالش بوجہ اسکے کہ وہ اختیار سماعت پر جسمین نالش دایر ہوئی یا روئداد مقدمہ پر موثر نہین حسب دفعہ ہذا کوئی وجہ ایسی نہین جس کی بنا پر عدالت اپیل ماتحت ڈگری عدالت مرافعہ اوسکو منسوخ کرے (۲) نہ بوجہ غلط استعمال کے (۳) دیکھو نمبر ۱۸۹ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۵ نہ اسوقت جب کہ سب آرڈینیٹ جج اس مقدمہ کو سماعت کرے جو قابل سماعت منصف کے ہو (۴) یا جبکہ اختیار سماعت عدالت مین خلل واقعہ نہوتا ہو (۵) نہ اسوقت جبکہ ایسی دستاویز منظور کی گئی ہو جسپر اسٹامپ نہو (۶) دیکھو مثالاً ایسے مقدمات مین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۰۹ - خارج کیا جانا شہادت کا عدالت ماتحت مین وجہ کافی واسطے منسوخی ڈگری عدالت مذکور کے نہین ہے بجز اسکے کہ عدالت اپیل یہ نتیجہ اخذ کرے کہ شہادت نامنظور شدہ سے اگر وہ پذیرا کیجاتی تو خواہ مخواہ فیصلہ تبدیل ہو جاتا (۷) اور نہ جبکہ شہادت بذریعہ کمیشن لی گئی ہو اس سے روئداد مقدمہ پر اثر پڑ سکتا ہے (۸) اور نہ جبکہ حکم سپردگی بہ ثالثان عدالت نے اونکے وکلا یا ایڈوکیٹان کی موجودگی مین صادر کیا تھا لیکن برطبق ایک تحریری درخواست کے نہین - روئداد مقدمہ یا عدالت کے اختیار سماعت مین خلل اندازی ہوتی ہے (۹) نہ اسوقت جبکہ بیانات گواہان کے جو روبرو کمیشن گذرے ہون رپورٹ کے ساتھہ شامل نہین کئے گئے (۱۰) جبکہ درخواست طلبی گواہان کی نامنظور کیجاوے اور یہ ایکٹ جہ اپیل کی ہو تو دفعہ ہذا متعلق ہوگی بشرطیکہ روئداد پر اسکا اثر نہ پہنچتا ہو اور اگر روئداد پر اثر پہنچتا ہو تو یہ ایک عمدہ وجہ اپیل کی ہے (۱۱) جبکہ درخواست التوا ایک یوم کی بغرض پیش کرنے مزید شہادت کے نامنظور کی گئی ہو درحالیکہ بلحاظ حالات مقدمہ شہادت مذکور ضروری ہو تو یہ بھی ایک عمدہ وجہ اپیل ہے ور غلطی یا بیضابطگی مذکور تابع دفعہ ہذا نہین (۱۲) نہ اسوجہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۹ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۳ و جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب کارڈ دیوانی نیز دیکھو دفعہ ۱۳ و ۲۳ مجموعہ ہذا (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۰ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۸۴ سنہ ۱۸۹۸ء (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۸ (۶) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۲۳۷ - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۷ و ۸۰۸ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۱ (۱۰) پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۸۸۲ء (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ [illegible]

سے کہ عدالت ماتحت نے اپنی فیصلہ کی وجوہات اپیل مین لکھنی ترک کین (۱) نہ اسوجہ سے کہ مدعی نے بعض دستاویزات اپنے عرضی دعوے کے ساتھ داخل نہین کین یا مدعا علیہ سے طلب نہین کین (۲) نہ اسوجہ سے کہ بعد سماعت اول تاریخ غیر معینہ پر دستاویزات داخل کین (۳) لیکن اسوجہ سے کہ عدالت نے بجائے ڈسمس کرنے مقدمہ کے جو حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ واد رسی خاص کے دائر ہوا تھا اسٹامپ پورا لینے پر بطور مقدمہ نمبری کے کردیا (۴) فیصلہ منسوخ ہوگا۔ اور اسوجہ سے کہ جج نے اختیارات مفوضہ بروئے دفعہ ۲۴۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ء کا بیجا استعمال کیا ہے (۵) نہ اسوجہ سے کہ مقدمہ غلط طرف سے شروع ہوا (۶) یا تجویز کے وجوہ غلط ہین جبکہ ڈگری صحیح ہے (۷) یا عرضی دعوی کا بعد پیشی اول کے ترمیم ہونے دینا (۸) یا جو دستاویز قبول نہین ہونی چاہئے تھی قبول کیجائے (۹) جبتک کہ اس سے نہو بلکہ دوسری وجوہ پر ہو (۱۰) یا درخواست تجویز ثانی منظور کیگئی جو منظور نہونی چاہئے تھی (۱۱) جبکہ نالش کا فیصلہ عدالت اول نے امر ابتدائی پر نہین بلکہ روئیداد پر کیا ہو اور عدالت اپیل ماتحت نے عدالت اول کے فیصلہ کو منسوخ کرکے مقدمہ کو زیر دفعہ ۵۶۲ واپس بھیجا ہو اور بر طبق واپسی کے ایک جزوی ڈگری عدالت نے بحق مدعی صادر کی ہو جسکو بر طبق اپیل کے عدالت اپیل ماتحت نے ترمیم کردیا ہو تو حکم واپسی و کارروائیات مابعد کالعدم نہین ہین کیونکہ واپسی مین کوئی ایسی غلطی نہ کیگئی تھی جو عدالت کے اختیار سماعت یا روئیداد مقدمہ مین خلل انداز ہوتی (۱۲) بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۱۰۔ +

اختیار تمیزی

جس صورت مین کہ عدالت مرافعہ اولی کو اختیار سماعت نالش استقراریہ کا حاصل ہو اور عدالت موصوف روئیداد مقدمہ پر غور کرکے نتایج صحیح اخذ کرے اور ڈگری استقراریہ صادر کرے تو ایسی ڈگری صیغہ اپیل سے محض اسوجہ سے منسوخ نہین ہوسکتی کہ استعمال اختیار تمیزی کا بیجا طور کیا گیا ہے (۱۳) نالش زیر دفعہ ۵۳۹ مین نسبت منظوری کے جو اختیار تمیزی کلکٹر کو حاصل ہین اگر نمونہ منظوری سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اوس نے اپنے اختیار تمیزی کو استعمال نہین کیا تو ترک

(۱) سوزر انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۵۰۲ (۲) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۵۹۳ (۳) صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۸۴۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۲۲ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۸۲ (۷) // // // // ۱۴ // ۱۳۱ (۸) نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۹) بمبئی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۔ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۳ (۱۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۸۸۱ء (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۲۴۔ (۱۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۵ و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

فعل مذکور ایک بیضابطگی ہے جو دفعہ ہذا کی ذیل مین آتی ہے (۱)۔

منسوخ کیجائیگی | ایک مقدمہ مین ایک جماعت سندیافتہ پر نالش ہوئی اور ڈگری اسکے بجائے اس کے کہ جماعت سندیافتہ پر ہوئی اُس کے ایجنٹ پر صادر ہوئی اس غلطی کی نسبت تجویز ہوئی کہ اصلیت مقدمہ پر موثر ہے (۲) جبکہ مدعیان نے ناجائز طور دو بناء دعوی کو شامل کیا (۳) نیز دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۵ اور جبکہ کارندہ نے بلاحصول اختیار آقا کے نالش کی اور عدالت ابتدائی مین عذر نہوا تب بھی تجویز ہوئی کہ ایسا عذر اپیل اول یا اپیل خاص مین ہوسکتا ہے اور اپیل خاص مین آقا کی طرف سے مختارنامہ جائز پیش کرنیسے یہ نقص رفع نہین ہوتا (۴) جبکہ ایک ڈگری بغرض اجراء کی دوسری عدالت مین منتقل کیگئی ہو اور عدالت مذکور بعد تبدیل کرنے نام منتقل الیہ ڈگری کے اجراء کا حکم دے تو حکم مذکور ایسا ہے جو بلااختیار صادر ہوا ہو اور وہ بر طبق اپیل کے یا وجود احکام دفعہ ہذا منسوخ کیا جاسکتا ہے (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۸ اپیل عام مین عدالت پر اسعذر کا منظور کرنا لازم ہے کہ دستاویز بوجہ عدم رجسٹری کے ناجائز ہے اگرچہ عدالت ماتحت مین نہ کیا گیا ہو (۶)۔

ڈگری بصیغہ اپیل

تاریخ ومضامین ڈگری | **دفعہ ۵۷۹** ۔ عدالت اپیل کی ڈگری[۱] مین تجویز کے سنائے جانے کی تاریخ لکھی جائیگی۔

ڈگری مین نمبر اپیل کا اور یادداشت اپیل اور نام ونشان وغیرہ اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ کا مندرج ہوگا۔ اور اُس مین ذکر دادرسی یا دیگر تجویز کا جو صیغہ اپیل سے ہوئی ہو بصراحت لکھا جائیگا نیز ڈگری مین تذکرہ خرچہ اپیل اور یہ کہ کس کس فریق کے ذمہ کس حساب سے خرچہ اپیل اور خرچہ نالش کا عائد ہونا چاہئے درج ہوگا۔

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۳۵ (۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۱ء (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۷۹ (۵) بمبئی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۲۹ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۰۱، ۳۴۶ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵۴ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۷۸ء۔

[۱] دفعہ ۵۷۹ ہائیکورٹ ہائے مقررہ حسب سند شاہی یا عدالت چیف کورٹ پنجاب جبکہ اُسکو اختیار سماعت اپیل کے نفاذ ہو متعلق نہین ہے۔ ملاحظہ طلب باب بعد کی دفعہ ۶۳۸ اور بعد ازان ہا پنجاب کے ایکٹ سنہ ۱۸۸۴ نمبر ۱۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۴ کی دفعہ ۱۴ - (۳)۔

[۲] ڈگری کے نمونہ کیلئے۔ ملاحظہ طلب باب بعد کا ضمیمہ ۴ نمبر ۱۷۹۔

اور ڈگری پر جج اور صاحبان جج صادر کنندہ ڈگری کے دستخط ثبت ہونگے اور تاریخ مرقوم ہوگی۔

اس جج کو جو تجویز سے اختلاف راے رکھتا ہو ڈگری پر دستخط کرنا ضرور نہ ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ایک سے زیادہ جج ہوں اور اُنمیں اختلاف راے ہو تو اُس جج کو جو تجویز عدالت سے اختلاف راے رکھتا ہو ڈگری پر دستخط کرنے ضرور نہ ہونگے ٭

تاریخ ڈگری

وہ تاریخ ہے جسپر فیصلہ صادر ہو نہ کہ جس روز مرتب ہو (انا تیر) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۵۲ و جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۱ و جلد ۵ صفحہ ۱۰۹ از یر دفعہ ۲۰۵ مجموعہ ہذا۔ دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۳ کہ ڈگری میں کیا تحریر ہونا چاہئے۔ ہائیکورٹ نے دعوی مدعی معہ خرچہ تمام عدالتوں کے ڈگری کیا مگر دعوے مندرجہ پیپر بک اپیل مخالف اس دعوے کے تھا جو عرضی دعوی میں درج تھا تجویز ہوئی کہ ڈگری کرنا دعوے کا بلحاظ دعوے مصرحہ عرضی نالش کے سمجھنا چاہئے اور بروے دفعہ ہذا دعوے کا ڈگری میں درج ہونا ضروری نہیں ہے (۲) نسبت ترمیم ڈگریات عدالت ماتحت کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۱۳ و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔٭

تجویز اور ڈگری کی نقلیں فریقین کو دیجائینگی۔

دفعہ ۵۸۰۔ تجویز اور ڈگری اپیل کی مصدقہ نقلیں فریقین کی طرف سے عدالت میں درخوست گذرنے پر اُن کے صرف سے فریقین کو دی جائینگی۔

ڈگری کی نقل مصدقہ اس عدالت میں بھیجی جائیگی جسکی ڈگری کی نارضی سے اپیل ہوا ہو۔

دفعہ ۵۸۱۔ نقل تجویز اور ڈگری کی بعد تصدیق عدالت اپیل یا اُس عہدہ دار کے جس کو عدالت اپیل اُس کام کے لئے مقرر کرے اُس عدالت میں مرسل ہوگی جہاں سے پہلے ڈگری نسبت اُس مقدمہ کے صادر ہوئی ہو جس کا اپیل ہوا۔ اور اصل کاغذات مقدمہ کے ساتھ شامل کی جائیگی اور تجویز عدالت اپیل کی نالشات دیوانی کے رجسٹر میں درج کی جائیگی۔ سلہ

عدالت اپیل کو وہی اختیارات ہونگے جو عدالت ہاے سماعت ابتدائی کو ہیں۔

دفعہ ۵۸۲۔ عدالت اپیل کو مقدمات اپیل متعلقہ باب ہذا میں وہی اختیارات حاصل ہونگے اور جتنی المقدور وہی خدمات انجام دینی پڑینگی جو اس مجموعہ کی رو سے عدالت ہاے سماعت ابتدائی کو اُن

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۰۹ ٭ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۸۷

سلہ ملاحظہ طلب ماقبل کی دفعہ ۵۰۸ (ضمن اخیر) ٭

نالشات مین حاصل ہین جو باب ۵ کے مطابق رجوع ہون۔ اور باب ۲ مین حتی الامکان [لفظ[1]
"مدعی" مین مدعی اپیلانٹ یا مدعا علیہ اپیلانٹ اور لفظ "مدعا علیہ" مین مدعی رسپانڈنٹ یا مدعا علیہ
رسپانڈنٹ اور لفظ "نالش" مین اپیل اُن کارروائیون مین داخل سمجھے جائینگے] جو بوجہ وفات
یا ازدواج یا ناداری فریقین کسی اپیل کے ظہور پذیر ہون۔
جو احکام کہ مجموعہ ہذا مین قبل ازین مندرج ہین [بشمول احکام مندرجہ دفعہ ۲۷۳ (الف)] اُن[2]
اپیلون سے بھی متعلق ہونگے جہان تک کہ ممکن ہو۔ جو کہ مطابق باب ہذا رجوع کئے جائین۔

اختیار | لفظ اختیار جو دفعہ ہذا مین مستعمل ہوا ہے اس سے اختیار سماعت مراد نہین ہے بلکہ اُس سے مراد
اختیار دینے مہلت اور التوا سماعت مقدمہ اور لینے اظہار فریقین یا گواہ یا عاید کرنے خرچہ وغیرہ (۱)
اور دینے اجازت دست برداری کا (۲) اور عرضی دعوی کو عدالت مناسب مین رجوع کئے جانیکے
لئے واپس دینیکا (۳) اور اشتمال بیجا کی حالت مین مقدمات کو علیحدہ علیحدہ سماعت کرنیکا بھی عدالت
اپیل کو اختیار ہے (۴)۔

حتی المقدور | دیکھو فیصلجات قانون سابقہ پر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۷۳ و ۳۶۹ و
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۹۰ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۸۰ع و نمبر ۳ و ۱۲ سنہ ۱۸۸۴ع و
نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۶ع و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ع اور برضامندی فریقین ثالث مقرر کر سکتی ہے (۵) تحقیقات موقع
کرانیکا بھی اختیار ہے لیکن اُس جج کی معرفت نہ کرانا چاہئے جس کے فیصلہ کی ناراضی سے اپیل ہو
(۶) اور اسیطرح امین کو طلب کرنے اور اُس کے اظہار لینے کا بھی اختیار ہے (۷)، اور بصورت

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۷ (۳) نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۹۹ع و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۸ع پنجاب ریکارڈ
دیوانی و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۷۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۳ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ (۵) انڈین لارپورٹ
مدراس جلد ۳ صفحہ ۸۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۵ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۶۲ سنہ ۱۸۹۰ع
(۶) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۰۰ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۲۔

[1] یہ الفاظ دفعہ ۵۸۲ مین الفاظ "الفاظ مدعی" اور "مدعی علیہ" اور "مقدمہ" مین اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ اور اپیل
علی الترتیب بابت اُن کارروائیون کے شامل سمجھے جائینگے" کی جگہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ
سنہ ۱۸۸۸ع (نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ع) کی دفعہ ۵۳ کے ذریعہ سے قایم کئے گئے۔

[2] یہ الفاظ اور اعداد مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ع (نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ع) کی دفعہ ۵۳
(۲) کے ذریعہ سے مندرج کئے گئے۔

نابالغ مدعاعلیہ کے جملہ کارروائیات کو منسوخ کر کے اختیارات عطیہ زیر دفعات ۴۴۳ و ۴۴۴ کو عمل میں لاسکتی ہے (۱) اور اختیارات زیر دفعہ ۳۶۸ عمل میں لاسکتی ہے (۲) نیا رسپانڈنٹ قایم کر سکتی ہے (۳) لیکن دیکھو انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۸ و جلد ۱۸ صفحہ ۸۶ کسی شخص کو یہ کہنے کا استحقاق نہیں ہے کہ وہ رسپانڈنٹ بنایا جاوے (۴) اور دائن فارق ڈگری دار رسپانڈنٹ کا رسپانڈنٹ نہیں بنایا جاسکتا (۵) یہ ایک سوال ہے کہ آیا دفعہ ہذا کا مشترک اثر عدالت اپیل کو یہ اختیار دینے کا ہے کہ مالک کو مدعی کے طور پر قایم کرے جبکہ ایسے عمل کیواسطے کافی وجوہات پیش کیجائیں (۶) بعد ہو جانے مقدمہ کے یا داخل ہو جانے یادداشت اپیل کے اسٹامپ طلب کر سکتی ہے (۷) رسیور مقرر کر سکتی ہے (۸) اختیارات زیر دفعہ ۲۷۴ عمل میں لاسکتی ہے (۹) ضمانت اجراے ڈگری طلب کر سکتی ہے (۱۰) جو بطریق مصرحہ دفعہ ۲۵۳ نافذ کیجاسکتی ہے (۱۱) لیکن دیکھو انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۷ و جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۲ و انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳ و جلد ۴ صفحہ ۲۸ و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ جبکہ عدالت اپیل اول نے اپیل کی سماعت سے انکار کر دیا ہو تو مقدمہ واپس بھیج سکتی ہے (۱۲) عدالت اپیل بغیر حاضری رسپانڈنٹ مقدمہ کو یکطرفہ سماعت کرنے میں از خود اسور مفید رسپانڈنٹ قایم نہیں کر سکتی بلکہ لازم ہے کہ اپنے فیصلہ کو ان امور پر محدود کرے جو اپیلانٹ نے پیش کئے ہیں (۱۳) اور حکم ترمیم عرضی دعوے بنام عدالت ماتحت صادر نہیں کر سکتی بلکہ اوسے لازم ہے کہ خود ایک امر تنقیح طلب متعلق امر مذکور کے قایم کرے (۱۴) اور خود بھی ترمیم نہیں کر سکتی (۱۵) ✣

مشترکہ اپیلانٹ مجموعہ ہذا کے رو سے کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ کوئی فریق نالش حدالا اپیلانٹ بنایا جاوے (دفعہ ۳۲) اور دفعہ ہذا کی رو سے عدالت اپیل کو اختیار صرف خارج کرنے نام کسی فریق کا یا اس امر کی ہدایت کرنیکا ہے کہ اشخاص جدید نالش میں بطور مدعیان یا مدعاعلیہم کے شامل کئے جاویں (۱۶) اگر بلحاظ قایم مقام جایز کسی متوفی اپیلانٹ کے تنازعہ ہو اور بغرض تصفیہ امر مذکور کے

(۱) نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۹۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۰ (۳) ویکلی ریورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۶ (۴) ویکلی ریورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۵۹ (۵) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۸ (۶) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۲ع (۷) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۲۸ (۸) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۵ع و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۵ (۹) انڈین لار پورٹ ،، ،، ،، ،، ،، (۱۱) ۶ ،، ،، ۷ ،، ،، ،، ۱۶ ،، ،، ۹۹ و جلد ۲ صفحہ ۶۰۴ و (۱۰) ۲۲۳ ،، ۲۲ ،، ،، ،، انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ اول و انڈین لار پورٹ بمبی جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۱ (۱۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۹۸ سنہ ۱۸۸۷ع (۱۳) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴ (۱۴) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۸ (۱۵) انڈین لار پورٹ بمبی جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ (۱۶) انڈین لار پورٹ بمبی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ ✣

جدید نالش کا دائر ہونا ضروری ٹھہرے تو اپیل کو ملتوی کر سکتی ہے (۱) بصورت وفات کسیکے

از اپیلانٹان ورسپانڈنٹان کے جو ضابطہ کہ عدالت کو عمل مین لانا چاہیے اسکے لئے دیکھو انڈین

لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲ و ۲۴ -

ولی دوران مقدمہ	دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ +

خرچہ	جو اختیار از روئے دفعہ ۳۶۶ مجموعہ ہذا عدالت ذی اختیار سماعت ابتدائی کو مدعی

متوفی کی جائداد سے خرچہ دلانیکی نسبت عطا کیا گیا ہے وہ عدالت اپیل کو نہین دیا گیا ہے (۲) -

کورٹ فیس	دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ تا ۱۵۲ +

بعض یادداشت اپیل یا ان درخواستون کا صحیح ہونا جو واسطے تجویز ثانی فیصلہ کے ہون

دفعہ ۵۸۲ - (الف) اگر کوئی یادداشت اپیل یا درخواست تجویز ثانی فیصلہ مناسب میعاد سماعت کے اندر گذری ہو - اگر غیر کافی اسٹامپ والے کاغذ پر لکھی گئی ہو - اور اسٹامپ ضروری کی تعداد کے بارے مین اپیلانٹ یا درخواست کنندہ کی طرف سے غلطی ہونے کی وجہ سے وہ اسٹامپ غیر کافی ہو گیا ہو - تو یادداشت اپیل یا درخواست مذکور کی وہی تاثیر ہوگی اور وہ ویسی ہی صحیح ہوگی کہ گویا اُس پر پورا اسٹامپ چسپان تھا - مگر شرط یہ ہے کہ اپیل یا درخواست مذکور نامنظور ہو جائیگی اگر اپیلانٹ یا درخواست کنندہ بعد ظاہر ہونے کے اُس غلطی کے - ایک میعاد معقول کے اندر جو عدالت مقرر کر دے ضروری اسٹامپ نہ لگائے -

دفعہ ہذا سے اضعان قانون کا یہ منشا ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل ہائے اسوجہ پر نامنظور نہ کیجا نے چاہئین کہ اُنپر کافی اسٹامپ چسپان نہین کیا گیا درحالیکہ اسٹامپ کے ناکافی ہونیکا امر واقعہ اپیلانٹ کی غلطی سے پیدا ہوا ہو (۳) بصورت اپیل بصیغہ مفلس اگر اپیلانٹ بعد میعاد کے آمادگی ادائیگی رسوم عدالت ظاہر کریں اور اندر میعاد کے رسوم پورا کر دے تو اپیل زائد المیعاد نہین ہو جاتا اور وہ اُسی تنسیخ کا مرجوعہ سمجھا جاتا ہے جبکہ وہ اولاً پیش کیا گیا تھا (۴) +

---

(۱) نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۵۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۴۹ و ۸۵۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۹۲۵ - +

سلہ دفعہ ۵۸۲ (الف) ہند کرایکٹ میعاد سماعت در مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۹۲ء (نمبر ۶ مصدرہ سنہ ۱۸۹۲ء) کی دفعہ ۳ کے ذریعہ سے الحاق کی گئی -

سلہ ویسے جو رتون مین مناسب میعاد سماعت کیلئے بلاحظہ طلب ہند کرایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء (نمبر ۱۵ مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ء) کا ضمیمہ ۲ آٹیکل ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۶ و ۱۶۰ و (الف) و ۱۶۲ - +

عدالت اپیل کی ڈگری کا اجرا

دفعہ ۵۸۳ - جو فریق کہ مستحق کسی فائدہ کا بوجہ بازیافت یا اور طرح سے بموجب ڈگری اپیل مصدرہ حسب باب ہذا کے ہو اگر وہ چاہے کہ اوسکا اجرا کرایا جاوے تو اوسے لازم ہے کہ اُس عدالت صادر کنندہ ڈگری میں درخواست کرے جسکی ناراضی سے اپیل رجوع کیا گیا تھا - اور ویسی عدالت کو لازم ہے کہ ڈگری صیغہ اپیل کا اجرا مطابق اُنہی قواعد کے کرے جو ڈگری ہائے نالشات کے اجرا کے لئے قبل ازیں مجموعہ ہذا میں مقرر کئے گئے ہیں ؀

درخواست اجرائے ڈگری

دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ -

بوجہ بازیافت

جو جائداد بذریعہ ڈگری کے حاصل کی گئی ہو وہ واپس نہیں ہو سکتی ہے جبکہ فیصلہ یا ڈگری قایم ہے اگر وہ منسوخ ہو جائے تو جائداد قابل واپسی ہے خواہ بذریعہ نئی نالش کے یا سرسری طور پر (۱) گو کہ ڈگری میں بازیافت کا حکم نہو (۲) اور نمبری نالش ہو سکتی ہے (۳) اور مزید شہادت لینے کی ہدایت کر سکتی ہے (۴) لیکن شخص کامیاب مستحق نہیں ہے کہ نالش نمبری کرے جو چیز کہ بذریعہ نالش نمبری کے حاصل کر سکتا ہو وہ زیر دفعہ ہذا حاصل کر سکتا ہے (۵) نمبری نالش نہیں ہو سکتی (۶) جبکہ منتقل الیہ ڈگری دار نے ڈگری کا اجرا کرایا ہو اور اصل ڈگری کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو جسمیں وہ بطور فریق کے داخل نہوا ہو تو بر طبق منسوخی ڈگری مذکور کے کامیاب فریق منتقل الیہ ڈگری مذکور کے کامیاب فریق منتقل الیہ ڈگری سے وہ رقم وصول نہیں کر سکتا جو اُس نے باجرائے ڈگری منسوخ شدہ کے ادا کی ہو کیونکہ وہ اپیل میں کوئی فریق نہ تھا (۷) نیز دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۹ جو امر کہ بصیغہ اجرائے ڈگری میں تصدیق نہیں ہوا ہے اُسکی بابت نمبری دعوے ہو سکتا ہے (۸) لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ نالش واسطے واصلات اُس زمانہ کے جسمیں مدعی بیدخل رہا ہو سکتی ہے (۹) نالش بابت قیمت اُس فصل کے جو مدعا علیہ اُس زمانہ

(۱) مورناتھ بیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ و جلد ۹ صفحہ ۲۰۴ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۸ بنگال لاء رپورٹ اجلاس کامل صفحہ ۶۰۷ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۸۰ و جلد ۴ صفحہ ۴۲۵ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ (۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ (۵) لاء رپورٹ ۳ پریوی کونسل صفحہ ۴۶۵ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۲ و کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۸۹ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ و لاء رپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۳۶ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۵ و جلد ۳ صفحہ ۶۶ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ و نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۶ - (۸) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۶ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۵ (۹) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۰۵ ؀ - سلہ - ملاحظہ طلب ذیل کا باب ۱۹ - ؀

مین اوٹھائے گئے جب وہ از روے اپنی ڈگری کے دخیل تہو ممنوع نہین ہے (۱) +

میعاد | واپسی کی میعاد تین سال ہے (۲) درخواست جو اسلیے حصول بازیافت بروجہ ڈگری مطابق دفعہ ہذ کے کیگئی ہو کارروائی باجرائے ڈگری مذکور ہے اور وہ تابع مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد ہے (۳) لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۹ - +

فرض عدالت | جو عدالت ڈگری کو منسوخ کرے جس کے بموجب قبضہ جائیداد دیا گیا ہو اُسکو اختیار ہو کہ حکم واپس دینے جانے اس جائیداد کا جسکا قبضہ لیا گیا ہے اور اُس کے ساتھ اُس زر وصلات کا جو بزمانہ قبضہ مذکور حاصل ہوا ہو صادر کرے (۴) اگرچہ ڈگری اسبارہ مین ساکت ہو (۵) اصول متعلق بہ مسئلہ بازیافت یہ ہو کہ بر طبق منسوخی فیصلہ کے قانوناً اُس فریق شامل مسل پر جس نے غلط فیصلہ سے فائدہ اُٹھایا ہو یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ اُس دوسرے فریق کو جس سے کہ جائیداد مذکور زائل کی ہو وہ واپس کرے اور عدالتہائی کا فرض ہے کہ فریق کو زیر حکم مذکور الا جب یہ ثابت کیا گیا ہو کہ بازیافت اصلی انصاف مقدمہ کے خلاف ہوگی اور بحوالہ حیثیت بے جرم فریقہائے ثالث کے یہ قاعدہ ہے کہ مدعی ایک نالش وصولی اراضی مین حکمنامہ بازیافت بامداد سرسری کسی شخص اجنبی کو بیدخل نہین کرسکتا جو ایک بلا واسطہ استحقاق کے روسے قابض ہو یا استحقاق کا دعوے کرتا ہو اور جس نے مدعاعلیہ کے ساتھ سازش نہ کی ہو اُس صورت مین متعلق نہین ہوتا جبکہ وہ فریق جو واپسی قرضہ کا دعوی کرتا ہو نا جایز طور پر بوساطت عدالت کے بیدخل کیا گیا ہو (۶) +

سود | ہر ایک چیز کا سود اور خرچہ ملنا چاہیے (۷) اور سود اس روپیہ پر جو بابت ایک ڈگری کے بیرون از عدالت وصول کیا گیا ہو بصیغہ اجرا مع زر اصل کے واجب الوصول ہے (۸) بصورت ڈگری حق شفع جبکہ زر ثمن داخل عدالت کیا گیا ہو اور بایع نے حاصل کرلیا ہو اور جو ڈگری کہ عدالت اپیل سے مسترد کی گئی ہو مدعی شفیع مستحق واپسی زر ثمن مع سود تا تاریخ مکرر ادائیگی کا ہے (۹)

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۲۵ و جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۵ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۸۹ و نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۹ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۶ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۶۲ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۶ع صفحہ ۲۸۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۳ (۸) نمبر ۸۲ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۶۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۳۲ +

اُصول جبکہ ڈگری دار ایک ڈگری کے بمطابق اپیل منسوخ کئے جانیکے باعث زیر دفعہ ہذا اُس رقم کے دلا پانیکا مستحق ہو جس کے ادا کرنے پر وہ بجز منسوخی ڈگری مذکور بعلت اجرا ڈگری مذکور مجبور ہوا ہو تو وہ اُس رقم کے سود کے دلا پانیکا بھی مستحق ہے (۱) بالخلاف دیکھو ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۶ع صفحہ ۱۶۷۔ فی الجملہ وہ شخص جو زیر دفعہ ہذا باز یافت فائدہ کا مستحق ہے جس سے کہ نامبردہ بوجہ ایک ڈگری کی جو بصیغہ اپیل منسوخ کی گئی ہو محروم کیا گیا ہو مستحق ہے کہ اگر شئے واپسی طلب نقد ہے تو سود اُس عرصہ کا حاصل کرے جسمین وہ اُسکے استعمال سے محروم رہا ہے اور اگر شئے واپسی طلب اراضی ہے تو وہ اُس عرصہ کی واصلات کا مستحق ہے جسمین وہ بید خل رہا ہے (۲) جبکہ حکم عدالت ماتحت نسبت خرچہ کے بدین وجہ بصیغہ اپیل منسوخ ہو کہ بروئے دفعہ ۵۹۰ ضابطہ محکومہ دفعہ ہذا بوجہ مشابہت کے اطلاق پذیر نہین ہے تو عدالت کو بروئے عام اصول کے اختیار ہے کہ بذریعہ حکم سرسری کے ایسا خرچہ اگر وہ پہلے وصول ہو چکا ہے جبراً واپس دلا دے (۳) اور جب کہ بعد ڈگری کے مدعا علیہ نے ادائے گی کی جو بموجب دفعہ ۲۵۸ تصدیق نہین ہوئی تھی اور ڈگری بعد ازان منسوخ ہو گئی تو اُس کی ادائیگی کی واپسی کا حکم دیا گیا (۴) جس کے اپیل پر ڈگری منسوخ ہو وہ زر سود ہی واپس نہین لے سکتا (۵)۔

شخص جو واپس کرے یا اُسکا قایم مقام۔	شخص جو واپس کرے وہ پابند ہے کہ تمام واپس کرے جس پر اُس کا کوئی حق نہین ہے وہ دوسرے شخص کا استحقاق بیان نہین کر سکتا (۶)

وہ پابند ہے کہ وہ تمام کچھ ادا کرے جو اس کے قبضہ مین ہے اگر جائداد اجرا ڈگری مین نیلام ہو جاوے اور قرضخواہ خود خریدے اور ڈگری بعد ازان منسوخ ہو جائے تو وہ پابند اُسکی واپسی کا ہے نہ محض زر ثمن کا (۷) اگرچہ وہ اپنے زر ثمن کیواسطے نالش کر سکتا ہے (۸) لیکن جبکہ جائداد جسکا ایک فریق واپس پانیکا مستحق ہے بعد ڈگری کے منتقل کیجائے تو وہ فریق منتقل الیہ کا نام زیر دفعہ ۳۲ مسل مین داخل نہین کرا سکتا اور سرسری طور پر اپنا استحقاق نافذ نہین کرا سکتا (۹)۔

مطابق اُن قواعد کے جو اجرائے ڈگری نالشات کے واسطے ہے۔ | اسکے یہ معنی ہین کہ درخواست واپسی عدالت مجاز مین حسب مراد دفعہ ۱۶۹۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع کے دیجائے۔ (۱۰)

(۱) لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۳ صفحہ ۴۶۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱ (۳) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) ״ ״ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۷۴ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸۲ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۳۲ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۰۶ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۶ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ (۱۰) ״ ״ الہ آباد ״ ۸ ״ ۵۴۵

(۴۲) بیالیسوان باب

دفعات باب ہذا و باب ۴۱ جو سماعت اپیلات سے متعلق ہین صرف وہ اختیارات دیتے ہین جو عدالت اپیل اپنی مقدمہ کیوقت بغرض غور شہادت معرفت اُس عدالت کے جسکے حکم کی نارضی سے اپیل ہوا عمل مین لا سکتی ہے (۱)

اپیل بنارضی ڈگری عدالت اپیل کے

اپیل ثانی بحضور ہائی کورٹ

اپیل ثانی کی وجوہات۔

دفعہ ۵۸۴ - بجز[۲] اوس صورت کے کہ مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون مین دوسری نہج کا حکم ہو تمام ڈگریان جو بصیغہ اپیل کسی عدالت ماتحت ہائیکورٹ سے صادر ہون اُنکا اپیل عدالت العالیہ ہائی کورٹ مین وجوہ مندرجہ ذیل سے کسی وجہ پر ہو سکتا ہے یعنی:۔

(الف) یہ کہ فیصلہ برخلاف کسی قانون مصرحہ یا ایسے رواج کے ہے جو بحکم قانون کار کہتا ہے

(ب) یہ کہ فیصلہ مین تصفیہ فلان ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو بحکم قانون کار کہتا ہے نہین ہوا۔

سلہ۔ باب ۴۲ اجمیر اور میرواڑا مین منسوخ کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب اجمیر کی عدالتون کے ریگولیشن سنہ ۱۸۷۷ء نمبر ۱ معدودہ سنہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲ اور ضمیمہ چھپا مجموعہ قوانین اجمیر مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ء کے صفحہ ۴۷ مین اور ماقبل کی دفعہ ۳۰۔

سلہ۔ جزائر انڈمن و نکوبر مین دفعہ ۵۸۴ کے عوض عبارت مرقومہ الذیل قایم کی جائے: "بجز اُس صورت کے کہ مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون مین دوسری نہج کا حکم ہو تمام ڈگریان جو بصیغہ اپیل کسی عدالت ماتحت ہائی کورٹ سے مشتہر یا نرمیم فیصلہ عدالت مرافعہ ابتدائی کے کسی ایسے امر مین صادر ہون جو حقیقت حال مقدمہ کی دریافت کیلئے ضروری ہے اُنکا اپیل عدالت العالیہ ہائی کورٹ مین دائر ہو گا۔ اگر اُس عدالت ہائی کورٹ کو وجہ اپیل اور عدالتہاے ماتحت کی تجویزون کی نقلون کے ملاحظہ سے یہ معلوم ہو کہ عین انصاف کی لحاظ سے مقدمہ پر غور و تامل مزید کرنا ضروری ہے" ملاحظہ طلب جزائر انڈمن و نکوبر کے ریگولیشن سنہ ۱۸۸۲ء نمبر ۱ معدودہ سنہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۲ چھپا گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۲ء کو حصہ ۱ کو صفحہ ۱۵ مین

(۱) [illegible]

(ج) یہ کہ عظیم غلطی یا سقم ضابطہ محکومہ مجموعہ ہذا یا مصرحہ کسی اور قانون کا واقع ہوا جسکے سبب سے بحسب امکان غلطی یا سقم مقدمہ کے فیصلہ ویا ادی مین پیدا ہوا ہے۔

[کسی ایسی ڈگری[1] صیغہ اپیل کی ناراضی سے جو یکطرفہ صادر ہوئی ہو اپیل تحت دفعہ ہذا دائر ہوسکیگا۔]

بجز اس صورت کے | ڈگری زیر دفعہ ۹۴۔ ایکٹ حصول اراضی (۱) اور فیصلہ عدالت خفیفہ زیر دفعہ ۱۰۔ ایکٹ خفیفہ مدراس ۱۸۷۳ع کی ناراضی سے (۲) اپیل خاص ہوسکتا ہے۔ دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۷۵ ✤

نالشات لگان | دیکھو ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ع و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۸۶ و جلد ۶ صفحہ ۵۹۶ و جلد ۱۲ صفحہ ۸۶ و جلد ۵ صفحہ ۲۳۱ و جلد ۴ صفحہ ۱۳۸ و جلد ۷ صفحہ ۳۲۶ و جلد ۷ صفحہ ۵۰۸ جس کے رو سے فیصلجات مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۴۲ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۸ غلط طور سے فیصل شدہ قرار دیئے گئے ہین ✤

اختیارات | اپیل دوم مین جج اس امر کے غور کرنیکا مستحق ہے کہ آیا کوئی وجہ منجملہ وجوہ متذکرہ دفعہ ہذا درحقیقت موجود ہین اور مقدمہ پیش آمدہ پر اطلاق کرسکتا ہے (۳) عدالت ہائے کا اختیار سماعت بصیغہ اپیل خاص ایسے امور قانونی کے تصفیہ تک محدود ہے جو برطبق اپیل خاص پیدا ہون یعنی اپیل دوم مین چنانچہ اپیل دوم مین عدالت اپیل عموماً واقعات مین مداخلت نہین کرسکتی۔ اور نہ ایسی بحث کرنیکی اجازت دیسکتی ہے (۴) بروئے دفعہ ہذا برطبق اپیل دوم ہائیکورٹ کو واقعات پر فیصلہ کرنیسے منع کیا گیا ہے (۵) گو فریقین خواستہ ہون (۶) اور نہ کسی واقعہ کو شہادت سے اخذ کرکے مقدمہ مین داخل کرسکتی ہے (۷) اور نہ ایسا قاعدہ بناسکتی ہے جس سے وزن شہادت یا گواہ کا کیا جاوے (۸) پریوی کونسل مین یہ قاعدہ جاری ہے کہ امور واقعاتی ہین جو دو عدالتین ماتحت نے بالاتفاق

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۶۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۷ (۴) سورنر انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۸ (۶) مارشل رپورٹ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۱ (۷) بمبئی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۶۱ ✤

[1] دفعہ ۵۸۴ کا اخیر فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۵۴ کے ذریعہ سے الحاق کیا گیا ✤

طے کیا ہو سوائے صورت خاص کے دست اندازی نہ کریگی یہی قاعدہ جاری ہے (۱) چیف کورٹ پنجاب میں اپیل کی ڈگری سے جو اپیل ہوا اُسمین واقعات پر بحث ہو سکتی ہے (۲) لیکن نتایج کا معقول ہونا ایک قانونی امر ہے جسپر عدالت اپیل ثانی بحث کر سکتی ہے (۳) جبکہ تجویز عدالت کی تائید شہادت سے نہ ہو تو یہ ایک غلطی عظیم ضابطہ ہے اور اپیل دوم کیواسطے ایک کافی بنیاد حسب منشا ہے (۴) اور اگر تجویزات عدالت ماتحت انفصال مقدمہ کیلئے غیر ضروری ہوں تو عدالت اپیل اُنکو مسل سے خارج کر سکتی ہے (۵) جبکہ بعد لینے اظہار چند گواہان کے عدالت نے باقی گواہان کے اظہار نہیں لئے اور ڈگری بحق مدعی دی اپیل پر ڈگری منسوخ ہوئی مگر عدالت اپیل کو اطلاع نہیں دیگئی کہ باقی گواہان بھی باقی ہیں جنکے اظہار نہیں ہوئے۔ تجویز ہوئی کہ اس عذر پر اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۶) ٭

میعاد | دیکھو مد ۱۵۶ و ۱۵۷ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع اپیل خاص میں ہائیکورٹ اس امر کو ملاحظہ کر سکتی ہے کہ عدالت اول میں اپیل بعد میعاد کے داخل ہوا تہا (۷) جبکہ جج ضلع نے بعد تحقیقات واجب کے اپیل کے منظور کرنیسے جو بعد میعاد محکومہ قانون حد سماعت کے پیش کیا گیا ہو انکار کیا ہو تو عدالت ہائیکورٹ اسکے حکم میں دست اندازی نہ کریگی (۸) لیکن جب اپیل زائد المیعاد قرار دیکر خارج کیا گیا ہو اور عدالت ماتحت نے یہ قرار دیا ہو کہ کوئی کافی وجہ اوسکے بین المیعاد رجوع کرنیکی موجود نہ تھی تو ہائیکورٹ برطبق اپیل دوم صرف اُس صورت میں دست اندازی کر سکتا ہے اگر فیصلہ مذکور خلاف قانون ہو یعنے اگر عدالت ماتحت نے اپنے اختیار تمیزی کا استعمال متلون مزاجی یا بے پرواہی سے یا بغیر موجود ہونے کسی مناسب جائز سور دبنا ئید فیصلہ خود کے کیا ہو (۹) ٭

جج واحد | حکم جج واحد در بارہ منظوری اپیل بعد میعاد ڈویژن کورٹ میں قابل غور ہے اگر معلوم ہو کہ غلط اور نامناسب ہے تو منسوخ ہو سکتا ہے (۱۰) اگر اپیل یکطرفہ منظور کیا جاوے تو رسپانڈنٹ ہر وقت عذر میعاد کا اُٹھا سکتا ہے (۱۱) ٭

کون اپیل کر سکتا ہے اور کون نہیں کر سکتا۔ | وہ شخص جسکا نالش میں کوئی حق نہیں ہے اپیل خاص نہیں کر سکتا ایک ہندو بیوہ اور اسکے لڑکے نے ایک جائداد میں بطور اپنی خاص

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۳ (۴) انڈین لا رپورٹ ؍؍ ؍؍ ۴ صفحہ ۸۷۵ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۴ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۶ (۷) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۷ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۴ و الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۵ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۱ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۷ ٭

ملکیت کے اپنا حق قایم کرنے کے واسطے نالش کی اور دونو عدالتوں نے تجویز کیا کہ وہ مشترکہ ہے خالص ملکیت نہیں ہے۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ لڑکے کو اس سے کچھ اثر نہیں پہنچا وہ اپیل دوم نہیں کرسکتا (۱) ایک نالش لگان برخلاف (الف) ہوئی اُسنے جواب دیا کہ وہ (ب) کو منتقل کرچکا ہے اور وہ ایک فریق بنایا گیا اپیل مین (الف) پر ڈگری ہوئی اور (ب) بری ہوا۔ تجویز ہوئی کہ (ب) اپیل نہیں کرسکتا (۲) ایک مدعاعلیہ برخلاف دوسرے مدعاعلیہ کے اپیل نہیں کرسکتا۔ (۳) دیکھو دفعہ ۵۴۱ +

نابالغ ایک نالش نابالغ کی طرف سے بذریعہ اُسکے رفیق رجوع ہوئی اور ڈگری ہوئی۔ مدعاعلیہ نے اپیل کیا اور تنہا رفیق کو رسپانڈنٹ بنایا۔ ڈگری ترمیم ہوئی اور رفیق نے اپیل دوم کیا مدعاعلیہ نے عذر کیا کہ رفیق اپیل نہیں کرسکتا ہے۔ تجویز ہوئی کہ عدالت یہ عذر اس فریق کیطرف سے کہ جس کے قصور سے یہ غلطی واقع ہوئی سماعت نہیں کریگی (۴) +

ڈگری دیکھو دفعہ ۵۴۰۔ ایکٹ ہذا بموجب مجموعہ ہذا اپیل صرف ڈگری کا ہوسکتا ہے (۵) +

اپیل غلطی کی بنا پر غلطی قانون کی ہونی چاہیے نہ غلطی واقعات کی (۶) چنانچہ جہانکہ عدالت اپیل ماتحت نے ایک نتیجہ بربنا غلط تعبیر قانون کے اخذ کیا ہو تو اپیل دوم ہوسکتا ہے (۷) اگر عدالت اپیل عام وجوہ پر جن سے کسی خاص گواہ کے اعتبار مین نقص نہ آتا ہو گواہون کی شہادت کو غیر معتبر قرار دے تو اپیل ہوسکتا ہے (۸) مثلاً کسی گواہ کو اس وجہ پر نامعتبر قرار دینا کہ نائب پٹواری ہے (۹) یا داخل کرنا دستاویز غیر رجسٹری شدہ کا (۱۰) یا کسی ایسی دستاویز کا شہادت مین قبول کرنا اور اُسپر فیصلہ صادر کرنا جو عرضی دعوے کے ساتھ داخل ہوئی ہو لیکن ثابت نہ کیگئی ہو اور نہ دستاویز منقولہ کی فہرست مین درج ہو (۱۱) یا شرائط دستاویز سے مناسب نتیجہ نہ اخذ کرنا (۱۲) یا اس خیال پر فیصلہ کرنا کہ کوئی شہادت داخل نہیں ہوئی جبکہ وہ شہادت مسل مین موجود ہو (۱۳) یا بلا شہادت کسی قیاس کا قایم کرنا یا شہادت کی غلط توضیح کرنی۔ (۱۴) یا واقعات مین بہت سی غلطی کا کرنا (۱۵) یا یکطرفہ

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۳۶ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۱۹ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ و جلد ۴ صفحہ ۱۴۰ و جلد ۵ صفحہ ۲۵۶ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۲۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ و پنجاب کارڈ دیوانی نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۶ع و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۷۹ع (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۵۱ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۰۳۸۹ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۴۶ (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۵۔ (۱۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۹ (۱۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۳ +

شہادت کا معائنہ کرنا (۱) یا بعد سماعت یکطرفہ اپیل کے ڈگری عدالت اول بپاداش ریسپانڈنٹ کی عدم موجودگی
مین منسوخ کرنا درحالیکہ اسپر نوٹس کی تعمیل باضابطہ نہ کی گئی تھی (۲) یا اگر مقدمہ مین کمیشن مقرر کیا گیا ہے
تو قبل از وصولی رپورٹ اہلکمیشن کے مقدمہ کی سماعت اور تجویز کرنا (۳) از روے مجموعہ ضابطہ
دیوانی کے بجز وجوہ مصرحہ دفعہ ۵۸۴ - اپیل دوم نہین ہوسکتا کوئی اختیار سماعت اپیل دوم کا بربناء
غلط تجویز امر واقعہ کے گو وہ غلطی کیسی ہی فاش یا غیر قابل معافی کیون نہو نہین ہوسکتا جس حالت مین کہ
ضابطہ مین کوئی غلطی یا نقص نہ ہو تجویز عدالت اپیل اول نسبت امر واقعہ کے مختتم ہے بشرطیکہ عدالت
موصوف کے روبرو شہادت مناسب قابل لحاظ عدالت موصوف بتائید تجویز مذکور موجود ہو (۴) فیصلہ
مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۹۶ منسوخ کئے گئے ۔

اپیل سقم ضابطہ پر حکم دوبارہ سماعت مقدمہ کا جو بعد میعاد صادر ہوا ہو اپیل دوم مین منسوخ ہوسکتا ہے
(۵) مدعی کے استحقاق کی اس وجہ پر تحقیقات نہ کرنا کہ وہ ایسا فریق تھا جس کے ذریعہ سے مدعی
نے دعوے کیا تھا (۶) یا بغیر قرار داد امور تنقیح طلب کے مقدمہ کا فیصلہ کرنا (۷) یا بوجہ اس حال کے
کہ فریقین نے امر متنازعہ سے واقف ہو کر مقدمہ مین پیروی کی ہو (۸) یا بلا وجہ کافی اجراء کمیشن
سے انکار کرنا (۹) یا کمیشن کا مقرر کیا جانا لیکن قبل از وصولی رپورٹ اہلکمیشن کے مقدمہ کی سماعت
اور تجویز کرنا (۱۰) یا جبکہ مدعی کو عدالت اپیل اول مین عرضی دعوے دخلیابی تبدیل کرنیکی اجازت دیگئی (۱۱)
یا انکار کرنا خرچہ مدعاعلیہ سے جسکو وہ دونون عدالتون مین عذر اختیار سماعت کی بابت کامیاب
ہوا ہو (۱۲) ان سب صورتون مین اپیل دوم ہوسکتا ہے ۔

اپیل نہین ہوسکتا جب عدالت نے وہ اختیارات جو اسکی مرضی پر چھوڑے گئے ہین قانوناً عمل مین
لائے ہون (۱۳) یا صرف یہ امر عدالت نے وجوہ فیصلہ حسب ضابطہ نہین لکھے ہے (۱۴) لیکن دیکھو
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۰ یا نہ وقعت شہادت کی وجوہ بیان لکھے (۱۵) یا نہ وقعت

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۱۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ
۴۲۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۷۰۴ و جلد ۷ صفحہ ۲۹۱ و جلد ۱۹ صفحہ ۴۹۶ و جلد ۲
صفحہ ۳۰۹ و جلد ۶ صفحہ ۲۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ (۶) مارشل رپورٹ صفحہ ۶۰ (۷) مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۶ و
ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱ (۸) مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۵۸۳ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۲ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۶ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ (۱۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶
صفحہ ۱۳۷ (۱۴) انڈین جیورسٹ قدیم صفحہ ۱۰۲ (۱۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۶ ۔

شہادت پر (۱) یا نہ اس تحریر عدالت پر کہ معقول و کافی وجہ کسی کارروائی کی تھی (۲) یا نیک نیتی (۳) یا کسی گواہ کے بیان پر بدین وجہ نہ یقین کرنے سے کہ اسکو تعلق ہے (۴) یا صحت دستاویز کی تجویز پر (۵) یا تعداد ہرجہ مجوزہ دعوی استغاثہ بیجا پر (۶) یا احتمال بیجا دفعہ ۳۳۲ (۷) یا جبکہ اپیل اول نہ ہو سکتا ہو (۸) مگر اپیل اول بعد سماعت واقعات ڈسمس ہوا ہو (۹) عدالت نے دستاویز ناکافی سٹامپ کو قبول کیا ہو (۱۰) اپیل دوم بنا راضی حکم ڈسمسی اپیل حسب دفعہ ۵۲۹ جو بنا راضی حکم مشعر منظوری درخواست تجویز ثانی کے ہو نہیں سکتا (۱۱) اور نہ بنا راضی حکم ڈسمسی اپیل پر وجہ عدم پیروی زیر دفعہ ۵۵۶ کے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۵ و ۲۰۷ و نمبر ۹ ۱۸۸۳ع و نمبر ۱۱۳ ۱۸۷۹ع پنجاب ریکارڈ لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۳-

ابتدائی ڈگریون کے اپیل | دفعہ ۵۸۴ -۳۹ باستثناء اوسکے کہ کسی ایسا ایکٹ نافذ الوقت کی

رو سے اور طرح پر حکم ہوا ہو اون عدالتون کی ڈگریون کی ناراضی سے اپیل جو اختیار بصیغہ مرافعہ اولی عمل مین لاتی ہین حسب ذیل رجوع ہون گے یعنی:-

(الف) منصف کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل۔ ایسے کسی مطالبہ خفیفہ مین جسکی مالیت پانسو روپے سے زیادہ نہو۔ یا ایسی کسی متفرق نالش مین جسکی مالیت ایک سو روپے سے زیادہ نہو۔ جج ضلع کے حضور رجوع ہوگا۔ اور

(ب) کسی ایسی نالش ابتدائی مین جسکی مالیت پانچ ہزار روپے سے زیادہ ہو سبارڈینیٹ جج یا جج ضلع کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل۔ یا کسی نالش ابتدائی مین کسی عدالت قسمت کی ڈگری کی ناراضی سے اپیل۔ عدالت چیف کورٹ مین رجوع ہوگا۔ اور

(ج) کسی ایسی ڈگری کی ناراضی سے اپیل جو کسی منصف یا سبارڈینیٹ جج یا جج ضلع نے کسی نالش ابتدائی مین صادر کی ہو اور جسکی نسبت اوپر کوئی حکم نہ لکھا گیا ہو۔ عدالت قسمت مین رجوع ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت چیف کورٹ کو لوکل گورنمنٹ کی منظوری پیشتر حاصل کر کے اختیار

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۳۱ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۶۳-

(۴) ؍؍ ؍؍ ۶ ؍؍ ۲۹۲ (۵) ؍؍ ؍؍ ۸ ؍؍ ۵۶ (۶) ؍؍ ؍؍ ۱۰ ؍؍ ۱۶۳-

(۷) ؍؍ ؍؍ ۲۲ ؍؍ ۲۸۸ (۸) ؍؍ ؍؍ ۱۹ ؍؍ ۲۴۷ (۹) ؍؍ متفرق نمبر ۴۶ (۱۰)

انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۲ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۳-۳۰-

۱ یہ شرط عدالتہائی ... ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۸۴ع دفعہ ... ذریعہ ... بڑھائی گئی

ہوگا کہ بذریعہ اشتہار منطبع سرکاری گزٹ مقامی کے یہ ہدایت کرے کہ اُن جملہ ڈگریان یا اُن مین سے بعض ڈگریون کی ناراضی سے جو نالش ابتدائی مین کسی منصف یا سبارڈنیٹ جج نے صادر کی ہون جو اپیل ضمن (ج) کی رو سے عدالت قسمت مین دایر ہے ہون وہ ایسے ڈسٹرکٹ جج کو دیرو پیش ہون جسکا اشتہار مذکور مین ذکر ہے اور تب وہ اپیل مطابق اوسکے پیش ہون گے اور ویسے تمام اپیلون کی غرضون کیلئے جو اوس طرح پر پیش ہون ویسے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت۔ عدالت قسمت متصور ہوگی +

عدالتہاے قسمت کی ڈگریات صیغہ اپیل سے اپیل۔

دفعہ ۵۸۴[ا]۔ ہر کسی عدالت قسمت کی ڈگری مرافعہ اپیل کی ناراضی سے اپیل مزید بحج کی لکھی ہوئی صورتون مین سے کسی صورت مین کسی ایسی وجہ پر جو ایک وجہ معقول اپیل کی ہوتی اگر ڈگری نالش ابتدائی مین صادر ہوئی ہوتی۔ عدالت چیف کورٹ مین رجوع ہوگا۔ یعنی:۔

(الف) کسی نالش مطالبہ خفیفہ مین یا کسی نالش مین جو قسمون کے ذیل مین نہین ہے۔

(۱) اگر مالیت نالش کی ایک ہزار روپیہ یا اُس سے زیادہ ہو یا ڈگری مین ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوی یا بحث صریح طور پر لازم آئے اور عدالت قسمت کی ڈگری سے خرچہ کے سوا اور امر کی نسبت عدالت ماتحت کی ڈگری کی ترمیم یا تنسیخ ہوتی ہو۔ یا

(۲) اگر مالیت نالش کی دو ہزار پانسو روپیہ یا اوس سے زیادہ ہو یا ڈگری مین ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوے یا بحث صریح طور پر لازم آئے۔

(ب) کسی نالش زمین مین۔

(۱) اگر مالیت نالش کی دو سو پچاس روپیہ یا اُس سے زیادہ ہو یا ڈگری مین ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوی یا بحث صریح طور پر لازم آئے اور عدالت قسمت کی ڈگری سے خرچہ کے سوا اور امر کی نسبت عدالت ماتحت کی ڈگری کی ترمیم یا تنسیخ ہوتی ہو۔ یا

(۲) اگر مالیت نالش کی ایک ہزار روپیہ یا اوس سے زیادہ ہو یا ڈگری مین ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوے یا بحث صریح طور پر لازم آئے۔

(۲) احکام مندرجہ باب ۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی جیسی کہ اوسکی بذریعہ ایکٹ ہذا کے ترمیم ہوئی ہے جہانتک ممکن ہو اپیلہاے مزید تحت دفعہ ہذا سے اور ویسے اپیلون مین جو ڈگریان صادر ہون اُن کے اجراء سے متعلق ہونگے +

[ا] عدالتہای پنجاب کو ایکٹ نمبر ۸ ۱۸۸۸ء کی جیسے کہ اوسکی عدالتہای پنجاب کے ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۸۸ء کے زیر دفعہ ۳ ترمیم ہوئی

جج ضلع کی ڈگری بصیغہ اپیل کی ناراضی سے اپیل ثانی بحضور ہائیکورٹ مطابق احکام باب ۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہوگا (دفعہ ۱۸۲۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۲ء ممالک مغربی و شمالی)۔ کمشنر کی کسی ایسی ڈگری کے خلاف جو کسی ایسے مقدمہ میں صادر کیگئی ہو جسمیں مشارالیہ نے اُس ڈگری کو جسکے خلاف اپیل ہوا ہو سوائے بہ تعلق خرچہ کے اور طرح پر منسوخ یا ترمیم کر دیا ہو اپیل ثانی بحضور بورڈ بربنا کسی وجہ منجملہ وجوہ مندرجہ دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائر ہوگا (دفعہ ۱۸۱۔ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی)۔

عذر جو اول مرتبہ اپیل دوم میں اُٹھایا جائے	فریقین مقدمہ کو اپیل دوم میں یہ اجازت نہیں ہو سکتی

کہ وہ اپیل دوم میں نیا مقدمہ قایم کریں۔(۱) مثلاً بہت سے خاص حالات کے (۲) عذر امر تجویز شدہ (۳) عدم رجسٹری (۴) عدم قابلیت نالش کرنے کی (۵) عدم بنا مخاصمت (۶) اور کوئی اعتراض قانونی جو مدعی کی نالش کو ختم کر دے (۷) مثلاً اختیار سماعت (۸) دیکھو دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۸ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵۔ وہ وجوہ جو موجبات اپیل میں درج نہ ہوں اپیل دوم میں سماعت نہیں ہو سکتی (۹) تبدیل نوعیت نالش اپیلانٹ مجاز نہیں ہے کہ کل نوعیت اپنی جوابدہی کو آخر وقت پر تبدیل کر دے اور عدالت اپیل میں ایسا عذر پیش کرے جس سے اُس نے صراحتاً اور قریباً عدالت ماتحت میں انکار کیا تھا (۱۰) نہ نیا مقدمہ ظاہر کر سکتا ہے (۱۱) نہ اپیل خاص میں نوعیت نالش تبدیل کر سکتا ہے (۱۲) مثلاً بجائے نالش بطور بینامی کے دعوی ادائے معاوضہ کا۔ (۱۳) یا بجائے موروثی کے دعوی حق دخیلکاری کا (۱۴) یا بجائے جائداد خود پیدا کردہ کے دعوے حصہ جائداد مشترکہ کا (۱۵) بجائے دعوی وراثت (الف) کے دعوی وراثت (ب) کا (۱۶) دعوے اس وجہ پر کہ جائداد ہندو بانیے واسطے اغراض خلاف تہذیب کے منتقل کی ہے بجائے جائداد مشترکہ کے بموجب متاکشرا کے (۱۷) دعوے بربنا دین مہر کا بجائے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۲۸ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۳۹ سنہ ۱۸۸۳ء (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ (۵) آگرہ فل بنچ جلد ۱ صفحہ ۱۴۶ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۷۴ (۷) " مدراس جلد ۹ صفحہ ۷۶ (۸) بمبئی لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵۴ و " " الہ آباد " ۱۳ " ۵۸۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ " مدراس " ۱۳ " ۲۷۳ (۹) " کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۵ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۲۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۹۳ (۱۲) " " بمبئی " ۶ " ۱۰۷ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۹۰ء (۱۳) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۰۳ (۱۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ (۱۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۹۷ (۱۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ (۱۷) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۔

دعوئے وراثت (۱) دعوئی دخل جائیداد باثبات حق ملکیت کے بجائے دعوئی حق گرفت بابت مہر غیر مودی (۲) نہ بجز خاص حالات کے دعوئی قائمی حق کی بجائے دعوئی قبضہ کا (۳) نہ دعوئی قبضہ کی بجائے جو ایک استحقاق مخصوص پر بیان کیا جاوے دعوئی قبضہ بربنا ر قبضہ دوازدہ سالہ (۴) نہ دعوئے قبضہ حق دخیلکاری کا (۵) لیکن جو نالش بید خلی کی ہو وہ نالش فک الرہن میں تبدیل ہوسکتی ہے (۶) اور جہانکہ ایک نالش مین تنازعہ یہ تہا کہ (الف) نے (ب) سے جائیداد خریدی ہے تو (ب) کے استحقاق کی نسبت بحث کرنیکی اپیل خاص مین اجازت نہین دیگیی (۷) اور یاس عام اصول پر تجویز ہوا تہا کہ مقدمہ عدالت اپیل مین ایسی وجوہ پر تجویز نہین ہوسکتا جو عدالت ماتحت مین بیان نہین کی گئین (۸) اور جبکہ عدالت ابتدائی نے ایک فریق کے گواہون کا اس وجہ پر اظہار نہ لیا کہ عدالت بغیر انکی شہادت کی مطمین ہوگئی تہی اور اس فریق نے عدالت اپیل مین اعتراض نہ کیا تو اپیل دوم مین بہی عذر نہین کرسکتا (۹) مدعی کے اختیار نالش بطور ایجنٹ (۱۰) یا بطور رفیق (۱۱) یا بطور حصہ دار (۱۲) کی نسبت بہی اعتراض نہین ہوسکتا۔ جواز اطلاعنامہ بید خلی کی نسبت اپیل دوم مین اعتراض ہوسکتا ہے (۱۳)۔

عملدرآمد جب مقدمہ واسطے تجویز واقعاتی کے واپس کیا جائے تو میعاد سماعت کی بحث عدالت ماتحت مین نہین ہوسکتی (۱۴) جب کسی خاص امر تنقیح طلب کے واسطے مقدمہ واپس کیا جائے تو کل مقدمہ کی از سر نو تحقیقات نہین ہوسکتی ہے (۱۵) ایک مقدمہ کو عدالت ابتدائی نے بہ تجویز عارض ہونے میعاد سماعت کے ڈسمس کیا اور یہ فیصلہ عدالت اپیل اول سے منسوخ ہوکر واسطے تجویز واقعاتی کے مقدمہ واپس ہوا عدالت ابتدائی نے مقدمہ کو ڈگری کیا مگر عدالت اپیل نے ڈسمس کیا اپیل دوم مین مدعاعلیہ بذریعہ اپیل بالمقابل عذر میعاد کو پیش کراسکتا ہے (۱۶) دیکہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹۳۔ تجویز عدالت ماتحت کی اپیل دوم مین عام طور سے بحال رہنے سے یہ سمجہا جاتا ہے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۳ (۲) پنجاب رکارڈ دیوانی نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۹۰ع (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۶۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۵ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۴۶۔ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴۶ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۲ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۳ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۶ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۲ (۱۱) الہ آباد رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۹ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۶ (۱۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۴۶ (۱۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ (۱۵) مارشل رپورٹ صفحہ ۶۰۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۸۰ (۱۶) بنگال لارپورٹ فل بینچ صفحہ ۴۲۹۔

کہ جو عذرات اپیلانٹ نے نسبت فیصلہ عدالت ماتحت کئے تھے وہ نامنظور ہوئے ایسی بحالی سے یہ لازم نہین آتا کہ جو امور قانونی یا واقفاتی عدالت ماتحت نے ضمناً تجویز کئے تھے وہ بھی بحال رہے (۱) جہانکہ عدالت ماتحت نے عذر میعاد خلاف مدعاعلیہ تجویز کیا لیکن دیگر امور تنقیح طلب حسب مراد مدعاعلیہ تجویز کئے مدعی کے اپیل پر عدالت ہائیکورٹ سے بلا تجویز بحث میعاد سماعت کے مقدمہ واپس ہوا اور بعدہ ہائیکورٹ مین عدالت ابتدائی سے واپس آنے پر یہ تجویز ہوئی کہ عدالت بحث میعاد کی تجویز کر سکتی ہے (۲) +

غلطی جج — اکثر مقدمات مین بعض حاکمان دیوانی اپنی محنت بچانیکے واسطے گواہون کا اظہار نہین لیتے اور اگر کوئی درخواست بھی گذرتی ہے تو واپس کر دیتے ہین جس سے عدالت اپیل مین نہایت دشواری پیش آتی ہے ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین تجویز کیا کہ معمولی طریق یہ ہے کہ وکلا تحریری درخواست واسطے اظہار گواہان کے پیش کرین اور اگر وہ ایسا نہ کرین تو یہ کافی نہین ہے کہ بیان حلفی اس امر کی نسبت داخل کیا جائے کہ زبانی درخواست واسطے اظہار گواہان کے کیگئی تھی اور وہ منظور نہین کی گئی (۳) لفظ "فلان قانون" مندرجہ ضمن (الف) دفعہ ہذا سے مراد وہ قانون ہے جو یا دداشت یا وجوہ اپیل مین درج کیا گیا ہو (۴) +

دفعہ ۵۸۵ — کوئی اپیل ثانی بجز اُن وجوہ کے جو کہ دفعہ ۵۸۴ مین مذکور ہوئین کسی اور وجہ کی بنا پر رجوع نہ ہوگا۔

اپیل ثانی کسی اور وجہ کی بنا پر۔

وہ وجوہات جن پر کہ اپیل دوم ہائی کورٹ مین ہو سکتا ہے دفعہ ۵۸۴ مین بیان کیگئی ہین اور دفعہ ہذا مین یہ حکم ہے کہ کوئی اپیل دوم نہو سکیگا الا اُن وجوہات پر جن کا کہ ذکر دفعہ ۵۸۴ مین کیا گیا ہے لہذا احکام دفعات ۵۸۴ و ۵۸۵ کی درست طور پر تعمیل کیجانی چاہئے (۵) دیکھو شرح دفعہ ۵۸۴ (۲۸) مجموعہ

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۹ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۱۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۹ (۴) مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۳۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۔

لہ کورگ مین دفعہ ۵۸۵ مین یہ شرط بڑہائی جائے "مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسی صورت مین کہ جب عدالت کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر کا وہ فیصلہ جو اپیل مین صادر ہو عدالت مرافعہ ابتدائی کی ڈگری یا حکم کو منسوخ یا ترمیم کرے اور فیصلہ مذکور کسی قانون نافذالوقت کی رو سے قطعی نہ قرار دیا جائے تو عدالت جوڈیشل کمشنر اپیل ثانی منظور کر سکیگی۔ اگر وجوہات اپیل اور نقول تجاویز عدالتہائے ماتحت کے ملاحظہ سے عدالت مذکور کی یہ رائے ہو کہ عین انصاف کے لحاظ سے مقدمہ پر غور و تامل مزید کرنا ضروری ہے"۔ ملاحظہ طلب کورگ کی عدالتون کے ریگولیشن ۱۸۸۱ء نمبر ۲ مصدرہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱۳ (الف) چھپا مجموعہ قوانین ... صفحہ ...

ہند اور انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۵ ۸۲ و دفعہ ۱۸۱ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ع نگان ممالک مغربی و شمالی واودھ ٭

بعض نالشون مین کوئی اپیل ثانی نہین ہے۔

دفعہ ۵۸۶ [1] - کسی نالش از قسم قابل سماعت عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ مین اپیل ثانی نہوگا جب تعداد یا مالیت شئی متنازعہ کی جسکی بابت اصل نالش رجوع ہوئی ہو پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہو۔

جبکہ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ع جاری تہا تو اُس امر کے قرار دینے مین کہ کونسا مقدمہ عدالت مطالبہ خفیفہ کے قابل سماعت ہے اور کونسا نہین ہے عدالتون کو بہت دقت ہوا کرتی تہی اب جب سے ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۷ع جاری ہوا اُسکے آخر مین ایک ضمیمہ لگا دیا گیا ہے کہ یہ مقدمات قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ نہین ہین باقی سب مقدمات قابل سماعت عدالت خفیفہ ہین جس سے فیصلہ جات سابقہ کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے۔ بغرض اس امر کے کہ آیا زیر دفعہ ہذا اپیل دوم ہو سکتا ہے یا نہین یہ دیکھنا چاہیے کہ نالش کسی نمونہ مین مرتب کی گئی ہے نہ کہ یہ کہ کس نمونہ مین مرتب کیجانی چاہئے تہی (۱) فیصلہ جات جو سابق قانون پر مبنی تہے صرف اونکا پتہ لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے دیکھو انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۹ و جلد ۸ صفحہ ۲۸۷ و صفحہ ۲۸۹ و جلد ۵ صفحہ ۴۰۰ و جلد ۶ صفحہ ۱۲۸ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۰ و انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۰ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۴۰ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۸ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۹ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۳۱ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۰ و جلد ۷ صفحہ ۸۹۶ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۹ و انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰ و جلد ۵ صفحہ ۸۹ و ۲۵۸ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۹۲ و جلد ۸ صفحہ ۲۶۰ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۹۲ ۔ ٭

---

[1] کورگ مین دفعہ ۵۸۶ مین لفظ "پانچ" کی جگہہ لفظ "تین" قایم کیا جاے اور اوسی دفعہ مین یہ عبارت بڑھائی جائے "مگر شرط یہ ہو کہ عدالت جوڈیشل کمشنر ویسی نالشون مین اپیل ثانی منظور کر سکیگی جبکہ تعداد یا مالیت ایک سو روپے سے زیادہ ہو۔ اگر وجوہات اپیل اور نقول تجاویز عدالتہائی ماتحت کو ملاحظہ سے عدالت مذکورہ کی یہ راے ہو کہ عین انصاف کے لحاظ سے مقدمہ پر غور و تامل مزید کرنا ضروری ہے" ملاحظہ طلب کورگ کی عدالتون کو ریگولیشن سنہ ۱۸۸۱ع نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۸۸۱ع کی دفعہ ۱۲ (ب) چہپا مجموعہ قوانین کورگ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ع کے صفحہ ۱۳۵ مین۔

جزائر انڈمن و نکوبر مین دفعہ ۵۸۶ منسوخ ہوئی۔ ملاحظہ طلب جزائر انڈمن و نکوبر کی ریگولیشن سنہ ۱۸۸۴ع نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۸۴ع کی دفعہ ۴ چہپا گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۴ع کے حصہ کے صفحہ ۱۵ مین ٭ (۱) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۰ بصفحہ ۵۱۱۔

اپیل دوم ہوسکتا ہے | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۶۸۰ و ۴۳۷ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۴۳ -

ناشات از قسم قابل سماعت ہائے مطالبہ خفیفہ | نالش بنجانب ڈگریدار بغرض حصول اس قم کے جو بطور قیمت جائداد نیلام شدہ بعلت اجراء ڈگری بطور جائداد مدیون کے ادا کیگئی ہو (۱) اور نالش مابین مالک اراضی و مزارعہ کے واسطے دلاپانے لگان کے جو صفا سے زیادہ نہو (۲) اور نالش واصلات جہانتک امر مابہ النزاع کی مالیت مبلغ صفا سے کم ہو (۳) اور نالش واسطے دلاپانے لگان غیر کرایہ مکان کے (۴) جسکے روسے فیصلہ مندرجہ (۵) منسوخ کیا گیا ہے اور نالش واسطے موثر کرانے شرائط مچلکہ کے (۶) نالش بغرض دلاپانے آمدنی خاص اراضیات کے گو مدعاعلیہ کے جواب سے سوال استحقاق پیدا ہوتا ہو (۷) قابل سماعت عدالت ہائے مطالبات خفیفہ ہین اور اسلئے ان مین کوئی اپیل دوم نہین ہوسکتا نیز دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۸ و جلد ۵ صفحہ ۶۲۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۵۷ و جلد ۵ صفحہ ۷۰۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۷۹ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۸ جبکہ ڈگری کا اپیل نہین ہوسکتا تو اسکے اجراء کے حکم کا بھی اپیل نہین ہوسکتا (۸) +

احکام درخصوص اپیل ثانی کے | **دفعہ ۵۸۷** - احکام مندرجہ باب ۴۱ جہانتک ممکن ہو ان اپیلون سے بھی متعلق ہونگے جو اس باب کے[۱] مطابق رجوع ہون اور ان ڈگریون کے اجراء سے متعلق ہونگے جو ویسے اپیلون مین صادر ہون -

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۸۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۴۲ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۶ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۴۷ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۸ و ۵۰۰ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۹ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۲۵ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۶ - +

[۱] بنگالہ مین لگان کے بندوبست کرنیکی نسبت ہائیکورٹ کے اختیار مزید کے لئے ملاحظہ طلب بنگالہ کی اراضی رعیتی کے ایکٹ ۱۸۸۵ع (نمبر ۸ معدہ ۱۸۸۵ع) کی دفعہ ۱۰۸ (۳) -

واسطے نمونہ کتاب جسٹر ان اپیلون کے جو ڈگریات صیغہ اپیل کی ناراضی سے ہون ملاحظہ طلب باب بعد کا ضمیمہ ۳ نمبر ۱۷۷ - اور واسطے اختیار ہائیکورٹ ہائے بابت تقرر جسٹر سابق کی جو اپیل کے منظور کرنے یا نہ کرنے کی بھی ملاحظہ طلب باب بعد کی دفعہ ۵۴۴ - +

جہانتک ممکن ہو

الفاظ "جہانتک ممکن ہو" مندرجہ دفعہ ہذا کے یہ معنی ہونے چاہئیں جہانتک کہ مطابق اُن اصول کے ہو جن پر اپیلہا بنا راضی ڈگریات داخل ہوں اور اُن کا تصفیہ کیا جاوے (۱) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ و جلد ۲۲ صفحہ ۹ عدالت اپیل مجاز ہو کہ اُن اشخاص کو بطور فریق کے شامل کرے جو عدالت اول میں مدعا علیہ ہوں گو وہ بطور رسپانڈنٹان کے عدالت اپیل اول میں شامل نہ کئے گئے ہوں (۲) +

تینتالیسواں (۴۳) باب [۱]

اپیل بنا راضی احکام

وہ احکام جنکی نا راضی سے اپیل ہو سکتے ہیں۔

دفعہ ۵۸۸ ۔ جو احکام اس مجموعہ کے موافق صادر ہوں اُن میں سے نیچے لکھے ہوئے احکام کا اپیل ہو سکا اور اور کا نہ ہو گا۔

کوئی اپیل بنا راضی اس حکم کے نہیں ہو سکتا جس سے انکار دائر کرنے اپیل کا بصیغہ مفلسی ہوا ہو (۳) حکم عدالت متضمن مسمی اپیل بروئے دفعہ ۵۵۶ مجموعہ ہذا بوجہ عدم پیروی اپیلانٹ حسب منشاء دفعہ ۲ و ۵۸۸ ڈگری نہیں ہے اسوجہ سے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ فہرست احکام قابل اپیل مندرجہ دفعہ ہذا میں داخل نہیں ہے (۴) اور نہ احکام صادرہ زیر دفعہ ۳۷۳ کا (۵) حکم متضمن اس امر کے کہ کسی دیوالیہ کو آئندہ کیلئے ذمہ داری حسب دفعہ ۳۵۸ سے مخلصی

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۲ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۱ (۳) نمبر ۹۲ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۷۵ (۴) نمبر ۱۱۳ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۶۹ ۱۸۸۴ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۵ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۹ بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۹ و جلد ۴ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۶ صفحہ ۱۹ و دیکھی نوٹس ۹۳ ۱۸۸۹ء صفحہ ۲۰۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳ و جلد ۷ صفحہ ۶۱۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲ بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۲ ۔

[۱] باب ہذا امانات وکار روائیات زیر ایکٹ لگان نمبر ۲ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے متعلق ہے دیکھو دفعہ ۱۹۳ ضمن الف ایکٹ نمبر ۲ ۱۹۰۱ء

دیجاوے زیر دفعہ ہذا قابل اپیل نہین ہے لیکن بوجہ ہونے ڈگری کے قابل اپیل ہے (۱) حکم مشعر انکار التوا اجرا بدوران ایک نالش کے جو مابین ڈگریدار اور مدیون کے ہو قابل اپیل ہے (۲) ÷

(۱) احکام حسب دفعہ ۲۰ مشعر موقوف رکھنے کارروائی کے کسی نالش مین۔

(۲) احکام بموجب دفعہ ۳۲ مشعر خارج یا شامل کرنے نام کسی شخص کے مدعیان یا مدعاعلیہم کے زمرہ سے خواہ زمرہ مین۔

از روے دفعہ ۸۶۔ ایکٹ ۵ ۱۸۹۰ء کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی ان احکام سے متعلق کیا گیا ہو جو حسب ایکٹ مذکور صادر ہون لہذا حکم صاحب جج ضلع مشعر منظور کرنے کسی شخص کے بطور عذر دار حسب دفعہ ۱ ایکٹ مذکور حسب ضمن ہذا قابل اپیل ہے (۳) حکم دربارہ ایزادی نام ایک شخص بطور مدعاعلیہ کو بر طبق اپیل کے حسب دفعہ ہذا ایک قطعی حکم ہے (۴)۔

(۳) احکام حسب دفعہ ۳۶ یا دفعہ ۶۶ مشعر اسکے کہ کوئی فریق اصالتاً حاضر ہو۔

(۴) احکام بموجب دفعہ ۴۴ مشعر اضافہ کرنے بناے دعوی کے۔

(۵) احکام بموجب دفعہ ۴۷ مشعر خارج کرنے کسی بناے دعوی کے۔

(۶) احکام مشعر واپسی عرضی نالش بغرض ترمیم یا بغرض پیش کئے جانے روبرو عدالت مجاز کے۔

ضمن ہذا اُس حکم سے متعلق ہے جو عدالت ادنی سے صادر ہو نہ کہ عدالت اپیل سے (۵) لہذا حکم عدالت اپیل مشعر واپسی عرضیدعوے بغرض ترمیم یا پیش کرنے عدالت مناسب مین زیر ضمن ہذا قابل اپیل نہین ہو (۶) لیکن بعد مین پنجاب چیف کورٹ و کلکتہ و مدراس ہائیکورٹون نے اس امر پر اتفاق کیا ہو کہ حکم عدالت اپیل مشعر واپسی عرضیدعوے بغرض پیش کرنے بعدالت مناسب ایک ڈگری نہین ہے بلکہ ایسا حکم قابل اپیل زیر دفعہ ہذا ہے (۷) اور حکم مشعر واپسی عرضیدعوے بغرض ترمیم بربنا اسوجہ کے بھی کہ عرضیدعوے خلاف قواعد مندرجہ دفعہ ۵۴ مجموعہ ہذا کے مرتب کیا گیا ہے زیر ضمن ہذا قابل اپیل ہے (۸) ÷

(۱) نمبر ۱۴۳ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۴ (۴) نمبر ۱۳۰ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۸ و نمبر ۱۰۵ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۵ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۶) نمبر ۱۵ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۵۷ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ ۷۵۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۳ (۸) نمبر ۹ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

(۷) احکام بموجب دفعہ ۱۱۱ مشعر اسکے کہ ایک فریق کا قرضہ دوسرے فریق کے قرضہ مین مجرا دیا جائے یا نہ دیا جائے۔

(۸) احکام متضمن نامنظوری درخواست حسب دفعہ ۱۰۳ (بمقدمات لائق اپیل) بغرض حصول حکم منسوخی ڈسمسی نالش۔

ایسے مدیون ڈگری کو جسکی درخواست واسطے منسوخی نیلام اپنی جایداد کے حسب دفعہ ۱۰۲ ڈسمس ہوچکی ہو اور اسکی درخواست منسوخ کرانے حکم ڈسمسی کے حسب دفعہ ۱۰۳ نامنظور ہوچکی ہو حق اپیل عطا نہیں کیا گیا ہے (۱) اور کوئی اپیل بناراضی اُس حکم کے نہیں ہوسکتا جسکے روسے ایک درخواست بحالی بفہرست درخواست منسوخی نیلام زیر دفعہ ۱۱۳ خارج کردہ بروجہ عدم پیروی منظور کیگئی ہو (۲)

(۹) احکام مشعر [نامنظوری درخواست ہائے حسب دفعہ ۱۰۸ [واسطے] حکم متضمن منسوخی ڈگری یکطرفہ کے۔

(۱۰) احکام حسب دفعات ۱۱۳ و ۱۲۰ و ۱۷۶۔

(۱۱) احکام حسب دفعہ ۱۱۶ یا دفعہ ۵۴۳ مشعر نامنظوری یا ترمیم کے لئے واپس کرنے بیانات تحریری یا درخواست ہائے اجراے ڈگری کے۔

(۱۲) احکام حسب دفعات ۲۴۳ و ۵۴۳ مشعر ہدایت ضبط کرنے کسی شئے کے۔

(۱۳) احکام حسب دفعہ ۱۶۲ مشعر قرقی و نیلام جایداد منقولہ کے۔

(۱۴) احکام حسب دفعہ ۱۶۸ بابت قرقی جایداد۔ اور احکام حسب دفعہ ۱۷۰ بابت نیلام جایداد متفرقہ کے۔

اپیل بناراضی اس حکم کے پہونچتا ہے جسکی روسے باجراے ڈگری مدیون کی جایداد قرق کرنیسے انکار عمل مین آیا ہو یا جایداد اسوجہ پر قرقی سے واگذار ہوئی ہو کہ وہ واسطے گذارہ مدیون کے کافی نہین ہے (۳) حکم مشعر ڈسمسی درخواست بغرض التواے نیلام بعلت کارروائیات اجراء کے بوجہ بیرکہ مالیت کم معین کیگئی ہے قابل اپیل ہے (۴)

(۱۵) احکام حسب دفعہ ۲۶۱ متعلق اعتراض نسبت لکھنے مسودہ انتقال نامہ یا عبارات فروخت کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۱۴ (۳) نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۸۔

سلہ۔ دفعہ ۵۸۸ کے ضمن (۹) مین لفظ "واسطے" مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء نمبر ۷ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۵ (۱) کی روسے قایم کیا گیا۔

(۱۶) احکام حسب دفعہ ۲۹۴ [اور احکام تحت] دفعہ ۳۱۲ یا دفعہ ۳۱۳ مشعر بحالی یا استرداد یا انکار استرداد نیلام جائیداد غیر منقولہ کے۔

حکم شدہ بسمسی درخواست کہ مشتری نیلام اول سے اُس قدر روپیہ وصول کیا جاوے جو بعد نیلام مکرر کم ہو گیا ہے قابل اپیل ہے (۱) جو اپیل حسب ضمن ہذا ہو اُس مین خریدار کو فریق مقدمہ ضرور بنانا چاہئیے (۲) حکم جو از روے ضمن اول دفعہ ۳۱۲ کے بعد اس کے صادر ہوا ہو کہ اعتراض حسب احکام دفعہ ۳۱۱ نا منظور ہو چکا ہے از روے ضمن ہذا قابل اپیل ہے (۳) لیکن اپیل دوم نہین ہو سکتا (۴) اور بنا راضی اُس حکم کی بھی جسکے رو سے زیر دفعہ ۳۱۲ نیلام منسوخ کیا گیا ہو گو درخواست منسوخی نیلام مین فریب کا ذکر کیا گیا ہو لیکن اُسکے ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہ کی گئی ہو کوئی اپیل دوم نہین ہو سکتا (۵) اور نہ اپیل زیر دفعہ ۱۰ فرمان شاہی ہو سکتا ہے (۶) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۷ از زیر ضمن (۲۸) دفعہ ہذا۔ پنجاب چیف کورٹ کی راے ہے بعض صورتون مین احکام مصدرہ زیر ضمن ہذا کی نا راضی سے پریوی کونسل مین اپیل ہو سکتا ہے (۷) حکم مصدرہ جج ضلع مشعر استرداد نیلام بعلت اجراے یکطرفہ ڈگری لگان مالیتی کم از یکصد روپیہ کی نا راضی سے کوئی اپیل نہین ہو سکتا (۸)۔

(۱۷) احکام حسب دفعہ ۳۶۶۔ فقرہ ۲ یا دفعہ ۳۶۷ یا دفعہ ۳۵۲ یا دفعہ ۳۵۴ یا دفعہ ۳۵۷۔

حکم نسبت انکار منظور کرنے درخواست دیوالیہ قرار دیئے جانیکی حسب ضمن ہذا قابل اپیل ہے (۹) حکم زیر دفعہ ۳۵۱ (الف) جبکہ شئے مدعا بہا پانچہزار سے زاید نہو عدالت ڈویژنل کورٹ مین قابل اپیل ہے (۱۰) حکم منسوخی بصیغہ نظر ثانی اس فیصلہ کا کہ جسمین ابتدائی حکم شدہ منظوری حق سبقت اپیلانٹ ایک ایسے دیوالیہ کی جائیداد کی تقسیم مین جسکی نسبت کارروائی حسب باب ۲۰ مجموعہ ہذا کی گئی ہو ایسا حکم

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۳۴ (۲) نمبر ۸۸ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۳۳ و لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۳ (۷) نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۶ و جلد ۷ صفحہ ۴۸۴ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۸ نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۸۲ء (۱۰) نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

لہ یہ الفاظ دفعہ ۵۸۸ کے ضمن (۱۶) مین الفاظ "فقرہ اول" کی جگہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ ۱۸۸۸ء نمبر ۶ مصدرہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۵ (۲) کی رو سے قایم کئے گئے۔

ہے جو ایسی درخواست پر صادر کیا گیا جو کہ مطابق دفعہ ۳۵۰ ضمن (۱) مجموعہ ہذا کے گذرانی گئی ہو اور اسی واسطے حسب ضمن ہذا قابل اپیل ہے (۱) ایک حکم بر خاستگی قرقی جائیداد دیوالیہ زیر دفعہ ۳۵۵ بموجب ضمن ہذا قابل اپیل (۲) نسبت اختیار سماعت عدالت ضلع کے ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۷۷ زیر دفعہ ۵۸۹ مجموعہ ہذا۔

(۱۸) احکام حسب دفعہ ۳۶۶ فقرہ ۲ یا دفعہ ۳۶۷ یا دفعہ ۳۶۸۔

حکم مصدرہ زیر فقرہ اول دفعہ ۳۶۶ مشعر اسقاط نالش قابل اپیل نہیں ہے (۳) بخلاف دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۲۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۹۶ اپیل زیر ضمن ہذا ہو سکتا ہے اگر مدعی رسپانڈنٹ مر گیا ہو اور بوجہ نہ پیش ہونے درخواست اندر میعاد مقررہ واسطے درج کرلئے جانے نام وارث مدعی رسپانڈنٹ متوفی کے اپیل ساقط ہو گیا ہو (۴)۔

(۱۹) احکام مشعر نامنظوری درخواست حسب دفعہ ۳۷۰ بابت عدم ڈسمسی نالش۔

(۲۰) احکام حسب دفعہ ۳۷۱ مشعر انکار منسوخی اسقاط یا ڈسمسی نالش۔

(۲۱) احکام مشعر نامنظوری عذرات حسب دفعہ ۳۷۲۔

حکم مشعر نامنظوری درخواست زیر دفعہ ۳۷۲ قابل اپیل ہے (۵) اور حکم مشعر منظوری درخواست اندراج نام زیر دفعہ ۳۷۲ چونکہ عملی طور پر حکم مشعر نامنظوری عذرات حسب دفعہ ۳۷۲ ہوتا ہے اسلئے وہ قابل اپیل ہے (۶)

(۲۲) احکام حسب دفعہ ۴۵۴ یا دفعہ ۴۵۵ یا دفعہ ۴۵۸ مشعر اس ہدایت کے کہ فریق مقدمہ کا رفیق یا ولی خرچہ ادا کرے۔

(۲۳) احکام متعلق نالشات ابین بمراد تصفیہ بین المتنازعین حسب ضمن ہائے (الف) یا (ب) یا (د) دفعہ ۴۷۳ یا دفعہ ۴۷۵ یا دفعہ ۴۷۶۔

(۲۴) احکام حسب دفعہ ۴۷۹ یا دفعہ ۴۸۰ یا دفعہ ۴۸۵ یا دفعہ ۴۹۲ یا دفعہ ۴۹۳ یا دفعہ ۴۹۶ یا دفعہ ۴۹۷ یا دفعہ ۵۰۲ یا دفعہ ۵۰۳۔

حکم قرقی زیر دفعہ ۴۸۵ قابل اپیل ہے (۷) حکم زیر دفعہ ۴۹۳ مشعر نامنظوری درخواست قابل

(۱) نمبر ۱۷ اسنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۳ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۲ و ۶۲۸ و جلد ۳ صفحہ ۴۸ (۴) نمبر ۶۵ اسنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۸۰۳ و جلد ۹ صفحہ ۴۲ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۷۱ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۷۳۔

اپیل ہے (۱) حکم مشعر انکار تقرر رسیور حسب دفعہ ۵۰۳ قابل اپیل نہیں ہے (۲) قابل اپیل ہے (۳) کوئی اپیل بناراضی ایک حکم ڈسٹرکٹ جج مشعر تقرر مہتمم حفاظت جایداد نابالغ کے دائر نہیں ہوسکتا (۴) چونکہ کوئی شرط دفعہ ۴۹۱ میں مشابہہ دفعہ ۴۹۷ کے موجود نہیں ہے اسلئے کوئی اپیل بناراضی اوس حکم کے نہیں ہوسکتا ہے جسکے روسے زیر دفعہ ۴۹۱ معاوضہ دلایا گیا ہو (۵) حکم حسب دفعہ ۴۹۶ نسبت انکار از منسوخی حکم امتناعی قابل اپیل ہے (۶)۔

(۲۵) احکام حسب دفعہ ۵۱۴ - دربارۂ فسخ ثالثی -

(۲۶) احکام بموجب دفعہ ۵۱۸ مشعر ترمیم فیصلہ ثالثی -

حکم صدرہ جج واحد ہائیکورٹ باستعمال اختیار ابتدائی دیوانی مشعر انکار منسوخی فیصلہ ثالثی قابل اپیل ہے (۷)۔

(۲۷) احکام نامنظوری حسب دفعہ ۵۵۸ بابت پھر منظور کرنے یا حسب دفعہ ۵۶۰ بابت پھر سماعت کرنے اپیل کے -

اپیل بناراضی ایک ایسے حکم کے پہونچتا ہے جو حسب دفعہ ۵۵۸ مشعر نامنظوری برآمدگی اُس اپیل کے صادر ہوا ہو جو عدم پیروی میں خارج ہوگیا ہو (۸) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۹ ونیز انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۲۹ و نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۰ع پنجاب رکارڈ دیوانی اور اُسپر احکام دفعہ ۵۸۶ کا اثر نہیں ہوتا (۹)۔

(۲۸) احکام حسب دفعہ ۵۶۲ مشعر بازبہ نمبر ہیچنے مقدمہ کے -

ایک حکم واپسی مقدمہ قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ قابل اپیل ہے گوکہ قطعی ڈگری سے اپیل ہوسکتا ہو (۱۰) حکم واپسی مقدمہ صاحب جج خلیلے نے حسب دفعہ ۵۶۲ مقدمات زیر ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع لگان صادر کیا ہو حسب ضمن ہذا قابل اپیل ہے (۱۱) لیکن کوئی اپیل بناراضی اُس حکم واپسی کے ہوسکیگا جو زیر دفعہ ۵۶۲ صادر کیا گیا ہو جبکہ حکم مذکور خود ایک اپیل زیر دفعہ ہذا بناراضی حکم زیر دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ہذا میں صادر ہوا ہو (۱۲) اپیل جسکی اجازت بروئے ضمن ہذا دیگئی ہے ایسا اپیل

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۴۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۵۵ (۳) نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۸۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۴ و جلد ۱۶ صفحہ ۵۷ (۵) انڈین لا رپورٹ ۳ جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۸ (۴) نمبر ۹۸ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۱ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۸ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۱ (۸) نمبر ۱۲۹ سنہ ۱۸۷۹ع و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۹) نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۸۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۱ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد و جلد ۱۶ صفحہ ۳۷۵ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۴۰

پر بھی محتوی ہے جو بناراضی کسی جزو حکم قسم بالا کے دائر ہوا ہو یعنے حکم نسبت خرچہ جسکی نسبت یہ سمجھا گیا ہے
کہ وہ خود حکم مذکور کا جزو ہے (۱) حکم واپسی مقدمہ مشعر اس امر کے کہ درخواست استرداد نیلام غلط طور
پر خارج کی گئی ہے قابل اپیل نہیں ہے (۲) عدالت چیفکورٹ کو جبکہ وہ حسب ضمن ہذا کسی ایسے
حکم کی ناراضی سے اپیل کی سماعت کرے جو زیر دفعہ ۵۶۲ عدالت ضلع سے صادر ہوا ہو جسے اختیار
سماعت اپیل حاصل ہوں اور مقدمہ از قسم مطالبہ خفیفہ ہو اور اسکی مالیت پانسو سے کم ہو جس
میں صاحب جج ضلع کی ڈگری قطعی ہو اس امر کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس امر تمہیدی کا رویداد پر تصفیہ
کرے جسکی بنا پر عدالت ابتدائی نے نالش کا تصفیہ کیا ہو اور یہ کہ عدالت موصوف کی توجہ صرف
اس سوال تک محدود نہیں ہے کہ آیا حکم واپسی صادر کرنے میں کارروائی ضابطہ درست طور
پر کی گئی ہے (۳) فیصلہ نمبر ۱۲۶ سنہ ۱۸۸۶ء منسوخ کیا گیا ہے بروے ضمن ہذا اس فریق کو جو حکم کسی
مقدمہ زیر دفعہ ۵۶۲ سے ناراضی ہو کسی حکم واپسی مقدمہ کی ناراضی سے اپیل کا غیر مشروط
حق حاصل ہے اور صرف اس امر سے کہ فریق مذکور نے اس کارروائی کو تسلیم کرایا ہو جو حکم واپسی سے
پیدا ہوئی ہو یا عدالت ماتحت نے حکم مذکور کی تعمیل میں کی ہو حکم مذکور محدود نہیں ہو جاتا۔ اور عدالت
اپیل مجاز ہوتی ہے کہ وہ سماعت اپیل سے انکار کرے (۴) ایک جج ہائیکورٹ بروقت سماعت
کرنے اپیل زیر دفعہ ہذا بناراضی غلط حکم واپسی زیر دفعہ ۵۶۲ کے مجاز ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو
نالش میں ایک آخری ڈگری صادر کرے بجائے اس کے کہ مقدمہ کو عدالت اپیل ماتحت میں
واپس بھیجے (۵) ایک فریق جو حکم درمیانی واپسی سے ناراض ہو اپیل میں بمقابلہ ڈگری قطعی کے
اس حکم کے جواز کی بابت عذر کر سکتا ہے اگرچہ وہ بناراضی حکم کے حسب ضمن ہذا کے اپیل کر سکتا تھا
مگر اس نے نہیں کیا (۶) اور ایسا ہی جواز حکم واپسی و کارروائیات مابعد کی نسبت بہ طبق اپیل دوم
بناراضی ڈگری آخری کے اعتراض کیا جا سکتا ہے گو کوئی اپیل بناراضی حکم مذکور زیر ضمن ہذا
نہ کیا گیا ہو (۷) دیکھو دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ہذا نسبت ضابطہ سماعت اپیل و دیکھو نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۲ء دیوانی۔

(۵۹۴) احکام حسب شرائط مجموعہ ہذا مشعر عائد کرنے جرمانہ یا بابت گرفتاری یا قید کسی شخص
کے بجز اس صورت کے کہ وہ بقید صیغہ اجرائے ڈگری سے ہو۔

(۱) نمبر ۹۸ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۶۷ (۳) نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ
دیوانی (۴) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۴ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۵۲
(۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۲۲ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ ؎

؎ عدالت مطالبات خفیفہ سے احکام متن (۲۹) ناراضی سے اپیل عدالت ضلع میں جو رجوع ہوتے ہیں
ملاحظہ ہو تفصیلات کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے ایکٹ سنہ ۱۸۸۷ء نمبر ۹ صدر سنہ ۱۸۸۷ء کی دفعہ ۲۴۔

ایک حکم تاوان زیر ایکٹ اشٹامپ قابل اپیل ہے لیکن بموجب ضمن ہذا نہیں ہے (۱) ایک حکم جو واسطے قرقی کے بموجب تحقیر عدالت کے صادر ہوا ہو قابل اپیل زیر ضمن ہذا نہیں (۲) ایک حکم جس میں باجرائے ڈگری گرفتار شدہ مدیون کو رہا کرنے سے انکار کیا جاوے زیر ضمن ہذا قابل اپیل نہیں ہے (۳) حکم قید مصدرہ عدالت اجرائے کنندہ ڈگری زیر ضمن ہذا قابل نہیں ہے (۴) لیکن وہ بطور ڈگری قابل اپیل ہوتا ہے ✣

جو احکام اس دفعہ کے بموجب صیغہ اپیل سے صادر ہوں وہ ناطق ہونگے۔

احکام مصدرہ زیر دفعہ ہذا ناطق ہونگے | گو احکام زیر دفعہ ۵۶۲ زیر ضمن (۲۸) دفعہ ہذا قابل اپیل ہیں تاہم دفعہ ہذا کے احکام اُس کے آخری فقرہ کے تابع ہیں اسلئے اس حکم کی ناراضی سے کوئی اپیل دوم نہیں ہو سکتا جو زیر ضمن (۱۶) دفعہ ہذا صادر کیا گیا ہو باوجودیکہ وہ ایک حکم مصدرہ عدالت اپیل ماتحت مشعر دالیسی مقدمہ زیر دفعہ ۵۶۳ ہو کیونکہ حکم ہذا کو ایک ایسے مقدمہ میں صادر کیا گیا ہے جو بذاتہ ایک اپیل بناراضی حکم مصدرہ بروے دفعہ ہذا تھا (۵) ہر حکم مصدرہ یہ اپیل زیر دفعہ ہذا ناطق ہوتا ہے اور اسکی ناراضی سے کوئی اپیل دوم دائر نہیں ہو سکتا (۶) جبکہ اپیل بناراضی حکم عدالت زیر دفعہ ہذا کیا گیا ہو تو قرار داد امر واقعہ عدالت اپیل ماتحت فریقین کے مابین ایک قطعی قرار داد مطابق درست تعبیر دفعہ ہذا ہے (۷) اس اپیل میں جو بناراضی حکم عدالت اپیل کے ہو ہائیکورٹ قرار دادہائے امر واقعہ کو جس عدالت اپیل ماتحت پہونچی ہے اسیطرح قبول کرنیکی پابند ہے جیسا کہ وہ ایک اپیل دوم بناراضی ایک ڈگری میں ہوتی (۸) ✣

متعلق نہیں | دفعہ ہذا کی روسے ایک جج کے فیصلہ کا فل بنچ ہائیکورٹ میں اپیل نہیں ہو سکتا (۹) بموجب شرائط دفعہ ہذا کوئی اپیل ثانی ہائیکورٹ میں بناراضی حکم ڈسٹرکٹ جج کے نہیں ہو سکتا جو مدیون ڈگری کی درخواست منسوخی نیلام بربنا بیضابطگی اہم کے صادر ہوا ہو (۱۰) کوئی اپیل

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶ (۳) نمبر ۵ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) نمبر ۹۹ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۷ و جلد ۸ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۲۹ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲ و ۴ صفحہ ۴۴۲ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۲ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴ و جلد ۵ صفحہ ۲۱۳۔ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۸۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳ ۲۵ و ۴۴۷ و جلد ۹ صفحہ ۲۲۱ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۲ و ۴۰۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۷۵ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۹۹ ✣

ثانی بنا راضی حکم ڈسٹرکٹ جج سے نہیں ہو سکتا جو اپیل میں زیر دفعہ ۲۹۴ منسوخی نیلام کا صادر ہو (۱) اپیل جنکی اجازت اس باب کے بموجب ہے صرف وہ اپیل ہے جو بنا راضی ایسے حکم کے ہو جو بموجب مجموعہ ہذا کے صادر ہوا ہو خواہ عدالت ابتدائی یا اپیل سے اور جو نالشات یا جرائے ڈگریات سے پیدا ہون - دشرح ادکنیلی صاحب) حکم مشعر اجازت رجوع نالش بصیغہ مفلسی کی نسبت اپیل مین اعتراض نہین کیا جا سکتا کیونکہ بروی دفعہ ہذا کوئی اپیل بنا راضی ایسے حکم کے نہین ہو سکتا (۲) حکم مشعر انکار بحالی نیلام اسوجہ پر کہ کوئی ڈگری اس تاریخ پر موجود نہتی جبکہ بحالی نیلام کی درخواست کی گئی تہی حکم زیر دفعہ ہذا نہین ہے لہذا اسکی ناراضی سے اپیل دوم ہائیکورٹ مین ہو سکتا ہے (۳)

دفعہ ۵۸۹[1] اپیل کون کون عدالت سنیگی - جبکہ اپیل کسی حکم کا اس باب کی رو سے جائز ہو تو وہ اپیل اُس عدالت مین سنا جائیگا جسمین اپیل بنا راضی ڈگری مصدرہ اُس نالش کے سنا جاتا جس نالش کی بابت ویسا حکم صادر ہوا ہو یا جبکہ ویسا حکم کسی ایسی عدالت نے (جو عدالت ہائی کورٹ نہین ہے) بہ تعمیل اختیار سماعت اپیل کے صادر کیا ہو تو عدالت ہائی کورٹ مین ہوگا

مگر[2] شرط یہ ہے کہ کسی ایسے حکم کی ناراضی سے جس کی تصریح دفعہ ۵۸۸ کے ضمن ۱۷ مین کی گئی ہے - اپیل -

(الف) عدالت ضلع مین دائر ہوگا جبکہ وہ حکم کسی ایسی عدالت سے صادر ہوا ہو جو اس کورٹ کی ماتحت ہے - اور

غرض دفعہ ہذا یہ ہے کہ اپیل ہائے بنا راضی احکام مین اختیار سماعت بصیغہ اپیل کیلئے قاعدہ مقرر کیا جاوے لہذا ڈسٹرکٹ کورٹ اپیل بنا راضی حکم بمعاملہ دیوالیہ سماعت نہین کر سکتی جبکہ اُسکو اختیار سماعت اپیل کا خود اُس نالش مین نہو (۴) لیکن بروے نوٹیفکیشن پنجاب گورنمنٹ نمبر ۳۴۹ مورخہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ء ڈیویژنل کورٹ شرط (الف) دفعہ ۵۸۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۸۸۲ء کے لئے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۶۱۷ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۲ -

[1] دفعہ ۵۸۹ کا فقرہ اول اور اسکے فقرہ دوم کا لفظ " اور " مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۶ کے ذریعہ سے منسوخ کیا گیا -

[2] یہ شرط پریذیڈنسی کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے قانون کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ء نمبر ۱۰ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۳ کی مدد سے بڑہائی گئی -

عدالت ضلع متصور کیگئی ہے چنانچہ اُن جملہ نالشات مین جہانکہ نشئے مدعابہا.. ۵ روپیہ سے زیادہ نہو اپیل بنا راضی حکم زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) مجموعہ مذکور کے عدالت قسمت ڈویژنل کورٹ ہا نہین رجوع ہوتا ہے (۱)

(ب) کسی اور صورت مین عدالت ہائیکورٹ مین دائر ہوگا۔

حکم صادرہ عدالت اپیل ماتحت متعلقہ ایسی عرضی عود سے بروئے اختیارات مفوضہ زیر دفعہ ۵۸۲ زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۲) لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۷۴ ونمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۲ء ونمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب رکارڈ دیوانی زیر دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ہذا۔

طریقہ کارروائی اُن اپیلون مین جو احکام کی ناراضی سے ہون

دفعہ ۵۹۰ - ضابطہ کارروائی جو باب اہم کی رو سے مقرر ہوا ہے جہان تک ممکن ہو اُن احکام کے اپیلون سے متعلق ہوگا جو اس مجموعہ کی رو سے یا از روے کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے جس مین کوئی اور ضابطہ مقرر نہوا ہو صادر کئے جائین۔

احکام دفعہ ہذا کے ایسے اپیلون سے متعلق نہین ہین جو بنا راضی احکام صادرہ حسب ایکٹ داخل کیے گئے ہون (۳)

احکام کی ناراضی سے کوئی اور اپیل نہوگا۔ مگر جو غلطی ہو وہ ڈگری کی یادداشت اپیل مین بیان کی جاسکتی ہے۔

دفعہ ۵۹۱ - بجز اُس کے کہ باب ہذا مین لکھا گیا ہے۔ کوئی اپیل بنا راضی ایسے حکم کے دائر نہ ہوگا جو کسی عدالت نے بہ تعمیل اپنے اختیار سماعت ابتدائی یا اپیل کے صادر کیا ہو۔ لیکن جس حال مین کہ ڈگری کا اپیل ہو تو جائز ہے کہ جو غلطی یا سقم یا بیضابطگی کسی ویسے حکم کی ایسی ہو کہ مقدمہ کی تجویز پر موثر ہو وہ یادداشت اپیل مین بطور ایک وجہ ناراضی کے بیان کی جائے۔

مقدمہ کی تجویز پر موثر ہو

الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد یہ ہے کہ مقدمہ کی تجویز پر بحالہ واقعات مقدمہ مذکور کے موثر ہو۔ چنانچہ حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ ایک حکم موثر بر تجویز مقدمہ نہین ہے اور اسلئے ناقابل اپیل ہے (۴) دیکھو نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی

(۱) نمبر ۵۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۷۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۴ ونمبر ۵۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۲۹۔

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۹۸۱۔

احکام درمیانی ہندوستان مین کوئی قانون ایسا نہین ہے جس کے روسے یہ حکم ہو کہ ہر حکم دوران مقدمہ کا اپیل ہو اور اگر اپیل نہ کیا جاوے تو اس حکم کی نسبت کچھہ اعتراض نہین ہو سکتا اس لئے وہ فائدہ جو ہر حکم کے اپیل سے حاصل ہو سکتا تہا وہ بعد صدور ڈگری کے اس طرح حاصل ہو سکتا ہے جو دفعہ ہذا مین مذکور ہے (۱) چنانچہ حکم مصدرہ زیر مجموعہ ہذا جسکی نا راضی سے زیر دفعہ ۵۸۸ اپیل ہو سکتا ہو مگر اپیل نہ کیا گیا ہو زیر دفعہ ہذا بنا راضی ڈگری مصدرہ بنالش مذکور مین اعتراض کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وجہ اعتراض یادداشت اپیل مین مندرج کی گئی ہو(۲) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۲۴ جہانکہ عدالت ماتحت کا حکم دربارہ اسقاط کے فیصلہ اور ڈگری مین شامل ہو تو مناسب طور سے اوسکے متعلق بطریق اپیل وہم بنا راضی ڈگری مذکور مین اعتراض کیا جا سکتا ہے (۳) لیکن کوئی اپیل اُسصورت مین نہین ہو سکتا جہانکہ اپیل بظاہر بنا راضی ڈگری نالش کے ہو اور وجوہات اپیل کا تعلق کلیتاً اُس درمیانی حکم کے ساتھہ ہو جو نالش مین صادر کیا گیا ہو (۴) حکم درمیانی مشعر استقرار حقوق فریقین تقسیم خواہ حصص مین درحالیکہ تعین حصص ابہی نہ کیا گیا ہو بوجہ ہونے ڈگری کے قابل اپیل ہے (۵) دفعہ ہذا کی رو سے عدالت کو اختیار ہے کہ جب کوئی اپیل بنا راضی ڈگری پیش ہو تو بحث نسبت غلطی عظیم یا سقم یا بیضابطگی کسی حکم کے جو مقدمہ کی تجویز پر موثر ہو۔ اُسکا فیصلہ کرے گو اپیل بنا راضی حکم مذکور کے ہو سکتا ہو مگر نہ کیا گیا ہو (۶) گو کہ درمیانی حکم کا اپیل اندر میعاد نہ کیا گیا ہو تاہم بعد صدور آخری ڈگری کے حکم مذکور کی نسبت اپیل بنا راضی ڈگری مذکور مین اعتراض ہو سکتا ہے (۷) حکم مشعر مزید ہدایت حساب کتاب جو زیر باب ۴۱ قابل اپیل نہو آخری جزو دفعہ ہذا کی ذیل مین آتا ہے اور کوئی غلطی جو اُس مین ہو بعد مین بطور ایک وجہ اپیل بنا راضی آخری ڈگری کے پیش کیجا سکتی ہے (۸) بنا راضی ڈگری قطعی مصدرہ بنالش جسکی مالیت پانسو سے کم ہو اپیل اجازت نہین دیا گیا لیکن بنا راضی حکم منظوری

(۱) سوزنا انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۰۳-۲۰۲ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۹ و جلد ۱ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۳ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۶ و جلد ۹ صفحہ ۱۹۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷۴ و جلد ۸ صفحہ ۱۴۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۹۷ و نمبر ۵۶ ۱۸۸۳ع و نمبر ۶۳۶ سنہ ۱۸۹۰ع و نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۳۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۶۔

(۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۰۲۔

نظر ثانی کے جس سے کہ مقدمہ بعد اسکے کہ ایکدفعہ فیصل ہو چکا ہو پھر شروع ہو سکتا تھا اپیل ہو سکتا ہے (۱) ایک درمیانی ڈگری سود کی نسبت صادر ہوئی اور بعد صدور ڈگری اصل مقدمہ کے اُس ڈگری کی نارضی سے اپیل کیا گیا اثنائے اپیل اپیلانٹ کو سود کی ڈگری کی نسبت اعتراض کرنیکی اجازت دی گئی (۲) اسیطرح حکم تقرر ثالثان (۳) اور حکم منظوری اپیل بعد میعاد (۴) اور حکم منظوری تجویز ثانی (۵) اور انکار تنسیخ ڈگری (۶) کی نسبت اپیل بنارضی ڈگری میں اعتراض کرنیکی اجازت ملی۔
حکم مصدرہ عدالت ماتحت مشعر ہدایت اس امر کے کہ کوئی مقدمہ مکرر منظور اور بانمبر سابق عدالت کے رجسٹر میں درج کیا جاوے قابل اپیل دوم کے نہیں (۷) دفعہ ہذا جس میں حق غلطی یا بیضابطگی کا ذکر ہے وہ غلطی یا بیضابطگی ضابطہ یا قانون کی ہے نہ غلطی واقعات کی (۸) دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۱۹ زیر دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ہذا۔

قرقی | ایک حکم قرقی تحقیر عدالت میں بصیغہ ابتدائی ہائیکورٹ دفعہ ہذا میں داخل نہیں ہے اور قابل اپیل ہے (۹)۔

کسی حکم مذکور | اسکی تعبیر مناسب یہ ہے کہ انکی نسبت ایسا سمجھنا چاہیئے کہ اُن سے یہ الفاظ مراد ہیں یعنی کوئی حکم جو کسی عدالت نے اپنے اختیار بحیثیت عدالت ابتدائی یا اپیل کے صادر کیا ہو اور فقط وہ احکام مراد نہیں ہیں جنکے برخلاف اپیل نہیں ہو سکتا (۱۰) بموجب دفعہ ہذا عدالت اپیل اس امر پر غور کر سکتی ہے کہ آیا فیصلہ ثالثان غیر کافی وجوہات پر تو منسوخ نہیں کیا گیا (۱۱) حکم مصدرہ جج واحد برطبق اپیل بنارضی حکم ڈسٹرکٹ جج مشعر عطائے پروبیٹ وصیت زیر باب ۵ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۱ء کا اپیل زیر دفعہ ۱۰ لٹرز پٹینٹ ہو سکتا ہے (۱۲)۔

اپیل دوم | اس حکم کی نارضی سے جسکی رو سے ایک فیصلہ کی نظر ثانی کی اجازت دیگئی ہو کوئی اپیل دوم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زیر دفعہ ہذا صرف ایک اپیل کی اجازت ہے اور کوئی حکم دربارہ اپیل دوم کے موجود نہیں ہے (۱۳) کلکتہ

(۱) انڈین لاء رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۷۴ (۲) سورنر انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹ (۳) سورنر انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ و نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۱ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۳ و نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴۲ (۷) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۷ (۸) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ (۹) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵ (۱۰) نمبر ۱۵۶ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۱) نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۱۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۷۴ (۱۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۹۔

چوالیسواں باب[1]

اپیل مفلسانہ

کون اپیل مفلسانہ کرسکتا ہے

دفعہ ۵۹۲ - جو شخص کہ حسب مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون کے بموجب مستحق رجوع اپیل کا ہو۔ اور رسوم معینہ سوال اپیل نہ ادا کر سکتا ہو۔ جائز ہے کہ بروقت گذراننے درخواست[2] مع قطعہ یادداشت اپیل کے اُس کو اپیل مفلسانہ کی اجازت بپابندی قواعد مندرجہ باب ۲۶ دفعہ ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ جہاں تک کہ وہ قواعد اُس سے متعلق ہوں دی جائے۔

طریقہ کارروائی اوپر درخواست ادخال اپیل کے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ وقت ملاحظہ درخواست مفلسی اور تجویز اور ڈگری کے جس کی نارضی سے اپیل ہو اگر عدالت کو کسی وجہ سے یقین اس بات کا نہ ہو کہ ڈگری اپیل شدہ خلاف قانون صادر ہوئی ہے یا خلاف کسی رواج کے ہے جو حکم قانون کا رکھتا ہے یا اور نہج پر غلط یا خلاف انصاف ہے۔ تو عدالت کو لازم ہے کہ درخواست کو نامنظور کرے۔

بروئے دفعہ ہذا مقدمات اپیل میں جداگانہ دستاویزات کا پیش ہونا ضروری ہے اول یادداشت اپیل کا دوم درخواست استجازت اپیل بصیغہ مفلسی کا پس جس صورت میں کہ صاحب جج درخواست استجازت اپیل بصیغہ مفلسی کا فیصلہ کرے تو اُس سے خواہ مخواہ یہ متصور نہیں ہوتا کہ وہ اپیل کا بھی فیصلہ کر رہا ہے بشرطیکہ اپیلانٹ اپیل کو جاری رکھنا چاہتے تھے وہ ادسے ایک موجودہ اپیل متصور کرسکتا ہو اور قاعدہ میعاد مندرجہ دفعہ ۱۳ اپیل ہائے سے متعلق نہیں ہوتا چنانچہ اگر درخواست نامنظور ہو تو اپیلانٹ رسوم اسٹامپ ادا کرکے اپنی اپیل کو جاری رکھ سکتا ہے اور وہ زائد المیعاد

---

[2] ۔ ویسی درخواست کی رسوم عدالت کیلئے۔ ملاحظہ طلب رسوم عدالت کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۰ء دنمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۷۰ء کا ضمیمہ ۲ - آرٹیکل ۱۷ - میعاد سماعت کیلئے۔ ملاحظہ طلب ہند کے ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء دنمبر ۱۵ مصدرہ سنہ ۱۸۷۷ء کا ضمیمہ ۲ - آرٹیکل ۱۷۰ +

[1] ۔ باب ہذا امانات و کاروائیات زیر ایکٹ لگان نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی واودھ سے متعلق ہیں دیکھو دفعہ ۱۹۳ ضمن الف ایکٹ [illegible]

نہین ہوجاتا۔ بدینوجہ کہ رسوم اسٹامپ بعد مین داخل کیا گیا ہے بلکہ اُسکا اپیل اُس تاریخ کا رجوعہ متصور ہوگا جبکہ اُس نے اولاً یادداشت اپیل درخواست اجازت اپیل داخل عدالت کردی تھی (۱) یہ ضرور نہین کہ درخواست اجازت اپیل مفلسانہ کے ساتھ فہرست جائداد شامل ہو جبکہ نقل فیصلہ وڈگری کی یادداشت اپیل کے ساتھ شامل کی گئی ہو (۲) درخواست اجازت اپیل مفلسی کی اصالتاً سائل نے نہین گذرانی بلکہ معرفت وکیل کے پیش کی۔ تجویز ہوئی کہ نامنظور ہونی چاہئے (۳) لیکن جبکہ منتظم جائداد مقرر شدہ حسب ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۸ء نے پیش کی ہو تو وہ باضابطہ طور پر پیش کردہ ہے اور نامنظور نہ ہونی چاہئے (۴)۔

اپیل — کوئی اپیل بناراضی اس حکم کے نہین ہوسکتا جس سے انکار دائر کرنے اپیل کا بصیغہ مفلسی ہوا ہے (۵) لیکن اگر خلاف قانون یا امورات اہم بیضابطگی کی وجہ سے نامنظور کیا گیا ہو تو بموجب دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ہذا دست اندازی ہوسکتی ہے (۶) دیکھو انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۷ و ۲۵۳ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۵۔ زیر دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ہذا۔

تحقیقات مفلسی — **دفعہ ۵۹۳** - جائز ہے کہ تحقیقات مفلسی درخواست کنندہ عدالت اپیل خود کرے - یا بحکم عدالت اپیل وہ عدالت کرے جسکے فیصلہ کی ناراضی سے اپیل ہو۔

شرط - لیکن شرط یہ ہے کہ اگر درخواست کنندہ کو اُس عدالت مین جسکی ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہو نالش یا اپیل مفلسانہ کی اجازت ہوئی تھی تو اُس کی مفلسی کی بابت پھر تحقیقات کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اِلّا اس صورت مین کہ عدالت اپیل کو کوئی وجہ خاص ویسی تحقیقات کی ہدایت کرنیکی نظر آوے۔

---

(۱) انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴۹ و ۴۵۰۔
(۲) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۳) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۱ و انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۰۵۔
(۴) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۵) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔
(۶) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

پینتالیسواں باب (۴۵)

اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۶۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۔

ڈگری کی تعریف

دفعہ ۵۹۴۔ باب ہذا مین لفظ "ڈگری" کے اندر تجویز اور حکم بھی داخل ہے۔ الا اُس حال مین کہ یہ مفہوم اُسکے کسی مضمون یا سیاق عبارت کے خلاف پایا جائے

ایک حکم والیسی زیر دفعہ ۵۶۲ مجموعہ ہذا جو اس امر کے قرار دینے کیوجہ سے صادر ہوا تھا کہ مدعی کی طرف سے بنا دعوے کا ہونا ظاہر ہو چکا ہے اور اس حکم مین ہدایت کی گئی تھی کہ تجویز اس مقدمہ کی جو مدعیان کیلئے قایم کیا گیا بر دیگر اسکی روئداد کے کیجائے ایک "ڈگری اخیر" مین مراد دفعہ ۵۹۵ (الف) مجموعہ ہذا نہین ہے (۱)۔

کب اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل رجوع ہوگا

دفعہ ۵۹۵۔ بپابندی اُن قواعد کے جو وقتاً فوقتاً حضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل سے درباب اپیل بنا راضی احکام عدالت ہائے برٹش انڈیا کے منضبط ہون اور نیز بپابندی اُن احکام کے جو بعد ازین مندرج ہین۔

اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل بنا راضی ڈگری ہائے مفصلہ ذیل کے رجوع ہوگا۔

(الف) بنا راضی ہر ڈگری اخیر کے جو بصیغہ اپیل عدالت العالیہ ہائیکورٹ[لہ] یا اور ایسی عدالت سے صادر ہو جسے اختیار اخیر اپیل کی سماعت کا ہے۔ اور

(ب) بنا راضی ہر ڈگری اخیر کے جو عدالت العالیہ ہائیکورٹ[لہ] سے بہ تعمیل اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے صادر ہو۔ اور

(ج) بنا راضی ہر ڈگری کے اُس حال مین کہ مقدمہ جیسا کہ بعد ازین بیان کیا گیا ہو اُس نوع کا قرار دیا جائے کہ اوسکا اپیل لائق سماعت حضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل ہے۔

لہ الفاظ "ہائیکورٹ" مین ان دو مضمون مین صاحب ریکارڈر رنگون داخل ہے۔ ملاحظہ طلب باب بعد کی دفعہ ۶۴۱۔

(۱) نمبر ۶۷ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

بنا رھی ایک حکم مشعر انکار تقرر رسیور کے حضور ملکہ معظمہ با جلاس کونسل کے حضور اپیل نہین ہو سکتا۔ اور ایسے حکم سے کسی امر کا فیصلہ قطعی طور پر نہین ہوتا جو کہ بلا واسطہ طور پر مقدمہ مین نسبت حق فریقین کے تنقیح طلب ہو لہذا وہ حسب منشاء ضمن (الف) و (ب) دفعہ ہذا قطعی نہین ہے اور وہ ضمن (ج) مین داخل ہوتا ہے (۱) اور نہ حکم واپسی مقدمہ بغرض تجویز پر بنائے روئداد زیر دفعہ ۵۶۲ ایک قطعی ڈگری زیر ضمن (الف) ہے (۲) نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۷۔ لیکن دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۲۔ اور نہ حکم چیفکورٹ بر طبق اپیل زیر ضمن ۶ دفعہ ۵۸۸ جس کی رو سے عرضیدعویٰ عدالت مناسب مین داخل کیجانیکو واسطے واپس دیا گیا ہو متضمن منسوخی فیصلہ عدالت ماتحت ایک آخری ڈگری حسب منشاء دفعہ ہذا ہے اور اسکی نارضی سے اپیل بحضور ملکہ معظمہ با جلاس نہین ہو سکتا ڈگری آخری حسب مراد دفعہ ہذا وہ ہوتی ہے جس کے رو سے کوئی اہم امر متنازعہ مقدمہ بلحاظ حقوق فریقین در روئداد مقدمہ قطعی طور پر فیصل ہو جاوے (۳) لیکن ڈگری مشعر ہدایت اس امر کے کہ حساب کتاب لئے جاوین جن کے نہ لئے جانیکا مدعا علیہ عذر کرتا ہو اور جس ڈگری کی رو سے فی الحقیقت یہ فیصل ہوتا ہو کہ اگر نتیجہ بخلاف مدعا علیہ ہو تو وہ تعداد مذکور کے ادا کرنیکا ذمہ دار ہے حسب منشاء دفعہ ہذا واسطے اغراض اپیل کے ایک قطعی ڈگری ہے (۴)۔

شئے متنازعہ نالش کی مالیت

دفعہ ۵۹۶ - ہر صورت مندرجہ ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۵۹۵ مین ضرور ہے کہ تعداد یا مالیت شئے متنازعہ کی بمقدمہ مرجوعہ عدالت مرافعہ اولی دس ہزار روپے یا اوس سے زیادہ ہو۔ اور تعداد یا مالیت شئے متنازع فیہ کی اپیل مین جو بحضور ملکہ معظمہ با جلاس کونسل رجوع کیا جا ضرور ہو کہ یہ تعداد مذکور یا اوس سے زیادہ ہو۔

یا ڈگری ضرور ہی کہ صراحتہً یا کنایۃً متضمن کسی دعوی یا بحث متعلق یا بابت جائداد اسی تعداد یا مالیت کے ہو۔

اور جس حال مین کہ ڈگری اپیل شدہ متضمن بحالی فیصلہ اوس عدالت کی ہو جو یکسر ماتحت عدالت صادر کنندہ ڈگری مذکور کے ہو تو ضرور ہے کہ اپیل متضمن کسی بحث امر اہم قانونی کے ہو۔

مالیت جائداد

جائداد کی مالیت وہ خیال کی جاتی ہے جو اسکی فروخت سے حاصل ہو سکتی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۸ (۲) نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۸۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۰۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۰۔ (۳) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۵ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۸ صفحہ ۶۔

ہو یا قیمت بازاری (۱) قیمت ارضی و واصلات ملکر اگر دس ہزار روپیہ ہو تو کافی ہوگی (۲) اگر منجملہ چند نالشات کے ایک میں سوال متعلق اہم امر قانونی کے پیدا ہوا اور باقی میں نہو لیکن سب کی تجویز ایک شامل کیجا کر ایک ہی فیصلہ صادر کیا گیا ہو تو گو جداگانہ طور پر ہر ایک نالش کی مالیت دس ہزار سے کم ہو تاہم مالیت مجموعی کل کی قیمت قابل لحاظ ہوگی اور اپیل ہوسکیگا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۹۶۔

اہم امر قانونی

جب کہ کسی مقدمہ میں کوئی امر قانونی پیدا نہوتا ہو تو محض یہ امر کہ قرار داد عدالت اپیل بالفاظ قرار داد عدالت ابتدائی کے موافق نہیں ہے استحقاق اپیل بحضور پریوی کونسل عطا کرنیکے لئے کافی نہیں ہے جبکہ قرار داد واقعات ہر دو عدالت ان میں یکسان ہوں گو مالیت مقدمہ دس ہزار سے زیادہ ہو (۴) دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۹۹۔ بغرض اس امر کے کہ ایک اپیل زیر دفعہ ہذا ہوسکے علاوہ اس امر کہ اسمیں بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر کم از کم عنـ ۱۰۰۰۰ روپیہ کی مالیت شامل ہو اپیل میں ایک اہم امر قانونی کا پیدا ہونا اُن صورتوں میں ضروری ہے جبکہ ڈگری عدالت اپیل آخری کے رو سے عدالت ماتحت کی ڈگری بحال رکھی گئی ہو۔ ریسپانڈنٹ کی رضامندی دربارہ اجراء سرٹیفکٹ زیر دفعہ ۶۰۰ کی بصورت عدم موجودگی اُن شرائط کے استحقاق اپیل پیدا نہیں کرسکتی جو کہ قانوناً اُسکے عطا کرنیکے واسطے ضروری ہیں اور نہ ایک سوال قانونی کی موجودگی بذاتہ استحقاق اپیل ضابطہ زیر دفعہ ہذا کو دوران میں عطا کرسکتی ہے جو ایسی صورت میں ایک ضروری شرط ہے جبکہ عدالت اعلیٰ عدالت ماتحت کے فیصلہ کو بحال رکھے لیکن اگر ایک سوال قانونی ایک ایسے مقدمہ میں اٹھایا گیا ہو جسکی مالیت رقم مذکور سے کمتر ہو تو یہ امر عدالت کی جوڈیشل اختیار تمیزی کے اندر ہے جسکا کہ استعمال زیر دفعات ۵۹۵ و ۶۰۰ کیا جانا چاہئے کہ وہ خاص طور پر اس امر کی تصدیق کرے کہ مقدمہ اور طرح پر قابل اپیل ہے (۵) فیصلہ کا حسب منشاء دفعہ ۵۷۴ تحریر نہ کرنا اہم امر قانونی نہیں ہے (۶) اور نہ یہ عذر کہ درخواست اجراء نامناسب طور پر بباعث نہ پیش کئے جانے سرٹیفکٹ جانشینی کے عدالت ماتحت میں منظور کیگئی تھی (۷) کسیوم درخواست زیر دفعہ ۵۶۸ کی نامنظوری حسب منشاء دفعہ ہذا متضمن کسی اہم امر قانونی کے نہیں کہی جاسکتی جس سے کہ پریوی کونسل میں اپیل کرنیکا استحقاق حاصل ہوسکے (۸) جس صورت میں کہ بروئے ڈگری عدالت اپیل فیصلہ اس عدالت کا جو اسکے عین ماتحت ہو نسبت کسی امر واقعہ تنقیح طلب کے بحال رکھا گیا ہو اور کوئی اہم امر قانونی پیدا نہوتا ہو تو زیر دفعہ ہذا اپیل نہیں ہوسکتا اور نہ ایسی صورت میں

(۱) مونرز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۲۳ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۷ (۳) مارشل رپورٹ صفحہ ۲۴ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۷ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۳ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۲ مفصلہ پریوی کونسل (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۹ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۱۸ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۲۔

ہائی کورٹ کو اجازت اپیل دینی چاہیے (۱) نیز ملاحظہ ہو متعلق اہم امر قانونی فیصلہ جات انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۲ و جلد ۱۸ صفحہ ۲۳ و جلد ۷ صفحہ ۲۳۷ ۔

ڈگری اپیل متضمن بحالی تجویز | دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۱ - جب چیف کورٹ نے عدالت ماتحت کے حکم کو بحال رکھا ہو اور واقعات کی نسبت فی الاصل ہی رائے اختیار کی ہو اور واقعات تجویز شدہ سے کوئی اصلی سوال قانونی پیدا نہ ہوتا ہو اپیل بہ محکمہ پریوی کونسل کی اجازت دینے سے انکار کیا جائے (۲)

سوال امر واقعہ | کوئی اپیل بحضور پریوی کونسل بنا راضی ڈگری اپیل ہائیکورٹ کے نہیں ہو سکتا جبکہ بہ تتفق قرار داد کے ہائیکورٹ اور عدالت ماتحت کی ایک سوال امر واقعہ کے متعلق موجود ہوں اور جب بروئے قرار داد ہائے مذکور کوئی سوال قانونی پیدا نہ ہو (۳)۔

میعاد | دیکھو مد ۱۷۷ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع۔

نابالغ | دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۸۔

بعض اپیلوں کا ممنوع ہونا | **دفعہ ۵۹۷** - باوجود کسی عبارت مندرجہ دفعہ ۵۹۵ کے کوئی اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل ایسی تجویز کی ناراضی سے نہ ہوگا جو عدالت ہائی کورٹ مقررہ حسب ایکٹ پارلیمنٹ بابت سنہ ۲۴ و ۲۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۱۰۴ کے ایک جج کی تجویز سے یا کسی ڈویژن کورٹ کے ایک جج کی تجویز سے صادر ہوا ہو یا ویسی عدالت ہائیکورٹ کے دو یا کئی ججوں کی تجویز سے یا ایسی ڈویژن کورٹ کی تجویز سے صادر ہوا ہو جو ویسی عدالت ہائیکورٹ کے دو یا کئی ججوں سے موضوع ہو اور وہ صاحبان جج باہم بہ تعداد مساوی مختلف الرائے ہوں اور نہ ہوں کہ منجملہ کل صاحبان جج موجود الوقت عدالت ہائیکورٹ کے کثرت انکی طرف ہو۔

اور نہ کوئی اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل ایسی ڈگری کی ناراضی سے رجوع ہوگا جو حسب دفعہ ۵۸۶ کے قطعی ہو۔

اوس عدالت میں سوال جس کی ڈگری کا اپیل کیا جائے | **دفعہ ۵۹۸** - جو شخص حسب باب ہذا بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل اپیل کیا چاہیے اُسی لازم ہو کہ جس عدالت کی ڈگری کا اپیل کرے اوس میں سوال گذرانے۔

میعاد | دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳۰۔

دفعہ ۵۹۹ - [وہ مدت جسکے اندر درخواست گذرانی ضروری ہے] مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ ۱۸۸۸ع نمبر ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۵۷ کی رو سے منسوخ ہوئی۔

سارٹیفکٹ در خصوص مالیت یا لائق ہونے کی | **دفعہ ۶۰۰** - ہر سوال میں جو حسب دفعہ ۵۹۸ گذرے موجبات اپیل اور یہ درخواست درج ہونی چاہیے کہ سرٹیفکٹ اس مضمون کا مرحمت ہو کہ مقدمہ بلحاظ تعداد یا مالیت

(۱) انڈین لارپورٹ ... ۱۹۰ ... انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۹۰ و جلد ۲۳ صفحہ ۹۱۸ - سنہ ... ہند کی ہائیکورٹ کا ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ع۔

اور نوعیت کے حسب شرائط مندرجہ دفعہ ۵۹۶ ہی یا اور نہج سے لائق اسکے ہی کہ اپیل اُسکا بحضور جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل ہو۔

جب ایسا سوال پہنچے تو عدالت کو جائز ہے کہ فریق ثانی پر اطلاعنامہ کی تعمیل ہونے حکم باین مراد صادر کرے کہ وہ فریق سرٹیفکٹ مذکور کے نہ مرحمت ہونیکی اگر کوئی وجہ رکہتا ہو پیش کرے۔

دیکہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۳۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۵۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۳۲ و نیز انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۷

سرٹیفکٹ کو دینے سے انکار کرنیکا نتیجہ۔

دفعہ ۶۰۱۔ اگر ویسے سرٹیفکٹ کو دینے سے انکار کیا جائے تو وہ سوال خارج ہوگا۔

مگر شرط یہ ہی کہ اگر وہ ڈگری جسکا اپیل کرنا منظور ہے سوائے عدالت ہائیکورٹ کے کسی اور عدالت کی ڈگری قطعی ہو تو حکم نامنظوری عطائے سرٹیفکٹ کا اپیل عدالت العالیہ ہائیکورٹ مین جسکی عدالت سابق الذکر ماتحت ہے مسموع ہو سکتا ہے۔

دیکہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۲۔

سرٹیفکٹ عطا ہونے پر ضمانت اور روپیہ کا داخل ہونا ضرور ہے۔

دفعہ ۶۰۲۔ درصورت عطا ہونے سرٹیفکٹ کے درخواست کنندہ کو لازم ہی کہ جس ڈگری کا اپیل ہو اُسکی تاریخ سے چہہ مہینے کے اندر یا سرٹیفکٹ کے عطا ہونیکی تاریخ سے چہہ ہفتے کے اندر یعنی اُن دونون میعادونمین سے جو پیچہے گذرے اُسکے اندر۔

(الف) خرچہ ریسپانڈنٹ کی ضمانت داخل کرے۔ اور

(ب) اُسقدر روپیہ داخل کرے جو کہ بجز کاغذات مفصلہ ذیل کے کل مثل کے ترجمہ اور نقل اور ترتیب فہرست واور بحضور جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل ارسال صحیح نقل کے بہیجنے کو صرف کیواسطے ضروری ہو۔

(۱) ضابطہ کے کاغذات جنکی خارج کرنیکی ہدایت ازروے کسی حکم نافذہ وقت مصدرہ جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے ہوئی ہو۔

(۲) کاغذات جنکے خارج کرنیکے لئے فریقین اتفاق کرین۔

(۳) حسابات یا حسابات کے حصے جنکو وہ عہدہ دار جسے عدالت نے اس باب مین اختیار دیا ہو غیر ضروری تصور کرے اور جنکے شامل کرنیکے لئے اہالی مقدمہ نے بالخصوص خواہش نہ کی ہو اور

(۴) وہ دیگر کاغذات جنکے خارج کرنیکا عدالت العالیہ ہائی کورٹ حکم دے۔

اور جب درخواست کنندہ مثل کی نقل کو بجز کاغذات مذکورہ بالا کے ہندوستان مین چہپوانا پسند کرے تو اُسکو لازم ہے کہ اُسی میعاد کے اندر جو دفعہ ہذا کے ضمن اول مین مرقوم ہی ویسی نقل

ف۔ دفعہ ۱۰ مین الفاظ بہ اُس حکم کی تاریخ سے تیس دن کے اندر [illegible] ایکٹ نمبر ۶ مصدرہ سنہ ۱۸۹۲ع کی دفعہ ۵ کی رو سے منسوخ کئے گئے۔

کے چھاپنے کے صرف کے لئے جس قدر روپیہ کہ مطلوب ہو داخل کرے۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۹۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۹ و جلد ۷ صفحہ ۴۵۵ و جلد ۸ صفحہ ۱۸۲ و جلد ۹ صفحہ ۸۱۲۔

منظوری اپیل اور طریقہ کارروائی اسکی نسبت

دفعہ ۶۰۳۔ جب ویسی ضمانت اور داخلہ روپیہ کا حسب اطمینان عدالت تکمیل پاچکے تو عدالت کو جائز ہے کہ۔

(الف) اپیل کا منظور ہونا ظاہر کرے۔ اور

(ب) اسکی اطلاع ریسپانڈنٹ کو پہنچائے۔ اور بعد ازان۔

(ج) جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے حضور ایک نقل صحیح مثل مذکور کی بجز کاغذات متذکرہ بالا کے بہ مہر عدالت بند کرکے ارسال کرے۔ اور

(د) نالش کے کسی کاغذات کی ایک یا کئی نقول مصدق کسی فریق کو جو اسکی درخواست کرے وہ اخراجات مناسب جو اسکی تیاری مین عائد ہوئے ہون ادا کردے۔ حوالہ کرے۔

اگر ضمانت نہ داخل کیجائے اور کوئی کارروائی اپیل کی پیروی کیلئے نہ کیجاوے تو درخواست اپیل رجسٹر سے خارج کیجاسکتی ہے (۱) اور اسیطرح اگر بر طبق اطلاعنامہ بغرض اظہار وجہ کے اپیلانٹ کی طرف سے کوئی حاضر نہو تو بھی اپیل رجسٹر سے خارج کیا جاسکتا ہے (۲) باوجود اس امر کے کہ اپیل زیر دفعہ ہذا داخل کر لیا گیا ہو ضامن مجاز ہے کہ ضمانت نامہ کے جواز کی نسبت بکارروائیات اجرا اعتراض کرے جہانتک کہ وہ حکم ہائیکورٹ مین کوئی فریق نہ تھا (۳) اگر اپیل منظور ہوجاوے تو ہائیکورٹ اپنے حکم کی تجویز ثانی نہین کرسکتی (۴)۔

منظوری ضمانت کی منسوخی

دفعہ ۶۰۴۔ اپیل کی منظوری سے پہلے کسی وقت عدالت کو جائز ہے کہ اگر وجہ ظاہر کی جائے تو کسی ویسی ضمانت کی منظوری کو منسوخ کردے۔ اور اس باب مین ہدایات مزید صادر کرے۔

ضمانت یا زر مزید داخل کرنیکے حکم دینے کا اختیار۔

دفعہ ۶۰۵۔ اگر کسی وقت بعد منظوری اپیل کے لیکن مثل کی نقل کو سوائے کاغذات مذکورہ کے بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل ارسال کرنیسے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۴۶۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۹۲۔

پہلے ویسی ضمانت غیر مکتفی معلوم ہو۔

یا مثل کو سوائے کاغذات مذکورہ بالا کے ترجمہ کرنے یا نقل کرنے یا چھاپنے یا اسکی فہرست مرتب کرنے یا اسکی نقل ارسال کرنیکے لئے زیادہ روپیہ مطلوب ہو۔

تو عدالت کو بنام اپیلانٹ یہ حکم صادر کرنا جائز ہے کہ وہ اس میعاد کے اندر جو کہ عدالت مقرر کرے دوسری ضمانت کافی گذرانے یا اسیقدر میعاد کے اندر زر مطلوبہ داخل کرے۔

حکم کی تعمیل نہ کرنیکا نتیجہ۔

دفعہ ۶۰۶۔ اگر اپیلانٹ ویسے حکم کی تعمیل میں قصور کرے تو کارروائی موقوف کی جائیگی۔

اور بغیر اسکے کہ اس باب میں حکم جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کا صادر ہو اپیل کی کارروائی آگے نہ چلیگی۔ اور اس عرصہ میں اجرا اس ڈگری کا جسکا اپیل کیا گیا ہو ملتوی نہ رہیگا۔

جس صورت میں کہ میعاد معینہ دفعہ ۶۰۲ کے اندر ضمانت نہ داخل کیجاوے یا حکمنامہ بغرض اظہار وجہ اس امر کے کہ کیوں اپیل خارج نہ کیا جاوے کوئی کارروائی پیروی اپیل نہ کیجاوے تو کارروائیات ملتوی کیجاوینگی اور اپیل جبراً خارج کیا جاویگا۔ (۱) حکم متعلق انکار توسیع میعاد بغرض دینے ضمانت کی نارضی سے اپیل نہیں ہوسکتا (۲)

داخل کئے ہوئے روپیہ کے زر فاضل کی واپسی

دفعہ ۶۰۷۔ جب مثل کی نقل بجز ما غذات متذکرہ بالا کے بحضور جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل مرسل ہو چکے اور اس روپیہ میں سے جو کہ اپیلانٹ نے حسب دفعہ ۶۰۲ داخل کیا ہو کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اسکو واپس پاسکتا ہے۔

عدالت کے اختیارات تا دوران اپیل

دفعہ ۶۰۸۔ باوجودیکہ باب ہذا کے بموجب کوئی اپیل منظور ہو اجرا اس ڈگری کا جسکا اپیل ہو بغیر کسی شرط کے عمل میں آئیگا الا اس حال میں کہ عدالت منظور کنندہ اپیل ورنہج کی ہدایت کرے۔

لیکن اگر عدالت مناسب جانے تو کسی وجہ خاص سے جو کسی ایسے فریق کی طرف سے ظاہر کی جائے جو اس نالش سے غرض رکھتا ہو یا جو اور نہج پر عدالت کو معلوم ہو اسے جائز ہے کہ

(الف) کسی جائداد منقولہ متنازعہ فیہ یا اسکے کسی جزو کو ضبط رکھے یا

(ب) رسپانڈنٹ سے ایسی ضمانت لیکر جو کہ عدالت کے نزدیک واسطے تعمیل فرمان واقعی اس حکم کے مناسب ہو جو کہ جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے حضور سے بصیغہ اپیل صادر ہو اس

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۱ و جلد ۲ صفحہ ۵۶۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۲۔

ڈگری کے اجرا کی اجازت دے جسکا اپیل ہو۔ یا

(ج) اپیلانٹ سے ایسی ضمانت لیکر جو کہ عدالت کے نزدیک واسطے تعمیل قرار واقعی اُس ڈگری کے جسکا اپیل ہو یا اُس حکم کے جو کہ جناب ممدوحہ بصیغہ اپیل صادر کریں مناسب ہو اُس ڈگری کا اجرا ملتوی رکھے جسکا اپیل ہو۔ یا

(د) جو فریق کہ عدالت کی مدد چاہتے ہوں انکو نسبت شئے متنازع فیہ اپیل کے ایسی شرائط کا پابند کرے یا نسبت شئے مذکور ایسی اور نیز کی ہدایت صادر کرے جو اسکے نزدیک مناسب ہو۔

ایک حکم منسوخ انکار التوا اجرائے ڈگری بہ تعمیل اختیارات مفوضہ حسب دفعہ ہذا کوئی ایسا نہیں ہے جس کی نارضی سے حسب دفعہ ۵ا فرمان شاہی اپیل ہو سکے (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۰۔ جس صورت میں کہ درخواست واسطے حصول اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل بنارضی ڈگری ہائیکورٹ کے پیش کیگئی ہو تو ہائیکورٹ التوا اجرائے ڈگری خود منظور کر سکتی ہے گو ابھی اپیل منظور نہوا ہو (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰۔

ضمانت مزید جبکہ ضمانت غیر کافی پائی جائے۔

دفعہ ۶۰۹۔ اگر در اثنائے دوران اپیل کسی وقت وہ ضمانت جو کسی فریق نے داخل کی ہو غیر مکتفی معلوم ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ دوسرے فریق کی درخواست پر ضمانت مزید طلب کرے۔

درصورت نہ داخل ہونے ویسی ضمانت مزید کے جو عدالت طلب کرے عدالت کو اختیار ہے کہ اگر اپیلانٹ نے اصل ضمانت داخل کی ہو تو رسپانڈنٹ کی درخواست پر ڈگری اپیل شدہ کے اجرا کا حکم اُسی طرح صادر کرے کہ گویا اپیلانٹ نے کوئی ویسی ضمانت داخل نہیں کی تھی۔ اور اگر اصل ضمانت رسپانڈنٹ نے داخل کی ہو تو عدالت کو لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ڈگری کا تمام اجرا بے مزید ملتوی رکھے اور فریقین کو پھر اُسی حالت پر لے آئے جو اُس ضمانت غیر مکتفی کے دینے کے وقت اُن دونوں کی تھی۔ یا نسبت شئے متنازع فیہ اپیل کے ایسی ہدایت صادر کرے جو اُسکی دانست میں مناسب ہو۔

طریقہ کارروائی درخصوص اجرائے احکام ملکہ معظمہ با جلاس کونسل کے۔

دفعہ ۶۱۰۔ جو شخص کسی حکم صادرہ جناب ملکہ معظمہ با جلاس کونسل کا اجرا یا اُسکی تعمیل کرانا چاہے اُسے لازم ہے کہ سوال مع نقل مصدق اُس ڈگری یا حکم کے جو کہ اپیل میں صادر ہوا ہو اور جسکا اجرا یا تعمیل کرانا

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۷۴۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۔

مطلوب ہو اُسی عدالت مین گذرانے جسکے حکم کی ناراضی سے اپیل بحضور ملکہ معظمہ پیش کیا گیا ہو۔ وہ عدالت کو لازم ہے حکم صادرہ جناب ملکہ معظمہ کو اُس عدالت مین بھیجدے جس نے کہ پہلی ڈگری اپیل شدہ صادر کی ہو۔ یا اور کسی عدالت مین بھیجے جسکی ہدایت حضور ملکہ معظمہ سے بذریعہ اُسی حکم کے ہوئی ہو۔ اور (فریقین مین سے کسی کی درخواست پر) ایسی ہدایتین صادر کرے جو کہ اُسکے اجرا یا تعمیل کیواسطے ضروری ہون۔ اور جس عدالت مین کہ حکم مذکور اس طور پر بھیجا جائے وہ اُسکا اجرا یا تعمیل اُسی کے مطابق اُس طریق سے اور بموجب اُن قواعد کے کرے جو کہ اُس کی ابتدائی ڈگریون کے اجرائے سے متعلق ہون۔

[اُس حکم کی تعمیل جہانتک کہ اُسکے بموجب خرچہ ریسپانڈنٹ کو دلایا جاتا ہے اُس خرچے کے ضامن پر اُسی حد تک جسکا اوس نے اپنے تئین ذمہ وار کیا ہو اُسی طریق پر ہوسکیگی کہ جس طریق پر اُسکی تعمیل اپیلانٹ پر ہوسکتی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی اطلاع تحریری جو عدالت مذکور ہر صورت مین کافی سمجھے ضامن مذکور کو دی گئی ہو۔]

جب کسی ویسے حکم کی رو سے کوئی زر نقد جسکے دلانے کیلئے اوس مین سکہ مروجہ انگلستان لکھا گیا ہو ہندوستان مین واجب الادا ہو تو زر نقد مذکور کا حساب بموجب اُس ریٹ آف ایکسچینج مستعملہ وقت کے کیا جائیگا جو سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل نے باتفاق رائے صاحبان لارڈ کمشنر خزانہ شاہی بغرض تصفیہ معاملات خزانہ مابین گورنمنٹ انگلستان اور گورنمنٹ ہند کے مقرر کر رکھا ہو۔

میعاد | میعاد اُسوقت سے جبکہ حق نفاذ فیصلہ حاصل ہو ۱۲ سال ہے (۱) ٭

درخواست اجراء | درخواست اجرائے ڈگری کی ہمراہ نقل مصدقہ حکم ملکہ معظمہ باجلاس کونسل ہونی چاہیے (۲)

ضابطہ بصورت عدم اختیار سماعت | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۵۔

خرچہ | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶۔

سود | جہانکہ سود خرچہ پر حکم صادرہ ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے رو سے نہ دلایا گیا ہو تو ایسا سود ملک

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۸ و مدراس ۸۰ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع (۲ و ۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۲۹۔ ۱۵۔ ملاحظہ طلب ماقبل کا باب ۱۹۔

سنہ ۵ دفعہ ۶۱۰ مین یہ دو فقرے مجریہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالی ایکٹ سنہ ۱۸۸۸ لغایت نمبر ۶ معدودہ سنہ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۵۰ کے ذریعہ سے بڑہائے گئے

ہند کی کسی عدالت سے نہیں دلانا چاہئے (۱)۔

زر واصلات دیکھو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۹ ۔

شرح تبادلہ زیر دفعہ ہذا زر واجب الادا بر قاس تبادلہ کو محسوب کیجانی چاہئے جو موجود الوقت کیلئے سکرٹری آف سٹیٹ ہند باجلاس کونسل نے مقرر کی ہو اور الفاظ موجود الوقت صرف اس وقت سے علاقہ رکھتے ہین جبکہ حکم پریوی کونسل صادر ہوا تہا نہ کہ وہ وقت جبکہ اجرا کیا گیا تہا (۲) بخلاف دیکھو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۵۰ ۔

فرض عدالت زیر دفعہ ہذا دیکھو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۶۰ ۔

اعتراض نسبت ضمانت نامہ دیکھو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۶ زیر دفعہ ۶۰۲ مجموعہ ہذا

اپیل فیصلہ جج واحد مشعر انکار اجرائے کی نارضی سے اجلاس کامل مین اپیل ہو سکتا ہے (۳)۔

اپیل بنا رضی اُس حکم سے جو اجرائے ڈگری سے متعلق ہو۔

دفعہ ۶۱۱

۶۱۱ ۔ جو عدالت کہ حکم صدرہ جناب ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کا اجرا یا تعمیل کرے اُسکے احکام در باب ویسے اجراء یا تعمیل کے لایق اپیل اُسی طور پر اور پابندی اُونہی قواعد کے ہونگے جیسے اُسی عدالت کی ڈگریون کے اجرا یا تعمیل کی بابت اُس عدالت کے احکام ہین ۔

قواعد وضع کرنے کا اختیار

دفعہ ۶۱۲

۶۱۲ ۔ عدالت العالیہ ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً قواعد مطابق ایکٹ ہذا امور مفصلہ ذیل کے باب مین منضبط کرے ۔

(الف) اجرائے اطلاعنامجات بموجب دفعہ ۶۰۰ ۔

(ب) عطا کیا جانا یا نہ عطا کیا جانا سرٹیفکٹ کا حسب دفعات ۶۰۱ و ۶۰۲ اُن عدالتون کے حضور جو اختیار اخیر اپیل کی سماعت کا تحت عدالت العالیہ ہائیکورٹ رکھتی ہین ۔

(ج) تعداد اور نوعیت ضمانت کی جو حسب دفعات ۶۰۲ و ۶۰۵ و ۶۰۹ کے طلب کی جائے ۔

(د) جانچ ویسی ضمانت کی ۔

(ہ) تخمینہ خرچہ مثل کی نقل کا ۔

(و) ویسی نقل کی تیاری اور مقابلہ اور تصدیق ۔

(ز) اصلاح اور تصدیق ترجمون کی ۔

(ح) کاغذات مثل کی نقل کی فہرستون کی اور اُن کاغذات کی فہرستونکی تیاری جو اُسمین داخل نہ کیے جاوین ۔

(۱) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۷۰ و ۳۴۰ (۲) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۰ (۳) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۰ و جلد ۹ صفحہ ۲۰۴ ۔
سلے دفعہ ۶۱۲ مین الفاظ [illegible] ملاحظہ طلب
بعد کی دفعہ ۶۱۴ ۔

(ط) وصول خرچہ جو بابت مقدمات اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے برٹش انڈیا میں عاید ہوا ہو (۲)
اور تمام دیگر امور کے باب میں جو باب ہذا کی تعمیل سے علاقہ رکھتے ہیں (۲)۔

قواعد کا مشتہر ہونا۔ تمام ویسے قواعد مقام کے سرکاری گزٹ میں مشتہر کئے جاینگے۔ اور اس ہائیکورٹ میں اور ان عدالتوں میں جو اس کے ماتحت اختیار اخیر اپیل کی سماعت کا رکھتی ہوں حکم قانون کا رکھینگے۔

موجودہ قواعد کو قانوناً جائز گردہنا۔ **دفعہ ۶۱۳** - تمام قواعد جو قبل ازین کسی عدالت العالیہ ہائی کورٹ نے درباب اپیل بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل منضبط کرکے مشتہر کئے ہوں اور عین قبل صدور ایکٹ ہذا کے نافذ ہوں وہ جس قدر کہ ایکٹ ہذا کے مطابق ہیں ایسے سمجھے جاینگے کہ گویا حسب ایکٹ ہذا منضبط اور مشتہر کئے گئے تھے۔

دفعہ ۶۱۴ (۳)

قانون بنگالہ نمبر ۳ مصدرہ ۱۸۲۸ء کی دفعہ ۴ کے ضمن ۵ کا مفہوم۔ **دفعہ ۶۱۵** - جن قواعد اور قیود کا ذکر بنگالہ کے قانون ۳ مصدرہ ۱۸۲۸ء کی دفعہ ۴ کے ضمن ۵ میں ہے وہ ایسے قواعد و قیود متصور ہونگی جنکو ان اپیلوں سے تعلق ہے جو حسب مجموعہ ہذا عدالت العالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ کے فیصلجات کی ناراضی سے دائر ہوں۔

ملکہ معظمہ کے اختیار کا محفوظ رہنا۔ **دفعہ ۶۱۶** - ایکٹ ہذا کی کوئی عبارت ایسی سمجھی جاویگی کہ۔

(الف) مانع عمل میں لانے اس اختیار کلی اور بلا قید کی ہے جو جناب ملکہ معظمہ کو درباب منظوری یا نامنظوری اپیل مرجوعہ حضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کے حاصل ہے یا کسی اور نہج پر۔ یا۔

اور ان قواعد کا محفوظ رہنا جو کارروائی بحضور جوڈیشل کمیٹی کے باب میں ہیں۔ (ب) مخل کسی قواعد مرتبہ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل نافذہ وقت کی ہے جو بحضور ملکہ معظمہ باجلاس کونسل اپیلوں کے پیش ہونے کے باب میں یا جو جوڈیشل کمیٹی مذکور حضور ان اپیلوں کی کارروائی کے باب میں ہیں۔

کوئی عبارت باب ہذا کی کسی حالت صیغہ اختیار فوجداری یا ایڈمرلٹی یا وائس ایڈمرلٹی سے متعلق نہ ہوگی نہ ان اپیلوں سے متعلق ہوگی جو بنا راضی احکام اور ڈگری پرایز کورٹ کے دائر ہوں ۔

(۲) دفعہ ہذا بر ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۹۱ء منسوخ کی گئی ہے۔ (۳) چھپا مجموعہ قوانین بنگالہ مطبوعہ سنہ ۱۸۸۹ء کی جلد اول کے صفحہ ۳۰۴ ... کا صفحہ ۱۱۲

حصہ ساتواں

باب (۴۶)[1]

استصواب ہائیکورٹ سے اور نگرانی ہائیکورٹ کی

استصواب بحث کا ہائیکورٹ سے **دفعہ ۶۱۷** - اگر قبل یا بروقت سماعت کسی نالش یا اپیل کے جس میں ڈگری قطعی ہو یا در اثنار اجرا کسی ایسی ڈگری کے کوئی بحث قانونی یا ایسی رواج کی جو قانون کا حکم رکھتا ہو یا کسی دستاویز کے ایسے معنے کی جو مقدمہ کی روئیداد پر موثر ہو پیدا ہو۔ اور اگر عدالت تجویز کنندہ نالش یا اپیل کو یا اجرا کنندہ ڈگری کو شبہ معقول ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ خود اپنی مرضی سے یا وقت درخواست احد الفریقین کے واقعات مقدمہ کی کیفیت اور وہ امر جسکی بابت شبہ ہو تحریر کر کے معہ اپنی رائے کے جو اس امر کی بابت ہو انفصال کے لئے عدالت العالیہ ہائیکورٹ میں استصواباً مرسل کرے۔

دفعہ ہذا صرف ان مقدمات سے متعلق ہے جو بصیغہ اپیل عدالت ہائیکورٹ کے روبرو پیش نہ ہو سکیں (۱) اور جبکہ اشتباہ دوران نالش یا اپیل یا اجرا یا دیگر کارروائی میں پیدا ہوں دفعہ ہذا کا منشا ان مفروضہ صورتوں سے متعلق ہونیکا نہیں ہے جو طبعی طور پر مناسب کارروائی روبرو عدالت میں پیدا ہوں (۲)

ڈگری قطعی دفعہ ہذا کی رو سے اجازت استصواب کی بجز اسکے کہ نسبت کسی ایسے امر کے جو کبھی نزاع بین بین فریقین نالش یا اپیل کے پیدا ہو یا کسی ایسے معاملہ میں کیا جائے جس سے عدالت کو نسبت دعادی مخالف فریقین متخاصمین کے تجویز کرنی یعنی رائے ظاہر کرنی ہو نہیں ہے (۳) اور استصواب نہیں کیا جا سکتا بجز اس

[1] یہ باب خفیفہ کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں وسعت پذیر ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۵ ضمیمہ ۲ - (۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۳ ۲ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۲۷ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۷۸ -

۲ ... زائد ہو۔ ملاحظہ ہو عدالت ہائی پنجاب کو ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء کی دفعہ ۴۴ جو یکم دسمبر ۱۹۰۹ء تک کی ترمیم کے ساتھ لیجسلیٹف ڈیپارٹمنٹ

صورت کے کہ ڈگری قطعی ہے (۱) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۷ - استصواب صرف اُسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ امر استصوابی پر معقول شبہ عائد کیا جائے (۲) بحث نسبت تعداد ضمانت ایک بحث متعلقہ اجرائے حسب دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ہذا ہے اسلئے اُسکا استصواب نہیں کیا جا سکتا (۳) بعد فیصل ہونے مقدمہ کے استصواب نہیں ہو سکتا (۴) اور نہ بعد اظہار رائے ڈویزن بنچ ہائیکورٹ کے (۵) اور مطابق رائے ہائیکورٹ کے فیصلہ صادر کیا جانا چاہئیے (۶)

ہائیکورٹ کی رائے کو مشروط گردان کر عدالت ڈگری صادر کر سکتی ہے

دفعہ ۶۱۸ - باوجود ویسے استصواب کے عدالت کو اختیار ہوگا کہ کارروائی مقدمہ کی ملتوی کرے یا جاری رکھے۔ اور جو کچھ رائے عدالت ہائیکورٹ کی نسبت اُس امر کے جسکی بابت استصواب کیا گیا ہو قرار پائے اُسکی پابندی کی شرط پر ڈگری یا حکم صادر کرے۔

لیکن جس صورت میں ویسا استصواب ہوا ہو اُسمیں تا وصول نقل تجویز عدالت ہائیکورٹ کی جو ویسے استصواب پر ہو اجرائے ڈگری یا نیلام یا قید عمل میں نہ آئیگی۔

ہائیکورٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ جو تجویز اُسنے برطبق کسی استصواب کے جو کسی جج ماتحت نے باختیارات عدالت مطالبہ خفیفہ کیا ہو صادر کی ہو اُسکی تجویز ثانی کرے (۷) عدالت استصواب کنندہ کو لازم ہے کہ رائے ہائیکورٹ کے مطابق عمل کر کے ڈگری صادر کرے (۸)

ہائیکورٹ کی تجویز بھیجی جائیگی اور اُسکے موافق مقدمہ فیصل ہوگا

دفعہ ۶۱۹ - ہائیکورٹ کو لازم ہے کہ اُن عذرات کی سماعت کرے جو فریقین اُس مقدمہ با اپیل کے جسمیں استصواب ہوا ہو اصالتاً یا بذریعہ اپنے اپنے پلیڈر کے پیش کریں۔ اور تجویز اُس امر کی کرے جس کی نسبت استصواب کیا گیا۔ اور اپنی تجویز کی نقل بدستخط رجسٹرار کے اُس عدالت میں مرسل فرمائے جسنے استصواب کیا ہو۔ اور ویسی عدالت کو لازم ہوگا کہ عند الحصول النقل مذکورہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کے مطابق مقدمہ کو فیصل کرے۔

ف۱ دفعات ۶۱۷ سے ۶۲۰ تک اجمیر اور میرواڑہ میں منسوخ کیگئیں۔ ملاحظہ ہو عدالتہائے اجمیر کے ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲ اور ضمیمہ چہارم مجموعہ قوانین اجمیر مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۴۷ میں اور ماقبل کی دفعہ ۳ - (۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۴۵ (۲) دیکھو نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و دیکھو بمبئی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۲۷ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۰ (۴) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۸ -

(۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ -

ہائیکورٹ سے استصواب کرنیکا خرچہ

دفعہ ۶۲۰ - جو کچھہ خرچہ بوجہ استصواب عدالت ہائیکورٹ کے پڑا ہو وہ مقدمہ کے خرچہ کا جزو سمجھا جائیگا۔

اُس عدالت کی ڈگریوں کے متغیر وغیرہ کرنیکا اختیار جو استصواب کرے

دفعہ ۶۲۱ - جب کوئی مقدمہ اس باب کے بموجب ہائی کورٹ میں استصواباً بھیجا جائے تو ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ مقدمہ کو ترمیم کیلئے واپس بھیجے - اور کسی ڈگری یا حکم کی تبدیل یا تنسیخ یا تردید کرے جو عدالت استصواب کنندہ نے اُس مقدمہ میں صادر کیا ہو جسمیں استصواب کی ضرورت پائی گئی - اور جو کچھہ حکم مناسب سمجھے صادر کرے -

اُن مقدمات کی مثل طلب کرنیکا اختیار جو قابل اپیل بحضور ہائیکورٹ نہ ہوں

دفعہ ۶۲۲ - ہائیکورٹ مجاز ہے کہ مثل کسی مقدمہ کی جسکا اپیل ہائیکورٹ میں نہیں ہوتا ہے اپنے پاس طلب کرے بشرطیکہ اُس عدالت نے جو مجوز مقدمہ تھی ظاہراً وہ اختیار نافذ کیا ہو جو اُس کو قانوناً حاصل نہ تھا یا جو اسکو اختیار تھا اسے عمل میں نہ لائی ہو - یا اپنے اختیارات کی تعمیل میں خلاف قانون عمل کیا یا کوئی بیضابطگی عظیم کی ہو - اور عدالت ہائیکورٹ مجاز ہے کہ اُس مقدمہ میں جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے -

دفعہ ہذا میں وہ شرائط درج ہیں جن کے بموجب عدالت کارروائیات عدالت ہائے ماتحت کی نظر ثانی کرسکتی ہے - اور اس کے اختیارات دست اندازی تابع شرائط مذکور ہیں لیکن اگر ایک مرتبہ اختیار نظر ثانی قایم کیا گیا ہو بر بنائے کسی وجہ متذکرہ جزو اول دفعہ ہذا کے تو عدالت اپیل کے اختیارات دربارہ طریق انفصال مقدمہ پر کوئی حد نہیں لگائی جاتی - دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہوا ہے کہ عدالت کو وہ اختیار مسلم کیا جاوے جس کے ذریعہ بے انصافی کا اُن صورتوں میں مداوا کیا جاوے جو بعض متذکرہ واقعات کی

---

۱ ملاحظہ ہو ماقبل کی دفعہ ۶۱۸ کا فٹ نوٹ ۲ جزایر انڈمن اور نکوبر میں دفعہ ۶۲۲ کے عوض عبارت مرقوم الذیل قایم کیجائے : - ہائیکورٹ مجاز ہے کہ اپنے ماتحت کی کسی عدالت کی مثل مقدمہ کو طلب کرے اور اگر یہ معلوم ہو کہ کارروائی مقدمہ میں حقیقت حال مقدمہ کے متعلق کوئی سنگین غلطی ہوئی ہے تو اُسکی نسبت کوئی ایسی تجویز یا حکم صادر کرے جو اُسکی دانست میں مناسب ہے - ملاحظہ طلب جزایر انڈمن و نکوبر کے ریگولیشن (نمبر ۱۸۷۶ء) کی دفعہ ۴۰ چھپا گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۱۸۷۶ء کے حصہ ۱ کے صفحہ ۱۵ میں - پنجاب میں دفعہ ۶۲۲ منسوخ کیگئی - ملاحظہ طلب التہائے پنجاب کے ایکٹ نمبر ۱۸۹۹ء کی دفعہ ۷ (۳) - نالشات کی تخمین مالیت کے ایکٹ (نمبر ۱۸۸۷ء) کی دفعہ ۱۱ کے احکام ایسی عدالت سے متعلق ہیں جو اختیار نظر ثانی تحت دفعہ ۶۲۲ عملمیں لاتی ہو - ملاحظہ طلب ضمن (۴) دفعہ مذکور - اُس رسوم عدالت کے لئے جو اُن درخواستوں پر واجب الادا ہے جو بحضور چیف کمشنر یا عدالت صاحب فنانشل کمشنر پنجاب بحضور تحت دفعہ ۶۲۲ گذرتی ہیں اور واسطے اپیل کے تحت اسکی ملاحظہ ہو عدالت ہائے پنجاب کے ایکٹ نمبر ۱۸۸۴ء کی دفعات ۷۱ و ۷۲ -

موجودگی میں تابع اپیل نہیں ہیں - لہذا جبکہ وجوہات اختیار سماعت قایم کی گئی ہوں تو دفعہ ہذا میں کوئی امر مانع عدالت کا دربارہ اس امر کے نہیں ہے کہ مقدمہ کو قطعی طور پر خود فیصل کرے بدیں وجہ کہ امورات واقعاتی نہ کہ قانونی شامل ہیں (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی زیر دفعہ ہذا زیر عنوان اختیار سماعت -

مقدمہ | لفظ مقدمہ مندرجہ دفعہ ہذا سے لازمی طور پر ہر صورت میں کل مقدمہ سے مراد نہیں ہوتی بلکہ مقدمہ کی ایک شاخ سے مراد ہو سکتی ہے جس کے واسطے مجموعہ ہذا میں بلا واسطہ چارہ جوئی یا مختلف ضابطہ مقرر کیا گیا ہو - اور اسمیں حکم درمیانی جو دفعہ ۵۹۱ کی ذیل میں نہ آتا ہو داخل ہو سکتا ہے (۲) لفظ مقدمہ مندرجہ دفعہ ہذا سے کل مقدمہ کی مراد خواہ مخواہ اور ہر صورت میں نہیں ہوتی لیکن ضرور ہے کہ اس سے مراد ایک خاص شاخ مقدمہ کی ہو جس کے واسطے مجموعہ ہذا میں ایک بلا واسطہ علاج یا مختلف ضابطہ کا انتظام کیا گیا ہو لہذا جبتک کہ کسی مقدمہ کا فیصلہ ہو رہا ہو عدالت ماتحت کی کارروائی ضابطہ میں بجہہ بنائے مندرجہ وجوہات کے مداخلت نہیں کیجائیگی - اور دفعہ ہذا درمیانی احکام سے متعلق نہیں ہے (۳)

عدالت | ڈسٹرکٹ جج جو زیر دفعہ ۲۳ - ایکٹ ترمیم کنندہ بمبئی ڈسٹرکٹ میونسپل ایکٹ سنہ ۱۸۸۴ء عمل کر رہا ہو حسب منشاء دفعہ ہذا کوئی عدالت نہیں ہے اور ہائیکورٹ کو کوئی اختیار نگرانی نسبت اس کے حکم کے حاصل نہیں ہے جس کے رو سے اس نے ایک انتخاب کے منسوخ کرنیسے انکار کیا - اور نہ اس حکم میں دست اندازی کر سکتی ہے جو اسنے بدیں مضمون صادر کیا ہو کہ سایل وہ خرچہ ادا کرے جو فریق مخالف کیطرف سے عاید ہوا ہے (۴)

بشرطیکہ اس عدالت نے | دفعہ ہذا عدالت ہا متدار سے متعلق ہے (۵) لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ - اور نہ کارروائیات زیر ایکٹ دادرسی ہر ار عمالان دکن ہی بجز مستثنے حالات کے (۶) الہ آباد و مدراس میں عدالت مال سے متعلق نہیں (۷) عدالت جس کو اختیار سماعت حاصل ہے صرف اس وجہ سے کہ اسنے غلط فیصلہ کیا ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسنے استعمال اپنے اختیار سماعت کا ناجایز یا واقعی بے ضابطگی کے ساتھ حسب منشاء دفعہ ہذا کے کیا (۸) نیز دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۹۹ -

(۱) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۹ (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۷۷۵ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۴۷ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۶ (۷) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۳۳ و جلد ۷ صفحہ ۲۹ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ - (۸) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷ و بمبئی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ و نمبر ۶ سنہ ۹۰ء و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

خواہ غلطی قانونی ہو یا واقعاتی بجز اُس کے کہ اُسنے خلاف قانون بیضابطگی عظیم سے عمل کیا ہو (۱) دیکھو نمبر ۲۰۶ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - یا حکم بیضابطہ طور پر صادر کیا گیا ہو لیکن کوئی وجہ دست اندازی ظاہر نہ کیگئی ہو تو ہائیکورٹ دست اندازی نہ کریگی (۲) جس صورت میں کہ عدالت ماتحت نے کسی مسئلہ قانون یا ضابطہ پر غور کرکے کوئی غلط تجویز کی ہو تو ایسی تجویز خود بھی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہائیکورٹ اپنے اختیارات زیر دفعہ ہذا کو عمل میں لائے (۳) لیکن جس صورت میں کہ عدالت ماتحت اپنے فرض کے انجام دینے میں قاصر رہی ہو اور سائل کیطرف سے کوئی ظاہر غفلت نہ ہوئی ہو تو ہائیکورٹ بروئے عام اختیارات نگرانی مفوضہ کے عدالت ماتحت کو یہ ہدایت کرنے کی مجاز ہے کہ اپنا فرض انجام دے اور مقدمہ کو مطابق قانون کے پورا کرے (۴) بطور اصول عام جن مقدمات میں ہائیکورٹ دست اندازی کرے گی دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۱۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۷۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۰۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۲ و جلد ۷ صفحہ ۱۴۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۳ و ۴۹۵ و ۶۰۶ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۶۷ و نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ -

احکام جو دفعہ ہذا میں داخل ہیں | حکم عدالت اپیل متعر بحالی حکم عدالت مرافعہ اولی جسکی روسے نالش بوجہ اختیار سماعت کے ڈسمس کیگئی ہو (۵) یا زیر دفعہ ۱۵۹ گواہان کے نام سمن جاری کرنیسے انکار کرانا (۶) یا گواہان پیش شدہ کا اظہار لینے سے انکار کرنا (۷) یا درخواست تقرر کمیونڈر حصول قبضہ جائداد میں سائل کا بیان نہ لینا اور نہ مزید تحقیقات زیر دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ء کرنا (۸) یا شہادت قابل پذیرائی کو پذیرا کرنا (۹) بشرطیکہ عدالت نے سوال مذکور کیطرف غور کر لیا ہو - ڈگری عدالت مطالبہ خفیفہ جس کی تائید شہادت سے نہوتی ہو (۱۰) جو ایسے امر تنقیح پر مبنی ہو جو اس مقدمہ میں اُٹھایا نہیں گیا (۱۱) ڈگری مصدرہ سبارڈینیٹ جج جس کو اختیارات مطالبہ خفیفہ مفوض ہوں (۱۲)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱ و جلد ۶ صفحہ ۹ ۴ ۰ و جلد ۸ صفحہ ۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۶ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۳ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۴۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۱ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۴ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۷ و ۲۳۳ و ۴۰۷ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۶ - (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۶۴ (۹) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹۸ (۱۱) ،، بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۱۷ (۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۰

ڈگری بشرح ڈسمس نالش مقدمہ کے روئیداد پر سماعت ہونیکے بعد عدم حاضری فریقین کی وجہ سے (۱) واپسی عرضی دعوے بغرض پیش کرنے عدالت مجاز میں (۲) حکم صاحب جج مشعر تیاری فہرست بلا تعمیل احکام دفعہ ۳۲۵ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ع (۳) احکام زیر دفعہ ۳۱۰ (الف) (۴) حکم زیر دفعہ ۳۳۵ مجموعہ ہذا (۵) اور حکم زیر دفعہ ۵۵۶ مجموعہ ہذا (۶) دفعہ ۱۲ الف کی غلط تعبیر کرنا (۷) حکم مشعر تقرر فیس حفاظت جائداد نابالغ زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ع (۸) امتناع کرنا اجرائے ڈگری سے جبتک فیصلہ اپیل کا ہوجائے (۹) حکم شامل مسل کرنے فیصلہ ثالثی کا (۱۰) حکم حصہ رسدی مابین اُن ڈگریداران کے جن کی درخواستیں بوقت وصول روپیہ کے رجسٹر سے خارج ہوگئی تہیں (۱۱) حکم منسوخی زرمعاوضہ زیر ایکٹ حصول اراضی مدینوجہ کہ اسیسر نے طرفداری کی (۱۲) حکم مصدرہ عدالت ماتحت دربارہ سوال تعین مالیت جس سے رسوم عدالت کا فیصلہ ہوتا ہو (۱۳) لیکن دیکھو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ - حکم زیر دفعہ ۱۰۴ - ایکٹ لگان بنگال (۱۴) حکم تقرر ثالثان غیر مناسب طور پر زیر دفعہ ۵۱۰ مجموعہ ہذا (۱۵) حکم مشعر انکار شامل مسل کرنے فیصلہ ثالثی کا (۱۶) حکم مشعر انکار منظور کرنے سپلام زیر مجموعہ ہذا (۱۷) حکم حصہ رسدی زیر دفعہ ۲۹۵ مابین اُن ڈگریداران کے جن کی درخواستیں بوقت وصول روپیہ کے رجسٹر سے خارج ہوچکی تہیں (۱۸) حکم زیر دفعہ ۱۳۵ (۱۹) حکم مشعر انکار ترمیم ڈگری زیر دفعہ ۲۰۶ (۲۰) یا حکم مشعر ترمیم ڈگری زیر دفعہ ۲۰۶ جو مطابق فیصلہ کے نہو (۲۱) حکم مشعر انکار ترمیم غلطی نشیانہ کے جو نمونہ پروبیٹ عطا کردہ میں کیگئی ہو بربنائے ہوجہ کے

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۸۶ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۸۴۸ (۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۸ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۳ و نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۸۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۱ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۷۲ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۹ (۷) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱۳ (۸) نمبر ۸۴ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ - (۹) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۶ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۲ (۱۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۴۸ (۱۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۵۳ (۱۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ (۱۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۲ و ۲۲۴ (۱۵) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۱۸ (۱۶) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶۸ (۱۷) لاء رپورٹ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۸۵ (۱۸) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۳ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ (۱۹) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۷۸ (۲۰) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۲۵ -

(۲۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ -

کہ پروبیٹ مذکور اُس کے سابق جانشین نے عطا کیا ہے (۱) حکم زیر دفعہ ۴۴ (۲) حکم ڈسٹرکٹ جج مشعر منسوخی حکم جج ماتحت جو اُس نے زیر دفعہ ۴۹۴ صادر کیا ہو (۳) حکم منظوری درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ بعد انقضائے میعاد کے (۴) حکم مشعر عطائے اجازت نالش بر طبق مضمون قید درخواست زیر دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء جو عدالت میں پیش نہ کیگئی ہو (۵) ایسے رہن ہائے میں جو بطریق بیع بالوفا ہوں حکم صاحب ڈسٹرکٹ جج کا بنام مرتہن نوٹس جاری کرنیکا (۶)

احکام جو دفعہ ہذا میں داخل نہیں

حکم زیر دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء مشعر انکار اجازت نالش (۷) حکم اسپیشل جج بلحاظ مندوبست لگان کے یا صحت اندراجات لگان مقررہ کے (۸) حکم مشعر منسوخی فیصلہ ثالثی زیر دفعہ ۵۲۱ - ایکٹ ہذا (۹) دیکھو نمبر ۸۰ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - حکم نامنظوری درخواست کسی شخص کا کہ وہ فریق مقدمہ بنایا جائے (۱۰) حکم ادخال اپیل بعد میعاد کے (۱۱) حکم نامنظوری درخواست نالش بصیغہ مفلسی (۱۲) حکم زیر دفعہ ۲۵ و ۲۰۶ مجموعہ ہذا (۱۳) حکم جو بموجب دفعہ ۵۹۲ کے صادر کیا گیا ہو (۱۴) دیکھو نمبر ۱۲ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - حکم مشعر منظوری اجرائے استغاثہ فوجداری (۱۵) امر میعاد کی بابت غلط فیصلہ ہونا (۱۶) ڈگری ہرجہ مداخلت بیجا مصدرہ عدالت خفیفہ پریزیڈنسی (۱۷) نظر ثانی کا منظور کیا جانا گو کہ اُسکی منظوری کی کوئی وجہ نہ ہو لیکن اُسکا اسقدر اثر ہو کہ بجائے ایک غلط ڈگری کے ایک درست ڈگری مقدمہ میں صادر کیجاوے (۱۸) حکم ترمیم ڈگری زیر دفعہ ۲۰۶ (۱۹) حکم عدالت ماتحت جس کے رو سے اختیار سماعت سے انکار کیا گیا ہو (۲۰)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۷ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۴۵ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۸ (۶) نمبر ۷۰ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) " " مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۸ (۸) " " کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۹ و جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۶ و جلد ۱۲ صفحہ ۷۷ (۹) " " الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ (۱۰) " " جلد ۳ صفحہ ۹۰ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۸۴ (۱۲) " " " جلد ۷ صفحہ ۶۶۱ (۱۳) " " الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ و جلد ۷ صفحہ ۲۷۶ (۱۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹ (۱۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۸ (۱۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۳۹ و جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۷ و جلد ۲۱ صفحہ ۸۹ (۱۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ (۱۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۵۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۳ (۱۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۷۳ و ۲۸۲ (۲۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۵ و جلد ۲۳ صفحہ ۴۶ و ۴۷ -

فیصلہ اور ڈگری کی غلط تعبیر (۱) یا مضمون دستاویز پیش آمدہ بطور شہادت کو غلط سمجھنا (۲)
اس دفعہ کے معنی میں داخل نہیں جب عدالت ہائے ماتحت باستعمال جوڈیشل اختیارات کے یہ فیصلہ کریں کہ
ایک دستاویز ناقابل پذیرائی شہادت ہے اور انہوں نے اپنے اختیار تمیزی کا استعمال سوال جواز
یا عدم جواز دستاویز مذکور کی نسبت کیا ہو تو ہائیکورٹ کو کوئی اختیار دست اندازی حاصل
نہیں ہوگا. بغرض اس امر کے کہ دستاویز پیش کردہ نادرست طور سے نامنظور کیگئی ہے جو جیسے
کہ عدالت ہائے ایسی صورتوں میں کرتی ہیں وہ ایک غلطی سوال قانون کے متعلق ہے اور جبکہ وہ
نہ تو دوران سماعت مقدمہ میں اور نہ آخری فیصلہ میں کیگئی ہو تو کوئی وجہ دست اندازی نہیں
ہوسکتی کیونکہ بعض غلطی قانون ایک بیضابطگی یا اہم بیضابطگی حسب منشاء دفعہ ہذا نہیں ہے (۳)
اختیار سماعت | بطور قاعدہ عام کے چیف کورٹ اپنے غیر معمولی اختیار سماعت نگرانی زیر دفعہ ۷
ایکٹ عدالت ہائے پنجاب مرحمہ بروئے ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۹۹ء کو بربنائے اس وجہ کے استعمال نہیں
کریگا کہ عدالت ماتحت نے اس اختیار سماعت کا استعمال کیا ہے جوکہ اُسے بروئے قانون مفوض نہیں
یا کہ اُسنے اس اختیار سماعت کا استعمال نہیں کیا جو کہ اُسے اسطرح سے مفوض تھا یا کہ اُسنے باستعمال اپنے
اختیار سماعت کے نہایت بیضابطگی کے ساتھ عمل کیا ہے جبتک کہ فریق ضرر رسیدہ کے لئے
کوئی اور چارہ جوئی مہیا ہو جس کے کہ ذریعہ وہ دادرسی مستدعیہ حاصل کرسکتا ہو (۴) یہ دفعہ
اس مقدمہ سے متعلق ہے جسمیں جج نے ظاہرا وہ اختیار نافذ کیا ہو جو اُسکو قانوناً حاصل نہ تھا
یا جو اُس کو اختیار تھا اُسکو عمل میں نہ لایا ہو (۵) نیز دیکھو انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۷
یا اپنے اختیارات کی تعمیل میں خلاف قانون عمل کیا یا کوئی بیضابطگی عظیم کی ہو (۶) تنقیحات قایم
کرنے میں بیضابطگی اہم اور مقدمہ کے سمجھنے میں جیساکہ فریقین نے عدالت میں بغرض فیصلہ پیش
کیا غلط فہمی کا وقوع میں آنا (۷) حکم نامنظوری یا ڈسمسی نالش کہ واقعات سے کوئی بنائے دعوے
پیدا نہیں ہوتی درحالیکہ اگر وہ واقعات راست ہوں تو اس سے بنائے دعوے پیدا ہوتی ہے (۸)

(۱) نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۹ (۳) انڈین لاریورٹ
بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۷۷ (۴) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ - (۵) بنگال فل بنچ صفحہ ۵۳۱ و انڈین لاریورٹ
کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۴ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۳
صفحہ ۲۳۴ (۶) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۵ (۷) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۲۰۶ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب
ریکارڈ دیوانی (۸) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

اپیل کا اس وجہ پر ڈسمس کرنا کہ وہ اصول انصاف و داد گستری و ایمان کے خلاف ہے (۱) حکم عدالت کو دفعہ ۱۳ مجموعہ ہذا مانع ہے درحالیکہ دفعہ ۱۳ عاید نہ ہو (۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۳۴ - جبکہ عدالت ایک ایسی دفعہ کا متعلق ہونا فرض کرلے جو بالکل وجود ہی نہ رکھتی ہو یا بالکل غیر متعلق ہو تو اس صورت میں اہم بیضابطگی ہوتی ہے (۳) لیکن جبکہ عدالت اول کے نزدیک بروئے دفعہ ۳۴ اور عدالت اپیل کے نزدیک بروئے دفعہ ۱۳ نالش ممنوع السماعت ہو لیکن عدالت ماتحت اپیل نے نوعیت سوال زیر تنقیح مابین فریقین سے بخوبی آگاہ ہو کر سوال مذکور کے متعلق وجوہات فیصلہ خود پر خاطر خواہ غور کرلیا ہو خواہ فیصلہ غلط ہو یا صحیح تو یہ کوئی ایسی بیضابطگی نہیں جس سے اختیار سماعت زیر دفعہ ہذا استعمال میں لانا ضروری ٹھہرے (۴) قبل از یکطرفہ ڈگری بجز شہادت مطلوبہ کے وجود ہونیکی نسبت نہ تحقیق کرنا (۵) باوجود فرض کرنے اس امر کے کہ مدعی کو کوئی بنائے دعوے حاصل نہیں ہے پھر اسکے حق میں ڈگری صادر کرنا (۶) جبکہ ڈگری بجائے کسی اہم بیان امر واقعہ یا مسئلہ قانونی متعلق شئے مدعا بہا نالش کے صادر کیگئی ہو جسکو ایک فریق نے پیش یا بیان کیا ہو اور دوسرے فریق نے اسے تسلیم کیا ہو بلکہ مدعا علیہ کے عذرات پر مبنی کی گئی ہو بدوں کرنے تحقیقات نسبت عذرات مذکور کے جبکہ عدالت کو تحقیقات کرنیکا اختیار حاصل ہو (۷) ڈگری کا مطابق فیصلہ ثالثان بدون دینے نوٹس فریقین کو صادر کیا جانا (۸) کسی امر تنقیح طلب نسبت امر واقعہ کے ترتیب دینے اور تجویز کرنیسے ترک کیا جانا جو اگر بحق مدعا علیہ فیصل کیا جاتا تو دعوے کا مکمل جواب ہوتا (نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) - یہ ایسی بیضابطگی ہائے عظیم ہیں جو اس دفعہ میں داخل ہیں عذر میعاد متعلق اختیار سماعت نہیں (۹) دیکھو نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ - جس صورت میں کہ عدالت اپیل نے اس سوال متعلقہ کی روئداد پر غور کرنیکے بغیر جسکو عدالت ماتحت نے فیصل کیا تھا اور جو روبرو عدالت اپیل بنا پر تصفیہ پیش تھا مقدمہ کا فیصلہ ایسی رائے کے مطابق کیا جو چیفکورٹ کے فیصلہ اجلاس کامل کی مسلمہ غلط فہمی پر مبنی تھی قرار دیا گیا کہ ایک غلط ضابطہ نمبر ۱۰۱ اہم

(۱) نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۱۷ (۴) نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۵) نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۶) نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۷ (۹) نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

بیضابطگی کے سبب مراد دفعہ ہذا عمل میں آئی تھی اور کہ ہو جہ سے کہ قانون اصلی یا اضافی کی غلط فہمی کے سبب سے وہ بیضابطگی عمل میں آئے اسکو اہم ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا (۱) لیکن خواہ کسی عذر غلط فیصلہ بروئے روئداد ہو خواہ وہ ان نتائج پر مبنی ہو جو شہادت سے نکالی جائیں یا قانون کے امور واقعہ سے متعلق کرنے پر مبنی ہو روئیداد کے رو سے غلط فیصلہ کرنا ایک بیضابطگی نہیں ہے (نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) عدالت کا عذر اختیار سماعت کو اس وجہ سے نامنظور کرنا کہ بہت دیر بعد کیا گیا ہے اور وہ نامطابق سابقہ زبانی عذرات مدعا علیہ کے تھا کوئی وجہ مداخلت زیر دفعہ ہذا نہیں ہے (۲) اور نہ جبکہ عذر ایسا ہو جسکی سماعت کا اختیار عدالت مطالبہ خفیفہ کو نہ ہو (۳) عدالت چیفکورٹ زیر دفعہ ہذا مجاز ہے کہ اس عدالت کے فیصلہ کی روئیداد کی نسبت غور کرے جس کی کارروائی درباب سوال اختیار سماعت کی بابت نگرانی کی گئی ہو (۴) اور جبکہ وجہ نگرانی سوال اختیار سماعت ہو تو چیف کورٹ سوال مذکور کے متعلق عدالت اپیل ماتحت کی تنقیح و تجویز بربنائے امور واقعاتی کی صحت کی نسبت غور کرسکتی ہے (۵) ہائیکورٹ بمبئی کو کوئی اختیار نگرانی ان مقدمات دیوانی کی نسبت حاصل نہیں ہے جنکا فیصلہ عدالت دیل ملکی اجنبار نے کیا ہو (۶)

اختیارات کی تعمیل میں خلاف قانون عمل کرنا یا کوئی بیضابطگی عظیم کی ہو | دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۱

خلاف قانون | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۷۹۹ -

جدید درخواست | نگرانی کی درخواست جو عدم پیروی میں خارج ہو چکی ہو اسکی مکرر سماعت کے واسطے درخواست کرنا درست ضابطہ نہیں ہے ایک جدید درخواست گذرانی چاہئیے (۷) مگر درخواست نگرانی کا عدم پیروی میں خارج کیا جانا مانع ارجاع دوسری درخواست نگرانی کا نہیں ہے لیکن جس حال میں کہ ایک درخواست نگرانی مسموع ہو چکی ہو اور حکم بعد غور کے صادر کیا گیا ہو تو درخواست ثانی بغرض نگرانی نہیں لینی چاہئیے مناسب چارہ جوئی سائل کے لئے یہ ہے کہ فیصلہ کی تجویز ثانی کی درخواست کرے جو کہ ایسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے (۸)

میعاد درخواست | درخواست زیر دفعہ ہذا بغیر کسی توقف کے گذرانی چاہئیے (۹)

(۱) نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۷
(۴) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۵) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۶) ،، ،، بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۰۴
(۷) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۸) نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (اجلاس کامل) (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۵

عمل کریگی | عدالت اُس فریق کی درخواست پر عمل کریگی جسکا کچھہ استحقاق ہو (۱) گو وہ عدالت ماتحت میں سماعت نہ کیا گیا (۲) یا بر طبق استصواب ڈسٹرکٹ جج کے (۳) لیکن بر طبق استصواب کلکٹر کے فیصلہ عدالت معاملہ دار بہ نالش متفقہ میں دست اندازی نہیں کیجاویگی (۴) لیکن اختیار نگرانی صرف اُس صورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے جہانکہ کوئی اپیل نہو سکتا ہو (۵) یا فریق نقصان رسیدہ کوئی چارہ نہ رکھتا ہو (۶) فیصلہ نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۳ء منسوخ کئے گئے۔

اپیل ہو سکتا ہو | عدالت اسجگہ عمل نہیں کر سکتی جہاں اپیل ہو سکتا ہو (۷)

اپیل | کوئی اپیل زیر دفعہ ۱۵ فرمانشاہی بنا راضی حکم صادرہ جج کمرہ واحد مشعر نامنظوری درخواست زیر دفعہ ہذا کے نہیں ہو سکتا (۸) درخواست زیر دفعہ ہذا بنا راضی اُس حکم کے جسکی ناراضی سے اپیل ہو سکتا ہو بر طبق ادا کئے جانے رسوم عدالت کے بطور اپیل کے متصور ہو سکتی ہے (۹) یا فریق سائل کوئی اور چارہ جوئی رکھتا ہو (۱۰)

احکام درمیانی | دفعہ ہذا احکام درمیانی سے متعلق نہیں ہے انکی نسبت اخیر ڈگری میں اپیل ہو سکتا ہے (۱۱) متعلق ہے (۱۲) دیکھو متعلق دفعہ ہذا دفعہ ۱۰۷ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ و دفعہ ۲ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء دفعہ ۲۵ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۷ء مشرح مولف متعلق پنجاب -

حصہ آٹھواں

باب (۴۵) ؎۱

؎۱ یہ باب ۲۴ مقدمات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ میں سماعت پذیر ہیں۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۵ اور ضمیمہ دوم -
(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۴۴ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۱۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۰۲ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۸۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۷ (۶) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۷ء و نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۸ و نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۸۹۲ء و نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۵۴ء و نمبر ۱۱۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۸۳ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۹ (۹) ایضاً ایضاً جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۱ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ و نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳۳ و جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ و جلد ۴ صفحہ ۹۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۵۶ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۵ -

تجویز ثانی

درخواست تجویز ثانی — **دفعہ ۶۲۳** - جو شخص اپنی حق تلفی سمجھے -

(الف) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل از روئے مجموعہ ہذا جایز ہے مگر اُسکا اپیل ہنوز دایر نہوا ہو - یا

(ب) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل اس مجموعہ کی رو سے جایز نہیں ہے - یا

(ج) کسی تجویز سے جو عدالت مطالبات خفیفہ کے استصواب پر صادر ہوئی ہو -

اور جو شخص بوجہ دریافت ہونے کسی امر یا شہادت جدید اور اہم کے جو باوجود سعی قرار واقعی کے بوقت صادر ہونے اُس ڈگری یا حکم کے اُسکو معلوم نہتی یا کہ وہ اُسکو پیش نہ کرسکتا تہا یا بوجہ کسی غلطی یا سہو کے جو بالبداہت مثل سے ظاہر ہوتا ہو یا کسی اور وجہ کافی سے تجویز ثانی اُس ڈگری یا حکم کی چاہتا ہو جو اُس کے خلاف صادر ہوا ہو -

تو اُس کو اختیار ہے کہ اُس عدالت میں جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا ہو یا اُس عدالت میں اگر کوئی ہو جہاں کام عدالت اول الذکر کا منتقل ہوگیا ہو تجویز ثانی کی درخواست[1] کرے -

جو فریق کہ کسی ڈگری کی ناراضی سے اپیل نکرے وہ باوجود دایر ہونے اپیل بجانب کسی اور فریق کے تجویز ثانی کی درخواست کرسکتا ہے بجز اُس صورت کے کہ عذر مندرجہ اپیل مذکور درخواست کنندہ اور اپیلانٹ دونوں سے یکساں متعلق ہو - یا جبکہ وہ ریسپانڈنٹ ہو عدالت اپیل میں اُس مقدمہ کو جسمیں کہ درخواست تجویز ثانی کی کرتا ہے پیش کرسکتا ہو -

دفعہ ہذا عدالت مطالبہ خفیفہ سے (۱) اور کارروائیات ونالشات زیر ایکٹ لگان ممالک مغربی وشمالی وادوہ سے (۲) لیکن دیکہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ - اور کارروائیات زیر دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع سے متعلق ہے (۳) لیکن دفعہ ہذا کارروائیات مندایرہ حضور کمیشنل جج زیر ایکٹ دادرسی مزارعان دکن سے متعلق نہیں (۴) اور دیکہو سابقہ فیصلجات و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۹۹ و جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ -

---

[1] دیسی درخواستوں کی رسوم عدالت کے لئے ملاحظہ طلب رسوم عدالت کا ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ع ضمیمہ ۱ - آرٹیکل ۴ و ۵ - درباب میعاد سماعت کے - ملاحظہ طلب ہند کا ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع) ضمیمہ ۲ - آرٹیکل ۱۶۲ و ۱۷۳ - (۱) ضمیمہ ۲ - ایکٹ ہذا - (۲) دفعہ ۱۸۳ و ۱۸۹ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ع (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۶ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۵ -

عدالت کو از خود اختیار مدادا یسے اضافی کا حاصل ہے کہ حکم مصدرہ خود پہ مکرر غور کرے بجز اُس صورت کے کہ اُسی بر خود کسی قاعدہ ضابطہ یا عملدر آمد کے ایسا کرنیکی ممانعت کیگئی ہو (۱) ہائیکورٹ کو کوئی اختیار خود اپنی ڈگری کے تبدیل کرنیکا حاصل نہیں ہے الا جبکہ بروئے احکام دفعہ ۲۰۶ یا دفعہ ہذا کے ہو وجہ تجویز ثانی کا بر وقت صدور ڈگری کے جبکہ صحیح ہو موجود ہونا ضروری ہے کیونکہ دفعہ ہذا کے رو سے ڈگری کی نظر ثانی کا اختیار بر طبق وقوع میں آنے کسی مابعد کے وقوعہ کے نہیں دیا گیا (۲)

نظر ثانی بعد صدور حکم | ایسے حالات خاص ہو سکتے ہیں کہ جنکی وجہ سے جوڈیشل کمیٹی کو یہ جائز ہو کہ اسوقت کے بعد بھی جبکہ ملکہ معظمہ باجلاس کونسل کا حکم اُنکی رپورٹ پر ہو چکا ہو منجملہ فریقین کے کسی فریق کیجانب سے سماعت مکرر منظور کریں مگر یہ رعایت صرف بغرض انصاف اُس صورت میں ہو سکتی ہے کہ جب اتفاقاً بلاکسی قصور کے کسی فریق کی سماعت نہ کیگئی ہو اور غلطی سے حکم اسطور پر صادر ہوا ہو کہ گویا اُسکی سماعت ہو گئی تھی (۳) لیکن شہادت جدید کا دستیاب ہونا کوئی وجہ غور مکرر نہیں ہو سکتا (۴)

ڈگری یا حکم | پرانے قانون کے بموجب صرف ڈگری کی تجویز ثانی ہو سکتی تھی لیکن جج اُس حکم کی تجویز کر سکتا ہے جو اُسنے مشعر منظوری نیلام صادر کیا ہو (۵) اُس حکم کی جسکے بموجب حسب دفعہ ۴۰۹ مجموعہ ہذا مفلسی نا منظور کیگئی ہو تجویز ثانی ہو سکتی ہے (۶) لیکن حکم نامنظوری درخواست اجازت کرنے اپیل بصیغہ مفلسی کی تجویز ثانی نہیں ہو سکتی (۷) اور عذرداری نامنظور شدہ کی تجویز ثانی نہیں ہو سکتی (۸) اُس حکم کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے جو مطابق فیصلہ ثالثان کیجوا ہو (۹) حکم جسکی تجویز ثانی مطلوب ہے ایسا ہونا چاہیئے جو کارروائیات یا مقدمہ از قسم دیوانی میں صادر ہوا ہو (۱۰) حکم زیر دفعہ ۵ ایکٹ رسوم عدالت حسب دفعہ ہذا کوئی ڈگری یا حکم نہیں ہے (۱۱) حکم زیر دفعہ ۵۹۶ (۱۲) اور حکم زیر دفعہ ۶۲ ایکٹ ۲ ۱۸۸۲ء (۱۳) تابع تجویز ثانی ہیں - عدالت مجاز ہے کہ بر طبق درخواست تجویز ثانی

(۱) نمبر ۳ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۷ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۹ (۵) انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۶ ۳۳ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۴ (۷) نمبر ۲۳ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ و نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء (۸) نمبر ۱۴۳ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ (۹) نمبر ۱۱ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱۰) انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۰ و ۱۶۶ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۲ ۳ و ۴۳ ۳ (۱۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۲ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۴ -

اس فیصلہ پر غور کرے جو اُسی راضی نامہ پر صادر کیا گیا ہو جس کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ فریب سے حاصل کیا گیا تھا (۱)

درخواست مابعد گو اول حکم مصدرہ بدرخواست سابقہ اس امر کا مانع قرار دیا جا سکتا ہے کہ عدالت مابعد کی درخواست کو مسموع کرے تاہم درخواست مابعد زیر منشا دفعہ ہذا فقرہ (ب) ایک وجہ بابت واسطے تجویز ثانی فیصلہ کے متصور کیجا سکتی ہے اور کیجانی چاہئے۔ (۲) نیز دیکھو نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ع پنجاب ریکارڈ زیر دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ہذا۔

ضمانت تعداد ڈگری شدہ و خرچہ احکام دفعہ ۱۷- ایکٹ مطالبہ خفیفہ ہدایتی ہیں امر یہ نہیں لہذا قبل سماعت درخواست تجویز ثانی کے یہ ضروری نہیں ہے کہ تعداد خرچہ ڈگری شدہ کی ضمانت لیجاوے (۳) لیکن بخلاف دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۸ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ دیوانی - نیز دیکھو نمبر ۱۰۸ سنہ ۱۸۹۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی -

یکطرفہ ڈگری یکطرفہ ڈگری کی تجویز ثانی مثل اور ڈگری کے ہو سکتی ہے (۴) اگر درخواست زیر دفعہ ۱۰۸ و ۱۰۹ مجموعہ ہذا پر مقدمہ سماعت ہو سکتا ہو (۵) حکم یکطرفہ مشعر منظوری اپیل بعد اُس میعاد کے جو اس کے لئے مقرر ہے صادر کیا گیا ہو اگر وجہ مناسب ظاہر کیجاتی تو وہ عدالت جس نے اُسکو صادر کیا ہے منسوخ کر سکتی ہے (۶)

نالش کا عدم پیروی میں خارج کیا جانا - جہانتک نالش زیر دفعہ ۱۰۲ عدم پیروی میں خارج کیگئی ہو تو بدون درخواست تجدید نالش زیر دفعہ ۱۰۳ کے کرنیکے درخواست نظر ثانی فیصلہ کی سماعت ہو سکتی ہے (۷)

جہانتک اپیل کی اجازت ہے مگر دائر نہیں کیا گیا ہے جبکہ اپیل بناراضی کسی حکم یا ڈگری کے دائر ہو جاوے تو عدالت صادر کنندہ حکم یا حکم ڈگری کو اختیار تصحیح اپنی ڈگری یا حکم کا باقی نہیں رہتا (۸) لیکن اگر تجویز ثانی کی درخواست میعاد معینہ میں قبل اپیل گذر جاوے تو مابعد کی اپیل دائر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کارروائی تجویز ثانی ملتوی ہو بلکہ جج کو لازم ہے کہ اُس درخواست تجویز ثانی پر اپنی تجویز صادر کرے (۹)

---

(۱) نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۸۴ع پنجاب ریکارڈ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۶ع و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۵ (۲) نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۸ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۵ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۴ (۶) ،، ،، مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۵ (۷) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۹۰ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰ (۹) بنگال لا رپورٹ فل بنچ صفحہ ۶۲۳ و کلکتہ لا رپورٹ

فقرہ اخیر دفعہ ہذا اُسوقت متعلق ہے جبکہ بوقت گذرنے درخواست تجویز ثانی کے اپیل دائر ہو۔ درخواست تجویز ثانی اسوقت نہیں ہو سکتی جبکہ عدالت اپیل سے فیصلہ صادر ہو گیا (۱) اور اپیل دوم دائر ہو تو واقعات کی نسبت بھی تجویز ثانی نہیں ہو سکتی (۲)

دست برداری اپیل | اگر اپیلانٹ اپیل سے دست بردار ہو جائے تو عدالت ماتحت میں تجویز ثانی کی درخواست دے سکتا ہے (۳)

امر جدید اہم | فیصلہ پریوی کونسل مشعر منسوخی ڈگری ہائیکورٹ بمقدمہ اول چونکہ بعد از ڈگری نالش دوم کے جو مبنی اوپر ڈگری ہائیکورٹ منسوخ شدہ کے تھی صادر ہوا حسب منشاء دفعہ ہذا ایک امر جدید اور اہم ہے (۴) منجانب رسپانڈنٹ درخواست تجویز ثانی کی نسبت فیصلہ چیفکورٹ ہو سکتی ہے اس وجہ پر کہ بعد فیصلہ اپیل کے شہادت جدید ظاہر ہوئی ہے جو ضروری ہے اور جو پیشتر اسوجہ سے پیش ہونیسے رہی کہ رسپانڈنٹ نے اسکے پیش کرنیکے لیئے کوشش نہیں کی تھی (۵) لیکن مدراس ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ جدید اور اہم شہادت دستاویزی کا دستیاب ہونا کوئی وجہ منظوری نظر ثانی نہیں ہے (۶) اور نہ شہادت جدید اپیل خاص میں کوئی وجہ تجویز ثانی ہو سکتی ہے (۷) دعوائے زیر دفعہ ۱۵۸ - ایکٹ ہذا خارج ہوا مدعی نے درخواست تجویز ثانی کی دی کہ میرے گواہ لئے جاویں کیونکہ اُسوقت موجود نہ تھے تجویز ہوئی کہ ٹھیک اس معنی میں تو شہادت جدید ہے کیونکہ پہلی مثل میں موجود نہیں (۸)

کسی اور وجہ کافی سے | فیصلہ ہائیکورٹ جو بعد تاریخ فیصلہ کے صادر ہوا ہو کافی وجہ تجویز ثانی کی نہیں ہے (۹) اگر تجویز ثانی جج اسوجہ سے منظور کرے کہ دوبارہ شہادت پر غور کرنیسے شاید دوسری رائے قایم ہو (۱۰) یا اس کی رائے میں حاکم سابق کے فیصلہ کی نسبت واقعات مقدمہ سے مختلف نتیجہ نکلتا ہی (۱۱) یا یہ کہ اُس کی رائے میں حاکم سابق کے فیصلہ سے بے انصافی ہوئی ہے (۱۲) دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ - یا دوبارہ مباحثہ سُننے (۱۳) اور جیسا کہ اول عدالت اپیل نے تجویز ثانی کی درخواست پر مدعا علیہ کو بالکل ایک نیا عذر پیش کرنیکی اجازت دی اور پھر اُس عذر کے

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۱۳ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۴ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۸ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۳ (۵) نمبر ۸۴ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۶) ،، ،، مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۴ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۱۲ و مدراس رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۴ (۸) نمبر ۲۶ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۸ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۲ (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۷ (۱۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۱ (۱۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۶ -

مطابق فیصلہ صادر کیا۔ تجویز ہوا کہ واسطے منظوری تجویز ثانی کوئی کافی وجہ نہتی (۱) اس وجہ پر اپیلانٹ فیصلہ اپیل کی تجویز ثانی نہیں کر سکتا کہ عدالت ابتدائی کو اختیار سماعت حاصل نہتا (۲) ایسی نظیر کا پیش کرنا جو اول سماعت مقدمہ کے وقت حاکم کو ملاحظہ نہیں کرائی گئی اور جسمیں رائے بلسنبت قانون کے خلاف رائے مذکور کے قایم کیگئی ہو وجہ کافی واسطے منظوری ثانی کے نہیں (۳) درحالیکہ کسی حاکم عدالت نے بوقت فیصلہ مقدمہ کے ایک شہادت اہم دستاویزی کے اثر پر کہ جو عرضیدعوے کیساتھ داخل کیگئی تہی اور جسکی نسبت کوئی امر تنقیح طلب قایم نہیں کیا گیا تہا اور جس سے روئیداد مقدمہ میں فرق آجاتا ہے لحاظ نکیا ہو کافی وجہ تجویز ثانی کی ہے (۴) یا نسبت مضامین کسی دستاویز کی غلط فہمی سمجہو (۵) تجویز ثانی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ غلطی قانونی بلاحظہ تجویز سے ظاہر ہو یا جبکہ فیصلہ عدالت کسی غلط فہمی قانون پر مبنی ہو (۶) درخواست تجویز ثانی بربنائے وجوہ مذکور کہ جیسے در اصل وجوہ اپیل بنا اضی تجویز ظاہر ہوتی ہیں منظور نہیں ہونی چاہیے (۷) لیکن آخری فیصلہ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جو حکم یکطرفہ اور بلا اختیار کے صادر کیا گیا ہو اُس کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے (۸) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۳-

اجلاس کامل | فیصلہ اجلاس کامل مابین فریقین ایک مقدمہ کے ایک عمدہ اور کافی وجہ واسطے تجویز ثانی کے ہے نہ مابین دیگر اشخاص کے (۹) مدراس ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ ایک نئے فیصلہ کے دریافت کرنیسے کوئی فریق تجویز ثانی فیصلہ کا مستحق نہیں ہوجاتا لیکن جبکہ عدالت کا یہ اطمینان ہوجائے کہ اُس کا فیصلہ قانون کے غلط منشا پر مبنی ہے تو تجویز ثانی ہو سکتی ہے (۱۰) ایک تحت عدالت نے اپنے فیصلہ کی درخواست تجویز ثانی اسوجہ پر کہ ہائیکورٹ کے ڈویزنل بنچ کا وہ فیصلہ جسکی اُسنے اپنے فیصلہ میں پیروی کی ہتی بعد میں اجلاس کامل کے فیصلہ سے منسوخ ہوگیا منظور کی تجویز ہوئی کہ عدالت ماتحت کو اس وجہ پر درخواست تجویز ثانی کے منظور کرنیکا کوئی اختیار نہیں تہا (۱۱)

کام جو دوسری عدالت میں منتقل کردیا گیا ہو۔ | جبکہ ایک عدالت توڑ دیگئی ہو اور اُسکا کام دوسری عدالت میں منتقل کیا گیا ہو کہ جس میں دوسرا حاکم ہو تو اُس حاکم کو درخواست تجویز ثانی بجز صورت محکومہ دفعہ ۶۲۴ کے

(۱) نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۴ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۶۳ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۶۷ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۲۷ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۴ و نمبر ۱۲ و نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۶ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۰ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ (۱۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۹۲ -

سماعت نہیں کرنی چاہیے (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۰ - اگر عدالت اجرا کنندہ ڈگری عذر میعاد کو ترک کر دے یا اُس کو خلاف مدیون فیصل کرے اور وہ اُسکی رائے میں غلط ثابت ہو تو مدیون اپیل یا نظر ثانی کر سکتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ نوٹس اجرا ڈگری اس کے نام جاری ہو گیا ہے یا نہیں (۲)

میعاد | بعد میعاد درخواست تجویز ثانی گذرانی نہیں سکتی اپیل دوم کا دائر ہونا کافی وجہ نہیں (۳)

تجویز ثانی جو بعد ۹۰ یوم منظور کیجائے تو چیف کورٹ غور کر سکتی ہے کہ کوئی کافی وجہ ہے یا نہیں (۴)

حکم مشعر ترمیم ڈگری ایک حکم مصدرہ بر طبق نظر ثانی فیصلہ ہے اور اُس تاریخ سے میعاد محسوب ہوگی (۵)

لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۱۲ و جلد ۸ صفحہ ۲۹۴ و جلد ۴ صفحہ ۴۳۰ -

اسٹامپ | دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۳۴ و لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۶ -

کافی وجہ واسطے نہ گذراننے کے اندر میعاد کے | دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۲ -

تجویز ثانی سے انکار کیا گیا | جب کہ ایک امر تنقیح طلب قایم کر کے بغرض کسی اعتراض کے واسطے تحقیقات عدالت میں واپس بھیجا گیا ہو تو تجویز ثانی سے انکار کیا گیا (۶) خواستگار تجویز ثانی نے جدید شہادت کی بنا پر درخواست تجویز ثانی گذرانی اور وہ جدید شہادت نقول مصدقہ بعض کاغذات کی تھی اور سائل کو پہلے سے یہ معلوم تھا کہ وہ کہاں داخل ہیں درخواست نامنظور کیگئی (۷) جبکہ درخواست اسوجہ پر ہو کہ سائل نے نقول دستاویزات حاصل کی تھیں اور اس کے ساتھ بیان حلفی اس ثبوت میں ہو کہ وہ دستاویزات پہلے حاصل نہیں ہو سکتی تھیں (۸) اور جبکہ درخواست تجویز ثانی کے متعلق ہو وہ دستاویزات جنکی نسبت یہ قیاس ہو کہ وہ سائل کے قبضہ میں نہیں اور درخواست تجویز ثانی میں یہ مذکور ہو کہ بعد صدور ڈگری کے دستیاب ہوئیں تو بھی تجویز ثانی منظور نہیں ہو سکتی (۹)

اپیل دوم | بنا رضی حکم مشعر منظوری نظر ثانی فیصلہ کے ہائیکورٹ میں اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۱۰)

کس کے پاس درخواست تجویز ثانی کیجا سکتی ہیں | **دفعہ ۶۲۴** - بجز وجہ دریافت ہونے ایسے امر یا شہادت جدید اور اہم کے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے یا بادی النظر میں ڈگری سے واضح ہونے

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۶۰ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۳۹ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۶۰ (۴) نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ نیز دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۵ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۴ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۵۳ (۹) مارشل رپورٹ صفحہ ۵۵۳ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۹ -

کسی غلطی کاتب کے کوئی درخواست تجویز ثانی تجویز کی بجز تجویز عدالت ہائی کورٹ کے کسی جج کے روبروئے سوائے اُس جج کے جس نے تجویز مذکور صادر کی ہو پیش نہ کیجائیگی -

یہ خیال رکھنا چاہیے کہ تجویز ثانی اپیل سے بالکل مختلف ہے قوانین سے یہ ظاہر ہے کہ اصلی غرض اختیار تجویز ثانی دینے کی یہ تھی کہ اس معاملہ پر وہی جج دوبارہ غور کرے اور برخلاف اسکے اپیل میں وہی مقدمہ دوسری عدالت میں سماعت اور تجویز ہوتا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسی حالت نہیں ہوسکتی کہ تجویز ثانی میں مقدمات دوسرے اور مختلف جج کے سامنے پیش نہیں ہوسکتے اسلئے کہ موت یا دیگر امور لاحقہ ایسے ہوسکتے ہیں کہ جج فیصل کنندہ مقدمہ تجویز ثانی کی سماعت نہ کرسکے لیکن یہ کہتے ہیں ایسے استثناء کی حالت میں صرف اشد ضرورت میں تجویز ثانی ہو (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۶۷ زیر دفعہ ۶۲۳ بجز اُن وجوہ کے جو دفعہ ہذا میں مذکور ہیں یعنی (۱) کوئی نیا امر اور اہم (۲) غلطی کاتب (۳) شہادت متذکرہ دفعہ ۶۲۳ اور کسی وجہ پر دوسرا حاکم تجویز ثانی سماعت نہیں کرسکتا ہے (۲) دوسرا حاکم اس بناء پر تجویز ثانی سماعت نہیں کرسکتا کہ بوقت سماعت مقدمہ حاکم اول کے روبرو نظیر پیش نہیں کیگئی تھی (۳) جب اُسکا جانشین سابق منظور کرکے اطلاعنامہ بنام فریق ثانی جاری کردے تو وہ پھر سماعت کرسکتا ہے (۴) دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۹ -

امر جدید و اہم | فیصلہ پریوی کونسل مشعر منسوخی ڈگری ہائیکورٹ مقدمہ اول چونکہ نالش دوم کے بعد جو مبنی بر ڈگری ہائیکورٹ منسوخ شدہ کے تھی صادر ہوا حسب منشاء دفعہ ہذا ایک جدید اور اہم امر تھا (۵)

پیش نہ کیجائیگی | لفظ "پیش کیجائے" واقعہ دفعہ ہذا سے مراد "داخل کیجائے" نہیں ہے بلکہ اُس سے مراد اور اسمیں داخل سماعت اور تجویز درخواست تجویز ثانی ہے (۶) نہ ایسا (۷) نیز دیکھو فقرہ دفعہ ۶۲۶ - ایکٹ ہذا -

(۱) مور ز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۰۴ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ و ۱۹۷ و جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۱ - (۴) ” ” جلد ۸ صفحہ ۸۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۱ و نمبر ۱۳۳ پنجاب ریکارڈ دیوانی ۱۸۸۲ء و نمبر ۹ ۱۸۸۶ء و نمبر ۶ ۱۸۸۷ء و نمبر ۶ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۰ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۸ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۱ -

درخواست ہائے تجویز ثانی کا طریقہ

دفعہ ۶۲۵ - قواعد جو اس مجموعہ میں درباب طریقہ اپیل کرنے کے بیان ہوچکے ہیں وہ بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب درخواست ہائے تجویز ثانی سے بھی متعلق ہونگے -

درخواست تجویز ثانی فیصلہ کی ہمراہ نقل ڈگری یا حکم یا فیصلہ کا ہونا جسکی تجویز ثانی کی استدعا کیجائے ضروری نہیں ہے (۱) لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ درخواست تجویز ثانی بطور یادداشت اپیل کے ہوگی اور ہمراہ اسکے نقل حکم و فیصلہ داخل ہونی چاہیئے (۲)

کب درخواست نامنظور ہوگی

دفعہ ۶۲۶ - اگر عدالت کو دریافت ہو کہ تجویز ثانی کی کوئی وجہ کافی نہیں ہے تو وہ درخواست کو نامنظور کریگی -

کب درخواست منظور کیجائیگی

اگر عدالت کی رائے میں تجویز ثانی کی درخواست منظوری کے لایق ہو تو وہ تجویز ثانی منظور کریگی - اور جج ایسی رائے کی وجوہ اپنے قلم خاص سے قلمبند کریگا -

شرط

مگر شرط یہ ہے کہ :-

(الف) ویسی درخواست منظور نہوگی بغیر اس کے کہ پیشتر فریق ثانی کو اطلاع[1] دیجائے تاکہ وہ حاضر ہوکر بتائید اس ڈگری کے جس کی تجویز ثانی کی درخواست گذری ہو عذرات پیش کرے - اور

(ب) ویسی درخواست بر بنائے دریافت ہونے امر یا شہادت جدید کے جس کی نسبت درخواست کنندہ بیان کرے کہ درخواست کنندہ کو بروقت صدور ڈگری یا حکم مذکور کے اسکا علم نہ تھا یا جسکو وہ پیش نہیں کرسکتا تھا بدون اس کے منظور نہ کیجائیگی کہ ویسے بیان کا ثبوت قوی ہو - اور

(ج) [وہ درخواست جو دفعہ ۶۲۴ کی رو سے اس جج کے حضور گذرانی جائے جسنے تجویز صادر کی تھی اگر اس جج نے اطلاعنامہ اس دفعہ کی شرط (الف) کی رو سے جاری کرنے کیلئے حکم دیا ہو تو اس کے قایم مقام کے ذریعہ سے فیصل پاسکتی ہے] -

دفعہ ہذا میں صرف امور ضابطہ کی نسبت بحث ہے اور حکم کی روئداد کی نسبت جو بروئے دفعہ ہذا صادر ہو اپیل حسب دفعہ ۶۲۹ میں کچھ سوال نہیں ہوسکتا (۳) دفعہ اس تجویز سے متعلق نہیں ہے جو بعد قایم ہوجانے تجویز ثانی کے صادر کیا جائے بلکہ صرف حکم منظوری یا نامنظوری درخواست تجویز ثانی سے

[1] اطلاعنامہ کے نمونہ کیلئے ملاحظہ ہو مابعد کا ضمیمہ ج - نمبر ۱۷۸ - ۲ - شرط (ج) دفعہ ۶۲۶ کی مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۵۹ کی رو سے بڑھائی گئی - (۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۳ -

(۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۴ (۳) نمبر ۶۲ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

متعلق ہے (۱) جبکہ درخواست تجویز ثانی سے انکار کیا جاوے اور فیصلہ میں حکم نامنظوری تجویز ثانی کا ہو تو اسکا اثر اول ڈگری کے قایم رکھنے کا ہوتا ہے (۲)

وجوہات منظوری کا جج سے قلمبند کیا جانا بلحاظ اس ضرورت مندرجہ دفعہ ہذا کے کہ اس جج سے وجوہات قلمبند کیجانی چاہئیں جو حکم منظوری تجویز ثانی صادر کرے محض قلمبند نہ کیا جانا وجوہات مذکور کا ایک وجہ اس امر کی قرار نہ دینا چاہئے کہ خاص اجازت اپیل بنا راضی اس حکم یا ڈگری کے عطا کیجاے جو کہ بعد میں صادر کی گئی ہو (۳) جج کو وجوہات منظوری تجویز کی قلمبند کرنی چاہئے اور اگر وہ ایسا کرنا ترک کرے تو اسکا فعل بلا اختیار ہوگا (۴) بلکہ اسکی ساتھ اسطرح عمل کیا جائیگا جیسے کہ ان مقدمات میں ہوتا ہے جنمیں کہ جج نے تجویز نہ لکھی ہو یعنی مقدمہ اس ہدایت سے واپس ہوگا کہ جج اپنی وجوہ تجویز تحریر کرے - یہ حکم مندرجہ دفعہ ہذا کہ جج منظور کنندہ درخواست نظر ثانی وجوہات منظوری اپنی قلم خاص سے قلمبند کریگا" ایک ہدایتی حکم ہے اور ایک حکم خواہ مخواہ اس امر واقعہ کی وجہ سے ناجائز نہیں ہو جاتا کہ وجوہات قلمبند نہیں کیگئیں گو ایسی صورتیں موجود ہو سکتی ہیں جنمیں انصاف اس امر کا مقتضی ہو کہ وجوہات بالضرور قلمبند کیجانی چاہئیں اور ایسی صورتوں میں وجوہات کا قلمبند کیا جانا جواز حکم کے واسطے ضروری ہوگا (۵)

اطلاعنامہ بنام فریق ثانی حسب ضمن (الف) قبل منظوری درخواست تجویز ثانی کے ضرور ہے کہ اطلاعنامہ بنام فریق ثانی جاری کیا جائے (۶) ایک درخواست تجویز ثانی حکم نامنظوری اپیل خاص گذری اور اسپر عذر ہوا کہ اطلاعنامہ جاری نہیں ہوا ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ درخواست چونکہ یکطرفہ ہوئی ہے اسلئے اطلاعنامہ جاری کرنیکی ضرورت نہیں تھی (۷) دفعہ ہذا میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جہاں اطلاعنامہ جاری کرنا ضمن (الف) میں مذکور ہے وہاں صرف لفظ ڈگری کا موجود ہے حکم کا کچھہ ذکر نہیں ہے - لہذا جب تجویز ثانی کسی حکم کی کیجاوے تو اطلاعنامہ کا جاری کرنا ضروری نہیں جب کوئی درخواست بوجوہات مصرحہ کسی حکم دربیانی کی نظر ثانی کے واسطے اس حاکم کی عدالت میں کیجاے جس نے وہ حکم صادر کیا ہو جسکی نظر ثانی کی درخواست کیگئی ہے اور وہ حکم بدین مضمون صادر کرے کہ فریق مخالف کے نام نوٹس جاری کیا جائے تاکہ وہ درخواست مذکور کی مخالفت کرے تو درخواست مذکور

(۱) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۲۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۳۲ پریوی کونسل (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۶ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۳ (۶) ۹۴ ۱۳۵ // // جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ (۷) // // جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۵

حسب مراد دفعہ ۶۲۴ و فقرہ (ج) دفعہ ہذا اُسی حاکم کی عدالت میں کیجاتی ہے گو درخواست مذکور کی نسبت بحث اور اسکی منظوری اُس حاکم کے جانشین کی عدالت سے ہو (۱) دفعہ ہذا میں دو امور کا ذکر ہے اول اُس فیصلہ کا جو برینائے اُس امر کے ہو جسکا ذکر ضمن (ب) میں ہے - دوم حکم منظوری اپیل یہ ہر دو ایک ہی کارروائی میں تحریر پا سکتے ہیں (۲)

ثبوت قوی | سائل کیطرف سے عدالت کا بہ ثبوت قوی اطمینان ہوجاتا ہے تاوقتیکہ فریق ثانی کوئی اعتراض نکرے (۳)

حد تجویز ثانی | درخواست نظر ثانی کو داخل کرنیکا حکم صادر کرنیسے واقعی یہ لازم نہیں آتا کہ کل مقدمہ پر از سر نو غور کی جاوے (۴)

اپیل | حکم منظوری تجویز ثانی فیصلہ قابل اپیل نہیں ہے الا بروئے شرط متذکرہ دفعہ ۶۲۹ مجموعہ ہذا (۵)

اپیل خاص | ہائیکورٹ کو بہ تطبیق دریافت جدید شہادت کے کوئی اختیار نہیں ہے کہ تجویز ثانی کا حکم صادر کرے (۶) ڈگری ڈویژن بنچ ہائیکورٹ متعلق مسمی اپیل بوجہ عدم ادخال خرچہ تیاری پیپر بک ایک حکم زیر دفعہ ہذا کے رو سے منسوخ ہوسکتی ہے (۷)

درخواست تجویز ثانی دو یا زیادہ ججوں کے اجلاس میں -

دفعہ ۶۲۷ - اگر دو جج یا کئی جج یا اُن میں سے کوئی ایک جج جس نے وہ ڈگری یا حکم صادر کیا ہو جس کی تجویز ثانی کی درخواست کیجاوے بوقت گذرنے درخواست تجویز ثانی کے عدالت میں کار فرما ہو اور بہ سبب غیر حاضری یا اور کسی وجہ کے درخواست کے گذرنے سے چھ مہینے تک اس بات سے ممنوع نہ ہو کہ ڈگری یا حکم پر جس کی نسبت درخواست ہو غور کرے تو ویسے جج یا ججوں کو یا اُن میں سے کسی کو لازم ہوگا کہ درخواست کی سماعت کرے -

اور عدالت کے کسی دوسرے جج یا ججوں کو لازم نہ ہوگا کہ اُسکی سماعت کریں -

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۸۷ -

درخواست کب نامنظور ہوگی

دفعہ ۶۲۸ - اگر درخواست تجویز ثانی کی سماعت ایک سے زیادہ جج کریں

(۱) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۹۹

(۴) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۱ (۶) بمبئی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۸۹ نیز دیکھو مدراس رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۶ و بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۲ -

(۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۰ -

اور دونوں جانب رائے مساوی ہو تو وہ درخواست نامنظور کیجائیگی -

اگر کسی جانب کثرت رائے ہو تو فیصلہ مطابق اُسی کثرت رائے کے ہوگا -

حکم نامنظوری قطعی ہوگا اور منظوری کی نسبت عذرات

دفعہ ۶۲۹ - حکم عدالت کا درباب نامنظوری اس درخواست کے قطعی ہوگا لیکن جبکہ ایسی درخواست منظور ہو تو منظوری پر عذر بربنائے وجوہ مفصلہ ذیل ہو سکتا ہے -

(الف) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۴ ہے - یا

(ب) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۶ ہے - یا

(ج) یہ کہ بعد گذرنے میعاد سماعت کے جو ایسی درخواست کے لئے مقرر ہے داخل گئی ہے - اور کوئی وجہ کافی اسکی نہیں ہے -

جائز ہے کہ ایسا عذر اُس درخواست کی منظوری کے حکم کی ناراضی سے فوراً بذریعہ اپیل گذرانا جاوے یا وہ عذر اُس اپیل میں کیا جائے جو اُس نالش کی اخیر ڈگری یا حکم کی ناراضی سے ہو -

اگر درخواست بوجہ عدم احضار درخواست کنندہ کے نامنظور ہوئی ہو تو درخواست کنندہ کو لازم ہے کہ اس مضمون کی درخواست دے[1] کہ درخواست نامنظور شدہ کو بازبہ نمبر سابق قائم کرنے کا حکم ہو اور اگر حسب اطمینان عدالت ثابت ہو کہ جس وقت ایسی درخواست واسطے سماعت کے پیش ہوئی تھی درخواست کنندہ کسی وجہ موجہ کے باعث حاضر ہونیسے متعذر تھا - تو عدالت یہ حکم صادر کر سکیگی کہ درخواست مذکور بہ پابندی ایسی قیود درباب دلانے خرچہ یا دلانے خرچہ کے جو مناسب معلوم ہوں بازبہ نمبر سابق قائم کیجائے - اور عدالت اس کی سماعت کے لئے ایک تاریخ مقرر کریگی -

کوئی حکم اس دفعہ کے بموجب صادر نکیا جائیگا اِلّا اُس حال میں کہ درخواست کنندہ نے درخواست اخیر کی اطلاع تحریری فریق ثانی پر جاری کی ہو -

کوئی درخواست واسطے تجویز ثانی ایسے حکم کے جو بصیغہ تجویز ثانی ہیں یا تجویز ثانی کی کسی درخواست پر صادر کیا جائے منظور نہ ہوگی -

اپیل بناراضی حکم منظوری نظر ثانی کے حسب سے کہ مقدمہ بعد اسکو کہ ایک دفعہ فیصل ہو چکا ہو پھر شروع ہو سکتا ہو اپیل ہو سکتا ہے (۱) لیکن حکم کی روئداد کی نسبت جو زیر دفعہ ۶۲۶ صادر ہو اپیل زیر دفعہ ہذا میں کچھہ

---

[1] ایسی درخواستوں کی میعاد سماعت کیلئے ملاحظہ ہو ہند کا ایکٹ میعاد سماعت (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع) ضمیمہ ۲ - آرٹیکل ۱۶۰ -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷ -

اعتراض نہیں ہو سکتا (۱) لیکن بارضی حکم مشعر منظوری تجویز ثانی بجز ان صورتوں کے جنکی صراحت دفعہ ہذا میں ہے اپیل نہیں ہو سکتا (۲) جو حکم زیر دفعہ ہذا صادر ہو اسکا اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۳) دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۶ -

وجہ کافی | یہ امر کہ اس عدالت نے جسنے نظر ثانی منظور کی ہے بلا کافی وجوہات کے ایسا کیا ہے ایک جائز وجہ اپیل زیر دفعہ ہذا کی نہیں ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۶۰ -

قطعی | حکم نامنظوری درخواست تجویز ثانی قابل اپیل نہیں ہے (۵) نیز جبکہ جج واحد ہائیکورٹ نے بصیغہ ابتدائی صادر کیا ہو (۶) ممانعت مندرجہ ضمن اخیر دفعہ ہذا نسبت ہونے تجویز ثانی اس حکم کے جو کہ درخواست تجویز ثانی پر صادر ہوا ہو اس حد تک نہیں پہنچتی کہ اس سے ابتدائی حکم کی تجویز ثانی دوبارہ ہو سکے جبکہ سائل بعد اس درخواست کے ایسی نئی وجہ پیش کر سکے جو کہ درخواست سابق پر پیش نہیں کر سکتا تھا (۷) نیز دیکھو نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

میعاد | دیکھو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۶۰ و جلد ۹ صفحہ ۲۴۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۶۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۷۳ -

درخواست منظور شدہ کا درج رجسٹر ہونا۔ اور سماعت مکرر کا حکم | **دفعہ ۶۳۰** - جب درخواست تجویز ثانی کی منظور کیجائے لازم ہے کہ اسکی یادداشت کتاب رجسٹر میں لکھی جائے - اور عدالت مجاز ہوگی کہ فوراً مقدمہ کی سماعت مکرر میں مصروف ہو یا نسبت سماعت مکرر کے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے -

ہر ایک حاکم یا بنچ مجاز ہے کہ درخواست نظر ثانی کو برائے سماعت وقت ان امور کی تصریح کرے اور انکو محدود کرے جنپر مقدمہ سماعت کیا جائیگا درخواست نظر ثانی کو داخل کرنے سے وقعی یہ لازم نہیں آتا کہ کل مقدمہ پر از سر نو غور کیجائے لیکن یہ امر اسکی اقتضائے رائے پر منحصر ہے کہ کل مقدمہ کی سماعت مکرر کرے یا کسی خاص امر کی بابت جسپر کہ تجویز ثانی کیگئی ہے (۸) -

حکم قطعی | دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۲ -

(۱) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳ و ۹۸ و جلد ۴ صفحہ ۸۰۷ و نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۶۲ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۶ و جلد ۴ صفحہ ۳۱۹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰۷ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۴ (۶) ‹‹ ‹‹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۰۷ (۷) نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۴ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۹ و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

حصہ نواں

باب (۴۸)

قواعد خاص جو ہائیکورٹ ہائے مقررہ حسب سند شاہی سے متعلق ہیں

یہ باب صرف بعض عدالت ہائے ہائیکورٹ سے متعلق ہوگا۔

دفعہ ۶۳۱ ۔ یہ باب صرف اُن عدالت ہائے ہائیکورٹ سے متعلق ہے جو کہ حسب ایکٹ پارلیمنٹ ۲۴ و ۲۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا باب ۱۰۴ (ایکٹ بغرض تقرر عدالت ہائے ہائیکورٹ آف جوڈیکچر واقع ملک ہند[1]) کے مقرر ہیں یا آئیندہ ہوں۔

اس مجموعہ ضوابط کا عدالت ہائے ہائیکورٹ سے متعلق ہونا

دفعہ ۶۳۲ ۔ بجز اُس کے جس کا کہ باب ہذا[2] [اور دفعہ ۶۵۲] میں بیان ہے احکام اس مجموعہ کے ویسی عدالت ہائے ہائیکورٹ سے متعلق ہیں۔

ہائیکورٹ اپنے قواعد کے مطابق تجویزات قلمبند کریگی۔

دفعہ ۶۳۳ ۔ عدالت ہائیکورٹ کو لازم ہے کہ شہادت اسی طور سے لے اور تجویز اور حکموں کو اُسی طور پر قلمبند کرے جیسا کہ وقتاً فوقتاً قاعدہ کے ذریعہ سے وہ ہدایت کرتی رہے۔

دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۹۳ ۔

اجرائے ڈگری کے حکم کرنیکا اختیار قبل متحقق ہونے خرچہ کی۔ اور

دفعہ ۶۳۴ ۔ جب کسی عدالت ہائیکورٹ کی دانست میں یہ ضروری ہو کہ ڈگری جو اُس کے معمولی ابتدائی اختیار سماعت صیغہ دیوانی کی تعمیل میں صادر کیگئی ہو قبل ازانکہ تعداد اُس خرچہ کی جو اُس نالش میں عاید ہوا ہو از روئے تشخیص متحقق

[1] ہند کی ہائیکورٹوں کا ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء۔ چھپا مجموعہ قوانین پارلیمنٹ متعلق ہند کی جلد ا مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء میں۔ [2] یہ الفاظ و اعداد مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۵ء) کی دفعہ ۱ کے ذریعہ سے الحاق کئے گئے۔

ہوسکے جاری ہوجانی چاہئیے ۔تو عدالت موصوف یہ حکم دے سکیگی کہ وہ ڈگری فوراً جاری کیجائے بجز اُس قدر کے جو خرچہ سے علاقہ رکھتی ہو۔

بعدازاں خرچہ کیلئے اجرائے ڈگری کے حکم کرنے کا اختیار۔

اور یہ کہ جس قدر ڈگری خرچہ سے علاقہ رکھتی ہو وہ بمجرد اس کے کہ تعداد خرچہ کی از روئے تشخیص متحقق ہو۔ جاری کیجائیگی۔

اشخاص غیر مجاز عدالت کے حضور تقریر نہیں کرسکینگے۔

دفعہ ۶۳۵ - اس مجموعہ کی کسی عبارت سے یہ مقصود نہ ہوگا کہ کسی شخص کو دوسرے کی طرف سے یہ اجازت ہے کہ عدالت کے حضور درحالیکہ وہ اپنے معمولی اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی رو سے عمل کررہی ہو تقریر کرے - یا گواہوں سے سوال وجواب کرے بجز اُس صورت کے کہ عدالت بہ تعمیل اُس اختیار کے جو اُسکو اُس کی سند تقرر کی رو سے مفوض ہوا ہو اُس شخص کو اجازت اس امر کی دے - اور نہ یہ مقصود ہوگا کہ عدالت ہائیکورٹ کو جو اختیار ایڈووکیٹ اور وکلا اور اٹرنی کے باب میں قواعد منضبط کرنیکا حاصل ہے اُسمیں کسی طرح سے وہ عبارت مخل ہوگی -

دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ و ۱۴۴ -

حکمنامہ ہائیکورٹ کون جاری کرسکتا ہے۔

دفعہ ۶۳۶ - جو اطلاعنامجات واسطے پیش کرنے دستاویزات کے - اُس سمن موسومہ گواہان اور جو کسی اور قسم کا حکمنامہ عدالت کہ ہائیکورٹ کے اختیار معمولی یا غیر معمولی سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی اور اُن اختیارات کے نفاذ سے جو نسبت معاملات ازدواج اور وصیت اور ترکہ غیر وصیتی کے ہائیکورٹ کو حاصل ہیں - صادر کیا جائے - وہ باستثنائے سمن ہائے موسومہ مدعاعلیہم جو حسب ۶۴ صادر ہوں اور حکمنامہ اجرائے ڈگری - اور باستثنائے اطلاعنامجات محکومہ دفعہ ۲۵۵ کے بمعرفت اٹرنی پیروکار نالشات یا معرفت اُن اشخاص کے جن کو وہ اٹرنی مامور کریں یا بمعرفت کسی اور اشخاص کے جاری کئے جاسکتے ہیں جن کی ہائیکورٹ بذریعہ کسی قاعدہ یا حکم کے وقتاً فوقتاً ہدایت کرے -

غیر عدالتی افعال بذریعہ رجسٹرار کے عمل میں آئینگے۔

دفعہ ۶۳۷ - کوئی فعل غیر عدالتی یا ہمشکل فعل عدالتی جو از روئے مجموعہ ہذا جج کو کرنا چاہئیے اور کوئی فعل جو اہل کمیشن کہ واسطے معائینہ اور تصفیہ حسابات کے حسب دفعہ ۳۹۴ مقرر ہوا ہو عمل میں لاسکتا ہے - جائز ہے کہ اُسے رجسٹرار عدالت یا اور عہدہ دار عدالت موصوف جس کو عدالت ویسے فعل کرنیکی ہدایت کرے عمل میں لائے -

عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً قاعدہ کے ذریعہ سے بہ اظہار کرے کہ کون کون

فعل حسب مراد دفعہ ہذا غیر فعل عدالتی اور ہیئت کل فعل عدالتی متصور ہوگا ۔

وہ دفعات جو ہائیکورٹ کے اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی سے متعلق نہیں ہونگی

دفعہ ۶۳۸ ۔ مجموعہ ہذا کے اجزائے مفصلہ ذیل عدالت ہائیکورٹ سے جبکہ وہ اپنے اختیارات معمولی یا غیر معمولی سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی نافذ کرتی ہو متعلق نہ ہونگے یعنی دفعات ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ و ۴۵ ضمن ہائے (الف) و (ب) و ۵۷ و ۱۱۹ و ۱۶۰ و ۲۱۸ لغایت ۱۸۵ (بشمول ان دونوں دفعات کے) و ۱۸۷ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ (جس قدر کہ وہ شہادت کے قلمبند کرنے کے طریقہ سے متعلق ہے) و ۱۹۸ لغایت ۲۰۶ (بشمول ان دونوں دفعات کے) اور دفعہ ۴۰۹ جس قدر کہ وہ یادداشت کے لکھنے سے متعلق ہے ۔ اور دفعہ ۵۷۹ عدالت ہائیکورٹ سے جبکہ وہ اختیارات صیغہ اپیل نافذ کرتی ہے متعلق نہ سمجھی جائیگی ۔

یہ مجموعہ ضوابط ہائیکورٹ کے اختیار صیغہ مفلسی کی تعمیل کا مخل نہیں ہوگا

کوئی عبارت اس مجموعہ کی کسی ہائیکورٹ کے جج کی نسبت جبکہ وہ بطور انسالونٹ کورٹ کے اپنے اختیارات نافذ کرتا ہو وسعت پذیر نہ ہوگی اور نہ اس سے متعلق ہوگی ۔

دیکھو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۲۰ بنسبت اختیارات معمولی و غیر معمولی ہائیکورٹ کے ۔

نمونوں کے مرتب کرنے کا اختیار

دفعہ ۶۳۹ ۔ عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً عدالت ہائے موصوفہ کی ہو کارروائی کے لئے نمونے مرتب کرے ۔ اور درباب بہی جات اور ان مراتب کے جو ان میں داخل کئے جائیں اور حسابات کے جو عدالت ہائے موصوفہ کے عہدہ داروں کو مرتب رکھنے ہونگے قواعد منضبط کرے ۔

حصہ دسواں

باب (۴۹)

متفرقات

بعض عورتوں کی معافی اصالتاً حاضری سے

دفعہ ۶۴۰ ۔ وہ مستورات جنکو حسب دستور اور رواج

باب ۴۹ بجز دفعہ ۶۴۲ ... مفصلات عدالتہائے خفیفہ ... دفعہ ... اور ضمیمہ دوم ۔

ملک جبراً لوگوں کے سامنے حاضر نہیں کرنا چاہئے اصالتاً حاضری عدالت سے معاف ہیں۔
لیکن کسی عبارت مندرجہ دفعہ ہذا سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ویسی مستورات [کسی ایسی صورت میں کہ جب عورتوں کی گرفتاری کی اس مجموعہ کی رو سے ممانعت نہ ہو] یا جراء حکمنامہ دیوانی گرفتاری سے معاف ہیں۔

عورت | بارہ برس کی کواری کی نسبت تجویز ہوئی کہ وہ حسب معنی دفعہ ہذا عورت ہے (۱) یہ رعایت تمام عورتوں کے واسطے نہیں ہے اور کوئی عورت بوجہ رتبہ کے اس رعایت کی مستحق نہیں ہے بلکہ یہ ہدایت صرف رسم کی وجہ سے ہے (۲) جب اس طرح کی عورت بطور گواہ عدالت میں آجاوے تو پالکی میں بند رہ کر اظہار دے سکتی ہے کہ کوئی اسکو نہ دیکھے (۳) مدعی نے بذریعہ کمیشن اظہار لئے جانے تین عورتوں کے بطور گواہ کے درخواست بدیں بیان پیش کی کہ ایک سماۃ کا شوہر تقریباً دس ماہ سے فوت ہوگیا ہے اور بموجب رواج قوم پارسی ایک یا دو سال تک رسوم تعزیت ادا ہوتی ہے اور بیوہ مذکور کہیں باہر نہیں نکلتی۔ دوسری عورت ۸۵ سال کی عمر میں ہے اور بوجہ ضعف اور بیماری کے عدالت میں حاضری کے لائق نہیں ہے تیسری عورت باہر جانیکو ہے اور تاریخ مقررہ تک وہ یہاں موجود نہیں رہ سکتی۔ تجویز ہوئی کہ حالات مظہرہ ایسے نہ تھے جو اجرائے کمیشن کو ضروری کرتے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۸۰ زیر دفعہ ۳۸۳ مجموعہ ہذا لیکن نادون کی کھتر انی جو مخبوط الحواس تھی رعایت مندرجہ دفعہ ہذا کی مستحق قرار دیگئی ہے (۵) ایک مقدمہ میں مدعا علیہ نے یہ درخواست کی کہ کمیشن واسطے لینے بیان ایک ہندو پردہ نشین عورت کے جاری کیا جائے مدعی نے اس وجہ پر عذر کیا کہ وہ عورت قبل ازیں عوام کے روبرو آچکی ہے اور اسکا بیان عدالت میں پالکی میں بیٹھکر لیا جا چکا ہے تجویز ہوئی کہ چونکہ عورت پردہ نشین تھی اسلئے وہ بذریعہ کمیشن بیان دینے کی مستحق تھی (۶) نسبت گرفتاری عورت پردہ نشین اور ادخال کمرہ زنانہ کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۔

اپیل | حسب دفعہ ہذا کسی شخص کے طلب کرنیسے انکار کرنیکے حکم کا اپیل نہیں ہو سکتا (۷)

لوکل گورنمنٹ بعض اشخاص کو اصالتاً حاضر ہونیسے معاف کر سکتی ہے

دفعہ ۶۴۱ - لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے کسی شخص کو جو بلحاظ مرتبہ کے گورنمنٹ مذکور کی رائے میں

---

۱ یہ الفاظ قرضداران دکن ایکٹ (نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۶ کے ذریعہ سے بڑھائے گئے۔ (۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۳۷۵ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۸۲ (۳) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۰ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۴ (۵) نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۹۴ پنجاب ریکارڈ۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۵ (۷) ویکلی رپورٹ متفرق سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۳۔

عدالت میں اصالتاً حاضر ہونیسے مستحق معافی کا ہو اُسے معاف کرے اور اُس کو جائز ہے کہ اُسیطرح کے اشتہار کے ذریعہ سے ویسی رعایت کو موقوف کرے ۔

معافی پائے ہوئے اشخاص کے ناموں کی فہرستیں عدالتوں میں رکھی رہینگی۔

لوکل گورنمنٹ اُن اشخاص[۱] کے نام اور سکونت جو اسطرح معاف ہوئے ہوں وقتاً فوقتاً عدالت ہائیکورٹ میں ارسال کریگی ۔ اور ایک فہرست ویسے اشخاص کی عدالت موصوفہ میں رہا کریگی ۔ اور ایک فہرست اُن اشخاص کی جو ہائیکورٹ کی ہر عدالت ماتحت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر رہتے ہوں ویسی عدالت ماتحت میں رہیگی ۔

کمیشن کا خرچہ جبکہ استحقاق پیش کرنیکے باعث اسکی ضرورت ہو

جب کوئی شخص جو اسطرح معاف کیا گیا ہو ویسی معافی کا استحقاق پیش کرے اور اسوجہ سے اسکی زبان بندی لینی مذریعہ کمیشن کے ضروری ہو تو اُسے لازم ہے کہ کمیشن کا خرچہ ادا کرے بجز اُس صورت کے کہ جو فریق اُس کی شہادت دلانا چاہے ویسا خرچہ ادا کرے ۔

ایک راجہ نے بموجب ایکٹ ۱۸۵۹ء بذریعہ اپنے ایجنٹ کے نالش کی ڈپٹی کلکٹر نے ایجنٹ کی کارروائی سے غیر مطمئن ہو کر مقدمہ کو ملتوی کیا اور حکم دیا کہ راجہ اصالتاً حاضر ہو ۔ راجہ نے معافی کا دعوےٰ کیا لیکن ڈپٹی کلکٹر نے یہ عذر نامنظور کیا اور دعوے کو خارج کیا ۔ تجویز ہوئی کہ راجہ حاضر ہونیکا پابند نہیں تہا اور نالش غلط طور پر خارج کیگئی (۱)

وہ اشخاص جو حکمنامہ دیوانی کے مطابق گرفتاری سے بری ہیں

دفعہ ۶۴۲ ۔ کوئی جج یا مجسٹریٹ یا اور عہدہ دار عدالت حکمنامہ دیوانی کے مطابق اُس حالت میں گرفتار ہو سکیگا جبکہ وہ اپنی عدالت کو جاتا یا اُسمیں اجلاس کرتا یا وہاں سے پہر آتا ہو ۔

اور [سوائے[۲] اُن حالتوں کے جنکا ذکر دفعہ ۴۳۷ (الف) کی دفعہ تحتی (۵) اور دفعات ۶۴۲ و ۶۴۳ میں مندرج ہے] جب کوئی معاملہ کسی ایسی عدالت کے روبرو پیش ہو جو اُسپر اختیار سماعت رکھتی ہو

---

[۱] اُس مستثنے کرنیوالی اشتہار کیلیے جو دفعہ ہذا کے بموجب ممالک مفصل الذیل کے واسطے جاری ہوا ۔ یعنے

(۱) برہما کیواسطے ملاحظہ طلب برہما گزٹ ۱۸۹۴ء حصہ ۱ صفحہ ۱۵ ۔

(۲) مدراس کے واسطے ملاحظہ ہو مدراس کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۵ء جلد ۱ صفحہ ۱۹۷ ۔

(۳) ممالک مغربی و شمالی اور اودہ کے واسطے ملاحظہ ہو ۔ ممالک مغربی و شمالی اور اودہ کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۴ ۔

[۲] یہ الفاظ بجائے ان لفظوں اور عددوں کے یعنے "سوائے اُن حالتوں کے جنکا ذکر دفعات ۶۴۲ و ۶۴۳ میں ہے" ایکٹ نمبر ۶ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۷ کے ذریعہ سے قائم کئے گئے ۔ (۱) مارشل رپورٹ صفحہ ۶۲۷ ۔

بانیک نیتی سے باور کرتی ہو کہ اسکو ویسا اختیار سماعت حاصل ہے تو اُس معاملہ کے فریقین اور اُنکے پلیڈران اور مختاران اور ریونیو ایجنٹان و ایجنٹان مقبولہ اور اُنکے گواہ جو سمن کے مطابق طلب ہو کر حاضر ہوں اُس درمیان میں حکمنامہ دیوانی کے بموجب گرفتار ہونیسے محفوظ رہیں گے جب وہ ویسی عدالت میں ویسے معاملہ کی غرض سے جاتے یا وہاں حاضر رہتے ہوں اور نیز جب اُسی عدالت سے واپس آتے ہوں۔

مقابلہ کرو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷ کو قانون حال کے ساتھ۔ یہ قاعدہ عام کہ فریق نالش گرفتاری از روئے حکمنامہ دیوانی سے اُسوقت محفوظ ہے کہ جب وہ مقام پیشی مقدمہ کو جاتا ہو اور وہاں بغرض مقدمہ کے حاضر رہے اور جب گہر کو واپس آتا ہو مدعا علیہ ایسی نالش سے جو حسب دفعات ضابطہ سرسری مجموعہ ہذا کے ہوئی ہو اور مدعا علیہ نے اجازت حاضر ہونے اور جوابدہی کرنیکی حاصل نہ کرلی ہو اور اُسکی تقریر مدبنوجہ سماعت ہوسکتی ہو متعلق ہے امور متعلقہ استحقاق معافی از گرفتاری بصورت ایسے اشخاص کیجو بموجب حکمنامجات مجریہ عدالت ہائے سرمالیہ خفیفہ واقعہ کلکتہ کے گرفتار کئے گئے ہوں مطابق قانون انگلشیہ کے فیصل ہونے چاہئیں اور نہ از روئے دفعہ ۶۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اگر گہر کا قریب ترین راستہ چہوڑ دیا جائے اور ایسا راستہ اختیار کیا جاوے کہ جسمیں بھیڑ کم ہو اور آسایش زیادہ ہو تو یہ ترک راستہ واسطے زایل کرنے استحقاق مذکور کے کافی نہیں ہے مقدمہ ادما چرن دہول بنام دہول (بنگال لارپورٹ تتمہ جلد ۴ صفحہ ۱۳) سے امتیاز کیا گیا (۱) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۰ جسمیں صورت یہ تھی کہ ایک باشندہ پٹنہ کلکتہ سے بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر بوجہ دایر ہونے نالش کے جس میں کہ وہ مدعی تہا مدراس کو آیا اور بوجہ اس کے کہ مقدمہ ۲۷ اکتوبر کو سات ہفتہ کے لئے ملتوی ہو گیا وہ مدراس میں بوجہ اس نالش کے ٹھہرا رہا اور ۱۰ نومبر کو گرفتار ہوا۔ تجویز ہوئی کہ اُس شخص کو استحقاق رعایت بموجب دفعہ ہذا کے حاصل ہے (۲) جبکہ مطابعت ایک حکمنامہ ہیبس کارپس کے قیدی عدالت ہائیکورٹ میں حاضر لایا گیا اور جواب مہتمم جیلخانہ میں یہ تحریر تہا کہ قیدی بموجب وارنٹ گرفتاری کے جو ایک ڈگری عدالت خفیفہ کے اجرا میں جاری ہوا تہا زیر حوالات ہے تجویز ہوا کہ جواب شافی نہیں ہے بلکہ قیدی مستحق ثابت کرنے اس امر کا بذریعہ حلفنامہ کے ہے کہ اسکو منصب محفوظ رہنے کا گرفتاری سے اُسوقت حاصل تہا جبکہ وہ حراست میں لیا گیا (۳)۔

مکرر گرفتاری | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۸۔

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۶ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۱۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۷

طریقہ کارروائی بعض جرائم کی صورت میں

دفعہ ۴۷۶ - اگر کسی مقدمہ میں جو کسی عدالت کے حضور زیر تجویز ہو عدالت کو اس بات کی وجہ کافی ظاہر ہو کہ کوئی الزام کسی جرم مندرجہ دفعہ ۱۹۳ یا ۱۹۶ یا ۱۹۹ یا ۲۰۰ یا ۲۰۵ یا ۲۰۶ یا ۲۰۷ یا ۲۰۸ یا ۲۰۹ یا ۲۱۰ یا ۲۱۱ یا ۴۶۳ یا ۴۷۱ یا ۴۷۴ یا ۴۷۵ یا ۴۷۶ یا ۴۷۷ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند[۵۱] کا جو در اثنا کسی اور نالش یا کارروائی کے یا بنسبت کسی دستاویز کے جو اس مقدمہ کی شہادت میں پیش کی گئی ہو قائم کیا گیا تفتیش کے لئے مجسٹریٹ کے پاس بھیجا جائے۔ تو عدالت مجاز ہوگی کہ شخص ملزم کو عدالت کے برخاست کے وقت تک حراست میں رکھوائے اور بعد ازاں بحراست مجسٹریٹ کے پاس روانہ کرے۔ یا اس سے اس امر کی حاضر ضامنی کافی لے کہ وہ مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہوگا۔

عدالت مذکور کو لازم ہے کہ کاغذات ثبوت اور دستاویزات خاص متعلقہ الزام مجسٹریٹ کے پاس روانہ کرے۔ اور جس شخص سے چاہے واسطے مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہونے اور شہادت ادا کرنیکی ضمانت داخل کرائے۔

مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ ویسے الزام کی فرد قرار داد جرم کو لیکر بموجب قانون کے کاربند ہو[۵۲] - + -

ملاحظہ ہو دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء مشرح مولف ۱۔ احکام دفعہ ہذا و ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے صریحاً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس عدالت کو جو بروئے کسی دفعہ مذکور کے عمل کرتی ہو نہ صرف اس قسم کے جرم کی تحقیقات کیوجہ حاصل ہونی چاہیے جسکا حوالہ دفعات مذکور میں دیا گیا ہے بلکہ بادی النظر میں اس امر سے مطمئن ہونا چاہیے کہ جرم مذکور کا ارتکاب کسی خاص شخص یا اشخاص نے کیا ہے جس کے یا جن کے برخلاف کارروائیات فوجداری دائر کیگئی ہیں (۱) ڈویژن بنچ ہائیکورٹ جسنے دیوانی کاروبار کسی خاص مجموعہ اضلاع کا لیا ہو حکم زیر دفعہ ہذا بمصدرہ عدالت دیوانی واقعہ کسی ضلع مجموعہ اضلاع مذکور کی نسبت کارروائی کرنیکا مجاز ہے (۲) اگر مقدمہ زیر تجویز نہ ہو تو دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی (۳) جبکہ احکام دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی تعمیل نہ ہوئی ہو عدالت دیوانی کو ممانعت اس امر کی نہیں ہے کہ کوئی ثبوت نسبت اسکے کہ ڈگری کا ایفاء عدالت سے باہر ہوا اس غرض کیلئے منظور کرے کہ وہ تحقیقات کرکے ڈگریدار کو بموجب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے سپرد فوجداری کرے (۴)

---

[۵۱] ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء۔ [۵۲] ملاحظہ ہو باب ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۵ و جلد ۱۶ صفحہ ۷۳۰ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۳ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۸۲ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۲۵ -

حکم سپردگی مقدمہ بعدالت مجسٹریٹ بوجہ اس امر کے کہ جج سپرد کنندہ مقدمہ نے ابتدائی تحقیقات خود نہیں کی ناحق نہیں ہے (۱)

استعمال نمونہ جات کا جو بیچ ضمیمے میں مندرج ہیں۔

دفعہ ۶۴۴ - بقید اُس اختیار کے جو بذریعہ دفعہ ۶۳۲ اور ایکٹ مصدرہ سنہ ۲۴ و ۲۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا - باب ۱۰۴ - دفعہ ۱۵ عدالت ہائیکورٹ کو مفوض ہوا ہے - وہ نمونہ جات جو اس مجموعہ کے پنجم ضمیمہ میں مندرج ہیں مع اُس قدر تغیر و تبدل کے جو ہر مقدمہ کے حالات کے مناسب ہو ان اغراض کیلئے مستعمل کئے جائیں گے جو اُس ضمیمہ میں بیان کی گئی ہیں -

عدالت ہائے ماتحت کی زبان

دفعہ ۶۴۵ - جو زبان کہ بوقت نافذ ہونے مجموعہ ہذا کے کسی عدالت ماتحت ہائیکورٹ میں مروج ہو وہی ویسی عدالت ماتحت کی زبان اُسوقت تک رہیگی جبتک کہ لوکل گورنمنٹ دوسری طرح کا حکم نہ دے -

لیکن لوکل گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً یہ قرار دینا جائز ہوگا کہ کون زبان ویسی ہر عدالت کی زبان سمجھی جائیگی -[۵۲]

اسیسران اُن مقدمات میں جو بابت حق واسطے بچانے مال جہاز غرق شدہ وغیرہ کے ہوں

دفعہ ۶۴۵ (الف) - جب کوئی مقدمہ بابت حق واسطے بچانے مال جہاز غرق شدہ یا اجرت واسطے پہونچانے جہاز کے مندر میں یا بابت نقصان کے جو جہاز کے ٹکر کہانے سے پہونچا ہو کسی عدالت ایڈمرلٹی یا وائس ایڈمرلٹی میں پیش ہو وہ عدالت عام اس سے کہ وہ اپنے اختیارات ابتدائی یا اختیارات صیغہ اپیل نافذ کرتی ہو مجاز ہوگی کہ اگر مناسب سمجھے تو خود اور اگر کوئی فریق ویسے مقدمہ کا درخواست کرے تو اپنے لئے لازم سمجھکر اپنی امداد کے واسطے دو شخص اسیسر آزمودہ کار مطابق اُس قاعدہ کے طلب کرے جو وقتاً فوقتاً اُس عدالت کی ہدایت سے مقرر کیا جائے - اور ایسے اشخاص اسیسر کو لازم ہے کہ اعانت کرنیکے لئے حاضر ہوں -

(۵۱) ہند کی ہائیکورٹوں کا ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء چھپا مجموعہ قوانین پارلیمنٹ متعلق ہند مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء کی جلد ا میں -

(۵۲) واسطے اُن اشتہار کے جو تحت اختیار مفوضہ از روئے دفعہ ہذا کے جاری ہو :—

بمبئی میں - ملاحظہ ہو بمبئی کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء جلد ا صفحہ ۳۹۶ -

برہما میں - ملاحظہ ہو برہما گزٹ سنہ ۱۸۹۴ء حصہ ا صفحہ ۲۴۴ - اور بمقابلہ طلب نیز لوور برہما کی عدالتوں کے ایکٹ (نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۸۹ء) کی دفعہ ۱۷

ممالک متوسط میں ملاحظہ ہو ممالک متوسط کا گزٹ سنہ ۱۸۸۳ء حصہ ۲ صفحہ ۴۵ و سنہ ۱۸۹۵ء حصہ ۳ صفحہ ۱۵ -

مدراس میں ملاحظہ ہو مدراس کی فہرست قواعد و احکام مقامی مطبوعہ سنہ ۱۸۹۶ء - جلد ا صفحہ ۱۹۷ -

[illegible]

ولیسے ہر اسیسر کو اُس قدر زر فیس بعوض حاضری کے دیا جائیگا جو عدالت اپنے قاعدہ کی رو سے مقرر کرے ۔ اور فریقین میں سے ایسے فریق کی طرف سے ادا کیا جائیگا جس کو عدالت ہر مقدمہ میں ہدایت کرے ۔

عدالتہائے مطالبات خفیفہ کے رجسٹراروں کا اختیار دربارہ لکھنے کیفیت مقدمات کے ۔

دفعہ ۶۴۶ ۔ جب کبھی عدالت مطالبات خفیفہ کے رجسٹرار بنسبت کسی امر قانونی یا کسی رواج کے جو حکم قانون کا رکھتا ہو یا بنسبت صحیح مفہوم کسی دستاویز کے جو مفہوم مقدمہ کے فیصلہ کی حقیقت پر مؤثر ہو کچھ اشتباہ پیدا ہو تو رجسٹرار کو اختیار ہے کہ مقدمہ کی کیفیت بغرض حصول رائے جج کے لکھے ۔ اور جملہ احکام مندرجہ مجموعہ ہذا جو درباب تحریر کیفیت مقدمہ از جانب جج ہیں وہ بہ تبدیل مراتب تبدیل طلب کیفیت مقدمہ کو نسبت رجسٹرار سے بھی متعلق ہونگے ۔

مطالبات خفیفہ میں اختیار سماعت کی بابت تکراروں میں عدالت العالیہ ہائیکورٹ سے استصواب کرنے کا اختیار

دفعہ ۶۴۶ (الف)[۱] ۔ (۱) اگر تجویز کے قبل کسیوقت اُس عدالت کو جس میں کوئی نالش رجوع کی گئی ہو یہ شبہ ہو کہ آیا نالش مذکور عدالت مطالبات خفیفہ کی سماعت کے قابل ہے یا قابل نہیں ہے ۔ تو عدالت مذکور کو جائز ہے کہ عدالت العالیہ ہائیکورٹ میں مسل کو معہ کیفیت و وجوہات شبہ درباب نوعیت نالش مذکور کے ارسال کرے ۔

(۲) مسل اور کیفیت مذکور کے پانے پر عدالت العالیہ ہائیکورٹ یہ حکم صادر کر سکتی ہے کہ یا تو عدالت مذکور نالش کی کارروائی عمل میں لائے یا عرضی نالش کو واپس کرے کہ وہ کسی ایسی دوسری عدالت میں داخل کیجائے جو بذریعہ حکم ہائیکورٹ مذکور اس نالش کی سماعت کرنیکی مجاز ٹھہرائی جائے ۔

جبکہ استصواب کا تعلق ایک مقدمہ قبل از فیصلہ کے ساتھ نہو تو وہ جائز نہیں ہے (۱)

مطالبات خفیفہ میں اختیار سماعت کی بابت اُن کارروائیوں کو جو غلطی سے ہوئیں بنظر ثانی کیلئے ڈسٹرکٹ کورٹ کو ارسال کرنیکا اختیار

دفعہ ۶۴۶ (ب)[۱] ۔ (۱) اگر عدالت ضلع پر ظاہر ہو کہ اسکی ماتحت کی عدالت بوجہ غلطی سے سمجھنے اس امر کے کہ فلاں نالش قابل سماعت عدالت مطالبات خفیفہ ہے یا قابل سماعت مذکور نہیں ہے اُس اختیار سماعت کو عمل میں نہیں لائی ہے جو قانوناً اُس کو مفوض ہے ۔ یا ایسا اختیار سماعت کو عمل میں لائی ہے

---

[۱] دفعات ۶۴۶ (الف) و ۶۴۶ (ب) مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ع کی دفعہ ۶۰ کی رو سے داخل کیگئیں ۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۱ ۔

جو اُس کو مفوض نہیں ہے تو عدالت ضلع کو جایز ہے اور اگر کوئی فریق مستدعی ہو تو اُس کو لازم ہے کہ عدالت العالیہ ہائیکورٹ میں مثل مذکور کو معہ کیفیت اپنی وجوہات بابت یوں سمجھنے کی کہ عدالت ماتحت کی رائے درباب نوعیت نالش کے غلط ہے ارسال کرے۔

(۲) مثل اور کیفیت مذکور کے پہنچنے پر ہائیکورٹ مذکور کو جایز ہوگا کہ ایسا کوئی حکم اُس مقدمہ میں صادر کرے جو وہ مناسب سمجھے۔

(۳) کسی کارروائی مابعد ڈگری کی بابت اُس مقدمہ میں جو ازروئے دفعہ ہذا ہائیکورٹ مذکور میں مرسل ہو عدالت العالیہ ہائیکورٹ مزبور کو جایز ہوگا کہ ایسا کوئی حکم صادر کرے جو حسب مقتضائے حالات اُس کے نزدیک قرین انصاف اور مناسب معلوم ہو۔

(۴) عدالت ماتحت عدالت ضلع کو لازم ہوگا کہ اُس حکم کی تعمیل کرے جو عدالت ضلع مذکور درباب کسی مثل یا خبر کے اس دفعہ کی غرضوں کے لیے صادر کرے۔

اگر کوئی فریق مستدعی ہو تو اُسکو لازم ہوگا | جج کو لازم ہے کہ اگر کوئی ایک منجملہ فریقین مستدعی استصواب ہو تو ہائیکورٹ سے استصواب کرے (۱) الفاظ "لازم ہوگا" ہدایتی ہیں حکمی نہیں (۲) اگر جج اپنے وجوہ بیان نہ کرے تو مقدمہ واپس ہوگا (۳) استصواب بذیل دفعہ ہذا صرف اُس صورت میں کیا جانا چاہئے جبکہ ڈسٹرکٹ جج کی یہ رائے ہو کہ حکم عدالت ماتحت غلط ہے اور عدالت ہائے ماتحت محولہ دفعہ ہذا عدالت ہائے ماتحت دیوانی ماسوائے عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ ہیں (۴)

اعتراض نسبت اختیار سماعت | جس صورت میں کہ ایک مقدمہ قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ کی تجویز ہر دو عدالت ہائے منصف و ڈسٹرکٹ جج سے کسی اعتراض نسبت اختیار سماعت کے ہوگئی ہو تو برطبق اپیل دوم کے نقص اختیار سماعت کا اعتراض نہیں ہو سکتا (۵) دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۵۷ -

بلحوظی احکام دفعہ ہذا و دفعہ ماسبق کے تاحال یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا بوجہ نقص اختیار سماعت کے عدالت اپیل نالش کو خارج کر سکتی ہے یا نہیں (۶)

متفرق کارروائیاں | **دفعہ ۶۴۷** سوائے نالشات ابتدائی اور اپیل کے ہر عدالت

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۴ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴ و نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴ (۴) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۹ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۵ -

دیوانی کی اور تمام کارروائیوں میں اتباع اس ضابطہ کا جو اس مجموعہ میں مقرر ہوا ہے وہاں تک ہوگا جہاں تک کہ ممکن ہو۔

تحریری بیانات حلفی کا بطور شہادت مقبول ہونا | عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً قواعد اس مراد سے کہ ویسی کارروائیوں میں تحریری بیانات حلفی بطور شہادت ان مراتب کے قبول کئے جائیں جنسے ویسے بیانات حلفی بالتناسب تعلق رکھتے ہوں مرتب کرتی رہے۔ اور ویسے قواعد جب وہ سرکاری گزٹ مقامی میں مشتہر ہوں حکم قانون کا رکھینگے۔

[تشریح۔ یہ دفعہ اجرائے ڈگری کی درخواستوں سے متعلق نہیں ہے جو نالشوں میں بمنزل کارروائیوں کے ہیں]۔

دفعہ ہذا میں یہ غور کیا گیا ہے کہ بعض ضابطگی ہائے متفرق میں بھی ملحوظ رکھا جائیگا جو کہ نالشات نہیں ہیں۔ مثلاً تصدیق اور پیش کرنے درخواست ہائے زیر ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے متعلق (۱) دفعہ ہذا ۱۷۰ صرف اس صورت میں متعلق ہوتی ہیں جبکہ شبہات دوران نالش یا اپیل یا اجرا یا دیگر کارروائی میں پیدا ہوں (۲) مجموعہ ہذا متعلق ہے | مجموعہ ہذا کارروائی ہائے ایکٹ طلاق سے (۳) اور کارروائیات زیر دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء سے متعلق ہے (۴) اور عدالت ہائے مال واقع ممالک مغربی و شمالی سے نسبت ان معاملات ضابطہ کے جنکی بابت ایکٹ لگان ممالک مذکور میں کچھ ذکر نہیں ہے احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق ہیں (۵) نیز دیکھو دفعہ ۱۹۳ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی و شمالی داود ھ اور درخواست ہائے پر وبیٹ ... (۶) اور جو ضابطہ واسطے خریدار نیلام باجرائے ڈگری سے متعلق ہے وہی خریدار نیلام منجانب رسیور سے متعلق ہے (۷) لیکن کارروائیات اجرائے ڈگری سے متعلق نہیں (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۸۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۴۱۔ لیکن دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۷۰۔ حسب دفعہ ہذا و دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ہذا ڈسٹرکٹ جج مجاز ہیں کہ کارروائی اجرا بعدالت عدالت خفیفہ کو

۱؎ یہ "تشریح" ہند کے ایکٹ میعاد سماعت اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۲ء) کی دفعہ ۱۰ کے ذریعہ سے الحاق ہوگئی۔ (۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۸ نصفحہ ۶۸۹ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۴۶ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۸۵ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۶ (۶) ،، ،، جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۰ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۶

عدالت سبارڈینیٹ جج بھی منتقل کریں (۱) زیر دفعہ ہذا عدالت مجاز نہیں ہے کہ درخواست اجرار کو جو عدم پیروی میں نامنظور ہو چکی ہو زیر دفعہ ۱۰۳ مجموعہ ہذا برآمد کرے (۲) لیکن بروئے دفعہ ہذا ایک جدید نوٹس مشعر بحالی نالش جاری ہونیکی بابت زیر دفعہ ۱۰۰ درخواست ہو سکتی ہے (۳) از روئے دفعہ ہذا ایک عدالت اعلیٰ بوجہ کافی ایسے دعوے کو حسب دفعہ ۳۴۳ کے جو درج رجسٹر ہو گیا ہو واسطے تجویز کے ایک عدالت ماتحت کے پاس منتقل کر سکتی ہے (۴) ایسا ہی مقدمات پروبیٹ میں شہادت اسطرح قلمبند کیجائیگی جیسا کہ نمبری نالشات میں (۵) ایسا ہی مقدمات زیر دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ہذا میں (۶)

دفعہ ہذا کی رو سے کارروائی ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۶ع کا اپیل نہیں ہو سکتا (۷) نہ بموجب ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع دفعہ ۵ کا (۸) اور نہ کارروائیات باجرائے ڈگری لگان زیر ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۵ع کا اپیل دوم ہو سکتا ہے جبکہ لگان کی تعداد کم از یکصد روپیہ ہو (۹)

تنقیح دفعہ ہذا کی یہ مراد نہیں ہے کہ اس سے ایسے حقوق اپیل حاصل ہوں جو مجموعہ ہذا میں اور کسی جگہ صریح طور پر نہ دئے گئے ہوں (۱۰) اور دیکھو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۰۔

بیان حلفی | متعلق بیان حلفی دیکھو جوڈیشل سرکلر نمبر ۱ و نمبر ۵۲ و نمبر ۵۳ طبع چہارم پنجاب چیف کورٹ۔

تشریح مندرجہ دفعہ ہذا کو اُس ایزادی کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہئے جو کہ دفعہ ۵۴۰ میں بروئے ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ع کیگئی ہے (۱۱)

طریقہ کارروائی جب کہ گرفتار ہونیوالا شخص یا قرق ہونیوالی جائداد ضلع کے باہر ہو

دفعہ ۶۴۸ - جب کسی عدالت کو یہ منظور ہو کہ اُس مجموعہ کے کسی حکم کے بموجب جو اجرائے ڈگری سے تعلق نہ رکھتا ہو کوئی شخص گرفتار یا کوئی جائداد قرق کر لیجائے - اور ویسا شخص یا ویسی

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۱ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۹
(۳) ،، ،، ،، جلد ۱۸ صفحہ ۵۶ (۴) ،، ،، ،، مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۴
(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۲ (۶) ،، ،، ،، الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۴۸
(۷) ،، ،، جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۲ (۸) ،، ،، ،، مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۸
(۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۸۴ (۱۰) ،، ،، بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۳ -
(۱۱) ،، ،، ،، جلد ۲۸ صفحہ ۲۸۰ بصفحہ ۲۸۳ و ۴۸۰ -

جایداد عدالت کے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے باہر سکونت رکھتا یا واقع ہو۔ تو عدالت مجاز ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے وارنٹ گرفتاری کا جاری کرے یا حکمنامہ قرقی کا صادر کرے۔ اور ایک نقل وارنٹ یا حکم کی معہ خرچہ تخمینی اجرائے گرفتاری یا قرقی کے اُس عدالت ضلع میں بھیجدے جس کے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر ویسا شخص سکونت رکھتا یا ویسی جایداد واقع ہو۔

عدالت ضلع کو لازم ہے کہ ویسی نقل اور تعداد خرچہ حاصل کر کے معرفت اپنے اہلکاروں کے یا اپنے ماتحت کی کسی عدالت کی معرفت گرفتاری یا قرقی عمل میں لائے۔ اور اُس عدالت کو جہاں سے ویسا وارنٹ یا حکم جاری یا صادر ہوا ہو گرفتاری یا قرقی کی تعمیل کی اطلاع کرے۔

اور جو[1] عدالت اس دفعہ کی رو سے کسی کو گرفتار کرے اُسکو لازم ہوگا کہ شخص گرفتار کو اُس عدالت میں بھیجدے جس نے وارنٹ گرفتاری جاری کیا تھا۔ الاجبکہ وہ عدالت اول الذکر کا اطمینان کرکے اسبات کی وجہ دکھائے کہ کس لئے وہ عدالت آخر الذکر میں نہیں بھیجا جائیگا۔ یا جب کہ وہ عدالت آخر الذکر میں حاضر ہونیکی بابت یا (مقدمہ تحت باب ۳۴ قایم ہونیکی تقدیر میں) کسی ایسی ڈگری کے ادا کرنیکی بابت جو اُس عدالت سے اُس پر صادر ہو۔ کافی ضمانت داخل کرے کہ

ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں گرفتار کرنیوالی عدالت اُسے رہائی دیگی۔

جب[2] کوئی شخص جو تحت دفعہ ہذا گرفتار ہونیوالا ہو عدالت العالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ یا مدراس یا بمبئی یا عدالت[3] چیفکورٹ لوربرہما کے معمولی اختیار دیوانی صیغہ ابتدائی کی حدود ارضی کے اندر رہتا ہو۔ یا جب کوئی جایداد منقولہ جو تحت دفعہ ہذا قرق ہونے والی ہو حدود ارضی مذکورہ بالا کے اندر واقع ہو۔ تو وارنٹ گرفتاری کی یا حکمنامہ قرقی کی نقل اور گرفتاری یا قرقی کا خرچہ جس قدر غالباً ہوگا اُس قدر روپیہ کلکتہ یا مدراس یا بمبئی یا رنگون کی عدالت مطالبات خفیفہ میں لینے جیسی کہ صورت ہو بھیجدئے جائینگے

[1] یہ فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۶۱ (۱) کی رو سے سابق عبارت کے عوض قایم کیا گیا۔

[2] یہ اخیر فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۶۱ (۲) کے ذریعہ سے الحاق کیا گیا۔

[3] الفاظ زیر ”“ بروئے ضمیمہ اول ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹۰۰ء بجائے سابقہ کے قایم کئے گئے ہیں۔

اور عدالت مذکورہ وہ نقل اور روپئے پاکر اُس طرح پر کارروائی کرے گی جس طرح پر عدالت ضلع کرتی -

جب ایک عہدہ دار برہما سے انگلستان کو رخصت پر جاتے ہوئے چند روز تک بانتظار راہ مدراس میں مقیم رہا - تجویز ہوئی کہ ایسا قیام واسطے غرض دفعہ ہذا کے بغرض گرفتاری نامبردہ قبل فیصلہ کے کافی ہے (۱)

وہ قواعد جو گرفتاری یا نیلام یا ادائے زر کی بابت کے تمام حکمنامجات دیوانی سے متعلق ہونگی -

دفعہ ۶۴۹ - قواعد مندرجہ باب ۱۹ اس ہر حکمنامہ عدالت کی تعمیل سے متعلق ہونگے جو بمراد گرفتاری کسی شخص کے یا نیلام جائیداد یا ادائے زر کے ہو جس کی کسی عدالت دیوانی نے کسی کارروائی دیوانی میں خواہش کی ہو یا جسکا حکم دیا ہو -

اسی باب میں لفظ "عدالت صادر کنندہ ڈگری" سے یا اسی مضمون کے دیگر الفاظ سے بجز اُس صورت کے کہ وہ مفہوم سیاق عبارت کے نقیض ہو جب ڈگری اجرائے طلب صیغہ اپیل سے صادر ہوئی ہو - وہ عدالت مراد ہے جس نے وہ ڈگری صادر کی ہو جسکی ناراضی سے اپیل دایر ہوا تھا - اور اگر عدالت صادر کنندہ ڈگری اجراے طلب موجود نہ رہے یا اُس کے جاری کرنے کا اختیار ساقط ہو گیا ہو تو وہ عدالت مراد ہے جو در صورت دایر ہونے نالش متعلقہ ڈگری صادر شدہ کے اُسوقت جب کہ درخواست اجرائے ڈگری داخل ہوئی تھی ویسی نالش کی سماعت کرنیکی مجاز ہوتی -

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳ -

اگر اختیارات ایک عدالت کے بعد صدور ڈگری لیکن قبل اجرائے ڈگری کے واپس لے لئے گئے ہوں تو درخواست اجرائے اس عدالت میں کرنی چاہئے جسے تاریخ درخواست اجراء پر اختیارات مفوض ہوں (۲)

احکام دفعہ ہذا جازنی ہیں - اگر بعد عدالت کیطرف سے ڈگری صادر کئے جانیکے مقامی اختیار سماعت دربارہ نالش کے امر مابہ النزاع کے بروئے ایک حکم لوکل گورنمنٹ کے کسی اور عدالت کے نام منتقل کیا گیا ہو تو درخواست اجرائے ڈگری مذکور یا تو اُس عدالت میں جس نے ڈگری صادر کی ہو یا اُس عدالت میں کیجا سکتی ہے جس کے نام مقامی اختیار سماعت منتقل کیا گیا ہو (۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۴

(۳) " " کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۸ -

لیکن ایک مقدمہ میں کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ جب لوکل رقبہ جات بعد صدور ڈگری تبدیل کئے گئے ہوں تو درخواست اجرائے اس عدالت میں کرنی چاہیئے جس نے کہ ڈگری صادر کی ہو گو کہ مقام بنائے دعوے اور رہائش مدیون دوسری عدالت کے اختیار سماعت کے اندر چلا گیا ہو (۱) جبکہ عدالت جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر کی وجود نہ ہو تو منظوری مطلوبہ دفعہ ۵۷ہم (الف) ڈسٹرکٹ جج دے سکتا ہے جو اسکی بجائے قایم ہے (۲) جب کہ ڈگری نفاذ کفالت کی صادر ہوئی اور بیشتر اجرائے ڈگری کے جائیداد دوسری منصفی میں منتقل ہو گئی۔ تجویز ہوئی کہ درخواست کسی عدالت میں گذر سکتی ہے (۳) فقرہ دوم دفعہ ہذا اُن مقدمات سے متعلق ہوتا ہے جہاں کہ مقامی اختیار سماعت عدالت تبدیل کیا گیا ہے اور نہ اس جگہہ جہاں کہ قانون متعلقہ فریقین تبدیل ہو گیا ہے (۴) بنسبت تاثیر دفعہ ہذا دیکھو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۵ زیر شرح دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ہذا۔

گواہاں کے بارے میں قواعد کا متعلق ہونا۔

دفعہ ۶۵۰ - احکام مندرجہ باب ہائے ۱۴ و ۱۵ متعلقہ گواہاں اور جملہ اشخاص سے متعلق ہونگے جو اس مجموعہ کے بموجب کسی کارروائی میں شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنیکے لئے طلب ہوئے ہوں۔

ریاست ہائے ملک غیر کے سمنوں کی تعمیل

دفعہ ۶۵۰ (الف) - جائز ہے کہ حکمنامہ ہائے سمن جو برٹش انڈیا کی حدود کے باہر کسی محکمہ دیوانی یا مالی سے صادر ہوں برٹش انڈیا کی عدالتوں میں مرسل ہو کر اسی طرح تعمیل کئے جائیں کہ گویا وہ برٹش انڈیا کی عدالتوں سے صادر ہوئے تھے بشرطیکہ عدالت ہائے صادر کنندہ سمن مذکور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر [یا قایم][1] ہوئی ہوں - یا یہ کہ جناب ممدوح الیہم[2]

---

[1] یہ الفاظ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنے والے ایکٹ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء) کی دفعہ ۶۲ کی رو سے مندرج ہوئے۔

[2] دیسی عدالتوں کی فہرستوں کے لئے ملاحظہ طلب اشتہار نمبر ۱۳۶۱-(ط) مورخہ ۲۹- مارچ ۱۸۸۹ء اور نمبر ۲۱۷۹-(ط) مورخہ ۲- جولائی سنہ ۱۸۹۰ء- چھپا ماکفرسن صاحب کے اُن برٹش اینا کٹمنٹوں کی جلد مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء متعلق جنوبی ہند (حیدر آباد) کے صفحات ۳ لغایت ۶۹۶ میں جو دیسی ریاستوں میں نافذ ہیں۔

دفعہ ہذا ان اشتہار جنکی رو سے دفعہ ہذا اسلیون کی عدالتوں سے متعلق قرار دیجاتی ہے ملاحظہ ہو نمبر ۱۴۳۳-(ی) مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۹ء حصہ ۱ صفحہ ۱۸۸- (۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۱۵ (۲) نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۲ -

باجلاس کونسل نے بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا کے اس دفعہ کے احکام کو ویسی عدالتوں[۵۱] سے متعلق قرار دیا ہو۔

جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل مجاز ہیں کہ اُسی قسم کے اشتہار کے ذریعہ سے کسی اشتہار کو منسوخ فرمائیں جو اس دفعہ کی رو سے مشتہر ہوا ہے۔ مگر اسکا یہ اثر نہوگا کہ تعمیل اُن سمنوں کی ناجایز سمجھی جاوے جنکی تعمیل ایسی منسوخی سے پہلے ہوئی ہو۔

دفعہ ۶۵۱ - [سزا بعلت مزاحمت کرنے گرفتاری میں یا بعلت حراست سے نکل جانیکے کہ جو گرفتاری یا حراست مجموعہ ضوابط یا حکمنامہ عدالت کی روسے ہو] قانون فوجداری متعلق ہند کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۶ء کی دفعہ (۲) کی رو سے منسوخ کی گئی۔

طریقہ کارروائی کے متعلق قواعد تائیدی وضع کرنیکا اختیار۔

دفعہ ۶۵۲ - عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً قواعد جو اس مجموعہ کے مطابق ہوں بغرض انتظام کسی امر متعلق بضابطہ خود ہائیکورٹ یا متعلقہ ضابطہ عدالتہائے دیوانی ماتحت اپنی نگرانی کو مرتب کرتی رہے۔ ایسے جملہ قواعد مقامی گزٹ سرکاری میں مشتہر کیے جاوینگے۔ اور بعد ازاں حکم قانون کا رکھینگے۔ دیکھو متعلق تکمیل و ادخال تحریری بیانات حلفی[+]

جو عدالت ہائیکورٹ کہ ازروئے قانون پارلیمنٹ بابت ۲۴ و ۲۵ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کی [یعنی ایکٹ بمراد قایم کرنے عدالتہائے ہائیکورٹ آف جوڈیکچر کے ملک ہند میں][۵۲] قایم نہ ہوئی ہو۔ اسکو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً لوکل گورنمنٹ کی منظوری پیشتر حاصل کر کے بمجرد ضابطہ کارروائی کے کسی امر کی نسبت کوئی ایسا قاعدہ وضع کیا کرے جو کوئی عدالت ہائیکورٹ قایم کی ہوئی حسب مذکورہ بالا کسی ویسے امر کی نسبت کسی ایسے جزو قلمرو کے لیے جو اسکے زیر اختیار ہو اور پریزیڈنسی شہر کی حدود کے اندر واقع نہ ہو اُس قانون پارلیمنٹ کی دفعہ ۱۵ کے بموجب وضع کر سکتی ہے۔ جو قواعد حسب مذکورہ بالا وضع کیے جائیں وہ اُسی طریق پر چھاپکر مشتہر کیے جاوینگے جس طریق پر وہ قواعد جو اس دفعہ کی رو سے ضابطہ کارروائی کے متعلق امور کے انتظام کیلیے وضع

[۵۱] اُن عدالتوں کی فہرستوں کے لیے جنسے دفعہ ہذا متعلق کیگئی ہے۔ ملاحظہ طلب اشتہارات نمبر ۸۶۹ - (ط) مورخہ ۱۳ مارچ ۱۸۸۵ء اور نمبر ۱۶۲۷ - (ط) مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۸۵ء - اور نمبر ۲۲۶۶ - (ط) مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۵ء - اور نمبر ۲۳۶۱ - (ط) مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء - مابعد کے اشتہار دیکھنے کیلیے ملاحظہ ہو گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۵ء حصہ ۱ صفحہ ۵۶۱ - اور ۱۸۹۶ء حصہ ۱ صفحہ ۸۵۵ - اور ۱۸۹۷ء حصہ ۱ صفحات ۸۶۲ و ۱۰۶۱ - اور بموجب دفعہ ہذا کے اعلان کیا گیا ہے کہ میسور اور بعض ایسی ریاستوں کی کسی عدالت کے سمن جو تحت سنٹرل انڈیا ایجنسی ہیں برٹش انڈیا کی عدالتوں میں تعمیل کے لیے بھیجے جا سکتے ہیں۔ ملاحظہ طلب عام ضمیمہ متعلق بہ برٹش ایتا کتمنٹ مجریہ ریاست ہائے ہندوستانی کی جلد در خصوص جنوبی ہند مدراس و میسور مولفہ سیکفرسن صاحب مطبوعہ ۱۸۹۹ء - اور گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۶ء حصہ ۱ صفحہ ۱۸۱ و ۱۸۹۶ء حصہ ۱ صفحہ ۱۰۸۵ بالتناسب +[۵۳] دفعہ ۶۵۲ کا دوسرا فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء کی دفعہ ۶۳ کے ذریعہ سے الحاق کیا گیا +

[۵۲] ہند کی ہائیکورٹوں کا ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء۔

بہ عدالت چیفکورٹ کے جوڈیشل سرکلر نمبر ۴۳ طبع چہارم پنجاب چیفکورٹ +

اور مشتہر کئے جائیں۔ اور بعد ازاں وہ مثل انہی قواعد کے بحکم قانون رہینگے۔ بلالحاظ کسی مضمون کے جو اس مجموعہ میں مندرج ہے ہر ہائیکورٹ کو جو ایکٹ مذکور کی رو سے موجود ہو یا قائم کرنے عدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکچر کو اندر یا بیرون قائم ہوئی ہے اختیار ہوگا کہ مطابق اُس فرمانشاہی کے جس کی رو سے وہ قائم ہوئی ہے بہ تعمیل اپنے اختیار دیوانی صیغہ ابتدائی کے اپنے ضابطہ کارروائی کے انتظام کے لیے ایسے قواعد وضع کرے جو وہ مناسب سمجھے۔ ویسے جملہ قواعد مقامی گزٹ سرکاری میں مشتہر کیے جائیں گے۔ اور بعد ازاں بحکم قانون کار رہینگے

دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۶۔

بیماری کے سبب مدیون ڈگری کی رہائی۔

دفعہ ۶۵۳[۵۲]۔ (۱) مجموعہ ہذا کی رو سے وارنٹ گرفتاری کے جاری ہونیکے بعد ہر وقت عدالت کو اختیار رہیگا کہ اُس شخص کے سخت بیمار ہونیکے سبب سے وارنٹ مذکور کو منسوخ کرے جس کے نام وارنٹ مذکور جاری ہوا تھا۔

(۲) جب اس مجموعہ کی رو سے کوئی مدیون ڈگری گرفتار ہو عدالت کو اختیار ہے کہ اُسکو رہا کردے اگر وہ عدالت کی رائے میں ایسا تندرست نہو کہ قید برداشت کر سکے۔

(۳) جب کوئی مدیون ڈگری جیلخانہ میں بھیجا جائے اُسکی رہائی نیچے کے لکھے ہوئے کے بموجب ہو سکتی ہے۔

(الف) لوکل گورنمنٹ کے حکم سے اس بنیاد پر کہ وہ کسی متعدی یا چھوت والی بیماری میں مبتلا ہے۔ یا

(ب) جیلخانہ میں بھیجنے والی عدالت کے یا کسی اور عدالت کے حکم سے جسکی عدالت مذکور ماتحت ہو اس بنیاد پر کہ وہ سخت بیمار ہے۔

(۴) ہر مدیون ڈگری جسکو اس دفعہ کی رو سے رہائی حاصل ہو دوبارہ گرفتار ہو سکتا ہے۔ مگر اُسکی قید کی میعاد مجموعی اُس سے زیادہ نہ ہوگی جسکا دفعہ ۳۴۲ یا ۳۴۸ میں جیسی صورت ہو حکم ہے۔ +

۵۱ یہ فقرہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم کرنیوالے ایکٹ (نمبر ۱۳ ۱۸۹۵ء) کی دفعہ ۲ کے ذریعہ سے الحاق کیا گیا۔

۵۲ دفعہ ۶۵۳ قرضداران دکن ایکٹ (نمبر ۶ ۱۸۸۶ء) کی دفعہ ۸ کے ذریعہ سے الحاق کیگئی۔

تمام شد

مطبوعہ مطبع راست گفتار امرتسر
جنرل اکبر ایجنسی

پہلا ضمیمہ

دفعہ ۳۔ دیکھو

ایکٹ جو منسوخ کئے گئے۔

نمبر و سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا۔
۱۰۔ سنہ ۱۸۷۷ع	مجموعہ ضابطہ دیوانی۔	جس قدر کہ منسوخ نہیں ہوا۔
۱۲۔ سنہ ۱۸۷۹ع	مشعر ترمیم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ع وغیرہ۔	دفعات الغایت ۱۰۳ ر
۷۔ سنہ ۱۸۸۰ع	بابت جہازہائے تجارت " "	دفعہ ۸۵۔

دوسرا ضمیمہ

(دفعہ ۵۔ دیکھو)

ابواب و دفعات اس مجموعہ کی جو منفصل کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ سے متعلق کیگئی ہین مراتب ابتدائی دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۵ و۔

باب (۱)۔ عدالتون کے اختیار سماعت اور نزاع فیصلشدہ کا بیان بجز دفعہ ۱۱۔ دفعہ ۱۴ کے اخیر فقرہ کے۔

باب (۲)۔ نالش کرنیکا مقام بجز دفعہ ۲۰۔ فقرہ ۔ب کے اور دفعات ۲۲ لغایت ۲۴۔

باب ۳۔ فریقین اور انکی حاضری اور درخواستون اور افعال کا بیان۔

باب ۴۔ نالش کی ترتیب بجز دفعات ۴۲ و ۴۴۔ قاعدہ (الف)۔

باب ۵۔ نالشات کے رجوع ہونے کا بیان۔

باب ۶۔ بابت اجرا و تعمیل سمن کے بجز دفعہ ۷۷ کے۔

باب ۷۔ ذکر فریقین کی حاضری کا اور غیر حاضری کے نتیجہ کا۔

باب ۸۔ بیانات تحریری اور مطالبہ کا مجرا ہونا۔

۹۔ یہ ضمیمہ ... ضمیمہ کی جگہ ایکٹ ... سنہ ۱۸۸۱ع ... کی رو سے قائم کیا گیا

باب ۹ - فریقین کی زبان بندی عدالت کی معرفت بجز دفعہ ۱۱۹ کے -

باب ۱۰ - انکشاف حال اور مقبولی وغیرہ دستاویزات کی -

باب ۱۱ - دفعہ ۱۵۵ فقرہ ۱ - انفصال قطعی مقدمہ کا اُس صورت مین جبکہ فریقین مین سے کوئی اپنا ثبوت پیش نہ کر سکے -

باب ۱۳ - التوا کا ذکر -

باب ۱۴ - گواہون کی طلبی حاضری -

باب ۱۵ - سماعت مقدمہ اور لینا اظہار گواہون کا بجز دفعات ۱۸۲ لغایت ۱۸۸ کے -

باب ۱۶ - تحریری بیان حلفی -

باب ۱۷ - فیصلہ اور ڈگری بجز دفعات ۲۰۴ و ۲۰۷ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ کے -

باب ۱۸ - بابت خرچہ دفعات ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ -

باب ۱۹ - اجراء ڈگری دفعات مین ابتدائے ۲۲۴ لغایت ۲۳۶ اور دفعات مین ابتدائی ۲۳۹ لغایت ۲۵۸ - اور دفعہ ۲۵۹ بجز اس قدر عبارت کے جو زوجہ دلا پانے کے باب مین ہی اور دفعہ ۲۶۶ بجز جسقدر عبارت کے جو جایداد غیر منقولہ سے متعلق ہی اور دفعات مین ابتدائی ۲۶۷ لغایت ۲۷۲ - اور دفعہ ۲۷۳ جسقدر کہ جایداد منقولہ کی ڈگری سے متعلق ہی اور دفعات مین ابتدائے ۲۷۵ لغایت ۲۸۳ - اور دفعہ ۲۸۴ جسقدر جایداد منقولہ سے متعلق ہی اور دفعات ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ جسقدر کہ جایداد منقولہ کی ڈگری سے متعلق ہی اور دفعات مین ابتدائے ۲۹۴ لغایت ۳۰۳ - اور دفعات مین ابتدائی ۳۲۸ لغایت ۳۳۳ جسقدر کہ جایداد منقولہ سے متعلق ہین اور دفعات مین ابتدائی ۳۳۶ لغایت ۳۴۳ -

باب ۲۰ - دفعہ ۳۶۰ - بابت اختیار عطا کرنے منصب سماعت مقدمات دیوالیہ کے بعض عدالتون کو -

باب ۲۱ - دفعات اور شادی اور دیوالہ نکلنا فریق ہائے مقدمہ کا -

باب ۲۲ - بازو دعوی اور تصفیہ مقدمہ -

باب ۲۳ - عدالت مین روپیہ کا داخل کرنا -

باب ۲۴ - طلب کرنا ضمانت خرچہ کا -

باب ۲۵ - کمیشن بجز دفعہ ۳۹۶ کے -

باب ۲۶ - نالشات مفلسی -

باب ۲۷ - نالشات از جانب یا بنام سرکار یا ملازمان سرکار -

باب ۲۸ - نالشات از طرف حکام ممالک غیر اور از طرف اور بنام والیان ممالک غیر اور والیان یا سرداران ہندوستانی کے

باب ۲۹۔ نالشات از طرف اور بنام جماعت سندیافتہ اور کمپنیون کے۔
باب ۳۰۔ نالشات منجانب اور بنام امناء اور اوصیا اور مہتمان ترکہ کے۔
باب ۳۱۔ نالشات منجانب اور بنام نابالغان اور اشخاص فاترالعقل کے۔
باب ۳۲۔ نالشات از طرف اور بنام ملازمان فوج کے۔
باب ۳۳۔ انٹرپلیڈر یعنی نالش ابین برائے تصفیہ بین المتنازعین۔
باب ۳۴۔ گرفتاری اور قرقی قبل فیصلہ باستثنائے جائیداد غیر منقولہ۔
باب ۳۶۔ بابت تقرر رسیور۔
باب ۳۷۔ تفویض منصب ثالثی۔
باب ۳۸۔ کارروائی عدالت نسبت اقرارنامہ فیمابین فریقین۔
باب ۴۶۔ استصواب ہائیکورٹ سے اور نگرانی ہائیکورٹ کی۔
باب ۴۷۔ تجویز ثانی دفعات ۶۲۳ و ۶۲۶ و ۶۳۰۔
باب ۴۹۔ مراتب متفرقہ۔

تیسرا ضمیمہ

(دفعہ ۷۔ دیکھو)

قوانین بمبئی۔

بمبئی کا قانون ۲۹ اسنہ ۱۸۲۷ء	بمبئی کا قانون ۱۶ اسنہ ۱۸۳۱ء۔
،، ۷ سنہ ۱۸۳۰ء۔	،، ایکٹ ۱۹ اسنہ ۱۸۳۵ء۔
،، ۱ سنہ ۱۸۳۱ء	،، ایکٹ ۱۳ اسنہ ۱۸۴۲ء۔

چوتھا ضمیمہ

(دفعہ ۶۴۴۔ دیکھو)

پلیڈنگس اور ڈگریون کے نمونہ جات

(الف) عرائض دعویٰ حصہ اول۔

نمبر ۱۔ واسطے روپیہ کے جو قرض دیا گیا۔

بعدالت مقام۔

مقدمہ دیوانی نمبر۔

(آ ب) ساکن۔ بنام (ج د) ساکن۔

(آ ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ بمقام مدعی نے مدعا علیہ کو مبلغ قرض دیا جو عندالطلب (یا بتاریخ فلان) واجب الادا تہے۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ نے زر مذکور ادا نہیں کیا ہے بجز مبلغ۔ کے جو بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ ویہو (اگر مدعی کسی قانون تمادی سے مقدمہ کے مستثنیٰ ہونیکا مدعی ہو تو بیان کرے۔

۳۔ یہ کہ مدعی بتاریخ۔ ماہ سنہ۔ سے تا تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ نابالغ۔ یا فاتر العقل تہا۔

۴۔ یہ کہ مدعی مستدعی فیصلہ کا بابت مبلغ۔ معہ سود فیصدی۔ کے تاریخ۔ ماہ۔ سنہ سے ہے۔

(تنبیہ) غرض اسبات کے لکہنے سے کہ قرضہ کب واجب الادا تہا صرف یہ ہے کہ سود کی تاریخ معین ہو جائے پس جس حال ہیں کہ سود کا دعویٰ نہو تو وہ بیان متروک کیا جائے۔

نمبر ۲۔ بابت اس روپیہ کے جو کہ مدعی کیواسطے وصول کیا گیا تہا۔

عنوان

(آ ب) (د ز ح) مدعیان مذکور حسب ذیل عرض کرتے ہیں :۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعا علیہ نے مبلغ۔ دیا رقعہ بنام بینک۔ بابت مبلغ (مسمی ک ل و) سے مدعیان کیلئے وصول پائے۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ نے وہ روپیہ نہیں ادا کیا (یا حوالہ نہیں کیا)۔

۳۔ یہ کہ مدعیان مستدعی ہیں کہ مبلغ۔ معہ سود فیصدی۔ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ سے محسوب ہو کر دلایا جائے۔

نمبر ۳۔ بابت قیمت مال کے جو کارخانہ دار نے فروخت کیا۔

عنوان

(آ ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی اور مسمی (ج ل و) نے جو کہ فوت ہو گیا ہے مدعا علیہ کو ایک ہزار بور

آٹے کے اور پانچسوین چاول (یا جیسی صورت ہو) کمیشن پر بیچنے کیلئے حوالہ کئے تھے۔

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ (یا کسی تاریخ پر جو کہ مدعی کو معلوم نہین ہو) قبل تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعاعلیہ نے مال مذکور بعوض مبلغ۔ کے بیچ ڈالا۔

۳۔ یہ کہ کمیشن اور اخراجات مدعاعلیہ کے اس کی بابت بقدر مبلغ۔ ہوتے ہین۔

۴۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے مال مذکور کی فروخت کا روپیہ مدعاعلیہ سے طلب کیا تھا۔

۵۔ یہ کہ مدعاعلیہ نے مبلغ مذکور نہین ادا کیا۔ (دہندعائے دادرسی)۔

نمبر ۴۔ بابت روپیہ کے جو کہ مدعاعلیہ نے مدعی کو امر واقعہ مین مغالطہ ہونیکے سبب سے وصول پایا

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام مدعی سلاخ چاندی کی بحساب آنہ فی تولہ چاندی خالص کے خریدنے پر اور مدعاعلیہ اس کے بیچنے پر راضی ہوا تھا۔

۲۔ یہ کہ مدعی نے سلاخ مذکور کا مسمی (ک و) سے عیار کروایا اور اُسکی اُجرت مدعاعلیہ نے ادا کی اور (ک و) مذکور نے ظاہر کیا کہ اُن سلاخون مین سے ہر ایک ۱۵۰۰ تولہ خالص چاندی کی ہے چنانچہ مدعی نے مدعاعلیہ کو مبلغ آنہ اُسکی بابت ادا کیا۔

۳۔ یہ کہ ہر ایک اُن سلاخون مین سے صرف ۱۲۰۰ تولہ خالص چاندی کی نکلی۔

۴۔ یہ کہ مدعاعلیہ نے وہ روپیہ جو کہ اُسکو زاید دیا گیا نہین ادا کیا ہے۔ (دہندعائے دادرسی)

تنبیہ۔ روپیہ کا واپس طلب کرنا ضروری نہین ہے لیکن اس سے شاید سود یا خرچہ پر کچھ اثر پہونچے۔

نمبر ۵۔ بابت روپیہ کے جو کہ ایک شخص کو مدعاعلیہ کی درخواست پر دیا گیا۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ حسب درخواست (یا باجازت) مدعاعلیہ کے مدعی نے (د ہ) کو مبلغ۔ روپیہ دیئے۔

۲۔ یہ کہ اس کے معاوضہ مین مدعاعلیہ نے عندالطلب (یا جیسی کہ صورت ہو) مدعی کو اس قدر روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا (یا اقرار کیا تھا)۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے مدعاعلیہ سے تقاضا اس روپیہ کا کیا لیکن اُس نے مبلغ مذکور ادا نہین

کیا۔

(استدعائے دادرسی)۔

تنبیہ۔ اگر درخواست یا اجازت ذہنی ہو تو عرضیدعوے میں اُن واقعات کو بیان کرنا چاہئے جن سے کہ اسکا ذہنی ہونا مفہوم ہوتا ہو۔

نمبر ۶۔ بابت مال کے جو قیمت معین پر بیچا گیا اور حوالہ کیا گیا۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ بمقام (ک اد) متوفی ساکن نے مدعا علیہ کے ہاتھ ایک سو بورے آٹے کے (یا مال مندرجہ فہرست منسلکہ یا متفرق مال) بیچا اور حوالہ کیا۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ نے مبلغ بابت مال مذکور بتاریخ حوالگی (یا بتاریخ ماہ سنہ کسی دن قبل گذرنے عرضیدعوے کے) ادا کرنیکا اقرار کیا تھا۔

۳۔ یہ کہ زر مذکور اس نے نہیں ادا کیا ہے۔

۴۔ یہ کہ (ک اد) مذکور نے اپنی حین حیات وصیت کی اور اس کے ذریعہ سے مدعی کو وصی اُس مال کا گردانا۔

۵۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ (ک اد) مذکور فوت ہوگیا۔

۶۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ پروبیٹ وصیت مذکور کا مدعی کو عدالت ... سے مرحمت ہوا۔

۷۔ یہ کہ مدعی منصب وصی (حسب مذکورہ بالا کے) مستدعی کا ہے۔

تنبیہ۔ اگر تاریخ ادا کی مقرر کیگئی ہو تو وہ بیان کرنی چاہئے تاکہ جس تاریخ سے سود شروع ہوا وہ معلوم ہو۔

نمبر ۷۔ بابت مال کے جو قیمت مناسب پر فروخت کیا گیا اور حوالہ کیا گیا۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ بمقام مدعی نے (متفرق اسباب خانہ داری) مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت کیا اور حوالہ کیا لیکن اُسکی قیمت کے باب میں کچھہ صریح قرار مدار نہیں ہوا تھا۔

۲۔ یہ کہ اسباب مذکور کی قیمت مناسب مبلغ تھی۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ نے زر مذکور نہیں ادا کیا۔ (استدعائے دادرسی)۔

تنبیہ۔ قانوناً وعدہ ذہنی اسقدر روپیہ کے ادا کرنیکا ہوتا ہے کہ جس قدر مالیت مناسب اسباب کی ہو

نمبر ۸۔ بابت مال کہ جو ایک تیسرے شخص کو مدعا علیہ کی درخواست پر بہ قیمت معین حوالہ کیا گیا۔

عنوان

(آ ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے مدعا علیہ کے ہاتھ (ایک سو بورے آٹے کے) فروخت کئے اور مدعا علیہ کی درخواست پر وہ بورے مسمی (ک ل و) کو حوالہ کئے۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ نے اُنکی بابت مبلغ مدعی کو ادا کرنیکا وعدہ کیا تہا۔

۳۔ یہ کہ زر مذکور اُس نے نہیں ادا کیا ہو (استدعائے داد رسی)۔

نمبر ۹۔ بابت یا یحتاج کے جو مدعا علیہ کے موصی کے اہل و عیال کو بغیر اُنکی صریح درخواست کے قیمت مناسب پر دیا گیا۔

عنوان

(آ ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے (میری جونس زوجہ جیمس جونس متوفی) کو اُنکی درخواست پر چند اجناس (خوراک اور پوشاک) دیں لیکن کوئی اقرار صریحی بابت قیمت کے نہیں کیا گیا۔

۲۔ یہ کہ اجناس مذکور اس کیواسطے ضروری تہیں۔

۳۔ یہ کہ اجناس مذکور بواجبی مالیتی مبلغ کی تہیں۔

۴۔ یہ کہ جیمس جونس مذکور نے ادا کرنیسے انکار کیا۔

۵۔ یہ کہ مدعا علیہ وصی/جبر وصیت جیمس جونس مذکور کا ہو۔ (استدعائے داد رسی)۔

نمبر ۱۰۔ بابت مال کے جو قیمت معین پر فروخت کیا گیا۔

عنوان

(آ ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے (ک ل د) ساکن۔ متوفی کے ہاتھ (تمام فصل جو اُسوقت اُس کے کہیت واقعہ میں اُگی ہوئی تہی) فروخت کی۔

۲۔ یہ کہ (ک ل د) مذکور نے مدعی کو بابت اُس کے مبلغ ادا کرنیکا وعدہ کیا تہا۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ نے وہ روپیہ نہیں ادا کیا۔

۴۔ یہ کہ مدعا علیہ مہتمم ترکہ (ک ل د) مذکور کا ہے۔ (استدعائے داد رسی)۔

نمبر ۱۱۔ بابت مال کے جو قیمت مناسب پر بیچا گیا۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ (د ہ و) ساکن نے مدعاعلیہ کے ہاتھ (تمام میوہ جو اُس کے باغ واقعہ ... میں پیدا ہوا) فروخت کیا لیکن کوئی صریحی اقرار بابت قیمت کے نہیں کیا گیا تھا۔

۲۔ یہ کہ میوہ مذکور بواجبی مالیتی مبلغ ۔ کا تھا۔

۳۔ یہ کہ مدعاعلیہ نے وہ روپیہ نہیں ادا کیا ہے۔

۴۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ عدالت العالیہ ہائیکورٹ بمقام فورٹ ولیم نے (د ہ و) مذکور کو مجنون قرار دیا اور مدعی کو کمیٹی یعنی محافظ اسکی جایداد کا۔ باختیارات معمولی اُس کے انتظام کیواسطے مقرر کیا۔

۵۔ یہ کہ مدعی بطور کمیٹی حسب مذکورہ بالا کے (مستدعی دادرسی کا ہے)۔

تنبیہ - جبکہ مجنون کی جایداد تابع ہائیکورٹ کے معمولی اختیار سماعت ابتدائی کے نہو تو بجائے فقرات ۴ و ۵ کے عبارت مندرجہ ذیل قایم کیجائے۔

۴۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ عدالت دیوانی بمقام ۔ نے حسب ضابطہ (د ہ و) مذکور کو فاتر العقل اور ناقابل انتظام اپنے کاروبار کے تجویز کیا اور مدعی کو سربراہکاری جایداد کا مقرر کیا۔

۵۔ یہ کہ مدعی بہ منصب سربراہکاری مذکورہ بالا کے (مستدعی دادرسی کا ہے)۔

نمبر ۱۲۔ باب اشیا کے جو کہ مدعاعلیہ کی درخواست سے بنائی گئیں اور اُس نے نہیں لیں۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ (د ہ و) ساکن ۔ نے مدعی سے یہ معاملہ کیا کہ مدعی اُسکے واسطے (چھ میز اور پچاس کرسیاں) بنادے اور بروقت حوالہ کرنے اُن چیزوں کے (د ہ و) مذکور انکی قیمت مبلغ ۔ ادا کریگا۔

۲۔ یہ کہ مدعی نے وہ چیزیں بناکر بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ (د ہ و) مذکور سے بیان کیا کہ وہ چیزیں تیار ہیں لیلو اور ہر وقت سے حوالہ کرنے پر آمادہ اور راضی ہے۔

۳۔ یہ کہ (د ہ و) مذکور نے اُن اشیا کو نہیں لیا یا اُنکی قیمت نہیں ادا کی ہے۔

۴۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ عدالت ہائیکورٹ بمقام فورٹ ولیم نے حسب ضابطہ (د ہ و) مذکور کو مجنون قرار دیکر مدعاعلیہ کو اسکی جایداد کا کمیٹی مقرر کیا ہے۔

۵ - یہ کہ مدعی دادخواہ ہے کہ مبلغ۔ معہ سود تاریخ۔ سے بحساب فیصدی۔ سالانہ (کردہ و) مذکورہ کی جائیداد سے جو کہ مدعاعلیہ کے قبضہ میں ہے دلا دیا جائے۔

نمبر ۱۳۔ بابت کمی نیلام ثانی اُس مال کے جو کہ نیلام میں فروخت کیا گیا تھا۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

آ - یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے کچھ (مال سوداگری) اس شرط سے نیلام پر چڑھایا تھا کہ تمام مال جسکو خریدار نیلام کے بعد (۱۰ روز کے اندر) قیمت ادا کر کے نہ اٹھا لیجائیگا وہ اُسکی طرف سے پھر نیلام کیا جائیگا اور اس شرط سے مدعاعلیہ مطلع تھا۔

۲ - یہ کہ مدعاعلیہ نے (چینی کے برتنوں کی ایک ڈھیری) نیلام مذکور میں بہ قیمت مبلغ۔ خرید کی۔

۳ - یہ کہ مدعی اسی روز مدعاعلیہ کو ڈھیری مذکور حوالہ کرنے پر آمادہ اور راضی تھا اور اُس کے بعد دس دن تک کی مہلت تھی جس سے مدعاعلیہ مطلع تھا۔

۴ - یہ کہ مدعاعلیہ نیلام کے بعد (دس دن کے اندر) اُس خرید کئے ہوئے مال کو نہیں لے گیا نہ بعد اُس کے لے گیا اور نہ اُسکی قیمت ادا کی۔

۵ - یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے (برتنوں کی ڈھیری مذکور) مدعاعلیہ کیطرف سے مبلغ۔ پر دوبارہ نیلام کی۔

۶ - یہ کہ خرچ نیلام ثانی کا بہ تعداد۔ ہوا۔

۷ - یہ کہ مدعاعلیہ نے وہ کمی جو اس بیچ پر واقعہ ہوئی یعنی مبلغ۔ نہیں ادا کی۔ (سند عام دادرسی) تنبیہ۔ دفعہ ۴۔ اگر بیچنے والے نے واسطے حوالہ کرنے مال کے انکار کر لیا ہو تو خریدار کو اسباب اٹھالیجانا ہوگا۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۹۲۔ کو دیکھنا چاہیے)۔

نمبر ۱۴۔ بابت زرِ ثمن اراضی مبیعہ کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

آ - یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے مدعاعلیہ کے ہاتھ (مکان اور احاطہ نمبر۔ واقعہ شہر۔ یا ایک کھیت موسوم بہ۔ واقعہ۔ یا ایک قطعہ اراضی واقعہ (وغیرہ) بیع کیا اور منتقل کر دیا۔

۲ - یہ کہ مدعاعلیہ نے مدعی کو مبلغ۔ بابت (مکان اور احاطہ یا کھیت یا اراضی) مذکور کے ادا کرنیکا اقرار کیا تھا۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ مذکور نے زر مذکور نہین ادا کیا۔ (استدعاء دادرسی)۔

تنبیہ - جس حال مین کہ انتقال واقعی عمل مین نہ آیا ہو تو فقرہ اول مین یہ عبارت زیادہ کرنی چاہئے کہ مدعا علیہ کے ہاتھ مکان وغیرہ فروخت کیا گیا اور اُسکو قبضہ اسکا دیدیا۔

نمبر ۱۵- بابت زر ثمن جائداد غیر منقولہ کے جس کے فروخت کرنیکا معاہدہ کیا گیا اور انتقال نہین کیا گیا

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

آ- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان قرار ہوا تہا کہ مدعی (مکان نمبر۔ واقع شہر۔ یا ایک سو بیگہ زمین واقعہ۔ محدود بلب سٹرک ایسٹ انڈین ریلوے اور دیگر اراضیات مدعی) بعوض مبلغ۔ مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت کرے اور مدعا علیہ مدعی سے اُسکو خرید کرے۔

۲- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے جائداد مذکورہ کی ایک دستاویز انتقال کافی مدعا علیہ کے روبرو بادائے مبلغ مذکور پیش کی تہی (یا اسکی تکمیل کیواسطے آمادہ اور راضی تہا جیسا کہ صراحۃً کہا تہا) اور ہنوز مدعی اُسکی تکمیل کیواسطے آمادہ اور راضی ہے۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے زر مذکور نہین ادا کیا ہے (استدعاء دادرسی)۔

نمبر ۱۶- بابت ادائے خدمت باجرت معین۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

آ- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعا علیہ نے مدعی کو بطور کلارک کے بہ تنخواہ مبلغ۔ سالانہ ملازم رکہا۔

۲- یہ کہ تاریخ مذکور سے تا تاریخ۔ ماہ۔ سنہ مدعی نے مدعا علیہ کی خدمت بطور کلارک کے ادا کی۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے تنخواہ مذکور نہین ادا کی۔ (استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۱۷- بابت ادائے خدمت باجرت مناسب۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

آ- یہ کہ مابین تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ اور بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے (چند تصویرات اور نقشجات اور اشکال) مدعا علیہ کیواسطے اُسکی درخواست سے بنائین لیکن کوئی اقرار صریح اس باب مین نہین ہوا کہ اس کام کیواسطے کتنا روپیہ دیا جائیگا۔

۲- یہ کہ وہ کام بوا جبی مالیتی مبلغ . کا تہا -

۳- یہ کہ مدعاعلیہ نے زر مذکور نہین ادا کیا ہے (استدعائے دادرسی) -

نمبر ۱۸ - بابت اجرت اور مصالحہ کے بہ قیمت معین -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعی نے ایک کتاب موسومہ . اپنے پاس سے کاغذ لگاکر ایک ہزار جلدین) مدعاعلیہ کے لئے اسکی درخواست سے چہاپین (اور وہ کتابین اسکو حوالہ کردین) -

۲- یہ کہ مدعاعلیہ نے اسکی بابت مبلغ ادا کرنیکا وعدہ کیا تہا -

۳- یہ کہ اس نے زر مذکور نہین ادا کیا ہے - (استدعائی دادرسی) -

نمبر ۱۹ - بابت اجرت اور مصالحہ کے بہ قیمت واجبی -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعی نے ایک مکان (جو نمبر . سے مقام . مین مشہور ہے) مدعاعلیہ کے واسطے اور اسکی درخواست پر تعمیر کیا . اور اسکا مصالحہ بھی اپنے پاس سے لگایا لیکن کوئی صریح معاہدہ اس باب مین نہین ہوا تہا کہ اس مصالحہ کی کیا قیمت ادا کیجائیگی -

۲- یہ کہ وہ کام اور مصالحہ بواجبی مالیت مبلغ . کا تہا -

۳- مدعاعلیہ نے زر مذکور نہین ادا کیا ہے - (استدعائی دادرسی) -

نمبر ۲۰ - بابت زر کرایہ معینہ بموجب سرخط -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعاعلیہ نے اپنے دستخط سے ایک اقرارنامہ مدعی کو لکہدیا جسکی نقل منسلک ہے -

(یا خلاصہ اس اقرارنامہ کا لکہنا چاہئے)

۲- یہ کہ مدعاعلیہ نے کرایہ (ماہ) کا لغایت تاریخ . ماہ . سنہ . بہ تعداد مبلغ . نہین ادا کیا ہے - (استدعائے دادرسی) -

نمونہ دیگر

آ۔ یہ کہ مدعی نے مدعا علیہ کو مکان نمبر ۲ واقعہ چورنگی سات برس کیلئے تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ سے سالانہ مبلغ۔ پر کرایہ دیا تہا اور وہ کرایہ سہ ماہی پر واجب الادا تہا۔

۲۔ یہ کرایہ مذکور بابت۔ سہ ماہیوں کا باقی ہے اور ادا نہیں کیا گیا ہے (استدعائے داد رسی)

نمبر ۲۱۔ بابت استعمال اور دخل کے بکرایہ معین۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

آ۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعا علیہ نے مدعی سے (مکان نمبر۔ واقعہ سڑک۔) بکرایہ مبلغ۔ جو بطور۔ بکم تاریخ ماہ ہائے۔ پر واجب الادا تہا۔ لیا۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ تک اسکان مذکور میں رہا۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ نے مبلغ۔ منجملہ کرایہ مذکور کے جو بتاریخ یکم ماہ۔ سنہ۔ واجب الادا تہا ادا نہیں کیا۔ (استدعائے داد رسی)۔

نمبر ۲۲۔ بابت استعمال اور دخل کے بکرایہ مناسب۔

عنوان

(اب) مدعی وصی (ک ی) متوفی کا حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

آ۔ یہ کہ مدعا علیہ نے دسکان نمبر واقعہ سڑک، باجازت (ک ی) مذکور کے تاریخ۔ ماہ۔ سنہ سے تا تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ اپنے دخل میں رکہا اور مکان مذکور میں رہنے کیلئے درباب کرایہ کچہ اقرار نہیں ہوا تہا۔

۲۔ یہ کہ کرایہ مکان مذکور کا بابت مدت مذکور کے بواجبی بہ تعداد مبلغ۔ ہوتا ہے۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ نے مبلغ مذکور ادا نہیں کیا۔

۴۔ یہ کہ مدعی بطور وصی مسمی مذکور کے مستدعی ہے کہ مبلغ۔ دلایا جائے۔

نمبر ۲۳۔ بابت خوراک اور کرایہ مکان۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

آ۔ یہ کہ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ سے تا تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعا علیہ نے چند کمرے مکان۔ دنمبر۔

واقعہ سڑک۔ کے) باجازت مدعی اپنے دخل مین کہو۔ اور اُسکی درخواست پر مدعی نے اشیاد اکل و شرب اور خدمتگار وغیرہ مایحتاج بہم پہونچا دیئے۔

۲- یہ کہ بعوض اُسکے مدعا علیہ نے مبلغ۔ ادا کرنیکا اقرار کیا (یا یہ کہ کوئی اقرار بابت اکل و شرب وغیرہ مایحتاج مذکور کے نہین ہوا لیکن وہ بواجبی مالیتی ۔) کا تھا۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے زر مذکور نہین ادا کیا ہے۔ (استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۲۴- بابت کرایہ مال۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی (اپنے جہاز پر) یا (رطوبہ پر) ایک ہزار بورے آٹے کے (یا متفرق مال) مقام۔ سے تا مقام۔ بدرخواست مدعا علیہ لے گیا۔

۲- یہ کہ مدعا علیہ نے مبلغ (ایک روپیہ فی بورہ) بطور اُس کے کرایہ کے مدعی سے ادا کرنیکا اقرار کیا تہا (یا یہ کہ کوئی اقرار درباب ادائے کرایہ مذکور نہین ہوا تہا لیکن وہ بواجبی بہ تعداد مبلغ ہوتا ہے)

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے زر مذکور نہین ادا کیا ہے۔ (استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۲۵- بابت کرایہ سواری جہاز۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے مدعا علیہ کو (اپنے جہاز موسومہ۔ پر) مقام۔ سے مقام۔ تک اُسکی درخواست پر پہونچا دیا۔

۲- یہ کہ اُسکی بابت مدعا علیہ نے مدعی کو مبلغ۔ ادا کرنیکا اقرار کیا تہا (یا یہ کہ سفر مذکور کی بابت کچھہ ادا کرنیکا اقرار نہین ہوا تہا لیکن کرایہ سواری جہاز بواجبی مبلغ۔ ہوتا ہے)۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے زر مذکور نہین ادا کیا۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۲۶- بربنائے فیصلہ ثالثی۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی اور مدعا علیہ مین نزاع درباب (مطالبہ مدعی بابت

قیمت دس کپتے تیل کے جس کے اداکرنے سے مدعاعلیہ نے انکار کیا) واقعہ ہوئی۔ اور طرفین اُس نزاع کو فیصلہ ثالثی (ک د) اور (ر خ) پر سپرد کرنیکے لئے راضی ہوئے (یا اُنہوں نے اقرار نامہ اسکی بابت لکھا جسکی نقل منسلک ہے)

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ ثالثان مذکور نے یہ فیصلہ کیا کہ مدعاعلیہ مدعی کو مبلغ۔ اداکرے۔

۳۔ یہ کہ مدعاعلیہ نے زر مذکور نہین اداکیا ہے۔ (درخواست دادرسی)

تنبیہہ۔ یہ نمونہ اس صورت سے متعلق ہے جسمین کہ اقرار نامہ ثالثی عدالت مین نہ داخل کیا جائے

نمبر ۲۷۔ بربنائے فیصلہ ملک غیر۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ ریاست (یا عملداری)۔ محکمہ ریاست یا عملداری مذکور نے بمقدمہ مدعی اور مدعاعلیہ جو محکمہ مذکور مین حسب ضابطہ دایر تہا یہ فیصلہ صادر کیا کہ مدعاعلیہ مبلغ مدعی کو معہ سود تاریخ مذکور سے اداکرے۔

۲۔ یہ کہ مدعاعلیہ نے زر مذکور نہین اداکیا ہے۔ (درخواست دادرسی)۔

عرائض دعوی بربنائے دستاویزات بابت محض ادائے زر

نمبر ۲۸۔ بربنائے اقرار نامہ زر سالانہ۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعاعلیہ نے بذریعہ اپنے اقرار نامہ کے مدعی کو مبلغ کے اداکرنیکا اس شرط پر اقرار کیا کہ اگر مدعاعلیہ مدعی کو مبلغ۔ بطور ششماہی بتاریخ۔ ماہ اور بتاریخ ماہ۔ ہر سال تاحیات مدعی اداکرے تو اقرار نامہ مذکور فسخ ہو جائے۔

۲۔ یہ کہ سن بعد بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مبلغ۔ بابت ششماہی مذکور کے مدعی کو یا فتنی ہوا اور وہ ہنوز وصول نہین ہوا۔ (درخواست دادرسی)۔

نمبر ۲۹۔ نالش اس شخص کی جسکو دیہ یا نامہ بنام لکھنے والے پر امیسری نوٹ کے

عنوان

(آ ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے

۱- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے بذریعہ اپنے پرامیسری نوٹ کے جسکی میعاد اب گذر گئی مدعی کو مبلغ کے ادا کرنیکا اقرار بمیعاد ۔ یوم کیا تہا ۔

۲- یہ کہ مدعا علیہ نے مبلغ مذکور دیجز مبلغ ۔ جو بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ ادا ہوئی

(استدعائے دادرسی)

تنبیہ - اگر نوٹ بعد اطلاع دہی واجب الادا ہو تو بجائے فقرات ۱ و ۲ کے یہ لکہنا چاہئے ۔

۱- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے بذریعہ اپنے پرامیسری نوٹ کے مدعی کو مبلغ اندر ماہ ۔ کے بعد اطلاع یابی ادا کرنیکا اقرار کیا تہا ۔

۲- یہ کہ بعد ازاں مدعی نے مدعا علیہ کو یہ اطلاع کی تہی کہ ۔ مہینے بعد اس اطلاع مبلغ ۔ مذکور ادا کرد

۳- یہ کہ میعاد مذکور منقضی ہو گئی ہے لیکن مدعا علیہ نے وہ روپیہ نہیں ادا کیا ہے ۔

(جس حال مین کہ پرامیسری نوٹ کا روپیہ کسی خاص مقام پر واجب الادا ہو یہ لکہنا چاہئے)

۱- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے بذریعہ اپنے پرامیسری نوٹ کے جسکی میعاد اب گذر گئی ہے ۔ مدعی کو روپیہ ۔ مہینے کی میعاد کے بعد بمقام کوٹہی (الف) کمپنی مدراس کے ادا کرنیکا اقرار کیا تہا ۔

۲- یہ کہ نوٹ مذکور حسب ضابطہ (کوٹہی (الف) کمپنی) مذکور پر ادا کرنیکے لئے پیش کیا گیا تہا لیکن ادا نہین ہوا ۔

بیان تحریری مدعا علیہ ۔

بعدالت ۔ بمقام ۔ ضلع ۔

(ج د) مدعا علیہ متذکرہ بالا حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ مدعا علیہ نے پرامیسری نوٹ جسکی رو سے یہ دعوے ہے بحالت مفصلہ ذیل لکہا ۔ مدعی اور مدعا علیہ چند سال تک ایک کارخانہ نیل سازی مین شریک تہے اور پہر اُن کے درمیان یہ اقرار ہوا کہ شرکت توڑ دیجائے اور مدعی کارخانہ سے علیحدہ ہو جائے اور مدعا علیہ کل مال شراکت اور زرہائے وادنی اپنے اوپر لے اور مدعی کو قیمت اُس کے حصہ واقعہ مال شراکت کی بعد منہائی زرہائے وادنی کے ادا کرے ۔

۲- تب مدعی نے شراکت کے بہی کہاتہ کا جانچنا اور شراکت کے سرمایہ اور زرہائے وادنی کی تحقیقات

شروع کی۔ بلکہ مدعی نے یہی کہا تھا کہ مذکور کو جانچا اور تحقیقات کی اور اس کے بعد مدعا علیہ نے یہ ظاہر کیا کہ سرمایہ شراکت کا زیادہ ایک سے ہزار کوٹھی کے زرہائے وادنی کی تعداد ۳۰۰۰۰ روپیہ ہزار روپیہ سے کم نہیں حالانکہ سرمایہ کوٹھی کا ۵۰۰۰ روپیہ ہزار روپیہ سے کم تھا اور زرہائے دادنی کی تعداد سرمایہ سے بہت زیادہ ہو گئی تھی۔

۳۔ اس بیان کے فقرہ ۲ میں جو مغالطہ دیا گیا اس مغالطہ کے باعث مدعا علیہ نے وہ نوٹ لکھا جس کی وہ نالش ہے اور بعوض اس نوٹ کے کوئی اور معاوضہ کسی طرح کا نہیں دیا گیا۔

نمبر ۳۰۔ نالش اُس شخص کی جس کے نام پہلی مرتبہ بیچا لکھا گیا بنام لکھنے والے پرامیسری نوٹ کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ بمقام مدعا علیہ نے بذریعہ اپنے پرامیسری نوٹ کے جس کی اب میعاد گذر گئی ہے اقرار کیا کہ جس کے نام (ک ہ و) بیچا لکھے یا یہ کہ (ک ہ و) کو یا جس کے نام وہ بیچا لکھے اسکو۔ روپیہ یوم کی میعاد کے بعد ادا کیا جائیگا۔

۲۔ یہ کہ (ک ہ و) مذکور نے مدعی کے نام بذریعہ تحریر ظہری نوٹ مذکور کا بیچا گیا۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ نے وہ روپیہ نہیں ادا کیا ہے۔ (استدعائی دادرسی)

نمبر ۳۱۔ نالش اُس شخص کی جس کے نام بعد بیچا لکھا گیا۔ بنام پرامیسری نوٹ لکھنے والے کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ (مطابق نمونہ مرقومہ بالا)۔

۲۔ یہ کہ نوٹ مذکور بہ تحریر ظہری (ک ہ و) مذکور اور (ز ح) اور (ط ی) وغیرہ مدعی کو نام منتقل ہوا۔

۳۔ مدعا علیہ نے پرامیسری نوٹ کا روپیہ ادا نہیں کیا۔ (استدعائی دادرسی)۔

نمبر ۳۲۔ نالش اُس شخص کی جس کے نام پہلی مرتبہ بیچا لکھا گیا۔ بنام اُس شخص کے جس نے پہلی مرتبہ بیچا لکھا۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ (ک ہ و) نے بتاریخ ماہ سنہ بمقام بذریعہ اپنے پرامیسری نوٹ کے جس کی میعاد اب

گذر گئی ہے مدعا علیہ کو یا جس کے نام وہ بیچا کرے اسکو مبلغ . بعد میعاد مہینے کے ادا کرنیکا اقرار کیا۔

۲- یہ کہ مدعا علیہ نے اُس پراميسری نوٹ کو مدعی کے نام بیچا لکھدیا۔

۳- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . وہ پراميسری نوٹ واسطے ادائے زر کے حسب ضابطہ پیش کیا گیا لیکن روپیہ نہین ادا ہوا۔ (یا نہ پیش کرنیکا عذر بیان کرنا چاہئے)

۴- یہ کہ مدعا علیہ کو اسکی اطلاع تھی۔

۵- یہ کہ وہ روپیہ نہین ادا کیا گیا ہے۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۳۳- نالش اُس شخص کی جس کے نام سن بعد بیچا کیا گیا بنام اس شخص کے جس نے پہلے مرتبہ بیچا لکھا جس حالت مین کہ فروخت کی عبارت ظہری مخصوص ہو۔

عنوان

(ا ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ مدعا علیہ نے پراميسری نوٹ مسمی (ک ل) کے ہاتھ بیچا لکھا جسکی اب میعاد گذر گئی ہے۔ اور وہ ابتدا مین لکھا ہوا (یا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھا ہوا) (ز ح) کا بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . اس مضمون سے تہا کہ جسکو مدعا علیہ بیچا لکھدے اسکو مبلغ . بعد میعاد یوم کے ادا کیا جائیگا۔

۲- یہ کہ پراميسری نوٹ مذکور بذریعہ عبارت فروخت (ک ل) مذکور (وغیرہ) مدعی کے نام منتقل کیا گیا (یا یہ کہ (ک ل) مذکور نے مدعی کے نام فروخت کیا)

۳ و ۴ و ۵ (ہم مضمون ۳ و ۴ و ۵ پچھلے نمونہ مندرجہ بالا کے) (استدعائے دادرسی)

نمبر ۳۴- نالش اس شخص کی جس کے نام سن بعد تحریر ظہری فروخت کی گئی بنام خاص اس شخص کے جس نے اس کے نام یہ تحریر ظہری فروخت کی۔

عنوان

(ا ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ مدعا علیہ نے مجھہ مدعی کے نام ایک پراميسری نوٹ فروخت کیا جسکی میعاد اب گذر گئی ہے اور وہ پراميسری نوٹ لکھا ہوا (یا معلوم ہوتا ہے کہ لکھا ہوا) (ر د) کا بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . اس مضمون سے کہ جس کے نام (ز ح) فروخت کرے اسکو مبلغ . (بعد میعاد . یوم کے) ادا کیا جاویگا اور اسپر فروخت بذریعہ تحریر ظہری منجانب (ز ح) بنام مدعا علیہ ہے۔

۲ و ۳ و ۴ ہم مضمون نمبر ۳ و ۴ و ۵ . نمونہ نمبر ۳۳۔ (استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۳۵ - نالش اس شخص کی جس کے نام سن بعد فروخت بذریعہ تحریر ظہری کیگئی بنام اُس شخص کے جس نے درمیان مین تحریر ظہری کی -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

آ - یہ کہ پرامیسری نوٹ جسکی میعاد اب گذر گئی ہو لکھا ہوا یا معلوم ہوتا ہو کہ لکھا ہوا (کا د) کا بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - اس مضمون ہی ہے کہ جسکو (زح) بیچا کرے اسکو مبلغ - (بعد میعاد - یوم کی) ادا کیا جائے - اور اسپر فروخت بذریعہ تحریر ظہری منجانب (زح) کے بنام مدعا علیہ ہوا اور وہ بذریعہ تحریر ظہری مدعا علیہ (وغیرہ) کے بنام مدعی منتقل کیا گیا -

۲ و ۳ و ۴ (ہم مضمون نمبر ۳۲) (استدعائی وادرسی) -

نمبر ۳۶ - نالش اس شخص کی جس کے نام اخیر فروخت بذریعہ تحریر ظہری کیگئی - بنام لکھنے والے پرامیسری نوٹ اور پہلے اور دوسرے فروخت کرنیوالے بذریعہ تحریر ظہری کے -

بعدالت - مقام - ضلع -

مقدمہ دیوانی نمبر -

(اب) ساکن - بنام (ج د) ساکن - اور (کا د) ساکن - اور (زح) ساکن -

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

آ - یہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - مدعا علیہ (ج د) نے بذریعہ اپنے پرامیسری نوٹ کے جس کی میعاد اب گذر گئی ہو - یہ اقرار کیا کہ جس کے نام مدعا علیہ (کا د) فروخت لکھے اسکو مبلغ - (بعد میعاد مہینے کی) ادا کیا جائیگا -

۲ - یہ کہ (کا د) مذکور نے پرامیسری نوٹ بذریعہ تحریر ظہری بنام مدعا علیہ (زح) کے فروخت کیا اور (زح) نے بذریعہ تحریر ظہری بنام مدعی کے فروخت کیا -

۳ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - وہ پرامیسری نوٹ واسطے ادائی مبلغ مذکور کے (ج د) مذکور کے روبرو پیش کیا گیا یا عذر پیش کرنا بیان کرنا چاہئے لیکن روپیہ نہین ادا کیا گیا -

۴ - یہ کہ (کا د) اور (زح) مذکور کو اسکی اطلاع دی گئی تھی -

۵ - یہ کہ اُنہوں نے روپیہ ادا نہین کیا - (استدعائے دادرسی)

نمبر ۳۷ - نالش ہنڈی کے لکھنے والے کی بنام سکارنیوالے کے -

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

ا- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے بذریعہ اپنی ہنڈی کی جسکی میعاد اب گذر گئی ہے۔ مدعاعلیہ کو لکھا کہ مبلغ مجھکو (بعد میعاد۔ یوم کے یا دیکھنے پر) ادا کرنا۔

۲- یہ کہ مدعاعلیہ نے اُس ہنڈی کو سکار ا اگر ہنڈی بعد دکہانے کچھہ میعاد پر واجب الادا ہو تو تاریخ سکارنے کی لکھی جاوے ورنہ ضرور نہین ہے۔

۳- یہ کہ مدعاعلیہ نے روپیہ نہین ادا کیا ہے۔

۴- یہ کہ ہو جو ہو مدعی پر اخراجات بابت پیش کرنے اور تحریر کرانے حال نہ پٹنے ہنڈی کے اور اُن امور کے جو نہ پٹنے کی صورت مین لاحق ہوتے ہین عاید ہوئے۔ (استدعاء دادرسی)۔

تنبیہ- جس حال مین کہ ہنڈی شخص ثالث کو واجب الادا ہو تو بجائے دفعہ ۱ و ۲ و ۳ کے یہ لکھنا چاہئے)۔

ا- یہ کہ بتاریخ۔ بمقام۔ بذریعہ میری ہنڈی کے جسکی اب میعاد گذر گئی ہو اور جو مین نے مدعاعلیہ پاس بہیجی مجبہ مدعی نے مدعاعلیہ کو لکھا تھا کہ (ک ل و) کو یا جس کو وہ کہے مبلغ۔ بعد میعاد۔ مہینے کے ادا کرنا۔

۲- یہ کہ مدعی نے ہنڈی مذکور (ک ل و) مذکور کو بتاریخ۔ حوالہ کی۔

۳- یہ کہ مدعاعلیہ نے اُس ہنڈی کو سکارا لیکن روپیہ ادا نہین کیا۔ تب وہ ہنڈی مجبہ مدعی کو واپس دیگئی

نمبر ۳۸- نالش اُس شخص کی جسکو روپیہ ادا کرنا لکھا ہو بنام سکارنیوالے کے۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

ا- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعاعلیہ نے ایک ہنڈی کو سکارا جسکی میعاد اب گذر گئی ہے اور وہ ہنڈی لکھی ہوئی (یا معلوم ہوتا ہے کہ لکھی ہوئی) (مسمی ک ل و) کی بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام اس مضمون سے تہی کہ مدعاعلیہ مدعی کو مبلغ۔ دکہلانے سے۔ دن کے بعد ادا کرے۔

۲- یہ کہ وہ روپیہ ابتک ادا نہین کیا گیا ہے۔ (استدعاء دادرسی)۔

نمبر ۳۹- نالش اُس شخص کی جس کو نام پہلی مرتبہ تحریر ظہری بیچا لکھا گیا۔ بنام سکارنے والے کے۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

ا- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے ایک ہنڈی سکاری جسکی تاریخ گذر گئی ہے اور وہ ہنڈی

لکھی ہوئی (یا معلوم ہوتا ہے کہ لکھی ہوئی) مسمی (ک ہ و) کی بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ اس مضمون سے تہی کہ مدعا علیہ اُس شخص کو جس کے نام (ز ح) بیچا لکھو مبلغ ۔ دکہانے کی تاریخ سے ۔ دن بعد ادا کرے ۔

۲- یہ کہ (ز ح) مذکور نے بذریعہ تحریر ظہری مدعی کے ہاتھ اسکا بیچا لکھا ۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے اُس کا روپیہ نہیں ادا کیا ہے ۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۴۰ - نالش اُس شخص کی جس کے نام اخیر مرتبہ بذریعہ تحریر ظہری بیچا کیا گیا ۔ بنام سکارنیوالیکے

عنوان

(ا ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- مثل نمونہ ما سبق تا آخر فقرہ - ۱ -)

۲- یہ کہ بذریعہ تحریر ظہری (ز ح) (وغیرہ) مذکور کے وہ ہنڈی کے ہاتھ منتقل ہوگئی ۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے اسکا روپیہ نہیں ادا کیا ہے ۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۴۱ - نالش اُس شخص کی جسکو روپیہ ادا ہونا لکھا ہو بنام لکھنے والے ہنڈی کے بابت نہ سکاری جانے کے ۔

عنوان

(ا ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے بذریعہ اپنی ہنڈی موسومہ (ک ہ و) کے (ک ہ و) مذکور لکھا کہ مدعی کو مبلغ ۔ (دیکھنے کی تاریخ سے ۔ دن کے بعد) ادا کرے ۔

۲- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ وہ ہنڈی حسب ضابطہ (ک ہ و) کے روپیہ سکار نیکے لئے پیش کیگئی اور اُس نے اسکو نہیں سکارا ۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ کو اسکی اطلاع حسب ضابطہ ہوئی ۔

۴- یہ کہ اُس نے روپیہ نہیں ادا کیا ۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۴۲ - نالش اُس شخص کی جس کے نام پہلی مرتبہ بذریعہ تحریر ظہری بیچا لکھا گیا ۔ بنام اُس شخص کے جس نے پہلی مرتبہ بیچا لکھا ۔

عنوان

(ا ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- مدعا علیہ [illegible] ہنڈی کو جسکو [illegible] بذریعہ تحریر ظہری مدعی کے نام بیچا لکھا

ہنڈی لکھی ہوئی (یا معلوم ہوتا ہے کہ لکھی ہوئی) مسمی (ہ و د) کی بتاریخ۔ ماہ سنہ۔ بمقام۔ اس مضمون سے ہے کہ (ز ح) اُس شخص کو جس کے نام مدعا علیہ بیچا لکھی مبلغ۔ دکھانے کی تاریخ سے۔ دن کو (بعد دیا میعادی۔ یا دکھلانے پر) ادا کرے۔

(اُس ہنڈی کو (ز ح) مذکور نے بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ سکار لیا)

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ وہ ہنڈی (ز ح) مذکور کو واسطے ادا کرنیکے پیش کیگئی تھی اور اس نے روپیہ نہین دیا۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ کو اُسکی اطلاع حسب ضابطہ ہوئی۔

۴۔ یہ کہ مدعا علیہ نے روپیہ نہین ادا کیا۔ (استدعائی داد رسی)۔

نمبر ۴۳۔ نالش اُس شخص کی جس کے نام سن بعد بذریعہ تحریر ظہری بیچا لکھا گیا۔ بنام پہلے بیچا لکھنے والے کے جس حال مین کہ تحریر ظہری مخصوص ہو۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ مدعا علیہ نے ایک ہنڈی کو جس کی میعاد اب گذر گئی ہے بنام مسمی (ہ د) کے بذریعہ تحریر ظہری بیچا لکھا۔ اور وہ ہنڈی لکھی ہوئی (یا معلوم ہوتا ہے کہ لکھی ہوئی) مسمی (ز ح) کی بتاریخ۔ ماہ سنہ۔ مقام۔ باین مضمون تھی کہ مسمی (ط ی) اُس شخص کو جس کے نام مدعا علیہ بیچا لکھی مبلغ معائنہ کی تاریخ سے۔ یوم کے بعد۔ یا اور طور) پر ادا کرے اور اسکو (ط ی) مذکور نے بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ سکارا۔ (اگر نہ سکارا ہو تو یہ عبارت متروک کیجائے)

۲۔ یہ کہ ہنڈی مذکور بذریعہ تحریر (ہ د) مذکور (وغیرہ) کے مدعی کے نام منتقل کیگئی۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ ہنڈی مذکور (ط ی) مذکور کے روبرو روپیہ ادا کرنیکے لیے پیش کیگئی اور اس نے روپیہ نہین دیا۔

۴۔ یہ کہ مدعا علیہ کو اُسکی اطلاع حسب ضابطہ ہوئی۔

۵۔ یہ کہ مدعا علیہ نے روپیہ نہین ادا کیا۔ (استدعائے داد رسی)۔

نمبر ۴۴۔ نالش اُس شخص کی جس کے نام سن بعد بذریعہ تحریر ظہری بیچا لکھا گیا بنام خاص اُس شخص کے جس نے اسکے نام بیچا لکھا۔

عنوان

(ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ مدعا علیہ نے بذریعہ تحریر ظہری کے ایک ہنڈی کو جسکی میعاد اب گذر گئی ہے۔ مدعی کے نام بیچا کیا۔ وہ ہنڈی لکھی ہوئی (یا معلوم ہوتا ہے کہ لکھی ہوئی) مسمی (ہ و) کی بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ اس مضمون سے ہو کہ مسمی (ز ح) اس شخص کو جس کو (ط ی) الکھے مبلغ۔ لکھی کی تاریخ سے۔ دن کے بعد (یا اور نیچ پر) ادا کرے (اور ہکو (ز ح) مذکور نے سکارا۔) اور (ط ی) مذکور نے مدعا علیہ کے نام بذریعہ تحریر ظہری کے بیچا لکھا۔

۲۔ یہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ وہ ہنڈی (ز ح) مذکور کے روبرو روپیہ ادا کرنے کیلئے پیش کیگئی تھی اور اس نے اسکو منظور نہ کیا۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ کو اسکی اطلاع قرار واقعی تھی۔

۴۔ یہ کہ مدعا علیہ نے اسکا روپیہ نہیں ادا کیا۔ (استدعائی دادرسی)

نمبر ۴۵۔ نالش اس شخص کی جس نے من بعد بعبارت ظہری بیچا لکھا بنام اس شخص کے جس نے درمیان بعبارت ظہری بیچا لکھا۔

عنوان

(ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ ایک ہنڈی جسکی میعاد اب گذر گئی ہے لکھی ہوئی (یا معلوم ہوتا ہے کہ لکھی ہوئی) (ک ا و) کی بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ اس مضمون سے تھی کہ (ز ح) اس شخص کو جس کے نام (ط ی) بیچا لکھے مبلغ۔ تاریخ معاینہ سے۔ دن کی میعاد کے بعد (یا اور نیچ پر) ادا کرے۔ (جسکو (ز ح) نے سکار لیا) اور (ط ی) نے بنام مدعا علیہ اسکی پشت پر بیچا لکھا بذریعہ تحریر ظہری مدعا علیہ وغیرہ کے بنام مدعی بیچی گئی۔

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ واسطے ادائے زر کے (ز ح) کے روبرو پیش کیگئی اور اس نے روپیہ نہیں ادا کیا۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ کو اسکی اطلاع قرار واقعی تھی۔

۴۔ یہ کہ مدعا علیہ نے روپیہ اسکا نہیں ادا کیا۔ (استدعائی دادرسی)

نمبر ۴۶۔ نالش اس شخص کی جس نے بذریعہ تحریر ظہری بیچا لکھا۔ بنام ہنڈی کرنیوالے اور سکارنیوالے اور بیچا لکھنے والے کے۔

بعدالت۔ مقام۔ ضلع۔

مقدمہ دیوانی نمبر

(اب)۔ ساکن۔ بنام (ج د) ساکن۔ اور (ہ و) ساکن۔ اور (ز ح) ساکن۔

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ سنہ۔ بمقام مدعا علیہ (ج د) نے بذریعہ اپنی ہنڈی کے جسکی اب میعاد گذر گئی ہے۔ مدعا علیہ (ہ و) کو لکہا کہ . . . . (ز ح) جس کو کہے مبلغ۔ (معاینہ کی تاریخ سے۔ یوم کے بعد) دینا۔

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ (ہ و) مذکور نے اسکو سکارا۔

۳۔ یہ کہ (ز ح) مذکور نے بنام مدعی اسکی پشت پر بیچا لکہا۔

۴۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ وہ ہنڈی (ہ و) مذکور کو واسطے ادائی زر کے پیش کی گئی اور اس نے سکار روپیہ نہ دیا۔

۵۔ یہ کہ دیگر مدعا علیہم کو اس امر کی اطلاع قرار واقعی تہی۔

۶۔ یہ کہ انہوں نے روپیہ ادا نہین کیا۔ (دہندہ عائد دادرسی)

نمبر ۴۷ بہ نالش اس شخص کی جو پابندہ روپیہ لکہا گیا۔ بنام لکہنے والے کے فارن بل آف ایکسچینج نہ سکارے جانے کی بابت۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعا علیہ نے بل آف ایکسچینج کے ذریعہ سے جو بمقام کلکتہ لکہا گیا۔ (ہ و) کو لکہا کہ مدعی کو لنڈن مین۔ پونڈ دکہلانے کی تاریخ سے (۶۰ دن) کی میعاد کے بعد دینا۔

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ وہ بل آف ایکسچینج سکار دینے کیلئے (ہ و) کے روبرو پیش کیا گیا اور اس نے روپیہ نہین دیا۔ اور بعد ازان حسب ضابطہ پروٹسٹ جاری ہوا۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ کو اسکی اطلاع قرار واقعی تہی۔

۴۔ یہ کہ اس نے روپیہ نہین دیا۔

۵۔ یہ کہ مالیت پونڈ خالص کی بروقت تعمیل اطلاعنامہ پروٹسٹ مسمی مدعا علیہ کو بہ تعداد مبلغ۔ تہی بنابران مدعی بابت مبلغ۔ معہ (فیصدی عہ) ہرجہ اور سود سن ابتدائے تاریخ۔ ماہ سنہ

بنام مدعا علیہ داد خواہ ہے -

نمبر ۴۸ - نالش اس شخص کی جو پابندہ روپیہ لکھا گیا بنام سکارنیوالے کے -

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - (ہ و) نے اپنی ہنڈی مین جسکی میعاد اب گذر گئی ہے مدعا علیہ کو لکہا کہ مدعی کو مبلغ . . . . اسکی میعاد کے بعد دیا دکھلانیسے . . . . میعاد کے بعد) دینا -

۲ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - مدعا علیہ نے اس ہنڈی کو سکارا -

۳ - یہ کہ مدعا علیہ نے اسکا روپیہ نہین ادا کیا ہے - (ہستدعائے دادرسی)

نمبر ۴۹ - نالش بربنائے بیمہ (بلا تعین) بحری بابت جہاز کے جو آفات بحری سے تلف ہو گیا -

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱ - یہ کہ مدعی مالک (یا حقدار) جہاز - کا بروقت اس کے ضایع ہونیکے تہا جیساکہ بعد ازین بیان کیا گیا ہے

۲ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - مدعا علیہم نے بابت مبلغ - جو کہ انکو ادا کئے گئے (یا جن کے ادا کرنیکا مدعی نے اسوقت اقرار کیا تہا) مدعی کے نام بیمہ اس جہاز کا لکہدیا - چنانچہ (اسکی نقل منسلک ہے) دیا جسکی رو سے انہوں نے تاریخ ثبوت تلف ہونے اور ثبوت حقیقت سے . یوم کے اندر مدعی کو تمام نقصان اور ہرجہ کے ادا کرنیکا جو کہ اسکو بوجہ تلف ہونے یا اس جہاز کو ضرر پونچنے سے درمیان (مقرر مقام) سے - مقام تک کے پونچنے مین عاید ہوا عام اس سے کہ وہ آفات بحری یا آتشزدگی سے ہو یا اور کسی نہج سے جسکا ذکر اس مین لکہا ہوا ہے - اس تعداد تک جو - مبلغ سے زیادہ نہو اقرار کیا)

۳ - یہ کہ جہاز مذکور جبکہ وہ سفر مندرجہ تحریر بیمہ مذکور مین تہا - بتاریخ - ماہ - سنہ - آفات بحری سے (یا اور نہج پر) بالکل تباہ ہو گیا -

۴ - یہ کہ مدعی کا اس سبب سے بہ تعداد مبلغ - نقصان ہوا -

۵ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - مدعی نے ثبوت اپنے نقصان اور حقیقت کا مدعا علیہ کو دیا - اور ہر نہج سے تمام شرائط بیمہ مذکور کی اپنی طرف سے قرار واقعی پوری کین -

۶ - یہ کہ مدعا علیہم نے نقصان مذکور اسکو نہین دیا ہے - (استدعائے دادرسی)

نمبر ۵۰ - بابت مال محولہ جہاز جو آتشزدگی سے تلف ہوا - بیمہ تعین مالیت -

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ مدعی مالک (یا حقدار) ایک سو بوری روئی معمولہ جہاز - کا بروقت اوس کے تلف ہونے کے تہا - جیسا کہ بعد ازین ذکر کیا جاتا ہے -

۲- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعاعلیہ نے (بابت مبلغ . جو کہ مدعی نے اسیوقت ادا کر دیئے (یا ادا کرنیکا اقرار کیا) مدعی کے نام بیمہ مال مذکور کا لکھدیا جسکی نقل منسلک ہی یا جسکی رو سے مدعی مذکور کو مبلغ . درصورتیکہ کل مال مقام . مین پہونچنے سے پہلے آتشزدگی یا اور وجوہ سے جنکا ذکر تحریر بیمہ مین مندرج ہے تلف ہو جاتا یا جس حال مین کہ جزئی نقصان ہو اُسقدر رجہ جو کہ مدعی کو ہو بشرطیکہ وہ مال کی کل قیمت پر فیصدی سے زیادہ نہ ہو ادا کرنیکا اقرار کیا) -

۳- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . جس وقت کہ جہاز سفر متذکرہ تحریر بیمہ مین تہا کل مال مذکور آگ لگنے سے (یا جیسی کہ صورت ہو) تلف ہو گیا -

۴ و ۵ و ۶ (حسب فقرہ ۳ و ۵ و ۶ پچھلے نمونہ مندرجہ بالا کے) . (استدعای دادرسی)

نمبر ۵۱ - بابت کرایہ جہاز - بیمہ بتعین مالیت -

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ مدعی جہاز کے کرایہ سفر مقام . سے مقام . تک مین بروقت اوس کے تلف ہونیکے جسکا ذکر بعد ازین لکہا جاتا ہی حقیت رکہتا تہا - اور مقدار کثیر مال کے کرایہ پر اُسوقت جہاز مذکور مین لادی گئی ہتی -

۲- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعاعلیہ نے بابت مبلغ . کے جو ادا کیا گیا - مدعی کے نام ایک تحریر بیمہ بابت کرایہ مذکور لکہدی ہتی جسکی نقل منسلک ہی (یا حسب مرقومہ بالا اسکا مضمون لکہنا چاہیے) -

۳- یہ کہ جہاز مذکور جبکہ سفر متذکرہ تحریر بیمہ مین تہا بتاریخ . ماہ . سنہ . بالکل (آفات بحری) سے تباہ ہو گیا -

۴- یہ کہ مدعی نے کچہ کرایہ اُس جہاز کا حسب مرقومہ بالا اوس کے تباہ ہو جانے کیوجہ سے اُس سفر مین نہین وصول کیا ہی - اور نہ اُس سفر مین اُس جہاز کو کچہ کرایہ پیدا ہوا -

۵ و ۶ (حسب مرقومہ نمونہ نمبر ۴۹) (استدعای دادرسی) -

نمبر ۵۲ - بابت ایک نقصان کے بطور عام تخمینہ کے -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

ا- یہ کہ مدعی مالک (یا حقدار) (ایک سو بوری روئی) کا جو جہاز موسومہ . بر مقام . سے مقام . تک بھیجنے کیلئے لادیئے گئے بروقت اُس تباہی کے تہا جس کا ذکر بعد ازین کیا جاتا ہے۔

۲- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . بابت مبلغ . (جوکہ مدعی نے اُسوقت ادا کرنیکا اقرار کیا) مدعا علیہ نے بنام مدعی ایک بیمہ مال مذکور کا لکہدیا۔ چنانچہ نقل اُسکی منسلک ہے (یا اسکا مضمون حسب مرقومہ بالا لکہنا چاہئے)

۳- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . جبکہ جہاز سفر متذکرہ تحریر بیمہ مین تہا وہ جہاز آفات بحری سے ایسے خطرہ مین پڑا کہ ناخدا اور ملاحان جہاز نے مجبور ہو کر ایک حصہ کثیر اُس جہاز کے مال اسباب کا سمندر مین پہینک دیا۔

۴- یہ کہ بوجہ اسکے مدعی نے مجبور ہو کر نقصان بحسب تخمینہ مال بہ تعداد مبلغ . ادا کیا۔

۵- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . مدعی نے ثبوت اس نقصان اور حقیت کا مدعا علیہ کو دیا اور ہر انجام سے تمام شرائط بیمہ مذکور کی اپنی طرف سے قرار واقعی پوری کین۔

۶- یہ کہ مدعا علیہ نے نقصان مذکور اُسکو نہین بہر دیا ہے۔ (استدعائی دادرسی)

نمبر ۵۳- بابت خاص تخمینہ نقصان کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

ا-۲ (حسب پچہلے نمونہ متذکرہ بالا کے)

۳- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . جبکہ جہاز سمندر مین روان تہا پانی جہاز مین آگیا۔ اور روئی مذکور بہ تعداد مالیت . بگڑ گئی۔

۴-۵- (بموجب فقرہ ۵-۶ پچہلے نمونہ مندرجہ بالا) (استدعائی دادرسی)

نمبر ۵۴- بابت بیمہ آتشزدگی۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

ا- یہ کہ مدعی (مالک) یا حقدار (دکان کا جو نمبر واقعہ سڑک شہر . کے نام سے مشہور ہے اُس وقت تہا جبکہ وہ آتشزدگی سے جیسا کہ بعد ازین ذکر کیا جاتا ہے تلف ہوا یا اُسکو ضرر پہنچا)۔

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ بابت مبلغ۔ کہ جو کہ ادا کئے گئے مدعا علیہ نے مدعی کو تحریر بیمہ مکان) مذکور کے کردی۔ چنانچہ نقل اُسکی منسلک ہے دیا اُسکا مضمون بیان کیا جائے)۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ (مکان مسکونہ) مذکور آتشزدگی سے بالکل تلف ہوگیا (یا اُس کو بہت ضرر پہونچا۔

۴۔ یہ کہ مدعی کا نقصان اُس وجہ سے بقدر مبلغ۔ ہوا۔

۵۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ مدعی نے ثبوت نقصان مذکور اور حقیقت کا مدعا علیہ کو دیا اور تمام شرائط بیمہ مذکور بہمہ نہج اپنی طرف سے پوری کیں۔

۶۔ یہ کہ مدعا علیہ نے نقصان مذکور نہیں بھر دیا ہے۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۵۵۔ نالش بنام ضامنان ادائے کرایہ مکان۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ (ہ و) نے مدعی سے بابت مدت۔ سال کے (مکان نمبر۔ واقعہ سڑک) مبلغ۔ سالانہ پر جو کہ (ماہانہ) واجب الادا تھا کرایہ لیا۔

۲۔ یہ کہ (اُسیوقت اور بمقام میں) مدعا علیہ نے بابت کرایہ مکان مذکور کے جو کہ (ہ و) مذکور کو دیا گیا اُس کرایہ کے ماہ بماہ ادا کرنیکے لئے اپنی ضمانت کی۔

۳۔ یہ کہ کرایہ مذکور بابت۔ ماہ۔ سنہ۔ تعدادی مبلغ۔ ادا نہیں کیا گیا (اگر از روئے شرائط اقرار نامہ ضامن کے ضامن کو اطلاعدہی کی ضرورت ہو تو یہ عبارت زیادہ کرنی چاہئے

۴۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے مدعا علیہ کو کرایہ نہ ادا ہونے کی اطلاع دی۔ اور اُس کے ادا کرنیکا تقاضا کیا۔

۵۔ یہ کہ مدعا علیہ نے زر مذکور نہیں ادا کیا ہے۔ (استدعائے دادرسی)

(ب) عرائض دعوی بابت ہرجہ خلاف ورزی معاہدہ

نمبر ۵۶۔ خلاف ورزی معاہدہ انتقال اراضی۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - درمیان مدعی اور مدعا علیہ کے ایک اقرار نامہ فریقین کے دستخط سے لکھا گیا جسکی نقل منسلک ہے -

۲ - یہ کہ بتاریخ - وغیرہ مدعا علیہ نے مدعی سے بعوض امانت رکھدینے مبلغ - کے جو کہ اسیوقت ادا کیا گیا اور رقم زاید مبلغ کے جو حسب مرقومہ ذیل واجب الادا تہا یہ اقرار کیا تہا کہ وہ بتاریخ - ماہ سنہ - بمقام - بنام مدعی ایک قبالہ کامل اور معتبر مکان نمبر - واقعہ سڑک - شہر - تمام دیون ادا کرنیکا اقرار کیا تہا -

۳ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - مدعی نے قبالہ مکان مذکور کا مدعا علیہ سے طلب کیا - اور مبلغ - مدعا علیہ کو دینے کیلئے پیش کئے دیا یہ کہ تمام شرایط پوری کیں اور تمام امور وقوعین آئے اور تمام زمانہ منقضی ہوا جو کہ مدعا علیہ کی جانب سے اقرار نامہ مذکور کی تکمیل بحق مدعی ہونیکے لئے ضروری تہا)

۴ - یہ کہ مدعی نے جائداد مذکور کا کوئی قبالہ بنام مدعی نہیں لکھدیا ہے دیا یہ کہ جائداد مذکور پر دعوی ایک رہن کا ہے جو کہ منجانب - بنام - بابت مبلغ - کیا گیا تہا - جسکی رجسٹری دفتر - مین بتاریخ - ماہ - سنہ - کیگئی تہی - اور ہنوز وہ روپیہ نہیں ادا کیا گیا ہے یا اور نحو کا سقم حقیت واقع ہے

۵ - یہ کہ مدعی اسوجہ سے اس مبلغ کے استفادہ سے جو کہ اس نے بطور امانت مذکور ادا کیا اور تمام اس روپیہ کے استفادہ سے جو اس نے واسطے تکمیل خرید جائداد مذکور کے دیا - محروم رہا ہے اور مدعا علیہ کی حقیت کی تحقیقات مین اور اپنی طرف سے اقرار نامہ کی تیاری مین اور مدعا علیہ کیطرف سے اس اقرار نامہ کی . . . . تکمیل کرانے کی جد مین جو مصارف مدعی نے کئے وہ سب ضایع ہوگئے -

لہذا مدعی بابت ہرجہ مبلغ - داد خواہ ہے -

نمبر ۵۷ - بابت خلاف ورزی معاہدہ خرید اراضی -

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - ابین مدعی اور مدعا علیہ کے ایک اقرار نامہ طرفین کے دستخط سے لکہا گیا جسکی نقل منسلک ہے -

۲ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - مدعی اور مدعا علیہ نے باہم یہ اقرار کیا کہ مدعی مدعا علیہ کے ہاتھ ۴۰ بیگہ اراضی واقعہ موضع - بعوض مبلغ - بیع کرے اور مدعا علیہ اسکو مدعی سے خرید کرے -

۳ - یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - مدعی نے جو اسوقت مالک بلا شرکت جائداد مذکور کا تہا

(اور جائیداد مذکور تمام ذمہ داریوں سے بری تھی جیسا کہ مدعا علیہ پر ظاہر کر دیا گیا) مدعا علیہ کو ایک وثیقہ کامل انتقال جائیداد مذکور کا اس شرط پر دینے کیلئے پیش کیا کہ مدعا علیہ مبلغ مذکور ادا کرے (یا مدعا علیہ کے نام بذریعہ وثیقہ کامل کے اُس کے انتقال کرنیکے لئے مستعد اور راضی تھا اور اس مرکیولسٹے سے اُس کہا تھا)۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ نے وہ روپیہ نہیں ادا کیا۔ (استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۵۸۔ دوسرا نمونہ

نالش بابت عدم تکمیل خریداری جائیداد غیر منقولہ کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بذریعہ اقرار نامہ مورخہ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مابین مدعی اور مدعا علیہ کے یہ قرار پایا تھا کہ مدعی ایک مکان اور اراضی بہ قیمت مبلغ۔ بشرائط اور قیود مندرجہ ذیل مدعا علیہ کے ہاتھ بیع کرے اور مدعا علیہ مدعی سے خرید کرے یعنی۔

(الف) یہ کہ مدعا علیہ مبلغ اقرار نامہ مذکور پر دستخط کرنیکے وقت منجملہ زرثمن کے مدعی کو ادا کرے اور باقی بتاریخ، ماہ۔ سنہ۔ کہ اُس تاریخ کو خریداری مذکور کی تکمیل ہو جائیگی چکا دے۔

(ب) یہ کہ مدعی بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ یا قبل اُس کے مکان مذکور کی بابت اپنی حقیت کامل ظاہر اور ثابت کرے۔ اور جبکہ زر باقی مذکور منجملہ زرثمن مذکورہ بالا کے ادا ہو جائے تو مدعا علیہ کے نام ایک قبالہ مناسب مکان مذکور کا لکھدے اور صرف اسکا ذمہ مدعا علیہ ہو۔

۲۔ یہ کہ اقرار نامہ مذکور کی تکمیل بجانب مدعا علیہ کرانے پر مدعی کے مستحق ہونیکے لئے جو شرائط ضروری تھیں انکی تکمیل ہوئی۔ اور تمام امور وقوع میں آئے اور تمام وقت گذر گیا۔ تاہم مدعا علیہ نے باقی زرثمن مدعی کو اپنی طرف سے ادا نہیں کیا۔

۳۔ یہ کہ مدعی پر اُس وجہ سے نقصان اُن مصارف کا جو کہ اسکی جانب سے اقرار نامہ مذکور کی تکمیل کی تیاری میں پہنچے عاید ہوا۔ مدعا علیہ کیطرف سے اسکی تکمیل کرانے کی کوشش میں بھی مصارف عاید ہوئے۔

(استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۵۹۔ بابت نہ حوالہ کرنے فروخت کئے ہوئے مال کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعی اور مدعا علیہ نے باہم یہ اقرار کیا کہ مدعا علیہ (بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ) مدعی کو (ایک سو بورے آٹے کے) حوالہ کرے ۔ (اور مدعا علیہ بروقت حوالگی مال کے اسکی بابت مبلغ ۔ ادا کرے ۔)

۲- یہ کہ بتاریخ (مذکور) مدعی بروقت حوالگی مال مذکور زر مذکور مدعا علیہ کو ادا کرنے پر آمادہ اور رضی تھا اور اُس کے لینے کو اُس سے کہا تھا ۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے مال مذکور نہین حوالہ کیا جس کے سبب سے مدعی اس منافعہ سے محروم رہا جو کہ مال مذکور کی حوالگی سے اسکو ہوتا ۔ (استدعائے دادرسی) ۔

نمبر ۶۰ - نالش خلاف ورزی معاہدہ ملازم رکھنے کی ۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مابین مدعی اور مدعا علیہ باہم یہ اقرار ہوا کہ مدعی (بطور محاسب یا پیش دست کے یا جیسی کہ صورت ہو) مدعا علیہ کی ملازمت کرے اور مدعا علیہ خدمت مذکور پر مدعی کو واسطے مدت (ایک سال) کے ملازم رکھے اور اسکو مبلغ ۔ تنخواہ ماہانہ دیا کرے ۔

۲- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعی حسب قومہ بالا مدعا علیہ کا نوکر رہا ۔ اور جب سے نوکر ہے اور تا اختتام سال مذکور ہنوز اسی خدمت پر مامور رہنے کیلئے آمادہ اور رضی ہے اور اس امر کی مدعا علیہ کو ہمیشہ اطلاع رہی ہے ۔

۳- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعا علیہ نے بیجا طور پر مدعی کو موقوف کر دیا اور خدمت مذکور کے ادا کرنے سے منع کیا ۔ اور نوکری کی تنخواہ دینے سے بھی انکار کیا ۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۶۱ - نالش خلاف ورزی معاہدہ ماموری خدمت کی جس حال مین کہ ہنوز ملازمت شروع نہ ہوئی ہو ۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- (حسب نمونہ مرقومہ بالا) ۔

۲- یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعی نے مدعا علیہ سے کہا کہ مین ملازمت کرنے پر حاضر ہون اور جب سے ہمیشہ اسکے واسطے آمادہ اور راضی رہا ۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے اس کام پر مدعی کو مصروف ہونے دینے سے یا کام کرنیکی تنخواہ دینے سے انکار کیا۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۶۲ - خلاف ورزی معاہدہ ملازمت۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مابین مدعی اور مدعا علیہ کے یہ اقرار ہوا کہ مدعی (مسافر) مبلغ۔ پر مدعا علیہ کو ملازم رکہے اور مدعا علیہ (بطور ایک کاریگر کے واسطے مدت ایک سال) کو ملازم رکہے

۲- یہ کہ مدعی ہمیشہ اقرار نامہ مذکور کی تعمیل اپنی طرف سے کرنے پر آمادہ اور راضی ہے اور بتاریخ۔ ماہ سنہ۔ اس بات کا اظہار کیا)۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ مدعی کی ملازمت میں بتاریخ مذکور (داخل) ہوا لیکن اس بعد بتاریخ۔ ماہ سنہ۔ اس نے مدعی کی حسب مذکورہ بالا خدمت کرنے سے انکار کیا۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۶۳ - نالش بنام معمار کے خراب کام بنانے کی بابت۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان باہم ایک اقرار نامہ لکھا گیا تہا جس کی نقل منسلک ہے۔

(یا اقرار نامہ کا مضمون لکہا جائے)

۲- یہ کہ مدعی نے اپنی طرف سے اقرار نامہ مذکور کی تمام شرائط قرار واقعی پوری کیں۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے (مکان متذکرہ اقرار نامہ مذکور) بری طور پر اور کاریگری کے خلاف بنایا)۔

(استدعائے دادرسی)

نمبر ۶۴ - نالش استاد کی بنام باپ یا ولی کسی شاگرد کے۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعا علیہ نے ایک اقرار نامہ اپنے دستخط اور مہر سے لکہدیا تہا جسکی نقل منسلک ہے[ل]

ل۔ نمونہ مندرجہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۹۰ء کے لئے ضرور ہے کہ باپ یا ولی کی مہر ہو۔

(یا اس اقرار نامہ کا مضمون لکھدیا جاے)۔

۲- یہ کہ بعد تحریر اقرار نامہ مذکور کے مدعی نے اس شاگرد کو اپنی خدمت مین بطور شاگرد کے مدت مذکورہ بالا کے واسطے رکھا اور جو امور کہ اس اقرار نامہ مین مدعی کی طرف سے تعمیل پانے چاہئین وہ سب ہمیشہ پورے کئے اور پورے کرنے پر آمادہ اور راضی ہے۔

۳- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ وہ (شاگرد) عمداً مدعی کی خدمت گذاری سے غیر حاضر ہوا اور ابتک غیر حاضر ہے۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۶۵- نالش شاگرد کی بنام اُستاد کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ (اب) مدعا علیہ اور مدعی کے باپ (ک ہ و) کے درمیان ایک اقرار نامہ بہ ثبت اُن کے دستخط و مُہر کے ہوا تہا جسکی نقل منسلک ہے۔

۲- یہ کہ بعد تحریر اقرار نامہ مذکور مدعی نے مدعا علیہ کی خدمت بطور شاگردی واسطے مدت مندکرۂ اقرار نامہ مذکور کے اختیار کی اور تمام امور جسکی تعمیل بموجب اقرار نامہ مذکور مدعی کیطرف سے ہونی چاہئے تہی ہمیشہ کی

۳- یہ کہ مدعا علیہ نے مدعی کو کام نہین سکہلایا۔ یا جس امر مین کہ خلاف ورزی ہوئی ہو وہ لکہنا چاہئے (مثلاً بیرحمی یا خوراک بقدر کافی نہ دینا یا اور بدسلوکی) (استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۶۶- نالش بابت اقرار نامہ دیانتداری ایک کلارک یعنی محرر کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعی نے (ہ و) کو بطور کلارک کے نوکر رکہا تہا۔

۲- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعا علیہ نے مدعی سے اقرار کیا تہا کہ اگر (ہ و) مذکور اپنا کام عہدہ کلارک کا دیانت داری سے نہ کرے اور تمام روپیہ کی بابت یا قرضہ کی دستاویزات یا اور مال جو کہ مدعی کے استعمال کیواسطے اُسکو ملے اُسکا حساب نہ دیوے تو جو کچہہ کہ مدعی کو اُسکی وجہ سے نقصان ہو اُسکی بابت مدعا علیہ اسقدر روپیہ جو مبلغ۔ سے زیادہ نہو ادا کرے۔

یا۔ ۲- یہ کہ بوقت اور بمقام مین مدعا علیہ نے بذریعہ تحریر اپنی دستخطی کے مدعی سے بعوض ادا کرنے مبلغ۔ کے اقرار کیا تہا کہ اگر (ہ و) مذکور اپنی خدمات عہدہ کلارک اور خزانچی گری مدعی کو بدیانت

انجام دیگا اور تمام روپیہ دستاویزات قرضہ یا اور جایداد جو کسی وقت اس کے قبضہ مین مدعی کیواسطے امانتاً آئے اُس سب کا حساب واجبی مدعی کو دیگا تو یہ نوشتہ فسخ ہو جائے مگر اور نہج سے فسخ نہ ہوگا)

(۲) یہ کہ اُسی مقام اور وقت مین مدعا علیہ نے مدعی کو ایک اقرار نامہ لکھدیا جسکی نقل اس عرضی کے ساتھہ منسلک ہے)

۳- یہ کہ مابین تاریخ . ماہ . سنہ . اور تاریخ . ماہ . سنہ . (ل و) مذکور نے روپیہ اور مال مالیتی مبلغ . واسطے استعمال مدعی کے وصول کیا . اور اُسکا حساب اُسنے نہین دیا ہے اور وہ ابتک یافتنی اور غیر سودی ہے . (استدعای دادرسی) .

نمبر ۶۷ - نالش کرایہ دار کی بنام مالک مکان بابت خاص ہرجہ کے .

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعا علیہ نے بذریعہ ایک تحریر کے مدعی کو (مکان نمبر . واقعہ شہر .) واسطے سال کی میعاد کے کرایہ دیا تھا اور . مدعی سے یہ اقرار کیا تھا کہ مدعی اور اُس کو قایم مقام جایز بلا تعرض میعاد مذکور تک اُس پر قابض رہین .

۲- یہ کہ تمام شرائط کا ایفا کیا گیا اور تمام امور وقوع مین آئے جو واسطے استحقاق نالش مدعی کے ضروری تھے .

۳- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . میعاد مذکور کے (ہ و) مالک جایز مکان نے مدعی کو جواً اُس مکان سے خارج کیا . اور ابتک اُسکا قبضہ مدعی کو نہین دیتا ہے .

۴- یہ کہ اس سبب سے مدعی بمکان مذکور پیشہ درزی کا کاروبار کرنے سے ممنوع ہوا . اور وہان سے نکل جانے مین بہ تعداد مبلغ . خرچ پڑا . اور (ز ج) اور (ط ی) کا کام وہان سے نکل جانے کے سبب اُس کے ہاتھہ سے نکل گیا . (استدعای دادرسی)

نمبر ۶۸ - خلاف ورزی معاہدہ ذمہ داری بابت اشیاء منقولہ .

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعا علیہ نے یہ ذمہ کر لیا تھا کہ ایک دخانی کل اچھا کام دیتی ہے اور اس بیان سے مدعی کو اُس کے خرید کرنیکی رغبت ہوئی اور اُسکی بابت مبلغ . مدعی نے ادا کیا .

۲- یہ کہ دخانی کل مذکور اُسوقت اچھا کام دیتی ہوئی نہ تھی جس سے مدعی کو اُسکی درست کرانے مین

خرچ کرنا پڑا۔ اور وہ منافعہ جاتا رہا جو کہ ورآتنا ے مرمت اسکو حاصل ہوتا۔ (استدعائی دادرسی)

نمبر ۶۹۔ نالش بربنائے اقرارنامہ بابت۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ بمقام مدعی اور مدعا علیہ کوٹھی (اب) اور (ج د) کے نام سے بشراکت بیوپار کرتے تھے کہ اونہوں نے شراکت فسخ کر کے باہم یہ اقرار کیا کہ مدعا علیہ تمام مال شراکتی لے کر اپنے پاس رکہے اور کوٹھی کا تمام قرضہ ادا کرے اور جو دعاوی کہ مدعی پر اُس کوٹھی کے مقروض ہونے کی بابت قایم کئے جائیں اُن سب سے مدعی کو بری کر دے۔

۲۔ یہ کہ مدعی نے تمام شرائط جو بموجب اقرار نامہ مذکور اسکی طرف سے پوری ہونی چاہئیں تہیں فی الواقعی پوری کیں۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ ڈگری فیصلہ بنام مدعی اور مدعا علیہ (ہ و) نے عدالت ہائیکورٹ بمقام سے بابت قرضہ کے جو کہ (ہ و) مذکور کو کوٹھی مذبور سے پانی تہا حاصل کیا۔ اور بتاریخ ماہ سنہ) مدعی نے مبلغ (بابت مطالبہ مذکور) ادا کیا۔

۴۔ یہ کہ مبلغ مذکور مدعا علیہ نے مدعی کو نہیں ادا کیا۔ (استدعائی دادرسی)

نمبر ۷۰۔ نالش مالک جہاز کی مال کے لانیوالے پر واسطے نہ دلانے مال کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ بمقام مابین مدعی اور مدعا علیہ کے ایک اقرار نامہ لکہا گیا جس کی نقل منسلک ہے۔

(یا) یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ بمقام مدعی اور مدعا علیہ نے بذریعہ چارٹر پارٹی کی باہم یہ اقرار کیا کہ مدعا علیہ مدعی کے جہاز مسقیم پر بتاریخ ماہ سنہ پانچسو ٹن مال تجارتی حوالہ کرے اور جہاز اُس مال کو مقام تک لیجائے اور وہاں بروقت ادا ہونے کرایہ کے مال حوالہ کر دے اور مدعا علیہ یوم کی مہلت واسطے لادنے کے اور یوم کی مہلت واسطے اُتارنے مال مذکور کے۔ اور یوم کی مہلت واسطے ہرج مرج اگر ضرورت ہو مبلغ یومیہ کے حساب سے ملے)

۲۔ یہ کہ بتاریخ معین حسب اقرار نامہ مذکور مدعی آمادہ اور راضی تہا اور اُس نے مدعا علیہ سے

مال مذکور دیا مال متذکرہ ۱۵ اقرار نامہ مذکور (لینے کو کہا تھا ۔

۲- یہ کہ مدت جو واسطے لادنے اور ہرج جہاز کے مقرر کی گئی تھی وہ گذر گئی لیکن مدعا علیہ نے مال مذکور اُس جہاز پر حوالہ نہیں کیا ۔ جابر آن مدعی واسطے مبلغ ۔ بابت ہرجا ب ج کے اور واسطے مبلغ زاید بابت ہرجہ کے واد خواہ ہے ۔

(ج) عرائض دعوے بابت ہرجہ فعل بیجا کے ۔

نمبر ۱۷ ۔ اراضی پر مداخلت بیجا کی بابت ۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

آ ۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ مدعی کی اراضی میں جو ۔ نام سے مشہور ہے ۔ داخل ہوا اور اُس میں مویشی کو چرایا اور گھاس کو پامال کیا اور درخت کی لکڑی کاٹی اور اور نہج سے ضرر پہونچایا) (استدعائے دادرسی

نمبر ۲ ۱۷ ۔ مداخلت بیجا مکان مسکونہ میں گھس جانے سے ۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

آ ۔ یہ کہ مدعا علیہ مدعی کے مکان مسکونہ موسومہ ۔ میں گھس گیا ۔ اور دیر تک اُس میں شور فساد کرتا رہا ۔ اور اُس مکان مسکونہ کے دروازے توڑ ڈالے ۔ اور مدعی کی چہ اشیا اُس مکان میں ملصق تھیں اور جو مال تھا وہ لے گیا ۔ اور مدعا علیہ نے اپنے واسطے انکو بیچ ڈالا ۔ اور مدعی کو اور اُس کے اہل و عیال کو اُس مکان سے نکال دیا ۔ اور بہت دیر تک اُسی طرح نکالا ہوا رکھا ۔

۲ ۔ یہ کہ اس وجہ سے مدعی اپنے کاروبار کے اجرا سے ممنوع رہا اور دوسرا مکان مسکونہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کیواسطے لینے میں اُسپر مصارف عاید ہوئے ۔ (ہند عائے دادرسی

نمبر ۳ ۱۷ ۔ مداخلت بیجا بابت اموال منقولہ ۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

آ ۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے مدعی کے دس پیپے رم شراب کے کھول ڈالے

اور اُن مین جو شراب تہی وہ سڑک مین ڈالدی (یا مدعی کا مال یعنی لوہا چاول (ور اسباب جانہ داری یا جیسی کچہ صورت ہو اپنے ضبط مین لا کر لے لیا اور لیکر چلا گیا۔ اور اپنے واسطے اُس کو بیچڈالا۔

(یا مدعی کی گائے اور بیل پکڑ کر لیگیا۔ اور بند کر دیئے ! ور عرصہ دراز تک انکو بند رکہا)۔

۲۔ اس سبب سے مدعی گائے اور بیلون کے استفادہ سے اُس عرصہ تک محروم تہا اور اُن کو کہلانے اور واپس لانے مین مدعی پر صرف عائد ہوا اور بیلے مین اُن کے بیچنے سے باز رہا۔ ورنہ وہان بیچڈالتا اور مدعی کو اُن گائے اور بیل کے قیمت مین گہٹ جانیکا نقصان ہوا۔ داگر اور کوئی نقصان ہو تو مطابق حالات کے بیان کیا جائے۔

(داسندعائے دادرسی)

نمبر ۴ ۷۔ مال منقولہ کو اپنے کام مین لے آنے کی بابت۔

عنوان

(ا ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی قابض مال مصرحہ فرد منسلکہ کا تہا (یا ایک ہزار آٹے کے بورےکا)

۲۔ یہ کہ بتاریخ مذکور بمقام۔ مدعاعلیہ اسکو اپنے کام مین لایا اور اُس نے مدعی کو اُس کے استفادہ اور قبضہ سے بیجا محروم کیا۔

(استدعائے دادرسی)

فرد مال

نمبر ۵ ۷۔ بنام مالک گودام مال کے حوالہ کرنے سے انکار کرنے کی بابت۔

عنوان

(ا ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعاعلیہ نے بشرط ادائی مبلغ۔ (یا مبلغ۔ فی بورہ ماہانہ وغیرہ) یہ اقرار کیا کہ وہ اپنے گودام مین دس سو بورے آٹے کے رکہیگا۔ اور جبکہ زر مذکور ادا کیا جاوے تو وہ اُس مال کو مدعی کے حوالہ کریگا۔

۲۔ یہ کہ اس شرط پر مدعی نے مدعاعلیہ کے پاس آٹے کے سو بورے مذکور امانت رکہے۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے مال مذکور مدعاعلیہ سے طلب کیا اور مبلغ۔ (یا کل تعداد کرایہ گودام جو اُسکی بابت واجب الادا تہی) دینے کو پیش کی لیکن مدعاعلیہ نے اس مال کے حوالہ کرنے سے انکار کیا۔

۴۔ یہ کہ مدعی اس وجہ سے مال مذکور کو دکان کے ہاتھ بیچنے سے باز رکہا گیا۔ اور وہ مال مدعی کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

(استدعائے دادرسی)۔

نمبر ۶ ۔ فریباً لینا مال کا۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

آ۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے مدعی کو کچھ مال مدعا علیہ کے ہاتھ بیچنے پر راغب کرنیکو لئے مدعی سے یہ ظاہر کیا کہ مدعا علیہ مستطیع ہے اور اپنے تمام دیون سے زیادہ مبلغ کی استطاعت رکھتا ہے

۲۔ یہ کہ مدعی اسوجہ سے (خشک مال) مالیتی مبلغ ۔ مدعا علیہ کے ہاتھ بیچنے اور حوالہ کرنے پر راغب ہوا

۳۔ یہ کہ اس کے بیانات مذکور غلط تھے (یا دروغگوئی کی کیفیت بیان کرنی چاہئے) اور اس وقت مدعا علیہ خود جانتا تھا کہ وہ بیان غلط ہے۔

۴۔ یہ کہ مدعا علیہ نے مال مذکور کی بابت روپیہ نہیں ادا کیا ہے۔ (یا اگر مال حوالہ نہ کیا گیا ہو تو یہ کہ مدعی پر مال مذکور کی تیاری اور اسکو جہاز پر لادنے اور اسکو پھر واپس لینے میں صرف بقدر مبلغ ۔ عاید ہوا)

(استدعائے دادرسی)

نمبر ۷ ۔ فریباً دوسرے شخص کو قرض دلانا۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

آ۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے مدعی سے بیان کیا کہ (ہ) مستطیع اور خوب معتبر شخص ہے اور اپنے تمام دیون سے زیادہ مالیت بقدر مبلغ ۔ کے رکھتا ہے (یا یہ کہ (ہ) اسوقت ایک عہدہ ذمہ داری کا اور اچھی حیثیت رکھتا ہے اور اسکو ادھار مال دینے میں کچھ اندیشہ نہیں ہے)

۲۔ یہ کہ اسوجہ سے مدعی (ہ) مذکور کے ہاتھ (چاول) مالیتی مبلغ ۔ کا ۔ مہینے کے وعدہ پر بیچنے پر راضی ہوا۔

۳۔ یہ کہ بیانات مذکور دروغ تھے اور مدعا علیہ خود اس دروغ سے اسوقت واقف تھا اور وہ بیان بہ نیت مغالطہ اور فریب دہی مدعی کے کئے گئے تھے (یا مدعی کو دھوکہ دینے اور ضرر پہونچانے کیواسطے)

۴۔ یہ کہ (ہ) مذکور نے بابت مال مذکور کے بعد گذرنے وعدہ مرقومہ بالا کے روپیہ نہیں ادا کیا (یا اس چاول کے روپیہ نہیں دیا) اور مدعی بوجہ بیانات مرقومہ بالا کے اس مال کو بالکل ہاتھ سے کھو بیٹھا)

(استدعائے دادرسی)

نمبر ۸ ۔ مدعی کی زمین کے پانی کو نجس کرنے کی بابت۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ یہ کہ مدعی زمین موسومہ۔ واقع۔ پر اور ایک کوئین پر جو اُس مین ہی اور اُس پانی پر جو اُس کوئین مین ہے قابض اور ہمیشہ اس مدت تک جسکا ذکر ذیل مین کیا جائیگا قابض رہا ہو اور اُس کوئین اور اُس کے پانی کو استعمال لانے اور اُس سے فائدہ اُٹھانیکا مستحق ہی اور نیز اس بات کا استحقاق رکھتا ہو کہ چند سوتے اور چشمے پانی کے جو اُس کوئین مین بہہ کر آتے ہین اور گرتے ہین، وہ اسطور سے بہکر آئین اور گرین کہ پانی گندہ اور نجس نہ ہو۔

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعا علیہ نے بیجا اُس کوئین اُسکے پانی کو اور ان چشمون اور سوتون کو جو اُس کوئین مین گرتے ہین گندہ اور نجس کیا۔

۳۔ یہ کہ بوجہ مرقومہ بالا پانی کوئین مذکور کا ناپاک ہو کر خرچ خانہ اور دیگر اغراض ضروری کے لائق نہین رہا اور مدعی اور اُسکا خاندان اُس کوئین اور اُس کے پانی کے استعمال اور استفادہ سے محروم ہی۔ (داستدعائے دادرسی)

نمبر ۷۹۔ بابت جاری رکھنے کارخانہ ایذارسان کے۔

عنوان

(الف ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ مدعی اراضی موسومہ۔ واقعہ۔ پر قابض ہی اور اُس تمام عرصہ سے جو سوال ہذا مین بعد ازین مرقوم ہے قابض رہا۔

۲۔ یہ کہ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ سے مدعا علیہ کے کارخانہ فلزات سے دھنوان اور دیگر بخارات بدبودار اور سمیت آمیز اور مضر تندرستی اور مواد فاسد نکلتا ہے اور اراضی مذکور پر پھیلتا ہے اور وہان کی ہوا مین ملکر اُس کو بگاڑتا ہے اور اراضی کی مٹی اور سطح پر بیٹھکر جمع ہوتا ہے۔

۳۔ یہ کہ اُسکی وجہ سے درخت اور جھاڑی اور نباتات اور فصل زراعت مدعی کو جو اس زمین پر ہوتی ہے مضرت پہونچتی۔ اور مالیت کا نقصان ہوتا ہے اور مویشی اور جانور مدعی کے جو اُس زمین پر رہتے ہین وہ ضعیف اور بیمار ہو جاتے ہین اور چند اُن مین سے مسموم ہو کر مر گئے۔

۴۔ یہ کہ بوجوہ مرقومہ بالا مدعی اراضی مذکور مین اپنی مویشی اور بھیڑون کو نہین چرا سکتا ہی۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو چرا سکتا۔ اب مدعی کو اپنی مویشی اور بھیڑون اور پیشہ زراعت کے جانور وہان سے لیجانے پڑے اور وہ اراضی مذکور کے اس فائدہ بخش اور صحت ور استعمال اور دخل سے جو کہ درصورت نہونے وجہ مذکور کے حاصل ہوتا محروم ہے۔ (داستدعائے دادرسی)

نمبر ۸۰۔ بابت مزاحمت راہ۔

عنوان

(آ ب ۱) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

آ۔ یہ کہ مدعی قابض (ا) ایک مکان واقع ۔ موضع ۔ ۱ کا ہو اور اُس وقت جسکا ذکر بعد ازین مرقوم ہو قابض تھا۔

۲۔ مدعی مستحق تھا کہ سال کے ہر موسم مین خود اور بہمراہی اپنے نوکرون کے ساتھ سواری کے یا پیادہ اپنے (امکان) مذکور سے فلان کہیت کے اوپر ہو کر ایک شارع عام تک جایا کرے اور پہر شارع عام سے اُسی کہیت پر ہو کر اپنے مکان پر لوٹ آئے۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعا علیہ نے اس راہ کو بطریق ناجایز روکدیا اس وجہ سے مدعی (سواری پر یا پیدل یا کسی طرح) آمد و رفت نہین کر سکتا اور تب سے اُس راہ کو بطریق ناجایز روک رکہا ہے۔

۴۔ (اگر کوئی خاص نقصان ہوا ہو تو وہ بیان کیا جائے) (استدعائے دادرسی)

نمونہ دیگر

آ۔ یہ کہ مدعا علیہ نے بیجا طور پر ایک کہائی کہود کر مٹی اور پتہر جو شارع عام پر ۔ جو ۔ سے ۔ تک ہو اُس طور پر جمع کر رکہا ہے کہ راستہ بند ہو گیا۔

۲۔ یہ کہ اس وجہ سے مدعی اُس وقت کہ جایز طور پر اس راستہ سے گذرتا تہا اس مٹی اور پتہر کے ڈہیر پر یا اُس کہائی مین (اگر پڑا) اور مدعی کا ہاتھ ٹوٹ گیا اور بڑی تکلیف اُٹہائی۔ اور مدت تک اپنا کام نہ کر سکا اور معالجہ کرنیکا صرف بہی عاید ہوا۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۸۱ ۔ بابت پہیرنے مجرائے آب یا پانی کی نالی کے۔

عنوان

(آ ب ۱) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

آ۔ یہ کہ مدعی قابض ایک پن چکی واقعہ نالی معروف بہ ۔ واقعہ موضع ۔ ضلع ۔ کا ہو اور اُسوقت جو کہ بعد ازین مرقوم ہے قابض تہا۔

۲۔ یہ کہ بوجہ اُس قبضہ کے مدعی مستحق اسکا ہو کہ نالی مذکور اُس پن چکی کے چلانیکے لئے بہتی رہے۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعا علیہ نے اس نالی کا گزارہ کاٹ کر اُس کے پانی کو بطریق ناجایز اسطرح پہیر دیا ہے کہ مدعی کی پن چکی کیطرف پانی کم آتا ہے۔

۴۔ یہ کہ اس وجہ سے مدعی ۔ مقدار غلہ یومیہ سے زیادہ نہین پیش کر سکتا ہو۔ حالانکہ اُس پانی کے پہیرے جانے سے پہلے مدعی یومیہ ۔ مقدار غلہ پیش کر سکتا تہا۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۸۲ ۔ بابت مزاحمت استحقاق بہنے پانی کے جو بارش کے لئے

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ مدعی اراضی واقعہ . کا قابض ہے اور سہ وقت جسکا ذکر بعد ازین مرقوم ہے قابض تہا اور استحقاق رکہتا تہا کہ فلان نہر یا ندی یا نالے کے پانی کا حصہ اراضی مذکور کی آبپاشی کے لیے مستعمل کرے -

۲- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . مدعا علیہ نے اُس پانی کے حصہ مذکور کو حسب توسبہ بالا لینے اور اسکو استعمال کرنے سے مدعی کو اسطرح باز رکہا کہ پانی کی دہار کو بطریق ناجایز روک کے دوسری طرف پہیر دیا - (استدعائے دادرسی)

نمبر ۸۴ - بابت اُس زیان کے جو کرایہ دار نے کیا ہو -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . مدعا علیہ نے مدعی سے مکان نمبر . واقعہ سڑک . واسطے مدت کے کرایہ لیا تہا -

۲- یہ کہ مدعا علیہ کرایہ پر اُس میں دخیل تہا -

۳- یہ کہ بایام دخل مذکور مدعا علیہ نے مکان کو بہت ضرر پہنچایا (یا دیوارون کو بگاڑ ڈالا - فرش کو پہاڑ ڈالا - دروازہ کو توڑ ڈالا) یا اور طور سے ضرر کی تصریح جہانتک کہ ممکن ہو کیجائے -

بنابران مدعی واسطے ہرجہ تعدادی مبلغ . کے دادخواہ ہے -

نمبر ۸۵ - نالش بابت حملہ اور زد و کوب کے

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . ماہ . سنہ . بمقام . مدعا علیہ نے مدعی پر حملہ کر کے یہانتک مارا کہ بیہوش ہو گیا -

۲- یہ کہ مدعی اسوجہ سے بیکار رہ کر اپنے کام پر اُس کے بعد چہہ ہفتہ تک نہ جا سکا اور مبلغ . معالجہ کیواسطے طبیب کو دینے پڑے اور جب سے داہنے ہاتہہ سے کام کرنے سے معذور ہو گیا ہے -

(یا اور کچہہ ہرجہ ہوا ہو وہ بیان کرنا چاہیے یعنی جیسی صورت ہو) (استدعائے دادرسی)

نمبر ۸۶ - بابت حملہ اور حبس بیجا کے -

عنوان

(اب) مدعی مذکور عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ . مدعا علیہ نے مدعی پر حملہ کر کے اسکو . یوم (یا گہنٹون تک) قید رکہا

(اگر کوئی خاص ہرجہ ہوا ہو تو اُسکو بھی بیان کرنا چاہیے۔ مثلاً)

۲- یہ کہ بموجب ہے مدعی کے جسم کو تکلیف اور دلکو رنج بہت پہونچا اور اُس کا اعتبار اور حیثیت کو بہت ضرر پہونچا اور بدنامی ہوئی اور اپنے کار و بار کو جاری رکھنے اور اہل عیال کیواسطے اپنے ذاتی فکر و تردد کرکے معاش پیدا کرنے سے معذور رہا اور حبس مذکور سے اپنی رہائی حاصل کرنے میں مدعی کا خرچ بھی پڑا اور جو کچھہ حال ہو بیان کیا جائے) (استدعاء دادرسی)

نمبر ۸۷- بابت ضرر کے جو ریل کی سڑک پر مدعا علیہ کی غفلت سے ہوا۔

عنوان

(آب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

ا- یہ کہ بتاریخ ماہ سنہ مدعا علیہم معمولاً مسافروں کو بسبیل ریل مابین مقام اور مقام پہنچایا کرتے ہیں

۲- یہ کہ بتاریخ مذکور مدعی نے ریل مذکور پر مدعا علیہم کی گاڑیوں میں سے جو سڑک مذکور پر تہیں ایک گاڑی پر سوار ہوا۔

۳- یہ کہ در اثنائے سفر مذکور بمقام یا قریب اسٹیشن کے یا مابین اسٹیشن اور اسٹیشن کے ریلوے مذکور پر انجن الٹ گیا۔ اور یہ حادثہ بوجہ غفلت اور ناقابلیت ملازمان مدعا علیہم کے واقعہ ہوا۔ جس کے سبب سے مدعی کو ضرر پہونچا (مدعی کی ٹانگ ٹوٹ گئی سر میں زخم لگا یا اور جو کچھہ کہ خاص نقصان پہونچا ہو بیان کیا جائے مثلاً) اور معالجہ میں صرف پڑا۔ اور ہمیشہ کیواسطے اپنے کار سابقہ یعنی فروخت کیلئے پھیری کرنے سے معذور ہو گیا۔ (استدعاء دادرسی)

(یا اس طور پر۔ ۲- یہ کہ بتاریخ مذکور مدعا علیہم کے نوکروں نے ایسی غفلت اور بے تمیزی سے انجن اور گاڑیوں کو جو اُس سے لگی ہوئی تہیں مدعا علیہم کی ریلوے پر جس سے مدعی اسوقت بطور جائز گذر تا ہتا ہانکا اور چلایا کہ وہ انجن اور گاڑی مدعی کیطرف آئی اور اسکو ٹکر لگی جس سے الی آخرہ جیسا کہ فقرہ ۳- میں ہے)۔

نمبر ۸۸- نالش بابت اُس نقصان کے جو بے احتیاطی کے ساتھہ ہانکنے سے پیدا ہوا۔

عنوان

(آب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

ا- مدعی جوتا بنا نیوالا ہے اور اپنا کارخانہ مقام میں چلاتا ہے۔ اور مدعا علیہم سوداگر ہے مقام کا

۲- ۲۳ مئی ۱۸۷۵ء کو مدعی شہر کلکتہ میں دوپہر کے تین بجنے کے عمل میں چورنگی کی سڑک ہو کر جانب پورب پیادہ پا جاتا تہا۔ راہ میں سڑک سوسوم ہنگٹن اسٹریٹ کو قطع کرنا پڑا جو اس سڑک اور سڑک چورنگی کا تقاطع زاویہ قائمہ پر ہوتا ہے جب مدعی سڑک کے اس پار سے اُس پار جاتا تہا اور قبل اس کے کہ وہ پار کے راستے سے گذر رہا ... ایک گاڑی مدعا علیہ کی ... دو گہوڑے لگے تہے اور جو

بسپردگی اور اہتمام ملازمان مدعاعلیہ کے تہی دفعتاً اور براہ غفلت اور بلا ہوشیار کرنے راہگیرون کے تندی
اور زودی خطرناک کے ساتہہ ہرنگٹن اسٹریٹ سے نکلکر سڑک چورنگی مین داخل ہوگئی۔ گاڑی مذکور کا بم سے
مدعی کو چوٹ لگی اور اوس کے صدمہ سے مدعی گر پڑا اور گہوڑون کے پاؤن کے تلے بہت روندا گیا۔

۳- اس صدمہ اور گر پڑنے اور روندی جانیسے مدعی کا بایان ہاتہہ ٹوٹ گیا اور اوس کے پہلوؤن اور
پیٹہہ مین اور جسم کے اندر بہی صدمہ پہونچا اور ان ضربات اور صدمات کے سبب سے مدعی چار مہینے تک بیمار اور
بہت تکلیف اوٹہاتا رہا۔ اور اپنا کاروبار نہ کر سکا اور ڈاکٹرون کے حق الخدمت اور دیگر اخراجات مین مدعی کا
بہت روپیہ صرف ہوا۔ اور اوس کے کاروبار اور منافعہ مین بہت کمی ہوئی۔

لہذا مدعی دعویدار ہے کہ مبلغ ـــــ بطور خسارہ اوسکو دلایا جاوے۔

عنوان

مدعاعلیہ کا بیان تحریری

۱- مدعاعلیہ کو بیان مدعی سے انکار ہے کہ گاڑی متذکرہ عرضیدعوی مدعاعلیہ کی گاڑی ہے اور نہ وہ مدعاعلیہ
کے ملازمون کے اہتمام اور سپردگی مین تہی۔ اوس گاڑی کے مالک مسمیان (د ۵ و) اور (ز ح) ساکن
اسٹریٹ شہر کلکتہ پیشہ اڈگر کے ہین جن سے مدعاعلیہ گاڑیان اور گہوڑے کرایہ پر لیا کرتا ہے اور وہ شخص
جس کے اہتمام اور سپردگی مین گاڑی تہی مسمیان (د ۵ و) اور (ز ح) کا ملازم تہا۔

۲- مدعاعلیہ یہ تسلیم نہین کرتا ہے کہ گاڑی مذکور دفعتاً یا براہ غفلت یا بلا ہوشیار کرنے راہگیرون کے
یا خطرناک تندی اور تیزی کے ساتہہ چلتی ہوئی ہرنگٹن اسٹریٹ سے موڑی گئی۔

۳- مدعاعلیہ کا بیان ہے کہ ممکن تہا کہ اگر مدعی احتیاط اور کوشش معمول عمل مین لاتا تو ضرور گاڑی مذکور
کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکہتا اور اپنے تئین اوس کے صدمہ سے بچاتا۔

۴- عرضیدعوی کی تیسری دفعہ مین جو مراتب مندرج ہین اونکو مدعاعلیہ تسلیم نہین کرتا ہے۔

نمبر ۸۹- بابت تحریر تہمت آمیز جس حال مین کہ خود عبارت تہمت آمیز ہو۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ بتاریخ ـــ ماہ ـــ سنہ ـــ بمقام ـــ مدعاعلیہ نے ایک اخبار موسومہ ـــ مین (یا ایک چٹہی موسومہ (ج ۵ و)
مین) عبارت مندرجہ ذیل نسبت مدعی کے مشتہر کی۔ (یہان وہ عبارت لکہنی چاہئے)۔

۲- یہ کہ وہ تشہیر جہوٹی اور عداوت آمیز تہی۔ (دستخط ـــ و دستی)

تنبیہ ۹- اگر تحریر تہمت آمیز عدالت کی زبان مروجہ مین نہو تو عبارت تہمت آمیز لفظ بلفظ اسی غیر زبان مین جو چھپی ہو لکھدیجائے- اور بعد ازان اسطور پر بیان کرنا چاہیے.- وہ عبارت زبان - مین ترجمہ کرنیسے معنی حسب ذیل رکھتی ہے اور جن لوگون مین کہ وہ عبارت مشتہر کیگئی اونہون نے اسکو اسطور پر سمجہا یعنی- یہان لفظی ترجمہ اس عبارت تہمت آمیز کا عدالت کی زبان مین درج کرنا چاہیے -

نمبر ۹۰- بابت تحریر تہمت آمیز جس مین خود الفاظ تہمت آمیز نہون -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل کرتا ہے :-

۱- یہ کہ مدعی سوداگر شہر - مین کاروبار کرتا ہے اور بتاریخ - ماہ - سنہ - اور اس سے پہلے کرتا تہا-

۲- یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - مدعا علیہ نے ایک اخبار موسومہ - مین عبارت مندرجہ ذیل نسبت مدعی کے چہاپ دیا ایک چٹھی موسومہ (ہ و) مین اور نیز مشتہر کی جسکا حال لکھنا چاہیے کہ کس نہج پر)-

(اب) ساکن اس شہر کا جسکے سی ملک غیر کو چلاگیا ہے اور یہ کہتے ہین کہ اسکی قرضخواہ جس کا قرضہ بتعداد مبلغ - ہے بتردد اس کے پتہ کو دریافت کرتے پہرتے ہین-

۳- یہ کہ مدعا علیہ کی اس سے مراد یہ تہی کہ مدعی اپنے قرضخواہون سے بچنے اور انکو فریب دینے کی نیت سے روپوش ہوگیا ہے

۴- یہ کہ عبارت مذکور دروغ اور عداوت آمیز تہی- (استدعائے دادرسی)

نمبر ۹۱- بابت تہتک جس کے خود الفاظ لائق نالش کرنیکے ہون-

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - مدعا علیہ نے دروغ اور عداوتاً مدعی کی نسبت یہ الفاظ کہے (فلان شخص چور ہے) اور (ہ و) یا (چند اشخاص) نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا-

۲- یہ کہ بوجہ کہنے ان الفاظ کے مدعی کا عہدہ - ملازمت - کے جاتا رہا- (استدعائے دادرسی)

نمبر ۹۲- بابت تہتک جس کے الفاظ نالش کرنیکے لائق نہون -

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :-

۱- یہ کہ بتاریخ - ماہ - سنہ - بمقام - مدعا علیہ نے دروغ اور عداوتاً (ہ و) سے مدعی کی نسبت کہا

وہ ایک شخص نوجوان عجیب طرح کا ہی جسکی ایمان کا ٹھکانا نہین ہی)۔

۲- یہ کہ مدعی اُسوقت کلارک یعنی محرر کی نوکری کی تلاش کرتا تھا اور مدعا علیہ کی مراد اُن الفاظ سے یہ تھی کہ مدعی واسطے عہدہ کلارک کے معتبر شخص نہین ہے۔

۳- یہ کہ بوجہ الفاظ مذکور کے (ہ) نے مذکور نے مدعی کو کلارک کے کام پر نوکر رکھنے سے انکار کیا۔ (استدعای دادرسی)

نمبر ۹۳ - بابت نالش فوجداری مبنی بر عداوت۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعا علیہ نے وارنٹ گرفتاری کا۔ (مجسٹریٹ شہر مذکور یا جو کچھ کہ صورت ہو) سے بالزام۔ جاری کرایا جسپر مدعی گرفتار کیا گیا اور تا میعاد۔ دو دن یا گھنٹہ قید رہا اور اُسکو حاضر ضامنی بتعداد مبلغ۔ اپنی رہائی حاصل کرنیکے لئے دینی پڑی)

۲- یہ کہ یہ امر مدعا علیہ نے عداوتاً اور بلا وجہ معقول یا قرین قیاس کے کیا۔

۳- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مجسٹریٹ موصوف نے مدعا علیہ کی نالش کو خارج کر کے مدعی کو بری کیا۔

۴- یہ کہ بہت اشخاص نے جنکے نام مدعی کو معلوم نہین ہین گرفتاری کا حال سنکر اور مدعی کو مجرم خیال کر کے مدعی کے ساتھ کاروبار کرنا چھوڑ دیا ہی یا بوجہ اسی گرفتاری کے مدعی کا عہدہ کلارک یا محرر بلازمت (ہ) جاتا رہا یا یہ کہ بوجہ مرقومہ بالا مدعی کے جسم کو تکلیف اور دل کو رنج پہونچا اور اپنا کاروبار کرنیسے معذور رہا اور اُسکے اعتبار مین بھی خلل پڑا اور قید مذکور سے رہائی حاصل کرنے اور اُس نالش کی جوابدہی مین خرچ بھی کرنا پڑا۔ (استدعائے دادرسی)

(و) عرائض دعوئے نالشات جایداد خاص کے

نمبر ۹۴ - نالش مالک کامل ملکیت کے واسطے قبضہ جایداد غیر منقولہ کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ (ض غ) مالک کامل ملکیت (محال یا حصہ محال) موسومہ۔ واقع ضلع۔ جسکی مالگذاری بقدر مبلغ۔ ہی اور مالیت تخمینی بقدر مبلغ۔ ہی یا مالک مکان نمبر۔ واقع محلہ۔ شہر کلکتہ جسکی تخمینی مالیت بقدر مبلغ۔ ہی کا تھا۔

۲- یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ (ط) نے خلاف قانون (ض غ) مذکور کو اُس محال (یا حصہ یا مکان) سے بیدخل کر دیا

۳- یہ کہ بعد ازان (ض غ) بلا وصیت (اب) مدعی مذکور کو اپنا وارث حقی وقایم چھوڑ کر مرگیا۔

۴- یہ کہ مدعا علیہ قبضہ اُس محال (یا حصہ یا مکان) کا مدعی کو نہین دیتا ہے۔

مدعی دادخواہ امور مفصلہ ذیل کا ہے:۔

(۱) دخلیابی جائیداد مذکورہ۔

(۲) دلاپانے مبلغ۔ کا بابت ہرجہ بدخلی مذکور کے۔

دوسرا نمونہ

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو مدعی نے بذریعہ دستاویز تحریری کے مکان و احاطہ نمبر ۵۲۔ واقعہ سڑک رسل اسٹریٹ متعلق۔ بکرایہ ۳۰۰ ماہواری پانچ برس کیلئے تاریخ۔ سے مدعا علیہ کو کرایہ پر دیا۔

۲۔ اس دستاویز کے رو سے مدعا علیہ نے اپنی طرف سے وعدہ کیا کہ مکان و احاطہ مذکور کو مرمت سے درست اور لائق سکونت کرایہ دار کے رکھیگا۔

۳۔ دستاویز مذکور میں ایک دفعہ بر او پر دخل کرنیکے ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ اگر زر کرایہ مقررہ عام اس سے کہ وہ طلب کیا جائے یا نہیں واجب الادا ہونے سے ۲۱ روز تک ادا نہ کیا جائے یا اگر مدعا علیہ کسی وعدہ کی تعمیل میں جسکا ایفا اس نے اپنے ذمہ لیا ہو قصور کرے تو مدعی مستحق ہوگا کہ مکان و احاطہ مذکور پر پھر دخل کرے۔

۴۔ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو ایک مہینے کا کرایہ اور تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو ایک اور مہینے کا کرایہ واجب الادا ہوگیا۔ اور تاریخ۔ ماہ۔ سنہ تک دو مہینوں کا کرایہ اکیس روز تک غیر مودی رہا تھا اور ابتک غیر مودی ہے

۵۔ اس تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو مکان و احاطہ مرمت سے درست اور لائق سکونت کرایہ دار کو نہ تھا اور نہ اب ہے اور اس مکان و احاطہ کو مرمت سے درست اور لائق سکونت کرایہ دار کرنے میں زر خطیر صرف ہوگا اور مدعی کی ملکیت آئندہ میں اسوجہ سے بہت کمی ہوگئی ہے۔ لہذا مدعی مراتب مفصلہ ذیل کا دعوی کرتا ہے۔

(۱) دخل اوپر مکان اور احاطہ مذکور کے۔

(۲) مبلغ۔ بابت باقی زر کرایہ کے۔

(۳) مبلغ۔ بابت خسارہ باعث وعدہ خلافی مدعا علیہ بیچ مرمت وغیرہ مکان کے۔

(۴) مبلغ۔ بابت دخل مکان و احاطہ مذکور تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ سے روز حصول دخل تک۔

نمبر ۹۵۔ نالش آسامی کی۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ (ج د) مالک کامل قطعہ اراضی واقعہ شہر کلکتہ۔ محدود بحدود مصرحہ ذیل کا ہے جسکی مالیت

تخمینی بہ تعداد مبلغ ۔ ہے ۔

۲۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ (کاو) مذکور نے اراضی مذکور مدعی کو واسطے ۔ سال کے تاریخ سے پٹہ پر دی ۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ قبضہ اُسکا مدعی کو نہیں دیتا ہے ۔ (استدعائے دادرسی)

نمبر ۹۶ ۔ بابت جایداد منقولہ جو بیجا طور پر لے لی گئی ہو ۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعی مالک (یا قابض) ایک سو بورے آٹے کا تھا جسکی تخمینی مالیت مبلغ ۔ ہے

۲۔ یہ کہ بتاریخ مذکور ۔ بمقام ۔ مدعا علیہ نے وہ آٹا اُس سے لے لیا ۔

بنابران مدعی دادخواہ بابت امور مفصلہ ذیل کے ہے ۔

اول واسطے دلاپانے قبضہ مال مذکور کے یا جس حال میں کہ اُس مال کا قبضہ نہ مل سکے تو واسطے دلاپانے مبلغ ۔ کے

دوم ۔ بابت مبلغ ۔ ہرجہ روک رکھنے مال مذکور کے ۔

نمبر ۹۷ ۔ بابت مال منقولہ جو بیجا طور پر رکھا گیا ۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعی مالک (یا دہ واقفات لکھے جائیں جن سے حق قبضہ کا ظاہر ہوتا ہو) مال مصرحہ فرد منسلکہ کا تھا (یا مال کی تصریح لکھنی چاہیئے) اور مالیت تخمینی اس مال کی بقدر مبلغ ۔ ہے ۔

۲۔ یہ کہ تاریخ مذکور سے تا شروع نالش ہذا مدعا علیہ نے وہ مال مدعی کو نہیں دیا ہے ۔

۳۔ یہ کہ اس نالش کے شروع ہونے سے پہلے یعنی بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعی نے مال مذکور مدعا علیہ سے طلب کیا لیکن اُس نے دینے سے انکار کیا ۔

بنابران مدعی دادخواہ واسطے امور مفصلہ ذیل کے ہے :۔

اول ۔ واسطے دلاپانے قبضہ مال مذکور کے یا جس حال میں کہ قبضہ اس مال کا نہ مل سکے تو واسطے دلاپانے مبلغ ۔ کے

دوم ۔ واسطے مبلغ ۔ یعنی ہرجہ بابت روک رکھنے مال مذکور کے ۔

فہرست مال

نمبر ۹۸ ۔ نالش بنام اُس شخص کے جس نے بفریب خریداری کی ۔ اور بنام اُس کو جسکی نام اُس نے منتقل کیا در حالیکہ منتقل الیہ کو اُس فریب کا علم تھا ۔

عنوان

(الف ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

(۱)۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بمقام۔ مدعا علیہ (ج د) نے مدعی کو اسبات کی رغبت دلانے کیلئے کہ کچھہ مال اُس کے ہاتھہ فروخت کیا جاوے مدعی سے یہ ظاہر کیا کہ مدعا علیہ مستطیع اور اپنے تمام دیون سے زیادہ مبلغ۔ کا مقدور رکھتا۔

(۲)۔ یہ کہ مدعی اسوجہ سے (ج د) مذکور کے ہاتھہ (ایک سو صندوق چا کے) جنکی تخمینی مالیت بہ تعداد مبلغ۔ ہی بیچنے اور حوالہ کردینے پر راغب ہوا۔

(۳)۔ یہ کہ بیانات مذکور دروغ تھے اور اُسوقت (ج د) مذکور انکو دروغ جانتا تھا یا یہ بیانات مذکور کے وقت (ج د) مذکور دیوالیہ[1] تھا اور اپنا دیوالیہ جانتا تھا۔

(۴)۔ یہ کہ (ج د) مذکور نے سن بعدہ وہ مال بلا قیمت (ک و) مدعا علیہ کے ہاتھہ دیا جسکو اس بیان کے جھوٹ ہونے کا علم تھا منتقل کیا۔

بنا بران مدعی دادخواہ ہے کہ

(۱)۔ مال مذکور دلایا جاوے یا جس حال مین کہ یہ ممکن نہو۔ دلایا جاوے۔

(۲)۔ مال مذکور کے روک رکھنے کی بابت ہرجہ۔ مبلغ۔ دلایا جاوے۔

(۸) عرائض دعویٰ دادرسی خاص

نمبر ۹۹۔ بابت منسوخی معاہدہ کے غلطی کی بنا پر۔

عنوان

(الف ب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

(۱)۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعا علیہ نے مدعی سے بیان کیا کہ ایک قطعہ ارضی از آن مدعا علیہ واقعہ بمقام۔ (دس بیگہہ) ۔

(۲)۔ یہ کہ مدعی کو اُس بات سے اُس ارضی کو بہ قیمت مبلغ۔ خرید نے کیلئے باین اعتبار رغبت دلائی گئی کہ وہ بیان راست

[1] تنبیہ مین المترجم۔ اس ترجمہ مین لفظ دیوالیہ کا اُس شخص کیواسطے مستعمل ہوا ہے جسکو قرضے اتنے ہون کہ وہ انکو اپنی کل جائیداد سے نہ ادا کر سکتا ہو۔ چونکہ اس تمام معنی کیلئے کوئی لفظ ہندوستانی زبان مین مروج نہین ہے اسواسطے دیوالیہ کا لفظ جو ایکٹ ۳ بابت ۱۸۵۹ع مین اور پچھلے قانون مین مستعمل ہوا ہے بطور اصلاح کے قائم رکھا گیا۔

تھا اور مدعی نے ایک اقرار نامہ پر دستخط کردیئے چنانچہ نقل اُسکی منسلک ہے لیکن اُس اراضی کا قبالہ مدعی کے نام نہیں لکھدیا گیا

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے مدعا علیہ کو مبلغ۔ منجملہ زرِ ثمن کے ادا کردیئے۔

۴۔ یہ کہ قطعہ اراضی مذکور فی الحقیقت صرف (پانچ بیگہ) ہے۔

بنابران مدعی دادخواہ ہے۔

اول۔ مبلغ۔ معہ سود تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ سے دلائے جائیں۔

دوم۔ اقرار نامہ مذکور واپس کردیا جائے اور منسوخ ہو۔

نمبر ۱۰۰۔ بمراد صدور حکم ممانعت زیان۔

عنوان

(آب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ مدعی مالک کامل (یہاں جائداد کا بیان کرنا چاہیئے) کا ہے۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ اُسپر بموجب پٹہ دیئے ہوئے مدعی کے قابض ہے۔

۳۔ یہ کہ مدعا علیہ نے بلا رضامندی مدعی (چند قیمتی درخت کاٹ ڈالے اور بعید نہیں کیلئے چند اور درخت کاٹ ڈالنے کو رکھتا ہے۔

بنابران مدعی دادخواہ ہو کر مستدعی ہو کہ مدعا علیہ اُس اراضی میں کوئی اور زیان کرنے یا زیان کرنے کی اجازت دینے سے بذریعہ حکم امتناعی کے باز رکھا جائے۔ جائز ہے کہ معاوضہ زرِ نقد کے دلادینے کی درخواست بھی کیجائے۔

نمبر ۱۰۱۔ نالش مزاحمت بتکلیف دہ کے رفع کرنیکے لئے۔

عنوان

(آب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ مدعی (مکان نمبر۔ واقعہ سڑک۔ شہر کلکتہ) کا مالک بہ ملکیت کامل ہے اور ہمیشہ اُس تمام وقت میں جسکا ذکر ذیل میں ہے مالک رہا۔

۲۔ یہ کہ مدعا علیہ مالک بملکیت کامل (ایک قطعہ اراضی واقعہ سڑک۔ مذکور) کا ہے اور اُس تمام وقت میں مالک ہو۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعا علیہ نے قطعہ اراضی مذکور پر ایک مذبح مقرر کیا ہو اور وہ مذبح ہنوز وہاں قائم ہو اور اُس روز سے اُس وقت تک جانور [illegible] اور چھیچھڑے وغیرہ

فیصلہ سڑک مذکور بین مدعی کے مکان مذکور کے سامنے پھینکوا تا رہتا ہے۔

۴۔ یہ کہ بوجوہ مرقومہ بالا مدعی کو مکان مذکور چھوڑ دینا پڑا اور اُس کو کرایہ پر بھی نہیں چلا سکتا ہے۔

بنابران مدعی دادخواہ ہو کر مستدعی ہے کہ وہ امر تکلیف دہ موقوف کرایا جاوے۔

نمبر ۱۰۲۔ مجرائے آب یعنی پانی کے کول یا نالی کو پھیر دینے کی ممانعت کا حکم حاصل کرنے کیلئے۔

عنوان

(دیکھو نمونہ نمبر ۱)

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

مدعی دادخواہ ہو کر مستدعی ہے کہ مدعا علیہ بذریعہ حکم امتناعی کے اُس پانی کو پھیر دینے سے باز رکھا جاوے۔

نمبر ۱۰۳۔ بمراد دلاپانے مال منقولہ کے جسکو تلف کر ڈالنے کی مدعا علیہ دھمکی دیتا ہے اور بغرض صدور حکم امتناعی کے۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱۔ یہ کہ مدعی (اپنے دادا کی ایک شبیہ کا جسے ایک نامی مصور نے تیار کیا تھا) مالک ہے اور اُن تمام وفات پر جنکا ذیل میں ذکر ہے مالک تھا اور اُس شبیہ کی کوئی نقل موجود نہیں (یا کوئی ایسا امر بیان کیا جائے جس سے ظاہر ہو کہ مال اس قسم کا ہے اور پھر بصرف زر میسر نہیں ہو سکتا)

۲۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے اسکو بحفاظت رکھنے کیلئے مدعا علیہ کے پاس رکھوایا تھا۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے وہ شبیہ مدعا علیہ سے مانگی اور جو خرچ واجبی اسکو بحفاظت رکھنے کا ہوا ہو اسکو ادا کر دینے کو کہا۔

۴۔ یہ کہ مدعی کو اُسکی حوالہ کر دینے سے مدعا علیہ نے انکار کیا اور دھمکی سے کہتا ہے کہ اگر اسکو حوالہ کر دینے کو کہا جائیگا تو وہ اُسے چھپا لیگا یا بیچ ڈالیگا یا کاٹ ڈالیگا یا اسکو ضرر پہونچائیگا۔

۵۔ یہ کہ اگر کوئی معاوضہ زر نقد دیا جاوے تو وہ معاوضہ کافی مدعی کے (شبیہہ) مذکور کے تلف ہو جانیکا نہ ہوگا

بنابران مدعی دادخواہ ہے کہ۔

آ۔ بذریعہ حکم امتناعی کے مدعا علیہ (شبیہہ) مذکور کو بیچنے یا چھپا ڈالنے یا اسکو ضرر پہونچانے سے باز رکھا جائے

ب۔ مدعا علیہ سے شبیہہ مذکور مدعی کو واپس دلا دیجائے۔

نمبر ۱۰۴۔ نالش امین بمراد تصفیہ بین المتنازعین۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- یہ کہ قبل اُن دعاوی کے جنکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے (ز ح) نے مدعی کے پاس (یہان تصریح مال کی کرنی چاہیے) بحفاظت رکھنے کیلئے امانت رکھا تھا۔

۲- یہ کہ مدعا علیہ (ر ج) وہ اُسی مال کا دعوی کرتا ہے (اس بیان سے کہ (ز ح) مذکور نے وہ مال اُسکے نام منتقل کیا ہے۔

۳- یہ کہ مدعا علیہ (د ہ) وہی مال پر بذریعہ تحریر اس مضمون کے کہ (ز ح) مذکور نے وہ مال اُسکے نام منتقل کیا ہے دعویدار ہے-

۴- یہ کہ مدعی ان دونون مدعا علیہم کے حقوق کے حال سے ناواقف ہے۔

۵- یہ کہ مدعی کو اس مال پر کچھہ دعوی نہین ہے اور اُس مال کو اُن شخص کے ہاتھہ جنکی عدالت ہدایت کرے حوالہ کردینے پر آمادہ اور راضی ہے۔

۶- یہ کہ مدعا علیہم سے کسی کے ساتھہ سازش کرکے نالش رجوع نہین کیگئی ہے۔

بنابران مدعی دادخواہ ہے کہ

اول- بذریعہ حکم امتناعی کے مدعا علیہم کو ممانعت ہو کہ اُس مال کی نسبت مدعی پر کوئی مقدمہ قایم نکرین

دوم- انکو حکم ہو کہ اُس مال کی نسبت اپنے اپنے دعوے کا تصفیہ عدالت سے کرالین۔

سوم- کسی شخص کو درانتای نزاع عدالت اُس مال کو وصول کرنیکی اجازت دیجائے۔

چہارم- جب اس شخص کو مال مذکور حوالہ کیا جائے تو مدعی بری کردیا جائے ... کہ اُس مال کی نسبت مدعا علیہم مین سے کسی کا مواخذہ مدعی سے نرہے۔

نمبر ۱۰۵- برائے اہتمام قرضخواہ کے۔

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:-

۱- (ک ل) متوفی ساکن ... بروقت اپنی وفات کے قرضدار مدعی کا واسطے مبلغ ... (یہان نوعیت قرضہ اور حال اسکی ضمانت یا کفالت کا اگر کچھہ ہو بیان کرنا چاہیے) کے تھا اور اُسکی جائیداد اب تک مقروض ہے۔

۲- (ک ل) مذکور نے وصیت نامہ مورخہ ... لکھدیا اور اُسکی رو سے (ج د) کو وصی مقرر کیا (یا اپنی جائیداد امانت وغیرہ مین کچھہ بلا وصیت مرگیا یعنی جیسی کہ صورت ہو-

۳- یہ کہ وصیت مذکور کو (ج د) مذکور نے ثابت کیا (یا چٹھیات متمم ترکہ اسکو عطا ہوئی ہین) وغیرہ-

۴- یہ کہ مدعا علیہ نے ... متوفی کی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ یا آمدنی جائیداد غیر منقولہ پر قبضہ کرلیا ہے اور مدعی کا قرضہ مذکور نہین ادا کیا

۵۔ یہ کہ (ہ و) مذکور بتاریخ یا قریب تاریخ ۔ کے فوت ہوا۔

۶۔ یہ کہ مدعی مستدعی ہے کہ (ہ و) متوفی کے مال منقولہ اور غیر منقولہ کا حساب کیا جائے اور اسکا اہتمام حسب ڈگری عدالت کے جو صادر ہو کیا جائے۔

نمبر ۱۰۶۔ برائے اہتمام جائداد متوفی بذریعہ خاص موصی لہم کے۔

عنوان

(نمونہ ۱۰۵ کو اسطور پر بدل دو)

(فقرہ اول کو متروک کرو اور فقرہ ۲ سے شروع کرو۔ (ہ و) متوفی ساکن نے ۔ وقت مرگ وصیت نامہ مرقومہ تاریخ حسب ضابطہ لکھا اور اُسکے ذریعے سے (ج د) کو اپنا وصی مقرر کیا اور اس وصیت نامہ کی رو سے مدعی کیلئے یہان خاص شئے وصیتی لکھنی چاہئے) چھوڑی۔

بجائے فقرہ ۴ کے یہ عبارت قایم کرو۔

مدعا علیہ (ہ و) مذکور کی جائداد منقولہ پر قابض ہے۔ اور منجملہ دیگر اشیاء کے (یہان نام اس شئے وصیتی کا لکھنا چاہئے)

بجائے شروع فقرہ ۶ کے یہ عبارت قایم کرو۔

مدعی مستدعی ہے کہ مدعا علیہ کو حکم ہو کہ (یہان نام شئے وصیتی کا لکھا جائیگا) مذکور مدعی کے حوالہ کرے۔ یا یہ کہ الخ۔

نمبر ۱۰۷۔ واسطے اہتمام جائداد متوفی کے بذریعہ موصی لہم نقد پانیوالون کے

عنوان

(نمونہ ۱۰۵ مین اسطور پر تبدیل کرنی چاہئے)

(فقرہ اول متروک کیا جائے اور بجائے فقرہ ۲ کے یہ عبارت قایم کیجائے (ہ و) متوفی ساکن نے حسب ضابطہ وصیت نامہ وقت مرگ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ لکھا اور اُسکی رو سے (ج د) کو وصی مقرر کیا اور بذریعہ اُسی وصیت نامہ کے مدعی کیواسطے مال وصیتی مبلغ ۔ چھوڑا۔

فقرہ ۴ مین بجائے لفظ "قرضہ" کے "شئے وصیتی" لکھنی چاہئے)

دوسرا نمونہ

مابین (ہ و) مدعی اور (ز ح) مدعا علیہ۔

(ہ و) مدعی مذکور یہ عرض کرتا ہے۔

۱۔ (ا ب) ساکن ۔ واقعہ ۔ نے اپنا وصیت نامہ وقت مرگ مورخہ یکم مارچ ۱۸۷۳ء بنا بر اس مضمون کے لکھوایا کہ مدعا علیہ حال اور (م ن) اج موصی کی جائداد ... گیا ... وصایا ... کو مقرر کئے جائینگے ... اپنی جائداد منقولہ امانت

اپنے اوصیا کو اس غرض سے تفویض کی کہ وہ لوگ زر کرایہ یا لگان اور آمدنی جایداد مذکور مدعی کو اسکی حیات تک دیتے رہیں اور مدعی کی وفات کے بعد اور در صورت ہونے کسی ایسے پسر مدعی کے جو ۲۱ برس کی عمر کو پہونچے یا ہونے کسی دختر کے جو ۲۱ برس کی عمر کو پہونچے یا جسکی شادی ہو جائے جایداد غیر منقولہ امانتاً اس شخص کیلئے رہے جو وصی کا وارث جایز ہوا اور جایداد منقولہ امانتاً اُن اشخاص کیلئے رہے جو موصی کے قرابتداد قریب ہوں اسصورت مین کہ مدعی کی وفات کے وقت موصی بلا وصیت مرگیا ہو اور کوئی اولاد مدعی کی حسب مذکورہ بالا باقی نہ رہی ہو۔

۲۔ موصی یکم جولائی ۱۸۷۳ء کو اور مدعا علیہ نے اسکا وصیت نامہ (۴ اکتوبر ۱۸۷۳ء کو) ثابت کیا۔ مدعی کی شادی نہین ہوئی۔

۳۔ موصی اپنی وفات کے وقت جایداد منقولہ اور غیر منقولہ کا مستحق تھا مدعا علیہ نے جایداد غیر منقولہ کے زر کرایہ یا لگان کا تحصیل کرنا شروع کیا اور جایداد منقولہ کو بھی ایک جگہ جمع کیا۔ مدعا علیہ نے جایداد غیر منقولہ مین سے کچھ جایداد بیع کی ہے لہٰذا مدعی امور مذکورہ ذیل کا دعویدار ہے۔

آ۔ یہ کہ (اب) کی جایداد منقولہ اور غیر منقولہ کا اہتمام اُس عدالت مین ہوا اور اُس مراد سے ہدایات مناسب جاری ہون اور حساب دیا جائے۔

ب۔ ایسی اور بھی مزید کیجائے جو بلحاظ مقدمہ ضروری ہو۔

مابین (د ہ و) مدعی اور (ز ح) مدعا علیہ

مدعا علیہ کا بیان تحریری

۱۔ (اب) کے وصیت نامہ مین جایداد اسکے قرضون مین مکفول تھی۔ وہ بروقت وفات دیوالیہ تھا وہ مستحق تھا کہ بعد وفات روز کچھہ جایداد غیر منقولہ حاصل کرتا جسکو مدعا علیہ نے فروخت کر ڈالا اور جسکی زر ثمن سے مبلغ۔ پیدا ہوا اور موصی کے پاس کچھہ جایداد منقولہ تھی جسکو مدعا علیہم نے فراہم کیا اور جسکی فروخت سے مبلغ۔ پیدا ہو۔

۲۔ مدعا علیہ نے تمام مبالغ مذکور اور بھی مبلغ جو مدعا علیہ کو جایداد غیر منقولہ کے کرایہ یا لگان سے وصول ہوا موصی کی تکفین اور تدفین مین اور اخراجات وصیتی اور موصی کے بعض قرضون کے ادا کرنے مین صرف کیا۔

۳۔ مدعا علیہ نے آمدنی اور خرچ کا حساب بنا کر اسکی ایک نقل بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۸۸۰ء مدعی کے پاس بھیجدی اور واسطے تصدیق حساب کے مدعی کو کہا کہ رسیدات وغیرہ بلا مزاحمت اگر دیکھہ لو مگر اس نے پیغام مدعا علیہ کا قبول نہ کیا۔

۴۔ مدعا علیہ کو یہ عذر ہے کہ خرچہ مقدمہ کا مدعی کے ذمہ پڑنا چاہئے۔

نمبر ۱۰۔ انفصال امانات

بعدالت۔ مقام

مقدمہ دیوانی نمبر۔

(اب) ساکن۔ مدعی بنام (ج د) ساکن۔ متمتع (یا احد الاشخاص متمتع) مدعاعلیہ۔

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ مدعی منجملہ امنا کے ایک امین بموجب تملیک نامہ کے جو بتاریخ۔ یا اُس کے قریب کسی تاریخ پر بوقت ازدواج (ک ل د) اور (ز ح) یعنی والد اور والدہ مدعاعلیہ کے لکھا گیا (یا بموجب دستاویز حوالگی جائداد) برائے اموال (ک ل د) کے جو (ج د) مدعاعلیہ اور دیگر فیضخواہان (ک ل د) کی منفعت کے واسطے عمل میں آئی)۔

۲۔ (اب) مذکور نے اپنے ذمہ کار امانت مذکورہ کا لیا اور مال منقولہ اور غیر منقولہ پر جو بذریعہ دستاویز مذکورہ بالا کے منتقل کیا گیا (یا حوالہ کیا گیا) (یا مال مذکور کی آمدنی پر) قابض ہے۔

۳۔ (ج د) مذکور دستاویز مذکورہ بالا کے بموجب دعویٰ استحقاق انتفاع کا رکھتا ہے۔

۴۔ مدعی چاہتا ہے کہ حساب تمام لگان یا کرایہ اور منفعت جائداد غیر منقولہ مذکور کا اور زر ثمن جائداد غیر منقولہ یا منقولہ مذکور کا یا اُس کے حصہ کا یا زر ثمن جائداد منقولہ مذکور یا اُس کے حصہ کا یا منافع کا جو کہ مدعی کو بمنصب انصرام کار امانت مذکور کے ہوا سمجھا دے پس مدعی مستدعی ہے کہ عدالت روبرو (ج د) مذکور اور ایسے دیگر اشخاص کے جن کو غرض ہو اور جنکی عدالت ہدایت کرے امانت مذکور کا حساب لے اور کل جائداد امانتی مذکور کا اہتمام واسطے منفعت (ج د) مدعاعلیہ مذکور اور تمام دیگر اشخاص کے جنکو اہتمام مذکور میں غرض ہے عمل میں لایا (ج د) مذکور اس امر کے عمل میں نہ آنے کی وجہ معقول بیان کرے۔

تنبیہ۔ جبکہ نالش منجانب شخص متمتع ہو تو عرضیدعویٰ بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب مثل عرضیدعوی موصی لہ کے ہو۔

نمبر ۱۰۹۔ بیعبات یا بیع۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

۱۔ یہ کہ بذریعہ رہننامہ کے جو بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ لکھا گیا تھا ایک مکان مع باغ اور دیگر متعلقات کے اندر حدود علاقہ اُس عدالت کے مدعاعلیہ نے مدعی اور اُس کے ورثہ (یا اوصیا یا مہتممان ترکہ) اور محول الیہم نام بعوض زر اصل مبلغ۔ معہ سود بحساب فی صدی مبلغ۔ سالانہ کے منتقل کیا اس شرط پر کہ فلاں تاریخ جسکو گذری ہوئی مدت ہوئی با دائے زر اصل مذکور معہ سود مدعاعلیہ مذکور اسکا انفکاک کرائے۔

۲۔ اب مدعی کو بابت اصل ... [illegible]

۳۔ مدعی مستدعی ہے کہ عدالت سے مدعا علیہ کو حکم ہو کہ (الف) مذکور معہ سقدر سود مزید کے جو تاریخ گذرنے عرضیدعویٰ سے تاریخ ادا تک واجب ہو اور نیز خرچہ نالش نہا اس تاریخ پر جو کہ عدالت سے مقرر کیجائے ادا کردے اور درصورت نہ ادا کرنیکے انفکاک مکان مرہونہ مذکور کا ساقط ہو کر بیعبات ہو جاوے اور مدعی کو مکان غیرہ مرہونہ پر قبضہ دلایا جاوے یا (ب) کہ مکان مذکور بیع کر دیا جاوے اور زر ثمن سے زر اصل و رسود اور خرچہ مذکور ادا کیا جاوے اور (ج) اگر زر فروخت مبالغ مذکور کی باقی کا کل کیلئے کافی نہو تو مدعا علیہ تعداد کمی معہ سود بالا کمی بحساب چھہ روپیہ فیصدی سالانہ تاروز وصول مدعی کو ادا کرے اور (د) مدعی مستدعی ہے کہ بمراد مذکور تمام ہدایات مناسب عدالت صادر ہوں اور جو حالات چاہے۔

نمبر ۱۰۔ ۱۱۔ انفکاک۔

عنوان

نمونہ نمبر ۹۔ ۱۰ کو بطور پر بدل دیا جاتا ہے کہ فریقین و واقعات میں ایک بجا دوسرے کے فقرہ اول میں بدل دیا جاوے بجائے فقرہ ۲۔ کے یہ قایم کر دیا جاوے

۲۔ اب مدعی سے مدعا علیہ کو بابت زر اصل و رسود رہن مذکور کے کل مبلغ۔ یافتنی ہے اور یہ روپیہ مدعی مدعا علیہ کو ادا کر دینے پر مستعد اور راضی ہے اور اس عرضیدعویٰ کے گذرنے سے پہلے اس امر کی مدعا علیہ کو اطلاع تھی۔

بجائے فقرہ ۳۔ کے یہ عبارت قایم کرنی چاہئے۔

مدعی مستدعی ہے کہ مکان مذکور انفکاک کرلے اور مدعا علیہ کو حکم ہو کہ بروقت ادا ہونے مبلغ۔ مذکور معہ سود اور اسقدر خرچہ کے (اگر کچھ ہو) جو کہ عدالت ایک تاریخ تک جسکو وہ مقرر کریگی دلائے۔ مکان مذکور مدعی کو بذریعہ تحریر واپس کرے اور نیز یہ کہ عدالت واسطے مرتب کرلینے اور تکمیل کرنے ایسی تحریر واپسی کو اور عمل میں لانے ایسے افعال دیگر کے جو کہ مدعی کو مکان مذکور پر رہن مذکور سے مبرا ہو کر قابض ہونیکے لئے ضروری ہوں، ہدایات مناسب جاری کرے۔

نمبر ۱۱۱۔ تعمیل خاص (نمبر ۱)

عنوان

(الف) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱۔ بذریعہ ایک اقرار نامہ مورخہ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ دستخطی (ج د) مدعا علیہ مذکور کے اُس نے مدعی سے ایک جائداد غیر منقولہ جسکا بیان اور ذکر اقرار نامہ مذکور میں ہے بعوض مبلغ۔ خرید کرنے یا فروخت کرنے کا اقرار کیا۔

۲۔ مدعی نے (ج د) مذکور سے درخواست کی کہ وہ اپنی طرف سے اس اقرار نامہ کی تکمیل خاص کرے لیکن اُسنے نہیں کی۔

۳۔ مدعی اپنی طرف سے خاص تکمیل اقرار نامہ کی کرنے پر مستعد اور راضی ہے اور اس امر کی اطلاع (ج د) مذکور کو ہے۔

۴۔ بنابران مدعی دادخواہ بدین مراد ہے کہ عدالت (ج د) مذکور کو اقرار نامہ مذکور کی تعمیل خاص کرنے اور ان تمام افعال کے عمل میں لانیکا حکم دے جو کہ جائداد مذکور سے مدعی کو قبضہ کامل دینے یا جائداد مذکور کا انتقال اور قبضہ حاصل

کرنے) کیلئے ضروری ہو اور نیز یہ کہ خرچہ اس نالش کا ادا کرے۔

تنبیہ۔ جو نالش کہ واسطے حوالہ کردینے کسی اقرار نامہ کے براد اسکی تنسیخ کے ہو اُس مین فقرہ ۲ سے ۳ تک حذف کئے جائین اور بجائے انکے ایک فقرہ اسطور کا قایم کیا جائے جس مین بالعموم وجوہ چاہئے واسطے اقرار نامہ اور اسکی تنسیخ کی مرقوم ہون مثلاً یہ کہ مدعی نے اسپر دستخط غلطی سے کئے یا حراست کیحالت مین کئے یا مدعا علیہ کے کسی فریب کے سبب سے کئے اور جسطرح کہ دادرسی مطلوب ہو اسی کے موافق استدعا کا مضمون بدلا جائے۔

نمبر ۱۱۲۔ تعمیل خاص (نمبر ۲)

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعا علیہ قطعاً مستحق ایک جائداد غیر منقولہ کا تہا جسکی تصریح اقرار نامہ منسلکہ مین مرقوم ہے

۲۔ یہ کہ اسی تاریخ کو مابین مدعی اور مدعا علیہ کے ایک اقرار نامہ بدستخط طرفین لکھا گیا جسکی نقل منسلک ہے۔

۳۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے مبلغ۔ مدعا علیہ کو دینے کیلئے کہا اور بعوض اسکے انتقال نامہ جائداد مذکور کا چاہا۔

۴۔ یہ کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ مدعی نے پھر تقاضا اس انتقال کا کیا (یا یہ کہ مدعا علیہ نے مدعی کے نام اسکا انتقال کردینے سے انکار کیا)

۵۔ یہ کہ مدعا علیہ نے انتقال نامہ مذکور نہین لکھا۔

۶۔ یہ کہ مدعی ہنوز زر ثمن جائداد مذکور مدعا علیہ کو ادا کرنے پر آمادہ اور راضی ہے۔

بنابران مدعی برادا امور مفصلہ ذیل دادخواہ ہے۔

اول۔ یہ کہ مدعا علیہ بنام مدعی قبالہ معتبر جائداد مذکور کا مطابق شرائط مندرجہ اقرار نامہ مذکور لکھدے۔

دوم۔ بابت ہرجہ ہنوز نہ لکھدینے قبالہ مذکور کے دلائے جاوین۔

نمبر ۱۱۳۔ شراکت۔

عنوان

(اب) مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱۔ مدعی اور مدعا علیہ (ج و) مذکور عرصہ۔ سال (یا مہینے سے) باہم بمقام۔ اندر علاقہ اختیار اُس عدالت کے بموجب چند شرائط تحریری درباب شراکت دستخطی طرفین (یا بموجب ایک دستاویز مہری اور دستخطی اور تکمیل کردہ طرفین یا بموجب اقرار زبانی طرفین [illegible]

۲۔ در باب شراکت کچھ تنازعات و اختلافات مابین مدعی و مدعا علیہ پیدا ہوئے ہیں جن کے سبب سے اُس کاروبار کو دستور پر کہ طرفین کو فائدہ ہو جاری رکھنا ممکن نہیں ہے۔

۳۔ مدعی چاہتا ہو کہ شراکت مذکور موقوف ہو اور مدعی اپنے حصہ کے دیون و ذمہ داریوں کو جو شراکت مین بموجب ایکٹ (دستاویز یا اقرارنامہ) مذکور کے عائد ہوتی ہیں اپنے ذمہ لینے کو آمادہ اور راضی ہے۔

۴۔ یہ کہ مدعی مستدعی ہو کہ عدالت سے ڈگری فسخ شراکت مذکور کی صادر ہو اور حساب کاروبار شراکت مذکور کا طلب کیا جاوے اور زر ہائے یافتنی بابت اُس کے وصول کئے جائیں اور فریق کو حکم ہو کہ جو کچھ حساب بابت شراکت مذکور اُس کے ذمہ نکلے وہ عدالت میں داخل کرے اور دیون اور ذمہ داریاں جو اُسکی بابت ہیں وہ سود ی اور بیباق کیجائیں اور شراکت کی جائداد میں سے خرچہ نالش ادا ہو اور اگر بعد اُس سود ادا اور بیباق کرنے کے اُسمیں سے کچھ باقی رہے تو وہ مابین مدعی اور مدعا علیہ مطابق مضمون شرائط شراکت دیا دستاویز یا اقرار مذکور کے تقسیم کیا جائے یا جس حال مین کہ وہ کل جائداد کافی نہ پائی جائے تو مدعی اور مدعا علیہ کو حکم ہو کہ جسقدر زر کہ واسطے ادائے دیون اور ذمہ داریوں اور خرچہ مذکور کے چاہیے وہ اس حساب سے کہ قرین انصاف ہو ادا کرین اور جو طرح کی دادرسی کہ عدالت کی تجویز میں مناسب ہو اسکا حکم دیا جائے۔

یہ عرضیدعوے معرفت۔ ساکن۔ وکیل مدعی۔ کے گذرانی گئی یا۔ نے گذرانی۔

تنبیہ۔ اُن نالشات مین جو واسطے طے کرنے حساب کتاب شراکت کے ہوں لفظ موقوفی شراکت کا نہ لکھا جائے لیکن بجائے اُس کے ایک فقرہ اس بیان سے داخل کیا جائے کہ شراکت موقوف ہو گئی ہے۔

نمبر ۱۱۴۔ بیانات مختصر کے نمونے

(مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۰)

زر قرضہ	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت روپیہ قرض دیئے ہوئے کے اور اُسکے سود کے
چند مطالبہ جات۔	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا یعنی قیمت مال جو مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت کیا اور
	.. روپیہ جو اسکو قرض دیا اور	روپیہ بابت سود کے۔
کرایہ یا لگان	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت باقی زر کرایہ یا زر لگان کے۔
تنخواہ وغیرہ	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت بقیہ تنخواہ عہدہ کلارک یا جیسی صورت ہو
سود۔	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت سود۔ روپیہ کے جو قرض دیا گیا۔
اوسط عام۔	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت حصہ رسدی از روئے وسط عام کے
محصول باربرداری مال وغیرہ	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت محصول باربرداری مال اور ہرجہ کے

باقی پاس مہاجن کے	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا جو مدعی نے پاس مدعاعلیہ بحیثیت مہاجن جمع کیا
مختانہ وغیرہ وکیل کا۔	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت مختانہ وکالت وغیرہ روپیہ کے جو مدعی نے اپنے پاس سے صرف کیا بطور وکیل کے۔
کمیشن۔	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت کمیشن کے جو مدعی نے بذریعہ نیلام کرنے مال یا لانے روئی یا کسی اور پیشہ یا خدمت کرنے سے کمایا
علاج ڈاکٹری۔	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت علاج بحیثیت ڈاکٹر کے۔
واپسی پریمیم۔	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت واپس پانے پریمیم کے جو پالسی یعنی تحریرات بیمہ کی بابت ادا ہوا تہا۔
گودام کا کرایہ۔	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا گودام میں مال رکھنے کی بابت۔
مال کا کرایہ باربرداری۔	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت کرایہ لیجانے مال کے ریلوے پر۔
استعمال اور دخل مکان۔	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت استعمال اور دخل مکان کے۔
کرایہ مال کا۔	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا بابت کرایہ اسباب آراستگی خانہ۔
حق الخدمت۔	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت خدمت پیمایش وغیرہ کے۔
کہانا اور سکونت۔	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت کہانے اور سکونت کے۔
پرورش اور تعلیم	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا بابت کہانے اور سکونت اور تعلیم زید کے۔
مبلغ وصول شدہ	مدعی دعویدار ہے۔	روپیہ کا جو مدعاعلیہ کو بطور وکیل یا سربراہ کار یا اہلکار تحصیل وغیرہ کے منجانب مدعی کے وصول ہوا۔
فیس عہدہ۔	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا جو مدعاعلیہ نے بیجا عہدہ کے بطور فیس وصول کیا
روپیہ جو زیادہ دیا گیا۔	ایضاً۔	روپیہ کی واپسی کا جو بابت محصول مال محولہ ریلوے کے زائد دیا گیا۔
ایضاً	ایضاً	روپیہ کا کہ مدعاعلیہ نے اسی قدر فیس زائد بحیثیت کے مدعی سے لی۔
واپسی زر منجانب امانت دار۔	ایضاً۔	روپیہ کا بغرض واپسی اس روپیہ کے جو مدعاعلیہ کے پاس بطور امانت کے جمع کیا گیا تہا۔
روپیہ جو امانتدار سے یافتنی ہوا۔	ایضاً	روپیہ کا جسقدر روپیہ مدعاعلیہ کو امانتاً سپرد کیا گیا تہا اور

		مدعی کا یافتنی ہوگیا۔
روپیہ جو ایجنٹ کو سپرد کیا گیا	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا یعنی مدعی اُس روپیہ کو واپس چاہتا ہو جو مدعا علیہ کو بطور مدعی کے ایجنٹ کے سپرد ہوا تھا۔
روپیہ جو فریب سے حاصل ہوا۔	ایضاً	روپیہ کا یعنی وہ روپیہ واپس چاہتا ہو جو فریب سے حاصل کیا گیا
روپیہ جو غلطی سے دیا گیا۔	ایضاً	روپیہ کا یعنی مدعی وہ روپیہ واپس چاہتا ہو جو غلطی سے مدعا علیہ کو دیا گیا
روپیہ جسکا معاوضہ تلف ہوگیا	ایضاً	روپیہ کا یعنی وہ روپیہ واپس چاہتا ہو جو مدعا علیہ کو واسطے کسی کار معہودہ یا واسطے کسی کام کے جو نہیں کیا گیا یا واسطے ادا کرنے کسی ہنڈی یا بابت غیر ادا شدہ (یا کسی اور ایسے کام کے) دیا گیا تھا۔
روپیہ جسکا معاوضہ تلف ہوگیا	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا یعنی بغرض واپسی اس روپیہ کے جو بطور بیعانہ قیمت حصص کسی سرمایہ کے اثناء جمع کیا گیا ہو۔
روپیہ جو بطور ضامن مدعا علیہ کے دینا پڑا	ایضاً	روپیہ کا جو مدعی کو مدعا علیہ کے عوض بطور ضامن کے دینا پڑا۔
کرایہ بارگان جو دیا گیا۔	ایضاً	روپیہ کا بابت کرایہ بارگان ذمگی مدعا علیہ کے جو مدعی کو دینا پڑا
روپیہ جو ہنڈی کا بابت دینا پڑا	ایضاً	روپیہ کا بابت ہنڈی کے جسکو مدعی نے صرف مدعا علیہ کی خاطر سے بلا پانے روپیہ کے سکارا (یا پشت پر عبارت فروخت لکھی)۔
حصہ رسدی ضمانت۔	ایضاً	روپیہ کا بابت حصہ رسدی منجملہ روپیہ کے جو بحیثیت ضامن مدعی کو ادا کرنا پڑا
حصہ رسدی دین اجمالی۔	ایضاً	روپیہ کا بابت حصہ رسدی منجملہ دین اجمالی ذمگی مدعی و مدعا علیہ جو مدعی کو ادا کرنا پڑا۔
روپیہ جو بابت کل حصص کے دیا گیا	ایضاً	روپیہ کا جو مدعی نے بروقت طلب زر حصص کے ادا کیا تھا اور جس روپیہ کے بہر دینے کی ذمہ داری مدعا علیہ پر تھی۔
روپیہ جو فیصلہ ثالثی کی رو سے واجب الطلب ہو۔	ایضاً	روپیہ کا جو فیصلہ ثالثی کی رو سے واجب الطلب ہو
روپیہ جان بیمہ کا	ایضاً	روپیہ کا جو زید متوفی کی جان بیمہ کی پالیسی کی بابت واجب الادا ہو
تمسک۔	ایضاً	روپیہ کا جو بابت تمسک تعدادی روپیہ اور اسکے سود کے چاہیے۔

تجویز مملکت وغیرہ	مدعی دعویدار ہے	روپیہ کا از روی تجویز صادرہ عدالت ۔ مملکت روس کے
ہنڈی وغیرہ ۔	ایضاً	روپیہ کا از روی رقعہ نوشتہ مدعا علیہ کے ۔
ایضاً	ایضاً	روپیہ کا از روی ہنڈی جسکو مدعا علیہ نے سکار دیا لکھا یا پشت پر عبارت فروخت لکھی)
ایضاً	ایضاً	روپیہ کا از روی پرامیسری نوٹ کہ جسکو مدعا علیہ نے لکھا یا بیچا ۔
ایضاً	ایضاً	روپیہ کا بنام زید سکار نیوالے اور بکر مدعا علیہ لکھنے والے یا فروخت کرنیوالے ہنڈی کے ۔
ضامن	ایضاً	روپیہ کا بنام مدعا علیہ ضامن کے بابت قیمت مال فروخت شدہ کے
ایضاً	ایضاً	روپیہ کا بنام زید مدعا علیہ اول گیرندہ قرضہ اور بکر مدعا علیہ ضامن کے بابت قیمت مال فروخت شدہ دیا بابت باقی زر کرایہ جو لگان یا بابت اُس روپیہ کے جو قرض دیا گیا یا بابت اُس روپیہ کے جو زید مدعا علیہ نے بطور مسافر منجانب مدعی کے یا بابت کسی اور شے کے وصول کیا)۔
طلبی زر حصہ	ایضاً	روپیہ کا بابت زر حصص کے جو لائق طلبی کے ہے ۔

عبارت ظہری متعلقہ خرچہ وغیرہ ۔

(نمونہ ہائے مندرجہ بالا میں یہ عبارت زیادہ کیجائے گی) اور مبلغ ۔ بابت حصہ اور اگر تعداد مندرجہ مدعی یا اُس کے وکیل کو اس سمن کے اجرا کی تاریخ سے اندر ۔ یوم کے دیا اگر سمن کی عدالت کے علاقہ سے باہر تعمیل ہونیوالی ہو تو وہ میعاد لکھی جا جو حاضری کیلئے از روی حکم کے مقرر کیجائے) ادا کیجائے تو مقدمہ کی کارروائی مزید موقوف کیجائیگی ۔

دعوے خسارہ وغیرہ

ایجنٹ وغیرہ ۔ . . مدعی دعویدار ہے زر خسارہ کا بوجہ اس کے کہ مدعا علیہ نے خلاف وعدہ اپنے کے مدعی کو خدمت پر مامور نہ کیا ۔

ایجنٹ وغیرہ ۔ . . مدعی دعویدار ہے ۔ زر خسارہ کا بوجہ اسکے کہ مدعا علیہ نے عمر کا ر مسافرت سے بیجا موقوف کیا (معہ دعویٰ روپیہ بابت بقایائے تنخواہ کے)

ایجنٹ وغیرہ ۔ مدعی دعویدار ہے ۔ زر خسارہ کا بوجہ اسکے کہ مدعا علیہ نے بطور ناجائز عمر کی کار سپردگی کو ترک کیا

ایجنٹ وغیرہ۔	مدعی وعویدار ہے۔	زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ مدعاعلیہ نے بطور گماشتہ (یا جو صورت ہو) کے مدعی کے اپنے منصب کے خلاف عمل کیا (معہ دعوائے روپیہ جو مدعاعلیہ نے بطور گماشتہ وغیرہ کے وصول کیا)
شاگرد۔	ایضاً	زرخسارہ کا بوجہ خلاف ورزی شرائط وثیقہ شاگردی کے جو زید نے مدعاعلیہ خواہ مدعی کو لکھدیا۔
ثالثی۔	ایضاً	زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ مدعاعلیہ نے زید کو فیصلہ ثالثی کی تعمیل کی
حملہ وغیرہ۔	ایضاً	زرخسارہ کا بوجہ حملہ (اور بیجا قید رکھنے اور عدالت سے باخوذ کرانیکے)
ازطرف شوہر وزوجہ	ایضاً	زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ مدعاعلیہ نے (ج و) مدعی پر حملہ کیا اور اسکو بیجا قید رکھا
بنام شوہر وزوجہ	ایضاً	زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ (ج و) مدعاعلیہ نے حملہ کیا۔
وکیل،	ایضاً	زرخسارہ کا بعوض اس نقصان کے جو غفلت سے مدعاعلیہ کی جو مدعی کا وکیل کا تہا مدعی کے عاید حال ہوا۔
سپردگی،	ایضاً	زرخسارہ کا جو باعث غفلت مدعاعلیہ سپردگی مال مدعی (اور بیجا روک رکھنے مال مذکور کے) مدعی کو عاید حال ہوا۔
گرو۔	ایضاً	زرخسارہ کا جو باعث غفلت مدعاعلیہ کے خبرگیری سے مال گرو شدہ کے اور باعث بیجا روک رکھنے مال مذکور کے) واقعہ ہوا۔
مال کرایہ۔	ایضاً	زرخسارہ کا باعث غفلت مدعاعلیہ بیچ حفاظت اسباب جانہ دیا گاڑی وغیرہ) کے جو اسکو کرایہ پر دیا گیا تہا (اور بیجا روک رکھنے اسباب مذکورہ کے) واقعہ ہوا۔
مہاجن	مدعی وعویدار ہے۔	زرخسارہ کا بوجہ اسکے مدعاعلیہ نے بلاوجہ جائز مدعی کے رقعہ کا روپیہ نہ دیا یا دینے سے انکار کیا
ہنڈی۔	مدعی وعویدار ہے۔	زرخسارہ کا بوجہ اسکے مدعاعلیہ نے براہ بدعہدی مدعی کی ہنڈیون کو نہین سکارا
اقرارنامہ۔	مدعی وعویدار ہے۔	اقرارنامہ کی رو سے جسمین مدعاعلیہ نے یہ شرط لکہی کہ ہم پیشہ فلان نہ کرینگے۔
باربرداری۔	مدعی وعویدار ہے۔	زرخسارہ کا کہ مدعاعلیہ نے مال مدعی کو بسبیل ریلوے لیجانے سے انکار کیا۔
ایضاً۔	مدعی وعویدار ہے۔	زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ مدعاعلیہ نے مدعی کو ریلوے پر سوار کرانے سے انکار کیا۔
ایضاً۔	مدعی وعویدار ہے۔	زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ نے کو بذریعہ ریلوے پر رکہکر لیجانے اور اُس کو حوالہ کرنے میں بدعہدی کی۔
ایضاً۔	مدعی وعویدار ہے۔	زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ نے آلات کل کے جہاز پر لیجانے اور اُس کے

حوالہ کرنے مین بدعہدی کی۔

عہدنامہ۔ مدعی دعویدار ہے۔ زرخسارہ کا بابت خلاف ورزی عہدنامہ کرایہ جہاز موسومہ ... کی

نالش واپسی مال معہ خسارہ۔ مدعی دعویدار ہی۔ واسطے واپس پانے اسباب آرائستگی خانہ یا دیگر اشیا اس قسم کے یا قیمت اُنکی معہ خسارہ بعوض روک رکہنے اسباب مذکور کے۔

نالش خسارہ کی بوجہ لیجانے مال مدعی کے۔ مدعی دعویدار ہے۔ کہ مدعاعلیہ نے بلا وجہ جائز مدعی کا مال اور اسباب خانہ وغیرہ مدعی سے لے لیا۔

حرمت بگاڑ۔ مدعی دعویدار ہے۔ زرخسارہ کا بعوض تحریر تہمت آمیز کے۔

ایضاً مدعی دعویدار ہے۔ زرخسارہ کا بعوض کلمات تہتک آمیز کے۔

قرقی بیجا۔ مدعی دعویدار ہے زرخسارہ کا بعوض قرقی بیجا کے۔

یہ نمونہ کافی ہی عام اس امر کہ قرقی جسکی شکایت ہوئی ہی بیجا یا حد زیادہ یا خلاف ضابطہ عمل مین آئی ہو۔

بیدخلی۔ مدعی کا یہ دعوی ہے کہ اوپر مکان نمبر ... سٹرک ... یا اوپر علاقہ موسومہ بلیک ایکر واقعہ موضع ... پرگنہ ... ضلع ... کے دخل پائے۔

واسطے ثبوت حق اور پانے ... مدعی کا یہ دعوی ہے کہ اپنا حق نسبت دیہان جایداد کی تفصیل لکہی جائیگی اکو ثابت زرلگان اور کرایہ کے۔ کری اور اُسکا کرایہ یا لگان دلایا ئے۔

(جائز ہے کہ دونون نمونہ جات مندرجہ صدر ایک دوسرے مین شامل کئے جائین)۔

شکارگاہ ماہی۔ مدعی دعویدار ہی زرخسارہ کا اس وجہ سے کہ مدعاعلیہ نے مدعی کی حق شکار ماہی پر دست اندازی کی۔

فریب۔ مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اس وجہ سے کہ بروقت فروخت ایک گہوڑے کے (یا کاروبار یا حصص وغیرہ) مدعاعلیہ نے فریب سے ایک بیان غلط کیا۔

ایضاً۔ مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اس وجہ سے کہ مدعاعلیہ نے زید کے اعتبار کو فریب سے غلط ظاہر کیا۔

کفالت۔ مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اس وجہ سے کہ مدعاعلیہ نے جو زید کا کفیل تہا معاہدہ کفالت سے خلاف ورزی کی۔

ایضاً۔ مدعی دعویدار ہے۔ زرخسارہ کا اس وجہ سے کہ مدعاعلیہ نے اس قرار سے خلاف ورزی کی جو بحیثیت ایجنٹ مدعاعلیہ بمراد فرنی مدعی کو بری الذمہ کر دینے کیواسطے کیا تہا۔

بیمہ۔ مدعی دعویدار ہی۔ اُس نقصان کا جو بموجب پالیسی بیمہ متعلقہ جہاز ... (یا کل جائداد) کے

(واجب الوصول ہو معہ کرایہ مال محولہ کے دیا واسطے واپسی زر پریمیم کے)

(اوپر کا نمونہ کافی ہوگا عام اس سے کہ نقصان جسکا دعویٰ ہے کلی ہو یا جزوی) -

آتشزدگی کا بیمہ - مدعی دعویدار ہے اُس نقصان کا جو بموجب پالیسی بیمہ آتشزدگی متعلقہ قطعہ مکان اور اسباب کے واجب الادا ہے -

ایضاً مدعی دعویدار ہے - زرخسارہ کا کہ مدعاعلیہ نے ایک مکان کے بیمہ آتشزدگی کا قول و قرار کر کے اُس کے خلاف عمل کیا -

زمیندار و اسامی مدعی دعویدار ہے زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ کے مکان کی مرمت کرتے رہنے کا قول و قرار کر کے اُس کے خلاف عمل کیا -

ایضاً مدعی دعویدار ہے - زرخسارہ کا بابت خلاف ورزی چند شرائط کے جو ستاجری کے پٹہ مین مندرج ہوئی تہین -

ڈاکٹر - مدعی دعویدار ہے - زرخسارہ کا بابت ضرر جسم کے جو مدعاعلیہ شخص ڈاکٹری پیشہ کی غفلت سے مدعی کو پہونچا -

جانور ضرررسان - مدعی دعویدار ہے - زرخسارہ کا بعوض اُس ضرر کے جو مدعاعلیہ کے کتے نے پہونچایا -

غفلت مدعی دعویدار ہے زرخسارہ کا بعوض اُس نقصان کے جو مدعاعلیہ یا اُس کے ملازمان کے بغفلت سواری ہانکنے سے مدعی کو پہونچا -

ایضاً مدعی دعویدار ہے - زرخسارہ کا بعوض اُس نقصان کے جو بحالت سوار رہنے مدعی کے اوپر ریل کے مدعاعلیہ کے ملازمون کی غفلت سے مدعی کو پہونچا -

ایضاً مدعی دعویدار ہے - زرخسارہ کا بعوض اُس نقصان کے جو باعث ناقص حالت اسٹیشن ریل کے مدعی کو اسٹیشن مذکور پر پہونچا -

ایکٹ ۱۳ ؁ ۱۸۵۵ع مدعی دعویدار ہے بحیثیت ہونے وصی مسمی (اب) متوفی کے بدعویٰ حصول خسارہ عوض ہلاکت (اب) مذکور کے جو بحالت سوار رہنے بطور مسافر اوپر ریل کے مدعاعلیہ کے بباعث غفلت ملازمان مدعاعلیہ کے زخمی ہو کر مرگیا -

وعدہ ازدواج مدعی دعویدار ہے زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ وعدہ ازدواج کا کر کے منحرف ہوگیا ہے

فروخت مال مدعی دعویدار ہے زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ مال لینے اور اسکی قیمت دینے کا اقرار کر کے اُس سے منحرف ہوگیا -

فروخت مال ۔ مدعی دعویدار ہے زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ نے بموجب اقرار کے مال یا ردی دیا کوئی اور شیء حوالہ نہین کیا یا کم حوالہ کیا یا ناقص قسم کا مال دیا یا اور طرح پر اقرار فروخت کی خلاف عمل کیا ۔

ایضاً مدعی دعویدار ہے زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ گہوڑی کی جن خوبیونکی بابت کفیل ہوا تہا وہ خلاف نکلین ۔

فروخت اراضی مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا بوجہ اُسکے کہ مدعاعلیہ اراضی بیچنے یا مول لینے کا اقرار کر کے اُس سے منحرف ہو گیا ۔

ایضاً مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ مدعاعلیہ ایک مکان کرایہ پر لینے یا کرایہ پر دینے کا اقرار کر کے اُس سے منحرف ہو گیا ۔

ایضاً مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا بوجہ اس کے کہ مدعاعلیہ نے پٹہ یا سرخط ایک پبلک مکان کا اور چوکہٹ کواڑ وغیرہ اور سامان تجارت اندر مکان مذکور کے بیچنے یا مول لینے کا نیک نیتی سے اقرار کر کے اُس سے انحراف کیا ۔

ایضاً مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ اراضی کی بیعنامہ مین جو شرط بابت مضبوطی حقیق ملکیت یا بابت دخل بلا مزاحمت یا اور کسی امر کی شرط مندرج ہے مدعاعلیہ نے اس سے خلاف ورزی کی

مداخلت بیجا اراضی مین ۔ مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ نے بلا وجہ جائز مدعی کی اراضی مین مداخلت کیا اور مدعی کی کنوئین سے پانی لیا یا مدعی کی گہاس کاٹی یا اُس کی درخت اور باڑہ کو گرا دیا یا پہاٹک نکال لیا ۔ یا مدعی کی رستہ یا پگڈنڈی کو اپنے استعمال مین لایا یا مدعی کی کہیت سے گذرا یا وہان بالو ڈالدی یا وہان سے کنکر اٹہوا دیئے یا اُسکی ندی سے تہہ نکال لے گیا ۔

پشتہ مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعاعلیہ نے بلا وجہ جائز مدعی کی زمین یا مکان یا معدن کے پشتہ کو دور کر دیا ۔

راہ ۔ مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ کسی شارع عام (یا غیر سرکاری راہ) مین بطور بیجا مزاحمت کیگئی

مجرائے آب وغیرہ ۔ مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ کوئی مجرائے آب بطور بیجا کسی اور طرف جاری کر دیا گیا یا اُسکے اجزا مین ہرج ہوا یا اُسکا پانی گندہ کر دیا گیا یا پانی دوسری طرف روان کر دیا گیا

ایضاً مدعی دعویدار ہے ۔ زرخسارہ کا بوجہ اسکے کہ بطریق بیجا باہر کا پانی مدعی کی اراضی پر یا مدعی کی [illegible] جاری کر دیا گیا ۔

مجرائی آب وغیرہ۔ مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ اسوقت جبکہ مدعی کنوئیں سے پانی لیتا ہی بطریق بیجا ہرج ڈالا جاتا ہے۔

چراگاہ۔ مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعی کے مویشی چرانیکے استحقاق مین بطریق بیجا خلل ڈالا جاتا ہے (اوپر کا نمونہ کافی ہے عام اس سے کہ مویشی چرانے کے حقوق کسی قسم کے ہوں)

روشنی۔ مدعی دعویدار ہی زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعی کو مکان کے اندر روشنی آنے مین ہرج ڈالا جاتا ہی

پٹینٹ مدعی دعویدار ہے۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعی کی پٹینٹ یعنی سند کے خلاف عمل کیا جاتا ہے۔

حق مصنفی مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعی کی حق مصنفی مین خلل اندازی کیجاتی ہے۔

نشان تجارت مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ بطریق بیجا مدعی کے نشان تجارت کا استعمال کیا گیا یا اسکی نقل اتاری گئی۔

تعمیر۔ مدعی دعویدار ہی زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ ایک جہاز بنانے (یا مکان وغیرہ مرمت کرنے) کے قول وقرار مین بدعہدی کیگئی۔

ایضاً مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا اسوجہ سے کہ مدعی کے ہاتھ سے جہاز بنوانے یا اور کام کرانے کے اقرار مین خلاف ورزی کیگئی۔

شے تکلیف دہ مدعی دعویدار ہی زرخسارہ بوجہ اس نقصان کے جو مدعا علیہ کے کارخانہ وغیرہ سے بخارات فاسد کے پیدا ہونیسے مدعی کے مکان اور درختوں اور فصل غلہ وغیرہ کو پہونچا۔

ایضاً مدعی دعویدار ہی۔ زرخسارہ کا بعوض اس تکلیف کے جو مدعا علیہ کے کارخانہ کی آواز سے (یا اصطبل وغیرہ) سے مدعی کو پہونچا۔

حکم امتناعی۔ (عبارت ظہری مین یہ الفاظ زیادہ کئے جائینگے) اور واسطے حکم امتناعی کے

وجب عوی واسطے حصول اراضی یا اثبات حق ملکیت یا دونوں امر کے ہو تو عبارت ظہری مین یہ الفاظ شامل کئے جاینگے

واصلات۔ اور واسطے واصلات کے۔

بقایا زرلگان یا کرایہ۔ اور واسطے سمجھنے حساب لگان (کرایہ) یا بقایائے لگان (کرایہ) کے۔

عہد شکنی اور بابت خلاف ورزی عہد (کرنے مرمت کے)۔

۱۰ دعوے قرضخواہ واسطے کرانے انتظام ترکہ کے

مدعی بحیثیت ... قرضخواہ ... کے دعویدار ہے کہ ... اے بی کی جائداد منقولہ اور

غیر منقولہ کا انتظام کیا جاوے اور (ج د) مدعا علیہ پر بوجہ ہونے مہتمم ترکہ (اب) مذکور کے اور (ہ و) اور (ز ح) مدعا علیہا پر بحیثیت ہونے وارثان بشراکت (ج د) مدعا علیہ کے نالش کیگئی۔

۲۔ دعوے موصی لہ واسطے کرانے انتظام ترکہ کے

مدعی دعویدار ہے بحیثیت موصی لہ بموجب وصیت نامہ۔ مورخہ۔ ماہ۔ سنہ نوشتہ (اب) متوفی واسطے کرانے انتظام جائداد منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت (اب) مذکور اور (ج د) مدعا علیہ پر نالش اسوجہ سے ہوئی ہے کہ وہ (اب) کا وصی ہے اور (ہ و) اور (ز ح) بطور موصی لہم کے مدعا علیہ بنائے گئے ہیں۔

۳۔ شراکت

مدعی دعویدار ہے کہ حساب داد وستد شراکتی مدعی اور مدعا علیہ کا جو بموجب شراکت نامہ مورخہ تاریخ ماہ۔ سنہ چلی آتی ہے مرتب کیا جاوے اور کاروبار شراکت کا بند ہو کر اسکا تصفیہ کیا جائے۔

۴۔ نالش مرتہن

مدعی دعویدار ہے کہ حساب اصل زر رہن اور سود اور خرچہ یافتنی مدعی کا بربنائے رہن نامہ مورخہ۔ ماہ سنہ۔ جو مابین فریقین لکھا گیا اور یا بربنائے معاملہ رہن کے جو بذریعہ امانتاً سپرد کرنے اسناد ملکیت بدست مرتہن کے ہوا تھا مرتب کیا جاوے اور شرط رہن کی تعمیل بذریعہ بیبعات یا فروخت جائداد مرہونہ کے ہو

۵۔ نالش راہن

مدعی دعویدار ہے کہ حساب کی رو سے دریافت کیا جائے کہ بابت معاملہ رہن مرقومہ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ منعقدہ اور مقبولہ فریقین کے کسقدر روپیہ مدعی کے ذمہ باقی ہے اور جائداد مفصلہ رہن نامہ کا انفکاک ہو

۶۔ تقرر مدد معاش

مدعی دعویدار ہے کہ مبلغ۔ روپیہ جو از روئے وثیقہ تملیک مورخہ۔ ماہ۔ سنہ۔ واسطے مدد معاش اطفال کمسن مسمی۔ کے مقرر کیا گیا تھا ترکہ سے علیحدہ کیا جائے۔

۷۔ تعمیل امور امانت

مدعی دعویدار ہے کہ تعمیل امانت ہائے مندرجہ اس اقرارنامہ کی جو مابین (فریقین) اور۔ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ لکھا گیا ہے کیجائے۔

۸۔ تنسیخ یا ترمیم

مدعی دعویدار ہو کہ وثیقہ مورخہ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ جو مابین (فریقین) ۔ اور ۔ کے تحریر پایا ہو منسوخ یا ترمیم کیا جاوے

۹۔ تعمیل خاص

مدعی دعویدار ہو کہ اقرار نامہ مورخہ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ کی تعمیل خاص کرائی جائے جسمین مدعی نے فلان فلان جائداد موروثی (بلا لگانی) بقیمت ۔ مدعا علیہ کے ہاتھ بیع کرنیکا وعدہ کیا ہے ۔

نمبر ۱۱۵ ۔ پروبیٹ ۔

۱۔ نالش منجانب وصی یا موصی لہ واسطے ثابت کرانے وصیت کے حسب ضابطہ ۔

مدعی کو یہ دعوی ہو کہ وہ وصی جائز اُس وصیت نامہ اخیر کا ہے جو بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ طرف سے داب امتوفی ساکن مقام ۔ کے تحریر پایا ہے کہ وہ تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ کو فوت ہو گیا اور یہ کہ وصیت نامہ مذکور ثابت کیا جاوے پس یہ سمن تمہارے نام اسوجہ سے صادر کیا جاتا ہو کہ تم متوفی مذکور کے رشتہ دار قریب تر ہو (یا جیسی صورت ہو)

۲۔ نالش منجانب وصی یا موصی لہ کسی وصیت نامہ سابق نوشتہ شخص متوفی کے یا منجانب اُسکے کسی رشتہ دار قریب تر وغیرہ کر بدعوی منسوخ کرانے کسی پروبیٹ کے جو حسب عبارت معمولی عدالت سے حاصل ہوا ہو ۔

مدعی کو یہ دعوی ہے کہ مدعی وصی اُس وصیت نامہ اخیر کا ہے جو داب امتوفی ساکن مقام نے بتاریخ ماہ ۔ سنہ ۔ تحریر کرکے تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ کو وفات پائی اور یہ کہ پروبیٹ ایک وصیت نامہ ابہی کا مورخہ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ جو لکہا ہوا متوفی مذکور کا ظاہر ہوا ہے منسوخ کیا جاوے پس یہ سمن تمہارے نام اسوجہ سے صادر کیا جاتا ہے کہ تم اس وصیت نامہ ابہی کے وصی قرار پائے ہو (یا جیسی صورت ہو) ۔

۳۔ نالش منجانب وصی یا موصی لہ کسی وصیت نامہ کے جبکہ چٹہیات اہتمام ترکہ اسطرح دیگئی ہون جسطرح درخواست بلا وصیت مرجانے کی صورت مین دیجاتی ۔

مدعی کو یہ دعوے ہو کہ مدعی وصی جائز وصیت نامہ اخیر مورخہ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ نوشتہ داب امتوفی ساکن مقام ۔ کا ہے جو تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ کو فوت ہو گیا اور یہ کہ چٹہیات اہتمام ترکہ جو واسطے کرنے اہتمام متروکہ متوفی مذکور کے تمکو عطا ہوئی ہین منسوخ کیجاوین اور یہ کہ وصیت نامہ مذکور کا پروبیٹ مدعی کو عنایت ہو ۔

۴۔ نالش منجانب ایسے شخص کے جو بربنا ہونے رشتہ دار قریب تر شخص متوفی کے دعویدار چٹہیات اہتمام ترکہ متوفی کا ہو اور اُسکے رشتہ دار قریب تر ہونے سے مدعا علیہ کو انکار ہو ۔

مدعی کو یہ دعویٰ ہے کہ مدعی بھائی حقیقی اور تمہارا رشتہ دار قریب داب، متوفی ساکن مقام کا ہے جو تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ کو بلا وصیت کے فوت ہوگیا اور یہ کہ مدعی کو بلحاظ حیثیت مذکور کے چٹھیات اہتمام کو بغرض اہتمام جائیداد و منقولہ اثان متوفی بلا وصیت مذکور کے مرحمت ہوں پس یہ حکمنامہ تمہارے نام اس وجہ سے صادر کیا جاتا ہے کہ تم نے عذر کیا ہے اور اپنے تئیں تمہارا رشتہ دار قریب متوفی کا ظاہر کیا ہے (یا جیسی صورت ہو)

(و) متفرقات

نمبر ۱۱۶

دفعہ ۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

عدالت۔ ضلع۔ باجلاس۔ مقام۔

رجسٹر مقدمات دیوانی بابت سنہ ء

		مدعی			مدعاعلیہ		دعوے			احضار			فیصد			اپیل		اجرائے ڈگری							کیفیت تعمیل اجرائے ڈگری
تاریخ ادخال عرضیدعوے۔	نمبر مقدمہ۔	نام	پتہ نشان	مقام سکونت	نام	پتہ نشان	کیفیت متعلقہ دعوے	مقدار دعوے	تاریخ بنائے دعوی	تاریخ مقررہ احضار مثنی صمین	مدعی	مدعاعلیہ	تاریخ	اس کے حق میں صادر ہوا۔	بابت کس شے یا کس قدر روپیہ کے۔	تاریخ اپیل	فیصلہ اپیل	تاریخ درخواست۔	تاریخ حکم	کن اشخاص پر ڈگری کرائی منظور ہے	کس شے کی بابت یا زر نقد ہو تو کس قدر روپیہ کی بابت	مقدار خرچہ	روپیہ جو عدالت میں داخل ہوا۔	گرفتاری۔	ذکر دیگر کیفیت کا بجز ادائے زر یا گرفتاری اور تاریخ ہر کیفیت کی۔

نمبر ۱۱۷

سمن بغرض انفصال نالش

دفعات ۶۴ و ۶۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

عنوان

بنام ۔ ساکن ۔ واضح ہو کہ ۔ نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۔ کو دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۔ وقت ۔ ماہ ۔ سنہ قبل دوپہر ۔ گھنٹہ پر اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت مجاز حسب ضابطہ کے جو مقدمہ کو حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی مقدمہ مذکورہ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہوئی واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ گواہوں کو حاضر کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہو گا اور تم کو چاہئے کہ اپنے ساتھ کسی دستاویز کو جس پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اپنے ساتھ لاؤ یا معرفت اپنے وکیل کے بھیجدو۔ (مہر عدالت) دستخط جج۔

بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ کو جاری کیا گیا۔

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہئے کہ تم کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ تک گذرانو۔

اطلاع ۔ ۱۔ اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہوں گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ بھی اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم تجویز سے پہلے کسی وقت اس کے واسطے زرخوراک جو ضروری ہو عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

۲۔ اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ سرسری اجرائے ڈگری کا جو تمہاری ذات یا مال یا در صورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

نمبر ۱۱۸ اسمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب
دفعات ۶۴ و ۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

اطلاع ۔ ۱۔ اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہوں گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم تجویز سے پہلے کسی وقت اس کے واسطے زرخوراک جو ضروری ہو عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

۲۔ اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ سرسری اجرائے ڈگری کا جو تمہاری ذات یا مال یا در صورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بنام ۔ ساکن ۔ واضح ہو کہ ۔ نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۔ کو دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۔ وقت ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ قبل دوپہر ۔ گھنٹہ پر اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت مجاز حسب ضابطہ کے جو مقدمہ کا حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص

ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو۔ اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہو گے تو اسوقت تنقیح طلب تمہاری غیر حاضری میں قرار دیئے جاوینگے اور تم کو چاہیئے کہ اپنے ساتھ وہ دستاویز لاؤ جسکا معاینہ مدعی چاہتا ہے اور کسی دستاویز کو جسپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اپنے ساتھ لاؤ یا معرفت اپنے وکیل کے بھیجدو۔ بہ ثبت دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ . ماہ . سنہ . کو جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط جج

تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیے کہ تم کو یا فلان فریق کو یعنی جیسی صورت ہو حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ . ماہ . سنہ . تک گذرانو۔

نمبر ۱۱۹۔ سمن حاضری کا۔

دفعہ ۸۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

نمبر مقدمہ۔

بعدالت . مقام

مدعی بنام مدعا علیہ۔

نام اور پتہ اور نشان

از انجاکہ (اس جگہ نام اور پتہ اور نشان مدعی کا لکھنا چاہیے) نے تمہارے نام اس عدالت مین نالش دائر کی ہے (بیان مراتب دعویٰ مطابق عبارت رجسٹر کے درج کیئے جاوینگے) لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ . وقت . قبل دوپہر اصالتاً اس عدالت مین حاضر ہو (اگر حاضری خاص اسکی اصالتاً مطلوب ہو تو یہ عبارت درج کیجاویگی کہ اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کرایا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جوابدہی کر سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو) اور جوابدہی دعوے مدعی مذکور کی کرو اگر سمن بغرض انفصال قطعی مقدمہ کے ہو تو یہ عبارت اضافہ کیجاویگی) کہ ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہوئی واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کرو) اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر روز مذکور تم حاضر نہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہو گا اور تم کو چاہیے کہ اپنے ساتھ فلان دستاویز کو (یہان ذکر کسی دستاویز کا جسکا پیش کرانا مدعی کو مطلوب ہو لکھا جاویگا) کہ جسکا معاینہ مدعی چاہتا ہے اور کسی دستاویز کو جسکو تم واسطے اپنی جوابدہی کے ضروری سمجھتے ہو اپنے ساتھ لاؤ۔ یا معرفت اپنے ایجنٹ کے بھیجدو۔

بہ ثبت دستخط میرے اور مہر عدالت کے آج بتاریخ . ماہ . سنہ . کو جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط جج

نمبر ۱۲۰۔ حکم ارسال سمن دوسری عدالت کے علاقہ مین جاری ہونے کیلئے۔

دفعہ ۸۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عدالت - مقام -
مقدمہ دیوانی نمبر - سنہ -
(اب) ساکن -
(ج د) ساکن -
تاریخ - ماہ - سنہ - ہرگاہ عرضی دعوی میں بیان کیا گیا ہو کہ - مدعا علیہ - مقدمہ - متذکرہ بالا بالفعل بمقام - سکونت رکھتا ہو - لیکن استحقاق نالش اندر علاقہ اُس عدالت کے پیدا ہو - لہذا حکم ہوا کہ سمن جو بتاریخ - ماہ - سنہ - واپس ہونا چاہیے بنام مدعا علیہ مذکور واسطے تعمیل کے عدالت میں معہ مثنیٰ اُس حکم کے بھیجا جاوے -

مہر عدالت - دستخط جج -

نمبر ۱۲۱ - روبکار جو دوسری عدالت کے سمن کے جواب کے ساتھ مرسل ہوگی -

دفعہ ۸۵ - مجموعہ ضابطہ دیوانی -

بعدالت - مقام -
مقدمہ دیوانی نمبر -
تاریخ - ماہ - سنہ -
(اب) ساکن -
(ج د) ساکن -

بنام

روبکار مرسلہ مشعر ارسال - بغرض تعمیل اوپر - بمقدمہ - دیوانی نمبر - مرجوعہ عدالت مذکور بلاحظہ ہمارے بنیز بیلف کی تحریر ظہری حکمنامہ بایں بیان کہ - ملاحظہ ہوئی اور اُسکا ثبوت حسب ضابطہ ہمارے روبرو بحلف یا باقرار صالح - اور کے لیا گیا لہذا حکم ہوا کہ - بعدالت - معہ نقل روبکار ہذا واپس ہو - مہر عدالت - دستخط جج

تنبیہہ - یہ نمونہ سوائے سمن کے ہر حکمنامہ سے متعلق ہوگا جسکی تعمیل اسی طور پر مذکور ہے -

نمبر ۱۲۲ - بیان مدعا علیہ

دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

ہم مدعا علیہ جسکو دستخط ذیل ہیں ہیں دیا ایک منجملہ مدعا علیہم انام استحقاق متعلقہ وصیت (ہ و) مذکور متذکرہ عرضی نالش سے (یا بحیثیت وارث جائز یا بہ حیثیت قرابتی قریب یا بحیثیت قرابتی منجملہ قرابتیان قریب

[illegible]

یا یہ کہ مین مدعا علیہ جسکے دستخط ذیل مین ثبت مین بیان کرتا ہون کہ مین دیہان مطابق عبارت مندرجۂ نالش کے وہ بیانات جو تسلیم کیجاوین یا جنسے انکار کیا جائے تسلیم کرتا ہون یا انکار کرتا ہون

یا یہ کہ مین مدعا علیہ جسکے دستخط ذیل مین ہین عرض کرتا ہون کہ بیانات مندرجہ عرضی نالش سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا اقرار نامہ موجود ہے جسکی قانوناً تعمیل کرائی جاسکے یا یہ کہ عرضی نالش مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مین بشراکت (د ہ و) کے جو مقدمہ مین فریق نہین گردانا گیا ہے ذمہ وار ہون نہ کہ بالانفراد جیسا کہ عرضی نالش سے ظاہر ہوتا ہے یا یہ کہ عرضیدعوے مذکور سے پایا جاتا ہے کہ (زح) (اب) مذکور کے ساتھ بقدر برابر شراکت مدعی ہونا چاہئے تھا یا جیسی کہ صورت ہو)

یا یہ کہ مدعی نے اپنی حقیت رہن مذکور (یا استحقاق انفکاک رہن) بنام (طی) منتقل یا حوالہ کر دی ہے یا یہ کہ مین نے (ح ل) کے ہاتھ بطور ذمہ داری زاید کفالت مبلغ استحقاق انفکاک جایداد مذکور کا جسکی بابت بیعبات کرانیکی درخواست اس مقدمہ مین کیگئی ہے منتقل کرا دیا ہے یا حوالہ کر دیا ہے)

یا یہ کہ شراکت فسخ ہوجانیکے بعد مدعی نے ایک دستاویز لکہدی ہے جسکی روسے مدعی وعدۂ ادائے تمام دیون اور ذمہ داری ہائے شراکتی کا اور بالعموم تمام دعاوی اور ذمہ داریون سے جو منجانب مدعی و مدعی اور دیگر اشخاص کے اسی کاروبار شراکتی کی بابت ہون مجکو بری کر دینے کا کیا ہے (یا جیسی کہ صورت ہو)۔

دستخط (ج د) مدعا علیہ۔

نمبر ۱۲۳ - بند سوالات

دفعہ ۱۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ۔ مقام۔

مقدمہ دیوانی نمبر ۔ سنہ

(اب) بنام (ج د) و (د ہ و) و (زح)

سوالات از طرف (اب) یا (ج د) مذکور بغرض قلمبندی جواب (د ہ و) اور (زح) یا (اب) مذکور کے۔

۱۔ آیا تمنے وغیرہ۔

۲۔ آیا ۔ وغیرہ

(د ہ و) مدعا علیہ کو چاہیے کہ سوالات نمبر فلان و فلان کا جواب دے۔

(زح) مدعا علیہ کو چاہیے کہ سوالات نمبر فلان و فلان کا جواب دے۔

نمبر ۱۲۴ - نمونہ اطلاعنامہ بحکم پیش کرنے دستاویزات کے۔

دفعہ ۱۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت۔ مقام

مقدمہ دیوانی نمبر۔ سنہ۔

(آ ب) بنام (ج د)

بہ

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مدعی (یا مدعا علیہ) چاہتا ہے کہ جن کاغذات کا تمہاری عرضی نالش (یا بیان تحریری بیان حلفی) سورخہ۔ سنہ۔ مین حوالہ دیا گیا ہے۔ اُن کو تم اس کے معاینہ کیلئے پیش کرو۔

یہان تفصیل دستاویزات مطلوبہ کی لکھی جائیگی۔

دستخط پلیڈر مدعی (یا مدعا علیہ)

بنام پلیڈر مدعا علیہ (یا مدعی)

نمبر ۱۲۵۔ سمن واسطے حاضری اور ادائے شہادت کے۔

دفعہ ۱۵۹ و ۱۶۳۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

عنوان

بنام۔

ہرگاہ تمہارا حاضر ہونا واسطے۔ کے منجانب۔ مقدمہ مذکورہ بالا مین ضروری ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ (اصالتاً) اس عدالت مین حاضر ہو) بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بروقت بجے دن کے قبل دوپہر) اور اپنے ساتھہ کو اس عدالت مین لیتے آؤ یا بھیجدو۔

مبلغ۔ بابت تمہارے سفر خرچ وغیرہ اور خوراک ایک یوم کے اس سمن کے ساتھہ بھیجا جاتا ہے اگر تم اس حکم کی تعمیل نہ کروگے تو تم پر نہ حاضر ہونے کا وہ نتیجہ جو کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۷ مین مرقوم ہے عاید ہوگا۔

اطلاع ۱۔ اگر تم صرف دستاویز پیش کرنے کیلئے طلب کئے گئے ہو اور شہادت دینے کیواسطے نہین طلب کئے گئے تو تمہارے طرف سے تعمیل سمن کی اسی مین متصور ہوگی کہ تم دستاویز مذکور کو اس عدالت مین بتاریخ اور بروقت مرقومہ بالا پیش کرادو۔

اطلاع ۲۔ اگر تاریخ مذکورہ بالا سے زیادہ تم کو ٹھہرنا پڑے تو مبلغ۔ تم کو سوائے تاریخ مذکورہ بالا ہر تاریخ حاضری عدالت کی بابت دیا جائیگا۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط جج

نمبر ۱۲۶۔ دوسرا نمونہ

نمبر مقدمہ۔

عدالت۔ مقام۔ ضلع۔

. . . . مدعی

. . . . مدعا علیہ

تم بذریعہ اِس سمن کے اِس عدالت مین بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بوقت۔ قبل و پیہر کے اصالتًا حاضر ہونیکے واسطے اور ادائی شہادت منجانب مدعی (یا مدعا علیہ) بمقدمہ مذکورہ بالا اور واسطے پیش کرنے دستاویز کے جسکا پیش کرنا مطلوب ہو بتصریح مناسب ضروری ہے۔ اور اگر سمن صرف واسطے ادائی شہادت کے ہو یا صرف واسطے پیش کرنے دستاویز کے تو ویسا ہی لکھنا چاہیئے) طلب کئے گئے ہو۔ اور تم کو لازم ہے کہ بغیر اجازت عدالت کے وہان سے نجاؤ تاوقتیکہ تمہارا اظہار نہو جاوے (یا تم دستاویز پیش نہ کر دو) اور عدالت برخاست نہو یا بدون اسکے کہ تم عدالت سے اجازت حاصل کر دو

نمونے ڈگریون کے

نمبر ۱۲۷۔ ڈگری محض زر نقد کی

عنوان

دعوے بابت۔

یہ مقدمہ بتاریخ۔ واسطے انفصال اخیر کے روبرو۔ بحاضری۔ منجانب مدعی اور۔ منجانب مدعا علیہ پیش ہوا۔ بنابران حکم ہوا کہ۔ مبلغ بہ تعداد۔ معہ سود بشرح۔ فی صدی سالانہ۔ یا ماہانہ سن ابتدائی تاریخ۔ تا تاریخ وصولیابی زر مذکور۔ کو ادا کرے اور نیز خرچہ اس مقدمہ کا جو کہ عدالت کے عہدہ دار تشخیص کنندہ نے محسوب کیا ہے معہ اُس کے سود بشرح مذکورہ بالا تاریخ محسوبی خرچہ سے تا تاریخ وصولیابی۔ کو ادا کرے۔

	خرچہ مقدمہ	
مدعی	روپیہ۔آنہ۔پائی۔ مدعا علیہ	روپیہ۔آنہ۔پائی
۱۔ اسٹامپ عرضی نالش	اسٹامپ وکالت نامہ کا۔ . .	
۲۔ ایضاً وکالت نامہ کا۔	ایضاً سوال کا۔	
۳۔ ایضاً وجہ ثبوت	محنتانہ پلیڈر	
۴۔ محنتانہ پلیڈر بابت روپیہ	خوراک گواہون کی۔	
۵۔ رسوم ترجمہ	تعمیل حکم نامہ کی	
۶۔ خوراک گواہ کی بغرض حاضری	رسوم ترجمہ کی۔	
۷۔ رسوم اہالی کمیشن کی۔ . . .	فیس اہالی کمیشن کی۔	
۸۔ تعمیل حکم نامہ کی۔		
۹۔ وغیرہ		
میزان . .	میزان	

آج تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو بثبت میری دستخط اور مہر عدالت کو جاری ہوا۔ بمہر عدالت۔ دستخط جج

نمبر ۱۲۸۔ ڈگری واسطے ... نالش ... شخص کے ... حاصل

عنوان

حکم ہوا کہ رجسٹرار (یا عہدہ دار تشخیص کنندہ) ایک حساب مرتب کرے کہ مدعی کو بابت اصل و سود زر رہن (یا کفالت) کے جسکا ذکر عرضیدعوے میں ہے کسقدر یافتنی ہے اور مدعی کا خرچہ بابت اس نالش کے محسوب کرے اور رجسٹرار (یا عہدہ دار تشخیص کنندہ) کو بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ اس رقم کو جو بابت اصل و سود مذکورۂ بالا اور خرچہ کے یافتنی ہو عدالت میں ظاہر کرے اور جو رقم یافتنی مدعی بابت اصل و سود مذکورۂ بالا معہ خرچہ مذکور عدالت میں ظاہر کیجاوے اگر مدعا علیہ اس تاریخ سے جب رقم عدالت میں ظاہر کیجاوے چھ مہینے کے اندر ادا کردے تو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مدعی بسر انجام مطالبہ جات سے جو کہ اس نے پیدا کئے ہوں یا اس مطالبہ سے جسکا کہ وہ خود دعوی کرتا ہو یا اس کے ذریعے سے کوئی دعویدار ہو مکان مرہونہ مذکور کو واپس لکھدے اور اسکی بابت جو دستاویزات اور تحریرات اس کے قبضہ یا اختیار میں ہوں ان سبکو مدعا علیہ کو یا اس شخص کو جسکو مدعا علیہ مقرر کرے حوالہ کرے اور جب اس طور پر واپسی عمل میں آئے اور دستاویزات اور تحریرات حوالہ کردیجائیں تو رجسٹرار (یا عہدہ دار تشخیص کنندہ) زر مذکور جو بابت اصل و سود اور خرچے کے حسب مذکورۂ بالا ادا کیا گیا ہو مدعی کو ادا کردے لیکن جس حال میں کہ مدعا علیہ اصل و سود اور خرچہ تاریخ مذکورۂ بالا عدالت میں داخل کردے تو بصورت میں حکم دیا جاتا ہے کہ مکان مرہونہ مذکور (یا مکانات زیر کفالت) بمنظوری رجسٹرار (یا عہدہ دار تشخیص کنندہ) کے نیلام کیا جاوے اور نیز حکم دیا جاتا ہے کہ زر ثمن نیلام مذکور کا اس سے خرچہ نیلام وضع کرنیکے بعد عدالت میں بذریعہ مراد داخل ہو کہ جسقدر روپیہ یافتنی مدعی بابت اصل و سود و خرچہ مذکور کے پایا جاوے اسکو حسب ضابطہ ادا کیا جاوے اور باقی اگر کچھ رہے مدعا علیہ یا اس شخص کو جسکو وہ اسکے لینے کیلئے مقرر کرے دیا جاوے ۔

نمبر ۱۲۹ ۔ ڈگری اخیر[۱] بابت بیعات

عنوان

ہر گاہ عدالت کو معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے مبلغ ۔ جو بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ یافتنی مدعی بابت اصل و سود رہن متذکرہ عرضیدعوی اور بابت خرچہ مقدمہ کے بموجب اس حکم کے جو اس مقدمہ میں بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ صادر کیا گیا تھا ۔ عدالت میں ظاہر کیا گیا تھا داخل نہیں کیا اور میعاد چھ مہینے کی تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مذکور سے منقضی ہو گئی

لہذا حکم ہوا کہ مدعا علیہ کا تمام استحقاق انفکاک رہن مکان مرہونہ مذکور کلیتاً منقطع کردیا جاوے ۔

نمبر ۱۳۰ ۔ حکم ابتدائی ۔ مقدمہ اہتمام ترکہ

دفعہ ۲۱۳ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

۱ نمبر ۱۲۹ میں الفاظ "ڈگری ناطق" بجائے الفاظ "ڈگری اخیر" کے ان مقاموں میں قائم کئے جائیں جنکی نسبت انتقال جائداد کا ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۲ء [illegible] ۱۸۸۲ء [illegible] اور اس ایکٹ کی دفعہ [illegible]

حکم ہوا کہ ترتیب حساب تحقیقات حسب مفصلہ ذیل عمل مین آئے یعنی بہ مقدمہ دائین۔

۱۔ جو رقوم کہ یافتنی مدعی اور تمام دیگر قرضخواہان متوفی کی ہون انکا حساب مرتب کیا جائے۔

بمقدمہ موصی لہم۔

۲۔ حساب مال وصیتی کا جو کہ موصی کی وصیت کی رو سے دیا گیا ہو مرتب کیا جائے۔

بہ مقدمہ قرابتی قریب تر۔

تحقیقات کیجائے اور حساب مرتب ہو کہ مدعی مال وصیتی مین سے بطور قرابتی قریب دیا قرابتی منجملہ قرابتیان قریب تر کی شخص بلا وصیت کسقدر کا یا کس حصہ کا اگر کچھہ ہو مستحق ہے۔

بعد فقرہ اول کی حکم مین حالیکہ ضروری ہو بمقدمہ دائین حکم تحقیقات و ترتیب حساب کا بحق موصی لہم اور ورثا جائیداد اور قرابتیان قریب تر دیا جائیگا اور بمقدمہ دیگر دعویداران بجز دائنان کے تمام صورتون مین بعد فقرہ اول کے حکم ہوگا کہ دعوی انکی بابت تحقیقات کیجائے اور انکا حساب مرتب کیا جاوے اور بعد ازان یہ حکم لکہا جائیگا کہ دیگر اشخاص کی بابت جنکی ضرورت ہو تحقیقات و حساب مرتب کیا جاوے اور شروع کی عبارت معمولی متروک کیجائے اور اسکی بعد یہ نمونہ مطابق اسی نمونہ کے ہو جو دائنین کے مقدمہ کیواسطے ہے۔

۳۔ حساب اخراجات تجہیز و تکفین متعلقہ وصیت مرتب کیا جائے۔

۴۔ حساب مال منقولہ متروکہ متوفی کا جو بقبضہ مدعا علیہ یا کسی اور شخص کے مدعا علیہم حکم مسمی یا اسکی استعمال کیلئے دیا گیا ہو مرتب کیا جائے۔

۵۔ تحقیقات اس امر کی عمل مین آئے کہ کسقدر جائیداد منقولہ متروکہ متوفی اگر کچھہ ہو غیر فروخت قبضہ مین ہے جسکی نسبت کچھہ عمل نہین کیا گیا

۶۔ اور نیز حکم دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ بتاریخ یا قبل تاریخ ۔۔ ماہ ۔۔ سنہ ۔۔ عدالتمین تمام مبالغ جو دریافت ہو کہ اسکی قبضہ مین آئے ہین یا اسکے حکم مسمی یا اس فایدہ کیلئے کسی اور کے قبضہ مین آئے ہین عدالت مین داخل کرے۔

۷۔ اور نیز یہ کہ اگر رجسٹرار کی دانست مین واسطے حصول اغراض مقدمہ کے نیلام کرنا کسی جزو جائیداد منقولہ متروکہ متوفی کا ضروری متصور ہو تو اسکو نیلام کر کے زر ثمن نیلام عدالت مین داخل کردے۔

۸۔ یہ کہ (دہ) اس مقدمہ کی کارروائی مین مہتمم مقرر ہو اور متوفی کے تمام دیون اور جائیداد منقولہ کو فراہم کرکے اپنے اہتمام مین لاوے اور رجسٹرار کے حوالہ کرے اور واسطے تعمیل قرار واقعی اپنی خدمات کے بتعداد مبلغ ۔ ضمانت نامہ داخل کرے۔

۹۔ نیز حکم دیا جاتا ہے کہ اگر جائیداد منقولہ متروکہ متوفی واسطے اغراض مقدمہ کے غیر مکتفی پائی جاوے تو تحقیقات مزید عمل مین آئے اور حساب مرتب کئے جاوین یعنی

(الف) تحقیقات اس امر کی کہ کسقدر جائیداد غیر منقولہ پر متوفی اپنی وفات کے وقت قابض تھا یا اسکا مستحق تھا۔

(ب) تحقیقات اس امر کی کہ متوفی کی جائیداد غیر منقولہ یا اس کے کسی جزو پر کیا مطالبے ہین (اگر کچھہ مطالبہ ہو)

(ج) حساب جہانتک ممکن ہو ان رقوم کا جو کہ مطالبہ جات کی بابت واجب ہون اور اس مین تفصیل تقدیم و تاخیر ان مطالبہ داران کی درج کیجائے جو اس نیلام پر جسکا حال بعد ازین بیان کیا جائیگا راضی ہون۔

واپہ کہ جایداد غیر منقولہ ترکہ متوفی یا اُس مین سے جسقدر واسطے حصول غرض مقدمہ با نفاذ زر ڈگری عدالت ضرور ہو اور کوئی حاکم عدالت بر امطالبہ جا بسوا اُن عویدارونکے جوکہ نیلام پر راضی ہون اور بقید مطالبہ جا اُن عویدارون کے جوکہ نیلام پر راضی نہون نیلام کیجاے -

۱۱- اور نیز لکہدیا ہے کہ (درج) جایداد غیر منقولہ کو نیلام کرادہ جن شرائط و معاہدہ نیز نیلام ہُون کو واسطے منظوری جسٹرار کے قلمبند کرے اور در صورت واقعہ ہونے کسی تنازعہ یا دستاویز کے کاغذات حج کے روبرو واسطے تصفیہ کے پیش کئے جائیں -

۱۲- نیز حکمدیا جاتا ہے کہ بغرض تحقیقات متذکرہ بالا رجسٹرار اخبارات مین مطابق ضابطہ عدالت کے اشتہار چہپوادے یا تحقیقات مذکور کسی اور طور پر عملمین لاے جوکہ رجسٹرار کی دانست مین اُس تحقیقات کو مشتہر کرنیکے لئے نہایت مفید ہو -

۱۳- نیز حکمدیا جاتا ہے کہ تحقیقات اور حسابات کو ترتیب اور تمام دیگر امور جنکی عملمین آنیکا حکمدیا گیا قبل تاریخ . ماہ . سنہ تکمیل پاوین اور رجسٹرار کیفیت نتیجہ تحقیقات و حسابات کی اور اس امر کی گذرانے کہ تمام دیگر امور کی تکمیل ہوگئی جنکی عمل مین آنیکا حکم دیا گیا تہا - اور اپنی کیفیت اس بات مین واسطے معاینہ فریقین کے بتاریخ . ماہ . سنہ مرتب رکہے -

۱۴- اخیر مین یہ حکم دیا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ ملتوی یا معاملہ) واسطے صدور ڈگری اخیر کے تا تاریخ . ماہ . ملتوی رہے (اس حکم کا صرف وہ جزو لکہا جاے جوکہ خاص صورت سے علاقہ رکہتا ہو) -

نمبر ۱۳۱- ڈگری اخیر بمقدمہ نالش موصی لہ در باب اہتمام ترکہ متوفی -

دفعہ ۲۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی

۱- حکم ہوا کہ . مدعاعلیہ بتاریخ . ماہ . سنہ . یا قبل اسکے عدالت مین مبلغ . یعنی زر باقی جو از روے سرٹیفکیٹ مذکور مدعاعلیہ مذکور سے بابت جایداد . متروکہ موصی یا متوفی پایا گیا اور نیز مبلغ . بابت سود بحساب فیصدی سالانہ مبلغ . تاریخ . ماہ . سے تا تاریخ . ماہ . ہمگی مبلغ . ادا کرے -

۲- رجسٹرار (یا عہدہ دار تشخیص کنندہ) عدالت مذکور اُسقدر مین خرچہ جانب مدعی و مدعاعلیہ قرار دے اور اسطور پر تجویز کئے جانیکے بعد زر خرچہ مذکور منجملہ مبلغ . مذکور کے جس کے واسطے حسب مذکورہ بالا عدالت مین داخل کئے جانیکا حکم ہوا ہے حسب تفصیل ذیل ادا کیا جاے

(الف) خرچہ جانب مدعی بابت مسٹر - اُس کے اٹرنی (یا پلیڈر کے) اور خرچہ جانب مدعاعلیہ بابت مسٹر - اس کے اٹرنی (یا پلیڈر کے)

(ب) اگر کوئی دیون یا قیمتی ہون) تو مبلغ مذکور کے زر باقیماندہ سے بعد ادا خرچہ جانب مدعی و مدعاعلیہ حسب فوربالا جتنا جتنا روپیہ کہ جملہ قرضخواہون کا حسب مندرجہ فہرست بموجب تصدیق رجسٹرار واجبی پایا گیا مع سود بابت اُن دیون کے جو سودی ہین ادا کیا جاے اور بعد ادا رقوم مذکورہ جتنا جتنا روپیہ کہ جملہ موصی لہم مندرجہ فہرست کو مع سود بابت ... جنکی نقصان ... بابت ...

۳۔ اگر بعد ازین کچھ اور روپیہ باقی رہے تو وہ موصی لہٗ باقیماندہ کو ادا کیا جائے ۔

ڈگری بمقدمہ نالش موصی لہٗ در باب اہتمام ترکہ جس حال مین کہ وصی بذات خود ذمہ دار ادائی مال وصیتی کا ہو

دفعہ ۲۱۳۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

آ۔ واضح ہو کہ مدعا علیہ بذات خود ذمہ دار اسکا ہو کہ شئی وصیتی مبلغ ۔ مدعی کو ادا کرے ۔

۲۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ حساب زر اصل و سود بابت شئی وصیتی مذکور جو کہ یافتنی ہو مرتب کیا جائے ۔

۳۔ نیز حکم ہوتا ہے ۔ کہ رجسٹرار کی تصدیق کی تاریخ سے ۔ ہفتہ کے اندر مدعا علیہ مدعی کو وہ مقدار زر جو رجسٹرار بابت اصل و سود یافتنی تجویز کرے ادا کر دے ۔

۴۔ حکم دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ خرچہ جو مدعی پر عاید ہوا ہو مدعی کو ادا کرے اور اُس حال مین قرار دیا جائیگا کہ فریقین باہم اختلاف رکھتے ہون ۔

ڈگری اخیرہ مقدمہ نالش قرابتی قریب در باب اہتمام ترکہ ۔

دفعہ ۲۱۳۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

آ۔ رجسٹرار عدالت مذکور خرچہ جانب مدعی و مدعا علیہا مقدمہ ہذا کے قرار دے اور زر خرچہ جانب مدعی مذکور اسطور پر قرار دیے جانیکے بعد منجملہ مبلغ ۔ یعنی اس زر باقی کے جو حسب تصدیق مذکور مدعا علیہا بابت جایداد منقولہ (د ہ و) متوفی بلاوصیت کے یافتنی پایا جائے اندر ایک ہفتہ کے اُس تاریخ سے کہ خرچہ مذکور کو رجسٹرار موصوف قرار دے ادا کیا جائے اور مدعا علیہا منجملہ اُس زر کے اپنا خرچہ جبکہ وہ محسوب ہوا اپنے واسطے لے لے ۔

۲۔ نیز حکم دیا جاتا ہے کہ جو روپیہ مبلغ ۔ مذکور مین سے بعد ادائی خرچہ مدعی مدعا علیہا مذکور کے باقی رہے وہ مدعا علیہا حسب مفصلہ ذیل ادا اور صرف کرے ۔

(الف) مدعا علیہا اُس تاریخ سے کہ تعین خرچہ کا رجسٹرار حسب مذکورہ بالا کرے ایک ہفتہ کے اندر زر بقیہ مذکور کا ایک ثلث مدعیان (ا ب) اور (ج) اُسکی زوجہ کو بابت اُس زوجہ کے حق کے اسوجہ سے کہ وہ (د ہ و) متوفی بلاوصیتی کی بہن اور منجملہ قرابتیون کے ایک قرابتی قریب تر ہے ادا کرے ۔

(ب) مدعا علیہا منجملہ بقیہ زر مذکور بابت اپنے حصہ کے ایک ثلث لے ۔ اسوجہ سے کہ وہ (د ہ و) متوفی بلاوصیتی مذکور کی ماں اور منجملہ دیگر قرابتیون کے ایک قرابتی قریب تر ہے ۔

(ج) مدعا علیہا اُس تاریخ سے کہ رجسٹرار حسب تقسیم بالا تعین خرچہ کا کرے ایک ہفتہ کے منجملہ زر بقیہ مذکور کا ایک ثلث (ز ح) کو بابت اُسکے حصہ کے دے اسوجہ سے کہ وہ (د ہ و) متوفی بلاوصیت مذکور کا بھائی اور باقیماندہ قرابتی قریب تر ہے ۔

دفعہ ۲۱۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

حکم دیا جاتا ہے کہ شراکت متذکرہ عرضی نالش جو مابین مدعی اور مدعا علیہ کے ہے تاریخ ۔ ماہ ۔ سے فسخ ہوئی جانا ہو اور نیز حکم دیا جاتا ہے کہ انفساخ شراکت مذکور کا تاریخ مذکور سے گزٹ ۔ وغیرہ میں مشتہر ہو۔

اور حکم دیا جاتا ہے کہ ۔ ریسیور یعنی مہتمم جائداد شراکتی اور اموال متنازعہ نالش ہذا کا مقرر ہو۔ اور جو دیون مندرجہ بہی اور دعاوی کارخانہ شراکتی کے لوگوں کے ذمہ ہیں وہ سب وصول کرے۔

اور حکم دیا جاتا ہے کہ حسابات مفصلہ ذیل مرتب ہوں۔

۱۔ حساب دیون یافتنی وجائداد واموال متعلقہ کارخانہ شراکتی مذکور۔

۲۔ حساب دیون اور مطالبہ جات ذمگی کارخانہ شراکتی مذکور۔

۳۔ حساب تمام داد وستد اور معاملات کا مابین مدعی اور مدعا علیہ کے جو بعد حساب تصفیہ یافتہ مندرجہ نالش ہذا ثبتہ (الف) کے ہوئے ہوں اور کسی حسابات تصفیہ یافتہ مابعد سے علاقہ نہ رکھتے ہوں۔

اور حکم دیا جاتا ہے کہ گڈوِل یعنی نیکنامی اُس کاروبار کی جو قبل ازیں مدعی و مدعا علیہ حسب مندرجہ عرضی دعویٰ کرتے تھے اور مال موجودہ متعلقہ کاروبار اُسی مقام پر نیلام کیا جائے اور رجسٹرار کو اختیار ہے کہ فریقین میں سے کسی ایک کی درخواست پر اس نیلام میں تمام یا کسی لاٹ کے واسطے بولی قرار دے اور فریقین میں سے کسی کو یا ہر ایک کو اختیار ہو کہ بروقت نیلام بولی بولے

اور حکم دیا جاتا ہے کہ قبل تاریخ ۔ ماہ ۔ حسابات مذکورہ بالا مرتب کئے جائیں اور تمام دیگر امور جنکا عمل میں آنا ضروری ہو تکمیل کو پہونچائے جاویں اور رجسٹرار منجانب نتیجہ حسابات کے اور اس امر کی تمام دیگر امور کی تکمیل ہو گئی تصدیق کرے۔ اور بتاریخ ۔ ماہ ۔ اپنا سرٹیفکیٹ اس بات میں واسطے معاینہ فریقین کے مرتب رکھے۔

اور بالآخر حکم دیا جاتا ہے کہ واسطے صادر کرنے ڈگری اخیر کے یہ مقدمہ تا تاریخ ۔ ماہ ۔ ملتوی رہے۔

نمبر ۱۳۳۔ شراکت۔

ڈگری اخیر

دفعہ ۲۱۵۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت ۔ مقام ۔

مقدمہ دیوانی نمبر

(اب) ساکن ۔ بنام (ج د) ساکن

حکم ہوا کہ [illegible] کیا جائے۔

آ ۔ دیوان ڈگری کار خانہ شراکتی حسب مندرجہ سرٹیفکیٹ رجسٹرار ہمگی تعدادی مبلغ ۔ ادا کئے جائین
ب ۔ خرچہ تمام اہالی مقدمہ ہذا کا تعدادی مبلغ ادا ہو ۔
(یہ خرچہ ڈگری کے لکہی جانیسے پہلے متحقق ہونے چاہئین)
ج ۔ مبلغ ۔ بابت حصہ مال شراکتی موجودہ مبلغ ۔ کے مدعی کو ادا کئے جائین اور مبلغ ۔ جو کل مبلغ مذکور مین سے کہ بالفعل عدالت مین جمع ہین باقی رہین ۔ بابت حصہ مال شراکتی موجودہ کے مدعاعلیہ کو دئیے جائین ۔
(یا یہ کہ منجملہ زر مذکورہ کے باقی روپیہ مدعی (یا مدعاعلیہ) مذکورہ کو منجملہ مبلغ ۔ کے جو حساب شراکتی کی بابت اسکا یا فتنی سرٹیفکیٹ مذکور مین لکہا ہے دیا جاوے ۔
مدعاعلیہ (یا مدعی) بتاریخ ۔ ماہ ۔ یا قبل اس کے مدعی (یا مدعاعلیہ) کو مبلغ ۔ منجملہ کل مبلغ مذکور یا فتنی اس کے جو کہ اب باقی رہا ہے ادا کرے ۔

نمبر ۱۳۴ ۔ سرٹیفکیٹ عدم ایفاء ڈگری

دفعہ ۲۲۴ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ۔ مقام
مقدمہ دیوانی نمبر بابت سنہ ۱۸ ء ۔
(اب) ساکن ۔ بنام (ج د) ساکن ۔

تصدیق کیجاتی ہی کہ مقدمہ دیوانی نمبر ۔ سنہ ۔ اس عدالت کی ڈگری کا ایفا جسکی ایک نقل منسلک سارٹیفکیٹ ہذا ہی بذریعہ اجرا اس عدالت کی علاقہ کے اندر کچہہ بہی نہین کیا گیا ۔ (یا جزءً کیا گیا یعنی جیسی کی صورت ہو اور اگر جزءً ا ہو تو لکہنا چاہئے کہ کس قدر ایفا ہوا) ۔

آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے حوالہ کیا گیا ۔

مہر عدالت ۔ دستخط جج

نمبر ۱۳۵ ۔ اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ نہ جاری ہونے ڈگری کے ۔

دفعہ ۲۴۸ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ۔ مقام
مقدمہ دیوانی نمبر بابت سنہ ۱۸ ء
متفرقات نمبر بابت سنہ ء
(اب) ساکن ۔ بنام (ج د) ساکن ۔

(بنام)

ہرگاہ ۔ نے درخواست عدالت ہذا مین واسطے ۔ اجرائے ڈگری عدالت دیوانی مقدمہ نمبر ۔ سنہ ۔ کے گذرانی ہی لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اس عدالت مین بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ اصالتًا یا وکالتًا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کی حاضر ہو کر اگر کوئی عذر واسطے نہ جاری کیے جانے ڈگری کی رکھتے ہو تو پیش کرو

آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ بیس کے دستخط اور عدالت کی مہر سے حوالہ کیا گیا ۔ مہر عدالت ۔ دستخط جج

نمبر ۱۳۶ ۔ وارنٹ قرقی جایداد منقولہ مقبوضہ مدعاعلیہ بعلت اجرائے ڈگری زرنقد ۔

دفعہ ۲۵۴ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

بنام بیلف عدالت ۔

ہرگاہ اس عدالت کی ڈگری مرقومہ تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ کی روسی مقدمہ نمبر ۔ سنہ ۔ مسمی یہ حکم ہوا تھا کہ مدعی کو مبلغ بحسب تفصیل مندرجہ حاشیہ ۔ ادا کرے اور چونکہ مبلغ ۔ مذکور ادا نہین کیا گیا لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ جایداد منقولہ مذکور کی بحسب مندرجہ فرد تعلیقہ منسلکہ یا وہ مال منقولہ جسکی نشاندہی تمکو مذکور کرے ۔ قرق کرو ۔ اور ۔ مذکور اگر تم کو مبلغ مذکور معہ مبلغ ۔ بابت خرچہ اس قرقی کے نہ ادا کرے تو جب تک کہ حکم ثانی اس عدالت سی نہو اس مال کو قرق رکھو ۔

تمکو یہ بھی حکم دیا جاتا ہی کہ اس وارنٹ کو بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ یا قبل اس کی باین تصدیق ظہری واپس کرو کہ کس تاریخ اور کس طور پر اسکی تعمیل ہوئی یا کیوں اسکی تعمیل نہین ہوئی

ڈگری			
زر اصل			
زر سود			
خرچہ			
خرچہ ڈگری			
سود اسکا			
میزان خرچہ قرقی			
میزان کل			

ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ حوالہ کیا گیا ۔ مہر عدالت ۔ دستخط جج ۔

فرد تعلیقہ

نمبر ۱۳۷ ۔ وارنٹ بنام بیلف واسطے دلا پانے قبضہ اراضی وغیرہ کے ۔

دفعہ ۲۶۳ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

بنام بیلف عدالت ۔

ہرگاہ جبیر دخل ۔ کا ہی نالش ہذا مین بذریعہ ڈگری ۔ مدعی کو دلایا گیا ہی لہذا تم کو ہدایت کیجاتی ہی کہ ۔ مذکور کو اسکا قبضہ دلا دو اور اگر ضرورت ہو تو ہر ایک شخص پابند ڈگری جو دخل دینے سی انکار کرے اوس کو نکال دو ۔

آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ میری دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا ۔

مہر عدالت　　دستخط جج

نمبر ۱۳۸۔ قرقی بصیغہ اجراے ڈگری ۔

حکم امتناعی اس حال مین کہ جایداد قابل قرقی ایسی شئے منقولہ ہو جسپر مدعا علیہ کو استحقاق بقید کسی مطالبہ یا استحقاق کسی اور شخص کے جو اسوقت قابض اسکا ہو پہونچا ہو ۔

دفعہ ۲۶۸ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

بنام

ہرگاہ ۔ نے زر ڈگری جو بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ اسکے بحق ۔ بابت مبلغ ۔ صادر ہوئی تھی ادا نہین کیا ہے لہذا حکم ہوا کہ مدعا علیہ جب تک کہ اس عدالت سے دوسرا حکم صادر نہو ۔ مال مفصلہ ذیل جو ۔ مذکور کے قبضہ مین ہے یعنی جسپر مدعا علیہ بقید کسی دعوے ۔ مذکور کے مستحق ہے لینے سے ممنوع اور باز رکہا جاے اور ۔ مذکور اسوقت تک کہ اس عدالت سے اور حکم صادر ہو مال مذکور کو کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو گو کہ وہ کوئی ہون حوالہ کرنے سے ممنوع و باز رکہا جاے

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ حوالہ کیا گیا ۔ مہر عدالت　دستخط جج

نمبر ۱۳۹۔ قرقی بصیغہ اجراے ڈگری ۔

حکم امتناعی جس حال مین کہ جایداد از قسم ایسے دیون کے ہو جنکی بابت دستاویزات قابل بیع نہون

دفعہ ۲۶۸ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بنام

ہرگاہ ۔ نے زر ڈگری جو بنام ۔ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بمقدمہ دیوانی نمبر ۔ سنہ ۔ بحق ۔ بابت مبلغ ۔ کے صادر ہوئی تھی نہین ادا کیا ہے ۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ ۔ بذریعہ اس حکم کے اسوقت تک کہ اس عدالت سے دوسرا حکم صادر ہو مسے وہ قرضہ جو بالفعل تم سے پانتنی مدعا علیہ مذکور بیان کیا گیا ہے وصول کرنے سے ممنوع اور باز رکہا جاے یعنی ۔ اور نیز تم ۔ مذکور کو بذریعہ اس حکم کے اطلاع دیجاتی ہے کہ جب تک اس عدالت سے اور حکم صادر نہو قرضہ مذکور یا اسکا کوئی جز و کسی شخص کو خواہ وہ کوئی ہو ادا کرنے سے ممنوع اور باز رکہے گئے ہو ۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ حوالہ کیا گیا ۔ مہر عدالت　دستخط جج

نمبر ۱۴۰۔ قرقی بصیغہ اجراے ڈگری ۔

حکم امتناعی جس حال مین کہ جایداد حصہ کسی عام کمپنی وغیرہ کا ہو ۔

دفعہ ۲۶۸- مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

بنام- مدعاعلیہ اور بنام- مینجر کمپنی

ہرگاہ- نے زرڈگری جو بنام- بتاریخ- ماہ- سنہ- بمقدمہ دیوانی نمبر- سنہ- بحق- بابت مبلغ- صادر کیگئی تھی ادا نہیں کیا ہو لہذا حکم ہوتا ہو کہ تم مدعاعلیہ از روی اس حکم کے تاوقتیکہ اس عدالت سے دوسرا حکم صادر نہو حصص کمپنی مذکور یعنی- کے انتقال کرنیسے یا انکی بابت کسی منافعہ کے حصہ کو وصول کرنیسے ممنوع اور باز رکھے گئے ہو- اور تم مینجر کمپنی مذکور از روی اس حکم کے انتقال مذکور کی اجازت وغیرہ یا حصہ منافعہ مذکور کے ادا کرنیسے ممنوع اور باز رکھے گئے ہو-

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ- ماہ- سنہ- حوالہ کیا گیا- مہر عدالت دستخط جج

نمبر ۱۴۱- قرقی بصیغہ اجرائے ڈگری-

حکم امتناعی بحالت جایداد غیر منقولہ-

دفعہ ۲۷۴- مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

بنام مدعاعلیہ-

ہرگاہ تم نے الیفا اس ڈگری کا جو تمپر بتاریخ- ماہ- سنہ- بمقدمہ دیوانی نمبر- سنہ- بحق بابت مبلغ- صادر کیگئی تھی نہیں کیا لہذا حکم دیا جاتا ہو کہ تم- مذکور تاوقتیکہ اس عدالت سے حکم ثانی صادر نہو جایداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ بیع و ہبہ وغیرہ منتقل کرنیسے ممنوع اور باز رکھے گئے ہو اور تمام اشخاص کو بذریعہ خریداری و ہبہ وغیرہ کے لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہیں-

بدستخط میرے اور مہر عدالت آج بتاریخ- ماہ- سنہ- کو حوالہ کیا گیا- مہر عدالت دستخط جج

فرد تعلیقہ

نمبر ۱۴۲- قرقی

حکم امتناعی جس حال میں کہ جایداد زر نقد یا کوئی شئے مکفولہ بقبضہ عدالت یا عہدہ دار سرکار کے ہو-

دفعہ ۲۷۲ و ۲۲۶- مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت- مقام-

مقدمہ دیوانی نمبر

(ا ب) ساکن ۔ بنام (ج د) ساکن ۔

مکتوب الیہ ۔

جو کہ مدعی نے حسب دفعہ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بمراد قرق ہونے اس زر نقد کے جو بالفعل آپکے قبضہ مین ہے ۔ درخواست گذرانی ہے (یہان لکھنا چاہیے کہ شخص مکتوب الیہ کے قبضہ مین زر نقد کا ہونا کس طرح معلوم ہوا اور کس امر کی بابت ہے وغیرہ امور) بنابران آپسے التماس کیا جاتا ہے کہ جبتک حکم ثانی اس عدالت سے صادر نہو آپ اس روپیہ کو اپنے قبضہ مین رکھین ۔

مرقومہ تاریخ ۔ سنہ ۔ (مہر عدالت) دستخط جج ۔

نمبر ۱۴۳ ۔ حکم باین مراد کہ روپیہ وغیرہ جو کسی شخص ثالث کے قبضہ مین ہو مدعی وغیرہ کو دیا جاوے ۔

دفعہ ۲۷۷ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ۔ مقام

مقدمہ دیوانی نمبر ۔ بابت سنہ ۔

متفرقات نمبر ۔ بابت سنہ ۔

(ا ب) ساکن ۔ بنام (ج د) ساکن

بنام بیلف عدالت اور بنام ۔

ہرگاہ مال مرقوم الذیل ۔ بعلت اجرای ڈگری بہ مقدمہ دیوانی نمبر ۔ سنہ ۔ مصدرہ تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بحق ۔ بابت مبلغ ۔ قرق کیا گیا ہے لہذا حکم ہوتا ہے کہ مال مفروقہ مذکور قیمتی مبلغ ۔ زر نقد اور بینک نوٹ قیمتی مبلغ ۔ یا اس مین سے جسقدر کہ واسطے ایفای ڈگری مذکور کے کافی ہو ۔ تم ۔ مذکور کو ادا کرو اور جائداد مذکور جس قدر کہ واسطے ادای زر ڈگری مذکور کو کافی ہو وہ بذریعہ تم ۔ بیلف عدالت کے بموجب قاعدہ معینہ اجرای ڈگری کے نیلام کیجائے اور جو روپیہ کہ نیلام سے وصول ہو یا اس مین سے جسقدر کہ واسطے ادای زر ڈگری کے کافی ہو وہ ۔ مذکور کو ادا کیا جائیگا اور اگر کچھہ فاضل رہیگا تو تم ۔ کو دیا جائیگا ۔

آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا ۔ (مہر عدالت) دستخط جج ۔

نمبر ۱۴۴ ۔ اطلاع بنام دائن قرق کنندہ کے ۔

دفعہ ۲۷۸ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ۔ مقام

مقدمہ دیوانی نمبر ۔ بابت سنہ ۔

متفرقات نمبر   بابت سنہ ۱۸ء

(اب) ساکن۔   بنام (ج د) ساکن

بنام۔

ہرگاہ   نے اس عدالت مین درخواست گذرانی ہوکہ قرقی   کی جو تمہاری طرف سے بصیغہ اجراے ڈگری مقدمہ عدالت دیوانی نمبر   سنہ   کیگئی ہو اٹھا لیجاے لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہو کہ بتاریخ   ماہ   سنہ   اس عدالت مین اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت کے جو حال مقدمہ سے قرار واقعی واقف ہو واسطے تائید دعوے قرقی پہ منصب وابن ہونے کے حاضر ہو۔

آج بتاریخ   ماہ   سنہ   میرے دستخط اور مُہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔   (مُہر عدالت)   دستخط جج۔

نمبر ۱۴۵۔ وارنٹ نیلام جایداد بابت اجراے ڈگری زر نقد کے۔

دفعہ ۲۸۷۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت   مقام۔   ضلع

مقدمہ دیوانی نمبر   بابت سنہ ۱۸ء

(اب) ساکن۔   بنام (ج د)   ساکن۔

بنام بلیف عدالت

بذریعہ اس تحریر کے تم کو حکم دیا جاتا ہو کہ بعد پیشتر اطلاع   یوم کے بطور پر دیگر کہ اس اطلاعنامہ کو اس کچہری مین چسپان کروا اور اشتہار حسب ضابطہ کرا وہ جایداد جو حسب وارنٹ عدالت ہذا مورخہ   ماہ   سنہ   بابت اجراے ڈگری کے بہ مقدمہ نمبری   سنہ   کو قرق کیگئی تھی یا جایداد مذکور مین سے اسقدر کہ واسطے وصول کرنے مبلغ   کے جو ڈگری اور خرچہ مذکور مین سے ہنوز غیر ادا شدہ رہا ہو کافی ہو نیلام کرو۔

تم کو یہ بھی حکم ہوتا ہو کہ وارنٹ ہذا کی پشت پر تصدیق اس امر کی لکھکر کہ کس طور پر نیلام کیا گیا یا نیلام کے نہ کئے جانیکی وجہ تحریر کر کے اس وارنٹ کو بتاریخ   ماہ   سنہ   یا اسکے قبل واپس کرو۔

آج بتاریخ   ماہ   سنہ   کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔   (مُہر عدالت)   دستخط جج

نمبر ۱۴۶۔ اطلاعنامہ بنام قابض جایداد منقولہ جو بابت اجراے ڈگری نیلام ہوئی۔

دفعہ ۳۰۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت۔   مقام۔   ضلع۔

سلہ اس اشتہار مین وقت اور مقام نیلام کا اور جایداد جو نیلام ہونیوالی ہو اور اسکی مالگذاری مشخصہ جس حال مین کہ وہ جایداد مالگذار سرکار ہو اور تعداد مبلغ کہ جسکو وصول کرنیکے لیے نیلام کا حکم ہو مندرج کرنی ہوگی اور جس قدر صحت اور صداقت سے ممکن ہو وہ امور جنکی تفصیل لکھنے کا دفعہ ۲۸۷ مین حکم ہو لکھے جاوینگے

مقدمہ دیوانی نمبر بابت سنہ ۱۸۶

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن

بنام -

ہرگاہ مقدمہ مرقومہ بالا کی اجرائے ڈگری مین (مشتری نیلام) کا ہوا ہو جو تمہارے قبضہ مین ہو لہذا تم کو بذریعہ اس حکم کے ممانعت کیجاتی ہے کہ مذکور کا قبضہ کسی شخص کو بجز مذکور کے ندو-

بدستخط میرے اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ماہ سنہ کو حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط جج

نمبر ۱۴۷- حکم امتناعی باین مراد کہ دیون جو بابت اجرائے ڈگری نیلام کئے گئے ہوں بجز مشتری کے کسی اور کو نادا کیے جائیں

دفعہ ۳۰۱- مجموعہ ضابطہ دیوانی -

بعدالت مقام ضلع

مقدمہ دیوانی نمبر بابت سنہ ۱۸۶

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن

بنام اور بنام

ہرگاہ نے بروقت نیلام بابت اجرائے ڈگری مقدمہ مرقومہ بالا کے بابت قرضہ جو تم سے کو یافتنی ہو یعنی بہ تعداد خرید کر لیا ہو لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہو کہ تم قرضہ مذکور کو بجز مذکور کے کسی اور شخص کو ادا کرنے سے اور تم قرضہ مذکور کے وصول کرنے سے ممنوع ہو۔

آج بتاریخ ماہ سنہ کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط جج

نمبر ۱۴۸- حکم امتناعی درباب انتقال حصص جو بابت اجرائے ڈگری نیلام کئے گئے ہوں -

دفعہ ۳۰۱- مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت . . . . . . مقام . . . . ضلع

مقدمہ دیوانی نمبر بابت سنہ ۱۸۶

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن

بنام و منیجر کمپنی

ہرگاہ نے نیلام عام بابت اجرائے ڈگری مقدمہ مذکورہ بالا مین کمپنی مذکور کے چند حصص یعنی جو تمہارے نام کے ہین خرید کیے لہذا حکم دیا جاتا ہو کہ تم حصص مذکور کو بجز مشتری مذکور کے کسی اور شخص کے ہاتھ کسی طور پر منتقل کرنے اور انکی منافعہ کا حصہ لینے سے ممنوع ہو اور بذریعہ تحریر ہذا کے ممنوع کئے جاتے ہو اور تم منیجر کمپنی مذکور بابت

کی ممانعت ہو کہ بجز مشتری مذکور کو کسی اور شخص کے ہاتھ ایسا انتقال نہ ہووے یا زر منافعہ مذکور کسی اور شخص کو ادا کر دو۔
آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ میری دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط۔

نمبر ۱۴۹- حکم منظوری نیلام اراضی وغیرہ-

دفعہ ۳۱۲- مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت۔ مقام۔ ضلع۔

مقدمہ دیوانی نمبر۔ بابت سنہ ۶

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن۔

ہر گاہ۔ اراضی مفصلہ ذیل (یا جائداد غیر منقولہ) کا بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بابت اجرائے ڈگری اس مقدمہ کے معرفت بیلف اس عدالت کے نیلام ہوا تھا اور۔ یوم گذر گئے اور بابت نیلام مذکور کوئی درخواست نہیں گذری ہو (یا عذر داری منظور نہیں ہوئی ہو) لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ نیلام مذکور منظور ہوا اور بذریعہ اس حکم کردہ نیلام منظور ہوا
آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو میری دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط۔

نمبر ۱۵۰- سرٹیفکٹ نیلام اراضی۔ تفصیل

دفعہ ۳۱۶- مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مقام ضلع

مقدمہ دیوانی نمبر۔ بابت سنہ ۶۔

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن۔

تصدیق کیجاتی ہو کہ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ بذریعہ نیلام عام کے مشتری۔ واقعہ کا بابت اجرائے ڈگری اس مقدمہ کے قرار دیا گیا اور نیلام مذکور حسب ضابطہ عدالت سے منظور ہوا۔
آج تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط جج

نمبر ۱۵۱- حکم حوالہ کرنے قبضہ اراضی کا مشتری سرٹیفکٹ یافتہ نیلام اجرائے ڈگری کو

دفعہ ۳۱۸- مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت۔ مقام۔ ضلع۔

مقدمہ دیوانی نمبر۔ بابت سنہ ۶

(اب) ساکن۔ بنام (ج د) ساکن

بنام بیلف عدالت

ہر گاہ۔ بر وقت نیلام بابت اجرائے ڈگری مقدمہ دیوانی نمبر۔ سنہ۔ کے مسمی۔ نے۔ کو خرید کر سرٹیفکیٹ نیلامی حاصل کیا۔ اور اراضی مذکور۔ کے قبضہ میں ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ۔ مذکور مشتری سرٹیفکٹ یافتہ کو قبضہ مذکور کا دلادو۔ اور اگر ضرور ہو تو جو شخص قبضہ دینے سے انکار کرے مسکو اراضی مذکور سے بیدخل کر دو

آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط جج

نمبر ۱۵۲۔ اجازت بنام کلکٹر درباب ملتوی رکھنے نیلام اراضی کے

دفعہ ۳۲۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مقام۔ ضلع

مقدمہ دیوانی نمبر۔ بابت سنہ ۶۔

(اب) ساکن۔ بنام (ج د) ساکن۔

کلکٹر مقام۔ مکتوب الیہ

بجواب آپ کی تحریر نمبری۔ مورخہ۔ مشعر اس امر کے کہ بصیغہ اجرائے ڈگری اس مقدمہ کے نیلام اراضی۔ کا جو کہ آپ کے ضلع میں واقعہ ہے اور مالگذار سرکار ہے عمل میں آنا مناسب نہیں لہذا میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ جس طور پر کہ آپ نے بجائے نیلام اراضی۔ ڈگری کے ایفا کی تدبیر لکھی ہو وہ عمل میں لا سکتے ہیں۔

مہر عدالت دستخط جج

نمبر ۱۵۳۔

حکم حراست میں رکھنے کا بعلت تعرض وغیرہ اجرائے ڈگری اراضی کے

دفعہ ۳۲۹۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عنوان

بنام

ہر گاہ عدالت کو معلوم ہوتا ہے کہ نے بلاوجہ جایز عدالت کی ڈگری کے اجرا میں جو بنام۔ بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ صادر ہوئی تھی۔ اور جسکی رو سے اراضی یا جائیداد غیر منقولہ۔ کو دلائی گئی تھی تعرض یا مزاحمت کیا ہے لہذا حکم ہوا کہ۔ مذکور تا مدت یوم حراست میں رکھا جائے۔

آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ میری دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا ہو مہر عدالت دستخط جج۔

نمبر ۱۵۴۔ وارنٹ گرفتاری بابت اجرائے ڈگری۔

دفعہ ۳۳۷۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

ہرگاہ۔ مدعی مقدمہ مذکورہ بالا نے حسب اطمینان عدالت یہ ثابت کردیا ہے کہ اس امر کے باور کرنیکی وجہ قرین قیاس ہی کہ مدعا علیہ قریب ہے کہ۔ لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ۔ مذکور کو حراست مین لاؤ اور روبرو عدالت کے کو حاضر کرو۔ تاکہ وہ وجہ اسکی بیان کرے کہ بتعداد مبلغ۔ عدالت کے روبرو تاوقتیکہ مقدمہ مذکور بکلی و قطعی فیصل ہوجائے اور تاوقتیکہ ڈگری جو بنام۔ بمقدمہ مذکور صادر ہو جاری ہو یا اُسکا ایفا کردیا جائے اصالتاً حاضر رہنے کیلئے ضمانت کیون نہ داخل کرے۔ (مہر عدالت) دستخط جج

آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔

نمبر ۱۵۹۔ حکم حراست مین رکھنے کا۔

دفعہ ۴۸۱۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت۔ مقام ضلع۔

مقدمہ دیوانی نمبر۔ بابت سنہ ۱۹

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن۔

ہرگاہ۔ مدعی نے اس مقدمہ مین عدالت کے حضور یہ درخواست گذرانی ہی کہ مدعا علیہ۔ سے واسطے تعمیل اس فیصلہ کے جو کہ۔ پر اس مقدمہ مین صادر ہو حاضر ضامنی طلب کیجائے اور عدالت نے مدعا علیہ کو حکم دیا کہ ضمانت مذکورہ داخل کرے یا بجائے ضمانت کے زر کافی امانتاً داخل کرے۔ مگر اس امر مین قاصر ہوا۔ لہذا حکم دیا جاتا ہی کہ مدعا علیہ۔ مذکور تا فیصلہ مقدمہ یا جس حال مین کہ فیصلہ خلاف مراد۔ صادر ہو تو تاوقت اجرائے ڈگری۔ حراست مین رکھا جائے۔

آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط جج

نمبر ۱۶۰۔ قرقی قبل فیصلہ معہ حکم ادخال ضمانت واسطے تعمیل ڈگری کے۔

دفعہ ۴۸۴۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت۔ مقام۔ ضلع۔

مقدمہ دیوانی نمبر۔ بابت سنہ ۱۹

(اب) ساکن۔ بنام (ج د) ساکن

بنام بیلف عدالت۔

ہرگاہ ۔ نے حسب اطمینان عدالت ثابت کیا ہی کہ مدعا علیہ نے بمقدمہ مرقومہ بالا۔ لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ مدعا علیہ۔ کو حکم دو کہ بتاریخ ماہ سنہ [illegible] اس سے پہلے بابت مبلغ ضمانت [illegible] داخل کرے کہ جب حکم ہو تو اس عدالت مین پیش

کر کے ضمانت داخل کرے یا اسکی قیمت داخل کرے یا قیمت میں سے اسقدر جو واسطے ایفاء اس ڈگری کو کافی ہو کہ عدالت ہذا سے صادر ہوئی یا یہ کہ عدالت میں حاضر ہو کر یہ ظاہر کرے۔ کہ کس وجہ سے ضمانت نہ داخل کرنی چاہیے اور تم کو یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ۔ مذکور کو قرق کر کے تاصدور حکم ثانی اس عدالت کے اسکو حفاظت میں رکھو اور جسطرح کہ تم اس وارنٹ کی تعمیل کرو اس سے بعد تعمیل فوراً عدالت کو مطلع کرو۔ اور بہ سوقت وارنٹ کو اس عدالت میں لے آؤ۔

آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ کو میری دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط جج

نمبر ۱۶۱ - قرقی قبل فیصلہ در صورت ثبوت عدم داخل ضمانت

دفعہ ۴۸۵ - مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت　　مقام　　ضلع

مقدمہ دیوانی نمبر　　بابت سنہ ء

(اب) ساکن　　بنام (ج د) ساکن

بنام بیلف عدالت۔

ہرگاہ۔ مدعی نے اس مقدمہ میں عدالت کے حضور درخواست گذرانی ہے کہ۔ مدعا علیہ سے ضمانت واسطے ایفاء ڈگری کے جو بنام اس مقدمہ میں صادر ہو طلب کیجائے اور جو کہ عدالت نے۔ مذکور کو اس ضمانت کو داخل کرنیکا حکم دیا ہے۔ مگر اسکی بجاآوری سے قاصر رہا ہے۔ لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ۔ مال۔ مذکور کا قرق کرو اور تا وقتیکہ حکم ثانی عدالت کا صادر ہو بحفاظت زیر حراست رکھو اور جس طور پر کہ اس وارنٹ کی تعمیل کرو اس سے اس عدالت کو فوراً بعد تعمیل اطلاع دو۔ اور بہ سوقت یہ وارنٹ اپنے ساتھ لے آؤ۔

آج بتاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ میری دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔ مہر عدالت دستخط جج۔

نمبر ۱۶۲ - قرقی قبل فیصلہ

حکم امتناعی اس حال میں کہ جائداد قرقی طلب از قسم جائداد منقولہ نہیں جو مدعا علیہ بقید مطالبہ یا حق کسی اور اشخاص کے استحقاق اپنے خاص قبضہ کا رکھتا ہو۔

دفعہ ۴۸۶ - مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت　　مقام　　ضلع۔

مقدمہ دیوانی نمبر۔　　بابت سنہ ء۔

(اب) ساکن۔　　بنام۔　　(ج د) ساکن۔

بنام۔　　مدعا علیہ۔

حکم دیا جاتا ہے کہ تم مدعا علیہ۔ تا صدور حکم ثانی اس عدالت کے جائداد مفصلہ ذیل جو۔ مذکور قبضہ میں سے

مورخہ تاریخ ماہ سنہ دستخط سول جج -

(جبکہ حکم امتناعی واسطے باز رہنے مدعاعلیہ کے فروخت کرنیسے کسی بل یا نوٹ کے مطلوب ہو تو عدالت کے حکم مین جہان حکم امتناعی کا بیان ہی یہ لکہا جایگا کہ مدعاعلیہ اور اُن کے ۔ اور ۔ تا وقتیکہ اس مقدمہ کی سماعت ہنو یا تا صدور حکم ثانی عدالت ہذا کے اُس پرامیسری نوٹ یا بل آف ایکسچینج مورخہ ۔ کو جو مدعی کی عرضی عوے یا سوال مین بیان ہوا ہی اور جسکا ذکر اُس شہادت مین بہی ہی جو بروقت ادخال درخواست کے لیگئی ہتی اینیر یا اُن مین سے کسی کے قبضہ سے علیحدہ نہ کرین اور اُسکی پشت پر عبارت فروخت یا انتقال کی نہ لکہین اور نہ اُسکو فروخت کرین -

(جب مقدمہ واسطے حفظ حق مصنفی کی ہو) تو حکم امتناعی مین یہ لکہا جایگا کہ واسطے باز رکہنے (ج د) مدعاعلیہ یا اُسکے ملازمون یا کارپردازون یا کاریگرون کی کتاب مسمی سوسہ یا اُسکی کسی جزو کے چہاپنے یا مشتہر یا فروخت کرنیسے تا وقتیکہ اس مقدمہ کی سماعت نہو یا عدالت سے حکم ثانی صادر نہو ۔ الخ -

(جب مدعاعلیہ کو صرف ایک جز و کتاب کے طبع وغیرہ سے باز رکہنا منظور ہو تو یہ لکہا جایگا) کہ واسطے باز رکہنے (ج د) مدعاعلیہ یا اُسکے ملازمون یا کارپردازون یا کاریگرون کے چہاپنے یا مشتہر یا فروخت یا کسی نہج پر منتقل کرنیسے اُس قدر حصص کتاب کے جو مدعی کی عرضیدعوے یا سوال اور شہادت وغیرہ) مدخلہ مین مفصل مذکور ہین اور مدعاعلیہ کیطرف سے مشتہر ہو یا ظاہر کیا گیا ہی حسب تفصیل ذیل یعنی کتاب کور کا اسقدر جزو جو ۔ اور کہلاتا ہی اور نیز وہ جزو ۔ جو کے نام سے موسوم ہے رہا جو کتاب مین صفحہ ۔ سے صفحہ تک بشمول اُن دونون صفحون کے مندرج ہی) تا وقتیکہ الخ -

(مقدمات پیٹینٹ یعنی حق ایجاد مین یہ لکہا جایگا) کہ بصدور حکم عدالت (ج د) مدعاعلیہ اور اُسکے کارپرداز اور کاریگر یا اور ملازم یا لوگ امور مفصلہ ذیل سے باز رکہے جائین یعنی اینٹین سو اخفا دیا جیسی صورت ہو) مثل خشت ایجاد مدعی کے جو عرضیدعوے مین (یا سوال یا بیان تحریری وغیرہ مین) مفصل مذکور ہی اور جس کے ایجاد کا حق مدعی کو یا اُن مین سے ایک کو حاصل ہی اُس مدت کی باقی میعاد تک جو مدعی کی سند پیٹینٹ مین عطا ہوئی ہی اور جسکا ذکر عرضیدعوے مین (یا جیسی صورت ہو) مندرج ہے اپنی طرف سے تیار یا فروخت نہ کرین اور نہ اُسکی نقل اور تلبیس کریز اور نہ ایسی شکل اور وضع کی اور اور اینٹین بنائین اور نہ تو ایجاد پیٹینٹ مین کچہہ کمی اور بیشی کرین اور تا وقتیکہ الخ

(مال تجارت کے نشانات کے مقدمہ مین یہ لکہا جایگا) کہ بصدور حکم عدالت مسمی (ج د) مدعاعلیہ یا اُس کی کارپرداز یا ملازم لوگ افعال مفصلہ ذیل سے باز رکہے جائین یعنی کسی قسم کی مرکب چیز یا سیاہی (جو کچہہ کہ ہو) جو بنام نہاد سیاہی مرکبہ (ا ب) مدعی کے بیان حلفی یا ظاہر کی ہوئی ہو ایسی بوتلون مین بہر کر فروخت نہ کرین نہ فروخت کیلئے دکہاوین نہ اور دون سے فروخت کراوین جنپر ایسا لیبل یعنی کاغذ تسمیہ چسپان ہو جسکی صراحت مدعی کی عرضیدعوے مین یا سوال وغیرہ مین مندرج ہی یا کوئی اور لیبل ایسی قسم اور قطع اور رنگ اور عبارت کا لگا ہو کہ بوجہ مشابہت لیبل اصلی کے

یہ گمان پیدا کرے کہ وہ مرکب چیز یا ویسی ہی تیار کردہ مدعا علیہ مذکور وہی ہے جو مدعی آپ تیار کر کے بیچتا ہے اور نیز حکم دیا جائے کہ وہ لوگ فروخت کے اشتہار نام ایسی بنا کر اور لکھا کر مستعمل نہ کریں کہ عوام کو گمان ہو کہ وہ مرکب چیز یا ویسی ہی جو مدعا علیہ تیار کر کے فروخت کرتا ہے یا فروخت کرنا چاہتا ہے وہی ہے جو (اب) مدعی تیار اور فروخت کرتا ہے تاوقتیکہ الخ۔

(اگر کسی شریک کو کاروبار شراکت میں دست انداز ہونے سے باز رکھنا منظور ہو تو یہ لکھا جائیگا) کہ بصدور حکم عدالت (ج د) مدعا علیہ اور انکے ملازم اور کارپرداز لوگ افعال مفصلہ ذیل سے باز رکھے جائیں یعنی وہ لوگ (ج د) کی کوٹھی شراکت کے نام سے کسی طرح معاہدہ نہ کریں اور کوئی بل آف ایکسچنج یا ہنڈی یا نوٹ یا کفالت نامہ تحریری نہ لکھیں اور نہ سکاریں اور نہ پشت پر انتقال کی عبارت لکھیں نہ انکی فروخت کریں اور (ج د) کی کوٹھی شراکت کے نام سے یا اسکے اعتبار کی تقویت سے کبھی قرضہ نہ لیں اور مال خرید و فروخت نہ کریں اور نہ کسی طرح کا وعدہ یا اقرار یا معاہدہ زبانی یا تحریری عمل میں لائیں اور نہ کوئی ایسا فعل کوٹھی شراکت کے نام سے کریں یا دوسرے سے کرائیں جسکے سبب سے کوٹھی شراکتی زر کسی مبلغ کے ادا کرنیکی ذمہ دار ہو جائے۔ یا تعمیل کسی وعدہ یا اقرار یا معاہدہ کی کوٹھی مذکور پر لازم آئے۔ تاوقتیکہ الخ۔

نمبر ۱۶۷۔ اطلاع درخواست صدور حکم امتناعی کی۔

دفعہ ۴۹۴۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مقام۔ ضلع۔

(اب) ساکن

بنام (ج د) ساکن

مطلع ہو کہ میں (اب) باجلاس عدالت مقام۔ مذکور بتاریخ۔ ماہ۔ واسطے صدور حکم امتناعی کے اس مراد سے کہ (ج د) اس مقدمہ کی پیروی سے جو کہ اس نے میرے نام۔ میں واسطے وصولیابی ہرجہ خلاف ورزی معاہدہ یا تعمیل کسی خاص امر کے جسکی بابت یہ نالش ہے رجوع کیا ہے یا اس مراد سے کہ وہ بابت کسی دیون کے جو اس شراکت میں کہ فیما بین ہمارے ہے اور جسکی منقطع ہونے کیلئے یہ نالش شروع کیگئی ہے فارغ خطیوں کی لینے اور دینے سے یا اس اراضی میں سے مٹی کھودنے سے جسکی بابت یہ اقرار ہوا تھا کہ وہ مجکو موافق اقرار نامہ کے بیع کر دی اور جسکی تعمیل خاص کیلئے یہ نالش رجوع کیگئی (یعنی جیسی کہ صورت ہو) باز رکھا جائے درخواست کیا چاہتا ہوں۔

مرقومہ تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ دستخط (اب)

بنام (ج د)

تنبیہ۔ جس حال میں کہ حکم امتناعی کی درخواست بنام ایسے شخص کے ہو جسکا نام اور پتہ کسی کاغذ سے عدالت میں داخل ہو چکا ہے نہ دریافت ہوتا ہو تو وہ نام اور پتہ مفصل لکھا جائیگا تاکہ عہدہ دار مناسب اس اطلاع کی تعمیل کر سکے۔

نمبر ۱۶۸۔ تقرر مینیجر یعنی مہتمم

دفعہ ۵۰۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مقام ضلع -

مقدمہ دیوانی نمبر بابت سنہ ء

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن بنام -

ہرگاہ جائداد بعلت اجرائے ڈگری جو بمقدمہ مذکور بتاریخ ماہ سنہ بحق صادر ہوئی تھی قرق ہوگئی ہے لہذا تم سربراہ کار جائداد مذکور کے حسب دفعہ ۵۰۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی مقرر ہوئے (بشرطیکہ داخل ضمانت حسب اطمینان رجسٹرار کی) اور تم کو حسب دفعہ مذکور کل اختیار حاصل ہے -

تم کو لازم ہے کہ پر حساب صحیح اور واجبی آمد و خرچ جائداد مذکور کا دستور ہو اور بموجب اس حکم تقرر کے تم اس روپیہ کو جو کہ وصول ہو بشرح فیصدی کے مستحق پانے حق السعی کے ہوگے -

آج بتاریخ ماہ سنہ میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا - (مہر عدالت) دستخط جج

نمبر ۱۶۹ - اقرار نامہ جو رسیور یعنی مہتمم کو داخل کرنا ہوگا -

(دفعہ ۵۰۳ - مجموعہ ضابطہ دیوانی -)

بعدالت - مقام - ضلع -

مقدمہ دیوانی نمبر -

(اب) ساکن بنام (ج د) ساکن -

واضح ہو کہ اس تحریر کی رو سے کہ ہم مسمیان (اب) ساکن وغیرہ اور (ج د) ساکن - وغیرہ اور (ر کاو) ساکن وغیرہ بالاجتماع اور بالانفراد (زح) رجسٹرار عدالت کی خدمت میں اقرار کرتے ہیں کہ مبلغ (زح) موصوف یا اوسکا اٹرنی یا اوصیا یا مہتممان ترکہ یا محول الیہم کو ادا کر دینگے اور از روئے اس اقرار نامہ کو ہم اور ہم میں سے ہر ایک اور ہمارے ورثہ اور اوصیا اور مہتممان ترکہ بالاجتماع اور بالانفراد اس کل روپیہ ادا کرنیکے ذمہ دار رہینگے -

مرقومہ تاریخ - ماہ - سنہ -

اور ہرگاہ ایک عرضی دعوے اس عدالت میں (ط ی) نے بنام (ک ل) کے برادر دیہاں غرض نالش کی لکھی ہوگی گذرانی ہے -

اور ہرگاہ (اب) مذکور بحکم عدالت مذکورہ بالا (ن م) موصی متذکرہ عرضی دعوی کی جائداد غیر منقولہ کے لگان یا کرایہ اور منافعہ کے وصول کرنے اور اسکی جائداد منقولہ کو غیرہ فراہم کرنیکے لئے مقرر کیا گیا ہے -

پس شرط اقرار نامہ کی یہ ہے کہ اگر (اب) مذکور بابت تمام مبلغ اور ہر رقم کے جو کہ اسکو (م ن) مذکور کی جائداد غیر منقولہ کے لگان یا کرایہ اور منافع اور اسکی جائداد منقولہ کی بابت وصول ہو دینی جیسی

کہ صورت ہو اُن اوقات پر جو کہ عدالت مذکور مقرر کرے ۔ حسب ضابطہ حساب ہوا اور جو باقیات کہ وقتاً فوقتاً اُس سے واجب الوصول ہوں ۔ ور جنکی تصدیق اور طور پر جیسا کہ عدالت نے ہدایت کی ہو یا آئندہ ہدایت کرے حسب ضابطہ ادا کردی تو یہ اقرار نامہ فسخ ہوگا ۔ ورنہ تمام کمال نافذ رہیگا ۔

مقران مذکورہ بالا کے دستخط سے حوالہ کیا گیا روبرو ۔ کے ۔ (اب) (ج د) (ہ و)

تنبیہ ۔ اگر روپیہ امانت داخل کیا جاوے تو اُسکی یادداشت مطابق شرط مقدمہ اقرار نامہ کے ہوگی ۔

نمبر ۱۷۰ ۔ ثالثی مین مقدمہ مین سپرد کرنیکا حکم حسب اقرار نامہ فریقین ۔

دفعہ ۵۰۸ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔

عنوان

بنام

ہرگاہ مدعی اور مدعا علیہ مذکورہ بالا مقدمہ مذکورۃ الصدر تصفیہ اُن امور کا جن کی نزاع فیمابین اُنکے ہے تمہاری ثالثی اور فیصلہ پر منحصر رکھنے کیلئے باہم راضی ہوئے ہین لہذا تم اُس کے مطابق مقرر ہوتا کہ تمام معاملات مذکور متنازعہ فریقین کی تجویز کردیا اور برضامندی فریقین تم کو اس امر کی تجویز کا بھی اختیار ہے کہ اس ثالثی کا خرچ کس فریق کے ذمہ ہوگا ۔

تم کو حکم ہے کہ اپنا فیصلہ تحریری اس عدالت مین بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ یا اس سے پہلے یا کسی اور تاریخ پر جو عدالت بعد ازین مقرر کرے داخل کرو ۔

جن گواہون کو یا جن دستاویزات کو واسطے لینے اظہار یا معاینہ کے تم اپنے روبرو پیش کرانا چاہتے ہو ۔ اُن کے احضار اور پیشی کیلئے حکم نامہ اس عدالت سے تمہاری درخواست پر صادر کیا جائیگا اور تم کو اختیار ہے کہ اُن گواہون سے حلف یا اقرار صالح کراؤ ۔

مبلغ کہ بمقدمہ مذکور تمہاری اُجرت کی بابت سے بذریعہ اس حکم کے ارسال کیا جاتا ہو ۔ آج بتاریخ ۔ ماہ سنہ ۔ میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا ۔ بمہر عدالت ۔ دستخط جج ۔

نمبر ۱۷۱ ۔ حکم عدالت سے سپرد کئے جانے مقدمہ کا ثالثی مین برضامندی فریقین ۔

دفعہ ۵۰۸ ۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔

عنوان

بلاحظہ سوال مدعی جو آج کی تاریخ گذرا اور برضامندی ۔ منجانب مدعا علیہ اور بعد سماعت منجانب مدعی اور منجانب مدعا علیہ برضامندی تمام فریق کے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تمام امور متنازعہ مقدمہ ہذا معہ تمام دادو ستد اور معاملات کے جو فیمابین فریقین ہوئی تجویز اخیر کے لئے ۔ کی ثالثی کے سپرد کئے جائین نامبردہ

کو لازم ہے کہ اپنا فیصلہ تحریری ثالثی معہ کارروائیوں اور اظہاروں اور دستاویزات مقدمہ ہذا کے اس عدالت مین تاریخ امروزہ سے ایک مہینے کے اندر گذرانے اور نیز برضامندی فریقین حکم ہوا کہ ثالث مذکور کو اختیار ہے کہ فریقین اور اُن کے گواہوں کا اظہار بحلف یا باقرار صالح لے جسکا اُسے اختیار دیا گیا ہے اور ثالث مذکور کو وہ تمام اختیارات اور منصب حاصل ہونگے جو کہ ثالثوں کو حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی مفوض ہین اور شمول انکے یہ اختیار بھی ہوگا کہ جو بہی جات حساب ضروری سمجھے اُن سب کو طلب کرے اور نیز اُسی طرح کی رضامندی سے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس مقدمہ کا خرچ سپردگی ثالثی ثالث مذکور کو فیصلہ تک شمول خرچہ اُس فیصلہ کے مطابق تجویز ثالث مذکور کے قرار پائے اور اُسی کے مطابق اُسکا اجرا ہو اور نیز اسی طرح کی رضامندی سے حکم دیا جاتا ہے کہ ثالث مذکور کو اختیار ہے کہ جملہ امورات کی تحقیقات مین جنکی ثالثی اُس کے سپرد کیگئی مدد دینے کیلیے کسی لائق مبصر حساب کو مقرر کرے - اور مبصر مذکور کی اجرت اور دیگر اخراجات جو اسباب مین ہون انکا تعین ثالث مذکور کی رائے پر منحصر ہے -

آج بتاریخ ... ماہ ... سنہ ... ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا - مہر عدالت - دستخط جج -

نمبر ۱۷۲ - سمن بمقدمہ سرسری بربنائی دستاویز قابل بیع و شری -

دفعہ ۵۳۲ - مجموعہ ضابطہ دیوانی

نمبر مقدمہ

مدعی

بعدالت - مقام -

مدعا علیہ -

بنام (یہان مدعا علیہ کا نام اور پتہ اور نشان لکھنا چاہئے)

ہرگاہ - (یہان مدعی کا نام اور پتہ اور نشان لکھنا چاہئے) نے ایک نالش اس عدالت مین تمہارے نام بموجب باب ۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی بابت مبلغ - اصل و سود دیا مبلغ بقیہ اصل و سود جو اسکو بمنصب کے بل آف ایکسچینج یا ہنڈی یا پرامیسری نوٹ (کا روپیہ اسکو ادا کیا جانا لکھا ہو دیا اُس کے نام بیچا لکھا ہے) یا منتقی ہے اور اُس بل یا ہنڈی یا پرامیسری نوٹ کی نقل منسلک کیجاتی ہے رجوع کی ہے لہذا تمہارے نام سمن بابن مراد بھیجا جاتا ہے کہ تم اس حکم کے اجرا کی تاریخ سے جسمین تاریخ اجرا محسوب ہوگی - دس دن کے اندر واسطے حاضر ہونے اور کرنے جواب دہی مقدمہ کے اجازت حاصل کرو - اور عرصہ مذکور کے اندر اپنے حاضر ہونیکا داخلہ کرادو - درصورت عدم تعمیل اس حکم کے مدعی بعد منقضی ہونے میعاد دس یوم مذکور مستحق ہوگا کہ ڈگری اسقدر روپیہ کی جو مبلغ ... سے زیادہ نہ ہوگی (یہان تعداد مدعویہ لکھی جائیگی) اور مبلغ ... کی بابت خرچہ کے - حاصل کرے -

حاضر ہونے کی اجازت عدالت سے بذریعہ ایک درخواست کے حاصل ہوسکتی ہے جسکے ساتھ تحریری بیان حلفی یا اقرار باین مضمون ہونا چاہئے کہ مقدمہ بلحاظ روئداد کے قابل جوابدہی ہے یا کوئی وجہ معقول اسبات کی ہے کہ تم کو حاضر ہونے کی اجازت دیجائے۔

(یہاں نقل بل آف ایکسچینج یا ہنڈی یا پرامیسری نوٹ کی اور اسکی تمام عبارت ظہری کی کرنی ہوگی)

نمبر ۱۷۳۔ یادداشت اپیل۔

دفعہ ۵۴۱۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ یادداشت اپیل۔

(نام وغیرہ حسب مندرجہ رجسٹر) مدعی اپیلانٹ۔

(نام وغیرہ حسب مندرجہ رجسٹر) مدعا علیہ رسپانڈنٹ۔

(نام اپیلانٹ) مدعی (یا مدعا علیہ) مذکورہ بالا عدالت العالیہ ہائیکورٹ مقام (یا عدالت ضلع مقام یعنی جیسی کہ صورت ہو) بناراضی ڈگری بمقدمہ مذکورہ بالا مورخہ تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ بوجوہ مفصلہ ذیل اپیل گذرانتا ہے یعنی (یہاں وجوہ ناراضی بیان کیجائیں)۔

نمبر ۱۷۴۔

رجسٹر اپیل

دفعہ ۵۴۸۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

عدالت (یا ہائیکورٹ) مقام

رجسٹر اپیل بناراضی ڈگریات بابت سنہ ۱۸ء

			اپیلانٹ		رسپانڈنٹ			ڈگری جسکی ناراضی سے اپیل ہوا۔				اخصار			فیصلہ اپیل۔		
تاریخ یادداشت۔	نمبر اپیل	نام۔	احوال یعنی پتہ اور نشان	مقام سکونت	نام	احوال یعنی پتہ اور نشان	مقام اور سکونت	کس عدالت کی ڈگری۔	نمبر مقدمہ ابتدائی۔	کیفیت مراتب متعلقہ۔	تعداد یا قیمت	تاریخ مقررہ اخصار متخاصمین۔	اپیلانٹ	رسپانڈنٹ۔	تاریخ فیصلہ۔	بحال رہا یا منسوخ ہوا یا اسکی ترمیم ہوئی۔	کس شے یا کس قدر روپیہ کی بابت

نمبر ۱۷۵۔ اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اُس تاریخ کے جو سماعت اپیل کیواسطے مقرر کیگئی ہو۔

دفعہ ۵۵۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

بعدالت مقام ضلع ۔

اپیلانٹ بنام رسپانڈنٹ ۔

اپیل بنار اضی ۔ عدالت ۔ مقام ۔

مورخہ ۔ ماہ ۔ سنہ ع

بنام

مطلع ہو کہ اپیل بنار اضی ڈگری ۔ اس مقدمہ مین نے پیش کیا ۔ اور اس عدالت مین درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ع ۔ واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے ۔

اگر تم خود یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل مذا مین جواب سوال کرنیکا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اسکی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری مین یکطرفہ کیجائیگی ۔

آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ع ۔ میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا ۔ (مہر عدالت) دستخط جج ۔

تنبیہ ۔ اگر اجراے ڈگری کے ملتوی ہونیکا حکم ہوا ہو تو اسکی اطلاع اس اطلاعنامہ مین لکھنی چاہیے ۔

نمبر ۱۷۶ ۔ ڈگری اپیل ۔

دفعہ ۵۷۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مقام ضلع ۔

اپیلانٹ بنام رسپانڈنٹ ۔

اپیل بنار اضی ۔ عدالت ۔ مورخہ ۔ ماہ ۔ سنہ ع ۔

یادداشت اپیل

مدعی

مدعا علیہ

مدعی (یا مدعا علیہ) متذکرہ بالا نے عدالت ۔ مقام ۔ مین بہ مقدمہ مرقومہ بالا اپیل بنار اضی ڈگری مورخہ ماہ ۔ سنہ ۔ بوجوہ مندرجہ ذیل کیا ۔ یعنی :-

(یہان وجوہ لکھنی چاہئین)

یہ اپیل بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ع ۔ روبرو کے بحاضری ۔ منجانب اپیلانٹ اور بحاضری منجانب رسپانڈنٹ سماعت کے لئے پیش ہوا ۔ پس حکم ہوا ۔

(یہان ڈگری دادرسی کا لکھا جائیگا)

خرچہ اپیل ہذا کا۔ تعدادی مبلغ۔ ادا کرے۔

خرچہ مقدمہ مرافعہ اُوسے کا۔ ادا کرے۔

آج تاریخ۔ ماہ۔ سنہ۔ میرے دستخط سے حوالہ کیا گیا۔ بمہر عدالت، دستخط جج

نمبر ۱۷۷

رجسٹر اپیل بنارضی ڈگری عدالت اپیل

دفعہ ۵۸۷۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

ہائیکورٹ مقام

رجسٹر اپیل بنارضی ڈگری عدالت اپیل

دفعہ ۵۸۷۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

ہائیکورٹ مقام

رجسٹر اپیل ڈگری عدالت اپیل

		اپیلانٹ			رسپانڈنٹ			ڈگری یا ڈگری جسکی نارضی سے اپیل ہوا۔				اخصار			فیصلہ		
تاریخ داخلہ و پیشی	نمبر اپیل	نام	ولدیت یا کوئی اور نشان	مقام سکونت	نام	ولدیت یا کوئی اور نشان	مقام سکونت	اس عدالت کا نام جس نے ڈگری کی۔	نمبر مقدمہ عدالت ابتدائی اور اپیل کا	کیفیت مرافعہ یا ابتدائی متعلق	تعداد و قیمت	تاریخ تقرر س ۱۵۰ خصار تنقیحات۔	ابطال نالش	رسم نالش	تاریخ فیصلہ	کیا حکم فسخ مسترد ۱۰۔ یا اس کی ترمیم ہوئی۔	کس شے یا کسقدر روپیہ کی بابت

نمبر ۱۷۸۔

اطلاعنامہ واسطے پیش کرنے تردید وجہ تجویز ثانی کے

دفعہ ۶۲۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت مقام۔ ضلع۔

مدعی بنام مدعا علیہ۔

بنام

مطلع ہو کہ ۔ نے اس عدالت میں تجویز ثانی فیصلہ صادرہ تاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ء ۔ بمقدمہ مرقومہ بالا کی درخواست گذرانی ہے ۔ تم کو چاہیے کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ جو اس لیے مقرر ہوئی ہے کہ تم اپنے عذرات پیش کرو کہ اس مقدمہ میں فیصلہ کی تجویز ثانی کیون نہ منظور ہونی چاہیے ۔

آج بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ء ۔ میرے دستخط اور مہر عدالت کے حوالہ کیا گیا ۔ مہر عدالت ۔ دستخط ج ۔

نمبر ۱۷۹

اطلاع بروقت تبدیل وکیل کے

بعدالت مقام ضلع ۔

(آب) ساکن ۔ بنام (ج د) ساکن

بنام رجسٹرار عدالت

عرض رسا ہون ۔ کہ سایل (اب) یا (ج د) کا وکیل بمقدمہ مرقومہ بالا اب تک (ز ح) تھا لیکن سایل نے اوسے اپنی وکالت سے موقوف کر دیا ہے اور اب سایل کا وکیل (ط ی) ہے

دستخط (اب) یا (ج د)

نمبر ۱۸۰ ۔

یادداشت جو ہر سمن یا اطلاعنامہ یا ڈگری یا حکم عدالت یا دیگر حکمنامہ عدالت کے ذیل میں لکھنی چاہیے ۔

محکمہ رجسٹرار (مقام محکمہ) میں حاضری کے گھنٹے دس سے چار تک ہیں ۔ بجز (یہان وہ تاریخ لکھنی چاہیے جس تاریخ کو محکمہ بند رہے) کے ۔ کہ اوس روز محکمہ مذکور ایک بجے بند ہوگا ۔

تمام شد

راست گفتار

مطبوعہ مطبع ——— امرتسر

جنرل لاء کمپنی ایجنسی

شرح مجموعہ تعزیرات ہند

یعنی

ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

یہ کتاب جیسی کہ ضروری اور اہم ہے ہمارے شایقان قانون اور اصحاب قانون پیشہ و حکام عدالت بخوبی آگاہ ہیں اسکی شرح اس خوبی سے لکھی گئی ہے کہ ہمارے اصحاب خود اندازہ کر سکتے ہیں یہ شرح انگریزی کتاب مجموعہ تعزیرات ہند مین جناب آنریبل او کینلی صاحب اسٹارلنگ صاحب جج بمبئی ہائیکورٹ ٹلس صاحب سے ترجمہ کیگئی ہے اور شرح لکھتے وقت تمام مستند کتب انگریزی مثلاً شرح تعزیرات ہند مولفہ مورگن صاحب و میکفرسن صاحب و تھیوبالڈ صاحب گری صاحب جناب نوکس صاحب شرح تعزیرات ہند اردو مولفہ رائے سکھم چند صاحب ایم اے کتاب قانون فوجداری مرتبہ آرکبولڈ صاحب ورسل صاحب و الیس صاحب و اصول قانون ہارکبی صاحب پارکر صاحب وغیرہ سے پوری مدد لیگئی ہے علاوہ ازین ۴۲ سال مین جو کچھ تبدل و تغیر ترمیم و تنسیخ مختلف ایکٹون کے ذریعہ سے اس مجموعہ مین ہوئی ہے اسکو حسب موقعہ درج کیا گیا ہے اور رائے لا کمشنران و فیصلجات اعلی عدالتہائے انگلستان و ہندوستان از کلکتہ الہ آباد بمبئی مدراس انڈین جورسٹ بنگال لا رپورٹ ویکلی رپورٹ ویکلی نوٹس و فیصلجات چیفکورٹ پنجاب بغایت ۱۹۰۲ء درج کئے گئے ہیں اس شرح کو موجودہ وقت مین لاثانی بنایا گیا ہے ہر ایک دفعہ کی شرح کو عنوان وار لکھا گیا ہے جس سے پڑھنے والا بجائے اسکے کہ مضمون کل دفعہ کو پڑھے فوراً عنوان کو دیکھکر مطلب پر پہنچ جاتا ہے۔ ابتدائی ضابطہ متعلقہ ہر جرم کہ آیا کون عدالت جرم کی سماعت کر سکتی ہے اور اسمین کیونکر کارروائی عدالت اور پولیس ہوگی بڑی وضاحت سے درج کر دیا گیا ہے اور حوالہ جات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کی بجائے ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء کے کر دئے گئے ہیں جس سے ہمارے اصحاب کو یہ آسانی ہوگئی ہے کہ ضابطہ کی احتیاج سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ اخیر پر ایکٹ تازیانہ کو شرح کرکے لگا دیا ہے متن کتاب انگریزی سے مقابلہ کر دیا گیا ہے اور جو غلطی طبع اول و دوم و سوم مین رہگئی تھین انکی اصلاح کر دیگئی ہے اس شرح کی نسبت ہم دعوی سے کہہ سکتے ہین کہ ہمارے اردو خوان اصحاب کسی طرح سے انگریزی دان اصحاب سے کم نہیں رہے بلکہ بفضلہ تعالی بڑھکر رہے پیشتر کبھی ایسی شرح نہ اردو مین نہ انگریزی مین دیکھنے آئی ہوگی کیونکہ ہمنے مختلف انگریزی مصنفون کی کتب کو ملاحظہ کیا ہے اور کرم فرماؤن کی امداد و اصلاح سے اور بھی جدید اور نرالا ڈھنگ لگایا گیا ہے اور اکثر لوگ ہماری کتب سے نقل کرکے دعوی لاف و گزاف مارتے ہین اگر کسی انصاف منش اصحاب کو تجربہ کرنا ہو تو ہماری اور دیگر صاحبان کی کتب طلب کرکے مقابلہ کر لین اور یہ بھی ملاحظہ فرمادین کہ اول شرح کونسی تیار ہوئی ہے اور کون کسکی نقل ہے ہم اپنی شرح کی نسبت صرف اسقدر کہنا چاہتے ہین کہ بوجہ اپنی خوبیون کے قلیل عرصہ مین بار چہارم طبع ہوئی ہے اسی سے جملہ اصحاب اندازہ فرما سکتے ہین منہ تعریف بیجا ہے حجم کتاب ۹۰۰ نو سو صفحہ سے زیادہ ہے قیمت بلا جلد ([illegible]) مجلد ([illegible]) اور مع ایکٹہائے فوجداری ۵ سنہ ۱۸۶۱ء قمار بازی و آبکاری و مداخلت بیجا و تازیانہ وغیرہ بلا جلد ([illegible]) مجلد ([illegible]) علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر: شیخ غلام رسول مالک مطبع راست گفتار - امرتسر (پنجاب)

اردو ڈائی جسٹ

یعنی

خلاصہ نظائر فیصلجات دیوانی و فوجداری چیفکورٹ و صاحبان فنانشل کمشنر بہادر پنجاب از سنہ ۱۸۶۶ تا ۱۹۰۱ء

جسمین دیوانی فوجداری و مال کی فیصلجات الگ الگ جلد و نمین بترتیب سلسلہ شامل ہین

ترتیب ہر ایک سال کی جلد بلحاظ نمبر و سلسلہ کے الگ الگ لکھی گئی ہی ہر ایک جلد کا اپنا نمبر شمار علیحدہ علیحدہ دیا گیا ہی حاشیہ پر نمبر مقدمہ و اسمائے متخاصمین ہین متن مین ہیڈ نوٹ اور پر مطلب فیصلہ کا پورا خلاصہ درج ہے۔ تاریخ فیصلہ اور نام صیغہ کو فیصلہ کے اختتام پر درج کیا گیا ہے اور اگر کسی جج نے کسی مقدمہ مین سابقہ مقدمہ کا حوالہ دیا گیا یا پیروی کیگئی یا اُس سے اختلاف کیا گیا ہے یا بعد کے مقدمہ نے مقدمہ مذکور کو منسوخ کر دیا ہے تو فیصلہ مابعد کا نمبر و سنہ نشان دیگر بطور نوٹ کے صفحہ کے اخیر پر درج کر دیا گیا ہے جس سے شائقین کو اپنے مطلب کے ایک فیصلہ کے ملاحظہ کرنے سے فوراً معلوم ہو جائیگا کہ سنہ ۱۸۶۶ء سے سنہ ۱۹۰۱ء تک اسی قسم کے اور مقدمات کس کس سال مین ہوئے ہین اور وہ آیا اوسکے مؤید یا برخلاف ہین اور اس امر کے متعلق ہونیکی محنت سے سبکدوش ہو گئے ہین کہ سابقہ یا مابعد کے مقدمات ایک ہی قسم کے کس کس جلد مین ملینگے جو کہ بڑی محنت کا کام ہے۔

انڈکس ڈائیجسٹ کے شروع مین فیصلجات مندرجہ کا ایک نہایت عمدہ انڈکس (فہرست مطالب) لگایا گیا ہی جسمین ہر ایک مقدمہ کے ہیڈ نوٹ پورے پورے مندرج کئے گئے ہین اور جو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار اور بلحاظ قسم مقدمہ مدوار اور بلحاظ ایکٹون کے دفعہ وار تیار کیا گیا ہے جس قدر فیصلجات منسوخ شدہ ایکٹہائے پر ہوئے ہین انکو بلحاظ دفعہ کے علیحدہ اور جسقدر نافذہ ایکٹہائے پر ہوئے ہین انکو علیحدہ درج کیا گیا ہی۔ رواج۔ دہرم شاستر شرع محمدی شفع وغیرہ کے متعلق جسقدر فیصلجات ہوئے ہین انکو بلحاظ حروف تہجی مدوار درج کیا گیا ہے اور جابجا ناسخ اور منسوخ شدہ فیصلجات کا حوالہ ساتھ ہی دیا گیا ہے ایک امر کے مؤید اور مخالف فیصلجات کو جدا جدا اسی ضمن مین درج کیا گیا ہے چنانچہ رواج کی مد بلحاظ انتقال ہبہ۔ وصیت۔ تبنیت۔ وراثت کے جدا جدا ضمنی طور پر تقسیم کیگئی ہے۔

یہ ڈائیجسٹ بالکل جدید طرز پر بڑی محنت سے تیار کئے گئے ہین ہر ایک ڈائجسٹ ضمنی طور پر دو ڈائجسٹ مین بلحاظ انڈکس اور بطور دو ڈائجسٹ صاحب اور خلاصہ فیصلجات کے منقسم ہے اور ہمارے اردو خوان اصحاب انگریزی دان اصحاب سے بہرکیف ترجیح حاصل کرسکینگے قیمت حسب ذیل ہے۔

ڈائی جسٹ صیغہ دیوانی بلا جلد از سنہ ۱۸۶۶ تا سنہ ۱۹۰۱ء	لعہ/	اگر کسی صاحب کو سنہ وار ہر سہ صیغہ کے ڈائیجسٹ مطلوب ہون تو وہ بھی سنہ ۱۸۹۱ء و سنہ ۱۹۰۱ء تک بحساب فی سال بہ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک کے ملسکتے ہین۔
〃 فوجداری 〃 〃 〃 〃	للعہ/ ۱۲/	
〃 مال 〃 〃 〃 〃	عہ/	

بصورت مجلد ۸/ فی جلد زائد چارج ہونگے۔

المشتہر۔ شیخ غلام رسول مالک و مہتمم مطبع رست گفتار امرتسر۔ پنجاب